بہ گلشن چمن چمن سحر آ ہی گلستان کون و مکان کا و فرہی ماشان کا

افسانۂ دلپذیر و قصۂ بے نظیر طلسم کلام سحر تاثیر و ہوش ربا سے جادو طرز حصہ
نو عروس کلام ریبا و نو طرز آ کی تقریر معجز و تحریر حیرت افزا یعنی

جلد ہفتم

طلسم ہوش ربا

داستان ترجمہ

امیر حمزہ صاحبقران

بار سوم

تصنیف ناظم و نثار زبان و داستان گوے شیرین بیان سخن سنج مصاحب خوبان
پسندیدہ مجالس امیران و رئیسان آمدۂ اہل فن رشک اہل ہنر جناب منشی احمد حسین صاحب قمر

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین بحلیۂ طبع محلی ہوئی

جز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بحید خالق زمین و زمان کو سزاوار ہی جو سبکا مالک و مختار ہے بیک کلمہ کن تمام عالم کو پیدا کیا ہو اے بے نیا

خالق کارساز قلم مصنعت
درخت وگیاہ و ثمر ساختے
بیک قطرہ گوہر ساخت

کنی ذرہ را آفتاب از نظر
سپیدی بتشب میدہی از سحر
ای خالق کون و مکان و اے رب

دو جہان محمود برحق خالق مطلق خالق کل مخلوقات لاشریک برحق فرد
ہمان بہتر کہ ما مشت ہوسناک

کنیم آئینہ از زنگ ہوس پاک

نعت سرور کائنات اشرف موجودات حبیب رب دو جہان باعث بنا

زمین وزمان جناب مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نظم

محمد باعث ایجاد عالم
محمد حامی دین معظم
محمد شافع روز قیامت

محمد سرو گلزار رسالت
حبیب رب اکرم محترم و محتشم ماحی ادیان باطلہ رافع رایات کشورستا

دافع ظلم و بدعت ایمانی حمد بے میم لائق تکریم یکتاز عرصہ گاہ سبحان الذی اسری شاہباز بلند پرواز دنے
افتدلے شہنشاہ اورنگ تقبیس مکان فکان قاب قوسین او ادنی راز دار رموز

بہترین فاوحی الی عبدہ ما اوحی طوطی شکرخا، وماینطق عن الہوی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہیں کج مج زبان حبیب رب دو جہان کی کیا صفت لکھ سکتا ہے دست و قلم کو سکتا ہے

منقبت جناب حیدر کرار صاحب ذوالفقار کرار غیر فرار شیر بیشۂ پروردگار
امام اول حاکم جزو کل - قصیدۂ مصنف

گلچین ہون خانہ باغ جناب امیر کا
گھر بادشاہ کا ہے تو در ہے وزیر کا
بعد نبی ہر کلمے مین نام امام دین
روزی رسان ہے ہاتھ مرے دستگیر کا
روشن کرو قمر کی لحد یا ابو تراب

شاخ نہال خلد ہے شجرہ فقیہ کا
زیب بساط شرع نبی ہر وصی کی ذات
کیا خوب لکھیا تھ ہے شاہ و وزیر کا
تیرے گدا کے دلمین ہین ولا جوش
پونہچا ہے وقت آمد منکر نکیر کا

بس ہے انا مدینۃ علم انکے باب مین
مسند ہے بادشاہ کی تکیہ فقیر کا
کھائی غذا خدا کی طرف سے نبی کے ساتھ
کوثر مین تیرا ہے پیالہ فقیر کا
التماس بخدمت ناظرین و شائقین جلد

ششم اس مقام پر ختم کی کہ شہنشاہ لاچین و مہ جبین بر آمدہ سحر بردہ مخمور و بہار قلعہ جدا دیہ مین مقید ہین ایک
صحرای پُر فضا مین لشکر مہرخ و قلعہ نیلم کوہ پر لشکر اسد نامدار و ماہیان زمرد پوش نے ہفت در بند تیار
کیے ہین کوکب نے قصد قتل ماہیان زمرد پوش کیا ہے خواجہ عمرو اُن کے تعاقب مین افراسیاب
جادو باغ سیب مین بیٹھا ہوا انگشت حال ہفت در بند ساختہ ماہیان زمرد پوش مین معروف ہے
ہر داستان کا ذکر وقت و مقام پر موقوف ہے اول اول منظور ہے کہ داستان رنگین فصاحت آئین ہفت
در بند ساختہ ماہیان تحریر ہون ناظرین اس داستان کے ملاحظہ سے بہت لطف اُٹھائین گے

دو کلمہ داستان حیرت بیان ہفت در بند ساختہ ماہیان زمرد پوش ہر مقام
پر شوکت سحر پونہچنا کوکب کا و عیاریان بطرز نو خواجہ عمرو کی تا بہ باغ
ظلمات عجب داستان سحر عنوان ہے - ساقی نامہ مصنف

ساقی مے بیخودی کا ہو دور
مجھ رند سے جنگ کی ہو کیون تاک
بیخود جو یہ رند مست ہوگا
چل اے اشہب فلک گردن نبرد
رہین سرخرو ساحرون سے لڑ کر

بیخانہ دہر کا ہے کیا طور
جام مے جنگ کا ہون طالب
بیخانے مین بندوبست ہوگا
طرار و تیز ہوگی صبا گرد برد
ہو پہلو مین اپنے عروس ظفر

ہے دختر رز کمال بیباک
ہو پیر مغان پہ رند غالب

دیگر بتضمن ساقی نامہ

فن جنگ کے آج جھنڈے گڑ کر
پڑے کھیت ہر ایک در بند پر

عمر کی ہوئین تحریر عیاریان
فن مکر باویش کی گرد ہے
دوندہ جہان گرد مقبول رب
طلسمات کا لکھہ نشیب و فراز
نئے طور کی جنگ کا ذکر ہے
جلالت نگاران شمشیر زن
یہ ہے داستان جلالت نشان
مرا کلک ہے رستم صف شکن
اٹھے سحر کے ابر آتش فشان
لڑائی مین رہندونکی بھی لے خبر
لڑائی کے ہونے لگے بند و بست

نہ عیاریان صاف مکاریان
کتابون مین اس مکر کا ذکر ہے
تراشندۂ ریش ساحر لقب
کھلے حال کچھ ہفت دربند کا
رہ ہفت دربند کرتا ہے طے
بہ تصدیق تاریخ حیرت بیان
نئے طرز سے ہونگی عیاریان
صف جنگ کا حال تحریر ہو
کھلے ہین طلسمہاے زرین نشان
چلے جام صہبای جنگ و جدل
ہوئی دختر رز کو آخر شکست

عمر تیز رو عاقل و فرد ہے
مٹا دون عدو کو یہی نذر ہے
چل اب سے توسن کلک جادو طراز
سمند قلم سے طرارہ بھرا
تہور شعاران شیرین سخن
رقم کرتے ہین سحر کی داستان
قر قلزم فکر ہے جوش زن
ہر اک لفظ جادو کی تقریر ہو
مری ساقی جنگ جو بے خبر
نہ رندونکی جرأت مین آئے خلل
چہرہ طے کنندگان جادو سحر د

ساحری دو دربند ہاے سحر ساختہ ماہیان زمرد پوش کو بجرأت و شوکت یون طے کرتے ہین شعر سخن سنج و
غواص دریای فکر چنین می نگارد بابای فکر کوکب فکر ماہیان مین چلا کہ اکیلے سحر سے مشتری قتل
ہوئین کوکب نے قسم کھائی ہے کہ بدون قتل ماہیان داہنے ہاتھ سے کھانا نہ کھاؤنگا کوکب مرکب پر سوار
ہوکر صحرا طے کرتا ہوا جاتا ہے عمرو کوکب سے وعدہ کرکے جو چلے تھے بصورت فقیر ایک صحرا مین آکر ٹھہرے راستہ
تاک لیا ہے کہ کوکب اسی راہ سے آئیگا خواجہ نے دیکھا کہ سامنے ایک دریا جاری ہے کنارے دریا کے شیشے کے تیر مین
ہزارہا ساحران شوالو تیر بو جا کر رہے ہین قصداً سامری و جمشید بلند یہ تو عقل سے عمرو نے دریافت کیا کہ اس مقام
کو کسی ساحر نے روکا ہے ناگاہ آسمان پر ایک آفتاب چرخ مارتا ہوا پیدا ہوا اول وہ آفتاب سحر بر سر دریا چمکا ساحرون
نے جانا آج نیر اعظم مہربان ہوا ہے پوجا کرنے لگے جب وہ آفتاب قریب دریا پہنچا اسقدر حدت ہوئی کہ ساحر جو
فرد کش تھے وہ جلنے لگے صدا کہ نار لگا آفتاب کی حدت سے صداے سامری یا جمشید نکلے جاتے ہین گھبرا گئے ہین
لیکن بھاگ نہین سکتے کیسا کا سر گنگرا کوئی جل گیا جو مکان کنارے دریا کے تھے وہ گرنے لگے دریا کا پانی
کھولا دھوان دریا سے نکلا مچھلیان گرمی سے بیتاب ہوکر بلند ہوئین چاہتی ہین کہ آفتاب سے لپٹ جائین جو اونچی ہوئی
اسے شمشیر شعاع گرمی سر کٹکے گرے دریا تمام خون آلودہ ہوا کنارے دریا کی جو تکی والی کشتی حیات ماہیان فانی خواجہ عمرو

بشکل مبتدل دیکھ رہے ہین وہ آفتاب عالمتاب اسقدر نیچا ہوا کہ دریا خشک ہونے لگا لاشہ ہائے ماہیان دریا
ریتی مین پڑے ہوے تڑپ رہے ہین تلاطم امواج نے اسقدر سر کھینچا پانی بھی چاہتا ہے آفتاب کو گھیر لین
آفتاب کی وہ حدت ہے کہ قطرات آب چنگاریان بنگئے پانی مین انتہا کی کھولن مردمان آبی بدحواس جب
عرصہ دراز اسی حال مین گذرا اور وہ آفتاب دریا پر آکر سایہ فگن ہوا دریا مین تڑاقا ہوا ایک نہنگ کلان بصد
جوش و خروش اُس دریای قہار سے نکلا اور پکر بلند ہوا ابر اعظم کے قریب پہونچا شعلہ مین گرین نہنگ پر تاثیر
نہوئی حباب منہ سے چھوڑتا ہوا قریب آفتاب پہونچگیا صاف ظاہر ہے کہ یہ نہنگ خون آشام بھی آتش مزاج
شعلہ جوالہ نے آفتاب پر منہ سے حباب چھوڑا ابر اعظم تڑپا پیچ سے شق ہوا خواجہ عمرو دیکھ رہے ہین جب آفتاب کے
دو ٹکڑے ہوے نہنگ گرد چرخ مار رہا ہے جب آفتاب کو تلاطم ہوا اندر سے آفتاب عالمتاب طلسم نور افشا
ماہ آسمان شوکت شان صاحب جرات و توقیر شہنشاہ کوکب روشن ضمیر ظاہر ہوا دونون ٹکڑے آفتاب
کے دریا مین گرے تیغ کوکب کے ہاتھ مین تھا نہنگ کیجانب متوجہ ہوا تلوار جو چمکائی نہنگ کی صورت
تبدیل ہوئی عمرو نے دیکھا ایک ساحر زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست تیغ کھینچے ہوے کرگدن آہنین
پر سوار کوکب کے مقابلے مین سحر کر رہا ہے کوکب نے اشارہ کیا وہ ساحر زمین پر گرا کوکب نے تنک
دی مرکب پرند شکین پیدا ہوا زیر ران آیا کوکب سوار ہوکر زمین پر اوترا اس ساحر نے نعرہ کیا اے
نہنگ دریا نشین اے کوکب تجنے میرے ساتھ والونکو مارا مین اس دریا کا طرف سے ماہیان کے حاکم
ہون آگے نہ بڑھنے دونگا بہتر ہے کہ واپس جاؤ اگر دس پانچ ہزار قتل ہوے غلامان ملکہ ماہیان مرد و نوش
بھی اپنے مالک پر نثار ہوگئے یہان سے قدم نہ بڑھا سکوگے راہ مین بڑے بڑے سامان ہین مین خیرخواہی
کرتا ہون پلٹ جاؤ اپنی جان تلف نہ کرو تا بباغ ظلمات سات ساحران زبردست تعلیم کردہ ملکہ ماہیان
قائم ہو چکے سب نے اپنے اپنے سحر قائم کر لیے قدم بڑھانا دشوار ہوگا کوکب نے نعرہ کیا او بیحیا کیون
شامت آئی ہے بدون قتل ماہیان واپس نہ ہونگا یہ تو دریاے آب تھا اگر دریاے آتش ہوتا مین
نہ رکتا کیون اپنی جان دیتا ہے ہاتھ باندھکر قدمبوسی کر کیون قضا آئی ہے ماہیان کا وقت مرگ
قریب آگیا وہ بیحیا بندگان خدا کو قتل کرتی ہے خود مقابلے مین نہین آتی نہنگ نے جواب دیا اے
کوکب یہ رکن طلسم ہوش ربا ہے تا بباغ ظلمات پہونچنا ناممکن کیون اپنے کو آفت مین ڈالتے ہو عمرو دیکھ
رہا ہے کہ نہنگ دریا نشین کوکب پر برس پڑا اسقدر سحر کیے کوکب پر شعلہاے آتش گرے پانی برسا مچھلیان

ہزارون دریا سے نکلکر گرین کوکب نے آگ پر باران سحر برسایا پانی کو آتش سحر سے جلایا مچھلیونکو اشارہ ابرو سے قتل کیا تیغ برق تاب بصد قہر و عتاب نیام انتقام سے کھینچا نعرہ کوہ شگاف کیا کہ زمین تھرائی نہنگ دریانشین نے فوراً تیغہ لیکر دار جوہر دار کمر سے کھینچا کئی ہاتھ کوکب پر مارے کوکب بھی وار اُسکے روک رہا ہے جب سب وار رُک چکا آواز دی ' او نہنگ دریانشین ایک وار مردان عالم کا تو قبول کر سب طرح سے سحر کر چکا اب کوئی کمال باقی نہین ہی یہ کہکے تیغ کو جنبش دی کمر کو تا کے سر پر ہاتھ مارا تیغہ برق تمثال گرا اُسنے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا سپر کے دو ٹکڑے ہوکر نہنگ نے چاہا سایہ سے تلوار کے نکلجاؤن کسیطرح جان بچاؤن لیکن برق شمشیر تڑپ کر گری پلک جھپکانا دشوار ہوا یا تو برق شمشیر قبہ سپر پر چمکی تھی یا زیر نہنگ پہونچی مع گینڈے نہنگ کے دو ٹکڑے ہوے عمرو نے دیکھا ادھر تو نہنگ دریانشین مارا گیا ادھر آسمان سے آگ برسنے لگی عرصہ دراز تک صحرا مین تاریکی رہی دریا خشک ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من نہنگ دریانشین بود اب کوکب نے دیکھا ایک پھاٹک عظیم الشان ظاہر ہوا اُس لڑائی مین کوکب نے دو چار زخم بھی کھائے دریاے خون مین نہایا ہوا مگر کچھ خیال نہ کیا انتہا کا ملال چہرہ غصے سے لال عمرو تو گلیم اوڑھکر پیچھے کوکب کے چلا کوکب مرکب پر سوار ہوکر طرف اُس پھاٹک کے متوجہ ہوا گرز کو ہاتھ مین لیا پھاٹک پر آکر گرز کو مارا ضرب اول ہی مین پھاٹک ٹوٹا اُس طرف دروازے کے تمقام جادو غلام ماہیان زمرد پوش تین لاکھ فوج سے فروکش تھا جیسے ہی در کفر و نفاق ٹوٹا تمقام جادو اپنی بارگاہ سے نکل آیا دیکھا کوکب یکہ و تنہا مرکب باد رفتار پر سوار تیغہ خون آلود ہاتھ مین ابرون پر بل غم مین اپنے بزرگ کے جی بیکل فوج تمقام پر نعرہ کیا او نامرد و ہٹ جاؤ منم شہنشاہ کوکب روشن ضمیر یہ ہمارے روکنے کو فوجین مقرر کی ہین یہ حقیر شیر بیشہ نور افشان تم بزدلون سے ڈریگا خود اُس فاحشہ کو بلاؤ تمقام نے نعرہ کیا کیفیت تلاطم تو سن ہی رہا تھا پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ نہنگ دریانشین پر کوئی آفت آئی اب دیکھا دریا خشک ہوکر اس مقام پر آپڑا ہے لاشہ نہنگ دریانشین ایک جانب ساتھ والے اُس کے سب مارے گئے اس قدر گھبرا کر کوکب نے مارا کہ ایک بھی بھاگ کر نہ نکل سکا تین لاکھ فوج تمقام کی تیار ہوئی حربہ ہاے سحر کوکب پر چلے یکہ و تنہا اُس دریاے فوج پر جا پڑا تنہائی پر کوکب کی عمرو بے قرار ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کہ جاکر شراکت کرون لیکن تین لاکھ ساحرون کا سحر چل رہا ہی غیر ساحر کا وہان ٹھہرنا دشوار

ہے عمرو بھاگ کر ایک درہ کوہ مین آیا بصورت ساحر تماشاے جنگ کوکب کر رہا ہی آج عمرو پر حال
سحر و جوان مردی کوکب کھلا کہ تین لاکھ مین یون لڑ رہا ہی جیسے شیر رمہ گوسفند ان پر جا پڑے پہلے تو مشت
خاک اٹھا کر کوکب نے اُڑا دی دس بارہ ہزار جادوگردن کے دل پر غبار الم چھایا بڑھکر اُن سبھون نے آواز
دی منم غلام شہنشاہ کوکب اے شہنشاہ کیا حکم ہوتا ہے کوکب نے اشارہ کیا ان سبکو مار لو وہ
بارہ ہزار تین لاکھ پر جا پڑے بھائی کو بھائی نے مارا باپ نے بیٹے کو قتل کیا بیٹا باپ پر جا پڑا آپ ہی
قتل کرتے ہین پھر ٹھنڈی سانسین بھرتے ہین مجوب ہوتے ہین چیخین مار کر روتے ہین کوئی پکارتا ہی
مین نے اپنے بھائی کو مارا قوت بازو کو مٹایا کوئی نام فرزند لے کر روتا ہی لیکن تاثیر سحر کوکب یہ ہے
کہ اسی طرح آمادۂ جنگ وجدال فوج قمقام پر جا پڑے لڑائی مین وہی کوشش کوکب دمبدم سحر کو
زور دے رہا ہے بارہ ہزار نے چالیس پچاس ہزار ساحر مارے آخر خود بھی قتل ہوے قمقام کا کلیجہ
پھٹ گیا کہ ایک ہی شعبدے مین کوکب نے فوج کا فیصلہ کر دیا لاشہ ہاے ساحران سے میدان
کارزار بھر دیا لڑتا بھڑتا طرف قمقام کے جاتا ہی قمقام غل مچا رہا ہے کہ یارو تم تین لاکھ ہو تنہا
کوکب کو نہین مار سکتے چار جانب سے گھیر کر گرفتار کر و پاس ملکہ ماہیان زمرد پوش
کے لے چلو انعام واکرام ملین گے مقام افسوس ہے ایک کو گرفتار نہین کر سکتے اُسکی ترغیب سے
ساحر بلوہ کر کے کوکب پر جاتے ہین جب کوکب نے گولا مارا دو دو سے کے سر پھٹ گئے اس
شوکت سے جنگ کر رہا ہے نقیب و کڑکیت آوازین لگا رہے ہین صدا دیتے ہین اے مردان عالم
وقت جانبازی و سرفروشی ہے نام بزرگو نکا روشن کرو کوکب کو گھیر کر مار لو یہ ظالم جانے نہ پاے ملکہ
ماہیان زمرد پوش کا حکم محکم ہے کہ کوکب کو گرفتار کر کے جو لائے گا دولت دنیا سے بے نیاز ہو جائیگا
سالہا سال نمک سرکاری کھایا اب وقت جانبازی آیا کمی نکرو جلد گرفتار کرلو کوکب پر پنجہ کسی کا قابض
نہین ہوتا رستم ہے کہ جھوم رہا ہی عمرو حیران ہی شوکت و جرأت و جلالت کوکب نامدار دیکھکر
عش عش کر رہا ہے تین لاکھ جوانون مین یکہ و تنہا لڑا زخم بھی جسم پر ضرور کھائے خیال بھی نہین کہ
کون زخمی ہوا ہمہ تن چشم بنا ہوا تمام جسم تر و بتر ہے چھنا ہوا خانہ ہاے زرہ خون سے معمور اس
فوج مین خندان و مسرور جنگ کر رہا ہی صاف ظاہر ہی کہ میدان رزم ہے کوکب کے نزدیک صحبت
بزم ہے کبھی گولا جھولی سے لیکر ان بیچارون کو جلا دیا کبھی ماش کے دانے پھینک مارے کبھی تیغۂ برق مثال

کو جنبش دی کبھی ہنسکر برق چمکائی کیسے لطف سے لڑ رہا ہی عمرو ہر مرتبہ پکار اُٹھتا ہی اے شہنشاہ با شوکت
والے نامدار با لیاقت سبحان اللہ کوکب حیران ہوتا ہے کہ یہ آواز صفت و ثنا کہانسے آتی ہی عمرو کا خیال
بھی نہیں رہا دل مین سوچا اس مقام پر عمرو کہان آسکتا ہی غیر ساحر کا ٹھہرنا دشوار ہی عمرو بیچارہ کیا آسکتا
ہی وہ دریاے سحر تھا یہ مجمع فوج ساحران ہی لیکن اس صدا پر حیران ہی کوکب روشن ضمیر لڑتا بھڑتا قریب قمقام
پہونچا آواز دی او نامردان تین روپے کے پیادون کو کیون قتل کرا تا ہی تو ہمارے قتل کا بیڑا اٹھا کے آیا ہی
میدان مین آکر سرخرو ہوا و سیاہ رو بدخو ہماری لڑائی کھیل سمجھا تھا در بند بنا کر بیٹھا ہی مجمع ساحران مین چھپتا
پھرتا ہی قمقام جادو نے غل مچایا یارو اس ظالم کو لینا کمند ہاے سحر مین گرفتار کر لو ایک شخص پر تمھارا قبضہ نہین
ہوتا جھلا کر ساحرون نے آواز دی آپ تین لاکھ کے افسر ہین سب طرح ہمسے بہتر ہین پانچہزار روپے تنخواہ کے پاتے
ہین مقابلے مین دشمن کے نہین جاتے ہین برق جہندہ پر کون ہاتھ ڈالے شیر پر بلوہ کیا کرین سحر ہمارا
جواب دیتا ہی ہمارے دار چلنے مین وہ رستم صولت صاحب ہمت سر بھی منھ پر نہین لیتا افسر ایسے ہوتے
ہین آپ ہمارے بھروسے چلے تھے ملکہ ماہیان نے جو حکم دیا جاگیر و منصب ملیگا قتل کا بیڑا اُٹھایا اب کیون
نہین مقابلہ کرتے شرما کر قمقام جا پڑا کہا او نامردو مین تمھارے بھروسے پر نہین آیا ہون دیکھو کوکب
کو مارتا ہون بڑھکر سحر کرنے لگا گولا مارا کوکب نے ہاتھ مار دیا گولا پلٹ کر اسکی فوج پر پڑا کئی سے سر پھٹ
گئے غل بلند ہوا غلغلہ ہوا اے قمقام کیا کہنا تمھارے سحر سے تمھاری فوج تباہ ہوئی ہی ہاتھی والی
مثل تمہر پوری ہوئی اب تو قمقام سرتا پا شعلہ مزاج گرمایا تلوار کھینچکر جا پڑا خوب سحر چلے کوکب نے
سحر سب دفع کیے اس بیحیانے اپنے کو قوی جبر پایا قصد ہوا لپٹ پڑون قد و قامت مختصر ہے کشتی مین لڑون
یہ سوچکر ڈوکتا ہوا بڑھا کوکب نے ہاتھ تلوار کا مارا اس بیحیانے کمزور جان کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا
کوکب کو انتہا کا ناگوار ہوا گر یہان تھام کر ایک ٹکر مارا گینڈا قمقام کا گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا لپٹے
ہوے دونون زمین پر آئے قمقام کو اپنے قد و قامت پر ناز لپٹنے لگا کوکب نے ایک طمانچہ
مارا کہ گال سیاہ رو کا سرخ ہو گیا چرخ آیا آنکھون کے نیچے اندھیرا چھایا ضبط کر کے کوکب
کی گردن پر ہاتھ رکھا لپٹ کر کوکب نے کولے پر لاد ازمین پر مارا اُٹھے کا لٹھا زمین پر دھم
سے گرا کوکب جست کر کے چھاتی پر سوار ہوا آقا عدہ اسد نامدار کا یاد آیا کہ ہدایت کرنا
ضرور ہے فرمایا اے قمقام شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہے اگر دین اسلام

کی اطاعت کریے جان بخشی کرون قمقام نے جواب دیا اے کوکب سر میدان سامنے کل فوج کے مجھکو ذلیل کیا
اب چاہتا ہے پونے دو سے خداؤن کو چھوڑون لاکھ جان نام سامری پر نثار ہو قمقام نے جو یہ جواب دیا
کوکب غصے مین اُٹھا قمقام کو مثل کرباس کہنہ چیر کر پھینک دیا لاخرہ قمقام تڑپا ساحر گھبرائے بعد عرصہ دراز
آواز آئی کشتی مرا نام من قمقام جادو بود اہالیان فوج نے چاہا بھاگ کر نکل جائین کوکب نے سبکو گھیرا
کبھی برق چمکائی سو سو کے سر اوڑ گئے کبھی سنگریزے اُٹھا کے پھینک مارے پتھر برسے سنگدلون کے
سر پھٹے دوپہر جنگ رستمانہ کر کے تین لاکھ ساحرونکو مارا زخم بہت کھائے جب ان سبکا کام تمام ہوا کوکب
بسبب زخم داری ایک درۂ کوہ مین آکر ٹھہرا خواجہ نے کوکب کا سامنا نہین کیا گلیم اوڑھے ہوئے
ایک گوشے مین کھڑے رہے کوکب نے بیٹھکر اپنے ہاتھ سے اپنی زخم دوزی کی شب اُسی درہ کوہ
مین بسر ہوئی ستارہ سحری آسمان پر چمکا نیر اعظم بصد شوکت و حشم میدان چرخ نیلی پر آیا شوکت
اپنی ظاہر کی فوج ظلمات کو شکست دی تمام دنیا مین روشنی ہوئی نظم + روز دیگر کین جہان پر عزو رہ
یافت از سرچشمۂ خورشید نور + ترک روز آخر باین زرین سپر + ہند کی شب را بہ تیغ افگندہ سر
کوکب نامور اپنے مقام سے چلا خواجہ عمرو شب بھر اُسی درہ کوہ مین رہے حال کوکب دیکھا کیے
یہ تو دل کو تسکین ہے کہ کوکب نہ مانے گا تا بہ باغ ظلمات جاکر ماہیان زمرد پوش سے مقابلہ کریگا اور وہ
ایسے مقامات سخت ہین کہ خدا اس صف شکن کی جان بچائے حقیقت مین کس کر وفر جاہ و حشم سے
بجرأت و شوکت دونون دربند فتح کیے نہنگ و قمقام کو بڑے لطف سے مارا بجگر کسی ساحر کو جانے نہ دیا
لیکن کوکب روشنضمیر یکہ و تنہا تیغۂ برق مثال قبضے مین سپر پشت پر جوان حسین خوب صورت
نیک سیرت صاحب شوکت و جلالت درہ کوہ سے بل کرتا ہوا نکلا صحراے سبزہ زار کو
طے کرتا ہوا جاتا ہے صبح کا وقت ہے باغبان ازل نے صنعت اپنی دکھائی ہے ہر ایک نخل خودرو
اپنی بہار دکھلا رہا ہے کوڑیالا کھلا ہوا ہے بھینی بھینی بو آتی ہے باد صبا اٹکھیلیان دکھاتی ہے نخل ہرے
بھرے بہرون پر با ذبط قرقرے طائران زمزمہ سرا بزبان بیزبانی تعریف چمن پیراے ازل مین مصروف نظم

این سبزہ و این صحرا بوئی زجنون دارد
وحدہ لاشریک لہ گوید

دیوانگی و مستی امروز فزون دارد
برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

دیگر

ہر گیاہے کہ بر زمین روید
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

کوکب سبزے کو پامال کرتا ہوا صنعت باغبان قضا و قدر کو ملاحظہ کر رہا ہے ہواے سرد عیسیٰ نفس

مسیح دم چل رہی ہے اگر بیمار ہفت صد سالہ آئے یہان کی ہوا کھائے فوراً صحت پائے قمریان یاد الٰہی مین کو کو کر رہی ہین جابجا طاؤس رقصان تدرو خوش رفتار خرامان کبک دری کے قہقہے بلبلون کے چہچہے کوکب نے بند قبا کھول دیے جی مین کہتا ہے کیا صحرا اے سبزہ زار ہے ہر پھول پر نئے طور کی بہار ہی ایسا صحرا کبھی نگاہ سے نہ گذرا تھا صحرا کوطے کیا تھا ہوا سے بھی اس سبزہ زار کی فرحت تازہ سرور بے اندازہ حاصل ہوا گلون کی بو نے مست کیا کوکب جھومتا ہوا جاتا ہی سایۂ نخلستان سے نکلا دیکھا سامنے ایک باغ بہشت آیئن چہار دیواری سنگ مرمر سفید کی اُسپر گلکاری جوش باد بہاری در باغ پر ایک کرسی مرصع کار اُسپر ایک نازنین چہاردہ سالہ آفت جان آنکھین رشک دیدہ غزال عارض ماہ آسمان کمال جبین بھوین ترچھی نگاہ زلفون کو پیچ و تاب سینے پر ابھار بحر حسن و خوبی کے دو حباب گلاصراحی دار مینا سے حسن دیکھکر کوکب نے بے اختیار یہ اشعار پڑھے نظم

وہ کھینچے تیغ جھکائی ہوئے ہین ہم گردن
اُڑا لے مجھکو سر یار کی قسم گردن
فراق یار مین مانع ہی میکشی سے مجھے
کبھی بچھوڑے گی کٹکر ترے قدم گردن
حریم کوچہ جانان ہی سجدہ گاہ بتان
کبھی اُٹھا نہین سکتی وہ کوہ غم گردن
لکھا تھا خط اُسے بھی سر نوشت کی یہ خبر
جھکی ہین اسطرف آنکھین اُدھر ہی خم گردن
حضور غیر وہ بیٹھے ہین سر جھکائے جلال

یہان ازل ہی سے تسلیم کی ہی خم گردن
گلے سے پھوٹ جو نکلا ہی تیرے پان کا رنگ
کچھ آج ہلتی ہو مینا کی دمبدم گردن
قریب جس رگ گردن سے آپ ہی قاتل
یہان جھکا کے اُٹھاتے نہین صنم گردن
اُٹھا ہی سر جو بت پائے یار پر رکھکر
کہ نامہ بر ہی کی ہو جائیگی قلم گردن
اُبھار ہی ترے سینے کا اسقدر سرکش
فلک کو دیکھ رہے ہین اُٹھائے ہم گردن

یہ تیغ یار سے کہتا ہون کرکے خم گردن
شراب سرخ کی ہی ساقیا قلم گردن
نکال لونگا پس قتل حسرت پابوس
ستم ہی ہو وہ تہ خنجر ستم گردن
اُٹھائی ہین جو محبت مین سختیان دل نے
کسیکے سامنے جھکتی ہی اپنی کم گردن
ہم اُنکو وصل مین شرمندہ کرکے خود ہین خجل
عبث اُٹھائے نہ یہ بانی ستم گردن

وہ نازنین حور خصال بصد کرشمہ نازمثل طاؤس طناز کرسی جواہر نگار پر جلوہ فرما ہوئی کوکب کی آنکھ مین عرش و کرسی تہ و بالا بہ نگاہ محبت اس معشوق پریچہرہ کو دیکھا وہ مہ جبین ساتھ والیون سے یہی باتین کر رہی ہی کہ صاحبو تم لوگ میرے خیر خواہ دولت ہو ملکہ ماہیان زمرد پوش نے جو مجھکو اس مقام پر مقرر کیا اور حکم دیا کہ کوکب روشنضمیر کو نہ آنے دینا مین ایک کنیز ناچیز وہ بادشاہ جلیل رئیس میری مجال ہے کہ مین اسپر دست اندازی کرون بڑا غضب تو یہ ہوا تاجر نے آکر تصویر شہنشاہ مجھکو دی اُس تصویر کو دیکھکر دیوانی ہوگئی افسوس

صد افسوس ہاے ہاے کہ راتین تڑپ تڑپکے گذرتی ہین کئی مرتبہ تم لوگون سے کہا ایک نامہ ہمارا لیکر جاؤ جواب باصواب لاؤ تم مین سے کسی صاحب نے ہماری بات کا خیال نہ کیا دل بہت بیقرار ہے اب تو یہ نوبت پہونچی ہے دیکھو اشکون کی جھڑی لگی ہے بقول نسیم نظم

دوستی رکھتے ہین کسدرجہ برابر آنسو
پاتے ہین بال سی بھی صدمۂ نشتر آنسو
ہمکو لوح جبین مشق رقم ہوتی ہے
دامن ابر سے چھنتے ہین برابر آنسو
شک سی ہمکو زیادہ نہ وفادار ملا
بنگئے چشم کے مری آنکھ مین تھر آنسو
آبشار اشک کے کام آتے ہین یا نہین
دیکھتا ہی دامن ہر برگ گل تر آنسو
شوق نظارۂ جانان مین فلک رکتے ہین
ایک بھی ہوتا ہی دامن سے جو باہر آنسو
یا دونان پر پرو مین جو نہ دیتے ہین نسیم

ساتھ آتا ہی ہر آنسو کے برابر آنسو
قطرۂ خون ترے خنجر پہ نہین آ قاتل
شب کو دھو ڈالتے ہین حرف مقدر آنسو
گریۂ یاد الہی نہ سمجھنا بیکار
نکل آئے دم مردن تہ خنجر آنسو
گریۂ گرم نے خنجر کو بچایا آتش پ
کہ اوڑھا دیتے ہین اکثر مجھے چادر آنسو
بادۂ یار پیون شرط وفا سے بعید
دامن چرخ پہ ہین دانۂ اختر آنسو
گریۂ بے چشم بھی ہوتا ہی عجب کیا اسکا
گوشۂ چشم مین بنجاتے ہین گوہر آنسو

نوک مژگان سے مشبک ہی دل نور نظر
دیکھ بھر لاتی ہین یہ دیدۂ جوہر آنسو
اے فلک گریۂ پنہان ہی یہ کسکے غم مین
ایکدن بخشینگے سیرابی کوثر آنسو
سرد مہری تبان جو رلایا ہمدم
تھے مگر ہم اثر پارۂ اخگر آنسو
غم سے معشوق بھی خالی نہین شبنم ہی گواہ
جانتا ہون قطرات مے احمر آنسو
ڈھونڈھتی رہتی ہین کیا کیا مری آنکھین اسکو
کہ بہا کرتے ہین زخمون سے بھی اکثر آنسو

وہ نازنین یہ اشعار آبدار پڑھکر بے اختیار رونے لگی ساتھ والیون نے کہا حضور بیقراری بیکار ہے ہمنے آنکھون سے دیکھا ہی نہنگ دریا نشین مارا گیا قمقام بھی قتل ہوا شب کو نہین معلوم کہ شہنشاہ نے کہان بسر کی یہی راستہ ہی آنے کا ضرور تشریف لائین گے جب آپ نہ لڑیے گا کیا زبردستی لڑین گے بڑھکر اپنا حال دل بیان کیجیے فرمایئے میرے دربند سے نکل جائیے لیکن آگے مقامات سخت ومشکل ہین اس لڑائی کو فتح کرائیے جس پر دل آیا ہوا ہی اس مشکل کے وقت مین ساتھ دیجیے رہبری کرکے تا بباغ ظلمات پہونچایئے خدائے نادیدہ اپنا فضل کرے ماہیان جب قتل ہوگی اُن کو بھی دل وجان سے خیال ہوگا کہ طلسم نا امید کا کل کشائی اسوقت مین ہمارا ساتھ دیا جان سے زیادہ عزیز رکھین گے بڑا خیال آپ کو یہ ہی کہ ضعف قلب پر اُن کے رنگ عشق حنائے گلگون پوشش جما ہے وہ کیا کر سکین گے حضور مثل مشہور ہے جا کو پیا چاہے وہی سہاگن آپ کے سامنے کوئی زبان کھول سکے گا

وہ بادشاہ عالیجاہ جوہر شناس رعیت پرور عدالت گستر شیر بیشۂ جرات نہنگ دریای ہمت
آپکی بڑی قدر دانی فرمائینگے ناہید کاکل کشا نے جواب دیا صاحبو مجھکو سب طرح مشکل ہی بوجب
مضمون رباعی قمر رباعی جی چاہتا ہے اُس سے کہون حالت دل + شاید کرے رحم درد سنکر غافل +
پر خوف ہے نکلے اور مغرور نہو ۔ گویم مشکل وگر نگویم مشکل + دیگر ہے داد کے دن بھی طبع تیری مائل +
ظلم وستم اُسکے پوچھتا ہے عادل + ایذا اُسے پہونچے یہ بھی منظور نہین + گویم مشکل وگر نگویم مشکل +
یہ کلمات حسرت و یاس محبت آمیز زبان سے اُس معشوق طناز کے کوکب نے سنے بے قرار
ہوگیا پہلی مبہوتی تو وہ تھی کہ صحرا ے سبزہ زار کی ہوا کھائی پھولون کی بو سونگھی بیان
ایسی گلعذار معشوق ماہ رخسار عشق و محبت کی باتین کر رہی ہے جی چاہا کہ جاکر تصدق و نثار
ہون اے کوکب نجم بخت ہمارا اوج پر ہے کہ یہ ماہ رخسار ہمپر مائل ہوئی یہ سوچ کر کوکب
سایہ سے نخلستان کے تنتنے نکلے یہ جو دل کو یقین ہوا کہ ہمارا چاہنے والا سامنے بیٹھا ہے
تاج کو کج کرتے ہوے بڑھے جیسے ہی ناہید کاکل کشا نے کوکب کو آتے ہوے دیکھا اپنے
مقام سے اُٹھی کنیزون نے کہا بی مبارک ہو شہنشاہ آتے ہین چلکر شریک ہوجایئے ناہید
شرماتی ہوئی بے اختیار اُٹھی کہا اے شہنشاہ عالیجاہ آیئے فرد رواق منظر چشم من
آشیانۂ تست + کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست + کنیز عرصۂ دراز سے مشتاق تھی آج روز سعید
بلکہ بہتر از عید تھا کہ زیارت نصیب ہوئی ہر چند کہ مجھکو ماہیان زمرد پوش نے مقرر کیا
ہے کہ کوکب کو جاکر روکو میری کیا مجال ہے کہ آپ کو روکون وہ آنکھیں پھوٹین جو آپ کو نگاہ
دشمنی سے دیکھین وہ ہاتھ قطع ہون جو بدشمنی آپ پر اُٹھین مجھے آپسے دشمنی منظور نہین ہے
جو کیفیت اصلی ہے وہ نہین کہہ سکتی آپ سمجھین گے کہ مجھکو دھوکا دیتی ہی فقط دیدار کی مشتاق تھی
تقدیر نے رسائی کی کنیزون نے کہا اے شہنشاہ یہ معشوقۂ طناز حسینان جہان مین سر فراز عرصۂ دراز سے
حضور پر مائل ہے آپ کے آنے سے پیشتر بھی یہی ذکر تھا کہ مین نے جان دیکر شہنشاہ کی تصویر پائی راتین
ہجر کی تڑپ تڑپ کر کٹتی ہین بہ سبب حجاب کہ نہیں سکتیں کوکب نے جواب دیا ای ملکہ عالم محترم و محتشم
مین دل و جان سے تمھارا خواستگار ہون ناز و ادا دیکھکر عاشق زار ہون خود چاہتا ہون کہ میرا
تمھارا مقابلہ نہ ہوا اگر میرا کوئی سحر چل گیا دشمنون کا موے جسم میلا ہوا کلیجہ فگار رہوگا دل

بیقرار ہوگا تم بسم اللہ طلسم نور افشان مین چلو تمسے کوئی رشک نہ کریگا ہمارے یہان یہ طریقہ نہین
ہے ملکہ حناے گلگون پوش کو کیا مجاز ہے کہ تمسے کلام کر سکین یہ سنتے ہی ناہید نے اپنے
رومال ہاتھ سے باندھے یہ کہتی ہوئی بڑھی پہلے خطا تو معاف کیجیے ہاتھ میرے کھولیے مجھکو یقین تمنے
نہایت خوف ہے وو دربند آپ نے ویران کیے وہ بیجیا ناحق آپ سے لڑے اپنے دل مین نہ سمجھے
کہ ایسے شہنشاہ عالیجاہ سے ہم نبرد ہو سکین گے آخر ملازمان ماہیان زمرد پوش تھے ذلت سے
واصل جہنم ہوے بموجب مضمون مصرع ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست + رومال سے ہاتھ باندھکر
اس ناز سے ناہید کاکل کشا یہ کلمات خوشامد آیات کہتی ہوئی آتی ہے ہر قدم پر کوکب کا دل
پامال ہو رہا ہے ہاتھوں مین مہندی لگی ہوئی رومال سے اُنکو باندھا ہے چہرے پر ہوائیان اُڑتی
ہوئین کوکب کی تعریف ماہیان کی مذمت ہر کلام سے عشق ظاہر ہے کوکب ہر مرتبہ جواب دیتا ہے
اے ناہید کاکل کشا مردان عالم نے جو زبان سے کہا وہ کیا اگر تم کو ہمسے محبت ہے تو ہمین بھی دل سے
اُلفت ہے تمھارے آگے کس کا دربند ہے یہ سنکر ناہید مسکرائی کہا ای شہنشاہ دربند کیسا
آپ میری خطا معاف کرین ہاتھون کو بہ شفقت کھولین باغ مین چلکر تشریف رکھین ماہیان کو
یہین بلوا بھیجون گی آپ کے اُنکے مقابلہ ہو جائیگا یہ کنیز بھی سحر مین کسی سے کم نہین ہے آپ دیکھیے گا باتون
ہی مین کام نکل آئیگا دشمن دام مکر مین پھنس جائیگا میری شراکت سے آپ کو زیادہ تکلیف نہوگی اُسکے ساتھ
پانچ کنیزان ساحری مین ہر وقت خبر آئندہ و گذشتہ دریافت کرتی رہتی ہے کوکب نے کہا خدا مالک ہے
اے ناہید مین نے تو عہد کیا ہے بدون قتل ماہیان نہ پلٹون گا اور اگر قضا لیکر آئی ہو تو مردان عالم کا
یہی کام ہے لڑ بھڑ کر مرنے مین نام ہے اب ناہید قریب آپہونچی ہاتھ بڑھا کے عرض کی کنیز کی مشکلکشائی
کیجیے کوکب روشن ضمیر نے ہاتھ بڑھایا چالیس پچاس کنیزین بھی عذر کر رہی ہین چار جانب سے کوکب
کو گھیرے ہو یہی کہتی ہین حضور کنیز کی دستگیری کیجیے ہاتھ اُنکے کھولیے بہنون سے آپکا اشتیاق تھا کہ
کوکب نے ہاتھ بڑھا کر رومال کھینچا جیسے ہی رومال الگ ہوا ناہید کی مٹھی مین ایک جانور تھا منھ پر
کوکب کے یا سامری کہکر چھوڑا طائر نے گرد سر کوکب چرخ مارا آہ کی جلکر خاک ہوا وہ خاک جسم کوکب پر
گری اُس خاک نے تمام وکمال خاک مین ملایا غبار غم والم دل پر چھایا طائر نے چرخ جو مارا طائر ہوش و
حواس اُڑ گیا کوکب مثل تصویر دیوار بگل حیران و منفعل آئینہ وار حیران بصورت زُلف

پریشان خاموش کھڑا ہے نہ روئے رفتن نہ راہ ماندن اُس نازنین نے چار قدم پیچھے ہٹکر آواز دی منم ملکہ ناہید
کاکل کشا او کوکب سلسلۂ زنجیر زلف مسلسل مین باندھکر تجھکو سامنے اپنے مالک کے لیجاؤنگی مجھکو بھی نہنگ
دریا نشین سمقام جادو سمجھا سحر تو یاد کرو حقیقت مین کوکب کے ہونٹھ بند دل دردمند ایک
کہتی ہے ہتھکڑیان پہناؤ ایک کہتی ہے بیڑیان لاؤ ایک کہتی ہے زنجیر سحر سے مشکین باندھو ناہید کاکل کشا
نے سبکو جھڑکا کہا ارے اب تمھاری کیا احتیاج ہے مین نے سب کام کرلیا ایک طفل شیر خوار چاہے تو مشکین باندھے
مین زنجیر تار زلف سے مشکین باندھونگی کشان کشان لیجاؤنگی یہ کہکر کاکل پر ہاتھ ڈالا گیسوے مشکین سے
ایک تار توڑا اُسپر سحر دم کیا زنجیر طلائی بنکر تیار ہوئی اُس زنجیر کو یہ ظالم جنبش دیتی ہوئی بڑھی کنیزین بھی
بیچاؤن چاؤن کر رہی ہین گرد سب کا مجمع ہے ناہید وہ زنجیر طلائی لیکر بڑھی کہتی ہوئی کیون شہنشاہ
عشق ہوچکا گریبان تو چاک کرو منھ پر خاک ملو کوہ و دشت و بیابان کی سیر ہو عاشقان صادق ایسے
نہین ہوتے مجکو نہ پہچانا مدت تک مصاحبت ماہیان کی مین نے کی دعویٰ کرکے آئی تھی کہ تار زلف مسلسل
مین باندھکر لاؤنگی بڑے بڑے خیال تھے کہ اتنا بڑا شخص دام مکر مین کیونکر پھنسیگا لیکن دام حسن
مین گرفتار ہوے خوب مجبور و ناچار ہوے اس وقت کوکب کی پریشانی آئینہ رخسار پر و فور حیرانی
سحر فراموش یا نازنین نے تھام لیے زبان مین لکنت آئینہ عارض پر حیرت آنکھون مین کم بصارت
روح کو عدم راحت ہر چند قصد کرتا ہے کوئی سحر یاد کرون کچھ نہین یاد آتا تصور مین فرق ہے دریاے
حیرت مین غرق ناہید لاف و گزاف کرتی ہوئی کوکب کے پاس پہونچی زنجیر طلائی کو جنبش دی ہاتھ بڑھایا
کہ کوکب کی مشکین باندھون کنیزین جو گرد جمع ہین اُن مین سے ایک کنیز نسترن شوخ
چشم نامے یہ کہتی ہوئی بڑھی واری ٹھہر جلیئے طائر زیرک دام سے نکل جائیگا پھر ہاتھ نہ آئیگا
مین نے یہ طوق آہن بنایا ہے گلے مین پہنایا جاے زبان مین سوزن دیجیے ایسا نہو ہوشیار ہوجاے
ناہید کاکل کشا نے پلٹ کر دیکھا نسترن شوخ چشم لوہے کا طوق ہاتھ مین لیے ہوئے اسم سحر کا
پڑھتی ہوئی آتی ہے مسکراتی ہوئی کہتی ہے کہ واری مکتب خانہ مین جب آپ تشریف رکھتی تھین
جو سحر ماہیان نے آپ کو بتلایا ہے مین نے بھی یاد کرلیا ہے وقت ہے کہ اُسی سے ان کو زیور سحر سے آراستہ
کیجیے پہلے یہ طوق پہنائیے عرصہ ہوتا ہے اسکے مددگار بہت ہین ایسا نہو وہ بڑھا اسکا اُستاد نور افشان
جادو آجاے تو کیسی خرابی ہو بہار و باغبان بھی اسکی مدد کے واسطے آئینگے نگوڑا اسار بان زادہ بھی اسکے سا

چلا تھا طائر سحر نے آپکو خبر دی تھی سب طرح ہوشیار رہیے یہ کہکے نسترن شوخ چشم سٹر پٹر کرتی ہوئی قریب ناہید کاکل کشا پہونچی اُسنے جس ہاتھ سے چاہا تھا کہ زنجیر سحر گلے مین کوکب کے ڈال دون ہاتھ وہی تھام لیا کہا دیکھو بی بی بڑی خرابی ہو جائیگی دیکھیے آسمان سے ابر سیاہ اُٹھا ہے نور افشان آ پہونچا ہے اُسکا روکنا دشوار ہوگا دم بھر مین سب سحر بیکار ہوگا نسترن نے جو یہ گھبرا کر کہا ناہید نے منھ پھیر کر طرف طلسم نور افشان کے دیکھا اتنے عرصہ مین بجلی چمکی نسترن نے آواز دی او ناہید کاکل کشا بڑا دام سحر پھیلایا مین آ پہونچا نعرہ ہوا منم مہتر مہتران عیار زلزلہ قاف ثانی سلیمان ع عمرو آن شاہ عیاران عیار نعرہ کرکے قریب تو پہونچ چکا تھا خنجر بران کو کھ پر مارا وہ خنجر تحفہ جان سے تھا کوکھ پر پڑا دوسرے پہلو کو توڑ کر پار گذرا ناہید کاکل کشا دھڑ دھڑا کر گری شکم چاک قصہ پاک ہوا آگ برسنے لگی کنیز بن دوڑین عمرو تو گلیم اوڑھکر غائب ہوا آواز دی ہان لے شہنشاہ بینا کوکب کو ہوش آیا تلوار کھینچکر کنیزون پر جا پڑا جس کے ہاتھ مارا اُس کے دو ٹکڑے ہوے چند کس تھیں دو چار سحر مین کوکب نے اُنکو مارا کنیزون نے بڑے بڑے سحر کیے کوکب تو دام مکر مین پھنس گیا تھا اپنی حماقت پر بہت منفعل ہوا سحر کی ایک تختی بنا کر کوکب نے گلے مین ڈالی ہے وہ بھی نقش حفاظت ہر جسپر چمکا دی اُسکی ایک جھپکی اوپر سے ہاتھ راکسی کو جلا دیا اپنی حرکت پر بہت منفعل عمرو نے لوٹنا شروع کیا جو کنیز قتل ہو کر گری لباس ندارد کوکب پلٹ کر دیکھتا ہے جادوگرنیون کے لاشے برہنہ پڑے ہین کبھی خواجہ اپنے کو ظاہر کرتے ہین کبھی گلیم اوڑھکر چھپ جاتے ہین کبھی تیغچہ کھینچے ہوے سامنے کوکب کے آتے ہین کوکب و عمرو لڑتے ہوے تا بدر باغ پہونچے اندر باغ کے دو چار سے جادوگر تھے غصے مین کوکب نے اُن کو بھی مارا دو دو کی گردن پکڑ کے لڑا دی کسیکو تلوار سے قتل کیا کسی ساحر زبردست کو پکڑ کر چیر ڈالا کسی ڈاغی کو باغ سے نکلنے نہ دیا باغ کو لالہ زار بنایا کچھ طائر بنے ہوے باغ مین تھے وہ زمزمہ سرائی کرکے گرے اپنے سحر سبھون نے کیے کوکب نے جنبہاے طولانی پامال کیے طائران سحر چلائے جو سحر کرکے بلند ہوا اس خیال سے کہ نکل جاؤن کوکب نے اُٹھا کر سنگریزہ مارا وہ ساحر جلکر زمین پر گرا بعد عرصہ دراز گوشۂ باغ سے آواز آئی کشتی مرا نام من ناہید کاکل کشا بود اب باغ روشن ہوا یا تو باغ کی رعنائی زیبائی تھی یا دیکھا خاک اُڑ رہی ہے ایک باغ ویران مقام سنسان چشمہ ہاے آب روان مثل چشم کور خشک پڑے ہین نخل ٹوٹے ہوے قصر گرے ہوے اب خواجہ نے اپنے کو ظاہر کیا کوکب خواجہ

سے لپٹ گیا کہا ای برادر بجان برابر ہماری تو جان بخش ہو بہ خدا مین اپنے ہوش مین نہ تھا خواجہ یہ طائر ساختہ ماہیان زمرد پوش تھا اُس نے تعلیم کیا ہوگا کہ سامنے کوکب کے اِس طائر کو چھوڑ دنیا اِس کی کیا مجال تھی کہ ایسا سحر کرتی مگر خواجہ تم بڑے وقت پر پہونچے عمرو نے کہا اے برادر میرے دل کو کب آرام تھا کہ تم برائے مقابلہ ماہیان جاؤ مین بیٹھ رہون اے شہنشاہ اِن مرحلہ جات پر برائے خدا ہوشیار رہنا کوکب نے کہا خواجہ مین نے دریافت کیا ہے کہ در بند چہارم کی ملکہ فیروزہ گوہر پوش حاکم ہے اور پنجم پر ملکہ رضوان جادو ہمشیرۂ افراسیاب بہت عرصے کے بعد انشاء اللہ رضوان سے ملاقات ہوگی جب افراسیاب سے میل تھا قصر نورافشانی پر میلا ہوا رضوان جادو بھی آئی وہ مجھ پر عاشق ہوئی مین اُس پر مائل ہوا اکثر نامہ و پیام رہے جب سے آپ کی شراکت کی نامہ و پیام کا موقع نہ ملا وہ میرے ساتھ دشمنی نہ کرے گی دل و جان سے عاشق صادق ہے اور در بند ششم کی خبر مجھکو نورافشان نے دی تھی کہ مہران جادو بڑی ساحرہ زبردست ہے اُس نے قلعۂ طلسمی بڑے تکلف سے تیار کیا تمکو خواجہ آگاہ کرتا ہون کہ اُس پر معرکۂ عظیم پڑے گا نورافشان نے یہ کلمہ کہا تھا کہ اے فرزند دلبند مہرانیہ بڑی قیامت کا مقام ہے جب کوئی شعبدۂ سحر دکھاؤ گے اُس پر قبضہ پاؤ گے ورنہ مقام تردد و انتشار ہے اُسکے آگے باغ ظلمات ہے طائر سحر نے خبر دی ہر کہ سترہ لاکھ فوج وہان جمع ہے شاید درمیان مین بھی کچھ فساد ہوا پنا تو اعتقاد یہ ہے کہ حافظ حقیقی بچائیگا حقیقت مین اس ارادے کو میرے پروردگار پورا کرے ناہید کاکل کشا کے سحر نے دل بے چین کر دیا شب بھر کوکب و خواجہ سے اُس باغ مین باتین رہین جبکہ ساحر زرین پوش آفتاب عالمتاب ہوم خانہ مشرق سے بصد کر و فر برآمد ہوا اور تخت فلک چہارم پر جلوہ افروز ہو کر مصروف سیاحی ہوا منازل فلکی کو طے کرنے لگا خواجہ نے اُٹھکر نماز صبح سے فراغت حاصل کی کوکب نے اسباب سحر سے اپنے کو درست کیا تختی گلے مین ڈالی خوب بر کو آراستہ و پیراستہ کیا کہا خواجہ خدا حافظ ہے اب انشاء اللہ پھر کسی مقام پر آپ سے ملاقات ہوگی فلک نے وہ نیرنگ دکھایا خود زبان سے کہنا پڑا کہ خواجہ ہمارا خیال رکھیے گا دل کو یقین کامل ہے ہر مشکل مین بعد پروردگار آپ ہی کام آئین گے یہ در بند بھی آپکی جرأت سے فتح ہوا ورنہ ہمارا تو خاتمہ ہو چکا تھا آپ نے آکر دام مکر ناہید سے بچایا آپسمین ایسی باتین ہو کر کوکب روشنضمیر بصد جاہ و توقیر پشت مرکب بادرفتار پر سوار ہوا بجرات طرف در بند چہارم کے چلا خواجہ بھی عقب مین

کوکب کے چلنے وقت پر حال تحریر ہوگا

دو کلمۂ داستان حیرت بیان در بند چہارم کہ جسکی حاکم ملکہ فیروزہ گوہر پوش ہے اپنے دام مکر مین کوکب کو پھنسانا اور آمد رضوان جادو ہمشیرۂ افراسیاب و عشق کوکب و رضوان اور خبر ہونا افراسیاب کو و عیاری خواجہ و مقابلہ کوکب و افراسیاب و قتل رضوان و فیروزہ عجب داستان سحر بیان ہے ساقی نامہ مصنف

کہان ہے ساقی جمشید شوکت
لگے کانٹا تو یاد آئے گلابی
سخن جام شراب زندگانی
جہان نقش نگین جاودانہ
دیگر اشعار عبرت از مصنف
مرا غنچۂ دل شگفتہ ہوا
نہ فرحت ہوئی بلکہ حیرت ہوئی
بہار گلستان کے ہین زور و شور
عدو باغ کے آج گل خار ہین
جوانی پہ ہے جوش فصل بہار
ہر اک شاخ پر میوہ جلنے لگی
خزان نے دکھائی جو شکل مہیب
ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

کہان ہے بادۂ خورشید طلعت
پلادے وہ شراب پرتگالی
سخن آب حیات جاودانی
سخندان الیسی خوا ہین عنایات
قمر مثل آئینہ حیران ہون مین
پے سیر گلشن مین اک دن چلا
جو دیکھا تو بلبل بصد آرزو
چہکتی ہے بلبل تو رقصان ہین مور
ہر اک سرو رشک قد مہ لقا
یکایک فلک کو ہوا نا گوار
گلو نکے کلیجے ہوے غم سے چاک
صدا دیتی تھی رو کے بلبل غریب

جہان کے دور مین جو ہین شرابی
کہ پیدا دلسے ہو مضمون عالی
سخن مرغان جنت کا ترانہ
کہ رہجائے زمانے مین مری بات
کبھی شکل گیسو پریشان ہون مین
قدم باغ مین رکھ کے فرحت ہوئی
ثنا خوان گل عاشق رنگ و بو
کسی جا پہ پھولون کے انبار ہین
عروسان گلشن کے ناز و ادا
ہوا گرم گلشن مین چلنے لگی
اڑاتی تھی باد صبا سر پہ خاک
منہ دل بہ بن دیر ناپائدار

اشہب تیز گام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین شہنشاہ کوکب روشنضمیر تین در بند فتح کرکے طرف در بند چہارم کے چلا در بند چہارم پر نواسی ماہیان کی فیروزہ گوہر پوش برائے انتظام آئی ہے ساحر مکارہ نے ایک قصر تیار کرکے بارگاہ عمدہ استاد کرائی مسند پر بیٹھی ہوئی اپنے حسن پر نازان یہی ذکر کرہی ہے کہ صاحبو آمد کوکب کا خیال لکھو مجھکو دمبدم کی خبر پہونچا ؤکہ ایسا نہ ہو غفلت مین وہ ظالم آجاے لطف افسری یہ ہو کہ ایک قطرہ خون کا زمین پر نہ گرے ہوے جسم کسی کا میلا نہونے پاے حریف گرفتار ہو جاے یقین ہے کہ ماہیان بھی بہت قدردانی

فرمائین گی سپر بن زرو جواہر سے بھر دین گی اگر کوئی افتاد ماہیان پر پڑی ہماری تمھاری کون قدر کرے گا
ملکہ ماہیان کے دم سے بڑی آسایش ہے کنیزین بولے خبر جاتی ہین عرض کر رہی ہین حضور کوکب نے
شب باغ ویران مین بسر کی کوکب تنہا نہین ہے ایک رفیق ساتھ ہے شب کو ہمنے باغ ویران
مین باتین کرتے سنا بوقت سحر وہ رفیق اور طرف گیا کوکب نے ادھر رخ کیا ہے تین پہر دن انھین
خبرون مین گذرا پہر دن پچھلا باقی ہے فیروزہ تخت یاقوت احمر پر گرد تمام جادوگرنیان خبر مفصل جو
بتائی مشاطہ کو اشارہ ہوا مشاطہ نے آکر اُس شعلۂ خو جوالہ کو زینت دی پوشاک عمدہ پہنکر چند کنیزون کو
ساتھ لیا ٹہلتی ہوئی قریب دربارگاہ آئی سیر صحرا مین مصروف ہے دیدۂ انتظار شاہزادہ مدعا پر کہ صحرا سے
گرد اُڑی فیروزہ گوہر پوش نے دیکھا کوکب نامدار پشت مرکب باد رفتار پر سوار اسی جانب آتا ہی لیکن
ہوشیار چاق و چوبند قبضے پر ہاتھ پڑا ہوا فیروزہ نے دیکھتے ہی ساتھ والیون سے کہا لو صاحب کوکب
آپہونچا ناہید کے مقام پر دھوکا کھا چکا ہے بڑی ہوشیاری سے آتا ہے ایسے گرگ باران دیدہ پر دست اندازی
دشوار ہے یہ کہکر اِس مکارہ نے تاج سر سے اُتارا سر برہنہ کیا چند کنیزون کو ساتھ لیکر دوڑی قریب کوکب
آکر بڑے تسلیم خم ہوئی کوکب نے جواب دیا اور آواز دی اے فیروزہ ہوشیار ہو جاؤ مین سحر کرتا
ہون فیروزہ دوڑکر رکاب سے لپٹ گئی کہا اے شہنشاہ عالیجاہ لونڈی کی بھی یہ مجال ہے کہ
آپ سے لڑے میرے بزرگ سب سرکار کے نمکخوار رہے بسبب ملازمت افراسیاب کے مین
پابند ہوکر رہگئی خدمت مین نہ پہونچی آج تک ہمارے خاندان مین آپ ہی کا ذکر ہوتا ہی بزرگون نے
سرکار سے ایسا پیدا کیا اُسی مین بسر کرتے ہین سرکار افراسیاب سے کسکو آبرو ملی آپکی سرکار مین جو چند روز
رہا امیر ہوگیا لونڈی کو حضور نے نہین پہچانا باپ میرا مروارید گوہر پوش کی خدمت مین رہا
چچا میرا دردانہ جادو جوان خوشرو خدمت مین شہنشاہ برجیس زرین علم کے اب بھی ہے جب
یہ عہدہ مجکو ملا عم نامدار نے مجھکو نامہ لکھا کہ فیروزہ جبتک ہم سرکار کے نمک خوار ہین جہان تک ہو سکے
خیر خواہی کرنا شہنشاہ کو تا بہ ماہیان زمرد پوش پہونچا دینا ہر چند کہ کوکب بڑا دھوکا کھا چکا ہی
دلکو یقین نہین آتا فیروزہ نے جیب سے نامہ اپنے چچا کا نکالکر دیا اور کہا حضور اسکو ملاحظہ فرمائین سب در بند
کنیز کے قبضے مین ہین سب مقامات خالی کرادون گی حضور کو تا بہ باغ ظلمات پہونچاؤن گی اگر میرا زور چلگیا
تو ماہیان کو گرفتار کرادونگی میرے اُسکے وعدہ ہو چکا ہی کہ اے فیروزہ جسوقت تو بلائیگی مین فوراً آؤنگی اگر یہ دام

پڑ گیا تو سرکار کو زیادہ مشقت نہوگی کوکب نے نامہ دیکھا حقیقت مین چچا اُسکا ملازم شہنشاہ برجیس زرین علم ہی اسمین بھی سب مضمون مرقوم ہے اب کوکب پشت مرکب سے اُترا لیکن ہوشیار خیال کر رہا ہے کہ اگر یہ زبان بھی ہلائے تو مین سحر کرون ایسا نہو پھر دھوکا ہوا ے کوکب بڑی شرم کی بات ہے لیکن اُس خط مین تاکید اکید ہے ہر مقام پر یہی لکھا ہے ای فیروزہ اگر تمنے نمک حلالی نہ کی اور شہنشاہ کو تا بہ ماہیان نہ پہونچایا باہم سے ملاقات پھر نہ ہوگی شادی و غمی کی شراکت نا ممکن ہو جائیگی جہان تک ہو سکے خیر خواہی کرنا اگر تیری مدد سے ماہیان قتل ہوئی شہنشاہ نے فتح پائی ہمکو خلعت و جاگیر ملے گی فیروزہ انھین مضامین کو پڑھ پڑھ کر سنا رہی ہے کوکب کو استقبال کر کے لے چلی ہی کوکب کے دل مین یہ خیال ہی کہ اے کوکب ہوشیار رہو اگر دوستی کرے سبحان اللہ اور اگر دشمنی پر کمر باندھے سمجھا جائے گا غفلت نکرو شراب و کباب سے اپنے کو بچاؤ اور یہ کیا کر سکے گی خط تو حقیقت مین اسکے چچا نے لکھا ہے ہمارے علمدار کا ملازم بھی ہی ضرور اسنے تاکید کی ہوگی اُسکو کب گوارا ہوگا کہ ہمین رنج و ملال پہونچے یہ سوچکر کوکب مطمئن ہوا فیروزہ گوہر پوش کے ساتھ قصر مین آیا اشارہ کیا کوکب تخت پر آکر بیٹھا فیروزہ گوہر پوش خدمتگزاری مین مصروف ہوئی بہ تعجیل گائون کو طلب کیا گلا بیان شراب کی کشتیان کباب کی پیش کین ساقی نیچے آکر حاضر ہوے ناچ شروع ہوا فیروزہ نے بڑھکر جام شراب بھرا اپنے ہاتھ پر رکھ سامنے کوکب کے آئی عرض کی حضور نوش فرمائین کوکب نے ہاتھ رکھدیا کہا اے فیروزہ یہ وقت شراب و کباب نہین ہے تمھاری خاطر کی شریک صحبت ہوے فیروزہ نے جو خیال کیا تو کوکب کو بہت ہوشیار پایا نہ گانے پر توجہ ہی شراب کباب کا بالکل انکار کیا اب حیران ہے کہ مین کیا تدبیر کرون شراب میرے ہاتھ سے پیتا سحر فراموش ہوتا تو مین گرفتار کرتی لیکن کوکب ہمہ تن چشم بنا ہوا بیٹھا ہے شیر ہے کہ جھوم رہا ہی قبضے پر ہاتھ پڑا ہوا ایک ایک کو بہ نگاہ قہر دیکھ رہا ہی اگر کوئی کنیز قریب آتی ہے کوکب منع کرتا ہے کہ ہمسے دور بیٹھو فیروزہ گوہر پوش سے یہ کہدیا کہ اے فیروزہ برا نہ ماننا چونکہ تم ہمارے رفیق کی بھتیجی ہو سفارش نامہ بھی تمنے دکھایا ہمین کسیقدر یقین آیا لیکن یہ مقام ایسا نہین ہے کہ ہم اپنے کو فراموش کرین شراب و کباب پر توجہ فرمائین تمنے جو کہا تھا کہ ہم ماہیان کو بلا دین گے دام مکر مین پھنسائین گے اگر تمھارا اختیار ہے تو نامہ لکھو ورنہ تم ہماری حریف ہو ہم اُٹھتے ہی سحر کرین گے مکانات کو سحر کر کے مٹا دین گے اب

فیروزہ گھبرائی سمجھی کہ میری کوشش سے کچھ نہوگا ملکۂ رضوان جادو جو حاکم دربند پنجم ہے ساحرۂ
لاجواب حسن وجمال مین بھی انتخاب اُسکو یہان بلاؤن مین اکیلی کیا کرونگی باتون مین رات گذر جائیگی
تاہید کاکل کشانے مکر کرکے ہوشیار کردیا اب دام کلام مین نہ پھنسیگا طائر زیرک نکل جائیگا یہ سوچکر
فیروزہ اُٹھی گوشے مین آکر ایک نامہ بڑے رضوان جادو لکھا مضمون یہ تھا اے ملکہ عالم اے مہر پرست
ساحران لے افسر کنیزان مین کوکب کو لگا کر اپنے قصر مین لائی ہون لیکن بہت ہوشیار
ہے بڑا ساحر نامدار ہے مین تنہا گرفتار نہین کرسکتی آپ بھی تشریف لائیے ہم اور آپ ملکر سحر کرین شاید
گرفتار ہوجائے یہ نامہ طولانی لکھکر کنیز کو دیا کہا زبانی بھی حال کہنا کہ کوکب ہمہ تن چشم بنا ہوا ہے کسکو دھوکا
دون کس پر سحر کرون ادھر سے تو کنیز نامہ لیکر دربند پنجم پر چلی فیروزہ اُسی طرح خدمت مین معروف تھی
کوکب کسی بات مین دھوکا نہین کھاتا مثل شیر غضبناک چست وچالاک قبضے پر ہاتھ پڑا ہوا ذرا بھی کسی
کنیز نے اشارہ کیا کوکب تلوار ٹیک کر اُٹھنے لگا فیروزہ نے کہا شہنشاہ خیر تو ہے یہ سب کنیزان حضور
ہین اسمین کسی کو اپنا دشمن نجانیے کوکب نے جواب دیا اے فیروزہ کنیزون سے کہو دم بدم کی
آمد ورفت موقوف کرین مجھے شک ہوتا ہے ایک مقام پر بیٹھین تم ماہیان کو بلواؤ اگر اسکے
خلاف ہوگا تو اے فیروزہ خون کے دریا بہادونگا تمام دربند کو خاک مین ملادونگا اتنا خیال
ضرور ہے تمنے خط جو اپنے چچا کا دکھلایا اسوجہ سے مین یہان تک آیا ورنہ بقول ہمارے مہربان محسن جان
بخش خواجہ عمرو کے دشمن کے مکان پر جانا کب روا ہے مینے سراسر بزرگونکے قول کے خلاف کیا تمھاری کلام پر مطمئن
ہوا اب تین پہر رات اور باقی ہے وہ جو کہا ہے وہ آنکھون سے دکھلاؤ ماہیان کو بلاؤ تمکو کہین جانے نہ دونگا
فیروزہ اور زیادہ گھبرائی مگر عرض کی اے شہنشاہ مین نے ابھی کنیز کو روانہ کیا ہے نامہ لے کر گئی ہے
یقین ہے دیکھتے ہی ماہیان آوے شاید کنیزان سامری نے اُسکو بھڑکایا ہو شاید آنے مین تامل
کرے تو مین اپنے مقام کے عجائب وغرائب مٹا دونگی یہ دربند بدون مشقت فتح ہوگا کوکب اسکی
باتون پر کھٹک رہا ہے دل مثل ماہی بے آب پھڑک رہا ہے لیکن دو کلمہ داستان اس حریق آتش اشتیاق
غریق لجۂ فراق اسیر حلقۂ گیسو ذبیح خنجر ابرو ملکہ رضوان جادو کے گذارش ہوتے ہین کہ ملکۂ
رضوان خوشی خوشی دربند پنجم پر آئی آتے ہی انتظام کیا کنیزان ہمراز مصاحبان دمساز جو اس حال سے
بخوبی آگاہ ہین انکو ساتھ لے کر آئی ہے آمد کوکب کی مشتاق دل مین وصل کا اشتیاق کنیزین بھی کچھ

کہہ رہی ہیں حضور آج مدت کے بچھڑے ہوئے ملیں گے دفتر حکایت وشکایت کھلیں گے رضوان جادو نے
ٹھنڈی سانس کھینچی کہا صاحب اُنکا خدا اُنکو بچائے راہ میں دربند سخت ہیں ناہید کا کل کشا ساحرۂ یکتا
فیروزہ گوہر پوش مکار وحیلہ ساز دمباز نہیں معلوم کیا تدبیر کرے جب چار در بند فتح ہوں تب اُس شہر کا
مقام پر ہجران دیدہ آفت کشیدہ کے گذر ہوا تو یہ کیفیت ہی

نظم

ہم اپنے گھر میں دل بیقرار راہ میں ہے
ٹھہر گیا ہی جنازہ جو چلکے عاشق کا
رفیق سایۂ پروردگار راہ میں ہے
نہ ساتھ روح کا منزل میں دے سکا کوئی
جلال ضعف کا کیا اعتبار راہ میں ہے

ادھر جنون کو مرا انتظار راہ میں ہے
کسی کا شاید اُسے انتظار راہ میں ہے
ترے غریب نوازی نہ ہو خیال وطن
صبا پہونچیگی مشت غبار راہ میں ہے

خبر خودی کی ہے یہ قافلے نہ یار راہ میں ہے
ادھر چمن سے چلی ہی بہار راہ میں ہے
زیادہ ابر سے ہی دھوپ کوئے الفت کی
ہمیشہ ساتھ ہے سایہ دار راہ میں ہے
قدم اُٹھے نہ اُٹھے چلنے دے نہ چلنے دے

انیسین جلیسین عرض کر رہی ہیں حضور ناہید وغیرہ کی اُنکے سامنے کیا حقیقت
ہے بادشاہ باشوکت شاگرد رشید نور افشان سات سو ملک کا حاکم علاقہ ساحران کا ناظم ایسے ویسے ساحر
کے روکنے سے وہ رُکیں گے آج کی شب ضرور حضور سے ملاقات ہوگی رضوان نے کہا فیروزہ گوہر پوش
میری مطیع ہے اگر وہاں لڑائی پڑی ضرور مجھکو خبر دے گی یہ ذکر تھا کہ کنیز فیروزہ نامہ لیے ہوئے گھبرائی
ہوئی آکر پہونچی ملکہ رضوان نے گھبرا کر پوچھا ارے خیر تو ہی کیا شہنشاہ لڑتے بھڑتے وہاں پہونچ
گئے کنیز نے نامہ دیا زبانی بھی تمام کیفیت عرض کی کہ حضور تیسرے دربند پر شہنشاہ نے صدمہ
عظیم اُٹھایا ناہید نے کوئی مکر کیا لیکن اُسی کی کنیزوں میں سے ایک کنیز نکل آئی اُسنے ناہید
کو مارا اب کوکب اسقدر ہوشیار ہے بات کرنا اُسکے سامنے دشوار ہے صاف صاف وہ فرماتے
ہیں کہ دشمن سے اطمینان کیا مگر حضور نے فیروزہ گوہر پوش نے کیا کمال کیا ایسے آہوئے وحشی
بلکہ شیر غرندہ کو رام کرکے اپنے قصر میں لائیں دام کلام میں پھنسایا ہی لیکن وہ بادشاہ عالیجاہ
شراب کباب قبول نہیں کرتا پھر کیا کریں سحر تو قاعدے سے ہوتا ہی اسی وجہ سے ملکہ فیروزہ نے
حضور کو بلایا ہی کہ دونوں ملکر سحر کریں کوکب کو گرفتار کریں اکیلے سے کچھ نہ ہوسکیگا بہت مجبور ہے
اسوقت کوکب نے غصہ میں فرمایا کہ اے فیروزہ گوہر پوش اگر صبح تک تمہارے کلام کا ظہور نہوا تو ہم بری
طرح پیش آئینگے اب چلکر کوکب کو گرفتار کیجیے اپنے مصاحب خاص کو نیچے سے اُس شیر کے بچایئے ورنہ
فوراً قتل کرڈالیگا بہت بگڑا ہوا بیٹھا ہی رضوان جادو یہ سنکر نہال ہوگئی ہنسکر جواب دیا

اُس میری کنیز کی کیا مجال ہے کہ اُس شہنشاہ عالیجاہ پر دست انداز ہو وہ بادشاہ عالیشان وہ مکارہ بے ایمان شہنشاہ نے دھوکا کھایا ایسی بیسوا کے ساتھ کیون چلے آئے مین جاکر فیروزہ کو سمجھا دونگی مدت سے میری ملازم ہے ہماری خوشی کی خواہان ہوگی خلاف کر سکتی ہے یہ کہکر ملکہ رضوان جادو اُٹھی چالیس کنیزین جو ہمدم و ہمراز ہین اشارہ کیا ہمارا لباس و زیور نکالو کنیزین پوشاک فاخرہ لائین رضوان نے خوشی خوشی زیب جسم کی صندوقچہ زیور کا کھلا آئینہ سامنے رکھ لیا زیور پہین رہی ہے مشاطہ پشت پر حاضر چوٹی گوندھی دو مار سیاہ آپسمین گتھ گئے بقول شیخ ناسخ مطلع چوٹی نہین ہے پشت پہ اُس نونہال کے دو سانپ گتھ گئے ہین زبانین نکال کے طوق منت کے گلے مین زیور کو خود زینت ہوئی سبز آویزے جو کھیتی کو حسن کی سرسبز کرنے ہین عارض الوزیر لہرا رہے ہین چھپکا یاقوت احمر کا جسکو دیکھکو کلیجہ عاشق کا خون ہو دریاے زیور مین غوطہ مارتا ہے مشاطہ بھی اترائی ہوئی ہے عطر سوہاگ مل دیا شعلہ جوالہ بن کر جھولی بادلے کی اسمین اسباب سحر اپنے مصاحبان ہمراز کنیزان و مساز کو ساتھ لیا طاؤس زرین بال پر سوار ہو کر طرف دربند فیروزہ کے چلی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ اب ملکہ رضوان جادو جوش محبت مین جاتی ہین منسوبات سحر جو راہ مین بنائے تھے اُنکو مٹاتی ہین اس خیال سے کہ اگر کوئی معین و مددگار کوکب کا ساحر یا غیر ساحر آنیکا قصد کرے تو اُسکو راستہ ملے کنیزون سے کہتی ہوئی آتی ہے کیون صاحب نا ہید کا کل کشا کو کسنے مارا ظاہر مین تو کوئی ساتھ نہین ہے طائران سحر نے مجھکو خبر دی کہ وہ شیر بیشہ جرات اپنے قصر سے یکہ و تنہا چلا نہنگ دریا نشین کو بھی بڑے جوش و خروش مین مارا نگوڑا چھپکے بیٹھا تھا مجکو طائر نے خبر دی اُس شہنشاہ آتش خو نے وہ سحر کیا پانی دریا کا کھولنے لگا مچھلیان بیتاب ہو کے نکل آئین نہنگ کو بھی چین نہ پڑا آخر نکل آیا اکیلے نے ہزارون کو مارا قمقام جادو کے ساتھ تین لاکھ فوج تھی سنتی ہون اُن مین ایک زندہ نہین بچا لیکن نا ہید نے کیا کمال کیا کوکب جری ہے بہادر ہے سیدھا سپاہی ہے بی فیروزہ نے ناز کرشمے دکھائے صورت کو اُسکی دیکھا یرت لو دریا فتح نہ کیا چلے آئے اب مین تا بہ دربجم تو قبضہ کرا دونگی اگر میرا کہنا مانین گے تا بہ باغ ظلمات بھی ساتی ہو جائیگی لیکن یہان یہ تدبیرین ہو رہی ہین اُدھر شہنشاہ کوکب روشنضمیر تخت پر جلوہ فرما ہین زلف لیلا ئی شب کمر سے گذر چکی ہے فیروزہ اب بدحواس ہے کوکب فرما رہے ہین کیون ملکہ تمھاری کلام کا مطلب نہوا ماہیان کو نہ بلا سکو گی یہ گھبرا کے عرض کرتی ہے میرا کیا اختیار ہے وہ اپنے شغل کی مختار ہین تشریف

نہ لائین تو مین کیا کرون نامہ مین نے ضرور روانہ کیا کوکب نے کہا اچھا اب ہم تمکو گرفتار کر کے طرف قصر جمشیدی کے روانہ کرتے ہین تمھارے چچا کو نامہ لکھین گے کہ تمھاری بھتیجی نے ہمپر احسان عظیم کیا سزا اور عدم سزا کا انھین کو اختیار ہی وہ تو تمھارا عم نامدار ہی بھتیجی پر بدعت نہین کرے گا لیکن ہمارے دل کو یقین ہی کہ اُسنے ہمارا نمک کھایا ہی اگر تمکو خلاف پائیگا بیشک قتل کر ڈالے گا ہمارا کوئی تمکو اس ہمارا دشمن نہین ہی اب فیروزہ گھبرا رہی ہی کہ دیکھون اب کیا ہوتا ہی ہاتھ باندھکر عرض کی کنیز نے ورنہ کا آپکو قبضہ کرا دیا بے لڑے بھڑے آپ نکل جایئے مین ماہیان کو اطلاع نکرونگی اگر حکم ہو ہمراہ چلون چلکر ماہیان سے لڑاون کوکب نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا ہے یہ منتین کر رہی ہے کہ شہنشاہ ماہیان کے آنے نہ آنے مین میری کیا خطا کہ آسمان پر برق چمکی کوکب دیکھنے لگا بعد مدت مدید وعہد بعید اپنے یار جانی محبوب جاودانی محبوبۂ خوشخو رضوان جادو کو دیکھا طاؤس زرین بال پر پڑھی جمی ہوئی ہی خوشی خوشی آتی ہے نگاہ جو کوکب کی پڑی آفتاب جمال رضوان نام حور خصال زلفین عارض انور پر چلب دختن ایک جگہ پر مل گئی بڑی بڑی انکھڑیان ابروے خمار لیے ہوے سرو باغ خوبی و مہن غنچۂ نودمیدہ حدیقۂ محبوبی سراپا مین جادوگری عشوہ و کرشمۂ ناز دست بستہ مثل کنیزان ہمراز ہمراہ ہین صاف ثابت ہی کہ بیچ مین ماہتاب ان گرد ہجوم کنیزان زرین پوش مثل سیارگان طاؤس آکر اُترا فیروزہ تو سنبھلی کہ اب رضوان سحر کریگی اپنے مقام سے گولا سنبھال کر اُٹھی کوکب نے دیکھتے ہی آواز دی فرد بیا بیا کہ تراتنگ در کنار کشم * بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم * کیون اے شہنشاہ خوبی اپنے عاشق جانباز کو خوب فراموش کیا آج کون سی ساعت سعید ہے یا روز عید ہے کہ جمال بیمثال کی زیارت نصیب ہوئی ملکہ رضوان جادو نے مسکرا کر جواب دیا اے شہنشاہ طلسم نورافشان بموجب مضمون مقام ہذا اشعار آبدار

نظم

غنچہ لعل لبت گر از تغافل نشگفد
غنچہ را در دل درون سینہ چون گل بشگفد
غنچہ طبعم نمی خندد بہ شورستان ہند
در بیابان لالہ را دل از تجمل بشگفد

بشگفم چون بلبلے کز دیدن گلہا بشگفد
بردماغم میخورد از بیدماغی بوی گل
ہمت یاران کہ از گلزار کامل بشگفد

اگر صبا دارد و شمیم پیرہن سوے چمن
خاطر آشفتہ ام از نشۂ امل بشگفد
یا بدامان محبت کش کہ مخفی عاقبت

اب تو فیروزہ حیران ہوگئی تخت سے کوکب کو دے ادھر سے رضوان بڑھی ہاتھ مین ہاتھ ڈال دیا کوکب نے جو شکایت عدم ملاقات کی رضوان نے آنکھون مین

آنسو بھر کے جواب دیا کہ ای شہنشاہ اُس زمانے مین آپ سے اور بھائی صاحب سے میل تھا ہر ایک طرح سے چلے آتے تھے گھڑی دو گھڑی کو ملاقات ہوتی تھی آپکے اُنکے فساد عظیم ہوا جس زمانے مین وہ جہانگیر کو لائے اور آپکا طلسم درہم و برہم ہونے لگا ہمارے کلیجے پر چھریان پڑتی تھین لیکن مجبور ناچار گوشہ نشین دعائین مانگتی تھی یہ بھی سُنا کہ آپنے مذہب تبدیل کیا یہ کہکر دعا مانگتی تھی کہ ای خدائے نادیدہ اگر تو برحق ہی شہنشاہ کو ہاتھ سے اِس ظالم کے بچائے لیکن شکر ہے کہ ہماری دعا قبول ہوئی جسدن ہمنے خبر پائی کہ شاہزادہ جہانگیر فرزند صاحبقران ٹھہرا کنیزون سے پوچھو ہمنے رتجگا کیا روشنی کی بلکہ شہنشاہ نے پوچھا بھی کہ ہمشیرہ آج خوشی کا باعث کیا ہوا جواب دیا کہ بھائی صاحب صاحبقران زمان والی قاف و دنیا محترم و محتشم صاحب اسم اعظم اِس مخلوبہ مین شریک تھے سامری جمشید نے تمکو بچایا سُنا تھا کہ اُنپر سحر تاثیر نہین کرتا اگر کہین اُنسے مقابلہ پڑ جاتا سحر اُنپر تاثیر نہین کرتا ایسے شخص کا کوئی کیا کرسکے فوجین قتل ہو ہین ملک نکل گئے پھر اُن پر قبضہ ہو جائیگا اگر دشمنون کی جان پر بنجاتی تو ہم کدھر کے ہوتے ایسی باتین کہکر افراسیاب کو راضی کر دیا جب یہ خبر سنی کہ آپکا قصد تا بباغ ظلمات آنے کا ہی ملکہ ماہیان زمرد پوش سے کہکر دربند کا انتظام کیا چہارم دربند پر اپنی مصاحب خاص بی فیروزہ کو مقرر کیا کہ وہ دربند تو بے لڑے بھڑے آپ کے قبضے مین آجائین آیندہ خدا مالک ہے یہ کہکر کنیزون کو اشارہ کیا ارے صحبت بے نمک کیون ہے فیروزہ شراب وکباب کا سامان کیون نہین کیا فیروزہ نے کہا اے ملکہ عالم مین نے پہلے ہی تقریب شراب کی کی شہنشاہ کو کچھ اور خیال ہوا شراب واپس دی میرے ہاتھ سے نہ پی اب تک شہنشاہ کو یہی خیال ہی کہ کچھ مکر نہ کرے رضوان نے اپنے ہاتھ سے جام شراب بھرا سامنے کوکب کے پیش کیا کوکب نے بے اندیشۂ انجام شراب نوش فرمائی اور یہ اشعار آبدار پڑھے نظم

تڑپ تڑپ کے جو عاشق تمام ہوتا ہی
کہ ایک شخص سے بس ایک کام ہوتا ہی
گذر ہو صبح کو غمنی تہ تک مرے کیونکر
غروب مہر بھی نزدیک شام ہوتا ہے
خود آپ مین نہین آسکتے ہم بلا کے اُنھین

تمھاری نیم نگاہی کا نام ہوتا ہی
مین جان دینے لگا یار پر تو دل بولا
بلاؤنگا شب ہجر اژدحام ہوتا ہی
جمال یار کا نظارہ کرے حشر مین آنکھ
یہ شوق تخلیہ کا انتظام ہوتا ہی

تڑپنے دو مجھے یا امتحان صبر بھی لو
ٹھہرے پہلے تصدق غلام ہوتا ہی
مٹا دی قبر یہ کیون داغ دلکو گیسو کا
وہ مُنھ چھپانے کو ہین دن تمام ہوتا ہی
نہ سرد ہو کہین بازار فتنۂ فردا

وہ آج ناز سے گرم خرام ہوتا ہے
گرا دے راہ مین خط کو لکھا مقدر کا
درود خضر علیہ السلام ہوتا ہے
نگاہ ناز سے دل کی نہین کہی جاتی
اجل سی جب کوئی ایسا ہی کام ہوتا ہے
سمجھ کے پوچھین وہ عاشق سے وجہ خاموشی
ابھی تو وصل مین بلائی عام ہوتا ہے

فراق مین مجھے ساقی کے دیکھکر روتے
ہمیشہ نلعہ رسان ہی کا نام ہوتا ہے
وہ چپ ہین سن کے مجھے شاعر نہین سمجھتا وہ بت
ادا اُنھین سے کچھ اُنکا پیام ہوتا ہے
زہے نصیب جو کھا جای جان بھی غم دوست
زبان دینے کا پہلے پیام ہوتا ہے

کچھ آبدیدہ بھی ہنس ہنس کے جام ہوتا ہے
قدم قدم ترے گم کردہ رہ کی منزلین
مرے کلام مین بھی کچھ کلام ہوتا ہے
بمشکل آتی ہر لب تک بھی جان زار انکی
جگر تو اب کوئی دم مین تمام ہوتا ہے
نکالنے جو گئین دل کی حسرتین وہ جلال

اتنے مین فیروزہ اور زیادہ گھبرائی دل سے کہتی ہے مین نے تو اس واسطے بلوایا تھا کہ یہ میری شراکت کرینگی دونون ملکے کوکب کو پکڑ لین گے یہان تو کچھ اور ہی صورت ہے دفتر حکایت و شکایت کھل رہے ہین اب فیروزہ اس فکر مین ہوئی کہ کوکب کے گلے مین جو تختی پڑی ہے اسمین بھی کچھ کمال ہے یہ کسی طرح لون اور اس خرابی کی خبر جاکر افراسیاب سے کہون کہ شہنشاہ چلکر اپنی ہمشیرہ کو سنبھال لیجے کیا دنیا مین آگ لگی ہے عشق و عاشقی مین بھائی کا گھر ویران کرتی ہین رضوان نے اُسیوقت سامنے فیروزہ کے منسوبات مٹانا شروع کیے جو جو عجائبات سحر بنائے تھے اُنکو مٹایا راستہ کھولا اب کوکب ملکہ رضوان سے باتون مین مصروف ہین ہتھیار کھول کے رکھدیے تختی بھی گلے سے اُتار کر رکھی فیروزہ سمجھی اگر مین کچھ بھی خلاف مزاج ملکہ عالم کرونگی اُسکے ہاتھ سے جان نہ بچے گی جنکو اپنا سرپرست سمجھی تھی وہی آمادہ قتل ہو گئین افسوس بموجب مضمون مصرع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی + مار آستین اگر گ بغل یہ سوچکر خدمت مین مصروف ہوئی گلابیان اُٹھا کے لائی کشتیان شراب کی پیش کر رہی ہے بدل و جان خدمتگزاری مین مصروف ہوئی یہ چستی و چالاکی و عیاری اُس ملعونہ نے نگاہ کوکب و رضوان بچاکر وہ تختی یاقوتی اپنے قبضے مین کی اب پیچھے ہٹی خیال ہے کہ چلکر افراسیاب کو لاؤن اِن دونون کو سزائے معقول دلواؤن فیروزہ گوہر پوش تو طرف افراسیاب کے چلی ایک کنیز کو اشارے سے بلایا بیرون قصر آئی کہا بوا گل اندام تمنے یہ اندھیر دیکھا ملکہ ماہیان زمرد پوش نے عزیز قریب جانکر برای حفاظت مقرر کیا وہ مٹانے کے درپے ہین بوا ایک کام کرو کہ مین تو بیرون قصر ٹھہرتی ہون میرا جانا مناسب نہین ہے اِن دشمنونکی حفاظت کرون تم جاکر یہ نامہ ہاتھ مین افراسیاب کے دینا اور کہنا کہ اے شہنشاہ چلکر بہن کو سنبھالیے شادی نہ کرنے کا

مزہ ملا ہمشیرہ صاحب آپکی کوٹھے بھاندتی ہین کوکب کو وہ لیے بیٹھی ہین جلد تشریف لائیے بہین کو سمجھائیے نانی جان کو بچائیے گل اندام تو نامہ لیکر چلی فیروزہ صحرا مین زیر سایۂ نخل ٹہل رہی ہی آواز گانے کی سنکر چلی جاتی ہے اب بعد ہٹ جانے فیروزہ کے دہان صحبت عیش مہیا ہوئی رضوان نے آنکھون مین آنسو بھر کر گائون سے کہا صاحبو ہم ہجران دیدہ آفت کشیدہ بعد مدت ملے ہین چند ساعت یہ صحبت غنیمت ہے چشم زدن مین فلک تفرقہ پرداز گردون کجباز سنگ تفرقہ پھینکتا ہے آرام نہین لینے دیتا جہان صحبت عیش برپا ہوئی سامان غم کیا ہر رئیس جلیل اس دنیائے ناپائدار سے حسرت لیکر گیا باغ کی کیفیت دیکھ برگ درختان سبز ہوا سے نہین ملتے ہین بربادی رنگ و بو پر کف افسوس ملتے ہین چند ساعت بہار آخر جھونکا ہوائے خزان کا چلا گلچین و باغبان کی بن پڑی باغ کی بربادی ہوئی ہزارہا غنچہاے ناشگفتہ رہ گئے پھول نہ کھلنے پائے گلچین نے دست درازی کی زمانے نے ناسازی کی بعض گل کھلے جھونکا خزان کا چلا شاخ سے گرے رنگ و بو پر زوال آیا پامال ہوئے چارون کو نخلہاے چمن اکڑے بدعت تبر نے کیسے کیسے نخلہاے تر و تازہ قلم کیے آرام غیر ممکن زندگی کم حسرت و ارمان دل مین بہت ہجوم غم و الم سے دل کے ارمانون کا نکلنا مشکل ہے یہ دونون عاشق و معشوق مدت کے چھوٹے ہوئے ملے ہین دیکھین فلک کجرفتار انکے ساتھ کیا کرتا ہی بقول شاعر نظم

کہ لوگ گھڑیون ہماری نگاہ دیکھتے ہین
سما گئی ہی یہ شام فراق نظرون مین
کہانسے آتے ہین تیرے گواہ دیکھتے ہین
پڑے ہین کوچۂ جانان مین ہم بشکل قدم
یہ سیر آٹھ پہر مہر و ماہ دیکھتے ہین
عدو کا سامنے گھر ہے اسے نہین ملتا
جو ادعا ہی انھین ہم نگاہ دیکھتے ہین
ہماری آنکھ ہی محشر مین اور فرد گناہ
یہین سے کچھ اسے گم کردہ راہ دیکھتے ہین

ٹھہر گیا ہی دم آنکھون مین آکے کیون دم نزع
کہ صبح کو بھی دو عالم سیاہ دیکھتے ہین
کسی کے گھر کی کبوتر نے راہ گم کی ہے
مٹا تیولے کی ہر وقت راہ دیکھتے ہین
بنا دیا انھین تصویر تمنے حشر مین ہے
بھٹکتی پھرتی ہی ہر سو ہے آہ دیکھتے ہین
صبا پہ صبر پڑا ہے غبار کا اپنے
کہین سفید کہین پر سیاہ دیکھتے ہین

ہم آسمان کو یون بھر کے آہ دیکھتے ہین
کہین کسیکی مسافر بھی راہ دیکھتے ہین
ٹپکنے دینگے نہ اشکو نکو پیش بازاے عشق
ادھر اُدھر کئی دن سے تباہ دیکھتے ہین
کہان کہان لیے پھرتی ہی مجھکو تیری تلاش
کہ جب کھڑے ہین تمھین دادخواہ دیکھتے ہین
کب اسکی بزم سے اُٹھون بتائین حضرت دل
ہمیشہ خاک اُڑاتے تباہ دیکھتے ہین
جلال سانس دم رحلت الٹی چلتی ہے

یہ دونون شیدا ایکدیگر ملکر بیٹھے فیروزہ کا خیال بھی نہ کیا رضوان جادو نے کنیزون کی جانب اشارہ کیا صاحبو فلک درپے انقلاب ہے دلکو نہایت پیچ و تاب ہے

اگر تم سبھو نکی خوشی ہو تو چھپر کھٹ وغیرہ آراستہ کرو شہنشاہ منزلونکے تھکے ماندے ایک شب تو تمھاری وجہ
سے آرام پائیں دیکھین تقدیر کیا دکھاتی ہے کوکب نے توکئی مرتبہ کہا ملکہ فیروزہ کہان گئی کنیزون نے کہا
کسی کام مین ہوگی سامنے ایک کمرہ سجا ہوا ہے کنیزون نے چھپر کھٹ آراستہ کیا دونون عاشق و معشوق شراب
پی رہے ہین گزک درمیان سے اُٹھ گئی گزک لبان شیرین کی چل رہی ہے دونون کو جوش محبت
جب کوکب دست انداز ہوتے ہین رضوان کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑتے ہین کہتی ہے
اے شہنشاہ آج کی شب تو ہم آپ ایک مقام پر ہین دیکھین کل فلک کیا دکھائے شب فراق
مین وہی تڑپین وہی پھڑکین اس محبت کو تمھاری یاد کرینگے تڑپ تڑپ کر فریاد کرین گے
کیون صاحب کل ہماری کون دلدہی کریگا ہمین دل کھول کے رولینے دو خانۂ دل مین فوج غم والم
کا ہجوم ہے فلک نیرنگ تفرقہ پردازی دکھلائیگا بخوبی معلوم ہے کوکب نے جوش محبت مین گلے
مین ہاتھ ڈالدیے کہا اے ملکہ بس زیادہ بیقرار نکرو کیا مین مجبور و ناچار ہون مین برائے قتل ماہیان
ضرور جاؤنگا تم میرا سفارش نامہ لیکر قصر جمشیدی مین جاؤ برادران جمشید اور سردار میرے آنکھین
بچھائینگے رضوان نے کہا اے شہنشاہ افراسیاب بڑا ساحر زبردست ہے ضرور میرا تعاقب
کریگا جہان جاکر رہونگی وہین پہونچے گا وہ بے حیا مجھکو چین نہ لینے دیگا بس یہی خواہش ہے کہ
اس رات کو غنیمت جانو پھر اُسی شب ہائے فراق کا سامنا ہے رات قلیل باقی تھی رات کس قدر
جلد کٹ رہی ہے جب گھڑیال کی صدا آتی ہے رضوان گھبرا جاتی ہے یہ مطلع کسی شاعر کامل کا زبان سے
نکلجاتا ہے مطلع شب وصل عزیبان ہے مری ہمدم کسی ڈھب سے + گریبان سحر کو ٹانک رکھنا دامن شب سے
کبھی ہاتھ اُٹھاتی ہی پکار اُٹھتی ہے ای حاکم نور و ظلمات آج کی شب کو بڑھادے روز فراق نہ دیکھون
کوکب نے دامن سے آنسو پوچھے دیکھا سامنے کمرہ مثل عروس شب اول آراستہ ہے کنیزون نے سلیقے سے
گلدستے چن دیے اوٹون پر پھولون کے ہار پڑے ہین چوگھڑے چنگیر دان عطر دان پاندان
سب مہیا ہین کوکب نے رضوان کا ہاتھ تھاما کہا ملکہ چلکر چھپر کھٹ پر بیٹھو رضوان کہتی ہے
صاحب مین کیا اُٹھون دل بیٹھا جاتا ہے دیکھون فلک کیا دکھاتا ہے یہ دونون عاشق و
معشوق نشۂ بادۂ محبت مین چور خمار شراب نشۂ شباب دونون مین اشتیاق بھرے ہوے
ہین طرف کمرے کے لیے جاتے ہین افراسیاب خانہ خراب باغ سیب مین بیٹھا ہے خیال مین

ماہیان زمرد پوش کے راتون کا سونا موقوف کیا حیرت سے باتین کر رہا ہے حیرت جادو کہتی ہے
اے شہنشاہ کوکب ہفت در بند پر مقابلہ پڑ گیا ہوگا افراسیاب نے جواب دیا بڑے بڑے ساحر نامی
نامی امان نے مقرر کیے ہین اُن مین ہر ایک کامل و اکمل ہے کوکب کو بڑھنے نہ دین گے بلوہ کرکے
گرفتار کرلین گے نہنگ دریا نشین و تمقام جادو فوجین لے کر گئے ہین کوکب کس کس کو قتل کریگا
از روئے بلوہ کے دست انداز ہونگے دیکھو خبر پہونچا چاہتی ہے ہر کارے مین نے مقرر کردیے
ہین یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی ایک کنیز کو دیکھا کہ آکر پہونچی افراسیاب کے ہاتھ مین نامہ دیا
کہا شہنشاہ جلد اٹھیے فیروزہ گوہر پوش خیرخواہ دولت ہے کوکب کو پھنسا یا تھا آپ کی ہمشیرہ
صاحبہ نے آکر سب سامان سحر در بند چہارم و پنجم مٹا دیا آپ کے دشمن کو پہلو مین لیے بیٹھی ہین مدت
کا دفتر شکایت کھل رہا ہے وعدے وفا ہوے ہم مین کسکی مجال تھی کہ منع کرین اُنکے ساتھ مصاحبین
جادوگرنیان زبردست راز دار حال قدیم سے آگاہ تھین لیکن کسی نے آپ کو اطلاع نہ کی ایسا آسان
کردیا کہ کوکب کو کچھ مشکل نہ پڑیگی در بند چہارم و پنجم پر تو گویا قبضہ ہوگیا آتے ہی سب منصوبات مٹادیے
فیروزہ گوہر پوش نے یہ خیرخواہی کی کہ تختی گلے سے کوکب کے لے لی اُس قصر سے نکل آئی وہ تو
حفاظت کررہی ہے صحرا مین ٹہل رہی ہے مجھکو یہان بھیجا یہ سنکر افراسیاب کانپنے لگا قبضے پر
ہاتھ ڈالا حیرت نے چاہا منع کرون افراسیاب نے غصے مین جھڑک دیا کہا یہ ممکن ہے کہ مین تامل
کرون وہ نالائق کوکب کو لیکر پہلو مین بیٹھی ہے ابھی جاکر دونون کو مارتا ہون ساری عاشقی و معشوقی
بھول جائین افراسیاب یکہ و تنہا طرف قصر فیروزہ گوہر پوش کے بہ قہر و غضب تمام چلا کلیجے مین آگ
بھڑک رہی ہے ہین سے تلوار کھینچی ہے سحر بھی قریب ہے اول حال فیروزہ گوہر پوش سُنیے یہ بیرون
قصر سایہ نخل مین کھڑی ہوئی سر دھن رہی ہے گانے کی آواز جو آتی ہے چلی جاتی ہے دل سے کہتی ہے
کیا غضب ہوا بی رضوان د کوکب ہمصحبت ہوے خوب مُدت کے بچھڑے ہوے ملے صبح ہوچکی
ہے یہ بھی خیال ہے کہ افراسیاب بڑا بے غیرت ہے کنیز میری پیام لیکر پہونچی ہوگی اگر افراسیاب آگیا ہوتا قصر
مین ہنگامہ سحر برپا ہوتا کوکب بھی کم نہین ہے لڑائی خوب پڑے گی صدائے لوہ افراسیاب کی
مشتاق ہے کہ صحرا سے گرد اُڑی فیروزہ گوہر پوش دیکھنے لگی دیکھا ملکہ صرصر شمشیر زن ایک جانب سے
آتی ہے معلوم ہوتا ہے کسی کار ضروری کو جاتی ہے فیروزہ نے خود آواز دی بوا صرصر کہان سے

آتی ہو صرصر نے پلٹ کر دیکھا کہا بوا مینے تمکو نہین پہچانا فیروزہ گوہر پوش نے کہا بوا صرصر ایسا فراموش
کرتی ہو مین ہون ملکہ فیروزہ گوہر پوش مصاحب ہمشیرہ شہنشاہ صرصر نے کہا مین نے پہچانا مجھے ٹھہرنے
کی فرصت نہین ہے فیروزہ نے ہاتھ پکڑ لیا کہا بی صرصر دو باتین تو سُن لو یہ معاملہ سننے کے لائق ہے یقین ہے
کہ تمکو بھی ناگوار ہو شاہزادیون کا اب یہ حال ہے مردون پر گری پڑتی ہین عزت و آبرو کو ڈبو یا
صرصر نے کہا کسکا ذکر ہے بوا ہمین کیا کام ہے جو جیسا کریگا ویسا پائیگا فیروزہ نے کہا سن تو لو بی
رضوان جادو کوکب روشنضمیر پر فریفتہ ہوئین مجھے در نبد چہارم پر ملکہ ماہیان نے مقرر کیا مین نے
دام کلام مین کوکب کو پھنسایا خواہش مند مین بی رضوان کو بلایا وہ جو آئین تو آپس مین راز و نیاز کی باتین
ہونے لگین اگلے عشق کے ذکر ہوے مین تو بچا لائی کوکب کی تختی نے آئی شہنشاہ کو نامہ لکھکر بھیجا ہے اب انکو
اختیار ہے خواہ انتظام کرین یا خاموش ہو کر بیٹھ رہین مین لائق مقابلہ کوکب نہین ہون ورنہ بی رضوان
کو مزہ چکھاتی صرصر نے کہا فیروزہ تمنے بڑا کمال کیا اُس تختی مین کیا ہر کیا کچھ جادو سحر لکھا ہے کوکب
کیا سحر نہین جانتا فیروزہ نے کہا بوا صرصر یہ مقدمہ سحر و ساحری ہے ایک تحفہ ہمیشہ کے لیے بنا لیا
ہر وقت کام آتا ہے وقت پر سحر کا تیار ہونا مشکل ہو جاتا ہے نور افشان نے اس سحر مین
شراکت کی ہوگی مہینون کی فکر مین یہ تختی بنی ہوگی صرصر نے کہا مین تو دیکھون بیس تختیان ہمارے
پاس ہین کچھ بھی مطلب حاصل نہین ہوتا فیروزہ نے جھلا کر جھولی سے تختی نکالی کہا اری بیوقوف
دیکھ اس مین بڑے بڑے منتر لکھے ہین جسکے گلے مین ہو اُسپر سحر تاثیر نہ کرے کوکب نے خاص اپنے
نام کیلیے اسکو تیار کرایا ہوگا صرصر نے فیروزہ کے ہاتھ سے تختی لے لی کہا حضور اس مین کوئی کمال
نہین ہے قیمتی چیز ہے رئیس نے زیور جا نکر گلے مین پہنا فیروزہ نے کہا لاؤ پھیر دو بوا صرصر تم کیا
جانو یہ جان کوکب روشنضمیر ہے اُسکی حفاظت کی تدبیر ہے صرصر نے کہا بوا غصہ نہ کرو تختی اپنی لو دیکھو
شہنشاہ بھی آتے ہین وہ ابر ہفت رنگ جمکا فوج بھی ساتھ ہے حیرت بھی آتی ہین فیروزہ اُس طرف
پلٹی صرصر نقلی نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے نعرہ کیا نعرہ عمرو عمر کہ کلاہ از سر قیصر بہ برم + زنگ از
رخ بخت بد اختر بہ برم + مجلس خسروان چو گردم ساقی + تیغ و سپر و سبو و ساغر ببرم + پیر و مرشد
تو برابر کھڑے ہی ہوے تھے جا ب مار کر بیہوش کیا فیروزہ کو عمرو نے اٹھا کر زنبیل مین رکھا اب
چلا کہ جا کر کوکب کو اطلاع کرون کہ لے شہنشاہ سبحان اللہ چلے تو بڑے جنگ ماہیان زمرد پوش

کہ جو رکن طلسم ہوش ربا ہے اور یہ غفلتین جلسۂ عیش و راحت اور یہ صحبتین عمرو باغ مین پہونچا ہے گانے کی صدا کان
مین آرہی ہے وہان وہ وقت ہے کہ رضوان و کوکب فی قصر تخلیہ کے جاتی ہین کنیزین دست بستہ ساتھ
ہین عمرو نے باغ مین قدم رکھا ہے کہ نعرۂ افراسیاب کی صدا آئی خواجہ ایک گوشے مین چھپ گئے دل کانپنے
لگا افسوس یہ ہے کہ کوکب تک نہ پہونچا ایسا ہو کسی غفلت مین ہون یہان افراسیاب نے نعرہ کیا او
رضوان گیسو بریدہ ننگ خاندان دشمن کے ساتھ یہ راز و نیاز دونون در بند دشمن کے قبضے مین کرا دیئے
رضوان نے جو آتے ہوے افراسیاب کو دیکھا کہا او شہنشاہ غضب ہوا افراسیاب آپہونچا کوکب
تیغ کھینچکر بڑھا افراسیاب، زمین پر آیا اس باغ پُربہار مین سحر چلنے لگے نخل تر و تازہ جلنے لگے
افراسیاب ہر مرتبہ قصد کرتا ہی کوکب سے منہ پھیرون رضوان پر جا پڑون کوکب رو شمشیر سینہ
سپر کر کے سامنے ہوتا ہے بلکہ اشارہ ہی کہ اے رضوان نکلجا رضوان کا دل نہین قبول کرتا کہ اس بلا مین
کوکب کا ساتھ چھوڑون ایسے وقت مین محبت سے منہ موڑون چاہتی ہی مین قتل ہو جاؤن مگر کوکب
بچ جاے کئی مرتبہ کہا ای شہنشا آپ اس ظالم کا سامنا نہ کیجیے یہ صرف میرے سر کا طالب ہے کنیز نثار ہو جاے
آپکو پروردگار اس ظالم کے پنجۂ بدعت سے بچائے اشارون مین عاشق و معشوق کی باتین کوکب چاہتا
ہی اسکو بچاؤن رضوان چاہتی ہے مین اپنی جان نثار کرون افراسیاب نے پہلے ہی گولا ایسا مارا کنیزان
ہمراہی رضوان جلکر خاک ہوئین کسی کا ہاتھ ٹوٹا کسی کا سر پھٹا لاشے زمین پر پڑے تڑپ رہے ہین
رضوان نے کئی سحر افراسیاب پر کیے افراسیاب نے ہاتھ ہلا کر دفع کر دیئے تیغ کھینچکر کوکب پر جا پڑا
سامان عیش دیکھکر کلیجہ خون ہو گیا آنکھونکے نیچے اندھیرا آیا طریقے سے ظاہر ہے کہ سامان وصل طالب و
مطلوب تھا قصر آراستہ جا بجا اشیائے نادرہ رکھے ہوے ہین عطردان وغیرہ جو دیکھے بہت جھلایا
آواز دی او رضوان تجھے زندہ نچھوڑونگا کوکب نے کہا تیری کیا مجال اگر نگاہ کج کر کے دیکھے تیری آنکھین نکال لون
عورت پر کیا غصہ کرتا ہی مردون سے آنکھ چار کر اپنے بہنوئی پر وار کر کیون افراسیاب غصہ کاہے کا مین نے
کیا خطا کی کیا نان نفقہ نہین پہونچا سکا اگر ہمکو قتل کریگا جوان بیوہ کو گھر مین بٹھائے گا ظاہر مین تو
کوئی خطا نہین ہے باطن کا حال مین نہین جانتا باطن کو بھی دریافت کر یقین ہے خطا ظاہر ہنو افراسیاب
اور زیادہ جھلایا باغ کے تمام نخل جل رہے ہین دونون فن سحر و ساحری مین مشتاق شاہان
طلسم زمین تھرا گئی لکہ ہاے ابر لہرا لہرا کر گر رہے ہین کبھی کوکب ابر سحر مین چھپ گیا

سحر کرکے مثل آفتاب چمکا کبھی افراسیاب پر چادر خونی گری مخفی ہوا مثل شعلہ جوالہ چادر خونی کو توڑا کبھی آفتاب
نے ٹکرین جلین شعلے بھڑک کر گرے باغ تمام پامال پھول جلے ہوے نخل کٹے ہوے طائر کباب ہو کر
گرے نہرین خشک ہوگئین قصر گرے خاک اُڑ رہی ہے نرگس شہلانے آنکھین بند کرلین کہ یا مالی
چمن نہ دیکھون سنبل نے بال کھولدیے سوسن خاموش عروسان چمن کو رقت کا جوش نخل اکڑنا
بھول گئے باغ مین نئے گل پھولے سرو گلشن پر آرے غم کے چل رہے ہین دل سے عندلیبان خوشنوا کے
شعلے نکل رہے ہین عجب طرح کا باغ مین ہنگامہ ہے ہر پھول کا رنگ دگرگون گل لالہ کا کلیجہ خون افراسیاب
و کوکب سے کئی مرتبہ سامنا پڑا جب افراسیاب نے وار کیا کوکب نے دفع کردیا تلوارون سے چنگاریان
نکل رہی ہین دونون شعلہ جوالہ رضوان جادو ایک نخل کے سائے مین کھڑی ہوئی افراسیاب
پر سحر کر رہی ہے افراسیاب طرف کوکب کے متوجہ ہوا یعنی ہاتھ تلوار کا مارا کلائی پر افراسیاب کی
گولا پڑا ارے کہہ کے پیچھے ہٹا کلائی پر آبلہ پڑ گیا بہ قہر و غضب طرف رضوان کے دیکھا معلوم ہوا اسنے
گولا مار کر کوکب کو میرے ہاتھ سے بچا لیا ورنہ یہ وار خالی نجاتا غصے مین تلوار ٹیک کر جست کی
برابر رضوان کے پہونچگیا کوکب نے پلٹ کر دیکھا رضوان جادو افراسیاب سے
نیمچہ چلنے لگا رضوان برس پڑی جرات کرکے کئی نیمچے مارے افراسیاب نے سب وار
خالی دیئے روکتے روکتے ایک مقام پر کمر تنا کے سر پر ہاتھ مارا رضوان نے سپر سحر کو اُٹھادیا
تیغہ برق تاب افراسیاب ابر سیر سے کب رُکتا ہے سپر کے دو ٹکرے ہوے ہرچند رضوان نے اپنے کو
بچایا افراسیاب کا وار خالی نگیا اُس ماہ پیکر کے دو ٹکڑے ہوے ستارہ سحری لہرا کر زمین پر گرا یا شمع
انجمن گل ہوئی کوکب روشنضمیر قہر و غضب مین افراسیاب پر جا پڑا کہا او نامرد یہ کیا کیا تجھکو حجاب
نہ آیا بڑا بے شرم ہے یہ کہکر اس زور و شور سے ہاتھ مارا کہ سپر سحر افراسیاب کٹی شانہ نشانہ ہوا زخم
کھا کر افراسیاب نے ایک دستک دی طائر پیدا ہوا کہا اے طائر دشمن نجانے پائے طائر ہوش اسکا اُڑا دے
یہ بھی واضح رہے کہ مرنے سے رضوان کے باغ مین اندھیرا ہوا صدائین مہیب آرہی ہین بیرغل مچاتے
ہین کچھ تدبیر نہین بن پڑتی آواز آئی کشتی مرا نام من رضوان جادو بود کوکب نے ہائے جان جہان
کہکر چھاتی پر ہاتھ مارا اتنے جو کوکب کی پلک جھپکی وہ طائر آنکھون کے سامنے مثل برق چمکا ارے
کہکر کوکب نے آنکھون پر ہاتھ رکھ لیا اس حال مین افراسیاب نے ہاتھ مارا سر کوکب نامور

بخونی زخمی ہوا طائر نے جو چیخ ماری غش سا آنے لگا دل گھبرایا کلیجہ منھ کو آیا ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سحر بھی فراموش ہوا افراسیاب نے اس حال مین سایہ مین تلوار کے لیا کوکب پیچھے ہٹا سینہ پر ہاتھ ڈالا اب تختی یاد آئی وہ نقش حفاظت سینے پر نہ پایا اب کوکب کو یقین مرگ ہوا سوچا کہ دشمنون نے اپنا کام کیا مجھسے تختی لے لی جرات سے پیچھے ہٹتا چلا آتا ہے افراسیاب ہر مقام پر جاتا ہے ہاتھ تلوار کا مارون کوکب آنکھون سے اشارے کرتا ہے کچھ شعلہ ہائے آتش بھڑکرہے ہین افراسیاب کو روکتے ہین ضو سے شعلہ ہائے آتش کے افراسیاب کی آنکھ جھپک جاتی ہے اسوجہ سے رکتا ہے جب کئی مرتبہ دیکھا کہ آگ کے انگارے میری آنکھ لگے سامنے ہین صاف صاف ظاہر ہے کہ کوکب کو بچاتے ہین افراسیاب نے منھ سے حباب سحر چھوڑا اس حباب سحر نے شعلہ آتش کو ٹھنڈا کیا اب بہ اطمینان افراسیاب بڑھا کوکب بے اختیار پکار اٹھا اے خالق لیل و نہار اے مرے پروردگار رنجہ بدعت سے افراسیاب کے بچائے فرد

شناہا تو کریمی و رحیمی و غفور ✣ دست مگیر کہ درماندہ و بے بال و پریم ✣ ترمپ جو کوکب نے دعا کی درگاہ بے نیاز مین قبول ہوئی پہلو سے ایک کنیز نے افراسیاب کو آواز دی اے شہنشاہ مین ابھی اسکو قتل کرتی ہون آپ ہاتھ نہ اٹھایئے ہمیشہ بزرگان دین منع کرتے ہین کہ شہنشاہ اپنے ہاتھ سے دشمن کو نہ قتل کرین خون گھٹتا ہے یہ کہکر وہ کنیز نیمچہ کھینچکر قریب کوکب کے پہونچی آواز دی اے کوکب ہوشیار ہو کوکب نے سر اٹھا کر زمین کو قریب پایا اسنے کوکب کے گلے مین تختی ڈال دی نعرہ کیا منم خواجہ عمرو اور افراسیاب کو پلٹ کر حلقہ ہائے کمند مار کر حباب مار دیا افراسیاب ارے کہکر گرا کوکب ہوشیار ہوا کہا خواجہ نے جان بخشی کی عمرو نے کہا دشمن کا سر کاٹ نے پھر تو یعف کر لینا کوکب تیغ کھینچکر طرف افراسیاب کے چلا زمین شق ہوئی دو پتلے فولادی پیدا ہوئے افراسیاب کو گود مین لیکر بھاگے کوکب پلٹ کر باغ مین سناٹا پایا لاشہ رضوان کا دیکھکر کلیجہ پھٹ گیا خواجہ بھی ظاہر ہوئے کوکب نے اپنے کو لاشہ رضوان پر گرا دیا بہت رو یا عمرو نے کہا اے برادر صبر کرو کوکب نے کہا خواجہ یہ مطیع اسلام ہو چکی تھی لاشہ بھی اُس کا پڑا رہنا بے دفن و بے کفن مناسب نہین ہے بڑا باعث بدنامی ہے جسوقت سے ملاقات ہوئی کلمات سے اسکے نہایت حسرت ٹپکتی تھی صاف ظاہر تھا کہ موت قریب ہے خواجہ مین نے بہت بچایا اسکے بچانے مین زخم کھائے لیکن باغی افراسیاب ملعون درپے قتل تھا جا پڑا بڑی جرات رضوان نے دکھائی سحر کیے نیمچہ کھینچا ملک الموت کا سامنا کیا کرے

لاشۂ رضوان اس باغ سے اُٹھایا کوکب نے سحر سے تیلے بنائے لاشہ لیکر روتے پیٹتے قریب قصر نورافشان پہونچے
آفتاب گوہر دندان و ہلال گوہر دندان اس حال پر ملال مین کوکب کو دیکھکر دوڑ پڑین بہ ہدایت خواجہ قبر کنده
ہوئی اُس ماہ آسمان حسن جمال کو ابر لحد مین چھپادیا کوکب نہ اُٹھتا تھا خواجہ عمرو نے سمجھاکر اُٹھایا فرمایا
اے کوکب برادر جمشید پر رحم کر و صبر کرنا واجب و لازم ہے ابھی تمکو منزل ہائے سخت و صعب دربیش
ہین بڑے بڑے پس و پیش ہین کوکب روتا ہوا اُٹھا نورافشان سے رخصت ہوا نورافشان
کے سامنے بھی خواجہ نے کہا آپ انکو روکیے چندے توقف کرین مین ان شاء اللہ معاوضۂ خون
مشتری مین ماہیان کو مارونگا کوکب نے نہ مانا مرکب مشکین پرندہ پر سوار ہوکر طرف
دربند ششم کے چلا طائران سحر بھی واسطے خبر کے بھیجے بعد جانے کوکب کے خواجہ بھی بانہا ے
عیاری سے آراستہ ہوکر عقب مین کوکب کے چلے

دو کلمہ داستان حیرت و مصیبت عنوان در بند ششم تا باغ ظلمات ساختہ ماہیان
زمرد پوش کہ حاکم جسکی ملکہ مہران شعبدہ باز مصاحب خاص ماہیان زمرد پوش ہی بعد
جوش و خروش پہونچنا کوکب کا برج قلعہ مہرانیہ علامت وہان کی دیکھکر لڑنا غیرت مین اپنی
ہم شبیہ کو قتل کرانا و عیاری خواجہ عمرو بشکل جنامی گلگون پوش معشوقہ کوکب آنا
ماہیان کا اس قلعہ پر خبر قتل کوکب سنکر اور ظاہر ہونا کوکب کا لشکر تمام و مقابلہ ماہیان
و کوکب و قتل ہونا دو کنیزان سامری کا ذ نکل جانا ماہیان کا و دیگر کیفیت متعلق داستان
ہذا عجب داستان پر مضامین خمسہ

نکالی منھ سے نہ مین نے کبھی صدا صیاد	لگی چمن کی نہ گل کی مجھے ہوا صیاد
مین پوچھتا ہون ہوا مجھسے کیون خفا صیاد	کیا جو قید قفس سے مجھے رہا صیاد

بتادے کون سی مجھسے ہوئی خطا صیاد

مرے حضور نہ طوطی سبد ہو گویا	نہین ہے بلبل شیراز کا بھی کچھ رتبا
سفر ہے طائر سدرہ بھی میری طاقت کا	وہ عندلیب ہون باغ جہان مین کہ شہرا

چمن مین پوچھ لے جا کر مرا پتا صیاد

قفس مین کیون ہدف تیر غم بناتا ہے	خدا کا خوف بھی تجھکو نہین کچھ آتا ہے

ستم ہی جان حزین پر جو تجھکو بھاتا ہے
دکھا کے سیر گلستان عبث ستاتا ہے
قفس ہی مین مری تجویز کر سزا صیاد

رہائی دیکے مجھے دیکھلے وفا تا زیست
رہون گا شکر عنایت مین مبتلا تا زیست
کیا کرونگا سر اک جا تری ثنا تا زیست
رہائی دے تو مین ممنون ہون ترا تا زیست
چمن کی کھاؤن کوئی روز پھر ہوا صیاد

چمن کے دید کی تہمت عبث لگاتا ہے
قفس پہ کاٹ کے پر دام پر بچھاتا ہے
یہ بے پرونیہ تجھے جور کیون خوش آتا ہے
قفس مین قید جو کرکے مجھے ستاتا ہے
تجھے بھی جور کی دے گا خدا سزا صیاد

مین ایک تازہ گرفتار ہون چمن سے جدا
قفس کو دیکھ کے کیونکر گھٹے نہ دم میرا
کسیکا ڈالے نہ بیرحم سے خدا پالا
پھنسا جو دام مین آکر کبھی ہوا نہ رہا
سنا کے مجھکو یہ کہتا ہے برملا صیاد

وہ بیقرار ہے رعنا کی طرح اب غم سے
رواں ہین شوق مین اشک اسکی چشم پرنم سے
نجات ایک گھڑی بھی نہین ہے ماتم سے
ملائیگا جو تو اُس گل کو آج عالم سے
ملے گی حشر مین اس کی تجھے جزا صیاد

چہرۂ عرایس بیان شوکت عنوان کو لباس وزیور نظم ونثر سے برائے نظارۂ مشتاقان عالی وقاریون آراستہ کرتے ہین شعر سخن سنج وغواص دریائے ہوش + چنین ریخت گوہر بدامان گوش + شہنشاہ اوج عیاری وقطب فلک خنجر گذاری اشتیاق جنگ کوکب ہین نشان توزبانی نورافشان مل چکا ہے ساحر کی شکل بنے ہوے آتے ہین کنوان گڑھا کھائین خندق سب اس دوندۂ بے نظیر کے سامنے برابر ہے فرد چنان می دوید از نشیب و فراز + کہ گردش نمی دید شاہین و باز + مقامات درپیش کو طے کرتے ہوے مقام فیروزہ وغیرہ سے گذرے عمرو نے دور سے دیکھا ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ برج بارہ کنگرہ ہاے بلند بڑے شان وشوکت کا قلعہ ہے برج فلک سے ہمسری کر رہا ہے قلعہ پر ایک ابر سیاہ چھایا ہوا اس ابر سے رعد کی گرج برق کی چمک بجائے قطرات آب شمشیر ہاے برہنہ برس رہی ہین ابر سیاہ اپنے جوہر دکھاتا ہے تڑپ تڑپ کے تلوارین برساتا ہے اگر کوئی طایر آفت کا مارا اس طرف

آنکلا چمک کے تلوار گری دس ٹکڑے طائر کے ہوئی تموج ہوا بھی کٹتی ہی ہوا کی بھی ہوا بگڑ گئی راستہ قلعہ کا ترک کیا اگر چلی تو دامن ہوا ٹکڑے ہوا عمرو حیران ہو کر یہ تماشا دیکھنے لگا بخوبی یاد آیا کہ رضوان جادو نے جو کوکب روشنضمیر کو نشان قلعہ مہرانیہ تبلایا تھا وہ یہی مقام ہے شاید اسی قلعہ کا قلعہ مہرانیہ نام ہی دروازہ قلعہ کا بند آئندہ و رَوندہ کا نشان نہین گرد قلعہ کے سناٹا بارہ کوس کے گردے مین نخل کا نام نہین اگر کوئی نخل واقع ہی شاخین قلم تیغے چلے ہوے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرا ہے مقام ہیبت ناک مصیبت خیز برش تلوار و نکی نہایت تیز سناٹے مین ڈورا بندھا ہوا ہے ابر سے چمک کرآتی ہین برش اپنی دکھاتی ہین عمرو کے ہوش اُڑ گئے سکتے کا عالم دم پر بنی ہے کسی شعبدہ باز نے یہ کمال کیا حقیقت مین آیندہ و روندہ کا سد باب کردیا اب خیال مین آیا کہ پلٹون اگر راہ مین کوکب کو پا جاؤن اطلاع کردون کہ اے کوکب قلعہ مہرانیہ اس لائق نہین ہے کہ کوئی گذر سکے برائے خدا اپنی جان بچاؤ پلٹ جاؤ اسی خیال مین عمرو کا قصد تھا کہ واپس ہون کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا شہنشاہ کوکب روشنضمیر بصد جاہ و توقیر دریائے سحر مین غوطہ مارے ہوے مرکب مشکین پرندپر سوار دست زبر دست مین تیغہ ابدار کھنچا ہوا سپر فولادی بائین ہاتھ مین مرکب کوکب ہوا پر آکے بگدھریان کرنے لگا عرصۂ دراز تک اس معرکۂ بارش شمشیر کو دیکھا یہ تو کوکب کو یقین ہے کہ عمرو ضرور کسی مقام پر موجود ہو گا دور سے دیکھا بھی ایک ساحر سایہ مین نخل کے کھڑا ہے ہاتھون سے کوکب کو اشارے کر رہا ہے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مجھکو بلاتا ہے کوکب کو غیرت آئی کہ اب پلٹون عمرو نے دیکھ لیا دل مین کہے گا تلوارین دیکھکر ڈر گیا جوش غیرت مین قبضے پر ہاتھ ڈالا مرکب پرندپر کاڑا یا گھوڑا بدلگامی کرتا تھا صاف ظاہر ہے کہ تلوارونکو دیکھکر ڈرتا تھا کوکب نے کوڑا مارا تڑپ کر گھوڑا جا پڑا بالائے ہوا یون جاتا ہے جیسے زمین صاف پر مرکب صبادم رہروی کرے جیسے ہی کوکب سایہ مین ابر کے پہونچا اپنے کو تو کوکب نے زیر گلہائے سپر مثل بوے گل چھپایا ہے تلوارین جو تڑپ کر گرین سر مرکب کا اڑ گیا چارون پانون بھی قلم ہوے صد ہا ٹکڑے ہو کر مرکب زمین پر گرا معلوم نہ ہوا مرکب کدھر گیا اب کوکب ہوا پر ٹھہرا رہا ہے جو تلوار تڑپ کر گری اوجھڑ سپر کی لگا دی تلوارون سے بچنا دشوار ابر سے بارش شمشیر ابدار کبھی چمک کر بلند ہوا بیچ مین تلوارون کے کھڑا ہوا ہے ابر کو دمبدم جنبش شمشیر آبدار کو قتل کوکب کی کوشش زرہ کی کڑیان کٹنے لگین سپر کے پرزے اُڑ گئے تلوار مین دندانے

پڑے تلوار بھی عاری ہوئی اس قدر تلوارین گرین خود کے پرزے پرزے ہو گئے اب جسم پر
تلوارین پڑنے لگین جب کئی زخم کوکب نے کھائے گھبرا کر الگ ہوا گھبرایا دستک دی کچھ سحر کیا طرف سے طلسم
نور افشان کے جید بن بہرے تپلے ظاہر ہوے آ کر شہنشاہ کوکب پر جھکے ان تپلون کے ہاتھ مین بھی
تلوارین سپرین تھین کوکب نے انکو اشارہ کیا وہ تپلے گرد کوکب آ گئے سینے اپنے سپر کر دیے کوکب کے
ساتھ اُن تلوارون مین گھس پڑے بارش شمشیر آبدار دمبدم ترقی پر وہ تپلے کوکب کو بچاتے ہین
بچاتا ہے تلوارونکو توڑ کر ابر رنگ بہو بخون ابر کو مٹا دون بجرأت و شوکت قلعہ تک جاؤن پھاٹک توڑون
گرز بھی ہاتھ مین لیتا ہے کبھی سپر کی اوجھڑ دیتا ہے عمرو یہ معرکہ عظیم دیکھ رہا ہے جب کوکب پر تلوار
پڑتی ہے بیقرار ہو کر عمرو کہتا ہے اے پروردگار اس مرد جرار کو بچائے افسوس کس بلا مین گھرا ہے
کس جوش و خروش مین جنگ کر رہا ہے وہ بارہ تپلے جو مدد کوکب کو آئے تھے اُنکی یہ کیفیت ہے کہ انھون نے
صدہا تلوارین توڑین جب تلوار کوکب پر آتی ہے تپلا اپنے سر کو سامنے تلوار کے کر دیتا ہے کوکب چرخ
مار رہے ہین جس طرح شمع کے گرد پروانے پھرتے ہین کمانتکا اپنے کو بچائین آخر اُن تپلون کے
بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو کر خندق مین گرے بارہون تپلے مارے گئے اور کوکب نے بھی زخمہاے کاری
کھائے عمرو کو تاب نہ باقی رہی کئی مرتبہ آواز دی اے بہادر بس اپنی جان بچاؤ تلوارون کے بیچ مین
نجاؤ تلوار کا کام قلم کرنا ہے دریائے آہن سے جنگ کرتے ہو خوب دریائے شمشیر مین شناوری
کی صدائے عمرو سنکر کوکب کو اور زیادہ غیرت آئی جسم سے سرّاٹے خون کے بہ رہے ہین سر زخمی
شانہ زخمی گلہاے زخم نخل جسم پر کھلے ہوے بدھیان پڑی ہو مین صاف ظاہر ہے کہ جان دینے
پر آمادہ ہے کوکب دل سے اپنے باتین کرتا ہے کہ اے کوکب کاشکے عمرو مجھکو اس حال زار
مین نہ دیکھتا عمرو بیٹھنے والا دربار صاحبقران کا ہی جسوقت عمرو اس بارگاہ آسمان جاہ مین جا کر
بیٹھے گا اُس دربار مین جوانان صف شکن تیغ زن جلوہ فرما ہین فرزند صاحبقران صاحب
شوکت و شان جس امر کا ارادہ کرتے ہین بدون فتح قدم نہین ہٹاتے اسد نامدار نے کیا کیا
جفا اوٹھائی سات برس گنبد نور مین قید رہا چاہیے حوصلہ پست ہو تا کہ ملک ساحران
مین ہمارا قدم نہ جمے گا افراسیاب ہمارے قتل کیے نہ قتل ہو سکے گا حوصلے مین کمی مزاج مین
برہمی ہوتی ہوش ربا کو چھوڑ کر چلے جاتے جفا اُٹھانے سے اور حوصلہ بڑھا آج تک کھیت سے

پاؤں نہیں ہٹایا اے کوکب ان سب کی نگاہوں سے گر جاؤ گے سمجھ جاینگے کہ صرف جادوگر ہے ہنر جرات سے نابلد ہے اپنے مقام پر ہنسین گے مردانِ عالم طعن کرینگے یہ تو غیر ممکن ہے کہ اتنا بڑا امر کہ عظیم مشہور و معروف نہو پس اے کوکب واپس ہونا رو گردانی اس مقدمہ سے سراسر نامردی ہے عمرو نے دیکھا جب سپتلے مارے جاچکے اور کوکب زخموں مین چور ہو چکا شمشیر زنی کی بھی طاقت نہ رہی بیچ مین سے تلواروں کے نکلکر الگ کھڑا ہوا سائے سے ابر کے ہٹ آیا عرصہ دراز تک سوچا لیا یکایک سحر کر کے کوکب غائب ہوا برق بنکر آسمان مین ڈوب گیا کوکب روشنضمیر نام ہے مثل ستارۂ سحری گویا اپنے برج مین جاکر غائب ہوا عمرو حیران ہے کہ یہ کیا ہو کہ گذرا کوکب کے جی چھوٹ گئے در بند فتح نہوا حقیقت مین انتہا کی جرات پتلوں مین تھی وہ بھی آخر مارے گئے معلوم ہوا کہ سحر نے بھی اُسکے جواب دیا ناچار ہو کے چلا گیا اے عمرو بزرگوں کا جو قول ہے کہ سخن شنیدن بجیدولت کوکب نے اُسکے خلاف کیا ہمنے کہا تھا کہ تامل کرو ہم عیاری کر کے ماہیان کو مارین گے اُس وقت جوش جرات مین ہمارا کہنا نہ مانا آخر مجبور ہو کے پلٹ گیا صاحب غیرت ہے ایسا نہو اپنی جان دے اب کہاں جاکے تلاش کرون اس سوچ مین عمرو کھڑا تھا کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا کوکب روشنضمیر سلاح جنگ سے آراستہ تاج سر پر تیغہ برق مثال ہاتھ مین کھنچا ہوا کوئی زخم جسم پر نہین ہے جسم تمام صاف و شفاف معلوم ہوتا ہے کہ زخموں کا علاج کرنے گیا تھا بڑے زور شور سے آیا ہی تیور پر بل پڑے ہوئے تلوار قبضے مین کڑک کر زیر ابر جا پڑا تلواروں سے لڑنے لگا سو دو سو تلوارین توڑین ابر سے تار بندھا ہوا ہے اگر دس ٹوٹین سو پیدا ہوئین یکایک عمرو نے دیکھا صدہا تلوارین چمک کر گرین اسوقت جس ہاتھ مین کوکب کے سپر تھی وہ ہاتھ کٹ کر گرا داہنے ہاتھ سے کوکب جنگ کرنے لگا اب سو دو سو تلوارین پڑین وہ بھی ہاتھ کٹکر گرا بیدست دپا ہوا اب کون دستگیری کرے پھر کئی تلوارین پڑین کہ جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کے سر بھی کٹکر گرا اس سر سے کون آگاہ ہے افسر تھا غیرت مین سر کٹوا دیا لاشہ کوکب ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گرا ابر سے قہقہے کی آواز آئی کسی نے صدا دی وہ مارا یہ قلعہ مہرانیہ ہے کون یہان سے گذر سکتا ہے بڑے صاحب شوکت و لیاقت کو مارا ابر سے تو صدائین آنے لگین مگر کوکب کا مارا جانا لاشہ جو زمین پر گرا صدائے گیرودار بلند ہوئی آندھی سیاہ اُٹھی تمام صحرا تاریک ہو گیا نخل تھرائے پہاڑ پتھروں سے سر ٹکرانے لگے یکایک آواز آئی کشتی مرا نام من شہنشاہ کوکب روشن ضمیر بود عمرو

کا کلیجا پھٹ گیا قبضے پر ہاتھ ڈالا کہ اپنا گلا کاٹ لون ہائے مقام افسوس ہے اے عمرو تمہاری غیرت مین
کوکب نے اس وقت جان دی یہ جانتا تو سامنا نہ کرتا دو مرتبہ آگے گرا غیرت اُسکے چہرے سے ظاہر
تھی تیسری مرتبہ آخر جان دی عمرو کھڑا ہوا رو رہا ہے ہاتھ پاؤن مین رعشہ دل بیقرار اشکبار آنکھون
کے سامنے تصویر جرات کوکب پھر رہی ہے دل مین یہ خیال کہ اے عمرو طلسم نور افشان برباد ہوا
آفتاب طلسم نور افشان غروب ہوگیا اس قلعہ پر آکر سب جان دینگے بران اپنے باپ کے نام پر
جان دیتی ہے جمشید مطیع حکم کوکب ہے بلور چہار دست وغیرہ یہ سب نمک حلال ہین ایسے صاحب
جاہ و جلال کے مرنے کی جو خبر ہوگی ایک ایک آکر اپنی جان دیگا اے عمرو تمام دنیا یہ کہے گی کہ عمرو نے بھائی
چارہ کیا کچھ نہو سکا اتنا بڑا عیار مشہور ہے بھائی کو اپنے قتل کرا دیا یہ تو ضرور ہے کہ معاوضہ خون
کوکب مین زمین طلسم ہوشربا الٹ دونگا نہین معلوم اس قلعہ کا کون حاکم ہے آخر یہ بھی حال کھلے گا اس سوچ
مین عمرو کھڑا ہوا رو رہا ہے کہ قلعہ کا پھاٹک کھلا ابر شق ہوا ابر سے جادوگرون کا تار بندھا ہے کئی سے
ساحر زبردست دریای خون مین نہائے ہوئے ہاتھون مین اسباب سحر لیے پسینے پسینے صاف ظاہر ہے کہ لڑ بھڑ
کے نکلے ہین سحر ایسے کیے ہین کہ انگلیون سے اُن سجھون کے قطرات خون ٹپک رہے ہین جھولیان
اشیائے سحر سے معمور ابر سے نکلکر خوشی خوشی قلعہ مین داخل ہوئے جب پھاٹک کھلا ایک جادو
گرنی حسین جمیل تاج سر پر کئی ہزار کنیزان زری پوش پشت پر نوبت نقارے بجتے ہوئے صدائے
مبارکبادی بلند وہ جو ساحرہ تاجدار آگے ہے اُسکو نذرین دیکر یہ کہتی ہوئی سب چلی آتی ہین کہ ملکہ مہران
ظلماتی نے کیا کمال کیا جو جادوگر بڑے بڑے تھے وہ فخر کر رہے ہین ایک کہتا ہے حضور مین نے تلوارین
کیسی برسائین ایک کہتا ہے ہاتھ کوکب کے مین نے کاٹے ایک کہتا ہے سر پر میری تلوارین پڑی ہین ایکبا
کہتا ہے پاؤن مین نے قلم کیے ایک کہتا ہے خون جسم کا مین نے بہایا ایک کہتا ہے طاقت مین نے
کم کی مہران جادو بیرون قلعہ آئی تخت یاقوت احمر بچھا اُسپر بہ کبر و نخوت بیٹھی گرد ہزارون جادوگر
گھیرے ہوئے اسقدر نذرین گذرین اشرفیون کے انبار ہوگئے قلعہ کے اندر سے ساحر چلے ہی آتے
ہین بارہ چودہ ہزار ساحر جمع ہوگئے کنیزان مہران کہہ رہی ہین حضور نے پردہ ظلمات کا نام
رکھ لیا مہران نے حکم دیکر ایک چارپائی منگائی لاشہ کوکب اٹھوا کر اس چارپائی پر رکھا
صلاح ہے کہ خدمت مین ماہیان کے لاشہ اس باغی کا لے چلین مہران ظلماتی

کہتی ہے یہ تکلیف ہمکو گوارا نہین ہے ملکہ عالم کے نام عرضی لکھو خود تشریف لائین دشمن کی لاش دیکھین خلعت و انعام و جاگیر مرحمت فرمائین منصب کی ترقی کرین صاحبو مین نے اپنی جان صرف کی ایسا طلسم بنایا کہ کوکب فتح کر سکا شہنشاہ بھی تو اکثر کوکب سے لڑے قتل نہ کر سکے سامری و جمشید نے یہ مرتبہ ہمکو مرحمت فرمایا کہ چراغ نور افشان گل کیا لاشۂ کوکب سامنے رکھا ہے مہران تخت پر بیٹھی ہے گرد تمام جادوگرنیان کوئی بلائین لیتی ہے کوئی مبارک کہکر نذر دیتی ہے عید سے بہتر وہ دن ہے مہران کہتی ہے ایک ایک کنیز کو شہنشاہ سے کہکر سلطنت دلواؤن گی اب کل ہوش ربا مین ہمارا انتظام ہو گا مہرخ وغیرہ اسی کے بھروسے پر لڑتی تھین جب کوئی معرکۂ عظیم پڑا کوکب نے جا کر سینہ سپر کیا اسکی وجہ سے لڑائی کو طول ہوا ورنہ لونڈیان غلام کیا لڑ سکتے تھے اب پیغام اصلاح ہون گے میری رائے تو یہ ہے کہ اب شہنشاہ اصلاح نہ قبول کرین مجھکو حکم دین یہی ابر سحر بنا کر کل لشکر مہرخ پر برسا پڑون چشم زدن مین خون کے دریا بہین گے جن تلوارون پر کوکب قبضہ کر سکا بہادر و باغبان کیا بچین گے دم شمشیر پر خود گلے رکھ دینگے آب شمشیر سے سیراب ہونگے مین نے کئی مہینے مشقت کی اب دوانہ ترک کیا جب یہ طلسم تیار ہوا ہر کس و ناکس اس سحر کو روک نہین سکتا میرے سب بزرگ خدمت سامری مین رہے ہے یہ سحر خاص ساختہ سامری تھا اسکو کون دفع کر سکتا یہ ذکر تھا کہ صحرا سے رونے کی آواز آئی مہران نے پلٹ کر دیکھا ملکہ حنای گلگون پوش معشوقہ کوکب سر برہنہ پا پیادہ موئے مشکین کھلے ہوے گریبان چاک چہرے پر خاک پکارتی ہوئی اے میرے وارث کو کس نے مارا عین شباب مین مجھکو بیوہ کیا ہائے اگر یہ خبر پہلے سے ہوتی مین اپنے وارث کے ساتھ اپنی جان دیتی کیا چپکے چپکے اپنی جان دی لونڈی کو خبر نہ کی اب مین بیوہ ہو کر کیونکر بسر کرونگی جس صحبت مین جاؤن گی وہ کہیگا بیوہ کے سائے سے بچو کوکب ایسے جوان کو یہ کھا گئی مین بدبخت کیا جواب دونگی جس نے حنائے گلگون پوش کو اس حال پر ملال سے دیکھا دشمنون کا بھی کلیجا پھٹ گیا رنگ حنا متغیر چہرے پر رنڈاپا چھایا ہوا بال کھلے ہوے گل سے عارض مرجھائے ہوے باغ حسن پر خزان حیران و پریشان قریب لاش کوکب پہونچی خون لیکر چہرے پر ملا پکارتی ہوئی کہ اے صاحبو جس نے میرے وارث کو قتل کیا مجھکو بھی قتل کرے مین اپنے وارث کے پاس پہونچ جاؤن سر لے کر کوکب کا گود مین رکھا پکارتی ہے

اے صاحب آنکھیں کھولو کنیز کو اپنی جواب دو کیون صاحب کس کوچے مین ڈھونڈھنے جاؤن
وہ صورت زیبا کیونکر دیکھون ہماری محبت کو فراموش کیا ملک عدم مین بھی ہمکو ساتھ لے چلو اے
صاحبو تمکو میرے حال پر ترس نہین آتا دس من لکڑیان منگا دو مین اپنے وارث کے ساتھ ستی ہو جاؤن
ہمارے رونے پر تم سب صاحب ہنستے ہو مجھ بدبخت پر آوازے کستے ہو مجھ بدنصیب کی تو
یہ کیفیت ہے

نظم

ترڑپ رہا ہے اسی طرح وصل مین بھی جگر
غضب ہے آج وہ چھیڑی کوئی قسم بھی نہین
آتشان عشق وہ ہیں سینے کے پھپھولے ہین جلال

جو دل نہوگا نہو مجھکو اسکا غم بھی نہین
اگر زیادہ نہین درد دل تو کم بھی نہین
جو مہربان نہین ہوتے وہ اے فلک نہ سہی
یہ جانتی ہین مرے دل مین داغ غم بھی نہین

سنا رہی ہے تری از رو کہ ہم بھی نہین
تمہارے وعدہ کا کچھ اعتبار آتا تھا
ستم تو یہ ہے کہ ہم قابل ستم بھی نہین

اے مہران جادو واسطہ اپنے
دین و مذہب کا مجھکو دس من لکڑیان منگا دے اپنے وارث کے ساتھ جل جاؤن مشہور ہو کہ خنائے
گلگون پوش عاشق صادق کوکب بھی جلکر مر گئی یہ بھی سنتی ہون جو اپنے شوہر کے ساتھ جل
جائے عدم مین عاشق و معشوق کا ساتھ ہوتا ہے مین چاہتی ہون عدم مین بھی ساتھ نہ چھوٹے جتنے اہل
دل ہین سب رو رہے ہین مہران جادو ہر چند کہ دشمن ہے کہتی ہے صاحبو اسکے رونے سے کلیجہ پھٹا
جاتا ہے یہ وہ شاہزادی ہے کہ کوکب خود اسکو بیاہنے گئے وجہ اصلی سے ملنا چھوڑ دیا اسیکو
زوجۂ خاص بنایا کل طلسم نور افشان پر اسیکی حکومت ہے ثمرہ ان و جمشید مادر مہربان کہتے ہین حقیقت
ہین کوکب کی عاشق صادق ہے خنائے گلگون پوش ایک ایک کے قدمون پر گرتی پھرتی ہے صاحبو
میرے عشق کا امتحان کرو لکڑیان منگا کے آگ روشن کردو اگر مین سوزش آتش دیکھکر رک جاؤن
نام دفتر عاشقان صادق سے نکال ڈالنا جو تجویز ہو سزا دینا اگر تم سب صاحبون کو ناگوار
ہے کہ یہ ہمارے سامنے ستی نہو میرے وارث کا لاشہ مجھے دیدو مین لیجاؤن سامنے قصر
جمشیدی کے تمام اہالیان طلسم نور افشان کو جمع کردن مجمع عام مین جل جاؤن کوئی اہل دل
ہڈیان لیکر قبر مین دفن کردے گا قبر پر میلے ہونگے یہ تو ضرور مشہور ہوگا کہ سوختۂ آتش مہجوری افروختۂ شعلۂ
مہجوری کی قبر ہے اپنے وارث کے ساتھ جل گئی عاشقان صادق قبر پر آئینگے مرادین پوری
ہونگی قبر سے دھوان نکلے گا قبر پر ہماری یہ مطلع لکھدیا جائے مطلع روشن شد از بہار تو شبہائے تار ما
صبح قیامت است چراغ مزار ما + یقین ہے روح مجنون و فرہاد آکر قبر کا طواف کرے مہران:

ظلماتی نے جواب دیا ای خدا تیرے آتش کلام نے کلیجہ جلا دیا بس اب زبان کو بند کر ہم دونون باتون مین
مجبور ہین اماں ہم لاش دے سکتے ہین نہ ہمین یہ اختیار ہے کہ لکڑیان منگا کر روشن کرین تمھین جلنے کا حکم
دین ایک امر ہے ممکن ہے ملکہ ماہیان زمرد پوش کو ہم نامہ لکھتے ہین تمھارا ابھی حال تحریر کر دین گے
ملکہ عالم تشریف لائین گی اگر انکے نزدیک مناسب ہوگا لاش تمھین حوالہ کرین گی یا اپنے سامنے ستی
ہونے دین گی ہم اس مقدمہ مین بالکل بے اختیار ہین تیری مصیبت ہمسے دیکھی نہین جاتی وا ے
برحال تمھارے کوکب نے تمھاری قدر کی بادشاہ طلسم نور افشان کیا اپنی دختر دفرزند کو تمھارے
واسطے حکم ہوا کہ جو انکے شناخت مرتبہ مین تساہل کریگا وہ ہمارا دشمن ہے سپہ سالاران لشکر
مصاحبان نامور خراج گزاران خود سر سبنے حکومت تمھاری قبول کی جبکا ایسا چاہنے والا مرے
حقیقت مین اسکو کیونکر صبر آوے کوکب نے بڑی حماقت کی یہ لاشہ گنہگار ماہیان زمرد پوش ہو ایسا
نہو کہ اس مین بھی عتاب ہو کوکب نے بڑی بغاوت کی مذہب سامری کو مٹایا دشمنونکے شریک ہوے
آج سرکشی کا یہ انجام ہوا بیکس بے بس ہوکر مارے گئے یہ نہ سمجھے کہ بادشاہ طلسم ہوش ربا سے سرکشی
کی یہ ہفت در بند ساختہ مصاحبان ماہیان ہے سمجھے تھے جیسا نہنگ دریا نشین وقمقام کو مارا اسیطرح
یہ قلعہ بھی فتح ہو جایگا اگر سامری جمشید زندہ ہوتے اس سحر کو نہ مٹا سکتے انکی کیا حقیقت تھی خنا دوڑکر
قدمون سے مہران کے لپٹ گئی کہا حضور مین نے اکثر تنہائی مین انکو سمجھایا کہ بادشاہ ہوشربا سے ملجاو انکو دو
ساربان زادے نے ایسا بہکایا کہ میرا سمجھانا بالکل بیکار تھا جب اس ہفت دربند پر چلے مجھسے
رخصت ہوے چہرے پر مردنی چھائی تھی مین اسوقت بھی قدمون سے لپٹی ہوئی روتی تھی اور یہی کہا کہ برائے
خدا طرف باغ ظلمات کے نہ جایئے میرا کہنا نہ مانا مہران نے کہا ہم نامہ روانہ کرتے ہین ملکہ ابھی
تشریف لائینگی جو مناسب وقت ہوگا وہ فرمائین گی غرض مہران ظلماتی نے عرضی لکھی تمام کیفیت تحریر
کی بجوش لکھا کنیز نے آپکی کوکب روشن ضمیر کو بیکس و بے بس کرکے مارا معشوقہ اسکی خنا روتی بیٹھی
آئی ہے لاش اپنے وارث کی مانگتی ہے کہتی ہے ستی ہو جاونگی حضور تشریف لائین دشمن کی
لاش بھی ملاحظہ کرین اسی خود سر کا سر کنگرہ قلعہ پر رکھین لاش تشہیر کرائین مقدمہ خنا جیسا حکم صادر
ہو تشریف لانا ضرور ہے کنیز کو نامہ و بازبانی بھی تاکید کی کہ عرض کرنا کہ لونڈی کی آبرو بڑھانیکے برائے چند
ساعت تشریف لایئے مین نے وہ کام کیا کہ جو کسی ساکن ہوشربا سے نہو سکا بی رضوان جادو ہمشیرہ

شہنشاہ عاشق ہوکر دو دربند دنکو مٹا گئیں لونڈی نے یہ کار نمایان کیا آپ کے تشریف لانے سے عزت افزائی
ہو گئی کنیز نامہ لیکر گئی باغ ظلمات مین ماہیان زمرد پوش بیٹھی ہے پانچ تیلیان سنہری کنیزان ساحری
گرد بیٹھی ہین کئی سے ساحران زبردست سترہ لاکھ کا لشکر گرد باغ ظلمات فروکش ہے ماہیان بھی
یہی ذکر کررہی کہ رضوان جادو نے بڑا غضب کیا اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ ہو گئی کوکب سے ملی دو دربند
مٹائے فیروزہ گوہر پوش نے بڑی خیرخواہی کی نہین معلوم فیروزہ پر کیا گذری ایک تیلی بول اُٹھی
حضور بی فیروزہ عمرو کی زنبیل کی سیر کررہی ہین بیچاری ٹوکری ڈھوتی ہو گی سامری وجمشید کسی ساحر
کو عمرو کی زنبیل مین نہ لیجائیں ساحر کے لیے وہان بڑی ذلت ہے ماہیان نے زانو پر ہاتھ مارا کہا
کیون شاہزادیو اُسکو کیونکر رہا کرین اس آفت سے بچائیں تیلیان ہنسین کہا ملکہ عالم زندانخانہ
زنبیل عمرو سے رہائی غیرممکن ہے کوئی ایسا ہو عمرو کو گرفتار کرکے ذرا دھمکائے اگر اُسکے مزاج مین
آجائیگا رہا کردیگا ورنہ کوئی تدبیر رہائی کی نہین ہے ماہیان نے کہا دیکھون اب مہران ظلماتی کیا کرتی
ہے اُس قلعہ کو ایسے طور سے آراستہ کیا ہو کہ یہان کوکب کی سرکشی نہ چلے گی یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی
کنیز مہران نے آکر عرضی دی نذر پیش کی کہا حضور مبارک ہو دشمن مارا گیا مہران ظلماتی نے بڑا کام
کیا ماہیان یہ خبر فرحت اثر سنکر خوش ہو گئی کہا مین تو جانتی تھی کہ مہران کے عجایب غرایب پر کوئی
دست انداز نہو سکے گا ایسی خبر فرحت اثر کسکو ملتی ہے مین ابھی چلتی ہون یہ کہکر تخت پر سوار ہوئی پانچون
تیلیون کو برابر بٹھا لیا گرد تخت دو ہزار جادوگر زبان پشت پر بارہ ہزار ساحران زبردست نوبت نقارے
بجتے ہوے اس دھوم سے طرف قلعہ مہرانیہ کے چلی جو راہ مین ملا کنیزان ماہیان نے پکار کر کہا صاحبو
اپنے اپنے گھرون مین اطمینان سے بیٹھو چراغ طلسم نورافشان گل ہوا کوکب ہاتھ سے ملکہ مہران
ظلماتی کے مارا گیا اب کل طلسم ہوش ربا کا انتظام ملکہ مہران سے لیا جائے گا افراسیاب
وزیر اعظم بنایا جائیگا راہ مین بھی صدائے مبارکباد بلند ہے ماہیان زمرد پوش اس کنیز سے پوچھتی
ہین کوکب خوب لڑا اُس کنیز نے کہا حضور دو مرتبہ آیا لڑا نکل گیا تیسری مرتبہ جو آیا نہ نکل سکا
آخر مارا گیا اب ملکہ مہران نے ابروغیرہ مٹایا ابر سحر کو دفع کیا بیرون قلعہ تشریف رکھتی ہین جو ساحر
ابر مین تھے وہ بھی آئے جس جس نے جانفشانی کی امیدوار قدردانی ہین لیکن ایک مقدمہ مین کلیجہ
پھٹتا ہے معشوقہ کوکب حنای گلگون پوش اس جوش وخروش سے روتی پیٹتی آئی ہے کہ دیکھنے

دیکھنے والون کے کلیجے پھٹتے ہین اُسکے دو سوال ہین کہتی ہی یا تو لکڑیان جمع کرو آگ روشن کرا دین
ستی ہو جاؤن یا میرے وارث کی لاش مجھکو دو لاش کو اپنے وارث کی لیجاؤن جاکر قریب قصر جمشیدی
ستی ہون مہران نے بدون حکم حضور کوئی امر قبول نہیون کیا یہی جواب دیا کہ ہم لاش نہین دے سکتے حضور
آپ بھی اُسپر رحم فرمائیے لاشہ پھینکدیا جائے گا اُسکو دیدیجیے گا خواہ لاش کے ساتھ ستی ہو خواہ لیجاکر
دفن کرے لاش سے کیا مطلب ہے مزاج مین آئے سزا دیجیے تمام ہوشربا مین تشہیر کیا جاے یہ سنکر ماہیان زرد
پوش نے طرف کنیزان سامری کے دیکھا ایک اُنمین سے ہنسی ایک نے سر جھکایا تیسری شوخ و تنگ
چست و چالاک باتون مین بیباک بول اُٹھی کہ صاجو رنگ حنا جمگیا دو رنگی حنا کی مشہور ہے ظاہر
مین زرد پوش باطن مین خونریزی کا جوش حقیقت مین انقلاب ہے مہران طلماتی کی عقل پر
پتھر پڑے کچھ بھی نہ سمجھی قلو سے نکل آئی منسوبات بھی مٹا دے دیکھیے انجام بخیر ہو ماہیان نے جو یہ
کلمات حسرت آیات زبان سے کنیزان سامری کے سنے گھبرا کر کہا اے رازداران سامری اے خاصۂ
خلاصہ فسونگری کیا مین نہ جاؤن کوکب نہین مارا گیا معشوقہ اُسکی نہین آئی کیا مہران بھی مثل
رضوان کے ملگئی مجھکو دم دیکر بلایا ہے کسی کنیز نے کچھ جواب نہ دیا تیلیان منہ پھلائے بیٹھی ہین
ماہیان نے جب بہت کہا دو چار جام شراب کے پلائے تو ایک نے جھلا کر جواب دیا کہ ہم خاک
بولین پتھر جواب دین طلسم ہوشربا مین تو غدر ہے مشہور تھا کہ طلسم ہوشربا مقام صدر ہے عقل پر سبھون
کے پتھر پڑے ہم نہین جانتے کہ وہان کیا معرکہ ہے تحریر خداوند پر تم لوگون کا عمل نہین اپنے اپنے غرور
مین سب مست ہین جو کچھ ہونا ہے وہ ظاہر ہو جائیگا یہ خوب ہمارے ذہن مین آیا کہ سب ہماری بیجا
تقریر ہے وہی ہوگا جو نوشتۂ تقدیر ہے ماہیان چاہتی ہے مین اصل مراد پوچھون یہ کنیزان سامری تکلفات
سے ہر امر کو بیان کر رہی ہین دو تیلیان تو بہت ہی مکدر ہین آپس مین اشارے کر رہی ہین کہ بوا اب
خدمت سامری مین چلین قفس آہنی دنیا سے چھوٹین آزاد ہون کہان تک قید رہین ایسے ظالم تھے
جنھون نے ہمکو اس بلا مین پھنسایا آخر وہ دعویٰ خدائی کے کرنے والے کیا ہوے نام مشہور ہے
نشان نہین ملتا چندون کے لیے بار ندامت اپنے سر پر اُٹھایا خدائی کر کے کیا ہاتھ آیا ماہیان
زرد پوش پر زوال آنے کو ہے ان مطلبون کو نہین سمجھتی ساتھ والیون سے کہتی ہے سامری و جمشید
کیا کرین طور بُرا ہے شاہزادیون کے مزاج برہم ہین دلپر ہجوم غم و الم ہین آج صبح سے شراب

وکیاب کی بھی اُنکو خواہش نہین میری جان کی حفاظت انھین کے دم سے ہے وہ خفا ہین کس سے
پوچھون مین اپنے ستارونکی گردش کو دیکھتی ہون آسمان ستارون سے آنکھین نکالتا ہے زمین پر اگر نگاہ
ڈالتی ہون ہر ایک غار بصورت اژدر ہے ہر طرف سے فوج غم و الم کی چڑھائی ہے افراسیاب عیش پسند کو
باغ سیب سے مطلب ہے آج تک اُسکو یہ خیال ہوا کہ ہمارے بزرگ پر وقت پڑا ہے کچھ فوج بھیجین یا
ناظمان ہوشربا کو بلا بھیجین بڑا کمال کیا رضوان جادو کو مار کر پلٹ گئی ہمکو نامہ بھی نہ لکھا باغ ظلمات مین آنا
کیسا ہمیشہ خوف سے پردہ ظلمات کو چھوڑا باغ ظلمات مین سکونت اختیار کی اُس غفلت شعار کے کان پر جون
بھی نہ رینگی بیان مہران ظلماتی حنا سے گلگون پوش کو سمجھا رہی ہے حنا کہتی ہے صاحبو وقت دشمنی تو گذر گیا
تمنے کوکب کو قتل کیا اب لاش سے کیا مطلب ہے ہمارے حال پر رحم کرو ہم لاش لیکر جائین موافق مذہب کے انجام ہو
یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ایک ابر سیاہ نمایان ہوا مہران ظلماتی نے کہا لو بی حنا اب تمھاری مشکل آسان ہو جائیگی
ہم سب ملکر ملکہ سے سفارش کرینگے کہ لاشہ کوکب انکو لیجانے دیجیے لاش کو کوئی نہ روکے گا لاش تمھین
ملجائیگی حنا اب باتین کرتے کرتے قریب مہران کے آکر بیٹھی باتین بنا رہی ہے خوش مزاج خوشرو سب تون مین
حنا کے معروف ہین اتنے عرصے مین حنا نے اپنا رنگ جمالیا بڑے بڑے جو ساحر ملازمان مہران ہین وہ اشارے
کرتے ہین کہ ای حنا اپنی جان نہ دو تمھارا حسن و جمال ایسا ہے ہر شخص اپنی جان نثار کریگا یکایک ماہیان آکر
اُتری مقہور جادو وزیر مہران یہ حنا سے بہت لگاؤ کر رہا ہے رنگ حنا دیکھکر پسا جاتا ہے قریب آبیٹھا چپکے
چپکے کہہ رہا ہے اے ملکہ عالم تمام ملک مہرانیہ پر میرا قبضہ ہے میری معرفت خراج و باج آتا ہے میرے گھر بیٹھ جاؤ
کنیزین برائے خدمت حاضر کرونگا قصر ہائے عالی باغہائے پر بہار عنایت سے سامری کے موجود ہین اُن مین رہو
چین کرو اپنی جان نہ دو کوکب سے زیادہ خدمتگزاری کرونگا جیسے ہی تخت ماہیان زمین پر آیا مہران کہتی
ہوئی دوڑی حضور مین نے کوکب کو مارا وہ دیکھیے لاشہ پڑا ہے معشوقہ اُسکی لاشہ مانگتی ہے یہ کہکے آواز دی
اری او حنا اب جو تجھکو منظور ہو سامنے ملکہ کے بیان کر لاش کو لیجا ناحق اپنی جان دیتی ہے ماہیان نے نگاہ
اُٹھا کر حنا کو دیکھا لاشہ کوکب دیکھکر پکارا اُٹھی طرف کنیزان سامری کے متوجہ ہو کر کہا تم تو کہتی تھین یہ
جادوگرنی رکن طلسم ہوشربا سحر و ساحری مین یکتا سب کمال حاصل کیے ہے
موت جو قریب آئی آنکھون پر پردہ غفلت پڑ گئے حنا کیسی ساربان
زادہ بیٹھا ہے حنا بنکر رنگ جمایا یہ جو نیلی نے کہا یا تو عمرو مقہور سے مل

کے باتین کررہا تھا لوزہ کرکے اٹھا منم مہتر مہتران عیار زرزلہ قاف ثانی سلیمانی قاتل ساحران مقھور
اے کہکر پلٹا عمرو نے لپٹ کر خنجر مارا دوسری پتلی بول اٹھی لوحنائے مقھور کا خون بہایا اور یہ لاش ہر
کوکب بھی نہین ہے سراسر خیال خام تصور نا تمام ہے یہ کوئی غلام ہے ماہیان گھبرا کر اپنے مقام سے اٹھی
عمرو اسیواسطے حنا بنکر آیا تھا کہ کوکب نے تو جان دی ماہیان کو مارون اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون
مقھور کو مار کر لشکر ماہیان پر جا پڑا چاہتا ہے مہران ظلماتی کو مارون جو سامنے آیا کسیکو خنجر مارا کسی پر حقہ
آتشبازی کا داغ دیا صد ہا منھ جھلسے حقہ روغن نفت پھینک مارا جسپر قطرہ پڑا جلنے لگا کسی پر حباب
بیہوشی مار دیا کسیکو کمند مار کے گرادیا جوش جرات مین سو ساحر عمرو نے مارے اسقدر کوکب کا غم ہوا اگر
قصد کرتا اندھیرے مین نکلجا تا ساحرون کے مرنے کی علامت بلند ہے پتلیان پانچون ہنس رہی ہین
ماہیان جرات عمرو کو دیکھکر دنگ کہ عمرو کسی مقام پر رکے تو گرفتار کرون بجلی ہو کہ چمک رہی ہے ایسی
جلدی سو ساحر مارے کسی کی زبان نہ کھلنے پائی جسنے منھ کھولا کر سحر کرے عمرو نے کفچے مین رکھکر تیر مارا حلق کو
توڑ کر پار گذرا ساحر لڑکھڑا کر گرا عمرو ایک مقام پر نیمچہ کھینچکر طرف مہران ظلماتی کے چلا مہران کے تو
ہوش اڑے ہوے ہین جنگ عمرو دیکھکر حیران و پریشان کہتی ہے صاحبو یہ تو ساحرون سے زیادہ ہے کیا
صورت بنا کر آیا ہمارے سبکے ہوش اڑادیے ساحرون کو قتل کررہا ہے عمرو پہلو مین آکر جھپکا آواز دی او
مہران تو اب زندہ نہ بچے گی میرے بھائی کوکب کو بیکس کرکے مارا یہ کہکر عمرو نے نیمچہ مارا مثل برق کے
تڑپ کر عمرو قریب مہران کے آیا اس جلدی مین نیمچہ مارا مہران ساحرہ زبردست بادہ کبر و غرور سے
مست پیپلا سر پر پڑا اوچھا سا زخم آیا چاہا دوسرا ہاتھ مارون مہران کے منھ سے صدائے گیر نکل
گئی زمین نے پانون تھام لیے عمرو لڑکھڑا کر گرا لڑ ہوا عمرو پکڑا گیا مہران تیغہ کھینچکر چلی کہ عمرو کا
سر کاٹ لون اس نے غضب کیا مقھور جادو میرے وزیر اعظم کو مارا سو ملازم قتل کیے
عمرو نے پکار کر آواز دی نانی آمان مجھے بچاؤ یہ حرامزادی مجھکو قتل کرتی ہے مین نے اسکا کیا لیا
ذرا قدردانی فرمایئے کس طرح آپ کے زیارت کو آیا کیا کمال کیا انعام ملنا چاہیے ماہیان نے
آواز دی مہران جلد اسکا سر کاٹ لے نگوڑا باتین بناتا ہے ہم اس جلاد کو انعام دین گے
سر کاٹ کر پاس افراسیاب کے بھیجدین گے مہران تیغہ کھینچکر چلی عمرو فریاد
کرنے لگا دیکھو نانی آمان تمھارے سامنے تمھارا نواسا قتل ہوتا ہے مجھے بچاؤ

ورنہ یہ سمجھ لو آجکی رات تمپر نہ گذرے گی مبارفشا گردبھور یا قوت بازو کالیا اگر تمھارا سر کاٹ لے جائیگا
زندہ نہ چھوڑے گا بہتر ہے مجھکو بچالو اس بیحیا کو منع کرو ماہیان نے جب کچھ جواب نہ دیا عمر نے گالیان
دینا شروع کین وہ گالیان دین کہ جادوگر کانون پر ہاتھ رکھتے تھے بعض کہتے تھے کیا زبان دراز ہے
اپنی جرأت سے باز نہین آتا بعض کہتے ہین اب وہ کیا اپنی زبان روکے موت اسکے سر پر ہے
مثل مشہور ہے بقول سعدی ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل آید بگوید لیکن عیار دونکا تیا دیتا
ہے سراسر خلاف ہے ملکہ ماہیان سے کون آنکھ ملا سکتا ہے جلد اس ظالم کو قتل کرو کوئی کہتا ہے میرا
نوجوان بھائی مارا گیا کوئی کہتا ہے بڑا قہر کیا مقہور لیسے وزیر کو مارا پلک جھپکتے قیامت برپا کی . بجلی
چمکتی ہے کون اس ظالم کا وار روکے یا تو وہ صورت زیبا بنکر آیا یا یہ ہیبت دیکھو مٹھیاد بوہی یا بدلتی یا
جل مانس خواجہ یہ آواز سنکر جواب دیتے ہین بھائیو پھبتیان نہ کہو مین تو شریف لیئق بھلا مانس ہون میری
سفارش کرو اس ظالم کے پنجے سے بچالو مین اک غریب اگر قتل ہوجاؤنگا کیا ہاتھ آئیگا یرے خون
کے سبب سے دعویدار ہین اس قلعہ کو بہ باد فنا اوڑا دینگے مین تم سبھون پر رحم کرتا ہون ماہیان نے
پھر مہران کو للکارا ری او مہران ظلماتی اس مکار کی باتین سنتی ہے سرکاٹ لے مہلت نہ دے
حقیقت مین اسکے ہزارون دوست ہین ہم سب کو دیکھ لینگے مہران چاہتی ہے کہ ہاتھ مارون کہ پہلوے
عمرو کے زمین شق ہوئی کلغی تاج کی چمکی دیکھا سب نے ساحر بے نظیر کوکب روشن ضمیر تیغہ برق تاب ہاتھ
مین تڑپ کے زمین سے نکلا نیمچہ مہران رہا کر چکی تھی کوکب نے نکلتے ہی ادھر سپر کی ماری نیمچہ مہران کا ٹوٹا
عمرو کی جانب اشارہ کیا باران سحر برسایا چند قطرات آب جسم پر عمرو کے پڑے سحر اُتر گیا عمرو بھی اپنے
مقام سے نعرہ کرکے اٹھا مہران نے کوکب پر گولا مارا کوکب نے وہی گولا ہاتھ مین روک لیا چرخ دیکر
مہران پر مارا مہران کے پڑا جو تحریر پیشانی تھی پیش آئی مہران کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے عمرو تو گلیم
اوڑھکر غائب ہوا کوکب کو دیکھکر باغ باغ ہوگیا دلین تعریفین کررہا ہے کہ اے عمرو کوکب نے کیا
کار نمایان کیا یہ ہماری صحبت کی تاثیر ہے کہ کوکب نے عیاری کرکے منسوبات کو انھین کے ہاتھ سے مٹوایا
اب کوکب تن تنہا بیلنگانہ طرف ماہیان زمرد پوش کے چلا ماہیان بدحواس ہوگئی گولے کوکب پر
مارے کوکب ان گولون کو روکتا ہوا جست کرکے قریب تخت ماہیان پہونچا چاہا ہاتھ بڑھاکر چوٹیا پکڑلے ماہیان
ماہیان نے گھبراکر سنہری تیلی کی جانب اشارہ کیا بی بی لینا اسکو یہ جانے نہ پائے

وہ سنہری پتلی نیمچہ لیکر اُٹھی کوکب پر وار کیا کوکب کے مارے غصے کے کف منھ سے جاری تھا اتنا تو جواب دیا کہ او لونڈی تجھکو بھی یہ لیاقت ہوئی کہ بادشاہ ہون سے مقابلہ کرے یہ کہکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا پتلی لپٹ گئی کوکب نے اُٹھا کر دے مارا ماہیان نے جو اتنی فرصت پائی ساتھ والون کو تو آواز دی لینا کوکب کو مار لو آپ تخت اُڑا کر بھاگی کوکب نے اُس پتلی کو چیر کر پھینکدیا پر پرواز پیدا کر کے قصد ہوا کہ ماہیان پر جا پڑون ماہیان نے دوسری پتلی کو للکارا اری لینا یہ نگوڑا نہین مانتا اپنی بہن کے خون کا بدلا لے دوسری پتلی کڑک کر کوکب پر جا پڑی کئی نیچے مارے کوکب روک رہا ہے چاہتا ہے جھٹ پٹ اسکو قتل کرون ماہیان پر جا پڑون پتلی نہین جانے دیتی سد راہ ہوئی برس پڑی کئی وار کیے کوکب نے روکے اُلجھائے سے ہاتھ نکالا آواز دی او اجل رسیدہ ہٹ کیون قضا آئی ہے تو تو کنیز سامری ہے اگر سامری جمشید بھی آئین تو یہ عبد ذلیل رب جلیل نہ رُکے گا تو تو راز دار طلسم ہے ستارہ شناسی مین دخل رکھتی ہے دیکھا ہوگا کہ کوکب میرا قاتل ہے پھر مقابلہ کرتی ہے بڑی جاہل ہے اُس پتلی نے چیخ مار کر آواز دی ای شہنشاہ طلسم نور افشان خوب جانتی ہون قاتل و مقتول کو بھی پہچانتی ہون تو جرأت مین کامل ہے لے شہنشاہ تو تو ماہیان زمرد پوش کا قاتل ہے لیکن اے شہنشاہ مجبور ہو کر ہمراہ اُس ملعونہ کے آئی اتنی بڑی رمز شناس نے دھوکا کھایا اب بھی مغرور ہے کہ موت قریب نہین ہے ہم آگاہ کرتے ہین کہ سننے والے سُن لین ہمارا خون سر پر افراسیاب کے چڑھے گا یہ سال خیر و عافیت سے نہ گذریگا کوکب نے پیترہ بدل کے ہاتھ مارا پتلی ایسی گھبرائی ہوئی تھی سپر کو بھی نہ اُٹھایا سر اُس خود سر نے سپرد کر دیا تیغہ برق مثال تڑپ کر گرا اس پتلی کے بھی دو ٹکڑے ہوئے آندھی سیاہ اُٹھی ماہیان زمرد پوش تو اس ہنگامے مین نکل گئی کوکب کو فوج قلعہ مہرانیہ نے گھیر لیا دو چار سحر کوکب نے ایسے کیے کئی ہزار ساحر مرے آخر چادر ملنے لگی آواز الامان بلند ہوئی کوکب نے تلوار روکی رؤسا اُمرا دست بستہ حاضر ہوئے مطیع اسلام ہوئے کوکب بصد کر و فر داخل قلعہ مہرانیہ ہوا گز و سکہ نام پر بادشاہ اسلام کے جاری کرایا خواجہ عمرو ظاہر ہوئے کوکب نے بڑا شکریہ ادا کیا کہا خواجہ آج مجھپر تمھاری محبت باطنی کا حال ظاہر ہوا عمرو نے کہا بھائی جب مین نے تمھارا لاشہ دیکھا انجد اکلیجہ پھٹ گیا کوکب نے کہا اے دوست صادق اصل یہ ہے کہ یہ تمھاری صحبت کی تاثیر ہے جب مین جنگ سے عاجز ہوا تمکو لشکل ساحر

دیکھ چکا تھا کئی مرتبہ قصد ہوا نکل جاؤن غیرت نے دامن پکڑ لیا کہ خواجہ جاکر مجمع مردان عالم مین ذکر کرین گے بہادر میری عدم جرأت پہ ہنسین گے کہ قصد کر کے بھاگ گیا کچھ نہ ہو سکا غیرت مین لڑ بھڑ کر نکلا آخر اپنے ہم شبیہ کو لایا بڑا قوت بازو مارا گیا اگر مین کسی بلا مین مبتلا ہو تا وہ اپنی جان دیتا اور مجھکو بچاتا لیکن یہان یہی مناسب تھا اگر مہران کو یہ یقین نہ ہوتا کہ کوکب قتل ہو گیا قلعہ سے نہ نکلتی اور شکست نہ کرتی یہ سحر اسکے بزرگون کے وقت سے آراستہ تھے مٹنا ان عجائبات کا اُسکی ذات پر موقوف تھا کیونکر ممکن تھا کہ وہ خود مٹائے آپ کے نیاز مند نے یہ کار نمایان کیا آخر لعنایت پروردگار اُسکو مارا اب خواجہ آگے دربند ہفتم ہے اسکا احوال مجھکو نہین معلوم کہ وہان کون حاکم ہے ملکہ رضوان جنت آرام نے بھی نشان نہین دیا اب ہم رخصت ہوتے ہین آپ قصد نہ کیجیے گا خواجہ نے کہا اے شہنشاہ یہ تو ناممکن ہے کہ ایسے وقت مین ساتھ نہ دون اب کوکب ناچار ہوا پشت مرکب باد رفتار پر سوار ہوا بطور نشاوہ شناسی خیال کر کے ایک جانب جستجوے دربند ہفتم مین روان ہوا خواجہ عقب مین گلیم اوڑھکر چلے ان دونون کا ذکر وقت پر تحریر ہوگا —

دو کلمہ داستان مصیبت عنوان دربند ہفتم کہ جہان انتظام ملکہ اختر نازک مزاج و ملکہ صباے آہو چشم عیار کی طرف سے ماہیان زمرد پوش کے منتظم ہین پہونچنا کوکب کا عیاری صباے آہو چشم گرفتار ہونا کوکب کا و عیاری خواجہ تا بہ باغ ظلمات پہونچنا کوکب کا و قتل ماہیان زمرد پوش عجب داستان حیرت عنوان ہے خمسہ

راز مخفی خود بخود کھلجاے جانان تو سہی
ہاتھ اس غمسے ملو پھر دن مرتجان تو سہی

آپ کہدو جیسے اب منکر ہو ہان ہان تو سہی
مہندی بنکر رنگ لائے عشق پنہان تو سہی

پانون پڑکر سر چڑھے خون شہیدان تو سہی

منھ کی کھاؤگے نہ اترایا کرو دیکھو بہت
اپنی سفاکی پہ صاحب ناز ہے تمکو بہت

ہوش مین آؤ نہ ہجے بانکپن کی نوبت
اوچھی تلوارین لگا کر خوش تو ہوتے ہو بہت

منھ چڑھائے ہر دہان زخم خندان تو سہی

کوئی لحظہ کام سے اپنے نہ رہنا بے خبر
انتو مین سیدھی طرح کنتا ہون اپنا جانکر

اک ذرا آغاز سے انجام پر رکھنا نظر
رخت عریانی نہ پھاڑا جوش وحشت نے اگر

کھال کھنچواؤن تری اے جسم عریان تو سہی

مجھسے جو جیسی کرے ویسا جواب اُسکو مین دون
منتظر ہون وقت کے آنیکا مین سچی کہون
سو برس کے بعد موقع ہو تو مین اپنی کرون
بوسے لیکر انتقام اپنے لہو رونے کا لون
لال کردون تمکو اے بے بہاے جانان تو سہی

سب ہنسین اتنا کہ بھولین اپنا سارا بانکپن
ہلکی ہلکی بدھیونکے سب نشان ہون جان من
جھیپ جائے اس ندامت سے تو اے غنچہ دہن
شوق آرائش سرادنے ظلم کی اے گلبدن
پیٹھ پر تیری پڑین کرتی کی چھڑیان تو سہی

ہر گھڑی غش مین پڑے رہنا یہ کیسی بیخودی
خوب سوجھی ہے چلو تدبیر اس کی مجھکو بھی
سب سمجھتا ہون یہ فقرے جعلسازی ہے تری
اُس مسیحا سے سزا دلوا دون ضعف عشق کی
زندہ گڑوا دون تجھے اے چشم گریان تو سہی

کوئی عالم ہو مگر عالم وہی بیدار ہے
دم مین جب تک دم رہی ہر دم وہی سودا رہے
کوئی نقشا ہو مگر اپنا وہی نقشا رہے
جوش وحشت مین بھی سر رشتہ تعلق کا رہے
ڈورے ڈالے لے پریرو یار دامان تو سہی

بھول جائے اپنی خود بینی یہ چھائے بیخودی
روبرو آنا تو کیا چوری چھپے سے بھی کبھی
ہو یہ اُلجھن دلکو گھبرانے لگے سینے مین جی
دیکھ لین صورت اگر اُس طفل بازیگوش کی
جان کیسی کھیلین اپنے سر پہ پریان تو سہی

عزم دل سے چاہئیے یہ بات سن لو اے منیر
عاشق شبیر ہو ثابت ہے ہمکو اے منیر
اپنی گمراہی خود اکدن راہبر ہو لے منیر
قسمت بد راہ روکے سو طرح گو اے منیر
چلکے ہم دیکھین در شاہ شہیدان تو سہی

سیاحان عرصۂ حرف وحکایات ذرہ نوردان بادیہ داستان ندرت بیان اشہب تیز گام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین کہ شہنشاہ کوکب روشن ضمیر نے جب دیکھا کہ راستہ مجھکو نہین ملتا سحر کرکے ایک پتلہ بنایا وہ رہبری کرتا ہوا چلا اک مقام پر کوکب ٹھہرے صحرا سنسان جنگل ویران انسان و حیوان کا نشان نہین نیر اعظم غروب ہو چکا ہے اسقدر اندھیرا ہے کہ کچھ حال جنگل کا دریافت نہین ہوتا کوکب نے اُس پتلے سے پوچھا کیون اے برادر بیابان اندھیرا ہونے کا کیا سبب ہے اُسنے دست بستہ

عرض کی شب کو یہان روشنی ہوتی ہے حضور تشریف رکھیں حال کھلجائیگا کوکب نے سحر سے ایک بنگلہ بنایا
اُس مین کرسی بچھاکر بیٹھا طرف صحرا کے دیکھ رہا ہے اول ماہ تابان بلند ہوا سارا جنگل روشن ہوگیا
سات ستارے آسمان پر ظاہر ہوئے اپنی چمک دکھاتے ہوئے زمین پر گرے چند عندلیبان خوش نوا زمزمہ سرائی
کرتی ہوئی درختون سے اُترین غلط کئین اور کر انسان نہین حسین مہ جبین کارگزار ایک ایک ماہ رخسار
انھون نے بہ تعجیل ایک بارگاہ معقول آراستہ کی آپ دست بستہ قاعدے سے کھڑی ہور ہین وہ ساتون
ستارے جو زمین پر گرے تھے اُنہین تڑاقا ہوا سب کنیزین دوڑین ستارونکو گھیر لیا اب جو کوکب نے دیکھا تو بہت
ہوا یہ ستارے نہین ہین آگے اک ماہ تابان حسین مہ جبین صنوبر قد رعنائی زیبائی مین کد پھول سے
عارض بوٹہ سا قد خرامان خرامان زلفون کو آراستہ کرتی ہوئی پہلو مین ایک عیارہ بھی طرار فرار بہانے
عیاری سے آراستہ اپنے سلائے سی بھی بجتی ہوئی نیمچہ ہاتھ مین پانچ کنیزین مصاحبان خاص مثل ستارہ
سحری حسن مین بے مثال ابروی خمدار رشک ہلال اُنکے کلام کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ سبکی افسر ملکہ اختر نازک مزاج
سر حسینان عالم کی تاج عیارہ بچی کا نام صبای آہو چشم کوکب نے اپنے کانون سے سنا کہ صبا اپنی ہوا
باندھتی ہوئی اختر سے کہتی ہوئی چلی آتی ہے کہ ای ملکہ عالم دشمن کا ضرور خیال رہے آپنے دعوی کیا ہے
کنیز کو ساتھ لیا اب دشمن نہ بچے اختر نازک مزاج کہتی ہے اے صبای آہو چشم بڑے شخص سے سامنا ہے
صبا نے جواب دیا لونڈی کی ہوا بندھی ہوئی ہے دام بچھا دو صید خود دوڑا ہوا آئیگا دلنے کی خواہش ہے دام مین
پھنسے گا کوکب نے یہ کلمات بھی سُنے سمجھ گیا کہ یہ اختر نازک مزاج ان سبھونکی افسر ہے صبای آہو چشم اپنی عیارہ بچی
کو ساتھ لائی ہے یہ دام تزویر پھیلائے گی مین نے صحبت خواجہ عمرو دیکھی ہے مجھپر کیا کوئی عیاری کریگا
بڑا کام عیاری سے بچنے کا یہ ہے کہ غیر کے ہاتھ سے کچھ نہ کھائے یہ عقلمندی اپنے کو بچائے اختر نازک مزاج مع
کنیزان مرصع پوش اس بارگاہ زربفتی مین جاکر داخل ہوگئی کئی مرتبہ کوکب نے ارادہ کیا تلوار کھینچکر جا پڑون لیکن
دل دھڑکا خیال مین آیا یہ عیارہ بچی تلاش کرنے کو نکلے گی اُسوقت سمجھ لین گے کوکب اس خیال مین بیٹھا ہے
وہان اندر بارگاہ کے جلسۂ عیش و نشاط آراستہ ہوا صبای آہو چشم نہایت خوش آواز ہی ساز درست ہوے
جام مئے ارغوانی گردش مین آیا ساز ملے صبا نے اپنی ہوا باندھی بصد خوش آوازی یہ غزل گائی غزل

خود کھنچے دیتی ہے اُس رشک قمر کی تصویر کھینچ دے کوئی حسینونکی کمر کی تصویر	کہ نہین کھنچے یہ کسی طرح بشر کی تصویر دل پہ داغ سلامت رہے یہی پیش نظر	کھو کے جلتے ہین مصور جو یہ ہم کہتے ہین انجمن کا تری نقشہ ترے گھر کی تصویر

دیکھ لے گر کمر یار کی مشتاق ہو آنکھ | دل کے آئینہ مین ہے موی کمر کی تصویر
یا جلال اُس کا تصور ہے ہمارا ہمدم | یا جدائی مین انیس آٹھ پہر کی تصویر

یہ صدائے دلفریب جو کان مین کوکب روشنضمیر کے آئی نوجوان عاشق مزاج کو
آواز کے سوز و گداز نے بیچین کر دیا خیال مین آیا کہ ای کوکب یہ تو سمجھ چکے کہ اختر ہماری فکر مین ہے عیار
بچی بھی ساتھ ہے صحبت مین چلکر گانا سنین شراب و کباب کا قصد نہ کرین ہمارا کوئی کیا کر سکیگا یہ سوچکر
کوکب نے قبضے پر ہاتھ ڈالا اپنے بنگلے سے جھومتا ہوا چلا جب قریب بارگاہ پہونچا کئی سے کنیزین کچھ ساحر
جو دروازے پر حاضر تھے اُنھون نے جھپٹ کر ملکہ اختر کو خبر دی شہنشاہ کوکب بصد قہر و غضب تشریف لائے
ہین اختر برای تعظیم اُٹھی کان مین بھی کوکب کے آواز آئی کہ عیار بچی نے کہا لو ملکہ شہنشاہ آگئے اپنے کام سے
ہوشیار ہو کوکب نے چند اشیائے سحر اپنے ہاتھ مین لیے کہ اگر قصد سحر کا کریگی مین خود پہلے سحر کرونگا اس
مہ جبین کی کیا حقیقت ہے عیار بچی کی کیا لیاقت ہے کہ مجھسے مقابلہ کرے یہ خیال تھا کہ پردہ اُٹھا اختر
نے جھک کر سلام کیا عرض کی ای شہنشاہ اسوقت یہان کیونکر گذر ہوا کوکب نے کہا تمھاری مقابلے کو
آئے ہین تمنے ہمارا راستہ روکا ہے بسم اللہ سحر کرو ہم جواب دین صبا سے آنکھ ملا کر کہا کچھ حلقہ ہائے
کمند بچھایئے شراب مین بیہوشی ملایئے صبا نے دست بستہ عرض کی حضور آپ کو کیا خیال ہے یہ صحرا
ہماری ملکہ عالم کے عیش کا مقام ہے ہمیشہ شب کو آکر اسی مقام پر ٹھہرتی ہین اختر نے بھی مسکرا کر کہا حضور
ہماری مجال ہے کہ ہم آپ کو روکین اگر حضور باغ ظلمات کی طرف جاتے ہین تو آپ نے راستہ فراموش
کیا یہ در بند نہین ہے ہم اس حال سے آگاہ بھی نہین ہر چند کہ ملازم افراسیاب ہین لیکن اس مقام پر
نگہبان نہین ہین ماہیان زمرد پوش سے ہمین کیا کام ہے اپنی عادت قدیم کے موافق اس مقام پر
آئے ہین آپ نے سرفراز کیا تشریف لایئے ہمارے کئی بزرگ آپ کی سرکار مین ملازم ہین کوکب نے کہا اس مکر
سے کیا فائدہ ای اختر میرا نام کوکب روشنضمیر ہے ساحر تو تمھارے ساتھ بہت ہین سو دو سے کنیزین
بھی جادوگرنیان معلوم ہوتی ہین اس راہ کو طے کر کے جاؤنگا تم رد کو سحر کرو اختر نے شرما کے سر جھکا لیا
عرض کی کنیز ونکا بادشاہون پر دست انداز ہونا بالکل ناممکن ہے حضور کے سامنے کیا سحر کرونگی
تشریف لایئے یا جانیکا قصد کیجیے اگر ہمسے کوئی بے ادبی ہو سزا دیجیے ہین تو مدت سے زیارت
کی مشتاق تھی یہ کہکے جو اختر نے ناز و ادا سے اُنگلی دانت کے نیچے دبائی شرما کر مسکرائی گوہر دندان
ظاہر ہوئے برق چمکی خرمن ہوش و حواس کو جلا دیا سراپا بھی خوبصورت مرغوب شوخ و تننگ شمشیر

ابرو آمادۂ جنگ پلکین ہلین تووہ دلبر مثل تیر بیٹرین کوکب کو رحم آگیا دل نے وصل کی خواہش کی اختر برابر عذر کررہی ہے صبا بھی عرض کرتی ہے کہ اندر تو تشریف لایئے آپکی صحبت مین ہمیشہ خواجہ عمرو رہتے ہین مین بیچاری آپ پر کیا عیاری کرونگی جو صورت عیاری کی ہے وہ آپ کے دل مین ہے یہان صفائی آب دگل مین ہے کمند آپ کے لیے نہین بچھا سکتی شراب مین بیہوشی نہین پلا سکتی پھر آپ کا مین کیا کر سکون گی سحر مین آپ یگانۂ آفاق جرات مین طاق بھلا حضور کسکی مجال ہے کہ آپ سے آنکھ ملائے کوکب کے خیال مین آیا سچ کہتی ہے اگر بغاوت ظاہر ہوگی سمجھا جائیگا اختر نے بڑھکر پردہ بارگاہ کا اُٹھایا کوکب نے دیکھا بارگاہ مثل عروس شب اول آراستہ و پیراستہ ہے تمام اسباب عیش و نشاط مہیا جوگھڑے چنگیر معقول عطردان پاندان گلدستہ ہائے گل قاعدے سے چنے ہین بجائے شمع و چراغ گوہر بے بہا رکھے ہین وہ مثل شمع ضو دے رہے ہین اختر نے عرض کی اس کنیز نے نازو نعم سے پرورش پائی دود شمع و چراغ کی مزاج کو برداشت نہین ہے شمع کو دیکھکر سر مین درد ہوتا ہے اسواسطے گوہر شب چراغ مہیا کیے کوکب نفاست بارگاہ دیکھکر بیتاب ہوگیا اندر بارگاہ کے قدم رکھا انتہائے سحر سے ہوشیار قبضے مین تیغہ جوہر دار جیسے ہی اندر بارگاہ کے آئے صبائے آہو چشم بڑھی گوہر ہائے شب چراغ قریب مسند کے رکھدیے کوکب جیسے ہی مسند پر بیٹھے صبا نے ایک موتی پر ہاتھ مارا وہ موتی ٹوٹا سب موتی تڑاق تڑاق شکست ہوئے ان موتیون سے دود بیہوشی اُڑا دماغ پر کوکب کے پہونچا کوکب لڑکھڑا کے گرا آواز دی منم صبائے آہو چشم بہ عیاری عمرو کے فرشتون کو بھی معلوم نہ ہوگی شراب مین بیہوشی پلانا نادانون کا کام ہے ہماری صحبت مین قدم رکھنے کا یہ انجام ہے اختر نازک مزاج نے بڑھکر بہ تعجیل کوکب کی زبان مین سوزن لگایا کفیل جادو کو آواز دی کفیل برای کفالت قفس آہنی لیکر آیا اختر نے اشارہ کیا کوکب کو قفس آہنی مین بند کیا کفیل نے اپنا سحر قائم کردیا برای نگہبانی قفس آکر بیٹھا اختر نے اُسیوقت نامہ لکھا کہ اے ملکہ ماہیان زمرد پوش صبائے آہو چشم نے کوکب کو بیہوش کیا قفس آہنی مین قید کیا یہ ہمارا حوصلہ نہین کہ ہم قتل کرسکین اگر موقعہ ہوگا تڑپ کے نکل جائیگا نیاز نامہ دیکھتے ہی تشریف لایئے اپنے ہاتھ سے کوکب کو قتل کیجیے ماہیان زمرد پوش باغ ظلمات مین بیٹھی ہے مصاحبون سے کہہ رہی ہے کہ یہ ہفتہ اگر خیر و عافیت سے گذر گیا تو پھر سامری و جمشید بھی مجھکو نہین مار سکتے اختر طالع گردش مین ہے فلک مٹانے کی کوشش مین ہے فوج کے افسر جمع ہین وہ عرض کرتے ہین

حضور اگر طلسم نور افشان کا لشکر لیکر کوکب آئے تو باغ ظلمات مین فتح بنائے وہ وہ ساحر ہین
کوکب کو دم نہ لینے دین گے چہار جانب سے بلوہ کرکے ٹوٹ پڑین گے میان کوکب کس کس کو جواب
دینگے ہمارے سحر زمین کو ہلادینگے ماہیان سر ہلا رہی ہے کہ اگر کنیز اختر نے نامہ دیا ماہیان نامہ
پڑھکر خوش ہوئی کہا بوصا جو ستارہ اختر کوکب ایسے ماہ انور آسمان سحر پر غالب آیا صبائے
آہو چشم نے عیاری کی یہ کہکر سوچنے لگی پشت پر نامے کے جواب لکھا اے اختر تو نے بڑا کام کیا
کوکب کو گرفتار کرلیا عمرو اُسکے ساتھ ہے اُسی صحرا مین آیا ہے صبائے آہو چشم سے
کہو تلاش کرکے عمرو کو بھی گرفتار کرے مین بھی چند جادوگرنیان برای تلاش عمرو روانہ کرتی ہون
جواب نامہ کنیز کو دیا کنیز نے دربار اختر مین نامہ دیا اختر نے پکار کر پڑھا جواب از طرف ماہیان
مرقوم ہے اے اختر تم ہماری قوت بازو و زینت پہلو ہو تمکو اور صبائے آہو چشم کو دولت دنیا سے
نہال کردینگے دامن مدعا گوہر ہائے آبدار سے بھر دینگے ہمنے تمکو پردۂ ظلمات کا حاکم کیا چند کنیزین
ہمنے برای جستجوے عمرو روانہ کین صبا عیار چی ہے اُسکے ساتھ جادوگر کرکے اُسی صحرا مین روانہ
کرو پہچان کر گرفتار کرے مجھکو اطلاع دو مین آکر دونون کو قتل کردون یہ نامہ پکارکر پڑھا گیا صبائے
آہو چشم کمندین لے کر اُٹھی کہا مین جاکر عمرو کو تلاش کرتی ہون یکایک دروازے پر ملٹر ہوا کنیزون نے
بڑھکر آواز دی ملکہ ہوائے جادو کنیز ملکہ ماہیان زمرد پوش سر عمرو کا کاٹ لائی
خوشی خوشی آتی ہے صبائے آہو چشم بحال ہوگئی اختر نہال ہوگئی دیکھنا ہوا کے جادو
رومال مین سر عمرو کا باندھے ہوئے دربار مین آئی سر سامنے ڈالدیا کہا یہ اُس
ساربان زادے کا سر ہے یہی مسلمانون کا افسر ہے لوگ کہتے تھے عیار سحر نہین جانتے نگوڑے
نے وہ سحر کیے جسم پر آبلے پڑگئے یہ کہہ کے ہاتھ پانون دکھائے اختر نازک مزاج نے دیکھا حقیقت
مین ہوائے جادو کے جسم پر آبلے پڑے ہوئے ہین چہرہ زرد ہاتھ پانون مین رعشہ اختر نے
موتیون کا مالا گلے سے اُتار کر ہوائے جادو کے گلے مین ڈالدیا کہا سچ کہو یہ کہان ملا اسکی تو بڑی بڑی
تعریف سنتے تھے بولی کہا واری ہوا بنکے نگوڑے کا پیچھا کیا اور نگاہون سے چھپکے آندھی
بنگئی صحرا کو تاریک کیا ہوائے گرفتاری عمرو تھی یہ بھی نگوڑا اپنی عیاری کی ہوا مین تھا
میرے ہاتھ سے برباد گیا لیکن خوب لڑا اگر مین نگاہون کے سامنے ظاہر ہوتی

گرفتاری اسکی دشوار ہوتی موج ہوانے دریا کا کام کیا صرصر کا عاشق تھا سیرا سیری گرفتار کرلیا
سر کاٹ ڈالا صبائے آہو چشم سر عمرو دیکھکر گھبرا گئی کہا اے ہوائے جادو مین نے کتابون مین دیکھا
اس ظالم نے چاہ ماران وام الجبال وکشمیر وشہر عظلی آباد و زبرجد نگار و فرعونیہ طلسم نہالستان
وطلسم حیران سلیمانی وغیرہ مقامات ساحران اس ظالم نے برباد کیے تمھارے دام مین کیونکر
پھنس گیا دوندہ بنیظیر پھرنے مین آفتاب منیر جہان گرد عیاری مین فرد کتابین اسکے حال سے
بھری ہوئی ہین تمنے فوراً اسکو مار ڈالا بڑا غضب کیا لاشہ اسکا کیا ہوا ہوائے جادو نے کہا یہ صدہا
مرتبہ گرفتار ہوا رہا ہو گیا مکر کرکے قید کرنے والون کو مارا ایسا شخص قبضہ مین آئے اور تساہل کرے
عقلمندون کا کام نہین ہے جب مین نے گرفتار کرلیا ایک ہاتھ مار دیا لاشہ جنگل مین پڑا ہے چلو لاشہ
بھی اُٹھا لائین ملچھ کی لاش کو کیون ہاتھ لگائین ایک رسی بیچلو ٹانگ مین باندھکر کھینچ لائین اختر تو خوشیان
کرنے لگی صبائے آہو چشم عیار زچی ہے ہوش اُڑگئے دمبدم کہتی ہے عمرو کا یہ سر ہے ہوا نے کہا
نہین بوا تمھارا سر ہے تمھین اس مین کلام کیا ہے اختر نازک مزاج نے کہا بوا صبائے آہو چشم
وحشت کی باتین کرتی ہو تم تو باتون مین چوکڑیان بھرتی ہو تمھارے ہوش کھو گئے غیر ساحر
کی ساحر کے سامنے کیا حقیقت ہے شاید اسنے دو چار سحر سیکھے بھی ہونگے یہ تعلیم یافتہ خدمت ملکہ
عالم ہے بی بہار ہوتین تو یہ اُنکے ہوش اُڑاتی بی مہرخ کو تیزی دکھاتی ہوا سب پر غالب آجاتی
ہے آگ بجھائے آگ لگائے بچپن سے خدمت مین ملکہ ماہیان زمرد پوش کے رہی ہے بوا جب
وقت موت آگیا مضمون مصرع صادق آتا ہے ع چون قضا آید طبیب ابلہ شود جب چیونٹی کی قضا
آتی ہے پر پیدا کرتی ہے اُڑکر مرتی ہے بڑے بڑے ساحر دمارہ جادو ساحر شمشش کتے کی موت مارے گئے
کتابون مین دیکھو پیدا کرنے والا فرماتا ہے جب اجل آتی ہے ایک ساعت کی تاخیر نہین ہوتی بڑے بڑے
حکیم ندیم فہیم عقیل دانا ہوشیار موت سے عاجز ہے شہباز اجل کے پھندے سے کوئی نہ بچا طائر روح
شکار ہوا علم و فضل سب بیکار ہوا دولت بھی نہین کام آتی اگر کوئی جاکر قلعہ آہنین مین چھپے ملک الموت
وہان بھی پہونچتا ہے جادوگرنی تھی عمرو سامنے ملگیا اُنکا سحر چل گیا اسکا تعجب کیا ابھی تمنے کو کب
ایسے شخص کو گرفتار کیا مثل کوکب اسکا بھی ستارہ گردش مین آیا ہے ساری عیاری طراری بھولا
اپنے کمال کے زور مین ہوائے جادو سے لڑا آخر ہوا بگڑی موت نے دامن نہ چھوڑا ایسے وقت مین

عیاری مکاری نے منھ موڑا واہ تو بیچاری کہتی ہین جاؤ لاش کو تلاش کر کے کھینچکر لے آؤ صبا کے آہو چشم
نے کہا مین حضور آپ کے ساتھ ضرور جاؤنگی لاش نگوڑے جل مانس کی کھینچتی ہوئی لاؤنگی ہوائے
جادو صبا کو ساتھ لیکر چلی جنگل مین آکر ایک مقام پر ہوائے جادو نے صبا سے کہا دیکھو وہ لاشہ
پڑا ہے صبا پلٹی ہوائے جادو کی ہوا بندھی حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیئے نعرہ کیا نعرۂ عمرو

گرزان استاد عیاران عالم	سراپا دانش و عقل مجسم	بباغ دین زمکرش آب یاری
جہان سرہنگ در خنجر گذاری	بہ ہر کشور بلاے جان کفار	عمرو آن شاہ عیاران عیار

طراق سے جواب مارا صبائے آہو چشم بیہوش ہوئی عمرو نے اٹھا کر زنبیل مین رکھا کہا داد جان
اسکو اچھی طرح رکھنا عیارہ معقول ہے گلشن طراری کی پھول ہے اپنے کسی فرزند کے ساتھ شادی
کردونگا لڑکے بڑے مکار غدار پیدا ہونگے اس حسب و نسب کا کیا پوچھنا ماں عیارہ باپ مکار فرزند
طرار و فرار یہ باتین کرتے ہوے آپ صبائے آہو چشم کی شکل بنکر چلے راہ مین ایک گنوار کو مارا
سر کاٹ کے اسکا پھینکدیا لاشہ عمرو کی صورت بنائی رسی باندھکر کھینچتے ہوئے لے چلے غل مچاتے ہوے
آتے ہین ادھر صاجو دوڑی ہوائے جادو سیاہ ہوگئین عمرو کے بیر تدبیر مین تھے بی ہوا کو لیگئے مین تو
لاش لیکر بھاگی خوب بیرونکے ہاتھ سے بچی کنیزان اختر دوڑین دیکھا صبائے آہو چشم پسینے پسینے لاش
عمرو کی کھینچتی ہوئی لاتی ہے کنیزون نے گھیر لیا اختر نازک مزاج ہلڑ سنکر دوڑی باہر نکل آئی پوچھا
اے صبا کیا ہوا صبا نے کہا حضور ایک مرد وا کالا کالا ایک عورت بڑی قد دار عمرو کی لاش کے
پاس بیٹھی رو رہی تھی پہونچتے ہی ہول کے لپٹ گئی عورت نے کہا منم دمامہ جادو مرد وے نے
کہا منم ساحر مشمش عمرو نے ان دونون کو مارا تھا بھوگ دیکر اپنے قبضے مین کیا اپنے مالک کے
قاتل کو پکڑ لے گئے مین نے ہاتھ جوڑے منت کی تب ان دونون نے کہا بروز منگل ہمارے
نام پر ایک بوتل شراب کی دیا کرنا ہم تیری جان بخشی کرتے ہین حضور مین نے اقرار کیا اب وہ دونون
میرے قبضے مین رہینگے اختر نازک مزاج نے کہا بوا سامری جمشید نے بڑی خیر کی تمھاری جان
بچ گئی مگر خبردار یہ بھوگ دینا نہ موقوف کرنا صبائے نقلی نے کہا حضور مین جو کچھ انعام مین پاؤنگی ایک ہی
دن شراب خرید کے رکھ چھوڑونگی آٹھ دن مین دو مرتبہ دونگی ایسے بیر کسے ملتے ہین اپنے مالک کے
خیرخواہ شاہان عالیجاہ یہ لوگ ادھر کی اقلیم مین خداوند ساحران کہلاتے تھے صاحبقران عمرو

کے آقا صاحب اسم اعظم ہین اسوجہ سے یہ لوگ مارے گئے عمرو نے بھی بڑی عیاریان کین کتاب مین اپنی
ہمنے دیکھا زبرجد نگار مین جب لشکر کشی ہوئی بارہ لاکھ ساحر حمزہ کے طرفدار تھے مکلل خان جادو شاہ
طلسم گوہر بار شہنشاہ و شہریار شاہان طلسم ہزار اسپ ملکہ محروق جادو بہاجی شمامہ کی طاؤس
جادو بادشاہ ام الجبال یہ سب مطیع اسلام حمزہ عالیمقام کے ساتھ تھے دمامہ نے ایک سحر مین ان
سبکو کردنگ کیا برق جادو بہاجی دمامہ کی عمرو کے گانے پر عاشق تھی عین وقت پر لاکر اُسنے شیشہ اسم اعظم
توڑا حمزہ کو اسم یاد آگیا دمامہ کا سحر اُلٹا ہوا اندھی ہو کر ماری گئی تب حمزہ کی عملداری زبرجد نگار و چاہ
الماس مین ہوئی اُسی کو قبضے مین اپنے عمرو نے کرلیا اسیطرح متشمش کو بھی اُسنے دریای قلزم مین جاکر گرفتار
کیا وہ بھی اسی ظالم کے مکر سے مارا گیا ساحر جمع تھے اُنکی مدد سے قبضے مین کرلیا ہوگا افسوس بڑی
پیاری کنیز ملکہ کی ماری گئی اختر نازک مزاج نے کہا اب مل سکیگی کیون صبا ہم جلبین چلکر سحر کرین صبانے
کہا حضور وہ بیر تھے جیر پھاڑ کر ہوا کو کھاگئے اب ہوا کے نام خاک نہین ہے اب ملکہ عالم کو بلوا لیجئے
کوکب کو قتل کیجیے لاش وہین ڈالدیجیے سر اندر بارگاہ کے رکھا ہے اب اُسوقت صبا کی پھل پل دیکھی پوچھا
حضور کوکب کو کہان قید کیا اختر نے کہا پشت کے خیمے مین قفس آہنی مین کوکب قید ہے کفیل جادو نگہبانی
کر رہا ہے صبانے کہا آپ نے غضب کیا کفیل کی جاکر مین کفالت کرون وہ شرابی ایسا نہو سو جائے یہ کہتا ہوا عمرو
اُس خیمے مین آیا کفیل بیٹھا اونگھ رہا تھا صبای نقلی نے آکر ایک دو ہتڑ مارا کہا کیون اونگھ ہے اسی طرح
حفاظت کرتے ہین تجھکو کچھ خبر بھی ہے عمرو مارا گیا ملکہ اختر نے کنیز ونکو بھیجا ملکہ ماہیان زمرد پوش تشریف لایا چاہتی
ہین مین جانتی ہون تو شراب کا بڑا عادی ہے لے اک جام پی کفیل خوش ہو گیا کہا صبا تونے بڑا احسان کیا
نشہ اُتر چکا تھا ایک جام مین انجام بخیر ہوگیا فوراً شراب پی گیا پیتے ہی بیہوش ہو گیا تڑسے گرا کوکب
روشنضمیر قفس آہنی مین بند دل دردمند آنکھین کھلی ہوئین بحیرت چہار جانب دیکھتا تھا زبان مین سوزن ماران
سیاہ ہاتھ پاؤن مین لپٹے ہوئے جب کفیل بیہوش ہوا عمرو نے کہا کیون اے شہنشاہ پرائے گھر مین آکر یہ غفلت
اب مین کیا تدبیر کرون کوکب نے جھولی کی جانب اشارہ کیا کہ ایک پتلی سونیکی میری جھولی مین ہے اُسکو
نکالو وہ میرا علاج کریگی عمرو نے پتلی نکالی اپنی اُنگلی سے قطرہ خون کا بہ اشارہ کوکب اُسکے منہ مین
ٹپکایا پتلی کو چھینک آئی کوکب کو جھک کر سلام کیا کوکب نے اشارہ کیا پتلی نے زبان سے کوکب کی
سوزن ماران سیاہ کو نوچ نوچ کے جسم سے کوکب کے پھینکدیا اب کوکب کے ہوش درست ہوئے

قفس آہنی سے نکلا خواجہ کو گلے سے لگایا عمرو نے کفیل کو بصورت کوکب بنایا کوکب نے اپنا سحر قائم کیا
کفیل کو قفس مین بند کیا اب کفیل کی بخوبی کفالت ہوئی نگہبانی مین یہ قیامت ہوئی کوکب نے کہا
خواجہ اب مین سحر سے اپنے کو مخفی کرتا ہون تم بشکل کفیل بنکر بیٹھو ماہیان کو آنے دو انشاء اللہ آج
بدون قتل واپس نہ ہونگا یا اپنی جان دونگا لیکن خواجہ تمھین خدا سلامت رکھے ان دربندون کے بھی
تمھین فتّاح ہو عجائب و غرائب منازل سحر ماہیان کے تم ہی سیّاح ہو ہم اپنے نزدیک قتل ہو چکے تمنے جان
بخشی کی عمرو نے کہا بھائی اسکا ذکر کیا جو تمسے ہو سکا تمنے کیا جو ہمسے ہو سکا ہم کرینگے دشمن کو مٹاؤ ہر نوع
کوکب تو سحر کرکے مخفی ہوا خواجہ بشکل کفیل پاس قفس کے بیٹھے ہین تیغہ چمکا رہے ہین کبھی آواز دیتے
ہین صبای آہو چشم جاؤ جنگل کی سیر کرو پھر تھوڑی دیر مین چلی آنا کبھی آواز دیتے ہین اے ملکہ
اختر نازک مزاج جلد ملکۂ عالم کو بلاؤ اب کوکب کا زندہ رہنا مناسب نہین ہے اختر نازک مزاج نے
اپنی مصاحبون کو حکم دیا جلد جاؤ جو کچھ آنکھون سے دیکھا ہے جاکر بیان کرو عرض کرنا حضور با اقبال
ہین دونون دشمن پست ہوے عمرو مارا گیا کوکب قید ہو گیا صرف حضور کے آنے کی اب دیر ہے
جلاّد بھی موجود ہے میدان خونی کی تیاری ہو چکی یہ رات بڑے انتظام مین کٹی مصاحبین چلین یہان
ماہیان خوشی کر رہی ہے کہ کوکب قید ہوا شاید بقدرت سامری و جمشید عمرو بھی گرفتار ہو
دن بھی سختی کے دفع ہو چکے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی مصاحبان اختر نازک مزاج
آکر پہونچین ملکہ ماہیان زمرد پوش نے پوچھا کیون صاحبو کیا گذری مصاحبون نے عرض کی
وہ خبر لائے ہین کہ دہن کنیزون کے موتیون سے بھر دیجیے ایک ایک کو نہال کیجیے قاتل ساحران
جہان ساربان زادہ مارا گیا سر دربار مین ملکہ اختر کے رکھا ہے لاشہ باہر پڑا ہے کوکب قید ہے اب
حضور کے چلنے کی دیر ہے میدان خونی تیار ہو چکا ملکہ اختر نے عرض کی ہے کہ ایسے بادشاہ جلیل کا
قتل حضور کے حکم پر موقوف ہے ہر کس و ناکس انتظام مین مصروف ہے نام قتل عمرو سنکر چہرہ
ماہیان کا سرخ ہو گیا کہا صاحبو تمنے سر عمرو آنکھون سے دیکھا ہے عرض کی حضور پانچ ہزار کنیزان اختر پانچ
ہزار ساحران نامور اسی مقام پر موجود ہین بولے جادو آپ کی کنیز سر کاٹ کر لائی صبای آہو
چشم عیارنی کو بھی انتشار تھا لاش بھی تلاش کرکے منگائی حضور ملاحظہ کرین ماہیان خوشی
خوشی تخت پر سوار ہوئی بہت سی کنیزان سامری بھی جست کرکے تخت پر بیٹھین

لیکن چہرے زرد ہونٹھ خشک آہ کررہی ہین ٹھنڈی سانسین بھررہی ہین ماہیان نے گھبراکر پوچھا کیون بی بیو مزاج کیسا ہے تردد کا کیا باعث ہر ایک نے آہ کرکے کہا ملکۂ عالم فارسی کے شعر پر میان محمد صاحب مصنف طلسم ہوش ربا نے کیا خوب مصرع لگائے ہین اسکو سماعت فرمایئے چاؤن چاؤن کرکے ہمارا سر نہ پھرایئے مسدس

کیا کہین حال جہان بے ثبات و بے مدار	آج تو تخت طلا ہے کل ہے گور کا کنار	تھا کہان جمشید کس جا تھا فریدون وقار
قصر و ایوان تو کہان ملتی ہین انکے مزار	ہر کجا افتادہ بینی خشت در ویرانۂ	ہست فرد دفتر احوال صاحب خانۂ

نانی اماں دنیا عجب مقام ہے نہ آغاز ہے نہ انجام ہے کس قدر غفلت ہے اصلی مقام کو کوئی نہین یاد کرتا دار دنیا مین سب پھنسے ہین نادان ہوگئے دانے کی فکر مین آئے جال مین پھنسے نکل نہین سکتے تڑپ رہے ہین دینی حقیقت بھولے گلشن دنیا کو دیکھکر ایسا بھولے ماہیان نے کہا بیبو صاف صاف کچھ بات کہو مین یہ پہیلیان نہین سمجھتی ایک کنیز نے کہا اب آپ سمجھ جائینگی نہ گھبرایئے وقت سمجھے کہا اگر کیا سمجھانے والا سمجھا دیگا ہر چند ماہیان استفسار حال کرتی ہے وہ تینون تیلیان ایسی اکھڑی اکھڑی باتین کررہی ہین کہ کچھ سمجھ مین نہین آتین آخر ماہیان نے جھلا کے منھ پھیر لیا مصاحبون سے کہا یہ کنیزان سامری بڑی مغرور ہین اپنے نزدیک بہت دور بین ہین مین انکی پروا نہین رکھتی ہین کہنے سے افراسیاب کے یہ انتظام کیا کہ ہفت در بند آراستہ کیا ورنہ مین بطور میدان داری کوکب سے مقابلہ کرتی وہ چھوکرا میرا کیا کرسکتا ہے میری کنیزون نے گرفتار کرلیا ہے یہ کوکب کی حقیقت ہے ان صاحبون کی یہ کیفیت ہے یہان ملکہ اختر نازک مزاج نے سامان قتل کوکب مہیا کیا ایک جلاد مہر تابان خنجر شعاع ہاتھ مین لیکر توسن فلک پر سوار ہوکر وارد میدان کارزار ہوا کفیل نقلی پنجرہ کوکب کا لیے ہوے سامنے ملکہ اختر نازک مزاج کے حاضر ہے دمبدم یہی تاکید ہے کہ اے ملکۂ عالم ملازمان افراسیاب مین تساہل غضب کا ہے ایسے دشمن کے قتل مین اتنا عرصہ ملکۂ عالم شرابخواری مین مصروف ہونگی انکو کیا فکر ہے جانتی ہین کہ ہمارے ملازم جانباز و سرفروش انتظام کرلین گے آپ قتل کا حکم دیجیے کشتان کنیزان اختر نے کوکب نقلی کو پنجرے سے نکالا دہن پر قفل طلسم آتشین ہے زبان مین سوزن رسن ماران سیاہ سے مشکین بندھی ہوئین پایان بند دل دردمند ہوشیار ہوا ایک ایک کی جانب دیکھکر عین عین کرتا ہے اشارون سے یہ مراد ہے کہ صاحب مجھے کیون قید کیا کفیل کی گفتگو

اگر وکفیل نقلی ایک قہقہہ مار دیتے ہین فرماتے ہین او نالائق ملکہ ماہیان کے قتل کرنیکو چلا کچھ لطف اُٹھایا دیکھو وہ سامنے دار استادہ ہے جلاد موجود ہین اب تمہارا مطلب حاصل ہوگا ملکہ اختر ناز کہ مزاج منع کرتی ہین کہ ای کفیل خیر خواہ یہ بادشاہ عالیجاہ ہے بدعت ظاہری نکرو دم بھر مین اس بیچارے کا خاتمہ ہے بُرّان جمشید لڑنیکو آئینگے مصاحب اسکے نمک حلال بیٹی بیٹا اسکے صاحب شوکت و جلال جو اسپر بدعت کریگا وہ اُس سے بدلا لین گے عمرو ٹرا شخص مارا گیا ہے عمرو لگن مین رکھا ہے لاشہ ایک جانب پڑا ہے یکایک نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی دیکھا سبحج ماہیان زمرد پوش کنیزان سامری کو جھڑکتی ہوئی بارہ ہزار ساحر نشست پرکی سے کنیزان طلماتی نیلے لباس کالی کالی صورتین تخت ماہیان کو گھیرے ہوے تخت آکر اترا قفس مین کوکب کو دیکھا اختر نے بڑھکر ناز کیا ملکہ عالم کنیز نے بڑا کام کیا رات ٹری مشکل مین کٹی خوف تھا کہ کوکب قفس سے نہ نکل جاے یا اُسکا کوئی معین و مددگار آئے بڑا معین تو عمرو مارا گیا وہ زندہ رہتا تو ضرور آکر عیاری کرتا ماہیان نے کنٹھا یا قوت احمر کا قیمت مین کئی لاکھ روپیہ کا اختر کو لبطور انعام دیا کہا اختر اب مین تمکو منتظم قلوجات پردہ ظلمات کرونگی تمنے بڑا کام کیا ہفت دربند مین کسی سے کچھ نہو سکا اصل تو یہ ہے کہ تمنے اہالیان طلسم ہوش ربا کی جان بچائی کفیل نقلی نے کہا ملکۂ عالم انعام و اکرام کا مین مستحق ہون رات بھر کوکب سے رد و قدح ہوئی بڑے بڑے اسکے مددگار آئے سنہری تیلی آئی تھی قصد کرتی تھی کہ قفل دہن کو شکست کردون کوکب کو لے اُڑون غلام نے کئی سے پتلی ماری رات بھر تڑپ تڑپ کے سحر کی ماہیان نے کہا اے کفیل حقیقت مین ٹرا کام کیا یہ جوان طلسم بند ہے جلاد نہ قتل کرسکین گے گولا سحر کا تیار کرون اسسے یہ قتل ہوگا پھونک دونگی آتش سحر سے جلادونگی جیسے ہی ماہیان نے یہ کہا ایک کنیز ہنسی ایک رونے لگی ایک نے آہ کی ایک نے واہ کی پھر اُنھین مین سے ایک نے کہا کیون ہوا کیا انقلاب ہے سارباں زادہ بڑا دلیر ہے بیشۂ جراءت کا شیر ہے کفیل جادو بنا ہوا کیا باتین بنا رہا ہے کفیل بیچارہ قفس مین بند ہے خوب کفالت ہوئی حفاظت کرکے ٹری ذلت ہوئی ملکہ عالم کی آنکھون مین کیا پردے پڑے ہین سب کو تو مغرور رکھتی ہین اب بھی ہوش مین نہین آتی ہین ایک آخر پکار کر بولی بی ماہیان صاحب ہم صاف صاف کہتے ہین آپ نہین سمجھتین اپنے ملازم کفیل کے گولا سحر کا نہ مارئیے سارباں زادہ شلنگین لگا رہا ہے اُسکو للکارئیے آپکا وقت قریب آگیا ملک الموت

اپنے مقام سے چل چکا یہ سنتے ہی ماہیان نے ایک چیخ ماری کہا اے اختر سنتی ہو کنیزان سامری
کیا کہتی ہین لینا عمرو جانے نپائے میرے رفیق کو پنجرے مین قید کیا کنیزان سامری ٹھنڈی
سانسین بھرتی تھین ایک نے جادو کرکے جھپٹ کر چاہا کہ عمرو کو پکڑے عمرو نے کہا بھائی دیکھو ملکہ کیا
کہتی ہین مین تو کفیل جادو و ملکہ اختر کا زینت پہلو مجھکو ہاتھ نہ لگانا وہ جادوگر پلٹا عمرو نے
نعرہ کرکے خنجر مارا اس ساحر کا گرنا تھا کہ جادوگرون نے عمرو پر بلوہ کیا عمرو نے حقہ ہاے
آتشبازی کھینچ مارے حقہ پھٹا شعلے بھڑکے کئی سے جادوگر جھلس کر گرے ماہیان لینا لینا
کر رہی ہے گولا اٹھایا کہ عمرو پر سحر کرون زمین شق ہوئی نعرہ ہوا نعرۂ کوکب

منم مالک ملک افسونگری	منم راج سکۂ ساحری	منم صاحب کوکب و عز و جاہ
دلیر و قوی پنجہ انجم سپاہ	منم گوہر بحر جاہ و جلال	منم آفتاب سپہر کمال
جلالت شعار و فریدون حشم	قوی دست بازو و رستم شیم	شہنشاہ کوکب شہ بے نظیر
ملقب بہ القاب روشنضمیر		

تیغہ برق تاب کھینچکر اختر نازک مزاج قریب تھی پہلے اسی پر
ہاتھ مارا اختر کا ستارہ گردش مین آیا ہاتھ سے کوکب کے واصل جہنم ہوئی اب تو کوکب شیرانہ
لڑنے لگا اتنے عرصے مین مخفی رہا کائنات کے سحر تیار کرکے لایا چار تپلے سنہرے سپاہی وضع دار
آڑی پٹیان باندھے ہوے سنہری لباس جرأت اساس تیغے کھینچے ہوے جسکے ہاتھ مارا اسکے دو
ٹکڑے کیے ماہیان نے تپلیون کو اشارہ کیا ایک نے جھپٹ کر سنہرے تپلے پر کوکب کے ہاتھ مارا
اسنے ہنسکر کہا جان جہان یہ انقلاب فلکی ہمارے تمھارے مقابلہ شب کو ہونا چاہیے تم تو کنیزان
سامری ہو ہم غلام کوکب روشنضمیر وعدہ کرلو شب کو آکر لڑنا اس تپلی نے جھلاکر تیغہ مارا یہ مرد
سپاہی پھکیت بنکیت ہنستا جاتا ہے اسکے تیغے کو سپر پر کاٹتا افسوس کرکے ہاتھ مارا تپلی کے دو ٹکڑے
ہوے اب سبنے دیکھا چار تپلون نے قیامت برپا کردی کوکب پر سینہ سپر کیے ہوے جسپر جا پڑے
کسیکو اوجھڑ سپر کی لگا دی کبھی تیغۂ ہلالی چمکایا دونون تپلیان باقیماندہ تخت سے کود دین کہا
نانی اماں جان بچاؤ بھاگ جاؤ ہم بھی جاتے ہین ایک انجمن سے تڑپکر بلند ہوئی تپلے پر کوکب کے
سایہ ڈالا ہنسکر سحر کیا وہ پتلہ جلنے لگا دوسرے نے اچک کر ٹانگ لی کہا او بے حیا
کہان جاتی ہے غضب کیا میرے بھائی کو مارا یہ کہکے دونون ٹانگین پکڑ کے اس پتلی کو

چیر ڈالا تیسری بھی کچھ لڑی ایک تپلے کے ہاتھ سے زخمی ہوئی پر پرواز پیدا کرکے بھاگی ماہیان نے
کہا بی بی کہان جاتی ہو اُسنے آواز دی ہم تیری رفاقت سے باز آئے کسی ویرانے مین بسر کرینگے آبادی پسند
نہین گوشۂ عافیت مین مزا ہی چار بہنین ہماری قتل ہوئین اُنکا خون تیری گردن پر سوار ہی جاکر تیرے
دھگڑے افراسیاب کو خبر دیوین ایسی باتین کرتی ہوئی وہ تپلی جست کرکے بلند ہوئی آسمان مین
ڈوبی کوکب نے کہا ارے یہ کہان جاتی ہی ایک تپلے سے نگاہ ملاکر کہا ای سہیل صف شکن یہ جانے نپائے
آخر کو یہ فساد برپا کریگی سہیل صف شکن نے دست بستہ عرض کی ابھی غلام خودسر کا سر لاتا ہی
اُسکے تعاقب مین جاتا ہی۔ یہ کہکے تڑپا تعاقب مین تپلی کے چلا آگے آگے وہ تپلی جاتی ہی عقب مین یہ نعرہ
کرتا ہوا جاتا ہی ستم سہیل صف شکن نمکخوار کوکب تیغزن تپلا تو تپلی کے تعاقب مین جاتا ہی اسکا ذکر
تحریر کرونگا یہان دو تپلے کوکب کے ساتھ باقی رہگئے دونون نے تہلکہ ڈالدیا جدھر کوکب نے اشارہ کیا صف
پر جاپڑے تاک کر افسر کو مارا ملازمان ماہیان بھاگنے پھرتے ہین ساحر ہیبت سے نرہ کوکب کے منھ کے بھل زمین پر
گرتے ہین کوکب شیرانہ بیشۂ کارزار مین لڑرہاہے دریاے خون مین نہایا ہوا زمین متزلزل متحرک
جب ماہیان نے دیکھا کہ فوج پامال ہوئی کوکب نہین رُکتا تخت سے گھبراکر کودی یکہ و تنہا طرف باغ ظلمات
کے بھاگی خواجہ مصروف جنگ ہین دریاے عیاری کے نہنگ ہین کوکب نے پلٹ کر کہا خواجہ میرا رکنا
مناسب نہین ہی تعاقب مین ماہیان کے جاتا ہون باغ ظلمات پر بڑے جماؤ ہین طائر سحر نے
مجھکو خبر دی تھی اب تم خواجہ میرے تعاقب مین نہ آنا وہان لاکھون ساحر ہین عمرو نے کہا بھائی
ہمزاد بھی کہین ساتھ چھوڑتا ہی بسم اللہ پڑھو حقیقت مین فوج وہان بہت ہی زبانی اختر کی سُنا تھا
چار سَو افسران فوج سترہ لاکھ کا لشکر بڑے بڑے ساحران خودسر گرد باغ کے فروکش ہین بعد
اسکے کوکب نے کہا خواجہ تمنے اکثر فرمایا ہے دل کو اسی قول پر تقویت ہی مصرعہ دشمن اگر قویست نگہبان
قوی ترست ۔ اس شعر پر دلکو اطمینان ہی تمہارا سراسر احسان ہی شعر مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود ۔ یہ کہکر کوکب نے دونون پانون زمین پر مارے تعاقب ماہیان زمردپوش
مین چلا دونون تپلے بھی غرق زمین ہوئے ماہیان باغ ظلمات مین آکر پہونچی چار سو افسر جمع
ہین کہا صاحبو جلد فوج تیار کرو فوج مین قرنا ہو کوکب میرے تعاقب مین آتا ہی کنیزان سامری
نے وقت پر دغا دی غلامان کوکب نے بڑے بڑے کمال کیے بارہ ہزار ساحر انھین کی تلوار سے مارے گئے

یہ کلمہ مُنھ سے نکلا تھا ساحرون نے نفیرِ سحر بجائی سترہ لاکھ فوج تیار ہوئی حربہائے سحر ہاتھ مین لیکر باغ
ظلمات کو پشت پر لیا پرے جم گئے نوحہ کر رہے ہین کیا مجال کہ کوکب اب یہان آسکے اگر آئیگا بڑی
ذلت اُٹھائیگا ماہیان بیچ باغ مین ٹہل رہی ہو کہ دروازے پر ہنگامہ ہوا ماہیان جھپٹ کر دروازے
پر آئی کوکب بصد جوش وخروش آپڑا ہمہ تن چشم بنا ہوا تیر و شمشیر سے تمام جسم چھنا ہوا کچھ پروا نہین اُسی
شوکت سے جنگ کر رہا ہو صفون کو درہم و برہم کرتا ہوا چلا ساحران غدار روک رہے ہین کوکب نے دونون
تیلون کی جانب دیکھا ایک سے کہا اب مین پیدل نہین لڑ سکتا مرکب حاضر کر تیلہ بہت خوب کہکر پیچھے ہٹا نخلستان
صحرا مین غائب ہوا چشم زدن مین دیکھا وہی تیلہ بطور سائیس ایک مرکب نفیس کی باگ ڈور تھامے ہوئے ساز و
یراق سے مرکب آراستہ مثل ماہ نو کندھا کیے ہوئے کوہ سرین کوہ کفل چارون سم مثل گردہ کُمیر خوشنمی
بشکل غنچۂ گل دونون کنوتیان پیکانِ تیر سُرعت مین مہرِ منیر نظم مصنف در صفت مرکب

قلم وصفِ توسن رقم کیا کرون	کہ شبدیزِ خامہ کا پا لنگ ہے	ملا ہے عجب رنگ مشکین اُسے
اسی سے لقب اسکا شبرنگ ہے	تڑپتا ہے میدان مین سیماب دار	صبا نام رکھون تو یہ ننگ ہے
ہر اک نعل ہے نیمچہ بیمثال	قدم با قدم مائل جنگ ہے	قدم کی روانی کو دریا لکھون
وہ کوہِ گران ہے یہ پاسنگ ہے	نہ کاوے کا محتاج ہو کس طرح	کہ وسعت جہان کی بہت تنگ ہے
شبدیزِ فکر بھول گیا ڈھنگ چال کا	ہے باگ کہکشان کی دہانہ ہلال کا	سائیس خوش تقریر نے آواز دی

اے شہنشاہ مرکب حاضر ہے کوکب جست کرکے پشت مرکب پر سوار ہوا گھوڑا اڑا دیے بھرنیلا گا فوج
کو مثل سبزہ پامال کرنے لگا تیلے نے زین پوش تھام لیا نیمچہ کھینچکر لڑنے لگا کوکب مرکب کو مہمیز کر رہا ہے جس
صف پر جا پڑا درہم و برہم کر دیا دونون تیلے بصد شد و مد اپنے آقا کی مدد کر رہے ہین جو قریب آیا جھپٹ
کے ہاتھ مار دیا کسیکو چیر کر پھینکدیا سر و سینہ زخمی کچھ پروا نہین شراٹے خون کے اُڑ رہے ہین دونون دلیر
مُنھ جنگ سے نہین پھیرتے کبھی دو قدم گھوڑے سے آگے بڑھ جاتے ہین کبھی مثل شیر پشت پر آکر پیشانی
کُٹتے ہین کبھی خم ہو کر کمان بنگئے کبھی مثل تیر دل دوز اُڑ کر فوج پر جا پڑے ہزارون بیچارے افسرون کا
ستھراو کر دیا میدانِ باغ لاشون سے بھر دیا ماہیان نے ایسے ایسے سحر کیے ہر مرتبہ مرکب کوکب کا
بد لگامیان کرتا ہے زمین تپ رہی ہے مگر آتش شعلہ مزاج کسی مقام پر نہین رُکتا دو کلمہ حال افراسیاب
خانہ خراب تحریر ہوتے ہین جسوقت سحر رضوان جادو کو قتل کر کے آیا حیرت نے تمام کیفیت بیان کی

باغ سیب مین بیٹھا بلبلا رہا ہو کو کب میرے ہاتھ سے بچ گیا ای ملکہ حیرت ساربان زادہ اسکے ساتھ ہی
ایسی قطع بنا کر آتا ہو خوانخواہ طبیعت کو دھوکا ہوتا ہو کچھ پردہ ظلمات کی خبر نہین معلوم ہوئی دربند
ششم و ہفتم پر بڑے بڑے ساحران زبردست مقرر ہین کو کب کو قدم نہ بڑھانے دینگے ضرور گرفتار کر لینگے
حیرت جادو کہہ رہی ہو ای شہنشاہ کل نجومی نے حکم لگایا ہو کہ کوئی رکن طلسم اعظم گرا چاہتا ہو مین نے کہا رکن کا نام
بتا اس نے کہا عرض کرونگا افراسیاب نے کہا نجومی سراسر جھوٹے ہین رکن اعظم طلسم مابدولت ہین کسکی
لیاقت ہو کہ مابدولت پر دست انداز ہو جستجو کرتے کرتے ہم اہیان اسا مر جائینگے لوح کا نشان نپائینگے
سب لڑائیان بیکار ہین اگر میرا جی چاہے نہ فرد ان ایسے ایسے مقام ہین کہ وہان جا کر بیٹھ رہون کو کب
و نور افشان و لاچین قصد کرین تو وہان نہ پہنچ سکین بدون لوح کوئی کیا کر سکتا ہو شہنشاہ
تو مین کبھی دلسے مطیع نہوا ہونگا اور اسیکے ہاتھ سے طلسم کشا مارا جائیگا وہ کیونکر گوارا کریگا کہ لاچین کی
نیابت کرون محکوم بنکر رہون جسدن پہلو پائیگا صاف نکل آئیگا یہ بھی خوب دلکو یقین ہو کہ وہ جسدن لشکر
لاچین سے نکلیگا ایسا کوئی کار بزرگ سرزد ہوگا کہ لاچین وغیرہ سر نہ اٹھا سکینگے دفع کرنے مین
اسکے مکر کے زبان نہ ہلا سکینگے حیرت نے کہا شہنشاہ ہفتہ عشرہ گزرا آپنے کیسی برے خبر ملکہ ماہیان
نہین بھیجا فرمائین گی ایسے وقت مین چشم پوشی کی ہماری خبر نہ لی افراسیاب نے پلٹ کر ایک ساحر کو حکم دیا کہ
جلد باغ ظلمات مین جاؤ ملکہ عالم کی مفصل خبر لاؤ عرض کرنا شہنشاہ نے فرمایا ہو اگر حکم ہو مین بھی آپکے پاس
آؤن اب کو کب سے دربار پر مصروف جنگ ہو سب خبر مفصل لانا ساحر اٹھا چاہتا ہو کہ جائے کہ آسمان پر
برق چمکی آواز آئی شہنشاہ طلسم ہوشربا کی دہائی ہو میری مدد کیجیے سامری جمشید نے انقلاب کیا ہم لوگون
پر یہ مصیبت ہوشربا ایسے طلسم مین یہ آفت سب نے سر اٹھا کر دیکھا ایک سنہری پتلی دریائی خون مین نہائی
ہوئی سر رخسار مضطر و بیقرار چیختی چلاتی ہوئی آکر صحن باغ مین گری افراسیاب نے کہا کیون بی بی خیر تو
ہو سب ملازمان افراسیاب کھڑے ہو گئے صرف اتنا لفظ زبان سے پتلی کے نکلا کہ کو کب آ گیا اختر قتل
ہو گئی مین خبر دینے آئی ہون یہ کہکر طرف افراسیاب کے جھپٹی کہ دوسری برق آسمان سے چمکی سب نے دیکھا
ایک پتلا سنہرا لباس پہنے ہوئے بپا ہی و ضع خون کی چھینٹین جسم پہ پڑی ہوئین تیغچہ ہلالی علم خود
تیزدم جھپٹے کودا قریب پتلی کے پہونچا پتلی نے کہا شہنشاہ بچائیے پتلا تو برق جہندہ بنکر گرا
تھا مثل ملک الموت پتلی کے سر پہ آیا پتلی نے پلٹ کر تیغچہ مارا پتلے نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا افراسیاب

ہان ہان کرتا ہی لوگ حیران ہین کہ کیا معرکہ ہے لیکن تپلہ مثل بلا کے تپلی سے لپٹ گیا سامنے افراسیاب کے
بوسہ لیا ہاتھ رکھدیا اُسنے چیخ ماری ع وائے برماد گرفتاری ما ٭ ای شہنشاہ میری آبرو جاتی ہی مجھکو بچایئے
افراسیاب جبتک اپنے مقام سے اُٹھے اُٹھے ہان ہان کی وہ کب مانتا ہی دونون پانون تپلی کے تھام کر
جھبرّ اٹا مارا چیر کر پھینکدیا نعرہ کیا منم سہیل صف شکن غلام شہنشاہ کوکب روشن ضمیر یہ حرامزادی
خبر دینے آئی تھی میدان کارزار سے جان بچا کر بھاگی حکم تھا شہنشاہ کا یہ بچنے نپائے افراسیاب تیغہ کھینچکر
دوڑا تپلے نے تڑپکر دونون پانون زمین پر مارے غرق زمین ہوا افراسیاب نے کہا ہاے نہین معلوم
نانی اماں پر کیا گذری مین راہ مین جاکر خبر لیتا ہون خبر بھی نہ سننے پایا تیغہ کھینچکر دونون پانون زمین مین مارے
افراسیاب بھی برابر غرق زمین ہوا آگے آگے تپلا بھاگا جاتا ہی پیچھے پیچھے افراسیاب لبعد قہر و عتاب
یہان حیرت نے دیکھا لاش تپلی کی جلی اُس خاک سے طایر ہفت رنگ پیدا ہوا زفیل بجاکر آواز دی افسوس
صد ہزار افسوس عمر طلسم ہوشربا تمام ہوئی نانی اماں پر قیامت برپا ہی یہ کہکر طایر بھی جلکر خاک ہوا
اہالیان باغ سیب تھرا گئے کہا ملکۂ عالم آپنے سُنا اس طایر نے ہوش اڑا دیے حیرت نے کہا ایسے
ایسے شعبدے ہوشربا مین بہت ہین بیچا جھوٹے جو چاہا بک دیا یہ کہکے حیرت بھی طاؤس پر سوار ہوئی
بارہ ہزار کنیزون کو ساتھ لیکر سمت باغ ظلمات چلی یہان کوکب لڑتا ہو قریب در باغ ظلمات پہونچا
جادوگرون نے خوف کوکب سے پھاٹک بند کر لیا اپنے نزدیک بندوبست کیا کوکب نے گرز گران سنگ آسمان
رنگ ہفت پہلو دست زبردست مین لیا جھپٹ کر پھاٹک پر مارا پھاٹک گرا کئی ہزار جادوگر دبے یکایک صحرا سے
غل و شور کی آواز آئی پلٹ کے کوکب نے دیکھا میرا تپلہ سہیل صف شکن نیمچہ ہاتھ مین بھاگا ہوا
آتا ہی وہین سے پکارتا ہوا ای شہنشاہ ہوشیار ہو جایئے افراسیاب آتا ہی تپلی کو مین نے باغ
سیب مین جاکر مارا کوکب کو پلک جھپکانے کی مہلت نہین شعلہ ہاے آتش مین چھپا ہوا بارش باران سحر
ہو رہی ہی کوکب اُس دریاے سحر کو جھیل رہا ہی اتنا تو دیکھا کہ تپلہ آواز دیکر چاہتا ہی صف ساحران پر گرے
کہ پشت سے نعرہ افراسیاب بلند ہوا تپلہ پلٹ پڑا افراسیاب پرواز کرنے لگا خوب چمک چمک کر بیچے
ملے افراسیاب نے سب وار خالی دیے آخر باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تپلہ بلا تکلف افراسیاب سے
لپٹ پڑا زرہ نوچ ڈالی ایک چکٹ ماری بوٹی افراسیاب کی کاٹ کر پھینکدی افراسیاب کے
مُنھ سے آہ نکل گئی شانے سے خون جاری ہوا افراسیاب نے اُس گھبراہٹ مین خون اپنا چلو مین

لیکر سر پر تیلے کے ڈال دیا مثل ہیمہ خشک جلنے لگا مرتے مرتے آواز دی شکر ہی پروردگار کا کہ نمک شہنشاہی سے ادا ہوا اپنے مالک پر فدا ہوا افراسیاب پتلے کو مار کر دریائے خون مین نہایا ہوا شانے سے خون بہ رہا ہے خاک زمین سے اُٹھا کر سحر پڑھا خاک کو شانے پر مل دیا زخم نے اندمال پایا تیغہ کھینچکر طرف کوکب کے چلا اب تو ماہیان بھی گھبرائی افراسیاب نے جھپٹ کر گولا مارا کوکب کا مرکب مارا گیا تیلے کی نشانہ تھا مگر سنبھالا ایک تیلہ بھی بڑی جانبازی حاضر ہی افراسیاب نے دوسرا گولا اُٹھایا کہ آسمان پر کہ ابر سفید چمکا دیکھا سب نے ملکہ حیرت مع بارہ ہزار جادوگر نمونکے آکر پہونچی جیسے ہی تخت لہرایا حیرت نے نعرہ کیا ای ملکہ عالم نہ گھبرا کنیز بھی آ پہونچی شہنشاہ بھی آگئے اب گھیر کر کوکب کو مار لو یہ کہکر سحر کرتی ہوئی چلی چاہتی ہی کہ تخت سے کود ون کہ آسمان پر ماہ تابان چرخ مارتا ہوا نمایان ہوا ظاہر ہونے سے اُس ماہ تابان کے تمام دشت و در روشن ہوگئے وہ ماہ کامل قریب سر کوکب آکر چرخ مارنے لگا اسکی ضو جو پڑی کئی ہزار جادوگر جلگئے حیرت نے جو اس چاند کو دیکھا جھولی سے نکالکر گولا مارا اچھلنے کی آواز ہوئی سب نے دیکھا ایک نامہ آہنی تھا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوا کئی ہزار جادوگر جلے پہلو سے نعرہ ہوا منم صفدر صف شکن ملکہ بران شمشیر زن نعرہ بران

منم دختر کوکب ذی وقار | منم صف شکن ذی حشم نامدار | قتال جوانمرد لشکر شکن
لقب گشت بران شمشیر زن

ہنس پر سوار حیرت کے لشکر پر جا پڑی اختر مروارید جوڑے سے نکالا پہلوے کو ساحر ونکے روکا اختر چلنے لگا جسپر کھینچ مارا سینے کو توڑ کر اسکے پار گذرا اختر جسپر پڑا اُسکا ستارہ گردش مین آیا ماہ کامل آسمان خوبی نیر تابان فلک محبوبی بران شمشیر زن مثل برق تڑپنے لگی گولا مارا حیرت کا تخت ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا یہ تخت سے جدا ہوئی بران نے جھپٹ کر دام جمشید مارا حیرت جال مین پھنسی مثل ماہی بے آب تڑپی افراسیاب نے دیکھا کہ حیرت کو بران اپنے جال مین گرفتار کیا چاہتی ہی لیکر نکل جاؤن حیرت تڑپکر کڑیان توڑ رہی ہی جال سے نکل نہین سکتی افراسیاب جھپٹا زوجہ کی حسرت دیکھکر بیقرار ہوگیا مثل شعلہ جوالہ کڑکا برق چمکائی دام سحر بند جاکر برق گری دام کے ٹکڑے ہوگئے حیرت چھوٹ کر گری اوپر سے بران نے ہلال زرین مارا سر حیرت کا زخمی ہوا تڑپکر زمین پر گری افراسیاب نے چاہا جھپٹ کر بران کو مارون کوکب نے نعرہ کیا او نامرد اُدھر کہان جاتا ہی یہ سنکر افراسیاب پلٹ پڑا کوکب افراسیاب سے گولا چلنے لگا ایک سمت سے ماہیان نے گولا مارا افراسیاب نے ترنج سحر پھینکا وہ تیلہ سنہرا جو ایک باقی ہی اُس نے دیکھا میرے آقا پر بڑی بلا نازل ہی بیچ مین اُن گولون کے جا کھڑا ہوا پشت پر گولا ماہیان کا لیا سر پر ترنج افراسیاب کا روکا مع جانباز کا سر پھٹ گیا مرتے مرتے آواز دی قربان شہنشاہ کوکب روشن ضمیر حق نمک سے ادا

ہوے خاک اُس تپلے کی جلکر اُڑی کئی ہزار جادوگر نابینا ہو گئے افراسیاب حیران ہے کہ کیا غضب کے
جانباز لایا تھا جنھوں نے مرتے مرتے یہ آفت برپا کی خود جب افراسیاب نے کئی سحر کیے تب اُس غبار کی
تاثیر سے نجات ملی اب ماہیان و افراسیاب دونوں ملکر کوکب پر سحر کرنے لگے کوکب دونوں کو جواب دیتا ہے دونوں کامل
واکمل وہ رکن طلسم ہوشربا یہ ساحر یکتا آخر کوکب نے زخم کھائے ماہیان نے آواز دی اے افراسیاب میں کوکب کا سحر
روکتی ہوں تو بڑھکر سر کاٹ لے یہ کہکر ایک ترنج مارا کوکب نے وہ ترنج کاٹا ترنج سے دھواں نکلا دھوئیں نے کوکب کو
گھیر لیا ماہیان نے تو سحر کی بوچھار کردی افراسیاب تیغ کھینچکر طرف کوکب کے چلا اُسوقت کوکب کی بیکسی اور
بے بسی دیکھکر بتران کو تاب نہ باقی رہی جھپٹ کر سینہ سپر کیا کئی گولے افراسیاب پر مارے اتنی جو مہلت کوکب
نے پائی بجائے بتان سحر ماہیان سے چمک کر نکلا آفتاب بنکر کڑکا افراسیاب نے جو دیکھا کہ ضو نے آفتاب کی
قیامت برپا کی حرارت سے ہزاروں ساحر جل گئے شعاعیں گر رہی ہیں ایک زنجیر طلائی ہے جسپر پڑی اُسکو جلا دیا
کبھی ظاہر ہوتا ہے تلواریں چمکیں افراسیاب سمجھا کہ یہ سحر کوکب ہے آفتاب بنکر کڑکا ہے افراسیاب جست کرکے
بلند ہوا بتران و حیرت و ماہیان دیکھ رہے ہیں کہ آفتاب کڑک رہا تھا کہ ایک طرف سے ایک عقرب سیاہ
ڈنک ہلاتا ہوا ظاہر ہوا مثل مشہور ہے شعر نیش عقرب نہ از پئے کین است ٭ مقتضائے طبیعتش این است ٭ وہ بچھو
دہن مثل غار بلا کھولے ہوے قریب آفتاب پہونچا گوشۂ آفتاب کو دہن میں لیا ڈنک کو جنبش دیکر آفتاب پر مارا چھناکے
کی آواز ہوئی چہارم آفتاب سیاہ ہو گیا گویا آفتاب برج عقرب میں آیا گہن کی کیفیت ہے دوسرا ڈنک مارا نصف
آفتاب سیاہ ہوا تیسرے ڈنک میں چھناٹا ہوتے ہی بالکل سیاہ ہو گیا چھناٹا دیکر ٹوٹا ٹکڑے نیر اعظم کے زمین میں
گرے رہی تابہ آہنی تھا بارہ ہزار جادوگر جلے کوکب بھی گوشہ سے ظاہر ہوا نعرہ کرتا ہوا پسینے پسینے چہرے کا رنگ
متغیر سر پر زخم زخم سے خون بہتا ہوا چہرہ گلنار تیغ برق آب قبضہ میں وہ عقرب بھی غائب ہوا
ببولے باغ سے سناٹا ہوا آواز آئی منم افراسیاب جادو کوکب و افراسیاب کے سحر و نے عجائب و غرائب پیدا ہو رہے
ہیں کوکب نے قصر بنایا افراسیاب نے گولے مار کر مٹایا افراسیاب نے دریا جاری کیا کوکب نہنگ بنکر اُس دریا میں
گرا دریا کو خشک کیا افراسیاب نے سحر سے شیر پیدا کیے کوکب نے گولے مار کر سب کے سر پھاڑے کوکب نے سحر سے
اژدہا بنایا اژدہا قالب آتشین چھوڑتا ہوا طرف افراسیاب کے چلا چاہا دم میں کھینچ لوں افراسیاب بل
کرتا ہوا بڑھا آواز دی او کوکب یہ کیا زہر اگلا ایسے ایسے سحر میرے غلام کرتے ہیں میں انسے کب ڈرتا ہوں یہ
کہکے افراسیاب نے کلو میں ہاتھ ڈالکر اژدر کو چیر ڈالا اندھیرا چھا گیا باغ تمام آتش بہار ہو رہا ہے نرگس شعلہ بصد

حسرت نگران سوسن صد زبان مبہوت لب پر مہر سکوت سرو چمن پا بگل ہنگامہ گریہ وزاری عنادل
قمریونکی حق سرہ موقوف فاختہ قلندر مشرب صدائے کوکو دینے مین مصروف پتے کف افسوس مل رہے
ہین نخل چمن شاخون سے سر پیٹتے ہین عروسان لرزہ زن جوانان گلزار مضطر و بیقرار نرگس کی
آنکھین پتھرا گئین آئینہ ہای نہر پر حیرانی چشم حباب سے ظاہر پریشانی موج کا خنجر چل رہا ہی تمام باغ
ظلمات برباد ہوا ساحرون کے سحر سے پامال ہوگیا موج ہوائی جوانان چمن کے گلے کاٹے ساکنان گلستان
پر ہجوم لشکر رنج والم ہر نخل نخل ماتم افراسیاب کوکب کے سحر نے تو زمین ہلا دی دونون شاہان طلسم
عجائب وغرائب ظاہر ہو رہے ہین حیرت افراسیاب ماہیان تین طرف سے کوکب پر حربہ ہاے سحر
کر رہے ہین کوکب سبکے حربے روکتا ہی بران شمشیر زن باپ کیواسطے بیقرار ہر قرینہ سینہ سپر کر دیتی ہی
حیرت کے وار اپنے سر پر لیتی ہی اختر چمکاتی پھرتی ہی جسپر اختر مار دیا سر پھٹ گیا کبھی شعلے بلند
کیے ملازمان ماہیان کو جلایا استادان سخنور اب اس داستان شوکت بیان کو بعد جانبازی تحریر
سحر سازی یون صفحات قرطاس پر تحریر فرماتے ہین تین پہر کامل باغ ظلمات مین یہ ہنگامہ سحر ساحری
بلند رہا پہر دن پچھلا باقی ہی طائر سر پیٹ رہے ہین آفتاب برنگ زرد لرزان وترسان نجوم سحر افراسیاب
و کوکب کا شانہ مغرب مین مخفی ہوا چاہتا ہی افراسیاب جب سب طرح سحر کرکے عاجز ہوا دیکھا آج کوکب
درجہ کمال طلسمیت دکھلا رہا ہی پتلے تو مارے گئے بران نے انتہا کی جرأت کی خوب شوکت دکھائی
افراسیاب نے کچھ ماہیان سے کہا ماہیان نے سر ہلایا دونون نے بلکہ سحر کیے حیرت نے بھی
اپنے خون مین گولا تر کرکے مارا تینون ساحران زبردست نے تین طرف سے للکارا حیرت کا
گولا پیشانی پر پڑا وہ تو پھٹ کر گرا کوکب نے اف کر دی گولا جلکر خاک ہوگیا بلکہ کئی کنیزان حیرت
جلین افراسیاب نے جو ترنج کھینچ مارا وہ ٹوٹا ایک برج خاکی پیدا ہوا کوکب برج خاکی مین چھپا
خاموش ہو کر کھڑا ہوا افراسیاب تیغہ پکڑ کے دوڑا ماہیان نے کہا اے افراسیاب مین نے
کوکب کو مبہوت کر دیا بڑی رسوائی ہے جو اب بھی قتل نہ کر سکے گا ایسے مقام پر کوکب لڑ رہا ہے
زخمون مین بھی چور ہو چکا ہی اب مہلت نہ دے افراسیاب چلا ملحوظ خاطر رہے افراسیاب تیغ بکف
جاتا ہی ماہیان ماش کے دانے پھینک رہی ہی یہ کیا جو فروش گندم نما نہ خود باز رہتی ہی نہ افراسیاب کو
روکتی ہی ترکیب قتل کوکب کر رہی ہی دانہ زدن اسے مدد چاہتی ہی اب کوکب حیران و پریشان بران برج

خاکی مین نہ جا سکی دور سے اختر چمکا رہی ہے قضائے کار کوکب نے بدحواسی مین منھ طرف آسمان کے اٹھایا پکار اٹھا اے خالق لیل و نہار اے میرے پروردگار دشمنون کے ہاتھ سے بچائے قطعہ

شاہا ز کرم بر من درویش نگر
بر حال من خستہ دلریش نگر
ہر چند نیم لائق بخشایش تو
بر من منگر بر کرم خویش نگر

فوراً تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا آسمان پر سناٹا ہوا افراسیاب و ماہیان نے دیکھا ملکہ آفات چہار دست بدمست تخت اڑائے ہوئے آتی ہے آواز دی او بدمست کوکب کو حلوہ سمجھ لیا اس تلوار سے نہ مارا جائیگا بڑا دھوکا کھائیگا چالیس برس فکر کرکے یہ گولا تیار کیا ہے اسکو یہ کہکے آفات نے دور ہی سے گولا پھینکا سب نے دیکھا ایک گولا فولادی اسیر سیندور کے ٹیکے افراسیاب نے جست کرکے گولا روکا آفات نے آواز دی وہ مارا ہان کوکب لینا منہ ہر بردشت عیاری ننگ بحر طراری آفتاب عالمتاب آسمان خنجر گذاری رفیق قدیم نلزلہ قاف ثانی سلیمان تخت زبرجدی پہ سوار ہوتے گلیم اوڑھکر غائب ہوئے گولا جیسے ہی افراسیاب نے ہاتھ مین لیا پھٹا دھوان اسمین سے نکلا افراسیاب لے کہکر لڑکھڑایا گرکر بیہوش ہوا ماہیان ہائے میرا بچہ کہکر دوڑی کوکب نے برج خاکی کو توڑا چمک کے نکلا افراسیاب پر چاہا تیغہ مارون حیرت سر پیٹنے لگی اے لوگو دوڑو مجھکو بیوہ کرتا ہے میرا شوہر بیوجہ مرتا ہے ماہیان کو تاب نہ آئی ہر چند کہ زمین شق ہوئی دو پتلے فولادی نکلے افراسیاب کو گود مین لیے غرق زمین ہوئے ماہیان قریب آگئی کوکب کو نیمچہ مارا کوکب نے تلوار کو تلوار پر لگا نیمچہ الجھا دے سے ہاتھ نکالا مٹھی سے ایک طائر چھوڑا اس طائر نے ماہیان کے ہوش اڑائے پانچ بغل مضمحل رنگ رو متغیر دمتحیر ارے کرتی ہے اپنے مقام سے ہٹ نہین سکتی تیغہ برق تاب کوکب نامدار تڑپ کر سر پر ماہیان کے گرا اس حال مین بھی کئی سپرین لوہے کی سر پر ماہیان کے لڑائین کئی طایر کڑک کے گرے طایرون کے گلے کٹے ابر پارے سپر کے ٹکڑے اڑگئے تیغہ سر پر ماہیان کے پڑا سر کلے جبڑے کو کاٹتا زمین مین آکر تلوار نے بوسہ دیا کوکب نے آواز دی وہ مارا پہلو سے آواز آئی اے برادر کیا کہنا قطعہ

تیغ وہ تیغ جسے دیکھکے حاسد کٹجا مین
ڈر گئی پیکر دشمن یہ اگر یہ اک بار
وار چلنے کی تو نوبت بھی نہوا بر دوار
واہ رے کاٹ کہ چو رنگ عناصر کو کیا
برش تیغ کی تعریف نہین ہوسکتی
ایک ایک جز کے برابر سے ہو حصے چار

کوکب نے پلٹ کر دیکھا خواجہ عمرو نامدار شادان و فرحان کھڑے ہوئے جرأت کوکب کی تعریف کررہے ہین حیرت تو مرتے ہی ماہیان زمرد پوش کے بھاگی یہ بھی اسنے دیکھا کہ افراسیاب

کو دیو پتلے فولادی لے گئے طرف باغ سیب کے روتے پیٹتے نکل گئے ملکہ برّان شمشیر زن
انتہا کی زخمدار تھی شدت زخم سے زمین پر گر کر بیہوش ہوگئی یہ ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے یہ مقام
سرحد پردۂ ظلمات ہر پردۂ ظلمات کی داستانین عرض کرونگا ماہیان اپنے سحر کے زور مین اس
باغ مین آکے بسی اجل قریب آچکی تھی ورنہ پردۂ ظلمات کا راستہ بند ہر کوئی وہان جا نہین سکتا
انشاء اللہ وقت پر تحریر کرونگا نہایت مقام سخت صعب ہے بہر نوع اب اہالیان باغ بدحواس ہوئے آندھی
سیاہ اُٹھی ہزارہا طایر سر پیٹتا ہوا اُڑا اہا ہے ملکہ عالم کی صدائین بلند ہوئین ہزارہا طایر اوڑے جلکر گرے
صدہا طرف پردۂ ظلمات کے گئے بہت سے لاش پر ماہیان کی پرون سے سر پیٹ رہے ہین صدائے ہیہات
ملبند آندھی چل رہی ہے دیوارین باغ کی گر پڑین صدہا پر چلارہے ہین بعد عرصہ دراز آواز
آئی کشتی مرا نام مین ملکہ ماہیان زمرد پوش رکن طلسم ہوشربا بود افسوس مردیم و جان دادیم بمطلب
خود نرسیدیم ایک طاؤس ہفت رنگ پیدا ہوا وہ صدائے ہیہات و افسوس دیتا ہوا سمت باغ سیب کے
چلا بیان جو قتل سے جادوگر بچے تھے وہ آکر کوکب کے قدمون پر گرے مطیع اسلام ہوئے کوکب نے ہاتھ
روکا برّان کو اُٹھا کر ہوادار پر سوار کیا خواجہ عمرو کوکب کے ساتھ تخت پر سوار ہوئے
اہالیان باغ ستر ہزار ساحران غدار مطیعان تازہ نوبت نقارے بجتے ہوئے ساتھ بیان خورشید
روشن رائے وغیرہ وزیران و مشیران کوکب نے طیاری کی تھی کہ چلکر اپنے شہنشاہ کے ساتھ
شریک ہون کہ طایران سحر نے آکر خبر دی مبارک ہو شہنشاہ بفتح و فیروزی تشریف لاتے ہین
راہ مین آکر وزرا امرا ملے کوکب نے آکر قصر جمشیدی مین داخلہ کیا کوکب کی زخم دوزی ہوئی ملکہ
برّان شمشیر زن کا عجب حال تھا کوکب اور خواجہ نے بیٹھکر ٹانکے دیئے اس فتح کی بڑی خوشی
ہوئی کوکب نے روشنی کا حکم دیا طلسم نور افشان مین ہر خرد و کلان مصروف عیش و نشاط
خواجہ عمرو نے خورشید روشن رائے سے پوچھا کچھ ہمارے لشکر کی بھی خبر دریافت ہوئی کہ لشکر
مہرخ دلاچین ایک جا ہوا یا نہین خورشید روشن رائے نے عرض کی کہ غلام نے خبر پائی تھی دونون
لشکرون پر افتاد پڑی لشکر مہرخ سے ملکہ مہ جبین الماس پوش و مخمور و بہار غائب
ہوئین نشان نہین ملتا اور لشکر اسد مین یہ آفت برپا ہوئی شہنشاہ لاچین کو کوئی گرفتار
کرکے لیگیا ہے پھر مفصل احوال نہین معلوم ہوا یہ سنکر خواجہ گھبرائے کہا مین جاکر پہلے لشکر

مہرخ کی خبر دون یہ سب ایک مقام پر ہو جائین تو پھر دلکو تسکین ہو کوکب نے خواجہ کو بہت بھاری خلعت دیا تحفہ جات طلسمی نور افشان نے پیش کیے خواجہ خوشی خوشی طرف لشکر مہرخ کے چلے کوکب مصروف عیش و نشاط ہین انکے ذکر و قت پر تحریر یہ ہون گے

دو کلمۂ داستان حیرت بیان لشکر ظفر اثر ملکہ مہرخ و آمد ملک جہاندار شاہ بادشاہ بیابان گلریز کہ جسکا سردار معمار قدرت عرصۂ دراز سے شریک لشکر مہرخ ہو چکا ہی ہر چہار جلد مین داستان ہای معمار موجود ہین مقابلہ لشکر مہرخ سے و تباہی لشکر مہرخ و عیاری خواجہ عمرو و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامۂ مصنف

ای ساقی سیمبر پری دش
ساغر سے نگاہ بھی لڑی ہے
کیون دیر ہے ساقی قدح نوش
رندونکا ہے جنگ کا ارادہ
اس جنگ مین بندوبست ہو جائے
سکہ مرے نام پر پڑے گا
نقارۂ جنگ بج رہے ہین
دشمن کی ہے فوج پر تباہی
عبرت کی جگہ ہے دہر فانی
اس نخل مین پھول ہے نہ پھل ہے
بے برگ حیات کا شجر ہے
گردش سے ہین مہر و ماہ بھی دنگ

دے جام کہ آتے ہین مجھے غش
مستان الست کی دعا لے
کر دے مئی جنگ سے ہم آغوش
کیا رند کو خوف محتسب کا
ڈر ہے نہ کہین شکست ہو جائے
ہر دم ہی ہواے جنگ سر مین
بادل گویا گرج رہے ہین
کڑکیت یہ کہہ رہے ہین کڑکے
رستم کی ہے جنگ اب کہانی
جمشید کا جام اب کدہر ہے
مرنا اس نخل کا ثمر ہے

اک جام کی جستجو بڑی ہے
ساقی مئی جنگ سے چھکا دے
کھنچ جاے حسام موج بادہ
مستونکی ہے جنگ بھی تماشا
جھنڈا تحریر کا گڑے گا
میدان نبرد ہے نظر مین
آمادۂ رزم ہین سپاہی
ہان نام کرو جہان مین لڑکے
ہشیار کہ آمد اجل ہے
باقی نہ غرور ہے نہ سر ہے
روشن ہین قمر جہان کے نیرنگ

چہرہ سر فروشان معرکہ تحریر و تقریر وصف کنان عساکر تسطیر دلپذیر منازل جنگ جدال کو بہ سرفروشی طے کرتے ہین شعر رستم تیغ زبان معرکہ آرائی ہے ۔ جنگ سر ہونیکی تدبیر نکل آئی ہی ✤ ملکہ مہرخ نامور مع لشکر صحرا لے سبزہ زار مین فروکش ہین بڑے مہ جبین و بہار و مخمور نہایت مضطر ہین عیار بھی آجکل لشکر مین نہین ہین چالاک کا نشان نہین ملتا خواجہ کی خبر سنیے کہ پاس کوکب روشن ضمیر کے ہین حیران و پریشان ہین کہ چرند و پرند دوڑے

ہوے آئے بعد دعا کے عرض کی ای ملکہ عالم بڑا غضب ہوا ملک جہاندار شاہ بادشاہ بیابان
گلریز افسر معمار قدرت بصد صولت و شوکت بارہ لاکھ فوج لیکر آتا ہے یہ سنکر معمار قدرت
گھبرا گیا کہا ملکہ بڑا غضب ہوا ملک جہاندار شاہ بڑا زبردست ہی مین میدان جنگ مین برج بنا
سکتا ہون وہ تھوڑے عرصے مین خاص میدان کارزار ہی مین قلعہ تیار کرتا ہے جب قلعہ سے
توپین چلین کس کا دل گردہ ہے کہ توپون کے وار کو روکے لشکر حریف کو چشم زدن مین تباہ و برباد کر دیتا
ہی ملکہ مہرخ نے فرمایا صورت زوال تو ظاہر ہے ملکہ مہ جبین کو صرصر چرا لے گئی خبر نہین کہ کہان
قید کیا مخمور بہار کا نشان نہین ملتا ہمارے افسر عالیو قار اسد نامدار ہمسے منزلون دور ہین مین
بدنصیب انتظام کرنے کو رہگئی خواجہ عمرو نے بھی ہماری خبر نہ لی معمار و باغبان نے عرض کی غلامان
جانباز حاضر ہین انشاء اللہ اُس سے مقابلہ کرینگے اب تو وہ بیابان گلریز سے نکل آیا
ہی اُسکے ملک مین جانا مشکل تھا یہ ذکر ہو رہا ہی کہ نوبت نقارے کی آواز آئی دمین تھرائی ملکہ
مہرخ وغیرہ باہر آئین دیکھا بڑے کر و فر سے جہاندار شاہ تخت پر سوار نیشت پر بارہ لاکھ ساحران
غدار ہر خرد و کلان از پیر تا جوان دریاے سحر مین غوطہ مارے ہوے جہاندار شاہ نے جو دوسی معمار
کو پہلوے مہرخ مین دیکھا جل گیا سرداروں سے کہتا ہے یارو اس معمار نے بناے قصر بغض و
عداوت ڈالی وزیر میرے قتل ہوے پہلے اسی کو قتل کرونگا میرا ملازم ہوکر شریک مہرخ ہوا
غصہ کرتا ہوا تخت پر آکر بیٹھا شراب خواری کر رہا ہے جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا حکم دیا
طبل جنگی بجے اُسی وقت طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے خبرین لیکر حاضر خدمت مہرخ ہوے
دعاے جان درازی دی شعر دولت قرین حضرت صدر زمانہ باد ٭ اقبال را مقام بران آستانہ باد
حضور جہاندار شاہ نے طبل جنگی بجوایا ایک میدان مین خشت ہاے گلی تیار کر کے
رکھی ہین اُنپر سحر کر رہا ہے معمار نے کہا غضب ہوا قلعہ بناتا ہی ملکہ مہرخ نے حکم دیا
جو کچھ حکم ہوگا سمجھا جائیگا پروردگار دشمن کے ہاتھ سے بچائیگا بہ تائید رب اکبر ہمارے لشکر
مین طبل جنگی بجے یہان بھی نقارۂ رزمی گڑگڑایا سب سے زیادہ معمار کو تردد ہے یہ بھی بارگاہ سے نکلا
برج سحر تیار کیا توپین اس مین لگائین گولہ انداز درست کیے رات بھر اسی تدبیر مین رہا
باغبان سرخ مو وغیرہ ہمدم خیالون مین داخل ہین دونون لشکرون مین رات بھر تیاری رہی

رہیں بوقت سحر مہر انور لشکر شعاع وضیاء ہمراہ لیکر کاشانہ مشرق سے برآمد ہوا شہنشاہ ماہ تابان
ہزیمت خوردہ قلعہ مغرب میں گیا فوج ثابت و سیارگان کو شکست ہوئی فوج ظلمات پست ہوئی
ضیاء مہر انور نے تمام عالم کو روشن کیا معمار و باغبان وغیرہ کل سردار مضطر و بیقرار در دولت
مہرخ نامدار پر حاضر ہوئے ملکہ مہرخ لباس شہنشاہی سے آراستہ ہوکر باہر تشریف لائین دیکھا سب
سردار جلو خانے مین حاضر ہین معمار نے بڑھکر پایۂ تخت پر ہاتھ رکھا ایک جانب باغبان قدرت
اس جاہ و حشم سے مع لشکر ظفر اثر میدان کارزار مین تشریف لائین اب جو نگاہ اٹھاکر دیکھا میدان
کارزار مین ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ اوسپر توپین لگی ہوئین گولہ انداز برق انداز سنگ انداز دربان
بیٹھے ہوئے ٹہل رہے ہین ماتا منتوالا انبل کے کرڑھا وکرڑک کے پوے قلعہ پر سب سامان موجود ہین
نشان کھلے ہوئے ہوا مین اڑ رہے ہین صاف ظاہر ہے کہ اژدہا منھ پھیلائے ہوئے ہے خندق
مین بجائے آب شعلہ ہائے آتش بھڑک رہے ہین جہاندار شاہ تخت پر سوار لیشت بر فوج
ساحران غدار بڑے کر و فر سے آتا ہے ایک عجائب وغرائب یہ دیکھا کہ قلعہ کو بھی جنبش ہے قصر
کو بھی رہروی کی کوشش ہے یعنے بہلوئے لشکر جہاندار شاہ پر جس قدر فوج بڑھتی ہے
اسیقدر قلعہ بھی بڑھا آتا ہے ایک ایک گولہ انداز سرکشی دکھاتا ہے معمار نے کہا اے ملکہ غضب
ہوا شب بھر کی مشقت مین اوسنے یہ قلعہ بنایا ہے خدا لشکر کو اس آتشباری سے بچائے اسی
قلعہ سے جہاندار شاہ کام لیتا ہے لشکر پر دشمن کے آگ برسا دیتا ہے ملکہ مہرخ نے فرمایا مصرع
ہر چہ رود بر سرم آنچہ پسندی رواست ؛ جو مرضی معبود کی ہماری تقدیر مین یہ نہ تھا کہ لشکر سے
اپنے آقائے نامدار کے ملتے تا بہ دریائے نیل پہونچتے لوح طلسم کشا کو حاصل ہوتی تسکین دل ہوتی
یہ سحر بہت ہمکو نا مبارک ہوا بہار مخمور بھی جاکر کسی بلا مین پھنسین دونون جانباز سرفروش عرض
کررہے ہین انشاء اللہ تعالے حضور ملاحظہ فرمائین گی جہاندار شاہ کے جی چھڑا دینگے معمار قدرت
بھی جھومتا ہوا اپنے برج کو ساتھ لیے ہوئے بڑی شان و شوکت سے جہاندار شاہ سے نگاہ
ملا رہا ہے جب صفین آراستہ ہوچکین نقیبون نے نقابت کی بہادر جھومنے لگے قبضۂ شمشیر چومنے
لگے آنکھون مین نشۂ بادۂ جرات ایک ایک صاحب شوکت ملک جہاندار شاہ خود تخت سے کودا
سردارون سے کہا یارو مین معمار کے واسطے خود جاتا ہون اس مردوے نے مجھکو بہت پریشان

کیا ہے خوب آگاہ ہون کہ سوا میرے کوئی معمار سے مقابلہ نہین کر سکتا مین نے قلعہ بنایا اُس نے بھی برج
آراستہ کیا ایک ضرب مین برج اُڑ جائے گا اور کوئی اگر اُسکے مقابلے مین جائیگا شکست فاش کھائیگا
پس مابدولت کا تکلیف کرنا ضرور ہی یہ کہکر میدان کارزار مین آیا لاف وگزاف کرنے لگا پکار کر آواز دی
او معمار قدرت مابدولت سے آکر مقابلہ کر یہ حوصلہ کیا ہمارے مقابلے مین برج بنا کر لایا ایک ضرب توپ
مین سبکا خاتمہ کرونگا معمار قدرت نے جو آواز جہاندار شاہ کی سنی مرکب کو پھیر کر سامنے ملکہ مہرخ کے آیا
اجازت طلب کی ملکہ مہرخ نے فرمایا اے معمار مناسب تو یہ تھا کہ کوئی اور جا کر مقابلہ کرتا تمہارا جانا مناسب نہین
تم اُسکے ملازم رہے شاید حجاب دامنگیر ہو معمار نے دست لبستہ عرض کی حضور ہم مطیع اسلام ہو چکے سیر
باغ بہشت کے مشتاق ہین ہمارے نزدیک یہ سب قزاق ہین باطل پرستونسے حجاب کیسا حضور ملاحظہ
فرمائین گی آگ برساؤنگا اہل ایمان لشکر کو اُسکے پانی کو ترسا دونگا یہ کہکر معمار قدرت بعد شوکرن رخصت ہوا
مہرخ نے ہاتھ اُٹھا کر دعا دی کہ پروردگار معمار قدرت کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچانا معمار سبسے رخصت ہو کر
مرکب باد رفتار کو بڑھا کے میدان کارزار مین آیا جہاندار شاہ نے للکارا او معمار تجھکو شرم نہ آئی اپنے
ساتھ سبکی جان لی اس قلعہ کو دیکھ لے کون اسکو فتح کر سکتا ہی میرے قلعہ سحر کے سامنے قصر فلک کو سکتا ہے
دم بھر مین میدان کارزار دھوان دھار کردونگا میرے بھائی افراسیاب پہ یہ لشکرکشی لونڈی غلامونکی
سرکشی معمار نے کہا اے جہاندار شاہ بس لاف وگزاف موقوف کر کچھ فنون سپہ گری دکھلا
غرور نہ کر پیدا کرنیوالے کو اختیار ہے ایک مور ضعیف کو مرتبہ سلیمانی عطا کرے خدا کی قدرت دیکھ افراسیاب سے
سالہا سال سے لڑ رہے ہین وہ حافظ حقیقی سرپرست ہی بے سبب بادہ کبر و غرور سے مست ہے جس سر مین
غرور ہی وہی نرہے گا رہرو نکی ٹھوکرین کھائیگا ذلیل و رسوا ہو کر مارا جائیگا جہاندار شاہ فن سپاہ گری
مین طاق ہی معمار بھی شہرہ آفاق ہی نیزہ چلنے لگا سب دیکھ رہے ہین پھیتا دو نیزہ دو بازو دو مرد دلیر ؎
تو گوئی کہ بو دند دو نرہ شیر ؎ دو گھڑی کامل نیزہ چلا نیزے بیکار ہوے قبضون پر ہاتھ پڑے جہاندار شاہ نے
ہاتھ مارا معمار نے وار تو روکا تلوار سے ہزارہا شعلہاے آتش بھڑکے چند آبلے جسم پر معمار کے
پڑ گئے چیداری کر کے جواب دیا جہاندار شاہ نے کچھ اسم پڑھکے وار تلوار کا روکا معمار کے
بھی سحر نے جہاندار شاہ پر آگ برسائی جہاندار شاہ نے ہاتھ ہلا یا وہ شعلے جا کر فوج معمار پر
گرے قہقہہ مار کر آواز دی کیون او مزدورے ابھی تجھکو برسون سکھاؤنگا ہمارے سحر ہمارے اوپر صرف

کرتا ہے دو چار ہاتھ تلوار کے چلنے لگے ملازمان معمار چند ہمراہیان جہاندار چلے برق شمشیر چمکنے لگی ہے
دو گھڑی کامل تلوار چلی معمار قدرت بڑا صاحب شوکت و لیاقت نہایت زبردست ہر مرد سپاہی
تیز دست بادۂ سرفروشی سے مست ایک مقام پر معمار نے کمر کو نچا کر دست زبردست کو گردش دی کچھ سحر بھی
کیا یہان جہاندار شاہ نے سپر کو جھکایا معمار نے کس دیکر ہاتھ مارا جہاندار شاہ نے جلدی مین سپر کو
اٹھایا سپر کٹی تاج کے دو ٹکڑے ہوکے سر پر جہاندار شاہ کے زخم کاری آیا دوسرا ہاتھ مار کر معمار نے گھوڑے
جہاندار شاہ کی سر قلم کیا جہاندار شاہ مرکب سے گرا معمار نے جہاندار شاہ کو سایہ مین تلوار کے لیا
جہاندار نے بیٹھکر بالشت کا ہاتھ مارا معمار کا بھی گھوڑا قتل ہوا معمار جست کرکے چلا کہ ایک ہاتھ اور لگاؤن اس
سرکش کو خاک مین ملاؤن جہاندار شاہ نے سحر کیا ایک غبار اڑا معمار قدرت اس غبار کو دیکھکر ٹھہر گیا سحر
کرکے دفع کرنے لگا لیکن جہاندار شاہ چھپا گا فوج مین ہلڑ ہوا سب سمجھے جہاندار نے فرار پر قرار کیا
معمار قدرت نے دیکھا جہاندار شاہ قریب قلعہ پہونچا خندق کو پھاند گیا پھاٹک پر جاکر جست کی
جیسے ہی سر قلعہ پر پہونچا گولہ اندازون تو پین سیدھی کرنے لگے معمار بھاگ کر قریب ملکہ مہرخ آیا الامان
الامان کہتا ہوا مثل برگ بید کانپنے لگا ملکہ مہرخ نے کہا کہ اے معمار قدرت ای یکہ تاز میدان جلادت
ملک جہاندار شاہ کو زخمی کرکے خوب میدان کارزار سے بھگایا تمہارا سحر اسکے سحر پر غالب آیا جرأت
مین یکتا ہو دریائے سرفروشی کے گوہر بے بہا ہو معمار نے کہا حضور کسکو بھگایا کون بھاگا اگر مین نے
زخمی کیا تو کیا کمال کیا اب پروردگار کل لشکر کی جان بچائے انجام بخیر ہو وہ بے حیا بھاگ کر بالائے
قلعہ پہونچا برائے خدا بھاگیے سردارون کو ہٹائیے توپ کے منہ پر نہ جائیے دیکھیے انتظام ہو رہا ہے گولہ
اندازون نے توپین اسطرف پھیری ہین یہ سب توپین ایک مرتبہ فیر ہونگی یہ آتشخانہ آگ برسائے گا
باغبان قدرت و مہرخ مہوش کاکل کشا و ملکہ بہار سحر افگن وغیرہ ان سردارون نے جو دیکھا کہ قلعہ اپنے
مقام سے بڑھا گولہ اندازون نے توپون کو سیدھا کیا باغبان نے آواز دی پیشقدمی کرو ایسے گولے مارو کہ
توپین اڑ جائین ہمراہیان جہاندار شاہ کے کلیجے پھٹ جائین معمار قدرت نے جست کی دوڑ کے
اپنے برج سحر مین آیا اسنے بھی گولہ اندازون سے اشارہ کیا وہ برج مختصر مین توپین لگی ہوئی
تھین گولہ انداز معمار کے ہاتھ مین ہوشک پران لیے ہوائی ادھر جہاندار شاہ نے ایک توپ
اپنے ہاتھ سے فیر کی سب گولہ اندازون نے نہین معلوم توپون کے کان مین کیا پڑھکر پھونکا

گر کبین گرجین آگ اُگلنے لگین دھوین کا آسمان رنجک کی بجلی سر مثل اولون کے برسنے لگے دس بارہ ہزار جوان لشکر مہرخ کے اُڑ گئے معمار نے بھی توپ داغی وہانسے چالیس ہزار توپ چلین برج معمار سے تین توپون کا دُنا ٹا ہوا گولے جا کر لشکر جہاندار شاہ پر پھٹے آگ برسی کئی ہزار نامرد جلے لشکر جہاندار شاہ مین بھی فریاد والغیاث کی صدا بلند ہوئی لشکر مہرخ مین بھی زمین متزلزل و متحرک ہوئی فوج کے پیر اُکھڑے باغبان وغیرہ سینہ سپر کیے کھڑے ہین جو گولہ قلعہ سے جہاندار کے آیا گولے کو گولے پر روکا سردار تو بچا گولہ جھٹکر اما نیان فوج پر گرا کئی سو جوان پامال ہو کے معمار نے بھی برج کو بڑھایا جہاندار نے بالائے قلعہ سے یہ معاملہ دیکھا معمار کو للکارا او مزدور رے کیا کرتا ہے خبردار توپ کو فیر نکرنا ورنہ توپ دون گا معمار نے جواب بھی نہ دیا تین گولہ انداز پیترا بدل بدل کے گولے مار رہے ہین فوج جہاندار شاہ مین تلاطم سرداروں کے ہوش گم لیکن جہاندار شاہ نے جو دیکھا کہ فوج تباہ ہوئی جاتی ہی برج معمار بڑھا ہوا چلا آتا ہے گولہ انداز چابک دست چٹکی پر توپ کو فیر کرتے ہین قلعہ سے جہاندار کے ایک توپ چلی یہان سے دو مرتبہ فیر ہوے جہاندار شاہ غصے مین آکر قلعہ سے چیخا معمار کو کئی مرتبہ للکارا معمار نے جواب نہ دیا برج سحر کو بصد صولت بڑھایا جہاندار شاہ نے ایک توپ مین اپنے ہاتھ سے گولہ دیا باروت کی تھیلی دیکر رنجک رکھی برج معمار کی سیدھ باندھی دن سے گولہ مارا برج معمار پر پڑا برج ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا توپین بھٹ گئین معمار کو دیکھا گا ایک برق سر پر گری سر معمار زخمی ہوا برج گرا توپین ٹوٹین گولہ انداز جتنے تھے انکے سر پھٹ گئے کئی ہزار جوان اُس برج مین دبے معمار بھاگ کر لشکر مین آیا سردار بھاگنے لگے ملک جہاندار شاہ نے گولہ اندازون کو اشارہ کیا گولون کی بوچھار فوج کا بلوہ چہار جانب سے تیر تیغ ناوک بھی لشکر اسلام پر پڑنے لگا تو جہاندار شاہ آپڑا غضب یہ ہوا کہ قلعہ بھی بڑھتا ہوا چلا آتا ہے جسقدر اہل اسلام بھاگتے ہین اسیقدر قلعہ بڑھ آتا ہے مکان چلا آتا ہے قصور نہین کرتا اہل اسلام بے گھر ہے در کدھر جائین آفت ارضی و سماوی اُدھر سے گولہ ادھر سے بلوہ ساحران بارہ لاکھ فوج جہاندار شاہ کے ساتھ بیابان گلریز سے آئی ہے یہ بھی ایک اقلیم ہے اکثر جا بجا تحریر کیا ہے چہار حد کے ہر چہار حاکمان کلان ہین سر حد اول افراسیاب بادشاہ طلسم ہوشربا سر حد دیگر طلسم نور افشان حکومت کوکب روشن ضمیر سر حد سوم بیابان گلریز منتظم جہاندار شاہ سر حد چہارم کوہ ہفت زلازل مالک وہان کا تزلزل ہین از لال جادو جسکو سامری جمشید نے یہ شرف دیا ہے کُل بادشاہون اور سب

سردارون کی تصویرین تزلزل بن ازلال کے پاس موجود ہین جو فعل تصویر کے ساتھ کریگا صاحب
تصویر کو تکلیف پہونچے گی اسکا ذکر بھی وقت پر ہوگا طرفدار افراسیاب ہی اکثر اُسنے افراسیاب کو نامہ
لکھا کہ مین سبکو قتل کرون افراسیاب نے تساہل کیا مراد یہ ہی کہ جہاندار شاہ حاکم اقلیم سوم ہے سحر مین
طاق شہرۂ آفاق ادنی شعبدہ اُسکا یہ ہی کہ قلعہ بناتا ہے کہ خود قلعہ لڑتا ہوا آتا ہی بقہر و غضب تمام
توپ پڑ رہی ہی لشکر مہرخ کے سردار ایسے ہی جانباز و سرفروش ہین بڑھ بڑھکر ہزارون گولے
قلعہ پر مارے قلعہ پر گولہ تاثیر نہین کرتا ورنہ باغبان قلعہ پر آگ برسا دے فوج جہاندار شاہ سے
بند نہین ہی گولون کی بوچھار نے پانون اُٹھا دیئے مردانِ عالم کے دل ہلا دیے ہر چند نقیب و کڑکیت
آوازین لگاتے ہین سردار سمجھاتے ہین بیچارون کا پانون نہین تھمتا فوج کا ستھراو ہو گیا زمین پر
لاشون کے انبار ہزار ہا لاشہ تڑپ رہا ہی دریائے خون جاری ہی بجز فرار کے کوئی صورت مفر نہین تین
کوس تک گولہ آتا ہی اس خرابی پر مہرخ نامدار دو پہر تک کامل لڑی جب دیکھا باغبان و معمار و
سرخ مو وہلال درعد و برق لامع وغیرہ زخمی ہوئے جمع ہوکر مہرخ کے پاس آئے کہا ای
ملکۂ عالم سحر نے جواب دیا قدم نہین جمتا فوج کیا ٹھہرے ایک ایک گولے سے دو دو ہزار چار چار ہزار سیار
گلشنِ جنان ہوئے کیسے کیسے سرداران شیر دل آنکھون سے نہان ہو کے دل داغدار دشمن باغ باغ ہے جہاندار
شاہ کی سحر نے قیامت کی معمار نے بھی کہا ملکہ آپ ہٹ جایئے اہلیان لشکر کی جان بچایئے کسی صحرا مین جا کر
اُترین گے زخمون کا علاج کرکے پھر مقابلہ کرین گے جان دین گے کھیت نہ چھوڑین گے اب اسوقت ناممکن
ہی کہ میدان مین سرسبز ہون کئی لاکھ آدمی کا کام تمام ہوا توپ گولے کی لڑائی مین یہ انجام ہوا لکھا ہی کہ
برق لامع درعد و برق و باغبان قدرت و سُرخ مو گیارہ سردار نامی و نام آور لشکر مہرخ
کے افسر زخمی ہوکر گرے جہاندار نے اُنکا قلعہ بھی بڑھ آیا کارگزاران شہنشاہی نے بمشکل تمام خیمے بارگاہین
اُٹھائین دامن صحرا کو مثل دامن مادر جانکر فرار پر قرار کیا پانچ کوس تک جہاندار شاہ تعقب
مین آیا مہرخ نے بھی پلٹ پلٹ کردہ گولے مارے اہلیان بیابان گلگریز کے جی چھوڑوا دیئے یہ کہکر
تھم گئے اے شہنشاہ بھاگے کا پیچھا نہین کرتے سب اہل اسلام مرنے پر آمادہ ہین ان سب نے
بڑی بڑی کڑی اُٹھائی ہے افراسیاب کے ہاتھ سے اکثر شکست کھائی مثل مشہور ہی دبے پر
چیونٹی بھی کاٹتی ہے اس وقت شکست کھائے ہوے جاتے ہین گیارہ سرداران نامی آپ نے

گرفتار بھی کیے اب یہ کسی مقام پر جاکر ٹھہرین گے اصلاح کی صلاح کرین گے سُنتے ہین افراسیاب کو بھی یہی منظور ہی کہ یہ سردار میرے قتل نہون پھر آکے اطاعت کرین سب اراکین طلسم ہوشربا ساحران یکتا ہین کہنے سے اپنے سردارون کے جہاندار شاہ رُک گیا مال وخزانہ اہل اسلام کا خوب لٹا ملازمان جہاندار شاہ غنی ہوگئے چند بارگاہین ٹوٹی پھوٹی ملکہ مہرخ ساتھ لیکر ایک صحراے ہول خیز مین آکر فروکش ہوئین ملازمون نے بارگاہین استاد کین غلہ نہ پہونچ سکا اُس شب کا فاقہ صحرا ے ہول خیز ساتھ والے چھوٹے اتنی بڑی شکست فاش کھائی جنگل سنسان تھا مقام ویران ملکہ مہرخ کو اپنے سردارون کا غم قلب پر ہجوم غم والم سرداران باقیماندہ کو ساتھ لیکر اُترین جہاندار شاہ بہ فتح وظفر بصد کروفر واپس ہوا لیکن شمار جو کیا تین لاکھ آدمی اسکی فوج کے بھی مارے گئے اہالیان فوج جہاندار شاہ الامان الامان کرتے ہوے پلٹے کہتے ہین یارو ملازمان مہرخ سے سامری وجمشید سامنا نہ کرائین اگر قلعہ کی آفت نہ برپا ہوتی ہزار برس ہمارے سامنے سے نہ ٹلتے بھاگتے بھاگتے یہ جرأت دکھائی پرے کے پرے مٹا گئے مہرخ بڑھ بڑھ کے لڑی میدان کارزار سے نہ ٹلتی تھی جہاندار شاہ نے کہا ایسے نہوتے تو افراسیاب کیونکر مقابلہ کرتے سُنتا ہون افراسیاب نے بڑی بڑی شکستین دین ان سردارون نے وہ بار اُٹھائے پھر جمع ہوے شکست کھا کھا کے لڑے ہرکارون کو حکم دو کہ جاکر دیکھو یہ لوگ کہان جاکر اُترے ہین مین اُنکو دم نہ لینے دون گا ساحر گئے جبر لیکر آئے تمام کیفیت عرض کی حضور بارہ کوس پر جاکر ملکہ مہرخ اُتری ہین زخم دوزبان ہورہی ہین اُن سبکا یہ ارادہ ہی کہ ایک ہفتے مین سبکا علاج کرین پھر اُسکے آکر مقابلے مین اُترین یہ سُنکر جہاندار شاہ نے ایک عرضی بنام افراسیاب لکھی مضمون یہ تھا غلام نے آپکے باغیون کو سزا دی اہالیان لشکر کو قتل کیا گیارہ سردار گرفتار ہین لشکر میرا بھی بہت پامال ہوا مین نے قلعہ بناکر انتقام لیا اب وہ فلان صحرا مین اُترے ہین مابدولت جاکر سبکو گرفتار کرکے اسی ہفتے مین روانہ کرینگے نامہ بر اُدھر روانہ ہوکر چلا جہاندار نے حکم دیا پہر رات رہے سے لشکر تیار ہو ہم کوچ کرینگے لشکر ملکہ مہرخ کو دم نہ لینے دینگے سردار تیاری کرنے لگے ملکہ مہرخ اُس حال زار مین پریشان ومضطر بیٹھی تھین کہ لشکر مین ظاہر ہوا خواجہ عمرو تشریف لائے ملکہ مہرخ دوڑین خواجہ عمرو نے جو لشکر کا یہ حال دیکھا قلب اُلٹ گیا مہرخ زخمدار مسمار بیقرار بارگاہین ٹوٹی ہوئین آب ودانہ مفقود مہرخ سے لپٹ کر

عمرو رونے لگا پوچھا یہ کیا معرکہ ہوا ملکہ مہرخ نے تمام کیفیت جہاندار شاہ بیان کی کہا آپ کے
جانے کے بعد ایک لمحہ چین نہین پایا ملکہ مہ جبین کو صرصر چرا لے گئی بہار و مخمور کا نشان نہین ملتا
وہ بھی کسی بلا مین پھنس گئین جانباز و سرفروش رکنے والی نہ تھین اے شہنشاہ اوج عیاری ہم
جہاندار شاہ سے مقابلہ نہین کر سکتے وہ بادشاہ اقلیم ساحری ہی اگر افراسیاب ہوتا اسکے قلعہ کا بار
نہ اٹھا سکتا آپکے ملازم جان نثار و سرفروش دن بھر قلعہ سے بھی لڑے جب زخمی ہو کر ہمارے سردار
گرفتار ہو گئے معمار نے بھی یہی صلاح دی کہ نکل چلو تب کھیت چھوٹا عمرو نے کہا مین ابھی جاتا ہون
جہاندار کی مشکین باندھے لاتا ہون معمار نے کہا خواجہ وہ بڑا ساحر زبردست ہی یکایک اسیر
دست انداز نہوتا سمجھ کے عیاری کرنا خدانخواستہ اگر تم اسکے قبضے مین آگئے بڑی مشکل ہو گی
ہمارے جان دینے سے کیا ہوگا عمرو نے کہا انشاء اللہ بحول و قوت الٰہی تم سب اسی مقام پر
ٹھہرو مین صبح ہوتے آتا ہون اس سرکش کی مشکین باندھکر لاتا ہون یہ کہکر عمرو نے باتہائے
عیاری ذات پر آراستہ کیے یہان جہاندار تخت پر بیٹھا ہی حکم دے چکا کہ پہر رات رہے سے لشکر تیار رہو
مہرخ شکست خوردہ کو جاکر گھیرو سرداران قیدی اسی بارگاہ مین سرنگون بیٹھے ہین زبانون مین
سب کی سوزن نگاہ حسرت سے اس محفل کو دیکھ رہے ہین جہاندار عتاب خطاب کرتا ہی کہ ای باغبان
وغیرہ افراسیاب کی اطاعت کرو ورنہ سبکے سر کاٹ کر روانہ کر دون گا اب مہرخ کا بھروسہ نہ کرو صبحکو
انکو بھی گرفتار کر لونگا بدون فتح نہ پلٹونگا یکایک لشکر مین ہلڑ ہوا سب نے بڑھکر عرض کی
شہنشاہ طلسم ہوش ربا افراسیاب تشریف لاتے ہین جہاندار کھڑا ہو گیا تخت افراسیاب
آکے اترا جہاندار نے سلام کیا افراسیاب نے جہاندار کو گلے سے لگا لیا کہا بھائی تمنے بڑا کام کیا
کون کون سردار گرفتار ہوا جہاندار نے اشارہ کیا افراسیاب کوڑا پکڑ کر باغبان کیطرف دوڑا
کہا کیون نمکحرام بدانجام ہماری اطاعت سے منھ پھیرا ہمارے قوت بازو کے سحر کو دیکھا یہ سب ہمارے
بھائی بند ہین ہماری تباہی پر دردمند ہین بہتر یہ ہی کہ محبت مسلمانان سے ہاتھ اٹھاؤ لاچین
بھی گرفتار ہو گئے اسد کی فکر ہو رہی ہی صبح کو مہرخ کا خاتمہ ہو جائیگا جہاندار نے دیکھا افراسیاب
نے جو گھڑکا باغبان و رعد وغیرہ قدمون پر گر پڑے دست بستہ عرض کی اے شہنشاہ خطا معاف
کیجیے ہم سامری و جمشید کو سجدہ کرینگے افراسیاب نے سبکی زبانون سے سوزن نکالا سبکو گلے سے لگا لیا

جہاندار نے خوش ہوکر اپنے سرداروں سے کہا دیکھو صاحبو یہ وہی سردار ہین جو ہمکو جواب سخت دیتے
تھے اپنے مالک کو دیکھکر راضی ہو گئے سبکو کربیان ملین جہاندار دنگل پر بیٹھا افراسیاب کے لیے
تخت خالی کردیا جہاندار نے سب لڑائی کا ذکر کیا کہا حضور میرا سردار معمار قدرت زخمی ہوکر مہرخ
کے ساتھ بھاگ گیا مین نے قلعہ بناکر قیامت برپا کردی اسوقت حضور کیونکر تشریف لائے افراسیاب نے
کہا ہمنے اوراق مین سب معاملہ دیکھا جوش محبت مین تمھاری چلا آیا کتاب سامری مین دیکھا
کہ تمھارے لشکر پر کل صبح کو ایک بلائے عظیم نازل ہوگی تم گرفتار ہوجاؤگے جان بچنا مشکل ہوگی
ہین خدمت مین ملکہ آفات کی گیا وہانسے اتقاب سامری لایا کہ اسکی یہ صفت ہے کہ اسکو
پڑھکر شراب پر دم کرے پینے والے پر کوئی بلا نہ آئے سو برس کی عمر بڑھ جائے یہ سنکر جہاندار قدمونسے
لپٹ گیا کہا شہنشاہ مین نے بھی تو آپکے واسطے اپنا گھر بار چھوڑا کل جانبازی کرکے لڑا اپنا خون
خشک کردیا جب مہرخ وغیرہ نے شکست کھائی معمار کے ہاتھ سے زخمی ہوا برابر کا میری وہ ساحر
ہے میرے کمالات سے بخوبی ماہر ہے یہ کہکے حکم دیا جلد شراب لاؤ مٹکے شراب کے لاکر رکھے گئے
باغبان وغیرہ دنگلوں پر بیٹھے ہین بحسرت افراسیاب کو دیکھ رہے ہین آپس مین اشارے ہین کہ خدا
انجام بخیر کرے ہمارے پیر و مرشد کا کیا کلیجہ ہے اتنے بڑے بادشاہ ہفت اقلیم پر کس تیور سے
آئے ہین برق لامع بھی آمادہ بیٹھی ہے باغبان نے اشیائے سحر ہاتھ مین لیے ہین سر خمو
کا کل کھول چکی ہے جب مٹکا شراب کا لاکر رکھا گیا سب کمیدان رسالہ دار جمعدار دوڑے ہوے
اندر آئے کوئی اپنے بڈھے باپ کا ہاتھ تھامے ہوے عرض کرتا ہی اے شہنشاہ اپنے باپ کی زندگی
سے مجھکو بڑا آرام ہے پہلے اسکو جام پلائیے افراسیاب سب کو جھڑک رہا ہی کہتا ہی مین پہلے اپنے
بھائی کو پلاؤنگا جسکی وجہ سے مین نے فتح پائی جہاندار نہال غنچہ خاطر شگفتہ افراسیاب کے سامنے
خرش ہوا جاتا ہی سرداروں سے تعریف کررہا ہی میرے بھائی صاحب کو میرا بڑا خیال ہے سبکو کیا
مین نے شفقت کی وہ نعمت میرے واسطے لائے کہ کسیکو یہ نصیب نہوئی افراسیاب نے جام بھرکر کیا جہاندار کو
دیا کہا لو بھائی پیو جام تو ہاتھ مین جہاندار کے دیا خود ٹہلنے لگا جہاندار نے جیسے ہی جام لبون سے
لگایا باغبان وغیرہ بھی ادھر دیکھ رہے ہین جیسے ہی جہاندار نے چاہا کہ لبون سے لگاؤن
شعلہ آتش بھڑک کر گرا شراب شعلہ بنکر اڑگئی جام ٹکڑے ٹکڑے ہوا شعلے سے آواز آئی اے

جہاندار لینا جیسے ہی شراب اڑی افراسیاب نقلی یعنی خواجہ عمرو ٹہل رہے تھے ایک ساحر برابر
بیٹھا تھا لپسٹ کر اُسکو خنجر مارا نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری ای سردارو بھاگو باغبان وغیرہ کو پانچ
آنکھ کا تل دکھا چکے تھے گیارہون سردار اپنے مقام سے اُٹھے اُس ساحر کے مرنے سے اندھیرا
ہوا اِن سبنے آگ برسائی جہاندار گھبرا گیا عمرو تو گلیم اوڑھکر بھاگا یہ سردار بھی لڑتے بھڑتے چلے
لشکر میں یکایک ہُلّڑ ہوا باغبان نے کئی ہزار کو مارا برق لامع کڑک کر آئی کئی ہزار کے سر کاٹکر چمکی
رعد نے چیخ ماری برق نے کئی سے کے سر کاٹے سرخ مو نے کاکل کھولدی اندھیرا ہو گیا اپنے اپنے سحر
سنبھالے جہاندار دوڑا بیرون بارگاہ آکر دیکھا سردار لڑتے ہوے جاتے ہین عمرو کا تو نشان بھی نہین
یہ تو گلیم اوڑھ کے اپنا تخت زبر جدی لیکر نکل گیا جہاندار نے باغبان کو ٹوکا پانچ سردار تو ادھر بڑھکر
نکل گئے باغبان و رعد و برق لامع و سرخ مو و ہلال سحر افگن و خورشید زرین سحر
یہ چھ فوج مین گھرے ہوے تھے جہاندار پہونچگیا للکارا باغبان پلٹ پڑا جہاندار نے جلدی مین
دبیا خاک قبر جمشید کی کھولکر اُڑا دی چھؤن سردار بیہوش ہو کر گرے جہاندار نے اِن سب
کی زبانون مین سوزن دیا شمار جو کیا بارہ ہزار ساحر لشکر کے مرے غصّے مین بوٹیان کاٹتا ہی کہتا ہی
یارو ساربان زادہ بلا کا عیار ہے ساحرون کو بھی مات کیا تخت کو ہوا پر اُڑاتا ہوا آیا لوگون نے کہا اسکے
پاس تخت زبرجدی ساختہ حکمایان اشراقین موجود ہے اُسی کو اُڑاتا ہوا آتا ہے ہر شخص دھوکا کھاتا ہے
دوپہر سے شب تجاوز کر چکی تھی جہاندار اُسی وقت سوار ہوا کہا ابھی جاکر مہرخ کو مارونگا کل لشکر کو
لیکر چلا سرداران مقید کو اژدہے پر ڈال لیا وہ پانچ سردار لشکر مہرخ مین جاکر پہونچے مہرخ سے
سب حال کہا کہ خواجہ نے بشکل افراسیاب عیاری کی ہم تو لڑکر نکل آئے چھ سردار پھنس گئے ہرکارون نے
یہ بھی خبر دی کہ جہاندار مع لشکر چل چکا معمار نے کہا آتا ہی تو آنے دو دوپہر لشکر جہاندار چلا صبح ہو نے
ایک صحرا مین ٹھہرا یکایک کان مین آواز گھنٹ و ناقوس کی آئی جہاندار نے پوچھا یہ باجا کہان
بج رہا ہی ساحر گئے خبر لیکر آئے عرض کی حضور اس صحرا مین ایک تالاب کہنہ ہے پانی برسات کا
اُس مین بھرا رہتا ہی صبح کو گنوار جو اپنے گانؤن سے آئے تالاب کو دیکھا گرد تالاب کے صدہا
نخل سونے چاندی کے گلدستہ ہاے لطیف سیڑھیون پر چنے ہوے ہین درخت میوہ دار تالاب کا
پانی جوش مار رہا ہی ایک نہنگ تڑپ کر ظاہر ہوتا ہی آواز دیتا ہے منم خداوند نہنگ

جو گنوار قریب تالاب گیا خداوند نے آواز دی خداوند نہنگ نے خروج کیا تمام اہالیان دنیا کی
آبرو ہو گی خلقت آباد رعایا دلشاد مسلمانون نے اس ملک مین قدم رکھا سامری پرست و جمشید
پرست برباد ہو رہے ہین پس خداوند نہنگ کو منظور ہے کہ مسلمانون کو برباد کرین لات پرستون کو
آباد کرین جو گنوار جس مراد کیواسطے گیا مُراد پوری ہو گی بیمارون نے صحت پائی بہت سے
گنوارون کو روپیے ملے خداوند نہنگ نے فرمایا تم محتاج ہو خداوند کو تمھاری فاقہ کشی
ناگوار ہوئی زیر نخل فلان جا کر کھودو پچاس روپئے ملین گے جسنے جا کر کھودا موافق حکم کے روپیہ بھی
پایا تمام اہالیان قریہ جمع ہین باجے بجا رہے ہین پھول ہار اسقدر چڑھے گرد تالاب کے انبار ہے
وہ درخت سونے چاندی کے جو رکھے ہین اگر انکو کوئی ہاتھ لگاتا ہے تو سر کٹ کر گر پڑتا ہے آواز
آتی ہے نخل قدرت کو ہاتھ نہ لگاؤ رعنائی و زیبائی کو نہ مٹاؤ فیض خداوند جاری ہے خداوند نہنگ
لاڈلے ہین آپکی آمد کی خبر دے چکے ہین فرمایا ہے ہمارا بندہ خاص لخاص آتا ہے تمام دنیا کا
اُسی کو بادشاہ کرین گے افراسیاب نالائق ہے بہت غوطے کھائیگا مثل ماہی بے آب تڑپ
تڑپ کے مریگا یہ سُنکر اہالیان لشکر جہاندار دوڑے جہاندار بھی بڑھا قریب تالاب آکر دیکھا ہزارہا گنوار جمع
ہین ڈھولک وغیرہ بج رہی ہے گرد تالاب ہزارہا نخل سونے چاندی کا رکھا ہے گلدستہ ہاے بے نظیر
پھولون کی چمک رشک ماہ منیر ایسے گلدستے کبھی نگاہ سے نہین گذرے گنوار وجد مین بیٹھے جھوم رہے
ہین کوئی کہتا ہے مجھکو سو روپیے ملے کوئی کہتا ہے مین نے پچاس ہی پائے عورت مرد قریات سے چلے
آتے ہین کہ جہاندار نے دیکھا تالاب مین غرش ہوئی ایک نہنگ کلان تڑپ کر بلند ہوا اس طرح کی
آواز دی کہ زمین تھرا گئی آواز دی او جہاندار باغبان وغیرہ چھ سردار تیرے پاس قید مین جلد لا کر
حاضر کر قدرت اُنکو جہنم مین بھیکوا دین اُنکا زندہ رہنا اچھا نہین ہے چھوٹون قیدیون کو لا کر سیڑھی پر
کھڑا کر دو فرشتگان عذاب اُٹھا لیجائین گے خاص جہنم مین پھینک دین گے جہاندار نے تھرا کر ایک
جادوگر کو حکم دیا چھوٹون سردارون کو کشان کشان لیجاؤ حکم خداوند نہنگ بجا لاؤ باغبان
وغیرہ کو جو لیکر چلے برق لامع تڑپ گئی باغبان نفتین کرتا ہے ہمین یہان قتل کرا دو وہان نہ لیجاؤ
بڑی قدرت نمائی تو یہ ظاہر ہوئی اہالیان قریات نے ہزارہا روپیے پائے بیمارون کی
چارپائیان رکھی ہوئی ہین مراد مند آتے ہین خداوند نہنگ دل کی بات بتاتے ہین کئی

اندھون نے صحت پائی سیڑھی پر جاکر بیٹھے دہن نہنگ سے ایک ہاتھ نکلا سلائی آنکھ مین پھیر دی
ٹینٹ وپھلی بہ گئی جو نابینا تھا اُسکی آنکھین روشن ہوئین اُنکے اعتقاد بڑھے ہوے ہین خداوندا
نہنگ کو پکار رہے ہین خداوند نہنگ تالاب بھر مین شناوری کرتے پھرتے ہین باغبان و رعد و برق
و برق لامع وغیرہ کو ایک جادوگرنے لاکر آخر کی سیڑھی پر پہونچایا خداوند نہنگ شناوری کرتے
ہوے قریب پہونچے وہ ساحر تو انکو چھوڑ کر بھاگا نہنگ کے دہن سے دو ہاتھ پیدا ہوے ایک جال چھین
چھین کر ان سردارون پر گرا چھوٹن سردار اُس مین لپیٹ کر غائب ہوے یہ ظاہر ہوا کہ نہنگ نگل
گیا جہاندار کے ہوش پراگندہ ہوے آواز آئی جلد حاضر ہو اوجہاندار قدمبوسی حاصل کر تجھکو تمام اقلیم کا
بادشاہ کیا مابدولت تجھپر بہت مہربان ہین جاکر مہرخ وغیرہ کو بھی گرفتار کریگا افراسیاب کی سلطنت
پر بھی قبضہ کرنا بخوشی تجھکو خراج دیگا جہاندار ہاتھ جوڑے ہوے سیڑھیو نکو طے کرتا ہوا کبھی
گلدستون کو دیکھتا ہے درختہاے طلائی و نقرئی کبھی ایسے درخت نگاہ سے نہ گذرے تھے وجد کر رہا ہے
کہتا ہے خدائی خداوند نہنگ کی برحق ہے آواز آئی ابھی تو نے کیا دیکھا قدرت تجھکو بڑے بڑے تماشے
دکھائینگے بہشت کی سیر کرائینگے جہاندار درست کرتا ہوا آخر کی سیڑھی پر آیا سجدہ کرنے کو
جھکا نہنگ نے قریب آکر وہی جال مارا جہاندار کو بھی منھ کھولکر نہنگ نگل گیا اہالیان فوج گھبرائے
پکارتے تھے یا خداوند نہنگ ہمارے افسر کو ہمین دیجیے آپ تو نہنگ لاڈلے ہین آواز آئی وہ بہشت
کی سیر کر رہا ہے ایک ایک جام اب تالاب کا پیو عمر بڑھ جائیگی تمکو بھی سیر بہشت نظر آئیگی اب تو اہالیان
لشکر دوڑے کوئی چلو سے پیتا ہے کوئی کٹورا لیکر دوڑا کوئی لوٹہ لیکر آیا آٹھ لاکھ آدمی ہمراہیان جہاندار
جوش مین آکر پانی پر گرے جسنے پانی پیا وجد مین آکر ناچنے لگا کوئی لڑکھڑایا کوئی گرا کوئی چیختا
ہوا بھاگا کوئی پکارتا ہے مجھے خداوند نہنگ بلاتے ہین کوئی کہتا ہے بھائی ہم تو جاتے ہین کوئی
کہتا ہے تالاب کا دریا بنگیا کوئی کہتا ہے پانی پینے سے کلیجہ چھن گیا کوئی کہتا ہے پانی پیکر آبروپائی
کوئی کہتا ہے سیر بہشت نظر آئی آٹھ لاکھ ساحرون مین ہنگامہ برپا ہے کیچڑ تک تالاب کی چاٹ گئے
پڑے گا رہے ہین گنوار غل مچا رہے ہین آٹھ لاکھ پانی پیکر بیہوش ہوے تالاب سے آواز آئی
باشید اے کفاران بیحیا واے نابکاران پر دغا منم آفتاب عالمتاب آسمان عیاری و قطب
فلک خنجر گذاری مہتر مہتران و بہتر ان سرہنگ سرہنگان لباط بلادہنی آدم مولانائے معظم و مکرم

جامع الفضل والکرم دوندہ بیدرنگ قلعہ گیر بے جنگ مہر سپہر عیاری خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
بیچ مین سے نہنگ کھلا اندر سے خواجہ پیدا ہوے چھوڑن سردار باغبان وغیرہ دست بستہ
ساتھ جہاندار کی زبان مین سوزن دیا ہوا مشکین بندھی ہوئین باغبان حیران ہو کر کہتا ہی کہ خواجہ
اتنا بڑا نہنگ کہانسے آیا عمرو نے کہا اے باغبان قدرت جب ساحر مشمش دریاے قلزم مین جاکر چھپا تھا
حمزہ نے کرورہا روپیہ صرف کر دیا ترکیب اسے مین نے یہ نہنگ بنایا اسی مین بیٹھکر جاکر ساحر مشمش کو
پکڑا تھا یہ درخت طلائی و نقرئی باغ زمرد شاہ باختری کے ہین کہ لقانے باختر مین باغ بہشت
بنوایا تھا اسمین سبطرح کے درخت جواہرات تک کے آراستہ کراے تھے جب تو بیحیا نے دعوی خدائی
کیا وہ باغ مین نے لوٹا تھا اے باغبان قدرت یہ درختہاے بہشت زمرد شاہ باختری ہین
عمر بھر اُس نے کدو کاوش کر کے وہ باغ بنایا جب صاحبقران نے مجھسے فرمایا کہ قلعہ باختر فتح
کرو تب ہمنے عہد لیا کہ باغ جنت الماوئ زمرد شاہ باختری مجھکو بخشدیجیے جب قلعہ فتح ہوا باغ
پر مین نے قبضہ کیا وہی سب درخت زنبیل کے اندر رکھ لیے تھے نہنگ مین خود بیٹھا درخت گرداگرد
چمن دیے روپیے جا بجا دفن کر آیا تھا گنوارون کو بتا دیئے آنکھون کا نسخہ یہ سرمہ سلیمانی شفا کل
عارضے آنکھون کے وہ سرمہ دفع کرتا ہی نابینا کو اچھا کیا ٹینٹ پھلیان بہا دین جہاندار کو جال مین کھینچ
لیا لشکر والون کو عالم غشی مین گرفتار کر دیا ابھی چلکران سب سے سمجھتا ہون اگر اطاعت کی فبہا ورنہ سر کاٹکے
پھینکدون گا لیکن یقین ہی ملک جہاندار شاہ اطاعت کرے پیشانی اسکی روشن ہے باغبان
در رعد و برق و برق لامع و سرخ مو نے سب سرداروں کی زبان مین سوزن دیا لاکھون کی
مشکین باندھین عمرو نے اکر بارگاہ مین جہاندار کو ایک ستون مین باندھ دیا سب سردارون کی
مشکین بندھی ہوئی آٹھ لاکھ ساحر زنجیر مین گرفتار اب عمرو جہاندار کے تخت پر بیٹھا خزانہ
اٹھا کر نذر زنبیل کر لیا باغبان وغیرہ آ کر دنگلون پر بیٹھے جہاندار کو فیتلہ رفع بیہوشی دیا
چھینک آتے ہی آواز دی یا خداوند نہنگ تیرے صدقے عمرو نے آواز دی او جہاندار چشم خود را وا کن
و حال خود را تماشا کن منم مہر سپہر عیاری نہنگ و مچھلی کیسی مین تجھکو دام عیاری مین گرفتار کر لایا
کل سردارون پر تیرے قبضہ کر لیا دیکھ سب بندھے کھڑے ہین ہدایت کرنا ہمارا کام ہے
دیکھ سرکشی کا یہ انجام ہے انشاءاللہ اسد نامدار ہوشربا فتح کریگا ان چارون اقلیمون

ہین کوئی سامری پرست باقی نہ رہیگا اپنی عقبی درست کر کمر اعتقاد چست کر پروردگار وحدہ لاشریک ہے صاحبان فہم و فراست کا یہ اعتقاد ٹھیک ہی اگر تجھکو بیہوشی مین قتل کرڈالتا کون میرا ہاتھ پکڑ لیتا وانا تھا لیکن میرے آقائے نامدار کا حکم ہے کسی بادشاہ عالیجاہ کو بیہوشی مین قتل نہ کرنا اسوجہ سے ہدایت کی مین تیرے قتل سے عاجز نہین ہون مقام افسوس ہے کہ تجھ ایسا بادشاہ عالیجاہ یون مارا جائے افراسیاب سے چلکر مقابلہ کرو سامری پرستون کی کتاب لوح مین صاف صاف لکھا ہے کہ اسے نامدار افراسیاب کا قاتل ہی انشاء اللہ وقت قریب آیا یہان تو خواجہ جہاندار کو سمجھا رہے ہین چرند و پرند نے یہ خبر فرحت اثر جاکر ملکہ مہرخ کو پہونچائی کہ خواجہ عمرو نے خداوند نہنگ بنکر جہاندار کو مع آٹھ لاکھ جادوگرون کے گرفتار کرلیا ملکہ مہرخ خوشی خوشی تخت پر سوار ہوئین اُس وقت آکر پہونچین کہ خواجہ جہاندار کو سمجھا رہے ہین آٹھ لاکھ جادوگر بندھے کھڑے ہین مہرخ نے آتے ہی پایہ تخت خواجہ عمرو کو بوسہ دیا ہاتھ آنکھون سے لگالیے کہا خواجہ عیاریان کرنا تمھارا ہی کام ہے کیا مجال کوئی جواب دے سکے تمھاری ذات سے طلسم ہوش ربا فتح ہوگا مگر ابھی بڑی بڑی مشکلین باقی ہین یہ کہکر مہرخ وغیرہ نے بھی جہاندار کو سمجھایا چند کلمات وحدانیت پروردگار مین و چند کلمے مذمت کفر مین اس فصاحت و بلاغت سے بیان کیے کہ زنگ کفر آئینہ دلسے جہاندار کے دور ہوا قلب کو سرور ہوا اشارہ کیا کہ خواجہ مین مطیع ہوتا ہون باغبان وغیرہ نے تردد بھی کیا کہ خواجہ مجھکو اسکی زبان سے سوزن نکالنا اگر بگڑ جائے گا تو پھر ہاتھ نہ آئیگا عمرو نے کہا نہین یہ دل سے مطیع ہوا مرتبہ اسکا ارفیع ہوا پیشانی روشن ہی یہ کہکر عمرو نے سوزن زبان سے جہاندار کے نکالا جہاندار شاہ قدمون سے خواجہ کے لپٹ گیا کہا خواجہ مین تو اُسی دن سے تمھارا تابعدار ہوا جبدن سے تمنے بیابان گلریز مین بلاتکلف داخلہ کیا اور معمار کو رہا کیا دل وجان سے مطیع اسلام ہوا شکر ہے کہ نیک انجام ہوا ہین برائے جانبازی خدمت مین حاضر ہون انشاءاللہ مقابلہ افراسیاب مین چلکر قلعہ بناؤنگا سب سامری پرستون کو توپ دم کردونگا مہرخ کے پایہ تخت کو بھی بوسہ دیا اپنے سردارون کو بھی رہا کیا پکار کر آواز دی صاحبو مین نے دل وجان سے خواجہ کی اطاعت کی جسکو میرا ساتھ دینا ہو بصدق دل اطاعت کرے ورنہ میرے لشکر سے نکلجائے سب نے عرض کی حضور ہم آپکے تابعدار ہین آپسے زیادہ سمجھ دار نہین ہین جو آپنے مناسب جانا وہ ہمنے بھی بدل وجان قبول کیا چند ساحران

سیہ قلب تو نکل گئے باقی سب نے بصدق دل اطاعت کی اب صلاح یہ ہوئی کہ چلکر اسد نامدار سے ملین طلسم کشا کو لیکر طرف دریاے نیل کے چلین راہ مین صراط ہفت رنگ سے مقابلہ پڑیگا وہ بڑے زور شور سے لڑے گا لیکن اُستادان سخنور نے تحریر کیا ہو کہ خبر شکست لشکر مہرخ و فتح لشکر جہاندار کی جلاد جادو کو ہوئی جسکے قلعہ مین بہار و مخمور قید ہین اُس نے اپنے سردارون سے صلاح کر کے ایک نامہ بنام ملک جہاندار شاہ لکھا تھا کہ اے شہنشاہ بیابان گلریز بہار و مخمور میرے پاس قید ہین مین نے سُنا تمنے مہرخ کو شکست دی چند سردار بھی تمھارے پاس قید ہین لہذا براہ مہربانی مخمور و بہار کو بھی ہمارے پاس سے لینے جاؤ خدمت افراسیاب مین انکو پہونچاؤ وہ انپر عاشق ہے خواہ سمجھائے خواہ قتل کرے ہم اگر قتل کرین گے تو دامنگیر ہوگا یہ نامہ شتر سوار لیکر اسوقت آیا ہاتھ مین نامہ جہاندار کے دیا جہاندار نامہ پڑھکر شگفتہ ہو گیا کہا لو خواجہ مبارک ہو غنچہ آرزو کھلا ملکہ بہار گلعذار کا اب نشان ملا مخمور بھی قلعہ جلاد مین قید ہے آپ لوگ مع لشکر اسی مقام پر ٹھہرین مین دس ہزار فوج لیکر جاتا ہون مارے توپون کے قلعہ جلاد کو اُڑا دون گا نامرد کو سرکشی کی سزا دون گا ہر چند مہرخ و باغبان نے کہا ہم بھی چلین جہاندار نے کہا تکلیف کی کیا ضرورت ہے اُسی وقت جہاندار دس ہزار فوج لیکر سمت قلعہ جلاد چلا معمار بھی ہمراہ ہو لیا مہرخ سے کہا اب میرا مالک آپکے شریک ہوا مجھے اسی کے ساتھ رہنا مناسب ہو ملکہ مہرخ نے کہا بسم اللہ یہان جلاد اپنے قلعہ مین ہے کہ ہرکارون نے آکر خبر دی حضور جہاندار مسلمان ہو گیا دس ہزار فوج سے برائے رہائی بہار و مخمور آتا ہے یہ خبر سُنکر جلاد نے کہا جہاندار کی شامت آئی ہے میرے ہاتھ سے اُس کی قضا ہے یہ سرحد طلسم ہوش ربا ہے یہ کہکر نفیر سحر بجائی تین لاکھ فوج جمع کر کے بیرون قلعہ آکر فروکش ہوا کہ صحرا سے گرد اُڑی معمار قدرت اٹالا بارگاہ جہاندار کا لیکر پہونچا جہاندار تخت پر سوار ہمراہ دس ہزار سواران جرار آکر فروکش ہوے جلاد نے اپنے سحر کے زور مین شب کو طبل جنگی بجوایا جہاندار کو خبر ہوئی اُسنے بھی حکم دیا بحول قوت الٰہی ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے رات بھر دونون لشکرون مین تیاریان ہوئین بوقت سحر دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صفوف قتال و جدال آراستہ ہوے نقیبون نے نقابت کی جلاد جھومتا ہوا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی جسکو تمنائے مرگ کی ہو نکلے جہاندار نے قصد کیا معمار قدمون سے لپٹ گیا کہا غلام کے سامنے

حضور نہ تکلیف فرمائیں معمار میدان مین آیا جلاد سے سحر چلنے لگا معمار بلاے روزگار تڑائیاں
افراسیاب کی جھیلے ہوے تیغہ برق تاب کھینچکر جا پڑا جلاد کو تیغہ سحر سے زخمی کیا تین لاکھ فوج
جلاد نے معمار پر بلوہ کیا جہاندار نے جو دیکھا کہ میرا رفیق فوج جلاد مین گھر گیا تخت سے کودکر صحرا مین
آیا زمین پر دو ہتھڑ مارا ایک برج کلان بنکر تیار ہوا تو مین اُسمین لگی ہوئی ہین گولہ انداز ٹہل رہے
ہین جہاندار جست کرکے برج پر آیا ہوائی ہاتھ مین لیکر توپ فیر کی گولہ جاکر فوج جلاد پر پڑا فوج
مین قیامت برپا ہوئی کئی ہزار کے سر پھٹے اب تو جہاندار نے دم لینا مشکل کردیا چٹکی پر توپ چلنے لگی
آگ برسادی اندھیرے مین معمار لڑتا ہوا قریب جلاد پہونچا جلاد نے تلوار کا وار کیا معمار نے
روک کر ہاتھ مارا جلاد کے دو ٹکڑے ہوے سنگباری برفباری کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام مین
جلاد جادو بود جہاندار نے دولاکھ کو توپ کے منھ اُڑا دیا اب برج کو بڑھا کر قلعہ کے پاس چلا
معمار سے اشارہ کیا تم اندر قلعہ کے پہونچو قید خانے سے بہار و مخمور کو چھوڑاؤ ایسا کوئی زوال
نہ آنے پائے معمار سحر کرتا ہوا اندر قلعہ کے پہونچا قید خانے پر جاکر لڑا ساحران کو بھگایا مخمور و
بہار کو رہا کیا زبانون سے انکی سوزن نکالے یہ بھی دونون شاہزادیان لڑتی ہوئی نکلین فوج
جلاد مین چادر ہلنے لگی الامان الامان کی صدا بلند ہوئی جہاندار نے ہاتھ روک لیا جو توپ
گولے سے بچے وہ مطیع الاسلام ہوے قلعہ جلاد مین آکر قبضہ کیا مخمور و بہار کی رہائی سے
جہاندار کو بڑی خوشی ہوئی قلعہ مین گزد سکہ نام پر بادشاہ اسلام کے جاری ہوا جہاندار کو ملکہ
مخمور نے تخت پر سوار کیا کوچ کرکے طرف لشکر مہرخ کے چلے قضاے کار ملکہ مخمور نے جہاندار سے
ذکر کیا کہ ہمنے قید خانے مین سُنا تھا کہ صرصر نے ملکہ مہ جبین ولاچین کو عیاری کرکے پکڑ لیا
برآمدہ سحر پر قید کیا راہ مین وہ قصر ملے گا چلکر اپنے بادشاہ کو چھڑائین جہاندار راضی ہوا طرف
برآمدہ سحر کے یہ لشکر چلا جب اُس صحرا مین پہونچے مخمور نے سر اُٹھا کر دیکھا ایک قفس آہنی مین
ملکہ مہ جبین ایک مین شہنشاہ لاچین سہ منزلے پر دونون پنجرے لٹکے ہین مخمور یہ دیکھکر
بیقرار ہوگئی ملکہ بہار سے پکار کر آواز دی اے ملکۂ عالم اور قیامت دیکھیے ہماری بادشاہ عالم
پناہ ملکہ مہ جبین عرش جاہ قفس مین مقید ہین یہ کیا ستم ہوا ملکہ بہار نے دیکھتے ہی سر پیٹ لیا
اگر بہار و مخمور حیران ہین کہ یہ بزرگ کون شخص ہے ان لوگون کے زمانے مین شہنشاہ لاچین کی سلطنت

نہ تھی ملک جہاندار شاہ بھی ہلڑ سنکر آیا کہا اے بہار تم ان مقدس کو نہین پہچانتین شہنشاہ لاچین
خوش آئین یہی بزرگ ہین مہ جبین نے جو ملکہ بہار گلغدار کو دیکھا آواز دی خالہ امان صرصر ہمکو قید کرکے
لائی کئی ہفتے ہو چکے کہ مبتلائے بلا ہین کسی نے ہماری خبر نہ لی نہین معلوم ہماری خبر شہزادہ والا
قدر کو بھی پہونچی یا نہین اگر ہمارے وارث کو خبر ہوتی ضرور رہائی کو آتے چھوٹے نانا جان نے بھی ہمکو
فراموش کیا شہنشاہ سابق کو بھی لاکر صرصر قید کر گئی بہار کا کلیجہ منھ کو آگیا شہنشاہ لاچین اشارون سے
منع کرتے ہین کہ خبر دار اس قصر پر آنے کا ارادہ نہ کرنا بہار کب مانتی ہے طاؤس زرین
بال کو اڑایا گلدستہ اٹھا کر قصر پر مارا گلدستہ پھٹا دیوار پر پڑا دیوار مین ایک روزن ہوا خشت
نکلکر سر طاؤس بہار پر پڑی طاؤس کا سر پھٹ گیا اینٹون کا مینہہ بہار پر برسنے لگا چونہ اڑکر دھوان
بنا اینٹین مثل شعلے کے بہار پر گر رہی ہین لاکھ بہار اپنے کو بچاتی ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہزار ہا
آدمی مجھپر اینٹین مار رہے ہین بہار ایسی ساحرہ زبردست ان اینٹون کو توڑ کر اپنے کو بچاتی ہوئی
اُس قصر پر جاکر چلی سر جھکا کر گری جیسے ہی سائے مین قصر کے پہونچی قصر نے قصور نہ کیا دھوان نکلا
بہار بیہوش ہوکر گری بیکار ہوگئی یہ معلوم ہوا گوشہ ہائے قصر سے کوئی نکلا بہار گلغدار عندلیب چمن
حسن وخوبی کو قفس آہنی مین بند کرکے لٹکا دیا لٹکانے والا غائب ہوگیا مخمور کو تاب نہ آئی
شہنشاہ لاچین کی زبان مین سوزن ہے ہاتھ سے منع کرتا ہی یہان نہ آؤ اپنے کو گرفتار بلا نہ کرو
مخمور اب کب مانتی ہے پکار کر آواز دی کہ اے شہنشاہ لاچین نام آپکا سنتے تھے صورت زیبا اسی
مقام پر دیکھی قید مین زیارت ہوئی وہ ہمارے بادشاہ منظور نظر طلسم کشا آپ بادشاہ سابق
طلسم بہار دوست وفادار اب تو واجب ہوا کہ آپ لوگون کو چھوڑائین یا ہم بھی مثل طائر وحشی
قفس آہنی مین بند ہون یہ کہکر کنٹھا یاقوت احمر کا گلوے نازک سے اُتارا اُس قصر پر کھینچ مارا
اور خود بلند ہوکر چلی کنٹھا جو پڑا مکان مین کئی روزن ہوگئے مخمور پر بھی اُسی طرح اینٹین برسنے
لگین آخر مخمور بھی اُسی طرح جاکر قصر پر گری گر کر بیہوش ہوئی قفس مین کسی نے بند کرکے قفس
لٹکا دیا جہاندار غصے مین کانپا پکار کر آواز دی او برآمدہ سحر مجھے نہین پہچانتا لطف یہ ہی کہ مکان سے
مکان لڑے خشتہائے گلی سے فولاد کا گولہ لڑے کسی شعبدہ باز نے مکان بنایا ہے یہ کہکے تخت سے
اُترا سامنے اُس قصر کے قلعہ کھینچا زمین پر لکیر بنا بنائین کھڑے ہوکر سحر کرنا شروع کیا تھوڑے سے

ہی عرصے مین قلعہ سر بفلک کشیدہ بلندی مین مقابل برآمدہ سحر بنکر طیار ہوا گولہ اندازون نے توپین لگائین بارہ ہزار فوج جہاندار شاہ کی اسی قلعہ مین آگئی اب جہاندار کرسی پر بیٹھا توپونکی فیر کا حکم دیا توپین چلنے لگین جو گولہ چلا مکان کو بر مارکر نکل گیا ادھر سے گولے اودھر سے اینٹین چل رہی ہین گولہ جاکر بروج قصر کو ہلا دیتا ہے ان خشتہاے گلی مین یہ قوت ہو کہ بروج قلعہ جہاندار شاہ گرنے لگے ہزار ہا بندگان خدا اُس مین پامال ہوے گولونکے قلعہ کے برآمدہ سحر کو جھانجھر کر دیا کوئی مقام نہین ہے کہ جہان گولے نہ پڑے ہون مکان گرتا نہین جو روزن ہوے خشتہاے گلی چلنے لگی اسقدر اینٹین برسین کہ قلعہ جہاندار شاہ کا گرادو اینٹین جہاندار شاہ پر گرین زخم سر مین آیا جسم مین گومڑے پڑگئے آخر مجبور ہو کر قلعہ سے کودا بارگاہین خیمے سب اسی مقام پر پڑے رہے جہاندار رہا اہالیان لشکر نے فریاد کی اے شہریار بندگان خدا کی مفت مین جان جاتی ہے سحر تاثیر نہین کرتا مجبور زخمی ہو کر جہاندار شاہ فوج کو لیکر پیچھے ہٹا دو کوس تک لشکر پر اینٹین پڑین دو کوس پر آکر صحرا مین لشکر جہاندار شاہ شکستہ وخستہ زخمدار و بیقرار فروکش ہوا بدحواسی مین بارگاہین وغیرہ اسی مقام پر چھوٹ گیٔین جان نثاران لشکر بمشکل تمام ایک یا دو بارگاہین کھینچکر لائے جہاندار کہتا ہے یارو مقام غیرت ہے مین نے آکر جلاّد کو مارا قلعہ فتح کیا مخمور و بہار کو رہا کر لیا ہاے میری آنکھون کے سامنے قید مین اور مجھ سے کچھ نہین ہو سکتا افراسیاب اس مکان مین بیٹھا ہونا چاہیٔے تھا اپنی حقیقت کے موافق لڑتا غالب و مغلوب پروردگار کو اختیار ہے انسان ضعیف البنیان ہر کام مین مجبور و ناچار ہے جوش جرات مین معمار اُٹھا کہا اے شہنشاہ ملکہ مہ جبین کو قید مین دیکھکر کلیجہ پھٹتا ہے غلام بھی جاکر اپنا حوصلہ نکالے یا تو مین بھی اُنکے ساتھ قید ہو جاؤن یا مہ جبین کو قفس سے نکال لاؤن اسد نامدار کو کیا روی سیاہ دکھاؤنگا جہاندار شاہ نے کہا اے معمار مین نے کوئی بات اُٹھا نہین رکھی ہزار ہا بندگان خدا میرے لشکر کے مارے گئے کیسی ذلت کی بات ہی معمار نے نمانا پر پرواز پیدا کر کے اُڑا آسمان پر جاکر اس خیال مین چمکا کہ اُسی مکان مین اُتر دن مہ جبین کا قفس لے اُڑون جہاندار نے دور سے دیکھا معمار سر جھکا کر بڑے زور و شور سے چھت پر اس مکان کی گرا کر کڑیان توڑین جب زمین پر پہونچا ایک دھوان نکلا معمار بھی زخمی ہو کر گرا کسی نے قفس مین بند کر کے لٹکا دیا چند لوگ جو بدحواس ہو کر یہان سے بھاگے لشکر ملکہ مہرخ سحر چشم مین پہونچے تمام کیفیت بیان کی یہ سنتے ہی ملکہ مہرخ سحر چشم نے لشکر تیار کیا طرف برآمدہ سحر کے چلین جہاندار شاہ تو دو

کوس ہٹا ہوا فروکش ہے برائے معمار وغیرہ بیقرار اشکبار ہر مرتبہ قصد کرتا ہے کہ مین بھی جا پڑون
اور اپنے کو گرفتار کرادون جہاندار شاہ دل مین کہتا ہے بڑی بدنامی ہے رفیق بھی قید ہوا مخمور و بہار جا کر بیٹھی
ہین اس معرکہ کو کیونکر آنکھون سے دیکھون ساتھ والون نے دامن نہ چھوڑا بہر نوع جہاندار شاہ ایک
گوشہ صحرا مین حیران و پریشان فروکش ہے ملکہ مہرخ لشکر لیکر آتی ہین یہ بھی واضح ہو کہ ملکہ بران
شمشیرزن نے باغ نگارین مین بیٹھے بیٹھے گھبرا کر مجلس سے کہا کچھ احوال لشکر مہرخ نہ معلوم ہوا یہ
خبر ملی تھی کہ ملکہ مہ جبین کو کوئی گرفتار کرلے گیا پھر کچھ کیفیت نہ ظاہر ہوئی کہ مہرخ وغیرہ نے
کیا کیا مجلس نے آنکھین بند کین انگلیون پر کچھ شمار کیا بعد عرصۂ دراز گھبرا کر آنکھین کھولین کہا
مادر مہربان غضب ہوا برآمدۂ سحر مین مہ جبین قید مین اب تو کئی مرد اور کئی عورتین معلوم
ہوتی ہین مین جا کر چھڑاتی ہون یہ کہکر مجلس چلی ملکہ بران ہان ہان کہتی ہوئی ہنس پر سوار
ہوئین پکار کر فرماتی ہین اری اوچھوکری مجھے تو سمجھا دے مرد کیسے عورتین کون کسقدر نگہبان
گرد ہین ویسا سامان کر کے چلین مجلس نے کچھ جواب نہ دیا عقب مین ملکہ بران بھی یکہ و تنہا چلین مجلس تو ڈوب
گئی ہے آسمان مین مٹی کے کھلونے ہاتھ مین ملکہ بران اختر مروارید ہاتھ مین لیے ہوے ہنس پر سوار
مجلس کو دیکھتی ہوئی چلی آتی ہین لشکر مہرخ راہ مین ہے ان سبکا ذکر وقت پر بیان کیا جائے گا

دو کلمہ داستان حیرت بیان لشکر ظفر اثر شہسوار عرصۂ یکہ تازی اسد بن کرب غازی مکر کرنا توسن کا جس فکر مین ہمیشہ سے تھا اسد و بدیع کو لگا کر لیجانا طرف برآمدۂ سحر کی اور گرفتار کرنا اسد و بدیع و مراد شاہ کو جھگڑا کرنا ضرغام کا و عیاری مہتر قران و ذکر قتل توسن و افلاک اوج سحر و رہائی مہ جبین وغیرہ و دیگر حالات متعلق داستان ہذا مخمسہ

عیسی مریم یہان اعجاز دکھلائین گے کیا ۔ زندگی کافور ہے مرہم سے پھل پائینگے کیا
رشتۂ جان ہی نہین پھر زخم سلوائین گے کیا ۔ دوست غمخواری مین میری سعی فرمائین گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائین گے کیا

لی ضمانت گو عسس نے ہمسے مانا یون سہی ۔ شہر کے حاکم نے بھی پہرے مین رکھا یون سہی
خیر قاضی نے جو لکھوایا مچلکا یون سہی ۔ گو کیا ناصح نے ہمکو قید اچھا یون سہی
یہ جنون عشق کے انداز چھٹ جائین گے کیا

دین و ایمان ترک ہو پر ترکِ الفت ہو نہ آہ
ہین جہاندیدہ ہون کچھ نادان نہین دل ہی گواہ
عشق کی تدریس رہتی ہے یہان شام و پگاہ
حضرت ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھکو یہ تو سمجھاوے کہ سمجھائین گے کیا

خون دل حسرت مین جانبازی کی اب کھاتا ہون مین
سر بکف تکبیر خوان عقل اپنی دوڑاتا ہون مین
دم الجھتا ہے مرے سینہ مین گھبراتا ہون مین
آج وان تیغ و کفن باندھے ہوے جاتا ہون مین
عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لائین گے کیا

دہر کے غمسے نہین فارغ ہے گو ہر نیک و بد
ہے غم عشق اسقدر عنقا کہ اللہ الصمد
پر غم خوبان مین اب کچھ بھی نہین ہے جد و کد
ہے اب اس معمورہ مین قحط غم الفت اسد
تمنے یہ مانا کہ دلی مین رہین کھائین گے کیا

جوہریان مضامین گوہر آبدار سخن گوزیب گوش سامعان فیہوش کرتے ہین کہ جس روز سے شہنشاہ لاچین کو صرصر چرا لیگئی توسن اسی فکر مین ہے کہ طلسم کشا کو مٹاؤن ناہید و بادبان و ضرغام باتون مین ٹالدیتے ہین توسن کا رنگ نہین جمتا ایک دن اسنے بیقرار ہوکر کہا اے توسن جادو تمسے آج تک کوئی مطلب نہ نکلا اتنا ہمکو دریافت ہو جاے کہ شہنشاہ لاچین دریاے آتش مین قید ہین ہم اپنے کو آگ کے دریا مین گرا دین یا اُنکو چھوڑائین یا اپنی جان دین حسرت پر لاچین کی کلیجہ پھٹتا ہے بائیس ۲۲ برس کے بعد اسنے قید سے رہائی پائی الیا نہو افراسیاب اُسکو قتل کرڈالے نجومی یہ بھی کہتے ہین کہ بدون اعانت شہنشاہ لاچین فتح طلسم ہوش رُبا غیر ممکن ہے توسن نے دست بستہ عرض کی ایک مقام تو غلام کے خیال مین ہے اُس مقام کو مقام مستجاب الدعوات کہتے ہین جو وہان جاکر دعا کرے شخص غائب کا حال دریافت ہوتا ہے حضور چلکر وہان عبادت کرین یا تو خواب مین بشارت ہوگی یا راہ مین وہ مقام ملے گا یہ غیر ممکن ہے کہ حضور لاچین کو نہ دیکھین غلام کوشش کرکے رہا کردیگا اسد نامدار رضامند ہوئے توسن نے تو کہا تھا کہ یکہ و تنہا چلیے بدیع الزمان نے کہا مین تنہا نجانے دونگا توسن نے کہا کسی ساحر کا وہان کام نہین ہے ضرغام نے کہا بدیع الزمان اُنکے ماموں جان ہین یہ غلام انکا بھی ضرور چلیے گا توسن نے کہا کیا مضایقہ دن بھر یہی صلاح رہی پھر دن اپنے اسد سے بدیع و مراد شاہ نے کہا مین دامن دولت نچھوڑونگا مین بھی تو غیر ساحر ہون ناہید و بادبان

بیت تر ہین اسد نے کہا صاحبو اس مین کیا نقصان ہے خواہ از روے بشارت خواہ بدیگر صورت مقام قید لاچین دریافت ہو گا تم سبکو ساتھ لیکر لشکر کشی کرینگے توسن ایسی خوشامد سے پیش آیا ناہید و بادبان ناچار ہو گئین توسن اسد و بدیع و مراد شاہ و ضرغام کو ساتھ لیکر چلا پہر رات گئے ایک صحرا مین لاکر پہونچایا صحراے سبزہ زار تھا دامن کوہ مین زیر نخل کہا یہی مقام عبادت ہے حضور بیٹھکر دعا کرین ضرور بشارت ہو گی اسد سجادہ بچھاکر بیٹھے بدیع و مراد شاہ و ضرغام تلوارین کھینچکر گرد آگئے توسن حیران ہے یہ تینون ظالم جاگ رہے ہین پلک نہین جھپکاتے ہین طلسم کشا پر کیونکر ہاتھ ڈالون اکثر ابھی لعل سخندان کا اسد کے بازو پر ہے سحر تاثیر نہ کریگا اسد نے رات بھر عبادت کی توسن کا پنجہ قابض نہوا ستارۂ سحری چمکا صبح ہوئی اسد نے کہا اے توسن مین نے کچھ خواب وغیرہ نہین دیکھا عرض کی حضور یہ عبادت خالی نجائیگی ضرور مقام قید لاچین کا پتہ ملے گا اب صبح کو اسد و بدیع و مراد شاہ و ضرغام شیر دل کو توسن لگا کر سمت برآمدہ سحر لے چلا اسکو معلوم ہے کہ لاچین وہین قید ہے ایک درۂ کوہ مین سے ہوکر نکلا رسم و راہ سے یہان کی بہ گمراہ نجوبی آگاہ ہے پکار کر آواز دی اے شہنشاہ دیکھیے دعا قبول ہوئی وہ سامنے قصر پر شہنشاہ لاچین و ملکۂ مہ جبین و بہار و مخمور و معمار قدرت قید ہین غلام نے جو عرض کیا تھا اسکا ظہور ہوا شکر ہے کہ بندگان عالی کو سرور ہوا اسد نے جو دیکھا حقیقت مین تین منزل پر ایک مکان عالیشان ہے اسقدر اسمین گولے پڑے ہین کہ ہزار ہا روزن ہین مشل غربال کے مشبک ہے اسکے درجۂ آخر مین ملکہ مہ جبین الماس پوش و شہنشاہ لاچین معمار قدرت و مخمور و بہار قفس آہنی مین سرنگون مقید ہین اسد نے گھبرا کر کہا اے توسن اب کیا کیا جاے مکان انتہا کا بلند و مرتفع ہے وہانتک کیونکر پہونچین توسن نے کہا آج غلام کی کارگزاری دیکھیے توسن میرا نام ہے آج بگڈھر یان کرون گا طرارے بھرونگا سبزۂ فلک کو پامال کرونگا خاص تھان پر جاکر ٹھہرونگا حضور میری پشت پر سوار ہون مین سحر کرکے اڑون حضور یہ برآمدہ سحر ہی قید لگی ہوئی ہے کہ طلسم کشا اپنے ہاتھ سے قفسہاے مقیدان تم تارے غلام اس سے زیادہ بلند ہو سکتا ہی قفس تک میرا ہاتھ نہ پہونچے گا آپ طلسم کشا صاحب شوکت ہین آپکی ذات سے ظہور برکت ہوگا اسد ملکہ مہ جبین کو دیکھکر بے قرار ہو گیا مہ جبین نے جو بجگاہ کو وہان دیکھا

آنکھون سے اشک حسرت دونون کے جاری ہوئے مہ جبین نے پکار کر آواز دی۔ اے حضور نے ہمکو بالکل فراموش کیا خبر ہماری نہ لی نظم

رفت بر باد اگر خدمت دیرینۂ ما
داغ بر شعلہ کشد آتش غم سینۂ ما
در دبستان الم یکنفس آزادی نیست
زنگ ظلمت نرود از رخ آئینۂ ما
برکشا دیدۂ ہمت کہ بصدر مخفے

خندہ در سینہ توان داشت گر کینۂ ما
بسکہ بے بہرہ ز آسایش بزم طرم
روز شنبہ بود اندر شب آدینۂ ما
با چنین مفلسی از کوتہی ہمت ما
بہ بود ز اطلس شہ خرقۂ پشمینۂ ما

دود آہ دل ما تیرہ کند چشم فلک
نشہ امسال دہد بادۂ دیرینۂ ما
تیرہ بختیم بنوعے کہ صیقل ہرگز
سر بمہر ست ہنوز این در گنجینۂ ما

بیقرار ہو کر یہ اشعار جو مہ جبین الماس پوش نے پڑھے اسد نے بیقرار ہو کر جواب دیا اے شہنشاہ خوبی وائے غنچۂ گلزار محبوبی ہم آٹھ پہر تمھارے واسطے تڑپتے ہین قلب پر ہجوم غم و ملال ہے تمھاری جدائی مین یہ حال ہے نظم

او بچا فراق مین جو بھی نالہ ہو گیا
جام شراب ہونٹھ کا تبخالہ ہو گیا
ظاہر ہی بات بات سے عاشق کی سوز دل
ہر گرد باد شعلۂ جوالہ ہو گیا
پہچانتے نہین مجھے احباب ہجر مین
سوز الم سے آگ کا پرکالہ ہو گیا

گردون مثال شعلۂ جوالہ ہو گیا
اپنا برا بھی ہو تو وہ چھپا ہی وقت پر
نکلا جو منھ سے کوئی سخن نالہ ہو گیا
بستر کو سوز جسم سے پھونکا شب فراق
ایسا گھلا کہ مردۂ صد سالہ ہو گیا

چھپالے زبان کے قطرۂ مے ہجر مین بنے
بہر دل ضعیف عصا نالہ ہو گیا
صحرا مین میری گرم روی کا اثر ہے یہ
تکیہ پر دنکا آگ کا پرکالہ ہو گیا
شعلہ بنا ہوا ہے سراپا جلال زار

عاشق و معشوق نے اشارون مین راز دل کہے دونون کی آنکھون سے آنسو جاری ترقی پر بیقراری اسد نے کہا اے توسن مجھے جلد لیچلو توسن نے کہا اے شہریار آپکے بازو پر ملکہ لعل سخندان کا اکہ ہے اسکے عکس سے سحر بھول جاؤنگا گر پڑونگا میرے اور آپ کے دونون کے اعضا شکست ہونگے یہ اگر اپنے ماموں جان بدیع الزمان کو دیدیجیے اسد بیقرار تھے ضرغام اشارے کرتا ہے قفس ہائے آہنی سے لاچین بھی منع کرتا ہے اسد انتہا کے مبہوت ہو گئے معشوق وفادار کو قید مین دیکھا اکہ بازو سے کھولکر بدیع کو دیا ہر چند ضرغام اشارون مین منع کرتا ہے کہ حضور سراسر دام فریب ہے غلام کا دل ناشکیب ہے آپ نجائیے اسد نے جواب بھی نہ دیا توسن پر سواری گانٹھی اس نے خوشی خوشی اپنے اوپر اسد کو سوار کیا بدیع الزمان وغیرہ دیکھ رہے ہین کہ ان مکانات مین توسن جا کر غائب ہوا نہین معلوم اسد کو

کہان چھپا دیکھو گھبرایا ہوا بعد چند ساعت کے آیا کہا اے شہریار اسد نامدار اپنے ماموں جان کو
بلاتے ہین قید ہے کہ طلسم کشا کے عزیز بھی ساتھ ہون تب قفس اُترین بدیع الزمان نے
طرف ضرغام کے دیکھا ضرغام نے کہا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا بسم اللہ آپ بھی تشریف
لیجایئے یہ تو کھلا ہوا مکر ہے توسن نے کہا اے ضرغام تمکو ناحق کا خیال ہے مین جانبازی کر رہا
ہون میرا نام ہو میری بی بی اور دختر تو خیر خواہ کہلاتی ہین اُنکو چھوڑ کر کہان جاؤن گا خود اسد نے فرمایا
ہے کہ ماموں جان کو لاؤ اگر مراد شاہ کے سپرد کیجیے مین کیا کرون گا مین اگر تو نہین مانگتا بدیع الزمان
بھی جوش محبت اسد سے دیوانے ہو گئے سیدھے سپاہی ضرغام کو جھٹک دیا اگر بازو پر سے کھو لکر
مراد شاہ کے حوالے کیا توسن نے بدیع الزمان کو بھی لشتیف پر سوار کیا سحر کرتا ہوا خوشی خوشی
لیگیا اُنہین مکانون مین جا کر غائب ہوا نہین معلوم بدیع الزمان کو کہان جا کر چھپایا ایکی بہت ہی
گھبرایا ہوا آیا کہا اے مراد شاہ تم بھی چلو ضرورت ہے کہ ایک رفیق بھی ہونا واجب و لازم ہے تم ایسا رفیق
کون ہے اسد و بدیع نے فرمایا ہے مراد شاہ کو بلاؤ تمھارے ہاتھ سے ہتکڑیان بیڑیان
کٹینگی اگر برائے چند ساعت ضرغام کو دید و مراد شاہ نے اگر خوشی خوشی اپنے بازو سے کھولا
ضرغام کو دیا مراد شاہ اس بات پر نہال ہین کہ رفیق طلسم کشا قرار پایا میرے ہاتھ سے معشوقہ شہریار
کی رہائی ہو سب مین نیک نام ہو جاؤن گا مراد شاہ کو بھی توسن نے لیا ضرغام نے اگر اپنی کمر
مین رکھا کف افسوس ملتا ہے جی مین کہتا ہے اے ضرغام کھلی ہوئی عیاری ہے گویا سفر شہر خاموشان
در پیش ہے انتہا کا پیس و پیش ہے جسکو بھیجا لیگیا واپس نہ لایا نیا فقرہ بنا کے لایا اب دیکھیے کیا
ہوتا ہے سب قید ہوے دلسے یہ باتین کر رہا ہے کہ توسن گھبرایا ہوا آیا کہا ضرغام چلو تمھین بھی آقا بلاتے
ہین تم تو خسرو اعظم ہو فرزند خواجہ محترم ہو تمھارے ہاتھ سے سب رہائی پائینگے اسد بدیع
و مراد شاہ انتظار کر رہے ہین تمھارے پہونچتے ہی سب رہا ہونگے صرف تمھارے پہونچنے کی
دیر ہے ضرغام تو بخوبی سوچ چکا ہے کہ یہ سراسر مکر ہے دو قدم پیچھے ہٹا کہا اے توسن تجھ ایسے
ٹٹوے کے مکر مین وہی لوگ پھنسے مین ایسے فقرو نکو کب مانتا ہون خیر شکر ہے اگر تو میرے پاس
موجود ہی ہے ہرگز تجھے نہ دونگا اب تو توسن نے قہقہہ مارا کہا اے ضرغام مین اسد و بدیع و مراد شاہ
کو قید کر آیا اب تو میرے ہاتھ سے کہان جائیگا یہ کہکے ضرغام پر سحر کیا ضرغام نے اگر جمکا . یا

سحر باطل ہوگیا بہت سے توسن نے ایسے سحر کیے جب ضرغام اکہ چمکا دیتا ہے سحر اسکا باطل ہو جاتا ہے
توسن حیران ہے کہ کیا کرون ضرغام کے سامنے ساری طراری بھرنا بھولا منھ زور یان نہ چلین
توسن ایسا ساحر شب کور کہنہ لنگ اپنی زندگی سے تنگ حیران ہے کہ کیون کر اکہ کو ضرغام
سے لون ضرغام اس فکر مین ہے کہ مین انکی گردن ناپون اس بیحیا نے میرے آقا کو
پھنسایا قبلہ وکعبہ فرمائینگے کیون ضرغام اسد کو گرفتار کرا دیا تم سے کچھ نہ ہوسکا یہ کیون کر
سمجھاؤن گا کہ میری بات نہ مانی ہر چند سمجھایا آخر تقدیر کا لکھا پیش آیا لڑتے لڑتے توسن جب سحر سے عاجز
ہوا تلوار کھینچکر جھپٹا ضرغام پر وار کیا ضرغام نے پینترہ بدلکر تلوار خالی دی جھپٹ کر حباب بیہوشی
مارا توسن کے منھ پر پڑا توسن گر کر بیہوش ہوا ضرغام نے چاہا سر کاٹ لون افلاک
اوج سحر حاکم برآمدہ سحر اپنے قصر مین رہتا ہے مگر یہان کی خبر دمبدم ملتی ہے یکایک اسکو خبر
ملی بیرون نے آکر عرض کی تین کس برآمدہ پر قید ہوئے ہین دو شخص صحرا مین لڑ رہے ہین
افلاک گھبرایا اُٹھا چند خدمتگار ہمراہ لیے اُسوقت پہونچا کہ ضرغام توسن کو بیہوش
کرچکا تھا چاہتا تھا کہ سر کاٹے افلاک نے توسن کو پہچانا عیار کو آواز دی خبردار یہ کیا کرتا ہے
ضرغام رُکا افلاک مع خدمتگارون کے دوڑ پڑا چہار سمت سے گھیر کر ضرغام کو پکڑ لیا
توسن کو ہوشیار کیا توسن تو آگاہ تھا اُس نے اُٹھتے ہی کمر سے ضرغام کی اکہ لے لیا
ضرغام کو توسحر کرکے بالائے قصر پہونچایا اب افلاک اوج سحر نے حال پوچھا توسن نے تمام کیفیت
بیان کی کہ بین نے طلسم کشا و بدیع الزمان و مراد شاہ کو پھنسایا اس عیار پر بسبب اکہ کے
سحر تاثیر نہ کرتا تھا بے مثل تحفہ ہے افلاک مشتاق ہوا کہا اے توسن اکہ مجھے دو توسن جلدی سے
گھوڑے پر سوار ہوا کہا اے افلاک یہ تحفہ نایاب مین نہ دونگا مین اُسکے واسطے لشکر مین طلسم کشا
کے مطیع ہو کر رہا اتنا بڑا کام کیا طلسم کشا کو لاکر پھنسایا اب تم اُس کی نگہبانی کرو مین جاکے
افراسیاب کو خبر کرتا ہون اسی کی وجہ سے طلسم کشا پر سحر تاثیر نہ کرتا تھا شاہزادی ہیجرہ
پنجہ نے عاشق ہو کر یہ اکہ اسد کو دیا تھا یہ قصہ جو توسن نے بیان کیا اور گھوڑے کو بڑھایا
اکہ نکل جاؤن افلاک اوج سحر بھی گھوڑے پر سوار ہوا کہا او توسن ہرگز جانے نہ دونگا
اب ملحوظ خواطر ناظرین والا تمکین یہ ہے کہ آگے آگے توسن بھاگا ہوا جاتا ہے تعاقب مین افلاک اوج سحر

للکارتا ہوا کہ او بیحیا اکہ مجھے دیدے توسن نے پلٹ کر جواب دیا کیون قضا آئی ہے ایسا تحفہ نایاب مجھے دستیاب ہوا مین ہرگز تجھکو نہ دون گا یہ دونون آپس مین لڑتے بھڑتے دہانسے نکل گئے جب افلاک سحر کرتا ہے توسن اکہ دکھا کے باطل کردیتا ہے افلاک کا پنجہ نہین قابض ہوتا لیکن چند ساحر جو بھاگ کر خدمت مین ملکہ مہرخ کے پہونچے تھے اُنھون نے حال بربادی لشکر جہاندار شاہ بیان کیا قیدمہ جبین کا نشان دیا ملکہ مہرخ فوراً سوار ہوئین ہر ایک کا یہی قصد ہے کہ جاکر اپنے مالک کو رہا کرین سرداران نامی مثل باغبان قدرت و مخمور و ہلال و خورشید و شکیل وغیرہ چالیس سرداران زبردست طاؤسان زرین بال پر سوار ہوے سحر کرکے بلند ہوے یہ تو خبر پا چکے کہ سہ منزلے پر قید ہین ہر ایک ساحر یہی چاہتا ہے کہ ہم جاکر برآمدے کو پامال کرین اپنے مالک کو چھوڑا ئین اوّل ملکہ ہلال سحر افگن برآمدے پر آکر چمکی دیکھا اسد نامدار مہ جبین عالی وقار بدیع الزمان گرد لشکر لاچین تیغ زن وغیرہ سب قفس ہاے آہنی مین بند مثل ماہی بے آب پھڑک رہے ہین ہلال سحر کرکے گری برآمدے مین آکر پھنسی اسکو بھی کسی نے قفس مین بند کرکے پھنسا دیا طریقے سے ظاہر ہوتا ہی کہ کچھ لوگ بھی مخفی اس برآمدے مین موجود ہین جو جاکر بیہوش ہوا اُسکو قفس مین بند کیا چھت مین لٹکا دیا ملک جہاندار شاہ بھی ساری فوج لیکر سامنے برآمدے کے آکر ٹھہرا ہے ہلال آکر گری قید ہوئی جہاندار شاہ بھی قصد کررہا ہی کہ مین بھی اپنے سحر کا امتحان کرون گولے مارون قصر کو گرادون اس جرأت مین قصور نہ کرون ناگاہ صحرا سے گرد اُڑی جہاندار نے دیکھا ملکہ مہرخ مع فوج بیشمار آکر پہونچی جہاندار شاہ نے بڑھکر استقبال کیا مہرخ سے سب حال بیان کیا کہ پہرے قلعے کو اس قصر نے توڑا بہار و مخمور و معمار پھنسے مین زخمی ہوکر ہٹ گیا تھا اب لشکر مہرخ و جہاندار جما ہوا کھڑا ہے کہ سرخ موی کاکل کشا آکر کڑکی جہاندار نے آواز دی اے سرخ مو کیا کرتی ہو ابھی ہلال سحر افگن انگشت نما ہو چکی ہے سرخ مو نے لاکھون ساحر کھڑے دیکھے جوش محبت طلسم کشا مین قصر پر آکر لہرائی جیسے ہی قصر پر گری بیہوش ہوگئی گوشے سے چند زنگی نکلے قفس آہنی لیے ہوے سرخ مو کو گرفتار کرکے بند کیا مہرخ و جہاندار حیران حیران دیکھ رہے ہین کہ باغبان قدرت آسمان پر چمکا اسد کو قفس مین دیکھ کر بدحواس ہوگیا گنبد سحر کرکے

مارے مکان کے روزنون سے باغبان پر انٹیین برسین جھلاکے تیغہ کھینچا قصر پر گرا گرتے ہی بے ہوش ہوگیا زنگیون نے انکی بھی گردن لی مہرخ دیکھ رہی ہین کہ آسمان پر تانتا بندھا ہے باغبان کڑک کر گرا خورشید زرین سحر آکر چمکا قصر پر گرا اور نعرہ ہوا منم شکیل بعید لی منم ملکہ ماران زمین کن منم ملکہ اسرار جادو مہرخ پیٹ رہی ہے اے یار و میرے پاس آؤ صلاح کر کے کام کرو دیکھو کتنے سردار پھنس گئے مہرخ کو کوئی جواب بھی نہین دیتا اسد مہ جبین کو دیکھا اور جا پڑے ان ساحران مذکور نے بڑے بڑے سحر کیے ساٹھ ستر ہزار سردار اسی بلائے مذکور مین پھنسے تانتا موقوف نہین ہوتا قضاے کار مجلس و برآن جو چلی تھین ہنس پر سوار آگئے مجلس نامدار مجلس نے جو آکر یہ قیامت دیکھی کہ برآمدہ سحر مین سو سردار قید ہین جان لشکر روح روان لشکر باغبان و بہار و معمار وغیرہ یہ لوگ سب قید ہین مجلس کا کلیجہ منھ کو آیا برآن تو منع کرتی ہوئی آتی ہین کہ او مجلس ٹھہر جا بڑے بڑے ساحر پھنس چکے ہین ہم سمجھ کے سحر کرین گے کیا تو بہار و باغبان و مخمور سے زیادہ ہی مجلس نے پلٹ کر جواب دیا مادر مہربان ٹھہریئے مین ابھی سب کو چھڑائے لیتی ہون مکان نگوڑا کیا روکے گا یہ کہکے قصر پر جھکی سر جھکا کر اس زور سے گری دیوار و کنگورون سے توڑتی ہوئی جس کمرے مین سب قید تھے اُسکی چھت پر آکر ٹکر ماری چھت شق ہوئی مجلس کا نصف جسم چھت کے باہر نصف چھت کے اندر پھنسکر رہگئی ٹانگین تھرّانے لگین مصیبت مین آواز دی مادر مہربان میری ہڈیان ٹوٹی جاتی ہین برّان نے جو مجلس کا یہ حال پر ملال دیکھا کلیجہ پھٹ گیا یقین ہوا مجلس کا پھڑک کے دم نکلجائے گا اختر مراد رید جوڑے سے نکلا خوب سحر اختر پر پڑھے ہنس کو بڑھایا برّان تو برآمدے پر جاتی ہین اب حال اُس بد مآل توسن جادو کا سنیے توسن آگے بھاگا ہوا جاتا ہے افلاک اوج سحر تعاقب مین جب افلاک سحر کرتا ہی توسن اکہ چمکا کے سحر مٹا دیتا ہے افلاک انتہا کا زبردست ہے گھوڑے سے کود کر ہاتھ تلوار کا مارا توسن کا گھوڑا مارا گیا توسن پیدل ہوا افلاک نے جیسے ہی ہاتھ مارا توسن نے اکہ چمکا دیا افلاک کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا سحر بھولا ادہر سے توسن نے خبردار کہکے ہاتھ مارا افلاک کے دو ٹکڑے ہوئے ادھر برّان نے جھپٹ کر لبعد کر دفر اختر مراد امید مارا یہ برآمدہ سحر تو افلاک کے متعلق تھا افلاک مرا قصر گرا ہلڑ ہوا برّان نے اختر مار کر قصر توڑا اب قفس ہاے آہنی

سرداران نامی کے چھت سے چھوٹے چرخ مارتے ہوئے طرف زمین کے چلے مجلس نے بھی رہائی پائی مجلس
نے گرتے گرتے مہ جبین کورد کا قفس بھی شکست ہوگئے تھے ادھر سے مہرخ جہاندار
سحر کرکے بلند ہوئے ہزارون لاکھون ساحر دوڑ پڑے کسی نے باغبان کورد کا کسی نے اسد کو گود مین
لیا ملکہ گلچین جادو نے اپنے شوہر باغبان کورد کا مگر جیسے ہی قفس ہٹا پہلو سے قصر سے ایک زنگی
مع ساٹھ ہزار جادوگرون کے جھپٹ کر نکلا چاہا سردارون کو چھین لے نعرہ کیا منم
قصور جادو یہ کہکے سحر کیا اب سردارون نے رہائی پائی باغبان دبہالہ کے سحر چلے ملکہ مہ جبین
کو مجلس نے تخت پر پہونچا دیا دل آرام وزیرزادی کے سپرد کیا آپ کڑک کر لشکر زنگیان
آدم خوار پر جا پڑی میدان کی بڑی تعریف ہورہی ہے جہاندار کہہ رہا ہے بران کا سحر سب سے زیادہ ہے
بڑی کامل داکمل ہے کس لطف سے آکر اختر مار امینے بڑی بڑی سحر کے قلعہ میرا تباہ ہوا اس قصر مین
یہ بلائین بھری تھین کس لطف سے فتح کیا اے بران کیا کہنا اے تو زنگاہ کوکب روشن ضمیر
وا ے آسمان سحر کی ماہ منیر ہم تو تیرے قائل ہوئے بران بکو جھک جھک کے سلام کرتی ہے
بہار نے بڑھکر قصور جادو پر گلدستہ مارا قصور جادو کا بھائی خشت انداز بہار پر جا پڑا بہار نے سحر کیا
بدھی نکالکر پھینک ماری خشت انداز پتھرون سے سر ٹکرانے لگا جوش مین اپنا گلا کاٹ کے مر گیا
قصور جادو پر جہاندار شاہ جا پڑا جہاندار شاہ کو بڑی عزت ہے کہ ایک لڑکی نے برآمدہ گرایا
ہمسے کچھ نہ ہوسکا قصور کو بڑھکر ایک طمانچہ مارا سر اُسکا اڑ گیا ساتھ والون کو جلادیا
آواز مین آئین کشی مرا نام من خشت انداز جادو وقصور جادو بود بعد چند عرصہ کے میدان
صاف ہوا ایران کو بیچ مین لئے ہوئے تعریفین ہورہی ہین نوبت نقارے بجاتے ہوئے پلٹی ادھر توسن
جادو افلاک اوج سحر کو مار کر بہت خوش ہوا قضاے کار اتفاق روزگار مہتر قران عالیوقار جستجوئے
شہنشاہ لاچین مین اسد سے وعدہ کرکے نکلے تھے پھرتے پھرتے ایک درہ کوہ مین اکر ٹھہرے
پڑے سور ہے تھے افلاک اوج سحر جو مرا بیچ پکڑ لیوکی جو صدا بلند ہوئی سنگ باری برف باری
بھی ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من افلاک اوج سحر بود مہتر قران گھبرا کر اُٹھے کہ کس نے کس کو مارا
جادوگر کی شکل بنکر دوڑے دیکھا ایک جوان تاجدار مرا ہوا پڑا ہے توسن جادو تلوار کا
خون پاک کر رہا ہے مہتر قران نے وہین للکارا او ناہنجار بدکردار تو کون ہے جو ہماری سرحد مین آکر

خونریزی کی یہ مقام گذر گاہ سامری و جمشید ہے خداوند یہان آتے ہین یہ کہتے ہوے قریب
توسن آئے ہاتھ پکڑ لیا اس زور سے ہاتھ پر ہاتھ ڈالا توسن سمجھا کلائی ٹوٹ جائیگی کہا بھائی حال تو
سنو مہتر قران نے کہا تو تو قزاق ہے اس کے پاس کیا مال تھا کس وجہ سے تو نے مارا یا کسی رنڈی کا
جھگڑا تھا سچ کہہ ورنہ مشکین باندھکر سامنے افراسیاب کے لیجاونگا توسن گھبرا گیا گڑگڑا کر کہا بھائی حال
تو سنو مین شہنشاہ توسن قوت بازو افراسیاب ہون تاجدار توسن حصار بائیس
برس مینے شہنشاہ لاچین کی حفاظت کی لاچین کا گھر بگاڑا افراسیاب کو بادشاہ کیا جب کہ
قید خانے سے شہنشاہ لاچین چھوٹا طلسم کشا نے رہا کیا مین لشکر کشی کر کے آیا مقابلہ پڑا دختر زرجو
نے بغاوت کی آخر مین بھی گرفتار ہوا ایسا مجبور ولاچار ہوا کہ اسد کی اطاعت کی لیکن فکر مین تھا کہ
کس تدبیر سے طلسم کشا کو مارون لگا کے برآمدہ سحر پر لیگیا اسد کو مع بدیع و مراد شاہ قید
کرایا ضرغام فرزند عمرو جلساز مکار نے فساد کیا یہ افلاک اوج سحر داروغہ برآمدہ سحر
تھا مینے ضرغام کی کمر سے اکر لیا کہ جسپر سحر تاثیر نہین کرتا اسی سبب سے افلاک اوج سحر پر غالب آیا مین نے بیچارہ
کو مارا اب مین خدمت افراسیاب مین جاتا ہون اسد کو پھنسا دیا جا کے افراسیاب کو لاؤنگا
وہ سب کو قتل کرے لڑائی فتح ہو جب مہتر قران سب حال سن چکے کہا اے توسن بڑا کام کیا لیکن
دیکھ ملازمان طلسم کشا آتے ہین توسن جادو نے منھ پھیرا مہتر قران نے بغدہ مارا توسن
کا سر اوڑ گیا نعرہ ہوا وہ مارا نعرہ مہتر قران

سریع السیر چون باد بہاری — جہان سرہنگ در خنجر گذاری
منم مہتر قران شیر ریانم — بمیدان اژدر آتش فشانم

توسن جادو مر کر گرا صدائین بلند ہوئین مہتر قران نے کمر سے
اسکی اکر لیا بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من توسن جادو بود یہان ملکہ مہرخ وغیرہ پلٹ کر
بارگاہ مین آئی ہین کہ صحرا سے صداہائے مہیب آئین ملکہ مہرخ نے فرمایا دیکھو تو یہ کیسی آوازین آتی ہین
بران کا تو آج بڑا نام ہو رہا ہے چرندو پرند چلے تھے کہ مہتر قران آکر پہونچے سر توسن
و سر افلاک اوج سحر سامنے مہرخ کے ڈال دیا جہاندار شاہ کو بڑی جستجو تھی کہ ہمارا قلعہ سحر برآمدہ سحر
سے پامال ہوا بران کے اختر نے قلعے کو توڑا اب جہاندار شاہ نے مہتر قران سے وقت قتل
افلاک اوج سحر پوچھا مہتر قران نے بیان کیا کہ توسن نے افلاک کو مارا بسبب اکرہ کے غالب آیا

مین نے توسن کو جاکر مارا کہ بہار و برسد کے باندھا آج ناہید و بادبان کو تسکین ہوئی خواجہ عمرو بھی تشریف لائے اب ملک جهاندار شاہ بھی تشریف لائے دربار آراستہ کیا گیا ملکہ مہ جبین سریر جہانبانی پر سب نے رائے پر عمرو کی آفرین کی خواجہ ہمیشہ سے کہتے تھے کہ توسن مکار ہے صدق دل سے مطیع نہین ہوا اسد سے کہا مکر کر کے اُس نے کیا پھل پایا کس حسرت سے واصل جہنم ہوا اسی میدان بر آمدہ سحر مین لشکر فروکش ہے ارادہ ہے کہ سمت کوہ ہفت رنگ کوچ کرین لڑتے بھڑتے تا بہ دریائے نیل پہونچین کہ شہنشاہ لاچین نے کہا اے ملکہ مہرخ مین بائیس برس قید رہا سب تحفہ جات قبضہ سے نکل گئے بہت سے سحر ایسے ہین جو نازک تھے وہ بھی قبضے مین نہیے دو ہفتہ کی ہمکو مہلت ملے جب تک ہم نہ آئین لشکر اسی مقام پر رہے کوہ ہفت رنگ پر معرکہ عظیم پڑیگا خوب سمجھ کے چلنا چاہیئے سب نے کہا مناسب ہے اسد نے بھی قبول کیا مشیرون نے صلاح دی جب تک شہنشاہ لاچین واپس آئین حضور مصروف شکار ہون اسد نامدار مع اٹھارہ امیر زادون و بارہ ہزار قزاقون کے وصندلان صندلی پوش بدیع الزمان گرد لشکر شکن برائے شکار جاتے ہین شہنشاہ لاچین کیہ تنہا واسطے تیار کرنے سحر کے سمت باغ نیرنگ روانہ ہو گئے ایک یہ بھی مراد ہے کہ بر آمدہ سحر فتح ہوا قلعہ جلاد قبضے مین آیا یہان بھی پتہ ملکہ بلقیس ثانی کا نہ لگا یہ بھی شہنشاہ لاچین کی مراد ہے کہ جا بجا ملکہ کی تلاش کرون بہر نوع دو ہفتے کی مہلت لے کر شہنشاہ لاچین سمت باغ نیرنگ گئے اسد غازی برائے شکار روانہ ہوئے حال انکے وقت پر تحریر ہونگے

دو کلمہ داستان شوکت بیان افراسیاب جادو و آمد حیرت بمقابلہ مہرخ نامدار و آمد حیات جادو پدر حیرت عجائب و غرائب حیرت کا سحر کرنا اور کل لشکر کے وعیاری عمرو بارگاہ افراسیاب مین و حیران ہونا حیات کا عجب داستان و عیاری نئے طور پر واقع ہوگی ناظرین بہت پسند فرمائینگے تا باختتام حیات عجب داستان حیرت بیان ہے ساقی نامہ مصنف

ساقی نے عیش سے چھکا دی	گمراہ ہون راستہ بتا دے	کچھ ذکر حیات کا ہو تحریر
افسون نیرنگ کے ہو تقریریں	مہرخ پہ بھی وقت تنگ ہوگا	خواجہ سے بھی قصد جنگ ہوگا

لکھتا ہے عمرو کی کارسازی
دشمن یہ رہون نشے مین غالب
حیرت کے پدر سے جنگ ہوگی
جھنڈا مرے نام کا گڑے گا
ساقی احسان بھی رہے گا
خواجہ کا کمال بھی عیان ہو غزل
ترے جمال کو بے پردہ جس سے دیکھ سکین
وہ کچھ سوال کرے تو جواب دیتا جا
بتا جوانی عاشق کدھر گئی اے عشق
کچھ اور دل ہون اگر دستیاب دیتا جا
اُٹھا کے بزم سے کہتی ہے اسکی چین جبین
اسے بھی آنکھ کے ساتھ انقلاب دیتا جا
شب فراق یہ کہتا ہون ہو کے شاکی بخت
عدو سے ملکے ہمین پیچ و تاب دیتا جا
معاف داغ تمنا سے رکھ عوض دلکے
نشان اپنا کچھ اے آفتاب دیتا جا
نہ پوچھ تو سبب گریہ ذبح کر قاتل
پتا کچھ اپنا الٹ کر نقاب دیتا جا
سبھلکے سامنے بدلو رکھائیان تو کہون
جلال شیخ کو انکا ثواب دیتا جا

کچھ مکر ہے کچھ زبان درازی
لکھتا ہے یہ داستان نیرنگ
فوج مہرخ تبتنگ ہوگی
ظاہر ہے قمر کی خوش بیانی
دریا کہین خون کا بہے گا
کب آئیگا کوئی مجھ تک جواب دیتا جا
وہ آنکھ تو ہی او بے حجاب دیتا جا
پکار کہکے مرے جان نثار چلتے ہین
مٹے ہوؤنکو نشان شباب دیتا جا
بغل ہی رہ کے جو ہے تجھ سے بیخبر اے دل
ملا ہو لطف تو داد عتاب دیتا جا
لئے ہین گنتے دل ایک ایک ناز پر ہوئے
صدا تو چونک کے او مست خواب دیتا جا
اگر عزیز تو برباد بھی نکر اے چرخ
یہ روگ لیکے کوئی عذاب دیتا جا
رقیب بوسۂ لب لیکے ادھر بھی کوئی
لگی بجھا مری خنجر کو آب دیتا جا
مزا ہی چھیڑ کے جب شکوے سننے کا شب وصل
عنایتونکے عوض اے عتاب دیتا جا

ساقی مے جنگ کا ہون طالب
عیاری دکھ لطف کی جنگ
پھر فوج مین تہلکہ پڑے گا
لکھتا ہون یہ لطف کی کہانی
اک سحر کی داستان بیان ہو
تسلیان بھی تو اے اضطراب دیتا جا
رہے جو یار کی تصویر سامنے اے دل
کوئی تو ہمکو نئی خطاب دیتا جا
پکارین اسکی ادائین مین دل جو دیکے چلا
ٹھو کے اسکو دم اضطراب دیتا جا
پھری نگاہ تری مجھسے دل مرا مجھسے
بغل مین بیٹھ کے انکا حساب دیتا جا
یونہی یہ رشتۂ الفت خدا کرے کٹ جائے
کبھی کو تو مری مٹی خراب دیتا جا
کہان ملیگا شب تار ہجر گم ہو کر
بچی کچھی ہمین ساقی شراب دیتا جا
جو بت ہو کعبہ مین روپوش تو وہی کہین
بگڑ کے ہوکے جو تو بھی جواب دیتا جا
کیے ہین تو نے جو عشق تباہین نیک عمل

مہران جادو تقریر دکھاتا ہے افسون دلپذیر اس داستان شوکت بیان حیات جادو کو بعد شد و مد یون تحریر فرماتے ہین شعر نگارندہ داستان عجیب رقم کرتے ہین یہ بیانِ غریب :: افراسیاب جادو معرکہ ماہیان زمرد پوش سے جو واپس ہوکر باغ سیب مین آیا حیرت بھی زخمی ہوئی آفتاب چہاردست بیقرار ہو کر قصر زبرجدی سے آئی افراسیاب

نے تمام کیفیت قتل ماہیان زمردپوش بیان کی کہا آج رکن طلسم ہوشربا گر گیا اس تردد مین بیٹھا تھا
آفات سمجھا رہی ہے کہ تیری اے افراسیاب مین حفاظت کرونگی طلسم کشا کو فوج دستیاب نہوگی
سب تڑپ تڑپ کے مرینگے نقابدار سیاہ پوش کو بلوا مین بھی اس کے ساتھ لڑونگی مسلمانون کو
قتل کرونگی نقابدار سیاہ پوش وہ شخص ہے کہ جسکے ساتھ چالیس پتلے رویین تن ہین جن پر حربۂ
سحر وغیرہ تاثیر نہین کرتا مین بھی میدان مین لڑونگی کسیقدر افراسیاب کو تسکین ہوئی کہ طائران سحر
آکر پہونچے خبر فتح قلعہ جلاد جادو و فتح برآمدہ سحر و شراکت ملک جہاندار شاہ بیان کی عرض کی
ان سب کا قصد ہے کہ طرف کوہ ہفت رنگ کے جائین از توسن حصار تا برآمدہ سحر
لشکر طلسم کشا فرو کش ہے بارہ میل تک لشکر ہی لشکر ہے اب گاوزمین بار نہین سنبھال سکتی
توسن نے بڑی خیرخواہی کی قضا نے دامن نہ چھوڑا یہ سنتے ہی افراسیاب گھبرایا اور شیران
سلطنت و وزیران ابہت و کاہنان طلسم کو خبر ہوئی افراسیاب نے کہا یارو کوئی حکم لگاؤ
چالیس نجومیون نے بطور ستارہ شناسی حکم لگایا کہ اے شہنشاہ قریب قمر جمشیدی
ایک قلعہ سیاہ ہے اسکے دامن مین ساٹھ ہزار ساحرون سے ایک ساحر فروکش ہے خندق مین
آگ روشن ہے اگر شہنشاہ بذات خود اُس قلعہ کو فتح کرینگے ایسا کوئی تحفہ نایاب نکلیگا کہ طلسم
نورافشان کی تباہی و سامان قتل کوکب فرور ہوگا مسلمانو نپر بھی بڑی بڑی بلائین نازل ہونگی یہ
سنکر افراسیاب نے کہا جب مین اس قلعہ کا قصد کرونگا کوکب بہ جسکے روکے گا کل سردار براسئے مدد
کوکب پہونچینگے کیونکر فتح کر سکونگا عرصۂ دراز تک اس مقدمہ مین صلاح رہی افراسیاب
جادو نے کچھ کان مین آفات کے کہا آفات چہار دست نے افراسیاب جادو کو
گلے سے لگایا کہا اے نورنظر تو برائے سلطنت طلسم ہوش رباہے وہوش ربا تیری حکومت
کے واسطے تو نے کیا بات تجویز کی ہے حقیقت مین اس طور سے قلعہ ضرور فتح ہوگا افراسیاب
جادو نے قصد مصمم کیا کہ مین طرف طلسم نورافشان کے ضرور جاؤنگا ملکہ حیرت کو حکم ہوا کہ
تم جاکر مقابلہ مسلمانان مین اترو آتش بار بیابان نشین جادو کو چودہ لاکھ فوج سے برائے
مقابلہ شہنشاہ لاچین واسطرف دریاے ہفت رنگ کے روانہ کیا اور
حیرت جادو با فوج گران مقابلۂ لاچین وغیرہ مین فروکش ہوئی بڑے کروفر سے

لشکر حیرت کا اترا ملکہ مہرخ وغیرہ نے آپس مین صلاح کی کہ اب حیرت جادو طرف دریائے
ہفت رنگ کے جانے نہ دیگی باغبان قدرت نے کہا اقبال طلسم کشا سے لڑتے بھڑتے
جاتے ہین آپ غلام کو حکم دین مین اٹھالا بارگاہ کا لیکر بڑھون جو روکے گا اُس کو جواب
دونگا ملکہ مہرخ نے قصد کیا کہ باغبان کو روانہ کرین یہان حیرت تخت پر بیٹھی تھی کہ
ہرکارون نے خبر دی آپ کے والد نامدار حیات جادو پہلونشین سامری مع چار
لاکھ فوج کے حالات انقلاب ہوشربا سنکر تشریف لاتے ہین کل یہان پہونچ جائینگے
یہ سنکر حیرت نے تیاری استقبال کی کی فوراً نامہ افراسیاب کو لکھا افراسیاب نے
جواب تحریر کیا کہ اے حیرت اپنے باپ کو مقابلہ کرنے دینا مابدولت کسی کا احسان نہین چاہتے
حیرت کو بہت ناگوار ہوا وزیرزادیون کو ساتھ لے کر برائے استقبال چلی رات ہی حکم دیا تھا
کہ بازارین ہمارے لشکر سے تا بہ لشکر والد نامدار آراستہ رہین فوجین آراستہ ہین
حیرت جادو جاکر خدمت مین حیات کی پہونچی حیات بارگاہ مین بیٹھا تھا بیٹی کی خبر سنکر
نکل آیا حیرت نے سلام کیا حیات نے گلے لگایا تمام حالات طلسم ہوشربا حیرت
نے بیان کئے یہ بھی ذکر کیا کہ بوابہار ہماری دشمن ہوگئین لیکن اب باباجان آپ اس
مقدمے مین دخل نہ دیجئے افراسیاب مغرور ہے اس کے غرور نے تمام ممالک برباد
کرائے طلسم کشا کا زور بڑھتا جاتا ہے شہنشاہ کی آنکھ نہین کھلتی آپ کو کیا مطلب ہے حضور
جلکر ایک شب یا دو شب دعوت نوش فرمائین طرف طلسم حیاتیہ کے پلٹ جائین حیات جادو
کو بہت غصہ آیا کہا اے نور نظر مین تیری خاطر سے آیا ورنہ مجھے کیا غرض تھی کہ مین اپنے
کو آفت مین ڈالون لونڈی غلامون کی کیا حقیقت ہے ایک سحر مین سب کو دیوانہ کرکے
مارون انکی کیا لیاقت ہے کہ جو مجھ سے مقابلہ کرسکین خاص اسی واسطے آیا تھا کہ عملداری تیری
قائم کرون حیرت نے کہا آپ کچھ دخل نہ دیجئے یہ کہکے حیات کو تخت پر سوار کیا باعزاز
واکرام لے کر چلی قضائے کار یہ خبر ہرکارون نے ملکہ مہرخ کو پہونچائی قریب لشکر مہرخ
ایک دریا ہے خواجہ نے ارشاد فرمایا ہمارے واسطے سائبان زربفتی آراستہ ہو بروقت
آمد لشکر حیات شکار ماہی مین مصروف رہین کل سردار آراستہ و پیراستہ ہوکر ہمارے قریب ہون

رات کو یہ سب سامان ہوگیا سائبان زربفتی کئی سو گز کا کھنچ گیا سایہ مین اس کے تخت بچھا
اس تخت پر خواجہ تاج پہنکر جلوہ فرما ہوے گرد تمام افسران نامی وساحران گرامی
دست بستہ حاضر ہین خواجہ نے ڈور پھینکی ہے مچھلیون کا شکار ہو رہا ہے کہ آمد آمد لشکر حیات
جادو شروع ہوئی اس دریا کا پل نہایت وسیع ہے اسپر سے ملازمان حیات گذرے حیات
جادو تخت زرین پر سوار پہلو مین حیرت گلعذار گرد صدہا تاجدار حیات نے سر اٹھا کر دیکھا
ایک شخص دبلا پتلا نا بینا تاج یاقوت نگار سر پر بکبر و نخوت بیٹھا ہوا شکار ماہی مین مصروف ہے
حیات نے گھبرا کر پوچھا کیون حیرت یہ کون شخص ہے مابدولت کے سامنے تاج پہنے بیٹھا
ہے برائے استقبال نہین اٹھتا کیا نام ہے مابدولت کے آگاہ نہین ہے حیرت نے کہا
حضور ان معاملات مین دخل نہ دین یہ وہ شخص ہے جس نے تمام طلسم ہوش ربا کو برباد کیا سرزمین
جادوگران و ریش تراشیدہ کافران اپنا نام رکھا ہے حقیقت مین ایسا ہی ہے حیات جادو
نے کہا بیٹیا نام تو بتاؤ دنیا مین ہمارا کون ہمسر ہے سوائے افراسیاب کے ہمارے سامنے
کون تاج پہن سکتا ہے وہ بھی میرا پاس کرتا ہے ہمیشہ کلاہ زرین پہنکر سامنے آیا سامری
نے حکم دیا کہ حیات ہمارا مصاحب قدیم ہے اسکو تاجدار کل اقلیم کیا یہ بڑی ہی بے ادبی ہے
حیرت نے گھبرا کر کہا حضور یہ عمرو عیار ہے آپ کی آمد سُنکر شوکت دکھا رہا ہے کل ساحر ملازم
ہمارے خدمت مین موجود ہین وہ دیکھیے سامنے بی بہار موجود ہین نگس رانی کر رہی ہین اسکی
ملازمت اپنا شرف جانتی ہین کام اس نے ایسے ہی ایسے کئے ہین جہاندار شاہ کو بھی بھی
پکڑ لیا وہ بادشاہ اقلیم بھی مثل چاکران کمترین حاضر ہے ایک اس شخص کا مقابل نہوا ملکہ مہرخ
وغیرہ کچھ نکر سکین ہم سب سے آکر ملجائین حیات نے کہا بیٹیا یہ کتنی بڑی بات ہے مین
اس کو قتل کرتا ہون میرے مرتبے مین فرق آتا ہے کہ بیجا تاج پہنکر سامنے بیٹھا ہے سزا دینا
ضرور ہے حیرت جادو ہان ہان کرتی ہے حیات نے کچھ جواب نہ دیا اسکے دبدبہ ملازم
ہین نہنگ شعلہ تن و پلنگ صف شکن پلنگ تو انتظام مین لشکر کے ہے نہنگ نے پایۂ تخت
پر ہاتھ رکھا ہے دریائے سحر مین غوطہ مارے ہوئے اکڑتا ہوا چلا آتا ہے حیات
جادو نے کہا اے نہنگ شعلہ تن وہ سامنے کنارے دریا کے جو تاج پہنے بیٹھا ہے

اسکو اٹھالا لیکن اتنا خیال رکھنا کہ ہزار دن جادوگر موجود ہین تم پر سحر کرین گے اپنے کو بچانا
یہ کیفیت اٹھالانا یہ سنتے ہی نہنگ شعلہ تن آتشخو گرم مزاج مصاحب حیات بھڑک کے
بلند ہوا برق بنکر چمکا اس زور سے آگر گرا کہ سب کی پلکین جھپکین عمرو کی کمر مین پنجہ دیا تبعجیل
لے اڑا عرصہ دراز تک محفل مین اندھیرا رہا جب روشنی ہوئی تب دیکھا خواجہ کو کوئی اٹھالیگیا
سردارون نے قصد کیا کہ جاپڑین کہ برق وقران دوڑے کہا ہم ابھی خبر لاتے ہین آپ
لوگ قصد نہ کرین ورنہ بڑا کشت وخون ہوگا نہنگ شعلہ تن خواجہ کو اسی طرح لئے ہوئے
سامنے حیات کے آیا کہا حضور یہ مکار حاضر ہے عمرو بیہوش ہوگیا حیات جادو نے کہا
اے نہنگ اپنے بھائی پلنگ کو بلاؤ اسکو جنگل مین لیجا کر قتل کر ڈالے یہ ذکر تھا کہ ہٹو ہٹو کی صدا بلند
ہوئی سب نے دیکھا پلنگ صف شکن جادوگرون کو ہٹاتا ہوا قریب تخت حیات آیا کہا
حضور اس ساربان زادے کو مجھے دیجئے مین چیر پھاڑ کر کھا جاؤن پلنگ میرا نام ہے صف
شکنی میرا کام ہے یہ کہکر نہنگ کے ہاتھ سے عمرو کو لیا مشکین باندھکر کاندھے پر
ڈالا ایک پرچہ جیب سے نکالکر حیات کو دیا کہا حضور نئی فوج جو نوکر رکھی ہے ان سب کے نام
اسمین تحریر ہین پڑھکر رقم تنخواہ لکھدیجئے گا یہ کہکے پرچہ ہاتھ مین حیات کے دیا پلنگ اسی طرح
جست وخیز کرتا ہوا چلا گیا حیات نے کہا لو حیرت اب خوش ہوئین یہی بڑا مکار وعیار
تھا پلنگ صف شکن آدم خوار ہے چیر پھاڑ کر کھا جائیگا بقول تمھارے اب تمھارے
لونڈی غلام سب چلے آئینگے لڑائی موقوف ہو جائیگی حیرت کچھ جواب نہین دیتی خاموش
ہے دل سے کہتی ہے یہ کیا معرکہ ہوا عمرو قتل ہوگیا پلنگ کھا جائیگا موت اسکی آگئی تھی عقل
بھی فتور آیا بابا جان کے سامنے تاج پہنکر بیٹھا آخر مارا گیا حیات جادو باتین کرتا ہوا اس بار
کے بارگاہ مین اترا برق بھی جادوگر بنا ہوا آیا ہے کہ دیکھون استاد پر کیا گذری جب حیات
تخت پر بیٹھا تو حیرت نے کہا حضور وہ کاغذ تو پڑھئے کہ جو پلنگ دے گیا تھا حیات
نے جو اس پرچے کو پڑھا اس مین لکھا ہے منم صاحب بعدہٗ گران نظر کردۂ بزرگان اد حیات
تیری موت آئی ہے استاد کو گرفتار کیا تیری آنکھون مین خاک ڈال کے لے گئے تمھارے
سردار پلنگ کو بیہوش کرکے فلان چاہ مین لٹکا دیا ہے اس کو بلوا لے ورنہ مرجائیگا خبردار

صبح ہوتے یہان سے چلے جانا دل مین آیا تھا کہ ایک بغدہ بھی مار دون کہ سر تمھارا گوہ کھاتا پھرے
لیکن حیرت کا پاس کیا کہ یتیم ہو جایگی روٹی کپڑا دینا پڑیگا حیات جادو جل گیا کہا تو حیرت
تم نے سنا مہتر قران تھا پلنگ نیچے عمرو کو لیگیا اور مابدولت پر تاکید کرتا ہے کہ چلے جاؤ
اب مین سب کو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا حیرت خوشامدین کر رہی ہے کہ ابا جان یہ
عیار بڑے بلا کے ہین شہنشاہ پر عیاری کرتے ہین اور مرشدزادے کو دیوانہ کر دیا اب اونکا
پتہ بھی نہین ملتا ہے کہ کس قریہ مین تشریف رکھتے ہین وہان کے ساحرون نے بڑا اعزاز
واکرام کیا پھر انکو تخت پر سوار کر لیا اب فوج لیکر آنے کو ہین حیات جادو نے کہا اے
نورنظر کیا مین عمرو سے ڈر گیا کل صبح کو تماشا دیکھنا سب سردار اگر آکر فریاد نکرین اور عمرو
قدمون پر گر کر خطا نہ معاف کرائے تو مابدولت کو مصاحب ساحری نہ کہنا یہ کہکر ساحرون
کو حکم دیا کہ فلان چاہ پر جاؤ پلنگ وہان لٹکا ہوا ہے اٹھا لاؤ برق نے جو یہ حال سنا تڑپ کر
بھاگا پہلے اس چاہ پر آیا دیکھا ٹانگ مین رسی بندھی ہوئی پلنگ لٹکا ہے اسکو تو خوب بیہوش
کر کے درۂ کوہ مین ڈالدیا آپ اسکی شکل بنکر تیار ہوا پاؤن مین اپنے رسی باندھ کر چاہ مین لٹک
رہا ساحران حیات آکر پہونچے اپنا افسر جان کر نکالا میان تیغ جنگ ہوئے بیدار ہوئے کہا
صاحبو مین نے کیا کیا جو میری ٹانگ مین رسی باندھکر کنوئین مین لٹکا دیا ساحرون نے کہا
اے افسر نامدار عیاران اسلام مہتر قران عالیمقام تم کو لٹکا گیا ہو برق بصورت پلنگ روتا پیٹتا ہوا بارگاہ
حیات مین آیا حیرت تو اپنی بارگاہ مین چلی آئی حیات جادو بیٹھے ہین کہ پلنگ
آکر پہونچا دوڑ کر قدمون سے حیات کے لپٹ گیا کہا اے شاہنشاہ غضب کی بات ہے
عیار مجھکو لٹکا کے چلا گیا بڑی خیر ہوئی کوئی شیر بھیڑیا کھا جاتا اے شاہنشاہ مقام
خوف ہے انتظام کرنا واجب و لازم ہے غلام اپنی غفلت پر نادم ہے اب مین کسیکو بارگاہ
مین نہین آنے دونگا شراب وغیرہ میرے ہاتھ سے بھیجئے کھانے کا بھی انتظام مین ہی کرونگا
اب سرکار مطمئن رہین کیا مجال عیار کی کہ عیاری کر سکے یا غیر کوئی حضور کی بارگاہ مین آسکے
یہ کہکے میان برق میخانے مین گئے شراب کو خراب کیا کہ روشن چوکی کی صدا کان
مین آئی برق نے پوچھا یہ روشن چوکی کیسی بجتی ہے ملازمون نے عرض کیا حیرت نے خوان

کھانے کے بھیجے ہین برق میخانے سے تڑپ کے نکل آیا چوبدار سے کہا خوان ٹھہراؤ ہم اپنے آقا کے
دربار مین اسطرح نہ جانے دینگے ابھی ہم بلا مین پھنس چکے ہین ہماری مُہر سے کھانا جائے ہمارے شہنشاہ
پر کوئی زوال نہ آئے چوبدار نے خوان کھانے کے رکھوا دیے برق نے سب کھانے کھول
کھول کے دیکھے سب مین بیہوشی ملائی خوانون پر اپنی مہر کی ساتھ لیکر دربار حیات مین آیا
عرض کی اے شاہنشاہ خاصہ نوش فرمایے غلام نے انتظام کر لیا حیات نے دیکھا
پلنگ صف شکن مثل خدمت گارون کے کام کر رہا ہے حیات جادو نے کہا اے پلنگ
تم افسر اعلی ہو یہ کام خدمتگارون کا ہے خدمتگارون کو بلالو پلنگ نقلی نے دست بستہ
عرض کی حضور ہم وزیر مصاحب جان کی حفاظت کے طالب ہین یہ وہ مقام ہے مثل خدمتگارون
کے جوتے سے لئے آپ کی پشت پر کھڑے رہین یہ وقت مصاحبت نہین ہے حضور دخل نہ
دین خاصہ نوش فرمائین حیات جادو پلنگ کی تعریفین کر رہا ہے پلنگ کھڑے
ہوئے ٹس رہے ہین مصاحب جلدی ہین کھانا کھانے لگے حیات جادو بلاے روزگار
ہے جیسے ہی اس نے قاب مین ہاتھ ڈالا تڑاقا ہوا قاب ٹوٹ گئی بازو پر سے پتلے نے
آواز دی اس مین بیہوشی تھی حیات جادو نے ہاتھ کھینچکر کہا اے پلنگ یہ کیا ہوا بیہوشی
کیسے ملائی نہنگ برابر کھڑا ہوا تھا برق نے خنجر مارا نہنگ لڑکھڑا کے گر پڑا برق نے نعرہ کیا
کہ او حیات ہم نے بیہوشی ملائی منم مہتر برق فرنگی شاگرد مہتر مہتران تو نے
اب بھڑ کے چھتے کو چھیڑ دیا عیارون سے بھڑ پڑا اتش زنی کی اب کیا تم کو زندہ جانے دینگے
اے حیات جادو تجھکو تیری موت لیکر آئی ہے حیات جادو غصے مین اٹھا برق
نہنگ کو مار کر نعرے کرتا ہوا اندھیرے مین نکل گیا حیرت دوڑی گئی اسنے دیکھا لاشہ نہنگ
پڑا ہوا ہے چلتے چلتے برق کئی جادوگرون کو مار گیا حیات جھلا رہا ہے حیرت قدمون سے
لپٹ گئی کہ بابا جان واسطہ سامری کا آپ چلے جائیے دیکھئے عیارون نے تار باندھ دیا حیات جادو
نے کہا اب تماشا ہو نگا صبح ہو چکی ہے وہان پلنگ جو درہ کوہ مین پڑا تھا اس کو گھیارون
نے ہوشیار کیا دو تا بیتا لشکر مین چلا حیات جادو تو بارگاہ مین بگڑ رہا ہے ساحرون نے
دور سے دیکھا کہ پلنگ آیا ہے آپس مین اشارے ہوئے کہ دیکھو عیار و نکا

کیا کلیجہ ہے ابھی نہنگ کو مار گیا اور پھر آتا ہے **شہود جادو** کوتوال لشکر ہے سب
مین بڑا افسر ہے سب سے کہا چپ رہو اب ہم دھوکا نہ کھائینگے خوب سمجھ چکے **خوب** جوتیان ماریگے
ایک نے کہا سر کاٹ لینگے ایک نے کہا ہمارا افسر نہنگ مار گیا ہم ناک کاٹ لین گے کان
بھون پاچی کو پھر کبھی ایسی حرکت نکر سکے ایک نے کہا دیکھو بچا کیسے اکڑے ہوئے چلے
آتے ہین ایک نے کہا ہمکو بالکل گدھا بنایا ہے دن دہاڑے عیاری کرنے آیا ہے کوتوال
صاحب نے کہا دیکھو اب کیا کہتا ہے باتین تو اسکی سنو **پلنگ** نے جو اپنے ساتھ والون کو
دیکھا پکار کر آواز دی واہ بھائیو خوب ہماری خبر لی بیچارے گھیارون نے گرفتاری سے
رہا کیا کمندون مین بندھے پڑے تھے بڑی مشکل سے لشکر مین پہونچے **سامری** نے
ہماری جان بچائی کوتوال نے کہا آیئے **تشریف** لایئے آپکو تو ہم ڈھونڈھتے تھے **پلنگ**
دوڑا کہ کوتوال صاحب سے بغلگیر ہون جیسے ہی **پلنگ** قریب آیا کوتوال صاحب نے پٹے
پکڑ کے ایک طمانچہ مارا مثل چیونٹیون کے سب ساحر جمٹ گئے کوئی کہتا ہے کہ **عمرو** ہے
کیون بے ساربان زادے تو نے کھیل مقرر کیا ہے ہمکو اندھا بنایا ایک کہتا ہے وہی **برق**
فرنگی ہے ایک نے کہا مین پہچان گیا **مہتر قران** ہے لات جوتی پڑنے لگی **پلنگ** دہائی دیتا
ہے ارے یار و عیارون کے ہاتھ سے بچا تو تم مارے ڈالتے ہو ہر طرف جو ہوا **حیات** دربار
سے نکل آیا دیکھا **پلنگ** کو مار پڑتی ہے اس نے جو **حیات** کو دیکھا پکارا شہنشاہ مجھے
بچایئے **حیات جادو** نے کہا مارو جوتیان میرے افسر کو مار کر چلا گیا یار وبڑا کام کیا جو ایسے
عیار کو گرفتار کر لیا عرض کی حضور اب پھر آیا ہے اب نیا فقرہ بنا کے لایا ہے ہم سب سے شکایت
کرتا ہے کہ ہماری خبر نہ لی **حیرت** بھی منع کرتی ہے ٹھہر جاؤ ارے ذرا گرم پانی لاکر منھ
دھلاؤ چال کھل جائیگا یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ایک لکہ ابر ہفت رنگ نمایان ہوا **افراسیاب** جادو
خبر آمد **حیات** سنکر آیا ہے دیکھا تو لشکر مین ہنگامہ ہے ایک بڑا افسر پٹ رہا ہے
افراسیاب جادو نے پکار کر کہا یہ کیا معرکہ ہے کوتوال نے پکار کر آواز دی حضور
یہ **برق فرنگی** عیار ہے ہمارے افسر کو مار گیا بڑا مکار ہے اب ہم کو مارنے آیا ہی
ہم کیا نادان تھے گرفتار کر لیا اب اسکو مار ڈالینگے **افراسیاب** نے آکر سب کو ہٹایا

پلنگ حضور حضور کہکر قدمون سے لپٹ گیا چیخین مار کر رونے لگا جب تو افراسیاب
جادو نے سب کو ہٹایا پلنگ کے منہ پر ہاتھ پھیرا کہا یارو تمھارا افسر ہے ناحق اس کو
مارا یہ معرکہ کیا ہوا کوتوال نے سب کیفیت بیان کی کہا حضور شب بھر مین قیامت برپا ہو گئی
عیارون نے تار باندھ دیا افراسیاب بہت ہنسا حیات جادو کو آکر سلام کیا
کہا بابا جان آپ کیون ان کانٹون مین اولجھے ہین آپ اپنے ملک کو تشریف لیجایئے
سوائے میرے کوئی نہین اٹھا سکتا حیات جادو نے کہا تو ہی نے ان عیارون کو
منھ لگایا میان بی بی دونون ڈرتے ہین عیارون کی بڑی تعریف کرتے ہین میری بیٹی
کو برابر صدمے پہونچ رہے ہین اب ملک کو صاف کر کے جاؤن گا افراسیاب نے
لاکر حیات جادو کو تخت پر بٹھایا بہ منت کہا آپ مہربانی فرمایئے مین تدبیر قتل مسلمانان
کر چکا ہون آپ کی خبر سنکر برلے قدمبوسی حاضر ہوا ورنہ اب تک جاکر طلسم نور افشان فتح
کر چکا ہوتا حیات جادو نے کہا مین انکا خاتمہ کرون طلسم نور افشان بھی فتح کرونگا
کوکب بیچارہ کیا ہے میرے سامنے چھوکرا ہے افراسیاب نے ہرچند کہا مگر حیات جادو
نے وہ غرور کی باتین کین کہ افراسیاب جادو کو ناگوار ہوا کہا آپ کو اختیار ہے حیرت
خاموش رہو حیات نام ہے ممات لقب ہو جائیگا قضا ہی دامنگیر ہے ہم مجبور ہین حیرت
رونے لگی شہنشاہ آپ ہی میرے باپ کو اتنی بڑی بات کہتے ہین افراسیاب نے
کہا مین بہت سمجھا چکا اب تماشا دیکھونگا کیا کرتے ہین حیات نے کہا ابھی دیکھو نابدولت
کے سحر کو کوئی کیا جانے ابھی سب کو بلواتا ہون ساربان زادے کی مارے کوڑون
کے کھال اُتروا دونگا قدمون پر گرے ناک رگڑے عذر نہ قبول کرون یہ کہکر دستک
دی اور آواز دی اے نیرنگ شعبدہ باز جلد حاضر ہو سب نے دیکھا گوشۂ بارگاہ سے
ایک بارہ برس کا لڑکا نہایت شائستہ سپر و شمشیر لگائے ہوئے حیات جادو کو آکر سلام کیا
حیات نے کہا اے نیرنگ بارگاہ مسلمانان مین جا عمرو کو اپنے ساتھ لاؤ
کہنا شہنشاہ براے مناظرہ طلب فرماتے ہین اصلاح کرا کے فیصلہ کرا دین اگر آنے مین
عذر کرے سردار دخل دین تو وہی تدبیر کرنا طفل نے دست بستہ عرض کی بہت خوب

یہ کہکر لشکر مہرخ مین آیا دربارگاہ پر پہونچکر ایک جست کی قنات کو پھاندکر بیچ بارگاہ مہرخ
مین آکر اترا پکارکر آواز دی منم نیرنگ شعبدہ باز فرستادہ شہنشاہ حیات جادو
خواجہ بھی کرسی پر بیٹھے ہین اس طفل نے کہا خواجہ اٹھو تمکو شہنشاہ حیات نے بلایا ہے
فیصلہ کرادینگے عمرو نے طرف مہرخ کے دیکھا مہرخ و باغبان نے اشارہ کیا ہرگز جانیکا ارادہ نہ
کیجئیگا وہ بڑا ساحر زبردست ہے عمرو نے آنکھ ملاکر کہا مین تو نہ جاؤنگا یہ کہکے اپنے مقام سے
جنبش کی چاہا نیچے ٹیک کر نکل جاؤن نیرنگ نے ہاتھ ہلایا ایک برق چمکی سب سردارونکی
آنکھین جھپک گئین عمرو نے دیکھا کرسی نے مجھکو پکڑ لیا اپنے مقام سے ہل نہین سکتا
نیرنگ نے کہا کیون ہمارے بان زادے مجھے چاہا آبرو تجھکو لیچلین اب کشان کشان لیجائینگے
سردارون نے جو خیال کیا وہ برق چمکتے ہی سحر فراموش ہوگیا چہرے پر سب کے
ہوائیان اڑنے لگین ایک نے ایک سے اشارہ کیا سحر بھول گئے تب ملکہ مہرخ نے
عمرو سے اشارہ کیا عمرو نے کہا اے شاہزادۂ نیرنگ ہم حیات کو ایسا نجانتے تھے آج تو
معاف کیجئے کل ہم آکر کلام کرینگے تمھارے ساتھ چلینگے نیرنگ نے کہا خواجہ یہ کسی بچہ کو
سمجھاؤ تم عیار ہو اگر بھاگ جاؤ تو مین کہان ڈھونڈھون اگر یہ سب سردار مل کر
تمھاری ضمانت کرین تو رات بھر کو چھوڑے جاتا ہون اگر چلے جاؤ گے تو مین اگر ان سب کو
مار ڈالونگا سب سردار عمرو کے نام پر جان دیتے ہین سب نے بخوشی کہا ہم خواجہ کی ضمانت کرتے
ہین صبح کو حاضر کردینگے نیرنگ نے ایک اقرارنامہ لکھوایا سب سردارون کی مہر کرائی
عمرو کا ہاتھ ہاتھ مین مہرخ کے دیا کہا کل صبح کو آپ سب صاحبون سے عمرو کو لونگا سب نے عہد
واثق کیا نیرنگ نے اشارہ کیا پھر برق چمکی سب کو سحر یاد آئے جسطرح آیا تھا وہ اسی طرح پلٹ
گیا بعد اس کے جانے کے ہنگامہ برپا ہوا مہرخ و بہار قدمون پر خواجہ کے لپٹ گئین
کہا خواجہ برائے خدا آپ طرف کوہ عقیق کے چلے جائیے دربار مین اپنے بلاکر نہین معلوم
کیا بدعت کریگا ایک سحر اونے سامنے بھیجا ہم سے کسی سے دفع نہو سکا یہان اس لونڈے
نے وہ کاغذ لاکر حیات جادو کو دیا کہا حضور مہرخ و بہار سب کو دیکھ لیا غلام نے
آپ کے ہلکا سا شعبدہ کیا کوئی زبان بھی نہ ہلا سکا مین نے یہی مناسب جانا کہ اگر یہ لوگ عمرو کو بھگا دینگے

بی مہرخ و بہار وغیرہ کی گردن تونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا **حیات** موچھون پر تاؤ دیتے ڈاڑھی پٹھکارنے لگا کہا لو بیٹا **حیرت** سنا ان لونڈی غلامون کی یہ حقیقت ہے جنھین تم سے لڑتے برسون گذر گئے ایک ہی دن مین سب کا امتحان کرلیا یہ انکی لیاقت ہے **افراسیاب** کو یہ باتین ناگوار گذرین **حیات** بلبلا رہا ہے کہتا ہے کل صبح **عمرو** کو بلا کے سوال **سامری** پرستی کرونگا ذرا بھی نہین کی اور انکی موت آئی یہ اب مجال نہین کہ نہ حاضر ہون **نیرنگ** میرا فرزند ہے یہ طفل خود پسند ہے کہ جاتے ہی سب کے سحر سلب کرلئے بی بہار نے گلدستہ نہ مارا **برق لامع** نہ چمکین اگر ذرا زبان ہلاتین وہ لونڈا سب کے سر کاٹ لیتا **نیرنگ** تو غائب ہوگیا **افراسیاب** خاموش بیٹھا ہے چار پہر رات **حیات** جادو بلبلایا کیا بوقت سحر ہرچند **مہرخ** و **بہار** نے خواجہ سے کہا کہ تم چلے جاؤ جو ہمپر گذرے گی جھیلین گے آپ بچینگے تو ہمین امید ہے اگر آپ پر کوئی زوال آیا تو کسی کے کئے کچھ نہ ہوسکیگا آپ کی جان کی حفاظت ضرور ہے **عمرو** نے نہ مانا کہا صاحبو کلام کرنے مین کیا ڈر ہے جہان ڈر ہو وہان ہمارا گھر ہے جاکر اس سے کلام کرینگے جیسا سوال کریگا ویسا جواب دینگے اگر اسکو قتل کرنا منظور رہے بھاگ کر کہان جائین اپنے ضامن کو پھنسائین صاحبان لیاقت کا یہ طریقہ نہین ہے یہان صبح کو دربار آراستہ ہوا **افراسیاب** کو شوکت نمائی **حیات** ہی ناگوار ہے **حیات** نے اٹھتے ہی **نیرنگ** کو آواز دی وہی دوازدہ سالہ لڑکا آکر حاضر ہوا کہا اے **نیرنگ** جاؤ عہد کرنے والون کو لاؤ **مہرخ** و **بہار** و **باغبان** سے کہنا کہ تم بھی چلو کلام کا جواب دو زبردستی نہ ہوگی مصالحہ کرادینگے بہت خوب کہکر وہ طفل چلا یہان رات بھر سب دربار مین جاگے ہین ہر اک خورد و کلان خواجہ سے یہی کہا کیا کہ چلے جایئے **عمرو** نے کہا مین تو نہ جاؤنگا **حیات** سے باتین کرونگا یہ ذکر تھا کہ **نیرنگ** آکر پہونچا **عمرو** کے ہوش اڑ گئے **مہرخ** وغیرہ سب گھبرا گئے **نیرنگ** نے **عمرو** کا ہاتھ پکڑ لیا کہا حضور اٹھئے تشریف لیچلیے شاہنشاہ یاد فرماتے ہین **عمرو** خاموش سر جھکائے ہوئے اٹھا پیچھے **مہرخ** و **بہار** و **باغبان** و **رعد** و **برق** و **برق لامع** وغیرہ چالیس سرداران نامی روتے ہوئے **عمرو** کے ساتھ ہوئے **برق** و **جانسوز** و **ضرغام** نے بھی اپنے کو ظاہر کردیا لیکن افر

تبضے مین آگیا کیا کرین وہ عمرو کو کشان کشان لیے جاتا ہے اگر سردارون نے قصد کیا کہ سحر
کرین تو عمرو اشارے سے منع کرتا ہے کہ آپ لوگ میرے مقدمے مین دخل نہ دین
مین سمجھ لونگا قضاے کار شہنشاہ کوکب روشن ضمیر و بران شمشیر زن قصر جمشیدی
مین موجود ہین شب کو ہرکارے نے خبر بدعت حیات سنائی کوکب نے کہا اسکی کیا مجال
کہ خواجہ کو دربار سے لیجائے وہ صاف کہلوا بھیجین کہ میرے لئے تاج و تخت بھیجو استقبال
کرو تو مین آؤن زبردستی نہ جائین مین وقت پر پہونچونگا وہ ملعون نیرنگ کون ہے ہم سمجھ
لینگے رات کو تو کوکب نے یہ کہا صبح کو قصر مرات واقعہ مین آکر بیٹھا اب جو آئینہ دیکھا تمام
حال آئینہ ہوا کہ عجب ذلت سے نیرنگ عمرو کو لئے جاتا ہے ہاتھ پکڑے ہوئے کلاہ
سر پر نذار دبس کوکب نے کہا اے بران ہم سے اور عمرو سے رشتہ محبت قطع ہوا بران
نے گھبرا کر کہا شہنشاہ کیون کوکب نے کہا جب ہمارے ملک مین آیا تھا تو عمرو نے کیا کیا
جھگڑا پھیلایا تھا کہتا تھا میرا استقبال کرین میرے لئے تاج و تخت بھیجین مین نے ناز اٹھائے
انہون نے خوب پاؤن پھیلائے اب آج چپکے جاتے ہین یہ نہین جواب نکلا کہ ہم نہ
جائینگے یہ ڈر ہے کہ وہ مشکین باندھ کر لیجائیگا ہم چھوڑ لاتے اگر جود جاتے لیکن ہمین کیا غرض
مفت مین ہم نے اپنی اوقات کو ضایع کیا ایک ذلیل کے شریک ہوے قوم کا
ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ خوب ثابت ہوا جو اس کے ناز اٹھاتا ہے اسپر جوب
ہی فرمائشین ہوتی ہین دشمن سے کیا ڈر اگر وہ بدعت کرتا ہم اپنے سر پہ لیتے سحر
حیات کا جواب دیتے جب وہ خود ہی چلے جاتے ہین تو ہم کیون دخل دین بران نے کہا
بابا جان انصاف فرمائیے عمرو غیر ساحر ہے نیرنگ تیلہ سحر حیات کا اسکے ساتھ وہ کیا کرے کوکب
نے کہا عمرو بھاگ کے ہمارے ملک مین کیون نہ چلا آیا بارگاہ مین کیون سینہ سپر کئے بیٹھا رہا
جب حیات اسے تلاش کر کے گرفتار کرتا ہم اپنی جان مٹاتے حیات سے مقابلہ کرتے
بیٹا تم کیا جانو بس آج سے عمرو کا ہم منھ نہ دیکھین گے بد دل استقبال کرا کے حیات سے
اگر یہ اندر بارگاہ کے چلا گیا ہمارا اسکا رشتہ قطع ہوا مفت مین ہمنے اپنے کو برباد کیا
ایک حقیر کیواسطے افراسیاب سے فساد مول لیا کوکب مرات واقعہ کو دیکھ رہا ہے اور

دمبدم بُران سے یہی کہتا ہے لو عمرو اپنے لشکر سے نکل آیا اب بھی نہین مچلتا مین دیکھ رہا ہون
کہ بہار و باغبان کو منع کر رہا ہے بڑی ذلت سے وہ لیے جاتا ہے بران خاموش
آپ کی بات کا کیا جواب دے کو کب آئینہ مین حال دیکھ دیکھ کے ایسے ہی کلمات
کہہ رہا ہے لو عمرو لشکر مین پہونچ گیا حیات کا جلوخانہ شہنشاہی قریب رہگیا سو قدم تک عمرو کا
دوست جسوقت سامنے حیات کے اسی حال سے پہونچ جائیگا پھر مین عمرو کا دشمن ہون
جواب صاف کہلا بھیجونگا کہ زبردستی افراسیاب مجھسے لڑیگا تو جواب دونگا یہ کہدونگا کہ مین عمرو کا ساتھ
نہین دیتا کوئی کلمہ ظالم نہین کہتا چپکا چلا جاتا ہے لیکن خواجہ عمرو جب اسی حال سے لشکر
حیات مین پہونچے ساحر ہنس رہے ہین کہ دیکھیے والدنا دارنے حیرت کے کیا جال کیا جاگ
بھی نہ سکا خواجہ عمرو نے جب دیکھا جلوخانہ قریب رہا تو کہا اے شہنشاہ نیرنگ مین کچھ
عرض کرونگا اسطرح گڑگڑا کے کہا کہ نیرنگ کو رحم آگیا نیرنگ نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ ہم تمھاری صفائی
کرادینگے اپنے مالک سے سفارش کرینگے جہانتک ہو سکیگا گذارش کرینگے دو کام کرنا ایک تو
جاتے ہی قدمو پر گر پڑنا اسکو رحم آجائیگا دوسرے ساحری پرستی سے انکار نہ کرنا عمرو
نے کہا اے شہزادے ایسا نہو وہ دیکھتے ہی قتل کرڈالے اگر مجھکو غلامی مین قبول کرین
سب سردار میرے قبضے مین ہین سبکو لاکر قدمون پر گرادونگا اسد شکارگاہ مین ہے اسکا سر
لاکر حاضر کرونگا دیکھو بھائی اپنی جان ہے نوجہان ہے میان اسد مجھکو زندہ نکرینگے اپنی اپنی گور
اپنے اپنے اعمال قبر مین کوئی ساتھ نہ جائیگا مین قدمو پر انکے کیا تمھارے گردن یہان ہے تاکو عقیق
فتح کرادونگا جو مین قتل ہوگیا میرے ننھے ننھے بچے تباہ ہو جائینگے بیبیان بہت ہین بھیک مانگتی پھرینگی
میری پشت قبر سے نہ لگیگی نیرنگ نے کہا خواجہ نگھبراؤ ہم تمھاری جان بچا لینگے عمرو نے جیب
سے نکالکر ایک تختی الماس کی نیرنگ کو نذر دی کہا حضور میرے پاس مال بہت ہی جسوقت
آپ مجھکو قدمون پر حیات کے گرا دینگے اسقدر جواہر دونگا کہ دولت دنیا سے بے نیاز ہو جاؤ گے
مجھے اسد سے محبت نہین ہر اپنی جان عزیز ہے اسطرح خواجہ رو دیے نیرنگ نے کہا مین دل سے
سفارش کرونگا گی گوہر بے بہا خواجہ نے نیرنگ کو دیئے نیرنگ نے خوشی خوشی لیلیے عمرو
کو تسکین دی اسطرح کی باتین آپسمین ہوئین نیرنگ نے گلے سے لگالیا کہا خواجہ نڈرو ہم تمھین نوکر بھی رکھوا دینگے

دینگے جان بھی بچا لینگے عمرو نے کہا بھائی مین بڑے کام کا آدمی ہون ہفت اقلیم مین عملداری کرا دونگا
میرا پیٹ بھر دین حیات جادو بادشاہی کرین تم عہدہ سپہ سالاری پر رہنا مین
بھی کوئی عہدہ سو پچاس روپیہ کے محاصل کا ملجائے اسد کا سر کاٹ کر دین چلکر حمزہ کو تسخیر کرین
تو فراغت ہوگئی تمام دنیا مین عملداری ہوگی حمزہ تو مجھکو اپنا دوست جانتا ہے مین جاتے ہی
سب کو سنگھا دونگا ایک ہی دن مین خاتمہ ہے اسطرحکی باتین کرتے ہوے جلوخانہ مین
پہونچے عمرو وہان ٹھہر گیا کہا بھائی نیرنگ مجھکو یکایک سامنے نہ لیجاؤ بادشاہون کے مزاج کا یہ طریقہ ہے
گاہے بسلامی برنجند و گاہے بدشنامی خلعت دہند شاید غصے مین بیٹھے ہون مجھکو دیکھتے ہی کہین کہ
سر کاٹ لو تم سفارش کرو مین بھی خفا ہون بادشاہون کے مزاج کا پتا نہین ملتا مین یہان کھڑا ہون
تم اندر جا کر عرض کرو عمرو حاضر ہے سامری و جمشید کو سجدہ کریگا آپ کی نوکری کا امیدوار
ہے مزاج انکا جب ٹھنڈا ہو تب مجھکو لیجاؤ مین جاتے ہی قدمون پر گرون آج ہی فتح
کرا دون نیرنگ نے کہا خواجہ بھاگ نہ جانا عمرو نے کہا مین بھگوڑا نہین ہون مردون نے جو کہا وہ
کیا اب میرے تمھارے معاملہ ہوگیا تم الیاس پرست ملا ہفت اقلیم کی سلطنت کرینگے کہین بھاگ جائینگے
جب ہزار ملک دلوائینگے ایک شہر کی سلطنت تو لینگی نیرنگ نے کہا نہین خواجہ مین چہارم طے کرا دونگا
عمرو نے کہا بس جانیے اب معاملہ ہوگیا نیرنگ نے خواجہ کا ہاتھ چھوڑا افراسیاب صرصر سے
کہہ رہا ہے آج کیا ہے کہ عمرو سیدھا آتا ہے سامری و جمشید کچھ تقدیر کرین عمرو و نیل
لائے ان بڑے میان کی گردن دبائے ایک سحر کر کے بہت بلبلا رہا ہے صرصر کہتی ہی مجھے بھی
تعجب ہے حیات لاف و گزاف کر رہا ہے کہ نیرنگ سامنے آیا جھککر سلام کیا حیات نے
کہا اے نیرنگ عمرو کو کیا کیا نیرنگ نے دست بستہ عرض کی حضور عمرو مرد معقول ہے آج ہی
آپکی ہفت اقلیم مین عملداری کرا دیگا بڑا عقیل و فہیم و دانا ہے آپکو ہزارون دعائین دیتا ہے ایسا
رفیق کسکو ملتا ہے مین نے سب معاملہ طے کر لیا ہے ہفت اقلیم مین آپکی عملداری ہوگی حیات ہان ہان
کر رہا ہے وہان جلوخانے مین ہزارہا جادوگر جمع تھے جیسے ہی نیرنگ عمرو کو چھوڑ کر اندر گیا مہرخ
و بہار و باغبان قدرت وغیرہ چالیس سردار ساتھ ہین قران و برق جانسوز و ضرغام بھی
حاضر ہین عمرو نے غور آگزنیل سے اپنی بارگاہ دانیالی نکالی ساحرون نے دیکھا عمرو نے ایک چھتری سی

نکالی عمرو نے معجزہ طلب کیا کہا اسے بارگاہ بزرگون کی ایک چھوٹا سا خیمہ استاد ہو جاے بارگاہ درست
ہوگیی عمرو نے چالیسون سردار و اپنے عیار اندر گیے فوراً تخت نکالکر بچھایا تاج سر پر رکھا قباے قلمکار
زیب جسم کی زنبیل سے کنیزین نکالین عمرو نے پیر بڑھا دئے وہ کنیزین بیٹھکر پاؤن دبانے لگین ساحران
حیات یہ جو کھڑے تھے انھون نے پکار کر کہا او عمرو یہ کیا کیا عمرو نے گالیان دینا شروع کین جادوگر
دوڑے کہ ٹانگ پکڑ کے عمرو کو کھینچ لین جس جادوگر نے طناب پر ہاتھ رکھا وہ الٹا ٹنگ گیا عمرو نے
زنبیل سے دو چار گرگے نکالے وہ گرگے سونٹے ہاتھ مین لئے ہوے استاد استاد کہتے
ہوے نکلے عمرو نے کہا یہ سب غل مچاتے ہین مارو انکو ہماری نیند مین فرق آتا ہے گرگے سونٹے لیکر جھپٹے
جس کے سونٹا مارا سر پھٹ گیا کسی کا ہاتھ ٹوٹا کسی کا منھ ٹوٹا ہزارون جادوگر سحر کر رہے ہین آگ برس
رہی ہے بارگاہ پر تاثیر نہین ہوتی شعلہ ہاے آتش انہین ساحرون کو جلا رہے ہین ایک گرگے نے
دست بستہ عرض کی استاد اب کارخانے مین مومیائی نہین رہی ہتھوڑی بنالون خواجہ نے اشارہ
کیا اچھا بنالو بیٹا اس گرگے نے ایک موٹے جادوگر کو تاکا انگیٹھی آگ کی نکالی کمر سے ایک برما سوا
نکالا جادوگر کے دماغ مین چھید کردیا ایک طرف انگیٹھی رکھی ایک طرف کاسہ چینی مین بھیجا ٹپک
ٹپک کے گرنے لگا آگ کی حدت بھیجا ٹپکنے کی شدت وہ جادوگر چیخا عمرو نے کہا اسکی زبان
کاٹ لے ہمارا نسخہ خراب ہوتا ہے وہ گرگے تو حکم کے پابند ہین فوراً بڑھکے زبان کاٹ لی دو بھائی تھے
ان مین ایک کا نام سام جادو دوسرے کا ہام ہام جھپٹ کر بڑھا یہ کہتا ہوا کہ اس ساربان زادے کی ٹانگ
پکڑ کے کھینچ لون گرگون کو مار ڈالون جیسے ہی جھپٹ کر قریب آیا بارگاہ سے مس ہوا دھم سے گرا گرگے
نے ٹانگ پکڑ کے کھینچ لیا چھاتی پر چڑھ بیٹھا سام منتین کرنے لگا خواجہ خدا کیواسطے میرے بھائی کو
چھوڑ دے عمرو نے کہا مین تو سوداگر ہون قیمت لگائیے اس نے کہا جو فرمائیے عمرو نے کہا
دو ہزار روپیہ منگائیے وہ دوڑ کر دو توڑے کھینچتا ہوا لایا عمرو نے ایک گرگے سے کہا یہ دو توڑے لیلو
اسکے بھائی کو حوالے کرو مگر گرگے سے اشارہ کیا زبان کاٹ لو کچھ تو نشانی رہے گرگے نے زبان کاٹ کے
ہام کو باہر پھینک دیا سام نے دیکھا لپٹ گیا کہا بھائی کچھ منھ سے بولو مین نے تمکو دو ہزار روپیہ دیکر بچایا
اس نے منھ کھولدیا سام نے دیکھا ہام کی زبان کٹی ہوئی ہے اس نے پکار کر کہا خواجہ یہ کیا کیا عمرو نے کہا لو
زبان رکھی ہے لیجاؤ چونہ دگرے سے جوڑ لو وہ بیٹے کو بڑھا گرگے نے اسکی بھی گردن لی سونٹا مار دیا سام کو بھی

سرسام ہوا قیامت برپا ہے گیرودار مار گیر کی صدائین بلند ساحر دردمند ہزارون کے لاشے پھڑک رہے ہین سیکڑون طناب مین لپٹے ہوئے ہین حیات جادو نے جو یہ آوازین سنین کہا اسے نیرنگ یہ کیا ہوا بام وسام تو میرے مصاحب تھے انکو کس نے مارا افراسیاب نے ہنسکر کہا شاید عمرو بگڑ گیا حیات نے کہا کیا بگڑ گیا جا کر جوتیان مارون گا یہ کہکے تاج کج کرتا ہوا چلا یہان نیرنگ ابھی ساتھ ہین حیات سے کہہ رہے ہین عمرو کی جان نہ لیجئے گا افراسیاب تو بڑی رازدان ہین ہنس ہنس کے فرماتے ہین پہلے اپنی جان تو بچاؤ نیرنگ کہتا ہے مین ابھی گردن لیتا ہون پردہ بارگاہ کا اوٹھا نیرنگ نے دیکھا خواجہ پاؤن پھیلائے ہوئے تخت پر بیٹھے ہین رخ و بہار وغیرہ کو کرسیان مکلل بجواہر دی ہین باطمینان سب بیٹھے ہین مہتر قران بندہ نظامی ہوئے پشت پر ٹہل رہے ہین میان برق تڑپ رہے ہین جانسوز مہتر و ضرغام بھی کاروبار مین مصروف ہین ایک کنیز خوشرو جو خواجہ کے پاؤن دبا رہی تھی عمرو نے ایک لات ماری کہ تخت کے نیچے گری اوسنے ہاتھ باندھکر کہا اوستادین نے کیا خطا کی عمرو نے کہا او بیچا مہندی لگا کر ہماری پاؤن دبانے آئی ہر رنگ حنا ہمارے پاؤن مین چبھتا ہے وہ کنیز روتی ہوئی ہٹی ہاتھون کو رگڑنے لگی کھال ہمک ہاتھ کی اوڑ گئی پھر آکے اپنے کام مین مصروف ہوئی نیرنگ نے جو یہ معکوس دیکھا پکار کر آواز دی کیون بے ساربان زادے یہ کیا حرکت ناشائستہ ہے شہنشاہ ہمارے کھڑے ہین تو پاؤن پھیلائے بیٹھا ہے عمرو نے جھڑک کر کہا دور ہوا استعدر جوتیان مارونگا کچھ دنون گویا درد رہیگے تمھاری مومیائی بنواؤن گا نسخہ میرا ناقص رہا جاتا ہے کمسن کی مومیائی خوب بنتی ہو کارخانے مین اب باقی نہین رہی افراسیاب نے کہا ای نیرنگ ٹانگ پکڑکے کھینچ لو نیرنگ دوڑا مثل شعلہ جوالہ جا پڑا جیسے ہی طناب سے مس ہوا اولٹا لٹک گیا بے بس ہوا گرگا سونٹا لیکر سر پر آیا عمرو نے کہا ہان اس کی گلے سے کنٹھا اوتار لے ہمنے موتی دیے بھیا نے کنٹھا بنا کے پہن لیا گرگے نے دو تین سونٹے چوتڑون پر مارے دہائی دینے لگا خواجہ مین تو غلام ہون عمرو نے کہا او بیچا ہمارا جواہرات کیا کیا کہا سب حاضر ہو گرگے نے ہاتھ مروڑ کے سب جواہرات لے لیا خواجہ نے شمار کیا ایک نگینہ نہ تھا کہا اوس کے بدلے اسکی ناک کاٹ لو ایک گرگا استرا لیے کھڑا تھا حکم میں خواجہ کی تاخیر نہین ہوئی اوسنے بڑھکر فوراً ناک کاٹ لی دوسرے نے سونٹا مارا میان نیرنگ کا منہ بگڑ گیا عمرو سے اوٹھکر گرگے کو دو کوڑے مارے گرگے نے کہا اوستادین نے کیا خطا کی کہا ابے احمق

ننگ خاندان کو برہنہ کیا لباس خون آلود ہو گیا یہ کس حساب مین لکھا جائیگا تمھاری تنخواہ مین مجرا ہو گا گرگے سے ٹکے روز کی ادائی مقرر ہوئی افراسیاب تو کھڑے ہنس رہے ہین بہت خوش ہین مشیران سلطنت سے فرماتے ہین خواجہ عمرو نے کیا کار نمایان کیا وہ عیار طرار صاحبقران عالی وقار ہے صرف مجھ سے ڈرتا ہے مین اُسکی قدر بھی کرتا ہون لاکھون کا اس نے نقصان کیا مین نے کچھ نہ کہا آج بڑی میان کی خوب ٹانگ لی تیز رنگ کو قتل کر ڈالا اب وہ بارگاہ دانیالی مین بیٹھا ہے اوس کا کوئی کیا کر سکتا ہے یہ بارگاہ بزرگون کی ہے اس پر سحر نہین تاثیر کرتا ہم سب حالات سے بخوبی آگاہ ہین غصے مین حیات جادو آستین چڑھا کے چلا حیرت جادو دوڑ کر کمر مین لپٹ گئی کہا باباجان کہان جاتے ہو حیات جادو نے کہا بیٹیا مجھے چھوڑ دو میرا بڑا رفیق مارا گیا مین چھاتی پر چڑھ بیٹھون گا حیرت نے کہا باباجان اس بارگاہ پر سحر نہین تاثیر کرتا آپ کیا غضب کرتے ہین افراسیاب جادو کہتا ہے جاؤ بھی دو اپنے بزرگون کا سحر تو دیکھو انھین بزرگون سے تعلیم پاتے ہین ملکہ حیرت سر پیٹنے لگی کہا آپ چاہتے ہین میرے باباجان کی مومیائی بنائی جائے یا وہ لگوڑا زنبیل کی سیر کرائے اس بارگاہ پر کسی مرتبہ آپنے سحر کیے آخر کیا انجام ہوا حیات جادو نے جھلا کر کہا اے حیرت ہٹ جا مین قریب نجاؤنگا سحر کر کے پھوک دونگا دیکھو تو ساربان زادہ کیسے پیر پھیلائے بیٹھا ہے خواجہ عمرو پکار رہے ہین او حیات آتا نہین یہ سنکر حیات جھنجھلاتا ہے حیرت لپٹ جاتی ہے حیات نے کھڑے ہو کر خوب خوب سحر کیے آگ برسائی برف گرائی برف کی پہاڑ بنگئے ہزارہا ملازمان افراسیاب ٹھنڈے ہوے لشکر مین صدائے فریاد و الغیاث بلند ہوئی افراسیاب نے کہا میرا لشکر تباہ ہوا جاتا ہے اب حیات سحر کر کے عاجز ہوا سامنے خواجہ عمرو کے کھڑے ہو کر کہا اے شہنشاہ اوج عیاری آخر تم کیا چاہتے ہو عمرو نے کہا کہ تو کیسا بادشاہ جلیل ہے کسی رئیس شریف کو اسی طرح بلاتے ہین اگر تو چاہتا ہے کہ ہمارے تیرے مشورہ ہو کلام اصلاح وغیرہ اصلاح لیے جائین ہم اپنے عیارون کو بھیجتے ہین ایک بارگاہ زربفتی بہت قیمتی انکو دیجیے یہ موافق اپنے طریقے کی استادگی کرینگے ہم اوس طرف سے بارگاہ مین آکر داخلہ کرین تم اگر استقبال کرو ہمارے لیے تخت برائے سرداران دنگل کرسیان اطمینان سے بیٹھین گے جیسا تم سوال کروگے ویسا ہم جواب دینگے یہ کیا طریقہ ہے کہ ایک شہدے کو بھیجدیا کہلا بھیجا کہ آؤ ہم بھی وہان سے چلے آئے یہان اگر بگڑ گئے تم سے جس طرح ہو سکے اُس طرح ہم کو لیجاؤ ہم تو باآبرو ہین شاہنشاہ ہماری آبرو کو خوب

جانتی ہین افراسیاب جواب دیتا ہی خواجہ سچ کہتے ہین باباجان نے قاعدے کے سراسر
خلاف کیا حیات جل رہا ہے اب دل مین سوچا کہ جب یہ بارگاہ مین آئیگا کلام کرتے کرتے
بات مین جھگڑا اڈالدونگا سار بان زادے کی گردن لونگا جو عمرو نے کہا حیات نے
قبول کیا ایک بارگاہ نہایت کلان عمدہ منگواکر حاضر کی مہتر قران وجانسوز وضرغام و
برق نکلے لاکر پہلوی بارگاہ افراسیاب مین سراچے سے سراچہ قنات سے ملاکر استاد کی اس طرف
پھاٹک رکھا اُس طرف نکلنے کا دروازہ حیات نے تخت بھی بچھوادیا کرسیان بھی آراستہ
کرادین کہا خواجہ اس طرف سے آئیے مین بارگاہ مین استقبال کرونگا خواجہ اُٹھے بارگاہ دانیال
کو نذر زنبیل کیا مہرخ وبہار وغیرہ چالیس سردار ساتھ تاج سر پر خلعت فاخرہ زیب جسم
انور حلقہ ہای کمند اصفائے باصفا بازوون پر گلیم عیاری کاندھے پر پڑی ہوئی اس شان وشوکت
سے چلے حیات یہان اندر بارگاہ کے برای استقبال کھڑا ہی افراسیاب حیران دلمین کہتا ہی اب
عمرو کیون آتا ہی یہان آئیگا بڑا دھوکا کھائیگا گرفتار کیا جائیگا سرما سے کہہ رہا ہی اس وقت عمرو نی مجھکو
بہت خوش کیا خوب اس مغرور کی گردن لی حیات کھڑا ہی کہ اس پھاٹک پر جب خواجہ نے داخل
کیا بسم اللہ بسم اللہ کی آواز آئی غل ہوا شہنشاہ اوج عیاری آتے ہین بارگاہ کے پھاٹک مین داخل
ہوا حیات بارگاہ مین منتظر کھڑا ہی دیکھا خواجہ عمرو بصد کروفر لباس بادشاہی زیب جسم مہرخ وبہار
وغیرہ گرد عیار باہنائ عیاری سے آراستہ عقب مین خواجہ کے قدم بقدم بسم اللہ بسم اللہ کہتے ہوئے
آتے ہین حیات نی بڑھکر استقبال کیا ہاتھ ملایا کہا تشریف رکھئے خواجہ تخت پر بیٹھے گرد سرداران
نکو عیار پلٹ کی بارگاہ مین چلے گئی ابھی کلام نہین ہونے پایا حیات حیران حیران چہرے کو عمرو کے دیکھ
رہا ہی لیکن کوکب قصر مرأت مین بیٹھا ہوا جھلا رہا تھا بُران منتین کر رہی ہی کہ باباجان عمرو کی مدد کو
چلئے حیات نی گرفتار کرا منگایا کوکب کہتا ہی وہ ساربان زادہ کیون جاتا ہی استقبال کا نام نہین لیتا یہ کہتا ہی
اور آئینے کو دیکھتا ہی بُران نی دیکھا یکا یک چہرہ کوکب کا سرخ ہوا دہ مار الکر اُٹھ کھڑا ہوا بُران نی پوچھا باباجان
کیا ہوا کوکب نی کہا عمرو نی میرا دل خوش کیا دربار کا حیات پر جاکر بگڑ گیا حیات سی بارگاہ لی اپنے
قاعدے سی استاد کرائی استقبال بھی کرایا ہزاردن جادوگر یاری بھی گئی اپنے ملازمون کو آپ قتل
کیا اب غضب ہوا بارگاہ حیات مین جاکر بیٹھا ہی مناظرے کی نام سی اوسنے بلایا کچھ فتور کرے گا

اب مین برائے مدد جلتا ہون بیٹا براں تم بھی چلو مین حیران تھا کہ عمرو یون سر جھکائے ہوئے چلا آتا ہی
خوب فساد برپا کیا یہ کہکر کوکب خوشی خوشی تخت پر سوار ہوا طرف بارگاہ افراسیاب کے چلا یہان
خواجہ عمرو بیٹھے ہین خوب نگاہ غور ناظرین اس مقام کو ملاحظہ فرمایئن کل طلسم ہوشربا مین ایسی
شان وشوکت کی عیاری نہین ہوئی ایک عیاری تو جعفر نے بیمثل وبے نظیر باغ زیب محل نشین مین تحریر
کی ہی کہ شاہنشاہ جنات بنکر خواجہ عیاری کرتے ہین اس کا مثل پھر مصنف سے نہو سکا ویسا ہی مقام
خوش انجام شوکت ولیاقت کی عیاری کا یہ بھی ہی ابھی خواجہ سے کلام نہین ہونے پایا ہے
کہ ہرکارون نے افراسیاب کو خبر دی شہنشاہ کوکب وشنضمیر آتے ہین افراسیاب برائے
استقبال چلا کہتا ہی کہ معین عمرو کے آپہونچے حیات نے کہا وہ چھوکرا ہے مین اسکو کیا سمجھتا ہون فرمانبردار
نے کہا اپنے گھر آتا ہی استقبال ضرور ہی یہ کہکر افراسیاب اوٹھا کوکب کو استقبال کرکے بارگاہ
مین لایا دنگل معقول بیٹھنے کو ملا کوکب بھی آکر جلوہ فرما ہوئے اب حیات جادو طرف خواجہ کے
متوجہ ہوا کہا کیون خواجہ تمنے طلسم ہوشربا مین بڑا فساد برپا کیا بہتر ہی کہ افراسیاب سے صلاح
کرو عمرو نے تیور بدلکر جواب دیا افراسیاب خراج دینا قبول کرے ہم چلے جایئن حیات دکھانا چاہتا
بڑی قیامت برپا کرونگا کوئی سردار تمھارا مجھسے مقابلہ نکر سکیگا عمرو نے کہا اے حیات تمکو کس بات
پر ناز ہی اپنا کمال ظاہر کرو جواب معقول دونگا حیات نے کہا مین ساحر زبردست مصاحب سامری
کاہن نجومی رمال صاحب شوکت وجلال عمرو نے کہا علم کہانت کو تم کیا جانو مین ستارہ شناس کامل
ہون کوئی حکم لگایئے کہین کی خبر مجھسے پوچھیے ابھی کمال ظاہر ہوجائیگا حیات نے کہا مین دس
ہزار کوس کا حال یہین بیٹھے بیٹھے بتا سکتا ہون یہ سنکر عمرو کو غصہ آیا چہرہ سرخ ہوگیا کہا اے حیات تو
ساحر ہی مین عامل ہون جنات دیوزاد میرے قبضے مین ہین ابھی حاضرات کرتا ہون تو خالی حکم لگانا
(بتاتا) ہی آنکھون سے دکھادونگا لیکن کوکب دیکھ رہا ہی خواجہ تو تخت پر جلوہ فرما ہین جو نئی بارگاہ
استادہ کرائی ہی اوس کی دروازے پر بیٹھے ہین قران وبرق وغیرہ اندر بارگاہ کی ہین کچھ کھڑکھڑ کی
آواز اندر بارگاہ سے آتی ہی جیسے گھوڑے دوڑتے ہین یا اندر بارگاہ کے پلٹنین رسالے جم رہے ہین
کوکب حیران ہی کہ یہ کیا معرکہ ہی صرف چار عیار اندر بارگاہ کے گئے کڑاکے کی سم مرکب کی آواز
آتی ہی کبھی کچھ باجا بجتا ہے جب عمرو نے حیات سے یہ کہا کہ مین صورت دکھا سکتا ہون حیات

نے کہا باتون سے کیا فائدہ کچھ سوال کیجئے مین بزور کہانت جواب دون عمرو نے کہا بتلایئے خداوند
لقا اور صاحبقران کیا کر رہے ہین حیات نے اونگلیون پر شمار کر کے جواب دیا کہ از روے ستارہ شناسی
صاف ثابت ہوتا ہی کہ صاحبقران اپنی بارگاہ مین خداوند لقا اپنی بارگاہ مین ہین کچھ جھگڑا فساد
نہین ہے عمرو نے اونگلیون پر شمار کر کے کہا تم جھوٹے ہو سراسر یہ حکم غلط ہے صاحبقران سے اور
لشکر لقا سے مقابلہ ہو رہا ہے لقا نے شکست فاش کہائی بھاگا ہوا طرف طلسم ہوش ربا کی
آتا ہے صاحبقران تعاقب مین ہین لاکھون پرستاران لقا مارے گئے حیات نے بہت خیال کیا
کہا خواجہ صاحب یہ بات تو نہین ہے لڑائی کا ذکر بھی نہین یہ سنکر خواجہ کو غصہ آیا زبردستی آنکھین
جوش و خروش مین آیئن کہا کیون او حیات ہمارے حکم کو خلاف تو جانتا ہے آنکھون سے دکھلا دون
عمل حاضرات پڑھون حیات نے کہا خواجہ باتون مین کیا ڈراتے ہو سراسر خلاف حکم لگاتے ہو یہ سنکر
عمرو اور زیادہ بگڑا قلم اوٹھا کر سرخ کاغذ پر ایک نقش کھینچا خانے ہندسون سے اموریکے کہا او حیات
آنکھون سے دکھا دون پردہ غفلت اٹھا دون کوکب نے دیکھا حقیقت مین آج تو خواجہ عمرو کا ادراسی
رنگ ہر نقش کھینچے ہی اور نقشہ ہوا چہرے سے رعب و دبدبہ حیات کے منہ سے اتنا نکلا کہ کوئی کمال
دکھایئے پس عمرو نے وہ نقش سرخ ہاتھ کے نیچے دبایا اور پکار کر آواز دی یا جبار و یا قہار نعرہ سے
سے عمرو کے زمین تھرائی تین نعرے عمرو نے ایسے کیئے کہ حیات گھبرا گیا نعرے کر کے عمرو اپنے
مقام سے اوٹھا آواز دی ارے کیون دیر ہے کیون اے شہنشاہ جنات اس مغرور کو سامان
آمد لقا نہ دکھلائیگا بارہ برس کا میرا ریاض ضائع جائیگا یہ کہکر پھر چیخ ماری یکایک اندر سے بارگاہ کے
جو خواجہ نے استادگرائی ہے کڑاکے کی صدا بلند ہوئی پردہ اوٹھا سب نے دیکھا خداوند زمرد شاہ
باختری بڑے گینڈے پر سوار دریاے خون مین نہایا ہوا تاج یاقوتی سر پر تیغہ دو سو من کا ہاتھ
مین کھینچا ہوا گینڈے کو بھگا کر اس بارگاہ عیاران سے نکلا وسط بارگاہ افراسیاب مین زمرد شاہ
باختری گینڈے کو اڑا کر پہونچا ہے کہ یکایک زمین تھرائی نعرہ صاحبقران کی آواز آئی اب
تو سب کھڑے ہو گئے خداوند خداوند کرنے لگے لقا گھبرایا ہوا ہی اتنا منہ سے نکلا دکا ارے
یہ کسکی بارگاہ ہے پردہ بارگاہ زربفتی کا اوٹھا سب نے دیکھا آفتاب آسمان عربستان زلزلۂ قاف
ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان پشت مرکب اشقر دیوزاد پر سوار مرکب

سرچشمی زیر ران تیغہ عقرب سلیمانی کھینچا ہوا گرد و غبار مین اڑتے ہوئے لختے خون کے زرہ پر جمے
ہوئے نعرہ کرکے بارگاہ سے نکلے نعرہ امیر

سمند ون بہ چیسم فراری شدہ
سلیمان کوجک لقب شد لقا

منم اختر برج عز و جلال
ہم عفریت از تیغم عاری شدہ
ہمہ شہر آباد اسلام شد

منم ماہتاب سپہر کمال
ہمہ قاف از کفر شد پاک صاف
کہ صاحبقران در جہان نام شد

او لقا کہان جاتا ہی مین آپہونچا سات دن سے تعاقب مین ہون اب کیونکر بچیگا تمام اہالیان
دربار کھڑے ہوگئے ہاتھ پانون مین ہر ایک کے رعشہ صاحبقران مرکب بڑھا کر قریب لقا پہونچے
لقا کا وہی طور وہی قد و قامت تیغہ باڑھ دار لنگر دار پلٹ کے صاحبقران پر ہاتھ مارا صاحبقران
نے گھوڑا بڑھایا تیغہ عقرب سلیمانی پر تلوار کو لقا کی گانٹھا جیسے ہی لقا ہاتھ مار کر پلٹا صاحبقران
نے خبردار خبردار کہکر ہاتھ تیغہ عقرب کا مارا تیغہ برق تاب چمک کر گرا لقا نے سپر فولادی اٹھائی
سپر کے دو ٹکڑے ہوے لقا نے داستانہ مارا تیغہ جھنا کر گینڈے کی گردن پر پڑا گینڈے
کی گردن قلم ہوئی لقا گینڈے سے گرا صاحبقران بھی برابر کود پڑے لقا تلوار پھینک کر
لپٹ گیا صاحبقران نے گردن پر ہاتھ رکھکر ہکہ مارا کہ لقا کا سر زمین سے ملگیا دونون گھٹنے لقا
کے آشنا بزمین ہوئے صد ہا دنگل ٹھوکرون مین گرے قالین کے ٹکڑے اڑگئے صاحبقران
نے دست حق پرست بڑھا کر کمر زنجیر مین لقا کی ڈالدیا وہ نعرہ کیا کہ زمین تھرا گئی فردے نعرہ زد
میر منزل مصاف * کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف * پہلے زور مین تا بہ گھٹنہ دوسرے زور مین تا بسینہ
تیسرے زور مین سر سے بلند کیا لقا کو چرخ دیا لقا مثل طاؤس آتشبازی کے چرخ کھانے لگا تاج سر
کہین ہاتھ کے داستانے کہین پانون کی موزے کہین چرخ دیتے ہوے اب پلٹے اشقر کھڑا ہوا ہی صیحہ
بھر رہا ہے اب صاحبقران پلٹے عمرو نے سلام کیا صاحبقران نے کہا خواجہ یہان کہان آئے عمرو نے
کہا آقا فریاد اس بڈھے نے مجھکو بلایا ہے مجھپر دباؤ ڈالتا ہے صاحبقران کے بائین ہاتھ پر لقا
چڑھا ہوا ہی داہنے ہاتھ مین تیغہ عقرب سلیمانی قریب حیات کر اسم اعظم پڑھتے ہوے تشریف
لائے کہا کیون او ساحر تو کون ہی جو میرے عیار پر دباؤ ڈالتا ہی اگر دعویٰ ساحری ہی تو سحر پڑھ تمہارے
خداوند کو لیے جاتا ہون اس رعب و دبدبے سے صاحبقران نے یہ کلمہ فرمایا ہے کہ حیات جادو
تھرا گیا گھبرا کر کہا حضور مین نے تو برائے مناظرہ عمرو کو بلایا ہے مین دباؤ ڈالتا کلام مصالحہ

چاہیے ماہین چاہیے نہ ماہین صاحبقران نے گوکب پر تیور ڈالے کہا یہ کون ہے ہاتھ
ایک ماروں کہ اسکے دو ٹکڑے ہو جائیں گوکب نے تھرا کر کہا مجھے حضور نے نہیں پہچانا مین گوکب
آپکا طرفدار ہون حیرت کو امیر با توقیر نے گھڑکا کہ یہ عورت کون ہے حیرت دھم سے گر پڑی کانپنے لگی
کہا حضور مجھسے کیا مطلب امیر بقہر و غضب تمام طرف افراسیاب خانہ خراب کے پلٹے کہا خواجہ یہ کون
ہے عمرو نے کہا حضور یہی افراسیاب جادو ہے صاحبقران نے کہا کیوں رے تو میرے عیار
سے سرکشی کرتا ہے سحر کر مین اسم اعظم پڑھوں تیرا کمال دیکھوں ایک ہاتھ ماروں کہ دو ٹکڑے ہون
نہین تو مسلمان ہو کلمہ پڑھو افراسیاب نے تھرا کر کہا اے شہریار مین اپنے وزیرون سے پوچھ کے
جواب دونگا مین تو عمروسے نہین لڑتا مین تو خواجہ کا قدردان ہون میان حیات صاحب بتاتے
ہین امیر پھر طرف حیات کے پلٹے ابروے خمدار ہل رہے ہین تیغہ خون آلود ہاتھ مین جرأت
بات بات مین اسم اعظم بھی باآواز بلند پڑھ رہے ہین فرمایا او گبر جلد مسلمان ہو دیکھ
لقا کو لیئے جاتا ہون تو روکتا نہین کیسا لقا پرست ہے حیات نے کہا اے شہریار مین یہانکا
رہنے والا نہین ہون مین تو چاہتا ہون کہ لڑائی نہو مصالحہ ہو جاے مین نے تو آپکے عیار کو نہین
ستایا صاحبقران نے فرمایا خواجہ یہ تو سب انکار کرتے ہین چلو اپنے لشکر مین چلو جسکو روکنا ہوگا
روک لیگا عمرو نے پکار کر کہا میان حیات مین جاتا ہون حیات نے پکار کر کہا خواجہ بسم اللہ
بسم اللہ ہمارے تمھارے فساد کا ہیکا اپنے آقا کے ساتھ جایئے آگے آگے صاحبقران
پشت اشقر پر لقا دست حق پرست پر چڑھا ہوا عقب مین عمرو رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے تمام
سوار صاحبقران کو گھیرے ہوئے اسی بارگاہ مین چلے گئے پردہ پڑ گیا بعد جانے صاحبقران
کے افراسیاب کے ہوش درست ہوئے صرصر تو شوکت صاحبقران کو دیکھکر بیہوش
پڑی ہے اب افراسیاب نے کہا یارو یہ کیا غضب ہوا حمزہ سب کی ناک کاٹ لیگیا جاگتی جوت کے
خداوند کو ہمارے سامنے گرفتار کیا قدرت کا تڑپنا پھڑکنا حمزہ کے سامنے کچھ نہو سکا اسے
سرما و ابریق دو لاکھ فوج لیکر پھاٹک پر جاؤ قدرت کو ہاتھ سے حمزہ کے چھڑاؤ عمرو وغیرہ
کی مشکین باندھ لو یارو ایسا خوف غالب ہوا حمزہ اس رعب و دبدبے سے آیا کہ جی چھوٹ گیا
سواے اچھا اچھا کے کچھ جواب نہ دیسکے سرما و ابریق دو لاکھ فوج لیکر سامنے پھاٹک کے

کھڑے ہوے عرصہ گذر گیا کوئی بارگاہ سے نہ نکلا تب افراسیاب نے ایک رسالدار سے کہا بارگاہ مین
گھس جاؤ رسالدار صاحب تیغہ تولتے ہوے چلے بیلچے سے پردہ اوٹھایا دھم سے گر پڑے پیچھے بھاگے
افراسیاب نے کہا خیر تو ہے رسالدار نے کہا شیر مُنھ پھیلاے ہوے بیٹھا ہے شہنشاہ بڑی خیر ہوئی
مجھکو دیکھکر چلا تھا مین نے تلوار چمکائی جب وہ رکا اب جو قریب بارگاہ کے جاتا ہو تھرّاتا ہوا پلٹ آتا
ہے کوئی کہتا ہے اژدہا بیٹھا ہو کوئی کہتا ہے شیر ڈکارین لے رہا ہے آخر افراسیاب سحر کرتا ہوا بڑھا پردہ
اوٹھاکر دیکھا فی الحقیقت بیچ بارگاہ مین ایک شیر منھ پھیلائے ہوے بیٹھا ہے ایک طرف ایک اژدہا
منھ سے شعلہ بہ آتشین چھوڑ رہا ہے افراسیاب نے کھڑے ہوکر خوب سحر کئے اژدہے کو کیلا شیر کا
مُنھ بند کیا صرصر جو وہان آکر پہونچی دور سے دیکھکر اوسنے کہا اے شاہنشاہ آپ کسکا منھ کیلتے
ہین کیون سحر کر رہے ہین یہ شیر اور اژدہا مقوی کا ہی یہ کہکر دوڑی شیر پر ڈھیلا مارا حقیقت مین
کاغذ تھا پھٹ گیا اب تو سب اندر آئے دیکھا بارگاہ مین سناٹا پڑا ہے کاغذ کی بنی ہوئی بہت سی
تصویرین پڑی ہین افراسیاب حیران ہو گیا صرصر سے کہا جاکر بارگاہ مین عمرو کی خبر تو لا صاحبقران
آئے ہین نذرین ہونگی اب حمزہ سے مقابلہ پڑیگا وہ اسم اعظم پڑھکر لڑے گا سات دن مین حمزہ
طلسم ہوشربا مین پہونچ گیا قدرت شکست کھاکر آئے کسی وقایع نگار نے یہ جو بھی نہ لکھا صرصر
واسطے خبر کے چلی کوکب و بران بھی جاتے ہین کوکب بران سے کہہ رہا ہو ماشاءاللہ صاحبقران
کیا صاحب طاقت ہین اتنے بڑے دیو کو کس لطف سے اوٹھایا گینڈے کو مارا اب صاحب قران
کا ساتھ دینگے بڑے بڑے معرکے پڑینگے یہ سوچتے ہوے کوکب بارگاہ مہرخ مین آئے دیکھا خواجہ
بیٹھے ہین مہتر قران دریاے خون مین نہایا ہوا لباس بدل رہا ہو سبکو خلعت ملے صاحبقران
کا کہین نشان بھی نہین صرصر بشکل کنیز دیکھ رہی ہے کوکب نے گھبراکر پوچھا خواجہ صاحب قران
کہان ہین عمرو نے ہنسکر کہا ای کوکب صاحبقران کیسے یہ بھی ایک عیاری تھی میرا جان بخش
قوت بازو مہتر قران خود صاحبقران بنکر آیا ایک بڑے جوان کو بہی کو دم دیکر تقا بنایا ہر کس و ناکس
کا یہ کام نہ تھا یہ نذر کردہ بزرگان ہی اس عیاری کو اسی نے پورا کیا مین جانتا تھا بعد میرے آنیکے
افراسیاب بارگاہ کو گھیریگا سبکو زنبیل مین رکھکر گلیم اوڑھ لی چلا آیا جب قران نے ڈانٹا تم بھی
تو کانپ رہے تھے کوکب نے کہا خواجہ مجھے خوف تھا کہ روح جسم سے نہ نکل جاے یہ دبدبہ و سطوت

یہ زور و جرات کیونکر ہوش پراگندہ نہون دیکھیے آخر افراسیاب و حیات نے کیا جواب دیا
کسیکے ہوش درست نہ تھے مگر خواجہ کیا بات ہی عیاری نہین کرامات ہے یہ خبر صرصر لیکر بھاگی دربار
مین حیات کے آئی تمام کیفیت بیان کی کہا حضور دیکھیے کس لطف سے اپنے کو بچا لے گیا سبکو ذلت
دیگیا حیات نے جو یہ معاملہ سُنا افراسیاب تو بہت ہنس رہا ہی کہتا ہی مین نے تو بچا تھا دل مین خیال
تھا کہ بابا جان مصاحب سامری ہین کچھ فرمائینگے کہتے تھے کہ عیارون کی کیا حقیقت ہی اب حقیقت
ظاہر ہوئی یہ نابدولت کا کلیجہ ہے کہ ان بلاؤنکو ٹالتے ہین عمرو ایسے ظالم سے مقابلہ کیا کیا قیامتین
برپا کی ہین حیات نے غصے مین جواب دیا تو میری ذلت چاہتا تھا نہین نہین کہکر افراسیاب
نے سر جھکا لیا مگر حیرت سے اشارے کر رہا ہی عمرو نے خوب بڈھے کی گردن لی حیرت جھلا رہی ہی
حیات نے کہا میدان کارزار مین کوئی کیا کر سکیگا ایک سحر مین سب کو پھونک دونگا بی بہار نے
بڑے زور باندھے ہین دیکھو تو اُنکا کیا حال کرتا ہون یہ کہکر حیات نے طبل جنگی بجوایا ہرکارے
لشکر اسلام کے خبرین لیکر بھاگے بارگاہ ملکہ مہرخ سحر چشم مین آئے ہاتھ اوٹھا کر دعا دی نظم

یارب سیراب جاہ و حشمت باشی
سرسبز ریاض عیش و عشرت باشی
ای گلبن باغ آرزوے بیدل
ہر جا باشی بہار قدرت باشی

شہریار عالم عمرو راز رہی صرصر نے آپکی عیاری کی خبر پہونچائی
حیات نے طبل جنگی بجوایا کل میدان مین مقابلہ کرے گا بہت جلا ہوا ہی کوکب تو ہر ان کوا سی وقت
لیکر چلے گئے یہ کہہ گئے کہ بروقت لشکر کشی حاضر ہونگا ملکہ مہ جبین نے باشارہ خواجہ عمرو حکم دیا یہان
بھی طبل جنگی بجا چار پہر رات گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا دونون لشکر بطور قدیم میدان کارزار مین
آئے صفوف قتال و جدال آراستہ ہوے نقیب نقابت کر کے ہٹے حیات بقہر و غضب میدان کارزار
مین آیا بہار کو جو دیکھا کہ پھولون مین لدی ہوئی کھڑی ہی گرد کنیزان سہی قد گلعذار ماہ رخسار سیمتن
غنچہ دہن گھیرے کھڑی ہین بہار کا لشکر بھی بہار پر ہے پکار کر آواز دی اے مہرخ بی بہار کو ہمارے
مقابلے مین بھیجو اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو سارباں زادے کی مشکین باندھکر بھیجدو مین ہزار دن کا
قتل نکرونگا یہ سنتے ہی غازیون نے آواز دی او بیحیا کیا بکتا ہے تیری بارگاہ مین بیٹھے رہے
تو نے کیا کر لیا آخر کو ہاتھ باندھنے لگا پھر اُن بزرگون کا نام لیتا ہی حیات بہت جھلایا
فوج بھی تو ساتھ لیکر آیا ہے سات لاکھ ساحر بڑے جادوگر پرے جمائے ہوے کھڑے ہین

بجواب جولشکر اسلام سے ملابست کھایا بطور مغلوبہ لشکر ظفر اثر پر جا پڑا ادھر ملکہ مہرخ و بہار و معمار و جہاندار وغیرہ نے قیامتیں برپا کیں ملحوظ خاطر سامعین رہے کہ افراسیاب کو تو حیات کا لڑنا ناگوار تھا حیرت سے یہی کہکر چلا گیا کہ اپنے والد کو منع کرو ٹھنڈھے ٹھنڈھے اپنے گھر چلے جائیں بابدولت اب لشکر کشی کرکے طرف طلسم نور افشان کے جائینگے چالیس کاہنوں نے حکم لگایا ہے یہیں جاکر قلعہ سیاہ فتح کرونگا افراسیاب لشکر میں نہیں ہے حیرت بھی جا پڑی دونوں لشکر تل گئے سحر ہونے لگے بہار نے ایسے ایسے گلدستے مارے بہوت ہوکر ہزار ہا نے سنگلے اینٹ کاٹ ڈالے معمار و جہاندار نے برجہاے سحر بنائے خوب توپ چلی حیات اس سحر کو دفع کرتا ہو معمار کو زخمی کیا لیکن جی چھوٹ گئے برق لامع نے تڑپ تڑپ کے ستھراؤ کر دیا چہرہ سحر کیا اسکو زخمی کیا پشت و پہلو سے خوب ہوشیار لڑ رہی ہے سرخ موے کاکل کشا و ہلال سحر افگن و خورشید زرین سحر و شکیل وغیرہ یہ سب زخمی ہوئی اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ تین پہر حیات لڑا جب اسنے دیکھا کہ اس لڑائی کا فتح ہونا دشوار ہے ایک ایک سردار بلاے روزگار رہے جانباز و سرفروش ایک ایک کو جرات کا جوش یہی زخمی ہوا عین گرمی جنگ میں حیات لڑ رہا ہے ایک نخل کے سایے میں کھڑے ہوکر سحر کرنے لگا بڑے بڑے لوگ اسکے ہاتھ سے مارے گئے قیامتیں برپا کر رہا ہو باغبان سحر کرتا ہوا آیا اسنے باغبان کو زخمی کیا تلوار پکڑ کے چلا کہ باغبان کا سر کاٹ لون پہلو سے آواز آئی شہنشاہ جانے نہ پائے یہ سردار سرکردہ لشکر اسلام ہے حیات نے پلٹ کے دیکھا ملکہ یاقوت جادو حیرت کی وزیرزادی پہلو میں کھڑی ہے تعریفیں کرتی ہے حیات نے کہا ای یاقوت یہ سب سردار رکن طلسم ہوش رُبا ہین سحر و ساحری میں یکتا ہین انکا قتل ہونا دشوار ہے یاقوت نے کہا دیکھیے شہنشاہ بھی آگئے وہ لکہ ابر ہفت رنگ نمایاں ہوا حیات اسطرف پلٹا یاقوت نقلی نے حلقہ ہاے کمند مارے نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری حیات ارے کہکر پلٹا عمرو نے حباب مارا حیات لڑکھڑا کے گرا عمرو نے چاہا گرفتار کر لون زمین سے ایک پتلہ پیدا ہوا ہان ہان کرتا ہوا طرف عمرو کے جھپٹا عمرو کمند چھوڑ کر بھاگا پتلے نے حیات کو ہوشیار کیا اب حیات گھبرا گیا سحر کرکے کڑا کا تخت ملکہ مہ جبین قلب فوج میں تھا گرد ساحر گھیرے ہوے اُس غول میں جاکر دو چار گولے مارے ساحر ہٹے تب اُسنے ملکہ مہ جبین کو اٹھالیا ساحرون کے حوالے کیا سردارون نے بلوہ کیا کہ مہ جبین کو رہا کرلین حیات

نے جھکر دو چار سحر کیے کہ زمین ہلا دی مہرخ و بہار وغیرہ سب زخمی ہوئین کہ اتنے مین برق جسکی
سب نے دیکھا شہنشاہ لاچین خوش آئین عقاب بلند پرواز پر سوار کچھ سردار اپنے جا بجا سے رہا
کیے ہوے ان سبکو ساتھ لیے اسی وقت آکر پہونچے حیات کی بدعت دیکھکر عقاب بڑھایا نعرہ
کر کے للکارا نعرہ شہنشاہ لاچین شہنشاہ لاچین فرخ سیر منم ساحر نامی صید حیات سے بحر جلنے
لگا حربہ ہاے حیات کو لاچین دفع کر کے تیغہ کھینچکر جا پڑا حیات نے کئی ہاتھ تلوار کے مارے لاچین نے
خالی دیکر ایک ہاتھ مارا کہ سر حیات کا زخمی ہوا حیات سامنے سے لاچین کے بھاگا یہ لاچین کو خبر نہ
تھی کہ ملکہ مہ جبین گرفتار ہو چکی ہین یہ اسکے لشکر پر جا پڑے حیرت کو زخمی کیا حیات نے جو تھی
مہلت پائی مہ جبین کو تخت پر ڈال لیا ساحرون کو آواز دی یارو طرف صحراے نگارین کے
چلو وہان قلعہ ہفت رنگ تیار کرونگا جسکو ملکہ مہ جبین کا پاس ہوگا وہ خود رہا کرنے آئیگا بلاے
ناگہانی مین پھنسے گا وہان مجھکو کوئی قتل بھی نکر سکیگا حیرت سے پلٹ کر کہا جب مین تم کو نامہ لکھونگا
بہت اہتمام سے آنا سب سرداردن کو آ کے قتل کرنا مہ جبین کی محبت مین سب آئینگے دام سحر
نیرنگ مین پھنسینگے وہان مجھکو کوئی قتل نکر سکیگا مین اپنی جان کی بھی حفاظت کرونگا یہ کہتا ہوا حیات
فوج باقیماندہ کو لیکر طرف صحرا کے نکل گیا لاچین نے اس خیال سے پیچھا نکیا کہ حال گرفتاری
مہ جبین معلوم نتھا ملکہ حیرت نے طبل بازگشت بجوایا اپنی فوج کو لیکر پلٹی ملکہ مہرخ جب واپس آئین
دلارام وزیرزادی نے بڑھکر خبر دی حضور بڑا غضب ہوا فوج کی شکست ہوئی مہ جبین کو حیات لیگیا
اب تو بہار و لاچین وغیرہ کو بڑا قلق ہوا آخر ہرکارے وغیرہ روانہ کیے کہ حیات جہان ٹھہرے
ہمکو خبر دینا لشکر گشتی کر رہینگے اسد بھی شکارگاہ سے واپس آئے حال گرفتاری مہ جبین سنکر بہت
بیقرار ہوے برق وغیرہ کو حکم دیا مقام قید مہ جبین تلاش کرو سردار براے رہائی مہ جبین جاتے تھے
حیات نے جا کر قریب صحراے نگارین ایک قلعہ تیار کیا جو کچھ سامان کیے اسکا حال تحریر ہوگا مہ جبین
کو اس قلعہ مین قید کیا ایک نامہ لکھکر ایک ساحر کو دیا کہ نامہ بارگاہ مہرخ مین پھینک آؤ مضمون
اسکا یہ تھا کہ اے مہرخ وغیرہ اگر دعوی سحر و ساحری ہے اس قلعہ پر آؤ تمھاری بادشاہ کو ہمنے قید کیا
عمرو کو بھیجو کہ اگر عیاری کرے یہ نامہ جب بارگاہ مہرخ مین پہونچا شور گریہ و زاری بلند ہوا اسد نامدار
تلوار ٹیک کر اٹھے کہ مین خود جاؤنگا بہار اٹھکر قدمون سے لپٹ گئی عرض کی کنیز جاکر بیجا کو رنگنے

چھوا دیگی آپکے اقبال سے مہ جبین کو رہا کرکے لائیگی یہ کہکر بہار نے قصد کیا خواجہ نے کہا اس مہم پر ابھی تم دست انداز نہو مین خبر مفصل منگوا لون تب فوجین روانہ ہونگی کوئی تو اسے تدبیر معقول کی ہو کہ جو یون طلب کرتا ہو یہ کہکر خواجہ عمرو نے چند ساحرہ انکو واسطے خبر کے روانہ کیا انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان افراسیاب جادو کا جانا طرف طلسم نور افشان کے بہ ہدایت نجومیان بہ فکر فتح قلعہ سیاہ و حالات جنگ کوکب و افراسیاب و عیاری ہائے عمرو و آمد آتشبار بیابان نشین و شرارکت مصور و عشق شقار آتش ریز از مخمور و گرفتاری مخمور و ذکر آمد چالاک کہ بصورت شہنشاہ نیلم مع لشکر آتا ہو و ذکر نور الدہر و کیفیت جنگ میمون ابلیس پرست و روانگی نور الدہر مع مخمور سمت طلسم ہوش ربا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان سحر عنوان ہے ساقی نامہ مصنف

ادھٹا ساقیا ماہ رخ سے نقاب — کہ طالع ہوا جام مین آفتاب
قمر دورہ غم سے فرصت نہین — گل رخ مین رنگ محبت نہین
مے ساقی حور وش مہ لقا — کوئی جام اپنی خوشی سے پلا
بہت دل زمانے سے اب تنگ ہی — کہ بھائی کو بھائی سے الفت نہین
ہوئی مہر و الفت تو اب کیمیا — زمانے کی بدعت نے کشتہ کیا
کہ دنیا کا بڑھتا چلا انقلاب — نہ عاشق کو معشوق کا پاس ہی
گلستان دنیا کی کیا سیر ہو — کہ آغاز و انجام مین خیر ہو

تقاضائے مہر و محبت نہین
تمھین اپنے عاشق سے فرصت نہین
کہ باغ جہان خوب نیرنگ ہی
کسی دل مین رنگ محبت نہین
نہ کیون صورت زلف ہو پیچ و تاب
کسے زندگی سے نہین یاس ہی

غزل موافق مضمون مقام ہذا

ہمین وہ نامہ بر لا جواب ملتا ہی
جگر ہو سوختہ تو لطف کباب ملتا ہی
گدا ہو شاہ سرفراز کیا نہین کرتی
ہمین تو صاف ابھی تک جواب ملتا ہی
دلو نمین کب ہے باہم لطف آشنائی کا
عجیب کچھ مزہ اضطراب ملتا ہے

جسے وہان سے ہمیں خطاب ملتا ہی
اسیر زلف کا مدفن نہ کیون ہو مشکستان
حضور ذرونسے بھی آفتاب ملتا ہی
وہ اسکی شکل سے بیزار ہی جدائی مین
حباب سے بہ تکلف حباب ملتا ہی
اسیکا جلوہ ہی آنکھونکو سات پردونمین

لہو ہو دل تو سر در شراب ملتا ہی
کہ قید یونکو مکان خراب ملتا ہے
کدورت انکی ہی انکار وصل سے ظاہر
خیال یار سے کیون آکے خواب ملتا ہی
نمک چھڑک کے مرے زخم پر تو اے قاتل
کہان کہان صنم بے حجاب ملتا ہی

کچھ انتہا نہیں مرزات سیج کھانیکی
کہ روگ جان کو دلکو عذاب ملتا ہی
زمین میں نیند ہے راحت جو بعد مرگ جلال

ہمیشہ رزق یہان بےحساب ملتا ہی
ملے وہ غیرت یوسف کہین تو پوچھین ہم
یہ لطف دوستی بو تراب ملتا ہے

خدا کبھی مرض عشق آدمی کو نہ دے
گیا ہوا بھی کسیکو شباب ملتا ہی

چہرہ سر فروشان بازار امتحان

وخریداران جنس بے بہائے داستان حالات جلالت آیات جنگ سحر سامری کو یون تحریر فرماتے ہین شمع مصنفت ترنم سرایان شیرین سخن کو منور چنین کرد این انجمن کو معاملات حیات سے پلٹ کر افراسیاب باغ سیب مین آیا تین لاکھ فوج ساتھ لیکر طرف طلسم نور افشان کے روانہ ہوا اس ارادے سے کہ جاکر اس قصر سیاہ کو فتح کرون اور آتشبار بیابان نشین کو با فوج قلعہ برای مقابلہ مہرخ وغیرہ روانہ کیا تھا جب یہان سے چلین لشکر سے غائب ہوئین خواجہ عمرو تلاش حیات مین نکلے ایک پہاڑ پر چڑھکر دیکھا لشکر بےحساب اترا ہوا ہے فقیر بنکر دریافت کیا معلوم ہوا کہ آتشبار برائے مقابلہ مہرخ جاتا ہو زنگ وروغن عیاری کا لگا کر بصورت صرصر شمشیرزن لشکر مین آئے آتشبار کو خبر پہونچی کہ ملکہ صرصر آئی ہین خود باہر نکل آیا دیکھا سامنے سے صرصر شعلہ رو صرصر اڑی ہوئی آتی ہے آتشبار نے دیکھا عیارہ چست و چالاک بیباک بقول شاعر شعر آنکھ کے نچبون کے بعل یہ جانا نہ کیونکہ کشتہ ہون اس ادا کا + سجا سجایا کھچا کھچایا یہ جبہ تو دیکھو غضب خدا کا + آتشبار ترکیب صرصر دیکھکر بیقرار ہوگیا صرصر نے نامۂ افراسیاب دیا مضمون یہ تھا کہ اے آتشبار جلد اپنے کو مقابلہ مہرخ مین پونہچاؤ ایسا نہو کہ وہ لوگ طرف دریائے نیل کے کوچ کرین روکنا واجب ولازم ہے جب آتشبار نامہ پڑھ چکا صرصر نے کہا اوبیوفا جاتے ہین بیٹھے بیٹھے سودائے محبت خرید کے چلے آتشبار سمجھا مجھپر مائل ہوئی کہا ملکہ آج کی شب ہماری بارگاہ مین تشریف رکھو ہم تم ساتھ طرف لشکر مہرخ کے چلینگے صرصر نے جواب دیا تیرے تیور مجھکو بد معلوم ہوتے ہین بادشاہون سے محبت کرنا سراسر حماقت ہے آتشبار منتین کرکے اپنی بارگاہ مین لیگیا مائل تو ہو ہی چکا تھا ساقی پہلے موجود ہوے خواجہ نے فوراً اپنا فیض جاری کیا شراب مین بیہوشی ملائی آتشبار کو جام دیا سرداروں کو پلوائی جام ہوتے ہی سب بیہوش ہوے عمرو نعرہ کرکے چلا کہ قتل کرون صرصر پھرتی ہوئی آئی تھی اسنے جو لشکر آتشبار مین ہنگامہ دیکھا کہ کوئی اوک رہا ہے کوئی منھ کے بھل گرا کوئی بہہ دوڑتا پھرتا ہے سمجھی کہ عمرو یہان پہونچا پردہ اٹھا کے اندر آئی دیکھا عمرو بصورت صرصر آتشبا

کو قتل کیا چاہتا ہے نعرہ کرکے جاپڑی عمرو نے کہا کیون جان جہان تو میرا نقصان چاہتی ہے
تیرے ہی واسطے ساری کد و کاوش ہے ہٹ جا مین اسکو قتل کرون سارے لشکر کو لوٹ لون
صرصر نے کھینچکر جاپڑی عمرو منتین کر رہا ہو کہ بی بی غصہ نکرو اب مین کسی رنڈی کی بیان کبھی نجاؤنگا
صرصر گالیان دیتی ہے جب صرصر نے دیکھا کہ عمرو پر غالب آنا دشوار ہے پلٹ کر آتشبار کے حباب
دافع بیہوشی مارتھا یا عمرو تو جست کرکے نکلگیا آتشبار کی جو آنکھ کھلی صرصر کو اُٹھکر ایک
طمانچہ مارا صرصر لڑکھڑا کے گری آتشبار نے چاہا قتل کرے دن صرصر نے کہا او کمبخت میری صورت
پر عمرو نے عیاری کی تھی مین نے تجھکو آکے بچایا آتشبار نے ورق جمشیدی مین دیکھا ثابت ہوا
کہ یہ صرصر ہے عمرو نکل گیا صرصر پر سے سحر اُتار منتین کرنے لگا صرصر نے کہا سامری تجھکو غارت کرے جب دیکھو
تو بیچیا میرا گال سوج گیا مین اب نہ ٹھہرونگی آتشبار نے کہا مین بھی ڈھونڈکر عمرو کو لاتا ہون صرصر نے
کہا تمھاری اجل قریب ہے عمرو کو کیا پاؤگے اُسکے ہاتھ سے مارے جاؤگے صرصر تو سمجھا کے چلی گئی
آتشبار کو انتہا کا غصہ تھا پر پرواز پیدا کرکے تلاش عمرو مین چلا لشکر اسکا عقب مین آتشبار کے اڑا
ہوا آتا ہے دیکھا ایک نخل کے سایہ مین صرصر بیٹھی رو رہی ہے آگ روشن کرکے گال سینکتی ہے آتشبار کو
بڑا قلق ہوا کہ میرے ہاتھ سے ایسی معشوق کو صدمہ پہونچا ہوا سے اُتر آیا ہاتھ باندھکر کہا ملکہ معاف
کرو مجھسے بڑی خطا ہوئی لاؤ مین سینک دون صرصر نے کہا او ظالم دور ہو دیکھ مجھکو کیسا صدمہ
پہونچا عارض پر عارضہ ہوگیا باتین کرتے کرتے کہا دیکھو تمھارا لشکر آتا ہے آتشبار پلٹا شہنشاہ اقلیم
عیاری و قطب فلک خنجر گزاری نے نعرہ کرکے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے حباب بیہوشی مار آتشبار
گرا عمرو نے تاج آتشبار لیا کپڑے اُتارنے لگا قصد ہے لباس اُتارلون تو قتل کرون سابق مین ذکر کیا
تھا کہ مصور شہنشاہ لاچین کے ہاتھ سے شکست کھا کر فقیر بنکر چلا تھا راہ مین زمیندار وغیرہ
دہانے کے تاجدار آکر مصور کے شریک ہوے مصور کو تخت پر بٹھایا کہا مرشدزادے آپکو کیا پروا ہے آپ
جہان رہینگے آپکے نانا دادا کے بندے خاکپا تو تیاے چشم بنا ئینگے مصور کو تخت پر سوار کرکے لیچلے
اُسوقت مصور آکر پہونچا مصور نے دیکھا عمرو ایک تاجدار کو قتل کیا چاہتا ہے وہین سے نعرہ کیا او صاحبزادے
زادے خبردار عمرو تو مصور کو دیکھکر بھاگا یہ کہہ گیا کہ بھلا او مصور تیری قضا دامنگیر ہے گوشہ نشین
ہوکر پھر خروج کیا یہ کہکر گلیم اوڑھ غائب ہوا مصور نے آکر آتشبار کو ہوشیار کیا آتشبار نے مرشدزادے

کہکر قدم کو بوسہ دیا لشکر بھی آکر پہونچا اوسی صحرا مین بارگاہین استادہ ہوئین جب مصور و آتشبار
آکر بارگاہ مین بیٹھے زوجہ مصور ملکہ صورت نگار بھی آکر پہونچی گرد کئی سے کنیزین بیچ مین صورت نگار
سینے پر اوبھار گوری گوری صورت سہی قد ماہ رخسار سراپا مین رعنائی زیبائی آتشبار دیکھکر
عاشق ہوا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا اوسوقت تو خاموش ہو رہا شب کو صورت نگار نے جاکر بارگاہ
آرام کیا شعلہ عشق کا سینے مین آتشبار کے بھڑکا بیتاب ہوکے اوٹھا سحر کرکے غرق زمین ہوکے خیمہ
مین صورت نگار کے پہونچا دیکھا یہ مست بادہ حسن و جمال غافل سو رہی ہے آتشبار بیٹھکر پانون
دبانے لگا صورت نگار نے آنکھ کھولی گھبرا کے اوٹھ بیٹھی آتشبار قدمون پر گر پڑا کہا اے قدرت کی بہو میری
جان جاتی ہے تشنہ جام وصال ہون صورت نگار خفا ہوئی کہا او بیحیا ابھی مصور کو خبر کرون قدرت کی
بہو بھی کہتا ہے اور یہ خیال خام و تصور نا تمام آتشبار سمجھا منت سے مطلب نکلیگا خاک قبر جمشید اوٹھا کر بیہوش
کیا سحر مین اپنے مبتلا کرکے بیرون بارگاہ آیا اپنے لشکر کو چلکے چلکے تیار کیا رات ہی طرف صحرا کے
روانہ ہو گیا صبح کو مصور کو معلوم ہوا کہ جورو کو آتشبار لے گیا لشکر کو تیار کرکے تعاقب مین چلا یہان
آتشبار ایک صحرا مین آکر اوترا بارگاہ استادہ کرائی شراب و کباب مہیا کرکے صورت نگار
کو ہوشیار کیا زبان مین سوزن دے رکھا ہے صورت نگار کی جو آنکھ کھلی اپنے کو خیمہ آتشبار
مین تنہا پایا آتشبار گریبان کر رہا ہے صورت نگار نے اشارے سے کہا زبان سے سوزن نکال
سحر اوتار جو تو کہیگا قبول کرونگی آتشبار نے سحر اوتارا صورت نگار چمک اوٹھی آواز دی او بیحیا
او نامرد مجھکو میرے شوہر سے جدا کیا یہان بھاگ آیا یہ کہکے سحر کیا بارگاہ مین آگ لگ گئی صورت نگار
لڑتی ہوئی بیرون بارگاہ آئی ہزارون کو سحر سے جلا دیا آتشبار غل مچا رہا ہے ارے یارو اسکو
گرفتار کرو میری جان جاتی ہے عین گرمی جنگ مین صحرا سے گرد اوٹھی مصور مع فوج آکر پہونچا زوجہ کو
دیکھا کہ زخمدار بیقرار کل ساحرون سے لڑ رہی ہے آتشبار چاہتا ہے گرفتار کر لون پنجہ قابو نہین
ہوتا جیسے ہی مصور کو صورت نگار نے دیکھا آواز دی واہ مرشد زادے کیا تمہارے نانا دادا کے
بندے ہین کہ تمہاری جورو پر نگاہ بد ڈالتے ہین مین نے اونکو بمشکل بچایا مصور غصے مین جا پڑا
تصویرین نکالین مقراض سے سر کاٹے دو دو ہزار ساحر مر کر گرنے لگے صورت نگار کو بیچ مین
لیا تخت پر سوار کیا مصور تو بلائے روزگار ہے بہار وغیرہ سے دبتا ہے ان سب پر شیرانہ جا پڑا آتشبا

سحر ہونیلگا آتشبار نے آگ برسائی مصور نے باران سحر برسا کے آگ کو بجھادیا آپسمین دونون سے
سخت کلامی ہوئی جانبین کے سو دسو ساحر مارے گئے جابجا لاشونکے انبار دریاے خون بہگیا
مصور تیغہ کھینچکر آتشبار پر جا پڑا دونون مین خوب تلوار چلی آپسمین سحر کرتے ہین یہ تو دونون ساحر زبردست
ہین ساتھ والون پر آفت مصور کے ساتھ والے قتل ہو رہے ہین ملازمان آتشبار لاکھون
جلگئے مصور نے تیغہ سحر سے آتشبار کو زخمی کیا آتشبار نے کارد سحر سے شانہ مصور کا نشانہ کیا
دونون دریاے خون مین نہائے ہوے بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین کہ آسمان پر برق چمکی آتشبار
و مصور نے دیکھا کہ افراسیاب بصد قہر و عتاب اوراق مین یہ حال دیکھکر چلا اسوقت آکے پہونچا
دونون کو للکارا کہ ارے کمبختو یہ کیا کرتے ہو کیا مذہب کی بربادی ہے آپس مین لڑے مرتے
ہو خبردار الگ ہو جاؤ دونون لڑتے لڑتے مست ہو گئے ہین ہرچند افراسیاب نے منع
کیا نہ مانا غصے مین زمین پر آیا بہ نگاہ گرم آتشبار بے شرم کو بیہوش کیا مصور کو غصے مین وجھڑ
پسر کی ماردی دونون بیہوش ہوے لشکر کو جدا کیا دیکھا کئی لاکھ کا کھیت ہوا غصے مین کانپتا
ہوا بارگاہ مین آیا پہلے آتشبار کو ہوشیار کیا چپکے سے کان مین کہا مین تیری شادی ساتھ
صورت نگار کے کردونگا شرط یہ ہے کہ لاچین کو قتل کر دے اسد لا دے آتشبار خوش ہو گیا اب
مصور کو بھی ہوشیار کیا ظاہر مین آتشبار کو مصور کے قدمون پر گرایا دونون مین اصلاح
کرائی آتشبار خیال وصل صورت نگار کی گرمی مین اسیوقت لشکر لیکر طرف لاچین کے چلا افراسیاب
نے مصور سے کہا اب آپ سے وہ سرکشی نکریگا جاکر اوسکی مدد کیجیے وہ لاچین کو توک کر مارے گا
اسد کو بھی للکارے گا یہان لشکر لاچین فروکش ہے قصد ہے کہ حیات کے قلعہ پر لشکر کشی کرین اپنے
قیدی چلکر چھڑائین کہ آتشبار با فوج قاہرہ آکر مقابلے مین پہونچا طبل جنگی بجوایا خواجہ بھی لشکر مین
تشریف لائے ہرکارون نے آکر خبر دی کہ آتشبار نے طبل جنگی بجوادیا لاچین نے حکم دیا بتائید
رب اکبر یہان بھی طبل جنگی بجے دونون لشکرون مین رات بھر تیاری رہی وقت سحر دونون لشکر
آکر میدان کارزار مین جمع آتشبار کا قصد ہو کہ میدان مین جاؤن لاچین سے لڑون معشوقہ کے وصل
سے کامیاب ہون کہ صحراے گرد اڑی بیران بیشہ نشین پہلوان زبردست ساٹھ ہزار فوج سے آکر بیچ
آتشبار کا خراج گزار ہے آکر عرض کی اے شہنشاہ سحر سے آپ مجھکو بچائیگا مین میدان مین بجرأت مقابلہ

سر کے طلسم کشا اور مامون کو اسد کے پکڑ لاؤنگا جب انکو قتل کیا اہالیان لشکر خود بھاگ جائینگے
لاچین کا قدم نہ جمیگا یہ کہکر رخصت لی بیران میدان مین آیا آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان
مین مدت مدید سے حالات جرأت صاحبقران سنتا ہون جسکو دعوی جرأت ہو آکر مقابلہ کرے
اسد نے چاہا جاؤن کہ شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن نے مرکب بادرفتار بڑھایا بدیع الزمان
کو بڑا قلق ہے کہ مین اسد کے ساتھ رہا طلسم ہوشربا مین کچھ نام نہ کیا کسی حیلے سے ساتھ سے
نکلجاؤن جنگ کرکے اپنی شوکت بڑھاؤن بسوا اسد کو روکا فرمایا ای فرزند ہوشربا تم صاحبقران
زمان ہو لشکر کی تمھارے دم سے رونق ہے ہر کس و ناکس سے تمھارا مقابلہ مناسب نہین ہے ہرچند اسد نے کہا
بدیع الزمان نے نہ مانا محج سے رخصت لیکر مرکب اڑا کر میدان مین آئے بیران نے جو شیر بیشۂ صاحبقران
کو دیکھا گرداپر کا لیکر جا پڑا تگادرچلی پانچ قدم گینڈا بیران ہٹا تین قدم مرکب بدیع الزمان کیسمین
نیزہ چلنے لگا بدیع الزمان نے بند صاحبقرانی کرکے نیزہ بیران کا نکالا بیران نے قبضہ پر
ہاتھ ڈالا خبردار کہکر ہاتھ مارا بدیع الزمان نے تیغہ چہری پناہ کیا بازو بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالا
بیران لپٹ پڑا دونون جوان لڑتے ہوے زمین پر آئی کشتی ہونے لگے اسد نے فرمایا مامون جان فن
کشتی مین طاق شہرۂ آفاق ضرور اس بیچا کی شکنین باندھینگے بیران سے شام تک کشتی برابر ہوئی بدیع الزمان
بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین ایک مقام پر بیران بدیع الزمان کو ریل کر پچھلا ساتھ قدم ہٹے تھے
وہان پر رک گئے بیران نے چاہا ریل کر بٹھون بدیع الزمان نے ہکہ مار کر دونون پانون بڑھالیے
اس خیال سے کہ اس نامرد کو لے دوڑون وہانپر موش خانہ تھا دونون بدیع الزمان کے موش خانے مین گھٹنون
تک اتر گئے بیران نے ہکہ مارا بدیع الزمان کا کولا اتر گیا تھرا کر بیہوش ہو گئے اوسی عالم بیہوشی مین بیران
نے شکنین باندھین لشکر مین ہلڑ ہوا کہ عاجز کرکے حیدر زبون کو گرفتار کر لیگیا اسد ناچار پلٹے ہرکارے
روانہ کیے کہ دمبدم کی خبر ہمکو ملے یہان آتشبار نے آتے ہی بدیع الزمان کو قید کیا اور نامہ افراسیاب
کو لکھا کہ فرزند حمزہ کے بارے مین کیا حکم ہوتا ہے افراسیاب راہ طلسم نور افشان مین ہے کوکب کو
بھی خبر ملی کہ افراسیاب قصر جمشیدی پر آتا ہے کوکب نے بھی تیاری کی ہے قصر جمشیدی سے تین
کوس آگے بڑھکر فروکش ہین بیران نے چاہا کہ عمرو و لاچین کو نامہ لکھین کوکب نے منظور نہ کیا
کہا ای نور نظر انکے امورات جنگ و جدل مین فرق آئیگا خدا انکو تا بدر لیے نیل پہونچائے ہم یہان

افراسیاب سے سمجھ لینگے افراسیاب کو جو نامہ آتشبار پہونچا اوسنے جواب مین لکھدیا پسر حمزہ کا سر کاٹکے
ہمارے پاس روانہ کرو آتشبار نے صبح کو میدان خونی کی تیاری کی سب فوجین تیار ہوئین جلاد آگئے
قصد ہوا کہ بدیع الزمان کو قتل کرین اسد نامدار بارگاہ مین منتشر بیٹھے ہین کہ ہرکارون نے آکر خبر دی
آپکے ماموں جان کو تہ تیغ بٹھایا ہے یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی اسد غازی تلوار ٹیک کر اوٹھے لاچین
طاؤس زرین بال پر سوار ہوکر چلی مخمور سرخ چشم بصد قہر و خشم دانتے یاقوت احمر کے ہاتھ مین تکیہ
آسمان پر چڑھی اس خیال سے کہ اگر بدیع الزمان پر کوئی چشم زخم پہونچا مین نور الدہر کو کیا منھ دکھاونگی
سب سے پیشتر مخمور ہی پہونچی جلاد تیغہ کھینچکر سر بدیع الزمان پر آیا تھا کہ مخمور کڑک کے گری جلاد کو
قتل کیا گرد بدیع الزمان کے پروانہ وار پھرنے لگی سلام کر کے عرض کی قبلہ و کعبہ اوٹھیے بدیع نے
خانہ زرین آکر قید توڑ ڈالی ایک سوار کو مار کر تلوار لی مرکب پر سوار ہوے بیران بھی تیغہ کھینچکر چلا
آتشبار بھی سحر کرنے لگا کہ آسمان سے نعرۂ شہنشاہ لاچین ہوا لاچین نے آتے ہی فوجون کو
درہم و برہم کیا مریخ کا گولا چلا سردارون نے قیامتین برپا کین کہ زمین تھرائی نعرۂ اسد کی آواز آئی
مع اپنے اٹھارہ امیرزادون کے آکر گرے لاچین نے وہ حملے کیے کہ جہان آتشبار گھبرا گئے بدیع لڑتے
بھڑتے قریب بیران بیشہ نشین پہونچے اوسنے ہاتھ تلوار کا مارا سحر جو کوئی کرتا ہی اوسپر تو مخمور جا پڑتی
ہے کسی ساحر کو قریب بدیع الزمان نہین آنے دیتی بیران نے جب ہاتھ مارا بدیع الزمان نے بڑھ
بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کر پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈالکر بقوت صاحب قرانی اوٹھالیا
گھوڑے سے کود کر مشکین باندھین سرداران اسد نے اپنے قبضے مین لیا ملازمان آتشبار گھبرا گئے قریب
کہ شکست کھا کے بھاگین کہ مصور جادو مین لاکھ فوج سے آکر پہونچا سحر کرنے لگا قضائے کار ایک ساحر
خراج گذار افراسیاب منقار آتش دیر پچاس ہزار فوج سے برائے مدد افراسیاب جاتا تھا ہنگامہ گیرو دار
دیکھکر آکے مستعد جنگ ہوا دور سے مخمور کو دیکھکر مائل ہوا ہنگامہ گیرو دار بلند ہے بھائی کو بھائی کی خبر
نہین ایک گوشے مین مخمور لڑ رہی تھی اس نامرد مکار نے خاک قبر جمشید اڑاکر مخمور کو پکڑ لیا اور سطح
زمین پھٹا مخمور کو لیکر نکل گیا کوئی نہ سمجھا کہ کون آیا لڑ بھڑ کے نکل گیا آتشبار نے جب دیکھا شکست
فاش ہوا اہلیان لشکر کو بھاگنے کی تلاش ہو طبل بازگشت بجایا لاچین و اسد خوشی خوشی بدیع الزمان
کو لیکر پلٹے اپنی بارگاہ مین آکر داخل ہوے آتشبار مقابلے مین ٹھہرا افراسیاب کو نامہ لکھین گے

اور ساحر آکر شراکت کرینگے تب طبل جنگی بجیگا یہان بدیع الزمان نے دوسرے دن پیران کو
بارگاہ مین بلوایا ہدایت کی وہ عاشق زور بدیع الزمان ہوچکا تھا کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا لیکن
منقار آتش ریز مخمور مجبور کو لیے ہوے ایک صحرا مین آکر اوترا بارگاہ مین سامان عیش و نشاط مہیا کیا
مخمور کو ہوشیار کیا زبان مین سوزن دیدیا ہے مخمور کی آنکھ کھلی اپنے کو ایک بارگاہ مین پایا ایک ساحر ہاتھ
جوڑے منتین کر رہا ہے مخمور کا قلب تھراگیا خیال مین گذرا خوشامد سے مطلب نکالو ورنہ عصمت مین
فرق آجائیگا اشارہ کیا کیسا عاشق صادق ہے معشوق کی زبان مین سوزن دیا یہ سنتے ہی منقار جھکنے لگا
سوزن زبان سے مخمور کے نکالا جیسے سوزن زبان سے مخمور کی نکلا سنبھل کے بیٹھی کہا کیون او نامرد کیا
کہتا ہے منقار نے کہا مرتا ہون مخمور نے کہا او بیحیا نہ مرگیا تو ہم قتل کرینگے یہ کہکے اوٹھی مخمور کا اوٹھنا
فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا اوٹھا کے ماش کے دانے مارے بارگاہ جلنے لگی برق بنکر آسمان پر چمکی منقار
نے آواز دی یارو لینا معشوقہ جاتی ہے سات ہزار ساحرون نے مخمور پر سحر کیے مخمور سب سحرون کو رد کر رہی
ہے بڑے بڑے ساحرون کو ٹوک رہی ہے پانچ چار سو ساحر مارے گئے لیکن گھری ہوئی ہی چہار طرف سے
ساحرونکا بلوہ منقار ہر طرف بڑھتا ہے جب مخمور نے سحر کیا برق چمکی آگ برسی سو دو سو جلکر گرے برق
نے چمک کر کئی سو سر اوڑا دیے منقار الامان الامان کرتا ہوا بھاگا ہے ساحرون کو ترغیب دے رہا ہے
مخمور اس حال پر ملال مین مبتلا ہے قضائے کار مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو کہ شہنشاہ ظلم کو تو قید کرچکے ہے
اوسکی صورت بنے ہوے تخت پر سوار سات سو افسران نامدار بائیس لاکھ ساحران غدار پشت پر نوبت
نقارے بجتے ہوے صدائے ہاے ہوا جو کان مین آئی سر اوٹھا کر دیکھا مخمور گھری ہوئی ہے سات ہزار
ساحرون مین لڑ رہی ہے چالاک بیتاب ہوا ساحرون کو اشارہ کیا دونون کو گرفتار کرلو بائیس لاکھ ساحر
سات سو سرداران زبردست جاکر جو گرے ہاتھون ہاتھ منقار کی مشکین باندھ لین ایک ایک ساحر پر دو
دو سے ٹوٹ پڑے دس سرداران نے ملکر مخمور کو بھی گرفتار کرلیا کس کس پر سحر کرے گھبرا گئی چالاک
نے وہین بارگاہ استادہ کرائی پہلے منقار کو مع سات ہزارون کے بلایا پوچھا کہ یہ کیا معرکہ ہے مخمور تو
شریک معرخ ہوگئی یہانتک کیونکر پہونچی منقار نے کہا حضور مین لشکر معرخ مین جاکر بڑا جرأت
اس سرکش کو پکڑ لایا مگر میری اسپر جان جاتی ہے صحرا مین لاکر قصد کیا کہ اپنے قبضہ مین کرون اسنے
مجھکو دم دیا سوزن مین نے نکالا نتیجہ اسپر قابض ہوا آپ پہونچ گئے ہین خراج گذار حیرت ہے دن یہ سنکر

چالاک نے کہا اوبکھرام اپنے ولی نعمت کی معشوقہ پر نگاہ بد ڈالی یہ کہکر حکم دیا ان سب کو داصل جہنم
کرو تیر اندازونکو بلاؤ سات ہزار ساحر منقار دم بھر مین قتل کئے گئے مخمور کانپ رہی ہو کہ دیکھون میرے
لیے کیا ہوتا ہی ظالم نے دم بھر مین سات ہزار ساحر قتل کرڈالے یہ تو قوت بازوے افراسیاب ہے
کا ہیکو زندہ چھوڑے گا چالاک نے حکم دیا بی مخمور کو سامنے لاؤ مخمور پسینے پسینے کانپتی ہوئی سامنے آئی
جاہ وجلال دیکھکر ہوش اُڑ گئے چالاک نے للکار کر کہا کیون بی مخمور تم نے شہنشاہ کا ساتھ چھوڑا ہے شرط ہے
کہ آتش قہر و غضب مین جلادون مخمور نے خوف سے کچھ جواب نہ دیا چالاک نے کہا انکو تخلیے مین لیجلو
تنہائی مین سمجھا دینگے اگر ہمارا کہنا نہ مانینگی سرکاٹ کے خدمت مین افراسیاب کی بھیجدینگے یہ کہکر
چالاک تخت سے کودا مخمور کا ہاتھ تھام کر کشان کشان تنہائی کے خیمہ مین لایا پہلے تو خوب ڈرایا
دھمکایا جب مخمور کو ثابت قدم کوی محبت پایا کہا اے مخمور تم نے مجھکو نہین پہچانا مین اپنی جان سے
بیزار ہون قبلہ وکعبہ کی تلاش مین بر سر کوہ نیلم پہونچا نیلم کو تو مین نے پکڑ لیا وہ تو صندوق مین قید ہے
اب مین پریشان ہون کہ کیا کرون ایسے ایسے ساحر ساتھ ہین کہ اگر آگاہ ہوجا ئین جلا کے خاک بھی
بہ باد فنا اڑادین لشکر کو لیے ہوے جنگل جنگل پھرتا ہون مخمور کے ہوش اڑ گئے کہا اے چالاک
غضب کیا ان ساحرون مین مین کیا کرسکتی ہون چالاک نے کہا ظاہر مین مین تمکو یہ کہکر نامہ دونگا کہ خدمت
افراسیاب مین جاؤ مگر قبلہ وکعبہ سے عرض کرنا کہ غلام بے مجھی عیاری کر بیٹھا خزانہ وغیرہ سب حاضر
ہے برائے خدا جلد میری مدد کو آیئے ان ساحران غدار سے میری جان بچایئے اگر ایک ساحر بھی آگاہ
ہوجائے میری جان نہ بچے تو یہ کہتا ہون کہ اب کبھی ایسی عیاری نکرونگا مخمور نے کہا مین جاکر خواجہ کو دم
کرونگی اب چالاک نے زبان سے مخمور کے سوزن نکالا انکو بی سمجھادیا مخمور نے کہا مین جاتے ہی خواجہ کو
روانہ کرونگی اب چالاک مخمور کو ساتھ لیکر باہر نکلا سب نے دیکھا مخمور دست بستہ شہنشاہ نیلم کے
ساتھ چلی آتی ہے دل سے مطیع و منقاد ہی سب نے کہا کلام بھی بادشاہ کا پر تاثیر ہے کیسی سرکشی کرتی
تھی اب دل و جان سے راضی ہوگئی چالاک نے اپنے ہاتھ سے نامہ لکھکر مخمور کو دیا پکار کر کہا ہم نے
تمھاری شفارش لکھدی شہنشاہ کچھ نہین کہینگے خطا معاف کردینگے وہی عہدہ ہای جلیل ملینگے غنچۂ آرزو
کھلینگے مخمور سلام کرکے شہنشاہ نیلم سے رخصت ہوئی ایک پہاڑ پر آکر ٹھہری سراو ٹھاکر چہار جانب
دیکھا خیال مین آیا طرف کوہ عقیق کے چلین نور الدہر سے ملاقات کرکے پلٹ آئین گے

یہ سوچکر طرف کوہ عقیق کے چلی بقول شاعر یہان نورالدہر گھبرا رہے تھے شعر دل را بدل رہیست در ین
گنبد سپہر + از سوی کینہ کینہ واز سوے مہر مہر + نورالدہر کو بیٹھے بیٹھے بارگاہ صاحبقران مین خیال
ملکہ مخمور کا آیا بارگاہ مین سب طرح کے کلام ہو رہے تھے کسیکے ذکر مین صاحبقران کے منھ سے نکلا
وہ بیٹا کیسا جو باپ کی خبر نہ لے نورالدہر کو بہت ناگوار ہوا سمجھے کہ دادا جان مجھی کو کہتے ہین دل سے
کہا مقام انصاف ہے کہ ہمارے والد نامدار جاکر طلسم ہوش ربا مین قید ہوے بجا نجا براے طلسم کشائی گیا
ہم آجتک یہان پڑے تڑپ رہے ہین جان دیجیے یا اپنے کو طلسم ہوش ربا مین پہونچا ئینگے یہ سوچکر
بارگاہ سلیمانی سے نکلے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے یہی خیال ہے جسطرح ہو سکے اپنے کو طلسم ہوشربا
مین پہونچائین چند قدم چلے تھے کہ آسمان سے ایک پنجہ گرا نورالدہر کو اوٹھاے گیا لشکر مین صاحبقران
کے غلغلہ ہوا صاحب قران گھبرا کر نکل آئے لوگون نے کہا کہ نورالدہر کو کوئی اوٹھا لے گیا
صاحبقران کو انتہا کا قلق ہوا نورالدہر کی جو آنکھ کھلی اپنے کو بارگاہ مکلل خان جادو مین پایا
مگر پریشان حیران اجڑ دسن حن بیٹا مکلل خان کا دریاے خون مین نہایا ہوا بارگاہ لوٹی ہوئی
رفیق مصاحب رنجدار گھبرا کر نورالدہر نے پوچھا اے مکلل خان خیر تو ہے عرض کی اے شہریار وقت
مصیبت حضور کو بلایا معرکہ یہ گذرا ایک جادوگر ہے کہ اوسکو میمون ابلیس پرست کہتے ہین سزاوار
اوس کا شاہزادہ خسرو شیر دل نمونہ حرب مین طاق زور مین شہرہ آفاق وہ میرے طلسم کو ہر بار زیر
چڑھ آیا مین نے قلعہ سے نکل کر مقابلہ کیا پھر مین اوس سے شکست کھائی اوس سنے پیچھا کیا
اس صحرا مین آکر مجھکو گھیرا میرے خیال مین یہ آیا کہ مین آقا کو جاکر لاؤن اوس کا قول ہے جو
کوئی میرے صاحب قران خسرو شیر دل کو زیر کرے مین اوسکی اطاعت کرون خسرو شیر دل
نہایت صاحب سطوت و لیاقت ہے نورالدہر نے کہا انشاء اللہ اس کو زیر کرینگے وہ بھی انشاء اللہ
بھی مارا جائیگا مکلل خان نے کہا سحر مین میمون بہت زبردست ہے نورالدہر نے کہا جب تلوار مردان
عالم کی کھنچی سب سحر و شعبدہ بیکار ہو جاتا ہے تمھارے طلسم کو ہم نے کیونکر فتح کیا تم کیسے ساحر
زبردست تھے تائید پروردگار چاہیے یہ کہکر دربار مین جلوہ فرما ہوے وہان میمون کو خبر پہونچی
کہ مکلل خان نے نبیرہ صاحب قران کو طلب کیا ہے نام پر خسرو شیر دل کے طبل جنگی بجوایا مکلل خان
کو ہرکارون نے خبر دی یہان نورالدہر نے طبل جنگی کو حکم دیا دونون لشکر میدان کارزار

ہین آکر جب نورالدہر نے بھی دیکھا کہ ایک شخص زرد رو کوتہ گردن تنگ پیشانی اسباب سحر ذات
پر آراستہ تخت پر سوار پشت پر تین لاکھ ساحران غدار ایک جوان خوشرو دریاے سلاح مین غوطہ مارے
ہوے پشت مرکب پر بعہدۂ سپہ سالاری لشکر کو آراستہ کر رہا ہی نورالدہر کو دیکھکر اُوسنے صف سے گھوڑا
نکالا میدان مین آکر آواز دی نورالدہر نے مکلل خان سے اجازت لی مقابلہ خسرو مین آئے خسرو کی جوہ
جمال جہان آرای نورالدہر پر پڑی باادب سلام کیا نورالدہر نے جواب سلام دیا نام پوچھا نورالدہر نے
فرمایا اظہر من الشمس ای خسرو ذرہ ہاے ریگ بیابان بھی ہمکو جانتے ہین فرزند صاحب قران
نور نگاہ بدیع الزمان بہتر یہ ہی کہ اس شیطان پر لعنت کرو خسرو نے کہا مین تو صاحبقران ابلیس پرستان
کہلاتا ہون اب میری طاعت کیجیے ورنہ میرا قصد یہ ہے کہ جاکر آپکے بزرگون سے مقابلہ کرونگا خوب سمجھتا ہون
جبتک آپکے بزرگون کو نہ زیر کرونگا تب تک صاحبقرانی میری روشن ہوگی آپکے بزرگ طبل یکتائی بجاتے
ہین نورالدہر نے کہا مجھسے کمتر لشکر مین صاحبقران کے کوئی نہین ہے فرزند صاحبقران کے
بڑے بڑے مرتبے ہین اسد غازی طلسم ہوش رُبا مین گیا لشکر ساحران مین سنتے ہین کہ شل
ہوشربا کے کہین ساحر نہین ہین اوس ملک مین اوسنے کھلبلی ڈالدی لاکھون جادوگر مارے نام سے
اسد کے ساحر بھاگتے ہین خیر بروقت مقابلہ کیفیت کھل جائیگی خسرو نے کہا مجھے آپکو دیکھکر محبت
ہوئی اسواسطے سمجھاتا ہون کہ سر میدان ذلت نہو بلکہ اپنے افسر سے ملوادون شہزادہ نورالدہر
نے کہا آپکا افسر کیا شیطان ہے شیطان کی کوئی اطاعت کرتا ہے خسرو نے نیزہ مارا نورالدہر
نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا آپسمین نیزہ چلنے لگا ایک مقام پر نورالدہر نے گانٹھ کر تھپیڑ
مارا خسرو کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا خسرو کو غصہ آیا قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکہ ہاتھ
تلوار کا مارا نورالدہر نے بار سر بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا خسرو لپٹ پڑا گھوڑون سے کود کے
کشتی ہونے لگی دونون لشکرون سے صداے احسنت و آفرین بلند نورالدہر نے خسرو کے
جی چھڑا دیے مکلل خان خوشی خوشی کہہ رہا ہے میرے آقاے نامدار سے کون لڑ سکتا ہی شام
تک زیر کر لینگے حقیقت مین خسرو بہت گھبرا رہا ہے دن قلیل باقی تھا نورالدہر خسرو کو ریلے دو دو ڈے
خسرو پانچ چار قدم ہٹکر پلٹا جاتا نورالدہر کو ریل کر لے دوڑ ون نورالدہر نے قدم مردی بڑھایا
وہان پر ہوش خانہ تھا دونون پاؤن نورالدہر کے ہوش خانے مین جا رہے خسرو

نے ہکہ مارا کوںا شہزادی کا اُتر گیا عالم غشی مین خسرو نے نورالدہر کو باندھ لیا مکلل خان نے
چاہا جا پڑے دن میمون فوج پیے کھڑا ہے مکلل خان کا حوصلہ نہ پڑا نورالدہر کو گرفتار کرکے
خسرو لے گیا کوںے کا علاج کیا مسلسل کراکے قید خانہ مین بھیجا یا بوقت سحر دربار مین آکر بہونچا
نورالدہر کو بلوایا سوال ابلیس پرستی کیا نورالدہر نے لعنت کی میمون جھلایا حکم دیا ابھی قتل کرو جلاد جلاد
کا ہلڑ ہوا جلاد نے آکر نورالدہر کی گردن پر کوئلے کا خط کھینچا آواز دی بیت سلطنت سلطان کند
فریاد بر جلاد چیست ٭ مرغ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست ٭ ای جوان جو کچھ کھانا ہو کھالے جو ہوس
ہو نکال لے نورالدہر نے غصے مین جواب نہ دیا مکلل خان تخت پر بیٹھا ہے کہ ملازم روتے ہوئے
آئے عرض کی اے شہریار غضب ہوا آقاے نامدار کو میمون نے زیر تیغ بٹھایا ہے یہ سُنکر مکلل خان اُٹھا
حکم دیا فوج مین قرنا ہوئی کمر بندی ہونے لگی اجروس سے صیغۂ اخوت ہے اجروس کو بھائی کہتے ہین
اُس نے پکار کر آواز دی یارو جلد چلو آقاے نامدار قتل ہوا چاہتے ہین مکلل خان بقہر و غضب تمام
برائے رہائی نورالدہر روانہ ہوئے یہان وہ وقت ہے کہ جلاد تیغ لنگین لگا رہا ہے خسرو شیردل
نے شفاعت کی بلکہ عقدۂ قتل نورالدہر رو رہا ہے میمون نہین مانتا ہے کہتا ہے لے صاحبقران
من مذہب خداوند راس الشیاطین کیونکر رواج پائے گا ہمارے حکم مین فرق آئیگا ہمین تسخیر عالم منظور
ہے تمام دنیا مین ایک دین کردین خسرو خاموش ہو رہا مگر آنکھون مین آنسو بھرے کھڑا ہے قتل نورالدہر
ناگوار ہے کہ آسمان پر برق چمکی مکلل خان جادو بڑے قہر و غضب سے آکر گرا جلاد کو مارا نورالدہر کو
چھڑا لیا اب میمون اپنے مقام سے اُٹھا سحر کرنے لگا مکلل خان تو زخمی ہوا اجروس پر ایک
دو ہتھڑ ملا اجروس لڑکھڑا کے گرا نورالدہر گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنے لگے تھے میمون مثل بندر کے
اُچکتا پھرتا ہے جسپر سحر کر دیا وہ بیہوش ہو کے گرا نورالدہر کو پکڑ لیا مکلل خان انتہا کا زخمی ہوا
میمون ابلیس پرست نے سحر کر کے مکلل خان کو بھی زخمداری مین گرفتار کیا دس ہزار جوان ساحر
وغیر ساحر ہمراہیان مکلل خان گرفتار ہوئے میمون نے سب کو مسلسل و مطوق کیا بارگاہ مین
خیمے لوٹ لیے آکر اپنے مقام پر اُترا حکم دیا صبح کو میدان خونی کی تیاری ہو اگر یہ سب شیاطین کو
سجدہ نہ کرینگے کل کو قتل کرونگا رات ہی سے میدان خونی کی تیاری ہونے لگی جب کہ مہر عالم
افروز شمشیر بران شعاع ہاتھ مین لیے ہوئے چرخ نیلی پر برآمد ہوا میمون اکڑتا ہوا اپنی بارگاہ

سے نکلا میدان خونی کی تیاری ہوئی جلاد خنجر ہاے برہنہ کھینچے ہوے شلنگیں لگا رہے تھے
مکلل خان کو دار پر کھینچ دیا اجروس کو زنجیر پاؤن مین باندھکر لٹکا یا نور الدہر کے سر پر تلوار
کھینچکر جلاد آیا میمون نے حکم اول دیا ہے ہر چند وزیر امیر سمجھاتے ہین یہ سب مطیع اسلام ساحران
خوش انجام نام پر شیطان کے لعنت کر رہے ہین میمون نے قصد کیا کہ حکم دون نور الدہر نے
جو پلٹ کر مکلل خان و اجروس کو بالاے دار دیکھا اس سردار کا دل بیقرار ہو گیا دست دعا
طرف آسمان کے اُٹھائے دعا کی اے رب اکبر بندون کو اپنے بچالے ناگہانی سے نجات دے تیر دعا
ہدف مراد پر پہونچا ابر یاقوتی آسمان پر نمایان ہوا ملکہ مخمور سرخ چشم مشتاق شاہزادہ نور الدہر
اول لشکر صاحبقران مین بصورت مبدل گئی اُسی دن شاہزادے کو مکلل خان نے بلوا یا
تھا خبر سنی کہ لشکر سے غائب ہوئے بیقرار و اشکبار ڈھونڈھتی ہوئی نکلی اُسوقت آکر پہونچی دیکھا
شاہزادہ زیر تیغ بیٹھا ہے آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا وہین سے توڑ کیا منتر ملکہ مخمور سرخ چشم
تعلیم کردہ افراسیاب بصد قہر و عتاب جو آکر گری زمین ہلا دی جلادون کو قتل کیا گرتے گرتے
سوزن مکلل خان کی زبان سے لیا گھوڑا واسطے نور الدہر کے حاضر کیا نور الدہر پشت
مرکب پر سوار ہوئے مخمور نے سحر کرنا شروع کیا دو چار دانے یاقوت احمر کے جو مارے دو چار ہزار
ساحر مر کر گرے اب میمون لاکھ سحر کرتا ہے مخمور دفع کرتی ہے ایک مقام پر چھپٹ کر میمون قریب
مخمور پہونچا تیغہ سحر مارا مخمور نے سپر سحر پیرو کا غصے مین تیغہ ہلالی کھینچا چمک کے ہاتھ مار دیا
میمون ملعون کے دو ٹکڑے ہوے نور الدہر لڑتے لڑتے سامنے خسرو شیر دل کے پہونچے خسرو
نے ہاتھ مارا نور الدہر نے باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے پھینک دی کمر زنجیر
مین ہاتھ دیکر بقوت صاحبقرانی اُٹھا لیا خسرو کو پہلے سے مذہب میمون سے نفرت تھی عاشق
جمال شاہزادہ والا قدر ہو چکا تھا آواز دی الامان نور الدہر نے سوال اسلام کیا خسرو
بصدق مسلمان ہوا اب لشکر دن مین آواز الامان بلند ہوئی نور الدہر نے ہاتھ روکا بارگا ہین
قبضے مین کین بہ فتح و ظفر داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوے نور الدہر نے خسرو کا حسب و نسب پوچھا
کہا بہارستان مغرب کا رہنے والا ہون ہلال زرین تاج میرا باپ ہے فرامرز عاد مغربی میرا
بڑا بھائی ہے مین بچپن سے آوارہ ہو کر نکل آیا اس ابلیس پرست نے پرورش کیا مذہب حقیقی سے بیگانہ ہوا

سنکر ہے کہ میرے باپ اور بھائی پہلے دادا جان کے خدمتگذار رہین مین رفاقت مین حضور کی پہونچا مخمور نے حال پوچھا اپنے آنے کی کیفیت بیان کی نورالدہر نے کہا ای مخمور بڑی ذلت کی بات ہی کہ ہمارے والد نامدار طلسم ہوشربا مین قید ہوئے ہم نہ پہونچے ہمین اپنے ہمراہ لیچلو ایرج بھی اسی طرف گیا ہی لہذا میرا بھی پہونچنا واجب ولازم ہی ملکہ مخمور خوش ہو گئی جی مین کہتی ہے ای مخمور چلکر انکو لوح و دواؤ سحر میرا جرأت انکی مکلل خان ایسا ساحر بھی ساتھ ہے افراسیاب انکے ہاتھ سے قتل ہو سب پر احسان ہو گا ہوشربا مین جرأت کا شاہزادے کی امتحان ہو گا اسی وقت لشکر آراستہ کرا دیا مکلل خان کو بادشاہ کیا خسرو شیر دل برائے اہتمام فوج سپہ سالار قرار پایا ملکہ مخمور کل لشکر کی منتظم ساحر و غیر ساحر کا لشکر ہمراہ نورالدہر بعہدۂ صاحبقرانی اس شوکت و شان سے طرف ہوشربا کی چلے لشکر منزلین طے کرتا ہوا جاتا ہی ایک دن ایک مقام پر لشکر اُترا نورالدہر کھڑے ٹہل رہے ہین کہ ایک پنجہ آسمان سے گرا نورالدہر کو اُٹھا لیگیا لشکر مین غل ہوا نورالدہر کو کوئی لے گیا مخمور نے مکلل خان سے کہا تم لشکر لیکر آؤ فلان سمت راستہ ہی مین جاکر شاہزادے کو تلاش کرون نہین معلوم کون دشمن تھا جو لے گیا مخمور یکہ و تنہا تلاش مین چلی مکلل خان مع خسرو و جیوس منزلین طے کرتے ہوئے جاتے ہین انکا ذکر وقت پر تحریر ہو گا اب دو کلمہ داستان افراسیاب و کوکب کے ذکر ہوتے ہین جب کوکب نے خبر پائی کہ افراسیاب بارادہ فاسد آتا ہی تین کوس آگے بڑھکر فروکش ہوئی افراسیاب نے اپنے ساحرون کو نامے بھی لکھے دوسرے دن سترہ لاکھ فوج لیکر پہونچا اُترتے ہی طبل جنگی بجوا دیا ہر کارون نے کوکب کو خبر دی کوکب نے بھی طبل جنگی بجوایا بحران نے ہر چند کہا قبلہ و کعبہ ہم ہر مشکل مین شریک مہرخ رہی خواجہ عمرو کو اطلاع کرنا ضرور ہے کوکب نے کہا ای نورنظر والے بر حال اسد و عمرو بارہ برس اُنکو لڑتے ہوئے ہو چکے ہنوز روز اول ہی لوح تک دستیاب نہین ہوئی ہم افراسیاب کو جواب دینگے بلکہ اور زیادہ بہتر ہے کہ افراسیاب ہمسے جنگ مین مصروف رہی وہ کوہ ہفت رنگ وغیرہ کو فتح کرلین خدا کرے تا بہ دریای نیل پہونچ جائین دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین بوقت سحر دونون لشکر میدان کارزار مین آئے بعد نقابت نقیبون کے طرف سے افراسیاب کے سیمائے ابر سوار ساحر غدار افراسیاب سے اجازت لیکر میدان مین آیا پکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے طرف سے کوکب شہنشاہ برجیس

ساحر نامدار لشکر کوکب کا علمدار گھوڑے کو چمکا کر نکلا کوکب سے اجازت لی کوکب نے آنسو بھر کر کہا
تمکو خدا کے سپرد کیا افراسیاب بھی سامنے موجود ہے بسم اللہ سمجھ کے مقابلہ کرنا برجیس بصد
شوکت وصولت سامنے سیماے ابر سوار کے آیا سیما نے دیکھتے ہی گولا دو اسے مارا برجیس نے گولا
تو کاٹا آواز دی او نامرد قریب آنے دے بھڑ کے تلوار چلے جوہر جرات کھلے سیما نے نہ مانا کئی
ترنج و نارنج مارے برجیس کا مرکب مارا گیا شیرانہ سیما پر جا پڑا اُس نے ہاتھ تلوار کا مارا برجیس نے وار
تلوار کا سپر پر روکا مٹھی سے ایک طائر چھوڑا سیما کے ہوش اُڑے پلک جھپکی اُدھر سے برجیس نے ہاتھ
مارا سیما کے دو ٹکڑے ہوے برجیس نے تاج کج کر کے نعرہ کیا وہ مارا افراسیاب کو نہایت ناگوار ہوا مرکب چمکا کر
برجیس پر جا پڑا سحر کر کے ہاتھ تلوار کا مارا برجیس نے افراسیاب کا وار روکا یہ جری دریا دل جلالت
شعار ساحر نامدار افراسیاب پر برس پڑا افراسیاب زخم نہین کھاتا برجیس انتہا کا زخمی ہوا افراسیاب
دوڑا کہ سر کاٹ لون کوکب کو تاب نہ باقی رہی اپنے رفیق کے واسطے آکے سینہ سپر کر دیا برجیس تو
کثرت زخم سے بیہوش ہو گیا تھا کوکب و افراسیاب سے سحر چلنے لگا پہلے افراسیاب نے سحر
کیا کہ دن کی رات معلوم ہونے لگی کوکب آفتاب بنکر چمکا اندھیرا دفع کیا دونون چاند بنکر لڑے
کبھی سورج بنکر ٹکرین چین شام تک یہ دونون جوان لڑے دو زخم کوکب نے ہاتھ سے افراسیاب
کے کھائے تیغہ سحر سے افراسیاب کو بھی زخمی کیا برانچ طبل بازگشت بجوادیا کوکب زخمدار ی
مین پلٹے برجیس تو بیکار ہو گیا تھا افراسیاب سے جسم مین آبلے پڑ گئے انتہا کا زخمی ہوا کوکب نے
اپنے زخمون کو بُران سے چھپایا زرہ جامہ جسم سے نہ اُتارا افراسیاب نے جاتے ہی پھر طبل
جنگی بجوادیا صبح کو دونون لشکر میدان مین آئے طرف سے افراسیاب کے بیران بلانوش
نکلا پہلوے کوکب مین ملکہ عنقاے کاکل دراز حاضر تھین فوراً بیران پر جا پڑین جب سحر
ہوے عنقاے کاکل دراز نے کاکل کھولی میدان مین اندھیرا ہوا بیران کا دم گھٹنے لگا
چاہا تاریکی سے سحر کر کے نکلون عنقا نے کاکل کو جنبش دی حلقہ آہن بنکر گلے مین بیران کے
پڑا جھٹکا دیا جیسے صابون کی جکتی سے تار گذرتا ہے بیران کا سر کٹکر گرا اندھیرا آگیا آواز آئی کشتی
مرا نام من بیران بلانوش بود افراسیاب غصے مین جا پڑا عنقا نے آواز دی او نامرد مین
تیرے مقابلے کے لائق ہون یہ کہکر پیچھے ہٹی کاکل کو جنبش دی افراسیاب کی آنکھون کے سامنے

اندھیرا آیا اُس تاریکی مین عنقا نے تار کاکل توڑ کر جھٹکا دیا زنجیر طلائی بنکر تیار ہوئی وہ زنجیر
پشت پر افراسیاب کے لگائی کہ افراسیاب کانپ گیا چاہا عنقا کو گرفتار کرون عنقا کڑک کر اپنے
لشکر مین پہونچی افراسیاب غصے مین طرف کوکب کے چلا کوکب نے نعرہ کر کے افراسیاب کو روکا تلوار
چلنے لگی ان دونون کی لڑائی مین ہزارون ساحر جانبین کے جلے آگ برسی برف گری پہاڑ سفید ہو گئے
کبھی ہوائے گرم چلی مُنھ ساحرون کے پھنکے کبھی سردی ہوئی دونون ساحرو نکی سحر دونون شاہان جلیل کرم
و سرد عالم کی کیفیت ظاہر ہوئی دونون لشکر مل گئے دوپہر کامل جنگ مغلوبہ رہی افراسیاب کا کوئی مقابلہ
نہین کر سکتا جس پرے پر جا پڑا درہم و برہم کر دیا کوکب ہر مرتبہ جیداری کر کے افراسیاب پر جا پڑتا ہاں
نیا شعبدہ یہ ہی کہ افراسیاب جو زخم کھاتا ہے زخم اندمال پاتا ہی کوکب نے جو زخم کھائے وہ جسم پر موجود
ہین اس خیال سے زخم چھپاتے ہین برادن بدحواس ہو جائیگی آج کی جنگ مین لاکھ لاکھ جادوگر جانبین
کے مارے گئے کوکب کے زیادہ مارے گئے سرداران نامی قوت بازو زینت پہلو سیار گلشن خبان ہوے آج
کوکب نے بھی کئی زخم کاری کھائے برادن نے طبل بازگشت بجوایا شام کو لشکر خستہ دشکستہ پلٹے کوکب
نشۂ جرأت سے جھومتا ہوا زخمون کو اپنے چھپائے ہوے داخل بارگاہ ہوا افراسیاب نے
آتے ہی ایک آواز دی کنیزان مرہم جمشیدی لیکر آئی پٹیان زخمون پر چڑھائین اُسی وقت زخم
اچھے ہو گئے مگر کوکب نے بسبب غیرت کے زخم ظاہر نہ کیے افراسیاب نے جاتے ہی طبل جنگی بجوا دیا
ہرکارون نے آکر دعای جان درازی دی اشعار

اے خیمۂ دولتت گذشتہ ز افلاک
چون دامن خیمہ دل بدخواہ تو چاک
دشمن چو طناب خیمہ بیجان چو میخ
سرکوفتہ و نیمہ فرو رفتہ بخاک

شہریار عالم کی عمر دراز ہوا افراسیاب نے پھر طبل جنگی بجوایا کہتا ہی کل بدون قتل دشمنان شہنشاہ
واپس نہ ہونگا کوکب نے جوش جرأت مین حکم دیا بالفضل ایزدی یہان بھی طبل جنگی نہ بجے برادن نے
رنگ روے کوکب متغیر دیکھا مگر جوش جرأت مین سب کو تسکین دے رہا ہی دل مایوس تیغ زبان
تیز یہی قول ہی کہ انشاء اللہ کل افراسیاب کو مار ونگا برادن اُٹھکر خلیے مین آئی سردارون سے صلاح
کی کہ مین خواجہ کو نامہ لکھون ورنہ کل خرابی ہوگی سبنے کہا ضرور تحریر فرمایے شاہنشاہ اس مین
کیا غصہ کرین گے حقیقت مین ہمارے شہنشاہ کا عجب حال ہی اس خیال سے کہ ہم لوگ پریشان نہون
اظہار زخم نہین کرتے برادن نے اُسی وقت نامے مین تمام حالات لکھے خواجہ کو لکھا ای یاور غریبان

واے دادرس بیکسان آج پانچ دن گذرے کہ روز افراسیاب سے مقابلے ہوتے ہین کئی سو
سرداران نامی وگرامی سیارگلشن جنان ہوے قبلہ وکعبہ انتہا کے زخمی ہین کل معرکۂ عظیم ہے اسوقت
مین اپنے خیر خواہون کی خبر لیجیے کنیز کو نامہ دیا کنیز پرپرواز پیدا کر کے چلی دربار شہنشاہ لاچین مین آئی
دورہ سردارون کا بندھا ہوا ہے لاچین تخت پر اسد نامدار سے فرمارہے ہین آتشبار بیابان نشین
ومصور جاے مقابلے مین فروکش ہین انکے مقابلے مین مہلت پائین طرف دریاے نیل کے چلین
لاچین نے جواب دیا اے شہریار ابکی وہ طبل جنگی بجوائے بدون فتح واپس نہون گا وہ طبل جنگی تو بجوائے
خواجہ عمرو بھی بیٹھے مین یہی صلاح ہو رہی ہے کہ کنیز بُران نے آکر نامہ خواجہ کو دیا عمرو نے باواز بلند
پڑھا اسد نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا مین خود برائے مدد کوکب جاونگا کوکب نے ہمارے ساتھ بڑی
جانبازی وسرفروشی کی لاچین نے روکا کہا اے شہریار آپکا یہانسے قدم ہٹانا بہتر نہین ہے یہ
آتشبار بڑا ساحر زبردست ہے غلام جاکر اُس بکحرام کو جواب دے گا قصنا افراسیاب کو طرف قصر
جمشیدی کے نے گئی ہے انشاءاللہ اگر گھیر کر نہ مارا تو نام اپنا شہنشاہ لاچین نہ پایا اُسی وقت
لاچین اُٹھا صرف بہار کو ہمراہ لیا خواجہ بھی تخت پر سوار ہوے ساٹھ ستر ہزار ساحران زبردست
ہمراہ لیے سردارون مین صرف بہار خواجہ نے چلتے چلتے جاندار سے تاکید حفاظت اسد نامدار کی
جہاندار نے عرض کی غلام جان ومال سے نثار ہے جب ہم کو کوئی قتل کرے گا تب اُنکے غلامون پر دست
انداز ہوگا رات ہی کو لاچین وبہار وخواجہ طرف قصر جمشیدی کے روانہ ہو گئے یہان وہ وقت
ہے کہ افراسیاب میدان کارزار مین نکلا کوکب بمجبوری مقابلے مین آیا آپسمین سحر ہونے
لگے بران وجمشید واختر نے دیکھا کہ کوکب بہت سست لڑرہا ہے گلہای زخم نخل جسم پر کھلے
ہوے سینہ سپر کردیا افراسیاب سے آنچھ ملی ہوئی چھوٹے کے ہاتھ چل رہے ہین جو افراسیاب نے
وار کیا کوکب نے برابر جواب دیا افراسیاب زیادتی کر رہا ہے بران کو تاب نہ آئی مع کل لشکر کے
جا پڑی اُدھر سے لشکر افراسیاب بھی آکر پہونچا دونون لشکر آپس مین ملگئے سحر چلنے لگے سارا
میدان دھوان دھار ہیرون کی پکار تیرون کی بوچھار ہزارہا ساحر جانبین کے قتل ہوے
افراسیاب جدھر جا پڑا پتھر برسانے ہزارہا سر ٹکرا کر مرگئے کبھی بران پر جا پڑا کبھی جمشید کو زخمی کیا
کبھی اختر سے لڑا کوکب بکے واسطے سینہ سپر کر رہا ہے تیغہ خون آلود دست زبردست مین کھنچا ہوا جدھر

افراسیاب نے منھ پھیرا کوکب وہین جا پڑا لیکن فوج کے پانون اُٹھے جاتے ہین سحر افراسیاب سے
قلب تھرتھراتے ہین صدائے ہاہو بلند ملازمان کوکب درومند افراسیاب خود لپسند زمین ہلائے دیتا ہے
قریب ہے لشکر کوکب شکست کھائے دن قلیل باقی ہے کہ آسمان پر برق چمکی لپٹین پھولون کی آئین
طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے زرد پتے سبز ہوئے طفلان غنچہ نے منھ کھولے نرگس شہلا کی ٹکٹکی بندھی
سوسن باتین کرنے لگی سنبل نے موئے مشکین درست کیے نخل مجبور تھے ایک پانون اور ہوتا برائے استقبال
بڑھتے ہوای سرد چلی افراسیاب نے بند قبا کھولدے جھوم گئے اب سب نے سر اُٹھا کر دیکھا آسمان سے
لکۂ ابر گلنار لصد جوش وخروش کئی ہزار طائر زمزمہ سرائی کرتے ہوئے ابر آکر شق ہوا سب نے
دیکھا شہنشاہِ لاچین وملکہ بہار وخواجہ عمرو نامدار لصد صولت وشوکت آکر پہونچے لاچین نے
وہین سے نعرہ کیا او نمکحرام بدانجام طرف کوکب کے کہان جاتا ہے بہار نے گرتے گرتے گلدستہ مارا
پھول برسے کئی ہزار دیوانے ہوگئے جادوگرون نے گریبان پھاڑڈالے پہاڑون سے ٹکرانے لگے کوکب
وافراسیاب سے مقابلہ تھا لاچین بقہر وغضب اُس بے ادب کے سامنے آیا کوکب کو ہٹا کے سینہ
سپر کر دیا لاچین نے نمکحرام کہکر جو ڈانٹا افراسیاب نے منھ پھیر لیا سرداروں سے کہتا ہے
بڈھا سب کو نمکحرام ہی بتاتا ہے مین نے اُنکا نمک کب کھایا مین ہمیشہ سے بادشاہ عالیجاہ ہون
اسی بدزبانی کے سبب سے مین نے اس بڈھے کو قید کر دیا تھا پھر اسکی شامت آئی ہے ابکی مرتبہ
قتل کرونگا لاچین نے بڑھکر آنکھ چار کی افراسیاب نے شرما کے ہاتھ مارا لاچین نے اشارہ
کیا ایک عقاب بلند پرواز اُڑتا ہوا آیا اُس نے گلا اپنا سر لاچین پر رکھدیا جیسے ہی عقاب کا سر کٹا
قطرات خون اُڑے منھ پر افراسیاب کے پڑے افراسیاب کو معلوم ہوا چنگاریان آگ کی گرین
اُف اُف کرکے پیچھے ہٹا اب لاچین نے پینترہ بدل کے ہاتھ مارا چمک کے برق شمشیر گری افراسیاب
کا تاج گرا سر زخمی ہوا ہزارہا سردار بیچ مین آگئے لاچین نے جسکے ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوا چالیس سردار
لاچین نے کھڑے کھڑے اُسی مقام پر مارے خون کے دریا بہا دیے بہار نے باغ لشکر افراسیاب
مین آگ لگادی محبت کوکب مین خواجہ لڑ رہے ہین کبھی نعرہ کرکے غائب ہوئے کبھی حقہ ہائے
آتشبازی کبھی جنگی بان کفچے مین رکھکر تیر مارا بڑے بڑے نامی جادوگر عمرو نے مارے لاچین نے
آگ برسادی کوکب نے اتنی جو مہلت پائی لشکر افراسیاب کو پامال کرنا شروع کیا قریب تھا

لشکر افراسیاب شکست کھا کر ہٹے کہ لکۂ ابر سیاہ آسمان پر نمایان ہوا اتنا بڑا ابر سیاہ ہے
کہ تمام صحرا مین محیط ہو گیا قریب لشکر افراسیاب آکر وہ ابر شق ہوا خراج گزار افراسیاب ناظم دربند
طلسم ہوشربا ساحر نامور عنقاے تیز پر چار لاکھ ساحرون سے براے مدد افراسیاب آکر پہونچا
افراسیاب کا بازو قوی ہوا عنقا نے آتے ہی اول سحر بہار کو مٹا دیا آگ برسا کے پھولون کو جلایا برق
چمکائی سر بہار و بُران زخمی ہوا ادھر لاچین و افراسیاب بھی دونون زخمی ہو چکے ہین بصلاح عنقا
طبل بازگشت لشکر افراسیاب مین بجا دونون لشکر الگ ہوے کوکب انتہا کا زخمی ہے لاچین نے شانہ
تھاما کہا اے بہادر بڑے تعجب کی بات ہے تم نے ہمکو اپنا نجانا جب یہ پریشانیان ہوئین زخم اُٹھاے
سرداران نامی قتل کرائے تب ہم کو نامہ لکھا تمھاری وجہ سے لڑائی کو طول ہوا ورنہ مہرخ
وغیرہ بیچاری کیا کر سکتی تھین افراسیاب جسدن قصد کرتا سب کو مٹا دیتا خواجہ نے بھی اپنے
کو ظاہر کیا کوکب کو بہت کچھ کہا کہ بھائی ہمین تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم ہمسے اتنا بڑا راز چھپاؤ گے
تمھین براے مروت بلاؤ گے شکر ہے کہ تم نے اب بھی اطلاع کی ہمین تم سے بڑی شکایت ہے کوکب نے
کہا خواجہ مین چاہتا تھا کہ مین ادھر افراسیاب کو روکون آپ لڑتے بھڑتے تا بہ دریاے نیل پہونچ
جائین حصول لوح ہو اسوجہ سے آپکو اطلاع نہ کی خواجہ نے کہا وہان بھی مقابلے پڑے ہین
آتشبار و مصور مقابلے مین اُترے ہین افراسیاب انتظام کرکے آیا ہے لڑائیان پڑی ہوئی ہین
صلاحین کرتے کرتے ہوے داخل بارگاہ ہوے افراسیاب بھی زخمی ہو کر پلٹا ہے عنقا نے
صلاح کی کہ دو روز تامل فرمایے ابھی جو طبل جنگی بجوائین گے بدون قتل کوکب واپس نہونگے

دو کلمہ داستان حیرت بیان عیاری خواجہ عمرو افراسیاب پر بصلاح شہنشاہ لاچین و پھنسنا افراسیاب کا شعبدۂ لاچین مین ظاہر مین قتل ہونا افراسیاب کا و ذکر فتح قلعۂ سیاہ و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان ہے ساقی نامہ

ساقی مے جنگ سے چھکا دے
اے طبع یہ وقت امتحان ہے
میدان سخن مین بھر طرارے
لاشون سے زمین رزم بھر دے

کچھ سحر کا شعبدہ دکھا دے
اے توسن طبع چست و چالاک
ٹھہرے ہون جہان مین ہمارے
شہباز قلم ہوا وج میرا +

لاچین کی جنگ کا بیان ہے
اے آہوے کلک ہو کے بیباک
ٹھوکر سے عدو کو پست کر دے
تصویر خیال کا ہو نقشا +

اے کوکب فلک ہان چمک جا
گرگ اے یوسف عزیز کاروان ہو جائیگا
ہجر جانان مین عیان سوز نہان ہو جائیگا
رے گان تیرا ریاض دہر باغبان ہو جائیگا
جان دینا عشق مین مشکل نہین کچھ ہمدمو
صبر مضطر ہو کے بیرون مکان ہو جائیگا
غیر کو پہلو مین بٹھلا کے نہ تو مجھکو جلا
یار کے آگے دہن بھی بے زبان ہو جائیگا
دشت مین لیلی کا ناقہ آئیگا کھنچتا ہوا
مشتری کا قحط زیر آسمان ہو جائیگا
ساقیا تیغے جاؤ جاتی ہو جو میرے پاس سے
پیر واعظ کوی جانان مین جوان ہو جائیگا
گیسوان یار پر جسدم نظر پڑ جائیگی
نیند آجائیگی غافل پاسبان ہو جائیگا

اے مہر کلام ضو تو دکھلا ۔ دیگر
ہمصفیران چمن گلشن خزان ہو جائیگا
شمع سوزان جسم کا ہر استخوان ہو جائیگا
صاف کہتی ہین اگر صاف آسمان ہو جائیگا
دل تو آنے دو کسی پر امتحان ہو جائیگا
رنج بھی دل مین نہین رہنے کا احسن کی طرح
آہ کھینچونگا تو محفل مین دھوان ہو جائیگا
عید کے دن بے سبب ملتے نہین آتا ہے یار
ضرب عشق قیس مجنون سا ربان ہو جائیگا
فاتحہ کے بدلے ٹھوکر بھی لگا دوگے جو تم
چھوڑ جاؤگے جو دل نوبت بجان ہو جائیگا
روتے روتے یاد مین چاہ زنخدانکی تیرے
دل مین ان خانہ بدوشونکا مکان ہو جائیگا
ای قمر اپنی وہ قسمت ہے کہ قاتل کی حضور

رنج بھی دیگا تو ہر دل شادمان ہو جائیگا
خانۂ صیاد اپنا آشیان ہو جائیگا
چار دن کا موسم گل ہے خزان ہو جائیگا
ماہرو ہمپر بھی کوئی مہربان ہو جائیگا
خانۂ دل مین ہوا جب ہجر جانانکا قرار
چار دن اس گھر مین یہ بھی میہمان ہو جائیگا
ہاے رہ جائیگی حسرت دل مین عرض حال کی
دل مرا بیکر روان روح روان ہو جائیگا
جان کا بیعانہ مانگے گا جو زہرہ رشک ماہ
مرقد عشاق کا نامی نشان ہو جائیگا
خلد کی آب و ہوا رکھتا ہے آنکلا اگر
دیدۂ تر پھوٹکے اندھا کنوان ہو جائیگا
کوئی جانان مین مجھے پہونچائیگا بیدار بخت
سر بکف جب جائینگے حکم امان ہو جائیگا

مقرران سحر بیان و حاکیان جادو اشہب تیز گام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین کہ عنقاے تیز پر ناظم در بند طلسم ہوشربا بڑے مدد افراسیاب آیا اُس نے صلاح کی کہ حضور دو روز تامل فرمایئے زخم حضور کے صحت پا جائین ابکی میدان سے بدون سر کوکب لیے واپس نہونگا افراسیاب نے قبول کیا جب شب ہوئی تو عنقاے تیز پر نے کہا ای شہنشاہ لاچین پر فتحیاب ہونا مشکل ہے آج مین نے اُسکے سحر کو دیکھا اب تو طائران طلسمی اُسکی مدد کو آنے لگے ورنہ حضور زخمی نہوتے ایک صلاح غلام نے بہت معقول تجویز کی ہے آج شب کو چلکر شبخون مارین اندھیرے مین گھبرا کر سب مارے جائینگے مین وعدہ کرتا ہون کہ کوکب کو تو مین گرفتار کرونگا لاچین کی حضور گردن لین بران و بہار کو بھی قتل کرونگا جمشید کا سامنے کوکب کی سر کاٹونگا بہتر یہ ہے کہ شبخون ماریے یہ راے افراسیاب کو بھی پسند آئی عنقا کا عیار موسوم بہ عقاب تیز پر نہایت طرار و مکار ساحر ہے علم مکر و حیلہ سے بخوبی ماہر ہے عنقا نے کہا

ای عقاب تم چھپکر لشکر کوکب مین جاؤ انی آنکھونسے دیکھ آؤ بارگاہ لاچین کسطرف ہی کوکب و
بران و جمشید و بہار کسطرف ہین سب کے مقامات کا نقشہ لاؤ کہ رات کو قاعدے سے جا کر گرین آپس مین
حصے مقرر کرلین اُسی کی بارگاہ جا کر پہونکین اپنے اپنے حریف کو جا کر للکارین شب تیرہ
و تار کی غفلت مین مارلین عقاب تیز پر بہت خوب کہکر چلا یہان خواجہ عمرو دربار کوکب مین موجود
ہین کوکب کا دل بہت بیقرار ہوا طبل جنگی کا انتظار ہوا جب رات زیادہ آئی لاچین نے کہا
ای شہنشاہ عیاران ولے افراطران افراسیاب نے طبل جنگی نہین بجوایا زبانی کوکب کی معلوم
ہوا کہ دو ہفتے سے برابر جنگ ہورہی ہی کوئی دن طبل جنگی سے ناغہ نہین گیا کیا ہمارے آنے سے کچھ افراسیاب
دبا یا کسی معین و مددگار کی فکر مین ہی عمرو نے کہا مین ابھی جاتا ہون مفصل خبر لے کر آتا ہون یہ بھی
عمرو کو منظور ہے کہ چلکر کچھ عیاری کرون کوکب کے واسطے کچھ بہتری ہو اس مقابلے کا انجام بخیر ہو خواجہ
عمرو یہ سوچکر اپنے مقام سے اُٹھے بصورت صرصر شمشیر زن طرف لشکر افراسیاب کے چلے جنگل مین آکر
پہونچے ہین کہ زنگ کی آواز کان مین آئی عمرو نے دیکھا کہ ایک عیار بانہایت عیاری سے آراستہ اسی طرف آتا ہو
ادھر سے عقاب کی نگاہ پڑی کہ ملکہ صرصر تشریف لاتی ہین حسن صرصر کا عابد کش و زاہد فریب ہے
خواجہ نے ملاقات کی کہا بھیا ساحر کہان چلے ہمارے شہنشاہ کا لشکر کہان پر ہے عقاب نے کہا ملکہ تم نے
مجھکو نہین پہچانا مین عنقائے تیز پر کا عیار ہون عقاب میرا نام ہی عیاری مکاری کام ہے صرصر نے کہا
ہمین تو ملکہ حیرت جادو نے بھیجا ہی واسطے خبر کے آئے شام کو راستہ بھولکر لشکر کوکب مین پہونچے وہان
عمرو پھر رہا تھا اُس سے مقابلہ پڑا لڑ بھڑ کر نکل آئے تب خبر دریافت ہوئی کہ شہنشاہ کا لشکر بھی قریب ہے
یہ کہکر مسکرا کر ہاتھ پکڑ لیا عقاب مرگیا شکار ہوا سمجھ گیا کہ صرصر مجھے چاہتی ہی پھر خواجہ عمرو نے مسکرا کر
کہا کیون صاحب اِس اندھیری رات مین کہان چلے کوئی شیر بھیڑیا نکل آئے تو کیسا باعث خرابی ہے
مجھ کمبخت کے بیوجہ بیتابی ہے مجھ سے تم سے کیا کام دل کمبخت کی باتین ہین بیوجہ کی گھاتین ہین اب
تو عقاب ذبح ہوگیا کہا ملکہ مین لشکر کوکب مین جاتا ہون صلاح ہوئی ہے کہ رات کو افراسیاب
و عنقا آکر شبخون مارین اندھیرے مین سب کو پکڑ لین یہی تدبیر معقول ہے صرصر نے کہا
مین تمکو اکیلا نجانے دونگی وہان نگوڑا عمرو موجود ہے چلو ہم تمہارے ساتھ پلٹ آئین گے
سب بارگاہونکا نشان تمکو بتا دین گے عقاب پھولگیا خوشی خوشی صرصر نقلی کے ساتھ ہوا ہوائے وصل مین بیقرار

یہ نہ سمجھا کہ ہوا بگڑ جائے گی صرصر باتین کرتی ہوئی عقاب کے ساتھ جاتی ہے عقاب دم بدم ٹھنڈی
سانسین بھرتا ہے عاشق تو اپنا سمجھ ہی چکا ہے ایک مقام پر جا کر صرصر ٹھہری کہا دیکھو وہ بارگاہ لاچین
وخیمہ کوکب کا ہے بران وبہار اُس پہلو پر ہین عقاب دیکھنے لگا خواجہ نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے
حباب مارکر بیہوش کیا زبان مین سوزن دیکر عقاب کو تو نذر زنبیل کیا پلٹ کے بارگاہ کوکب مین آئے
لاچین وغیرہ سب بیدار ہین کہ خواجہ آکر پہونچے لاچین سے سب کیفیت بیان کی لاچین خوش
ہوگیا اُٹھ کھڑا ہوا کہا خواجہ تم بصورت عقاب تیز پر افراسیاب کو لگا کے لاؤ مین ایک طلسم کو بناتا
ہون بحکم باقی بناے لوح وقلم اُس طلسم سے نکل نہ سکے گا مین گھیر کے مارونگا یہ کہکر لاچین اُٹھکر
صحرا مین آیا ایک مقام پر کھڑے ہوکر خوب سحر کیا لکیرین کھینچکر سرحد بنائی کہا خواجہ ہم تو مخفی ہوتے
ہین اس حصار کے اندر افراسیاب کو پہونچا کر نعرہ کرکے نکلنا تا عقاب عنقا کا خالی عیار نہین ہے
عنقا کا مشیر خاص قوت بازو کہلاتا ہے اُس کو بھی قتل کر ڈالنا عمرو نے کہا انشاءاللہ کوکب ولاچین
وبران وبہار واختر وغیرہ جا بجا مخفی ہوے خواجہ بصورت عقاب تیز پر بارگاہ افراسیاب
مین آئے افراسیاب نے تیاری لشکر کا حکم دیا اسباب سحر ذات پر آراستہ کر چکا کہ خواجہ نے بصورت
عقاب آکر کہا اے شہنشاہ بڑے صاحب اقبال ہو آپ نے طبل جنگی جو نہ بجوایا لاچین وغیرہ
شراب خواری کرکے اپنی اپنی بارگاہ مین جاکر سو رہے لشکر مین انتہا کی غفلت ہے اب وقت جرات ہے
مین لاچین کو گرفتار کر دونگا کوکب کو بیدار نہونے دونگا بلوہ ساحران کو آپ سنبھال لیجیے گا
افراسیاب نے کہا لاچین وکوکب نہون دس کرور کو ایک سحر مین بیکار کرون عقاب نے کہا اُٹھیے خواجہ
عمرو افراسیاب وعنقا کو ساتھ لیجلے افراسیاب وعنقا گھوڑے پر سوار لپشت پر لشکر ساحران غدار
عمرو نے لاکر سامنے نخلستان کے پہونچایا کہا شہنشاہ میرے قدم بقدم چلے آئیے افراسیاب گھوڑا ڈالے
ہوے عقاب کی تعریفین کرتا ہوا جیسے ہی اُس سرحد مین آکر پہونچا عمرو نے نعرہ کیا منم مہر سپہر
عیاری وقطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار یہ کہکے عمرو نے کا عقاب
کو زنبیل سے نکال کر ایک خنجر مار دیا افراسیاب لینا لینا کہکر دوڑا افراسیاب وعنقا مع لشکر
سرحد حصار مین پہونچ چکے تھے مرنے عقاب کے اندھیرا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من عقاب
تیز پر بود افسوس مردیم وجان دادیم ومطلب خود نرسیدیم افراسیاب نے چاہا نکل جاؤن ایک غبار

بلند ہوا تمام لشکر افراسیاب نابینا ہونے لگا شاخین نخلستان کی خنجر بن گئین پتون سے برقین چمکین
بیخہاے نخل سے صدہا زنگیان سیاہ رو پیدا ہوے لشکر افراسیاب پر گرے شاخون سے جو خنجر چمکے
ہر کب افراسیاب کا مارا گیا پیدل اُن زنگیون سے لڑنے لگا ہر چند چاہتا ہے تاریکی سے نکلون راستہ
نہین ملتا کہ پہلو سے لرزہ ہوا منم شہنشاہ لاچین و کوکب روشن ضمیر و بران شمشیر زن و بہار گلعذار
و جمشید تاجدار و بلور چہار دست ان سب سردارون نے چہار جانب سے فوج افراسیاب کو گھیر لیا
افراسیاب کے سر پر زخم آنے لگے جب لاچین نے گولہ مارا زمین تھرائی دو ہزار ساحر مرے ملکہ بران
کا اخنر مروارید چلا بہار نے گلدستے مار کر ہزارون کو دیوانہ کر دیا بلور چہار دست نے لاشہاے
ساحران سے میدان کارزار بھر دیا اب افراسیاب دیوانہ وار وحشی مثال بشکل صید خائف جدھر
پلٹا ادھر سے گولا پڑا کسی نے ترنج مارا بہار نے گلدستہ پھینکا پھول برسے دماغ مین خوشبو آئی مست
ہونے لگا جھوم کر ٹھہرا لیکن بادشاہ طلسم ہوشربا ساحر بے مثل و یکتا اپنے کو سب کے سحر سے بچاتا
ہے چاہتا ہے بران و بہار پر جا پڑون اب خیال کر کے دیکھا گرد میرے لشکر کے ایک سنہری لکیر یا
طلائی زنجیر ہے اُسکے باہر نہین نکل سکتا یہ لوگ بیرون حصار سے گولے ترنج مار رہے ہین اسی
حال مین مرتے بھڑتے نہیب شمشیر لاچین سے رات کٹی ستارہ سحری آسمان پر چمکا آفتاب عالمتاب
فوج شعاع و ضیا ساتھ مین لیے ہوے تیغہ مہر ہاتھ مین سوسن توسن چرخ نیلی پر سوار ہو کر وارد میدان
کارزار ہوا اب افراسیاب نے دیکھا کہ مین حصار سحر لاچین مین پھنس گیا اب جانبری دشوار ہے جب
کوکب نے گولا مارا لیکن وہ پہلو پر پڑا زخم کاری کھایا لاچین تو شیرانہ لڑ رہا ہے عنقاے تبریزی
نے جو اس لکیر کو دیکھا جھپٹ کے چاہا نکل جاوُن اُسی زنجیر طلائی سے ایک برق چمک کر گری کہا
اب عنقا ہوا اعلیان دنیا کو نہ ملے گا دو ٹکڑے ہو کر گرا افراسیاب نے پلٹ کر دیکھا کہ عنقا کیمیا ہوا
آواز آئی کشتی مرا تا من عنقای تبریز بر بود افراسیاب نے سر پیٹ لیا ظریفون نے کہا عنقا
تھا کشتہ ہو کر کیمیا ہو گیا اب افراسیاب کے بھی قتل کی تدبیر برگ لاچین ہی اکسیر ہے جب افراسیاب نے یہ معرکہ
عظیم دیکھا دن ہو گیا تمام حال روشن ہوا عنقا ایسا ساحر یون مارا گیا لکیر پر جا کر نقرہ ہوا اب گھبرایا
لاچین کے سحر نے زمین ہلا دی دو پہر کے عرصے مین چھ لاکھ ساحر مارا گیا لاچین کے سحر کی بلائین
حصار سے بھی بشکل زنگی نکل رہی ہین شیر و گرگ بیخہاے نخل سے نکل رہے ہین وہ بھی افراسیاب کے تمام لشکر

نے گھبرا کر ایک چیخ ماری اری کنیز ن مرگئی آسمان پر سناٹا ہوا ایک پریزاد کشتی مین تاج طلسمی لیے
ہوے حصار کے باہر آکر ٹھہری کہا شہنشاہ مین وہان نہین آسکتی افراسیاب نے گالیان دین کہا او نالائق
تجھے کون روکتا ہی یہ کہکے ایک دو ہتڑ زمین پر مارا زمین شق ہوئی ایک پتلہ فولادی پیدا ہوا
لیکن بد حواس سر برہنہ شہنشاہ شہنشاہ کہتا ہوا افراسیاب کے سامنے آیا کہا حضور اِس حصار کے اندر کیون آئے
آپ کیسے بادشاہ طلسم ہوشربا ہین افراسیاب نے غصے مین ایک طمانچہ مارا کہا تجھیا اسوقت بھی
نابدولت پر طعن کرتا ہی فولادی پتلہ جلکر خاک ہوا خاک سے آواز آئی اب طلسم ہوشربا نہ بچے گا
افراسیاب نے اُس خاک کو اُٹھایا سحر بھی سب کے روکتا جاتا ہی ران پر خنجر مارا اُس خون سے اُس خاک کو
تر کیا چھوٹا سا پتلہ بنایا کہا اے پتلہ طلسمی تیرا اور میرا ایک خمیر ہے تاج طلسمی پہننے کی یہی تدبیر ہے وہ
پتلہ مثل برق کے اُڑا پتلی سے تاج لیا جھپٹ کر قریب افراسیاب کے چلا جیسے ہی قریب زنجیر طلائی
پہونچا برق چمک کر پتلے پر گری پتلہ تو جلا اُسکے ہاتھ سے تاج افراسیاب نے لیا سر پر رکھا پتلے کی تو
خاک بباد فنا اُڑ گئی ایک آندھی سیاہ اُٹھی ملازمان کوکب گھبرانے لگے کئی ہزار جل کر گرے برق تڑپکر
لاچین پر گری لاچین نے برق کو کاٹا اب لاچین نے آواز دی یارو سنبھل کر لڑنا افراسیاب نے
تاج طلسمی منگا لیا وہ پریزاد سر پیٹتی ہوئی گئی شہنشاہ لاچین نے ایک دستک دی ایک پتلہ
فولادی خود پہنے ہوے نیمچہ ہاتھ مین عقب لاچین آکر لڑنے لگا فوج افراسیاب کو بہت درہم و
برہم کیا آگے لاچین عقب مین وہ پتلہ چار پہر رات لڑتے ہوے گذری سارا دن تمام ہوا قلیل دن
باقی ہی آفتاب برنگ زرد کا شانہ مغرب مین جایا چاہتا ہی اُسوقت لاچین والا تمکین نہنگانہ شیرانہ
اندر حصار کے آیا افراسیاب کو للکارا افراسیاب تاج کے بھروسے جا پڑا حقیقت مین جس وقت سے
تاج سر پر افراسیاب کے آیا کسی کا حربہ افراسیاب پر تاثیر نہین کرتا لاچین کے بھی گوے کھائے
کوکب نے نارنج ترنج مارے سب حربے باطل ہو جاتے ہین جب تاج کا عکس پڑا گولا پھٹکر اُلٹا لپٹتا
ہے صاحب سحر کو آزار پہونچا تا ہی فوج کو تو بالکل مٹایا کوکب نے دریاے خون بہادیا اندر حصار کے
لاچین وافراسیاب نے تلوار چلنے لگی افراسیاب چاہتا ہی لڑ بھڑ کے حصار سے نکل جاؤن
رنگ رو متغیر لباس پارہ پارہ زرہ کی کڑیان اُلجھی ہوئین بڑے وار روکتا ہوا لاچین کے
افراسیاب قریب اُس زنجیر طلائی کے پہونچا قدم بڑھایا کہ اُس پار لکیر کے جاؤن پتلہ جو پشت پر

لاچین کے تھا اُس نے جھپٹکر افراسیاب پر اُدھر سپر کی لگائی نکان سے تاج افراسیاب زمین پر
گرا اُوپر سے لاچین نے پیترہ بدل کے ہاتھ مارا افراسیاب نے گھبرا کر سر اپنا سپر کیا اِس سر سے کوئی
آگاہ نہ تھا تاج زمین پر گرا تیلہ لاچین کا عکس سے اُسکے جلا تیغہ برق تاب لاچین سر افراسیاب پر
پڑا اِس حال انتشار مین بھی کئی سپرین فولادی سر افراسیاب پر حائل ہوئین تیغہ برق مثال نے ابر
سپر کے تو ٹکڑے اُڑا دیے سب نے دیکھا کہ افراسیاب کے دو ٹکڑے ہوے لاچین نے خوشی مین آواز
دی وہ مارا چہار جانب سے نوبت نقارے بجنے لگے آندھی سیاہ اُٹھی سنگباری برق باری بیرون کی
بیقراری ہزارہا طائر لہرا کر چلے صداہاے ہیہات وافسوس بلند ہمراہیان افراسیاب دردمند اس
اندھیرے مین صدہا ملازمان کوکب ٹکرا ٹکرا کے مرے جب کوکب و بران نے باران سحر برسایا
تب روشنی ہوکر آواز آئی کشتی مرا نام من افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوشربا بود افسوس
مردیم وجان دادیم وبمطلب خود نرسیدیم صدہا نخل جلے سرحد ہوشربا مین جا بجا مکان گرے کھولکر
دریا خشک ہوے چشمہ ہاے صحرا کور ہو گئے کنوؤن سے پانی اُبلا سب علامتین مرنے کی ظاہر ہوئین
لشکر کوکب مین نوبت نقارے بجنے لگے چند ملازم شکست خوردہ ملازمان عنقا وافراسیاب جیداری
کرکے لاشہ افراسیاب نے نکلے روتے پیٹتے طرف لشکر حیرت جادو کے چلے حیرت بعد جانے افراسیاب
کے دھیں لاکھ ساحرون کی جمعیت سے صحراے حیرت خیز مین فروکش ہے ملازم لاشہ لیے ہوے جاتے
ہین یہان بعد جانے لاشہ افراسیاب کے صداے مبارکباد دلبند ہوئی لاچین نے خوشی کوکب سے
کہا اب پاس طلسم کشا کے چلنا واجب ولازم ہے ہم جاتے ہین تم آنا کوکب وبران شمشیر زن نے
کہا ہمارے دل کو صبر نہ ہوگا اب دریاے ہفت رنگ ودریاے نیل پر جانے کی کیا ضرورت ہے شہنشاہ
لاچین نے کہا ناظمان دربند ہوشربا خود آئینگے اب لشکر کشی کی کیا ضرورت ہے ہر کس یہی چاہتا
ہے کہ چلکر جشن لشکر طلسم کشا دیکھین ملکہ حیرت بھی آکر مسلمان ہوگی زمہریر بھی دریا سے نکل آئیگا
صراط ہفت رنگ بھی عذر کریگا معشوقان پریچہرہ کے ساتھ طلسم کشا کی شادیان ہونگی شادی
تو ہمراہ ملکہ مہ جبین الماس پوش ہوگی وہمراہ معشوقان دیگر عقد شرعی ہو جائیگا ہر چند
لاچین روکتا ہے کہ یارو میرے ہمراہ نہ چلو ہر ایک کا یہی قول ہے کہ یہ جلسہ دیکھنے کے لائق ہے
سالہا سال لڑے مصیبتین اُٹھائین محفل عیش بھی تو دیکھین لکھا ہے کوکب وبران د

جمشید و بلور وغیرہ سب شہنشاہ لاچین کے ہمراہ ہوئے بمشکل کوکب روشنضمیر نے عنقاے کاکل دراز کو کہ زخمدار تھی سات ہزار ساحروں سے قصر جمشیدی مین چھوڑا ملکہ بران شمشیر زن نے باغ نگارین مین قفل لگانے کا حکم دیا چند باغبان رہ گئی دار روغنہ تک ہمراہ ہولیا نوبت نقارے بجتے ہوئے طرف اسد نامدار کے چلے اخبار نویس نے پہلے ہی اسد کو پرچہ لکھا کہ مبارک ہوا افراسیاب مارا گیا جہان اسد غازی فروکش تھے وہان بھی علامت ظاہر ہوئی چند مکانات و باغات سحر افراسیاب اسی وقت پر جلے باغبان قدرت نے یہ علامت دیکھکر اسد سے کہا تھا کہ حضور ان باغات و مکانات کا جلنا علامت قتل افراسیاب ہی یہ ذکر تھا کہ خبر پہونچی شہنشاہ لاچین خوش آیئن و کوکب روشنضمیر بفتح و فیروزی آتے ہین اسد نے سرداران کو برائے استقبال بھیجا لاچین نے آتے ہی اسد نامدار کو نذر دی کہا ای شہریار قتل افراسیاب مبارک اسد نے لاچین کو خوشی خوشی تخت پر بٹھایا اب نذرین گذرنے لگین جب بدیع الزمان نے شہنشاہ لاچین کو نذر دی لاچین نے عرض کی آپ غلامونکی عزت افزائی کرنے مین خواجہ بارگاہ مین آئے مبارک مبارک کہکر سردارون سے کہنا شروع کیا یارو آج دن خوشی کا ہے سب جمع کر کے مجھکو دیدو مین خانۂ کعبہ مین واسطے مستحقون کے بھیجدون یہ روپیہ حاجیونکو ملیگا یہانکے شہدونکے دینے سے کیا فائدہ سب سردارون سے لینا شروع کیا بہار نے گھبرا کر ہرکارون سے کہا جاکر لشکر حیرت کی خبر لاؤ شوہر کی لاش دیکھکر جان دیدیگی دیکھین اب اطاعت مین کیا کہتا ہے اسد نامدار نے فرمایا ای ملکہ بہار و مجلال باغبان قضا و قدر ہر چند کہ سلطنت طلسم ہوشربا حق شہنشاہ لاچین ہی اگر حیرت مسلمان ہو تو مین نصف طلسم ہوشربا کی حکومت حیرت کو دونگا بہار نے دعائین دین ہرکارے واسطے خبر کے اسی وقت پہونچے کہ لاشۂ افراسیاب سامنے حیرت کے آیا حیرت نے اپنے کو تخت سے گرا دیا شور قیامت برپا ہوا وزیرزادیان شہزادیان سنبھالتی تھین حیرت جادو جان دینے پر آمادہ تھی سب نے سمجھا کر حیرت کو سنبھالا لاشۂ افراسیاب اٹھوا کر لیگئی بموجب قاعدہ سامری پرستان لاشۂ افراسیاب کا جلوایا ملکہ حیرت مرگھٹ سے نہ اٹھتی تھی کہتی تھی فقیرنی بنکر یہان بیٹھونگی مشیران سلطنت نے سمجھایا بمشکل حیرت کو لیکر بارگاہ مین آئے بھر بھر روتی ہوئی زبان سے بات نہ نکلتی تھی ضبط کر کے عرض کی حضور اسد نے سر دربار فرمایا کہ اگر ملکہ حیرت آکر اطاعت کرین نصف طلسم ہوشربا کی سلطنت دون شہنشاہ لاچین بھی بدل و جان

منظور کرتے ہین آپکی ہمشیرہ ملکہ بہار نے بہت سفارش کی ملکہ حیرت نے آنسو پوچھکر کہا کیون صرصر
مین اپنے شوہر کے قاتلون کی اطاعت کرون بحکم سامری وجمشید ایک لڑائی ایسی لڑونگی لشکر
مسلمانان کو بے چراغ کرکے مردنگی اسد کو زندہ نہین جانے دونگی تیسرے دن حیرت لباس فاخرہ
پہنکر تخت پر بیٹھی کہا لشکر تیار ہو مقابلۂ اسد مین جلو مین جاکر قیامتین برپا کرونگی ان لوگون کو دم نہ
لینے دونگی بائیس لاکھ فوج لیکر ملکہ حیرت نے سمت لشکر اسد کوچ کیا ہرکارون نے یہ خبر آکر اسد غازی کو
دی اسد نے پریشان ہوکر طرف ملکہ بہار کے دیکھا کہا کیون اے بہار اب ہم کیا کرین حیرت سیاہ
قلب ہے معلوم ہوتا ہے اُسکی قضا لائی ہے کوکب نے کہا حضور مین حیرت سے مقابلہ کرونگا اسد
فرماتے ہین مجھکو حال حیرت پر رحم آتا ہے سب سے زیادہ بہار بیقرار ہے کہ خبر پہونچی حیرت لشکر لیکر
آپہونچی اسد وغیرہ باہر نکل آئے بڑے زور وشور سے لشکر حیرت آکر پہونچا حیرت تخت پر سوار تھی
لباس فاخرہ پہنے ہوے مگر بہ نگاہ قہر وغضب طرف لشکر اسد والاجین کے دیکھا لشکر اُتار ابلق کرتی
ہوئی داخل بارگاہ ہوئی مصور وآتشبار نے پرسا دیا حیرت نے کہا صاحبو رونے سے کیا فائدہ اپنے
شہنشاہ کے خون کا بدلا لونگی بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسا شہنشاہ عالیجاہ مارا جائے اور اُسکے خون کا
ساوضہ نہو بوا بہار مجھکو ترغیب دیتی ہین کہ مین اپنے شوہر کے قاتلون کی اطاعت کرون اس میدان
مین خون کے دریا بہین گے چرند وپرند حاضر تھے اسد غازی تو یہ فرما چکے ہین کہ اگر ملکہ حیرت
اطاعت کرے تو مین لفسف طلسم ہوشربا کی سلطنت دون اور ملکہ بہار سے خاص کرکے فرمایا کہ اے
ملکہ بہار تم کیون رنجیدہ ہو خود ملکہ حیرت کے پاس جاؤ بخوبی سمجھاؤ کہ حقیقت مین مجھے انتہا کا
قلق ہے ہمین سرفراز کرو سلطنت طلسم ہوشربا تمھارے سپرد کرین اہالیان دربدا اگر اطاعت کرینگے
اپنے سامنے ہم تمکو تخت سلطنت ہوشربا پر جگہ دین شوہر کا غم دلسے دفع کرو ہمین بھی ملال ہے کہ
شہنشاہ نے جان دی ملکہ بہار کا قصد ہوا کہ دربار حیرت مین جائین ہرکارے حاضر ہوے عرض کی اے
شہریار والاقدر ملکہ حیرت کا لڑنے کا قصد ہے وہ ہرگز اطاعت نہ کرینگی مصور وغیرہ نے سمجھایا تھا وہ
فرماتی ہین کہ اپنے شوہر کے قاتل کی اطاعت نہ کرونگی لڑکر جان دونگی اور اسد کو ضرور قتل کرونگی اصلاح
کیا چیز ہے یہ سنکر بہار بیٹھ گئی مجبور ہوے اب اسد تو امیدوار ہین کہ حیرت طبل جنگی بجوائے تو یون
ہی لڑتے بھڑتے تا بکوہ ہفت رنگ ودریای نیلاب جائین حیرت نے ابھی طبل جنگی نہین بجوایا نہین معلوم

کیا انتظار ہی اب دو کلمہ داستان افراسیاب سنیے کہ افراسیاب نے یہ شعبدہ کیا کہ اپنی ہم شبیہ کامل کو قتل
کرایا آپ الگ ہو رہا اُس ہم شبیہ کے مرنے سے ایسی علامتین برپا ہوئین کہ لاچین نے دھوکا کھایا
کسی کو یہ خیال نہ آیا افراسیاب کیونکر مارا گیا لوح دستیاب نہین ہوئی قتل ہونا اُسکا ہاتھ سے
طلسم کشا کے موقوف ہی لیکن افراسیاب نے نیا شعبدہ کیا کہ سبکی آنکھون پر پردہ غفلت پڑے
قصر جمشیدی کو خالی کرکے سب لشکر اسد مین چلے آئے صرف قصر جمشیدی مین بسبب زخمداری
عنقاے کاکل دراز کو چھوڑ دیا افراسیاب درۂ کوہ مین مخفی ہوا تھا یکہ وتنہا تاج طلسمی پہنکر غرق
زمین ہوا قریب قلعہ فولاد حصار آیا ستر ہزار زنگی جو برائے نگہبانی فرد کش مین آتے ہی اُسنے
لڑنے لگا اُن زنگیون کی کیا لیاقت تھی آتش سحر سے ہزارون کو پھونک دیا عنقا جو قصر جمشیدی مین
موجود تھی اُس نے جو ہنگامہ دیکھا خبر لی کہ افراسیاب زنگیون کو قتل کر رہا ہی ساتھ والون کو لے کر
جا پڑی افراسیاب نے عنقا کے آتے ہی سحر کیا کہ تلوارین برسنے لگیں سب کے سر اڑ گئے ایک تیغہ برق
مثال تڑپ کر عنقا پر گرا اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوے عنقا کے مرنے کی علامت بلند ہوئی آندھی سیاہ اُٹھی
صداہاے مہیب آئین قضاے کار برہمن روئین تن جسدن سے تاریک سے لڑکر قصر مین آیا نور افشان نے
بہت کچھ علاج کیا اب اس لائق ہوا کہ صبحکو قصر سے نکلکر صحن مین بیٹھتا ہی ضعف و نقاہت طاری
اُسی مقام پر تبرید وغیرہ نوش فرماتا ہی گرد علما بیٹھے ہین کہ برہمن نے دیکھا کہ قصر سیاہ پر قیامت برپا
ہی برہمن تو اس قلعہ کا راز دار ہی افراسیاب کے مرنے کی خبر پہونچی تھی برہمن اپنے رفقا سے کہہ رہا تھا کہ
لاچین نے بڑا دھوکا کھایا اس امر کا انجام بخیر نہوگا یکایک آواز آئی کشتی مرا نام مین عنقاے کاکل دراز
بود برہمن گھبرا گیا ایک ساحر سے اشارہ کیا دیکھو تو کیا آفت ہی ساحر نے خبر دی کہ افراسیاب قلعہ
سیاہ پر لڑ رہا ہے چاہتا ہی قلعہ مین گھس جائے عنقا نے جاکر روکا افراسیاب نے قتل کیا برہمن نے
زانو پر ہاتھ مارا چونکہ کوکب کا خیر خواہ ہی تاب نہ آئی اُٹھ کھڑا ہوا تیغہ پکڑ کے جا پڑا جا کے دیکھا
افراسیاب نے پتھراو کر دیا لاشہ عنقا دیکھکر کلیجہ پھٹ گیا لپک کر افراسیاب پر جا پڑا سحر رفتہ بخوبی قبضے
مین نہین آیا جوش جرات مین جاکر ہاتھ مارا افراسیاب نے روک کر ہاتھ مارا برہمن کے بھی دو ٹکڑے
ہوے ان سب کو افراسیاب مارکر طرف قلعہ سیاہ کے جاتا ہی جب قریب خندق پہونچا شعلہ ہاے آتش
بھڑکے خندق سے شیر و پلنگ و فیل نکلنے لگے ہر چند افراسیاب قتل کرتا ہی وہ کم نہین ہوتے لکھا ہے

کہ افراسیاب پہر ہر خندق پر لڑا ہزارون شیر و گرگ قتل ہوے مگر گم ہوے افراسیاب اُنسے زخمی
ہوا ناچار ہوکر شام کو پلٹا درہ کوہ مین آکر بیٹھا اپنے زخمون مین ٹانکے دیے ایک پرچہ لکھکر آسمان پر
اُڑا دیا طائر نے آکر اُسکو منقار مین لیا طائر غائب ہوا بعد تھوڑے عرصے کے آسمان پر برق چمکی ایک
حکیم و مع تخت پر سوار آکے پہونچا افراسیاب نے کہا اے مفتاح الحکمت تم خوب آگاہ ہوکہ کوکب
وغیرہ نے مذہب سامری برباد کیا ہمارے تمہارے بزرگون کا دین مٹتا ہو مجھکو دریافت ہوا کہ
اس طلسم سیاہ کی لوح کوکب نے تمھارے پاس رکھی ہو مذہب کی عزت جاتی ہو وہ لوح ہمکو دو تمھارا
مرتبہ اعلے کرینگے مفتاح الحکمت نے ایک تختی نکالکر افراسیاب کو دی کہا اسی کے حکم پر کاربند ہونا
اگر اسکے خلاف کروگے بلا مین پھنسوگے یہ طلسم بڑے بڑے ساحرون نے بنایا ہو وہ تختی لیکر گلے مین
افراسیاب نے پہنی مفتاح الحکمت تو صبحکو رخصت ہوگیا لیکن افراسیاب سے اتنا کہدیا کہ اگر کسی مقام
پر دھوکا ہوگا مین جانبازی کرنے آؤنگا یہ کہکے مفتاح گیا کنجی طلسم کی افراسیاب کو دے گیا بوقت
سحر افراسیاب اُس تختی کو دیکھکر قریب خندق آیا لکھا تھا کہ اے بادشاہ طلسم ہوش رُبا یہ مقام
سخت ہو زبان کا خون لیکر خندق پر پھینکو نام سامری لکھا ہو اس کو پڑھو تب خندق فتح ہوگا
افراسیاب نے غصے مین زبان سے اپنی خون لیا خندق پر آکر پھینک مارا ہزارہا گرگ و پلنگ جل گئے
آگ بجھی راستہ صاف ہوا اب افراسیاب قریب پھاٹک کے آیا گرز اُٹھاکر پھاٹک پر مارا پھاٹک
گرا افراسیاب نے چاہا اندر قلعہ کے جائے کہ ایک دیو للکارتا ہوا قلعہ سے نکلا دار کو چرخ دیا چاہا
افراسیاب پر ارے افراسیاب نے وہی تختی دکھا دی دار دیو کے ہاتھ سے چھوٹ پڑی نابینا
ہوگیا افراسیاب نے تلوار سے دیو کو قتل کیا اب اندر قلعہ کے آیا دیکھا دکانین نہایت تکلف سے
آراستہ کٹورہ کھنک رہا ہو گرم بازاری ہورہی ہو کسی نے افراسیاب سے کلام نہ کیا افراسیاب
بموجب حکم تختی کے کوچہ ہاے شہر کو طے کرکے ایک باغ مین آیا دیکھا باغ نہایت پر بہار ہر نخل پر
ہزارہا طائران زمزمہ سرا جیسے ہی افراسیاب کو دیکھا طائر اڑے گرد سر افراسیاب چرخ مارنے لگے
اس طرح کی زمزمہ سرائی کی کہ افراسیاب کو محویت حاصل ہوئی ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا صداہاے دلفریب
طائران سنکر سُن ہوگیا قریب تھا غش کھاکے گرے کہ آواز آئی اے شہنشاہ منزل اول پر دھوکا
کھاتے ہو افراسیاب نے دیکھا مفتاح صدا دیکر غائب ہوا افراسیاب نے تختی دیکھی تحریر تھا یہی مین ان

طائرون کے ایک طائر سفید ہے نام سامری پڑھکر اُسکو تیر مارو افراسیاب نے کمان دوش سے اُتاری
تاک کر اُس طائر کو تیر مارا سینے کو توڑ کر طائر کے گذرا بجاے خون شعلہ ہاے آتش نکلے تمام طایر جل گئے
آواز آئی کشتی مرا نام من طائر جادو بود افراسیاب قریب بارہ دری کے آیا بارہ ہزار ساحر با تیغہ برہنہ
بارہ دری سے نکلے افراسیاب پر سحر کرنے لگے گولے ترنج نارنج پڑنے لگے افراسیاب تلوار کھینچکر
جا پڑا جب تختی کو سامنے کر دیتا ہے وہ لوگ نابینا ہو کر گرتے ہین مگر مجمع ساحران دمبدم بڑھتا
جاتا ہے دو پہر کامل افراسیاب اِن سب سے لڑا اپنے نزدیک لاکھون جادوگر مارے لاشہ ایک بھی
زمین پر نہ تھا اب افراسیاب گھبرایا کئی زخم بھی کھائے بلوہ ساحران کم نہین ہوتا افراسیاب
چاہتا ہے کہ بھڑ کر نکل جاؤن اپنی تنہائی پر گھبراتا ہے دل سے کہتا ہے کس مصیبت مین پھنسا ہون
فتاحی طلسم بہت دشوار ہے نہ روی رفتن نہ راہ ماندن چلا جاؤن تو فتاحی طلسم رہ جائے نہ جاؤن تو
جان کا خوف اسی تردد مین تھا کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ حیرت مع چالیس کنیزون کے آکر پہونچی
افراسیاب نے جو حیرت کو دیکھا جان آگئی حیرت نے آتے ہی دو چار گولے ایسے مارے ساحرون
کے سر پھٹے افراسیاب کی مدد کی اب افراسیاب بھی سنبھلا تھوڑے ہی عرصے مین ساحرون کا
خاتمہ ہوا حیرت نے افراسیاب کا شانہ تھاما افراسیاب زخمدار تھا ملکہ حیرت نے کہا اے
شہنشاہ بڑی تکلیف اُٹھائی میرے دل کو چین نہ آیا آخر اِن چالیس کنیزون کو لیکر حاضر ہوئی
اے شہنشاہ ہر مقام پر ہوشیار رہیے فتاحی طلسم بہت دشوار ہے یہ کہتی ہوئی حیرت افراسیاب کو
بارہ دری مین لائی کنیزون سے کہا آفتابے مین پانی لاؤ طشت حاضر کرو مین زخم اپنے وارث
کے دُھلا دون افراسیاب تو اپنے دل مین بہت خوش ہے کہ حیرت سے تو مہر مادری کا مزا ملتا
ہے دوپٹے سے زخمون کا خون پاک کیا پشت پر بہ شفقت ہاتھ پھیرا نازک ہاتھون سے زخمون مین
ٹانکے دیے جب افراسیاب آکر پہونچا حیرت نے کہا تاج ادھر رکھیے تختی گلے سے اُتاریے زرہ
جسم دور کیجیے مین زخمون کو دھلاؤن اپنے شہنشاہ کے زخمون مین ٹانکے لگاؤن افراسیاب نے
تاج و تختی حیرت کے ہاتھ مین دی حیرت پیچھے ہٹی افراسیاب نے کہا ملکہ کہان جاتی ہو حیرت نے
نوحہ کیا او بیحیا منم ملکہ عجائب جادو نمکحرار شہنشاہ کو کب افسوس کو کب کی آنکھون پر ایسے
پردے پڑے یہ خیال نہوا کہ افراسیاب ایسا شخص مارا گیا اب تو چندے یہان بیٹھو افراسیاب

نے سر اُٹھا کر دیکھا حیرت جادو نہین ہے اور ایک شاہزادی والا قدر تاج اور تختی لیکر بیرون بارہ دری
نکلی افراسیاب نے چاہا دوڑ کر چھین لون عجائب جادو نے ایک دو تھڑ مارا زمین تھرائی افراسیاب
غش کھا کے گر پڑا بعد تھوڑی دیر کے جو ہوش آیا دیکھا نہ وہ بارہ دری ہے نہ وہ رعنائی نہ فرش
زیبائی ایک کوٹھری مختصر سی اکو ہر کی دھینون سے پٹی ہوئی لونی گر رہی ہے ایک چارپائی کانس
کے بالون سے بنی ہوئی شکستہ یہ شہنشاہ کے آرام کا بندوبست جدہر شہنشاہ جاتے ہین اُدھر لونی
جھڑ جھڑ اکر گرتی ہے افراسیاب کپڑونکو جھاڑتا ہے گھبرا کر دیوار مین ٹکر مارے دیوانہ ٹوٹی جوتڑون
کے بھی گرا سحر بھی یاد نہین آتا آخر جھاڑ پونچھکر اُس چارپائی پر گرا داو ائین نہ لا ونشست زمین
سے لگی ہوئی گویا غار مین گرا اُٹھتا ہے دل بیٹھا جاتا ہے قلب تھراتا ہے افراسیاب چیخین مارا ہے
یہان ملکہ عجائب جادو افراسیاب کو قید کر کے دروازے پر اُسی کوٹھری کے آئی بارہ سیئے
کنیزین برائے نگہبانی مقرر کین کہا اب مین خدمت مین شہنشاہ کو کب کے جاتی ہون یہ ظالم طلسم
مین کیونکر آیا کو کب نے روکا سارے طلسم بھر کو قتل کر ڈالا تم لوگ برائے نگہبانی بیٹھو مین نے تاج
و تختی تو لے لی قتل نہین کر سکتی شہنشاہ اگر قتل کرین گے بدون حصول تختی نکل نہ سکے گا یہ کہکر
عجائب طاؤس پر سوار ہو کے چلی دیکھا سارا شہر ویران پڑا ہے جا بجا ساحرون کی لاشے در قلعہ ٹوٹا
ہوا عفریت طلسمی بھی مارا گیا خندق تباہ میدان مین ہزار ون لاشے پڑے پھڑک رہے ہین ایک
سمت لاشہ عنقاے کاکل دراز ایک جانب لاشہ برھمن صف شکن یہ حالات مصیبت آیات
دیکھکر گھبرا گئی قصر جمشیدی مین آکر دیکھا سناٹا پڑا ہوا ہے گویا کوئی لوٹ کے لیگیا وہان سے باغ
نگارین مین آئی دیکھا در باغ مین قفل لگا ہے چند باغبان ہین فوج و لشکر نام ار دان باغبانون سے پوچھا
ارے یارو ملکہ بران و کوکب وغیرہ کہان گئے سب نے کیفیت بیان کی کہ افراسیاب مارا گیا خوشی
ہین سب طرف لشکر اسد کے گئے ہین جشن عالی ترتیب ہوا نذرین گذر رہی ہین عجائب نے
زانو پر ہاتھ مارا طاؤس پر سوار ہو کر سمت لشکر اسد چلی دو کلمہ داستان آفات و جہار دست کہ یہ
ملعونہ کوہ زبرجدی پر بیٹھی ہے افراسیاب تو اس سے صلاح کرکے گیا ہے یہی فقرہ کان مین آفات کے
افراسیاب نے کہا تھا کہ جدہ اپنے کو قتل کراؤن گا ایک ہم نسبیہ کامل منگاؤ نگا تب کوکب دھوکا کھاکے جائیگا
مین طلسم سیاہ فتح کرلون گا اسی ذہانت پر آفات نے تعریف کی تھی آفات بیٹھے بیٹھے گھبرائی طرف باغ سیب کے چلی

باغ مین آکر دیکھا مصاحبان افراسیاب حاضر ہین کنیزون سے پوچھا ابھی شہنشاہ واپس نہین
آئے کنیزون نے کہا مسلمانون مین آجکل بڑی خوشی ہی ہم سب کو شہنشاہ آگاہ کر گئے تھے کہ کوئی خبر
وحشت اثر سنکر نہ گھبرانا ہم انتظار مین ہین آفات ٹہلتی ہوئی قریب کوٹھری کے آئی باغ سیب تو
عجایب وغرایب سے مملو ہے ایک کوٹھری مین تین تیلیان بیٹھی ہوئی چوسر کھیل رہی ہین آفات
درار سے دیکھنے لگی ایکنے کہا بازی ہری ایک نے کہا دانون نہ تھا ایکنے کہا تین کانے آئے ایک نے کہا بوا
صاف کہو دوسری نے کہا وقت انقلاب ہی دل کو پیچ وتاب ہے ایک قہقہہ مار کے ہنسی کہا بوا آج
دو دن سے شہنشاہ بے آب ودانہ ہین تیر غم کا نشانہ ہین ایک نے کہا شہنشاہ قید ہو گئے یہ سنکر
آفات گھبرا گئی مکان پر مفتاح کے پہونچی تمام کیفیت بیان کی مفتاح نے کہا ای آفات مرحلہ
طیران تک تو مین پہونچا اُس غافل کو ہوشیار کیا یقین ہے مقام عجایب پر یہ کیفیت گذری ہو یہ کہکر کتاب
دیکھی کہا جدہ بڑا غضب ہوا شاہنشاہ دام مکر عجایب مین پھنسے مگر تم نے جلدی خبر لی لوح اور تاج
عجایب لیے ہوے خدمت مین کوکب کے جاتی ہی تم یہین ٹھہرو مین آتا ہون سامری وجمشید نے
بڑی خیر کی ایک پہر بھر اگر تامل ہوتا تو مشکل پڑتی ابھی عجایب راہ مین ہے یہ کہکر اپنے مقام سے
اُٹھا اُٹھتے اُٹھتے غایب ہوا آفات اُسی مقام پر ٹھہری رہی لیکن عجایب تاج وتختی لیے ہوے
ہر مقام پر آئی مقامات نشست کوکب خالی دیکھے بران وجمشید کو بھی نپایا سب جگہ یہی خبر ملی کہ
لشکر اسد مین سب کا جماؤ ہی سیدھی اُسی جانب کو چلی کسی قدر راستہ طے کیا تھا کہ قریب کوہ آہن ربا
پہونچی دیکھا پہاڑ پر شہنشاہ کوکب ہین جنائے گلگون وبُران وجمشید گرد حاضر ہین مسند پر
بیٹھا ہوا کچھ سحر تیار کر رہا ہی یہ دیکھتے ہی عجایب اُتر پڑی کوکب کو سلام کیا کہا واہ شہنشاہ
ایسی غفلت قصر جمشیدی بالکل خالی چھوڑ دیا یہ کیونکر یقین آیا کہ افراسیاب ایسا شخص مارا گیا
آپ ایسا بادشاہ عالی جاہ اور اتنا بڑا دھوکا یہ کسی کے منھ سے نہ نکلا کہ طلسم کشا کو لوح حاصل
نہین ہوئی مرحلہ جات شکست نہین ہوے اور افراسیاب قتل ہو گیا افراسیاب نے شعبدہ کیا اپنے ہم شبیہ کو قتل کرایا
خود الگ ہو رہا جب مقام خالی پایا طلسم پر پہونچا دشمنون نے اپنا کام کیا مفتاح نمک حرام نے لوح
دیدی طیران تک کام چلا شکست ہوا کنیز نے کدوکاوش کی شہنشاہ کو اُس کوٹھری مین
بند کر آئی ہون مین اُسکے قتل کرنے کے لائق نہ تھی اب حضور چلیین تدبیر کرکے افراسیاب

کو قتل کرین کوکب نے خلعت تحسین و آفرین دیا کہا اے عجائب تمنے بڑا کام کیا حقیقت مین یہ
اعتراض کسی کے خیال مین نہ آیا افراسیاب نے بھی شعبدہ کامل کیا ہزار ہا مکان اُسکے سحر کے جلنے دریا
کھول کے خشک ہوئے مین تو دوسری اقلیم کا حاکم ہون شہنشاہ لاچین کو خیال نہ آیا قصر و مکان کو
دیکھکر یہی فرماتے تھے کہ یہ علامت قتل افراسیاب ہے یہ کہکر تاج و تختی عجائب سے کوکب نے لے لی کہا
تم جلکر حفاظت کرو مین سحر تیار کرکے آتا ہون عجائب تاج و تختی دیکر اُسی مقام پر آئی جہان افراسیاب
قید ہے بطور نگہبانون کے بیٹھی ناظرین پر واضح ہو یہ مفتاح الحکمت تھا کوکب کی شکل بنکر
عجائب کو دھوکا دیا تاج و تختی لیکر پاس آفات کے آیا کہا اے آفات لو تاج و تختی لایا اب چلکر افراسیاب
کو چھڑائین آفات اور مفتاح سمت طلسم سیاہ چلے جب دروازے پر پہونچا دیکھا دروازہ بند ہے یہ تو
دونون کامل و اکمل ہین سحر کرکے غرق زمین ہوے دو چار جگہ آفات نے ٹھوکرین کھائین مفتاح نے
تختی چمکائی راہ کو صاف کیا یہان افراسیاب کو تیسرا دن سر ٹکراتے ہوے گذرا ہر چند چاہتا ہے نکلون ممکن
نہین بھوکا پیاسا اُسی کالنس کے بانون کی چارپائی پر بیہوش پڑا ہے کہ مفتاح نے زمین سے سر
نکالا آفات بھی نکلی آفات نے افراسیاب کو دیکھا نوبت بجان و کار د براستخوان بیہوش و مدہوش
پڑا ہے مفتاح نے تختی گلے مین ڈالی تاج سر پر پہنایا افراسیاب نے آنکھ کھولی آفات و مفتاح
کو اپنے قریب پایا سحر بھی یاد آیا مفتاح نے کہا اے شہنشاہ غفلت کا مزا اٹھایا ہم نے کیسا کیسا سمجھایا
تھا کہ بدون دیکھی تختی کے کوئی کام نکرنا اگر ہم وقت پر نہ پہونچتے قتل تو تمھین کوئی نہ کرسکتا تھا
قتل ہونا تو تمھارا دست زبردست طلسم کشا پر موقوف ہے لیکن بے آب و دانہ مرجاتے افراسیاب نے منھ
پھیر لیا کہا بیہودہ نہ بکو مجھکو سامری جمشید بھی قتل نہین کرسکتے تاج پہنتے ہی مزاج بدل گیا اکڑنے
لگا مفتاح نے آفات سے کہا سامری و جمشید خیر کرین غرور افراسیاب کا حد کو پہونچا ہے آفات نے
کہا اے مفتاح اصل یہی ہے کہ طلسم ہوش ربا ہوشربا ہے کیا مجال کسیکی کہ دست انداز ہوسکے افراسیاب
نے تختی گلے مین ڈالی ہٹو ہٹو کہکر پیچھے ہٹا عجائب بیچاری کنیزون سے کہہ رہی ہے ابھی تک شہنشاہ
کوکب نہین آئے رہ رہ کے دل دھڑکتا ہے مین نے یکایک تاج و تختی شہنشاہ کو حوالے کردی یہ ذکر
تھا کہ اندر سے کوٹھری کے آواز ہیبت ناک آئی زمین تھرائی افراسیاب نے ایک ٹکر ماری دیوار
کوٹھری کی گری افراسیاب تیغ بکف نکلا تختی چمکانے لگا تاج کے عکس سے کنیزین جلنے لگین

عجائب بیچاری نے بڑے سحر کیے افراسیاب پر تاثیر نہوئی افراسیاب نے پتھر برسا دیے تلوار کھینچکر عجائب پر جا پڑا آخر عجائب بھی تیغہ کھینچکر جا پڑی افراسیاب پر دو چار ہاتھ مارے روک کر افراسیاب نے ہاتھ مارا عجائب کے دو ٹکڑے ہوے مفتاح و آفات بھی اب لڑائی مین شریک ہین عجائب کے مرنے کے ادھر صدا آئی کہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا منم ثابت آتشبار بادشاہ طلسم سیاہ پچاس ہزار ساحران غدار آکر پہونچا مفتاح نے بھی سحر کرنا شروع کیا آفات نے زمین ہلادی تختی افراسیاب نے چمکائی آخر افراسیاب نے تختی مین دیکھا ثابت ہوا کہ ثابت آتشبار کو تیر سے مارنا چاہیے کمان کیانی افراسیاب نے دوش سے اُتاری اِس خطاکار نے اُس ثابت قدم پر تیر مار اسم کر چلایا گوشۂ امان نہ ملا وہ تیر دلدوز سینے پر پڑا کہ پشت کو توڑ کر ثابت قدم کو سے محبت کے پار گذرا آفات و مفتاح نے سب ملازمون کو گھیر کر مارا کوئی ملازم نکل نہ سکا افراسیاب کو بڑی خوشی ہے کہ دیکھون کیا تحفہ نکلتا ہے لوح بھی خبر دیتی ہے کہ شاہنشاہ کو بڑی بہبودی حاصل ہوگی مرنے سے ثابت آتشبار کے جب قصر قلعہ گر گئے چالیس کوٹھریان رہ گئین بیچ مین ایک قصر کلان قفل اُس پر ہوا افراسیاب نے بڑھکر لوح کو قفل سے مس کیا قفل کٹکر گرا افراسیاب اندر آیا کراہنے کی آواز آئی تو دیکھا ایک تخت کہنہ پر ایک بادشاہ عالیجاہ تاج ڈھلکا ہوا مسلسل و مطوق قفل آتشین دہن پر مشابہ بصورت کوکب افراسیاب نے لوح کو جسم سے مس کیا قید دور ہوئی ماران سیاہ چلے وہ بادشاہ اُٹھکر قدمون سے افراسیاب کے لپٹ گیا افراسیاب نے کہا اے شہنشاہ نگاہ تو آپ سے آشنا ہے اچھا حال زار مین دیکھا نام نہین بتا سکتا نام نامی و اسم گرامی سے آگاہ فرمائیے اُس بادشاہ نے آہ کر کے کہا مجھکو آپنے بخوبی نہین پہچانا مین کوکب کا بڑا بھائی ہون بادشاہِ طلسم خورشید نگار موسوم بہ خورشید روشن ضمیر کوکب نے دم دیکر مجھکو قید کیا آپ نے بندہ نوازی فرمائی اُسنے تو طلسم باندھ دیا تھا نہین معلوم میرے طلسم مین کیا آفت ہوگی میرا وزیر اعظم دستور معظم سیار روشن رائے طلسم پر حاکم ہے اُسنے بہت تلاش کیا ہوگا مگر اِس طلسم سیاہ مین کون پہونچ سکتا ہے افراسیاب نے تمام کیفیت بغاوت کوکب و شرکت مسلمانان اپنی فتکر سکشی و اپنے ہم شبیہ کو قتل کرانا بہدایت مفتاح و فتح طلسم سیاہ کا احوال بیان کیا خورشید نے کہا اے شہنشاہ اب بیٹھکر عیش کیجیے سب کو مین قتل کرونگا کوکب کی تو بوٹیان کاٹونگا طلسم نور افشان مین خون کے دریا بہاؤنگا پہلے میرے قلعہ پر چلیے وہان سے فوج ساتھ لون چلتے ہی کوکب

کو قتل کرونگا طلسم کشا سے بھی سمجھ لونگا یہ لڑائی اب میرے سپرد رہی خورشید نے مفتاح و آفات کو رخصت کیا یہ رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان پر گئے خورشید نے وہ چالیسون مکان کھولے ساحر و غیر ساحر ملازمان خورشید اُن مکانون مین قید تھے اُنکے بھی سحر اُتارے افراسیاب نے خورشید کو تخت پر سوار کیا قریب قصر جمشیدی کے آیا جلد پنجم مین عرض کر چکا ہون کہ سہیل روشن ضمیر چھوٹا بھائی کوکب کا باغی ہوکر شریک ہونے چلا تھا کوکب نے اسکو قصر جمشیدی مین قید کیا ہر بہت سمجھایا اُس نے نہ مانا اب خورشید نے آکر سہیل کو بھی قصر سے رہا کیا سہیل نے بھی بیان کیا کہ جرم شراکت افراسیاب پر کوکب نے مجھکو بھی قید کر لیا مین نے سامری پرستی سے مُنھ نہین موڑا خورشید نے اسکو بھی رہا کر کے ہمراہ لیا طرف طلسم خورشید نگار کے چلے بعد قطع منازل و طے مراحل قریب ایک قلعہ وسیع کے پہونچے افراسیاب نے دیکھا کہ شمشہ پھاٹک کا مثل آفتاب عالمتاب کے چمک رہا ہے ایک طاؤس زرین بال سر برج کلان پر بیٹھا ہر جیسے ہی خورشید سامنے قلعہ کے پہونچا کچھ پڑھکر آواز دی وہ طاؤس اڑا پکار کر آواز دی اے ساکنان طلسم خورشید نگار ہمارا بادشاہ عالی وقار تشریف لایا ہے افراسیاب نے دیکھا خود بخود پھاٹک کھلا ایا ر روشن رائے وزیر اعظم پشت مرکب پر سوار تین لاکھ فوج پشت ماہی مراتب کو جلوہ دیتا ہوا بھیر یا علم کا کھلا ہوا وزیر آکر قدمون سے خورشید کے لپٹ گیا کہا اے شہنشاہ نگار کے چلے سے حضور تھے کہاں تشریف رکھی کیا افتاد پڑی خورشید نے وزیر سے تمام کیفیت بغاوت کوکب بیان کی کہا شہنشاہ کی قدمبوسی کرو یہ میرے جان بخش ہین اپنی ذات پر جفا یئں اُٹھا یئں طلسم سیاہ کوکب کو فتح کر کے مابدولت کو رہا کیا اب چلکر کوکب کو قتل کرو شہنشاہ کا ساتھ دو طلسم کشا کو بھی مٹاؤ ہوشربا کے کانٹے صاف کرو گلشن مذہب سامری مین بہار آئے یار نے اُسی وقت بارگاہ کلان زرلفتی استاد کرائی بڑے دھوم سے افراسیاب کی دعوت ہوئی ہر خرد و کلان افراسیاب کے قدمون کو بوسہ دیتا ہے سرداران کا یہی قول ہر کہ ہم سب اہالیان طلسم خورشید نگار آپکے آزاد کردہ ہین آپنے ہمارے بادشاہ کو ہمسے ملایا اگر طلسم سیاہ کے حال سے آگاہ ہوتے ہم جاکر طلسم نور افشان کو خاک مین ملاتے لیکن حیران تھے کہ ہمارے شہنشاہ کیا ہوئے دو دن یہان مقام کیا تیسرے دن خورشید نے پھر عرض کی اے شہنشاہ چلیے ایک ایک لمحہ مجھپر شاق ہے دل قتل کوکب کا مشتاق ہر تین لاکھ فوج بصد جاہ و حشم تیار ہوئی افراسیاب کو تخت پر سوار کیا خورشید مرکب پر سوار ہوکر بطور سپہ سالار افراسیاب کو لیکر سمت

لشکر اسد چلے افراسیاب نے طرف صحرا ایک پرچہ لکھکر ہوا پر اُڑا دیا بیان ایک ہفتہ حیرت کو آئے ہوئے گذرا لاچین وغیرہ مشتاق ہین کہ حیرت طبل جنگی بجوائے تو حیرت کو گرفتار کرکے سمت دریائے نیل چلین در بندون پر قبضہ کرین حیرت سوگ کے کپڑے پہنے ہوئے تخت پر بیٹھی ہے مصور و آتشبار وغیرہ چار سو تاجدار شاہزادیان وزیرزادیان گرد حیرت کے بیٹھی ہین ناچ راگ رنگ کا ذکر نہین ایک طائر نے آکے حیرت کو پرچہ کاغذ کا دیا حیرت نے پڑھکر اُس پرچے کو اوگالدان مین ڈالدیا وزیرزادیون سے حکم ہوا اب ہم اپنے شہنشاہ کا سوگ اُتارین گے صبح کو دشمنو نکو مارین گے لباس فاخرہ پہنکر حکم دیا طبل جنگی بجے اُسیوقت طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارے لشکر اسلام کے حاضر تھے خبرین لیکر بھاگے یہان وہ وقت ہی دربار مین اسد کے نُسات سو تاجداران جلیل تخت کلان پر شہنشاہ لاچین ایکطرف کوکب کرسی پر خواجہ عمرو بیٹھے ہین کہ ہرکارے آکر پہونچے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے نظم

گل ریاض جلالت ہمیشہ خندان باد	نسیم لطف تو آرام دردمندان باد
بکام خاطر ما سرفراز بندہ نواز	ہزار سال بمانی بعز و دولت و ناز

ای شہنشاہ گیتی ستان حیرت نے آج لباس بھی تبدیل کیا طبل جنگی بجوایا کہتی ہے بدون قتل اسد و لاچین واپس نہونگی اسد نے حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی بجے خواجہ عمرو نے کہا مجھکو برق نے خبر دی کہ حیرت کے پاس نامہ آیا اُس نے لباس بھی تبدیل کیا اور طبل جنگی بجوایا خدا خیر کرے دل دھڑکتا ہے کیون شہنشاہ لاچین افراسیاب قتل ہوگیا ہماری عقل بہت حیران ہی کہ لوح وغیرہ بیکار رہی شہنشاہ لاچین نے بھی بحیرت طرف خواجہ کے دیکھا کہا ای شہنشاہ عیاران قتل افراسیاب قاعدے کے سراسر خلاف ہوا خدا انجام بخیر کرے حیرت اسقدر مطمئن ہے کوئی حاکم دربند کبھی نہ آیا جسدن قلعہ توسن حصار پر آئے تمام کھارا لشکر ریگستان توسن حصار ہزار ہا ساحر و غیر ساحر لڑے بھڑے آکر قدمبوس ہوئے مرتا افراسیاب کا ایسا بیکار ہوا کوکب نے کہا سمجھا جائیگا دریائے نیل پر چلکر لوح لین گے سب اہالیان دربند ایک دن مین آجائین گے اُنکی شراکت وغیر شراکت سب بیکار ہی آئیجے زمانے سے دلکو ہمارے بھی انتشار ہی خواجہ عمرو ہم اپکے ساتھ یہان چلے اُسے حضرت عنقائے کاکل دراز کو وہان چھوڑا اسی حرف و حکایات مین وہ رات بسر ہوئی بوقت سحر شہنشاہ لاچین تخت پر کوکب پشت حر کوکب ہمورقبار سوار آج لشکر اس لطف سے جکر میدان کارزار مین آئے ایک سمت لشکر مہرخ ایک طرف لشکر

لاچین ایک جانب لشکر کوکب شہنشاہ کوکب روشن ضمیر و بران و اختر و جمشید و بلور لشکر کو آراستہ کیے ہوے نوبت نقارے بجتے ہوے اس شوکت و شان سے لشکر میدان کارزار مین پہونچے اُدھر سے آمد آمد لشکر حیرت بصد شوکت ہوئی حیرت تخت پر سوار مصور و آتشبار و غیرہ تاجداران جلیل تخت حیرت کو گھیرے ہوے لشکر بیشمار اہالیان لشکر حیرت بھی حیران ہین کہ یہ وہ لوگ ہین جنھون نے افراسیاب کو مارا حیرت کس کس کو جواب دے گی حیرت یہی کہتی ہے آج ان مسلمانون پر وہ آفت برپا ہوگی ہنستے ہوے آتے ہین روتے ہوے جائینگے سرکشی کی بخوبی سزا پائینگے صفین جمین دو دریاے لشکر جوش مار رہے ہین بعد نقابت وغیرہ حیرت خود تخت سے کودی پکار کر آواز دی یارو دیکھو تو آج کون کون سحر صرف کرتی ہون آگ برسا دونگی جس طلسم پہ میرا شوہر مارا گیا ہے اُن سب کو مٹا دونگی سب سے رخصت ہوکر میدان مین آئی للکار کر آواز دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے مہران نامے ملازم شہنشاہ لاچین ساحر زبردست صف سے نکلا مقابلے مین حیرت کے پہونچا حیرت نے سحر کیا مہران چمک کے حیرت پر جا پڑا حیرت نے مثل برق چمک کر نیمچہ مارا کہ مہران کے دو ٹکڑے ہوئے حیرت نے آواز دی وہ مارا اور کوکب سے نگاہ ملا کر آواز دی جن لوگون کو دعوے سحر و ساحری ہو وہ میدان کارزار مین آئین کہ مزا سحر کا ملے بُران نے قصد کیا تھا کہ کوکب نے مرکب بادرفتار کو صف سے نکالا شہنشاہ لاچین کے پایۂ تخت کو بوسہ دیا بہار کے منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین کہ اب سحر کوکب سے حیرت نہ بچیگی کوکب نے لاچین سے اجازت مانگی لاچین نے کہا اے بادشاہ طلسم نورافشان تم عورت کے مقابلے مین کہان جاؤگے اور سردار موجود ہین کوکب نے کہا وہ خاص مجھکو طلب کرتی ہے بہار نے قریب آکر کہا اے شہنشاہ مین مقابلے مین جاؤن کوکب نے کہا اسوقت مین نامون گا اس نے آنکھ ملا کر مجھی کو طلب کیا بہار نے سر جھکا لیا کوکب بصد شوکت سامنے حیرت کے پہونچا حیرت نے کوکب کو دیکھتے ہی گولا مارا کوکب نے ہاتھ مارا گولا جا کر پھٹا لشکر حیرت کے دوسو جوان جل گئے جو سحر حیرت کرتی ہے کوکب اشارہ کردیتا ہے وہ سحر اُلٹا پلٹ کر لشکر حیرت پر گرتا ہے سو دوسو جوان ضائع ہوجاتے ہین سردار حیرت کے بیقرار ہوکے روتے ہین کوکب سحر حیرت کا دفع کرتا ہوا قریب پہونچا نیمچہ سحر مارا حیرت کا طاؤس مارا گیا سینہ سپر کرکے پھر بڑھی نیمچہ سحر کوکب پر مارا کوکب نے تلوار کو تلوار پر لگا تھا سحر کہکے ہاتھ مارا حیرت نے سحر کیا کئی سپر لے فولادی سر پہ حیرت کے حائل ہوئین کوکب کا نیمچہ جو پڑا سپر

کیٹین سر حیرت پر زخم آیا اب کوکب نے حیرت کو سانے مین تلوار کے لیا بہار کے خیال سے ہاتھ
نہین مارتا ہر مرتبہ یہی سوال ہے کہ اے حیرت چلکر اسد کے قدمون کو بوسہ دے کیون اپنے کو مٹاتی ہے
ہمکو بہار کا پاس ہے ورنہ ہاتھ مارون دو ٹکڑے ہون اسی غرور مین افراسیاب مارا گیا سرکشی
تیری بھی جان لے گی حیرت پیچھے ہٹتی جاتی ہے اطاعت کے نام پر بہت جھلاتی ہے کوکب ہر مرتبہ
سلیلے میں تلوار کے لیتا ہے حیرت پیچھے ہٹ رہی ہے سحر کرتی جاتی ہے لشکرون مین غریو ہے حیرت
کوکب کے ہاتھ سے نہ بچیگی کوکب بڑا پاس کر رہا ہے بہار کتنی ہے ہاے افسوس نہین معلوم حیرت کیا
سمجھی ہے کوکب کو صرف ہمارا خیال ہے ورنہ اتبک خاتمہ تھا میدان کارزار مین یہ رنگ ہے کہ صحرا سے
گرد عظیم بلند ہوئی ایک ابر تیرہ و تار آمد فوج کے نشان بصد شوکت و شان ظاہر ہوے سب اُسی
جانب دیکھنے لگے تین علم زرنگار نشان تین لاکھ ساحران غدار کا نمایان ہوا وہ علمدار سامنے سے
نکل گئے اُسکے بعد اسباب تزک ماہی مراتب کوس بہیہ فرق زنجیر نقیبان خوش آواز صدائین دیتے
ہوے بیت یلا نوجوانو بڑھے جائیو + دو جانب سے ہاگین لیے جائیو + سب حیران ہین یہ کس کا لشکر
ہے جب ماہی مراتب سامنے سے گذر گیا سبنے دیکھا افراسیاب تخت پر ایک بادشاہ عالیجاہ بصد
صولت و شوکت آفتاب عالمتاب سر پر سایہ فگن سحر سے آراستہ گھوڑے کو آگے بڑھائے صدہا بڑے
بڑے سردار ساحران نامدار انتظام فوج کرتے ہوے اس جاہ و حشم سے وہ بادشاہ آکر پہونچا عمرو
نے دور سے دیکھا جیسے ہی وہ بادشاہ جس کے سر پر آفتاب سایہ فگن ہے کوکب نے اُسکو
دیکھا چہرہ زرد ہو گیا رنگ رو متغیر ہاتھ پاوٴن مین رعشہ بہ نگاہ حسرت دیکھنے لگا افراسیاب نے
جو میدان کارزار مین یہ قیامت دیکھی کہ حیرت پر کوکب بدعتین کر رہا ہے بمشکل اپنے کو سحر کر کے
بچاتی ہے پکار کر آواز دی بھائی خورشید دیکھو یہ بدعتین تمام عالم ایک عورت پر لشکرکشی کر کے آیا ہے
خورشید نے کہا بھائی اجازت میدان دو افراسیاب نے کہا بھائی تم تھکے ماندے ہو مین میدان مین
جاتا ہون خورشید نے کہا جسکا مین متلاشی تھا وہ میدان کارزار مین موجود ہین ابھی سر لاتا ہون
عمرو نہایت حیران ہے کوکب کو آج کیا ہو گیا اس بادشاہ کو دیکھکر ہوش و حواس پراگندہ افراسیاب کو
دیکھکر لاچین وغیرہ شرمندہ غریو ہوا کہ افراسیاب نے بڑا مکر کیا عمرو ایک ایک سے پوچھتا ہے کہ یہ بادشاہ
کون ہے سہیل کو بھی صف بہ دیکھا مگر خورشید افراسیاب سے اجازت لیکر للکارتا ہوا مقابلے مین کوکب کے

آیا پکار کر آواز دی او کوکب رومال سے ہاتھ باندھے مین تو عمر بھر تیری خطا نہ معاف کرون گا افراسیاب
کی قدمون پر گرا دون گا کوکب نے غصے مین آواز دی او بیحیا نامرد کیا بکتا ہے میدان کارزار مین آ
جرات دیکھا خورشید جھپٹ کر جا پڑا وہی جو آفتاب سر پر تھا سر پر کوکب کے گرا اس زور شور سے
وہ آفتاب کوکب پر گرا کوکب اُس مین بند ہوگیا بعد عرصۂ دراز برق بنکر چمکا اُس گنبد سرخ کو
توڑا عمرو نے دیکھا تاج کوکب کے سر سے گر گیا سر زخمی زرہ پارہ پارہ لیکن بجوش جرات خورشید پر
جا پڑا لپٹ کے ہاتھ مارا خورشید نے ہر چند روکا تلوار کوکب کی نہ رکی سر پر اسکے زخم آیا دونون مین
خوب تلوار چلی چار زخم کوکب نے کھائے دو زخم جسم پر خورشید کے آئے افراسیاب نے جنگ مغلوبہ کا
حکم نہ دیا حیرت سے کہکر طبل بازگشت ہوا آیا خورشید کو میدان سے یہ کہکر پھیرا کہ آپ آج تھکے ماندے
سفر کے تھے کل سمجھ لیجیے گا اس باغی کو شکست دیجیے گا خورشید نے کہا بھائی آج مین نے کوئی کائنات کا
سحر نہین کیا بعد مدت مدید میدان مین لڑا آج شب کو سحر تیار کرونگا خورشید ہنستا ہوا ساتھ
افراسیاب کے پلٹا سرداران عمرو نے کوکب کو بیچ مین لیا کوکب زخمدار آنکھون مین آنسو بھرے
ہوئے الیسا عمرو نے کبھی کوکب کو منتشر نہین پایا خاموش حیران و پریشان کسی سے کلام نہین کرتا
یہ تو سب پر ثابت ہوگیا کہ افراسیاب نے شعبدہ کیا اس حال سے سب پریشان ہین کہ یہ بادشاہ کون ہے
کہ کوکب ایسے بادشاہ کو جس نے تنگ کر دیا سہیل چھوٹے بھائی کو تو سب پہچانتے ہین فوجون مین
یہی چرچے ہین لیکن عمرو جھپٹ کر قریب کوکب آیا ہاتھ تھام کے گھوڑے سے اُتارا پوچھا کیون
بھائی مزاج کیسا ہے یہ بادشاہ کون ہے سہیل تو قصر جمشیدی مین تھا کوکب نے آنکھون مین آنسو
بھر کر کہا اس بادشاہ کا حال مجھسے نہ دریافت فرمایئے مجھے قلق ہوتا ہے رہا ئی سہیل کا حال نہ پوچھیے
قصر جمشیدی کو تنہا چھوڑا اسکا یہ انجام ہوا کہ افراسیاب نے اہالیان قصر جمشیدی کو قتل کیا سہیل کو
چھڑا لیا اور رمال کا رمین آپ سے کیا تبلاؤن لائق بیان کرنے کے نہین ہے یہ کہکر کوکب ایک تنہائی کے
خیمے مین جا بیٹھا حکم دیا کوئی ہمارے پاس نہ آئے برادن و جمشید حسرت پر کوکب کی رو رہے ہین کہ یہ کیا
معرکہ ہے کچھ حال نہین کھلتا عمرو برادن وغیرہ سے پوچھتا ہے ہر ایک کان پر ہاتھ رکھتا ہے کہ ہم نہین پہچانتے
یہ بادشاہ کون ہے سہیل تو سب کے سامنے آکر لڑتا تھا سب پہچانتے ہین آخر خواجہ پردہ اُٹھا کر اُس خیمے
مین آئے دیکھا تنہائی مین کوکب بیٹھا ہوا رو رہا ہے عمرو نے آکر گلے مین ہاتھ ڈالدیے کہا اے برادر برائے خدا

اپنے خیرخواہ سے کچھ احوال بیان کرو یہ تو مین سمجھا کہ تمھارا دشمن ہے آخر تمھارے متغیر ہونے کا کیا
سبب محجوب ہونے کا کیا باعث جب خواجہ نے دلدہی کرکے پوچھا اُسوقت کوکب نے آہ سرد دل پُردرد سے
کھینچی کہا خواجہ مجھکو بیان کرتے شرم آتی ہے یہ میرا بڑا بھائی خورشید روشنضمیر بادشاہ طلسم خورشید نگار ہے
اِس بیحیا نے جب میری شادی ہمراہ ملکہ ناہید مرصع پوش کے کی مین بیاہ کر لایا یہ بیحیا نامرد ناہید
پر مائل ہوا در پردہ اُس صاحب عصمت و عفت سے پیغام کرنے لگا لیکن وہ پارسا پابند عفت صاحب لیاقت
ٹالتی رہی کبھی جواب صاف دیا کبھی کچھ بہلایا اس بیحیا نے یہ قصد کیا کہ سحر سے گرفتار کرکے لیجاؤن تب
ناہید نے شب کو مجھسے کل کیفیت بیان کی اور کہا صاحب میری آبرو اپنے بھائی کے ہاتھ سے بچاؤ
جلد تدبیر کرو ورنہ پچھتاؤگے مین نے حیلے سے دعوت کی اِس بیحیا کو بلایا مکر سے گرفتار کر لیا وہ طلسم سیاہ
بنایا اِسکو وہان قید کیا تم نے بھی ایک مرتبہ اُس قلعہ کا حال پوچھا تھا مین نے منع کیا کہ اس حال کو
مجھسے نہ دریافت کیجیے گا قتل افراسیاب سے ہمکو آپکو غفلت ہوئی دشمن نے اپنا کام کیا اس بیحیا کو
رہا کر لیا اب یہ خاص میری جان کا گاہک ہوکر آیا ہے بادشاہ طلسم خورشید نگار ہے وہ طلسم بھی
نہایت وسیع ہے جبکا فتح ہونا دشوار بدون فتح طلسم یہ قتل نہین ہوسکتا عمرو نے کہا چلو ناحق حجاب
سے مرے جاتے ہو دربار مین بیٹھو تم سے کیا بیغیرتی سرزد ہوئی بیحیا کو دم لینا مشکل کردونگا بعنایت
رب اکبر خود بھاگ کر چلا جائے گا کبھی ادھر منھ کرکے نہ ہوئے گا یہ کہکر کوکب کو عمرو باہر لایا بارگاہ مین لاکر
بٹھایا اب سبکو مفصل احوال معلوم ہوا خواجہ نے اُسی وقت برق کو بلاکر حکم دیا قران سے بھی کہا
مین بڑے گرفتاری خورشید جاتا ہون مگر بھائیو یہ دم نہ لینے پائے اب وہ ادھر آم ہوجائے بھائی کوکب
کا دشمن ہے برق و قران نے کہا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا عمرو کوکب کو مطمئن کرکے نکلا کہ مین اُنکی
مشکین باندھکر لاتا ہون عمرو تو ادھر سے چلا وہان جب دربار آراستہ ہوا افراسیاب نے پانچون
عیار چھوکریون کو بلاکر کہا بھائی صاحب کی خدمت مین حاضر رہو مین بڑے انتظام باغ سیب مین جاتا ہون
خورشید روشنضمیر نے کہا آپ جاکر آرام کرین مین بیابان نا پید طلسم نورافشان خون کے دریا بہادونگا لیکن
یہ لونڈیان میری کیا حفاظت کرینگی افراسیاب نے کہا انکو حقیر نہ جانیے عیارون کو سوائے انکے کوئی
نہین پہچان سکتا خورشید نے کہا مہربانی آپکی عیار مجھپر کیا عیاری کرینگے افراسیاب تو حیرت کو ساتھ
لیکر چلا گیا پانچون عیار چھوکریان سامنے حاضر ہین خورشید نے جھلا کر کہا انسے کہو جاکر باہر ٹھہرین یہ تو

ہماری مددگار بنی ہین ماہدولت قتل کوکب ولاچین پر کمر باندھکر آئے ہین عیار افراسیاب کے سامنے
آئے ہین میرے سامنے آئینگے تو بہت ذلت اُٹھائینگے صرصر وصبا رفتار ہنستی ہوئی باہر گئین
آپس مین اشارے کیے کہ یہ جوتیان کھاکر ہماری قدر کرینگے ایک خیمہ مین جاکر ان پانچون نے آرام
کیا خورشید تخت پر پہلو مین بہار روشن رائے اور وزرا امرا بیٹھے ہین خورشید کہہ رہا ہے سامان مینہ آنے
کا آراستہ ہو مین سحر تیار کرکے کل کوکب کو تو قتل کرون دوسرے دن لاچین سے بھی سمجھونگا بھائی
افراسیاب نے جان بخشی کی کچھ تو مین بھی کام کرون یہ باتین ہو رہی تھین کہ ہرکارون نے عرض کی آپکے
بھائی صاحب میان کوکب لرزان وترسان تخت پر سوار آتے ہین بہار نے کہا حضور خطا معاف کیجیے گا
خورشید نے کہا مجھے اُس سے دشمنی کا ہے کی زوجہ اپنی حوالے کرے اپنے طلسم مین جاکر بیٹھے لاچین وغیرہ سے
سمجھ لونگا یہ ذکر تھا کہ تخت کوکب کا نمایان ہوا اسنے عجیب حال سے کوکب کو دیکھا رومال سے ہاتھ
بندھے ہوئے سرخم پریشان وحیران تخت مع اُڑتا ہوا آکر پہونچا خورشید نے منھ پھیر لیا کوکب نے
تخت کو گوشے مین اُتارا تخت تو غائب ہوگیا سب سمجھے ساحر زبردست ہے تخت کو کہین
چھپا دیا کوکب نے آکر خورشید کو سلام کیا خورشید نے منھ پھیر لیا کوکب قدمون سے لپٹ کر
رونے لگا کہا بھائی از خردان خطا واز بزرگان عطا میری خطا کا خیال نہ فرمائیے جو آپکا مطلب ہے مین
اُس پر راضی ہون مگر سر دربار اُسکا نام نہ لیجیے میرے واسطے ذلت ہے تنہائی مین چلیے مین اپنے
دلکی کیفیت آپسے بیان کردون خورشید خوش ہوگیا سمجھا کہ جب جان پر بنی تب زوجہ کے دینے
پر راضی ہوا سر دربار کوکب نے ہاتھ خورشید کا پکڑ لیا تخلیے مین لیکر آیا اگر کسی سردار نے ساتھ آنے کا
ارادہ کیا پلٹ کر کوکب نے منع کردیا کہ یہان کوئی صاحب تشریف نہ لائین مصرع رموز مملکت خویش
خسروان دانند، بھائیونکی لڑائی کیا اب میل ہوگیا سب کام بن پڑا یہ کہتا ہوا کوکب نقلی
خورشید کو لیکر تخلیے مین آیا کہا بھائی مین جورو تم سے عزیز نکرونگا مین تو تیرا تابعدار ہون برہمن
وغیرہ نے بہکا کر یہ حرکت مجھ سے کرائی مین تو ہمیشہ تیری جدائی مین روتا تھا مین نے وزیر کو روانہ کیا محافہ ملکہ کا
لینے گیا ہے آپ اتنا احسان کیجیے محافہ آئیگا کسی پر حال ظاہر نہونے پائے آپ ملکہ کو لیکر چلے جائیے مین افراسیاب
خانہ خراب سے سمجھ لونگا خورشید روشنضمیر جوش عشق ملکہ ناہید مرصع پوش مین تھا بھول گیا
کہا مین بھائی اس لڑائی مین ہرگز دخل نہ دونگا احسان افراسیاب روپیہ دیکر اُتار دونگا خورشید

نے کہا بھائی کیا دیکھتے ہو کوکب نے کہا ایک جام شراب محبت میرے ہاتھ سے نوش فرمایئے مجھکو
یقین کامل ہو میری خطا معاف کی برادر جمشید کی جان بھی خورشید نے خود گلابی اُٹھا کر کوکب کو دی
کوکب نے جام لبریز کیا نمک سرکاری ملایا کہا بھائی یہ جام محبت ہے خورشید خوشی خوشی پی گیا
کلیجے سے دھوان اُٹھنے لگا استخوان جلنے لگے گھبرا کے اُٹھا لڑکھڑا کے گرا نعرہ ہوا منہ پر سپہر عیاری
زبان میں سوزن دیا پشتارہ باندھکر زنجیر چاک کرکے صحیح وسلامت نے نکلا یہان بعد عرصے کے سیار
روشن رائے گھبرایا کہا کیا یون مین بڑی باتین ہوئین پردہ اُٹھا کے اندر آیا دیکھا شہنشاہ ندارد
اسباب بھی اُس خیمے کا نہین ہے فرش تک کوئی اُٹھا لے گیا سیار نے ایک چیخ ماری سب سردار دوڑے
ہوے آئے سیار نے کہا یارو شہنشاہ کو کوئی لے گیا طرہ سنکر عیار پچیان بھی آمین سیار نے بلک کر
کہا اے صرصر یہان تو کوئی غیر نہین آیا فقط کوکب آیا تھا صرصر نے کہا وہی عمرو تھا سیار لشکر تیار
کرنے لگا صرصر کے آگے ہاتھ جوڑے صرصر نے کہا ہم دربار مین ہوتے تو عمرو کی مجال تھی کہ بشکل کوکب
آتا خیر مین ابھی جاتی ہون یہ کہکر صرصر بصورت مبدل بھاگی کوکب ولاچین وغیرہ رات بھر اشتیاق
مین عمرو کے جاگے اسد کہتے ہین ہمارے نانا جان خالی نہ آئینگے صبح ہوتے خورشید کو لائینگے
رات کو آفتاب کہان پردۂ مغرب مین نہان ہوگا ستارۂ سحری چمکا سب سردار دربار مین آکر پہونچے
دیکھا خواجہ پشتارہ بدوش آپہونچے پشتارہ لاکر خورشید کا ڈالدیا کہا کوکب تمھارا گنہگار موجود ہے
تم ناحق شرماتے تھے بیوجہ گھبراتے تھے کوکب نے دوڑ کر خواجہ کو گود مین اُٹھا لیا دربار مین غل ہوا خواجہ
عمرو خورشید روشن ضمیر کو پکڑ لائے ساحر و غیر ساحر آکر جمع ہوے کوکب نے جلاد کو آواز دی خورشید
کی آنکھ کھلی اُس دربار جلالت شعار کو دیکھا کس لطف سے آراستہ ہے عمرو کھڑا پکار رہا ہے اور خورشید
تو نے قدرت پروردگار کو دیکھا اب قدمون پر کوکب کے گر خورشید کے تیور پر بل پڑنے لگا غصہ کرنے لگا
کوکب نے آواز دی او نامرد بہتر یہ ہے قدمون کو طلسم کشا کے بوسے دے اطاعت اسلام کر دیکھا تیرے بھائی
صاحب تو دعوی کرکے گئے تھے تمھارے معین و مددگار اب کہان ہین میری غفلت مین طلسم سیاہ ٹوٹا
ورنہ زندگی مین تم نجات نہ پاتے جلاد حاضر آیا خورشید نے آنکھ سے اشارہ کیا مین اطاعت نہ کرونگا
جلاد نے ہاتھ پکڑ کے خورشید کو کھینچکر بیرون بارگاہ لیجا کر ریت کے چبوترے پر بٹھایا اب اسوقت سب سردار
جمع ہین غل یہ ہے کہ خورشید قتل ہوتا ہے مگر جلاد جو کھینچکر خورشید کو باہر لایا چپکے سے کان مین خورشید کے کہا اے شہنشاہ

ہوشیار ہو جایئے ستم ملکہ صرصر شمشیر زن زبان سے سوزن نکالتی ہوئی لڑتے بھڑتے نکلیے خورشید کا
خوشی سے چہرہ سُرخ ہو گیا صرصر نے بہ تعجیل خورشید کی زبان سے سوزن نکالا زبان کا قابو مین
آنا تھا کہ خورشید بل کر کے اُٹھا سنگریزے اُٹھا کر طرف آسمان کے پھینکے ابر تیرہ و تار پیدا ہوا لشکر اسلام
پر برسنے لگا پتھر گرے صدہا کے سر پھٹے کوکب و لاچین اپنے مقام سے اُٹھے کہ عیار روشن رائے
با فوج قاہرہ آکر پہونچا خورشید رو شنفیر کو بیچ مین لیا لڑتے بھڑتے لے نکلے لاچین وغیرہ نے بھی
اچھی طرح پیچھا نہ کیا ہزارون جادوگرون کا کھیت پڑا عیار خورشید کو لیکر لشکر مین آیا جب خورشید نے
عیار بچونکی بڑی قدر کی کہا صرصر نے میری جان بچائی یہ ہمارے دروازے پر بیٹھکر پہرہ دین
پانچون کو خلعت ملے دن تو تڑپ تڑپ کے خورشید نے بسر کیا رات کو ایک تنہائی کا خیمہ تجویز ہوا خورشید نے
کہا مین بیٹھکر سحر تیار کرون سہیل و عیار دربار مین رہین اُسی بارگاہ سے ملا ہوا ایک خیمہ ہی اُس مین آکر
خورشید اسباب سحر لیکر بیٹھا سحر تیار کر رہا ہے منقل آتش روشن کچھ رات گذری ہی زمین شق ہوئی ایک
جادوگر سیہ فام نامہ ہاتھ مین تڑپ کے زمین سے نکلا آواز دی ستم فرستادہ شہنشاہ طلسم ہوشربا لے
خورشید مین عیارون کے ڈر سے زمین مین نقب دیکر آیا ہون شہنشاہ کو یہ حال معلوم ہوا یہ نامہ دیا ہی
سب کچھ تحریر ہے صاف صاف نعرہ ہے اسکو کھولکر پڑھیے مجھکو جواب دیجیے خورشید خوش ہو گیا
نامہ ہاتھ سے ساحر کے لیا جیسے ہی اُسکو کھولا لفافہ سے بیہوشی اُڑی دہم سے گرا نعرہ ہوا منم صاحب
لنجدہ گران نذر کردہ بزرگان مہتر قران نامدار نعرہ مہتر قران سریع السیر چون باد بہاری
جہان سرہنگ در خنجر گذاری + بمیدان اژدر آتش فشانم + ستم مہتر قران شیر ژیانم + لنجدہ پکڑ کے چاہا کہ
مارون اسکا سر پھٹ جائے دھماکے کی آواز عیار نے سُنی گھبرا کے دوڑا پردہ اُٹھا کے دیکھا شہنشاہ
بیہوش پڑے ہین ایک ساحر سیہ فام قتل کیا چاہتا ہی عیار دوڑا مہتر قران نقب مین پھاند کر
بھاگے سہیل بھی دوڑا عیار نے خورشید کو بیدار کیا اب اُس بارگاہ مین سب سردار جمع ہو گئے کوئی
پوچھتا ہی حضور عیار کیونکر آیا آپ بیہوش کیونکر ہوے شراب آپنے کیون پی ایک مرتبہ تو پیکر بیہوش
ہو چکے تھے اب پینا کیا ضرور تھا یہ جھلا کر کہتا ہی شراب کیسی مین آج شام سے انتہا کی احتیاط کر رہا
ہون جب زمین سے عیار پیدا ہو کوئی کیا حفاظت کرے گمان غالب ہوا کہ ساحر فرستادہ افراسیاب آیا عیار کی
کا ہیکو کرامات ہی خدا وند ان ظالمون کے ہاتھ سے بچائین بیان پر اسکے سب سکوت مین تھے کہ لفافہ

کھولا تھا نوشتہ تقدیر پیش آیا دیکھیے عیارون سے کیونکر جان بچتی ہے اب اسوقت ہزارون جادوگر اندر بارگاہ کے آگئے اپنے بیگانے کی روک ٹوک نہین کہ صبار رفتار نے خورشید کو پلٹ کر دیکھ صبار رفتار نے کہا کسی سے ذکر نہ کیجیے چپکے بارگاہ سے نکل چلیے مہتر قران جو یہان سے بھاگ کر گیا ایک مقام پر بیٹھا ہی چلیے مین گرفتار کرادون عمرو بھی وہین ہے اُستاد و شاگرد صلاح کر رہے ہین خورشید صبار رفتار کے پیچھے چلا آگے صبار رفتار پیچھے خورشید اگر کسی نے پوچھا حضور کہان چلے تو اشارے سے منع کیا میرے ساتھ نہ آؤ صبار رفتار خورشید کو لگا کے لے نکلی کنارے پر لشکر کے لائی کہا وہ دیکھیے درغہ نخلستان مین عمرو و قران بیٹھے ہین ایک گولا پھینکیے وہ سحر بیجیے کہ زمین اُنکے پاؤن تھام لے دونون جلکر رہجا ئین خورشید نے کہا یہ کتنی بڑی بات ہے مگر مجھکو معلوم نہین ہوتا ای صبار رفتار قران و عمرو کہان ہین اسنے کہا آپکو نہ معلوم ہوگا آپ گولہ اسم سحر کا پڑھکر پھینکیے پھر مین تنہا دونگی کام ہوجائیگا خورشید آگے بڑھا صبار رفتار پیچھے ہی خورشید نے گولا پھینکا صبار رفتار نے حلقے کمند کے گلے مین ڈالدیے نعرہ کیا منم مہتر برق فرنگی ارے کہکر خورشید پلٹا برق نے حباب مار کر بیہوش کیا پشتارہ دوش پر لگا کرلے بھاگا یہان سیار نے پلٹ کر صبار رفتار کو بارگاہ مین دیکھا کہا تم شہنشاہ کو کہان لے گئین صبار رفتار نے کہا مین تو ابھی اندر آئی ہون شاید میری صورت پر بھورا یہ لگا کرلے گیا سیار و سہیل دوڑے عقب مین سب سردار سہیل رو شمشیر بہ تعجیل جھپٹ کر جنگل مین آئے دیکھا برق پشتارہ بردوش جاتا ہی للکارا خبردار او ناعیار برق نے پلٹ کر سہیل کو دیکھا گھبراگیا چاہتا ہی کہ بھاگے سہیل نے ایک دو ہتڑ زمین پر مارا برق لڑکھڑا کر گرا پشتارہ پشت سے الگ ہوا سہیل تیغ پکڑ کر دوڑا کہ جاکے سر کاٹ لون قضائے کار باغبان قدرت و بہار طلائے کا گشت دے رہے تھے لشکر کفار مین جو ہلڑ سنا سمجھے ہمارے عیار پہونچے باغبان دوڑا اُسوقت آکر پہونچا کہ سہیل برق کو قتل کیا چاہتا ہی باغبان نے گیند مارا سہیل پر پھول برسنے لگے باغبان نے ایک دستک دی سنہرا پنجہ پیدا ہوا برق کو تو پنجہ اُٹھالے گیا اب باغبان کو ساحرون نے گھیر لیا خورشید کو آکر سیار نے ہوشیار کیا خورشید نے باغبان کو زخمی کیا باغبان بجرات لڑ رہا ہی قضائے کار ملکہ بہار جادو وہان پر نہین گلدستہ لیکر دوڑین اسیوقت پہونچین دیکھا باغبان مضطر و بیقرار خورشید قتل کرنے چلا ہی

ایک طرف سہیل کھڑا لڑ رہا تھا بہار نے سہیل پر گلدستہ مارا ہوائے سرد آئی پھول برسے طایر زمزمہ سرائی
کرنے لگے عندلیبان خوشنوائے یہ مطلع پڑھا مطلع نسیم صبح جا جا کر گلستان مین پکار آئی + مبارک
بلبلو تم کو بہار آئی بہار آئی + سہیل جھوما گل رخسار بہار پر مائل ہوا منتین کرتا ہوا قریب بہار کے
آیا بہار نے بدھی گلے سے اُتار کر پہنا دی طرہ کان مین لگا یا کہا کیا چاہتے ہو سہیل نے کہا غلام
ہون بہار نے کہا اگر چاہتے ہو کہ میرے ساتھ شادی کرو ہمارے دشمن کا سر لاؤ سہیل نے کہا آپ کا
دشمن کون بیچا ہی بہار نے کہا خورشید روشنضمیر وہ دیکھو لڑ رہا ہی ہمین کو قتل کرنے آیا ہی یہ سنتے ہی
سہیل کا ستارہ گردش مین آیا یہ وقت وہ ہی کہ باغبان انتہا کا زخمی ہو چکا ہی خورشید قتل کرنے
چلا ہی سہیل جھومتا ہوا قریب آیا خورشید سمجھا میری مدد کو آیا ہی سہیل نے قریب آکر ایک ہاتھ تلوار کا مارا
ہر چند کہ خورشید طلسم بند ہے برابر کے ساحر نے قریب سے ہاتھ مارا سر اس غریب کا زخمی ہوا آواز دی
او نالائق یہ کیا کیا سہیل شعر عاشقانہ پڑھا پھر جا پڑا خورشید سمجھا تا ہی مبہوت عشق بہار کب مانتا ہی
جھوم جھوم کے ہاتھ مار رہا ہی گلے مین بدھی پڑی ہے پھولا ہوا جب بو دماغ مین پہونچتی ہی جوش
بڑھتا ہی جب خورشید نے دیکھا دس پانچ سردار بھی سہیل نے مار ڈالے فوج پر بھی گونے مار رہا ہے
سیّار کو جھپٹ کر زخمی کیا جب تو خورشید غصے مین جا پڑا سہیل نے ہاتھ مارا خورشید نے بار بچا کے
کلائی پہ ہاتھ ڈال دیا سحر کر کے طمانچہ مارا سہیل گر کے بیہوش ہوا خورشید نے چھاتی پر چڑھ کے چاہا سر
کھینچ لون صرصر عیان کرتی ہوئی دوڑی کہا اے شہنشاہ یہ ہوش مین نہین ہے یہ رنگ سحر بہار گلعذار
ہے طرہ کان سے نکالیے سحر کر کے بدھی توڑیے ہر چند خورشید نے سحر کیے ظاہر مین رشتہ خام تھا
وہ رشتہ حیات کے ساتھ تھا نہ ٹوٹا جب تو خورشید نے مسلسل و مطوق کیا سہیل جو ہوشیار ہوا زبان
مین سوزن دریا کے آہن مین غرق سر ٹکرانے لگا لاکھون گالیان خورشید کو دیتا ہی خانہ زنجیر مین
غل ہی صرصر نے کہا اب انکو قید کیجیے مین شہنشاہ کی خدمت مین جاتی ہون وہ دفعیہ کرین گے حضور
اس رنگ مین ہزارون مارے گئے اکثر افراسیاب سے جلدی مین سحر نہین اُترا خورشید نے رنجیدہ ہو کر ایک
خیمے مین سہیل کو قید کیا بہار و باغبان نے اتنی مہلت پائی لڑتے بھڑتے پلٹ گئے خورشید
رنجیدہ واپس ہوا سیّار سے کہتا ہی میری جان کیونکر بچے گی حقیقت مین افراسیاب کا کلیجہ ہے
کہ جوان عیارون کے بار اُٹھاتا ہی لیکن ایک شب کی مہلت پاؤن ایسا سحر تیار کرون کہ ایک ہی

دن مین سب کا خاتمہ ہوا اسی سوچ مین آکر اپنی بارگاہ مین بیٹھا تیار سے صلاح کر رہا ہے کہ لے
وزیر اعظم اگر تم میری حفاظت کرو تو مین شب بھر مین سحر تیار کرون سیّا رکھتا ہے مین اپنی جان
تک صرف کرون گا یہ تو باتین کر رہا ہے جس خیمے مین سہیل قید ہے ضریر جادو بارہ سے ساحرون کا
افسر بعہدۂ نگہبانی بیٹھا ہے سہیل خیمے مین زنجیر ہلا رہا ہے اشعار اشتیاق بہار پڑھ رہا ہے کہتا ہے ظالمون
نے مجھکو قید کیا میری معشوقہ سے مجھکو چھوڑایا ہاے وہ دلھن بنی بیٹھی ہوگی مین برات لے کر نہ پہونچا
ضریر نے دیکھا سامنے سے صرصر ہنستی ہوئی آتی ہے حسن اُسکا عابد کش زاہد فریب ضریر نے
آواز دی کہو بی صرصر افراسیاب کے پاس ہو آئین صرصر نے مسکرا کر کہا مین بیمروت سے بات نہین
کرتی کون اچھی بھلی جان کو آفت مین ڈالے دو ہفتے ہمکو گذرے اسی لشکر مین رہتے ہین جفائے
شب فراق سہتے ہین کبھی بیمروت نے یہ نہ پوچھا کہ تمھارا مزاج کیسا ہے ضریر کھڑا ہو گیا منتین
کرنے لگا کہا کہ ملکہ دم بھر ٹھہرو صرصر آکے بیٹھی پیپہ شراب کا ان سب کے واسطے خورشید نے بھیجا ہے
صرصر نے کہا اسمین کیا ہے ضریر نے کہا شہنشاہ نے شراب بھیجی ہے صرصر نے کہا ہم بھی پئین اگر ہم کو
نشہ زیادہ ہو جاوے تو ہاتھ نہ لگانا ضریر منتین کرنے لگا صرصر نے اپنے ہاتھ سے پیپے کا منھ کھولا
بوتلون مین بھر کے بارہ سے کو تقسیم کرائی ایک جام لبریز کر کے ضریر کو دیا یہ بدمست کیا جانے کہ اس
جام کا انجام کیا ہے پی گیا بارہ سے نے وہ شراب پی آپس مین جوتی پیزار چلنے لگی آپسمین لڑ بھڑ کر بیہوش
ہونے لگے صرصر نے کہا تم کیسے سفلہ مزاج ہو تمھارے ساتھ والے بیہودہ بکتے ہین انکو سزا دو ضریر
جھلا کر اُٹھا بیہوشی تاثیر کر چکی تھی لڑکھڑا کر گرا سب بیہوش ہوے صرصر نقلی یعنی خواجہ عمرو اُسی
صورت پر سامنے سہیل کے آئے جھک کر سلام کیا کہا اے شہنشاہ ملکہ بہار دلہن بنی بیٹھی ہین
آپکو یاد فرما رہی ہین سہیل نے کہا اے صرصر مجبور و ناچار ہون خورشید نے مجھکو قید کر لیا
زبان سے سوزن نکال خواجہ نے ضریر جادو کی سحر کی جھولی جس مین اسباب سحر بھرا ہوا تھا وہ لا کر
سہیل کو دی زبان سے سوزن نکالا کہا مین چلکر برات کی تیاری کرون آپ خورشید کا سر لیکر
آئیے سہیل جھومتا ہوا نکلا خواجہ تو کنارے ہو گئے سہیل لشکر خورشید مین گھس پڑا ساحر زبردست
بادۂ عشق سے مست دو دو سے کو ایک ایک وار مین واصل جہنم کیا خورشید بارگاہ مین تیار سے باتین
کر رہا ہے کہ لشکر مین ہنگامہ ہوا ساحرون کے مرنے کی آواز آئی گھبرا کے اٹھا باہر آکے دیکھا سہیل نے

لشکر کو درہم و برہم کر دیا غصے مین چہرہ سُرخ جھولی سے گولے نکال نکال کے لشکر پر مارتا ہی خورشید
کو دیکھکر اور جلال آیا نعرہ کیا اُو دشمن معشوق اب تک تو زندہ ہی ملکۂ عالم نے سر ما نگا ہی سر جھکا کر
بیٹھ مین تیرا سر کاٹ کر لیجاؤن دولھا بنکر بہار کو بیاہ لاؤن ہاے وہ دُلھن بنی بیٹھی ہی مین جا
نہین سکتا یہ کہکر خورشید پر جا پڑا ایسے دو چار سحر کیے خورشید بھڑا گیا صدہا سردار زبردست مارے
گئے دیکھا خورشید نے یہ سخن ناشنو نمانے گا تیغہ سحر کمر سے کھینچا چھکائی دیکر ہاتھ مارا سہیل کے دو ٹکڑے
ہوے اندھیرا ہو گیا صدا آئی کشتی مرا نام من سہیل روشنضمیر بود خورشید نعش بھائی کی دیکھ کر چیخین مارکر
رونے لگا کہ صرصر آکر پہونچی کہا اے شہنشاہ یہ کیا غضب کیا یہ اپنے ہوش مین نہ تھا شہنشاہ نے
وعدہ کیا تھا کہ مین ورخ سحر بھیجتا ہون خورشید بہت رویا کہا ملکہ صرصر تم سب ملکر ہماری حفاظت
کرو مجھے تو دم لینے کی فرصت نہین ملتی کل کوکب کو ضرور مارونگا یہ کہکر ایک نامہ لکھا جادوگر کو
دیا کہ جاکر کوکب روشنضمیر کے ہاتھ مین دیدے کل اس دشمن کا تو خاتمہ کرون طلسم کشا کو بھی
مٹاؤن ساحر نے آکر کوکب کو نامہ دیا خواجہ نے آکر خبر قتل سہیل دی کوکب خواجہ کی تعریفین
کر رہا ہے عمرو نے کہا اے کوکب نہ گھبراؤ مین اس بیحیا کو دم نہ لینے دونگا کوکب نے نامہ پڑھا
لکھا تھا اے کوکب کل میرے تیرے سر میدان مقابلہ ہی نہ لشکر افراسیاب دخل دے نہ لاچین
شریک ہو کوکب نے اقرار کیا جادوگر پلٹ گیا خورشید نے اسی عہد پر طبل جنگی بجوایا کوکب نے
خبر سُنکے شترط پر طبل جنگی بجوا دیا خورشید نے ساری رات جاگ کے بسر کی گرد بارگاہ کے حصار سحر بھی کر لیا
ہر چند خواجہ نے چاہا جاکر عیاری کرون ممکن نہوا چار پہر رات گذری ستارۂ سحری آسمان پر چمکا
آفتاب عالمتاب چرخ نیلی پر برآمد ہوا یہان خورشید کل فوج کو ہمراہ لیکر میدان مین آیا سرما
و ابریق برائے مدد خورشید بارہ لاکھ فوج سے موجود ہین مصور و آتشبار بیابان نشین سب کو
افراسیاب کا حکم ہے کہ میرے بھائی کا ساتھ دینا خورشید سب کو منع کرکے میدان کارزار مین آیا کوکب کو
للکارا کوکب نے آکر شہنشاہ لاچین سے اجازت مانگی یہ بھی عرض کی اس بیحیا کو بڑا غرور ہی آپ لوگ
قصد شراکت نہ کیجیے گا اقبال طلسم کشا ہمراہ ہے کوکب پشت مرکب پر سوار ہوکر سامنے خورشید
کے آیا خورشید نے دور سے گولا مارا کوکب نے گولا کاٹا آواز دی اُو نامرد تلوار چلے لطف جرات
حاصل ہو خورشید بھی نوجوان ہے تیغہ کھینچکر جا پڑا کوکب و خورشید سے تلوار چلنے لگی سحر بھی

ہو رہے ہین لکہ ہاے ابر لہرا لہرا کر آتے ہین کبھی آگ برسی کبھی برقین چمکین کبھی ابر دھوان دھار
کبھی طایر و نکی پکار کبھی گرمی کبھی سردی دونون شاہان عالی جاہ ہزار ہا ساحر جا بنین کے گوے
چل رہے ہین ایک مقام پر خورشید نے مٹھی سے ایک جانور چھوڑا وہ مثل برق چمکا کوکب کی
پلک جھپکی اُس حال مین خورشید نے ہاتھ مارا سر کوکب کا زخمی ہوا کوکب نے برابر جواب دیا منہ سے
شعلۂ آتش چھوڑا خورشید بھی رکا اوپر سے کوکب نے ہاتھ مارا خورشید کا بھی شانہ نشانہ ہوا دو دو
زخم دونون نے کھائے بیار روشن رائے کو تاب نہ باقی رہی خلاف شرط فوج لیکر کوکب پر آ پڑا ادھر ملکہ
مُہران شمشیر زن و بلور چہار دست و مہر رخ و بہار و بدیع و اسد نامدار نوجہ کر کے جا پڑے لشکر دونون
آپسمین مل گئے قیامت کے سحر ہونے لگے لاچین نے زمین ہلا دی خورشید گھبرایا ایک گولہ ہاتھ مین لیکر اپنے خون مین
رنگین کیا طرف طلسم خورشید نگار کے پھینکا آواز دی خیر خواہان دولت مدد ہو وہ گولہ پھٹا کئی سے
پُتلے سفید جنگل سے پیدا ہوے نیمچے ہاتھ مین سپر ہاے فولادی لیے ہوے سامنے خورشید کے آئے
خورشید نے اشارہ کیا ان سب دشمنون کو میرے مار لو وہ پتلے چمک کر جا پڑے کوکب نے جس پتلے پر ہاتھ مارا
دو ٹکڑے ہوے دو بنکر تیار ہوے سو پتلے آئے تھے قتل ہوتے ہوتے اب کئی ہزار ہوے اسد کے بازو پر
اکہ لعل سخندان کا بدیع الزمان کے گلے مین ہار دیا ہوا لاچین کا بدیع الزمان نے جو دیکھا کہ ان سفید
پوشون نے زمین خون سے لال کر دی لاشون سے میدان بھر دیے تلوار کھینچکر ا پنر جا پڑے کوکب نے یہ دیکھا کہ اسد نے
جس پتلے پر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے وہ پھر دو ہو کر رہے بدیع الزمان نے جوان تپلون مین جا کر شمشیر زنی کی
یہ سبب ہار کے دس پانچ قتل کیے وہ دو نے ہو گئے دس پانچ نے جست کر کے ہار توڑ ڈالا کئی پتلے جل بھی گئے
جب ہار ٹوٹ کر گرا بارہ پتلے بدیع الزمان کو لپٹ گئے از روے بلوے کے گرفتار کر لیا ملازمان خورشید نے
بدیع الزمان کو اپنے قبضے مین کر لیا ہتھکڑیان بیڑیان پہنا دین اسد نے آکر اُن پتلون پر شمشیر زنی
کی ان پتلون نے چاہا کہ بلوہ کر کے اسد کو بھی گرفتار کر لین دور سے لاچین نے یہ معرکہ دیکھا بدحواس
ہو کر گھوڑے سے کودا ایک دستک دی پکار کر آواز دی سب نمکحرام ہو گئے یہ کیا حال ہے کوئی بھی نمک حلال
ہے حاضر حاضر کی آواز آئی دیکھا دو جوان حسین جمیل ایک صندوق لیکر سامنے لاچین کے آئے
عرض کی غلام حاضر ہین لاچین نے فوراً وہ صندوق کھولا دو پتلے سنہرے نیمچے پکڑے ہوے جست کر کے نکلے
لاچین کے تصدق ہوے عرض کی کیا حکم ہوتا ہے لاچین نے اُن سفید پوشون پر اشارہ کیا دونون

صف شکن اُن سفید پوشون پر جا پڑے جس کے ہاتھ مارا اُس کے دو ٹکڑے کیے تمام صفونکو درہم و برہم کیا جس تپلے پر جا پڑے اُسکو چیر کر پھینک دیا خورشید نے چاہا کوکب کو قید کرکے لیجاوٗن اِس مقام پر انتہا کی تلوار چلی لاکھون ساحر لڑ بھڑ کے مرے کوکب کی رہائی نہین ہوئی بدیع الزمان کو تو خورشید لشکر مین بھیج چکا چاہتا ہے کہ کوکب کو بھی لے نکلون نمک خواران کوکب و لاچین اِس زور و شور سے لڑ رہے ہین کہ تخت کو بڑھنے نہین دیتے جب بران کا اختر مراد ید سیاہ ہونے لگا تو گھبرا کر آسمان کیطرف ہاتھ بلند کیے بیقرار ہو کر دعا کی کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا سبز دو جوانان صف شکن رستم خصال سہراب جلال مرکب ہاے بادرفتار پر سوار آتے ہین دونون نے نعرہ کیا ایک نے آواز دی منم شاہزادہ مصر الغرائب جیسے ہی بُران نے اُن دونون شاہزادونکو دیکھا خوشی سے چہرہ زرد سُرخ ہو گیا کوکب کو جو پابند قید دیکھا ایک بھائی سحر العجائب خورشید روشن ضمیر پر جا پڑا مصر الغرائب اُس غول مین آیا جہان کوکب قید ہے سحر العجائب نے خورشید سے لڑ کر اپنے کو زخمی کرایا مگر وہان سے بڑھنے نہ دیا مصر الغرائب نے شمشیر زنی کرکے سینہ سپر کر دیا ہزارون کو اُس مقام پر قتل کیا نگہبانون کو مارا کوکب کی زبان سے سوز لیا زخمون مین چور چور ہو گیا اپنے آقا کو قید مین نہ رہنے دیا کوکب چھوٹتے ہی کرد کا خورشید نے جو یہ معرکہ دیکھا زرد ہو گیا طبل بازگشت بجوا دیا دونون شاہزادے سحر العجائب مصر الغرائب کوکب کے سر پر سپرون کا سایہ کیے ہوے انتہا کی شکایت کی کہ اے شہنشاہ یہ موکے بڑے غلامون کو آج تک طلب نہ کیا اُستاد نور افشان نے ہمکو خبر دی شکر ہے کہ وقت پر پہونچے کوکب نے دونون کو آفرین کی لشکر جانبین کے پلٹے جب اسد قریب بارگاہ پہونچے لاچین نے عرض کی اے شہریار غضب ہوا آپکے ماموں جان کو خورشید روشن ضمیر گرفتار کرکے لیگیا غلام نے بہت کدوکاوش کی کچھ نہو سکا اسد نے زانو پر ہاتھ مارا فرمایا بڑا غضب ہوا کا شکے مین گرفتار ہو جاتا عمرو نے کہا انشاء اللہ مین رہا کرونگا سب سردار دربار مین آئے یہان خورشید نے بدیع کو ایک خیمے مین قید کیا ساراروشن راے وزیر کو براے حفاظت مقرر کیا صرصر و صبا رفتار کو بلا کر کہا آج تم ہمارے خیمے کے دروازے پر نگہبانی کرو شب بھر مین وہ شے تیار کرونگا کہ لاچین و کوکب ایک زندہ نہ بچے سب کا خاتمہ کردون بدون فتح جنگ واپس نہ ہونگا افراسیاب میرا جان بخش ہے یہ کہکر ہوم خانے مین داخل ہوا عیاران بچیان براے حفاظت بیٹھین یہان دربار شہنشاہ لاچین مین سرداران

کی زخم دوزی ہو رہی ہے خواجہ عمرو بھی بیٹھے ہین کہ آسمان پر برق چمکی ایک طائر آ کے کاندھے
پر کوکب کی بیٹھا زمزمہ سرائی کرکے اُڑ گیا کوئی اس مطلب کو نہ سمجھا عمرو نے دیکھا رنگ روے
کوکب متغیر ہوگیا طائر ہوش اُڑا گیا عمرو نے کہا کیون اے شہنشاہ خیر تو ہے کوکب نے کہا
خواجہ غضب ہوا خورشید آج کی شب ایک سحر تیار کر رہا ہے اگر وہ سحر تیار ہوگیا طلسم کشا کو پکڑ
لیجائے گا مجھے بھی جان بچانا دشوار ہوگی تمام لشکر پر زوال آئے گا اُس نے انتہا کے سحر تیار کرنے کا
قصد کیا ہی بادشاہ طلسم خورشید نگار ہے اس سحر پر اسکو مدار ہے طائر طلسمی نے مجھکو ابھی خبر دی خیرخواہ
دولت تھا سمجھا گیا کہ اپنی حفاظت کیجیے صبح ہو جائیگی تو کوئی تدبیر بن نہ پڑے گی اس یاس سے
کوکب نے یہ کلمات حسرت آیات کہے عمرو گھبرا گیا اُسی وقت اُٹھا کچھ کان مین برق کے کہا برق بھی
تڑپا پہلے برق گیا بعد خواجہ عمرو بہانہ عیاری سے آراستہ ہوکر طرف لشکر خورشید کے چلے
یہان خورشید روشنضمیر اکیلا خیمے مین بیٹھا ہوا سحر کر رہا ہی پانچون عیار یہان دروازے پر ایک
خدمتگار اشیاء سحر خورشید کو پہونچاتا ہی اور کسی کے آنے کا حکم نہین خورشید نے اپنی ران سے خون لیا
تمام جسم سے چند قطرات ایک جام مین لیے ماش کا آٹا جھولی سے نکالا خون سے گوندھکر ایک پتلا بنایا
پانچ کڑھاؤ موہن بھوگ کے تیار رکھے ہین پتلے پر سحر کرنا شروع کیا خون کے چھینٹے دیے پتلے کا قد
بڑھنے لگا مثل دیو کے ہوگیا جسم مین حرکت پیدا ہوئی مثل انسان کے گویا ہوا ظاہر مین بیہولیت بولا
آواز سے اُسکی بارگاہ بھر آگئی اب خورشید نے سحر کرنا شروع کیا کچھ سحر پڑھتا ہی موہن بھوگ کا لقمہ
کھلاتا جاتا ہے ذکر کر چکا ہون کہ خواجہ اور برق صلاح کرکے چلے تھے کوکب نے بر وقت جانے خواجہ
کے کچھ کان مین بھی کہدیا تھا ہشیار حفاظت بدیع کر رہا ہی کہ دیکھا سامنے سے ایک فقیر آتا ہی اُسنے ساحر ہے
کہا اسکو ہٹاؤ ساحر نے بڑھکر کہا شاہ صاحب اسوقت نہ آیئے فقیر نے ساحر کو خنجر مارا اور نعرہ کیا منم برق
فرنگی سب طرف سے لوگ دوڑے کہ برق فرنگی بدیع الزمان کو رہا کرنے آیا صرصر و صبا رفتار بھی
دوڑین دیکھا کہ برق تڑپ تڑپ کر لڑ رہا ہی پانچون عیار پہونچ جاتے ہی حلقے کمند کے ڈالکے برق کو
گرفتار کر لیا خواجہ نے سمجھا کہ برق کو اُدھر بھیجا تھا وہ خدمتگار جو خورشید کو اشیاء سحر پہونچاتا تھا کچھ دیکر باہر نکلا
عمرو نے بصورت صرصر اُسے اشارہ کیا وہ قریب عمرو آیا باتین کرتے کرتے عمرو نے بیہوش کیا اُسکی شکل بنکر
اندر آیا دست بستہ عرض کی حضور یہ پتلا کیسا ہی خورشید نے کہا یہ اب سب مسلمانون کو کھا جائیگا ایک زندہ

نہ بچے گا مین اب سحر کرکے تیار کرچکا جو کوئی موہن بھوگ اِسکو کھلائیگا اُسکی اطاعت کریگا لیس
عمرو نے خورشید کو بیہوش کیا تڑاق سے جاب مار دیا خورشید بیہوش ہوکر گرا تپلے نے ہاؤکرکے منہ کھولا
عمرو نے لقمہ موہن بھوگ کا دیا کھلانا شروع کیا وہان صرصر نے جاکر برق کو گرفتار کرلیا آپ ادھر پلٹین
جانسوز کو خواجہ سمجھا آئے تھے وہ صرصر بنکر سامنے سیار کے آیا کہا حضور برق کو ہمین دیجیے ہم اس کو
بلطف قتل کرین گے سیار نے کہا ویدہ و جانسوز نے کنارے لاکر برق کو چھوڑ دیا صرصر و صبا رفتار یہان
ساحرون کو ساتھ لے کر اندر آیئن دیکھا خورشید تو اوندھا پڑا ہے عمرو پتلے کو موہن بھوگ کھلا رہا ہی ساحرون نے
للکارا او عمرو خبردار کو کب عمرو کو نام اس پتلے کا بتلا چکا تھا عمرو نے کہا اے مہیب جادو یہ سب
میرے دشمن ہین مہیب جادو نے ہاتھ بڑھا کر دو چار کی گردن توڑ ڈالی دو چار کو چیر کر پھینکدیا عمرو
تو گلیم اوڑھ کے بھاگا ساحرون نے بمشکل جان دیکر خورشید کو اُٹھایا الگ لاکر ہوشیار کیا اس نے کہا
یارو غضب ہوا اب یہ مہیب سبکو مار ڈالے گا یہ کہکر مہیب پر سحر کرنے لگا سحر اُسپر تاثیر نہین کرتا جب
وہ پتلا رکتا ہے عمرو گلیم اوتار کر صورت دکھاتے ہین فرماتے ہین اے یار وفادار احسان کو نہ فراموش کر دینا
مین نے تمھارا پیٹ بھرا یہ سب میرے دشمن ہین مہیب غصے مین فوج خورشید پر جا پڑتا ہی ہزارون
گولے ترنج نارنج پڑ رہے ہین معلوم ہوتا ہے پہاڑ پر یہ سب اشیا پڑے گولے پھٹ کے گر پڑتے ہین ترنج وغیرہ
بیکار مہیب ہاؤ کرکے جس صف پر جا پڑتا ہی گردنین پکڑ کے لڑا دیتا ہے کسی کو چیر ڈالا کسی پر ہاتھ کی
تھپکی ماردی اُسکا سر پھٹ گیا کبھی اس زور سے چیخ ماردی صدہا کے کلیجے پھٹ گئے کبھی مثل سبزہ ہر ایک کو
پامال کیا ملازمان خورشید کا یہ حال کیا سب دہائی دے رہے ہین خورشید نے مہیب پر آگ برسائی برف گرائی مہیب
کسی شی کو نہین مانتا جب عمرو صورت دکھا دیتا ہی شعلۂ جوالہ بنکر مہیب دوڑتا ہی پکارتا ہی مین تو عمرو کا
تابعدار ہون بعد کئی سے برس کے اِسنے میرا پیٹ بھرا قتل ساحران سے سیر نہین ہوا یہ کہتا ہی اور پامال
کرتا ہی خورشید بھاگتا ہی سیار روشن رائے سر پیٹتا ہوا قریب آیا کہا اے شہنشاہ یہ کیا کیا خورشید نے کہا کیا
بتاؤن تم سب بیکار رہے عمرو خدمتگار بنکر گھس آیا مجھ سے سب حال پوچھکے مجھکو بیہوش کیا الٹی
آنتین گلے مین ساری مشقت ضائع ہوئی برق نے جاکر یہ خبر کوکب دلاچین کو سنائی کوکب کہتا ہوا اشکر
خواجہ عمرو کے سب سردار لشکر خورشید پر جا پڑے ہزارون کو قتل کیا جب مہیب سمت فوج
اسد پلٹتا ہی عمرو آواز دیتے ہین او مہیب یہ اب ہمارے دوست ہین اپنے بیگانے کو پہچانتے

رہو شرفا احسان کو فراموش نہین کرتے مہیب ہاتھ باندھکر کہتا ہی کیا مجال اپنے دشمنون کو
بتلایئے عمرو اشارہ کردیتا ہی مہیب تڑپ کے جا پڑتا ہی دیو جھومتا پھرتا ہی ایک ایک ساحر خوف سے
منھ کے بھل گرتا ہی فوج افراسیاب بدحواس سرماہ و ابرتق کو عالم یاس خورشید کو گالیان دے رہے ہین کہتے
ہین واہ بے مسخرے خوب سحر بنایا اپنی فوج کو پامال کیا کوکب و لاچین نے سحر کرکے زمین ہلادی قصد ہی
کہ جاکر پہلے بدیع الزمان کو رہا کرین خورشید بھاگتا پھرتا ہی اپنا منھ پیٹ رہا ہی کہ آسمان پر برق چمکی
نعرہ ہوا منم مفتاح الحکمت خورشید کے آکر کان پکڑ لیے کہا سلطنت طلسم خورشید نگار کی حکمت پر سحر بنایا
دفع کرنا نہ آیا یہ کہکر جھومتا ہوا بڑھا مہیب کو آواز دی اے برادر یہ تحفہ حاضر ہے ایک پیالے مین خون بھرا
ہوا ہی جھکا کر مہیب کے منھ سے لگا دیا مہیب پیکر جھوما مفتاح الحکمت نے لشکر لاچین پر اشارہ کیا کہا
ارے دشمن یہ ہین مہیب قہقہہ مار کے پلٹ پڑا مفتاح پشت پر مہیب کے نعرہ کرتا ہوا ترغیب دے رہا ہی
مہیب جو پلٹ کے گرا فوج لاچین اور کوکب کے ہزارون آدمی مار ڈالے پرے کے پرے درہم و برہم کردیے
لاچین اور کوکب کیسے کیسے سحر کررہے ہین مہیب پر تاثیر نہین ہوتی فتح کی شکست ہوئی مسلمان
بھاگے چلے آتے ہین خورشید نے اب بڑھ بڑھکر وہ گونے مارے صدہا سردار پامال ہوے خورشید
سے تو کوکب بڑھکر مقابلہ بھی کرتا ہے کبھی لاچین نے بڑھکر سینہ سپر کردیا جب مہیب نعرہ کرکے
جا پڑا مجبور ہوکر سب بھاگے جو بہ جرات ٹھہر گیا اُسکی قضا آئی مہیب نے پکڑ کے چیر ڈالا اہل
اسلام ہٹتے ہٹتے قریب ایک کوہ کے پہونچے بڑا و تمام لٹنے لگا مفتاح نے جا بجا آگ لگادی زمین
ہلادی ایک نخل کے سایہ مین کھڑے ہوکر سحر کرنے لگا کوئی مفتاح کا بھی سامنا نہین کرسکتا
اگر کسی ساحر نے مفتاح کے قریب جلنے کا ارادہ کیا اُسنے مہیب کو آواز دی مہیب تو غول
مین گھسا ہوا ساحر و غیر ساحر کو قتل کررہا ہی مفتاح نے دیکھا افراسیاب جادو درہ کوہ مین کھڑا
تعریفین کررہا ہی مفتاح نے جھک کر سلام کیا افراسیاب نے کہا استاد میرے پاس آؤ تمھارے قدمون کو
بوسہ دون اب تمکو خداوند طلسم بناؤن گا سب کے پہلے مین سجدہ کرون گا بعد سامری و جمشید تمنے کرامت
دکھائی مفتاح ہنستا ہوا قریب آیا چاہا قدمون سے لپٹ جاؤن افراسیاب نے ہاتھ باندھکر کہا استاد
تمھارے سحر کی کیا بات ہی حکمت نہین کرامات ہی کیا کمال کیا اس مہیب جادو کو کوئی نہین مار سکتا ان
سب کا خاتمہ کراکے کوہ عقیق پر چلو حمزہ کا بھی خاتمہ کرادو کیون استاد ایسا نہو حمزہ اسم اعظم پڑھکر اسکو مارے

خوشی مین مفتاح کے منہ سے نکل گیا کسی کو نمانے گا جب مجھکو کوئی قتل کرلے تب یہ بلا مٹے ورنہ سامری و جمشید بھی آئین تو یہ نہ مانے یہ قیامت کی خبر ہے یہ سنکر افراسیاب نے کہا استاد تمکو کون قتل کرسکتا ہو وہ دیکھو مہیب رُک گیا مفتاح پلٹا افراسیاب نقلی نے ہتھوڑا حضرت داؤد کا نکالا کر شاید خنجر کام نکرے روئین تن بنگیا ہو منھ پھیرتے ہی نعرہ کیا منم سپہر عیاری قطب فلک خنجر گذاری و حکیم چوکا یہ کہکر وہ ہتھوڑا سر پر مفتاح کے اس زور سے مارا کہ اگر کوہ آہن ہو تو اُسکے بھی ٹکڑے اُڑ جائین مفتاح کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوے بھیجا نکل آیا چرخ مار کر گرا ادھر تو مفتاح گرا ادھر ایک شعلہ بھڑک کر مہیب پر گرا شل علاؤ س آتشبازی جلنے لگا خورشید کے کان مین آواز آئی کشتی مرا نام من مفتاح الحکمت بود مہیب جلکر خاک ہوا جلتے جلتے اس سحر کامل کے کئی ہزار ملازمان لاچین و کوکب جل گئے خورشید نے جو یہ معرکہ دیکھا معلوم ہوا کہ عمرو نے مفتاح کا بھی علاج کیا دق ہو کر مرا سر پیٹنے لگا اب لاچین و کوکب نے بڑھکر بلوہ کیا کہ بدیع الزمان کو چھوڑ اینِ خورشید کو گرفتار کرین خورشید رطتا ہوا قریب سیار آیا کہا اے وزیر اعظم مین نے بڑا دھوکا کھایا مدت مدید قید رہا سحر قبضے سے نکلگیا اپنے خداوند کی اچھی طرح پرستش نہ کرنے پایا ایکدن کو وہ تصویر پر بھی نہ گیا افراسیاب کی محبت مین جلدی چلا آیا اپنے طلسم کی تحفہ جات بھی ہمراہ نہ لایا اب مجھسے کچھ نہ بن پڑے گا عیارون کی یہان عملداری ہو افراسیاب مجھے قتل کرانے لایا ہو اب طرف طلسم کے چلو لیکن بدیع الزمان رہا نہ ہونے پائے اگر گھڑی دو گھڑی اور لڑون گا کوکب ولاچین کے ہاتھ سے مارا جاؤن گا مین اب نکلتا ہون سیار نے کہا چلیے اب یہان ٹھہرنا مناسب نہین ہو یہ کہکر بڑھکر دو چار گولے مارے میدان مین اندھیرا چھایا سیار نے بھی سحر کیا کچھ آگ لاچین و کوکب و جہاندار وغیرہ پر گری یہ تو رد کرنے مین سحر کے مصروف ہوے خورشید نے جھپٹ کر بدیع الزمان کو پنجے مین لیا پر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا عقب مین سیار نے بھی نعرہ کیا اے ملازمان شہنشاہ نکل آؤ شہنشاہ طلسم خورشید نگار کے جاتے ہین ہزارون جادوگر مار عقاب بنکر عقب مین خورشید کے چلے چشم زدن مین نظرون سے مخفی ہو گئے کوکب نے سحر کر کے اندھیرا دفع کیا دیکھا دن کو خورشید غائب ہو گیا بدیع الزمان کو بھی نپایا لشکر کو آنکر لوٹا اسد نے گریبان پھاڑ ڈالا کہا لو یارو غضب ہوا خورشید ماموں جان کو لیگیا مین عقب مین خورشید کے جاؤن گا عمرو نے آکر سمجھایا کہ اے نور نظر یہ فرزند صاحبقران ہین اکثر ایسی افتادین پڑتی ہین انشاء اللہ تم لشکر لیکر اترو مین بدیع الزمان کی تلاش مین

جاؤنگا اور جاکر میان خورشید کی گردن بون گا تم نہ گھبراؤ فتاحی ہوشربا مین مصروف ہو شربا
وابریق و مصور نے بھی شکست کھائی چلے گئے تھے میدان بالکل صاف ہوا اب یہ قصد ہوا کہ طرف
دریاے ہفت رنگ وغیرہ کے چلین باغبان نے اٹالا اللہ وایا صبحکو کوچ کا ارادہ ہی پہر دن
باقی تھا کہ صحراے گرد عظیم اُٹھی سرما وابریق و دیگر ساحران زبردست تین لاکھ فوج سے مقابلہ
لشکر اسد مین آکر فروکش ہوے اسوجہ سے سفر اسد کا معطل رہا منتظر ہین کہ سرما وابریق طبل
جنگی بجوائین تو انسے مقابلہ ہو لڑتے بھڑتے طرف دریاے نیل وغیرہ کے چلین فراق بدیع مین ملکہ
تصویر و اسد بیمار ہو گئے ان سبکو اس حال مین چھوڑو وقت پر ذکر تحریر ہو گا۔

دو کلمہ داستان حیرت بیان نورالدہر بن بدیع الزمان پہونچنا آنکا دربار خورشید روشن ضمیر مین و ذکر رہائی بدیع و دیگر حالات متعلق داستان ہذا خمسہ

اُٹھا پھر ولولہ غم مین تنور دل سے طوفان کا
قیامت ہو گیا آنا خیال روی جانان کا
نظیر بحر قلزم ہی ہر آنسو چشم گریان کا
مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریبان کا

الٰہی خاص انکو جو ہین رسم آراے بیدردی
پڑین پتھر سمجھ پر خاک مین ملجاے بیدردی
جہان عشق کی نیرنگیان دکھلاے بیدردی
تشفق سمجھیگا اسکو ایک عالم واے بیدردی
فلک کو گر بگولا جائیگا خاک شہیدان کا

ہوا پھر دو بدو دل سے خیال وصل ہجران مین
بھرا ہی جوش سیل ابر مژگان میرے دامان مین
تبسم تیرتا پھرتا ہی میری چشم گریان مین
چمکنا برق کا لازم پڑا ہے ابر باران مین
تصور چاہیے رونے مین اُسکے روی خندان کا

کیا کشتہ یکا یک نرگس فتان کے جادو نے
بڑھایا دھوم سے شوق شہادت مرتبہ تونے
لگا دکھانہ تسمہ تک خیال تیغ ابرو نے
دیا میرے جنازے کو جو کاندھا اُس پریرو نے
گمان ہے تختہ تابوت پر تخت سلیمان کا

جنون کس تندخو کو جذب دل نے آج کھینچا ہے
شراب مشکبو کو جذب دل نے آج کھینچا ہے
کلیجے سے لہو کو جذب دل نے آج کھینچا ہے
کسی خورشید رو کو جذب دل نے آج کھینچا ہے

کہ نور صبح صادق سے غبار اپنے بیابان کا

دوبالا فوق پایا دیدۂ گریان نے جیحون پر — فروغ آہ سوزان خندہ زن ہی مار افسون پر
بیدوحشت نے کھینچا حاشیہ سودائے مجنون پر — پس مردن چڑھونگا خاک ہنکر بام گردون پر

بجائے نردبان مجھکو بگولا ہے بیابان کا

برنگ غنچۂ دل تازہ ہو باغ دہر مین کیونکر — غمون سے سوکھ کر کانٹا بنا ہون ہجر مین یکسر
کسیکو دیکھکر کیا خاک غش ہون شاد ہون پتھر — جو سرخی آئی ہی عکس شفق سے بھی مرے منہ پر

حسد سے رنگ ہوتا ہی مبدل چرخ گردان کا

ہوا کس حسن سے بحر محبت مین فنا ناسخ — مجھے بھی چاہیے ایسا ہی گر ہی کچھ وفا ناسخ
کہ تا سب دیکھنے والے کہین یون جا بجا ناسخ — تہ شمشیر قاتل کس قدر بشاش تھا ناسخ

کہ عالم ہر دہان زخم پر ہے روئے خندان کا

چہرہ راقمان اخبار جلالت آثار صاحبان شوکت ولیاقت وکاتبان مضامین سطوت آئین شیر بیشۂ جرأت کلک جواہر سلک سے میدان تحریر مین اپنی سیف زبانی دکھاتے ہین شعر مصنف سخن گوئی روشن دل وخوش بیان چنین می نگارند این داستان ٭ شاہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان کو جو تیجہ اُٹھائے گیا تھا ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ مخمور الگ تلاش مین چلی ہین مکلل خان وخسرو شیر دل مع لشکر جستجو مین قطع منازل کر رہی ہین مگر شاہزادے کی جو آنکھ کھلی اپنے کو دربار مین ایک جادوگرنی کے پایا کہ صفیر جادو اسکا نام ہی عاشق ہو کر شاہزادے کو اُٹھا لائی طالب وصل ہوئی نورالدہر نے قبول نہ کیا صفیر جھلاّ رہی ہے کہ میرا مذہب قبول کر شربت وصل سے سیراب ہون تیرے عشق مین بیتاب ہون صفیر کا ایک پہلوان ہی موسوم بہ سہمان فیل زور وہ دربار مین آیا جمال نورالدہر دیکھکر عاشق ہوا کہا اے ملکہ عالم یہ جوان جری وبہادر ہے یہ لوگ جب زیر ہوتے ہین تب دل سے اطاعت کرتے ہین حکم ہو تو مین اس سے مقابلہ کرون زیر کرکے پایہ تخت کو بوسہ دلوا دون جان ودل سے مطیع رہے گا پھر سرکشی نہ کریگا نورالدہر نے بھی اس شرط کو قبول کیا صفیر نے کہا اے جوان اگر تو میرے پہلوان کو زیر کریگا تجھکو رہا کر دونگی اگر مغلوب ہو تو اطاعت کرنا نورالدہر نے قبول کیا اکھاڑا تیار ہوا سہمان تو جان ودل سے عاشق ہو چکا ہے سامنے

صفیر کے لور الدہر اور سہمان سے کشتی ہوئی لور الدہر نے دو پہر مین سہمان کو زیر کیا صفیر نے
سحر کرکے پھر لور الدہر کو پکڑ لیا سہمان نے بہت کہا کہ حضور شرط کے خلاف نہ کیجیے مین نے
بہت کدو کاش کی لیکن زیر ہوا بموجب عہد رہا کر دیجیے صفیر نے کہا کمبخت تیرے کہنے سے اپنے
کلیجے پر چھری پھیرون معشوق آفتاب جمال کو رہا کر دون یہ کہکر پھر ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین
سحر اُتار لیا ایک مکان مین لور الدہر کو قید کر لیا سہمان روتا ہوا اپنے مکان مین آیا دس
جوان اسکے شاگرد رشید تھے اُنسے کہا یارو یہ جوان کیسا بہادر ہے صفیر نے خلاف کیا اگر تم
سب میرا ساتھ دو تو یہان سے نقب لگاؤن قید خانے سے اس جوان رعنا کو نکال لاؤن اُسی کا
رفیق بنکر نکل چلون دسون جوانون نے ساتھ دیا سہمان نقب لگا کے قید خانے مین آیا لور الدہر کو
لیکر اپنے مکان مین پہونچکر ہوشیار کیا مرکب منگایا کہا حضور اسپر سوار ہوکر نکل چلیے ساحرہ سے
یون جان نہ بچے گی مین بھی حضور کے ساتھ ہون لور الدہر نے کہا مین صفیر کو قتل کرکے جاؤن گا
سہمان کو افسوس ہوا کہ یہ جوان پھر گرفتار ہو جائے گا آخر شراب پلا کر بیہوش کیا اپنے
دس جوانون کو ساتھ لیا راتہی کو طرف صحرا کے نکل گیا بارہ کوس پر آکر ایک درہ کوہ مین
پہونچا شاہزادے کو ہوشیار کیا لور الدہر نے کہا تمنے ہماری رائے کے سراسر خلاف کیا سہمان نے
کہا اب تو غلام سے خطا ہوئی صفیر وہان صبح کو رو پیٹ کر خاموش ہو رہی لور الدہر سہمان کو
ساتھ لیکر بڑے شکار چلے عقب مین ایک آہو کے مرکب ڈال دیا ایک مقام پر پہونچے دیکھا
ایک بارگاہ استادہ ہے ایک بادشاہ نوجوان مع چند رفقا بیرون بارگاہ بیٹھا ہوا شکار
طائران صحرا کر رہا ہے یکایک جنگل سے ایک شیر دھاڑ کا مار کر نکلا رفیق اُس تاجدار کے شیر کو
دیکھکر بھاگے وہ تاجدار چیخ مار کے کرسی پر سے اُٹھا لور الدہر نے جو یہ انتشار دیکھا بیقرار ہو گیا
اس بادشاہ کے آگے سینہ سپر کر دیا آواز دی اے شہنشاہ نہ گھبرانا مین آپہونچا وہ شیر دھاڑ کا
مار کر قریب آیا دونون پنجے اُٹھا کر لور الدہر پر مارے لور الدہر نے پینترہ بدل کر کلائیان
پکڑ لین شیر بیشہ صاحبقرانی نے ایک گھونسا مارا شیر کا سر پھٹ گیا شیر چرخ کھا کر گرا وہ
بادشاہ عالیجاہ آپنے جان بخش کہکر لور الدہر سے لپٹ گیا بھائی صاحب کہکر گلے مین
ہاتھ ڈال دیا کہا نام نامی بتائیے لور الدہر نے کہا مرد تاجر ہین حسین تیغزن نام ہے

آوارہ ہوکر اس طرف نکل آیا جان بخشی کیسی یہ ہو سکتا ہی کہ آپ پر شیر حملہ کرے ہم کھڑے ہو کر
دیکھین اکثر خدمت مین شاہان جلیل کے رہے مین ہمیشہ جانبازی و سرفروشی کی اُس بادشاہ کا
شہنشاہ زرین پوش نام ہے نہایت قدردان بادشاہ خوش انجام نورالدہر کو بھائی گیا اب سب
رفیق بھی دوڑ کر آئے کوئی کہتا ہی حضور ہم تلوار لینے گئے تھے کوئی لگتا ہی خنجر کو صاف کرتے تھے
بادشاہ نے سبکی جانب سے منہ پھیر لیا کہا صاحبو حسین تیغزن نے میری جان بچائی مین اپنا
تاج و تخت انھین کے سپرد کرون گا جان بخشی کرنا اس سے بڑھکر کوئی احسان ہی یہ ذکر تھا کہ
سہمان فیل زور بھی مع دسون جوانون کے ڈھونڈھتا ہوا پہونچا دیکھا آقائے نامدار ذنگل زرین
پر جلوہ فرما ہین ایک بادشاہ عالیجاہ خاطرین کر رہا ہی سب وزرا امرا محسن کہتے ہین جی ہین
کہتا ہی یہ لوگ کیا صاحب اقبال ہین نورالدہر نے شہنشاہ زرین پوش سے کہا یہ جوان
ہمارے ساتھ آوارہ ہوا سہمان فیل زور نام پہلوان خوش انجام ہمارا قوت باز و زینت پہلو
جان نثار سرفروش ہی شہنشاہ زرین پوش نے سہمان کو پہلوئے نورالدہر مین ذنگل دیا
خود تخت پر سوار ہوا مرکب ہمارے بادرفتاران شیرونکو دیے نوبت نقارے بجاتا ہوا نورالدہر کو
لیکر شہر مین آیا شہر مین مشہور ہوا کہ حسین تیغزن ایک جوان شیرکش ہمارے بادشاہ کا جان بخش آتا
ہی تمام روسا امرا بازار مین جمع ہوے جس نے جمال جہان آرا کو دیکھا وجد کرنے لگا شہنشاہ زرین پوش
نورالدہر کو لیے ہوے اپنی بارگاہ مین آیا سامان عیش و نشاط مہیا کیا اپنے بیان کی دس ہزار فوج
کا نورالدہر کو سپہ سالار کیا صحبت گرم ہے ساقیان پریرخسار جام بادہ گلنار لیکر حاضر ہوے
رقاصان پری صورت رقص مین مصروف شہنشاہ زرین پوش آنکھین اپنی فرش کر رہا ہی کہ ایک
شتر سوار نے آکر شہنشاہ کو ایک فرمان دیا بادشاہ نے اُس فرمان کو پڑھکر نامہ دار کو خلعت دیا
کہا عرض کرنا فوراً حاضر ہوتا ہون بعد جانے شتر سوار کے شہنشاہ زرین پوش نے کہا اے محسن
لشکر تیار کرو ہمارے بادشاہ کو جنگ درپیش ہی بڑے مدد طلب فرمایا ہی نورالدہر نے پوچھا تمھارے
بادشاہ کا کیا نام ہی کس سے جنگ درپیش ہے شہنشاہ زرین پوش نے کہا اے شہریار ہمارا بادشاہ
خورشید روشن ضمیر بادشاہ طلسم خورشید نگار عرصے سے کہین قید تھا اب کسی وجہ سے رہا ہوا جس
بادشاہ نے قید کیا تھا اُس سے لڑائی ہوگی فرمان مین تو صرف اتنا مرقوم تھا کہ ہمین جنگ درپیش ہی اسباب جنگ سے

آراستہ ہو کر آؤ لشکر کشی کرینگے نورالدہر خوش ہوگئے شہنشاہ زرین پوش نے اتنا بھی کہا کہ پرچہ
ہائے اخبار سے ثابت ہوا کہ بادشاہ طلسم ہوشربا سے کوئی نواسہ صاحبقران کا ہے اسد غازی نام
اُس شیر نے طلسم ہوشربا میں کھلبلی ڈالدی تمام سرداران طلسم ہوش رُبا اس جوان کی جرأت دیکھکر
شریک ہوگئے ہیں ہمارے بادشاہ بھی طرفدار افراسیاب ہیں حضور کو پیش کرونگا کہ میرے
شیر کو اسد سے لڑائیے نام اسد سنکر قریب تھا کہ نورالدہر کو غش آجائے ضبط کرکے فرمایا جس سے
تم کہوگے اُس سے مقابلہ کرینگے تمہارے اقبال سے بہرام فلک سے بھی نہ رکینگے شہنشاہ
زرین پوش مالا مال ہوگیا ہے دل میں خوشی ہے کہ میرے حسین تیغ زن سے کوئی مقابلہ
نہ کر سکے گا عجب جوان خوش انجام ہے اسنے شیر اصلی کو مارا اُسکا تو صرف اسد نام ہے اُسی وقت
لشکر تیار ہوا نورالدہر بعہدۂ سپہ سالاری کئی دن جو یہان رہے اہالیان فوج بھی نام پر نورالدہر
کے جان دینے لگے ہمیشہ سے سپاہی دوست ہیں ایک ایک سپاہی سے بہ محبت ملے قطع منازل وطے
مراحل کرتے ہوئے چلے بیان خورشید روشن ضمیر شکست خوردہ بیرون ضمیر قلعہ فرد کش ہے اپنے
خراج گذارون کو نامہ لکھا ارادہ ہے کہ فوج کو جمع کرکے لشکر کشی کرکے جاؤن طلسم کشا کو مع اُن
بدیع الزمان کو قید رکھا ہے ابھی اور کوئی خراج گذار نہین آنے پایا کہ خبر گذری شہنشاہ
زرین پوش ساٹھ ہزار فوج سے آپہونچا سردار برائے استقبال گئے شہنشاہ مع نورالدہر و
سہمان و چند وزرا اُمرا کو ساتھ لیکر دربار مین شہنشاہ خورشید کے آیا نورالدہر نے جھک کر
سلام کیا خورشید کی جو نگاہ آفتاب جمال نورالدہر پر پڑی زرین پوش سے پوچھا اے
برادر یہ کون جوان ہے شہنشاہ زرین پوش نے تمام کیفیت شیر مارنے کی بیان کی خورشید نے
کہا ایک جوان ہمارے یہان قید ہے طلسم کشا کا ماموں اُسکی صورت سے یہ جوان بہت
مشابہ ہے لشکر طلسم کشا کے زور کی بڑی دھوم ہے ساحر شریک کرلیے پہلوان بھی بڑے بڑے
اُسنے زیر کیے اے زرین پوش تمہارے حسین تیغ زن کو اسد غازی سے لڑوا ئینگے
زرین پوش نے کہا حضور یہ طلسم کشا کی ٹانگین چیر کر پھینک دیگا شیر کو مثل سگ صحرائی ٹوک کر
مارا حضور نے چلیں طلسم کشا سے مقابلہ کرینگے خورشید روشن ضمیر نے زمرۂ پہلوانان مین نورالدہر کو
جگہ دی کرسی جواہر نگار پر زمرۂ شاہان مین شہنشاہ زرین پوش بیٹھا خورشید نے جسوقت

سے نورالدہر کو دیکھا ہے یہی چاہتا ہے اس سے باتین کیے جاؤن شاہزادے کی فصاحت و بلاغت
سے محو ہو گیا ہے پلٹ کر کہا ای حسین تیغزن ہم طلسم کشا کے ماموں کو گرفتار کر کے لائے ہین
بدیع الزمان نام فرزند صاحبقران عالی مقام نہایت بہادر ہے لیکن اطاعت نہین کرتا
جان سے نہین ڈرتا نورالدہر نے جو بعد بارہ برس کے باپ کا نام سُنا کلیجہ منھ کو آگیا قریب
تھا کہ چیخین مار کر روئے ضبط کر کے فرمایا حضور اس جوان کو بارگاہ مین بلوائیے ہم سمجھا کے
آپ کا مطیع کرائین گے لڑے گا تو لڑ کے زیر کرین گے جتنے پہلوان ہوتے ہین جب انکو کوئی زیر کرے
تب دل سے اطاعت کرتے ہین نام پر جرأت کے مرتے ہین خورشید نے حکم دیا بدیع الزمان کو
بارگاہ مین لاؤ اُسی وقت ملازمان خورشید بدیع الزمان کو مسلسل و مطوق کیے ہوے لائے
دیکھا بال بڑھ گئے ہین ناخن بڑھے ہوے آنکھون مین حلقے چہرے پر زردی اس حال پر ملال مین
مبتلا ہین لیکن بل کرتے ہوے خانہ زنجیر مین غل ہے آتے ہی بدیع الزمان نے بطور اہل اسلام
سلام کیا تمام ساحر بل کرنے لگے نورالدہر نے سبکو منع کیا کہا یاروا اپنے اپنے مذہب کی سب تعریف
کرتے ہین اُس مین برا ماننا کیا ذرا مین اس جوان کو سمجھاؤن جرأت کی باتین سُناؤن یہ
کہکر نورالدہر اپنے مقام سے اُٹھے سامنے آکر بدیع الزمان کو جھک کر سلام کیا بدیع الزمان
سر زنجیر کو تھامے ہوے بار طوق سے سر جھکا جاتا ہے سر اُٹھا کر بعد مدت مدید و عہد بعید اپنے نور نظر
کو دیکھا قلب تھرا گیا کلیجہ منھ کو آگیا سمجھے ہمارا شیر ہماری ہی تلاش مین نکلا ہے نہین معلوم
یہان کس طریقے سے پہونچا نورالدہر نے اشارے سے منع کیا اصلی نام میرا نہ لیجیے گا جس طرح سمجھاؤن
وہ قبول کیجیے انشاءاللہ بادشاہ کو مارتے ہین طلسم پر قبضہ کرین گے بھائی اسد سے
چلکر ملین گے اُس شیر کو ڈھونڈھتے ہین دیدار کو اُسکے ترس گئے باپ بیٹون مین حسرت و
یاس کے اشارون سے باتین محبت و الفت کی گھاتین ہوئین یہ بھی نورالدہر نے اشارے سے
آگاہ کر دیا کہ مین اسکے خراج گذار کے ساتھ آیا ہون ابھی میرا کوئی اختیار نہین ہے بہتر یہ ہے
بظاہر مین اطاعت کیجیے ہم آپ ملکر اسکو مارین چلکر اپنے بھائی سے ملاقات کرین سب
انتظام بن پڑے گا بقول شاعر شعر دو دل یک شود بشکند کوہ را ✝ پراگندگی آرد انبوہ را ✝ اس طرح
اشارون مین نورالدہر نے بدیع الزمان کو سمجھایا خود بھی عقیل و فہیم ہین خوشی بڑی

یہ ہی شب کو جب تخلیہ ہوگا اپنے پارہ جگر کو گلے سے لگائینگے بعد مدت کلیجہ ٹھنڈا ہوگا بیقرار
ہوکر فرمایا اے نور نظر جو مناسب وقت ہو وہ کرو پس نورالدہر نے بڑھکر خورشید سے
دست بستہ عرض کی ای شہنشاہ پسر حمزہ اطاعت کو راضی ہی آپکی کل فوج کی سپہ سالاری
مانگتاہے ہم اور یہ ملکہ کل سامان لڑائی کا انتظام کرلینگے اسد کو چلتے ہی زیر کرینگے ہم دونون
جوان شہر دل صلاح کرکے ہفت اقلیم مین آپکی عملداری کرادینگے خورشید نے کہا مین کل لشکر کی سپہ سالاری
دیتا ہون نورالدہر نے پلٹ کر کہا اے فرزند رشید صاحبقران یہ بادشاہ عالیجاہ کل فوج کی سپہ سالاری
بلکہ کل انتظام طلسم کا آپ کے سپرد کرتا ہے ایسے بادشاہان عالی کسے ملتے ہین عادل
فیاض قدردان اگر کچھ جرأت کا جوش ہو مجھسے مقابلہ کیجیے مین طلسم کشا سے لڑنے جاتا ہون
آپکی کیا حقیقت ہے اشارون مین خوشامدین منتین کین کہ قبلہ وکعبہ اس وقت کی گستاخی معاف
فرمایئے گا بدیع الزمان کا بھی قلب تھرا رہا ہے چاہتے ہین زنجیرون کو توڑ کر پھینکدون اپنے نور نظر
کو مثل جان کے آغوش مین لون بدیع الزمان نے سر جھکا کر جواب دیا ہمارے تمھارے امتحان
کشتی مین ہوجاے اگر غالب آؤ اطاعت کرین ہم تم دونون ملکر طلسم کشا سے لڑین شہنشاہ
زرین پوش کو تاب نہ آئی اٹھ کھڑا ہوا کہا او پسر حمزہ کیا باتین بناتا ہے میرے شیر
دلیر نے شیر صحرائی کو مارا مجھپر احسان کیا جو میرے ساتھ ہین شاہان ہفت اقلیم انکی قدر کرینگے
ایک ہفتہ لشکر مین رہے سب سپاہی جمعدار کمیدان رسالدار انکی محبت کا دم بھرتے ہین ہرایک کا
یہی قول ہی کہ ہمارا افسر کہے تو دریاے آتشین مین پھاند پڑین نورالدہر نے شہنشاہ زرین پوش
کا ہاتھ تھام لیا منھ پر اپنا ہاتھ رکھدیا کہا کوئی کلمہ سخت نفرمایئے گا یہ شیر بیشہ جرأت بگڑ جائیگا
اس فصاحت سے نورالدہر نے کلام کیا خورشید رو شنفر وجد کررہا ہی کہتا ہی ای شہنشاہ زرین پوش
تم بڑے صاحب اقبال ہو کیا سپہ سالار ملا اب نورالدہر و بدیع الزمان کشتی پر راضی ہوئے
اکھاڑے کی تیاری ہوئی خورشید نہایت خوش ہی سلطان زرین پوش تو کہتا ہے اے
شہنشاہ میرے شیر کش سے کوئی نہین لڑ سکتا صاحب طاقت و قوت ہی جب بدیع و نورالدہر
اکھاڑے مین اُترے نورالدہر نے اشارے مین ہاتھ باندھے عرض کی مین تو ادنی غلام ہون
پیچ مین تو خوب ہوئی بے ادبی غلام سے ہوگی میری بات بنی ہوئی ہی کسیطرح پر ان کافرون کو

مارنا چاہیے ہم اور آپ لڑتے بھڑتے تابہ اسد پہونچین بدیع نے کہا جو تمھاری رائے ہو اب دونون
جوانون مین کشتی شروع ہوئی تمام اہالیان دربار تعریفین کررہے ہین بلبلین گتھی ہوئی ہین دو
شیر سر ٹکرا رہے مین پیچ توڑ جوڑ سب ہیں ایک سلسلہ بندھا ہوا ہی سلطان زرین پوش
نورالدہر کی تعریفین کر رہا ہی ہر مرتبہ خورشید سے کہتا ہے طلسم کشا کا ماموں بھی قیامت کا پرکالا
ہے حسین تیغزن غالب آئے گا دیکھو منھ پر اسکے ہوائیان اُڑنے لگین خورشید کہتا ہے اے
سلطان انصاف کرو تمھارا جوان باطمینان تمھارے ساتھ آیا ہی یہ مہینون سے قید آب و دانے کی بے لطفی
دوپہر برابر کشتی ہوئی ایک مقام پر دیکھا دونون پہلوان الگ ہوئے بدیع نے کہا حقیقت مین یہ جوان
مجھپر غالب ہی مین نے دل وجان سے اطاعت کی خورشید بھی کھڑا ہو گیا کہا اے حسین تیغزن مجھکو بھی
لڑنا طلسم کشا کے ماموں کا ناگوار تھا مہینون سے یہ قید رہا آب ودانہ بند عزیزون کی جدائی مین دردمند
جدا ایک ہفتے کے پھر امتحان ہو جائیگا نورالدہر نے کہا وہ یون ہی اطاعت کو موجود ہین ہم دونون کا
امتحان طلسم کشا سے سامنے افراسیاب کے ہوگا بدیع الزمان کو خورشید نے خلعت فاخرہ
دیا اور سلطان نے نورالدہر کو مخلع کیا اب دونون جوان مسلح ہو کر دنگلہائے زرین پر جلوہ فرما
ہوئے خورشید کو بڑی خوشی حاصل ہوئی ساقی نیچے آکر حاضر ہوئے سلطان سے کہہ رہا ہی تمھاری
وجہ سے بڑے لطف سے مقابلہ ہوگا طلسم کشا کے ماموں سے تو ابھی انتشار ہے کہ شاید اپنے بھانجے
کو دیکھکر شریک ہون حسین تیغزن پہ اعتبار ہی یہ جوان جلالت شعار ہی خراج گزار آجائین تو سامان
لشکر کشی ہو نورالدہر اور بدیع مین آپسمین اشارے ہو رہے ہین بدیع ہر مرتبہ فرماتے ہین
خورشید پر جا پڑون مع تخت اُٹھا کر مارون نورالدہر اشارے سے منع کرتے ہین ابھی تامل فرمائیے
مجمع ساحران بے ایمان ہی نکلنا مشکل ہوگا فلک ہر وقت درپے آزار ہی تدبیر و تقریر سب بیکار
ہی یہ دونون شیر مطمئن ہو کر بیٹھے ہین کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے عرض کی ملکہ صفیر جادو تشریف
لائین نورالدہر کو نام بھی اس ملعونہ کا یاد نہین رہا سردار بڑے استقبال کو گئے جس صفیر جادو کی
قید سے نورالدہر نکل کر آئے ہین وہ بھی خورشید کی خراج گزار ہے دربار مین جیسے ہی یہ آئی
فراق مین نورالدہر کے بیقرار تھی نورالدہر کو دنگل زرین پر بیٹھے ہوئے دیکھا خورشید سے باتین
کر رہے ہین بس اس نے پکار کر آواز دی اے شہنشاہ یہ باغی یہان کیونکر آیا یہ نبیرہ صاحبقران ہے

سہمان قید سے چھڑا لایا صفیر نے جو یہ کہا خورشید طرف نورالدہر کے پلٹا سہمان نے صفیر کو گھونسا
مارا نورالدہر نے بھی نعرہ کیا نعرہ نورالدہر نظیر حمزہ صاحبقران بخشم و بقہر ششہ ستارہ چشم
شاہزادہ نورالدہر بدیع الزمان نے بھی نعرہ کیا نعرہ بدیع بدیع الزمانم کہ در روز کین + نوانم
کشم آسمان برزمین + زتیغم بسی ملک اسلام شد + کہ سرفتنہ باختر نام شد * نعرونسے ان شیرون کے
زمین تھرائی صفیر کے مرنے سے اندھیرا ہوگیا اس اندھیرے مین بدیع الزمان نے ستون بارگاہ پر
ہاتھ ڈالا کہ مارا بارگاہ لہرا کر گر گئی کئی سے ساحرونکے سر پھٹے نورالدہر پشت مرکب پر سوار ہوئے
بدیع الزمان نے بھی ایک سوار کو مار کر گھوڑا لیا جس ساحر پر ہاتھ مار دیا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے
بدیع الزمان تو یہ کہکر بڑھے کہ اے نور نظر لڑتے بھڑتے نکل چلو برق شمشیر چمکاتے ہوئے
بدیع الزمان تو مجمع ساحران سے نکلے دو چار زخم کھائے گھوڑے کو چمکا کر یہ تو طرف صحرا کے
نکل گئے نورالدہر نے قصد کیا مین خورشید کو مارون جب تک ساحرون کے مرنے سے اندھیرا
رہا تاریکی مین سہمان و نورالدہر نے کئی سو جادوگر مارے خورشید نے غصے مین دستک
دی آفتاب سحر خورشید چمکا اب اس نے دیکھا کہ نورالدہر بیننگانہ لڑتے ہوئے آتے ہین
قریب سہمان بھی مثل فیل مست جھومتا ہوا جسکی گردن پکڑلی اُسکو واصل جہنم کیا سنبھل کر خورشید نے
سحر کردیا نورالدہر و سہمان پشت مرکب سے گرے ساحرون نے آواز دی بلوہ کرکے گرفتار
کرلیا ہتھکڑیان بیڑیان پہنا کر قید خانے مین بھیجدیا خورشید طرف سلطان کے متوجہ ہوا کہا تونے
بڑا دام تزویر پھیلایا دشمن کو لیکر ہمارے دربار مین آیا سلطان نے عرض کی مین اس حال سے آگاہ
نہ تھا حسین تیغزن نام ہے یہ کیا دریافت تھا کہ نبیرہ حمزہ عالیمقام ہے خورشید نے سلطان
کی خطا معاف کی بارگاہ پھر سے استادہ ہوئی لاشے اُٹھوائے گئے ہزارہا ساحر مارا گیا خورشید کا
چہرہ زرد کہتا ہے یارو اب مین سامان معقول کرکے جاونگا ان مسلمانون پر غالب ہونا نہایت
دشوار ہے بہت سے ساحر روانہ کیے کہ بدیع کو تلاش کردیہ شب تیرہ و تار مین صدہا کوس نکل گئے ہونگے
تھے سلطان زرین پوش جو اپنی بارگاہ مین آیا افسران فوج کو جمع کرکے کہا یارو بڑی غیرت کی
بات ہے نبیرۂ صاحبقران میرا جان بخش یہان آکر قید ہوا اگر تم میرا ساتھ دو تو نقب دیکر قید خانے
سے نکال لائین رات ہی کو اس جوان کو لیکر نکل چلین جو کچھ ہنگامہ ہوگا دیکھا جائے گا کیسا شیر دلیر ہے

ہین نے تو اسکا مذہب بھی اختیار کیا سامری و جمشید پر لعنت کی سب سرداروں نے کہا ای شہریار ہم خود بیقرار ہین ایسے افسر کسکو ملینگے ہم انکو ساتھ لیکر انکے دادا جان کے لشکر مین چلین گے خورشید ہمارا کیا کرسکے گا وہ ساحرکش ہین بڑی بڑی لڑائیان جادوگرون کی فتح کین انکے سایہ دامن دولت مین بسر کرینگے اس صلاح کو سب نے قبول کیا ساٹھ ہزار سوار مع سردار ایکدل ہوے اسی بارگاہ سے نقب لگانا شروع کی بہر رات رہے بہرہ نقب کا توڑا نور الدہر مانتے تھے آخر سلطان نے انکو بیہوش کیا اُسی شب تیرہ و تار مین نور الدہر اور سہمان کو لیکر طرف صحرا کے روانہ ہو گئے بدیع صحرا مین پہونچے صبح کو ایک مقام پر ٹھہر کر زخمون مین ٹانکے دیے ایک طرف یکہ و تنہا چلے نور الدہر کو شہنشاہ نے ایک مقام پر ہوشیار کیا یہ بھی مع سلطان زرین پوش و سہمان فیل زور ایک جانب چلے کہ ان دونون باپ بیٹون کا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان شوکت بیان حیات جادو روانہ ہونا ملکہ بہار وغیرہ کا و لڑائی قلعہ حیات پیرو سوزش سحر حیات و ذکر عیاری مہتر قران عمرو و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

ساقی کوئی جام بادہ دینا
ملجائے نیا ہی کاش مجھکو
ہے سر مین ہوائے کوے محبوب
کچھ قصۂ غم کی داستان ہو
ہنگامۂ شور و شر عیان ہے
آرایش محفل سخن ہو
اے کلک یہ سحر کا بیان ہے
کیا دختر رز بتنگ ہو گی
ای ساقی آفتاب طلعت
پڑھتا ہون غزل بھی عاشقانہ

لیکن ابکی زیادہ دینا
رندون کو نشے مین جوش آیا
ساقی کرنا نہ آج محجوب
اب تاب فراق کی نہین ہی
سیماب کی طرح دل طپان ہی
معشوقۂ ماہرو ہوئی قید
کس لطف پہ رنگ داستان ہی
مینائے قلم ہے بر سر جوش
ہو شرب شراب مثل شربت

اک ماہ کی ہے تلاش مجھکو
بیہوش ہوے تو ہوش آیا
بیماری عشق کا بیان ہو
معشوق قمر کی مہ جبین ہے
اے بحر کلام موج زن ہو
ہے بلبل گلشن وفا صید
میخانے مین آج جنگ ہو گی
کروے مئ سرخوشی سے مدہوش
لکھنا ہے تمکو یہ فسانہ

غزل مصنف

رکھا نہ تار گریبان نے رفو باقی
جفا و جور کے چرچے ہین چار سو باقی

کوئی ہوس ہے نہ دلمین ہے آرزو باقی
نہ تو نہ تیغ نہ ہم ہین نہ وہ گلو باقی

جنون کو چاک جگر کی ہے آرزو باقی
ہوائے کوچۂ گیسو ہی مو بمو باقی
لنڈھائے دیتا ہی ساقی جو تمام سی سبحسم

سحر کیواسطے رکھ ایک تو سبو باقی
کمر جو باندھی ہو عالم کی قتل پر تو نے
ہوے وصل کی ابتک ہی جستجو باقی
چلا نہ زور رقیبون نے لاکھ سر ٹپکا
کہ رہ نجاے تڑپنے کی آرزو باقی
تمام ہی بجز جان کی تو نعمتو نکو زوال

یہ عطر گل کو کہا سونگھکر مرے دل نے
یہ قصد ہی کہ اکیلا رہے گا تو باقی
دعا یہ کرتا ہی مینا صدا کے قلقل مین
رہی مین ہم ہی صحبت ہی یہ تو باقی
تڑپ کے مر گئی بلبل ہوئی نہ گل کو خبر
یہی ہو چاہ کہ رہجای آبرو باقی

شہید ناز کی جبین ہی ابھین بو باقی
غبار نے بھی مرے خاک چھانی عالم کی
کہ تا بہ حشر رہین ساقی و سبو باقی
چھری تو پھیر چکی گردنپہ اب تو کھولدے پر
رہی نہ باغ جہان مین وفا کی بو باقی

چیرہ ساقیان خمخانۂ سحر طرازی و بادہ خواران میکدۂ شعبدہ بازی می گلرنگ داستان کو مینای بیان مین بھر کر انجمن قرطاس مین یون صحبت آرا ہین **شعر** جو ہین راقمان جلالت نشان + وہ لکھتے ہین اسطرح یہ داستان سابق مین تحریر ہوا حیات جادو نے ایک قلعہ سحر بنایا اُس مین لا کر مہ جبین کو قید کیا مہرخ کو لکھا جسکو دعوی ہو آ کے مہ جبین کو رہا کرے ملکہ بہار جادو اُٹھین بارہ ہزار کنیزون کو لیکر روانہ ہوئین مہرخ کو تابش آئی آواز دی اور سردار بھی برای مدد بہار جائین باغبان قدرت و سرخموی کاکل کشا و ہلال سحر افگن وغیرہ برای مدد بہار چلے یہ سب سرداران نامی سامنے جاکر قلعۂ حیات کے فروکش ہوئے حیات کو خبر ہوئی اس نے قلعہ تو خوب درست کیا ہی حیات بھی فوج لیکر آیا غصے مین طبل جنگی بجوایا صبحکو میدان کارزار مین لشکر جمے طرفین سے حیات کے بعد جوش و خروش محیط جادو میدان مین آیا اس طرف سے ہلال سحر افگن نکلی آپس مین خوب خوب سحر ہوے محیط نے ایک چیخ ماری منھ سے اس ناری کے شعلۂ آتش نکلا ہلال بیہوش ہوئی محیط نے گرفتار کرکے لشکر مین بھیجدیا سرخ مو نکلی اسی طرح گرفتار ہوئی آج کی سردار ساحر لشکر اسلام کے گرفتار ہوے پہر دن پچھلا باقی ہی کہ محیط نے پھر للکارا باغبان نے دیکھا بہار جادو تخت سے کودی اجازت لیکر سبکو مطمئن کیا بدھیون کو آراستہ کرتی ہوئی طرف محیط جادو کے چلی محیط کی جو جمال مہر تمثال بہار پر نگاہ پڑی آنکھین سحر آگین سراپا مین جادو کا شعبدہ بھرا ہوا باغ حسن پر بہار بہار گلعذار ماہ رخسار سرو سہی قد خنجر ابرو چشم جادو خال ہندو بیت بہر خندہ زیب برانگیختی + نمک بر دل خستگان ریختی + بھینی بھینی بو جسم لطیف سے آرہی ہی نسیم سحری یہ حال دیکھکر لڑکھڑا رہی ہی چلنا بھول ایسے جوش مین آئی مست ہوکر لڑکھڑاتی مینا کے سحر سے سر ٹکرانے لگی صبا ٹھوکرین کھانے لگی محیط صورت زیبا دیکھکر بیقرار ہوگیا پکار کر آواز دی ای گل باغ خوبی ای سرو حدیقۂ محبوبی

اپنے باپ سے مقابلہ کرنے آئی ہو بہار نے کہا مین اس خار بیابان بدعت کو خوب پہچانتی ہون مین تو
اپنا بزرگ صاحبقران زمان کو جانتی ہون تو سحر گران بانون سے کیا کام ہے ہمسے مقابلہ کرنے کا
برا انجام ہے محیط نے دریا دلی دکھائی ابر سحر گرایا بہار نے ہاتھون سے برق چمکائی ابر سحر ٹکڑے ٹکڑے
ہو گیا محیط جوش مین بڑھا کہ اور شعبدہ دکھاؤن بہار نے اسم سحر پڑھکر گلدستہ مارا پھول برے ہوا ے
سرد چلی طائرون نے زمزمہ سرائی کی غنچے چٹک کر گل ہوئے لالے کے چراغ گل ہوئے عندلیبان خوشنوا
مین مبارکباد کے غل ہوئے محیط خاموش دریاے حیرت کا جوش مبہوت لب پر مہر سکوت ہر چند چاہتا ہے
دفع سحر کرون کوئی منتر جنتر پڑھون بوئی گل وغنچہ نے مست کر دیا گلہاے سحر سے اسنے دامن بھر لیا
جون جون دماغ مین بو آتی ہے سحر فراموش محبت بہار کا جوش آخر منتین کرتا ہوا بڑھا بہار نے ایک
کنیز کو اشارہ کیا اُسنے ہار لا کر گلے مین ڈالدیا طرہ کان مین اب محیط کو کان ہوے ہاتھ باندھکر پوچھا
کیا حکم ہوتا ہے بہار نے کہا حیات جادو کا سر لاؤ ہم تمھارے ساتھ شادی کرین گے محیط جھوم کر پلٹا
دریاے عشق موجزن ہوا اس زور مین آکر حیات پر گرا اسکو یقین ہوا حیات کے دو ٹکڑے
ہوے حیات نے اتنے عرصے مین بڑی بڑی تدبیرین کرلین سحر محیط سے بچا تلوار کھینچکر جا پڑا سحر کر کے
ہاتھ مارا محیط کے دو ٹکڑے ہوئے غصے مین لشکر بہار و باغبان پر جا پڑا مٹھی سے ایک طائر چھوڑ
دیا اُس طائر نے ایک چیخ ماری منہ سے شعلہ نکلا چمن ہاے سحر بہار جلے پھول برسنا موقوف ہوے اُسی
طائر نے سر پر بہار کے چرخ مارا بہار بیہوش ہو کر گری باغبان جا پڑا کہ بہار کو بچاؤن حیات نے
سحر کیا شعلہ آتش بھڑکا یہ بھی بیہوش ہو کر گرا حیات نے کل سردارون کو گرفتار کر لیا اہلیان لشکر نے
شکست فاش کھائی طرف لشکر مہرخ کے بھاگے مقابلے مین نہ ٹھہر سکے حیات سب سردارون کو لیکر
قلعہ مین داخل ہو گیا اُسی وقت حیات نے ایک نامہ حیرت جادو کو اس مضمون کا لکھا کہ سب سردار
ہمنے گرفتار کر لیے اب آنکر انکو قتل کرو لیکن بہت انتظام سے آنا عیار زنچیون کو بھی ساتھ لانا حیرت
نامہ پڑھتے ہی خوش ہو گئی فقط چالیس کنیز بن پانچون عیار زنچیان اپنے ساتھ لیکر طرف قلعہ حیات
کے چلی منزل بمنزل جاتی ہے ہر منزل مین اُن سب کنیزون کا جائزہ لیا جاتا ہے عیار زنچیان منزل
بر روز ایک ایک کا منہ دُھلاتی ہین بخوف عیاران اسطرح سے منزلون کو طے کر رہی ہین یہان جبکہ ساحران
شکست خوردہ خدمت لاچین واسد مین پہونچے لاچین نے کہا حیات نہایت زبردست ہے

اپنے قلعہ بنایا دنیا کے عجائب غرائب اس مین بھرہیے نجوم سے ثابت ہوتا ہی کہ قتل حیات ناممکن ہے
لیکن مین خود جاتا ہون اُسوقت خواجہ عمرو اپنے مقام سے اُٹھے اسد بہت بیقرار تھا عمرو نے
مطمئن کیا کہا جبتک مین واپس نہ آؤن کوئی سردار جانے کا قصد نکرے خواجہ عمرو بانہاے عیاری
آراستہ ہوکر اُٹھے مہتر قران بھی ساتھ ہوے عمرو نے کہا میرے ساتھ نہ چلو الگ جاکر کچھ تدبیر کرو
زبانی لاچین کے ثابت ہوچکا کہ حیات پر عیاری ہونا مشکل ہی کچھ تو اُس نے سامان ایسا کیا
جواتنا بڑا بادشاہ عالیجاہ کلمات عجز کہتا ہی مہتر قران الگ چلے خواجہ ایک جانب روانہ ہوئے
مہتر قران سامنے قلعے کے جاکر پہونچے چہار جانب دیکھا فوج حیات بیرون قلعہ فرو کش ہے
حیات گھڑی دو گھڑی کو بیرون قلعہ آتا ہی جسکو اپنے ساتھ لیجاتا ہی وہ تو قلعہ مین جاسکتا ہی بدون
حکم حیات جسنے پھاٹک مین قدم رکھا برق چمک کر گری اُسکے دو ٹکڑے ہوے قران نامدار یہ حال
دیکھکر گھبرائے پشت وپہلو پر قلعہ کے جاکر دیکھا کسی جانب سے راستہ نپایا آخر مجبور ہوکر ایک درۂ کوہ
مین فقیر بنکر بیٹھا حسرت ویاس مین اپنے لشکر کی دائرہ نکال کر گانا شروع کیا فقیر بنا ہوا گا رہا ہے
طائران صحرا کو لبھا رہا ہی اس لطف سے مہتر قران نے صحرا مین جنگلا گایا آہوان صحرا آگر کھڑے ہوگئے طائر
آشیانون سے گر رہے ہین بعض طائرون نے پر سے پر ملا کر سر قران پر سایہ کیا یہ سلیمان وقت بنا ہوا
دائرہ بجا رہا ہے کہ پہاڑ پر سے ایک برق چمکی قران نے دیکھا پہاڑ سے ایک ساحر مہیب بہ شکل عجیب اُترتا
چلا آتا ہی صدا پر گانے کی بیقرار اشعار عاشقانہ سنکر اشکبار لیکن نہایت ہوشیار مہتر قران کو بنگاہ
حیرت دیکھتا ہوا آتا ہی حیرت یہ ہی کہ یہ فقیر ایسا کامل واکمل یہان کہانسے آیا طائر تک اس کے
گانے پر مبہوت ہورہے ہین کیا گانے مین تاثیر ہے نہایت خوش تقریر ہی آکر سامنے کھڑا ہوا وہ گانا
سنتے سنتے بیٹھ گیا وجد مین جھوم رہا ہی قران جہان بیٹھے ہین دھونی آگے لگی ہوئی آہستہ آہستہ اُس سے
دھوان اُٹھ رہا ہے دائرہ ہاتھ مین چھپے ہوے گا رہے ہین یہ ساحر جھومتے جھومتے قریب دھونی کے
آیا ہر مرتبہ قصد ہوتا ہی کہ پوچھون کہ شاہ صاحب یہان تک کیونکر آئے یا سحر کرکے گرفتار کرون اس
خیال سے سحر نہین کرتا اور کلام بھی نہین کرتا کہ گانے کے مزے مین فرق آئیگا مہتر قران اُس کے
تیور کو دیکھ رہے ہین جان بخش عمرو لقب ہی اسکو کسیطرح گرفتار کرلین یہی مطلب ہی نگاہ اسکی
بچاکے ڈلی عود بیہوشی دھونی مین پہونچائی کڑک کے تان لگائی وہ ساحر اور زیادہ خوش ہوا

عود جلا دھوان نکلا دماغ پر اس ساحر کے پہونچا چھینک مار کر بیہوش ہوا قران اُسکو گود مین لائے
زبان مین سوزن دیا مشکین باندھکر صورت اصلی بنائی ساحر کو ہوشیار کیا کوڑا لیکر کھڑے ہوئے
جب اُسنے آنکھ کھولی مہتر قران نے نعرہ کیا کہ اوساحر منم مہتر قران نظر کردۂ بزرگان شاگرد خاص
مہتر مہتران ہی شرط کہ بندہ مار دون سر اڑ جاے سچ تبلا کہ تو کون ہی اس گوشہ تنہائی مین رہنے کا
کیا سبب دیکھ ہماری شرافت غصے مین تجھکو مار ڈالنے کو ہمارا ہاتھ تھا منے والا تھا بہتر یہ ہی کہ اطاعت
کرو ورنہ قتل کرونگا اسطرح مہتر قران نے دھمکایا ڈرایا کہ وہ ساحر کانپنے لگا فصاحت وبلاغت مہتر
قران پسند آئی بمقدمہ مذہب قائل ہوا اشارہ کیا کہ اے جوان سوزن نکال مین اطاعت دین اسلام کی
قبول کرتا ہون مہتر قران نے بیخوف زبان سے سوزن نکال لیا وہ قدمونسے مہتر قران کے لپٹ گیا کہا
اے مہتر قران مین نے دل وجان سے تمھارے مذہب کی اطاعت کی لیکن یہ تبلاؤ کس فکر مین آئے ہو
مین سمجھ گیا اسرار جادو میرا نام ہے حیات جادو کے کل امورات کا منتظم ہون آیندہ وگذشتہ کی خبر دیتا
ہون خواجہ عمرو بھی فکر حیات مین نکلے ہین لیکن کچھ نہوسکے گا مین نے تمھاری دل وجان سے
اطاعت کی خبر اُسکو عمرو کی نہ پہونچاؤنگا یہ خنجر جو میری کمر مین ہی اسی سے حیات قتل ہوگا لیکن
ای مہتر قران تابہ قلعہ حیات پہونچنا بہت دشوار ہی جسکو وہ اپنے ساتھ لیجاتا ہی وہ تو قلعہ مین پہونچتا
ہی کوئی اور جا نہین سکتا نہ میری مدد کچھ کام آیگی یہ خنجر حاضر ہے چاہے اسکو توڑ ڈالیے خواہ اپنے پاس
رکھیے جسطرح جسے ممکن ہو اپنے کو تابہ حیات پہونچایئے اس خنجر سے وہ قتل ہوجایگا ہم یہ تدبیر نہین
جانتے کہ کسطرح پہونچو نہ ہمارے قبضے مین ہی کہ وہان تک تمکو پہونچا دین اسیواسطے حیات جادو نے
یہ خنجر دیکر ہمکو اس پہاڑ پر ساکن کیا خبر آیندہ وگذشتہ کی پہونچاتا ہون اب نہ پہونچاؤنگا تمکو جہان
کہو وہان پہونچا دون اپنا نام اسلام پر نثار کرون مین مکار جعلساز نہین ہون جو مقدمہ صاف صاف
تھا وہ مین نے بیان کردیا یہ کہکر اسرار جادو نے وہ خنجر مہتر قران کو دیا مہتر قران نے دیکھا اسکے کلام سے
بوی صداقت آتی ہی صدق دل سے مطیع اسلام ہوا حقیقت مین یہ بے اختیار ہے تابہ حیات نہین
پہونچا سکتا خنجر دیکر اسرار جادو مہتر قران سے رخصت ہوا مہتر قران تدبیر مین مصروف ہوئے
کہ اپنے کو تابہ حیات پہونچاؤن اسرار یہ بھی کہہ گیا کہ خواجہ کی عیاری بالکل بیکار ہوگی اگر
بن پڑے جاکے روکو مہتر قران تلاش خواجہ مین تو نہ گئے تدبیر مین مصروف ہوئے ذکر انکا وقت تحریر

ہوگا حیرت سمت قلعہ حیات بڑی احتیاط سے جاتی ہے عیار نگہبان ساتھ ہین ایک روز ایک صحرا سے
سبزہ زار مین حیرت کا گذر ہوا خیمہ استادہ کیا سامنے ایک کوہ فلک شکوہ گلہاے خودرو سے آراستہ
شام ہو چکی اچھی طرح تاریکی نہین ہونے پائی کہ دیکھا اندر سے درہ کوہ کے ایک خدمتگار قبول صورت
نیک خصلت لباس فاخرہ پہنے ہوے زمرد کی لالٹین ہاتھ مین لیے ہوے نکلا وہ لالٹین زمردین
درہ کوہ مین لٹکا دی کہ جسکی ضو سے تمام صحرا روشن ہوگیا خدمتگار اندر چلا گیا حیرت نے صرصر
وصبا رفتار سے کہا اس درہ کوہ مین کوئی مقبول بارگاہ سامری رہتے ہین یہ صحراے ہولناک
پُر از خس وخاشاک وہ لالٹین خدمتگار نے لاکر لگائی کہ جسکے جوڑ کی ہماری سلطنت مین نہین صرصر
وصبا رفتار نے کہا بجا ارشاد ہوا بعد چند ساعت کے اُسی درہ کوہ سے ایک چوبدار عصاے مرصع کار
ہاتھ مین لیے کئی لاکھ روپیہ کا جواہرات زیب جسم کیے چند ساعت کھڑا رہا پلٹ کے چلا گیا اب صرصر و صبا رفتار
نے کہا حضور بیشک یہان کچھ اسرار ہے اب سب اُسی جانب دیکھ رہے ہین بعد چند ساعت کے ایک
رسالدار وضع اندر سے نکلا کئی لاکھ روپیہ کا سیلا سر پر نیمچہ ہلالی زیب کمر سپر فولادی فراخ دامن پشت پر
قتل فرس قمر جال موتیون کا اُسپر آراستہ چند ساعت کھڑا رہا صحرا کو دیکھکر وہ بھی غائب ہوا قلیل رات
باقی تھی کہ ایک تاجدار جلیل تاج یاقوت احمر زیب سر کنٹھے یاقوت احمر کے موتیو نکے مالے اکے نورتن ذات
پر آراستہ چند گوہر شبچراغ تاج مین نصب چند ساعت وہ تاجدار بھی کھڑا رہا پلٹ کے درہ کوہ مین
گیا ستارہ سحری چمکا تھا کہ ایک درویش کم سن خوش رو اندر سے نکلا چہرہ آفتاب عالمتاب آنکھین
رشک غزال صاحب حسن و جمال شنجرفی پیرہن زیب جسم صاف ظاہر ہے کہ آفتاب عالمتاب پردہ شفق
مین پنہان ہے بھبوت موتیون کا چہرہ پر ملے ہوے رعب وداب صولت وجلالت ہمراہ رکاب چند
ساعت ٹھہر کر اندر چلا گیا جب صبح ہوگئی تو وہی خدمتگار آکے لالٹین اُتارے گیا جب حیرت جادو نے
یہ معاملہ دیکھا صرصر سے کہا چلو دیکھین یہ فقیر جو آیا تھا فخر شاہان عالم معلوم ہوتا ہے ایسی صورت زیبا کبھی
نہین دیکھی فردا فردا جو لوگ آئے وہ اُسکے خدمتگار تھے چلکر دیکھین مرادمانین اپنے مقدمہ مین دعا کرائین
صرصر و صبا رفتار بھی مشتاق ہوئی تھین یہ تو حیرت کو اطمینان ہے سحر مین کوئی میرا سامنا نہین
کر سکتا جعل و فریب کی دیکھنے والی صرصر و صبا رفتار موجود ہین بلا تکلف آگے حیرت داہنے بائین
صرصر و صبا رفتار اندر درہ کوہ کے قدم رکھا خوشبو آئی کہ دماغ جان معطر و معنبر ہوگیا معلوم ہوتا تھا ہزارہا

مشک کے نافے کسی نے کھولدیے یا سامری کہکر حیرت اندر آئی دیکھا ایک مقام صاف شفاف
پر فرش قالین بچھا ہے وہی فقیر بجاہ و توقیر ایک گہوارہ لٹکا ہوا ہی اس مین لیٹا ہوا ہے
گہوارہ خود بخود جنبان حیرت جمال دیکھتے ہی بیقرار ہوگئی صرصر و صبا رفتار نے ٹھنڈی سانسین
کھینچین گورے گورے پانون بلور کے ٹکڑے معلوم ہوتے ہین جیسے ہی اُس فقیر نے حیرت و صرصر
و صبا رفتار کو دیکھا سونٹا لیکر اُٹھا کہا ارے تم کون ہو جو بلا تکلف ہمارے مقام پر چلی آئین یہ مقام
گذرگاہ سامری و جمشید ہی بڑے مرادمندان جائے امید ہی ہمارے یہان خداوند تشریف رکھتے
ہین بڑا بھید ہے ہر چند حیرت نے عجز کیا فقیر نے نہ ٹھہرنے دیا مایوس ہوکر تینون نکل آئین فقیر اوچک کر
گہوارے مین جا لیٹا اب حیرت چاہتی ہی کہ تنہائی مین جاکر مطلب دلی حاصل کرون صرصر و صبا رفتار
کا قصد ہی کہ اس مقبول سامری کی ہم خدمت کرین وجد کرتی ہوئی اپنے خیمے مین آئین حیرت نے کہا اے
صرصر آجکی شب اور یہان کا تماشا دیکھ لین بیشک گذرگاہ بزرگان دین ہی کیون صرصر ایسی صورت
کبھی تیری نگاہ سے گذری ہی صرصر نے جواب دیا واری آپ جانتی ہین مین جان گرد ہون آپکے
اٹھارہ سو تاجدارون کو دیکھا کیسی کیسی شاہزادیان شہنشاہ نے لبھائی ہین فرزندان حمزہ کا بھی
حسن مشہور ہی اسد غازی کا چہرہ چراغ سر طور ہی لیکن انکے سامنے اگر آجاے تو ذرے کی آفتاب سے
مثال ہی حقیقت مین کیا حسن ہی کیا جمال ہی کنیز کے ہوش درست نہین ہین آپکے سبب سے لونڈی پلٹ آئی
الیسون کے ہاتھ کی مار کھا نا بھی مقام عز و شرف ہی بہ نذر کردہ بزرگان دین خوش آئین ہین کئی سو جوان
شب کو آئے جاکر دیکھا اُنکو تنہا پایا یہ بھی کمال ہی وہ سب بڑے خدمتگزاری آتے ہونگے تاجدار
چوبدار خدمتگار رکیدان رسالہ دار سب ہی طرح کے لوگ شب کو آئے آج رات کو تماشا دیکھ لین تو پھر کل
صبحکو چلین گے صرصر و صبا رفتار نے کہا حضور ہمارے دلمین یہ ہی کہ دو چار دن یہان تشریف
رکھیے اچھی طرح زیارت کرین غیر مانوس جانکر آج ٹھہرنے نہین دیا کل بوجہ احسن قدمبوسی بھی
ہوگی انھین باتون مین شام ہوئی پہلے مکاندار نے آکر وہ لالٹین روشن کی اب مشل شب اول چوبدار پیادل
کمیدان رسالدار تاجداران جلیل کا تار بندھ گیا جو آیا دریاے جواہر مین غوطہ ملے ہوے شب بھر حیرت
صرصر و صبا رفتار تماشا دیکھا کین لوقت سحر فقیر صاحب آئے چند ساعت کھڑے ہوکر چلے گئے حیرت
صرصر و صبا رفتار کو لیکر پھر چلی اندر آکے اُسی طرح شاہ صاحب کو گہوارے مین پایا مگر شعاع نور جمال

سے تمام درہ کوہ منور ہو رہا ہے حیرت کے ہوش اُڑ گئے صرصر و صبا رفتار کو محویت حیرت کو جوش حیرت
شاہ صاحب پھر سونٹا ٹیکر اُٹھے تین رات و دن اسی طرح حیرت نے بسر کی اب ناچار ہو کے
چوتھے دن جو گئین ایک ایک سونٹا بھی کھایا قدمون سے لپٹ گئین نام پوچھا فرمایا ہم خدمتگزار سامری
و جمشید ہین اس درے مین سب خداوند تشریف لاتے ہین دو ہفتے یہان آکر آرام کرتے ہین
اگر کل آؤگی ہمکو خواب مین پاؤگی حسرت دلی تمھاری پوری ہوئی اب طلسم صاف ہو جائے گا
کوئی دشمن تمھارا باقی نرہے گا حیرت نے چاہا کچھ تحفہ جات پیش کرے کسی طرح قبول نہ فرمایا حیرت
و صرصر و صبا رفتار وہان سے پلٹین حیرت شب کو یاد صورت زیبا مین تڑپی آخر سوچی کہ نیز احسن
زاہد کش عابد فریب ہے یقین ہے کہ اُنکو توجہ ہو یہ دو دراندازساتھ ہوئی ہین اسوجہ سے
وہ شرماتے ہین صبحکو دونون کو سوتے چھوڑا حیرت یکہ و تنہا خوب بناؤ کرکے درہ کوہ مین آئی دیکھا
شاہ صاحب گہوارے مین بیٹھے ہین معلوم ہوتا ہے وقت آرام قریب ہے حیرت جاکر قدمون سے لپٹ گئی
بلائین لینے لگی جیسے ہی فرش پر قدم رکھا پانون مین کچھ اُلجھا حیرت لہرا کر گری شاہ صاحب نے
گہوارے سے کود کر ایک جاب بیہوشی مارا حیرت دھم سے گری بیہوش ہوئی خواجہ نے نوزہ کیا
حیرت کو اُسی فقیر کی شکل بنا کر گہوارے مین لٹا دیا آپ بشکل حیرت گہوارہ جنبانی کرنے لگا وہان
صرصر و صبا رفتار بیدار ہوئین کنیزون سے پوچھا ملکہ کہان گئین سب نے کہا برائے زیارت شاہ صاحب
تشریف لے گئین یہ دونون بیقرار ہو کر دوڑین آکے دیکھا شاہ صاحب آرام مین ہین حیرت
گہوارہ جنبانی کر رہی ہے یہ بھی دونون آکر تصدق ہوئین کہا اے ملکہ عالم یہ گوہر بے بہا آپکو دستیاب
ہوا عالم خواب مین گہوارہ سمیت لیچلین بعد دو ہفتے بیدار ہون گے شاید ہماری خدمت پر رحم
آجائے یہ تو زبان معجز بیان سے فرما چکے کہ اب طلسم صاف ہو جائیگا کوئی دشمن باقی نہ رہے گا طلسم کشا چھائے
قتل سے گا حیرت نقلی نے کہا جو خوشی تمھاری اس گوہر بے بہا کو اس درہ کوہ مین چھوڑنا مناسب
نہین ہے یہ کہکر کنیزون کو بلایا گہوارہ اُٹھا کر ایک تخت پر رکھا کنیزون نے تخت کو کاندھا
دیا صرصر و صبا رفتار بیٹھکر مگس رانی کرنے لگین اسی طرح با حتیاط قریب قلعہ حیات جا پہونچین
حیات جادو کو ہرکارون نے خبر دی آپکی صاحبزادی تشریف لاتی ہین حیات قلعہ حیات سے
نکل آیا ایک تخت پر حیرت بصد شوکت ایک تخت پر ایک گہوارہ اُسپر ایک جوان رشک آفتاب تمام

جسم نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا گھبرا کے پوچھا بی بی کون بزرگ ہین حیرت و صرصر و صبا رفتار نے کہا صاحب کشف و کرامات مقبول بارگاہ سامری و جمشید باعث ترقی ہونے دو سو خداوند ون کے یہی ہین وہ کرامتین دیکھین کہ کبھی کتاب مین نہ پڑھی تھین اب بعد دو ہفتے کے بیدار ہوںگے لڑائی تو انکے اشارے سے فتح ہو جائیگی دشمنون کا نام نہ رہے گا ایک قصر مقبول مین انکے واسطے چھپر کھٹ وغیرہ آراستہ کرین گے ہوش ربا مین برکت ہوگی اس لطف سے صرصر و صبا رفتار نے کرامتین انکی بیان کین حیات کو بھی اشتیاق ملاقات ہوا اپنے ساتھ لیکر قلعہ مین آیا خواجہ نے آکر دیکھا اندر قلعہ کے حیات جادو نے چند باورچی چند خدمتگزار جنسے ضرورت متعلق ہی انکو تو اندر قلعہ کے رکھا ہی کل لشکر بیرون قلعہ فروکش ہے ایسا یہ قلعہ سحر بند ہے ملکہ بہار وغیرہ مبہوت ایک کمرے مین بیٹھی ہین ایک طرف بقر کا گہوارہ باحتیاط لٹکا دیا صرصر و صبا رفتار خدمتگزاری مین مصروف ہین دوسرے کو قریب ہین آنے دیتین تلوے سہلا رہی ہین خواجہ عمرو بشکل حیرت آئے ہین بہار وغیرہ کو جو کمرے مین بیٹھے ہوے دیکھا نیمچہ کھینچکر دوڑے آواز دی بابا جان مین ان سبھون کو قتل کرونگی حیات ہان ہان کرتا ہوا آیا عمرو نے جاکر نیمچہ گلے پر بہار کے رکھا دیا چپکے سے کہا تم مہر سپہر عیاری کیون ای بہار و باغبان مین اپنی جان دیکر پہونچا اب کیا تدبیر ہے باغبان نے کہا خواجہ خدا تمھاری آبرو رکھے اس شب بھر مین اگر کچھ ہوا تھا ورنہ پھر کوئی اسکو نہ قتل کر سکے گا انتہا کا ستارہ شناس ہی بڑے کمال سے قلعہ بنایا ہی افراسیاب بھی اس راز مین شریک ہی ہمنو بیکار ہو رہے ہین اپنی تقدیر کو رو رہے ہین آپ جو کچھ کیجیے گا اپنے پیش خود سمجھ لیجیے گا حیات نے آکے عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا بیٹا تم زوجہ بادشاہ طلسم ہو کل صبحکو ایک جلاد پیدا ہوگا وہ سب کو قتل کرے گا تم کیون تکلیف کرتی ہو ہاتھ پکڑ کے خواجہ کو باہر لے آیا خواجہ نے کہا بابا جان اس تساہل و تامل مین کام خراب ہوا دشمن کو مہلت دینا کیسا اسی وقت قتل کیجیے حیات نے کہا بی بی قاعدے کے خلاف ہی انکے قتل کرنے کے لیے جلاد سحر سے بناؤن گا وہ بذلت ایک ایک کو قتل کریگا خوشامد کرکے حیرت کو تخت پر بٹھایا خواجہ نے کہا بابا جان ہر منزل ہمارے واسطے منزل اول تھی ہر مقام پہ عیارون نے گھیرا صرصر و صبا رفتار نے خوب انتظام کیا مین نے آپکی سلامتی کی نذر مانی تھی اسوقت بر ہو جاکر دونگی موہن بھوگ اپنے ہاتھ سے پکاؤنگی حیات نے کہا بی بی باورچی موجود ہین کل سامان ضرورت مین نے اندر قلعہ کے مہیا کر لیے ہین حیرت

نے کہا اس پوجے مین کسی کی شرکت نہین ہوتی آپ کی سلامتی کی نذر مانی تھی یا ورچیون نے لاکر منقل
آتشین حاضر کی حیرت نے اپنے ہاتھ سے دیگچی چڑھائی رد ابھی اپنے ہاتھ سے بھونا موہن بھوگ تیار کیا
ایک ساری آب روان کی نصف باندھی نصف اوڑھی چوکے پر کھڑی ہو کے اس تکلف سے پوجا
کی حیات حیرت کی آن بان دیکھکر تڑپ گیا دل مین کہتا ہے اتنی حیرت تنہائی مین آگئی کیا صورت
دلفریب ہی قلب ناشکیب ہے افراسیاب کو حال بھی نہ دریافت ہوگا حیرت پوجا کرکے چوکے سے
اتری موہن بھوگ لیکر سامنے حیات کے آئی کہا اے مقبول بارگاہ سامری وجمشید تبرک نوش فرمایئے
حیات نے جوش محبت مین ہاتھ بڑھا دیئے موہن بھوگ کھا گیا اسکا انجام برا ہوا بموجب مثل حلوا
خوردن را روے باید دہ قاتل بیہوشی خواجہ نے ڈالی ہی جیسے ہی حیات نے کھایا موت کا مزا حیات
کو ملا تخت پر بیٹھا تھا گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا ایک ایک لقمہ سبکو پہونچایا اس صفائی سے عمرو نے کام کیا
صرصر وصبا رفتار نے بھی کھایا یہ گہوارے پر سر رکھکر بیہوش ہوئین حیات جو بدحواس ہوکر
اٹھا اتنا تو منھ سے نکلا کہ اے حیرت اسمین کیا تھا کلیجے مین آگ لگی ہوئی ہی عمرو نے کہا او بیحیا سم
قاتل ہی یہ حلوا تیرے ہی قابل ہی حیات الے کہکر گرا ملحوظ خاطر ناظرین ہو کہ تمام جسم حیات کا تخت پر سر زمین
پر عمرو خنجر کھینچکر دوڑا بہار وباغبان نے آواز دی خواجہ کیا کرتے ہو یہ قتل نہوگا ایسی کوئی بلا نازل
ہوگی کہ ہماری تمھارے جان پر بن جائیگی افراسیاب بھی آگاہ ہوگا عمرو نے اسکو جواب نہ دیا ایک خنجر مارا خنجر
مارنا قیامت تھی شانے پر حیات کے خنجر پڑا اوچھا سا زخم آیا بجاے خون کے زخم سے دھوان نکلا اس
دھوئین سے عمرو نابینا ہوگیا کل سردار اس دھوئین کی تاثیر سے نابینا ہوے فریاد کرنے لگے خواجہ
تمنے یہ کیا غضب کیا ہمارا کہنا نمانا اب ہمارے جسمون سے چنگاریان آگ کی نکل رہی ہین ہڈیان مثل
شمع وچراغ جل رہی ہین عمرو کی بھی یہ نوبت ہوئی کہ لوٹنے لگا سارے مکان مین دوڑا دوڑا پھرتا ہے
بسبب نابینا ہونے کے منھ کے بھل گرتا ہے حیات جہین معلوم ہوتا کہ کہان ہی شعبدہ سحر حیات عیان ہے
افراسیاب وحیات سے یہ راز مقرر تھا کہ جب حیات پر کوئی وار کرے ایک موتی حیات نے بنا کر
افراسیاب کو دیا تھا آبرو بڑھانے کو یہ ظاہر کردیا کہ جب کوئی مجھ پر ضرب کریگا یہ موتی ٹوٹ جائےگا وہی
ہوا یہان تو عمرو نے خنجر مارا وہان وہ موتی ٹوٹا افراسیاب الے کہکر اٹھا پر پرواز پیدا کرکے چلا سمجھ گیا
کہ حیات پر کسی نے حربہ کیا یہ چالیسون سردار بہار وباغبان وغیرہ نابینا ٹٹولتے پھرتے ہین عمرو

بدحواس زندگی سے یاس دیوار دودر سے سر ٹکرا رہا ہی کہ افراسیاب آکر آسمان پر کڑکا دور سے دیکھا
کہ چالیسون سردار مضطرو بیقرار چیخ رہے ہین عمرو دیوار سے سر ٹکراتا ہے کبھی غل مچاتا لی افراسیاب نے
وہین سے نعرہ کیا یہ بھی افراسیاب نے دیکھا کہ جورو میری حیرت بصورت فقیر گہوارے مین بیہوش
پڑی ہی صرصر وصبا رفتار گہوارے پر سر رکھے ہوے بیہوش افراسیاب نے آسمان سے آواز دی اے
باغبان وبہار تمنے بھی عمرو کو نہ سمجھا یا حیات پر ضرب کرنے کا مزہ پایا بوٹیان کھاجاؤنگا صرصر و
صبا رفتار نالایقون نے عمرو کو نہ پہچانا خواجہ بعد مدت تمنے دھوکا کھایا یہ کہتا ہوا کڑکتا ہوا آتا ہے
اسوقت سردارون اور عمرو کی بیقراری تڑپنا پھڑکنا اپنے پیدا کرنے والے کو پکار رہے ہین سب سردار
عمرو کو برا کہتے ہین کہ خواجہ تمنے ہمارا کہنا نہ مانا خنجر مار کے مزا اٹھایا خنجر اُسکو مارا دم پر ہمارے تمھارے بنی
اب افراسیاب آج سبکو مار ڈالے گا حیات بھی جاکر لشکر کو مٹائے گا عمرو جواب دیتا ہی یارو مین یہ سمجھا تھا
بڑی محنت کرکے یہانتک آیا حلوا کھلاکے بیہوش کیا بیہوشی اُسے کھلائی ہوش میرے اُڑے یہ کہکر
پکار اُٹھا اے خالق کارساز اے رب بے نیاز اس جلاد کے ہاتھ سے بچالے تو نے کوہ سراندیپ پر وعدہ
کیا مین نے تو بری چیز کا نام بھی نہین لیا تو صادق الوعدہ ہی تیرا قول سچا ہی میری حماقت پر خیال نہ کر
کل اہل اسلام قتل ہوجاینگے تو رحم کر عمرو دعاین مانگ رہا ہی لیکن مہتر قران صاحب نعرہ گران نے جب
اسرار سے خنجر پایا اور تو کوئی تدبیر بن نہ پڑی قلعہ کو تاک کر نقب کھودتے ہوے چلے بہ قدرت پروردگار زیر
تخت آگرد ہنہ نقب کا توڑا دیکھا خواجہ نابینا بھاگے بھاگے پھر رہے ہین سب سردار سر پیٹ رہے ہین
پروردگار کو پکارتے ہین حیات اوندھا تخت پر پڑا ہے پس مہتر قران نے نکلتے ہی گردن پکڑکے حیات
کو اندر نقب کے کھینچا چھاتی پر چڑھکر نعرہ کیا نعرہ مہتر قران سریع السیر چون باد بہاری ؛ جان سر ہنگ در خنجر
گذاری ؛ بمیدان آئم در آتش فشانم ؛ منم قران من شیر ثریانم ؛ نعرہ مہتر قران کی صدا قصر مین گونجی
افراسیاب سرحد مین آگیا ہی کہ مہتر قران نے خنجر مارا حیات کا سر کٹا اُسی خنجر سے قصا تھی ادھر تو حیات مرا
افراسیاب سرحد قلعہ مین آچکا تھا مکانات گرنے لگے بہار و باغبان وغیرہ بینا ہوے عمرو کی
آنکھین کھلین افراسیاب تو مکانون سے اپنے کو بچاتا ہوا غل مچاتا ہوا گہوارے پر حیرت کے گرا
باغبان نے جھپٹ کر عمرو کی کمر مین پنجہ دیا چالیس سردارون نے افراسیاب پر سحر کیے ایک نعرہ
ہفاے قصر مین مبتلا تھا گرد و غبار مین اٹا ہوا لباس پھٹا ہوا تاج ٹکڑے ہوکر سر سے گرا

سیکڑون انٹیں پشت وپہلو پر پڑین لیکن جورو کی محبت مین گرا حیرت وصرصر وصبا رفتار کو پنجے مین دبایا نکلتے نکلتے افراسیاب کے قلعہ تو سب گر گیا سردار دور جاکر چپکے افراسیاب نے دیکھا انکا پیچھا نکر سکون گا عمرو کو لیکر بھاگے ہین حیرت کا بھی خوف کہ اس نازک مزاج کا پھر ملک کے دم نہ نکل جانے کئی دن سے بے آب ودانہ تیر غم کا نشانہ باغ سیب کیجانب بھاگا بدحواس عالم یاس افتان خیزان آکر باغ سیب مین پہونچا حیرت کو ہوشیار کیا حیرت سر پیٹنے لگی بال کھول دیے کنیزون نے صرصر وصبا رفتار کو ہوشیار کیا افراسیاب بہت خفا ہوا کہا الے خود عمرو کو تم قلعہ مین لے گئی تھین ضرب کرتے ہی مین پہونچا قران نے نقب کھود کر حیات کی گردن اندر نقب کے لی اور باپ کا لاشہ تمھارے وہین پڑا ہوگا اسرار جادو نے بھی نمک حرامی کی خنجر قران کو دیا ورنہ حیات کو کوئی نہ مار سکتا تھا کس ذلت سے موت آئی حیرت نے چند ساحرون کو حکم دیا اندر سے زمین کے لاشہ حیات کا خاک مین اٹا ہوا اٹھا کر لائے حیرت نے جلوایا افراسیاب نے کہا اب چلکر اسد کو مارتا ہون حیرت کو ساتھ لیکر بارگاہ سرما وابریق مین آیا یہان یہ سب سردار مہ جبین وعمرو کو لیکر بارگاہ اسد مین آئے نہایت خوشی حاصل ہوئی مہتر قران کو بہت بھاری خلعت ملا قران نے دست بستہ عرض کی ظرا کام تو استاد نے کیا ماشاء اللہ کیا نئے طور کی عیاری کی کہ حیرت خود آپکو قلعہ حیات مین لیگئی اب اسکا قصد ہی کہ لاچین سے صلاح کرون کہ سرما وابریق کو شکست دین اپنے کو تا بہ دریاے نیل پہونچائین کہ آمد افراسیاب ہوئی بڑے زور وشور سے آتا ہی سرما وغیرہ استقبال کو نکلے برق کو واسطے خبر کے بھیجا برق بصورت میدل بارگاہ افراسیاب مین آیا دیکھا افراسیاب بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے سرما وابریق بابدولت کے پاس نامہ آگیا اب سب مسلمان قتل ہونگے جنگی طبل بجواؤنگا ادھر اسد ادھر افراسیاب آمادہ ہین کہ طبل جنگی بجوائین ذکر انکا بروقت انشاءاللہ بوجہ احسن تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان ہفت کوہ زلازل جہان کا ترزل بن ازلال حاکم ہی لاچین وغیرہ کا مجبوری وہان جانا عیارون کا بھی وہان پہونچنا و سامان میلا ہفت کوہ زلازل پر وذکر اُن تصویرون کا کہ جو کوکب ولاچین سے متعلق ہین لاچین وغیرہ کا مجبور ہونا وعیاری برق وخواجہ وقتل ترزل بن ازلال ودیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان پر مضامین ہے خمسہ

جبکہ اللہ نے دی آپ کو یکتائی ہو
ویسے ہر شخص نہ کس طور سے شیدائی ہو
تمکو دیکھے جو زلیخا بھی تو سودائی ہو
تم وہ یوسف ہو کہ اندھا بھی تماشائی ہو
دیدۂ حضرت یعقوب کی بینائی ہو

تجھکو ذرہ بھی اگر قصد خود آرائی ہو
جلوۂ طور ترے حسن کی زیبائی ہو
خیرہ نرگس کی طرح آنکھ سے بینائی ہو
بند جلوے سے ترے چشم تمنائی ہو
غش کرے موسیٰ عمران جو تماشائی ہو

مرگ کا خوف نہیں عشق میں جب ہو کامل
روز اک تازہ بلا ہوتی ہے سر پہ نازل
ہے بہت عاشق بیتاب کا جینا مشکل
فتنۂ زلف و رخ یار سے بچ جای جو دل
قد بالا کی بلا آفت بالائی ہو

جسکو منظور ہو یہ قدرت باری دیکھے
باتیں اعجاز کی وہ آپ میں ساری دیکھے
آنکھیں کھلجائیں جو رستے میں سواری دیکھے
مردہ جی اُٹھے اگر شکل تمھاری دیکھے
کور کو گرد قدم سرمۂ بینائی ہو

مین نے جسوقت سے ہے آپکو دیکھا صاحب
دلکا اُسوقت سے ہے اور ہی نقشا صاحب
ایکدم بھی نہیں اب ہمکو گوارا صاحب
بے تمھارے کسے منظور ہے جینا صاحب
جان دوں مجھکو اگر صدمۂ تنہائی ہو

حوصلہ باقی نہیں ہے مرا غم کھانے کا
قصد ہستی سے ہے اب ملک عدم جانیکا
اسکے بے دیکھے یہ دل چین نہیں پانے کا
وعدہ ہے میرے مسیحا سے یہاں آنے کا
ایکدم اور نہ آئے جو اجل آئی ہو

ہم کہے دیتے ہیں تم کانوں سے اپنے سن لو
اب نکل جائیں گے اس شہر سے ہونی ہو سو ہو
سنگ اطفال سے فرصت نہیں دم بھر مجھکو
وحشت دل کے تقاضے ہیں کہ صحرا دیکھو
پاؤں کہتے ہیں کہاں بادیہ پیمائی ہو

موج ہر اشک سے ہو مار سیہ پیش نظر
زہر افعی نہیں ممکن کہ کرے مجھپہ اثر
بحر اشک آنکھ سے رہتا ہے رواں آٹھ پہر
دم افعی نہیں زلفوں کے تصور سے نڈر

کچھ خطر اوس سے نہین سانپ جو دریائی ہو

حشر کے دن جو ترے ظلم کے ماری اُٹھین
مُردے زندونکی طرح قبرونسے ساری اُٹھین

شعلے آتش کے عجب غونسے پیارے اُٹھین
تارے نکلین جو مرے دلسے شراری اُٹھین

آہ کھینچون تو دھوان گنبد مینائی ہو

اپنے بیمار کی آکر تو خبر لی ہوتی
اِک گلوری تو بناکر کبھی بھیجی ہوتی

اپنے عاشق کی بھی خاطر تو کبھی کی ہوتی
جھوٹے وعدونسے نہین دلکو تسلی ہوتی

صاف کہدیجئے جو آپ نے ٹھہرائی ہو

وسے جسکو یہ تسلی تری بھائین آنکھین
دیکھکر ساغر سے اشک بہائین آنکھین

اوسکی نظرونمین کسیکی نہ سمائین آنکھین
ہجر ساقی پہ اگر رونے پہ آئین آنکھین

بطِ مے اشکونسے مرغابئی دریائی ہو

گل خورشید بھی بہتر نہین اون گالون سے
مرگ آجائے تو چھٹ جاؤنمین جنجالون سے

ہے سیاہی شب تاریک مین کم بالون سے
تو اگر پاس نہو حشر کرون نالون سے

شب یلدا اے قیامت شب تنہائی ہو

حور و غلمان کو بھی نسبت نہ تری حسن سے دین
نور اے غیرت خورشید کہان یہ مہ مین

دیکھنے آئین جو پریان تری شہرت سُنکر مین
تو جو نکلے تو ملک جھک کے فلک سے دیکھین

حورین غرفون سے کرین خلق تماشائی ہو

کسطرح جان بچے اے بت کافر تجھ سے
آنکھ کہتی ہو کوئی سحر تو دیکھے ایسے

ایک سے ایک زیادہ ہین لہو کے پیاسے
ابرون کا یہ اشارہ ہے کہ تلوار چلے

صف مژگان یہی کہتی ہے صف آرائی ہو

قیس و فرہاد ہین بھی عشق مین ہون افزون
ہجر مین مقطع اُستاد پڑھا کرتا ہون

ایکدن اوس سے جدائی ہو تو حیدر نہ جیون
فرقت یار مین ای برق اگر نالے کرون

سبب صبح قیامت شب تنہائی ہو

چہرہ نقاشان نقوش سحر و ساحری و مصوران تصویر دلپذیر افسونگری نقشہ داستان شوکت بیان

عنقہ قرطاس پر یون تحریر کرتے ہین قطعہ
زمزمہ جب قمر کا سنتے ہین
نغمہ سنجان گلشن حیرت
پھول باغ سخن کے چنتے ہین
گلعذاران باغ باشوکت

شہنشاہ لاچین وغیرہ صلاح کرکے چلے کہ جس طرح بنے افراسیاب سے لڑین اپنے کو تابہ دریاے نیل پہونچائین برق براے خبر دربار افراسیاب مین آیا ایک طایر نے افراسیاب کی گود مین نامہ گرایا افراسیاب نے نامہ پڑھکر سر مارا مہ لیق سے کہا وہ مارا اب لاچین وکوکب کیونکر جان بچائینگے میرے دوست صادق محب واثق تزلزل بن ازلال جادو مالک ہفت کوہ زلازل نے تاریخ جشن میلہ قرار دی ما بدولت جاتے ہین تم بھی براے تماشا آہما مصور سے کہا مرشدزادے تشریف لائیگا یہ کیفیت دیکھنے کی ہے لاچین وکوکب وبران وبہار وباغبان وغیرہ مع جہاندار شاہ سترہ سو تصویرین سب سردارون کی اوسکے پاس موجود ہین جو بدعت تصویر پر تیر کریگا وہ صدمہ صاحب تصویر کو پہونچیگا سب سرکش قد سو پر گرینگے اسکو بھی انتہا کا ملال ہے سبکو پہونچیگا یہ کہکر اوسیوقت تخت پر سوار ہوا مع حیرت ومصور وبارہ ہزار فوج طرف کوہ زلازل کے روانہ ہوگیا برق نے یہ خبر آکر لاچین وغیرہ سے کہی سب سردارون کے منہ پر ہوائیان اوڑنے لگین ہر ایک کا یہی قول تھا کہ وہان کچھ زور نہ چلیگا سبکی تصویرین اوسکے پاس ہین یہ ذکر تھا کہ ایک شتر سوار نے آکر لاچین کو بھی نامہ دیا اوس مین مرقوم تھا سب صاحب میلے مین تشریف لائین لاچین وکوکب وبران وبہار شہرخ ودو ملک جہاندار ومعمار وغیرہ لرزان وترسان چارسو سردار پانچ ہزار ساحران نامدار ساتھ لیکر اوٹھے اسد سے کہا غلام رخصت ہوتے ہین اب دیدار ہمارا آپکا قیامت پر گیا وہ بیچارا بھی ساحری کی پرستی کہیگا ہم انکار کرینگے وہی باعث خرابی ہے خواجہ عمر وبرق وقران کو لیکر اوٹھے کہا اے شہنشاہ چلیے ہم بھی وقت پر آجائینگے سردار روانہ ہوے لشکر اسد مین سناٹا ہوگیا بعد انکے خواجہ بھی مع برق وغیرہ روانہ ہوے یہان تزلزل بن ازلال نے گنبد سامری مین تصویرین سب سردارون کی لگائی ہین سامنے وہ شجر ہے عین میدان ہین کہ جیحون شجر پرست وزیر تزلزل اس شجر کی پرستش کرتا ہے شاہان ہفت اقلیم جمع ہورہے ہین کہ تزلزل کو خبر پہونچی شہنشاہ طلسم ہوشربا آتے ہین بڑے اعزاز واکرام سے تزلزل نے لاکر اپنی بارگاہ مین پہونچایا افراسیاب نے کیفیت بغاوت لاچین وکوکب وبربادی طلسم ہوشربا بیان کی تزلزل نے کہا مین سب

صاحبون سے بدلا لونگا اس ذلت سے قتل کرون کہ تا قیامت یاد کرین یہ ذکر تھا کہ ہرکارون
نے خبر دی شہنشاہ لاچین و کوکب وغیرہ بھی مع سردارون کے آگئے تترلزل نے بارگاہ سے نکلکر
دیکھا کہ لاچین و کوکب و جہاندار تخت پر گرد چار سو سردار پشت پر پانچہزار ساحران نامدار
بارگاہین اژدرون پر لدی ہوئین اس دھوم سے آکر پہونچے بکراہت تترلزل نے استقبال کیا اوس
وقت کچھ سوال وجواب نہین ہوا تترلزل نے اپنی بارگاہ مین دیکھا مشتاقان زیارت خداوند شجر
لاکھون آدمی چلے آتے ہین جیحون وزیر تترلزل انتظام کرتا پھرتا ہے شام کو لاچین وغیرہ دربار مین
بیٹھے ہین کہ برق وغیرہ آکر پہونچے لاچین نے کہا اے عیاران نامی یہان عیاری کرنیکا ارادہ
کرنا غضب ہوجائیگا خواجہ نے برق سے کہا اب سنتا ہے معاملہ خراب نہ کرنا جو عیاری خراب ہوئی تو
ماری کوڑون کے کھال گرا دونگا برق نے کہا استاد مجھے کیا مطلب ہے مین کیون عیاری کرنے لگا کہیے مین
یہان سے چلا جاؤن عمرو نے کہا آپ برائے حفاظت اسد جائیے میلے کا حال سنا دوڑے آتے ہین مین نے
دیکھا تو مرچرا اپنا ہوا پیسا مانگتا پھرتا تھا برق نے کہا استاد مین تو ابھی بارگاہ سے نہین نکلا عمرو
نے کہا تو جوٹھا ہے میلے مین جیب کترنیگا گٹھریان چرائیگا پکڑا جائیگا تو مین دخل نہ دونگا برق منہ چھپائے
ہوئے باہر نکلا خیال مین گذرا ابھی چلکر تترلزل کو مار ڈال یہ سوچکر کنارے آیا رنگ روغن عیاری
کا لگاکر شہنشاہ لاچین کی شکل بنکر تیار ہو ادر بارگاہ تترلزل پر آیا تترلزل اپنی بارگاہ مین تنہا بیٹھا تھا
چوبدار نے خبر کی شہنشاہ لاچین برائے ملازمت حاضر ہین تترلزل بھول گیا کہا بلا لو لاچین
نے اندر آکے تترلزل کو سلام کیا ہاتھ باندھ کر کہا ہماری خطا معاف کیجیے تترلزل نے کہا آپ
نے بڑا غضب کیا مذہب جد و آبا چھوڑا لاچین نے کہا یہ سراسر خلاف ہے افراسیاب نے ہمکو قید
کیا اسد نے چھوڑا دیا انکی خاطر سے حقیر نے یزدان پرستی اختیار کی ایسے ہم کیا نادان ہین جو سے
دوسے کو چھوڑکے ایک کی پرستش کرتے تترلزل نے خوش ہوکر اپنے پہلو مین بٹھا لیا کہا مین
افراسیاب سے صفائی کرا دونگا لاچین نے کہا ایک جام محبت میرے ہاتھ سے نوش فرمائے
کہ میرے دل کو یقین ہو تترلزل نے جام پیا بیہوش ہوا الغرہ ہوا انجم مہتر برق فرنگی تترلزل
کو ایک صندوق مین بند کیا آپ اسکی صورت بنکر باہر نکلا منظور ہوا گنبد مین جاکر تصویرین نکال
لاؤن سبکو جلا دون خاتمہ ہوجائے قریب گنبد آیا دیکھا رات کو گنبد معلوم نہین ہوتا وہ تاریکی ہے

کہ نمونہ پردہ ظلمات سیاہی خال زنگی اوس اندھیرے کے سامنے مات بدحواس ہوکر پلٹا حیران ہی کہ ای
برق اب کیا کرون اتنی بڑی عیاری کی مگر کوئی مطلب نکلا پلٹا ہوا جاتا تھا راہ مین بارگاہ افراسیاب
ملی گھس پڑا افراسیاب نے تعظیم کی پہلو مین جگہ دی اب برق نے جام بھر کر ایک حیرت
کو دیا ایک افراسیاب کو پلایا یہ دونون بھی گر کر بیہوش ہوئی برق نے چاہا انکو قتل کرون جب
طرف افراسیاب کے چلایہ بھی برق سوچا کہ افراسیاب بادشاہ ہوشربا سحر ساحری مین یکتا ہی
اسکا قتل ہونا دشوار ہی استاد سے بھی اکثر سنا کہ جب افراسیاب بیہوش ہوتا ہی چونکہ طلسم بند بادشاہ
خود پسند ہے نگہبان اسکے چہار جانب سے دوڑ پڑتے ہین ہر طرح اپنے مالک کو بچاتے ہین شعبدہ
سحر و ساحری دکھاتے ہین مگر دلکو مضبوط کر کے ان اعتراضات کو فراموش کیا جھپٹ کے بڑھا
جسم مین رعشہ آیا زمین کانپی لڑکھڑا کے گرا وہان جیحون سحر پرست نے جاکر تزلزل کو ہوشیار کیا
وہ غصے مین وہان سے چلا دربار افراسیاب مین آکے نعرہ کیا برق نکلکر بھاگا تزلزل نے
پیچھا کیا راہ مین ایک مقام پر برق زنار کا تزلزل نے سحر کیا برق کے پانون زمین نے تھام لیے
تزلزل جھپٹا بہار طلائے پر بتی ہار منگر اسوقت آئی کہ تزلزل برق کو قتل کیا چاہتا ہی جیحون
سحر پرست آگے بڑھا ہوا آتا تھا بہار نے گلدستہ مارا جیحون کا قلب اولٹ گیا بہار نے برق
کو تو بچا لیا جیحون سے اشارہ کیا تزلزل کا سر کاٹ لے جیحون جا پڑا تزلزل پر برس پڑا ہر چند
تزلزل منع کرتا ہے ای وزیر اعظم خیر تو ہے جیحون جوش محبت بہار مین اچھل پڑا یہی جستجو ہے کہ
تزلزل کا سر کاٹ لون آبرو عشق کی رہے وہان افراسیاب ہوشیار ہوا اسوقت یہ نچا کہ
جیحون جوش مین تزلزل سے لڑ رہا ہی تزلزل حربے روکتا ہوا پیچھے ہٹتا چلا آتا ہی مرمر نے بڑھکر
خبر دی اے شہنشاہ بڑا غضب ہوا جیحون پر سحر چلگیا تزلزل سے لڑ رہا ہی افراسیاب
نے آکر جیحون کا سحر اوتارا تزلزل کہتا ہوا پلٹا اب ایک کو زندہ نچھوڑونگا صبح کو بہار نے
یہ خبر سنی شہنشاہ لاچین و کوکب سے کہین لاچین نے منہ پیٹ لیا کہا خواجہ کو بلاؤ بڑا غضب
ہوا شاید وہ کسی طرح عجز کو ہمارے مانتا اب تو اسکو ذلت فاش ہوئی خواجہ کو ہر چند
ڈھونڈ ھا نپایا ایک ساحر نے آکر نامہ دیا لاچین نے پڑھا طرف سے خواجہ کے لکھا تھا مین
طرف خانہ کعبہ کے جاتا ہون برق و بہار نے مقدمہ بگاڑ دیا کوکب کا قلب بھر آگیا زنگ بہار

وباغبان اُڑا شعیر رعد وبرق تڑپنے لگے کہ چوبدار نے آکر عرض کی شہنشاہ تزلزل گنبد مین
تشریف لے گئے ہین آپ سب صاحبون کو بلایا ہے لاچین وکوکب وبہار وباغبان وجہاندار و
معمار لرزان وترسان اوس دربار کفر مدار مین آئے دیکھا تزلزل غصے مین بیٹھا ہے افراسیاب
ایک جانب جیسے ہی لاچین وغیرہ آکر بیٹھے سترہ سو تصویرین گنبد مین نصب ہین کہ تزلزل نے
کہا کیون اے لاچین وکوکب مین سب صاحبون سے پوچھتا ہون کہ آپ لوگون نے مسلمانونکا کیون ساتھ
دیا دین قدیم کو مٹایا خداوندونکا خوف نہ آیا بس بہتر یہ ہے کہ آپ لوگ افراسیاب سے خطا معاف
کرائین ورنہ ابھی سکو پھونک دونگا بہت ذلیل کرونگا کوئی اور تو جواب نہ دے سکا لاچین نے
قبضے پر ہاتھ ڈالا جواب دیا اے تزلزل ہمارے ساتھ افراسیاب نے جو کچھ کیا تمیز خوب ظاہر
ہے لیکن افسوس ہے کہ تمنے عدالت نہ کی ہماری سلطنت نہ دلوائی تزلزل نے کہا آپ کی جانب
سے کوئی مدعی نہ تھا اس مقدمے مین افراسیاب دعویدار ہے سامری وجمشید ہمکو قاضی الحکمہ
سامری لقب دیگئے ہین جو خلاف شریعت کریگا سزا معقول پائیگا کوکب وغیرہ کے رنگ رخ
اُڑے ہوئے ہاتھ پانون مین رعشہ پڑا ہوا ملازمان تزلزل ہر تصویر کے پاس کوڑے لیے کھڑے
ہین ہر ایک کو یہی خیال ہے کہ اب یہ حکم دیگا ہمپر کوڑے پڑینگے یا سر کٹینگے مگر لاچین برابر جواب دے
رہا ہے وقت امید وبیم ہے سب کو یہی یقین ہے کہ بذلت مارے جائینگے تحریر کرچکا ہون گنبد سامری
سے دو سو قدم آگے بڑھکر ایک شجر واقع ہوا ہے کہ کل شجر پرست اس مقام پر جمع ہین
جیحون شجر پرست وزیر تزلزل وہان کا منتظم ہے وقت پوجا پاٹ کا وہی ہے نوبت
نقارے بج رہے ہین کل میلہ جمع ہے ہزارہا زن ومرد سامنے دست بستہ شجر کے استادہ
ہین زیر شجر گھنٹ نواز ہار پھول پھینک رہے ہین یکایک ہلڑ ہوا لوگ دوڑے ہوئے سامنے
تزلزل کے آئے خود جیحون گھبرایا ہوا حاضر ہوا کہا اے شہنشاہ دشمنون کو پھر سزا دیجیے گا
سو برس تک مینے شجر کا پوجا کیا آج پھل ملا شاخ شجر سے صورت سامری پیدا ہوئی ایسا
ظہور کبھی نہ ہوا تھا صاف ظاہر ہے کہ خداوند شجر وسامری ایک ہین ہمارے اعتقاد نیک ہین
یہ سنتے ہی تزلزل وافراسیاب وغیرہ سب دوڑے جب سب باہر نکل آئے خاص وزر روشن
ہے تزلزل نے گنبد مین قفل لگایا آکے تزلزل وافراسیاب نے دیکھا تمام عالم زیر شجر جمع ہے شاخ

تخت سے ایک چہرہ رشک آفتاب ظاہر ہوا آواز دے رہا ہے سنو خداوند ساحری سب تو واسطے
سجدے کے جھکے لیکن صرصر نے کہا سب دیوانے ہوئے ہیں یہ ساربان زادے کا شعبدہ ہے اس
تصویر سے نعرہ ہوا او بد اعتقاد تیری شامت آئی ہے ہمکو عمرو تباتی ہے صرصر تو پیچھے ہٹی سب سجدے
مین جھکے ہوئے خداوند خداوند کر رہے ہین منظور تو یہی تھا کہ تھوڑی دیر کے لیے گنبد سے
سبکو نکالے کام کرنیوالا اپنا کام کرے گا جب صرصر نے دور سے جا کر پھر بھی کہا اے
یارو اس تصویر کو ہٹاؤ سحر کرو کبھی خداوند ساحری کو آج تک نہ دیکھا سراسر عیاری و
مکاری ہے یہ جو صرصر نے کہا چند ساحرون نے سر اوٹھایا یا تو صرف چہرہ تھا اب جسم بھی ظاہر
ہوا شاخ تخل سے نعرہ کیا سنو مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار
خواجہ عمرو نامدار نعرہ کرکے جال مارا زیر شجر کا مال سجدہ کرنے والون کے تاج لیکر گلیم اوڑھکر
غائب ہوا اب جو سب اوٹھے سب نے اپنے سر برہنہ پائے تزلزل نے کہا اب گنبد مین چلکر سبکے سر کاٹ
ڈالونگا اسی جوش مین جا کر دروازہ کھولا دیکھا تصویرین ندارد مگر نقب کا لگا ہوا ہے جیحون
نے کہا ارے غضب ہوا کوئی تصویرین نقب دیکر لیگیا سکے پہلے جیحون جوش مین نقب
مین پھاند اعقب مین تزلزل بن ازلال و افراسیاب وغیرہ سب آئے ہین جیحون
نے دیکھا مہتر قران صاحب لغدۂ گران تصویرونکا پشتارہ لیے ہوئے جاتا ہے جیحون
نے دریاولی دکھائی سحر کیا مہتر قران کی پشت سے پشتارہ تصویرونکا گر پڑا اور قران
کے پانون زمین نے تھام لیے جیحون تیغہ کھینچکر دوڑا کہ قران کو قتل کرون تصویرون کو اوٹھائے
کہ ایک ساحر دوڑا ہوا قریب جیحون کے آیا کہا اے وزیر اعظم آپنے بڑا دھوکا کھایا خداوند شجر
کی خدائی مین شاخ پیدا ہوئی کیا پھل لا غنچہ آرزو نہ کھلا صورت دیکھکر بھول گئے عمرو نے سب
لوٹ لیا دیکھیے وہ عمرو آتا ہے جیحون پلٹا ساحر نے لپٹ کر خنجر مارا نعرہ کیا سنو عیار مہتر
برق فرنگی جیحون کی آبرو مٹی واصل جہنم ہوا قران خوف ساحران سے الگ ہوا پشتارہ تصویرونکا
زمین پر پڑا ہی تہر ہونے لگے لاچین و کوکب نے آکر زمین بلا دی بہار گلعذار کا گلدستہ چلا برق
لامع تڑپی رعد گرجا زمین تھرائی نعرۂ مردان عالم کی صدا آئی مراد یہ ہی کہ وہ تصویرین
ایک چادر مین بندھی ہوئی وسط میدان مین پڑی ہین افراسیاب چاہتا ہی مین قبضے مین

کرون لاچین وکوکب جان دینے پر آمادہ ہین تنزلزل بن ازلال نے بڑے بڑے سحر کیے
استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ تین شبانہ روز سامنے گنبد کے تلوار چلی لڑائی سحر کی ہوئی
تصویرون کا گٹھا اوسی طرح پڑا ہوا ہے تیسرے دن تنزلزل نے پکار کر آواز دی اے ساحران
سامری پرست وائے پہلوانان زبردست لاکھون ساحر اس مقام پر جمع ہین نصف سلطنت ہفت کوہ
زلازل دونگا جو کوئی پشتارہ ان تصویرونکا اوٹھائیگا ایک ساحر پرے سے نکلا کہا حضور ابھی لاتا ہون
دور سے جا کر اس ساحر نے تصویرون پر جال مارا افراسیاب نے شاید عمرو کے کہنے سے پہچانا سحر کیا
عمرو لڑکھڑا کے گرا لاچین نے جھپٹ کے سحر اوتارا عمرو نے حقہ آتشبازی کا تصویرون پر مار دیا
اور نعرہ کر کے بھاگا تنزلزل نے سر پیٹ لیا کہا ارے یارو میرا اشرف مٹا طرف عمرو کے دوڑا تیغہ
کھینچکر کوکب سد راہ ہوا تصویرین جلکر خاک ہو گئین کوکب و تنزلزل سے تلوار چلی افراسیاب نے تنزلزل
کی شراکت کی لاچین برائے مدد کوکب پہونچا للکارا او نمکحرام شرم نہین آتی خدا کی قدرت کو دیکھ
جن تصویرون پر ناز تھا اون تصویرونکا کیا نقشہ ہوا افراسیاب نے شرما کے منھ پھیرا لاچین نے بڑھکر
تنزلزل کو روکا لاچین و تنزلزل سے گفتگو بھی ہوئی تھی تنزلزل نے غصے مین ہاتھ تلوار کا مارا
لاچین نے نعرہ کوہ شگاف کیا زمین تھرائی ایک پری ناچتی ہوئی تنزلزل کے سامنے آئی خوشنوا
شیرین ادا تنزلزل ادھر پلٹا لاچین نے پیترہ بدل کے ہاتھ مارا تنزلزل ایسا پریزاد کو دیکھکر
مبہوت ہوا تھا سپر بھی نہ اوٹھائی بلکہ محبت مین اوس پریزاد کی یہ اشعار پڑھے

نظم

نہ کسیکی زلف سے کام تھا نہ کسی کا گیسو دوام تھا	مجھے تو فراغ مدام تھا مگر ایکی پیچ مین آ گئے
کھڑے پوچھتے ہو ہین کسکے گھر یہی عاشقونکی تو ہین مگر	اونھین بستی والونکے تھے جگر جو تمہارے داغ اوٹھا گئے

پلک جھپکتے ہی تیغہ لاچین پڑا تنزلزل کے دو ٹکڑے ہوئے اندھیرا ہو گیا گنبد سامری گرا وہ
نخل جلا شجر پرستون کو بھی پھل نہ ملا شاخ بدعت قلم ہوئی آوازین مختلف آنے لگین بعد عرصہ
دراز آواز آئی کشتی مرا نام تھا تنزلزل بن ازلال بوجہ حیرت کے افراسیاب نے کہا اب کد و کاوش
بیکار ہے نکل چلیے افراسیاب نے حیرت کو پیچھے مین دبایا مع چند وزرا سحر کر کے بلند ہوا اڑا ہ مین جا کر
تخت تیار کیا او سپر سوار ہو کے طرف باغ سیب کے روانہ ہوا شہنشاہ لاچین بفتح فیروزی آ کر
داخل لشکر ظفر اثر ہوئے افراسیاب نے فوج گران مقابلہ اسد مین بھیجی کہ یہ لوگ آگے بڑھنے نہ پائین اسد

فراق مین اپنے ماموں جان کے بیمار ہوگئے ہین اس وجہ سے سفر معطل رہا ان سب کو
اس حال مین چھوڑیے وقت پر انکا ذکر تحریر کیا جائیگا

دو کلمہ داستان شوکت بیان شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن کے زخمی ہو کر بارگاہ
خورشید سے نکل گئے ہین پہونچنا اونکا دہنہ طلسم خورشید نگار پر و داخلہ اس طلسم عجائب
و غرائب مین و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان ہے پر مضامین ساقینامہ مصنف

ابر ہے آسمان پر چھایا
دل قمر کا یہان بہلتا ہے
رنگ فکر رسا بدلتی ہے
عندلیب چمن کو رشک آیا
کدہر ہے مرے ساقیِ گلعذار
کہ تحریر کرنا ہے حال بدیع
بدیع الزمان گرد لشکر شکن
مہ برج ضیاے سپہر کمال
قمر توسن کلک کی باگ پھیر

دیگر

ساقیا موسم بہار آیا
عندلیبِ قلم ہے نغمہ سرا
لو ہوا ے بہار چلتی ہے
نہالان گلزار ہین سبز پوش
دکھا مجھکو باغ سخن کی بہار
قمر کو نہ مہلت ملی بات کی
گل گلشن حمزۂ تیغزن
وہ قیصر زیان مائل رزم ہے
کہ سیر طلسمات مین ہو نہ دیر

گلشن نظم و نثر کھلتا ہے
چہچہہ زن ہے مرغ طبع رسا
باغ فکرِ قمر شگفتہ ہوا
ہر اک سطر کو بحرِ الفت کا جوش
ہر امر تبہ ہے نہایت رفیع
کرون سیر چلکر طلسمات کی
نہال گلستان جاہ و جلال
طلسمات کا عزم بالجزم ہے
چہرہ رہروان منازل پر ہول

جادو لقر یر و قطع کنندگان مراحل سطر اشہب کلک جواہر سلک کو راہ عجائب و غرائب مین
جولان کرتے ہین شعر سخن سازیکہ معنی ساز کردہ ❊ سخن را اینچنین آغاز کردہ ❊ واضح راے
ناظرین والا مقام ہو کہ طلسم ہوش ربا مصنف صاحب اصلی نے بعد شند و مد تحریر فرمایا حقیر نے
جو دیکھا بدیع الزمان گرد لشکر شکن ہوشربا مین قید ہو کر آئے اسد ہی کے ہمراہ رہے کوئی
کار نمایان انکے ہاتھ سے سرزد نہ ہوا ملا فیضی صاحب وغیرہ نے جو ہفت دفاتر نوشیروان نامہ
وغیرہ تحریر فرمائے بدیع الزمان گرد لشکر شکن کے بہت مرتبے بڑھائے کوچک باختر بالا باختر
مین بدیع الزمان و قاسم نے بڑی بڑی لڑائیان فتح کین سرفتنہ ملک سنجان لقب پایا حقیر کو
حفظ مراتب کا خیال آیا کہ اسد بھانجے ہین بدیع الزمان فرزند صاحبقران کے ماموں
اتنے بڑے طلسم ہوشربا مین کوئی لیاقت نہ پائین پس حقیر نے داستانین خورشید رو و شمس ضمیر کی

تصنیف کین برائے بدیع طلسم خورشید نگار قرار دیا حال بغاوت بھی ناظرین پر کھل گیا کہ خورشید
اہل اسلام کا دشمن ہے برائے کوکب رہزن ہے اب اس طلسم کو ناظرین بانصاف ملاحظہ فرمائین
کہ حقیر نے کس شرح و بسط سے اس طلسم جادو تقریر کو تحریر کیا بدیع الزمان گرد لشکر شکن زخمی
ہوکر بارگاہ خورشید سے نکلے شب تیرہ و تار مین کسینے تعاقب نہ کیا ایک امر اور گذارش کرنا ضرور ہے
ملا فیضی کی پیروی کرنا داستانسرا کو واجب و لازم ہے ہمچشمی بدیع و قاسم کی خوب
خوب تحریر کی انشاءاللہ اس طلسم مین بوجہ احسن داخلہ قاسم بھی ہوگا لطف ہمچشمی ملیگا ناظرین
کا غنچہ آرزو کھلیگا بدیع نے اپنی زخم دوزی کی ایک جانب یکہ و تنہا چلے رونیکی آواز کان مین آئی ظاہر
ہوتا ہے کہ تمام مرد رو رہے ہین بدیع الزمان نے آگر دیکھا ایک چہار دیواری باغ کی ہے دروازہ
باغ کا کسی جانب نہین ہے صرف زیر دیوار سات سیڑھیان ہین چالیس لاشے زیر دیوار پڑے ہین
ہر ایک کے سینہ پر زخم تیر کا معلوم ہوتا ہے ایک جوان تاجدار باشوکت مع بارہ ہزار جوانون کے
کھڑا ہوا ان لاشون سے لپٹ لپٹ کر رو رہا ہے بدیع الزمان حیران قریب اس جوان باشوکت کے
آئے بمحبت فرمایا اے برادر کیا معرکہ ہے ان شیرونکو تمھارے کسنے قتل کیا تم بھی سپاہی وضع ہو کسوجہ
سے مجبور ہوئے وہ جوان نہایت متردد تھا مگر جمال باکمال بدیع الزمان دیکھکر مثل آئینہ حیران پوچھا
حضور کا نام نامی کیا ہے بدیع نے اپنا نام مع حسب و نسب ظاہر کیا یہ سنتے ہی اس جوان خوشرو نے دامن دولت
بدیع تھام لیا کہا حضور سے عرض کرنے مین لطف ملیگا آپ نے اور آپکے بزرگون نے بندگان خدا کی
مشکلین اکثر حل کین اگر اس باغ کا حال مفصل بتلائیے مین مع اپنی فوج و اہالیان شہر دائرہ اسلام مین آؤن
اے شہریار نام اس حقیر کا مہران قومی بازو ہے یہان سے پانچ کوس پر ایک قلعہ ہے کہ
اسکو قلعہ خورشیدیہ کہتے ہین خورشید شاہ حقیر کا باپ ہے میرا مزاج شکار دوست واقع ہوا اکثر
جا بجا اژدرہا بڑے بڑے پہلوانون سے معرکہ پڑا کل اس صحرا مین شکار کو آیا لشکر مین پانی نرہا جستجوے
آب مین قریب اس باغ کے پہونچا پیاس کے مارے میرا عجب حال تھا اس باغ منحوس کا پتا پایا
اسجانب آکر یہ سات سیڑھیان دیکھین رفیق میرے ایک ایک رستم خصال صاحب جاہ و جلال انھون نے کہا
ہم جاکر اندر سے باغ کے پانی لائین ایک جوان سیڑھیونکو طے کرکے سر دیوار پر پہونچا باغ سے کسی باغی
نے تیر مارا سینے پر اس جوان کے پڑا بیجان ہوکر زمین پر گرا دوسرا جوان گیا اسپر بھی تیر پڑا اسی طرح چالیس

تیر دلبر بیخطا تیر سے مارے گئے اب کیسکا حوصلہ نہین پڑتا کہ سر دیوار پر جاے حضور بتلائین کہ کون تیر
مارتا ہے بدیع الزمان نے کہا ہم ابھی جاتے ہین تیر مارنیوالیکا سر لاتے ہین یا اپنی جان دینگے مہران قوی بازو
نے کہا مین تو سپاہی دوست ہون بے سبب آپکی جان لینا نہین چاہتا جب کوئی مقدمہ عجائب و غرائب واقع
ہوتا ہے آپکے بزرگ کیا کرتے ہین بے سمجھے آپ جائینگے اُس خطاکار کے ہاتھ سے مہلت نہ پائینگے سمجھا کر
بدیع الزمان کو اپنی بارگاہ مین لایا بدیع الزمان نے کہا مین صبحکو ضرور جاؤنگا مہران قوی بازو
جوش محبت مین کہتا ہے مین آپ کو ہرگز نہ جانے دونگا کوئی شرف حاصل کیجئے تو جائیے اس شب کو
مہران نے بڑے تکلف سے دعوت کی اس خیال مین بدیع الزمان سوئے کہ اسمقام پر اگر خواجہ عمرو
ہوتے کوئی تدبیر ایسی بتاتے کہ مین زندہ داخل باغ ہو جاتا شرف اسلام مین فرق نہ آتا یکایک خواب
مین خواجہ کو دیکھا کہ سامنے کھڑے پوچھتے ہین ای فرزند کیا تردد ہے بدیع نے تمام حال بیان کیا عمرو
نے کہا میرے خیال مین آتا ہے کہ بانی عجائب و غرائب نے ساتون سیڑھیان بطور ترتیب بنائی ہین
ایک سیڑھی پر قدم رکھنا اور چھ کو پھاند کر سر دیوار پر پہونچنا ترتیب نا ممکن ہوگی خطا کار تیر نہ مار سکیگا بوقت
سحر بدیع الزمان نامور خوشی خوشی اُٹھے سلاح ذات پر آراستہ کئے مہران سے کہا او برادر خدا حافظ
اب ہم تمھاری شرط پر جاتے ہین اگر حیات مستعار باقی ہے خبر لیکر آتے ہین یا قضا دامنگیر
ہوئی ہمارے قتل کی تدبیر ہوئی مہران بہت بیقرار ہوا کہا حضور نے غلام کو تسکین ندی کہ آپ
تیر سے کیونکر بچینگے بدیع الزمان نے کہا خواجہ عمرو ہمارے عم نامور ارسطو فطرت لقمان حکمت
تدبیر بتلا گئے انشاءاللہ باغ مین زندہ پہونچ جائینگے مہران رو تا رہگیا دامن تھام کر کہا مین نہ
جانے دونگا اپنے بزرگان دین سے طلب مدد کیجئے بدیع نے خیمے مین ایک سجادہ بچھایا اور کر دعا کی
اے بے نیاز مجھکو معلوم ہو کہ باغ سے کون تیر مارتا ہے ایک بزرگ نے خواب مین آکر فرمایا پہاڑ باغین
جو کوہ ہے اُسپر جا کر ٹھہرو دیوارین باغ کی بلند ہو جائینگی یہ اسم تمکو بتلاتے ہین اس اسم کو پڑھنا
اسکی برکت سے دیوارین پست ہونگی مہران ایک گنہگار کو بھیجے تم تیر مارنیوالے کو دیکھ لینا بدیع
نے چاہا کچھ اور پوچھے آنکھ بدیع الزمان کی کھلگئی بدیع نے تمام و کمال کیفیت خواب مہران
سے بیان کی کہا ہم اس پہاڑ پر جاتے ہین تم ایک گنہگار کو بھیجنا ہم تیر کے مارنے والیکو دیکھ لینگے
پھر جا کر علاج کرینگے بدیع بر سر کوہ آئے اول دیوارین بلند ہوگئین کچھ ثابت نہوا جب اسم

پڑھا برکت سے اسم اعظم کے دیوارین باغ کی پست ہوئین بدیع نے دیکھا ایک باغ پر بہار ہے بیچمین ایک
چبوترہ بلور کا اُسپر ایک تصویر شکستہ پڑی ہے ایک کمان چند تیر ایک سمت پڑے ہین **بدیع الزمان** نے
اشارہ کیا گنہگار نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا **بدیع الزمان** نے دیکھا یا تو اعضا تصویر کے علحدہ پڑے
تھے یا پاؤن کھسک کر تصویر سے ملگئے دوسری سیڑھی پر سر ملگیا تیسری سیڑھی پر ہاتھ ملگئے چوتھی سیڑھی
پر وہ تصویر مجسم ہوکر اُٹھ کھڑی ہوئی پانچوین پر جب گنہگار نے قدم رکھا اُس شخص
نے تیر و کمان اُٹھایا چھٹی پر جب گنہگار گیا اُس شخص نے تیر بجبر کمان مین پیوست کیا سر
دیوار پر آیا اُسنے تیر مارا گنہگار کے سینے پر پڑا گنہگار زمین پر گر پڑا تمام ہوا تصویر بھی گری ہاتھ الگ پاؤن
الگ سر الگ تیر و کمان چھوٹ کر الگ گرا اب فرمانا **خواجہ** کا **بدیع الزمان** کے ذہن مین آیا کہ
حقیقت مین اگر مین کل سیڑھیونپر قدم رکھونگا یہ تصویر ساختہ حکما ہے مرتب نہونے پائیگی زیر کوہ
آئے ہر چند **مہران** نے کہا نہ مانا **مہران** کلمہ پڑھکر مسلمان ہوا **بدیع الزمان** نے بجرأت پہلی سیڑھی پر
قدم رکھا جست کر کے سر دیوار پر پہونچے دیکھا ایک تصویر کے پاؤن ملے ہین سر اور ہاتھ الگ اُچھل
رہے ہین جسم تصویر سے ملحق نہین ہوتے **بدیع الزمان** بسم اللہ کہکر کود پڑے تصویر مین آگ لگ گئی
جلکر خاک ہوئی **بدیع الزمان** باغ مین آئے اب **مہران** تو فقیر ہوکر یاد **بدیع الزمان** مین مع
ساتھ والون کے بیٹھا ہے انکا ذکر وقت پر کیا جائیگا **بدیع الزمان** کیفیت باغ دیکھتے ہوئے
چند قدم بڑھے تھے ایک آہو جست کرتا ہوا سامنے آیا **بدیع** نے چاہا کمند مار کر گرفتار کرلون پلٹ کر
مہران سے ملاقات ہوگی حال یہان کا بیان کردونگا کہ صرف ایک باغ ہے کسی مکار نے تصویر
کاغذی بنادی تھی آہو سامنے بھاگا **بدیع** نے تیر مارا پٹھے کو توڑ کر پار گذرا آہو چیخ کر بھاگا **بدیع**
تعاقب مین دوڑے کہ گر کر کہین مرجائیگا کیا ہاتھ آئیگا یکایک رونیکی کان مین آواز آئی گوشہ
باغ مین جا کر دیکھا ایک زنگن سیاہ رو ساحرہ ایک لڑکے کو زانو پر لیے ہوے رو رہی ہے پہلو پر
اُسکے زخم ہے روتے مین کہتی ہے کس ظالم نے بیٹا تجھکو تیر مارا اُس ظالم کے ماں باپ کے بھی سینے
پر ایسا زخم پڑے جیسے بچے کے **بدیع** سامنے پہونچے اوس طفل نے کہا اے مادر اسی ظالم نے بیٹا تیر مارا
وہ زنگن جھلا کر اُٹھی کہا کیون ظالم میرے بچے نے کیا خطا کی تھی **بدیع** نے کہا خطا تمہاری ہے
کہ انسان کو شکل حیوان بنایا اُسکے ہاتھ مین ایک چوب تھی اُسنے **بدیع** پر لگائی **بدیع**

نے خالی دیکر تلوار کھینچی زنگمن نے قہقہہ مارا دانہ ماش کا پھینکا تلوار ہاتھ سے **بدیع** کے گر پڑی پنجہ
کمر مین دیکر لے اوڑی بعد چند ساعت کے **بدیع** کی جو آنکھ کھلی دیکھا ایک مکان مین ایک جوان
زنگی مع چند زنگیون کے بعہدہ سالاری بیٹھا ہے وہ زنگمن یہ کہکر فریاد کر رہی ہے کہ اے **اظلم زنگی**
اے کوتوال حوالی طلسم اس جوان نے بخطا میرے بچے کو تیر مارا ہے تصویر بھی آج جلگئی یہ کوئی
بڑا مکار ہے یہ سنکر اظلم اپنے مقام سے اُٹھا **بدیع الزمان** کی کمر مین پنجہ دیکر لے اوڑا اتنا زبان سے
کہا کہ اس ظالم کو زندانخانہ مین لیجاکر حوالی طلسم مین قید کرونگا **بدیع الزمان** بیہوش ہو گئے بعد
چند ساعت آنکھ کھلی اپنے کو ایک مکان مین پایا کہ چہار سمت دیوارین بیچ مین ایک قصر عالی
اُسمین صحنچیان بہت سی ہین ایک ایک صحنچی مین ایک ایک جوان ایک مین اپنے کو پایا وہ سب
اُٹھکر قریب **بدیع** کے آئے پوچھا آپ کیونکر مقید ہوے **بدیع** نے دیکھا کہ کسیکے جسم مین ہتھکڑیان
بیڑیان نہین ہین سب نے کہا یہان کا قیدی تا قید حیات رہائی نہین پاتا صرف شام کو دو نان خشک
ایک آبخورہ پانی کا ملتا ہے شام کو ایک زنگمن آئی دو دو روٹیان ایک ایک آبخورہ پانی کا
دیگئی سب نے بخوشی کھایا **بدیع** نے توجہ نہ کی تین دن فاقے سے گذرے تیسرے دن بروز پنجشنبہ
ایک کنیز خوان شیرینی لیکر آئی سبکو تسلیم کی **بدیع الزمان** کو یہ کہکر دی کہ اے قیدیو لو ملکہ
گلعذار عنبرین مو کو دعا دو ملکہ کے تصدق سے آٹھوین دن یہ شیرینی ملتی ہے سب نے خوشی خوشی
لی ملکہ کو دعائین دین **بدیع الزمان** نے ہاتھ کھینچ لیا کہا ہم صدقہ نہین لیتے جن ملکہ نے یہ شیرینی
بھیجی ہے کیا اُنکے پانوٴن مین مہندی لگی ہے کنیز بڑبڑاتی ہوئی پلٹ گئی ملکہ **گلعذار عنبرین مو**
نے یہ قاعدہ رکھا ہے کہ ان قیدیان زندان مصیبت کو شیرینی بھیجتی ہے جب کنیز پلٹ کر آلیتی ہے تب
خاصہ نوش کرتی ہے کنیز بڑبڑاتی ہوئی آئی کہا حضور ایک قیدی نہایت حسین وجمیل دریدہ دہن
آکر قید ہوا ہے کئی دن سے اُسنے کھانا بھی نہین کھایا تصدق کے نام سے اُسنے شیرینی پھینکدی
ملکہ نے جواب دیا او نالایق تصدق کے نام سے کوئی شریف کاہیکو قبول کریگا تیری ضد ہی ہم آپ
قید خانے مین جائینگے اپنے ہاتھ سے مٹھائی کھلائینگے یہ کہکر ملکہ اُٹھی چند کنیزونکو ہمراہ لیکر
طرف قید خانے کے چلی یہان **بدیع** کا بھوک سے عجب حال ہے وہ سب قیدی کہتے ہین آپنے
شیرینی ناحق پھیری آٹھوین دن یہ شیرینی نصیب ہوتی ہے **بدیع** نے فرمایا ہمارا رزاق ہمکو رزق پہونچا

کہ روشنی ظاہر ہوئی قیدی سب بھاگ کر اپنے مقام پر گئے کہتے ہین لو کوئی قتل کرنے آتا ہے
بدیع الزمان بیچ قصر مین آ پہونچے دیکھا چند کنیزین گرد بیچ مین ایک ماہ تابان حسین مہ جبین
گلعذار ماہر خسار وہ کنیز قریب ہے ملکہ سے عرض کی دیکھئے وہ قیدی سامنے بیٹھا ہے ملکہ کی نگاہ جمال
جہان آرا **بدیع** پر پڑی دیکھا ایک جوان رشک یوسف مصری صاحب سطوت و شوکت جلالت و
لیاقت چہرہ پرنور سے ہویدا آثار سرداری ناصیہ سے آشکار آنکھین رشک دیدۂ غزال عارض ماہ آسمان
کمال دیکھتے ہی مائل ہوئی **بدیع الزمان** بھی عاشق ہوئے وہ محبوب بہ تقریب قریب **بدیع الزمان**
کے آئی کنیزون سے کہکر فرش بچھوایا **نسرین** وزیرزادی کی معرفت پوچھا کیون صاحب آپنے
ہمارا تحفہ قبول کیون نکیا **بدیع الزمان** نے کہا فقیرونکو ایسا تحفہ دیجئے ہم اسکے لائق نہین ہین
ملکہ نے کھانا منگا کر دسترخوان چنوایا کہا کھانا نوش فرمایئے **بدیع الزمان** نے کہا ملکۂ شہنشاہ
خوبی یہ سب جوان صاحبان سلطنت و لیاقت یہان قید ہین انکو بھی کھانا پہونچے تو مین کھاؤن
ملکہ نے سبکو کھانا بھجوایا کہا اب نوش فرمایئے **بدیع الزمان** نے کہا ہمارے تمھارے مذہب کا فرق ہے
ملکہ نے کہا اس حوالی طلسم مین تصویر خداوندکی ہے سب اسکے معتقد ہین **بدیع الزمان** نے
کہا کوئی ساحر یا شعبدہ باز ہوگا ملکہ کلمہ پڑھکر مسلمان ہوئین **بدیع الزمان** کے ساتھ کھانا
نوش کیا ذرا عرصہ گذرا تھا کہ **نسرین** وزیرزادی نے عرض کی بس حضور تشریف لے چلیے حضور
آگاہ ہین اس حوالی مین جو سانحہ گذرتا ہے تصویر خداوند کو خبر ہوجاتی ہے ملکہ نہ اٹھتی تھی دل
بیٹھا جاتا تھا **نسرین** کے کہنے سے روتی ہوئی **بدیع الزمان** سے رخصت ہوئی باغمین جاکر پھر کھٹ
پر گری یہان **بدیع الزمان** بیقرار وہان وہ نوگرفتار اشکبار جب شب اسی بیقراری مین گذری
امتحان جادو دایہ ملکہ کی جسنے پرورش کیا ہے اُسنے آکر جو ملکہ کا یہ حال دیکھا کہ آنکھین سوج آئی
ہین چہرہ اوداس عالم یاس **امتحان** نے حال پوچھا **نسرین** وزیرزادی نے سب کیفیت بیان کی
امتحان نے کہا بیٹا قیدخانے سے اُس جوان کالانا کچھ مشکل نہین ہے لیکن **اطلم زنگی**
کوتوال جب تصویر سے کہیگا وہ پتھر کی تصویر سب حال بتادیگی غضب ہوجائیگا ہم کہان جاکر
چھپین گے بی بی مین یہان کے حال سے بخوبی آگاہ ہون ملکہ جان دینے پر آمادہ ہوئی **امتحان**
جوش محبت مین زندانخانے پہونچی دیکھا **بدیع الزمان** بھی یاد ملکہ مین رو رہے ہین کہا اسے

شہر یار چلئے آپ کو ملکہ نے بلایا ہے **بدیع الزمان** نے کہا اے امتحان ان بندگان خدا کو بھی قید
سے رہا کر دو تو ہم چلین یہ مروت دیکھکر امتحان سمجھی کہ بیشک یہ طلسم کشا ہے اسنے اوسیوقت دروازہ
کھولدیا قیدی نکل گئے **بدیع الزمان** کو **امتحان** جادو لیکر باغ ملکہ مین آئی اور **بدیع** صحبت
مین بیٹھے مین **امتحان** راز دار طلسم ہے اسکا حال تحریر کرونگا **نسرین** وزیرزادی سے کہا اے **نسرین**
مین محبت مین ملکہ کی یہ حرکت گر گذری تو قریب کوہ **تصویر** جاکر ٹھہر اظلم کو توال حوالی حال زندانخانہ
تصویر سے کہیگا دیکھ وہان کیا غم ہوتا ہے اگر مجھسے خبر کرنا **نسرین** طرف کوہ تصویر کے چلی جاکر ایک
نخل پر بیٹھی کہ اظلم کوتوال روتا پیٹتا آیا بر سر کوہ ایک حجرہ ہے اسمین ایک تصویر پتھر کی ہے **اظلم** نے
آواز دی یا خداوند آج دروازہ قید خانیکا کھلا پڑا ہے قیدی سب نکل گئے تصویر سے آواز آئی
آہوان جادو منتظم باغ تصویر کو ساتھ لیکر باغ گلعذار پر جا **امتحان** فرزند حمزہ کو لیگئی پہلوے
گلعذار مین بیٹھا ہے جاکر سبکے سر لاؤ سنتے ہی **نسرین** بھاگی **اظلم** کو تو **آہوان** کے بلانے مین دیر
لگی **نسرین** نے آکر **امتحان** سے کہا **امتحان** نے **گلعذار** کو بلایا کہا کو بی تصویر مصور نے سب حال
بتادیا **اظلم و آہوان** ہمارے تمہارے قتل کو آتے ہین اس بارہ کوس مین جس مقام پر جاینگے تصویر
مقام بتادیگی امیرے شوہر کا باغ یہانسے بیس کوس پر ہے وہانکا حال اوسکو نہ معلوم ہوگا **بدیع الزمان**
کو شراب پلا کر بیہوش کر دو رات ہی کو نکل چلین **بدیع** کو شراب پلا کے بیہوش کیا **امتحان** و **نسرین** نے مع
چار سو کنیزونکی **بدیع** کو بیہوشی مین تخت پر ڈال لیا سحر کر کے روانہ ہوئین یہان **اظلم** نے **آہوان جادو**
کو بلایا باغ مین آکے کسیکو نہ پایا آکر تصویر سے کہا تصویر سے آواز آئی ہم جانتے ہین وہ لوگ جہان ہین مگر نہ
بتاینگے جاکر تلاش کرو **آہوان و اظلم** قریہ قریہ تلاش کرنے لگے پتہ نہین ملتا وہان **امتحان** نے
بدیع کو لاکر اپنے باغ مین پہونچایا وہ باغ مدت سے خالی تھا عمارتین ویران درخت خشک ہوگئے ہین صبحکو
بدیع الزمان ہوشیار ہوئے دیکھا وہ باغ نہین ہے ملکہ بھی حیران **امتحان** بھی پریشان کنیزین جابجا
فرد کش ہین **بدیع الزمان** نے پوچھا یہ کیا مقام ہے **امتحان** نے کہا اے شیر بیشہ جرات بارہ کوس کا حال
اس تصویر کو معلوم ہو جاتا ہے یہ باغ میرے شوہر کا ہے بخوف اوسکے تمکو لیکر یہان چلی آئی یہ سنکر **بدیع**
بیقرار ہوئے فرمایا اے **امتحان** تمنے مجھکو بدنام کیا اگر یہ خبر لشکر **صاحبقران** مین ہوگی میرا ہم
چشم **قاسم** مجھپر طعن کریگا کہ ایک کوتوال کے خوف سے بیس کوس پر جاکر چھپے ہین ضرور جاونگا **امتحان**

منتین کرنے لگی جب بدیع نے نمانا تب امتحان نے کہا اے شہریار میرا حال سماعت فرمایئے میرا
شوہر کہ موسوم بہ حداورازدار اس طلسم کا تھا مقدمہ مذہب مین اسکو ہمیشہ تردد رہا بادشاہ
طلسم نے یہ سب شعبدے اُسی کے سامنے بنائے بروقت انتقال شوہر نے مجھسے وصیت کی کہ صاحب مجھکو کوئی
ہادی نہ ملا حق وناحق مذہب نہ کھلا لیکن یہ طلسم ہاتھ سے فرزند صاحبقران کے فتح ہوگا وہ نشانیان
آپ مین پائی جاتی ہین اُسنے مجھکو ایک کاغذ دیا تھا اور کہا تھا کہ اوس شیر کا میرے اُس بلغ مین بھی
گذر ہوگا میرا اسلام کہنا اور عرض کرنا برلے مغفرت حقیر دعا کیجیے اس کاغذ سے نشان طلسم کشائی
ملیگا بس کوہ تصویر پر جانا بیکار ہے تلاش مین لوح کی جایئے طلسم بہت وسیع ہے اگر کل حال
عرض کرون دفتر تمام نہو وہ پرچہ امتحان نے نکالا ہاتھ مین بدیع کے دیا بدیع نے پڑھا طرف
سے حداورازدار کے مرقوم تھا کہ اے فرزند صاحبقران اجل نے مجھکو مہلت نہ دی ورنہ حضور کا
ساتھ دیتا مذہب حق سے نابلد رہا اگر قصد ہو کہ طلسم خورشید نگار فتح کرین تو کوہ مراد کی سیر کیجیے کہ مراد
دلی حاصل ہو بدیع نے کہا امتحان جادو صرف اسمین یہ لکھا ہے کوہ مراد کہان ہے امتحان جادو
نے عرض کی مین نے کبھی کوہ مراد کا نام بھی نہین سنا بدیع الزمان نے کہا رہبر کامل ہمکو منزل مقصود
پر پہونچائیگا ایک عرضی جملہ حالات کی لکھی طلسم ہوشربا سے اپنا نکلنا جنگ دربار خورشید سے زخمی ہوکر
اس حوالی مین پہونچنا روانہ ہونا بہ تلاش کوہ مراد تحریر کرکے نسرین وزیرزادی کو وہ عرضی دی
اور کہا اے نسرین جادو وزیر تصویر باغ ہمارا سردار مہران قوی بازو فردکش ہے یہ
عرضی اُوسکو دے کر ہدایت کرنا کہ یہ کاغذ ہمارے والد کی خدمت مین روانہ کردے یہ فرماکر ملکہ سے
رخصت ہوئے ملکہ کی بیقراری کنیزون کی آہ وزاری سکو رو تا پیٹتا چھوڑ کر پشت مرکب پر سوار ہوئے
بتلاش کوہ مراد روانہ ہوئے جس باغ مین ملکہ ہین اُس باغ کا نام باغ سروستان ہے
بدیع الزمان صحرا و بیابان کو طے کرتے ہوئے آٹھوین دن جفائے منزل اُٹھا کر ایک صحرائے
سبزہ زار مین پہونچے یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ امیہ عیار بدیع الزمان کا کوہ عقیق سے
اپنے آقا کی تلاش مین نکلا ہے بدیع الزمان صحرائے سبزہ زار مین بیٹھکر اپنے حال پر روئے کہ صدا نوبت
نقارے کی کان مین آئی دیکھا تخت پر ایک بادشاہ پیر برابر تخت کے محافہ زرین گرد سوار چوبدار مع جلوس
شاہی سمت صحرا جاتے ہین سامنے سے گذر گئے بعد دو گھڑی کے دیکھا وہی بادشاہ مع اپنے ملازمان

کرتا بیٹھتا پلٹا محافے سے صدا تھی ہاے فرزند نوجوان بادشاہ بھی کہتا ہے ہاے نور نظر وہاے
اے پارہ جگر بدیع الزمان حیران و پریشان دل سے کہتا ہے ای بارالہٰا یہ کیا معرکہ گذرا دو چار سے
پوچھتا ہے مگر شدت گریہ وبیقراری سے کسی مین طاقت جواب دینے کی نہ تھی بدیع الزمان اسکے
پیچھے چلے بعد پانچ کوس کے ایک شہر آباد دیکھا بادشاہ اپنے دار الامارت مین آیا بدیع الزمان
نے بادشاہ کو سلام کیا حال شادی وغم پوچھا شاہ نے پہلے نام و نسب بدیع الزمان کا پوچھکر ایک
آہ سرد دل پر درد سے کھینچی کہا اے شہریار اس شہر کا نام شہر لالامیہ نام میرا ملک لالان شاہ ہے
یہان سے پچیس کوس پر شہر جبار یہ ہے کہ وہ دربند اول طلسم ہے بھائی صاحب میرے بڑے جبار شاہ
وہان کے حاکم میرا ایک بیٹا سیلان سرخ پوش نہایت زبردست ہے بیٹے شادی اسکی اپنے وزیر
کی دختر سے قرار دی اور جس باغ مین ہم گئے تھے اس باغ کا ہمیشہ بہار نام ہے اسمین محفل برات
قرار پائی جبار شاہ تو بسبب نخوت کے نہ آیا اسکی دختر ملکہ نوبہار سمن بر شریک محفل عشرت ہوئی
بیٹا میرا اسیر وہ اسیر باہم مائل ہوئے سیلان نے سہرا وغیرہ نوچ ڈالا کہ مین شادی نہ کرونگا
محفل عیش برہم ہوئی نوبہار بھی شرماکر چلی گئی یہ خبر جبار کو ہوئی جستجو مین رہا آخرکار ایک دن
جوش محبت مین نوبہار اسی باغ مین پاس سیلان کے آئی یہ خبر جبار کو ملگئی اسنے شرارہ جادو
کو بھیجکر اپنی دختر کو الگ قید کیا اور سیلان کو سپرد شرارہ کر دیا اسنے اسے باغ مین قید کیا ہے
خود شرارہ سیلان پر عاشق طالب وصل ہے وہ انکار کرتا ہے مین نے بہت عرضیان جبار کو لکھین
کہ میرے فرزند کو چھوڑ دے مین سلطنت سے باز آیا اس ظالم نے نہ مانا اب اتنا حکم دیا ہے بعد
ایک مہینے کے اسکو دیکھنے جاتے ہین غم تازہ لیکر آتے ہین بدیع الزمان نے کہا ہم اسے جاکر
رہا کرینگے لالان نے کہا آپ مین نشانیان طلسم کشائی کی ہین مین تین نجومیون سے پوچھ چکا ہون
کہ وہ شخص سیلان کو رہا کریگا کہ جو پہلے کوہ مراد تک جائے اور حکیم خداپرست اوسکے معین
ہون تب صورت رہائی سیلان نکلے بدیع الزمان نے کہا کوہ مراد کہان ہے لالان نے کہا یہانسے
پانچ کوس پر ہے بدیع الزمان نے کہا ہمین بتادو لالان نے بہت منع کیا کہ بیٹا تو میرا ہاتھ سے
گیا تجھ ایسے شیر کو مین ضایع کرون جو کوہ مراد مین جاتا ہے پلٹ کے نہین آتا بدیع الزمان نے
نہ مانا لالان کو ہمراہ لیکر سمت کوہ مراد روانہ ہوا دوسرے دن سامنے سے ایک کوہ فلک شکوہ دکھائی

دیا بدیع لالان سے رخصت ہوکر اندرون کوہ مراد روانہ ہوا دو کلمہ داستان نسرین جادو کہ بدیع نے بروقت روانگی سمت مہران قوی بازو کے روانہ کیا تھا بیان ہوتے ہین نسرین عرضی لیے جاتی ہے اظلم وآہوان تلاش بدیع الزمان کی کرتے کرتے ایک صحرا مین اترے اپنے عیار ساسان کو روانہ کیا کہ جب پتہ ملے ہمکو خبر کرنا ساسان چلا آتا ہے کہ نسرین کو دور سے دیکھا کمند خم پوش کرکے نسرین کو گرفتار کیا سامنے اظلم کے لایا اوسنے حال ملکہ مفصل نہ بتایا تلاشی لی نامہ بمہر بدیع الزمان نکلا نسرین جادو کو تو مقید کیا خود بجمعیت ایکہزار سمت باغ تصویر بارادہ قتل مہران قوی بازو روانہ ہوا کہ پہلے چلکر اوسکو قتل کرین تصویر باغ درست ہو بدیع الزمان کہان جائیگا یہان مہران قوی بازو بیچارہ مصیبت کا مارا فلک کا ستایا فقیر بنا ہو بیٹھا ہے کہ اسکا باپ خورشید شاہ بھی آیا مہران قوی بازو نے صفت بیان کی خورشید بھی نادیدہ مطیع ہوا کہ لشکر اظلم آکر پہونچا بعد رسم نامہ و پیام طبل جنگی بجا آہوان جادو میدان مین نکلا چند رفیقان مہران قوی بازو نکلے گرفتار سحر ہوے دوسرے دن مہران قوی بھی گرفتار ہوا آہوان نے رسن سحر مین بند کیا سامنے اظلم کے لایا اظلم نے حکم دیا آج کی شب یہان جشن کرو کل تصویر باغ تیار کرکے گزراہ مسدود ہوجاے سمت باغ سروستان چلینگے اظلم وآہوان تخت پر بیٹھے کہ چوبدار نے خبر دی حال جشن سنکر ایک گویا آیا ہے اظلم وآہوان نے بلوا لیا گویا خوب گایا شراب پلا کے سبکو بیہوش کیا اور آہوان و اظلم کو قتل کیا خورشید و مہران و نسرین نے رہائی پائی امیہ بن عمرو نے صلاح کی کہ عرضی مندرج حالات احوال مجھکو دو اور خود سمت باغ سروستان بتلاش بدیع الزمان چلو نسرین نے خورشید کو تخت پر بٹھایا مہران قوی بازو کو ہرا اول کیا خود منتظم ہوکر سمت باغ سروستان کے روانہ ہوئی امیہ سمت امیر چلا وہی عرضی جو بدیع الزمان نے سمت نسرین روانہ کی تھی جو حال اب گذرے وہ بھی درج کرالیے جو آنکھون سے دیکھا وہ بھی عرض کریگا اس فکر مین جاتا ہے اسکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا اور بدیع الزمان گرد لشکر شکن لالان شاہ سے رخصت ہوکر درہ کوہ مین داخل ہوے درہ نہایت تنگ و تاریک تھا بڑی تکلیف اوٹھائی بمشکل تمام باہر نکلے دیکھا صحراے سبزہ زار نواح دلکشا طائران زمزمہ سرا حیران ہوے کہ یہان تو کوئی بلا نہین ہے سواے راحت کے خرامان خرامان چلے تھوڑی دور چلے تھے ایک قلعہ دکھائی دیا زیر قلعہ دریا ہے اندر سے

قلعہ کے صدہا بیمار ڈولیون مین سوار ہوکر کنارے دریا کے ٹھہر جاتے ہین وہ بیماران دلفگار بنگاہ یاس دریا کو
دیکھ رہے ہین ایک طرف آکر بدیع الزمان بیٹھے مگر حیران کہ کنارے دریا کے بیمار کسکی فکر مین ہین تھوڑا عرصہ
نہ گذرا تھا کہ ایک کشتی پر ایک حکیم وضع بہت معقول آکر پہونچا جسکی نبض دیکھی جیب سے نکالکر پڑیا دی اوسنے
فوراً صحت پائی ڈولی مین چڑھکر آیا تھا اپنے پائون سے حکیم کو دعائین دیتا ہوا چلا گیا اسی طرح
وہ حکیم سبکا علاج کرتا ہوا تا بہ بدیع الزمان آیا بدیع الزمان نوجوان نے براہ ظرافت ہاتھ اوٹھا دیا
اوس طبیب نے نبض دیکھی عرصہ دراز تک ہاتھ رکھے رہا ہاتھ چھوڑکر کہا ایجوان تو مریض تو ضرور ہو ایکی
پنجشنبہ کو آکر تشخیص کرونگا یہ شہر مرادیہ ہو اسمین جاکر رہو آج ہی کے دن آنا ہم ضرور تمہارا علاج
کرینگے بدیع الزمان کو حیرت کہ دیکھئے یہ حکیم ہمارا کیا علاج کرے یہ سوچ کر شہر مین آئے سرا مین
فروکش ہوئے اکیا یاقوت احمر کا بیچ کر ایک مرکب خریدا دو دن گذرے تھے کہ سرا مین ہلڑ ہوا سب مسافر
وغیر مسافر لباس بدل بدلکر جاتے ہین مہترانی بھی پٹاری کھولے بیٹھی ہے آئینہ دیکھکر اپنے
کاجل لگا رہی ہے بدیع الزمان نے قریب آکر پوچھا بی مہترانی آج شہر مین کیا ہے یہ سب لوگ کہان
جاتے ہین اسنے کہا اے شہر یار ملک مراد شاہ کی ایک دختر بلند اختر ہے ملکہ حسن آرا اے شیرین کلام
بعد ہر مہینے کے اپنے قصر پر جلوہ فرما ہوتی ہے عاشقان جمال براے نظارہ گل رخسار اوس ماہ تمثال
کے آتے ہین جو کوئی عاشق ہوتا ہے ایک نقارہ شرطی بادشاہ نے رکھوا دیا ہی خواستگار عاشق زار
اوسپر چوب لگاتا ہے کل خلقت جمع ہوتی ہے ایک نقابدار سیاہ پوش حرم مین بادشاہ کے رہتا ہے اوس سے
مقابلہ کرنا پڑتا ہے حکم ہے جو اسکو زیر کرے ہمراہ ملکہ کے شادی ہو ورنہ نقابدار زیر کرکے ہی عاشق زار
کو قتل کر ڈالتا ہے حضور ہمارے سامنے کسی کو وصل نہین نصیب ہوا صدہا شاہان ذی وقار
پہلوانان رستم خصال تاجران باکمال عاشق ہوکر آئے نقابدار کے ہاتھ سے قتل ہوے ایک مزار عاشقان
تیار ہو گیا ہے قبرین کشتگان حسرت ویاس کی بنی ہوئی ہین انکو دیکھکر کلیجہ پھٹتا ہے یہ حال سنکر
بدیع الزمان گرد لشکر شکن پشت مرکب صبا رفتار پر سوار ہوے شہر مین گھوڑا اڑاتے
ہوے داخل ہوئے دیکھا کہ مشتاقان جمال باکمال سمت قصر ملکہ جاتے ہین یہ بھی آکر زیر قصر
عقیق نگار پہونچے ہزارہا طالبان دیدار کھڑے ہین ناگاہ دریچہ کھلا کرسی پر ایک آفتاب
حشر جلوہ گر ہوا بدیع الزمان گرد لشکر شکن کی نگاہ پڑی دیکھا ایک فتانہ عالم بچہرہ گل باغ

باغ حسن و صفائی رخ ماہ پر ضیا جبین انور ستارۂ درخشان آنکھین نرگس شہلا زلفین عنبرین کو پیچ و تاب خنجر ابرو برائے قتل عاشقان تیز سہی قد خورشید خد ہلال ابرو عنبرین مو چشم جادو کس زبان سے صفت اوسکے جمال باکمال کی طرز بیان مین آئے یہ کیفیت تھی موافق ان اشعار کے

بال بکھرے ہوئے وہ چہرے پر
سانپ جسطرح غصے مین ہوئے
قاتل خلق کافر پر فن
جنکی مشتاق ہوئے خلق خدا
یہ بھی کہتے ہین بعض نکتہ بین
یا خط کہکشان یہ ابرو ہین
مہ کامل جو انسے لڑ جائے
ہے یقین وہ بھی اپنے منہ کی کھائے
دہن تنگ حقۂ گوہر
نیلی نیلی رگون کا جس سے ابھار
ادبھری ادبھری چھاتیان او بھر
تو لگائے وہ اپنے سینے سے
وہم روشن نے کچھ لگا کے پتا
آئینہ مین شکم کے بال آیا
پائجامہ میں یون ہی جلوہ فگن
ہاتھ ملتا تھا اپنے وزو حنا
سر پہ آنچل پڑا ڈوپٹے کا

ابر ہو جسطرح سے گرد قمر
چشم مستانہ وار حد سے سوا
تھا یہ ظاہر کہ ہین یہ دو رہزن
ایسے خنجر تھے ابروے کافر
ہین یہ دونون ہلال چرخ برین
گورے گورے وہ عارض پر نور
صاف منہ پر طمانچہ پڑ جائے
پتلے پتلے وہ ہونٹھ پان سے لعل
یا اوسے کہیے غنچہ گل تر
لوح سیمین وہ سینۂ پر نور
قبۂ نور جنکو سمجھے بشر
وصف مو کمر ہو حد سے فزون
تار خط شعاع مہر کہا
ساق پا مین تو نور کا ہے ظہور
شمع فانوس جیسے ہو روشن
قد کی تعریف مین ہو حیرانی
پیاری پیاری وہ بانکی بانکی ادا

موی خوش رنگ پیچ کھائے ہوئے
لال ڈورے کھینچا کھینچا نقشا
طاق ابرو کا مرتبہ ہے سوا
زخم جنکے کبھی نہون ظاہر
کعبۂ عاشقان یہ ابرو ہین
رنگ گل جنکے آگے ہو کافور
رنگ گل گر مقابلے کو آئے
زرد ہو جائے جسکو دیکھکے لعل
وہ گلا یار کا صراحی دار
صاف و شفاف مثل سینۂ حور
ہاتھ آئین کہین جو عاشق کے
درد سر ہو جو موشگافی کرون
طبع نازک نے بھید یہ پایا
یا تراشی ہوئی ہے شاخ بلور
لال مہندی سے دونون تھے کف پا
کلک قدرت کہون کہ سرو سہی

بدیع الزمان گرد شکر شکن کی نگاہ جو جمال جہان آرا پر اس پری پیکر کے پڑی سنان مژگان سینہ بے کینہ مین گڑی آہ کرکے گرے بیہوش ہوئے وہ مغرور تو اوٹھ گئی ایک جلوہ حسن مین صد ہا کو دیوانہ کیا آہ واہ کرتے ہوئے مشتاق چلے بعد عرصہ دراز بدیع الزمان کی آنکھ کھلی مست مے محبت لڑکھڑاتے ہوے طرف ہر نقار کیے

چلے وہان جو سپاہی نگہبان ہین انھون نے جمال باکمال بدیع الزمان دیکھکر آواز دی ایجوان خبردار اُسکے قریب نہ جانا دیکھ صدہا قبرین بنی ہین بدیع الزمان نے جواب بھی ندیا چوب اُٹھاکر نقارہ پر لگائی نقارےکے دو ٹکڑے ہوے تمام خلقت پلٹ پڑی جمال بدیع الزمان دیکھکر بازار یوسفی ہوگیا ہر شخص نہین کرتاہے کہ اے شخص بھاگ جا ہم سپاہیون کو سمجھائینگے بدیع الزمان نے کسیکو جواب ندیا مرکب پر سوار ہوکے پلٹا حسن آرائے شیرین کلام قصر سے اتر کر محل مین آئی ہین کہ نقارہ کی آواز کان مین آئی کنیزون سے کہا دیکھو تو آج کونی اجل گرفتہ اور آیا نقارہ بجایا کنیز نے آکر جمال باکمال بدیع الزمان کو دیکھا حیران جمال ہو آکر ملکہ سے تعریفین کین ملکہ بیقرار ہوکر کوٹھے پر آئی جمال بدیع الزمان کو دیکھکر خود بھی عاشق ہوئی کنیزون سے کہا مین اپنی جان دونگی افسوس بیچارہ مسافر مفت مین مارا جائیگا یہ ذکر تھا کہ نقارہ پر چوب پڑی ملک مرادشاہ اس شہر کا حاکم تخت پر سوار ہوکر آیا جمال بدیع الزمان دیکھکر اوسنے بھی بہت سمجھایا کہا نقابدار سلاح آراستہ کررہا ہے آیا چاہتا ہے تم نکل جاؤ ہم سمجھائینگے بدیع الزمان نے کچھ جواب ندیا یہ ذکر تھا کہ نقابدار سیاہ پوش بصد جوش وخروش میدان مین آکر للکارا کون ہے جو میری معشوقہ سے دعوے عشق کرتاہے بس بدیع الزمان سامنے آئے قصر پر ملکہ رونے لگی بدیع الزمان گردشکن و نقابدار سیاہ پوش سے نیزہ چلنے لگا جب نیزہ نقابدار قریب سینہ بدیع الزمان آتاہی ملکہ بیقرار ہوکر چاہتی ہے اپنے کو کوٹھے سے گرادون خواصین روک لیتی ہین جب بدیع الزمان بند کھولتے ہین ملکہ سجدہ کرتی ہے یہان تک کہ بدیع الزمان نے نیزہ اسکا نکالا اسنے تلوار ماری بدیع الزمان نے قبضے پر ہاتھ ڈالا اوسنے گریبان پر ہاتھ ڈالا کشتی ہونے لگی بدیع الزمان کو یہ معلوم ہوا کہ جسم سے اس نقابدار کے شعلہائے آتش نکل رہے ہین پہر بھر بمشکل لڑے نقابدار نے زیر کیا خنجر گلے پر رکھا مرادشاہ کو رحم آگیا تخت سے کودکر زیر خنجر ہاتھ رکھدیا کہا اے نقابدار تو نے صدہا کو قتل کیا مینے کبھی دخل ندیا یہ مرد مسافر ہے بالکل ناواقف ہے اسے شہر سے نکالدو ملازمان نقابدار بدیع الزمان کو ساتھ لیکر بیرون شہر آئے ملکہ بیقرار جاکر چھپر کھٹ پر گری بدیع الزمان جب بیرون شہر آئے حجاب مین ارادہ ہوا اپنی جان دیدون خیال ہوا پہاڑ پر چلکر اپنے کو دریا مین گرادون آبرو گئی ڈوب کے مرین پہاڑ پر آیا اپنے کو دریا مین گرادیا کئی ہزار گز کی بلندی سے گرے معلوم ہوا کسی نے ہاتھو پر ہاتھ ڈالدیا

متوجہ ہوا سے آنکھ بند ہوگئی تھی اب جو آنکھ کھلی اوسی مرد حکیم کو دیکھا کشتی پر سوار کہیں ہوے لئے جاتا ہے
کہا اے شہریار ربیع آپکو نہین پہچانا ایک ہفتہ آپنے شہر مین سیر کی مین حجب جاکر اوستاد سے کہا اونھون نے
فرمایا ہم اسی شیر کے مشتاق تھے ورنہ کفار کے علاج سے ہمکو کیا منافع آپنے نقش باطل صفحہ قلب پر جمالیا
اب طلسم کشائی مین مشکل پڑیگی بدیع الزمان نے حجاب سے کچھ جواب نہ دیا اسی حکیم وضع نے پار آکر
بدیع الزمان کو اوتارا اپنے ساتھ لے کر ایک باغ مین آباد دیکھا ایک بزرگ عبادت گزار بیٹھے ہوے
عمل خوانی کر رہے ہین بدیع الزمان کو دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوے کہا اے فرزند ارجمند صاحبقران
ہم مدت سے آپکے مشتاق تھے یہ کہکر گلے سے لگایا دنگل پر بیٹھایا آب وطعام پیش کیا مکرر یہی کلمہ کہا
نقش باطل دل سے محو کیجئے ورنہ خرابی ہوگی استاد حکیم خداپرست نے آپ کا پتا بتایا تھا مین آپ کا مشتاق
ہوا جب شاگرد نے آکر مجھسے کہا مین سمجھ گیا کہ طلسم کشا آیا آپنے اپنے کو جاتے ہی بلا مین پھنسایا اوس
نعابدار سے زیر ہونے مین کچھ شرم نہ کیجئے وہ ساحر ہے نام عیرا برار سجادہ نشین ہے یہ طلسم بنایا
ہوا حکیم خداپرست کا ہے وہ میرے اوستاد تھے ان لکھرامون نے قبضہ کیا نجات مین میرے حکیم صاحب
مقید ہوے ایک قفس مین بند کر کے ایک باغ مین رکھا ہے جب لکھرامون نے چاہا کہ اصل طلسم پر قابض
ہون حکیم صاحب نے بزور اسماے الٰہی دربند بنائے ساحرون کا قبضہ نہوا آخر نجومیون نے انکو صلاح
دی یہ تو بہت خوب ہے جہانبر کہ دربند عمل ہے آگے دربند سحر تیار کر دو فتح نہ ہو سکیگا اگر ساحر ارادہ
کریگا تو دربند عمل پر عاجز رہیگا اگر مسلمان جائیگا بسبب عمل کے مجبور ہوگا یہی سامان کر کے لکھرامون
نے قبضہ کیا خدا فضل کرے بعد عمل خوانی آپ دربند سحر پر غالب ہون اوسوقت آپ کو حکیم صاحب
کے پاس پہنچاؤنگا کہ دربند عمل بدون آپکی نمائش کے نہ فتح ہوگا جب آپ قصد کرین کہ میرے
پاس تشریف لائین اس تعویذ کو لیے پاس رکھئے گا آگ دکھایئے گا موکل اسکے آپ کو میرے پاس
پہونچا دینگے یہ کہکر فرمایا کہ ابھی تو آپ بیٹھکر عمل زہرہ پڑہین یہ باتین میری آخر مین کام آئینگی
بدیع الزمان کو سامان عمل خوانی مہیا کر دیا بدیع الزمان مصروف عمل خوانی ہوے امیہ
بن عمرو جو غضب لے کر چلا تھا صحرا مین قاسم شکار کھیل رہے تھے امیہ کو دیکھکر حال پوچھا امیہ
گھبرایا ہوا تھا اس خیال سے کہ مین خدمت مین اپنے آقا کی پہونچون وہ کاغذ اسنے قاسم
کو دیا قاسم نے جو وہ نامہ پڑھا بیتاب ہوگیا کہا اوس کشتی گیر نے سامان شوکت پیدا کیا ہوشربا سے

تو نکل بھاگا اب یہان آکر قصد ہوا کہ طلسم کو فتح کرون مین چلکر طلسم کو بہ تعجیل فتح کرلون انکی مشکین
باندھکر خدمت مین دادا جان کی پہونچا دون دنگل رستم پر قبضہ کرون کہ پھر کبھی نام شجاعت نہ لے
یہ کہکر مع قیماش خان وغیرہ بجمعیت بارہ ہزار جوانان صف شکن طرف باغ کے چلے شاہزادے کا
ارادہ تھا سمت باغ سرستان جاؤن قریب شہر لالانیہ پہونچے لالان شاہ کو بطور فقیر دیکھا قاسم
نے کہا دہ کشتی گیر اپنی جان بچاکر بھاگ گیا مین تیرے بیٹے کو رہا کر دونگا لالان نے بہت سمجھایا قاسم
نے نہ مانا سیارہ کو اپنے ہمراہ لیکر اندرون باغ ہمیشہ بہار آئے سیارہ نے عرض کی پہلے حقیقت
یہان کی دیکھ لیجیے پھر دست اندازی ہو قاسم چھپ کے بیٹھے دیکھا برابر چبوترہ بلور کے بہت بڑا
درخت سرو ہی اسمین ایک صندوق آہنی لٹکا ہے دو پہر رات گئے ایک ساحرہ آئی صندوق اوتار کر اوسنے
سیلان کو نکالا فہمایش اپنے وصل کی کرنے لگی جب اوسنے نہ مانا شرارہ نے غصے مین سیلان کو
تازیانہ مارا قاسم کو تاب نہ آئی شرارہ پر تلوار ماری شرارہ نے سحر کرکے قاسم کو پکڑ لیا یہ ماجرا
سیارہ نے دیکھا کہ شرارہ قاسم کو تخت پر بٹھاکر روانہ ہوئی قاسم کو دیکھکر عاشق ہوئی لیکر اسکے
شہر شراریہ مین آئی اسکی دایہ نرگس جادو نے جب یہ حال سنا کہا او شرارہ تو نبیرہ حمزہ کو لائی
اسکے تعاقب مین عیار آئینگے ایسا ڈرایا اسنے قلعہ بند کیا سیارہ باغ سے نکلا قیماش خان وغیرہ
نے حال گرفتاری قاسم بیان کیا یہ بتلاش قاسم چلا سیارہ پھرتے پھرتے برابر قلعہ شرارہ کے
کے پہونچا ہیمہ کشون سے معلوم ہوا یہی قلعہ شراریہ ہے مگر راہ بند ہے سیارہ زیر درخت بیٹھا
رو رہا تھا کہ اندر سے قلعے کے ایک عقاب آکر چشمے پر بیٹھا اوسے پتھر سے مارا جھولی اوسکی دیکھی ایک
نامہ طرف سے ریحان جادو کے پایا کہ تیمار نے اپنے خسر کو لکھا ہے کہ ماں میری مرگئی زوجہ کو میری
محافے مین سوار کرکے فلان صحرا مین رکھدو مین آکے لیجاؤنگا آج کل قلعہ بند ہے سیارہ بشکل
عقاب موضع تیمار مین آیا اوسنے خاطر کی اور گھر مین جاکر زوجہ سے کہا کہ داماد نے تمھاری بیٹی
کو طلب کیا سیارہ ذعروس کو بیہوش کرکے چاہ مین ڈالدیا خود بہ شکل عروس بنا صبح کو تیمار نے محافہ
مین بٹھاکر وعدہ گاہ مین رکھدیا ریحان جادو وقت پر آیا محافہ لیکر شہر مین آیا سیارہ نے شراب
پلاکر ریحان کو قتل کیا اور زن جمیلہ کی شکل بنکر مثل فریادیون کے باغ مین شرارہ کے آیا اوسنے
قاسم کو صحبت مین بلایا سیارہ نے کہا اگر حکم ہو تو مین اسے راضی کردون شرارہ قدمون پر گر پڑی

سیارہ نے قاسم پر اپنا حال ظاہر کرکے راضی کیا صحبت مین لاکر قاسم کو بٹھایا خوب گایا شراب پلا کر
خوب بیہوش کیا چاہا قتل کرے نرگس جادو دایہ شرارہ عین وقت پر آگئی سیارہ کو پکڑ لیا شرارہ
کو ہوشیار کرکے کہا اسی طرح سیکڑون بلائین آئینگی یہ جوان تجھکو قبول نکریگا ان دونون کو بخدمت
جبار شاہ بیجھ شرارہ مجبور ہوکر قاسم کو لیکر سمت جبار یہ چلی ہرکارون نے خبر دی کہ لالان شاہ
بانی فساد اور کل لشکر اس نبیرہ حمزہ کا قریب باغ ہمیشہ بہار اترا ہے شرارہ نے کہا ان سب
کو بھی لیتی چلون نرگس نے کہا ان فسادون مین نہ پڑ شرارہ کو بوجہ محبت قاسم حیلہ ملا جب کہ
سردار اسکے قید ہو گئے دباؤ سے مجھے قبول کرلیگا عرضی تو اسی مضمون کی بخدمت جبار شاہ روانہ کی
اور آپ قریب باغ آئی قیماش خان لشکر کو لیکر مقابلے مین آیا شرارہ لشکر کو لیکر اتری
طبل جنگی بجوایا صبح کو دونون لشکر مقابل ہوئے شرارہ نے ایک سوار سحر کا میدان مین
بھیجدیا سوار سحر نے سرداران قاسم پکڑ لیے دوسرے دن میدان مین سوار للکارا ہا لالان
نے دعا کی آسمان سے بجلی چمکی اور سوار پر گری سوار کے دو ٹکڑے ہوئے سب نے دیکھا ملکہ
نسرین جادو آسمان سے ظاہر ہوئی بعد لمحہ کے مہران قوی بازو مع خورشید آکر پہونچے
شرارہ مقابلہ نسرین مین آئی نسرین نے شرارہ سے آکر مقابلہ کیا شرارہ زخمی ہوئی
نرگس نے نکل کر مقابلہ کیا نسرین نے نرگس کو سحر سے قتل کیا شرارہ شکست کھا کے بھاگی
تین منزل پر مقام کرکے عرضی مندرجہ جملہ حالات بخدمت جبار شاہ روانہ کی جبار شاہ
نے اغلال جادو کو برائے مدد شرارہ اور اجلال جادو کو سمت باغ سروستان برائے
گرفتاری ملکہ گلعذار روانہ کیا نسرین نے لشکر لاکر قریب باغ ہمیشہ بہار اوتارا ایک
عرضی بخدمت ملکہ اسمان و ملکہ گلعذار روانہ کی اب مع مہران قوی بازو و خورشید و
لالان و نسرین مشغول عیش ہوئی دو کلمہ بدیع کے سنیئے بعد اکیس دن کے بڑی کوشش سے
عمل تمام کیا حکیم نے کہا آپ نے عمل تو تمام کیا نقوش باطل دل سے محو نہ کیے آج شب کو
ستارہ زہرہ بشکل نازنین آپکے سامنے آئیگا آرزوے فتاحی طلسم بیان کیجیے گا آرزوے وصل
حسن آرائے شیرین کلام نہ فرمائیے گا ورنہ بڑے بڑے دھوکے ہونگے جب شبکو نازنین
سبز پوش سامنے بدیع الزمان کے عمل پڑھنے مین آئی پوچھا اے شیر بیشہ صاحبقرانی

کیا ارزدہے بدیع تو محبت حسن آرا مین مبہوت ہین یہی منھ سے نکل گیا کہ آرزدے وصل حسن آرائے شیرین کلام رکھتا ہون نازنین نے مکتوب دیا تا حصول لوح دربند جباریہ یہ مکتوب بجاے لوح ہے بدیع الزمان بوقت سحر مکتوب لیکر خدمت مین حکیم صاحب کی آئے حکیم صاحب نے کہا آپنے نقوش باطل دلسے محو نہ کیے ستارہ زہرہ سے آرزو وصل حسن آرا بیان کی بڑے بڑے دھوکے پڑینگے آپ کو تکلیف ہوگی یہ وہ طلسم ہے کہ جباریہ جب فتح ہوگا یہ لوح بیکار ہو جائیگی جبتک کل کل طلسم ملیگی مرحلہ جات فتح ہو نگے بادشاہ طلسم سے مقابلہ ہوگا ایک ایک حاکم شہر آپسے فرداً فرداً لڑیگا بدیع الزمان حکیم صاحب سے رخصت ہوے بموجب حکم مکتوب ایک صحرا مین آئے سرخ پوش جنی اسمعام کا منتظم تھا بحکم مکتوب اسم پڑھکر اوسکو مطیع کیا سرخ پوش نے بھی عرض کی کہ نقوش باطل دلسے محو کیجیے مین بھی جابجا مدد کرونگا بدیع الزمان کو ہمراہ لایا ایک تاجدار سے ملاقات کرائی اسنے لوح دربند جباریہ بدیع الزمان کو دی بدیع الزمان لوح لیکر بڑھے تھے کہ ایک ساحر فیل پر سوار آیا بحکم لوح تیر سے اسکو مارا سامنے سے ایک باغ دکھائی دیا اندر سے ایک خواص روتی ہوئی آئی کہا اے شہریار ملکہ حسن آرا آپکی محبت مین شہرادیہ سے بھاگ کر بخوف نقابدار یہان آئی ہین بدیع الزمان اندر آئے شوق محبت مین لوح نہ دیکھی اس بیحیا نے شراب پلا کر لوح لے لی آواز دی ہنم گلگونہ جادو او ظالم تو نے میرے فرزند فیلان کو مارا یہ کہکر بدیع الزمان کو لیکر بیرون باغ آئی خواصون سے کہا اب کدھر چلون اگر سمت جباریہ جاؤن تو دفن فرزند ملتوی ہے اسی فکر مین تھی کہ ایک نقابدار پیدا ہوا کہا اے گلگونہ مرحبا جبارہ شاہ نے کہا ہے کہ لوح اور قیدی میرے پاس بھیجدے تجھکو چالیس دن کی مہلت براے ماتم فیلان دی گئی گلگونہ نے نام پوچھا کہا ہوشیار جادو عزیز جبار شاہ گلگونہ نے بصلاح خواصان لوح تو ندی بدیع الزمان کو حوالے کیا لوح لیکر واسطے دفن فیلان کے چلی وہ جوان بدیع الزمان کو لیکر درکوہ مین آیا کہا آپ نے نقوش باطل دلسے محو نہ کیے آخر لوح کھوئی ہنم سرخ پوش جنی مین نے آپکو نکال لیا یہان بیٹھکر اسم پڑھیے کہ آپ مین طاقت آئے مین فکر لوح مین جاتا ہون سرخ پوش چلا بدیع الزمان اسم تعلیم کردہ سرخ پوش پڑھنے مین مصروف ہوے شرارہ جادو بد قسمت ہونے نرگس کے ایک کوہ پر ٹھہری تھی اغلال جادو فرستادہ جبار شاہ پاس شرارہ کے آپہونچا

شرارہ کو ساتھ لے کر سمت باغ ہمیشہ بہار روانہ ہوا جب اغلال آیا شرارہ نے
حال قید قاسم بیان کیا اغلال نے کہا مین انتظام عیاران کرلونگا شرارہ کو ساتھ لیکر
مقابلہ قیماش خان وغیرہ مین آیا طبل جنگی بجوایا نسرین کو زخمی کیا عین وقت پر امتحان جادو
آکر پہونچی برق چمکائی اغلال کے دو ٹکڑے ہوئے قاسم وغیرہ کو چھوڑ لیا شرارہ بھاگ گئی
امتحان قاسم کو لے کر سمت باغ ہمیشہ بہار چلی اجلال و اغلال دونون بھائیونکو جبار
نے روانہ کیا تھا اغلال تو ہاتھ سے امتحان کے مارا گیا اجلال قریب باغ سروستان
پہونچا امتحان تو یہان سے جا چکی تھی ملکہ گلعذار کو مع کنیزون کے سحر سے پکڑ لیا لیکر سمت جباریہ
چلا یہان جب امتحان نے ہمراہ قاسم تین منزلین طے کین ایک شبکو خواب پریشان بمقدمہ
ملکہ دیکھا قاسم سے بمنت عرض کی آپ کی چچی صاحب وہان تنہا ہین مین اونکو بھی لے آؤن
تو بوجہ احسن لشکر کشی ہو امتحان تو سمت باغ سروستان روانہ ہوئی خبر قاسم سنکر مہران
و خورشید بھی آکر داخل لشکر قاسم ہوئے شرارہ جادو عاشق قاسم بعد قتل اغلال شکست
خوردہ جاتی تھی کہ راہ مین اجلال جادو سے ملاقات ہوئی اب اجلال نے جو حال قتل
اغلال سُنا بغصہ شرارہ کو ہمراہ لے کر مع قید ملکہ مقابلہ لشکر قاسم مین آیا یہان کوئی سوائے
نسرین کے جادوگر نہ تھا رونا اول رات کو جا کر بزور سحر نسرین کو پکڑ لایا صبحکو لشکر قاسم پر
سحر کرنا شروع کیا اس قدر پتھر برسائے کہ قاسم و سیارہ و قیماش خان و لالان شاہ
وغیرہ سب پتھر کے ہو گئے شرارہ جادو کو یہان نگہبان کیا آپ ملکہ گلعذار کو لیکر سمت
جباریہ چلا لیکن سرخ پوش جنی بدیع الزمان کو جسنے اسم پڑھوایا کہ جسم مین طاقت آگئی یہان
حاضر ہے شب کو بدیع الزمان نے ابرار سجادہ نشین کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ صبح کو جو سانحہ
دیکھنا اوسکے تعاقب مین جانا بہ صلاح سرخ پوش کام کرنا لوح دستیاب ہوگی بدیع الزمان
نے صبح کو سرخ پوش سے حال خواب کہا در کوہ مین بیٹھے ہین کہ رونے کی آواز آئی دیکھا
گلگونہ جادو سر برہنہ چار سو کنیزون ساتھ صندوق مین لاش فیلان لیے جاتی ہے اوسی کے
تعاقب مین بدیع الزمان و سرخ پوش چلے بعد پانچ کوس کے دیکھا ایک گنبد بلورین ہے
اوس مین ایک شگاف ہے پشت گنبد پر قبرستان گلگونہ نے زیر گنبد بیٹھکر بخورات روشن کیے

یا خداوند بلور مین میرے فرزند کو زندہ کر دیجے شیرینی ادسی شگاف مین پھینکدی بعد دو گھڑی
کے گنبد سے آواز آئی کہ اے گلگونہ قبر مین فیلان کو مع صندوق رکھدے ایکی دو شنبہ کو زندہ کر دیگی
گلگونہ لاش قبر مین رکھکر پلٹ گئی سرخ پوش نے بدیع الزمان سے کہا کہ آپ اس اسم کو زیر گنبد بیٹھکر
پڑھیے مین شگاف سے داخل گنبد ہوتا ہون اسمین کوئی شیطان ہے بہ برکت اسم خدا اسے جا کر مارتا ہون
بدیع تو اسم پڑھنے بیٹھے سرخ پوش بسم اللہ کہکر شگاف سے داخل گنبد ہوا بدیع الزمان نے دیکھا ادہر
سے شعلے نکل رہے ہین گنبد مین ایک شیطان بیٹھا تھا سرخ پوش بوجہ برکت اسم کے سکا سر لیکر نکلا
بدیع الزمان نے گلے سے لگایا اب بدیع و سرخ پوش داخل گنبد ہوے بروز وعدہ گلگونہ آئی
سرخ پوش نے بہ غیظ آواز دی کیون اے گلگونہ طلسم کشا کو پکڑا لوح چھینی ہمکو نہ دکھائی
گلگونہ تمکو ایسا ڈرایا کہ ادسنے لوح لاکر شگاف مین پھینکدی سرخ پوش نے کہا اب جا کل تیرے
فرزند کو زندہ کر دینگے گلگونہ ادہر گئی بدیع بہ مدد سرخ پوش لوح لے کر نکلے سرخ پوش کو رخصت
کیا بہ حکم لوح اسم اعظم پڑھا ایک مرغ زرین آسمان سے پیدا ہوا اسپر سوار ہوے مرغ نے بدیع الزمان
کو باغ مین گلگونہ کے پہونچایا گلگونہ نے بڑے بڑے سحر کیے بدیع الزمان پر بسبب لوح کے
تاثیر نہوئی اسم پڑھ کر تلوار سے گلگونہ کو قتل کیا اب بدیع الزمان بحکم لوح سمت جبار یہ چلی گئی
سامنے سے مراد شاہ کو دیکھا کہ پانچہزار جوان سے گریان و نالان پیدا ہوا عرض کی اے شہریار
یہ سانحہ ہوا کہ حسن آرائے شیرین کلام جو میری دختر ہے جس نقابدار کو آپ دیکھ آئے تھے
یہ ملازمان جبار شاہ سے تھا آکر میری دختر پر عاشق ہوا سوال شادی کا کیا مین نے پانچ برس کی
مہلت لی نجومیون نے مجھسے کہا تھا کہ یہ دختر فرزند صاحبقران کی تقدیر مین ہے اسیواسطے
قصر عقیق بنوایا اور یہ رسم مقرر کی آپ بھی اوس سے زیر ہوے اب یہ خبر جبار شاہ کو ہوئی
اوسنے کاوس جادو کو بھیجا ادسنے نقابدار کو آکر پکڑ لیا شہر لٹنے لگا کاوس تو ملکہ کو تحافی
مین سوار کرکے لے گیا مین یہان بھاگ کر آیا بدیع الزمان بغیظ و غضب تمام سمت جبار یہ چلے
تھے کہ راہ مین امیہ بن عمرو نے آکر خبر سنائی کہ اجلال جادو ملکہ گلعذار کو لیے جاتا ہے بدیع الزمان
رنجیدہ پلٹے اجلال گلعذار کو لئے اوترا تھا کہ بدیع الزمان لشکر اجلال پر آکر گرے برکت لوح سے
سحر تو تاثیر نہ کرتا تھا گھسکر اجلال کو مارا ملکہ گلعذار کو ہمراہ لیا راہ مین خبر سنی کہ لالان د

قاسم وغیرہ پتھر کے بنے ہوئے قریب باغ ہمیشہ بہار کے بتلائے مصیبت ہین شرارہ جادو
وہان کی نگہبان ہے نام قاسم سنکر دل بیقرار ہو گیا امیہ نے سب حال بیان کیا بدیع مع مراد شاہ
آکر لشکر شرارہ پر گرے لوح چمکائی شرارہ جلو خیمہ سے نکل پڑی بڑے بڑے سحر کیے تاثیر بدیع
پر نہوئی شرارہ نے چاہا تڑپ کر نکلجاؤن بدیع الزمان نے تیر مارا سینے کو توڑ کر پار گذرا آواز
آئی کشتی مرا نام من شرارہ جادو بود لوح کا پانی سب قیدیون پر چھڑکا سب نے رہائی پائی قاسم
و سیارہ دستیاب ہوے بدیع الزمان کو بڑا قلق ہوا قیماش خان وغیرہ نے دیکھا کہ ہمارا
آقا تو یہان نہین ہے رات کو اپنی فوج ساتھ لیکر تلاش مین قاسم کی روانہ ہو گئے شرارہ کے
مرنیسے وہ صندوق آہنی ٹوٹا سیلان سرخ پوش نے رہائی پائی بعد مدت اپنے باپ لالان شاہ سے
ملا بدیع الزمان بہ فر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی قریب باغ ہمیشہ بہار فروکش ہین قاسم کے
غائب ہونیکا بڑا قلق ہے کہ نہین معلوم میرے فرزند پر کیا گذری ہر چند وہ میرا ہم چشم ہے
مگر میرے بھائی رستم کا نور نظر پارہ جگر جوش جرات مین آیا بڑا رنج و ملال اوٹھایا ساحران غدار شکست
خوردہ خدمت مین جبار شاہ کی پہونچے تمام کیفیت آمد طلسم کشا بیان کی غصے مین جڑھ دوڑا کاوش جادو
جو ملکہ حسن آرای شیرین کلام کو لے کر آیا تھا اسکو بھی ہمراہ لیا ہر چند کے نام سنکر مائل ہوا تھا کہا
بعد قتل طلسم کشا معشوق سے شادی کرونگا اسوقت آکر پہونچا کہ بدیع الزمان نے سیلان کو لالان سرخ
پوش سے ملایا ہے یاد قاسم مین پریشان ہین کہ جبار شاہ تین لاکھ ساحرون سے آکر گرا سحر کر کے زمین
ہلا دی ہزار ہا بندگان خدا اسکے ہاتھ سے سیار گلشن جنان ہوے بدیع الزمان لوح گلے مین
ڈالکر اسوقت نکلے کہ جبار نے کل فوج کا محاصرہ کر لیا سحر کرتا ہوا آتا ہے اس قصد سے کہ اپنے
بھائی لالان شاہ کو قتل کرون سیلان اس کی بیٹی پیمبر پر مائل بھی ہے یہی خیال آیا کہ بھائی نے
میرے طلسم کشا کو بلایا بدیع الزمان نعرہ کر کے جا پڑے تلوار چلنے لگی بدیع نے لوح چمکائی ہزار ہا
ساحر نابینا ہو گئے حصار سحر بھی لوٹا جبار شاہ بدیع الزمان کو دیکھکر جلگیا امتحان جادو وقت پر
آکر پہونچی ملکہ گلعذار کی حفاظت کرنے لگی مشہور ہے کہ اسکی ذات سے سارا فساد ہوا جبار نے جب
دیکھا میرا سحر بدیع الزمان پر تاثیر نہین کرتا بر پرواز پیدا کر کے بلند ہوا چاہا نکلجاؤن امتحان
نے کہا اے شہر یار جبار اگر نکلجائیگا فساد برپا کریگا بدیع نے لوح کو دیکھا بحکم لوح تیر بہرہ کمان مین پیوست

کیا تاک کر مارا جبار شاہ سہما بہ حکم قضا و قدر تیر دلدوز سینہ باکینہ پر سوز پر ناری کے پڑا سینہ کو توڑ کر
پار گذرا تمام زمانہ سیاہ ہوگیا آواز آئی کشتی مرا نام من جبار شاہ حاکم دربند اول طلسم خورشید نگار
بود مرنے سے جبار کے ساحر بھاگے باقیماندہ نے چادر ہلالی ملبع ہوئے امتحان نے بڑھکر
کاؤس جادو کو مارا ملکہ حسن آرا کو بھی رہا کر دیا بفتح و فیروزی داخل دربند جبار یہ ہوئے اب جو
لوح کو دیکھا تو لکھا تھا والسلام والاکرام بدیع الزمان سے امتحان نے عرض کی اے شہریار
بعد فتح ہونے دربند کو ہان کے لوح طلسم خورشید نگار دستیاب ہوگی مجھکو قصد ہوا کہ جاکر حسن آرا سے
ملاقات کرون محبت مین اوسکی بیقرار ہین امیہ روتا ہوا آیا عرض کی ملکہ فرش خواب سے غائب ہوگئین
بدیع الزمان نے گریبان پھاڑ ڈالا نالان وغیرہ نے عرض کی کہ جن حکیم کی مدد سے آپنے یہ سب کام کیا
انسے ملاقات کیجیے بدیع الزمان نے تعویذ نکالا بخورات روشن کیے چار موکل بدیع الزمان کو اٹھا کر پاس
ابرار سجادہ نشین کے لائے حکیم صاحب نے بہت سا دلاسا دیا کہا آج شب کو حکیم خداپرست کے پاس
چلیے دو پہر رات گذری تھی ابرار حجرے سے نکلے ایک چوکی سنگ مرمر کی نکالی چارون پایون مین
چار نقش باندھے چار موکل حاضر ہوئے چوکی کو اٹھا کر لیچلے ایک باغ ویران مین آگرا ترے ابرار تو
ایک کنج مین ٹھہرے بدیع الزمان سے کہا سامنے نخل مین قفس آہنی لٹکا ہے اسمین حکیم صاحب مقیم ہین یہ پرچہ
جاکر دیجیے جواب لکھدینگے بدیع الزمان ہمراہ ابرار باغ ابرار مین آئے چند اسم بدیع کو تعلیم کیے کہا کوہ مراد پر
جاکر اس اسم کو پڑھیے موکل ڈرائینگے خوف نہ کیجیے گا بدیع نے آکر اسم پڑھا موکلان اسم نے بہت دھوکے
دیے کئی مرتبہ ابرار خود آئے اسم ساتوین دن ختم ہوا تب ایک مرد مقدس نے آکر بدیع کو اپنے ہمراہ لیا
اور ایک مکان ہفت رنگ مین لیجاکر ایک حجرہ کھولا اوسمین سے ایک صندوقچہ لاکر سامنے بدیع الزمان کے رکھا
اسمین چالیس لوحین تھین مگر لوح دربند اول کہ نام اوسکا دربند وہابیہ ہے بدیع الزمان نے اٹھا لی
اس مرد نے حجرے مین صندوقچہ بند کر دیا بدیع تنہا بموجب حکم لوح سمت مشرق روانہ ہوئے کچھ دور چلے
تھے کہ ایک باغ پر بہار نظر آیا اس باغ مین داخل کیا دیکھا ایک بارہ دری باغ مین بنی ہوئی ہے کہ اس
بارہ دری مین درجہ بدرجہ چہار سمت میز و دنگل بچھے ہوئے ہر ایک میز و دنگل پر سات سات تصویرین
سنگ مرمر کی بیٹھی ہین تسبیح ہر ایک کے ہاتھ مین گردش مین ہے جسطرح ذیحیات پڑھتا ہے اوسیطرح وہ بھی
عمل خوانی کر رہی ہین اور بخورات طرح طرح کے ہر ایک مقام پر روشن ہین اور وسط مین ایک چوکی سنگ مرمر

کی خالی ہے اوسپر بدیع الزمان نے بیٹھکر بہ حکم لوح اسم یا وہاب پڑھنا شروع کیا جب تعداد عمل تمام ہوئی وہ تصویرین دست بستہ سامنے آئین اور گویا ہوئین کہ مبارک ہوا طلسم کشا ہم موکلان اسم یاوہاب ہین آپکے مطیع ہوے اور دربند وہابیہ تمام ہوا اور خزانہ بعد فتح کل طلسم ملیگا یہ کہکر چلے موکل سمت آسمان روانہ ہوے بدیع جو باغ سے نکلے تو سامنے اپنا لشکر دیکھا سبنے آکر سلام کیا اور سمت شہر جباریہ کے روانہ ہوے یہان آکر مصروف ہوے اب یہان سے دو کلمہ دربند دوم چاپلوسیہ بیان ہوتے ہین بدیع الزمان دوبارہ بخدمت ابرار سجادہ نشین گئے اور تمام کیفیت بیان کی ابرار نے فرمایا کہ اب تم کو شہر چاپلوسیہ مین جانا چاہیئے مگر جو کچھ کرنا سمجھکر کرنا کیونکہ ابھی کوئی وہان ہماری اعانت کارگر نہوگی اور تنہا جانا عیار بھی آپکے ساتھ نہوگا بدیع الزمان نے آکر جباریہ پر مشورہ کیا اور بیان کیا کہ مین تنہا جاؤنگا شاطر تک میرے ہمراہ نہوگا اور ایسا ہی قصد کیا

دو کلمہ داستان حیرت بیان دربند چاپلوسیہ کہ دربند دوم طلسم ہے ناظرین کو ایک تکلیف دی ہر چند کہ مضامین داستان ہوشربا مین بہت ایجاد کیے اس طلسم مین بھی داستانہائے رنگین و فصاحت آئین تحریر ہونگی یہ دو دربند لغیے مکرو شعبدہ اس رنگ مین ہین ہفت دفاتر ہین داستان خیال مین بھی دو باتین تحریر نہین ہوئین ناظرین ملاحظہ فرمائین ساقی نامہ مصنف

ساقیا وقت بادہ خواری ہے
نہ ہے دلمین یہ ہوس باقی
میکدے مین ابھی اندھیرا ہی
عاشقون سے عبث ہے یہ پردا
پھر شب ہجر نے ستایا ہے
عشق سے ہم تو باز آئینگے
ہر گھڑی شغل آہ و زاری ہے
گیسو و رخ کی یاد سے ہے کام
موت بھی ہو گئی خفا مجھ سے

منزل مکر و غدر ہو گی سطے
جوش ہے دلمین بادخواری کا
فوج رنج و الم نے گھیرا ہے
ہم تو مدت سے جان دیتے ہین
عشق نے رنگ پھر جمایا ہے
رحم لازم ہے جان جان ہپر
چشم تر صرف اشکباری ہی
آہ سے درد دل مین ہوتا ہے
کیا ہوا جرم اے خدا مجھے

ایک ساغر تو لا پلا ساقی
آفتاب جمال کو چمکا
اپنے مشتاق کو جمال دکھا
کبھی صورت بھی دیکھ لیتے ہین
تاکجا رنج و غم اوٹھائینگے
اب تو بیتاب ہے دل مضطر
شام سے صبح صبح سے تا شام
مجھپہ میرا عدو بھی روتا ہے
اے صبا یہ پیام پہونچانا

اب تو مرتا ہے تیرا دیوانا
غزل کیا کہون حال چاک دامانکا
دو نگڑا تھا یہ ابر مژگان کا
کاغذ و خامہ دونون جلنے لگے
ہی عصا اب تو دست دربانکا
نار پستان کی کیا لکھون تعریف
پانوئن چھلا جو دست جانان کا

اے صبا کہکے حال یہ سارا
تار باقی نہین گریبان کا
نہ تڑپیو ذرا دل مضطر
حال لکھا جو آہ سوزان کا
دیکھ پاے جو دست رنگین کو
یہ تو میوہ ہی باغ رضوان کا

اس غزل کو ہماری پڑھ دینا
بھر گئے دو گھڑی مین سب جل تھل
زخم اوٹھا لیجے تیر مژگان کا
خشک ہو کر مرا تن لاغر
زرد ہو ہو رنگ شاخ مرجان کا
اے قمر نقد جان عوض مین دون

چہرہ رہروان منازل مکاری و طے کنندگان جادو طراری راہ پیچدار لکر کو یون طے کرتے ہین شعر سخن سنج و غواص دریاے ہوش پر چنین ریخت گوہر بدامان گوش شاہزادہ بدیع الزمان یکہ و تنہا بے یار و آشنا سمت دربند چاپلوسیہ روانہ ہوے کانٹا فراق حسن آرا کے شیرین کلام کا کلیجے مین کھٹک رہا ہی بعد رہروی دو دن کے سامنے سے شہر عظیم الشان نمایان ہوا در شہر بلند و مرتفع شہر پناہ پختہ در شہر پر ساٹھ ہزار جوان جنگی فروکش ہین بدیع الزمان مع مرکب بسم اللہ کہکر داخل شہر ہوے کاروانسراے دریافت کرکے در سرا پر جو آئے تو دروازہ سرا کا شہر سے بہتر پایا اندر آگے دیکھا قصر ہاے عمدہ بنے ہوے ہین ہر مسافر مثل شاہ و شہریار معلوم ہوتا ہے مہتر وہان کا فرش قالین پر بیٹھا ہے ایک مہترانی نے اوٹھکر بدیع کو سلام کیا کہ ضلکی تشریف لائیے مرکب لیکے ایک مکان معقول مین باندھ دیا ایک قصر عمدہ مین لیجاکر بدیع الزمان کو بٹھا دیا مکان فرش عالی و جھاڑ کنول وغیرہ سے آراستہ تھا مہترانی مسند پر بٹھا کر چلی گئی شام کو ملی پرسش مزاج بدیع کی مرکب کو دانہ و کاہ وغیرہ دیا ایک سائیس بھی مقرر کر دیا سامنے بدیع الزمان کے خاصہ شاہانہ مع شراب و کباب لاکر دسترخوان بچھایا بدیع الزمان بہت خوش ہوے کہ یہان کے لوگ بہت سلیقہ دار ہین بعد خاصہ کھلانے کے عرض کی طائفہ بھی حاضر ہے کوئی لمحہ ناچ دیکھیے بدیع الزمان نے کہا بہتر طائفہ آکر ناچکر چلا گیا جب دو پہر رات گذری پانچ اشرفیان بدیع الزمان نے خوراک وغیرہ کی کہکر اور پانچ طائفہ کے لیے دینے لگے اوس مہترانی نے کہا جلدی کیا ہی بعد ہفتے کے حساب ہو جائیگا سب اسباب راحت آپ ہی لوگون کے واسطے ہے بدیع خاموش ہو رہے اسی سامان مین جملہ مسافران کو دیکھا بہت تعریف اہل سرا کی اسی مہمانی کے سامان مین آٹھ دن

گذرے صبحکو مہترانی نے فرد حساب پیش کی بدیع الزمان نے دیکھا جملہ حساب ہوا اور میزان کل دو لاکھ
چالیس ہزار روپیے ہوے بدیع الزمان نے کہا اس قدر ایک آدمی کے صرف مین توہم نہ دینگے مہترانی
چپکی چلی گئی بعد لمحہ کے ایک چوبدار سلطانی آکر کھڑا ہوا کہا چلیے آپ پر مہترانی نے نالش کی ہی
بدیع اس خیال مین اسکے ساتھ ہولیے کہ بادشاہ انصاف کریگا کہ ایک شخص کے صرف مین
اسقدر کیونکر اوٹھا جو کچھ ہزار پانچسو دلوائیگا دیدینگے چوبدار کے ساتھ چلے دربار شاہی مین
پہونچے نہایت بڑا دربار ہے ہزارہا وزیر امیر متمکن ہین تخت پر ایک بادشاہ پیر بارِیش سفید بیٹھا ہی
بدیع نے سلام کیا اہل دربار اسی بات پر رنجیدہ ہوے بادشاہ خفا ہوا کہ بمقدمہ مدعی و مدعاعلیہ
مذہب سے کیا کام یہ جوان مسافر ہے بدیع الزمان کو کرسی مرحمت ہوئی بادشاہ نے بمقدمہ
روپیہ کے پوچھا بدیع نے کہا اسقدر مین نہین جانتا حساب آٹھ دن کا ہے شاہ نے مدعی کی فرد
حساب مانگی اوسنے پیش کی شاہ نے فرد دیکھکر کہا اسمین تو کوئی شئے خلاف نہین ہی جس شئے کو
بدیع ایک روپیہ سمجھے تھے اوسکے ہزار روپیے لکھے تھے فی گلابی شراب ہزار روپیہ فی طائفہ دو ہزار
اسیطرح ہر شئے لکھی تھی بادشاہ نے حکم دیا اسکا روپیہ ادا کیجئے ورنہ سلاح وغیرہ نیلام کرکے ادا کردیے
جائینگے ایک سردار اوسمین سے اوٹھا نہایت قوی ہیکل تھا ارادہ کیا کہ بدیع کی زرہ اوتارلے بدیع
نے ایک طمانچہ مارا وہ جوان تیورا کر گرا شاہ نے جملہ فوج کو اشارہ کیا دس ہزار فوج بدیع الزمان پر
ٹوٹ پڑی تلوار چلنے لگی بدیع نے بہت لوگ قتل کیے بعد زوال آفتاب لڑتے لڑتے پانوٗن ایک سر بریدہ
پر جا پڑا بدیع کو گرتے گرتے ازروے بلوے کے پکڑ لیا مسلسل کراکے چاپلوس شاہ نے حکم دیا کہ
اس بے ادب کو زندانخانہ دیرگاہ مین قید کرو بادشاہ نے قید بدیع کی خود ہمراہ لی ایک مکان مقفل تھا
کلید اپنے پاس سے نکالی بدیع کو داخل کیا بدیع نے دیکھا ایک مکان عالیشان ہی مگر بالکل بیرونسے بیٹھا
ہے خشت و چوب کا نام نہین دوسرا قیدی بھی وہان نہین ہے بدیع تو چاپلوسیہ مین قید ہوے یہان
اسد نوجوان فراق بدیع مین بیمار ہوگئے ایک خواب پریشان دیکھا صبحکو خواجہ سے کل کیفیت بیان
کی کہا حضور ہامونجان کی فکر کرین ملکہ تصویر نے کئی لاکھ روپیہ خواجہ کو دیے خواجہ نہایت عیاری
سے آراستہ ہوکر سمت طلسم خورشید نگار روانہ ہوے بعد قطع منازل و طے مراحل پتا لگاتے ہوے
شہر جبار یہ مین آے للالان شاہ وغیرہ سے ملاقات ہوئی سب نے دامن خواجہ کا تھا با کہ وہ تنہا بدیع

کے جانیکا حال بیان کیا کہ شہر چاپلوسیہ مین گئے ہین وہ نہایت مکار ہیں معلوم ہوتا ہی آقادام مکر مین
پھنسے خواجہ پتا پوچھکر داخل شہر چاپلوسیہ ہوے بصورت تاجر جلیل سرا مین آئے ممتر انی نے خوب خاطر داریان
کین حضور نے اشرفیان چورن کی دینے کا ارادہ کیا ممتر نے کہا بعد ہفتے کے حساب ہو جائے گا
پانچ دن مین خواجہ نے خوب نلچ دیکھا شراب پی عمدہ خاصہ کھایا فرمایا ہمارے پاس جواہرات ہیں فروخت
کرکے دینگے ایک توڑا اشرفیون کا بھی لاکر رکھدو اکثر سائل آتے ہین ما بدولت خیر اتے ہین ممتر نے
اشرفیان حاضر کین شبکو خواجہ نے تمام اسباب نذر زنبیل کیا مکان سے نکلکر غائب ہوگئے صبح کو ممتر
سر پیٹنے لگا کہتا تھا اک سوداگر آیا ہمکو لوٹ کرلے گیا شام کو خواجہ ایک رسالدار کی شکل بنکر تشریف لائے
دیکھا کہ ممتر رو رہا ہے خواجہ سمجھے اسمین کچھ فتور ہے کئی صورتین تبدیل کرکے سب ممتر ونکو لوٹا جب
سرا کی صفائی کرچلے ایک طفل دوازدہ سالہ کی صورت بنکر بازار مین روتے ہوے پھرنے لگے لوگ
کوتوال تک لے گئے کہ کسیکا لڑکا ساتھ سے اپنے بزرگ کے چھوٹ گیا رفتہ رفتہ بادشاہ تک پہونچایا
بادشاہ نے دیکھا لڑکا نہایت حسین ہے بہت پسند کیا پوچھا کیا ماجرا ہے تتلا کر باتین کین باپکے ہمراہ
چوک مین آیا تھا بھیڑ مین چھوٹ گیا بادشاہ نے تشفی کی گود مین بٹھالیا کہا ہم بجاے فرزند پرورش کرینگے
خوشی خوشی محل مین لے گیا پانچ سات دن مین خوب مانوس ہوا گاڑی پر سوار کرکے بازار کی سیر کرانے لگا اگر
محل مین نہ بہلا بارگاہ مین لیکر بیٹھتا ہے لڑکا رو رو کر جان دیتا ہے جب سوار کرکے بازار مین پھراتا ہی
تو شگفتہ رہتا ہے بلکہ یہ چاہتے ہین کہ اور نئے مقام پر لیچلو آٹھ دن کے عرصے مین تین سمت خواجہ کو پھرا لیے
ایکدن چوتھی سمت کے لیے مچلے آخر ناچار ہو کر جدہر زندان بدیع الزمان تھا لے گیا جیسے ہی نئی اس مکان
نئی قطع کا دیکھا مچلگئے اشارہ یہ تھا کہ اندر چلو ہر چند بہلایا نہ بہلے آخر ناچار جوڑے سے کنجی نکالی قفل
کھولکر اندر لے گیا خواجہ نے دیکھا کہ بدیع زار ونزار ہو گیا ہی سارے مکان کی سیر کرکے باہر آئے بادشاہ
اسیطرح قفل لگا کر اپنے مکان مین آیا شبکو خواجہ نے بروقت سونیکے کنجی چاپلوس شاہ کے جوڑے سے
نکالی تو جوڑے مین کوئی سخت چیز پائی ٹٹولکر جو نکالا ہمراہ کنجی کے بیضہ دندان فیل بھی نکلا کنجی مع بیضہ
لیکر عمرو باہر آیا قریب پہر رات رہے کے قفل کھولا بدیع الزمان سے آکر ملاقات کی صبح ہوتے
ہوتے بیہوش کرکے بدیع کو عمرو لے نکلا شہر سے تین کوس پر لاکر صحرا مین ہوشیار کرکے سب حال
بدیع نے کہا غرض کہ جب بیضہ کو کھولا ایک پرچہ کاغذ کا اسمین سے نکلا شاہزادے نے پڑھا اسمین

لکھا تھا کہ اگر کوئی طالب لوح در بند چاپلوسیہ ہو تو مناسب ہی کہ شہر سے پانچ کوس پر ایک کوہ ہی زیر کوہ کنارہ دریا پر بیٹھ کر اس اسم کو پڑھے تو وہین محافظ لوح پیدا ہوگا وہ رہ مقابلہ کشتی ہین جب زیر ہوگا جب مقام لوح پر لیجا کر لوح دیگا بدیع نے خوجہ کو رخصت کیا مگر حال قاسم بھی خواجہ سے بیان کیا کہ اوسکی تلاش پر ضرور ہے آپ در بند جباریہ پر تشریف رکھیے گا یہ کہکر بدیع الزمان نے قریب دریا آکر اسم پڑھا وہی تاجدار جسنے لوح در بند جباریہ دی تھی پیدا ہوا کشتی مین زیر ہوکر ہمراہ بدیع کو لیجا کر وہی قصر وہی حجرہ کھولکر بہ تعجیل صندوقچہ روبروے بدیع رکھا شاہزادہ نے لوح در بند چاپلوسیہ نکالی تاجدار رخصت ہوا بدیع نے لوح کو صحرا مین آکر ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ جس دریا پر سے تاجدار لایا اوسکے کنارے بیٹھکر اس اسم کو پڑھو شاہزادہ نے کنارے آکر اسم پڑھا کشتی پیدا ہوئی بدیع بموجب حکم لوح کشتی پر سوار ہوا کشتی خود بخود روانہ ہوئی سامنے سے ایک جہاز پیدا ہوا ایک بادشاہ نے مع فوج جنگی جہاز پر سوار ہوکر شاہزادہ بدیع کو للکارا کہ اے طلسم کشا ذرا تامل کر کشتی رکی اوس جہاز پر سے ایک پہلوان پھاندا دریا مین آواز دی کہ اے طلسم کشا آکر مقابلہ کر بدیع نے بموجب حکم لوح دریا مین کود کر اُس پہلوان کو مارا وہ بادشاہ مع فوج کے لینا لینا کہتا ہوا اُس دریا مین پھاندا سب فوج بدیع پر حملہ آور ہوئی دریا مین تلوار نیزہ چل رہا ہے لوح نے حکم دیا جسطرح بنے اس بادشاہ کو گرفتار کرکے کنارے پر لیجاؤ جہان تمکو لیجائے ساتھ اسکے جانا جہان بٹھادے بیٹھکر تماشا دیکھنا خبردار کسی مقدمہ مین دخل نہ دینا بدیع نے بعد تباہی بسیار شاہ کو پکڑا وہ شاہ بدیع کو لیکر ایک باغ مین آیا کہ نہایت عمدہ باغ تھا وسط باغ مین ایک قصر برنگ زبرجدی ہفت منزلہ پر لاکر بدیع کو بٹھادیا دریچہ ہاے قصر کھولدیے گلوریان شراب و کباب رکھکر چلا گیا بدیع مسند پر بیٹھی مین اسقدر وہ قصر بلند ہے کہ منزلون تک معلوم ہوتا ہے سامنے دو کوہ ہین بیچ مین مثل سڑک کے صحرا ہے سبزہ زار ہے یکایک زیر کوہ سامان میلہ جمع ہونے لگا دوکاندار ونمج آکر دوکانین لگائین جنس عرصے مین کل سامان مہیا ہوگیا وسط میلے مین انبار ہیزم ہونے لگا جب خوب انتظام ہوچکا نوبت نقارے کی آواز آئی ایک شاہزادی نہایت حسین لباس عروسی پہنے ہوئے مثل ستیون کے ایک لاش کو گود مین لیے ہوئے اور جو کہ طریقہ ستیون کا ہوتا ہے حکم لگاکر ہار پھول لٹاکر لاش اپنے شوہر کی لیکر جلگئی اسیطرح چھ تخت آئے چھ شاہزادیان ستی ہوئین ساتوان تخت پھر پیدا ہوا بدیع نے

بہ نگاہ غور دیکھا ملکہ حسن آرائے شیرین کلام ایک لاش گود مین لیے ہوئے آتی ہے ایک طرف
ایک بادشاہ مع چالیس ہزار فوج کے باشمشیرہاے برہنہ دوسری طرف مراد شاہ پر ملکہ حسن آرائے
شیرین کلام کو سر برہنہ روتا ہوا منع کرتا ہوا کہ مین تجھکو ہرگز ستی ہونے دونگا کہ تجھپر میرا آقا بدیع عاشق ہے
جب مراد شاہ یہ کہتا ہے تو وہ شاہ جسکے ساتھ فوج ہے اپنے ہمراہیون سے کہتا ہے تم قتل کرو حسن آرا
میرے فرزند کے ساتھ ستی ہوتی ہے جب لوگ قتل کرنے آتے ہین تو ہمراہیان مراد شاہ بیچ مین
آپڑتے ہین اپنی جان دیتے ہین مراد شاہ کو بچا لیتے ہین سامنے بدیع کے چالیس کس ہمراہیان مراد شاہ
رہگئے بدیع کو تاب باقی نرہی وہین سے نعرہ کیا باشیدائے کفاران بیحیا قصر سے نیچے اوترکر باغ سے
باہر آیا میلا تو دکھائی نہ دیا بدیع سمجھے کہ مین دوسری جانب آیا ہون اُسطرف لوگ ہونگے
کہ سامنے سے مراد شاہ زخمدار بیقرار مع چندکس پیدا ہوا فریاد کی کہ جلد آئیے کہ حسن آرا کا خاتمہ
ہوا جاہتا ہے بدیع جھپٹا مراد شاہ نے کہا حضور مقابلہ عظیم ہے اور یہ سب غیر ساحر ہین لوح ذرا مجھے
دیجیے میرے کلیجے مین درد ہے برکت لوح سے درد تھمے غصے مین بدیع نے لوح نہ دیکھی مراد شاہ کے
حوالے کی بس اُسنے ہٹ کر آواز دی باغش او طلسم کشا منم محیط اسرار دان یہ کہکر نعرہ کیا طلسم کشا
کو لینا دوہی اہل میلا آکر چہار طرف سے بدیع پر ٹوٹ پڑے بدیع نے تلوار کھینچی لاکھ آدمی بدیع کو
گھیرے ہین دوپہر کامل تلوار چلی آخراز روے بلوے کے بدیع کو پکڑ لیا کثرت زخم سے بدیع بیہوش
ہوگئے محیط اسرار دان بدیع کو گرفتار کرچکا اپنے عیار سہیل مکار کو قید بدیع سپرد کی چارسو
سوار ہمراہ کرکے کہا کہ توسمت چاپلوسیہ قید طلسم کشائے کرچل مین سامان میلہ اُٹھوا کر آتا ہون
عیار مع سواران بدیع کو لے کر چلا جب پانچ کوس راستہ طے کیا درہ کوہ سے پانچ کوس بر
نقابدار گلگون پوش پانچسو سوار سے آکر گرا مار کے سبکے ٹکڑے اوڑا دیئے برچھا سینہ سہیل پر
رکھدیا کہ پشتارہ رکھدے سہیل نے خوف سے جان کے پشتارہ رکھدیا نقابدار بدیع کو لیکر اپنے باغ
مین آیا زخم دھوئی کی جب بدیع کو ہوش آیا اپنے کو ایک بارہ دری مین پایا اور ایک نازنین حور پیکر
چہاردہ سالا کو اپنے سرہانے دیکھا نہایت حسین مہ جبین شیرین گفتار سرو قد حور مثال عارض
بدر آسمان کمال ابرو رشک ہلال مثل طاؤس طناز باکرشمہ و ناز متمکن ہے شاہزادہ دیکھکر مبتلا ہوا
بعد گفتگوے معشوقانہ اس حور وش نے ظاہر کیا کہ مین دختر ہون ملک چاپلوس شاہ کی موسوم

بگل اندام پریچہرہ اور بیان کیا کہ جس روز آپ واسطے روبکاری مہتر کے گئے تھے اسدن دیکھکر عاشق ہوئی تھی آج جو آپکی گرفتاری کا حال سنا تاب نہ آئی لڑی پشتارہ چھین لائی بعد ہفتے کے بدیع نے غسل صحت کیا مشغول عیش ہوئے ملکہ نے پوچھا کہ زندان دیرگاہ سے کیونکر رہائی پائی لوح کیونکر حاصل ہوئی بدیع نے ذکر عیاری خواجہ عمرو کیا ملکہ نہایت مشتاق ہوئی جوان آدمی لڑکا کیونکر بنا یہ باتین تھین کہ مردنگ سامنے سے غائب ہوئی شمشاد وزیرزادی ملکہ کی نہایت حسین وجمیل پہلو مین ملکہ کے بیٹھی تھی جھک کر کان مین ملکہ کے کہا حضور بڑا غضب ہوا مرنگا کسی نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھدیا شاہزادے سے کہیے کوئی دعائین پڑھین باغ مین ہلڑ ہوا بدیع نے ملکہ سے کہکر رونمائی رکھوائی تب خوجہ نے اپنی صورت اصلی دکھائی شمشاد پر عاشق ہوئے بدیع نے کہکر خواجہ کو گویا اہل محفل کو دنگ کردیا شمشاد بھی انکی سیرت پر مائل ہوئی بدیع توحمام مین گئے ہین خواجہ صحبت مین بیٹھے ہین ملکہ سے بھی ذکر ہورہا ہے کہ لوح کی تدبیر واجب و لازم ہے بدیع الزمان یون بیٹھا نہ رہیگا کہ نوبت نقارے کی آواز کان مین آئی خواجہ نے ملکہ سے پوچھا یہ باجا کیسا بجتا ہے ملکہ نے کہا شہر چاپلوسیہ مین ایک دیر ہے کہ اس مین تصویر خداوند کی رکھی ہے چوتھے دن مع کل رئیسان شہر کے چاپلوس شاہ دیر مین جاتا ہے اور محیط اسرار دان کہ مفتی دیر ہے وعظ کہتا ہے یہ باجا کسی امیر کے ساتھ بجتا ہوا جاتا ہے عمرو نے ملکہ سے کہا ایک ہفتہ بدیع کو عیش مین الجھائے رکھنا اگر خدا چاہتا ہے تو مین لوح لاتا ہون یہ کہکر عمرو بیرون باغ آیا کہ سامنے امیہ عیار بدیع و ابو الفتح و عمران کہ یہ بھانجے عمرو کے ہین تلاش کرتے ہوئے جبار یہ پر پہونچے امیہ کے ساتھ تلاش مین خواجہ کے نکلے تھے عمرو کو سلام کیا عمرو نے تینو نکو گلے سے لگایا کنارے لاکر کچھ کان مین سمجھایا کہا تم دیر مین جاکر اندھے بنکر جب محیط وعظ کہکر ممبر سے اترے تو کہنا ہم نابینا مقامہاے دور دراز سے فیض مذہب سنکر آئے ہین ہماری آنکھون کے لیے دعا کیجیے جب تین چار جلسون مین مع بادشاہ تمکو جان جائینگے کہ یہ اندھے ہین تب تم ایک شب کو روتے ہوئے اوٹھنا کہنا ہمنے خواب دیکھا ہے کہ کل کے جلسے مین نائب خداوند ہمپر ہفت رنگ آئینگے اور ہماری آنکھین روشن کرینگے اسدن مین ہمپر بنکر آؤنگا ان تینون کو اشارے کی دیر تھی برابر کے عیار اسی طرح دیر مین ٹٹولتے ہوئے پہونچے دیکھا ایک مکان عالیشان ہے ایک تخت پر تصویر رکھی ہے

برابر اسکے ایک ممبر سونیکا ہے اہالیان شہر جمع ہین بادشاہ بھی آیا ایک شخص بصورت متبرک ہوادار
پرسوار تاج مرصع پہنے ہوئے شاہ نے ہاتھ اسکے آنکھونسے لگائے سبنے مصافحہ کیا وہ ممبر پر گیا وعظ
کہا یہ تینون اندھے فرداً فرداً آئے اپنا حال بیان کیا کسینے کہا ایران سے آئے ہین کسی نے
کہا ترکستان سے کسی نے کہا شہر بلخ مین ہمارا مسکن ہے فیض مذہب سنکر آئے ہین ہمارے لیئے دعا
کیجیے کہ آنکھین مرحمت ہون محیط اسراروان نے محافظان دیر کو حکم دیا کہ ان اندھون کو رہنے
کی جگہ دو انکی خدمت کرو جب ہم طلسم کشا کو بھی گرفتار کرینگے بخدمت خداوند انکو بھی لیجائینگے
یہ نابینا رہنے لگے دو تین جلسون مین تمام اہالیان شہر آگاہ ہوئے کہ تین نابینا دور سے آئے ہین
مفتی دیر ہر مرتبہ دعا کرتا ہے اندھون سے کون چشم پوشی کرے بچشمداشت بینا ہونیکو آئے ہین
ایک شب کو تینون روتے ہوئے اسٹھے کہ ہمنے خواب دیکھا کہ صبح کو نائب خداوند ممبر ہفت رنگ
دیر مین تشریف لائینگے ہمین بینا کرینگے تمام دیر مین ہلڑ ہوا اندھے صبح کو در دیر پر بیٹھے جو آتا ہے
اسکے قدم لیتے ہین اور کہتے ہین لعاب دہن ہماری آنکھون مین لگا کر اندر جائیے لوگ جمع ہین حیرت
ہے کہ یہ کیا معرکہ ہے یکایک خواجہ بشکل عجائب کہ دیوجامہ گلے مین رنگ بدلتا ہے تاج عطیہ حضرت آدم
سر پر اسمین گوہر شبچراغ نصب ہین چاہا کہ اندر قدم رکھین اندھے قدمون سے لپٹے آپنے فرمایا مین
وعظ سننے آیا ہون وہ کہتے ہین لعاب دہن لگا دیجئے یہانتک تکرار ہوئی کہ غل سنکر بادشاہ اور
محیط بھی آئے صورت دیکھکر سب حیران ہوئے محیط نے بڑھکر عرض کی کہ انکا کہنا کیجئے لعاب دہن اقدس
لگا دیجئے اِشب کو انکو بشارت ہو چکی ہے پھر تو ایک غل ہوا مجبوری لعاب دہن لگایا تینون اندھے
بینا ہوئے سبکی صورتین پہچاننے لگے ابتو شاہ و محیط اسرار وان وغیرہ قدمونسے لپٹ گئے کہا آج حضور
وعظ فرمائین بعد تکرار بسیار ممبر پر آئے زبان جنی مین وعظ کہا اور سب حیران ہوئے آپنے فرمایا کہ عزبان جن
خداوند کی ہے اور یہ اندھے بھی مقبول بارگاہ خداوندی ہین اے چاپلوس شاہ ہمارا رہنا تو ناممکن ہے کبھی
کبھی آئینگے انمین سے ایک کو وزیر ایک کو کوتوال ایک کو مفتی دیر قرار دے کہ جتنی یہ پریشانی بمقدمہ طلسم کشا
ہے موقوف ہوجائے چاپلوس شاہ نے خوشی خوشی امیہ کو وزیر اعظم ابو الفتح و عمران کو کوتوال و مفتی
قرار دیا نائب نے فرمایا ہم جلسہ آئندہ مین آئینگے طلسم کشا کو بھی گرفتار کر لائینگے لوح لاکر ہمکو حوالے کر
خداوند نے فرمایا ہے کہ پردہ دنیا مین لوح کا رہنا مناسب نہین ہے چاپلوس شاہ نے خوشی خوشی لوح

دیکر کہا کہ آپ مالک ہین جیسا مناسب جانین ویسا کرین لوح لیکر خواجہ باہر نکلے گلیم اوڑھکر غائب ہوئے
اور زیادہ اعتقاد ہوا خواجہ نے لوح لاکر بدیع کو باغ مین دی بدیع نے خواجہ سی کہا آپ جباریہ پر
چلیے اور خود ملکہ کو گریان چھوڑکر بارادہ فتاحی مرحلہ جات اوسی باغ مین آئے دریچہ کھولکر بالائے قصر
بیٹھے لوح کو دمبدم ملاحظہ کر رہے ہین ایک طرف سے گرد اٹھی ایک شاہ بوضع کفار پیدا ہوا دوسرا
بادشاہ بوضع اہل اسلام آپس مین تلوار چلی جو بادشاہ بوضع اسلام ہے دہائی دیتا ہے کہ اے
طلسم کشا مجھے آکر بچالے بدیع بحکم لوح اپنے مقام سے نہ اٹھے دونون بادشاہ لڑکر مرے جب کل
فوج کا خاتمہ ہوا تو دیکھا بدیع نے ایک شتر سوار پیدا ہوا اسنے آواز دی اے طلسم کشا مبارک ہو
محیط اسرار وان مارا گیا بدیع نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا کہ مرحلہ محیط تمام ہوا قلعہ چاپلوسیہ پر
جانا چاہیے بدیع باغ سے باہر آئے دیکھا ہمارا لشکر فروکش ہے سب نے آکر ملاقات کی طرف چاپلوسیہ
کے کوچ کیا چاپلوس شاہ دیر تصویر سے لوح دیکر آیا عیارون کو عہدے دیے سہیل مکار عیار چاپلوس
آیا اسنے عیارونکو پہچانا اہل دربار نے بیان کیا کہ نائب خداوند آئے تھے اندھون کو اچھا کر گئے لوح لیگئے
سہیل نے للکارا کہ اے شاہ ادل بھی عمرو فریب کرکے بدیع کو زندان سے لیگیا اب اسنے لوح لی
یہ عیار جانے نپائین یہ تینون عیار بجرات تمام لڑبھڑکر نکلے جب یہ جا چکے تو لاشہ محیط اسرار روان
آیا اب چاپلوس شاہ گھبرایا سہیل نے کہا اب سامان لشکر کشی کیجیے مین تو طلسم کشا کو پکڑ لاؤنگا
چاپلوس شاہ بافوج گران مقابلہ لشکر بدیع مین آیا سہیل دو پہر رات گئے پچاس عیار لیکر چلا جنگل مین
سبکو چھوڑکر مسلسل تیز دم اسکا مہتر ہے سبکو اسکے سپرد کیا اب تنہا لشکر مین آیا دیکھا خیمہ بدیع پر
چندان انتظام نہین ہے سہیل پشت بارگاہ پر آیا سراچہ چاک کیا بدیع کو بیہوش کرکے لے بھاگا
صبح ہوتے ہوتے اپنی بارگاہ مین پہونچا بدیع کو ہوشیار کیا اپنی تعریفین کرنے لگا کہ اے شاہ مین
لڑبھڑکر طلسم کشا کو لایا پشت پر بادشاہ کے ایک خدمتگار کھڑا تھا اسنے آواز دی کہ اے
سہیل کیون دیوانہ ہوا ہے یہ تیرے لشکر کا سائیس ہے گونگا بہرہ طلسم کشا کو ہاتھ لگا سکتا ہے
منم خواجہ عمرو یہ کہکر نیمچہ کھینچکر جا پڑا سہیل سے تلوار چلنے لگی ہرکارون نے خبر بدیع کو پہونچائی
یہ فوج غیر ساحران لیکر آپڑے خوب تلوار چلی عمرو نے جھپٹ کر سہیل کو نیمچہ مارا سہیل کے دو ٹکڑے
ہوئے چاپلوس شاہ نے جب جرأت بدیع کو دیکھا گھبرا گیا شکست کھا کے طرف طلسم کے بھاگا بدیع بعد شکست

داستان داخل شہر چاپلوسیہ ہوئے سراکو کھدواڈالا شہر چاپلوسیہ مین عملداری ہوئی مصروف عیش ہوئے

دو کلمہ داستان حیرت بیان دربند سوم طلسم خورشید نگار کہ نام اس دربند کا
ہوشیاریہ ہے مالک اُسکا اظہار شعبدہ باز ہے جانا بدیع کا دربند شعبدہ پر
اور حالات شعبدہ اظہار شعبدہ باز و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

ساقی مے شعبدہ پلا دے
رندون مین بھی انتخاب ہو نین
حیران جمال یار ہون مین
دن ہجر کے رنج مین گذارے
بارش کی ہے فصل مے پلا دے
کیون صورت آئینہ ہے حیران
مضمون یہ شعبدہ کا لکھون
سامع نہ کہین ملول ہوئے

نیرنگ جہان مجھے دکھا دے
ایک جام شراب بھر نکر ناز
اس غم سے تو بیقرار ہو نین
اب وقت ہے میکشی کا آیا
ساقی دریا دلی دکھاوے
دل ہجر مین اب تڑپ رہا ہے
سامع کو نشان بے نشان دون

مشتاق شراب ناب ہون مین
کر دے در میکدہ بھی اب باز
اے ساقی ماہوش ہمارے
لو ابر بہار رنگ لایا
ہے جوش مین رند مے پرستان
نیرنگ جہان کا سامنا ہے
یہ رنگ قمر نہ طول ہوئے

چہرہ پیروان منازل شعبدہ بازی و قطع کنندگان راہ پر خار نیرنگ سازی حال کیفیت مآل دربند شعبدہ یون تحریر فرماتے ہین شعر واقفانیکہ در سخن فردانند
شرح این داستان چنین کردند شاہزادہ بدیع نے دربند چاپلوسیہ پر جشن کیا عین صحبت مین خوجہ سے ذکر گنبد بلورین کیا کہ ہم بہت سامان وہان چھوڑ آئے ہین سرخ پوش جنی نے اس شیطان کو مارا وہ ملعون وہان خدائی کرتا تھا اس ذریعہ سے ہمکو لوح ملی یہ سنکر خوجہ نے باتون مین بدیع سے نشان گنبد پوچھا شب کو بدون اطلاع بدیع روانہ ہوئے ارادہ ہے بدیع کا خدمت ابرار مین جاؤن حال دربند شعبدہ پوچھون کہ چوبدار نے آکر عرض کی کہ ایلچی فرستادہ اظہار شعبدہ باز دروازے پر حاضر ہے دو ہزار سوار جو اپنے ساتھ لایا ہے انھین بیرون لشکر چھوڑ تنہا حاضر ہے شاہزادہ نے فرمایا بلالو دیکھا ایک پہلوان تلوار کمر مین سپر پشت پر ایک گلدستہ ہاتھ مین اس مین پھول رنگ برنگ کے بدیع نے کرسی مرحمت کی وہ احمق کرسی پر تو نہ بیٹھا کھڑے کھڑے کاغذ ہاتھ مین دیا کہا مین رخصت ہوتا ہون آپ اسکے مضمون کو پڑھکر اگر دست برداری طلسم سے منظور ہو آج ہی یہان سے چلے جائیے اگر مقابلہ منظور ہو آج ہی طرف ہمارے شہر کے کوچ کیجئے ہر چند چاہا کہ ٹھہرالین مگر وہ نہ ٹھہرا اور یہ بھی

ایلچی نے کہا کہ اگر آپ ہمارے سامنے تیاری کرین ہمارا شاہ بھی لشکر لیکر شہر سے نکلے اگر آپ غفلت مین آنے یہ سپہ گری سے بعید ہے ایسا بدیع کو گرمایا کہ اسی وقت شاہزادہ کل فوج لیکر روانہ ہوا آگے آگے تو ایلچی جاتا ہے پیچھے لشکر بدیع شب کو جہان لشکر بدیع اترا کوس بھر آگے بڑھکر ایلچی بھی اترپڑا بدیع نے شبکو آرام کیا خدمت ملایہ سیلان سرخ پوش کو ملی سیلان کنارے پر اپنے لشکر کے تھے یکا یک پانچ شیر صحرائی پیدا ہوے پیچھے جنگلی شیر نکل آے ہین تیر مارنا شروع کیے اسقدر تیر مارے کہ قریب تھے آتے غربال ہوگئے لیکن لشکر پر آگرے بھاگنا نہین جانتے جسکو پنجہ مارا بیہوش ہوکے گرپڑا جب پہلوانون نے دیکھا کہ ایک ایک پر صد ہا تلوارین پڑتین مگر پنجہ جس کے جسم سے مس ہوگیا وہ بیہوش ہو بہادرون نے بیہوش ہوتے ہوتے تلوارین کھینچیں پڑا ایلچی ب جو دیکھا تو مقوے کے بنے ہوے ہین پنجون مین کوئی شے لگی ہے جسکے جسم سے پنجہ ہاے شیر مس ہوے انکو صبح کو سامنے بدیع کے لائے بدیع نے جو دیکھا پچاس جوان بیہوش پڑے ہین جب ہوشیار ہوئے دیکھا تمام جسم مثل آبلہ ہوگیا تڑپ رہے ہین کہا حضور تمام جسم پھنک رہا ہے اگر حکیمان لشکر نے کچھ علاج کیا اور ترقی ہوئی بموجب مضمون مصرع ع مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی ؛ ان بیچارون کو چارپائی پر ڈال دیا کراہ رہے ہین پھر کوچ کیا ایلچی بھی آگے آگے جاتا ہے قریب شام قلعہ ہوشیار یہ نمایان ہوا عجب طرح کا قلعہ ہے اول یہ کہ گرد حلقہ کے بجاے دیوار قناتین گھری ہین بسبب قنات کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا ہر رنگ سرخ چار دیواری جا بجا سے شکستہ ہے قناتون کے آگے بانس گھڑے ہین اسپر سفید پردے پڑے ہین ہوا سے اوڑ رہے ہین ایلچی انھین پردون کے اندر چلا گیا لشکر بدیع سامنے اُترا اندر سے کچھ لوگ نکلے پردون پر پانی چھڑک کے چلے گئے دستور ہے ہرکارے براے خبر جاتے ہین شاگردان امیہ گئے جب قریب پردے کے پہونچے خوشبو دماغ مین آئی بیہوش ہوکے گرے اندر سے لوگ آکے انکو گرفتار کرکے لیگئے ہرکارے اندر جاکے ہوشیار ہوئے دیکھا شہر وسیع دوکانین سب طرح کی آراستہ دار الامارۃ شاہی مین لائے دیکھا ایک بادشاہ پیر گرد چند پہلوان شاہ نے حکم دیا انکو جلد قید کرو امیہ نے آکر بدیع سے عرض کی ہرکارون پر یہ کیفیت گذری جب شاہزادے نے یہ کیفیت سنی بسبب تعویذ کے بخدمت ابرار سجادہ نشین گئے یہ سب حال کہا اونھون نے کہا خدا تمپر اپنا فضل کرے یہ ملعون اظہار شعبدہ باز

بڑا شعبدون پر ناز کرتا ہے ہمین اسمین کچھ دخل نہین ہے خواجہ عمرو سے رجوع کرد بدیع
لشکر مین آئے شب کو پھر وہی بلا شیر ونکی نازل ہوئی ہر روز شیر برستے ہین جسکے جسم سے انکا پنجہ مس ہوا ہوش
ہو گیا تمام جسم آبلہ دار بیقرار تڑپ رہے ہین تین راتین گذرین پانچہزار جوان بیکار ہوئے
چوتھے دن وہی ایلچی دربار مین آیا کہا ہمارے شاہ نے فرمایا ہے آج ضرور شبکو طبل
جنگی بجیگا یہ فرمائیے آپ کے لشکر سے کون پہلوان نکلیگا اوسی کے لایق پہلوان میدان
مین آئے مہران قوی بازو نے کہا ہم مقابلہ کرینگے ایلچی چلا گیا آواز طبل جنگی سنکر یہان
بھی نقارہ رزمی گڑگڑایا بوقت سحر بدیع لشکر لیکر میدان مین آئے اودھر سے صف ایک پہلوان
پردہ اٹھاکر آیا صدا دی جسکو تمنا مرگ کی ہو نکلے بدیع نے کہا یہ کارخانہ کبھی نہین دیکھا مین
خود مقابلہ مین جاؤنگا مہران نے مانا آگر تکا وزن ہوا مرکب برابر ہے مہران نے نام پوچھا
اُسنے قرطاس حریر پوش کشتی گیر بتایا آخر نیزہ چلا مہران نے ہوا کیا اسنے تلوار ماری
مہران نے قبضے پر ہاتھ ڈالدیا نوبت کشتی کی آئی تین پہر برابر کشتی ہوئی مہران پکڑ لایا نیچے
آنا تھا کہ بدن سے کافر کے آٹھ ہاتھ پیدا ہوئے چار گردن مین چار کمر مین زیر کرنا کیا ہاتھونپر
اوٹھاکر مہران کو اندر پردے کے لیگیا بدیع رنجیدہ پلٹ آئے شام کو ایلچی پھر آیا کہا کہ شاہ نے
فرمایا ہے کہ تین دن کی پھر مہلت دی اب بھی سمجھ کر طلسم سے دست بردار ہو جوہر کارہ خبر کو سطے
قریب پردے کے گیا بوے خوش دماغ مین آئی بیہوش ہو کر گرا اندر سے لوگ آئے اٹھا لیگئے
شب کو شیر و گرگ پلنگ آتے ہین سو دو سو آدمیون کا وہی حال ہوتا ہے تین دن مین کئی
ہزار اُسی حالت مین مبتلا ہوئے اس میلکے مین تین دن گذر گئے چوتھے دن پھر ایلچی آیا
کہا آج پھر طبل جنگی بجے گا کل کون میدان مین آئے گا سیلان سرخ پوش نے دعویٰ کیا
ایلچی چلا گیا رات کو طبل جنگی بجا صبح کو بطور سابق وہی ایک پہلوان اندر سے نکلا صرف نیزہ ہاتھ مین
تلوار وغیرہ ندارد اودھر سے سیلان نکلا بعد تکا وزنی نام اپنا نیزہ باز حریر پیکر بتایا سیلان سے
نیزہ بازی شروع ہوئی بعد چار گھڑی کے سیلان نے ایک مقام پر نیزہ اسکا گانٹھا کہ ہوائی
کرے کہ یکایک دستہ نیزہ سے آٹھ زنجیرین پیدا ہوئین دو گردن مین دو دونون ہاتھونمین دو
دونون پیرون مین دو کمر مین لپٹ گئین سیلان کا کچھ زور نہ چلا مرکب سے جدا

ہو کر گرا اسی طرح بندھا ہوا سلیمان کو اوٹھا لیا بدیع پریشان لشکر لیکر پلٹے شام کو پھر ایلچی
آیا کہا شاہ نے آپ کو سات دن کی مہلت دی کہ سمجھکر طلسم سے دست بردار ہو ورنہ اُنکے مقابلے مین
سبکا فیصلہ ہوگا یہ کہکر چلا گیا دو کلمہ حال خواجہ عمرو سنیے جب بدیع پاس ابرار سجادہ نشین
کے گئے تھے اونھون نے کہا تھا کہ خواجہ عمرو سے رجوع کرو خواجہ لشکر مین نہ تھے بدیع کو سات
دن کی مہلت ملی فرمایا خواجہ کو تلاش کرو امیہ ابوالفتح نے عرض کی کہ ہم خواجہ عمرو کو ڈھونڈھ
کر لائینگے یہ دونون تلاش خواجہ چلے خوجہ نے زبانی بدیع حال گنبد بلوری سنا تھا کہ
اوسمین شیطان بچہ خدائی کرتا تھا ہمنے بمدد سرخ پوش اوسکو مارکر مال وہین چھوڑا خوجہ اوس
پتہ کو چلکر قریب گنبد پہونچے سوراخ مین کمند ماری اندر آکے دیکھا مال اسباب بیحساب انبار لگے ہے
ایکطرف مسند بچھی ہے شراب وغیرہ رکھی ہے ایکطرف چوکا بنا ہے آپنے اول روپیہ اشرفی جواہرات اوٹھاکر
نذر زنبیل کیا اب ادھر متوجہ ہوئے جدھر مسند ہے پہلے تو زر لفتی اُٹھائی تدبیر کر رہے تھے سوراخ مین
سے ایک ساحر نکلا جبتک آپ گلیم اوڑھین اوسنے سحر کیا پاؤن عمرو کے زمین نے پکڑلے اوس ساحر
نے آکر سر پیٹا کہ ارے او ظالم تو کون ہے صدہا من مال اُٹھاکر کسے دیدیا معلوم ہوتا ہے
کہ تو بدمعاش ہے تیرے ساتھ کے جنگل مین بہت ہونگے ہر چند اوس نے پوچھا عمرو نے کچھ نہ بتایا نام اوس
ساحر کا ضرضر جادو ہے اس گنبد کو جو اسنے مع مال خالی پایا اسی مین رہنا شروع کیا غصے مین کہا او
بدمعاش مین تجھکو اپنے استاد مہیب جادو کے پاس لیجاتا ہون کہ وہ تیری قوم بھی پہچان لیگا میرا مال
بھی دلوا دیگا یہ کہکے پرواز پیدا کرکے لیچلا قضائے کار مہیب جادو ایک قصر مین کہ اسی شہر ہوشیار یہ
مین ہے بنا یا ہوا اظہار شعبدہ باز کا تھا چندے مہیب کو پسند آیا سکونت اختیار کی جو ملازم اظہار
یا عزیز گیا مارا گیا جب سے اظہار رہے یہ سمجھ لیا تھا کہ اسمین کوئی اسرار ہو گیا جانا موقوف کردیا یہان ضرضر
عمرو کو لیکر پہونچا عمرو نے دیکھا باغ معقول ہے وسط مین ایک قصر ہے ضرضر عمرو کو لایا عمرو نے دیکھا ایک ساحر
مہیب ضعیف بیٹھا ہے ضرضر نے سامنے مہیب جادو کے ڈالدیا اور حال بیان کیا مہیب کو ایک
حیرت ہوئی اتنا تو اپنی استادی سے کہا کہ یہ جن صحرائی سے ہے جب دیکھا
یہ قتل کرنے پر آمادہ ہے کہا آپ مرد بزرگ ہین آپکو مین بتلادونگا اسکے سحر سے
چھوڑا کر الگ لیچلیے تمھین دکھادون مہیب عمرو کو الگ لے گیا زنبیل کا منھ کھولکر کہا اسمین دیکھیے اوسنے

جھک کر دیکھا تو ہزار ہا طرح کا اسباب ڈھیر ہے دریا صحرا قلعہ جات ہزار ہا تاج رکھی ہین جب تماشے
مین مصروف ہوا عمرو نے کمر مین ہاتھ دیکر اندر ڈالدیا کہا دادا جان اسکو اچھی طرح رکھیے گا اب آپ بصورت
مہیب باہر آئے ضرغیر کو بھی بیہوش کر کے زنبیل مین رکھ لیا سارا اسباب یہان کا بھی نظر زنبیل
کر لیا صورت ایک دہقان کی بنکر باغ سے باہر نکلے دیکھا ڈھنڈورا پٹ رہا ہے کہ جسکو مزدوری کرنا ہو وہ
آئے رات دن برابر مزدوری کرنا ہوگی پانچ روپیہ روز ملینگے آپ بھی مزدور بنکر اوسکے ساتھ ہوے
قریب دو ہزار مزدور لیکر وہ آیا عمرو نے دیکھا ایک مکان عالیشان بنا ہے اسمین بانس اور کاغذ جمع ہے
ایک سب کا افسر ہے اسنے آکر سب سے کہا کہ یار دیہ مزدوری بھی ہے اور حفاظت جان وآبرو بھی ہے
کہ طلسم کشا کے مقابلے کو یہ فوج تیار ہوگی دو مقابلہ ہو چکے ایکی مقابلہ عظیم ہے جب تو عمرو کے کان کھڑے
ہوے کام بنانے مین لوگون سے سارا حال دریافت کر لیا شام کو شاہ خود آیا بہت سے خدمتگار ساتھ
پتلے کاغذ کے جتنے تیار ہوے تھے بادشاہ نے کلین سب مین اپنے ہاتھ سے لگائین عمرو نے خیال کیا
کہ اسکے خدمتگار کی شکل بنکر چلنا چاہیے برابر انکے جو کاریگر بیٹھا ہے اوس سے پوچھا اسنے کہا یہ سب
شعبدہ کے ہین پہچان یہ ہے کہ جو خود بخود باتین کرتے ہین یہ تو اصلی ہین اور جو چپکے کھڑے ہین یہ نقلی
ہین نقلی بھی بولتے ہین لیکن جب بادشاہ پوچھتا ہے تب یہ جواب دیتے ہین عمرو یہ سنکر چلے سے پیشاب
کے باہر آیا دیکھا دو سو خدمتگار باہر کھڑے ہین مگر چپکے دس بارہ آپس مین باتین کر رہے ہین
ایک کو عمرو نے الگ بلا یا کہا حضور ہم تو مکان کو جا نہین سکتے رات دن مزدوری کرتے ہین آپ
ہمارے روپیے ہمارے گھر پہونچا دین تو بڑی عنایت ہوگی اس فقرے مین اوسے الگ لاکر بیہوش
کر کے کنارے ڈالدیا اوسی کی شکل بنکر ہمراہ خدمتگارون کے ہو لئے جب شاہ نکلا اوسکے
ساتھ مکان پر آئے شاہ اپنے عیش خانہ مین آکر بیٹھا دیکھا عمرو نے کہ میزون پر جملہ سامان
عیش شراب وغیرہ رکھی ہے شاہ نے عمرو سے کہا مین پیاسا ہون عمرو نے صراحی اٹھائی شاہ نے
کہا اسکو پکڑلو یہ کوئی عیار ہے عمرو وہان سے بھاگا دیکھا عمرو نے کہ سب پیچھے چلے آتے ہین شہر سے
عمرو نکل آیا کیونکہ بجاے پھاٹک کے دیوار ٹوٹی ہوئی تھی عمرو وہان نکلکر تنا تون سوگند اجب دی
کے قریب آیا بیہوش ہو کے گر پڑا لوگ اٹھا کے سامنے شاہ کے لائے اسنے گرم پانی سے
منہ دھلوایا رنگ و روغن اڑ گیا معلوم ہوا کہ عمرو ہے حکم ہوا کہ ہمارے مکان

کے پاس جو زندان ہے وہان قید کرو خواجہ کو سلسل و مطوق کر کے وہان قید کیا لیکن امیہ
والبو الفتح جو بتلاش خواجہ عمرو نکلے تھے ایک صحرا مین پہونچے دیکھا ایکطرف ایک احاطہ خام بنا ہے
اور سامنے اسکے ایک مکان ہے آپس مین ان دونون نے صلاح کی کہ اس احاطہ کو دیکھا چاہیے
امیہ زیر دیوار کھڑا رہا البو الفتح نے دیوار پر چڑھکر دیکھا تمام احاطے مین کاغذ کے شیر و گرگ پلنگ بنے
ہوئے بھرے ہین البو الفتح بہ عجلت پھاند پڑا امیہ نے کہا کہ اے برادر کیا دیکھا اوسنے آواز دی
کہ بڑے مطلب کا مقام ملا ہے اتر کے دیکھا کہ کھپاچون کے بندھے ہوے سب شیر وغیرہ تھے
کوئی کاغذ سے منڈھا نہین ہی قضائے کار ایک کونے مین ایک منڈھا ہوا بیٹھا تھا جیسے ہی بو انسان
دماغ مین گئی البو الفتح پر دوڑا جبتک البو الفتح بھاگے بسبب بانس وغیرہ کے جست تو نہین
کرسکتا جھپٹ کر شیر نے پنجہ ماردیا وہان البو الفتح نے ایک چیخ ماری آبلہ دار ہو کر گرا البو الفتح کی
آواز سنکر امیہ دیوار پر آیا دیکھا البو الفتح پڑا ہے اور کھپاچون کے شیر وغیرہ بھرے ہین ایک جو
منڈھا ہوا ہی اوسنے پنجہ مارا اور اب دوڑتا ہی امیہ کو دیوار پر دیکھکر چاہتا ہی کہ دیوار پر چڑھ وے
دروازے مین احاطے کے قفل لگا ہے یہ دیکھکر امیہ نیچے اترا حیران ہے کہ اب کیا کرون
البو الفتح یہان پھنسا خیال کیا یہ مکان جو سامنے احاطے کے ہے اسکو چلکر دیکھو امیہ مکان
سے کوٹھے پر آیا دیکھا ایک مرد اور ایک عورت مکان مین ہے مرد تو کپڑے پہن رہا ہے عورت نے
دو شیشی اور کاغذ بہت سا لاکر ایک تخت پر رکھا جب مرد کپڑے پہن چکا عورت نے
کہا یہ دونون شیشی تیار ہین مگر دوائے صحت آج بہت کم ہے مرد نے کہا آج تو زیادہ چاہیے
حکم آیا ہے کہ آج سے پچیس عدد شیر جایا کرین کہ سات دن کے عرصے مین فقط طلسم کشا اپنی فوج
مین اکیلا رہے اور کوئی باقی نہ رہے عورت اندر سے جاکر ایک شیشی اٹھا لائی کہا اسمین روغن
آبلہ ہے دوسرے مین روغن صحت ہی مرد دونہین لیکر باہر چلا امیہ نے شیشیونکو بخوبی پہچان لیا
نیچے آیا یہ شخص سمت احاطہ چلا کہ اسکے کان مین رونیکی آواز آئی دیکھا زیر درخت ایک نازنین نقشہ چادر
اوڑھے رورہی ہے نہایت خوبصورت یہ شخص عاشق ہو گیا امیہ لیکر بیٹھا تھا اوسی سے شراب منگائی
تمام حال پوچھا اسنے محبت مین بیان کیا کہ مین طرف سے الہمار شعبدہ باز کے یہانکا مہتمم ہون
یہ ڈھانچے تو بندھے ہوے وہین سے آتے ہین کاغذ مین چڑھاتا ہون یہ روغن سانچون مین

لگا دیتا ہوں جہاں دروازہ کھولکر انکو طرف لشکر اسلام روانہ کر دیتا ہوں پھر یہ نہیں پھرتے
یہ دوسرا روغن اپنے ہاتھ میں مل لیتا ہوں کہ اسکی بو سے مجھپر حملہ نہیں کرتے اور یہ روغن آبلہ تاثیر
نہیں کرتا امیہ نے خوب دریافت کرکے اسکو بیہوش کیا زندہ درگور کرکے دونوں شیشی لین روغن
صحت ہاتھ میں مل کرا حاطے میں آیا دہ روغن جسم ابو الفتح پر ملا آبلہ پھوٹ گیا در دموقوف ہوا یہ
دونوں شیشی لیکر سمت لشکر روانہ ہوئے جب خواجہ عمرو کو زندانخانے میں لیگئے دیکھا وہاں اور
بھی قیدی ہیں کوئی باقی دار کوئی ناظم چکلے دار ایک شخص قید ہے خوبصورت نوجوان اس سے
عمرو نے پوچھا اسنے بیان کیا کہ اظہار شعبدہ باز کے وزیر کا بیٹا ہوں باپ میرا مرگیا مجھسے کہتا ہے
کہ خزانہ مخفی بتا میں نہیں جانتا ہر روز بلاکر پوچھتا ہے عمرو نے رات کو بیہوش کیا آپ کی صورت بنے
اُسکو اپنی صورت بنایا صبح کو معرفت داروغہ کہلا بھیجا کہ شاہ مجھے بلائے تو میں خزانہ بتادوں اسنے بلوایا
عمرو نے تنہائی میں لیجا کر اظہار شعبدہ باز کو بیہوش کیا اور زنبیل میں رکھا اوسی کی صورت بنکر
تخت پر بیٹھے جتنے لوگ بارگاہ کے تھے اُن سبکو ایک مکان میں بند کرادیا فوج اور رعایا کو طلب کیا
چالیس ہزار آدمی جمع ہوئے مہران و سلان ہرکارے لشکر اسلام کے جو قید تھے اونکو خال
چشم دکھایا انھوں نے اطاعت کی سبکو لیکر مقابلہ بدیع میں آئے چاندنی وغیرہ جو لگی ہوئی تھی
سبکو جادو ہاتھ سے بدیع کے سبکو قتل کرایا بدیع سے مقابلہ کرکے زیر ہوئے اب بدیع کو ساتھ لیکر
داخل شہر ہوئے شہر اسلام آباد ہوا اس اثنا میں امیہ و ابو الفتح دہ شیشی لیکر آئے جو لوگ کہ
بیماری آبلہ میں گرفتار تھے وہ روغن اونکے لگایا سبکو صحت کامل حاصل ہوئی اب شہر اظہار یہ میں
مشغول عیش ہوئے بدیع بعد تسخیر شہر باطمینان متمکن ہوئے کہا لاؤ اظہار شعبدہ باز کو پہلے خواجہ نے
مہیب اور صرصر کو نکالا یہ دونوں بہ فہمایش عمرو مطیع الاسلام ہوئے اور وعدہ کیا کہ جب آپ جنگ
سے فراغت کرینگے تو ہم کلمہ بھی پڑھینگے یہ کہکر دونوں شاہزادے لیے رخصت ہوکر روانہ ہوئے اب
خواجہ نے اظہار شعبدہ باز کو زنبیل سے نکالا سامنے ستون سے باندھ دیا سوال اسلام کیا
اظہار نے طرف بدیع کے دیکھا کہا او طلسم کشا کیا طلسم شکست ہوا جو مجھ سے سوال اسلام کرتا ہے
یہ کہکر آواز دی کہ اے طیوران حریر پیکر تو بھی مرگیا یہ کہنا تھا کہ آندھی سیاہ چلی آسمان پر سے
قریب دو ہزار جانوران سرخرنگ برابر لعل کے پیدا ہوئے سب کاغذ کے معلوم ہوتے تھے آگے آگے ایک طاؤس

زرین بال ہی طاؤس نے تو منقار مین انلہار کو اٹھا لیا باقی اور جا نورجسکے سر پر بیٹھا وہ پتلہ کاغذ کا بنکر رہگیا عمرو گلیم اوڑھکر غائب ہو گوشے سے دیکھ رہا ہی کہ جب تمام اہل اسلام شق کاغذی تصویر کے ہو گئے تو بعد گھڑی بھر کے وہی طاؤس جو انلہار کو لے گیا تھا پھر پیدا ہوا اور بدیع کو پنجے مین دبا کے لیچلا جب تو عمرو بیقرار ہو کر گلیم اوڑھے ہوئے چلا وہ طاؤس تو بلند اوڑ رہا ہی عمرو نیچے جاتا ہی بعد عرصے کے دیکھا ایک قلعہ ہے چہار طرف اوسکے آگ معلوم ہوتی ہی جب وہ طاؤس لیے ہوئے بدیع کو قریب قلعہ پہونچا آواز دی کہ اے طیوران طاؤس تن طلسم کشا کو لیکر آیا ہون آگ شق ہوئی دروازہ پیدا ہوا طاؤس لیکر بدیع کو اندر داخل ہو گیا عمرو بیقرار بیرون قلعہ رہا بہ سبب آگ کے اندر نہ جا سکے جب شام ہوئی تو عمرو مجبور ہو کر قلعہ مین تو نجا سکا خیال مین آیا اور کہین جا کر ٹھہرین نکلو ہی گئے تھے کہ گانیکی آواز آئی ایک باغ دیکھا عمرو گوشہ باغ مین جا کر ٹھہرا دیکھا ایک نازنین مسند پر بیٹھی ہے نہایت حسین و جمیل کہ نام اوسکا اوسکی کنیزون کے کہنے سے معلوم ہوا یعنے ملکہ مہر طلعت آہو چشم ہر چند کہ گانا ہو رہا ہے وہ رنجیدہ بیٹھی ہی ایک ساحرہ آسمان سے آئی اور یہ کہا اے ملکہ مہر طلعت آپ یہان نہ بیٹھیے آپکا آج ذکر محفل بہزاد کش مین کہ بادشاہ طلسم نگارین ہی ہوتا تھا اب چلیے یہ سنکر وہ نازنین روتی ہوئی تخت پر سوار ہو کر روانہ ہو گئی عمرو کو زیادہ حیرت ہوئی جب تخت اوسکا جا چکا عمرو اوسی باغ مین لیٹ رہا آنکھ بند ہوئی ابرار سجادہ نشین خواب مین آئے فرمایا کہ خواجہ اوسی قلعہ آتش کے سامنے جاؤ بدیع کو جہان جاتے دیکھا ہی جو کچھ دیکھنا ویسا انتظام کرنا عمرو کی آنکھ کھلی اوٹھکر روانہ ہوا عمرو باغ سے نکلکر روبرو دے قلعہ ایک درخت پر آ کر بیٹھا واضح رہے ناظرین ہوش جب خواجہ اوس باغ سے نکلے تو سیارہ بن عمرو عیار قاسم اپنے آقا کے فراق مین کہ یہ باغ ہمیشہ بہار سے غائب ہوے ہین فقیر بنا بیٹھا تھا عمرو نے سیارہ کو اس نازنین کا پتہ تبلایا کہا اے فرزند کیا تعجب ہی اس نازنین کیوجہ سے تیرے آقا کا پتہ ملے سیارہ طرف اوس باغ کے چلا عمرو سامنے قلعہ آیا دیکھا خواجہ نے وہ آتش شق ہوئی دروازہ کھلا انلہار شعبدہ باز مع چالیس آدمیو نکے سر برہنہ ہاتھون مین برنجی تھالیان اوسمین بخورات روشن پیدا ہوا جنگل کی سمت چلا عمرو بھی گلیم اوڑھے پیچھے چلا بعد دو کوس کے دیکھا ایک پہاڑ ہے اوسپر چڑھا پہاڑ پر حجرہ بنا ہی انلہار نے قفل کھولا اوس حجرے کے چار دروازے ہین اندر ایک تصویر سنگ مرمر کی ہے انلہار نے

بخورات وغیرہ سامنے تصویر کے رکھکر رونا شروع کیا کہا یا خداوند یہ کیسا طلسم ہے آشوب ہی ملک و
مال چھوٹ گیا مرحلے پر آکر چھپا ہون جب عمرو نے دیکھا اس تصویر سے کچھ آواز نہ آئی تب عمرو گلیم اوڑھ کر
اندر گیا پہلو سے تصویر کے آواز دی ای اظہار جیسا تیرا اعتقاد ہوگیا ہو ویسی آفت آئی ابھی جا
طلسم کشا کو لاکر اوس حجرے مین بند کر کے چلا جا ہم اوسکو دوزخ مین پھینکدینگے اظہار یہ سنکر بہت
خوش ہوا جاکر بدیع کو لایا حجرے مین بند کر کے چلا گیا عمرو نے بعد انکے جانیکے دروازہ توڑا بدیع کو لیکر
زیر کوہ آئے بیڑیان کاٹکر ہوشیار کیا ارادہ ہوا کہ چلین آواز آئی السلام علیک دیکھا بدیع نے ایک سرخ پوش
جنی حاضر ہوا حالات بدیع پوچھے کچھ تحفہ جات قاف سے لایا تھا پیش کئے عرض کی اس دربند پر بڑے
دھوکے آپنے اوٹھائے بدیع نے خواجہ سے ملاقات کرائی اور فرمایا کہ تمام بندگان خدا شہر ہوشیاریہ مین
مثل کاغذی تصویر کے ہوگئے سرخ پوش نے عرض کی کہ مین اسیواسطے حاضر ہوا آپنے کبھی غلام کو
یاد بھی نکیا اب خواجہ کو رخصت کیجیے بدیع نے خواجہ سے کہا آپ شہر چاپلوسیہ مین چلیے خواجہ تو
ادھر گئے سرخ پوش بدیع کو لیکر صحرائے سبزہ زار مین آیا ایک اسم تعلیم کیا بدیع نے بیٹھکر اسم کو پڑھا
بدیع نے اسم تمام نہ کیا تھا کہ وہی تاجدار ہمیشہ تو تنہا آتا تھا آج جو آیا تو چالیس آدمی ساتھ مین تاجدار
نے عرض کی کہ اے شہریار مین دو طرف کے جبر نہ اوٹھا سکونگا ادھر آپکا جبر ادھر اہالیان طلسم کا آخر
جان دونگا یہ کہکر بدیع کو اپنے ہمراہ لایا اوسی قصر قدیم سے صندوقچہ نکالکر لایا لوح دربند ہوشیاریہ
دیکر یہ کہا اب مجھے معاف فرمائیے گا بدیع لوح لیکر اسی سبزہ زار مین آئے لوح کو ملاحظہ کیا کہ سمت
شمال جانا چاہیے بدیع نے راستہ طے کر کے دیکھا ایک سر بفلک کشیدہ قلعہ مثل کمہار کے چاک کے چکر مین ہے
ایک طاوس کاغذ کا منڈھا ہوا بالائے قلعہ بیٹھا ہے گرد قلعہ آتش شعلہ زن ہے بدیع نے بحکم لوح کہ طاوس
ایک مار سیاہ کو نگل رہا ہے کنجے پر تیر مارا کنجہ مار کا اڑ گیا طاوس نے پرواز کی آواز دی ای طیوران
حرم پیکر طلسم کشا آگیا ایک مقام سے آتش شق ہوئی آگے آگے وہی طاوس پشت پر دس ہزار
طایران سرخ رنگ گرد سر بدیع چکر مارنے لگے بدیع نے لوح کو دیکھا نوشتہ پایا ای طلسم کشا اگر
تیرہ چکر جانور کے تمام ہوجاوینگے تو پتھر بنکر رہجاوینگے خیال کرو کہ وسط مین ان سبکے جانور
ہفت زنبیل مار رہا ہے وقت زنبیل دہن پر اسکے تیر مارنا چاہیے بدیع نے خدا کو یاد کیا تیر تاک کر مارا
دہن پر اوس طایر کے پڑا چند شعلہ آتش جسم سے نکلے تمام جانور جلگئے وہ طاوس زمین پر گرا لوح نے

خبر دی شکم چاک کر کے جگر اسکا لینا چاہیے جملہ ملازمین تمہارے شہر ہوشیار یہ مین کاغذ کے
بنگئے ہین یہ جگر جلا کر دھونی دنیا وہ بشکل اصلی ہو جا ئینگے بدیع نے جگر طاؤس اپنی پارس کھا کر ایک
قلعہ سے اظہار شعبدہ باز باشوکت شاہی مع دو ہزار سوار و نکے پیدا ہوا کہتا تھا کہ یا خداوند یہ کیا
آفت ہی یہ کہکر نعرہ کیا کہ طلسم کشا کو لینا سب بدیع پر آپڑے جب نصف جوان ہاتھ سے بدیع کے قتل ہوئے
تو دیکھا بدیع نے کہ ایک آواز مثل صاعقہ کے ہوئی اور وہ قلعہ مع اظہار شعبدہ باز کے بر روے ہوا روانہ
ہوا ایک آواز آئی کہ او طلسم کشا اب تیری قضا قریب ہی وہ قلعہ وغیرہ غائب ہوا بدیع پلٹ کر
شہر ہوشیار یہ مین آئے سب ہمراہی کاغذ کے بنے ہوے اڑتے پھرتے تھے جگر طاؤس روشن
کیا پھر بصورت اصلی ہوے سجدہ شکر یہ پروردگار بجا لائے شاہزادہ بدیع الزمان مہران قمعی یار
کو ہمراہ لیکر واسطے شکار کے چلے صحرا سے سبزہ زار مین آکر شکار کھیلنے لگے دن بھر شکار
کھیلا شام کو بارگاہ مین استادہ ہوئین فرو کش ہو رہے تھے کہ صحرا سے گرد اوڑی دیکھا ایک پہلوان
زبردست مع ساٹھ ہزار فوج آکر کے اوترا بدیع نے امیر کو برائے خبر بھیجا امیہ نے عرض کی بادشاہ
حوالی طلسم ضحاک قوی ترکیب اوسکا بیٹا کیکاؤس قوی ترکیب کہ سابق مین اوسکی نسبت ہمراہ
ملکہ گلعذار عنبرین مو ہوئی تھی آئے ہین خبر سنی کہ ادھر آپکا قبضہ ہوا طرف ہوشیار یہ کے جاتے تھے
آپ کی خبر سنکر اتر پڑے بدیع نے فرمایا کیا مضائقہ ہے کیکاؤس نے طبل جنگی بجوایا امیہ نے
خبر دی بدیع نے بھی طبل جنگی بجوایا رات کو یکایک لشکر مین بلڑ ہوا امیہ نے آکر بدیع کو خبر دی کہ
مرکب خاص کیکاؤس کا موسوم بہ ابرش گل اندام دریاے تھان پر سے چھوٹ کر ہمارے لشکر مین
چلا آیا ہے اور لشکر پامال کرتا پھرتا ہے اے شہریار بڑا زبردست ہے یا تو شقر دیوزاد صاحبقران
کو دیکھا یا بعد اشقر کے اگر دیکھا تو اسے دیکھا بدیع الزمان خیمے سے نکلے مرکب کوہ سرین کوہ کفل پامال
کرتا پھرتا ہے بدیع نے چمکار کر آواز دی روی زیباے بدیع کو دیکھکر مرکب نے سر جھکا لیا بدیع
آگے بڑھے مرکب نے تھوتھنی اپنی سینے پر بدیع الزمان کے رکھدی بدیع الزمان نے پشت پر ہاتھ پھیرا
اور لاکر گھوڑے کو تھان پر باندھا یہ خبر کیکاؤس کو ہوئی جلگیا صبح کو بقہر و غضب تمام میدان
کارزار مین آیا بدیع اوسی مرکب پر سوار ہو کر بعد جاہ و حشم میدان مین آئے کیکاؤس غصے مین گھوڑا
بڑھا کر نکلا آواز دی پسر حمزہ کہان ہی آکر مقابلہ کرے بدیع نے ابرش گل اندام کو بڑھایا سرداروں سے

اپنے رخصت ہو کر مقابلہ کیکاؤس مین پہونچے تگاور زن ہوئے کیکاؤس نے غصے مین نیزہ مارا نیزہ
چلنے لگا ایک مقام پر بدیع نے گانٹھ کر تھپیڑ مارا نیزہ کیکاؤس کا ہوائی ہوا کیکاؤس نے غصے
مین قبضے پر ہاتھ ڈالا بدیع الزمان نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا صاف تلوار کو روکا قبضہ تیغہ طلسم
طمہورس پر ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا کیکاؤس نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ نے
سپر کو کاٹا سر انحوس خود سر کا زخمی ہوا تیغہ تڑپ کے گرا گینڈے کی گردن قلم ہوئی اہالیان فوج دوڑ پڑے
بدیع الزمان نعرہ کرکے دریائے فوج مین غوطہ زن ہوئے صفونکو درہم و برہم کیا ملازمان کیکاؤس
نے آکر کیکاؤس کو ہوادار پر ڈالا فرط زخمداری سے بیہوش ہوگیا لیکر طرف قلعہ کاؤس کے بھاگے
ضحاک قوی ترکیب خبر سنکر بیرون قلعہ آیا بیٹے کی زخمداری کی کیکاؤس نے تمام کیفیت
بیان کی کہ مرکب میرا طلسم کشا نے لے لیا مین زخمی ہوا کہ خبر گذری بانی فساد مہران قوی بازو
و خورشید شاہ ہین افسون نے طلسم کشا کو بلایا باغ مین تصویر کا نشان دیا ضحاک
نے غصے مین افغان بلند قامت نامے پہلوان کو حکم دیا جا کر قلعہ مہران کو تباہ کر دو ایک
ذیحیات کو زندہ نہ چھوڑنا افغان بلند قامت چلا یہان شاہزادہ بدیع نے مال اسباب کیکاؤس
کا قبضے مین کیا بفتح و فیروزی داخل شہر ہوشیار یہ ہوئے معلوم ہوا کہ چوتھا دربند طلسم جبل زنگین
و گنبد آئینہ ہے حاکم وہان کا کوہان ہے بدیع نے فرمایا لشکر تیار کرو تین لاکھ غیر ساحر امتحان جانفشانی
لاکھ ساحر جمع کئے اس کروفر سے قصد ہے کہ سمت جبل زنگین کوچ کرین لیکن افغان بلند قامت
چلا مہران کا بھائی انجم قوی بازو قلعہ مین بیٹھا ہرکارون نے خبر دی کہ ضحاک نے برائے تباہی قلعہ
فوج بھیجی ہے یہ مرد دینداز مطیع بدیع نامدار ساٹھ ہزار فوج لیکر قلعہ سے نکلا افغان نے طبل جنگی
بجوایا انجم نے صبح کو مقابلہ کیا سستی طالع سے زخمی ہوا افغان نے قیامت برپا کر دی انجم بھاگ کر
قلعہ بند ہوا افغان نے چار جانب سے محاصرہ کیا طبل یورش بجوایا صبح کو با فوج گران گرز ہاتھوں مین
لیکر قلعہ پر حملہ کیا انجم نے گولہ اندازونکو اشارہ کیا توپ چل رہی ہے فوج افغان تو رک گئی یہ دیو خصال نر رکھا
گولون کو رد کرکے قریب خندق پہونچا توپ بند ہو گئی افغان للکار رہا ہے انجم سنکے مایوس
ہوکر دعا کی قضا را کار شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان کہ انکو سلطان زرین پوش قید خورشید
روشن ضمیر سے نکال لایا تھا ایک صحرا مین فروکش ہین کہ توپ کی آواز آئی نور الدہر نے کہا

کوئی قلعہ مین لڑ رہا ہے یہ فرما کر پشت مرکب پر سوار ہوے سلطان زرین پوش ہمراہ ہے مع دس ہزار جوانون کے نورالدہر گھوڑے کو بڑھا کر اوسوقت سامنے قلعہ کے آئے دیکھا ایک پہلوان دیو خصال خندق فرایا چاہتا ہے قلعہ والے دعا کر رہے ہین نورالدہر سمجھے اہالیان قلعہ مسلمان ہین مرکب چمکا کر بڑھے نعرہ کوہ شگاف کیا کہا او بیحیا آگے نہ بڑھنا افغان نے پلٹ کر نورالدہر کو دیکھا یہ کیکاؤس کی لڑائی مین ساتھ تھا سمجھا کہ طلسم کشا آتا ہے خال وخط مین سرمو فرق نہین گنبدے کو پھیر للکارا او طلسم کشا اسدن کی لڑائی مین دخل نہ دیا آج تیری قضا لیکر آئی ہو جب نورالدہر قریب پہونچے دیکھا طلسم کشا نہین ہے صورت سے بہت مشابہ ہی خبردار کر کے جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا نورالدہر نے تیغہ خارا شگاف سلیمانی کمر سے کھینچا گویا ابر تیرہ سے برق چمک گئی تلوار کو تلوار پر کاٹا ہاتھ الجھا دی ہاتھ نکالکر وار کیا تیغہ خارا شگاف سلیمانی کاٹ مین لاثانی ہے سر کے دو ٹکڑے کئے مع مرکب وراکب افغان کے چار ٹکڑے ہوے انجم بھی نکلکر قلعہ سے شریک ہوا نورالدہر فوج افغان پر جا پڑے لشکر کیسرار شکست کھا کے بھاگا انجم نے مال واسباب قبضہ مین کیا آ کے نورالدہر کے قدمونکو بوسہ دیا عرض کی آپکے قبلہ کعبہ کا غلام ہون نورالدہر نے حال پوچھا انجم نے تمام کیفیت ظاہر کی کہ میرا باپ در رہائی آپکے والد کے ہمراہ ہین غلام پر ضحاک نے فوج بھیجی تھی اسی مہینے مین کوہ تصویر پر میلہ ہوگا نورالدہر سنکر مشتاق ہوے تیاریان ہونے لگین کہ میلے مین ضرور چلینگے ان کو اسی حال مین چھوڑیے ذکر اونکا وقت پر تحریر ہوگا بدیع الزمان شہر ہوشیار یہ مین فروکش ہین قصد ہے کہ لشکر کشی کرین اور نورالدہر میلے مین جانے کو ہین دونون کو اسی حال مین چھوڑیے۔

دو کلمہ داستان لشکر زلزلہ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران و لشکر زمردشاہ باختری تحریر ہوتے ہین خمسہ مصنف

زلفونکا سامنا جو کرے اے نگار سانپ
گودی مین پیچ و تاب کرے بار بار سانپ

کھائی تمہاری چوٹی کے کوڑونکی مار سانپ
بل کھا سکے نہ صورت گیسوی یار سانپ

توڑے مڑوڑے اپنے بدنکو ہزار سانپ

کیا انقلاب عالم ایجاد مین کہون
بھری فلک کا بھلا کیا نشان دون

دکھلا رہا ہے رنگ عجب چرخ نیلگون
موذی کو چاہتا ہو قوی آسمان دون

پوجا بنایا کرتا ہے یہ بدشعار سانپ

لرزان فراق مین خطِ حسن سے ہوے
کیا کیا فساد و شر خبرِ حسن سے ہوے
بیمار و ناتوان ضررِ حسن سے ہوے
موذی بھی متفق اثرِ حسن سے ہوے

کرتے ہین گنج یار کے اوپر نثار سانپ

ہے خواب مین بھی گیسوے شبرنگ کا خیال
کیونکر نہ عشق زلف مین ہو سنگ و بال
کاہیدہ ہوگیا ہے بدن صورت ہلال
ہر عقدہ گانٹھ زہر کی موذی ہے بال بال

کاکل ہے ایک یار کی کالی ہزار سانپ

کیونکر کمند زلف کو کالی بلا کہون
اینٹھے مری زبان اگر کچھ ذرا کہون
طبع رسا کے زور سے زلف رسا کہون
سودا ہے زلف مین مجھے کچھ حال کیا کہون

رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار سانپ

جب رند نکتہ دان یہ بہکتے ہین بیگمے
اہل سخن نکالتے ہین بات ہی مین پے
ایجاد کرتے ہین یہ قمر روز ایک تے
آتش یہ ساحرون کا فقط اختراع ہے

رخسار گنج ہے تو گیسوے یار سانپ

چہرہ ر ا فشان اخبار سحر و ساحری و کاتبان حالات افسون گری اس داستان سحر بیان کو یون تحریر فرماتے ہین شعر سخن ساز یکہ معنی ساز کردہ ٭ سخن را اینچنین آغاز کردہ ٭ لقا نے سابق مین افراسیاب کو نامہ لکھا تھا ہر چند افراسیاب تردد مین ہے لیکن اشتقل جادو کو مع بارہ ہزار ساحرونکے روانہ کیا بخوبی سمجھا دیا کہ اپنے کو عیارون سے اور اسم اعظم حمزہ سے بچانا اشتقل نے کہا مین جاتے ہی اسم اعظم حمزہ بند کردونگا پھر طبل جنگی بجوا دُنگا ایک ہی آن مین خاتمہ ہوگا یہان دربار مین لقا بیٹھا ہے کہ اشتقل آکر پہونچا لقا کو سجدہ کیا بختیارک سے کہا شہنشاہ طلسم ہوشربا نے مجھکو سمجھا دیا ہے کہ اپنے عیارون سے اور اسم اعظم حمزہ سے بچانا بختیارک نے کہا بہت بجا ارشاد فرمایا اشتقل نے کہا مین پہلے اسم اعظم کی تدبیر کرون تب طبل جنگی بجوا دُن اس بیحیا نے گرد اپنی بارگاہ کے آگ روشن کی تنہا بیٹھکر سحر تیار کیا ایک طائر کو اڑایا آپ بھی غرق زمین ہوکر چلا صاحبقران نے دربار برخاست کیا بیرون بارگاہ سلیمانی

آئے ہین غضب کا وقت ہے کہ ایک طائر نے زنبیل دی مقبل نے کہا ای شہریار یہ طائر غیب کو آیا
گرد سر اقدس چہچہ مارکر چلا گیا اسم اعظم تو یاد کیجئے صاحبقران نے جو خیال کیا زبان مین لکنت
پائی اسم اعظم فراموش اشارے سے فرمایا اسم اعظم بند ہو گیا تمام سردار پریشان ڈیوڑھی تک
ہو بچانے صاحبقران کو آئے صاحبقران نے سب کو رخصت کیا پردہ اٹھا کر اندر آئے
صرف ایک محلدار لالٹین لئے ہوئے عقب صاحبقران نہایت متردد کہ پہلو سے دیکھا
خواجہ عمرو آتے ہین امیر یار وفادار کہکر لپٹ گئے کہا خواجہ کچھ حال ہوشربا بیان کرو تم کیون کر
آئے عمرو نے کہا اے شہریار مین بہار کے ساتھ آیا ہون اشقل جادو بڑا مکار ہے اسی وجہ سے مین
بہار کو لیکر آیا اسوقت خبر مشہور ہوئی کہ اشقل نے اسم اعظم بند کیا حرز ہیکل بدل لی امیر نے فرمایا
اسم اعظم تو بیشک فراموش ہوا حرز ہیکل موجود ہے عمرو نے کہا مین دیکھون امیر نے حرز ہیکل اتار کے
عمرو کے ہاتھ مین دی عمرو نقلی نے پیچھے ہٹکر نعرہ کیا منم اشقل جادو اور حمزہ دیکھ حرز ہیکل بھی
لے لی یہ تو پرواز پیدا کرکے روانہ ہوا صاحبقران بیہوش ہو کے گرے تمام شاہزادیان نکل آئین دیکھا
صاحبقران اڑیان رگڑ رہے ہین یہ خبر وحشت اثر سنکر بادشاہ تشریف لائے صاحبقران
کو اٹھا کر بارگاہ سلیمانی مین چھپر کھٹ پر لٹایا سب سردار گرد بیٹھے ہوے رو رہے ہین اشقل سامنے بختیار
کے آیا کہا ای شیطان یہ شیشہ اسم اعظم یہ حرز ہیکل موجود ہے بختیارک نے کہا اسکو جلد چھپاؤ ورنہ عیار آکر
قیامت برپا کرینگے اشقل کا بھائی حنظل جادو موجود تھا اشقل نے شیشے کی گردن مین حرز ہیکل لپیٹ
دی کہا ای برادر حنظل تم اسکو لیکر خدمت مین شہنشاہ طلسم ہوشربا کے چلے جاؤ مین صبح کو سب کا
خاتمہ کرونگا قدرت کیلیکر بالائے قیطول جاؤنگا حنظل نے شیشہ جھولے مین رکھا اشقل نے طبل
جنگی بجوایا یہ خبر سنکر بادشاہ نے بھی حکم نوازش طبل جنگی دیا چار پہر رات گذر کر بوقت سحر اشقل میدان
مین آیا سحر کرنے لگا سردار بیہوش ہو ہو کے گرنے لگے اس بیحیا نے لقا سے کہا النبی الہا لیان فوج کو
حکم دیجئے سب سردار سحر سے بیکار ہین وہ جاکر سبکی مشکین باندھ لین یا قتل کرین لقا نعرہ کر کے
جا پڑا سرداران امیر کو قتل کرنے لگا قریب ہے کہ لشکر اسلام شکست کھائے صاحبقران بیہوش پڑے
ہین اشقل سحر کر رہا ہے لقا مصروف ظلم و بدعت لیکن حنظل جادو دسو دسو کوس کا راستہ طے
کرکے ایک پہاڑ پر ٹھہرا آسودہ ہو کر قصد ہوا کہ طرف طلسم ہوشربا کی جاؤن قضا کار ملکہ مخمور سرخ چشم جو تلاش

مین نور الدہر کے نکلی تھین پھرتے پھرتے اوس کوہ پر ٹھہرین حنظل کو دیکھکر سامنے آئین حنظل نے مخمور کو سلام کیا جانتا ہے کہ یہ مصاحب افراسیاب ہے مخمور نے پوچھا تیرا کیا نام ہے کہان سے آتا ہے کہان جائیگا اوسنے کہا شیشہ اسم اعظم صاحبقران و حرز ہیکل لیکر خدمت شہنشاہ طلسم ہوشربا مین جاتا ہون بغاوت مخمور سے حنظل آگاہ تھا سب حال صاف صاف کہدیا مخمور نے بگڑکر جواب دیا او بیحیا کنیز ونکے سامنے آقا کا اسم اعظم لیجائیگا حنظل نے سحر کیا مخمور نے صرف ایک نعرہ برق و شمشیر بلاکی برق چمک کر گری حنظل کے دو ٹکڑے ہوے ملکہ مخمور نے شیشہ توڑ ڈالا اوسیوقت وہان لشکر صاحبقران کو اشقل تباہ کر رہا تھا شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران ہوش مین آئے تیغہ عقرب کھینچکر جا پڑے اشقل لڑ رہا تھا صاحبقران کو دیکھکر حیران ہوا قریب جاکر ترسول مارا امیر نے اسم اعظم پڑھکے ہاتھ مارا اشقل کے دو ٹکڑے ہوے ساحر لاشہ اشقل لیکر بھاگے امیر بفتح و فیروزی داخل بارگاہ سلیمانی ہوے لقا باغ مینا مین آیا نامہ افراسیاب کو لکھا دیکھیے کب جواب پہنچے وقت پر ذکر کیا جائیگا لیکن مخمور بیچو ر نے شیشہ توڑ ڈالا حرز ہیکل رومال مین لپیٹ کر جھولی مین رکھی کہ جب لشکر مین جاؤنگی خدمت صاحبقران مین حاضر کرونگی انہو تلاش نور الدہر مین بیقرار ہے جستجوے معشوق مین چلی نور الدہر بن بدیع الزمان قلعہ انجم قوی بازو مین فروکش ہین میلے کا دن دریافت کر کے انجم و سلطان زرین پوش کو بھی ہمراہ لیکر فوج کو فرداً فرداً روانہ کیا آپ لباس تاجران مین روانہ ہوے قریب کوہ تصویر پہونچے دیکھا ہزارہا خیمہ استادہ ہین دوکانین چہار جانب آراستہ ہین تاجران جلیل جابجا فروکش نازنینان مہ جبین خیمون مین جلوہ فرما ہین مجری ہو رہی ہین تانین پڑ رہی ہین مشتاقان جمال محبوب جوانان خوش اسلوب لباسہاے فاخرہ پہنکر ٹہلتے پھرتے ہین ایکجانب جرس دوکانین جوانون کے دم پڑ رہی ہین ایکجانب میخانو نمین لاؤ لاؤ کی صدا آرہی ہے ایکطرف آکر نور الدہر بھی ٹھہرے رات بھر میلے والے آیا کئے نوبت نقارے بجتے ہین زیر کوہ تصویر ہزارہا گھنٹہ نواز ناقوس نواز مجاور جمع ہین صبحکو نور الدہر در بارگاہ پر اپنی جلوہ فرما ہین کہ گرد عظیم بلند ہوئی ایک بادشاہ بڑے قد و قامت کا جوان تخت پر ایک پہلوان زبردست پایہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے پشت پر تین لاکھ فوج بڑے زور سے آگے بڑھا انجم نے کہا اے شہریار تخت پر ضحاک قوی ترکیب اور یہ جو پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے ہے کیکاؤس اسکا بیٹا ہے افغان کو انہین لوگون نے

بھیجا تھا نورالدہر نے کہا سمجھا جائیگا ضحاک وکیکاوس لوتھیان کے بادشاہ ہین چوب چماق
ہاتھ مین لیکر مصروف اہتمام ہوے انکے آنیسے بڑے انتظام ہوے دوکانین قاعدے سے درست
ہوئین تاجرون کے مال خریدے سکو تسکین دی سوا پہر دن چڑھے وہ دونون باپ بیٹے سجدہ
خداوندگر نیکی ہوس مین چلے نورالدہر نے کہا ای انجم ہمبھی بالائے کوہ لیچلو تصویر کا یقین کرنا
سینین انجم نے کہا حضور وہ تصویر سحر کی ہر خورد وکلان کو پہچان لیتی ہے غیر مذہب اس پہاڑ پر
نہین جاتا اگر جاتا ہے تو تصویر بتلا دیتی ہے سے گرفتار کرکے قتل کرتے ہین نورالدہر نے کہا اگر یہ
تماشا نہ دیکھا تو آنا بیکار رہے پہچانے گئے تو گیا ہوگا انجم نے کہا حضور آجتک یہان کا حال نہین کھلا
گرد حجرے کے جتنے بیٹھے ہین یہ سب ساحران زبردست بادہ کبر ونخوت سے مست ہین تصویر کے اندر
خود کوئی ساحر معقول ہے حال آیندہ وگذشتہ تبلاتا ہے اس بارہ کوس کی کیفیت سب آئنہ رہتی
ہے جب سب آکر سجدہ کرتے ہین نورالدہر نے تماتا مع انجم وسلطان زرین پوش وکمیدان ورسالدار
کو ہمراہ لیکر بالائے کوہ تصویر آئے تمام شاہان جلیل جمع ہین گھنٹ وناقوس بج رہے ہین نذر
ونیاز لئے سب کھڑے ہین سبکے آگے ضحاک وکیکاوس یکایک دروازہ کھلا نورالدہر نے دیکھا
ایک تصویر سنگ مرمر سفید کی گرد اسکے ہار پھولون کا انبار ضحاک وکیکاوس برائے سجدہ جھکے
تمام اہالیان میلہ واسطے سجدہ کے جھکے نورالدہر کھڑے رہے جیسے ہی ضحاک نے سر اٹھایا تصویر
نے آواز دی او بیخبر اس ہوائی کی سلطنت کرتا ہے یہ چند مسلمان سامنے کھڑے ہین بیٹا
طلسم کشا کا آگیا طلسم مین طلسم کشا داخل ہوگیا ہزارون بندے ہمارے قتل ہوے ان
سکو گرفتار کرلے ضحاک وکیکاوس چلے نورالدہر نے تلوار کھینچی نعرہ شیر انہ کیا نعرہ نورالدہر
نظیر حمزہ صاحبقران جنجم دلقہر: شہ ستارہ حشم شاہزادہ نورالدہر: انجم نے بھی تلوار کھینچی شہنشاہ
زرین پوش نے فوج کو اشارہ کیا زیر کوہ بھی تلوار چلنے لگی بالائے کوہ ہنگامہ گیرودار بلند ہوا
نورالدہر نے کئی پہلوانون کو مار ڈالا سہتے ہوئے طرف تصویر کے جاتے ہین تصویر سے آواز آئی ای خدمت
گذاران ان باغیون کو لینا جیسے ہی تصویر نے یہ آواز دی ساٹھ ستر ہزار ساحران غدار تیت حجرے سے
اسباب سحر ہاتھ مین لئے ہوئے ظاہر ہوے افسر انکا مہلال جادو نعرہ کرکے بڑھا شاہزادہ
نورالدہر پر سحر کیا نورالدہر مع انجم وسلطان زرین پوش وسرداران سہرا ہی مسحور ہوے گرنے

سے ہاتھ رکے زمین نے ہر ایک کے پانون تھامے ضحاک و گیکاوس برائے قتل نور الدہر بڑھے
جسکی نگاہ جمال ہمشیال پر پڑتی ہے حیران جمال و محو دیدار ہوکر افسوس کرتا ہے سلطان نے ملکہ کے دعا کی
انجم بھی پکار اٹھا اے خالق بے نیاز وقت مدد ہے قضائے کار مکلل خان جادو و خسرو شیر دل و
اوجہ و سن حبشی و غیرہ بتعاقب شاہزادی ہین آئے تھے مکلل خان نے آسمان سے یہ معرکہ دیکھا آقا ایک
پہاڑ پر خاموش کھڑے ہین گرد ساحرون کا ہجوم ایک تصویر سحر کی غل مچا رہی ہے اپنے شعبدے
دکھا رہی ہے مکلل خان بیتاب ہوکر زمین پر آیا گرتے گرتے سحر کیا بادشاہ طلسم گوہر بار سلیمانی سحر و
جرات مین لاثانی گولا اسکا لگکر مار آگئی سو ساحرون کے سر پھٹے اپنے آقا پر سے سحر اوتارا تمام ساحران
مکلل خان پر آپڑے خسرو شیر دل بھی فوج لیکر پہونچا زیر کوہ مصروف جنگ ہوا اب مکلل خان
نے نور الدہر کو گھوڑے پر سوار کیا رکاب پر ہاتھ رکھکر لڑنے لگا سحر سے مکلل خان کے زمین
کا نپی جہلال کو بڑھکر ایک طمانچہ مارا اسکا اثر گیا دو تین سحر ایسے کئے تمام ساحر متفکر ہوئے نور الدہر
گیکاوس و ضحاک کو تاک کر چلے فوج اسکی شمشیر زنی کر رہی ہے جب پہلوان کوتا کا گھسکر مارا
مکلل خان نے زمین ہلادی مہلال کے مرتے ہی وہ ساحر بھاگے زیر کوہ خسرو شیر دل نے خوب
شمشیر زنی کی تمام سیلہ رہم و برہم دوکانین تباہ تاجر بھاگتے پھرتے ہین لیکن اس تصویر نے پھر
بغیظ و غضب تمام آواز دی اے غلامان جانباز و اے بندگان دمساز خبردار یہ جانے نپائین
اندر سے حجرے کے ایک جادوگر قوی تن قوی من کہتا ہوا انکلا حاضر ہوا نام اشکال جادو
نکلتے ہی اشکال نے ایسے سحر کئے فوج مکلل خان پر برق چمکی ہزارہا ملازمان مکلل خان
مارے گئے نور الدہر ڈٹے ہوئے سامنے حجرے کے شمشیر زنی کر رہے ہین جب تصویر سنگ نعرہ
کرتی ہے زمین ہل جاتی ہے اشکال لڑتا بھڑتا سامنے مکلل خان کے پہونچا مکلل خان نے گولہ
مارا سنگ کالہ سحر سے کاٹا کئی سو ملازمان مکلل خان جلگئے منہ سے تصویر کے شعلہ نکلا سر
نور الدہر پر چمکا نور الدہر کے پانون پھر زمین نے تھام لئے قریب حجرہ پہونچ چکے تھے کہ سحر سے
بیکار ہوئے چہار جانب سے کفار نے بلوہ کیا تلوار نور الدہر پر پڑنے لگی اشکال چاہتا ہے کہ مین بڑھکر
قتل کرون مکلل خان نے بڑھکر سینہ سپر کیا سحر سے اشکال کے زخمی ہوا قریب ہے کہ اشکال بڑھکر
نور الدہر کو قتل کرے کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ مخمور سرخ چشم بصد قہر و خشم

عین وقت پر آکر پہونچی آسمان ہے یہ ہنگامہ دیکھا مکلل خان زخموں میں چور چور جھوم رہا ہے نور الدہر
بھی زخمی اشکال قصد کرتا ہے نور الدہر کو قتل کرے مکلل خان بڑھ بڑھ کر اپنے آقا کو بچاتا
ہے مخمور کے ہاتھ پاؤں میں رعشہ آگیا آنکھوں کے نیچے اندھیرا حیران کہ یہ کون مقام ہے شہزادے نے اپنے کو
کس بلا میں پھنسایا مگر تاب نہ آئی اور لے اور لے نعرہ کیا یا خدائے کفار بچیا منہ مخمور سرخ چشم
اور لے اور لے اشکال پر جا پڑی یاد آیا حرز مکلل میرے پاس ہے ساحروں پر تو سحر کیا پلٹ کے ہیکل
گلے میں نور الدہر کے ڈال دی اب تو نور الدہر کے ہاتھ پاؤں میں طاقت آئی روح کو راحت ہوئی لطافت
تمام تیغہ خارا شگاف سلیمانی کھینچکر جا پڑے مخمور نے بڑھ کر اشکال کو لوٹا کا تعلیم کردہ افراسیاب فن
سحر میں لاجواب ہے جیسے ہی اشکال نے سحر کیا نگاہ سحر آگین ڈالدی سحر باطل ہوا اشکال
نیمچہ کھینچکر جا پڑا مخمور نے بھی نیمچہ ہلالی کھینچا جیسے ہی اسنے ہاتھ مارا مخمور نے روک کر وار کیا اشکال
کی شکل حل ہوئی دو ٹکڑے ہوئے نور الدہر لڑتے ہوئے بڑھے سامنے حجرے کے آکر گھوڑے سے
کودے کیکاؤس نے قریب آکر ہاتھ مارا آواز دی او بے ادب حجرہ قدرت میں جاتا ہے نور الدہر
نے روک کر ہاتھ مارا کیکاؤس زخمی ہوا ضحاک دور سے دیکھ رہا ہے کہ تصویر کے منہ سے ہزارہا
شعلے نکلکر اس جوان حسین پر گرے کچھ تاثیر نہ ہوئی نور الدہر حجرے میں گھس گئے دیکھا تصویر نے ہاتھ
ہلائے ہزارہا برقیں تلواریں خنجر نور الدہر پر گریں پہلو سے مخمور سحر کرتی ہوئی آتی ہے نور الدہر نے
قریب تصویر پہونچکر ایک قبضہ مارا تصویر کا سر پھٹ گیا خون جاری ہوا مگر گاہ دیر ہاتھ مارا تصویر کے
دو ٹکڑے ہوئے حجرہ گر پڑا دریائے خون جاری ہوا آندھی سیاہ اٹھی مخمور سحر کر رہی ہے ہزارہا
جادوگر بھاگ کر قریب ضحاک پہونچے بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من مصور شکل کشتی
بود اب روشنی ہوئی سبکو معلوم ہوا خداوند مارے گئے ضحاک و کیکاؤس زخمی ہو کر بھاگے
نور الدہر و مخمور و مکلل خان و خسرو شیردل و انجم قوی بازو و سلطان زریں پوش ان
کے تعاقب میں چلے ضحاک و کیکاؤس زخم ار سقرار کوہ تصویر کے ہزارہا ساحر بھی انکے ساتھ
ہیں نور الدہر پر سحر تاثیر نہیں کرتا مخمور و مکلل خان آگ برساتے ہوئے چلے آتے ہیں دیکھیے
یہ کہاں جاکر پہونچیں ذکر ان کا وقت پر تحریر ہوگا ہر چند ضحاک نے چاہا میں اپنے قلعہ میں جاؤں
نور الدہر تعاقب نہیں چھوڑتے اب اسنے کہا یارو جبل رنگین و گنبد آئینہ پر چلو جاکر غنیمت آل

جبل زنگین و گنبد آئینہ سماعت فرمایئے کہ تین دربند طلسم کے فتح ہوئے کوہان بن کو ہین سنگ انداز
جادو حاکم دربند چہارم اظہار شعبدہ باز و ملکہ چاپلوس شاہ ملازمان جبار و شاہ بھاگ کر یہان آئے
تمام کیفیت شاہزادہ بدیع الزمان بیان کی کوہان نے ایک عرضی خورشید روشن ضمیر کو لکھی خورشید
روشن ضمیر سامان لشکرکشی مین مصروف تھا کہ جا کر افراسیاب کی شراکت کرون کہ شتر سوار نے
لاکر نامہ کوہان کا دیا سیارہ روشن رائے وزیر اعظم نے باواز بلند نامہ پڑھا فتح باغ
تماشہ بہار رہائی سیلان سرخ پوش و قتل جہاد شاہ و بربادی چاپلوسیہ دو دربند شعبدہ بازان
کل کیفیت مرقوم تھی دربار مین خورشید کا چہرہ زرد ہو گیا یہ بھی ظاہر ہوا کہ طلسم کشا کا ماموں
طلسم کشائی کرتا ہوا آتا ہے اب شہر ہوشیاریہ مین انتہا کا جماؤ ہے ساحر و غیر ساحر سب موجود ہین
یہ ذکر تھا کہ خبر بربادی کوہ لقوبرہ پہونچی خورشید غصہ مین آ کر اٹھ کھڑا ہوا کہا صاحبو غضب ہوا دشمنون نے
بنا کام کر لیا امتحان جادو نے شرمنگ ہو کر سب راز بتلائے اب بھی وہ ساتھ ہے لشکر تیار کرو بھی
جا کر سب کا کام تمام کرتا ہون میرے طلسم کی لوح کوئی پا نہین سکتا یہ لوحین دربند کی تھین اسی وجہ
سے خرابی درپیش ہوئی مین خود جا کر انتظام کرون گا یہ کہہ کر تخت پر سوار ہوا جبل زنگین مین آیا
کوہان کو بھی حکم دیا جلد لشکر تیار کرو ساٹھ لاکھ ساحر جمع ہوئے خورشید لشکرکشی کر کے طرف شہر ہوشیاریہ چلا

دو کلمہ داستان حیرت بیان شاہزادہ بدیع الزمان مقابلہ ہونا خورشید سے
سرکشی خورشید روشن ضمیر و تباہی لشکر بدیع عین وقت پر ابرار سجادہ نشین
کا جا کر حکیم خداپرست اپنے استاد کو رہا کرنا اور لوح لا کر دینا بدیع کو عین گرمی جنگ
مین پہونچنا محمود و لوز الدہر سے خورشید کا شکست کھا کے بھاگنا طرف ہوشربا کے
و تعاقب بدیع و لوز الدہر تا بہ دریائے نیل و دیگر حالات متعلق داستان
ہذا عجب داستان خوش بیان ہے۔ ساقی نامہ مصنف

ساقی اب وقت میکشی ہے | گھنگھور گھٹا گھری ہوئی ہے | ہے ابر گہر فشان کا بھی شور
جھینگر اڑتے ہین کسی طرف مور | وہ جلوہ نما ہے لال بادل | سبزہ ہے برنگ سبز مخمل
مینہ اور نکے خوب جھمکتے ہین | جام مے جنگ پی رہی ہین | اے مہر کلام افق دکھلا
اے نیر فکر تو چمک جا | اس جنگ مین اہتمام ہونگے | جرات سے جہان مین نام ہونگے

تمیز سخنوری علم ہے
اب برق قلم چمک رہا ہے
تحریر ہو جنگ یہ خوشی ہے
ہے لطف کہ ہون درست فقرے
لڑ بھڑ کے طلسم سے جو نکلون
ہر فقرے کو مہر سے ملا دے
اب ماہ سخن ضیا فگن ہے
رنگین مضمون اب لکھونگا ؛؛

ہان رستم وقت یہ قلم ہے
خورشید کی جنگ کا بیان کرنے
مضمون لڑے نہ کسی سے
ہر بیت مین جنگ کا بیان ہو
پھر ہوشربا مین جا کی ہو چون
روشن کن مہر خوش بیانی
مضمون یہ غیرت چمن ہے

ہر جنگ مین سرخرو ہوا ہے
موزونی طبع بھی عیان ہے
ہون نثر کے صاف چست فقرے
جرأت بھی کلام سے عیان ہو
اے کلک قمر ضیا دکھا دے
تابت کن حال قصہ خوانی
ہے بلبل طبع نغمہ پیرا

چہرہ شہسواران توسن سخنوری و مہمیز کنندگان اشہب افسون گری شبدیز کلک کو میدان معامین یون جولان کرتے ہین شعر مرصع خیال سخن آفرین سخن را بکرسی نشاند اینچنین ؛؛ شہزادہ انجم گروہ رستم لشکر شکوہ سر فتنہ ملک باختر پہلوان تہمتن شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن شہر ہوشاربہ پر فروکش ہین امتحان جادو و ملکہ شیرین نے عرض کی لشکر ساحران وغیر ساحران تیار ہے بدیع الزمان نے حکم دیا بارگاہ آسمان جاہ بیرون قلعہ استاد ہوئی قصد ہے کہ کوچ کرین کہ لکہ ہائے ابر سرخ و سفید آسمان پر نمایان ہوئے قریب آکر لکہ ہائے ابر شق ہوئے سب نے دیکھا خورشید روشن ضمیر مع سرداران زبردست و سات لاکھ فوج ساحران بڑے کروفر سے آکر اترا لشکر بدیع الزمان مین کھلبلی پڑ گئی امتحان جادو نے کہا اے شہریار بڑا غضب ہوا لوح طلسم خورشید نگار دستیاب نہ ہوئی خورشید لشکر کشی کرکے آگیا کوئی سحر اسکو جواب نہ دے سکیگا بدیع نے فرمایا خدا معین و مددگار ہے اُس شب کو بدیع الزمان نے بخورات روشن کئے چار موکل پیدا ہوئے بدیع باغ ابرار مین آئے ابرار سجادہ نشین اٹھ کھڑے ہوئے بدیع کو گلے سے لگایا بدیع الزمان نے کیفیت آمد خورشید بیان کی ابرار نے کہا مقام لوح استاد بھی جانتے ہین انکی رہائی نہین ہوئی سیر جبل جادو ایک ساحر ہے اسکی قید مین ہین وہ بھی اس باغ مین جہان حکیم صاحب قید ہین گا ہے ما ہے آتا ہے خورشید نے کہدیا ہے کہ تو اس باغ ویران مین رہنا جہانتک ہوسکے جا کر جنگ کو ٹالئے مین فکر مین جاتا ہون اگر لوح دستیاب ہوئی تو لوح لیکر آتا ہون اتنا اطمینان ہے کہ استاد بانی طلسم ہین بدیع کو لشکر مین روانہ کیا آپ اٹھکر فکر تلاش

خیر خیل جادو مین چلے گئے تعویذ لکھکر اپنے پاس رکھے برائے رہائی اوستاد بدیع کو مطمئن کر کے روانہ
ہوئے بدیع الزمان لشکر مین آئے خبر سنی کہ خورشید روشن ضمیر نے طبل جنگی بجوایا امتحان جادو گھبرا
رہا ہے بدیع نے سبکو مطمئن کیا حکم دیا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی طبل جنگی نبجے یہان
بھی نقارہ رزمی گرگرا ایا امیہ سے بدیع نے حکم دیا عمر نامدار خواجہ عمرو کو تلاش کرو ہر چند ڈھونڈھا
خواجہ کو نہ پایا خواجہ نے جس باغ مین ملکہ مہر طلعت آہو چشم کو پہلے دیکھا تھا اسی باغ مین پھر
آئے گوشہ مین چھپکر ان صورتون کے خواہان ہین کہ وہ نازنین کون تھی کہ آسمان سے ایک دیو
سیاہ پنجرہ لئے ہوئے ظاہر ہوا عمرو نے دیکھا عندلیب گلشن حسن آفتاب آسمان عز و جلال گل اندام
ملکہ حسن آرا شیرین کلام معشوق بدیع ہے زبان سے بدیع کے ذکر سنا تھا قفس مین بند نہایت
دردمند ہے دیو مغرور نے اوس مہجور کو قفس سے نکالا منتین کرنے لگا کہ مین تیرا عاشق صادق
ہون ملکہ نے ٹھنڈی سی سانس بھر کر کہا ارے بیحیا مجھکو کہان جا کہ مین کشاکش سے مہلت پاؤن
دیو باغ مین دوڑ رہا ہے سامنے اپنی معشوقہ کے کبھی ناچتا ہے خواجہ عمرو نے ایک چمن کے کنارے
کمند اصفا کو بچھا دیا دیو جب حلقہ ہائے کمند مین آیا عمرو نے معجزہ طلب کر کے جھٹکا مارا دیو منہ کے
بھل گرا عمرو نے دیو کو مار آئے حسن آرا سے ملاقات کی اپنا نام تبایا حسن آرا رونے لگی کہا اے
عمر نامدار یہ بیحیا مجھکو فرش خواب سے اوٹھا لگیا تمہارے بڑے آزار ہو پہنچائے عمرو نے قصد کیا حسن آرا کو
زنبیل مین رکھ لون آفتاب جمال ملکہ سے باغ روشن ہو رہا ہے قضائے کار سر خیل جادو آسمان پر
اڑا ہوا جاتا ہے اسنے دیکھا ایک بدمعاش ایک حور تمثال سے باتین کر رہا ہے یہ بدمعاش ماہ تمثال
کو کہین سے اوٹھا کے لے آیا ہے کہا جائیگا فوراً وہین سے نعرہ کر کے گرا عمرو لوٹ کو دکے
الگ ہو گئے گلیم اوڑھ لی سر خیل نے ملکہ کی کمر مین پنجہ دیا حیران تھا کہ یہ بدمعاش کہان گیا حیار جا تب
دیکھنے لگا عمرو نے سوا پانچ سیر کا پتھر گوپھن مین دیکر نعرہ کیا سرخیل پلٹا پیشانی پر سرخیل کے پتھر پڑا سر
پھٹ گیا اندھیرا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من سرخیل جادو لیو د عمرو نے ملکہ کو اٹھا کر نذر زنبیل کیا باغ
سے نکلکر طرف لشکر بدیع کے چلے جو وقت عمرو نے سرخیل کو مارا ابرار سجادہ نشین باغ ویران مین
ہو پہنچے ہر چند عمل پڑھتے تھے کہ حکیم خدا پرست کو قفس سے نکال لون قفل نہ کھلا گویا راز بستہ تھا
یکایک قفل ٹوٹ کے گرا قفس شکستہ ہوا حکیم صاحب کے جسم مین طاقت آئی ابرار سے کہا اے لو نظر سرخیل کو کسی نے

قتل کیا تب یہ قفس ٹوٹا مین قید مصیبت سے چھوٹا اب خدمت طلسم کشا مین چلنا چاہیے تم چلو انشاء اللہ
مین لوح لیکر آتا ہون ابرار سجادہ نشین اسکیجانب حکیم خدا پرست اسکیجانب روانہ ہوئے یہان لشکر
بدیع مین ہنگامہ ہے ہزارون آدمی بھاگ گئے وہ شب مصیبت سے بسر ہوئی خورشید رشک شمیم تخت
پر سوار ہوکر میدان کارزار مین آیا بدیع الزمان مع ساحران نامی و سرداران گرامی پشت ابرش گلگون اندام
پر سوار ہوکر صف آرا ہوئے یکایک صحرا سے گرد اڑی لکہ ہائے ابر سیاہ نمایان ہوئے مہیب جادو وضرر
بہ جمعیت بارہ ہزار ساحرون کے آکر پہونچا مہیب نے بڑھکر قدم اقدس بدیع کو بوسہ دیا عرض کی شکر ہے
خدا نے وقت پر پہونچایا یہان صفین جم چکین خورشید نے اشارہ کیا کوہان بن کو ہین سنگ انداز جادو
مالک جبل رنگین میدان مین آیا سحر کر کے پتھر برسانے لگا سنگدل کو رحم نہ آیا کئی ہزار کے سر پھٹے
مہیب جادو یہ حال دیکھکر بقہر و غضب تمام صف سے باہر نکلا آتے ہی اسنے سحر کیا کہ پتھر برسنا موقوف
ہوئے یہ دونون سحر خوانی مین مصروف ہوئے مہیب نے جٹا اپنی کھولی ایک دھوان نکلا کوہان نابینا ہو کے
ٹٹولنے لگا مہیب نے جا کر ایک گھونسا مارا سر اسکا پھٹ گیا آواز آئی کشتی مرا نام من کوہان بن کو ہین
سنگ انداز جادو بود خورشید نے جھلا کر اشارہ کیا ابرار جادو سامنے مہیب کے آیا ایک پتھر زمین پر مارا پانی
برسنے لگا ایک چشمہ پیدا ہوا اسمین سے ایک نہنگ نکلا مہیب کو نگل گیا امتحان جادو نے جو یہ معرکہ دیکھا برق
بنکر ابرار پر گری اسکے دو ٹکڑے ہوئے بس خورشید غصے مین تخت سے کودا آواز دی نمک حرامون نے
بہت سر اٹھایا ہے ایک دو پتھر زمین پر مارا دو برقین گرین امتحان کا سر زخمی ہوا مہیب جادو چشمے سے
نکلا تھا قصد تھا کہ طرف لشکر کے پلٹون سحر خورشید سے برق گری مہیب کا بھی شانہ نشانہ ہوا ان دونون
ساحرون کو زخمی کر کے خورشید نے کل لشکر کو اشارہ کیا تمام ساحر لشکر بدیع پر جا پڑے بارہ
لاکھ ساحر ساتھ تھے بدیع نے مرکب کو بڑھایا نسرین رکاب سے لپٹی ہوئی عرض کرتی تھی کہ ای شہریار
اپنے کو بچائیے بدیع نے بڑھکر کسی ساحر کے نیزہ مارا کسی پر تیر لگایا کسی پر بڑھکر ہاتھ تلوار کا مارا امتحان و مہیب
وضرر و نسرین وغیرہ گرد بدیع کے پھر رہے ہین سحر کو رد کرتے ہین ساحر کو قریب بدیع نہین آنے دیتے
خورشید نے زمین میدان کارزار ہلا دی سحر کیا کہ ایک آفتاب وسط آسمان پر چمکا اسکی حدت سے ساحرون
کے بھیجے نکلنے لگے استخوان جلنے لگے جدہر جا پڑا صفون کو درہم و برہم کر دیا کئی مرتبہ امتحان نے بڑھکر مقابلہ
کیا خورشید نے للکارا او ضعیفہ تو ہی نے سارا فساد برپا کیا یہ کہکے سحر کر دیتا ہے امتحان

کے سر پر برق گری کبھی کوئی پنجہ گرا کبھی سر زخمی ہوا کبھی شانہ بیکار تیر اعظم کی حدت نے قیامت برپا
کی دہ دہوپ پڑی جانور بھاگے بھاگے پھرتے ہیں گھوڑے سوارونکو ٹپک کر بھاگے آگ برسنے لگی
زمین تپ رہی ہو ذرے جنگاریان بنگیٔے مثل زرہ مردان عالم کے کلیجے چھن گیٔے عرصہ دراز تک بدیع و مہیب
کو امتحان نے بچایا اپنے تو زخمی کرایا خورشید نے سحر کیا جھونکا ہوائے گرم کا چلا امتحان و مہیب و
ضریر و نسرین مثل برگ کاہ اڑنے لگے دور جا گرے سر و تنسے خون جاری سحر کرنا بھولے زمین پر
تڑپنے لگے خورشید نے سحر کیا بدیع زمین پر گرے اب خورشید تلوار کھینچکر چلا کہ بدیع کا سر کاٹ لون کہ
صحرا سے ہاہو کی صدا بلند ہوئی خورشید دیکھنے لگا دیکھا ضحاک قوی ترکیب کیکاوس دونون
باپ بیٹے زخمدار بیقرار اشکبار بھاگے ہوئے چلے آتے ہین خورشید نے پکار کر آواز دی اے ضحاک
خیر تو ہے ضحاک جاتا ہے جواب دے کر بشتے نعرے کی صدا آئی بدیع نے دیکھا گل گلزار خلیل الرحمان
نور الدہر والا شان تیغ برق مثال ہاتھ مین کھینچے ہوئے حرز ہیکل گلے مین نعرے کرتے ہوئے آتے ہین
ایک سمت مکلل خان جادو ایکجانب ملکہ مخمور سرخ چشم ایک سمت چار سو سرداران زبردست
مثل انجم قوی بازو سلطان زرین پوش وغیرہ با تیغ ہائے برہنہ لڑتے ہوئے آگر پہونچے دور
سے مخمور نے دیکھا کہ یہان تو خون کے دریا بہ رہے ہین بدیع الزمان زخمی خورشید قتل کرنے
چلا ہے مخمور نعرہ کر کے جا پڑی دانہ یاقوت احمر کا خورشید پر مارا خورشید نے دانہ روک کر تیر اعظم
پر اشارہ کیا اس مین سے ایک برق چمک کر گری سر مخمور زخمی ہوا مکلل خان نعرہ کر کے مقابلہ
خورشید مین پہونچا دو چار سحر رد و قدح ہوئے آخر مین خورشید نے مکلل خان کو بھی زخمی کیا
پہلو سے نعرہ شیر کی آواز آئی زمین تھرائی خورشید نے پلٹ کر دیکھا ایک جوان آفتاب مثال خورشید جمال
تلوار کھینچے ہوئے صفونکو درہم و برہم کرتا ہوا آتا ہے سیارہ وشین راہی نے کہا اے شہنشاہ آپکے دربار مین
یہ جوان حسین تیغزن بنکر آیا تھا اب ثابت ہوا کہ فرزند بدیع ہے کہ وہ تصویر سے لڑتا ہوا آتا ہے
ضحاک و کیکاوس کو اسی نے زخمی کیا خورشید نے کہا اسکی کیا حقیقت ہے یہ کہکر تلوار کھینچے ہوئے
مرکب کو جھپکا کے نور الدہر پر جا پڑا ہاتھ تیغہ سحر کا مارا حرز ہیکل چمکی نور الدہر نے تلوار کو کاٹا جواب
مین وار کیا خورشید نے سپر اٹھایا تلوار نے نور الدہر کی سپر کو کاٹا تاج بھی اسکا کٹا اور چھا سا زخم
سر پر آیا بیقرار ہو کے پیچھے ہٹا نور الدہر نے پیچھا کیا صدہا ساحر سد راہ ہوئے نور الدہر کو روکتے تھے

نورالدہر نے اس مقام پر خون کے دریا بہا دیے کئی سو سردار خورشید کے مارے خورشید پیچھے ہٹا
آفتاب پر اشارہ کیا ایک زاغ سیاہرو چرخ مارتا ہوا سامنے خورشید کے آیا خورشید نے کہا اے زاغ
سیاہرو کیا سبب ہے کہ نورالدہر پر سحر تاثیر نہیں کرتا اُسنے کہا اے شہنشاہ یہ جوان فرزند طلسم کشا حمزہ ہے
حمزہ کی گلے مین پہنے ہے اُسکے ہاتھ سے تصویر خداوند شکست ہوئی کوہ تصویر پر خون کے دریا بہے
کوئی کا سکے مقابلہ مین بچ جائیگا یہ کہکر وہ ساحر سیاہ فام غائب ہوا خورشید پیچھے ہٹا ایک فی ستک دی زمین
کانپی نورالدہر مجمع ساحران مین لڑ رہے ہین کہ پہلو سے آواز آئی اے نور نظر اے نور نگاہ حمزۂ نامور
ماشاء اللہ کیا خوب لڑ رہے ہو میری تو خبر لو نورالدہر نے پلٹ کے خواجہ عمرو کو دیکھا تمام جسم سے چنگاریان
نکل رہی ہین فرماتے ہین بیٹا خورشید نے مجھپر سحر کیا جلکر خاک ہوجاؤنگا حرز ہیکل ذرا مجھے دو جسم سے
مس کرون نورالدہر نے بیقرار ہوکر حرز ہیکل گلے سے اُتار دی ہاتھ مین خواجہ کے دی خواجہ پیچھے ہٹے نعرہ
کیا منم زاغ سیاہرو داد نبیرہ حمزہ ہمارے شاہ کو زخمی کیا دیکھو یون حرز ہیکل چھین لی نورالدہر
اس ساحر پر جھپٹے دور سے مخمور نے دیکھا کہ زاغ سیاہرو حرز ہیکل لئے جاتا ہے وہین سے سحر کر کے
کڑککے گرے تیغ نے زاغ پرواز یاقوت احمر کا مارا زاغ کا سر پھٹ گیا حرز ہیکل زمین پر گری خورشید
نعرہ کر کے جا پڑا مخمور و مکلل خان و مہیب و امتحان جاہتے ہین حرز ہیکل اُٹھالین خورشید
قریب نہین آنے دیتا بیچ میدان مین ہیکل پڑی ہے نہ خورشید اُٹھا سکتا ہے نہ مکلل خان وغیرہ
قریب پہونچتے ہین اس مقام پر انتہا کا کشت و خون ہوا نورالدہر بھی گھوڑے سے گرے الغیظ حمزہ
بدیع الزمان سحر مین خورشید کے مبتلا ہین مخمور و مکلل خان وغیرہ کو خورشید نے زخمی کیا فوج پر
حدت آفتاب صد لئے فریاد الغیاث بلند ہے خورشید نے زمین ہلادی ہر مرتبہ چاہتا ہے حرز ہیکل
اُٹھالون بدیع و نورالدہر کو قتل کرون حضر نے مقابلہ کیا کبھی جھپٹ کر گیا کبھی امتحان نے
سحر کیا کسی کا زور خورشید سے نہین چلتا سکو جواب دے رہا ہے ہزارون کو پھونکدیا آسمان سے
آگ برس رہی ہے بدیع نے جو یہ حال پر ملال دیکھا یہ بھی یقین ہوا کہ بیٹا قتل ہوتا ہے
بیقرار ہوکے دعا کی اے خالق بے نیاز اے رب کارساز وقت مدد ہے نظم تو کوئی ہر آنکس
کہ در رنج تاب ۞ دعائے کند من کنم مستجاب ۞ چو عاجز نہانندہ دانم ترا ۞ در یں عاجزی
چون نخوانم ترا ۞ غرض دعا ہدف مراد پر پہونچا وہ وقت تھا کہ خورشید غالب آ چکا تمام لشکر

کو بیکار کر دیا میدان کارزار لاشون سے بھر دیا دریلے خون کی طغیانی کشتی حیات مسلمانان طوفانی آندھیان سیاہ اُٹھ رہی ہین آسمان پر سناٹا ہو دیکھا سب نے ابرار سجادہ نشین حکیم خدا پرست بادہ عبادت رب اکبر سے مست آکر پہونچے خورشید کو للکار اادنمکحرام بدانجام قدرت پروردگار کو تونے دیکھا معین ہمارا کیونکر آیا خورشید نے چاہا سحر کرون تخت حکیم کو رد کون صدہا گولے مارے نہ رُکے سحر نے بھی تاثیر نہ کی تخت سے کود کر قریب بدیع الزمان لوح طلسم خورشید نگار لیکر آئے یہ تم گلے مین بدیع الزمان کے لوح ڈالدی کہا ای شیر بیشۂ جرات بسم اللہ جیسے ہی لوح گلے مین بدیع الزمان کے آئی روح کو راحت حاصل ہوئی تسکین ہوئی تیغہ برق تاب کھینچکر اُٹھے اب لوح چمکائی صدہا ساحر نابینا ہوے فریاد کرتے ہوئے بھاگے حورسیکل اُٹھا کر گلے مین نورالدہر کے پہنائی نورالدہر بھی نعرہ کرکے بڑھے فوج ساحران پر جا پڑے ضحاک و کیکاؤس کو تاکے ہوئے جاتے ہین ضحاک و کیکاؤس نے یہ ہنگامہ دیکھا کہ شہنشاہ خود بھاگے بھاگے پھرتے ہین ساحر خوف طلسم کشا سے منھ کے بھل گرتے ہین ضحاک و کیکاؤس طرف صحرا کے بھاگے نورالدہر و تیمور و مکلل خان و خسرو شیر دل سمت کراکے مقام پر ہوئے آپس مین صلاح ہوئی قبلہ و کعبہ کی طرف توجہ نکرو وہ اس لڑائی کو فتح کر لینگے ہم انکے دونون بجیاؤن کا تعاقب واجب و لازم ہے یہ کہکر اپنے لشکر کو الگ کیا تعاقب مین ضحاک و کیکاؤس کے چل نکلے بدیع الزمان لڑتے ہوئے قریب خورشید روشنضمیر کے پہونچے لوح کو دیکھکر گھبرایا بہت سحر کئے جب تاثیر نہ ہوئی گھبرایا تلوار کا وار کیا بدیع الزمان نے لوح چمکائی خورشید کی پلک جھپکی ہاتھ بدیع الزمان نے مارا سر خورشید کا زخمی ہوا پر پرواز پیدا کرکے بھاگا آواز دی یار دنگاہ ادبدیع الزمان نے امتحان وغیرہ سے کہا اسکا تعاقب واجب و لازم ہے تین لاکھ ساحر خورشید کے پیچھے بھاگے بدیع الزمان نے اُسیوقت لشکر کو درست کیا ملکہ امتحان جادو سے کہا تم یہان کے ممالک کا انتظام کرو ہم اسکے تعاقب مین جاتے ہین امتحان نے کہا مین ضرور ساتھ چلونگی مع لشکر ساحران وغیر ساحران تعاقب مین خورشید روشنضمیر کے بدیع الزمان بھی چلے ان سب کا حال کسی ایسے مقام پر تحریر کرونگا کہ ناظرین لطف داستان اُٹھائین گے ۔ مصنف کو خلعت تحسین و آفرین عنایت کرینگے

۔۔ کلمۂ داستان حیرت بیان طلسم نگارین بنام شاہزادہ خاور سیاہ ۔۔ دیگر حالات متعلق داستان ہذا ۔ خمسہ موافق مضمون مقام

عارض مہتاب بے نگ نور سے بیگانہ تھا
دیدۂ کوکب کو رشک روزن کاشانہ تھا
برق خاطف سایۂ بال پری پروانہ تھا
رات بھر مجکو خیال عارض جانانہ تھا
آفتاب روز محشر یاں چراغ خانہ تھا

گلخن غم بسکہ میرا یہ دل دیوانہ تھا
خاک جسم زار پر ہر ذرہ آتشخانہ تھا
زندگی ہی میں فقط یہ داغ سینے کا نہ تھا
برسوں بعد مرگ بھی سوز غم جانانہ تھا
شمع تھا ہر استخوان میرا ہما پروانہ تھا

دست فرسودہ خزان رخسار ہر گل کا ہے یاں
لطمہ صرصر نسیم صبحدم کی جا ہے یاں
آؤ جی بہلاؤں کس سے ہمصفیر و کیا ہے یاں
اس چمن سے مجکو صیاد دغا لایا ہے یاں
جس جگہ یہ چرخ اخضر سبزۂ بیگانہ تھا

مر گئے ہم دیکھتے ہی گردش چشم صنم
ہو گیا یہ ساتگین بادہ ہمکو جام سم
ساقیا نیرنگ یہ کیا تھا بجز اسکی قسم
کھو گئے آخر شراب عشق کے پیتے ہی ہم
ساغر اسکا شاید اپنی عمر کا پیمانہ تھا

بیقراری نے کیا کیا نہ ہنگامے بپا
اسکے باعث کیا نہ دل مورد ہوا اندوہ کا
ناتوانی پھر نہ ملنے پائیں میرے دست و پا
سنکے غل شب تا در زندان وہ آکر پھر گیا
شیون زنجیر خواب بخت کو افسانہ تھا

گر صبا کا کوچۂ زلف سیہ میں ہو گذار
کانپتی ہے چھو کے بوئے عنبریں تیرے تار
کب مرا کسکا ہاتھ پڑ سکتا ہے تا شانہ یار
کل الجھتا تھا تری زلفوں سے جو وہ بال بال
استخوان عاشق شیدا کا شاید شانہ تھا

معنی ہر لفظ تھا یہ ہر سخن کا مدعا
نثر کا تھا گاہ مطلب گاہ مضمون نظم کا
الغرض سو سو طرح سے میں الم کا مبتلا
عمر بھر کہتا رہا لیکن نہ وہ آخر ہوا!
آہ اپنے درد غم کا کیا دراز افسانہ تھا

جوش زن تھا شعلہ اپنے آب گل سے ای انیس
برق تھی مژگان پہ اشک متصل سے ای انیس
لب بھی آتشبار آہ مشتعل سے اے انیس
رات نیند آئی نہ مجکو سوز دل سے ای انیس

کوئی شاید بالش پر مین پر پروانہ تھا

ہے طلسم آشفتگی کا اپنے نقش آب گل
تیرہ بختی کے رہینگے ساتھ یان باہم مشتغل
اپنی قسمت کا پریشانی ہے عنوان سجل
اسمین نکلا تھا کسیکی زلف مین الجھیگا دل
شانہ مین سے ایکدن ہمنے دکھایا شانہ تھا

شیون ماتم تھا شور نغمہ چنگ و رباب
موج سے تھی حلق پر اک خنجر بران کی آب
گرمی گردش سے ساغر کی مرا دل تھا کباب
تھی ہمارے خون کی پیاسی یہ بزم شراب
چشم سان اپنی نظر مین رات بھر پیمانہ تھا

شوق کامل واقعہ ظلمت شب ہجران کا ہے
رد کش خط شعاعی موج مژگان کا ہے
اسکے آنکھونمین تصور عارض جانانکا ہے
اسکے ورد آٹھون پہر نام اُس تابانکا ہے
بنگیا اختر مری تسبیح کا جو دانہ تھا

اوج پر آیا نہ اسکا بخت سرگردان عیش
ہان مگر اب عیش کی آیا ہے یون دامان عیش
نام غم شادی وہ رکھتا تھا یہی سامان عیش
تھا اثر مرگ شب فرقت مین یا سامان عیش
سینہ کوبی خلق کی شادی کا نوبت خانہ تھا

چہرہ پیایان طلسمات حیرت آیات نگارین وفتاحان مرحلہ جات جلالت قرین بعنایت باری تعالی لوح قلم اس داستان شوکت بیان کو بصد جاہ و حشم یون تحریر فرماتے ہین نظم نگارندہ نقاش بہزاد دست ؛؛ عروس سخن را چنین نقش بست ؛؛ کہ خواجہ عمرو لے جو باغ مین ملکہ مہر طلعت آہو چشم کو دیکھا تھا سیارہ بن عمرو عیار قاسم سے سب حال کہا یہ تلاش مین اپنے آقا کی سرگردان و پریشان شبکو اسی باغ مین آیا شبکو چھپکر گوشہ مین بیٹھا پہلے چند کنیزین آئین انھون نے فرش بچھایا بعد اسکے تخت ملکہ مہر طلعت آکر قائم ہوا سر جھکا کر رنجیدہ بیٹھی کنیزون نے کہا حضور آپکو کئی ہفتہ اسی پریشانی مین گذرے آج تو گانا سنیے گل اندام ڈومنی آکے گانے لگی برائے دفع حاجت گوشہ باغ مین گئی سیارہ نے اسکو بیہوش کیا بشکل گل اندام جلسے مین آیا دو پہر رات گئے ایک ساحرنے آکر کہا آپ مکان پر چلیے ایسا نہو شہنشاہ آزردہ ہون ملکہ آہو چشم سیارہ کو بشکل گل اندام ساتھ لیکر اپنے قصر مین آئی سیارہ نے دلدہی کرکے حال پریشانی پوچھا ملکہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی کہا اے گل اندام

گیا اپنا حال زار کہون مین ایک بادشاہ عالیجاہ کی دختر بلند اختر ہون بہزاد شکل کش طلسم نگارین کا بادشاہ عاشق ہو کر مجھکو اٹھا لایا اور قاسم نبیرہ صاحبقران کو اہین سے قید کر کے لایا نجومیون نے کہا یہ جوان اس طلسم کو فتح کریگا اس وجہ سے اس جوان کو قید کیا میری امیر جان جاتی ہی میرے مکان کے قریب قید خانہ ہے اسمین وہ شیر قید ہے روز جادوگرنی مجھکو لینے آتی ہے اپنی جان بچاتی ہون ہوشیار جادو آئی ہوئی بیٹھی ہے بہزاد شکل کش نے باغ مین جلسہ آراستہ کیا ہے یہ سنکر سیارہ نے ایک پڑیہ بیہوشی کی ملکہ کو دی کہا یہ شراب مین ملا کر ہوشیار کو پرائے چند ساعت بیہوش کیجئے مین جاکر قاسم کو لاتی ہون یہ بھی ظاہر کر دیا کہ سیارہ میرا نام ہے اسی شہریار کا عیار ہون بشکل گل اندام آپکے ساتھ آیا شکر ہے نشان اپنے آقا کا پایا یہ کہکر سیارہ نے خوان کھانے کے آغشتہ بدارو ئی بیہوشی تیار کئے قید خانے مین بشکل گل اندام آیا سبکو کھانا کھلا کے بیہوش کیا قاسم کو رہا کر کے سامنے ملکہ کے لایا کہا کہ اب شاہزادے کو ساتھ لیکر ایک کمرے مین جلسہ آراستہ کیجئے مین آپکی شکل بنکر پاس بہزاد کے جاتا ہون یا لوح لاؤنگا یا اسکو قتل کرونگا یہ کہکر سیارہ بصورت ملکہ تیار ہوا ملکہ اور قاسم ایک کمرے مین بیٹھے ہوشیار جادو کو ہوشیار کیا سیارہ نے کہا لو اٹھو سوگئین چلو ہمکو خدمت شہنشاہ مین لیچلو ہوشیار خوشی خوشی ملکہ نقلی کو تخت پر سوار کر کے باغ مین لائی بہزاد بہت خوش ہوا اب تخلیہ مین سیارہ نے کہا اے شہریار مین اسوجہ سے حاضر خدمت نہ ہوئی تھی مینے سنا ہے کہ آپنے طلسم کشا کو قید کیا ایسا نہو وہ طلسم فتح کرلے مین بیوہ ہو کر کدھر جاؤن بہزاد نے کہا اے جان جہان لوح مین نے اسی باغ مین زیر نخل دفن کر دی ہے سوائے میرے کوئی نہین جانتا اب سیارہ نے شراب پلا کر بہزاد کو بیہوش کیا بسرعت تمام خنجر کمر سے کھینچکر اسی نخل کے نیچے آیا جہان بہزاد نے سیارہ کو لوح کا پتہ بتایا تھا سیارہ نے خنجر سے زمین کو کھود کر لوح نکالی لوح اسنے پاس رکھی اب خنجر پکڑ کے چلا کہ بہزاد کو قتل کردن صبح ہوگئی دیلم جادو وزیر اسکا آسمان پر سے آیا دیکھا ایک عیار شاہ کو قتل کیا چاہتا ہے اسنے نعرہ کیا سب طرف سے ساحر دوڑے مگر بسبب لوح کے کسیکی سحر نے تاثیر نکی دس بیس ساحر سیارہ نے مارے آخر ازدوے بلوے کے پکڑ لیا لوح دیلم نے سیارہ سے لی اب بہزاد مع چار ہزار ساحرون کے طرف باغ چلا آکے باغ کو گھیر اقاسم چند جادوگرنیون کو ساتھ لیکر باغ سے نکلے لڑائی ہونے لگی قاسم نے کئی ساحر تیر سے مارے قریب تھے کہ قاسم گرفتار ہوجائے کہ سیارہ

کی ایک ساحر شکیل باندھے کھڑا تھا سیارہ نے اس سے کہا میری کمر مین مال ہے تم لیلو اُسنے لالچ مین
ہاتھ کھولا سیارہ نے اسکو خنجر مارا وہ ساحر مرا سیارہ رہا ہوا اسکی صورت بنکے قریب ویلم آیا کہا اے
ویلم دیکھو مددگار قاسم کے آ گئے ویلم ادھر پلٹا سیارہ نے خنجر مارا ویلم کا بھی شکم چاک قصہ پاک
ہوا سیارہ نے لوح لاکے قاسم کے گلے مین پہنائی قاسم نے کئی سو ساحر مارے بہزاد کو بھی زخمی کیا وہ شکست
کھا کے بھاگا اوسی وقت قیماس خان وغیرہ سرداران قاسم بھی آکر پہونچے جب بہزاد شکست
کھا کے قریب قلعہ طلسمی پہونچا ایک سحر کیا اندھیرا ہوگیا کوئی آگے نہین بڑھ سکتا ادھر قاسم پلٹ آئے
سب نے کہا حضور ابھی مرحلہ باقی ہین بموجب لوح جاکر فتح کیجیے قاسم کا لشکر آکے قریب باغ ملکہ اُترا
یہان بہزاد نے قلعہ مین آکے صلاح کی کہ طلسم کشا صاحب لوح ہوا کسیکا سحر اُسپر تاثیر نکریگا آخر
ایک پہلوان زبردست فولاد آہن خنجر کو بلایا وہ فوج لیکر مقابلہ قاسم مین آیا جانبین سے طبل جنگی
بجے فولاد میدان مین آیا قیماس سے مقابلہ پڑا پہر دن رہے قیماس کا کولا اُتر گیا وہ باندھ کر لیگیا
قاسم رنجیدہ واپس ہوئے فولاد نے قیماس کو کولا درست کرا کے رات ہی کو زیر تیغ بٹھایا سیارہ
نے قاسم کو خبر دی قاسم مع لشکر آپڑے رات بھر تلوار چلی صبح کو فولاد کو قاسم نے مارا
قیماس کو رہا کیا اوسکی بارگاہ پر قبضہ کیا اب قیماس نے قاسم سے کہا آپ ذرا لوح مجھے دیجیے رات کو
مین قید مین سنتا تھا یہ لوح طلسم نہین ہے قاسم نے لوح دیدی بس قیماس نے نعرہ کیا مَین شہاب
جادو مالک مرحلہ یہ کہکے قاسم کو گرفتار کر لیا اور ایک گولا مارا کل لشکر اسلام پر تاریکی چھا گئی
سیارہ بھاگا باغ مین آیا ملکہ کو بیہوش کر کے صندوق مین بند کر دیا آپ ملکہ کی صورت بنکے بیٹھ رہا
اب شہاب جادو دو سو ساحر ہمراہ لیکر آیا ملکہ کو بھی گرفتار کیا اپنے باغ مین لایا ملکہ پر مائل ہوا
تھا لاکے مسند پر بٹھایا طالب وصل ہوا سیارہ نے کہا پہلے مین قاسم کو قتل کرون تب تجکو
قبول کرون اُسنے لاکے قاسم کو سامنے بٹھلایا تب سیارہ نے کہا ذرا لوح تو مین دیکھون
اسمین کیا لکھا ہوتا ہے شہاب نے دیدی سیارہ نے شہاب کو قتل کیا لوح قاسم کے گلے مین ڈالدی
اب قاسم نعرہ کرکے اُٹھے اس باغ کے ساحرون کو مارا شاہ نگارین یہان قید تھے رہا کیا سیارہ
کو برائے تسکین ملکہ روانہ کیا آپ بموجب حکم لوح حوض مین پھاندے قلعہ مین آکر نکلے بہزاد فوج
لیکر آیا ادھر سے لشکر قاسم پہونچا تین پہر تلوار چلی بہزاد غصے مین قاسم پر جا پڑا ایک ہا تھ

تلوار کے مارے قاسم نے روک کر ہاتھ مارا بہزاد کا نقشہ بگڑ گیا دو ٹکڑے ہوئے سب نے امان مانگی اب مال طلسمی نکلوایا قید خانے سے مقیدان طلسم رہا ہوئے انمین ایک نوجوان تاجدار کو دیکھا اوسنے کہا مین بادشاہ اس طلسم کا ہون نگارین جادو میرا نام ہے اب نگارین کو قاسم نے تخت پر بٹھایا ملک کو داخل قلمرو کیا اب دربار مین صحبت آراستہ ہوئی کہ شتر سوار نے آکر نامہ دیا انمین طرف سے خورشید روشن ضمیر کے لکھا تھا کہ اے بہزاد ہمارے طلسم مین آؤ کہ یہان بدیع نے طلسم درہم برہم کر دیا ہم طلسم ہوشربا کو جاتے ہین جو کچھ خیر خواہی ہو سکے آکے شراکت کرو قاسم نے طرف سے بہزاد کے جواب لکھ دیا کہ ہم آتے ہین شتر سوار گیا اب قاسم نے کہا مین چلکے ہوشربا کو بھی فتح کرون دو لاکھ فوج ساحر و غیر ساحر جمع کر کے مع مال طلسمی نگارین شاہ کو تخت پر جگہ دی برہبری نگارین شاہ طرف طلسم ہوشربا کے روانہ ہوتے ہین کہ حال انکا بھی وقت پر تحریر ہوگا مخمور نے کھڑے کھڑے خواجہ سے ملاقات کی صرف اتنا بیان کیا کہ چالاک نے جا کر عیاری کی شہنشاہ نیلم کو گرفتار کر لیا ارجنگ مغلوب ہین اور بات کرنیکا موقع نہ تھا خواجہ یہ سنکر خاموش ہو رہے ان لوگونکا داخلہ تو ہوگا جنکا ذکر کر چکا ہون خواجہ کو اسی کا اشتیاق تھا اور یہ خبر سنکر اور زیادہ طبیعت کو انتشار ہوا رہ رہ کر لشکر مین آئے اسد نامدار فراق مین بدیع الزمان اور خواجہ کے بیمار ہو گئے ہین خواجہ آکر ٹھہرے کہ معلوم ہوا ایک ساحر فرستادہ شہنشاہ نیلم آیا ہے عمرو کو لاکر نامہ دیا دیکھا عمرو نے چالاک نے لکھا ہے ظاہر مین تو بہت کچھ غصہ لکھا ہے ہندسون مین یہ مضمون ہے کہ قبلہ و کعبہ مین عیاری کر گذرا اب اسکا انجام مجھسے نا ممکن میری مدد کیجئے خواجہ نے اسیطرح ہندسون مین جواب لکھا مضمون یہ تھا کہ ہم آتشباز بنکر آئینگے تمہاری تکلیف دفع ہو جائیگی خبردار تنخواہ نہ بانٹنا خزانے کا حساب سمجھانا پڑیگا نامہ دار کو رخصت کیا خود چارون عیارون کو بلایا صورتین تبدیل کین سمت لشکر شہنشاہ نیلم روانہ ہوئے خواجہ ایک نٹ کی صورت بنے ہوئے ڈھول بجاتا ہوا رسین سبکے کاندھون پر پڑی ہوئین چالاک بیچارہ تخت پر بیٹھا ہے آب و دانہ ترک ہو گیا ہے چار سو ساحران زبردست ہر وقت گرد رہتے ہین خوف کے مارے دم نکلا جاتا ہے کلیجہ تھراتا ہے کیون چالاک اگر یہ لوگ پہچان لین تو کیا خرابی ہو جلا کر خاک کر دین اسی فکر مین بیٹھا ہے افراسیاب نے صبا رفتار کو نامہ دیکر روانہ کیا مضمون نامہ یہ تھا کہ ای نیلم ای صاحب شوکت و حشم ای قوت بازو ای خوشخو مقام افسوس ہے چھ مہینے کا زمانہ گذرا املوج مارا گیا تم جوش مین

کوہ نیلم سے اُترے صحرا مین مارے مارے پھرتے ہو جلد آکر شراکت کرو چالاک سے درگہ سالار سے عرض کی صبا رفتار دردولت پر حاضر ہے چالاک ٹھہر گیا لیکن قہقہہ مار کے ہنسا سرداردن سے کہا لو مزا دیکھیے کوئی عیار صاحب بشکل صبا رفتار تشریف لائے وہی عمرو کا شاگرد بھو ریا ہوگا صحن مین اسکو استاد کر دیو وزن بارگاہ سے دیکھکر پہچان لینگے لیکن خبردار اسپر کوئی حال ظاہر ہونے پائے ورنہ فوراً بھاگ جلیگا ساحر بیرون بارگاہ آئے صبا رفتار کو بالو مین لگایا شہنشاہ نے روزن سے دیکھکر کہا وہی برق فرنگی ہے گرفتار کرکے مسلسل کرکے قید خانے مین لیجاؤ خبردار میرے سامنے نہ لانا صبا رفتار پر ساحر ٹوٹ پڑے اسنے ہر چند غل مچایا ارے یارون مین کنیز شہنشاہون ساحرون نے نامہ چھین لیا چالاک نے نعرہ چالاک کرڈالا صبا رفتار قید خانہ مین قید ہوئی کہنک جادو اپنے ندیم کو حکم دیا تم درزندان پر رہو خبردار لاکھ جیجے بیٹھے اس مکار کے پاس نہ جانا صبا قید ہوئی بڑیون سے سر ٹکراتی ہے قید مین کیسی گھبراتی ہے لیکن کیا چارہ دو روٹیان خشک شام کو ملتی ہین اب چالاک بہت گھبرایا ہوا ہے ایکدن تخت پر بیٹھا ہی کر ڈھول کی آواز آئی چالاک نے کہا ان نٹون کو بلاؤ بابدولت تماشا دیکھینگے کرسی بچھا کر بیرون بارگاہ آئے نٹون نے خوب تماشا کیا بانس گاڑے سینگ پانو مین باندھے رسن پر دوڑی دوڑی پھرے جو انکین سبکا افسر ہے اُسنے بڑھکر کہا اے شہنشاہ ہم اصل مین آتشباز ہین آگ لگا دیتے ہین سرکار سے سامان ملے آتشبازی بنا کر چھوڑین چالاک اس افسر کو تخلیہ مین لیکر گیا اور قدمونپر گر پڑا کہا قبلہ و کعبہ مجھے یہان سے نکالیے عمرو نے کہا بیٹا نہ گھبراؤ مین بہار و باغبان وغیرہ کو لایا ہون آج شبکو آتشبازی چھوٹے لشکر والے اسمین بیہوش ہونگے سرداران ندکو نکلکر سحر کرینگے تم اس ہنگامے مین نیلم کو قتل کرکے نکلجانا چالاک و عمرو مین بخوبی صلاح ہوگئی خواجہ باہر نکلے چالاک نے ان صاحبون کیواسطے خیمہ استادہ کرادیا ہزار مزدور آتشبازی تیار کرنے کیواسطے دیے قلعہ تیار ہوئے جب شام ہوئی اور قلعہ جابجا گڑے صبا رفتار نے فقرہ دیکر کہنک جادو کو اندر خیمہ کے بلایا بالو مین حباب مار کر بیہوش کیا اپنی شکل بنا کر اسکو قید خانے مین چھوڑا اب آپ بشکل کہنک باہر نکلی دیکھا آتشبازون کی آتشبازی کا ہنگامہ ہے ساحر جمع ہو رہے ہین صبا رفتار پشت بارگاہ نیلم پر آکر ٹھہری پہر رات گئے چالاک بشکل نیلم اس بارگاہ مین آیا ایک صندوق کھولا صبا رفتار نے دیکھا شہنشاہ نیلم کو اس صندوق سے چالاک نے نکالا زبان مین سوزن دماغ پر بیہوشی کی اس حالمین بت بنا ہے

وغیرہ حلق مین ٹپکایا مطلب یہ تھا کہ تڑپ کے مرنہ جائے پھر صندوق بند کرکے آپ تو باہر آیا کل فوج
کی کمر بندھی ہوئی رات کو قلو دغنے لگے اہالیان لشکر نیلم نے کہا جانین کہ آتشبازون کا معاملہ کیا ہے
آتشبازی مین بھی کچھ دغا ہے عمرو نے برق وغیرہ کو آتشبازی داغنے کا حکم دیا ہے آپ گوشے مین آکر
بہار و باغبان سرخ مو وغیرہ کو زنبیل مین رکھکر لائے تھے کہ نکلتے ہی سحر کرد آتشبازی چھوٹ رہی
ہے اپنی اپنی ناک مین روئی رکھو کہ دھوان بیہوشی کا دماغ مین نہ پہنچے یہان تو چالاک روئی دماغ
مین دیے ہوئے بشکل نیلم بیٹھا ہے جب آتشبازی کو آگ دیکھی یہ چلا کہ اس ہنگامہ مین اگر نیلم کو قتل کرکے
نکل جاؤن وہان صبا رفتار سراچہ چالاک کے اندر پہونچی قفل کاٹا شہنشاہ نیلم کو نکالا ہوشیار کیا کہا
اے نیلم چالاک تمہاری شکل بنا ہوا بیرون بارگاہ بیٹھا ہے جاتے ہی اسکو مارو مین بھی کئی مہینے سے
قید تھی عمرو وغیرہ آتشباز بنکر آئے ہین آتشبازی چھوٹ رہی ہے نیلم غصہ مین اٹھا تیغ کھینچکر بارگاہ
سے نکلا یہان وہ وقت ہے کہ ساحران نیلم دھما دھم گر رہے ہین باغبان و بہار کے نعرہ کی صدا بلند ہے ساحران
نیلم گھبرائے ہوئے چالاک باطمینان بیٹھا ہے کہ پشت پردے سے باہر ہوا نیلم آتا ہے چالاک نے پلٹ کر دیکھا
نیلم تیغ کھینچے ہوئے آتا ہے سردارون سے کہا لو یارو بڑا غضب ہوا یہ کلیجہ تو دیکھو میری شکل
بنکر مہتر قران آتا ہے تمکو قسم ہے سامری جمشید کی اسکو مکاری کی سزا دو چار سو ساحر مصاحبان
شہنشاہ نیلم ایک ایک وحید عصر اسباب سحر لیکر نیلم پر جا پڑے چالاک تو کونہ کر کھسکا چار سو ساحرون
کے جو سحر پڑے شہنشاہ نیلم تو ہمعصر افراسیاب ہے سحر و ساحری مین انتخاب ہے تمام جسم جھلس
گیا زخمی ہوا کئی سو ساحرون کو مار اگھر لگے باہر نکلا دیکھا لاکھون لاشے پڑے لوٹ رہے ہین عیارون کے
حقہ ہائے آتشبازی پڑ رہے ہین آسمان سے آگ برس رہی ہے تمام میدان مین دھوان دھار
ہے ہر خورد و کلان بیخبر ادھر بہار و باغبان کے سحر نے زمین ہلا دی کئی مقام پر دھوین سے گرا
اسکے پیرون نے اسکو سنبھالا لاچار ہوکے بلند ہوا بہار و باغبان پر کچھ سحر کیے گھبرایا ہوا تحفہ جات
قبضے مین پہنین اپنے ساتھ والون کو آواز دی یارو مین چاہ نیلوفر مین جاتا ہون طلسم بے لوح کا نباتا
ہون جسکی جان بچے اس ہنگامے سے نکل سکے اپنے کو خدمت مابدولت مین اندر چاہ نیلوفر کے پہونچائے
وہین سے بیٹھے بیٹھے مسلمانون کا خاتمہ کردونگا بیس ہزار ساحر نیلم کے ساتھ ہوے یہ تو پر پرواز پیدا کرکے
نکل گیا یہان عمرو نے تمام لشکر کو لوٹ لیا بارگاہین جلا دین خزانے پر قبضہ کیا عیار بھی الگ الگ

سردار بھی فرداً فرداً روانہ ہوئے بہار جادو آکر ایک پہاڑ پر ٹھہری سر اٹھا کر دیکھ رہی ہے کہ
طرف عقیق کے جاؤن شہنشاہ کے قدمون پر گرون ایک بادشاہ ہمائے رخ پوش جادو طرف
افراسیاب کے جاتا تھا یہ ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ افراسیاب نے اٹھارہ سو ملک مین خلعے روانہ کئے
کہ جو بڑے بڑے پہلوان نامی ہین مع فوج دریا موج اپنے کو قریب دریائے نیل پہونچائین الیانہو
لاچین وغیرہ اسد کو لڑ بھڑ کر تا بدریائے نیل پہونچائین ہمائے رخ پوش برائے امداد افراسیاب
چلا تھا بہار کو پہاڑ پر گھیرا بہار گلدستہ لیکر جا پڑی ہزار ہا کو دیوانہ کر دیا ہما جمال دیکھ کر مائل ہوا جب
دیکھا بہار پر پنجہ قابض نہین ہوتا سامنے بہار کے آکر قبر جمشید کی خاک اڑا دی بہار بیہوش ہو کے گری
یہ بخوبی واقف ہے کہ یہ معشوقہ بادشاہ ہے زبان مین سوزن دیکر درہ کوہ مین چھپا دیا اس خیال سے
کہ راتکو اسکو لیجاؤنگا سوال وصل کرونگا یہ سوچکر کوہ سے الگ آکر اترا ایک ساحر کیوان جادو پھرتا
ہوا درہ کوہ مین آیا بہار کو دیکھ کر مائل ہوا رہا کیا سوال وصل کیا بہار لڑنے لگی ہما رخ پوش لشکر مین اترا تھا کہ
اسنے دیکھا قریب درہ کوہ شعلے بھڑکے سوار ہو کے آیا دیکھا کہ بہار ایک ساحر سے لڑ رہی ہے وہ
ساحر شعر عاشقانہ پڑھ رہا ہے ہما کو بہت ناگوار ہوا کیوان پر جا پڑا ایک گولہ مارا کیوان
کا سر پھٹ گیا بہار کے سامنے پھر خاک قبر جمشید اڑا دی بہار بیہوش ہو گئی ہما
لیکر اپنی بارگاہ مین آیا زبان مین سوزن دیکر ملکہ کو ہوشیار کر کے منتین کرنے لگا بہار نے
کہا کیا بیہودہ بکتا ہے کہ ایک کلاونت آیا ہما سے کہا حضور ہم اس عورت کو راضی کر دین ہما
نے کہا اے کلاونت دولت دنیا سے نہال کر دونگا کہا حضور یہ ہم لوگون کا کام ہے کیسا ہی معشوق
سرکش ہو ایک اشارہ مین راضی کر دین ہما خوش ہوا وہ پیر ہنستا ہوا قریب بہار کے آیا کہا ملکہ چاہنے
والے کیسکو ملتے ہین ایسا بادشاہ عالیجاہ تم پر جان دیتا ہے تم کیون انکار کرتی ہو بہار کا غصے سے چہرہ
سرخ ہو گیا بڈھے نے اشارہ کیا ارے ادھر دیکھو ہمسے آنکھ چار کرو کیون بھولی جاتی ہو بہار
نے آنکھ ملائی خواجہ نے خال چشم دکھلایا بہار شگفتہ ہوئی کہا استاد میری جان بچائیے خواجہ
نے کہا تمہاری وجہ سے ہم بھی دو چار کوڑی کا روزگار کر لین بہار نے شرما کے سر جھکا لیا
خواجہ نے زبان سے بہار کے سوزن نکالا ہما سے کہا حضور یہ خود راضی ہے جلسہ شراب کیجئے تنے
مین مطلب حاصل ہو کنجی میخانہ کی مجھے مرحمت ہو جب مین ساقی ہوتا ہون کسی کو باقی نہین چھوڑتا

چھوڑتا سیما نے خوشی مین سیجانہ بڑھے کے سپرد کیا ملکہ بہار کرسی پر بیٹھی خواجہ عمرو نے شراب بیہوشی
ملائی تمام لشکر والون کو تقسیم کرنے لگے ایک جام آکر سیما کو دیا اسکے مصاحبون کو شراب پلائی سیما
بتبلا کر نشے مین اٹھا دھم سے گرا گر کر بیہوش ہوا تمام اہالیان دربار مع اہالیان لشکر بیہوش ہوئے
خواجہ عمرو وغیرہ کر کے لوٹنے لگے بہار نے ہزار دن کو سحر سے جلا دیا افراسیاب باغ سیب
مین بیٹھا تھا ورق سامری مین جو معرکہ یہ دیکھا غصے مین سحر کر کے اوٹھا آتے ہی خواجہ عمرو
و بہار کو پکڑ لیا سیما کو ہوشیار کیا کہا طرف دریا کے جاؤ سیما یہ جوف افراسیاب کچھ نہ کہہ سکا
افراسیاب خواجہ عمرو و بہار کو ساتھ لیکر چلا دیکھا ایک نخل کے سایہ مین حیرت کھڑی ہوئی
رو رہی ہے کہتی ہے کیون شہنشاہ آپکے دلسے محبت بہار نہین جاتی یہ کہکر قریب آکر ایک
حباب مارا افراسیاب ارے کہکر بیہوش ہوا کہا منم مہتر برق فرنگی خواجہ عمرو و بہار دونون
اٹھے سیمائے سرخ پوش نزدیک تھا اسنے آکر افراسیاب کو ہوشیار کیا خواجہ عمرو و
بہار و برق بھاگے افراسیاب بہار پر سحر کرتا ہوا چلا ہر مرتبہ چاہتا ہے پکڑ لون بہار
گلدستہ مار کر بھاگتی ہے لشکر تیلم سے پلٹے باغبان فرخ مو وغیرہ آتے تھے یہ بھی آکر افراسیاب
پر گرے افراسیاب نے ان سکو بھی زخمی کیا ایک سحر کیا باغبان وغیرہ گرے افراسیاب بڑھا کر
قتل کرون نعرہ ہوا منم صرصر شمشیر زن اے شہنشاہ یہ جانے نہ پائین یہ کہتی ہوئی قریب آئی
افراسیاب پلٹا صرصر لقلقی کے حباب مارا افراسیاب دہم سے گرا باغبان وغیرہ بڑھے عمرو نے
آواز دی ارے بھاگو کہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا منم ملکہ آفات جہاردست یہ سب تو بھاگے
آفات جہاردست شہنشاہ افراسیاب کو لیکر کوہ زبرجدی پر آئی خواجہ عمرو مع سرداران
نامدار جب قریب لشکر آئے لاچین وغیرہ نے آکر استقبال کیا اب یہ صلاح ہوئی کہ طرف دریائے
نیل کے کوچ کرین وہان شہنشاہ افراسیاب کو آفات لیکر کوہ زبرجدی پر آئی ہشیار کیا کہا
اے افراسیاب کیسے کیسے دھوکے کھاتا ہے اپنی آبرو مٹاتا ہے افراسیاب آفات سے باتین کر رہا
ہے آسمان سے ہزارہا شعلہ ہائے آتش بھڑکے آفات نے دیکھا آلتتنار جادو مالک سنہ پردۂ ظلمات آکر
پہونچا افراسیاب سے کہا اے شہنشاہ آپنے طلسم کشا کو گنبد نور پر سات برس قید کیا عمر نے چھوڑ دیا اسد
کو قید کرکے پردۂ ظلمات روانہ کر دیجیے ظلمات کا راستہ بند ہے کیا مجال کہ عیار یا سردار کوئی وہان

آسکے یہ کہکر آتشبار روانہ ہوا شہنشاہ افراسیاب کوہ زبرجدی سے اٹھا لشکر سرماد ابریق صوبہ
شاہان جلیل وملازمان شہنشاہ افراسیاب مقابلہ اسد مین فروکش ہین افراسیاب آسکے
پہونچا سب نے استقبال کیا افراسیاب نے صرصر کو تنہائی مین بلایا کہا اے صرصر حقیقت مین مجھسے
بڑی غلطی ہوئی پردہ ظلمات وہ مقام ہے کہ کوئی ساحر و غیر ساحر وہان بدون حکم مابدولت نہین جاسکتا
کسی تدبیر سے اسد کو پکڑ لاؤ تو مین قید اسکی پردہ ظلمات مین روانہ کرونگا دونون حاکمان ظلمات بیکسانی
وہان قتل کرین گے کوئی معین اسد وہان نجا سکیگا صرصر دعوی کرکے چلی یہان بارگاہ مین قطران
اسد نے صلاح کی اب لڑتے بھڑتے چلین لاچین نے کہا اے شہریار آکے مجھے دیجیے مین اور اسکو سخت کرونگا
اسد نے الگ لاچین کو دیا کہ ایک کنیز نے آکے عرض کی آپکی ممانی جان صاحبہ فراق بدیع مین
بیمار ہوگئی ہین جسوقت سے خواجہ عمرو نے آکر بیان کیا کہ بدیع الزمان نے جاکر خورشید نگار
فتح کیا تعاقب خورشید مین ہین یہ قلق انکو ہے کہ کیا باعث ابھی تک لشکر مین نہین پہونچے خدا
نخواستہ راہ مین کوئی افتاد پڑی آج بہت بیتاب ہین اسد نے کہا مین جاکر سمجھا دونگا یہان صرصر
گرتی پڑتی دربارگاہ ملکہ تصویر پر آئی ایک کنیز کو بیہوش کرکے اسکی شکل پر بنتی ہوئی اندر آئی ملکہ
تصویر ایک خیمے مین بیٹھی رو رہی ہین کہ صرصر سامنے آئی کہا واری نہ روئیے ابھی مین نے خبر
پائی ہے کہ کل بدیع الزمان بافوج گران لشکر اسد مین داخل کرین گے ملکہ تصویر خوش ہوگئین صرصر نے
باتون مین لگا کر شراب پلا کر بیہوش کیا تصویر کو الگ گوشہ مین ڈالدیا آپ بشکل تصویر بیٹھکر رونے لگی خبر ہوئی
کہ اسد غازی آتے ہین صرصر اپنے کو سنبھالکر برائے استقبال آئی اسد نے سلام کیا کہ ممانی جان انشاء اللہ
ماموجان بفتح و فیروزی آیا چاہتے ہین خواجہ فتح کرکے آگئے ہین اب انشاء اللہ تعالی پہونچا چاہتے ہین بحول و
قوت الہی ماموجان نے بڑا طلسم فتح کیا صرصر باتین کرتی ہوئی اسد کو لیکر تخلیہ مین آئی کہا اے نور نظر
کیونکر میرے دل کو صبر ہو فراق دیدہ ہجران کشیدہ راتین مجھ پر تڑپ تڑپ کے گذرتی ہین یہ کہکر
اسقدر روئی کہ ہچکی لگ گئی اسد نے اشک دامن سے پاک کئے بہلانے کو ایک جام شراب بھر کر
دیا صرصر نے لیکر بیہوشی ملادی جام اسد کو دیا اسد نے سلام کرکے پیا پیتے ہی بیہوش ہوئے
صرصر نے اسد کا پشتارہ باندھا سوچی کہ گرد بارگاہ لاکھون ساحر فروکش ہین نکلنے نسکونگی
نقب کھودتی ہوئی چلی ایک نخل کے نیچے آکر دہانہ توڑا اسد کو لیکر بھاگی سامنے افراسیاب

کے لائی افراسیاب نے فوراً ایک قفس مین بند کر کے اسیوقت ایک ساحر کو نامہ دیا کہا یہ قید پردہ
ظلمات مین پہونچادے ساحر روانہ ہوگیا کسیکو نہ معلوم ہوا کہ قیدی کو کہان بھیجا صرصر رازدار
ہے صبحکو غل ہوا لاچین نے کہا غضب ہوا سب عیار دوڑے عمرو نے کہا حال تو دریافت کرو
برق چلا ملکہ صرصر بازار مین پھر رہی ہین آج بڑا بھاری خلعت ملا کر سامنے سے صبا رفتار ہنستی
ہوئی آئی کہا استانی آج تو بڑا کام کیا طلسم کشا کو لائین صرصر نے سنکر کہا اے وزیرزادی حقیقت
مین اب لڑائی فتح ہوگئی خواجہ عمرو سر ٹپک کے مرجائیگا نشان قید اسد نہ پائیگا صبا رفتار
نے کہا استانی ہمسے تو بتاؤ افراسیاب نے کہان بھیجا بانچہ صرصر نے سنکر کہا ارے بڑا اندھیر ہوا قید اسد
پردۂ ظلمات مین گئی برق نعرہ کر کے بھاگا کہا استانی آداب عرض ہے دیکھو یون دریافت کر لیتے
ہین تم الیونکو دھوکا دیتے ہین صرصر تو خاموش ہو رہی کہ اگر افراسیاب سنیگا کہ صرصر نے حال
قید اسد بیان کیا بہت خفا ہوگا اسوجہ سے خاموش ہو رہی برق نے آکر خواجہ عمرو سے کہا
لاچین نے کہا خواجہ عمرو بڑا غضب ہوا وہا نکا راستہ بند ہے لیکن از روے نجوم کے ثابت ہوتا
ہے اگر آپ کمر ہمت باندھین تو نشان قید اسد ملے خواجہ عمرو نے چھبارہ جیب سے نکالا قران سے
کہا نوش کیجئے قران نے کہا استاد مجھ سے کیا خطا ہوئی جہان کہئے مین ساتھ چلون خواجہ عمرو
نے کہا بیٹا یہ تبرک ہے لاچار ہو کے مہتر قران نے کھایا بیہوش ہوا خواجہ عمرو نے قران کو زنبیل
مین رکھا برق نے چاہا بھاگون خواجہ عمرو کے حلقہ ہائے کمند مارے کہا ابے بھورے کہان جاتا ہے
برق گرا خواجہ عمرو نے حباب مار کر اسکو داخل زنبیل کیا لاچین سے کہا خدا حافظ ناصر ہے ہم رخصت
ہوتے ہین اسوقت لشکر مین ایک قیامت برپا تھی باغبان بہار و شرخ مو وشکیل و ماران زرین کمر
اسرار جادو ان پانچ سرداروں نے کہا خواجہ عمرو ہم بھی فرداً فرداً آتے ہین یہ سردار الگ چلے
شہنشاہ کوکب روشنضمیر خبر بلغر کی سنکر آئے تھے یہ حال پر ملال دیکھا خواجہ عمرو سے کہا یہ مقام
سخت وصعب ہے انشاء اللہ تعالیٰ مین بھی وقت پر آونگا کوکب روشنضمیر نے بران کو اپنے ہمراہ لیا الگ
روانہ ہوئے خواجہ عمرو نامدار لاچین وغیرہ سے رخصت ہوئے لاچین نے کہا خواجہ عمرو انشاءاللہ
تعالیٰ پردۂ ظلمات مین بھی آپکے پہونچاؤنگا داخل ہونا ظلمات مین دشوار ہے آپکو خدا کے
سپرد کیا خواجہ بانہائے عیاری سے آراستہ ہو کر یکہ و تنہا تبلاش راہ پردۂ ظلمات روانہ ہوئے

دو کلمہ داستان حیرت بیان پردۂ ظلمات بہ جستجوی تمام پہونچنا خواجہ کا عیاریان خواجہ تا بہ پردۂ ظلمات اور پہونچنا فرد آفرد آسر دایان کا و داخلہ پردۂ ظلمات مین بعیاری عمرو و حالات سحر آیات پردۂ ظلمات عجیب داستان سحر عنوان ہے

ہوا لگو تیغ جفا سے فگار میرا دل
قسم خدا کی وہ ہے بردبار میرا دل
زبان سے اف نکرے بینار میرا دل
ستم اٹھائیگا اُسکے ہزار میرا دل
نہ شاکی ہوگا کبھی ایک بار میرا دل

بڑے غضب کے فریبی ہین یہ بڑے مکار
تو ہی ہے ایک مرا دوست اے مرے غفار
جو بس ہو انکا تو گردن پہ پھیر دین تلوار
یہ سب ہین دشمن ایمان و جان و صبر و قرار
بچانا انسے تو پروردگار میرا دل

جو چیز لے نہ کبھی مسترد کرے اسکو
کہین ملال نہ ہو جائے جان جان دیکھو
عجیب حال ہے دل لیکے پھیرتے ہو لو
رکھائی کرکے جو بوجہ پھیر دیتے ہو
لیا تھا آپ نے کیا مستعار میرا دل

نہ راہبر سے علاقہ رکھا نہ رہزن سے
نہ شیخ سے ہے کدورت نہ کچھ برہمن سے
برنگ خانہ نہ الجھا کسی کے دامن سے
مثال آئینہ ہے صاف دوست دشمن سے
کہ خاک بھی نہین رکھتا غبار میرا دل

خبر نہین ہے تڑپتا ہون دھیان مین کسکے
ہوا ہے شیفتہ کس شوخ پر خدا جانے
مثال برق ہے کیون آج اضطراب مجھے
تڑپ رہا ہے جو سینے مین خود بخود کل سے
کسیکی یاد مین ہے بے قرار میرا دل

ہے جان و دل سے مجھے الفت رخ دلبر
خدا گواہ ہے جیسے کہ پڑ گئی ہے نظر
یہ حال ہے کبھی راحت نہین ذرا دم بھر
صنم کے خال و لب و گیسوئے خمیدہ پر
فدا ہے جان مری اور نثار میرا دل

زمین پہ ہے تری رفتار یا کہ ہے بھونچال
خدا کے واسطے موقوف کر ستم کی چال
یہ حال ہے ہوا جاتا ہے غیر اپنا حال
نکرا سے گل بازی کی طرح سے پامال

پلا ہے نازکا رے گلعذار میرا دل

کبھی چمن کو کبھی سوئے دشت جاتا ہے
بغل مین دل نہین گویا اک تماشا ہے
عجب طرح کا یہ الفت مین رنگ لاتا ہے
کسیکے گیسوئے عارض کا اسکو سودا ہے

جو سوگوار ہے لیل و نہار میرا دل

وہ بت ہے حسن مین بہتر مین عشق مین ابتر
خدا گواہ ہے کیونکر نہ جان و دل اوپر
کہ باوقار سے ملتے ہین باوقار اکثر
ہنو فریفتہ اس شاہ حسن پہ کیونکر

زبسکہ رکھتا ہو عز و وقار میرا دل

ملا جو راہ مین وہ ترک نوجوان مجکو
دکھا کے جلوہ کیا برق سان طپان مجکو
بنا کے عشق مین خود رفتہ دلستان مجکو
سمند ناز کی دکھلا کے شوخیان مجکو

لگا کے لیگیا وہ شہسوار میرا دل

عجیب رنگ ہے فوق وہ بت مہوش
یہ حال ہے کہ کسیکا نہین اسے کچھ ہوش
قسم جو کھاتا ہون کہتا ہے وہ تو اب خاموش
نہ قسمین کھاؤ محبت کی جھوٹی جھوٹی خوش

تمہارا کرتا نہین اعتبار میرا دل

چہرہ پردازان منازل پردہ ظلمات وہ روشن کنندگان چراغ شاہراہ آفات راہ افسون گری کو بصد شدومد کوشش بسیار با پائے آبلہ دار یون طے کرتے ہین شعر مصنف جو ہین زبدۂ زمرۂ راستان وہ لکھتے ہین اس طرح یہ داستان ۔ شہنشاہ اوج عیاری و قطب فلک خنجر گزاری برق وقران کو زنبیل مین رکھ کے تلاش پردۂ ظلمات رہروی کرتے ہوئے قریب ایک قلعہ کے پہونچے کاہ فروشون سے پوچھا اس قلعہ کا کون بادشاہ ہے انھون نے کہا مینوش جادو ہیانکا حاکم ہے خواجہ عمرو بصورت صرصر قلعہ مینوش مین آئے مینوش کو خبر ہوئی ملکہ صرصر کو بلایا صرصر نے آتے ہی نامہ ہاتھ مین دیا مینوش نے پڑھا اسمین مرقوم ہے کہ اے مینوش بصد جوش و خروش فوج جنگی ساتھ لیکر قریب دریائے نیل جاکر ٹھہرو بڑے بڑے پہلوان صف شکن وہان جمع ہین مینوش نے کہا اے صرصر اسی مضمون کا نامہ پیشتر بھی آچکا ہے صرصر نقلی نے کہا کہ تخلیے مین چلیے کچھ کیفیات راز کی عرض کرنا ہے مینوش صرصر کے ساتھ ہو لیا جانتا تھا کہ ہوا زمانہ کی بگڑ گئی یہ تو

بخوبی آگاہ ہے کہ صرصر ہوا خواہ افراسیاب ہے تخلیہ مین لگا کر لائی خواجہ عمرو نے منوش کو
بیہوش کیا اٹھا کر زنبیل مین رکھا بشکل منوش باہر آئے وزرا کو جمع کیا ایک وزیر کی شکل بنا کر
قران کو پہلو مین بٹھایا وزرا سے کہا ہمین منظور ہے کہ پردۂ ظلمات مین جائین وزرا نے کہا یہانسے
آگے بڑھکر پانچ کوس پر آپکے بھائی کا قلعہ ہے سرشار جادو وہانکے حاکم ہین اونکا وزیر اعظم رازدار جادو
پردۂ ظلمات کا رازدار ہے پہلے چلکر اونسے ملاقات کیجئے رازدار تا بظلمات پہونچائیگا ہمیشہ اوسیطرح آپکا
جانا ہوا ہے خواجہ نے کوچ کیا بارہ ہزار فوج ساتھ سرشار کو خبر ہوئی منوش آتے ہین آگے استقبال
کیا اپنے قلعہ مین لایا خواجہ نے کنارے لا کر سرشار کو بھی بیہوش کر کے نذر زنبیل کیا برق فرنگی کو
بلا کر بشکل سرشار بنایا کہا اے وزیر اعظم دستور معظم پردۂ ظلمات تک ہمکو جانا واجب و لازم ہے
ہمارے شہنشاہ نے اسد کو بھیجا ہے چلکر قتل کرین وزیر رازدار نے عرض کی بہت خوب رازدار سربراہی
کر کے لیچلا خواجہ بشکل منوش برق بہ شکل سرشار ایک وزیر کی صورت پر قران رازدار کو
لئے ہوئے آتے ہین چوبیس ہزار فوج پشت پر قریب ایک درہ کوہ کے تیسرے دن آکر پہونچے
کوہ پر ابر سوسنی سایہ فگن تمام صحرا رشک گلشن رازدار نے کہا اب حضور فوج جما کر کھڑے ہون ملکہ
گوہر پوش کو بلاتا ہون وہ آکر حضور کو لیجائینگی خواجہ عمرو و برق وقران آگے بڑھکر کھڑے
ہوئے فوجون نے پرے جمائے رازدار نے بڑھکر درۂ کوہ پر کچھ اسم پڑھکر ہاتھ رکھا دنلے کی صدا
ہوئی دروازہ ظاہر ہوا اندر سے درۂ کوہ کے ایک شاہزادی حسین وجمیل دریائے گوہر مین غوطہ زن
پشت پر بارہ سو کنیزان زری پوش پچکاریان رنگ کی سب کے ہاتھون مین اس نازنین نے
نکلتے ہی آواز دی منم ملکہ گوہر پوش کنیزون کی طرف پلٹ کر آواز دی ہان صاحبو وقت
رنگ و رنگ ہے اتنا جو کہا سب کنیزون نے بڑھکر رنگ کی پچکاریان ایک مرتبہ لشکر پر لگائین
قطرۂ رنگ خواجہ و برق وقران پر جو پڑا رنگ نے اپنا رنگ جمایا روغن عیاری کا اڑگیا
آواز دی ارے یہ عیار کہان سے آئے ایک ساحر کو قران نے مارا ایک کو خواجہ نے
ایک کو برق نے قتل کیا نعرہ کر کے نکل گئے اب اہالیان فوج سے گوہر پوش نے پوچھا
تمہارے شاہ کیا ہوئے سب نے عرض کی حضور ہمین یہ احوال نہین معلوم گوہر پوش
رنجیدہ ہو کر بارگاہ استادگرا کے بیٹھی کہ صرصر شمشیر زن آکر پہونچی کہا اے

ملکۂ عالم شہنشاہ نے آپکی بڑی تعریف کی ہے کہ خوب عیارون کو پہچانا گوہر پوش نے کہا ای صرصر یہان کسی عیار کی مجال نہین میری زندگی مین داخل پردۂ ظلمات ہو یہ ذکر تھا کہ صبا رفتار بھی آئی گوہر پوش سے کہا شہنشاہ نے مجھے نشان تیا کر بھیجا کہ عمرو برق و قرآن فلان مقام پر چھپے ہین ہمارے ساتھ چلیے ہم گرفتار کرادین گوہر پوش دونون کو ساتھ لیکر چلی جب لشکر سے نکل آئی صرصر نے کہا ملکۂ عالم وہ بتون کی آڑ مین عمرو بیٹھا ہے گوہر نے دانہ پھینکا ابر سوسنی سے ایک برق چمک کر گری صرصر و صبا رفتار نقلی یعنی عمرو و برق کا رنگ روغن اڑ گیا چاہا کہ بھاگین گوہر نے سحر کر کے دونون کو پکڑ لیا سوسن اپنی کنیز کے سپرد کیا کہا انکو قید کرو صبح کو قتل کرونگی سوسن نے لاکر ایک خیمہ مین قید کیا دوپہر رات گئی دیکھا عمرو و برق مین لات گھی چلنے لگی برق کہتا ہے استاد میرا حصہ دیجیے خواجہ عمرو کہتے ہین اب حصہ کیسا اس کنیز کو تو مین نے اپنے قبضہ مین کیا کسی اور کو پکڑ ینگے تم لے لینا اس سال مین صرف پانچسو عورتین پکڑ کے بیچین کیا کمال کیا ایک کنیز کے واسطے مجھسے لڑتا ہے برق کہتا ہے مین نہ مانونگا آپنے حساب تو کیا آپنی کتنی عورتین پکڑین مینے کتنی گرفتار کین آپ صرف استادی کا حصہ لیتے ہین یہ سنکر سوسن اندر آئی دیکھا دونون لڑ رہے ہین عمرو نے کئی گھونسے برق کو مارے برق کے سر سے خون جاری ہے کہتا ہے دیکھیے استادی کا پاس نہ کرونگا چھاتی پر چڑھ بیٹھونگا سوسن نے کہا کیون عمرو یہ کیا معرکہ ہے عمرو نے کہا ملکہ یہ آپس کی بات ہے تم دخل نہ دو صاحب سنو ہم عیار ہر طرح اپنا پیٹ پالتے ہین جابجا سے شہزادیان وزیرزادیان زمیندارون کی لڑکیان عیاری کر کے پکڑ لاتے ہین انکو فروخت کر کے آپس مین بانٹ لیتے ہین ملکہ انصاف کرو مین اس پاجی کا استاد ہون ایک کنیز جو مین نے لیلی خوبصورت تھی مجکو پسند آئی اس نامنصف کی وہ استانی ہوتی ہے اس کا حصہ مانگتا ہے اس بیجا کو معقول تو کیجیے کہتا ہے مجھے دو اوستانی کو فروخت کرونگا سوسن نے کہا کیون ای برق تجکو شرم نہین آتی استانی کو بیچیگا تم لوگ بڑے غضب کے ہو شرفا کی بہو بیٹیان چراتے ہو بردہ فروش ہو عمرو نے کہا صاحب ہمارا کام یہی ہے سوسن نے کہا کیون ای عمرو کنیز کو ہم دیکھین عمرو نے اشارہ کیا برق کو ذرا ہٹا دیجیے تو مین دکھا دون سوسن نے کہا او بھڑ رئیے اُدہر ہٹ بیٹھ برق نے کہا آپ نے خوب کہی کیا اُوستاد سے کچھ معاملہ ہو گیا

گوہرپوش سے فریاد کرونگا کہ بی سوسن بڑی زباندراز ہین آپکے قیدی سے مل گئین ہین تو منھ پھیر کے نہ بیٹھونگا سوسن نے کہا خواجہ تم نکالو یہ کیا کرسکتا ہے موے کو جلاد ونگی خواجہ نے کہا میرے ہاتھ کی ہتھکڑیان نکالدو سوسن نے ہتھکڑیان نکالین خواجہ نے زنبیل سے ایک کنیز کو نکالا گوری گوری صورت بڑی سی نتھ ناک مین پہنے ہوے جانرنکا زیور صورت پر پھولا ہین عارض رشک گل گلشن سوسن بیقرار ہوگئی پوچھا یہ امتار امکان کہان ہے وہ کنیز رونے لگی کہا ہم زرگستان کے رہنے والے ہین اب تو خواجہ عمرو کے قبضے مین ہین روٹی کپڑا بہت لطف سے دیتا ہے عمرو نے باتین کرتے کرتے سوسن پر حباب مارا سوسن بیہوش ہوئی برق کو بھی رہا کیا دو کنیزین غیر ساحرہ اپنی اور برق کی صورت قید خانے مین بٹھادین آپ بشکل سوسن برق بصورت گل اندام باہر نکلے صبح کو گوہرپوش نے میدان خونی کی تیاری کرائی دونون کو قتل کیا سر بخدمت آتشبار روانہ کردیے رات کو جلسے مین خواجہ عمرو و برق نے گا بجا کے راضی کیا جس وقت شراب مین بیہوشی ملائی ابر سوسنی سے ایک برق چمک کر گری رنگ روغن عیاری کا اڑ گیا گوہرپوش نے گرفتار کرلیا صبحکو دربار مین تمام کنیزین جمع ہین عمرو و برق کو زیر تیغ بٹھایا جلاد نے چاہا تیغہ مارے جلاد کے سر پر پتھر پڑا اسکا بھیجا پھٹ گیا دوسرا جلاد چلا اسکی کلائی پر پتھر پڑا اب کوئی جلاد قتل کرنے نہین جاتا ملکہ گوہرپوش نے جھلاکر آواز دی ارے ان دونون کا سر کاٹ لو ایک جلاد وضع پہلو سے آیا کہا مین قتل کرونگا تیغہ کھینچ کے سر خواجہ عمرو پر آیا اشارہ کیا اوستاد سنبھل کر بیٹھیے یہ منم قران یہ کہکر دونون کی قید کاٹی تینون عیار نعرہ کرکے بھاگے گوہرپوش نے ابر سوسنی پر اشارہ کیا ایک برق گری تینون کے پاؤن زمین نے تھام لیے گوہرپوش چلی کہ قتل کرے قران و عمرو و برق نے بیقرار ہوکر دعا کی کہ یکایک پھولون کی آندھی آئی ملکہ بہار جادو طاؤس زرین بال پر سوار آکر پہونچی پھول برسائے عیارونکا سحر اوتارا یہ تو بھاگ کر مخفی ہوئے خواجہ دیکھ رہے ہین بہار نے کئی سو کنیزون کو مارا گوہرپوش نے ابر سوسنی کو جگا دیکھ غضب دیکھا اوسمین سے ایک برق گری ہرچند بہار نے چاہا اپنے کو بچاؤن نہ بچی سر زخمی ہوا قریب تھا بہار گرفتار ہوجائے کہ باغبان و سرخ مو وغیرہ اگر پہونچے لشکر گوہرپوش سے خوب لڑے گوہرپوش کے حربے کو روک لیتے ہین لیکن ابر سوسنی سے جو برق گری وہ نہ رکی سب سردار اسی سے زخمی ہوئے قریب ہے کہ قتل ہوجائین ابر سوسنی سے

آگ برسنے لگی آسمان سے برق چلی شہنشاہ کوکب روشنضمیر مرکب شبکین پر نمرہ سوار بڑے زور و شور سے آکر
پہونچا اول ابر سوسنی پر جاپڑا دو چار گولے مارے کہ ابر کے ٹکڑے اڑگئے دیکھا ایک ساحر سیاہ فام
پردہ ابر سے سحر کر رہا ہے کوکب نے جا کر اسے چیر کر پھینکدیا آواز آئی کہ غنچ مرا نام من سوسن سیاہ رو
تو اب کوکب فوج گوہر پوش بگڑا ہر چند کہ گوہر پوش بڑی ساحر زبردست ہے مگر یہ بادشاہ
طلسم صاحب جاہ وحشم ہے پنجہ کھینچکر جو گرا گوہر پوش کو زخمی کیا فوج کو اسکی تار تار کیا اب کوکب کے
ہاتھ سے گوہر پوش بھاگی ایک طرف نخلستان میں آئی خواجہ نے ایک کنیز کی شکل بنکر گوہر پوش
کو پکڑ لیا مندر زنبیل کیا اسکی شکل بنکر کنیزون کو آواز دی ارے بھاگ آؤ درہ کوہ میں نکل چلو
وہان سنے چلکر فوج روانہ کرینگے وہ سو کنیزین ہمراہ جب خواجہ عمرو اندر درہ کے آئے درہ کوہ بند ہو گیا
عمرو نے کنیزون سے پوچھا کہ درہ کیون بند ہوا سب نے کہا خدانخواستہ جب کوئی آپ کو قتل
کریگا تب یہ کوہ ٹوٹ جائیگا اب عمرو کو تسکین ہوئی کہا پاس آتشبازنکے چلو تخت پر سوار ہو کے
مع کنیزون کے سمت آتشبار چلے یہان کوکب روشنضمیر نے جب دیکھا گوہر پوش ہلنے
سے بھاگ گئی باغبان و بہار وغیرہ انتہا کے زخمدار تھے خود بھی زخمدار کوہ ظلمات سے ہٹکر دو
کوس پر اترے علاج میں ان سبکے مصروف ہوئے سبکے زخم کاری ہین دوسرے دن برق و قران
آئے کہا اے شہنشاہ استاد نہین ملتے کوکب نے کہا جاکے تلاش کرو برق و قران گئے کوکب
اسی مقام پر فروکش ہے کوکب نے پتلے کے ہاتھ نامہ روانہ کیا تھا حیران جنگ آزما پہلوان بیران
شمشیر زن چند خیمے و نمرہ وغیرہ لیکر یہان آئے کوکب علاج مین مصروف ہوئے خورشید روشنضمیر
ہاتھ سے بدیع کے بھاگ کر شہر بیرانیہ مین بیران فیل پیکر پہلوان زبردست خورشید کے
ساتھ ہوا پانچ لاکھ ساحر وغیر ساحر ہمراہ لیکر چلا جہان کوکب اترے تھے وہان آیا کوکب کو
دیکھکر طبل جنگی بجوایا صبحکو بیران میدان میں نکلا طرف کوکب کے حیران جنگ آزما نکلا ہاتھ
سے بیران کے زخمی ہوا کئی سردار کوکب کے مارے گئے کوکب چاہتا ہے خود نکلوں کہ از پردہ
بیابان گرد سے برخاست نور الدہر بن بدیع الزمان نامدار مع محمور آکے پہونچے ادل
سالار بلند کوکب طرف سے نور الدہر کے نکلا ہاتھ سے بیران کے زخمی ہوا اب نور الدہر
نکلے تو بنیزہ چلا آخر نوبت بہ کشتی پہونچی دونوں لشکر دیکھ رہے ہین شام کو نور الدہر نے بیران

کو زیر کیا جانبین کے لشکر اوترے صبحکو نور الدہر نے بہران کو طلب کرکے سوال اسلام کیا بہران
نے غصہ مین قید توڑ ڈالی خسرو شیر دل کو زخمی کرکے بھاگا نور الدہر پشت مرکب پر سوار ہو کر چلے عین
بارگاہ خورشید روشن ضمیر مین پہونچکر بہران کے دوپر کالے کئے خورشید نے قصد کیا کر ان کو از روئے
بلوہ گرفتار کر لون کہ یہ قہر و غضب تمام مخمور اگر پہونچی سب خاموش ہو رہے نور الدہر کو پھیر لائین
خورشید نے غصے مین طبل جنگی بجوایا تینون لشکر میدان مین آئے نور الدہر نے نکلکر کئی ساحر خورشید
کے مارے آخر جنگ مغلوبہ ہوئی رات تک تلوار چلی قریب صبح مخمور نے دیکھا کہ
نور الدہر مع مرکب غائب ہوئے لاشون مین تلاش کرنے لگی خورشید ہاتھ سے کوکب کے زخمی ہوا
آخر بھاگا مگر کوکب عقب مین کئی کوس نکل آیا بہار و بلغیان نے زرو کا کر ایک مرغزار مین اسی مقام پر
اوترپڑے مخمور نے یہان نجومیون سے پوچھا انھون نے کہا طرف مشرق کے چلئے نور الدہر بھی
خبر سینگے مخمور یکہ و تنہا چلی مکلل خان نے کہا تم لشکر لیکر آؤ یہ لوگ تو اسطرح جاتے ہین خواجہ عمرو درہ نیئہ
کرکے بصورت گوہر پوش پاس آتشبار کے آئے اوسنے کہا تم نے سر عمرو و برق روانہ کیا تھا
بڑا کام ہوا اب تمکو ساتھ لیکر بخدمت خوشخو ار ظلمانی چلین گے تاریخ قتل اسد قرار پا چکی یہان قران
و برق قریب کوہ حیران پھر رہے تھے کہ دیکھا تخت پر ایک ساحر آیا قران الگ ہوا برق
نے بشکل صرصر اس سے ملاقات کی اسنے کہا ہزبر کرگدن سوار نام ہے نامہ افراسیاب کا پاس
آتشبار کے لیکر جاتا ہون برق بصورت صرصر نے کہا مجھے بھی لیچلو اوسنے تخت پر بٹھا لیا کہ قران
ایک ساحر مہیب کی شکل بنکر آئے مست ستار نام اپنا بتایا کہا ہم یہان کے نگہبان ہین ہم چلکر اسد
کی بوٹیان کاٹکر کھائینگے ہزبر نے انکو بھی تخت پر سوار کر لیا ساحر نے قریب ایک نخل چنار
کے تخت اوتارا سحر کیا نخل اپنے مقام سے جدا ہوا راستہ ظاہر ہوا شہر مین آتشبار
کے آئے ہزبر نے نامہ دیا صرصر و مست ستار بھی یہان آکے پہونچے گوہر پوش نقلی نے پہچانا کہ
میرا بھوریا اور کالیا بھی آگیا کہ آسمان سے ایک پنجہ نے آتشبار کو نامہ دیا مضمون یہ تھا طرف
خوشخو ار ظلمانی کے کہ اے آتشبار ہمنے ہنگام نیلی پوش کو دو لاکھ ساحرون سے بحکم افراسیاب
بلوایا ہے۔ اسے اپنے پاس بلوا لینا اور آگے سامان قتل اسد مین مصروف ہونا دقت
بہ شہنشاہ بھی آئینگے آتشبار نے کہا اے ہزبر جس راہ سے تم آئے ہو اوسی طرح

سے مع فوج اسے بھی لے آو سہر بر اٹھا گوہر پوش یعنے عمرو نے کہا اے مست سرشار
یعنی قران تم بھی ساتھ جاؤ یہ دونون چلے مگر کوکب سب زخمیون کو ساتھ لئے ہوئے با فوج قلیل
ایک صحرا مین فروکش تھا کہ ہنگام نیلی پوش آکے پہونچا کوکب کو دیکھکر جا پڑا فوج کوکب کم تھی
قتل ہوئی اب کوکب حیران تھا کہ اختر بن تہیلان پانچہزار کنیز ون سے آگئی مگر گھر گئی کہ مصر العجائب
و سحر العزاب آئے تب ہنگام نے شکست کھائی تین کوس تک کوکب لڑتا ہوا آیا
ہنگام نیلی پوش جب زخمی ہوا تب اسنے طبل بازگشت بجوایا اوترا ایک طرف کوکب اوترے
ہنگام ساحر زبردست ہے رات کو اسنے سحر تیار کیا طبل جنگی بجے صبح کو دونون لشکر ملگئے قیامت کے
سحر ہو رہے ہین وقت پر قران و سہر بر آکے پہونچے ہنگام نیلی پوش سے سرشار یعنی قران
نے کہا تم ٹھہو مین کوکب کو گرفتار کئے لیتا ہون بس قریب کوکب آئے ایک گولہ مارا کوکب
نے بھی کی ماری گولے سے دہوان نکلا کوکب گر کے بیہوش ہوا اسی طرح سب سردارون کو پکڑ
لیا ہنگام سہر بر بہت خوش ہوئے نوبت نقارے بجتے ہوے پلٹے کوکب وغیرہ کو قید کیا
اب مست سرشار کی بڑی خاطر ہے مست سرشار نے رات کو شراب کی تقریب کی سب کو بیہوش کیا
کوکب سے آکر قید خانہ مین حال کہا کوکب کو بصورت ہنگام نیلی پوش و بصورت سہر بر باغبان
کو اسی طرح بارہ ساحر جو نامی تھے انکو زندہ درگور کیا اور ان سکو آراستہ کرکے مع لشکر قریب نخل آئے
نخل پر کوکب نے سحر کیا اسی راستہ سے دربار آتشبار مین پہونچے عمرو نے ان سب کو پہچانا انکو
میان آتشبار کو بھی بیہوش کیا قران کو بصورت آتشبار بناکے روانہ ہوئے بارہ چودہ ساحران
نامی تینون عیار سامنے قلعہ خونخوار ظلماتی کے اترے دیکھا سامنے قلعہ سیاہ ہے گرد اس کے
شعلہائے آتش بیرون قلعہ ایک طرف باغ سامری کہ جسمین صد ہا دیر بنے ہوئے ہین گھنٹہ
ناقوس کی صدا آتی ہے اور جا بجا چھوٹے چھوٹے قلعہ آراستہ ہین بڑے بڑے ساحر تاجدار اترے
ہوئے ہین یہ ہنگامہ ہے کہ کل صبحکو اسد غازی قتل کیا جائیگا رات بھر کوکب سے صلاح رہی کوکب
نے کہا یارو جب بیرون قلعہ اسد کو لائین اور زیر تیغ بٹھائین اسد پر قبضہ کرکے جنگ آغاز کرو
آئندہ جو منظور یزدان دگار رات بھر اسی صلاح مین گذری وقت سحر افراسیاب بڑے کروفر سے
مع حیرت کے پہونچا آتے ہی اسنے صفین جمائین یکایک دروازہ قلعہ ظلمات کا کھلا دیکھا سب نے

اسد غازی اُڑا ہے پر مسلسل و مطوق دس ہزار جوانان سیہ پوش چہار جانب سے گھیرے ہوئے زیر دار لگر
پہونچا اب کوکب وغیرہ کا قصد ہے کہ جا پڑین اسد کو نقصے مین کرین کہ اندر سے قلعہ ظلمات کے نوبت
نقارے کی آواز آئی ملکہ خونخوار ظلماتی ایک تخت پر سوار چار اژدہے تخت پر کسے ہوئے سنہرے تیلے
بازو پر بندھے ہوئے ساحرہ کبیر اپنے سحر و شعبدے پر مطمئن افراسیاب نے خونخوار کو سلام کیا
خونخوار نے بلائین لین کہا کیون شہنشاہ مسلمان ہمارے قلعہ مین نہ آئے افراسیاب نے کہا کسکی
مجال ہے کہ سرحد ظلمات مین قدم رکھے خونخوار نے کہا اے افراسیاب شکو مجھکو اڑتی ہوئی خبر ملی
کہ غنیم لوگون نے سرحد ظلمات مین داخلہ کیا کچھ عیار بھی آگئے اے افراسیاب مین امتحان کرلی ہون
یہ کہکر خونخوار نے سب تاجدارون پر نگاہ ڈالی ایک جانب دیکھا آتشبار جادو خبر بر جادو و
ہنگام نیلی پوش وغیرہ بارہ ساحران زبردست کو ساتھ لئے ہوئے پشت پر ایک لاکھ ساحرون کی
فوج آمادۂ حرب و پیکار کھڑے ہین خونخوار نے کہا اے افراسیاب ان پر مجھے گمان ہوتا ہے
افراسیاب نے کہا سب آپ کے ملازم ہین اب ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ جہان اسد زیر دار
بیٹھے ہین وہان بہت جادوگرون کا جماؤ ہے اس مقام پر ایک قصر عالیشان مین تخت یاقوت نگار
پر ملکہ طاؤس پریچہرہ دختر خونخوار جلوہ فرما ہے پشت پر ساٹھ ہزار کنیزان زرین پوش تماشائی قتل
اسد مین مصروف ہین لیکن خونخوار کو جب شک ہوا تو اسنے جھولی مین ہاتھ ڈالکر روئی کا گالا نکالا
چند قطرات آب روئی پر ڈالکر اڑا دیا بعد چشم زدن لکا ابر بنکر سر پر کوکب وغیرہ کے لہرایا کڑکڑا کے
برسا جہان قطرہ پڑا اگر سحر سے صورت بدلی تھی تو سحر نابود ہوا جو رنگ روغن عیاری سے بنایا تھا
وہ روغن اڑ گیا اب تو سبنے دیکھا کہ کوکب و ضیغم و بران شمشیر زن و ملکہ اختر و سحر العجائب
و مصر الغرائب و باغبان قدرت و بہار عیارون مین عمرو و برق و قران قید اسد
کوتاک رہے ہین جیسے ہی ان سبھون نے دیکھا کہ صورتین ہماری اصلی ہوگئین عمرو نے کہا لو کوکب
ہوشیار ہوجاؤ کوکب نے دن سے گولا مارا بہار کا گلدستہ چلا باغبان نے گیند پھینکا اختر نے
موتیون کا مالا مارا بران کا خنجر مروارید چلا سحر العجائب و مصر الغرائب تلوارین کھینچکر جا پڑے
عیارون نے حقہ ہائے آتشبازی مارے تمام میدان دھوان دھار سامری جمشید کی پکار کوکب
نے زمین ہلادی بہار کے گلدستے نے ہزارونکو دیوانہ بنایا مصر الغرائب و سحر العجائب

نے صدہا کے سر اوڑا دیے عیار حقہ مار کر جابجا چھپے عمرو نے گلیم اوڑھ لی کوکب اس غول پر جا گرا جہان اسد زیر تیغ بیٹھا ہے دو چار حملے تو ان ساحرون نے ایسے کئے کہ چار لاکھ ساحران ظلمات مارے گئے دھڑ ادھڑ سر گر رہے ہین بارش آتش سحر کہین پھول برسے کہین پیاسے ہو کر پانی کو ترسے آتش سحر کی حدت سحر العجائب و مصر الغرائب کے سحر کی شدت اب خونخوار ظلماتی و افراسیاب حیرت وغیرہ سنبھلے فوجونکو اشارہ کیا بائیس لاکھ فوج ہین یہ چودہ آدمی شمشیر زنی کر رہے ہین کوکب ہر مرتبہ مثل نیر اعظم چمک کر بلند ہوتا ہے جب کڑک کے گرا چار ہزار کو جلا دیا خونخوار بھی کڑکتی پھرتی ہے دوپہر کا وقت آیا انتہا کی گرمی لون چل رہی ہے مقام پردۂ ظلمات پر انگارے برسنے لگے ہنگامہ گیر و دار بلند ہوا خونخوار نے بھی زمین ہلا ہلا دی تلوارین برسائین ان تلوارون نے باغبان و بران و بہار و اختر کو زخمی کیا اب کوکب کو یہ مشکل پڑی کہ کبھی افراسیاب کو جواب دیا کبھی خونخوار سے لڑا سحر کو اسکے دفع کیا ان زخمیون کو بھی بچا رکھا ہے خوب جرات دکھا رہا ہے افراسیاب نے دو چار گولے ایسے مارے کہ اندھیرا ہو گیا کوکب نے مشعلہائے سحر روشن کیے تاریکی کو دفع کیا مگر زیادہ مصیبت کوکب پر پڑی کہ جس مقام پر اسد غازی زیر تیغ بیٹھے تھے اپنے کو زخمی کرا کے لڑتا ہوا اس مقام پر پہونچا جلادون کے سر کٹے ہوئے دیکھے دارین سرنگون اسد نامدار کو وہان نہ پایا عمرو بھی ساحر بنا ہوا وہان تک پہونچا تھا کوکب نے منہ پیٹ لیا کہا لو یار دو سب مشقت ضائع ہوئی اسد غازی کو کوئی لیگیا ہمکو رنج دیگیا یہ کیا ستم ہوا لاشون مین دیکھنے لگے اسد کا نشان نہ پایا سرداران نامی کا کلیجہ پھٹ گیا سب سردار سر پیٹنے لگے عمرو نے کہا یار و اس شیر کو خدا کے سپرد کرو اپنی جان بچانیکی تدبیر کرو استادان سخنور نے اس داستان شوکت بیان کو بصد جلالت یون تحریر فرمایا ہے کہ جب کوکب وغیرہ نے اسد نامدار کو زیر دار نہ پایا ہوش و حواس باختہ ہوئے تدبیر ہوئی کہ اب کہان نکل جائین فوجین ظلمات کی بیحساب تمام قلعہ جات کی رعایا جمع ہے جانبازی مین مصروف نکل جانا غیر ممکن ہر طرف سے دہاڑے ہین خونخوار ظلماتی کمی نہین کرتی جب سحر کیا زمین ہلا دی کبھی کوکب پر جا پڑی زخمی کیا کوکب انتہا کا رحمدار ہے بڑی جرات سے آج کوکب لڑ رہا ہے پشت دہلوے ہوشیار اپنے ساتھ والون سے خبردار کبھی بران کو بچایا کبھی برائے باغبان و بہار سینہ سپر کیا خونخوار ظلماتی ہر چند چاہتی ہے کوکب کو گرفتار کرلین کوکب

اوسکے اسم سحر مین نہین آتا کبھی کڑکا کبھی گرجا کبھی سحر کیا کہ صدہا اہالیان ظلمات نے منہ بلا زم کوکب
کہکر سر ٹکرائے سو دو سو کو مار اپنی جان بھی دی آفتاب عالمتاب بازنگ زرد لرزان و ترسان بخوف
سحر ساحران کاشانہ مغرب مین جاکر مخفی ہوا شہنشاہ ماہتابان مالک اقلیم ظلمت بصد صولت و شوکت
شہنشاہ زرین پوش کو شکست دیکر مع فوج ثابت و سیارگان میدان سپہر نیلگون فلک پہ صف آرا
ہوا اب کوکب کو زیادہ پریشانی ہوئی نکلجانا پردہ ظلمات سے ممکن نہین فوجون کے بے جمے
ہوئے لوہے کی دیوارون کا لوٹنا ناممکن یہ سرداران نامی زخمدار عقب مین کوکب کے
لڑ رہے ہین نگاہ اوٹھاکر دیکھا سامنے ایک قلعہ مختصر کہ اسکے رہنے والے بڑا لئے مرد خونخوار ظلماتی
نکل آئے ہین قلعہ کا پھاٹک کھلا ہے ہرچند کہ قلعہ مختصر ہے مگر برج بار درست دیوارین مضبوط کوکب نے
باغبان سے کہا اے برادر اتو اس ہنگامے مین آ پھنسے عیار لوگ سر مقام پر چھپ کر اپنی بسر کرتے ہین
جس کو جو مقام ملیگا کسی کی شکل بنکر پڑ رہیگا ہم تم سب کدہر جائین کیونکر جان بچائین اب یہ صلاح
ہے ہمارے نزدیک اسی مین فلاح ہے کہ لڑتے بھڑتے یہ جو سامنے قلعہ ہے اسمین گھس چلین شب
یہان بسر کرین بوقت سحر جو پروردگار کے نزدیک بہتر ہوگا وہ تدبیر کرین گے لڑینگے مرینگے نکل جانا
تو ممکن نہین باغبان وغیرہ نے بھی اس رائے کو پسند کیا کہ حقیقت مین یہی بہتر ہے باغبان
وغیرہ کھڑے ہوکر سحر کرنے لگے کوکب نے اتنے عرصہ مین جھولی سے کچھ اشیائے سحر نکالے چالیس
سنہرے پتلے بنائے اونکے اشارہ کیا اے غلامان نمکخوار اے خیر خواہان اس قلعہ مین ہمکو چلنا منظور
ہے آگے بڑھکر شمشیر زنی کر و راستہ صاف ہو تو اس قلعہ مین چلین یہ سنکر وہ چالیسون پتلے مثل
سپاہیون کے تیغے کھینچکر جا پڑے پرے درہم و برہم کردیئے کوکب باغبان وغیرہ نے بھی بڑھکر
خوب خوب سحر کئے قلعہ کے سامنے جو لوگ جمع ہوتے تھے بھاگے رات سوا پہر آچکی ہے افراسیاب و
خونخوار بھی لڑتے لڑتے عاجز ہوچکے ہین ان شیران گرسنہ کو فوج ظلمات نے خود راستہ دیا فریاد کرتے
ہوئے بھاگے اول کوکب قلعہ مین آیا سب ساحران زخمی کو اپنے ساتھ لایا سنہرے پتلو نکو بیرون قلعہ
چھوڑ دادہ نمکخواران جانباز خدمتگذاران سرفروش گرد قلعہ کے نیچے لیکر پھرنے لگے اگر کوئی بڑھا پتلے نے
بڑھکر تیغہ مارا سر اسکا اڑگیا خندق کو لاشون سے اہالیان ظلمات کے پاٹ دیا بطور نگہبان کے حاضر
باش کی صدا بلند کیتے ہین خیر خواہی پہ مرتے ہین پھاٹک پر اوسکے کوکب آکر بیٹھا کرسیان بچھ گئین اب یہ فلیلنید

دروازے پر سے کوکب سحر کر رہا ہے بہار و باغبان و بران و اختر وغیرہ بھی گولے ماش کے دانے
شیشے پھینک رہے ہیں تینون عیارون کو جہان جگہ ملی بیماری جا کھڑے ہر ایک کا ذکر الگ الگ تحریر
ہوگا صورتین بدلے ہوئے پھرتے ہونگے افراسیاب و خونخوار نے جو یہ معاملہ دیکھا دلونمیں اپنے خوش ہوئے
کہا اپنے پاؤن سے یہ لوگ اپنی قبر مین گئے قلعہ مین جا کر چھپے ہین اب چار جانب سے گھیر لو سات لاکھ فوج
خونخوار کی بحکم خونخوار بڑھی چار جانب سے قلعہ کو گھیر از ورسے تیغ کے اپنے کو بچائے ہوئے ہین کوکب
گولے مار رہا ہے تیلے کسی کو قریب نہین آنے دیتے خونخوار افراسیاب کو ساتھ لیکر باغ سامری
مین آئی ایمین بڑے بڑے شوالے بنے ہوئے ہین اب مفصل کیفیت دریافت ہوئی کہ کوکب وغیرہ
اسد کو نہین لیگئے ہرکارون نے خبر دی جب یہ سردار لڑتے ہوئے زیر قلعہ پہونچے تو اسد
کا نام لیکر روتے تھے کوئی کہتا تھا وہ شیر قتل ہوگیا کوئی کہتا تھا خونخوار نے اٹھوا لیا نبرلوع مقدمہ
طلسم کشا مین حیرت ہے کہ اسد کیا ہوا خونخوار نے کہا اے شہنشاہ سرحد قلعہ ظلمات سے
طلسم کشا کا نکلنا ناممکن اگر کسی نمکحرام نے نمکحرامی کی حال کھل جائیگا یہ کہکر اپنی وزیر زادی
نسترن ظلماتی کو بلا کر حکم دیا کہ لاکھ ساحر ہمراہ لیکر سب طرف اسد کو تلاش کرو رئیس و امیر کے
مکان کی تلاشی بھی لو خبردار کسی کا پاس نکرنا کوکب وغیرہ سے تو اطمینان ہو اصبح کو انکو قتل کرینگے مصنف
عرض کرتا ہے کہ نسترن ظلماتی فوج ساحران ساتھ لیکر باغ سے نکلی گھر گھر تلاشیان ہونے لگین
بڑے بڑے بادشاہون کے مکانمین ساحر گھس گئے ہر مقام پر اسد کو تلاش کرتے پھرتے ہین لیکن
خونخوار ظلماتی کی دختر بلند اختر ملکہ طاؤس پریچہرہ نہایت حسین سحر مین بھی زبردست لشکر ابتک جست
اپنے قصر مین جلوہ فرما تھی کہ اسکو خبر گذری کہ قید طلسم کشا کی پردۂ ظلمات مین آئی ہے یہ اپنے قصر پر
آکر بیٹھی تھی اسد کو ارابہ پر سوار کرکے ملازمان آلتجار تہ ظلمات مین لائے چوک مین آکر اسد نے لنگرا
مارا ارابہ رکا طاؤس پریچہرہ کی نگاہ آفتاب جمال اسد نامدار پر پڑی عاشق ہوئی راتین تڑپ تڑپ کے کاٹین
یکایک یہ خبر سنی کہ لبہ فردا طلسم کشا کو بیرون قلعہ ظلمات قتل کرینگے عرض کیا تھا کہ ایک قصر پر
آکر یہ بھی بیٹھی وہ وقت آیا کہ اسد کو لاکر زیر دار بٹھایا طاؤس پریچہرہ حیران تھی کہ مین اس شیر
کو کیونکر بچاؤن یکایک کوکب وغیرہ پہچانے گئے جنگ مغلوبہ ہوئی اسی حجہ مہلت طاؤس پریچہرہ
نے بائی کنیزون کو شریک کرچکی تھی سحر کرکے گری اسد کو اٹھا لائی اپنے باغ مین لیکر آئی اسم

آکو ہوشیار کیا اسد بھی اس پری پیکر کو دیکھکر عاشق ہوئے طاؤس نے کہا آپکو اسواسطے اٹھا لائی کہ
آپکے مددگار کوکب وغیرہ گھر گئے ہین ان کے ساتھ سب ساحران زبردست ہین لڑ بھڑ کر نکل جائینگے
اسد نے کہا مین بھی جاکر انکا شریک ہونگا رخ چشم نامے ایک کنیز ساقی بنی بیٹھی ہے اوس نے
ملکہ سے کہا کہ اپنے نہ بھیجیے یہ بڑے جری ہین مانع سے نکلکر لڑنے لگینگے گرفتار ہو جائین گے سحر سے بیہوش
کرکے لیچلیے رات ہی کو پردۂ ظلمات سے انکو لیکر نکل جائین یہ ذکر تھا کہ ایک کنیز نے آکر خبر دی حضور
جو کرنا ہو جلدی کیجیے مکانون کی تلاشی ہو رہی ہے لشترن ظلماتی کو حکم ملا ہے دوستی کا پاس نہ کرنگی
یہ سنتے ہی طاؤس نے اسد کو بیہوش کیا تخت پر ڈال رخ چشم کنیز قریب اسد آکر بیٹھی مجمع کنیز
سے ملکہ باغ سے نکلی لشترن ظلماتی راہ مین تھی اسنے طاؤس پریچہرہ کو روکا کہا تمام ظلمات بن غدر ہے
آپ شب کو کہان جاتی ہین طاؤس نے کہا یا مین کسی کی تابعدار ہون جاکر کوہ ظلمات پر ٹھہرونگی
جو کوئی مسلمان بھاگ کر نکلیگا اسکو قتل کرونگی لشترن کی ایک کنیز سحر کر کے بلند ہوئی اس کی نگاہ
اسد پر پڑی پکار کر آواز دی اے ملکہ لشترن طلسم کشا انکے ساتھ ہے یہ کہکر وہ کنیز گر کر چاہا کہ
اسد کو اٹھالے رخ چشم کنیز نے خنجر مارا وہ ساحرہ مرکر گری اب تلوار چلنے لگی اسد بھی ہوشیار ہوئے
لڑتے لڑتے صبح ہوگئی طاؤس پریچہرہ نے ہزارون جادوگر مارے ہرچند قصد کیا طلسم کشا کو لیکر
نکلجاؤن لشترن نے نہ جانے دیا یہ خبر جب خونخوار کو ہوئی طاؤس اسد کو لیے جاتی ہے ہزارون
ساحر اسنے مارے خونخوار چلی یہ کہکر ابھی جاکر قتل کرونگی خونخوار تو سیر دن باغ گئی افراسیاب
بھی آنکھین ملتا ہوا اٹھا ایک برہمن نے کہا القصور خداوند سے ملکر دعا مانگیے افراسیاب دیر
مین آیا برہمن نے ایک لڈو اٹھا کر دیا کہ پرشاد کھایئے افراسیاب لڈو کھا کر بیہوش ہوا برہمن نے
نعرہ کیا منم خواجہ عمرو افراسیاب کو لوا اسی مقام پر پڑا رہنے دیا آپ بشکل افراسیاب تاج سر پر رکھکر پشت
مرکب پر سوار ہوئے بیابان کوکب وغیرہ نے جو قلعے سے دیکھا کہ اسد غازی کا نعرہ ہوا ساحرون
نے گھیر لیا ہے یہ بھی قلعے سے لڑتے بھڑتے نکلے بہار و باغبان نے برائے اسد نامدار سعی بسیار کیا
خونخوار نے آتے ہی زمین ہلادی کہ افراسیاب گھوڑا اڑاتا ہوا قریب آیا آواز دی اے خونخوار خبردار
سحر نکرنا مین ایک سحر مین سکو مار لونگا برابر خونخوار کے آکے گھوڑے سے کودے حلقہ ہائے کمند مارے
خونخوار بیہوش ہوتے ہی غرق زمین ہو گئی وہان برہمنون نے افراسیاب کو بھی ہوشیار کیا یہ بھی باہر

نکل کر سحر کرنے لگی خونخوار بھی زمین سے نکلی اب کوکب وغیرہ پر وقت تنگ ہے بڑی قیامت کی
جنگ ہے افراسیاب و خونخوار سحر کرتے ہوئے آتے ہیں کوکب کو یہ خوف ہے کہ اسد نہ گرفتار
ہو جائیں جھپٹ جھپٹ کے انکو بچاتا ہے یکایک آسمان پر برق چمکی سب نے دیکھا کہ شہنشاہ
لاچین خوش آئین شیر پر سوار بڑے کر و فر سے آکر پہونچا افراسیاب کو للکارا او نمک حرام
بد انجام ہٹ جا سامنے سے یہ کہکے گولا جھولی سے نکالکر مارا افراسیاب نے گولا کاٹا اب برق
چمک کر گری کہ سر افراسیاب کا زخمی ہوا لاچین افراسیاب کو زخمی کر کے خونخوار ظلمانی پر جا پڑا
لسترن ظلمانی کی لاچین نے کلائی پکڑ کے ایک طمانچہ مارا لسترن کا سر اڑ گیا خونخوار پر سحر کیا آگ
برسنے لگی بڑی مشکل سے شعلہائے آتش سے نکلی کہا او افراسیاب لاچین نے
قیامت برپا کی اس سے مقابلہ کرنے میں حجاب ہے جب نام کہکر نعرہ کرتا ہے قلب کانپ
جاتا ہے آنکھ چار کرنیکو دل نہیں چاہتا وہی بادشاہ ہے جس نے سالہا سال ہم پر حکومت
کی ہے تو نے فوج سامری جو پردہ ظلمات میں ہے اس کو کس دن کے واسطے رکھا ہے
جلد طلب کر طلسم کشا کو یہ لوگ پا گئے ہیں اب لڑ بھڑ کر نکل جائیں گے جلد تدبیر کر کہا افراسیاب
پیچھے ہٹا اکڑتا ہوا پہلوئے قلعہ ظلمات میں آکر کھڑا ہوا یا سامری کہکر زمین پر دو ہتڑ مارا آواز دی اے
یہ سالار قدرت اے جانثاران با شوکت جلد آکر میری مدد کرو دشمنوں نے مجکو گھیرا ہے جیسے ہی
افراسیاب نے یہ کہکر دو ہتڑ مارا زمین شق ہوئی آگے آگے ایک جوان فیل پر سوار علم زرنگاری
ہاتھ میں جس کے ہاتھی باہر نکلا سر پر فیل کے ایک نقارہ چوب اوس علمدار کے ہاتھ میں اب طبقے سے
زمین کے سوار نکلنے لگے بارہ ہزار سوار آکر جم گئے فیل سوار چوب لیکر آگے بڑھا جیسے ہی لاچین
نے یہ معرکہ دیکھا مجمع ساحران سے کڑک کے نکلا تیغ دیکھا لاچین ستارہ بنکر آسمان میں ڈوب گیا
نظروں سے سب کے مخفی ہوا افراسیاب نے آواز دی او فیل سوار او علمدار لشکر سامری کس کا انتظار ہے
نقارے پر چوب لگا دے یہ آواز سنکر بہار و باغبان گھبرا کے کوکب سے کہا اب غضب ہوا یہ پہلی
چوب جب یہ لگائیگا ہم سب کو سحر فراموش ہو گا دوسری میں بیہوش ہو نگے تیسری چوب میں سب کے سر
پھٹ جائیں گے یہ فوج سامری ظاہر میں بارہ ہزار ہیں کروروں پر غالب ہیں شہنشاہ کوکب نے
کہا مجبوری ہے جو منظور پروردگار ہو گا وہی ظہور میں آویگا اب بھاگ کر کہاں جائیں بہتر یہ ہے

کرلو بھر ٹکر مرین ناگاہ اس فیل سوار نے نقارے پر چوب لگائی کوکب وغیرہ لہرائے حربہ ہائے سحر ہاتھ سے گرے افراسیاب نے آواز دی خبردار تامل نکرنا اسی لئے تامل مین نقارہ نواز مار اگیا فیل سوار نے چوب اٹھائی چاہا نقارے پہ چوب لگائے کہ آسمان سے نعرہ ہوا کہ او بیحیا کیا کرتا ہے سب نے دیکھا لاچین تاج زرین پہنے ہوئے ایک جوان سیہ فام خنجر برہنہ ہاتھ مین لاچین سے کہتا ہوا آتا ہے مین غلام قدیم ہون حق نمک ادا کرونگا گلا کاٹ کے مرونگا تباہی فوج سلطری کی میرے ہاتھ ہے اسوقت لاچین ہونچا کہ اس بیحیا کا قصد تھا کہ چوب لگائے کہ اس جوان ناکام نے لاچین کی طرف دیکھا لاچین نے کہا حق نمک ادا کر چالیس برس تیری خدمت کی بہت خوب کہکر اس جوان نے خنجر گلے پر رکھا دوسری چوب لگا نیکی سوار کو مہلت نہ دی خنجر گلے پر پھیر کر لاش اپنا اس فیل سوار پر گرایا خون اسکا لاچین نے تمام فوج پر پھینک مارا تمام فوج جلنے لگی نقارہ ٹوٹا سوار کے دو ٹکڑے ہوئے ایسا اندھیرا چھایا سب گھبرانے لگے اس تاریکی مین لاچین زمین پر آیا خونخوار ظلماتی کو ڈانٹا او سیاہ رو تیرہ درون کہان جاتی ہے خونخوار نے پلٹ کر ہاتھ تلوار کا مارا لاچین نے تلوار پر روکا تیرہ بد کے ہاتھ مار انخونخوار کے دو ٹکڑے ہوئے ادہر نقارہ ٹوٹا ادہر خونخوار مری قیامت برپا ہوئی صدا آئی کشتی مرا نام من خونخوار ظلماتی بود آج روح سامری کو صدمہ پہونچا یا فوج خداوندی کا خاتمہ ہوا ایک طائر خاک سے فیل سوار کے پیدا ہوا اس نے آسمان پر آکر آواز دی اس مہینے مین طلسم ہوشربا نہ بچیگا افراسیاب نے ایک سنگریزہ اٹھا کر مارا کہا کیا بیہودہ بکتا ہے طائر جلگیا لاچین طرف افراسیاب کے چلا فی الفور افراسیاب نے جھپٹ کر کمر حیرت مین پنجہ دیا طرف باغ سیب کے بھاگا یہان جادوگر جلنے لگے صدا الامان بلند ہوئی ساحران ظلمات قدمبوس ملکہ طاؤس پریچہرہ کے گرے سطاؤس نے سبکو امان دی اہالیان پردہ ظلمات مطیع اسد نامدار ہوئے لاچین کو اسد نے تخت پر بٹھایا برق و عمرو و قران ظاہر ہوئے نوبت نقارے بجاتے ہوئے قلعہ ظلمات مین آئے کوکب وغیرہ کی زخم دوزیان کین پٹیان مرہم کی چڑہائین بعد صحت قصد ہوا کہ سفر کرکے طرف دریائے نیل کے چلین واضح رہے کہ اسد بے تیاری کرائی بنام بالعنان قدرت حکم قضائے شیم شہنشاہ لاچین صادر ہوا کہ فوج اپنی آراستہ کرو اٹھا لیکر بڑھو جب ملازم افراسیاب روکین گے یقین کامل ہے کہ جنگ عظیم واقع ہوگی انشاءاللہ لڑتے

بھڑ ے چلین گے اسی جوش مین تا بدریا ہونچینگے باغبان قدرت نے اُسی وقت ساٹھ ہزار جوانان صف شکن و ساحران پرفن لشکر مین سے چنے غلبگو آکر بارگاہ آسمان جاہ مین عرض کی صبح کو غلام بدون اطلاع شہنشاہ عازم سفر ہوگا کل سردار صلاح کر چکے ہین کہ اول کوہ ہفت رنگ پر صراط ہفت رنگ سے مقابلہ پڑیگا وہ نبیرہ سامری ہے بڑے کر و فر سے لڑیگا اسد غازی نے فرمایا یہ سب خیالات بیکار ہین کل غازیان دینداری مجاہدان ستور شعار آمادہ حرب و پیکار ہین باغبان کو حکم ملگیا کہ صبح کو طرف دریائے نیل کے روانہ ہونا تمام لشکر مین تیاری ہونے لگی یہ خبر لشکر افراسیاب مین بھی پہونچی سرما د ابریق و مصقور ناظمان دربند ہوشربا آمادہ ہوے کہ روکین گے سمت دریائے ہفت رنگ نجانے دینگے سرما د ابریق نے اُسیوقت اس مضمون کی ایک عرضی بخدمت افراسیاب روانہ کی کہ حال اس کا وقت پر تحریر ہوگا۔۔۔

دو کلمہ داستان شوکت بیان چاہ نیلوفر ساختہ سیلم کہ اہل اسلام کے ہاتھ سے بعیاری چالاک بھاگا اور ایک مقام پر کہ جسکا نام چاہ نیلوفر رکھا ہے وہان ہونچکر تیاری بربادی مسلمانان مین مصروف ہوا دیگر حالات متعلق داستان ہذا۔ ساقی نامہ مصنف

ساقی مجھے جستجو بڑی ہے
کس لطف پہ رنگ داستان ہے
بھر جام شراب دے دوبارا
درپیش ہے جنگ شاہ سیلم
ہے بادہ مکر و غدر سے مست
لکھون سیلم کا جنگ نامہ
اے بلبل کلک کچھ خبر ہے
اس چاہ مین شعبدے بڑی ہین
لکھتے ہین غرلق چاہ الغنت
مضمون خیال تب رقم ہون

رندون سے یہ دہشت زلزلی ہی
اک جام مے دلا پلا دے
اس راہ مین ساتھ دے ہمارا
اس فکر مین دل تڑپ رہا ہے
ایسے خود سر کو بھی کرون پست
ہے جوش یہ بحر طبع موزون
موسوم بہ چاہ نیلوفر ہے
مین لطف نشا دری کھاؤن
افسانۂ وصل و درد فرقت
اس راہ مین کون ہوگا رہبر

ہنگامۂ شور و شر عیان ہے
صورت مطلوب کی دکھادے
ساقی نکرینگے جستجو۔۔۔ ہم
مرکارے سے سامنا ہوا ہے
کھینچ جائے بلطف تیغ خامہ
اک چاہ کا حال صاف لکھون
جھنڈے مری فکر کے گڑے ہین
اس چاہ مین ڈوبنے نہ پائون
سامان سب طرح کیے ہم ہون
اے شاطر کلک جستجو کر

اڑتا ہے مرا سمند مضمون | ہے مہر عدو کمند مضمون | لکھتا ہے قمر ضیا فسانہ
اے ماہ سخن ضیا دکھانا | چہرہ غرلقیان چاہ پر آفت رنج و مصیبت دیتا جان منازل
خارستان صعوبت حالات چاہ نیلوفر نصب کر دفر کلک سحر طراز سے یون تحریر فرماتے ہین

راقمان کلام درد آمیز | کاتبان کلام حیرت خیز | از کلام فصاحت و تمکین
می نگارند قصہ رنگین | شب کو باغبان قدرت لشکر ظفر پیکر سے چند قدم آگے بڑھکر

غروکش ہوا کو وقت سحر شہنشاہ لاچین و اسد دلاور بارگاہ آسمان جاہ مین تشریف لائے چھوٹن
عیار بھی اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہین یہی ذکر ہے ہر سردار کو یہی فکر ہے کہ باغبان آگے بڑھگیا
کل لشکر تیار ہو آجکی منزل سخت گذریگی سرما وغیرہ ضرور روکین گے یہ ذکر تھا کہ چند ملازمان باغبان
حیران و پریشان خدمت اسد نامدار مین حاضر ہوئے عرض کی ہمکو وہ پھر رات گئے رتک ہم سب
خدمت باغبان مین حاضر رہے اب اسوقت جو جاکر دیکھا تو باغبان فرش خواب سے غائب ہے نقب وغیرہ
کا نشان نہین اسد نامدار نہایت پریشان ہوئے لاچین وغیرہ اس بارگاہ مین آئے جہان سے
باغبان غائب ہوا لاچین نے آکر دیکھا کہا یہ تو کسی ساحر کا کام ہے سرکار نے لشکر کنارے آگے
کہا لشکر سرما و ابریق مین تو باغبان کا نشان نہین ہے بڑی تجویز ہے کسی چمن مین نشان باغبان
نہ ملا غنچہ آرزوے اسد نامدار منقبض ہوا صبح کو اور خبر وحشت اثر آئی کہ گلشن بارگاہ سے ملکہ
بہار بھی غائب ہوئی استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک ہفتے مین چالیس سرداران نامی
و ساحران گرامی بارگاہون سے غائب ہوئے اسد نے رنجیدہ ہوکر خواجہ عمرو کو بلایا جیسے ہی
خواجہ آئے دیکھا اسد نامدار غصے مین بیٹھا ہے قبضے پر ہاتھ تیور پر بل زلفین خلیلی کو بیتاب آنکھین
آنکی ہنڈی عمرو گھبرا گیا اسد نے کہا نانا جان آپکو سوائے لوٹ مار کے کچھ اور بھی فکر ہے آپنے سنا
کہ لشکر مین کیا کیا قیامت بپا ہوئی باغبان و بہار وغیرہ چالیس سردار غائب ہوئے لشکر
افراسیاب مین انکا نشان نہین ہے آخر کہان گئے کون لیگیا آپ افسر شاطران ہین آپ انکا
حال بتائے مین اپنے سردارون کو آپسے لونگا یا مجھکو بتلا دیجئے کہ میرے سردار قلعہ آہنی مین ہین مین
جاکر اپنی جان دون یا انکو رہا کردون عمرو نے گھبرا کر نجومیونکو بلایا ایک کیفیت اور ہوئی یعنی کیا تو ڈانڈ
دریائے نیل کا کھلا ہوا تھا ہرکارون نے خبر دی ایک پہاڑ خود بخود حائل ہوگیا ہے یہ کسی مکار

شعبدہ باز کا کام ہے بخومیون نے بعد عرصہ دراز بہ علم ستارہ شناسی عرض کی کہ اسد و خواجہ
غیر ساحر اس پہاڑ کے بائین جانب جائین گوہر مراد دستیاب ہوگا اسوقت اسد نامدار و خواجہ مع گروہ
عیار و سرداران نامی مع حسندلان دلاور بہیم برائے جستجو چلے چونکہ اسد کے سردار بھی ساتھ ہین
شگفتہ مزاج مردان عالم کے سرکے تاج اسد شکار کھیلتے ہوئے چلے اس شیر بیشہ جرات نے ایک
آہو کے تعاقب مین گھوڑا اڑا دو کوس پر جاکے اس آہو کو شکار کیا گھوڑے سے کود ے مقصد تھا
آہو کو شکار بند سے باندھکر بیٹھین ایک آہو تیر خوردہ سامنے آیا اسد نے اسکو بھی شکار کیا کہ سامنے سے
ایک تاجدار عالیشان وضع مین پہلوان گھوڑے کو اڑائے ہوئے قریب اسد آیا کہا اے جوان تونے
میرے شکار کو کیون شکار کیا یہ کہکر ہاتھ تلوار کا مارا اسد نے بار خود بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
اس بادشاہ سے کشتی ہونے لگی بارہ ہزار جوان اس بادشاہ کے ساتھ آئے وہ بھی آگئے جمے ادہر سے
شکار کھیلتے ہوئے سرداران اسد پہونچے دوپہر ڈھلتے ڈھلتے اسد نامدار نے اس بادشاہ کو
زیر کیا وہ بصدق مسلمان ہوا کہا نام غلام کا احتشام شاہ ہے اپنے قلعہ احتشامیہ مین اسد
و خواجہ کو لیکر آیا سامان دعوت مہیا کیا اسد کے تشریف لانیکا باعث پوچھا اسد نے بیان کیا کہ ہمارے
چالیس سردار لشکر سے غائب ہوئے یہ سنکر احتشام شاہ نے کہا اے شہریار شہنشاہ نیلم
نے چاہ نیلوفر بنایا ہے اور بارہ کوس اس چاہ کا راستہ قرار دیا بیابان جادو اس رستے کا نگہبان ہے
یا وہ قتل ہو یا اطاعت کرے تب راستہ چاہ نیلوفر کا ملے نیلم نے بیابان کو حکم دیا کہ خبردار
اسطرف کوئی نہ آنے پائے دربار مین یہ ذکر ہے کہ ایک ساحر آیا کہا مجکو بیابان جادو نے بھیجا ہے
اسد نے بلوایا نامہ پڑھنے لگے نامہ وار بیٹھا ہے جب اسد پڑھنے مین مصروف ہوئے اس
ساحر نے جھپٹ کر عمرو کی کمر مین بنجہ دیا نعرہ کیا منم صبا ہے جادو فرستادہ بیابان جادو
بیابان بارگاہ مین سب غیر ساحر تھے منہہ دیکھکر رہ گئے راہ مین صبا جادو اترا خواجہ نے کہا
برادر مین بیابان کی نوکری کرنے آیا تھا تم ناحق مجکو اٹھا لائے آج مین اسد کو گرفتار کرتا نذر
لیکر حاضر ہوتا صبا بہت خوش ہوا کہا خواجہ بیابان جادو ملک دار شہنشاہ نیلم ہے اگر
آپ اسد کو پکڑا دینگے بہت کچھ ملیگا خواجہ یہ باتین کرتے ہوئے صبا کے ساتھ در
بارگاہ بیابان پر آئے جلو خانہ مین ٹھہر گئے کہا اے صبا سامنے بیابان کے جاکر

ہوا باندھکر ہمارا حال اطاعت کا عرض کر دیجیو ہمکو بھی لیجانا جو کچھ ہمکو انعام ملے گا نصف تجھکو دینگے صبا نے سحر اوتار لیا آپسمین عہد واثق ہو گئے خواجہ جلوخانہ مین ٹھہرے صبا اندر گیا جاکر بیابان سے کہا عمرو نوکری کرنے پر راضی ہے بیابان نے کہا بلاؤ عمرو نے یہان جوا تنی مہلت پائی بارگاہ دانیال کی زنبیل سے نکالکر استاد کی قریب تخت پر بیٹھے اندر سے جادوگر مع بیابان باہر آئے دیکھا عمرو تخت پر بیٹھا ہوا گالیان دے رہا ہے بیابان جھپٹا کہ عمرو کی ٹانگ پکڑ کے گھسیٹ لون اس بارگاہ مین معجزہ ہے جیسے ہی طناب پر ہاتھ رکھا سر تلے ٹانگین اوپر عمرو نے بیابان کو پکڑ کے زبان مین سوزن دیا صبا جادو دوڑا کہا ارے او ظالم کیا کرتا ہے جیسے ہی قریب طناب کے آیا صبا کا بھی یہی حال ہوا یہ بھی الٹے لٹک گئے عمرو نے انکی بھی گردن ملی فوج والے سحر کرتے تھے وہ سحر الٹا پلٹتا ہے سیکڑون مارے گئے جسنے سحر کیا عمرو نے گولا نہ پھونکا گرد بارگاہ کے آگ برس رہی ہے خواجہ بیٹھے ہنس رہے ہین صبا و بیابان قبضے مین آئے دوگر گے زنبیل سے نکلے گرگون نے بیابان و صبا کی مشکین باندھین انجے اجہ نے وہی طریقہ کیا کہ تخت زبرجدی پر سوار ہوی تخت اوڑائے ہوئے چلے گرد ملازمان بیابان دہائی دیتے ہوئے چلے آتے ہین اب کوئی قریب نہین جاتا گرگے سونٹے پکڑے کھڑے ہین جو قریب آگیا سونٹا مارا اسکا سر چٹا گیر و دار کی صدا بلند ہوئی اسی طرح تخت اڑتا ہوا عمرو بارگاہ اسد مین آیا احتشام شاہ نہال ہوگیا عمرو نے بیابان و صبا کو باندھا کو ڈالکر کھڑے ہوئے اسد نے بفصاحت و بلاغت ان دونون کو سمجھایا یہ حالات دیکھکر دونون بصدق مطیع ہوئے ساتھ والون کو پناہ ملی اسد نے کہا اے بیابان جادو ہم چاہ نیلوفر مین جانا چاہتے ہین بیابان نے کہا لشکر نہ جاسکے گا آپ اور خواجہ اور صندلان صندلی پوش و ابراہیم یہ چند سردار جاسکتے ہین عمرو نے کہا بسم اللہ اب بیابان جادو مع خواجہ و اسد کو لیکر اپنے باغ مین آیا بارہ دری مین ایک تخت بچھا تھا کہا اے شہریار یہ کام آپکی ذات پر موقوف ہے کتب سامری مین مرقوم ہے کہ اس تخت کو سوائے اسد کے اور کوئی نہ اٹھا سکیگا حضور بقوت صاحبقرانی اسکو اوٹھائین دہنہ نقب کا ظاہر ہو یہی راستہ چاہ نیلوفر کا ہے اسد نامدار نے بقوت صاحبقرانی تخت کو اٹھایا دہنہ نقب کا ظاہر ہوا سنگ دہنہ نقب اٹھا کر کئی فرسنگ پر پھینک دیا بسم اللہ کر کے اسد نامدار و خواجہ و بیابان و صندلان و ابراہیم یہ پنج کس

داخل دہنہ ہوئے دیکھا ایک صحرائے سبزہ زار نواح دلکشا ہر نخل سرسبز و شاداب پر از گلہائے رنگارنگ و شگوفہ ہائے بوقلمون نہریں سلسبیل آسا جاری وقت سحر مرغان خوشنوا مصروف زمزمہ سرائی قمریان خوش ادا بر سرو لب جو محو رعنائی و زیبائی فاختہ قلندر مشرب دلق خاکستری زیب جسم مصروف حق سرہ قمری کی موقوف کو کو اسد نامدار نے جو اوس صحرائے پر بہار کو دیکھا دیکھکر اپنی گلعذار مہ جبین الماس پوش کی یاد آئی بر وقت رخصت ملکہ مہ جبین نے بہت کہا تھا کہ شہر یار کنیز کو بھی ساتھ لیچلیئے دل بھر آیا شام ہو چکی ہے اسد نامدار نے جو پیادہ رہروی کی تھک کر زیر نخل ٹھہر گئے خواجہ کی جانب متوجہ ہوئے کہا نانا جان آپنے میری وجہ سے انتہا کی تکلیف اٹھائی صاحبقران نامدار کی جدائی گوارا کی اس وقت تو کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ اسی صحرائے پر بہار میں فروکش ہوں شب یہاں بسر کریں بوقت سحر سفر کریں دیکھیے وہ چاہ نیلوفر کہاں ملے شیلم مکار سے کیا مقابلہ پڑے خواجہ نے فرمایا اے نور نظر بقول شاعر شعر منعم بکوہ و دشت و بیابان غریب نیست ؛ ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت ؛ کچھ نقدی نکالیے خیمہ ممکن ہیں اسباب عیش و نشاط بھی مہیا کر دیں شب با عیش بسر کیجیے مجکو صاحب مال اپنی انتا لیجائیگا اسد نے کہا حضور خوب واقف ہیں کہ میں یہاں بیک بینی دو گوش آیا لشکر تک ساتھ نہیں عمرو نے کہا بیٹا معتبر ہو تمسک لکھدو لشکر میں جلکر دینا اسد نے خواجہ نے لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھوایا اسد کو مع سرداروں کے درہ کوہ میں ٹھہرایا اسی سبزہ زار میں آکر ایک خیمہ عمدہ زنبیل سے نکالا مزدوروں کو حکم دیا وہ زنبیل سے نکلے خیمہ استادہ کیا خواجہ نے فرش شاہانہ بچھایا مسند لگا دی گلابیاں شراب کی کشتیاں کباب کی آراستہ کر دیں پکار کر آواز دی اے نور نظر آؤ اسد نے آکر دیکھا بارگاہ معقول کل اسباب عیش و نشاط مہیا مسند پر آکر بیٹھے ایک جانب صندلان صندلی پوش ایک جانب ابراہیم بن مالک ایکجانب بیابان جادو سامنے خواجہ آکر جلوہ فرما ہوئے اسد غازی نے پردے خیمے کے اٹھا دیے دیکھا فراش ماہ نے فرش چاندنی تمام صحرا میں بچھایا ہے گلہائے خود رو کی مہک طائروں کی چہک ہوائے سرد عیسی دم چل رہی ہے یہ کیفیت دیکھکر اسد نے کہا نانا جان گستاخی معاف آج تو تانے بجائیے عمرو نے کہا نے نوازی میں بھی صرف ہوتا ہے لاکھ روپیے کا رقعہ بالاخر لکھیے تان اوڑاکی اسد سے ایک اور رقعہ لکھوایا راضی کرنا اسد کو منظور ہے سامنے مسند کے آکر بیٹھے جوڑی

لے کی زنبیل سے نکال سامنے اسد کے گانا شروع کیا چونکہ جانتے ہین کہ اسد فراق دیدہ ہجران کشیدہ ہی غزل

عاشقانہ قمر کی شروع کی غزل

کیونکر نہ غرق ہوں عرق انفعال مین
دیکھو تو مین وزیر ہوں کس بادشاہ کا
بازار آفتاب کا کسدن ہوا ہی گرم
نالے پہ اعتماد بھروسہ نہ آہ کا
توبہ کا نام پاک لیا تھا برائی نام
سالک ہی یہ فقیر محبت کی راہ کا

صادق یہ قول ہی دل عادل گواہ کا
قابل نچوڑنے کی ہی دامن گناہ کا
جس شب کا نام ہی شب دیجور ہجر یار
کس شب جلا چراغ نہ تیرے آگے ماہ کا
نادم تم اپنے دلمین ہی اپنے جور کے
منھ پھر گیا لگا وہ طمانچہ گناہ کا

سیدھا ہے تیر یار کی ترچھی نگاہ کا
ہی مشورہ یہ پیر عمل میرے ماہ کا
وہ اک نمونہ ہی مرے روز سیاہ کا
اے جان تمھاری دلمین نہین ہی کیو دخل
نالش کا حوصلہ نہ ہا داد خواہ کا
دیوانہ سمجھے یا کوئی مجذوب اے قمر

یہ غزل جو خواجہ نے گائی خواجہ کا گانا سنکر طائر آشیانون سے پھڑک پھڑک کر گرنے لگے آہوان صحرا گرد خیمے کے پھرنے لگے دماغ گرم چار مصاحب خوشنخو قریب بیٹھے ہین لے نوازی کا سمان بندھا ہوا یکایک آسمان پر برق چمکی بجلی پلک جھپک گئی دیکھا دربارگاہ سے ایک نازنین چہاردہ سالہ گل اندام سرو قد شیرین ادا گل سا چہرہ دریائے جواہر مین غرق طرزن ابرو پر شکن ماہ جبین مہر تمکین گلعذار **شعر** بہر خندہ کز لب برانگیختے ٭ نمک بر دل خستگان ریختے ٭ مسکراتی ہوئی اُس محفل خلد منزل مین آئی بائین ہاتھ پہ بادلے کی جھولی اسمین اسباب سحر لیکر اتھا کی حسین اسد بیقرار ہوگئے زانو بدلنے لگے برائے تعظیم اوٹھے کہا اے شہنشاہ اقلیم حسن وجمال والے ماہ آسمان کمال تشریف لائیے اُس مہ جبین نے مسکرا کر جواب دیا ہمتو گانا سنکر چلے آئے لیکن آپکی صحبت مین دراندازہوئے ہمارے آتے ہی گانا موقوف ہوا اگر ہمارا بیٹھنا شاق نہو تو ہم بھی بیٹھکر گانا سن لین ہمکو بھی اس علم مین کسیقدر سودا ہے صدا ے لے نے دل مین سوراخ ڈالدیا تھارا رشتہ محبت پاہی خیال مین ٹڑا کھینچ کر لے آیا ہے یہ کہکر قریب مسند بیٹھ گئی اسد نے خواجہ سے دست بستہ عرض کی چند اشعار اور گائیے مہمان عزیز کو لبھائیے خواجہ نے گھبرا کر کہا بیٹیا یہ توخوب ظاہر ہے یہ ساحرہ ہین اسلئے خوف کرنا چاہیئے ایسا نہو ہمکو تمکو سبکو گرفتار کرکے لیجائین یہ جو فروش گندم نما ایک ناز کے واسطے مین ہمارا کام ہوتا ہے خوف کیونکر دلسے مٹے وہ نازنین ہنسی کہا خواجہ یہ شیر بڑا صاحب اقبال ہے یہ مقام چاہ نیلوفر ہے **شعلہ** یہان افسر ہے یہ خبر انکو ملی کہ چند کس نے چاہ نیلوفر مین داخل کیا مین شہنشاہ کی دختر مواج قطرہ زن میرا نام ہی گلگشت اس چاہ کی سیر ہی سپرد ہی والا مدار

نے حکم دیا جا کر دریافت کرو ہمارے مقام پر کئی شخص آئے ہیں انکو گرفتار کر کے لاؤ اسی فکر مین آئی
یہان آکر امیرزادہ گیسو کشتہ خنجر ابرو ہوئی اب مجھ سے خوف نہ کیجیے جہانتک ہو سکیگا اس راز کو چھپاؤنگی
آپ لوگون کو بچاؤنگی جہان آپکے سردار قید ہین انکی بھی رہائی کی تدبیر کرونگی آپ مجھکو دشمن نہ جانیے
یہ سنکر خواجہ نے چند اشعار اور گائے اسد نے اپنے ہاتھ سے مواج کو جام شراب پلایا شب وصل
تو تھوڑی ہوئی تہے باتین بھی اچھی طرح ہونے پائی تھین کہ نسیم سحری چلی رخ شمع پر
زردی آئی مواج یہ کہکر اٹھی کہ خواجہ آپ ایسا عیار ساتھ ہے اسی طرح بالاعلان طلسم کشا
کو آپ لیئے ہوئے پھرتے ہین صدہا ساحر آپ کی تلاش مین نکلے ہین مین تو اب رخصت ہوتی
ہون کسی مقام پر جا کر مخفی ہو جیئے نگاہ در اندازان سے اپنے کو بچایئے مواج اسد سے رخصت
ہوئی روتی ہوئی گئی اسد وغیرہ اُٹھے عمرو نے وہ خیمہ وغیرہ نذر زنبیل کیا چند قدم چلے تھے کہ
آسمان سے چند پنجے گرے ایک پنجے نے عمرو کو ایک نے بیابان کو ایک نے صندلان
کو ایک نے ابراہیم کو اُٹھا لیا ایک ساحر کڑک کر اسد پر آیا البسبب آگئے انپر سحر نے تاثیر نکی
اسد نے کلائی پر ہاتھ ڈال کر ایک طمانچہ مارا ساحر کا سر اڑگیا اور ساحر سرداروں کا اور عمرو کو
لیکر نکل گئے اسد نامدار اس صحرائے ہولخیز مین یکہ و تنہا سرگردان حیران و پریشان رہ گئے وہ
سب ساحر خواجہ وغیرہ کو لئے ہوئے ایک مکان مین آکر پہونچے نہنگ تاجدار اس مقام کا حاکم ہے
نیلم کا وزیر بہت خوش ہوا ساحر جوان سبکو لیکر آئے تھے انعام دیا پوچھا اسد کو کیا کیا کہا حضور
اسد پر پنجہ قابض نہ ہوا جس ساحر نے انپر ہاتھ ڈالا اسد نے اس کو مارا اسی صحرا مین حیران ہے
نہنگ نے کہا مین تدبیر کر کے گرفتار کر لاونگا اور ساحرون کو روانہ کرتا ہون مقدم تو سارہا ن
زادہ ہے آج سبکو قید کرو تمکو سبکو قتل کرونگا سر کاٹکر خدمت مین نیلم کے بھیجونگا خواجہ و بیابان
وصندلان و ابراہیم مسلسل بیٹھے ہین شام ہوتی ہے نہنگ نے محفل عیش و نشاط آراستہ کی گلبدن
بھی حاضر ہین مسند پر بیٹھا ہو کبھی اوٹھتا ہے کبھی بیٹھتا ہے جیسے کوئی کسی کے انتظار مین ہو خواجہ عمرو
حیران کہ یہ کسکا مشتاق ہے دو پہر سے شب تجاوز کر چکی تھی کہ آسمان سے ابر نارنجی پیدا ہوا عمرو نے
دیکھا کہ ملکہ مواج قطرہ زن طاؤس پر سوار نمایان ہوئی نہنگ نہال ہو گیا برائے تعظیم اٹھا تا کب
فرش استقبال کیا مدت سے ملکہ پر جان دیتا ہے اکثر چاہا کہ جلسۂ عیش قائم کرون ملکہ کو تنہائی مین بلاؤن

آہوئے وحشی کا رام ہونا مشکل تھا اسوقت اس نے نامہ لکھا کہ اے ملکۂ عالم مین نے رفیقان اسد کو پکڑ لیا اسد کی بھی تدبیر ہو جائیگی شہنشاہ نیلم نے خود کہکر مواج کو بھیجا مواج بیقرار ہو کر آئی خبر گرفتاری خواجہ عمرو سنی نہنگ تو سمجھا کہ یہ میری ملاقات کی خواہش مین آئی ہے مواج آکر کرسی پر جلوہ فرما ہوئی نہنگ تو فرش ہوا جاتا ہے بعد مدت مدید یہ دن نصیب ہوا ناچ کو حکم دیا ساقی بھی حاضر ہین مواج خواجہ کو دیکھ رہی ہے حیران کہ کیا تدبیر کرون جب گانا شروع ہوا خواجہ نے گنگنا کر ایک تان ماری بجلی چمک گئی مواج نے طائفے کو منع کیا ارے کیسی آواز ہے جسمین یہ سوز و گداز ہے نہنگ بھی گھبرا گیا پھر گانا شروع ہوا عمرو نے پھر تان لگائی اب کی نہنگ نے دیکھ لیا کہا ارے قیدی تجھے گانا بھی آتا ہے عمرو نے کہا بلبیان لون مین قوم کا گویا ہون مجھکو زبردستی پکڑ لائے حضور گانا سنین ملکہ نے نہنگ سے لیکر ہتھکڑیان بیڑیان کٹوائین لیکن ملکہ حیران کہ خواجہ اکیلے کیا کرینگے بڑے بڑے ساحر جمع ہین نہنگ نے جو کہا ملکہ اسکو نہ رہا کرو مواج نے کہا مجمع ساحران سے یہ کہان جا سکیگا میرا سحر دس کوس تک تاثیر کرتا ہے اب عمرو آکر محفل مین بیٹھا سازندون سے اشارہ کیا آپ لوگ بھی آس ہی ساز ملائے عمرو نے گنگنا کر یہ غزل گانا شروع کی غزل

تا کے چون مجنون سودائے دیوانہ ایم
دوست با اہل جنون دشمن فرزانہ ایم

شیفتہ ما خواہ پرباشد بہی خواہی تو
ما خمار آلود خواہان می جانانہ ایم
لیک دل آزردہ ام از صحبت اہل جہان

روز و شب در فکر ترک این ویرانہ ایم
صرف لہو و لعب شد عمر گرانمایہ ہنوز
روز و شب مغنی چو طفلان گوش بر افسانہ ایم

عمرو نے یہ اشعار گائے مواج کی آنکھون سے اشکون کا دریا جاری ہوا محفل مین صدائے احسنت و آفرین بلند ہوئی نہنگ بھی بہت خوش ہوا ملکہ کو جو اپنی جانب متوجہ پایا پھول گیا عمرو نے عرض کی حضور یہ کمال دیکھا مین ساقی گری خوب کرتا ہون پاؤن سے ناچون ہاتھ سے تھاؤن منھ سے گاؤن سر سے شراب پلاؤن مواج نے کہا اے نہنگ یہ کمال کبھی نہین دیکھا کلید میخانہ عمرو کے سپرد کرو یہ دبلا پتلا تا نیتا کہان جا سکتا ہے نہنگ بھی سحر کے زور مین سمجھا کہ حقیقت مین ایک عیار غیر ساحر ہمارے سامنے سے کہان جائیگا فوراً کلید میخانہ حوالے کی خواجہ نے فوراً شراب کو تقسیم کرنا شروع کیا اہل محفل بجز چند جو لوگ شراب نہ پیتے تھے وہ بھی دوڑ پڑے عمرو جلسہ مین شراب لایا پشواز پہنکر خوب ناچا سر پر جام رکھکر سامنے نہنگ کے آیا یہ کہتے جاتے ہین ایسے قدردان کہان ملینگے نہنگ نے بھی وعدہ کیا کہ خواجہ مین تمکو نیلم کا ملازم کرادونگا ہمارا افسر بڑا قدردان ہے نہال ہو جاؤگے خواجہ نے ساقی گری مین سبکو شراب

بلائی نہنگ بھی بیہوش ہوا سامنے مواج کے عمرو نے سبکو قتل کیا مواج کے ہوش اڑگئے کہ اکیلے نے
تمام لشکر کو صاف کردیا اب سرداران اسد رہا ہوئے مواج ان سبکو لیکر پاس اسد کے آئی اسد کو
بہت پریشان پایا بیابان نے بھی آکر قدمبوسی کی مواج نے کہا اے شہریار آپکے سرداران نامی باغبان نو
بہار وغیرہ پاس خوش آہنگ جادو کے قید ہین مین اس تدبیر مین جاتی ہون لیکن اسد کو چھپائیے
اب مرنیکی نہنگ کے خبر نیلم کو پہونچیگی کیا عجب ہے کہ خود بھی تلاش مین نکلے یہ کہکر مواج روانہ ہوئی
اسد ایک جانب بیتاب کیے کو آکر بیٹھے کہ سامنے سے دیکھا چالاک روتا ہوا آیا کہا ای شہریار
لاچین وغیرہ آپکی مدد کو آتے ہین مگر مشہور ہے کہ نیلم نے آکر اسد کا چھین لیا بازو پر ہے یا نہین اسد
نے کہا اے چالاک ابھی تک موجود ہے یہ کہکر بازو پر سے کھولا چالاک نے کہا مین دیکھون دور سے عمرو
و بیابان نے دیکھا کہ اسد کسی سے باتین کررہے ہین یہ بیقرار ہوکر دوڑے اتنے عرصہ مین چالاک
نقلی نے دم دیکر آکر اسد کے ہاتھ سے لیا جیسے ہی آکہ اس کے ہاتھ مین آیا پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوا
نعرہ کیا منم شرارہ جادو ملازم خوش آہنگ بیابان جادو نے جو یہ معرکہ دیکھا بلند ہوئے ہوتے
شرارہ کو گولا مارا شرارہ کا سر پھٹا آکہ اس کے ہاتھ سے چھوٹا قریب تھا کہ زمین پر گرے آسمان پر
نعرہ ہوا منم خوش آہنگ جادو آکہ کو راہ مین روکا نعرہ کرکے نکل گیا اب سب نہایت پریشان ہوئے
عمرو نے بمشکل اسد کو لاکر ایک درہ کوہ مین مع سرداروں کے چھپایا کہا یارو جبتک مین نہ آؤن
اسد کو اس درہ سے نکلنے نہ دینا مین تلاش خوش آہنگ مین جاتا ہون سردار پر منت اسد
کو درہ کوہ مین لائے عمرو بانہائے عیاری آراستہ کرکے تلاش خوش آہنگ مین چلا ایک صحرائے
سبزہ زار مین آکر دیکھا کہ آہو چرا کررہے ہین جیسے ہی عمرو نے وہان کے سبزہ پر قدم رکھا نخل سے
ایک طائر نے آواز دی یارو عمرو آگیا آہو بھی چیخنے لگے ساربان زادہ آیا ہوشیار ہو جاؤ عمرو
بھی گلیم اوڑھکر بھاگا ایک غار مین آکر چھپا دیکھا آہو چہار جانب دوڑے پھرتے ہین عمرو سوچا اس
صحرا سے کیونکر گذرون یاد آیا کہ کھال آہو کی نباتی ہوئی برق فرنگی کی میرے پاس موجود ہے
وہ پوست آہو عمرو نے نکالکر اپنے جسم پر کھینچی بشکل آہو ٹہلتے ہوئے مجمع آہوان مین آئے ہرچند کہ عمرو بشکل آہو
ہے مگر وہ آہوان سحر شناخون سے عمرو کو مارنے لگے لاچار ہوکر عمرو ایک جانب بھاگا اس صحرا کو
طے کرکے قریب ایک باغ کے پہونچے سایہ مین ٹھہرے اندر سے باغ کے دیکھا ایک کنیز نکلی عمرو نے اسکو

بیہوش کیا اسکی شکل بنکر اندر باغ کے آئے ریحانہ جادو اس مقام کی حاکم ہے خواجہ دل مین کہتے ہین بتینز
چلیدی کی جسکی صورت بنے ہو نہین معلوم اس کا کیا نام تھا جب قریب بارہ دری پہونچے کنیزون
نے آواز دی لو نرگس کہان گئی تھین دیدہ بازی کا شوق نہین جاتا تمھارا دیدہ ہوائی ہے ملکہ
ریحانہ سوکر اٹھی ہین جلکر ایک غزل گاؤ اب عمرو کی سمجھ مین آیا کہ مین گائین کی شکل پر ہون صحن
باغ مین جلسہ آراستہ ہوا ریحانہ مع کنیزون کے آکر بیٹھی خواجہ سامنے ریحانہ کے خوب گا رہی ہین جب
ریحانہ خوش ہوئی انعام و اکرام دیا خواجہ نے جام شراب کا بھرا بیہوشی ملائی ریحانہ کو دی جیسے ہی
ریحانہ نے جام شراب ہاتھ مین لیا شراب شعلہ بنکر اڑ گئی ریحانہ نے آواز دی اسکو کون ہے
ایک دو ہتڑ مارا عمرو کے پائون زمین نے تھام لیے ریحانہ پنجہ کھینچکر اٹھی عمرو نے ہاتھ باندھکر کہا
اے ملکہ عالم اس چاہ نیلوفر مین تمھارا نام سنکر آیا اسد غازی کا ساتھ چھوڑا اگر آپ مجھکو ملازم
کرین مین سبکو چلکر گرفتار کرا دون آپ کا نام ہو میرا بھی کام ہو جتنے ہمراہیان اسد ہین
ایک دن مین سب کا خاتمہ کرا دون ریحانہ نام اسد سنکر ٹھہر گئی اب ملحوظ ہو سحر ریحانہ سے عمرو
کے پائون زمین تھامے ہے ریحانہ نے کہا اے عمرو مین نے سنا ہے کہ تو نے بڑے بڑے ساحرون
کو مارا بڑا مکار ہے ایسا نہو دغا کرے عمرو نے کہا مین مکار کیساتھ مکار ہون آپکو مثل جلیل پایا
اپنے دل کا حال کہا عمر بھر آپکے ساتھ رہونگا اگر میری دستگیری کیجیے نیلم و افراسیاب کو مارکر آپ کو
بادشاہ ہوشربا بناؤن لیکن قدردانی کیجیے اب عمرو ریحانہ سے باتین کرنے لگا ریحانہ بھی ہنس ہنس
کے کہہ رہی ہے خواجہ سچ کہو ایسا نہو میرے ساتھ برائی کرو عمرو نے کہا خداوند لقا کے جاہ و جلال کی
قسم کھاتا ہون آپکے ساتھ برائی نہ کرونگا میرے پیٹ کا خیال رکھیے مہرخ وغیرہ نے میری
کچھ قدر نہ کی فاقے کرتا ہون اہل و عیال تباہ وہان عورتین مرتی ہین حمزہ نے سبکو نکالدیا جبدن
سے یہ خبر پائی نہایت پریشان ہون ریحانہ کہتی ہے خواجہ تمھارا آقا بڑا ناقدر ہے گویا لشکر حمزہ
مین غدر ہے عمرو کہتا ہے ملکہ اطمینان سے بیٹھونگا تو سب حال اپنا سناؤنگا مین نے حمزہ کو بادشاہ عالیجاہ
بنایا انھون نے یہ قدردانی کی کہ ہماری عورتین لڑکے بالے تباہ مارے مارے پھرتے ہین قضائے کار
سفاک جادو ملازم نیلم اڑا ہوا آسمان پر جاتا تھا اُسنے دیکھا ریحانہ جادو عمرو سے ہنس ہنس
کر باتین کر رہی ہے وہین سے للکارا او ریحانہ نمک حرام دشمن شہنشاہ کو اپنے گھر مین جگہ دی عمرو

سفاک نے پکار کر کہا او بچیا کون ہے ہمنے ملکہ سے وعدہ کیا ہے نیلم کو مار کر انکو بادشاہ بنائین گے سفاک
غصے مین زمین پر آیا ریحانہ ہان ہان کرتی ہے سفاک نے ایک گولا مارا ریحانہ کا سر پھٹا اندھیرا ہوا
عمرو کے پاؤن زمین سے چھوٹے عمرو الگ ہوا اب جو روشنی ہوئی سفاک نے کہا عمرو کہان گیا
کنیزون پر بدعت کرنے لگا گوشۂ باغ سے ایک کنیز دوڑی ہوئی آئی کہا حضور آپ کیون خفا ہوتے
ہین عمرو تو ایک گوشہ مین چھپا ہے چلئے مین تبلا دون سفاک خوشی خوشی کنیز کے ساتھ چلا ایک مقام
پر آکر کنیز نے کہا وہ دیکھئے عمرو بیٹھا ہے جیسے ہی سفاک ملیٹا پلٹ کے عمرو نے خنجر مارا شکم چاک فقط
پاک اندھیرے مین تمام باغ کا مال لوٹ کر عمرو ایک جانب بھاگا اس باغ سے کوس بھر راستہ طے کیا
تھا ایک مقام پر ایک گنبد بلورین نہایت تکلف سے آراستہ اسمین ایک شہزادی بڑے تکلف
سے بیٹھی ہے اور سامنے گنبد کے چند نازنینان حوروش آفتاب جمال ماہ تمثال صاحبان عشوہ و
ناز آنکھین ہر ایک کی شعبدہ باز رقص کر رہی ہین خواجہ نے جو یہ رنگ دیکھا بیچین ہو گئے کنارے
آکر ٹھہرے ایک ناچنے والی کو حیلہ سے بیہوش کیا اسکی شکل بنکر کھڑے ہو کر رقص شروع کیا
وہ وہ تانین ملین کہ زمین ہلادی سب نازنینان متحیر روبرو تعریفین کر رہی ہین سب مجمع انھین
کے قریب ہو گیا جب عمرو نے خوب تانین لگائین ایک مطلع و دو شعر مصنف کے گائے

نظم

آہ کرتے ہین جو اشک آنکھون مین بھر آتے ہین ٭ لب دریا ترے دیوانے ہوا کھاتے ہین ٭ خار تلوون سے
نکالینگے ہمین ہوش آیا ٭ مرد اے وحشت دل یار چھٹے جاتے ہین ٭ صبر و طاقت بھی نہین دشت مین اب
دیتے ساتھ ٭ گم ہوئے وحشت دل یار چھٹے جاتے ہین ٭ ان اشعار نے دل سب کے بیقرار کر دئیے
وہ نازنین جو تخت پر بیٹھی ہے ان ارباب نشاط کی افسر ہے تعریف کرتی ہوئی اوٹھی خواجہ کو تو یہ
خیال ہے کہ گنبد مین جا کر ان سکو بیہوش کر کے زیور وغیرہ لوٹ لون قتل کر کے نکلجاؤن اُس افسر
نے قریب آکر آواز دی کیا خوب گت ناچی ہے گل اندام تو اب بمثل و بینظیر ہے تیرے گانے مین تاثیر ہے
لے یہ موتیون کا مالا ہمنے بطور انعام دیا خواجہ خوشی سے بڑھے سر جھکا دیا اس افسر نے موتیون کا مالا گلے
مین خواجہ کے پہنا دیا یہ نہ جانتے تھے کہ یہ موتی آبرو لینگے یکایک دانہ موتی کا چٹخا آواز آئی ای ملکہ رقاصہ
جادو ساربان زادہ گل اندام کی شکل بنکر جلسے مین گھس آیا ہے سارا مالا ٹوٹا گویا آگ کا لالہ ہو گیا
اسمین سے ایک دھوان نکلا رنگ روغن خواجہ کا اُڑ گیا بصورت اصلی ہو گئے پاؤن بھی نہ بچے تھام لئے اُس

افسر نے نعرہ کیا منم رقاصہ جادو سار بان زادے تو نے ریحانہ و سفاک کو قتل کیا مجھکو ویسا ہی سمجھا تھا
وہ جلسہ تمام درہم برہم ہوا ناچنے والیان صورت عمرو دیکھکر غل مچانے لگین کوئی کہتی ہے ارے یہ
بدمانس کہاں سے آیا کوئی کہتی ہے جل مانس ہے کوئی کہتی ہے مرچیا جن ہے کسی نے کہا ٹھیا دیو ہے کیا
غضب کیا گل اندام کی شکل بنکر گھس آیا کیون ملکہ رقاصہ ہماری بوا گل اندام کہان ہے رقاصہ نے کہا
جب اس مگھوڑے نے گل اندام کو بیہوش کیا بیرون نے میرے خبر دی مین تدبیر کر چکی تھی گل اندام
فلان نخل کی پشت پر پڑی ہے تم لوگ بیہا انکا انتظام کرو مین اس مکار ظالم قتال عالم کو خدمت شہنشاہ
نیلم مین پہونچا دون وہ فوراً قتل کرے یہ وہ ظالم ہے کہ اس کے بیٹے نے شہنشاہ کی شکل بنکر بائیس
لاکھ کا لشکر برباد کرایا اگر یہ قتل ہوا مہرخ و بہار وغیرہ خبر سنکر قدمون پر افراسیاب کے گرینگے اس
راستہ چاہ نیلوفر کو شہنشاہ نے کسقدر مخفی کیا تھا یہ منفی کیونکر ہو نجا رقاصہ جادو نے عمرو کی
مشکیں باندھیں تخت پر ڈال کر طرف نیلم کے روانہ ہوئی اب دو کلمہ داستان اس گرفتار الم و مصیبت
و قیدی زندان محبت کے بیان ہوتے ہین یعنی ملکہ مواج قطرہ زن کے کہ شہنشاہ نیلم اپنے دربار
مین مع سردارون کے کرسی جواہر نگار پر بیٹھا ہے خبرین گذرتی ہین کہتا ہے ارے یار و بڑے بڑے
ساحر میرے ساتھ ہین کوئی اسد کو گرفتار کر کے نہین لاتا خوش آہنگ جادو مصاحب خاص تدبیرین
کر رہی ہے بہار وغیرہ اوسکی قید مین ہین مواج ہر بات مین دخل دیتی ہے کہ اے شہنشاہ یہ سب
خبرین غلط ہین مینے کل مقامات چاہ نیلوفر چھانا کہین پتہ نہین ملتا آج کنیز جائیگی ڈھونڈھ کر گرفتار
کریگی یہ ذکر تھا کہ لاشہ سفاک و ریحانہ لیکر جادوگر آئے نیلم حیران ہو گیا کہ ارے یہ لوگ کیونکر مارے
گئے ساحرون نے کہا عمرو صحرائے آہوان سے گذر گیا باغ مین ریحانہ و سفاک کو مارا مواج
قطرہ زن دل مین خوش ہوئی نیلم نے کہا کیون اے نور نظر اسقدر چشم پوشی تمکو ساربان زادہ
نہین ملتا خود برائے تلاش نکلون مواج نے کہا کنیز ابھی جا کر تلاش کرتی ہے یہ ذکر تھا کہ خوش آہنگ
خوشی خوشی آکر پہونچی آکے ہاتھ پر رکھکر نذر دیا کہا اے شہنشاہ میرے ساحر نے بڑی دہوم سے عیاری
کر کے آکر اسد کو لیا بیابان نے اسکو مارا این وقت پر پہونچ گئی آکر لیا خوشی مین اسد پر دست انداز
ہوئی اب اسد بیکار ہے ایک کنیز جا کر پکڑ لائے ایک ساحر حقیر گرفتار کر سکتا ہے نیلم نے بڑا بھاری خلعت خوش آہنگ
کو دیا کہا جا کر بہار وغیرہ کی حفاظت کر خوش آہنگ تو گئی نیلم تلوار ٹیک کر اوٹھنے لگا مواج نے کہا

اے والد نامدار آپ تکلیف نکرین کنیز ابھی جاکر عمرو و اسد کو تلاش کرکے لاتی ہی قتل ریحانہ وسفاکہ
کی خبر سنکر تو خوش ہوگئی تھی خوش آہنگ جب اکر لائی رنگ رو متغیر جی مین کہتی ہی اری مواج غضب ہوا
اس شیر پر پرکو وناکس وست انداز ہوگا اسباب سحر جسم پر آراستہ کیا سامنے نیلم کے طاؤس زرین بال پر
بیٹھکر اس خیال سے چلی کہ اسد کو کہین چھپاؤن عمرو کو خبر دون کہ خواجہ آکر پاس نیلم کے پہنچگیا بقدرت پروردگار مواج
بجوش وخروش ادہر سے جاتی ہی ادہر رقاصہ جادو قید عمرو و لیے ہوئے آتی ہی دور سے مواج نے دیکھا کہ خواجہ
کی مشکین بندھی ہوئین تخت پر رقاصہ کے پڑے ہین منتین کر رہے ہین کہتے ہین ملکہ میرے گرفتار کرنیسے کیا
فائدہ مجھے چھوڑ دیجیے مین چلکر اسد کو بتا دون سر کاٹ لیجیے لشکر مین چلیے لاچین وکوکب کو
گرفتار کرا دون رقاصہ کہتی ہی او مکار تو نے اس چاہ نیلوفر کو کیا سمجھا ہی یہ وہ مقام ہی کہ شہنشاہ طلسم ہوشربا بے
پوچھے کبھی نہین آئے تو نے غدر ڈالدیا کیسے کیسے ساحر مارے گئے اس گنبد تک رسائی دشوار تھی صحرائے
آہوان سے کیونکر گذرا خواجہ کہتے ہین اس خطا کو معاف کیجیے مجھکو پاس نیلم کے نہ لیجائیے وہ میرا
دشمن ہے قتل کریگا تم زندہ نہ بچوگی میرا بیٹا چالاک بن عمرو و شاگردان رشید تمکو ڈھونڈکر قتل کرینگے
رقاصہ کہتی ہے او ساربان زادے ابھی ہین چلکر تجھکو قتل کراتی ہون نیلم تیرے نام کا دشمن ہی مواج
نے جو نہنگ بحر عیاری کو قید مین دیکھا طاؤس اڑا کر قریب آئی رقاصہ نے اوٹھکر سلام کیا ملکہ نے کہا
اے رقاصہ عمرو کو کہان پایا کہا حضور مین نے لاکھون روپیے خرچ کئے جانتی تھی کہ اتنے دام مین پھنسیگا
صحرائے آہوان کیسا سخت مقام ہی نہین معلوم اس ظالم نے اسکو کیونکر طے کیا قریب گنبد ہوبحار ریحانہ
سفاکہ قتل ہوئین باغ سب ویران پڑا ہی مین نے اسکو بڑی تدبیر سے گرفتار کیا ملکہ نے کہا اری رقاصہ
عمرو کو تمنے ناحق گرفتار کیا اسد کو تلاش کرو اگر یہ زندہ رہیگا تو کیا اسد سے البتہ مراد اہالیان طلسم ہوشربا
حاصل ہوگی۔ اسد ہمین ہی اسکو چھوڑ دو رقاصہ نے کہا حضور اسد یہی ہی اسنے ملک کے ملک برباد کردئیے
حجرہ ہاے بلا کے ساحر اسکی مدد سے مارے گئے اگر یہ قتل ہوا خبر سنکر فرخ وغیرہ اطاعت کرینگی مواج نے
کہا اے رقاصہ یہ خیال خام تصور ناتمام دل سے نکال ڈال عیار کے قتل کرنیسے کیا نفع ہوگا یہ سنکر رقاصہ
بگڑ گئی کہا ملکہ تم تو ایسی باتین کرتی ہو صاف ظاہر ہوتا ہی کہ تم مثل مہر جبین دلالان کے اسد پر مائل
ہوئی ہو نگوڑے اسد کو پکڑ کے قتل کرونگی عمرو کی بوٹیان کاٹکر کھا جاونگی یہ سنکر ملکہ بگڑ گئی کہا او خفیف العقل
تیری یہ لیاقت ہوئی کہ ہمپر طعن کرتی ہی حقیقت مین مہر جبین لالان کے بڑی مرتبے ہین مین بھی اس شہریار کی کنیز

ہون سامری و جمشید پر لعنت کرکے قاصہ چھپے ہٹی کارد سحر ملکہ پر کھینچ ماری ملکہ کا شانہ نشانہ ہوا زخم کھا کر جیسے شیر ببر تا ہی ملکہ نے پنجہ ہلالی کھینچا اللکار کر جا پڑی اسنے چاہا جون مواج نے قریب آکر اسکے سحر دفع کیے نعرہ کرکے پنجہ مارا قاصہ نے سپر سحر پر روکا پنجہ تڑپ کر گرا سپر کو کاٹ کر قاصہ کے دو ٹکڑے کیے آواز آئی گشتی مرا نام مین قاصہ جادو یہ وجس دھن مین تھا قاصہ چلی تھی وہ خیال پورا ہوا سب بگڑ گیا اب مواج خواجہ کو لیکر درہ کوہ مین آئی کہا اے شہنشاہ آج عیاری ہم نے کہا تھا کہ اسد نامدار کو مخفی ہونا چاہیے انکے بازو سے اگر خوش آہنگ نے چھین لیا وہ اگر پاس نیلم کے پہونچگیا اب جبتک بہار وغیرہ رہا ہونگی بڑی مشکل ہے اسد کسیکی نہ مانینگے دام فریب مین ساحر ونکی پھنسینگے نیلم آپکے اور اسد کے خونکا پیاسا ہے دیکھتے ہی قتل کریگا قیامتین برپا ہو جاینگی اب مین راہ دین اسلام مین اپنی جان نثار کرتی ہون آپکو مکان پر خوش آہنگ کے لیے چلتی ہون میری کنیز ہے نرگس اسکی شکل بنکر چلیے وہان چلکر جو کچھ ہو سکے جسطرح سے خوش آہنگ کو قتل کیجیے بہار و باغبان وغیرہ رہا ہون وہ لوگ رازدار طلسم ہین شاید کوئی تدبیر نکالین مواج نے تصویر نرگس کی دی خواجہ نرگس کی شکل بنکر تیار ہوئے مواج اپنے تخت پر بٹھا لیا قصر خوش آہنگ مین آئی خوش آہنگ نے اگر استقبال کیا لا کر تخت پر بٹھا دیا کہا حضور آگئی تو مین نے اسد سے لیا آپکے والد کی خدمت مین پہونچایا اب ان سرداروں کے قتل مین کیا دیر ہے مواج نے کہا مین اسی واسطے آئی ہون رات بھر صحبت رہے صبحکو ان سبکے سر کاٹکر خدمت مین شہنشاہ کے بھجواونگی خوش آہنگ نے جلسہ آراستہ کیا مواج نے کہا اے خوش آہنگ تمہارا تو علم موسیقی مین نام ہے ذرا ہماری نرگس کا تو گانا سنو بڑے کمال اسنے حاصل کیے ہین خواجہ بشکل نرگس محفل مین بیٹھے ساز ملے اس زور وشور سے گائے خوش آہنگ نثار ہونے لگی اے نرگس تیرا دیدہ بڑا دلربا ہے کیا کمال حاصل کیا نرگس نے کہا بوا تم آنکھین بھر الو گی ایک کمال اور دیکھو مین ساقی گری خوب کرتی ہون مواج بھی ہان مین ہان ملاتی ہے لیکن حیران کہ بارہ ہزار ساحر کیونکر بیہوش کیے جاینگے خواجہ عمرو نے کہا ملکہ خوش آہنگ کلید میخانہ ہمکو دیجیے ہمارے ساقی ہونے مین کوئی باقی نرہیگا خوش آہنگ نے کلید میخانہ سپرد کی خواجہ عمرو نے جا کر شراب کو خراب کیا بیہوشی ملائی صد ہا پیالا لاتقسیم کر دیا چند گلابیان آراستہ کرکے محفل مین لائے مواج تعریفین کر رہی ہے مواج نے اپنے ہاتھ سے جام خوش آہنگ کو دیا خوش آہنگ نے سلام کرکے لیا خوش آہنگ خوشی خوشی

پی گئی تمام اہالیان دربار کو چشم زدن مین عمرو نے شراب بیہوشی پلائی مواج پریشان بیٹھی تھی رات قلیل باقی تھی خوش آہنگ اور خیال مین تھی نشے مین اٹھی گر کر بیہوش ہوئی تمام اہالیان دربار برلب فرش اب جو نیچہ پکڑ کے عمرو گرا علاج تھر تھر کانپ رہی ہو کہتی ہے خواجہ ٹھہر جاؤ عمرو نے لباس خوش آہنگ کا اتار لیا برہنہ ہو کے تنگ سحر قتل ہوئی اتو مواج نے بھی سحر کرنا شروع کیا صد گیر و دار بلند عمرو نے دربار کو مزبلہ و قصابان بنا دیا صبح ہوتے ہوتے سکو قتل کیا بوقت سحر میدان صاف تھا بہار و باغبان کو رہا کیا اب شہنشاہ اوج عیاری سے مواج نے کہا ان سرداران کو آپ ہمراہ لیکر طلسم کشا کو تلاش کیجئے مین جا کر تدبیر آگہ کی کرتی ہون یہ کہکر مواج یکہ و تنہا طرف نیلم کے چلی خواجہ عمرو مع بہار وغیرہ تخت پر سوار ہو کے چلے قضائے کار شہنشاہ نیلم دربار مین بیٹھے بیٹھے گھبرایا صبح کا وقت تھا طاؤس پر سوار ہو کر گشت کرتا ہوا چلا ادھر سے یہ حریق آتش اشتیاق غریق لجہ فراق اسیر طرہ گیسو ذبیح خنجر ابرو لو گرفتار مواج قطرہ زن خوش آہنگ کو قتل کرا کر رات بھر کی جاگی ہوئی سامنے یہ کشت و خون ہوا پروردہ مہد ناز و نعم گرفتار دام الم اڑی ہوئی آتی ہی نیلم کی نگاہ پڑی پکار کر آواز دی ای نور نظر کہان سے آتی ہو مواج نے جھک کے سلام کیا گھبراہٹ مین منہ سے نکلا کہین نہین گئی تھی ہاتھ پاؤن تھرانے لگے رنگ رو متغیر متردد متحیر نیلم نے جو یہ حال دیکھا بیساختہ منہ سے نکل گیا کہ لو تو طرف سے قصر خوش آہنگ کے آتی ہے ارے ظالم کیا خوش آہنگ کو قتل کرا آیا موجب مثل چور کی ڈاڑھی مین تنکا مواج نے کہا مین تو خوش آہنگ کے مکان پر نہین گئی خوش آہنگ کو پہچانتی ہی نہین نیلم نے قہقہہ مار کے کہا او ظالم مجھکو یقین کامل ہی یہ سب دربند تو ہی نے فتح کرائے یہ کلمہ سنتے ہی مواج سوچی کہ اب آبرو مین فرق آیا کانپنے لگی پھر یہی کلمہ کہا کہ بابا جان مین نے خوش آہنگ کو دیکھا بھی نہین اب تو نیلم نے نشانہ مواج کا تھاما کشان کشان لیکر مقام خوش آہنگ کے آیا دیکھا تو خوش آہنگ مزبلہ و قصابان بنا ہی ہزار ہا لاشہ تڑپ رہا ہے مکان مین فرش بند ار دلیس نیلم نے سر پیٹ لیا اب مواج کی مشکین باندھین ایک یا دو ساحر زندہ تھے انھون نے بھی گواہی دی کہ رات کو ملکہ عالم نرگس کو ساتھ لیکر آئی تھین یکایک قیامت برپا ہوئی دیکھا ساربان زادہ سکو قتل کر رہا ہی اپنے کو پکار پایا سب بھائی بند مارے گئے نیلم نے کہا او سفاک تجھے تو چلکر پھونکا پہلے ان سکو جا کر

لون اگر اسد کا میرے پاس موجود ہے یہ کہکر سحر کیا ایک پتلا پیدا ہوا پتلے سے کہا ای ہم شبیہ اس
گنہگار کو ہمارے دارالامارہ مین لیچل ہر چند مواج جیجی بیٹی نیلم نے کچھ نہ سنا پتلا مواج کو لیکر فوراً سمت
قلعہ نیلوفر چلا آپ تلاش مین بہار وغیرہ کے نکلا یہان اسد و بیابان وغیرہ ایک صحرائے
وحشت خیز مین پریشان بیٹھے ہین کہ خواجہ مع بہار و باغبان آکر پہونچے عمرو نے آکر اسد کو گلے سے
لگایا سب سردار ایک ہی مقام پر جمع ہین اسد نے عمرو کو کہا کہ مواج نے بڑا کام کیا تا بہ خوش آہنگ
پہونچایا یہ در بند بھی فتح ہوا یہ باتین کر رہے تھے کہ آسمان پر برق چمکی نیلم بقہر و غضب تمام آکر پہونچا
بہار و باغبان وغیرہ بڑھے کہ شہنشاہ نیلم پر سحر کرین نیلم بلائے روزگار ہے عیاری مین
جالاک کے پھینکر برباد ہوا یہ اپنے کو سہرا فراسیاب جانتا ہے خزانہ دار لاچین بھاڑے
بڑے سحر اسکے قبضے مین ہین ایک دو ہتھڑ زمین پر یا سامری کہکر مارا غبار بلند ہوا بہار و
باغبان وغیرہ سحر نہ کرنے پائے خواجہ عمرو تو البتہ گلیم اوڑھ کر نکل گئے سب سردار بیہوش
ہوکر گرے مع اسد نیلم نے سبکو گرفتار کیا ساحرونکی زبان مین سوزن دیے اسد کو مسلسل کیا
اب سوچا کہ انکو کسی مقام پر جاکر قید کرون خیال آیا کہ دریائے شبرنگ مین مین نے ایک گنبد
بنایا ہے گرد دریائے شبرنگ بیچ مین گنبد آئینہ تعمیر ہے اسی مقام پر ان سبکو لیجا کر قید کرون یہ
سوچکر قریب گنبد آیا دروازہ کھول کر سبکو گنبد مین بند کیا گرد گنبد سحر کر دیا کہ شعلہ ہائے آتش
بلند ہوگئے گنبد آگ مین مخفی ہوا اس طرح پر قید کرکے قلعہ مین آیا مواج کو سامنے بلایا کہا اُو
نالائق لوتے نے تو سب کچھ تدبیر کی مین نے راہ مین جاکر اسد و باغبان وغیرہ کو پکڑ لیا سب کے
سر کاٹ کر خدمت شہنشاہ مین روانہ کردے ایک عمرو باقی ہے وہ سامنے سے غائب ہوگیا مواج
قدمون پر گر پڑی کہا بابا جان مین بالکل واقف نہین ہون میری سلطنت میری حکومت کیون
مٹانیکا ارادہ کرتی مجھکو حکم دیجیے مین سارबان زادے کو تلاش کرکے لاؤن جب ساحر نے ایسا کہا کہ
ملکہ آئی یقین وہ بیجا مجھپر نگاہ بد ڈالتا تھا اسوجہ سے ایسا کلمہ کہا ذرا مراہی دوڑ پڑی سب نے یہی کہا اے
شہنشاہ جبسے طلسم کشا چاہ نیلوفر مین آیا ملکہ عالم آٹھ پہر اسی جستجو مین رہتی ہین کہ مین عمرو
کو گرفتار کرون طلسم کشا قتل ہو میرے باپ کی سلطنت بچے آپکا خیال خام ہے اسطرح سے جھوٹ
نے جو کہا تو شہنشاہ نیلم کو گڑگڑا اسے پر مواج کے رحم آگیا نہایت ناز و نعم سے اسے پالا ہے

گے لگا لیا کہا ای نور نظر میرے دل کو یقین نہین ہی جسطرح سرداران **افراسیاب** مرگئے اسی طرح جادو نیلوفر مین
بھی بیابان جادو نگہبان دخمہ جادو نیلوفر **عمرو** کے ساتھ ہے اسی نے نشان بتائے ہون گے اب
مین نے اسکو بھی قید کیا بیٹا خبردار کسی سے ذکر نہ کرنا دریائے شبرنگ کے گنبد مین اسد وغیرہ کو قید کیا ابھی قتل کرنا
مناسب نہین ہی تم تلاش کرکے عمرو کو لاؤ یہ سنکر **مواج** اٹھی زینت آراستہ ہوئی کہا حضور مین ابھی **عمرو** کو لاتی
ہون سر کاٹ کے لاؤن گی مین **عمرو** کو دے اون تو سبکو بلا کر قتل کیجیے آج ہی خاتمہ ہو جائے یہ کہکر **مواج** بجوش و
خروش چلی حال قید اسد سنکر کلیجے پر چھریان پھر گئیں ہین جی مین کہتی ہین **شعر** یا تن رسد بجانان یا جان
ز تن برآید دست از طلب ندارم تا کار من برآید اس جوش وخروش مین بہوت لب بمہر سکوت دل
بیقرار آنکھین اشکبار رہتی اس غصہ مین اختلال اپنی زندگی و بال تصویر اسد آنکھون کے سامنے پھرتی ہی دل
سے کہتی ہی اسے **مواج** اس شیر بیشۂ جرأت کا کیسا دل گھبراتا ہوگا یہی دل سے کہتے ہون گے کہ ہماری
مدد کو یہان کون آئیگا اس مقام تنگ و تاریک میں اپنے کو کون چھڑائیگا روتے روتے یہ اشعار پڑھے

تو دل روٹھ چلا ہی بت دل جو کیطرح
زخم بھی جتنے ہین ترچھے ہین وہ ابرو کیطرح
بیٹھنا ہی چاہے جوانی مین اکڑتے تھے بہت
حسرت دید ٹپک پڑتی ہی آنسو کیطرح
سونے مین فتنۂ خوابیدہ کی صورت معشوق
دل مین رہ جاتا ہی چمکتا ہوا جگنو کیطرح
کھینچے ہاتھ جو کچھ دسترس انسان کا ہو
خشک ہو جاتا ہی خون آنکھ کے آنسو کیطرح
اب جوانی مین بھی سو روؤ گے پیری مین جلال

سینہ بھی ہوتا ہی خالی مرے پہلو کیطرح
باغبان بھی یونہین گلشن سے نکالا جائے
چشم بد دور پڑھو تو ابھی گیسو کیطرح
ہجر کی شب مری راحت کو ہی وحشت مجھے
جاگتے ہین یہ جگائے ہوئے جادو کیطرح
ساکن کعبہ بھی ہین کشتۂ ابروی صنم
توڑ کر بیٹھ رہے پاؤنکو زانو کیطرح
دست جلاد کا گردن کو بھروسا ہی بڑا
دانت آخر کو گر گئے یہ سب آنسو کیطرح

مجھسے اس ترک کی تلوار تو کھچتی تھی نہ تھی
خانہ برباد ہین جسنے کیا ہو کیطرح
مین ہون وہ طالب دیدار کہ آنکھون سے مری
نیند بھی آنکھ سے رم کر گئی آہو کی طرح
دوڑ را و طفل حسین دوڑ اگر طالب ہی
ڈنک کو فنے کمان پایا ہے بچھو کیطرح
دیکھو لیتا ہی جو روتے وہ ستمگر ہم کو
تیغ یاور ہی مری قوت بازو کیطرح

اس جوش وخروش مین **مواج قطرہ زن**
قریب دریائے شبرنگ جمی دیکھا گرد گنبد کے شعلہ ہائے آتش بھڑک رہے ہین لکہ ہائے ابر سحر تسلیم کڑک رہے
ہین ماہرو ہین اگر اتری دریا مین نہائی ایک ساری سفید نصف باندھی نصف اوڑھی کھڑی ہو کر گنگنے لگی
مواج قطرہ زن کی زلف عنبرین سے قطرات آب مثل گوہر نایاب ٹپک رہے تھے اس
نے قطرات کو طرف آگ کے پھینکا ایک ابر تیرہ وتار ظاہر ہوا خوب برسا آگ کو بجھا دیا چوکا اس عام

دیا تھا چوکے سے نکل کر جوش محبت اسد مین گنبد کا قفل کاٹا اتیغ خانہ تنگ وتاریک مین وہ اوج صاحبقرانی
غائب رہا تھا بہار کی آنکھون سے اشک حسرت جاری باغبان بھی دعائین کر رہا تھا کہ دروازہ قید خانہ کا کھلا
دیکھا ملکہ مواج قطرہ زن بیقرار اندر گنبد کے پہونچی بہار وغیرہ کی زبان سے موزن نکالا اسد کے
ہاتھون سے ہتھکڑیان پاؤن سے بیڑیان کاٹین نشان پر ہتھکڑیون کے آنکھین ملنے لگی بیقراری مین گریہ
وزاری کرنے لگی قدمون پر اسد کے گر کے بوسہ دینے لگی یہ اشعار تحقی کے پڑھنے لگی اشعار

غم سکندر فرزندی او دوستان خدا را
تا باید نهفته ماند این راز آشکارا
تا چند با شدت دل در سینہ سنگ خارا
مردیم و گردش چرخ رحمی نکرد بر ما
مستی و تنگدستی بدنام خلق سازد
یا طرز شہ چہ نسبت درویش بینوا را
مشکل کہ باز بینم دیدار آشنا را
حاصل نشد چو گوہر کامی ز تیر تدبیر
بگذشت موسم گل شد نالہ ہائے بلبل
تا کے خراب مستی یا ایہا السکارا
باشد کہ گردش چرخ فرصت دہد شمارا
از خسرو زمانہ بکشاد چشم نجمر
یاران بہ بزم عشرت مخفی نگوی محنت
با عافیت چہ کارست درویش بینوا را
یارا چو موم بگداخت این آتش محبت
تا کے توان بدشمن صاحبدلان خدا را
کشتی عمر بشکست در بحر ناامیدی
تدبیر را گذارم گردن نہم قضا را
بربادرفت در غم یاران ذخیرہ عمر
در نامہ سکندر احوال ملک دارا

روز دیگر اسد غازی کے حکم سے
قیدیون کی بہار وغیرہ سے کہا آپ سب صاحبو نکو لیکر نکل جائیے مین جا کر انکی تدبیر کرون یہ کہکر ان سبھون کو
ادھر روانہ کیا آپ طاؤس پہ سوار ہو کر پسینے پسینے طرف قلعہ کے چلی شہنشاہ نیلم بیٹھا ہوا تخت پر سوچ
رہا تھا کنیزان مواج سامنے آئین پوچھا مواج بھی یا نہین کنیزون نے عرض کی وہ عمرو
کو گرفتار کرنے گئی ہین بس گھبرا کر جوش محبت مین مواج کی اٹھا اس خیال مین کہ ایسا
نہو عمرو کو گرفتار کرنے جائے عمرو اسکو پکڑ لے تو بڑی خرابی ہو اس خیال مین تخت پر سوار
ہو کے چلا بیچ راہ مین پہونچا تھا کہ دیکھا مواج قطرہ زن طرف سے دریائے شیرنگ کے آتی
ہے نیلم نے غصے مین پوچھا کہان گئی تھی مواج گھبرا گئی کہا حضور کہین بھی نہین گئی تھی عمرو کو مین
ڈھونڈھتی پھرتی تھی نیلم کو گمان ہوا تھا کہ مین نے حال دریائے شیرنگ کہا تھا یہ شیرین
آتی ہے ایسا نہو رہا کر دیا ہو مواج کا ہاتھ پکڑا کہا او ظالم تو میرے قتل کے در پے ہے گنبد نشان
قریب دریائے شیرنگ کے آباد دیکھا گنبد شکستہ آتش سحر بجھی ہوئی تاہم
ہوا صاف ظاہر ہو کہ بھی دل کی سحر کر گیا ہے غصے مین پوچھا کہ او بدنصیب تو نے ان کو عمرو کا

مواج نے کہا نہین حضور مین یہان آئی بھی نہین نیلم نے کہا او چھوکری تو مجھکو دیوانہ بناتی ہے دیکھو ابھی
حال کھلجائیگا یہ کہکر نیلم نے چوکے سے خاک اٹھائی اسکا پتلا بنایا وہ دوانے ماش کے مارے کہا بتلا
تو کسکا سحر ہے پتلے نے صاف کہدیا مواج قطرہ زن نے یہان کھڑے ہو کر سحر کیا سب کو
رہا کر دیا اب تو نیلم نے مواج کی مشکین باندھین یہ کہتا ہوا اچھلا کر مارے کوڑون کے کھال
گرادونگا دریاے شبرنگ سے دو کوس راستہ طے کیا تھا دیکھا ایک نخل کے سایہ مین
افراسیاب جادو کھڑا ہے نیلم تخت سے اتر آیا سلام کیا افراسیاب نے پوچھا ارے گدھے
اس مہجبین نے کیا کیا نیلم نے کہا حضور اس ظالم نے سب ور بند فتح کرا دیے بہار وغیرہ کو
مین نے پکڑا تھا گنبد آئینہ مین لے جا کر قید کیا تھا اور سوا اسکے مین نے کسی سے مفصل حال نہین
کہا اسنے جا کر ابھی سبکو رہا کر دیا اب اسکو قتل کرڈالونگا افراسیاب نے کہا مین نے اوراق
مین یہان کا سب حال دیکھا اسی واسطے آیا کہ دشمنونکو قتل کرون مواج تخت پر ہے نیلم
افراسیاب سے کھڑا باتین کر رہا ہے باتین کرتے کرتے افراسیاب نے کہا اے شہنشاہ نیلم دیکھو
وہ ابر تیرہ و تار اٹھا شاید شہنشاہ لاچین وغیرہ آتے ہین مواج تخت پر پڑی ہوئی زندگی سے
یاس سوچ رہی ہے کہ اب ظالم مجھکو لے جا کر قتل کریگا ہاے دیدار سے اسد کے محروم رہی نہ دیکھے انجام کو
کیا ہو حضرت عشق نے کیا مزا دکھایا اس بلا مین پھنسایا اگر نیلم تکنے سے افراسیاب کے پلٹ
افراسیاب نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالکر نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری نیلم ارے کر کے پلٹ
عمرو نے تڑاق سے جواب بیہوشی کا نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و نہنگ بحر طراری و قطب فلک خنجر
گذاری گرتے گرتے اور بیہوشی مارتی نیلم کی زبان مین سوزن دیا مواج کی زبان سے
سوزن نکالا مواج قدمون سے خواجہ کے لپٹ گئی کہا اے شہنشاہ نیم عیاری اب یہ مجھکو زندہ
نہ چھوڑتا مین نے اسد و بہار کو رہا کیا اب اسکو کیا ... عمرو نے کہا ابھی اسکو قتل کرونگا
مواج تھرانے لگی کہا خواجہ یہ بلاے روزگار ہے اسکا قتل ہونا دشوار ہے یہ فرشتہ ...
باغبان وغیرہ مع اسد نامدار جو دریاے شبرنگ سے ... اس گنبد مین ...
اسباب بہت تھا ایک بارگاہ زربفتی نکلی بہار و باغبان نے ... تیار کی بارگاہ
سپہ زادی اسوقت آکر بیٹھی ... مواج قطرہ زن و خواجہ عمرو شہنشاہ نیلم کی مشکین باندھکے

جب یہ سب سرداران نامدار عمرو سے آکر ملے بارگاہ استادکرانی اسد کو لاکر زنگل شوکت پر بٹھایا سب سردار اپنے مقام پر آکر بیٹھے نیلم کو ستون سے باندھکر ہوشیار کیا نیلم نے دیکھا سواج قطرہ زن پہلوے اسد صف شکن میں جلوہ نما ہے تمام سرداران نامدار بیٹھے ہیں عمرو نے آواز دی ای نیلم تونے قدرت خدا کو دیکھا یہ کیونکر تجھکو ہمارے قبضہ میں کرادیا بہتر یہ ہے کہ سامری جمشید پر لعنت کر طلسم کشا سامنے موجود ہے قدمونکو بوسہ دے نیلم نے بہ نظر غضب طرف اسد کے دیکھا سواج پر نگاہ قہر ڈالی اشارہ کیا اگر زبان سے سوزن نکل جائے تو عیال کیون سبکو قتل کردون یہ سنکر اسد نے کہا نا تا جان اس سیاہ قلب کو قتل کیجیے یہ کبھی اطاعت نکریگا قوت بازوی افراسیاب ہے یقین ہے اسکے قتل ہونے سے افراسیاب کا کلیجہ پھٹ جاے یہ کہکر اشارہ کیا بیابان جادو تیغہ پکڑکے اٹھا شانہ پکڑکے کھینچا بیرون بارگاہ لایا آواز دی اے شہریار یہ حکم اول ہے کیا ارشاد ہوتا ہے یہ بڑا ساحر جلیل افراسیاب کا کفیل ہے اسکے قتل ہوتے ہی ہوشربا مین تہلکہ پڑجائیگا بیابان نے گردن پر اس سرکش کی کوئلے کا خط کھینچا اسد نے حکم ثانی دیا بیابان تیغہ پکڑکر بڑھا قریب ہے کہ حکم ثالث ملے قضاے کار ملکہ گلنذار جادو مشیر نیلم اڑی آسمان پر جاتی تھی چار سو جادوگر ساتھ ہین اسی فکر مین یہ بھی نکلی تھی دیکھا شہنشاہ زیر تیغ ہین وہین سے کڑک کر گری بیابان کا سر زخمی ہوا گلنذار نے بہار دکھائی زبان سے نیلم کی سوزن لیا بہار و باغبان بھی اسباب سحر لیکر اٹھے نیلم پر چہار جانب سے سحر کیے اسد نامدار نعرہ کرکے چلے باغبان نے سینہ سپر کیا کہا حضور اپنے کو بچائین ایسا نہو دشمنون پر کوئی زوال آئے پاس کوئی شے ایسی نہین ہے کہ جس سے سحر اثر نکرے اب نیلم نے زمین ہلادی جسپر سحر کردیا وہ زخمی ہوا بہار نے کئی گلدستے مارے ہمراہیان گلنذار کو جلادیا باغبان نعرہ کرکے گلنذار پر جا پڑا گلنذار نے نیچہ سحر کھینچا باغبان سے تلوار چلنے لگی باغبان نے کمر کو بتاکے سر پر ہاتھ مارا گلنذار کے دو ٹکڑے ہوے اب نیلم گھبرایا ہرچند کہ ساحر زبردست ہے بادہ کبر و نخوت سے مست دیکھا سب کا قتل ہونا دشوار ہے ایک مقام پر اسنے سحر کیا آندھی سیاہ اٹھی بہار و باغبان اندھیرے مین سر ٹکرانے لگے اس تاریکی مین یہ سیاہ رو کو دک کے گرا اسد غازی کی کمر مین نیچہ دیا دل مین سوچا چلکر اسد کو قتل کردون ان سب پر لشکر کشی کرونگا آخر یہ سب کہان جائینگے بعد عرصہ دراز باغبان و بہار نے سحر کی تاریکی کو دفع کیا دیکھا نیلم اسد کو لیگیا

سب سردار بقہر و غضب تمام طرف قلعہ کے چلے عمرو بدحواس ہو کے بھاگا لیکن نیلم اسد کو لیے ہوے
جاتا ہے اثنائے راہ مین تونبی کی آواز اسکے کان مین آئی کہ کس غضب کا لہرا کوئی بجا رہا ہے نیلم
بیقرار ہو گیا زمین پر آگے دیکھا ایک لڑکا نہایت حسین شنجرفی پیراہن پہنے ہوے گاتی بندھی ہوی
ہاتھ مین لوہے کے کڑے ایک مار سیاہ کا مقابلہ کر رہا ہے جب یہ تونبی بجاتا ہے مار سیاہ بلبلا کے بل مین سے
نکلتا ہے دم کے بھل کھڑا ہو جاتا ہے کفچہ مثل تابہ آہنی ہر مرتبہ اس لڑکے سے چوٹ چلتی ہے لڑکا رومال آگے
کر دیتا ہے جب اسکا پھن پڑا رومال جلنے لگا لڑکا پھڑک جاتا ہے نیلم یہ ہنگامہ دیکھکر گھبرا گیا کہا اے
لڑکے اس افعی سیاہ سے اپنے کو بچا یہ وہ افعی ہے جسکے سایہ سے آدمی پانی ہو کے بہ جاتا ہے لڑکے نے
کہا اے شہنشاہ مہربانی فرمایئے میرے باپ دادا اسکے ہاتھ سے مارے گئے ہمارے خاندان
مین طلاق مرقوم ہے کہ جو اسکو مارے یا گرفتار کرے تب سرگروہ قرار پائے معاوضہ خون بزرگان
بھی لینا ہے اگر آپ کو میرے حال پر رحم آیا ہے میرا جھولا اور پٹارہ رکھا ہے مین اسپر حملہ کرتا ہون اگر
پنجہ قابض ہو تو مین نے اس موذی کو لیا اگر چوٹ کا لڑکھڑا کر گرا یہ احسان ہوگا ہماری پٹاری مین سرخ
ڈبیا ہے اسمین ایک بوٹی ہے اسی مین زہر مہرہ بھی ہے فوراً وہ ڈبیا کھول کر بوٹی منھ مین
دیجیے زہر مہرہ مقام زخم پر لگا دینا وہ زہر چوس لیگا مین فوراً ہوشیار ہو جاؤنگا صرف
اتنا احسان کافی ہے اتنا کہکر وہ لڑکا مثل شعلہ جوالہ لہراتا ہوا مار سیاہ کو بھگاتا ہوا بڑھا قریب
پہونچکر رومال دکھایا مار سیاہ نے وار کیا ہاتھ پر کاٹا بونڈا الڑکھڑا کر گرا مار سیاہ بھاگ کر غائب ہوا
نیلم بیقرار ہو کر دوڑا دیکھا چاند کا ٹکڑا بیہوش پڑا ہے پٹارہ کھولکر ڈبیا نکالی جیسے ہی اسکو کھولا
اسمین سے بیہوشی اڑی ارے کہکر بیہوش ہوا نعرہ ہوا منم مہر سپہر عیاری بہار وغیرہ بھی آگئیں ہو تیجے
اسد کو قبضے مین کیا چاہا نیلم کو گرفتار کرین زمین شق ہوی سنہرا پتلا پیدا ہوا نیلم کو اٹھائے گیا ملکہ
مواج قطرہ زن ہمراہ ہے اس عیاری سے یہ نفع ہوا کہ اسد غازی کو رہا کیا اب قصد ہوا کہ قلعہ
نیلو فر پر لشکر کشی کرین ملکہ مواج قطرہ زن کے شریک ہونے سے بارہ ہزار ساحران نامی
مطیع اسلام ہوے وہ بھی ہمراہ ہین اب منظور ہوا کہ برسر قلعہ نیلو فر لشکر کشی کرین یکایک آندھی
سیاہ اٹھی پردہ ظلمات کا نمونہ معلوم ہوتا تھا زمین تھرائی ہزار ہا نخل اکھڑ کر گرے غبار زرد بلند ہوا ملکہ بہار
وغیرہ اس غبار سے گھبرائین نفس در قفس پیچیدہ سے صاف ظاہر تھا کہ قفس عیاری مین مبتلا ہین ہر چند چاہتے تھے کہ

سحر کرین اس غبار سے نکلین ممکن ہوا اس غبار کی تاثیر سے سحر فراموش دریائے حیرت کا جوش سب سردار
خاموش اسی غبار مین حیران و پریشان بیدست و پا بلائے آسمانی مین مبتلا ٹھہرے ہین کہ نعرہ ہوا منم ملکہ مہران
گلگون پوش یہ وزیر اعظم شہنشاہ نیلم ہے اس حیرانی پریشانی مین مع اسد سب کو گرفتار کر لیا عمرو
تو البتہ گلیم اوڑھ کر نکل گیا اور کوئی ساحر وغیرہ ساحرہ نہ نکل سکا مہران گلگون پوش نے ان سب کو
تخت پر ڈال لیکر اپنے باغ مین آئی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ مواج قطرہ زن دختر شہنشاہ
نیلم ساحرہ زبردست ہے جب اسنے آمد غبار دیکھی اتنا پکار کے بھی کہا تھا کہ اے بہار وغیرہ بچو مہران
گلگون پوش ساحرہ زبردست آتی ہے یہ ملعونہ زمین ہلادیگی بہار وغیرہ نہ سنبھل سکین مبتلائے بلا ہوئین مواج
قطرہ زن اسی جوش و خروش مین غرق زمین ہوگئی دور جاکر نکلی اک درہ کوہ مین جاکر ٹھہری بخوبی سمجھ
گئی ہے کہ مہران گلگون پوش آئی ہے اسکا سحر خالی نہین جاتا سرداران نامی کو مع اسد کے گرفتار کر لے گئی
یہ حوصلہ نہ ہوا کہ اسکے ابر پر جا پڑے دل پر جبر کیا فراق اسد مین سختی اٹھائی درہ کوہ مین آکر چھپی دیکھا
مہران گلگون پوش ان سب کو لیے ہوئے اپنے باغ مین آئی ملکہ بہار و باغبان قدرت و
رخ مہ کاکل کشا و بیابان جادو وغیرہ چالیس سرداران نامی سامنے مہران کے استادہ
ہین مہران نے سب کو سمجھایا اور یہ بھی خوف ہے کہ معشوق افراسیاب ساحران ہوش ربا مین انتخاب
ایسا ہوا اسکے قتل مین افراسیاب دامنگیر ہو میرے پھنسانیکی تدبیر ہو ساری مشقت ضائع ہو بس
وہ بہار کو سمجھا رہی ہے کہتی ہے ای ملکہ عالم آپ منظور نظر شہنشاہ عالیجاہ ہین آپ اطاعت قبول کیجیے مین
آپ کو خدمت مین شہنشاہ کی روانہ کردون بہار جواب دیتی ہے جو تجھسے ہوسکے قصور نہ کر ہمارا اطاعت
کرنا غیر ممکن ہے یہان تو یہ ذکر ہے کہ مہران نے بہار وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا ہے باغ مین نیا گل پھولا
چاہتا ہے نیلم کو ایک نامہ مہران نے لکھا کہ اے شہنشاہ مینے سب سردارو کو پکڑ لیا اب سر کاٹکے روانہ
کرتی ہون نیلم نے گھبرا کر مظفر جادو کو مع بائیس ہزار فوج کے روانہ کیا اور کہدیا اے مظفر جہانتک ہوسکے
بہار کو بچانا مظفر بھی چلا۔ دو کلمہ داستان افراسیاب گذارش ہوتے ہین کہ یہ باغ سیب مین بیٹھا ہے
جو بادشاہ آیا اسکو سمت دریائے نیل روانہ کیا یقین کامل ہے کہ راحین وغیرہ طرف دریائے نیل کے قصد
کرین کہ طائران سحر نے خبر پہونچائی کہ بہار وغیرہ مع اسد داخل چاہ نیلوفر ہوئے در بند ہے چاہ نیلوفر کے ہنگامہ برپا ہے
یہ بھی خبر ایک طائر نے دی کہ آج مہران گلگون پوش نیلم کی وزیرزادی نے بہار وغیرہ کو پکڑ لیا اسی باغ مین

قتل کیا چاہتی ہے افراسیاب اس سوچ مین بیٹھا ہے کہ آسمان سے لکہ ابر گلنار پیدا ہوا نہایت زور شور سے
وہ ابر آکر برسر باغ سیب لہرایا حیرت بھی براے ملاقات افراسیاب آئی ہے حیرت ابر کو دیکھکر کھڑی
ہوگئی کہا اے شہنشاہ میرا فرزند شہنشاہ شوکت بیٹا نیرنگ عنقا صورت کا آپہونچا بڑا ساحر زبردست
ہے یہ ذکر تھا کہ شوکت جادو مع ساٹھ ہزار ساحران زبردست کے لکہ ابر سے ظاہر ہوا افراسیاب کو آکر
سلام کیا حیرت نے گلے لگایا بہت رویا کہا میرے باپ اور چچا نیرنگ وگیر نگ ہاتھ سے جن لوگونکے
قتل ہوے مجھے بتلایئے مین ان سبکو قتل کرون سنا ہے کہ دادا جان بھی قتل ہوے ان کے
خون کا بدلا لینا ہے حیرت نے کہا اے فرزند اب آئے ہو دو چار دن ٹھہر و جلدی نہ کرو برسر سلمانان
لشکر کشی ہوگی تم بھی چلنا شوکت چہار جانب دیکھنے لگا گلشن صحبت کو بہار سے خالی پایا گھبرا کر پوچھا
چھوٹی خالا اماں کہان ہین نام بہار سنکر حیرت کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے کہا اے نور نظر بہن ہماری
ہماری دشمن ہوئین اب آج کل اسد کو لیکر جاہ نیلو فر مین براے مقابلہ شہنشاہ نیلم گئی ہین مہران
نے گرفتار کر لیا اپنے باغ مین قتل کیا چاہتی ہے یہ سنکر شوکت گھبرایا کہا خالو جان بڑے غضب کی بات
ہے آپکی عملداری مین ملکہ بہار قتل ہو جائین اور ہم زندہ رہین مجھکو تو انھون نے گودیون پالا ہے علم و
کمال سے آگاہ کیا آپ مجھکو نشان دین مین انکو ابھی سمجھا کے لاتا ہون حیرت نے کہا اے نور نظر وہ ہمکو
دشمن جانتی ہین کبھی تمھارا کہنا نہ مانین گی شوکت نے کہا حضور وہ آپ کے دربار مین آکر رہین انتہا
کی نازک مزاج ہین آپ نے غرور سلطنت کیا ہوگا انکو ناگوار ہوا نکل گئین ہمیشہ سے بات پر جان دیتی ہین
مین انکا پرورش کردہ ہون مین شل چھوٹونکے جا کے سمجھاؤنگا مہر پدری سے آگاہ نہین خاص انھون نے
مجھکو عزت و آبرو عطا کی سحر بھی انھین کے زنگ کے کرتا ہون آخر افراسیاب نے فرمان لکھ کے
شوکت کو دیا مضمون یہ تھا کہ اے مہران گلگون پوش شوکت جادو ہمارا عزیز قریب حیرت و
بہار کا بھتیجا فرمان لیکر آتا ہے جسطرح چاہے بہار کو سمجھائے تم دخل نہ دینا شوکت جادو فرمان
لیکر چلا اسوقت پہنچا کہ بہار زیر تیغ بیٹھی ہین گل سا چہرہ اوداس آنکھون مین آنسو بھرے ہوے شوکت
بڑے زور شور سے آکر پہونچا مہران کو فرمان دیا اپنی بارگاہ استادہ کرائی بہار کو جھک کر سلام کیا اور
کہا اے مادر مہربان یہ حال کیا ہے مین سمجھ گیا بی حیرت صاحب نے غرور سلطنت کیا ہوگا میرے ساتھ طلسم چھوڑئیے
مین چلیے اپنے قدیم ملک مین تشریف رکھیے افراسیاب سے آپکو کیا کام اگر سلطنت کی خوشی ہے اپنے ملک مین

حکمرانی کیجیے کوئی آپکا ہمسر نہین ہے بہار نے کچھ جواب نہ دیا شوکت نے کہا میری بارگاہ مین چلیے
مہران نے جورو کا شوکت نے کہا فرمان تحریر ہے صاف صاف تقریر ہے اپنی مادر مہربان کو باطمینان
سمجھائینگے مہران فرمان پڑھکر خاموش ہوئی شوکت نے سوزن زبان سے بہار کی نکال لیا اور
باعزاز واکرام اپنی بارگاہ مین لایا مقام صدر پر بیٹھایا ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا بمنت سمجھانے لگا
بہار حجاب سے کچھ جواب نہین دیتی مگر مظفر جادو فرستادۂ نیلم جو بائیس ہزار فوج سے چلا اسوقت
آکے پہونچا بہار کو جو بارگاہ شوکت مین دیکھا ڈانٹا کہ او چھوکرے تو نے یہ کیا غضب کیا جلد بہار کی
مشکین باندھکر ہمکو دے شوکت خود نوجوان شعلہ جوالہ مظفر پر جا پڑا گولا مارا مظفر نے کاٹا
مظفر کے بہت سے سردارون کو شوکت نے مارا بہار کھڑی دیکھ رہی ہے مظفر نے بڑھکر
شوکت کو زخمی کیا شوکت جادو لڑکھڑا کے زمین پر گرا بے اختیار منھ سے نکل گیا اے مادر
مہربان مجھکو بچایئے بہار کو تاب نہ آئی جھپٹ کے گلدستہ مارا گلدستہ پھٹا پھول برسنے لگے ہوائے سرد
چلنے لگی طغلان غنچہ نے منھ کھولے درخت وجد مین آئے مظفر مبہوت ہوا بہار نے بڑھکر بدھی گلے
مین ڈالی مظفر نے ہاتھ باندھکر عرض کی اے ملکہ عالم کیا حکم ہوتا ہے جوارشاد ہو بجا لاؤن مین مطیع فرمان
ہون بہار نے کہا اے مظفر شہنشاہ نیلم کا سر لاؤ یہ سنتے ہی پر پرواز پیدا کرکے بھاگا مہران نے
اور قیدیون کا انتظام کر لیا اسد وغیرہ اسی کے قبضے مین رہے بہار نے شوکت کو اٹھایا ہوادار
پر سوار کیا قریب باغ مہران صحرائے سبزہ زار مین آکر ٹھہری شوکت کا علاج کیا کہا اے
فرزند تمنے دیکھا افراسیاب دھراپیان افراسیاب یہ سب بڑے نامنصف ہین افراسیاب
نے تمکو فرمان دیا نیلم نے مظفر ایسے نالائق کو روانہ کیا اسنے یہ فساد برپا کیا رتبہ شناسی کا ذکر نہین
کیسکی آبرو کی فکر نہین اسد و عمرو فلک اساس رتبہ شناس دین حقیقی کی اسوجہ سے مین نے
اطاعت کی شوکت سمجھانے سے ملکہ بہار کا مطیع ہوا اگر بسبب زخم کے لڑنے کے لائق نہین ہی
کہا مادر مہربان آج شب کو تامل کیجیے زخم میرا صحت پائے کل چلکر مہران کو مارینگے یہان نیلم اپنے قلعہ
نیلوفر مین بیٹھا ہے کہ لشکر مین ہلڑ ہوا نیلم گھبرا کے بارگاہ سے نکلا مظفر جادو نے تمام لشکر مین تہلکہ ڈالدیا
ہار پہنے ہوئے بھولا جاتا ہے نام نیلم لیکر گالیان دے رہا ہے جیسے ہی نیلم کو دیکھا تیغہ کھینچکر جا پڑا کہا بچیا
مین تیرا ہی سر لینے آیا ہون نیلم نے قصے مین گولا مار دیا مظفر کا سر پھٹ گیا ساتھ والو نکو

بھی اسکے قتل کیا نہنگ جادو کو بلا کر حکم دیا مع مہران جادو و قیدیونکو لیکر ہمارے قلعہ مین آؤ یہ سنکر
نہنگ روانہ ہوا دیکھا مہران جادو سب قیدیونکو لیکر بیٹھی ہے بہار کے واسطے افسوس کر رہی ہے
نہنگ حکم نیلم سے سب قیدیونکو تخت پر ڈال کر مع مہران کے سمت قلعہ نیلوفر کے روانہ ہوے
لیکن مواج قطرہ زن جو درہ کوہ مین چھپی تھی اسکی نگاہ پڑی کہ اسد و باغبان کو نہنگ و
مہران لیے ہوے جاتے ہین تاب نہ آئی سحر کرکے جا پڑی ابر کے ٹکڑے اڑادیے کئی سو ساحرونکو مار ڈالا
قصد ہوا باغبان و رعد و برق وغیرہ کو چھڑا لون نہنگ جادو پر تو گولا مارا کہ اسکا سر
پھٹ گیا مہران نے جب دیکھا کہ مواج میرے روکے سے نہ رکے گی تو اسنے خاک قبر
جمشیدی اڑادی مواج بیہوش ہوئی مہران نے مواج کی زبان مین سوزن دیا ابھی تک اسکے
ہزارون ساحر مارے گئے خود بھی زخمی ہوئی ہے شام ہو چکی اسی مقام پر بارگاہ استادہ کرائی قیدیونکو
ٹھہری اپنے سردارون کا علاج کرنے مین مصروف ہوئی ایک عرضی جملہ حالات کی خدمت شہنشاہ نیلم
مین روانہ کی کہ لونڈی اس مقام پر فروکش ہے آپکی صاحبزادی کو بھی پکڑ لیا صبح کو لیکر حاضر ہوگی
ساحر نامہ دار ادھر چلا قضاے کار عمرو عیار ایک درہ کوہ مین بیٹھے تھے دیکھا کہ ایک ساحر جاتا
ہے تردد تو انتہا کا تھا بشکل صرصر آواز دی میان جانے والے ذرا ٹھہر جا وہ ساحر نامہ دار صرصر کو دیکھکر
اتر آیا عمرو نے حال پوچھا نامہ دار نے تمام کیفیت بیان کی کہ ملکہ مہران گلگون پوش کے سب
سردارون کو پکڑ لیا مواج قطرہ زن بھی قید ہے مین نامہ لیکر بخدمت شہنشاہ نیلم جاتا
ہون عمرو نے حباب مار کے اسکو بیہوش کیا لباس اتار لیا درہ کوہ مین اسکو ڈالدیا آپ
رنگ روغن عیاری کا نکال کے جو صورت منظور ہوئی بنا کر سمت لشکر مہران روانہ ہوا یہان
مہران کو بہار و شوکت کے نکل جانیکا بڑا افسوس ہوا مواج قطرہ زن کو گرفتار کرکے
بڑی آبروبائی مواج سے کلام سخت کر رہی ہے کہتی ہے ای ملکہ عالم آپ دختر قوت بازو شہنشاہ
ہین آسمان جلالت کی ماہ ہین آپنے مسلمانون کا کیون ساتھ دیا افسوس ہے کہ آپکو قید کرکے
خدمت نیلم مین لے جاؤنگی کیا شہنشاہ کو قلق ہوگا آپ سرکشی موقوف کرین مین حضور کو رہا کرکے
بھیجون مواج نے جواب دیا لاکھ جان نام اہل اسلام پر نثار ہے تو خیر خواہی نکر ہمارا سر کاٹ کے
روانہ کردے یہ ذکر تھا کہ کنیزین مہران کی دوڑی ہوئی آئین عرض کی حضور مبارک ہو خاتون محل

شہنشاہ ملکہ حیرت جادو تشریف لاتی ہین۔ مہران برائے استقبال اٹھی دیکھا حیرت جادو تخت پر سوار
تخت اُڑتا ہوا آتا ہے مہران نے جھک کر سلام کیا تخت میں بارگاہ مین آگرا تراپوچھا کیون مہران
ہماری ہمشیرہ کے ساتھ کیا کیا مہران نے تمام کیفیت آمد شوکت بیان کی اور سرکشی مظفر ظاہر
کی ملکہ حیرت نے کہا افسوس ہے اسوقت شہنشاہ نے اوراق دیکھے مجھ کو نقش جمشیدی دیکر روانہ
کیا کہ یہ نقش جسکو دکھاوگی اسکے دل پر نقش محبت جمے گا اطاعت کریگا مہران نے عرض کی حضور کو
اختیار ہے ان سرکشون کا اطاعت کرنا دشوار ہے حیرت تخت سے اُٹھی سامنے ملکہ مواج
قطرہ زن ورعد وبرق لامع موجود تھے انکو نقش جمشیدی دکھایا آنکھین بطرف
لیکن آنکھ کا تل بھی دکھایا اشارہ تھا کہ منم شہنشاہ اوج عیاری فوراً اطاعت کرو مین تکو رہا کرنے
آیا ہون فوراً مواج ورعد وبرق لامع قدمون سے ملکہ حیرت کے لپٹ گئے کہا ہم
نمک خواران قدیم ہین خدائے نادیدہ کے سجدہ کرنے سے قلب ہمارے سیاہ تھے اسوقت قلب
روشن ہوگئے عمرو نے ان چارون کی زبان سے سوزن نکالا قصد ہوا اسد وغیرہ کو بھی رہا
کرون وہان شہنشاہ نیلم بیٹھے بیٹھے گھبرایا اوراق جمشیدی دیکھکر سرپیٹ لیا مصاحبون نے پوچھا
خیر تو ہے نیلم نے کہا غضب ہوا عمرو بصورت حیرت دربار مہران گلگون پوش مین پہونچ گیا سبکو
قتل کیا چاہتا ہے یہ کہکر اٹھا اسوقت اگر پہونچا کہ ساحران مذکور کی زبان سے سوزن نکل چکا
قصد ہے کہ شراب پلاکر سب کو بیہوش کرون اُنکا بیان شراب کی آنچ میں کر آسمان سے نعرہ ہوا اے
مہران ہوشیار ہو یہ حیرت جادو نہیں ہے ساربان زادہ ہے گرفتار کرے مہران پلٹی تھی کہ
عمرو گلیم اوڑھ کر نکل گیا مواج ورعد وبرق لامع صدائے نیلم سنکر غرق زمین ہوگئے نیلم
غصے مین کانپتا ہوا زمین پر آیا مہران سے کہا خیر تو جبھی یہ ہے کہ طلسم کشا کہین رہا ہوا جو باقی ہین
انھین کو غنیمت جانو مین قلعہ نیلوفر مین چلکر انکو قتل کرون عمرو کو خود تلاش کرونگا بغیر اپنی جستجو کے
حصول مطلب نہوگا اسوقت اسد وسرداران باقیماندہ کو تخت پر ڈال کر قلعہ نیلوفر مین لایا
سرداران کو مع اسد ایک قید خانے مین مسلسل کر کے مقید کیا مہران گلگون پوش کو نگہبان
کیا مطمئن ہوکر بیٹھا ہے وزیرون نے صلاح دی ان کل مقدمات کی شہنشاہ طلسم ہوشربا کو اطلاع کرنا بھی
ولازم ہے نیلم نے اسیوقت عرضی لکھی نیرنگ اپنے مصاحب خاص کو دی کہ یہ عرضی لیکر خدمت شہنشاہ مین

کہنا حضور چاہ نیلوفر برباد ہوتا ہے بہار و شوکت و مواج و رعد و برق لامع قید سے
نکل گئے عمرو عیاریان کرتا پھرتا ہے اب مین خود فکر مین نکلونگا آپ بھی تشریف لایئے اپنے سامنے
طلسم کشا کو قتل کیجیے نیرنگ جادو نامہ لیکر چلا شہنشاہ اوج عیاری مواج و رعد و برق لامع کو لیکر
درہ کوہ مین آگئے عمرو نے دیکھا مواج بہت بیقرار ہے کہتی ہے خواجہ آپنے ہم کو رہا کیا ہوتا طلسم کشا
کی رہائی واجب و لازم تھی عمرو نے کہا آپ لوگ اسی درہ کوہ مین ٹھہرین مین سمت قلعہ نیلوفر
جاتا ہون خدا فضل کرے تو اسد کو چھڑاتا ہون یہ کہکر خواجہ درہ کوہ سے نکلے بصورت صندل
ایک صحرا مین پہونچے دیکھا اک ساحر اڑا ہوا چلا آتا ہے عمرو نے آواز دی بھائی ذرا ٹھہر جاؤ نیرنگ
ٹھہرا عمرو نے پوچھا بھائی کہان جاتے ہو تمام سرحد چاہ نیلوفر مین غدر پڑا ہے تم اسطرح بر
پڑے پھرتے ہو ایسا نہو عمرو بلائے جنگل مین جابجا ساحرون کے لاشے پڑے ہین ساربان
زادے نے جسکو جہان پایا مار ڈالا نیرنگ نے کہا مین شہنشاہ نیلم کا نامہ لیکر بخدمت افراسیاب
جاتا ہون شہنشاہ کو منظور ہے کہ اسد کو قتل کرے یہ سنکر عمرو گھبرایا اور نیرنگ پر اپنا رنگ جمایا
باتین کرتے ہوئے چلے ایک مقام پر غافل پاکے حلقہ ہائے کمند مارے حباب سے بیہوش کیا نیرنگ
کو کنارے ڈالدیا نامہ لیا اسکی پشت پر طرف سے افراسیاب کے جواب بھی لکھا صرصر کی شکل
بنکر قلعہ نیلوفر مین آئے نیلم کو سلام کیا بخوف وہ نامہ ہاتھ مین دیدیا نیلم نے وہ نامہ پڑھا طرف
افراسیاب کے مرقوم تھا کہ ابھی اسد کو قتل نہ کرنا بدولت اگر سبکو گرفتار کرلینگے نیلم نامہ پڑھکر
ہنسنے لگا کہا او ساربان زادے دھوکے کے وقت ہو چکے جب تو نے نیرنگ کو راہ مین بیہوش
کیا مین نے تدبیر کر رکھی تھی پریون نے مجھکو خبر دی تھی کہ نیرنگ پکڑا گیا عمرو بصورت صرصر
آتا ہے یہ سنتے ہی عمرو نے جست کی نیلم نے سحر کیے خواجہ گرے نیلم نے پکڑ لیا ہاڑ ہوا کہ عمرو
پکڑا گیا نیلم نے عمرو کو ہتھکڑیان بیڑیان پہنائین مہران گلگون پوش کو بلا کر حکم دیا تو ملکہ اس
گنہگار کو بھی قید خانے مین لے جاؤ ہوشیار رہنا وہ عمرو کو لیکر قید خانے مین آئی عمرو قدمون پر
مہران کے گر پڑا کہا اے ملکہ عالم اب مین بہت مجبور ہو چکا نیلم ایسا بیدار مغز ہے مین نے نہین
دیکھا میری صفائی کراؤ مجھے چل کے نیلم کے قدمون پر گرادو مین اسد کو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا
مہرخ وغیرہ کو بھی گرفتار کرادونگا میری قدر کرین تو ایکدن مین لڑائی فتح کرادون لشکر مہرخ کو شل

نقش قدم مٹادون تمکو سلطنت طلسم ہوشربا دلوادون تا طلسم نور افشان عملداری ہوجائے
مہران خوش ہوئی پاس عمرو کے بیٹھ گئی باتین کرنے لگی عمرو نے باتون مین لگا کر حباب مارا
مہران بیہوش ہوئی عمرو نے مہران کو سوزن دیکر زنبیل مین رکھا سوہن سے ہتھکڑیان
بیڑیان کاٹین مہران کی شکل بنائے ہوئے پاس شہنشاہ نیلم کے آیا کہا شہنشاہ ذرا تخلیہ
مین چلیے اسوقت مین نے ایک خبر وحشت اثر پائی ہے نیلم گھبرا کے اٹھا خواجہ اسکو تخلیہ مین
لائے کہا حضور مین نے سنا ہے کہ صاحبقران لڑتے ہوئے اپنے نواسے کی جستجو مین آتے ہین اکہ
ذرا مجھے دیجیے مین جاکر دریا مین پھینک آؤن ایسا نہو یہ اکہ اسد کو لے نیلم آمد صاحبقران
سنکر گھبرا گیا جھولی سے اکہ نکالکر مہران نقلی کو دیا عمرو نے جام لبریز کیا کہا حضور نوش فرمایئن
کنیز اکہ کو پھینک کر حاضر ہوتی ہے نیلم شراب پیکر بیہوش ہوا عمرو نے چاہا نیلم کا سر کاٹ لون
کہ زمین شق ہوئی ایک شیر زمین سے نکلا دھاڑ دکا مار کر عمرو پر چلا عمرو تو گلیم اوڑھ کر بھاگا
شیر نے نیلم کو ہوشیار کیا جب یہ اٹھا شیر نے کہا اے شہنشاہ آپ کو ساربان زادہ قتل
کرتا تھا وہ تو غائب ہوگیا آپ کو ہوشیار کیا نیلم غصے مین اٹھا کہا مین ابھی جاکر ساربان زادے
کو تلاش کرتا ہون یہ کہکر بہ قہر وغضب تمام تبلاش عمرو و مہران چلا کوئی تین کوس قلعے
سے چلا تھا راہ مین نیلم نے دیکھا کہ ملکہ مہران گلگون پوش ایک نخل سے بندھی کھڑی ہے
نیلم گھبرا کر اتر آیا مہران کو کھولا دیکھا مہران گھبرائی ہوئی ہے نیلم نے پوچھا کیون قوت بازوے
ساحرہ خجستہ تمکو یہان کسنے لاکر باندھا مہران رونے لگی کہا اے شہنشاہ ساربان زادے نے
دم دیکر پکڑ لیا زنبیل مین بند کیا وہان کا حال آپ سے کیا ظاہر کرون ساحری جمشید کسی اپنے بندے
کو عمرو کی زنبیل مین نہ پہونچائین یہ شعبدہ کسی کو نہ دکھائین ہزارون لونڈیان عمرو کی کالی کلی
صورت سخت زبان بدعت کرنیکی عادی ہر طرف سے جوتی پیزار مار دیدر کا ہلڑ جسقدر زنبیل مین
لوگ رہتے ہین آٹھ پہر عمرو ہی عمرو کہتے ہین سحر بھول گئی عمرو نے زنبیل سے نکالکر یہان درخت
سے باندھ دیا کہتا تھا اطاعت کرو لونڈی کب مانتی ہے سحر بھول گئی ایک حرف بھی یاد نہین ہے
لونڈی کسی کام کی نہ رہی نیلم نے کہا نگھبراؤ پھر تمکو سحر سکھاؤنگا خدمت مین افراسیاب کی
لے چلونگا آب دیدہ سحر سے نہلاؤنگا مہران نے کہا مین تو کنیز ہون اب سرکار پرورش فرمائینگے

تو میری آبرو بڑھیگی نیلم نے بہت تسکین دی تخت پر اپنے بٹھایا کہا مین تلاش مین سارباں قدے کی بھگا
تھا مہران نے کہا ابھی تو مجھکو سمجھا رہا تھا آپ کی آمد دیکھکر بھاگ گیا نیلم نے کہا اے مہران ابھی تک
تو مین اپنی حفاظت مین مصروف تھا حفاظت تو بخوبی کر لی اب کوئی مجھپر دست انداز نہین ہو سکتا
اب وہ سحر کرونگا کہ جہان عمرو ہوگا دوڑا چلا آئیگا تڑپا تڑپا کے سب کو قتل کرونگا مہران
بھی نیلم سے میٹھی میٹھی باتین کرتی ہوئی قلعہ نیلوفر مین آئی نیلم نے دیکھا کہ مہران
خائف بہت ہے ساحرون کو دیکھکر بہت ڈرتی ہے کبھی کہتی ہے اے شہنشاہ کالی کالی لونڈیان
مجھکو مارنے آتی ہین کبھی کہتی ہے بجرے پر سوار ہونگی نواڑہ کھیلونگی نیلم سمجھا رہا ہے دوپہر مین مہران
نے قیامت برپا کر دی کبھی اٹھی کبھی بیٹھی کبھی روئی کبھی ہنسی کبھی کسی کا منھ چڑھا دیا کبھی کسیکو
طمانچہ مار دیا نیلم سب سے کہتا ہے یارو معاف کرو یہ زنبیل مین خواجہ کی قید رہی سحر بھول گئی
یہ باتین بدحواسی مین کرتی ہے اب مین آب سیدہ سحر تیار کرونگا جب اُس سے نہلاؤنگا یہ سب باتین
موقوف ہو جائینگی انھین باتون مین عیار طرار نیر اعظم بعد گشت چہار دانگ عالم کے کاشانہ
مغرب مین پہونچا کمند شعاع بازو پر سے کھولی شہنشاہ ماہ تابان تخت فلک نیلوفری پر جلوہ
فرما ہوا نیلم نے برائے احتیاط اپنی بارگاہ مین پلنگ مہران کے لیے بچھوایا نیلم شراب پیکر چھپرکھٹ
پر سویا فتنہ خوابیدہ بیدار ہوا مہران نقلی یعنے خواجہ عمرو اس صورت سے تشریف لائے ہین
اکر تو رہی چکے اب منظور ہوا نیلم کو بھی گرفتار کرون اس سیاہ قلب کو دو دن زنبیل کی سیر
کراؤن یہ سوچکر اپنے پلنگ سے اٹھے کفچہ مین بیہوشی رکھکر قریب نیلم پہونچے قصد ہوا کہ
بیہوشی دیکر اسکو بیہوش کرون جیسے ہی خواجہ کا سایہ چھپرکھٹ پر پڑا چھپرکھٹ گر پڑا ایک پایہ شق ہوا
تڑاقے کی آواز آئی ایک سنہری پتلی چھپرکھٹ کے پائے سے نکلی ہان ہان کر کے عمرو کے
لپٹ گئی ہر چند خواجہ نے چاہا اپنے کو رہا کرین پتلی نے ہاتھ نہ چھوڑا شہنشاہ نیلم کو بیدار کر دیا
اب جو شہنشاہ کی آنکھ کھلی دیکھا میرے سحر کی پتلی عمرو کو پکڑے کھڑی ہے اسی پتلی نے منھ پر خواجہ کے
ہاتھ پھیر دیا رنگ روغن بھی اڑ گیا نیلم غصے مین اٹھا پتلی کو آفرین کی عمرو کی مشکین باندھین اب تمام
قلعہ مین ہلڑ ہوا کہ عمرو بلا کا عیار ہے رات کو بشکل مہران آیا شہنشاہ بچے عمرو گرفتار ہوا نیلم
عمرو کو کشان کشان لیکر بارگاہ مین آیا وزرا امرا جمع ہوئے سب نے کہا حضور جو یہ گ وہ

لشکر ہین اسد و عمرو وہ آپ کے قبضے مین آئے اب افراسیاب سے اطلاع نہ کیجیے ان سب کو دار پر کھنچیے لڑائی کا خاتمہ ہو جائیگا انھین دونون کی ذات سے یہ آفتین برپا ہین اگر قید کرکے روانہ کیجیے آپ کی صاحبزادی رعد و برق و برق لامع کو قید سے نکال لے گئین بی بہار و شوکت بھی اک باغ مین موجود ہین اوہین سے بچھڑ کر چھڑا لینگے اب شہنشاہ کو اطلاع بھی نہ کیجیے فوراً میدان خونی کی تیاری ہو یہ رائے شہنشاہ نیلم کو پسند آئی حکم دیا میدان خونی کی تیاری کیجائے عمرو کو بھی سلسل کیا اسد نامدار کو مع ساحران قیدی کے بلوایا اسیوقت بیرون قلعہ نیلو فر میدان خونی آراستہ ہوا جلادان خرس طینت میمون خصلت خرس ہائے بادیہ ضلالت افسر لشکر جہالت و آرا کش و تسمہ کش و چشم کن کل اسباب سیاست مہیا ہوا دارین واسطے ان سرداران کے استادہ ہوئین لشکر کو کمر بندی کا حکم ہوا بارہ لاکھ ساحران غدار ملازمان شہنشاہ نیلم کمرین باندھ کر حاضر ہوے اجماع عالم انبوہ خلائق ہر سمت یہی چرچا ہے طلسم کشا کو موت کھینچکر لائی عمرو و ایسا عیار قتل ہوتا ہے بعض نے کہا سار بان زادے نے بڑا غضب کیا عیارونکا تار باندھ دیا صرصر بنکر عیاری کی مہران کو بے بھاگا مہران کی صورت بنکر درخت مین ٹنگا اگر شہنشاہ اپنا انتظام نہ کرتے تو کون پہچان سکتا شہنشاہ نیلم ثانی افراسیاب سحر و ساحری مین لاجواب ہے ایسے شخص کو گرفتار کیا جسنے صدہا ملک تباہ کیے شہنشاہ نیلم صاحب شوکت و حشم ہے سلطنت ہوش ربا کو بچا لیا یکایک ہنگامہ ہوا اسد غازی کو ارابے پر سوار کرکے لانئے یہ شیر دلیر زیور آہن جسم مین رعب و دبدبہ مین رستم ہین بیخوف و بیم درمیان مین ساحرون کے ارابے پر بیٹھا ہوا چہار جانب نگران موے مشکین زلف عنبرین الجھی ہوئی گرد و غبار عارض انور پر ابرو کھنچے ہوئی تلوار آنکھین نرگس شہلا سانچے مین ڈھلا ہوا سراپا جمال بیمثال اسد نامدار کو دیکھکر ساحران غدار نے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیے ہر اک کا یہی قول ہے ماہ اوج صاحبقرانی غروب ہوتا ہے اس ہوش ربا مین کیا کیا لڑا بڑے بڑے پہلوانان زبردست کو زیر کیا چاہ نیلو فر مین یہ یوسف ثانی بھینے یہ گرگ بیشہ دیکھیے اس شیر کے ساتھ کیا کرتے ہین آفتاب عالم تاب شہریاری گہن مین آیا عمرو نے جو اسد کو دیکھا کہ ارابے پر ہے قلب بھر آگیا کلیجہ منھ کو آگیا جی مین کہتا ہے کہ ای عمرو افسوس صد ہزار افسوس مین نے کیا کدو کاوش کی ہوشربا مین موت یکر آئی تھی چاہ نیلو فر مین آکر ڈوبے

یہ سرگردانی کشتی حیات طوفانی ناخدائے عالم بچا لیگا طوفان سے بیڑا پار لگائیگا بلبک کر رو رہا ہے سردار ان
ہمراہی صندلان و ابراہیم و بلبان و سرخ مو و باغبان وغیرہ زنجیرون سے سر ٹکرا رہے
ہین ہر ایک کا یہی قول ہے اے نیلم ہمکو قتل کر شیر بیشہ صاحبقرانی کو رہا کردے یہ غیر ساحر
ہین تیرا کیا کر سکینگے اگر تونے انکو قتل کیا سمجھ لے کہ قیامت برپا ہوگی انکے خون کے بہت دعویدار
ہین نانا انکے صاحبقران عالی وقار ہین انکے ماموں جان بدیع الزمان گرد لشکر شکن طلسم
خورشید نگار کو فتح کرکے چل چکے ہین وقائع مین تحریر ہے چند شیران دشت نبرد نے طلسم ہوشربا
کا قصد کیا ہے ایرج نوجوان نور الدہر بن بدیع الزمان قاسم عالیشان یہ سب سردار نامی ممالک
ہوشربا پر لوٹتے بگڑتے آتے ہین تیری سلطنت کو مٹا دینگے خاک جاہ نیلوفری اڑا دینگے نیلم تخت پر بیٹھا ہے
کہتا ہے کیا مین کسی سے پاپیکی کار رکھتا ہون صاحبقران آئینگے انکو بھی یونہین قتل کر ڈالونگا اسم اعظم
بند کردونگا مین آپ سمت کوہ عقیق جاؤنگا یہ کہکر جلادون کو اشارہ کیا جلادون نے عمرو و اسد کو لیا
الوانے سے اتار از میر تیغ لا کر بٹھایا باغبان وغیرہ پر چندان توجہ نہین ہے نیلم کا قول ہے خاص فتاح طلسم عمرو
عیار ہے اسد بھی بیکار ہے ان دونکو قتل کیا خاک ہوشربا مٹ گیا جلادون نے عمرو و اسد کی گردن پر کوئلے
کا خط دیا شمشیرین لگانے لگے آواز دی کیون اسد نامدار طلسم کشائی کرچکے اب دست مرگ قریب آیا رشتہ
حیات منقطع ہوا ساغر عمر لبریز ہوگیا چھلکا چاہتا ہے جو کچھ ہوس ہو بیان کرو اسد نے جلاد کو جھڑک دیا
کہا کیا بیہودہ بکتا ہے مردان عالم کہین مرنے سے ڈرتے ہین نام جرأت پر مرتے ہین اگر ایک نامرد نے ہمکو بے
گرفتار کرکے قتل کیا کیا افسوس ہے ایک تردد یہ تھا کہ بھڑ کر مرین بزرگونکا نام روشن کرین تقدیر سے نہ چاہا
یہ آرزو رہی کہ اس بارہ لاکھ مین برق شمشیر چمکتی لاکھون کو قتل کرتے لڑ بھڑ کے مرتے ہماری نعش
کے گرد ہزار دو ہزار سردار دنکا کھیت ہوتا دیکھنے والے کہتے کسی سور کا لاشہ پڑا ہے دشمنون کے
دل مین ناسور پڑتا لیکن جو مرضی پروردگار کی بندہ مجبور و ناچار ہے یہ فرما کر آنکھون مین آنسو بھر کے
طرف آسمان کے دیکھ کے پکار اٹھے ای خالق لیل و نہار ای بانی نور و ظلمت یکہ و تنہا ہے وحدہ لاشریک ہے
بدیع السموات ہے رفیع الدرجات ہے مرتبہ ہلاکت سے بچائے ہاتھ سے ساحرون کے نجات دے
تیرے نزدیک سب آسان ہے بندون پر ہر وقت تیرا احسان ہے یہ کہکر اسد رو دیا گرد ہزارون جادوگر
کھڑے ہین غلغلہ ہے جلد قتل کرو بعضیا جھوٹیون مٹھیان پتھر بھرے کھڑے ہین کہتے ہین حکم سامری

جمشید ہے جوان لوگون پراک وار کریگا ساحری اسکو ثواب عظیم دینگے اس خیال سے ہر کس جا ہتا ہے ایک ایک حربہ کرین ہزارون تلوارین علم نیزے اٹھائے ہوئے مشتاق ہین کہ جلاد ہاتھ مارے سر کٹے کے گرے ہم بھی بڑھکر حربے لگائین ثواب حاصل ہو قتل سے طلسم کشا کے تسکین دل ہو اسد و عمرو وغیرہ نے جو بیقرار ہو کر دعا کی باب اجابت وا ہوا دعا قبول ہوئی سعادت حصول ہوئی زمین تھرائی رعد و برق و برق لامع و سواج قطرہ زن ہین سے نکلے رعد نے چیخ ماری برق کڑک کر گری اور برق لامع نے زلف شعلہ خیز کھولی سواج قطرہ زن نے ہزارون کو مار کر پہلے عمرو و اسد کو رہا کیا عمرو نے اٹھتے اٹھتے لعل سخندان کا بازو پر اسد کے باندھ دیا اسد نے نعرہ کیا نعرہ اسد

اسد صف شکن شاہ عالیجناب
نظر کردۂ شیر پروردگار
شہنشاہ نام آور و کامران

ہنم بسکہ سرکوب افراسیاب
اسد شہسوارم کہ در روز جنگ
اسد شیر دل ابن صاحبقران

یل پیلتن نامور نامدار
بدرم دل شیر و چرم پلنگ

اک سوار کو مار کر مرکب لیا تلوار کھینچکر مجمع ساحران پر جا پڑے عمرو نے بھی اٹھتے اٹھتے نعرہ کوہ شگاف کیا نعرہ عمرو

عمرو ہون مین عیار صاحبقران
زمانیکا مکار غدار ہون
اڑا دون صبا کے بھی مین ہوش کو
جہانگیر عالم کا عیار ہون

مرے مکر سے کانپتا ہے جہان
مرا تیز رفتار ہو گر قدم
بنائے مری گرد پاپوش کو

تراشندۂ ریش کفار ہون
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
دوندہ جہان گرد طرار ہون

حقہ آتشبازی مارا کئی سوتاریونکو جلایا برق لامع نے جھٹکر باغبان وغیرہ کو رہا کیا باغبان نے اٹھتے اٹھتے چند سنگریزے مارے پتھر برسنے لگے بہت سے سنگدل مرے قیامت برپا ہوئی نیلم نے دیکھا چند عرصے مین ان ساحران نامی نے لاکھو ساحر مار کر ڈالدیے کوئی انسے مقابلہ نہین کرسکتا سواج قطرہ زن اسد نامدار کی رکاب پر ہاتھ رکھے ہوئے لڑ رہی ہے نیلم یہ گستاخی دیکھکر جلگیا للکارا کہ او گیسو بریدہ ننگ خاندان کیا مین اس بلوے سے ڈرونگا چشم زدن مین سب کو قتل کرونگا اب نیلم سنبھلا سحر کرتا ہوا بڑھا کبھی باغبان کے سحر کو مٹایا کبھی بہار پر جا پڑا اصندلان و ابراہیم غیر ساحر ہر مقام پر سحر مین ساحرونکے پھنس جاتے ہین اسد اکر اپنے سردارونکو بچاتے ہین انکے اوپر تو اب سحر تاثیر نہین کرتا کہ بازو پر بندھا ہو لڑائی گھمسان ہو رہی ہے مین گرمی جنگ ہے پھولون کی خوشبو آئی ہوا ٹھنڈی چلی پھولون نے آنکھین

کھولین غنچہ ہائے گل مسکرائے درخت وجد مین آئے سب نے سر اُٹھا کر دیکھا ملکہ بہار جادو زیور مین پھولون کے لدی ہوئی **شوکت** جادو تخت پر سوار بطور سپہ سالار لشکر ملکہ بہار دور سے جو یہ ہنگامہ دیکھا کہ اسد نامدار پر یہ یورش ہے وہ شیر بہنگانہ و یلگانہ رستمانہ جنگ کر رہا ہے نیلم نے سنبھلکر ایسے دو چار سحر کیے کہ رعد و برق **و برق لامع** زخمی ہوئے بہار گلدستہ لیکر جا پڑی شوکت نوجوان تلوار کھینچکر مجمع ساحران مین گھس پڑا اتنا مرف بہار نے کہا اے نور نظر ہمارے افسر لڑ رہے ہین جرأت کو دیکھو بارہ لاکھ پرچند کس شمشیر زنی کر رہے ہین لیکن طلسم کشا کا کوئی کچھ نہین کر سکتا ہمہ تن چشم بنے ہوے ہین اس لڑائی مین سب طرح کی فکر ہے اپنے سردارونکی بھی فکر لیتے ہین ساحر دنکو جواب بھی دیتے ہین ایسے رفیق پرور صاحب لیاقت افسر کسکو ممکن ہوتے ہین بیٹا انکو بڑھکر بچاؤ شوکت مجمع عام مین گھس پڑا گرتے گرتے کئی سے ساحر مارے **شوکت** کی فوج بھی آ پڑی لڑائی کا اسد کے خاتمہ تھا آنے سے بہار کے پھر رنگ جما فصل کی کیفیت **شوکت** جادو کی شوکت اسد کی جرأت بہار نے گلدستہ مارے چمنہائے طولانی تیار ہوئی زاروں کے قلب اولٹ گئی دیوانہ وار سر ٹکراتے تھے جوش محبت بہار میں غزل گاتے تھے **غزل**

ہم فقیرون کو نہین درکار گھر برسات مین
زاہد مغرور کا ڈھ جائے گھر برسات مین
جام مے کا دور زلف آجکل گتا ہے کب
اسمین تھا او ابر گیا تیر اضر برسات مین
آہ رو ہمین شرر افشان دل فرقت کی شب
دھوپ ہو جاتی ہے اکثر تیز تر برسات مین
لاکھ گھر ہوا ابر کے چھینٹو نمین آ جلاتے ہین ہم
لگیا کالی گھٹا وود جگر برسات مین
پیر کر اس تک پہنچیے ہو سمندر بھی اگر
پی رہے ہین ہم یہان خون جگر برسات مین
سامنا ہے ابر کا آٹھون پہر برسات مین
چین سے سوتے ہین کمل تانکر برسات مین
کون تجلی کر سواد سوز ہے جو یار تک
روز و ربیش اسکو رہتا ہے خطر برسات مین
بند ہو نکلی ہے اشکو نکی خدا سے آرزو
جیسے اڑتے ہین جگنو بیشتر برسات مین
زاہد خشک کمبخت اپنی حالت پر رہے
توبہ بھی ٹوٹ ہی جاتی ہے مگر برسات مین
بوند جگر کی ٹپکتی ہوتی ہے شکل زمین
بھیلنے جو آئے آفت جان سر برسات مین
آبرو رکھ لیجیو اے چشم تر برسات مین
میکدہ زندونکا یارب حشر تک قائم رہے
میری بیتابی کی پہونچا دی خبر برسات مین
چار بوندین خاک پر میری بھی پڑ جائین اگر
کھول دی ہے دعا آٹھون پہر برسات مین
تا بکی داغ جگر کیونکر نہ رونے پڑے
سبز ہے تیرے ہوئے سوکھے شجر برسات مین
رعد کی فریاد اپنا نالۂ دل ہو گیا
گریۂ عاشق کا ہے سب کی اثر برسات مین
بادہ نوشی ساتھ غیرونکے وہ کرتا ہے جلال

عاشقان بہار وجد مین جھومتے پھرتے ہین منتل شتر ابیذیکی گرتے ہین ہای بہار ہائی بہار کے نالے بلند ایک عاشق تن درد مند ہوا اُسے سر دجان ہی ہی بہالئے اگر رعد و برق لامع کو بھی سنبھالا مزاج

بھی انتہا کی زخمی ہوئی تھی بہار نے اپنا دوپٹہ رنگین پھاڑ کر سر مین مواج کے باندھا گویا کمر لڑائی پر باندھوائی مواج کو بھی جوش آیا کڑک کڑک کر گرنے لگی سیکڑون کو ڈبو دیا اسکے سحر سے کبھی پانی برسا کبھی چشمہ پیدا ہوا کہین نہر بہائی ہزارون بے آبرو ڈوبے چاہ نیلوفر مین قیامت برپا ہے نئی بات ہے چاہ مین دریا بہہ رہا ہے شہنشاہ نیلم نے قیامت برپا کردی لشکر سے سحر کرتا ہوا نکلا جھولی مین ہاتھ ڈالا خوبردی دکھائی روئی کا گالا بلند ہوا اک ابر سرخ لہرا کر آسمان پر آیا وہ ابر گرج کا گرجا خون برسنے لگا جس پر قطرہ پڑا نابینا ہو گیا مواج نے آواز دی اے ملکہ بہار اپنے کو بچاؤ میری بینائی مین فرق آیا قلب تھرایا مجھکو کچھ معلوم نہین ہوتا بہار نے کئی گلدستے ابر پر مارے گلدستے تا بہ ابر نہ پہنچے جلکر زمین پر گرے ان قطرات خون نے صد ہا نخل پھولون کے ساختہ بہار جلا دیے شوکت بھی انتہا کا زخمی ہوا اس ابر نے سبکو نابینا کیا بیقرار ہوکر چلاتے تھے اہالیان لشکر شوکت قتل ہونے لگے سبکو زندگی سے یاس ہوئی بیقرار ہوکر اپنے پیدا کرنے والے کو پکارنے لگے اسد نامدار پر بلوہ ہونے لگا نیلم نے اشارہ کیا ارے نامردو ساحرون کو مین نے نابینا کردیا اب تو ہوش مین آؤ آنکھین کھولو بلوہ کرکے اسد کو پکڑلو اندھون کو مارو لاکھون ساحر و غیر ساحر اسد نامدار پر لوٹ پڑے یہ شیر دلیر ہرچند کہ انتہا کا زخمی ہوا اسی صولت و شوکت سے لڑ رہا ہے کبھی مواج کو بچایا کبھی بہار کے قریب آیا کبھی باغبان کو سنبھالا اس آمد و رفت مین صد ہا زخم کھائے تمام جسم فوارہ بنگیا گورا گورا جسم تیرون سے چھلنی ہو گیا یقین تھا کہ لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑیگا ساحر بے لڑے گرفتار کرلینگے عالم یاس مین طرف آسمان کے دیکھکر پکارا کہ اے خالق لیل و نہار و اے پروردگار تو ہی اس بلائے آسمانی سے بچائیگا

تو گوئی ہر آنکس کہ در پیچ و تاب	دعائے کند من کنم مستجاب
درین عاجزی چون بخوانم ترا	دیگر کس بہ کس نالد و مارا تو بس
چو عاجز زبانندہ دانم ترا	من بیش کہ نالم کہ مرا نیست کسے

بیقرار ہوکر جو اسد نے دعا کی فوراً دعا قبول ہوئی برق چمکی دیکھا سب سے آگے ملکہ لعل سخندان عاشق جمال اسد نوجوان و ملکہ ماران زمین کن واسرار صف شکن بڑے زور و شور سے آکر پہنچے مین

ایک طرف سے نعرہ ہوا منم شہنشاہ کو کب روشن ضمیر صاحب جاہ دلو قیر نعرہ

منم مالک ملک افسون گری	منم رائج سکۂ ساحری
دلیر و قوی پنجہ انجم سپاہ	منم گوہر بحر جاہ و جلال
منم صاحب شوکت و عز و جاہ	منم آفتاب سپہر کمال

جلالت شعار فریدون حشم قوی دست و بازو و رستم شیم شہنشاہ کوکب شہ بے نظیر
ملقب بہ القاب روشن ضمیر

لعل سخندان و ملکہ اسرار و ماران زمین کن جو اگر گرین ابر کے
حال سے آگاہ نہ تھیں لڑتی ہوئی قریب اسد آئیں اس ابر سے جو چند قطرات خونی گرے انکی بھی
بینائی میں فرق آیا لیکن کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم نور افشان یہ پہلے ابر پر آکر گرا دو تین گولے
ایسے مارے ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا ایک ساحر سیہ فام بدانجام موسوم بہ کوہان فیل پیکر
ابر میں چھپا ہوا سحر کر رہا ہے اسی کے سحر نے یہ آفت برپا کی کوکب نے جو اس ساحر سیہ فام کو دیکھا
وہ بھی مثل رعد گرجتا ہوا کوکب پر آپڑا کوکب روشن ضمیر نے تلوار کو تلوار پر رد کا ہزارہا شعلہائے
آتش بھڑک کر کوکب پر گرے کوکب نے دریا دلی دکھائی پانی برسا کر وہ شعلے بجھائے تیغ برق مثال
کا وار کیا تیغ تڑپ کر اس کوہ پیکر پر گر اخرمن حیات کو جلا دیا نامرد کے دو ٹکڑے ہوئے اس کے
مرتے ہی منصوبات چاہ نیلوفر سب مٹنے لگے آندھی سیاہ اٹھی بہت سے مکان گرے کچھ باغ جلے
دیواریں قلعہ نیلوفر کی تھرائیں پھاٹک قلعہ کا گرا خندق میں یا تو پانی جوش مار رہا تھا کھولکر
خشک ہوگیا بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من کوہان فیل پیکر بود اب نیلم گھبرایا
کوکب نے باران سحر برسا کر ہمراہیان اسد کو مینا کیا اب جم کر تلوار چلی مرنے سے کوہان
کے طریقے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسی کوہان کے منصوبات چاہ نیلوفر بنائے ہوئے تھے مرتے ہی اسکے
راستہ کھلے ایک طرف سے گرد عظیم بلند ہوئی نیلم نے دیکھا شہنشاہ لاچین مع ملک جہاندار شاہ
و جملہ سرداران نامی مثل معمار وغیرہ عین گرمی جنگ میں آکر پہونچے لاچین نے آتے ہی قیامت
برپا کر دی زمین ہلا دی جہاندار شاہ نے فوراً سحر کر کے برج بنایا وہ توپیں ماریں تمام اہالیان
چاہ نیلوفر کو توپ دم کر دیا لاشوں سے میدان بھر دیا لاچین نے نیلم کو للکارا او نمک حرام بدانجام میں نے تیرے
ساتھ کیا برائی کی تھی تو نے شہزادہ کا ٹا افراسیاب نمک حرام کو زور دیا اب سامنے آکر مقابلہ کر دیکھوں تو نے
کیسا سحر حاصل کیا ہے لاچین نے جو کئی مرتبہ للکارا ہر چند دل نیلم کا ہل گیا جس مالک کی [illegible]
ملازمت کی عزت و آبرو پائی اسکے سامنے کیا جرأت چلے کلیجہ پر پتھر رکھکر سحر کرتا ہوا بڑھا لاچین نے
تیغ کھینچی نیلم برس پڑا بہت سحر کئے ہر مرتبہ لاچین خوش آئین گنبد آتش میں مخفی ہو گیا پھر برق
بنکر نکلا گنبد آتش کو ہٹا یا سب سحر دفع کئے کوکب نے فوج پر گھیرا ڈالدیا لعل سخندان نے آگ

برسادی ماران واسرار نے بڑھکر بڑے بڑے نامی ساحرون کو مارا لاچین نے بہ شوکت تمام نیلم
بدانجام پر ہاتھ تیغ برق تاب کا مارا اس روسیاہ نے سپر سحر کو اٹھایا تلوار تڑپ کر گری سپر کے دو ٹکڑے
ہوئے نیلم کا سر زخمی ہوا لوٹ مار کر بھاگا شکست فاش ہوئی اس ظالم کی رستی دراز ہے نہایت
شعبدہ باز ہے پھر کسی مقام پر اسکا ذکر کیا جائیگا زخمی ہوکر نکل گیا دو چار سو ساحرون نے نیلم کا ساتھ
دیا بے لطفی سے بھاگا جب نیلم بھاگ کر نکل گیا اہالیان قلعہ نیلوفر نے شہنشاہ لاچین کو دیکھا رئیسان
شہر و وزیران مملکت آکر قدمبوس ہوئے چادر ہلنے لگی ساحران خود سے امان مانگی لاچین نے بڑے
بڑے نامی ساحر اسد کے قدمون پر لاکر گرائے اسد نے تلوار کو نیام انتقام مین کیا بفتح و فیروزی
فروکش ہوئے ملکہ مہ جبین الماس پوش بھی آکر پہنچین قلعہ نیلوفر مین تخت طاؤسی بچھا دربار
دُربار آراستہ ہوا لاچین نے خواجہ کی بڑی تعریف کی کہا اے شہنشاہ اوج عیاری حقیقت
مین آپ فتاح طلسم ہوشربا ہین آپ جرأت و عیاری مین یکتا ہین کوکب بھی زخمی ہوا تھا یہ لوگ
رخصت ہوکر طرف طلسم نور افشان کے چلا لاچین سے صلاح ہوگئی کہ انشاء اللہ اب سامان لشکر
کشی طرف کوہ ہفت رنگ کے ہونا چاہئیے لاچین نے کہا کہ اے کوکب میرا بھی یہی قصد ہے
لیکن ہر امر وقت پر موقوف ہے ہمکو بڑے بڑے تردد و انتشار ہین کل خیر خواہان دولت
بیقرار ہین زبانی طائران سحر کی خبرین معلوم ہوئین کہ افراسیاب نے سترہ سو پہلوانان صف شکن
دتا جداران پُرفن اٹھارہ سو ملک سے چھانٹ کر واسطے روکنے دریائے نیل کے بھیجے ہین
مجمع عام ہے ہم تم وہان بیکار ہونگے لشکر مین جو غیر ساحرون کو خیال کرئیے ہین اٹھارہ
امیر زادہ ہمراہیان طلسم کتنا دو بارہ ہزار قزاق و صندلان صندلی پوش اگر سب غیر
ساحر چنے جائین ادنے اعلئے از پیر تا جوان خرد و کلان لاکھ آدمی سے زیادہ نہون گے اسد
نامدار کیونکر تا بہ دریائے نیل ہو پہنچینگے اسد نے کہا اے لاچین دکوکب اسکا خیال نکرو
اس مصرع کے پابند رہو مصرع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ؛ سب خاموش ہوئے
اس مصرع کے پڑھنے سے سب کے دلو نمین قوت آگئی عرض کی اے شہریار انشاء اللہ اس
لڑائی کو بھی فتح کرینگے لاچین نے عرض کی اب حضور یہان ٹھہرنے کا قصد نہ کرین مین جملہ
سرداروں کو تخت پر سوار کر کے مقام لشکر پر چلتا ہون حضور بھی کہین راہ مین نہ ٹھہرین

یا حضور بھی تخت سحر پر سوار ہو لین اسد نے کہا آپ لوگ چلئے مین شکار کھیلتا ہوا آتا ہون ساحرون کا
میرے ساتھ کوئی کام نہین ہے پروردگار عالم معین و مددگار ہی انشاءاللہ مین بہت جلد شکار سے
بخیر و بخوبی واپس آتا ہون صرف برق اور بیس ہزار غیر ساحرون کو ساتھ لیا شکار کھیلتے ہوے چلے
سابق مین خدمت ناظرین والاتمکین مین گذارش کیا تھا کہ نورالدہر بن بدیع الزمان گردلشکرشکن
قریب کوہ ظلمات خورشید روشن ضمیر کے لشکر سے لڑے تھے زخمدار ہی مین اُنکو مرکب نکال لیگیا
اک سبزہ زار پر آکر گرا اس حوالی کا حاکم قیلاب قوی ترکیب برائے سیر قلعہ سے نکلا ہوا تھی
مین نورالدہر کو اُٹھا لایا پہلے تو صورت دیکھ کر بہت خوش ہوا تھا کہ شاید اس جوان کو مال کے
واسطے قزاقون نے زخمی کیا اسکا علاج کرونگا اپنا ملازم بناؤنگا لشکر کا اپنے افسر کرونگا جب
قلعے مین لایا اور ٹانکے لگائے دیکھا اُس نے ہاتھ مین اس جوان عالیشان کے ایک مہر کی
انگوٹھی ہے اس کو چھاپا دریافت ہوا کہ یہ جوان فرزند بدیع الزمان گردلشکرشکن نبیرہ امیر حمزہ
صاحبقران عزیزدار طلسم کشا یعنی اسد نوجوان ہے اسکو تو قتل کرنا واجب ولازم ہے اس بیحیا
نے بیرون قلعہ میدان خونی کی تیاری کی نورالدہر کو لاکر زیر تیغ بٹھایا قصد ہے کہ حکم اول
دون میدان خونی کی تیاری ہو چکی ہے ایک دو کلمہ داستان اسد نوجوان کے جبتک سن لیجئے
کہ برق اور بیس ہزار فوج کو ساتھ لئے ہوئے شکار کھیلتے ہوئے آتے تھے ایک منزل پر آکر فروکش ہوے
بارگاہ وغیرہ استادہ ہو رہی ہے اسد غازی کنارے اپنے لشکر کے ٹہل رہے ہین برق
شہزادے سے دست بستہ عرض کر رہا ہے کہ اے آقا ان مقامات پر زیادہ ٹھہرنے کا قصد نفرمائیگا
کیونکہ افراسیاب نے نہین معلوم لشکر مین کیا قیامت برپا کر دی ہوگی اسد فرماتے ہین اے
خیرخواہ دولت واقبال وائے ہی خواہ حشمت وجاہ وجلال مجھے زیادہ مقام کرنا منظور نہین ہے یہی
چاہتا ہون جہانتک ہو جلدی ہی ہو کہ تصویر ملکہ مہرخ و مہ جبین وغیرہ آنکھون مین
پھر رہی ہے دل میرا بیقرار ہے افراسیاب ہمیشہ اسی کا خواستگار ہے کہ مہ جبین کو آزار
پہونچائے اہالیان لشکر کھانے وغیرہ سے فرصت پالین تو کمر بندی کا حکم دیدو رات ہی کو
کوچ کرین دو منزلہ سہ منزلہ کرکے پہونچین برق نے بھی اس رائے کو پسند کیا افسران لشکر کو اسیوقت
حکم پہونچایا کہ رات ہی کو آقا کوچ کرینگے اہالیان لشکر جلدی کر رہے ہین چار گھڑی دن باقی ہے کہ صحرا سے

گرداگرد جہان نورالدہر بن بدیع الزمان گرد لشکر شکن قید ہین اس مقام کے افسر کا بھائی سہراب قوی ترکیب واسطے شکار کے نکلا تھا یہ خبر سن چکا ہے کہ بڑے بھائی صاحب نے کسی مسلمان کو گرفتار کیا ساٹھ ہزار فوج ولشکر لیئے ہوے جاتا ہے اثنائے راہ مین فوج ظفر موج اسد شیر دل کو دیکھکر کا اپنے ساتھ والون سے کہنے لگا یار و دریافت تو کرو کہ یہ کس کی فوج ہے ہر کارون نے خبر دی کہ یہ فوج طلسم کشا ہے جنگ نیلوفر کو فتح کر کے طرف اپنے لشکر کے جاتے ہین سہراب قوی ترکیب خوش ہوگیا باچھین کھل گیئین کہا آج کل اقبال ہمارا یا ور ہے ہمارے بھائیصاحب نے بھی اک مسلمان کو گرفتار کیا ہے ہم خاص طلسم کشا کو گرفتار کر کے خدمت مین افراسیاب کی لے جائین گے۔ افراسیاب بہت خوش ہوگا یہ کہہ کے حکم دیا کہ بارگاہ مین اُستادہ ہون ما بدولت طلسم کشا سے جنگ کرین گے زندگی سے اس شیر بیشہ صاحبقرانی کو تنگ کرین گے صبح ہوتے ہی حکم دیا کہ طبل جنگی بجواؤ برق نے آکر اسد کو خبر دی کہ سہراب قوی ترکیب نامی ایک پہلوان آپ کے مقابلہ کو اُترا ہے طبل جنگی اسی نے بجوایا ہے اسد نے کہا ہمارے یہان بھی بہ فضل ایزدی طبل جنگی بجے افسوس یہ ہے کہ سفر معطل رہا لیکن انشاء اللہ سر میدان اس کو شکست دیکر چند ساعت اس میدان مین نہ ٹھہرینگے لڑتے ہوئے چلینگے لشکر ظفر اثر اسد نامدار مین بھی تیاری ہونے لگی سرداران اسد نے بارگاہین وغیرہ لدوائین میدان کارزار مین آئے ادھر سے سہراب قوی ترکیب مع فوج جنگی کے میدان کارزار مین آکر صف آرا ہوا اسد کو حقیر جان کر خود میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی کہ طلسم کشا کون ہے اور کہان ہے آئے میرے مقابلہ کو مین خاص طلسم کشا سے جنگ کرونگا اسد نامدار نے مرکب صبا رفتار کو بڑھایا مقابلہ مین سہراب قوی ترکیب کے آئے سہراب قوی ترکیب دیو خصال اس آفتاب جمال کو دیکھ کر خوش ہوگیا دل سے کہنے لگا یہ تو میری تلوار کے بار کا بھی نہ متحمل ہوسکیگا گردن پکڑ کے کھینچتا ہوا اس کو سامنے افراسیاب جادو کے لیجاؤنگا دل مین شہنشاہ کے گھر کر ونگا قوت بازو کھلاؤنگا خوب ظاہر ہوا کہ یہ جوان اب تک مددساحران سے لڑا ہوگا ورنہ یہ تو ایک معشوق دلفریب ہے اس سے سوال سامری پرستی کرونگا اگر سامری وجمشید کو سجدہ کرے گا تو مین اس کے واسطے افراسیاب سے سفارش کرونگا اس کو بچاؤنگا اپنے لشکر کا بادشاہ بناؤنگا دل ہی دل مین خوش

ہو رہا ہے یکایک اپنے زور کے بل مین مثل مار سیاہ بل کرتا ہوا اسد صف شکن پر جا پڑا نیزہ چلنے لگا
اسد نے تنگ کر دیا چند ساعت مین نیزہ اس کا ہوائی گیا اب تو سہراب قوی ترکیب گھبرایا چہرے
پر اس کے ہوائیان اڑنے لگین غصے مین تیغہ کمر سے کھینچ لیا خبردار خبردار کہہ کے ہاتھ مارا اسد نامدار
نے گھوڑا بڑھا کر تلوار کو تلوار پر کانٹا خبردار کہہ کے ہاتھ مارا روسیاہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا
تیغہ اسد تڑپ کر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے خود کو کاٹا خود کاٹ کر سر پر پہونچا سہراب قوی ترکیب
نے داتانہ مارا تیغہ اسد نکل گیا اسد نے دوسرا ہاتھ مارا سہراب کے گینڈے پر پڑا گینڈا
مارا گیا یہ بے حیا گینڈے سے گرا اہالیان فوج دوڑ پڑے اسد نامدار دریائے فوج مین
غوطہ زن ہوئے سہراب قوی ترکیب کو اہالیان فوج لے کر بھاگے وہ چاہتے ہین اپنے
افسر کو لے کر نکل جائین ہاتھ سے اس شیر بیشہ صاحبقرانی کے امان پائین ہمراہیان
اسد نے جم کر شمشیر زنی کی پانؤن ان کے نہ تھم سکے اسد نامدار نے بڑھ کر علم فوج کو
بھی قلم کیا افسران فوج مارے گئے فوج سہراب قوی ترکیب کو شکست فاش ہوئی۔
طرف قلعہ قیلاب کے بھاگے شاہزادہ اسد نے پیچھا کیا شب کو تو حکم دے ہی چکے تھے۔
بارگاہین خیمے ہمراہ کارگذاران لشکر نے سب سامان تیار کر لیا ہی شیران دشت نبرد گویا شکار
کھیلتے ہوئے جاتے ہین سہراب قوی ترکیب کبھی ٹھہرا کبھی بھاگا فوج شکست خوردہ تھم
نہین سکتی زخم سر کو سہراب قوی ترکیب نے باندھا ہے چاہتا ہے کہ فوج کو روکون وہ شکست
فاش ہوئی ہزار کد و کاوش کرتا ہے فوج نہین رکتی اسد نامدار نہ ٹھہرنگا نہ ملینگا نہ لڑتے
ہوئے فوج سہراب کو بھگاتے چلے آتے ہین ہزار دن کو قتل کیا مال و اسباب لوٹ لیا
نقد جان کو غنیمت جان کر ہمراہیان سہراب بصد پیچ و تاب بھاگے ہوے چلے آتے ہین
اب سہراب قوی ترکیب نے ساتھ والون سے کہا مسلمانون کے ہاتھ سے امان ملنا دشوار
ہے یہ طلسم کشا بلائے بے درمان آفت روزگار ہے یہان سے بھاگے ہوے سیدھے بھائی صاحب
کے قلعہ مین چلو وہ اس سرکش کو قتل کرینگے ما بدولت تو زخمی ہو گئے اب اہالیان فوج اس نے خمدار کو لیئے
ہوئے طرف قلعہ قیلاب قوی ترکیب کے چلے یہان وہ وقت ہے کہ قیلاب قوی ترکیب
نور الدہر بن بدیع الزمان گرد لشکر شکن کو قتل کیا چاہتا تھا کہ اسد نامدار آ کر پہونچے اسی مقام پر

سہراب قوی ترکیب کو مارا جب نور الدہر پر نگاہ پڑی اسد تو عاشق جمال نور الدہر ہین جن
صاحبان نے دفاتر دیکھے ہون گے حال اسد و نور الدہر ان پر واضح ہوگا ایرج نامے مین بھی یہ سب
داستانین موجود ہین اسد صف شکن نعرہ کر کے جا پڑے نور الدہر نے جو اسد نامدار کو بعد عرصے
کے دیکھا خانہ زورین آگر قید توڑ ڈالی ایک سوار کو مار کر مرکب لیا اسپر سوار ہو کر لڑنے لگے اسد
بیقرار ہین چاہتے ہین لڑ بھڑ کر کسی طرح اپنے بھائی کے پاس پہونچ جاوٴن یہ حقیر بھی تحریر کر چکا
ہے کہ جنگ مغلوبہ مین زخمی ہو کر نور الدہر غائب ہوئے ملکہ مخمور سرخ چشم فوراً طاوٴس
زرین بال پر سوار ہو کر براے تلاش چلی تھین مکلل خان و مہران قوی بازو وغیرہ
کو حکم دیا کہ آپ لوگ لشکر لے کر عقب مین آیئے اب یہان کانٹون مین نہ اُلجھئے مین تلاش
مین شاہزادے کی جاتی ہون ایسا نہو دشمنون پر ان کے کوئی اُفتاد پڑے اس وقت مخمور آکے
آسمان پر چمکی دیکھا نور الدہر لڑ رہے ہین فوج قیلاب قوی ترکیب کا بلوہ ہے مخمور سرخ چشم
کو تو اور ہی کچھ منظور ہے یہ خیال ہے کہ حرز ہیکل گلے مین شاہزادے کے موجود ہے اگر یہ
لڑتے بھڑتے تا بہ دریاے نیل پہونچین اور زمہریر کو مارین تو قلب کو قوت اور روح کو راحت ہو
سب مین مشہور ہو جائے کہ شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان گرد لشکر شکن نے طلسم فتح
کیا سب میرے ممنون و مشکور ہون پس اسی وقت ملکہ نے ابر گلنار سحر سے تیار کیا اس طرح
کڑک کر گری کہ سب کی آنکھین جھپک گئین نور الدہر کو مع مرکب اُٹھا لیا کوئی سمجھ نہ سکا کہ کیا معرکہ
ہوا مخمور نور الدہر کو لے کر نکل گئی ان کا ذکر وقت جنگ دریائے نیل تحریر کرونگا اسد نامدار
نے بڑھ کر فوج کو درہم و برہم کر دیا ہر چند کہ فراق نور الدہر مین بہت تڑپے لیکن نہ سمجھے
کہ میرے بھائی کو کون لے گیا اسی غضب مین فوج قیلاب قوی ترکیب کو درہم و برہم کر دیا
قیلاب زخمی ہو کر بھاگا قلعہ بند ہوا توپین مارین چند ملازمان شاہزادہ اسد صف شکن
اُڑ گئے برق نے اسد نامدار کو روکا کہ شہریار شام ہو چکی ہے صبح کو قلعہ کا انتظام ہوگا
رات کے یورش کرنے مین سب بندگان خدا ناحق مارے جائین گے شاہزادہ اسد شیر دل
سامنے قلعہ کے آکر فرد کش ہوئے قیلاب قوی ترکیب گھبرایا کہ اب بوقت سحر اس
شیر دل کو کون جواب دے گا اس بے حیا کی میمونہ جادو آشنا ہے رات ہی کو اُسے نامہ لکھ کر

بلوایا میمونہ سے سب حال کہا کہ طلسم کشا نے مجھکو گھیرا ہے مین جرات مین اسکا ہمسر نہین ہون
میمونہ نے کہا مین برف برسا کر سبکو ٹھنڈا کر دون صبحکو چلکر خاتمہ کرنا یہ رائے اس نامرد کو پسند آئی
اسباب سحر درست کرکے میمونہ ایک گوشہ مین آکر بیٹھی سحر کرنے لگی لکہ ابر سیاہ آسمان پر آیا لشکر اسد پر برف
برسنے لگی ہمراہیان اسد جابجا بیہوش ہوکے گرے اسد کے بازو پر اک لعل سخنان کا بندھا ہی اسپر اس
سحر نے تاثیر نہ کی میمونہ قیلاب کو اس بھروسہ پر نکلی کہ اب سب بیہوش پڑے ہونگے چلکے مارلو میمونہ
اُس خیمے مین گھس آئی جہان اسد نامدار بیٹھے تھے شور و شر سنکر بیدار ہوے ہین قبضے پر ہاتھ ڈالکر
اٹھے میمونہ نے کہا یہ جوان خاموش بیٹھا ہے مین گرفتار کرلون جیسے ہی اسنے ہاتھ بڑہایا اسد نے
کلائی تھام کر ایک تمانچہ مارا اسمیمونہ کا اڑ گیا ساتھ والونکو ہوش آیا قیلاب نے چاہا بھاگکر نکلے اُون
اسد نے بڑھکر اسکی بھی گردن کی کمر مین ہاتھ ڈالکر اٹھا لیا قیلاب ملعون مکر سے مسلمان ہوا کہا حضور غلام
کی دعوت قبول کرین مکر سے اسد کو قلعہ مین لایا بیہوشی پلاکر بیہوش کیا آہن گرون کو بلایا مسلسل
و مطوق کر کے ارابے پر سوار کر لیا اہالیان لشکر سے کہا اس جوان کو خدمت افراسیاب مین لیچلین ارابے پر
سوار کرکے لیچلا ایک منزل پر اترا ہامان جادو برائے مدد افراسیاب جاتا تھا اسنے خبر سنی کہ قیلاب
قوی ترکیب نے طلسم کشا کو مکر سے گرفتار کیا ہے قید کرکے لئے جاتا ہی ساتھ والونسے کہا بڑے تعجب کی
بات ہی غیر ساحر پہلوان اتنا بڑا نام پیدا کرے ہزارون ساحر اسی فکر مین سرگردان ہین کہ طلسم کشا کو پائین
سامنے افراسیاب کے آبرو بڑھائین مین اس جوان کا سر لیکر جاونگا یہ کہتا ہوا دربار مین قیلاب کے
آیا برائے تعظیم قیلاب اٹھا ہامان نے کہا اے قیلاب قید طلسم کشا ہمارے حوالے کردو تم بھی چلو کچھ بطور انعام
دلوا دینگے قیلاب نے کہا میری معشوقہ قتل ہوئی ہزارون بندگان لات و منات مارے گئے تب
مین نے ایک جوان کو گرفتار کیا مین ہرگز اس جوان کو نہ دونگا کیا مین شہنشاہ کا خراج گذار نہین ہون ہامان
تو جانتا ہے کہ قیلاب ساحر نہین میرا کیا کر سکے گا سخت کلامی کرنے لگا ہامان نے غصے مین ایک گولے
مار دیا قیلاب کا سر پھٹ گیا سحر کرکے اسکی فوج کو بھی بھگا دیا اب سوچا کہ طلسم کشا کے مددگار بہت ہین
ایسا نہو راہ مین قید چھین لین قتل کرکے سر لیجاؤن یہ سوچکر اسی مقام پر اترا سیدان خونی کی تیاری کی ادہرین
آراستہ ہوئین اسد نامدار کو ارابے سے اتارا ایک غیر مبتنیہ حجرات مسلسل و مطوق یہ دُہری قید جسم پر آراستہ ہمراہیان
ہامان نے ارابے سے اتار اکشان کشان اس سردار کو لیکر زیر دار آئے اسد کیساتھ بیچارہ برق بھی قید ہوا تھا

واسطے اسد کے تڑپ رہا ہے اسد غازی سے عرض کی اے شہریار چاہ نیلوفر سے نکلنے کی امید نتھی حافظ حقیقی
نے بچایا تقدیر نے یہان دام مکر مین پھنسایا قریب تھا کہ ہامان جادو اسد کو دار پر کھینچے قضائے کار
غضنفر بن اسد نامدار اسی ہزار ملازمان جو دو ملکہ قمر پیکر و ملکہ نسیم جالندری مع بارہ ہزار ساحران نامی
تخت پر سوار دونون معشوقین ہمراہ رہتی ہین ظاہر کرچکا ہون کہ قمر پیکر پرورش کردہ مہرخ غضنفر
پر عاشق ہوئی تھین افراسیاب نے غضنفر کو قید کرکے در بند جالندریہ پر روانہ کیا نسیم نے عاشق
ہوکر رہا کیا جابجا غضنفر لڑتے ہین تحفے دافع سحر اسکے پاس موجود ہین اول انگشتری مہر و ماہ و تیغہ رویین
شگاف و اسپ بادپا غضنفر نے ہزارہا قریات ہوشربا لوٹ لئے زمینداروں مین دھاک بیٹھی جس قریہ کے قریب
پہونچے کہلا بھیجا تھا کہ صاحب آج ہماری آپکے یہان دعوت ہے اگر اسنے بکیفیت سامان حاضر کیا مہمان
ورنہ قزاقون کو حکم ہوا انھون نے گاؤن لوٹ لیا زمیندار کو پکڑ لائے حکم ہوا درخت مین باندھو دو ہزار
ہر جیب کے لگینگے ورنہ اسکی پشت پر پنجہ ہائے آہن سے سولہ گھی نبادو اسنے کانپ کر اسیقدر روپیہ حاضر کیا
اسوجہ سے ہزارہا دیہات و قریات تباہ ہوئے جابجا ساحر بھی ان کے ہاتھ سے مارے گئے ہمیشہ نسیم
سے فرمائش رہتی ہے کہ افراسیاب کا میرا سامنا کرادو مین اسکا سر لیکر باپ سے ملاقات کرون نسیم
انکو چھپائی پھرتی ہے جانتی ہے کہ افراسیاب انکے ہاتھ سے قتل ہوگا ہر روز وعدہ کرتی ہے کہ لشکر افراسیاب مین
لیچلونگی جابجا جنگلون مین لئے پھرتی ہے اسوقت برائے شکار نکلے تھے ملکہ نسیم نے دور سے
دیکھا ایک جوان آفتاب مثال زیر شمشیر بیٹھا ہے ساحر اسکو قتل کیا چاہتے ہین غضنفر سے عرض کی
غضنفر نے جو باپ کو پہچانا کلیجہ منہ کو آگیا کلیجہ بھر آگیا قبضہ تیغہ رویین شگاف پر ہاتھ ڈالا یوقین بچاکر
لشکر ہامان پر گرا قزاقون نے زین تلے ادہر کردی جس ساحر نے منہ کو کھولا کر سحر کرے جھپٹ کر نیزہ مارا زبان
ساحر کی چھیدی ایک نے قریب آکر ہاتھ مار دیا اسطرح قزاقون نے گھوڑے دوڑائے کہ تیغ گردملند ہمراہیان
ہامان ذرمند قزاق اس تدبیر سے لڑتے ہین کہ حریف نکلکر جانے نپائے نسیم نے سحر کرنا شروع کیا
اسد غازی نے فرزند کو دیکھکر قید توڑ دی نعرہ کرکے اٹھے ساتھ والون کو بھی رہا کیا برق فرنگی
بھی چھوٹا اسد نے بیتابی مین آواز دی اے نور نظر مدت سے تمہاری خبرین سنتے ہین اب لشکر مین چلو
لڑتے ہوئے قریب ہامان پہونچا اسد پر ہامان نے ہاتھ تلوار کا مارا اسد نے کمر مین ہاتھ ڈالکر ہامان
کو اٹھا لیا چو رنگ ہوائی قلم کیا چاہا فرد سے ملین غضنفر نے دیکھا لڑائی فتح ہوئی بجوش نرگی مین اواز دی

اے قزاقان بدرو یہ سب قزاق ہمت کر سنبھلے غضنفر بوق بجاتے ہوئے نکل گئے ہر چند اسد غازی
نے چاہا دکون فرزند کو گلے سے لگاؤن غضنفر لڑتا بھڑتا نکلگیا اسد لاچار پلٹ گئے ہمراہیان ہامان
کچھ بھاگے کچھ مارے گئے اسد غازی بفتح و فیروزی مع ساتھ والون کے جب قریب لشکر پہونچے لاچین وغیرہ
فتل مین آچکے تھے طلسم کشا کے نہ پہونچنے سے متفکر تھے آکر قدمبوسی کی شوکت و شان آگرد اخل لشکر ظفر اثر
ہوئے شہنشاہ لاچین و ملک مراد شاہ و جہاندار شاہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر وغیرہ سب سرو
سوسردار ایک بارگاہ استادہ کرا کے بیٹھے صلاحین ہونے لگین لاچین نے کہا ای باغبان اٹالا بارگاہ کا
لیکر اپنے کو قریب دریائے ہفت رنگ پہونچاؤ صراط ہفت رنگ سے غافل رہنا اسکی فوج بڑے
غضب کی ہے اٹھارہ سے قریہ عملداری مین کوہ ہفت رنگ کی ہے صراط ہفت رنگ کو اپنا خداوند
جانتے ہین اٹھارہ سے قریہ کی گنہارائیگی زمین بھرائیگی ہم بھی فوج کو آراستہ کرکے فرداً فرداً آتے ہین
شاید خدا فتح نصیب کرے قتل صراط ہفت رنگ بہت دشوار ہے اور جبتک صراط قتل نہ ہوگا در
روزنامچہ میسر نہ دستیاب ہوگا دریائے نیل پر اسی روزنامچہ کی معرفت کیفیت امتحان اقبال طلسم کشا
ہوگی روزنامچہ خبر دیگا کیونکر صراط پر فتح پا ئینگے اسد نے کہا خدا مالک ہے ای لاچین انجام کا حال وہ ہر دو جہانکا
جانتا ہے یہاں تک پہونچنے کی کسکو امید تھی صلاحین معقول کر کے باغبان بارہ لاکھ ساحر ولنی اٹالا
بارگاہ اسد نامدار کا لیکر طرف دریائے ہفت رنگ کے بصد کر و فر روانہ ہوا اسد کے منھ سے نکلگیا
باغبان کے ساتھ فوج کم ہے ملکہ بہرخ و بہار و ملکہ لعل غنچہ دہان و ملکہ ماران زمین کن و اسرار صف شکن و
صناجیب جادو جلال و ملکہ سمن کال اپنے اپنے مقام سے یہ کہکر اٹھین کہ ہم برائے مدد باغبان جائینگے ملکہ لعل نے
کہا حقیقت مین صراط ہفت رنگ حاکم با اختیار ہے فوج اسکی بڑے قیامت کی ہے ماران و
اسرار نے کہا ہم بھی اپنی جان لڑا دینگے یہ سب سرداران مذکور برائے حفاظت باغبان قدرت بارگاہ
اسد نامدار سے چلکر شریک ہو کر نقارے بجاتے ہوئے چلے بعد لشکر باغبان و معمار قدرت و جہاندار شاہ
پانچ لاکھ فوج لیکر چلے انکے بعد شہنشاہ کوکب روشنضمیر مع فوج روانہ ہوا ان سبکے بعد شہنشاہ لاچین
نے ملکہ مہ جبین کو تخت پر سوار کیا اسد نامدار بصد جاہ و وقار نیت مرکب پر سوار ہوئے
ایک پہلو مین صندل لال چندلی پوش ایک جانب اٹھارہ امیرزادے پشت پر بارہ ہزار قزاق
رفیقان قدیم شہنشاہ لاچین ایک عقاب بحر پر سوار ہو کر بصد کر و فر لشکر کو آراستہ کرکے چلے یہ سب لشکر

فرداً فرداً ممالک فتح کرتے ہوئے طرف کوہ ہفت رنگ کے جاتے ہین کہ ذکران کا وقت پر تحریر ہوگا۔

دو کلمہ داستان حیرت بیان کوہ ہفت رنگ خبر ہونا صراط ہفت رنگ کو آنا فوج قریات کا و آمد فوج مصور برائے مدد صراط و ہنگامہ عظیم برپا ہونا زیر کوہ ہفت رنگ و عیاری شہنشاہ اوج عیاری و گرفتار ہونا ہاتھ سے صراط کے اور قید کا جانا قصر ہفت رنگ مین و ملاحظہ سبزہ ادان و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان حیرت انگیز ہے ساقی نامہ مصنف

پلا ساقیا ساغر ہفت رنگ
صراحی اٹھا جام مے کو سنبھال
کہ ہر ہمصفیران گلزار ہین
نہال چمن صورت دار ہے
گل اشرفی کا ہے کیون رنگ زرد
صبا نے کہا آکے کیا باغ مین
ہر اک گل سے شعلہ نکلنے لگا
ہر اک برگ ہے بار اشجار مین
صبا نے اڑا دی چمن مین خبر
مخالف ہوئی اس چمن کی ہوا
قمر بلبل و گل کا کیون ذکر ہے

گردش ہے آج رندو نکو جنگ
ترے دور مین چین ملتا نہین
یہ ہین پھول گلشن مین یا خار ہین
اڑا رنگ گلشن ہوا انقلاب
صبا نے رخ گل پر ڈالی ہے گرد
چمن مین جو رنگ جنون ہوگیا
چمن آتش گل سے جلنے لگا
مخالف یکایک زمانہ ہوا
کہ ہے باغ مین بے سبب شور و شر
سراسر نکیون ہو خلل باغ مین
نئی داستان کی مجھے فکر ہے

عبث رند یکش ہے یہ قیل و قال
مرا غنچۂ فکر کھلتا نہین
عبث طبع بلبل گرانبار ہے
کہ ہے زلف سنبل کو بھی پیچ و تاب
نیا رنگ ظاہر ہوا باغ مین
تو لالے کا دل غم سے خون ہوگیا
ہوا گرم جلتی ہے گلزار مین
یہ آنسو بہاتا بہانا ہوا
کہا سنکے صیاد نے برملا
ہوا باغبان کا عمل باغ مین

طے کنندگان ممالک کوہ ہفت رنگ و رہروان راہ پُرخطر سیدان جنگ داستان ہفت رنگ کو یون بتحریر فرماتے ہین شعر نگار زندہ داستان عجیب ؛ وہ لکھتے ہین یون ماجرائے غریب ؛ صراط ہفت رنگ ہمشیرہ سامری جمشید مالک دریائے ہفت رنگ و رانددار دریائے نیل افراسیاب کا کفیل بر سر کوہ ہفت رنگ ایک حجرہ بنا کر رہتا ہے سات خدمتگار برائے خدمتگزاری و ہفت کنیزان سامری ہر وقت خدمت مین حاضر رہتے ہین تخت یاقوت نگار پر بیٹھا ہوا سیر صحرائے ہفت رنگ کر رہا ہے کہ گرد عظیم بلند ہوئی صراط نے دیکھا باغبان قدرت پشت مرکب باد رفتار پر سوار پشت پر بارہ لاکھ ساحران نامی و نامدار ایک پہلو مین ملکہ لعل سخندان ایک سمت ملکہ ماران

وار اسپ صف شکن پشت پر چار سو سرداران نامی رازداران طلسم ہوشربا ایک ایک فن ساحری مین
بیمثل و یکتا اٹالا بارگاہ زربفت کا اژدرہائے آتش فشان پر لدا ہوا شعلہ ہائے آتش دہن سے اژدرون کے
نکلتے ہوئے نخل ہائے صحرا جلتے ہوئے اس کروفر سے باغبان دو کوس ہٹ کر کوہ ہفت رنگ
سے ٹھہرا ابھی باغبان ٹہل رہا ہے کہ خدمتگار صراط کا سامنے آیا سلام کر کے عرض کی مرشدزادے
ارشاد فرماتے ہین کہ اے باغبان گلزار طلسم ہوشربا اے بانیان بنائے ظلم و جفا یہانسے لشکر ہٹا لو اترنے
کا حکم نہین ہی یہ وہ مقام ہے کہ جہان سامری و جمشید تشریف لاتے ہین اپنے بندگان خاص کو
جمال بیمثال دکھاتے ہین یہ کوہ ہفت رنگ مقام ولادت سامری ہے بزرگی یہانکے سنگریزہ دن
مین بھری ہے باغبان نے خدمتگار کو جھڑک دیا کہا جا کر کہنا کہ اے صراط ہفت رنگ وقت جنگ
قریب آیا بہتر یہ ہے کہ ہمارا آقائے نامدار تشریف لاتا ہے منتظر رہو کہ لڑتے بھڑتے تا بدریائے نیل جائین
لوح طلسم ہوشربا حاصل کرین اگر تو اپنی جانبری چاہتا ہے آکر شرکت کر سرکشی مین خراب ہوگا اپنے
عجائب و غرائب پر مغرور نہو عنایت پروردگار سے پردۂ ظلمات و چاہ نیلوفر فتح کر کے آئے ہین
خدمتگار یہ جواب سنکر پلٹا اسرار دماران نے کہا اے باغبان جواب تو تمنے خوب دیا لیکن ہوشیار
ہوجاؤ صراط ہفت رنگ کو یہ جواب بہت ناگوار ہوگا گُہار قریات ہفت رنگ سے آیا چاہتی
ہے یہان بھی کمربندی ہونے لگی صراط حجرے سے نکل آیا بر سر کوہ ہفت رنگ ٹھہرا دیکھا فوج
باغبان سے تمام صحرا بھر گیا ہے نشان سمہائے مرکب سے زمین زرہ پوش دریائے لشکر کا جوش و خروش
خدمتگار نے پلٹ کر جواب دیا کہ حضور بارگاہ طلسم کشا لیکر باغبان آیا ہے صراط نے کہا مین اس
زمین پر نہ تھمنے دونگا باغیون کا قدم نہ جمنے دونگا یہ کہکر ایک آواز دی ہی نقارہ نوازو ائے مصاحب
سامری شعبدہ باز حاضر ہو دیکھا ایک نحیف و ضعیف نقارہ دوش پر چوب ہاتھ مین آکر ہو بجا صراط
نے کہا نقارہ بجا دے اٹھارہ سو قریہ مین خبر ہو بجا دے یہ باغی ٹھہرنے نپائین انمین سے کوئی زندہ
نہ بچے ہر ایک سردار اپنی سرکشی کی سزا پائے نقارہ نواز وہی ساحر نحیف نقارہ کاندھے پر رکھے ہوئے
چوب ہاتھ مین لیکر بلند ہوا آواز دی اے رعایائے کوہ ہفت رنگ ہیبت وقت جنگ ست جنگ باید
کرد بکوشش نام و ننگ باید کرد باغیون نے سرکشی کی ہے یہ زندہ نبچنے پائین یہ کہکر تین چوبین نقارے
پر لگائین ظاہر مین نقارہ چھوٹا تھا آواز نے اسکی زمین کو ہلا دیا باغبان وغیرہ مسلح کھڑے ہین کہ دیکھا

چہار جانب سے گرد بلند ہوئی بے حساب گنوار ٹٹوؤن پر سوار فوج باسیون کی قطار در قطار تیر کنکھے
ہاتھ مین کالی کالی صورتین ننگ خاندان جسم برہنہ مزرائی ادتار کمر مین باندھی لٹھ ہاتھ مین ٹری ٹرے
نیزے برچھیان تلوارین ہر طرح کے حربے ہاتھ مین لئے ہوئے لینا لینا کرتے آتے ہین لسر ار دماران
نے کہا اے باعبان غضب ہو اگہار آپہونچی خدا ان گنوارون کی بدعت سے بچائے یہ کلمہ زبان سے
پورا نہوا تھا کہ اٹھارہ لاکھ دیہاتی حربہ ہائے سحر وغیر سحر لیکر آگرے یہ ساحران نامی جانباز و سرفروش سکو
جرات کے جوش تلوارین کھینچکر جا پڑے گنوارون نے گتے ہی ایسے حربے کئے کہ فوج باعبان
کے پائون اکھڑنے لگے ماران زمین کن و اسرار جادو و ملکہ لعل سخندان جملہ سرداران جرات نشان
اس لڑائی مین جان لڑا رہے ہین ان گنوارون نے مقابلہ یہ سب جنگ دیدہ بصد جانبازی لڑ رہے ہین نیزا بلی کی
نیزہ سے سینے ملا دئیے خون کے دریا بہا دئیے نقیب پکارتے پھرتے ہین اے مردان بکوشید تا جامہ زنان بنپوشید
یہ میدان کارزار ہے اپنے اپنے بزرگون کا نام روشن کرو دنیا ناپائدار ہے اسکا کیا اعتبار ہے حباب لب دریا
سے مثال دیتے ہین یار و اسکو بھی وقفہ ہے آمد و شد نفس کا کیا بھروسہ چشم زدن مین رشتۂ حیات منقطع
ہوتا ہے بھائی کو بھائی روتا ہے باپ نے نوجوان فرزند کا سوگ رکھا مرنے والے نے عین شباب مین موت کا
مزا چکھا رہروان ملک عدم کا حال نہ کھلا کہان جاتے ہین کیا مقام دلچسپ ہے کہ کوئی جاکر واپس نہ آیا
وہی راہ سکو درپیش ہے تھوڑا سا پس و پیش ہے نقیبون نے جو یہ الفاظ عبرت آمیز کہے مردان عالم کی
آنکھین سرخ ہوگئین جھوم جھوم کر دشمنون پر جا پڑے نشۂ بادۂ جرات مین خوب لڑے گنوار بھی دم نہین
لینے دیتے مد چہار جانب سے چلی آتی ہے ایک غول ہٹایا دوسرا غول آپڑا دو دو لاکھ کی مجمع گنوارون
کے آگئے لاکھون مارے گئے لیکن چلے ہی آتے ہین صراط کوہ ہفت رنگ سے پکار رہا ہے اے
رعایائے کوہ ہفت رنگ آجکی جنگ یادگار ہے سامری و جمشید تمہاری قدر کرینگے افراسیاب دامن مدعا
گل آرزو سے بھردیگا ایک ایک کو نہال کردیگا یہ جانبازی ضائع نہوگی کبھی یہ آواز دیکر خود بھی کچھ اشیائے
سحر پھینکتا ہے اسکے سحر سے زمین تھراتی ہے کبھی آگ کا دریا بنا کبھی پانی برسا قیامت کبری برپا ہے شام تک
اسی طور سے تلوار چلی ہمراہیان باعبان انتہا کے زخمی ہوئے ہرچند کہ ان سردارون نے بہت کچھ پرے
مٹائے پانی کے ابر روکے سحر صراط کے دفع کئے دمبدم سحر کرتا ہے کبھی دامن اپنا جھاڑکر آسمان پر
پھینکا لکہ ہائے ابر سیاہ ظاہر ہوئے وہ ابر زمین پر گرکر سر نوبش ہوگئے قطرات آب چنگاریان بنگئے جسم

مردان عالم کے تیر ہائے سحر سے چھن گئے لڑائی سے منہ نہیں پھیرتے شام کو باغبان قدرت نے
پلٹکر دیکھا سب ساتھ کے ساحران زبردست زخمی ہوئے لیکن کھڑے جھوم رہے ہیں قبضہ ہائے شمشیر
چوم رہے ہیں کھیت میں قدم جمے ہوئے کشت جرات کو سرسبز کر رہے نام پر مر رہے ہیں باغبان نے
دیکھا یہ سب ثابت قدم کوئے محبت لڑتے لڑتے مر جائینگے قدم نہ ہٹائینگے باغبان نے اس حال
پرملال میں سردارونکو گود میں اٹھایا ہوادار پر ڈال لیا مجبور ہوکر یہ صلاح ہوئی کہ یہانسے نکل چلو اب
قدم نہیں تھمتے نہایت مجبور و لاچار ہیں لڑنیوالے بالکل بیکار ہیں سحر بھولے قبضہ ہائے شمشیر ہاتھ میں
جم گئے تلواریں عاری سپریں رو گرداں سنانہائے نیزہ گر گئیں خنجر بیدم علم ہائے فوج پر الم ماتم کنکر گرے
بکھرے دامن پھیلائے ہیں زمین گلنار خون کا دریا بہ گیا اس دریائے خون میں کشتی حیات مردان عالم طوفانی
موجہ دریائے خون بلند شنگان دریائے حیات بصد شوکت شناوری کر رہے ہیں جو جہان گرا دھڑ نہ سکا
جب بالکل رات ہوگئی تب باغبان نے اٹھالا بارگاہ کا اسی میدان میں چھوڑا سردارونکو لے نکلا جانا غنیمت
جانا نقد و جنس سب چھوٹ گیا ایک دامن صحرا کو مثل دامن مادر جانکر فرار پر قرار کیا باغبان ادھر یہ حال
ہے خستہ و شکستہ حیران و پریشان بڑا انتشار ہے کہ بارگاہ بھی چھوٹ اے باغبان کو ہفت رنگ
کا فتح ہونا دشوار ہے کہ ملک جہاندار شاہ معمار قدرت فوج لیکر بعد باغبان چلے تھے آکر پہونچے جہاندار
نے جو باغبان کا یہ حال دیکھا سرداران صف شکن کو زخمی پایا سکو لیکر اپنی بارگاہ میں آیا
زخم دوزی کی باغبان نے کہا اے شہنشاہ بیابان گلزر صراط ہفت رنگ کا مارا جانا بہت مشکل ہے
میں چار پہر کامل لڑا سردار میرے ساتھ کے اس جانبازی سے سحر کر رہے تھے کہ زمین کانپتی تھی اٹھارہ
سو قریہ کی گھمار آئی دمبدم فوج تازہ کا سامنا تھا انکو اور انسے مقابلہ لوہے کی دیواریں توڑیں تب
ہفت رنگ نے بھونچے اب خیال ہوا کہ یہ سب سرداران نامی جنکو خواجہ نے اپنی جان دیکر مطیع کیا
یہ سب لڑ بھڑ کے مر جائینگے بیہوش ہو ہو کے گر پڑے تھے جہاندار نے کہا اے باغبان میں رات بھر میں قلعہ
نپاتا ہوں کوہ ہفت رنگ کیا صراط کیا چیز ہے زمین کوہ ہفت رنگ کی اڑا دونگا یہ کہکے جہاندار
نے حکم دیا اے عماران سب صاحبوں کا علاج کرو اور خود دو لاکھ فوج لیکر بڑھا تین کوس کوہ ہفت رنگ
سے پیچھے ہٹکر ایک بیشہ میں یہ شیر اوترا یہاں صراط نے جب دیکھا اہل اسلام بھاگ گئے گنوار بھی
لاکھوں قتل ہوئے باقیماندہ سامنے اسکے آگئے جب سبھوں نے عرض کی اے نمبیرہ خداوند سبکو ہٹا دیا مگر ہم میں

ہین اب یہ طاقت نہین کہ مال و اسباب جو انکا رہگیا اسکو قبضہ مین کرین ہم سبکو اپنے اپنے مقام پر جانا
دشوار ہے ہر خورد و کلان زخمدار جسقدر زخمی سامنے تھے صراط نے سالوتن پتلیون سے اشارہ کیا نمونہ
قدرت سامری دکھاؤ ان سب کے زخم رات بھر مین صحت پاجائین سالوتن پتلیان بلند ہوئین آسمانپر
آکر باران سحر برسایا جسکے سر پر قطرہ پڑا اسکا زخم صحت پا گیا اسطرح صراط نے نمونہ شعبدہ بازی دکھا کے
ان سبکو رخصت کیا پتلیان جو آسمان پر سے اوترین انھون نے خبر دی ای نبیرہ خداوند دوربین سے دیکھی
فوجین آکر اتری ہین ملک جہاندار شاہ قلعہ بنا رہا ہے صراط نے حکم دیا خبردار رات بھر گرد کوہ ہفت رنگ
کے پھرو کوئی آنے نپائے قلعہ نہ تیار ہو پتلیان سالوتن اڑگئین رات ہوچکی تھی سالوتن خدمتگار صراط
لے حجرے مین چھوڑے خود پہاڑ سے کود اسجا گاہ ہوا کئی سے کوس راستہ طے کرکے بزور سحر قریب دریائے
نیل پہونچا دیکھا دریا جوش مار رہا ہے ابر سوسنی بر سر دریائے نیل سایہ فگن ہزارہا طائران نغمہ سرا نغمہ زن دمبدم
ابر سوسنی چرخ مار رہا ہے صدائین مختلف آتی ہین تڑپنا ابر کا دیکھکر صراط پریشان ہوا پردہ ہائے غفلت
آنکھون مین پڑے ہین اپنی شعبدہ بازی کا غرور کناری کھڑے ہو کر دیکھنے لگا سالوتن سرہزار دن کی
چرخ مارتے ہوے ظاہر ہوئے صراط ہفت رنگ نے سرون کو دامن مین لیا وہان سے بھاگ کر
قصر ہفت رنگ مین آیا سات مونڈھے جواہرات کے آراستہ کئے سالوتن سر مونڈھون پر رکھدئے
روزنامچہ اسیر الجبر ہاتھ مین لے کر بیٹھا مشتاق ہے کہ لطور قدیم یہ سالوتن سر کلام کرین مین حال آئندہ تحریر
کرون دیکھا سالوتن سر خاموش عرصہ دراز تک صراط سر جھکائے بیٹھا رہا جب کسی سر نے کلام کیا
اس خود سر کو سراسر پریشانی ہوئی گھبرا کر پکارا اے رازداران طلسم ہوشربا ای شعبدہ بازان بیمثل دیکھا
کچھ کلام کرو ہم تمھاری تقریر دلپذیر کے مشتاق ہین سر شہزادہ شہنشاہ لاجین قہقہہ مار کے ہنسا آواز دی او بے خبر
مغرور کیا کلام کرین اب ہماری عملداری ہوگی ہمارا بادشاہ عالیجاہ مدتون بیگناہ قید رہا کیا کیا ظلم
سہے اب وقت فرحت و انبساط ہے ای صراط وقت احتیاط ہے چند باتین کر کے سر لاجین خاموش
ہوا ان کلمات کو صراط نے درج روزنامچہ نکیا پھر آواز دی صاحبو کچھ بات کرو مین تم سبکا خدمتگار
ہون اہل اسلام نے لشکر کشی کی ہے اسکا انجام کیا ہوگا مقابلہ کرون یا ہٹ جاؤن کچھ ارشاد فرمائیے
مین تو احکام کا پابند ہون آج ہزارون ملکہ لاکھون اہالیان قریات ہاتھ سے سرداران اسد کے قتل ہوئے
آسنا بڑا کھیت پڑا کر لاشہ دامنہ کوہ ہفت رنگ سے نہ اٹھ سکے سب بیچارے روتے پیٹتے چلے گئے اسقدر مطیع مذہب

سامری بادین کسی نے دم نہین مارا اپنے عزیزونکے لاشے بھی نہ اٹھا سکے گیا گھکر اونکو تسکین دون بلکہ جہاندار شاہ بادشاہ بیابان گلگون قلعہ بنا رہا ہے کنیزان سامری کو حکم دیا وہ رات بھر شفقت کرینگی یہی قصد ہے کہ قلعہ تعمیر ہونے دون جب صراط ہفت رنگ بہت پہنچا بیٹا سر افراسیاب نی بقہر وغضب تمام جواب دیا او مغرور وقت کلام کسی بات کرنیکی مہلت ہے قریب وقت ذلت ہی یہ چند اشعار آبدار تصنیف کردہ منشی احمد حسین صاحب قمر پڑھتا ہون اگر اسکے معنے سمجھے گا زوال سے بچیگا ورنہ زمانہ کا انقلاب ہے دل تردد منزل کو پیچ و تاب ہے صراط ہفت رنگ گوش بر آواز ہوا سر ہمزاد افراسیاب یہ اشعار عبرت آثار پڑھنے لگا نظم مصنف

بحال عزیزان نظر کردمے
لحد تنگ و تاریک با رنج و غم
کہ جمشید رفت از جہان دردمند
چو آمد مرا یاد آن شہریار
عدالت کند نام نیکت بلند
قمر طول چون کرد طور سخن
ز سعدی ہمین یک سخن یادگار

چو دیدیم قبر شہ چلین درے
وزیران لشکر نہ جاہ و حشم
روایت کند راوی خوش بیان
شدم بر مزارش بغم اشکبار
بگوا ے شہنشاہ فیروزہ بخت
ندا آمد اے یار غمخوار من

بشہر خموشان گذر کردمے
یکے گفت این قبر کاؤس کے
کجا ہست ضحاک بدعت پسند
چو رفتیم بر قبر نوشیروان
بگفتم کہ افسوس ای ارجمند
بملک عدم یافتی تاج و تخت
منہ دل برین دیر ناپایدار

یہ اشعار پڑھکر سر ہمزاد افراسیاب خاموش ہوا سر ہمزاد مصنوعی کو جوش خردش ہوا صدا دی اے بھائی ہمکو تیری بات نہ بھائی بخت واژگون نے انقلاب کیا غرور نے خراب کیا ہمکو تو فقیری پسند ہے جو بزرگون نے کہا اوسکی پیروی واجب و لازم ہے بادشاہ ملک کو بھی شاہ کہتے ہین فقیر کا بھی لقب شاہ ہے بلکہ آسمان جلالت کا ماہ ہیں ابتو حال تباہ ہی کسی دیہ قریہ مین جا بیٹھین چلکر دھونی رما مین چہرے پر بھبوت ملین ہاتھ خواہش دنیا سے اٹھا لین پانون پھیلا ئین ہزار ہا حاجتمند بخواہش تمام حاضر ہونگے جب ہماری بزرگی سے ماہر ہون گے خاک پا طوطیا ے چشم بنائینگے گوشہ عافیت مین بیٹھکر کبتک دشمنون سے جان بچائینگے ای برادر بجان برابر فنا آخر فنا سلطنت کرکے ذلت اٹھائی خالی ہاتھ آئے خالی ہاتھ چلے افسوس انجام کی فکر نکی باطل پرستی مین عمر بسر ہوئی جب بال سفید ہوے زندگی سے نا امید ہوے شب پیری کی سحر ہوئی آفتاب سر پہ آیا کچھ نہ خبر ہوئی او غافل ہوشیار ہو خواب غفلت سے بیدار ہو ہمنے سب کچھ سمجھا دیا آگے تجھکو اختیار رہی یہ حقیر مجبور و لاچار ہے یہ باتین کرکے سر ہمزاد

مصور خاموش ہوا اسی طرح کی باتین عبرت آمیز حسرت انگیز شب بھر رہین ایک فقرہ بھی صراط نے
نہ لکھا صراط چاہتا تھا ان سرون کا دستور تھا ایک ایک سر ایک ایک دن کا حال بیان کرتا تھا ہفت
حال پورے ہفتے کا کہ جاتے تھے ہم روزنامچہ امیر بحر بناتے تھے کسی سر نے یہ صاف صاف نہ کہا
کہ کل کیا ہوگا یکایک ستارہ سحری چمکا بیاض سحری کے اوراق کھلے ماہ تابان نے صفحات نجم لپیٹے دیوانخانہ
مغرب مین داخل ہوا صراط کا ورق روزنامچہ امیر بحر تحریر سے معرا رہا گھبرا کر اُٹھا کہ ایسا نہو نیر اعظم بلند ہو
قاعدے مین فرق آجاے دامن مین سرونکو لیکر بھاگا ہانپتا کانپتا منتشر بدحواس کنارے دریاے نیل کے
ہو نچا سرون کو دریا مین پھینکا طرف کوہ ہفت رنگ کے پلٹا دل سے کہتا ہے ای صراط کیا رنگ ہوا
سو برس سے مین روزنامچہ لکھتا ہون کبھی ورق مضمون سے خالی نرہا کسی سر نے سر کی بات نہ کہی
سراسر معاملہ غلط رہا معلوم ہوتا ہے زندگی پر حرف آیا انشا غلط املا غلط شاید دفتر طلسم ہوشربا کی برہمی کا
وقت آیا میر بخشی قضا و قدر جائزہ لیگا چہرے نظری ہوے دیوانخانہ عیش مین فرق آیا تقدیر کا لکھا آگے آیا
کوئی نکتہ ہم نہ سمجھی سرون نے رات بھر سر مغزی رہی سر پھر گیا دیکھین انجام خود سر کا کیا ہوا اسی حال
مین بالاے کوہ ہفت رنگ آیا دیکھا ساتون پتلیان پلٹکر آئین گردین اُٹی ہوئی انگلیون سے
قطرات خون ٹپکتے ہوے صراط نے کہا بیبیو خیر تو ہے آج اُن ساتون پتلیون نے کہا ای نبیرہ جمشید آسمان
افسونگری کے خورشید ہم سے خوب مزدوری کرائی رات بھر ہمکو مشقت کرتے گذری جہاندار شاہ
بادشاہ عالیجاہ قلعہ بنانے مین مصروف تھا دارات بھر اُسکا سحر مٹایا یہ نوبت ہوئی کہ زندگی سے بیزار ہین
ہم دیکھ رہے ہین کہ سامری و جمشید ہمکو بلاتے ہین شعلہ ہاے آتش نظر آتے ہین صراط نے کہا بیبیو مین بہت
پھر پریشان رہا سرون نے ہمزادون کے ایکدن کا بھی حال نہ بیان کیا عبرت کے کلام سنتے سنتے سر پھر
گیا تمنے بھی اسوقت عجب جملہ سُنایا صاف صاف کہو کیا ہوگا اس لڑائی مین فتح ہی یا شکست ہی آخر
کیا بند و بست ہے پتلیون نے کہا آپ نبیرہ سامری و جمشید ہین فتح و شکست کا حال آپ جانیے
رازدار سامری حضور ہین ہم سراسر بقصور ہین صراط تو پتلیون سے باتین کر رہا ہے لیکن جہاندار نے
شب کو یہ دیکھا کہ مین نے دیوار دور قلعہ کے بناے جھونکا ہوا کا چلا دیوار گر پڑی شب بھر اسی مصیبت
مین رہا قلعہ نہ تیار ہوا صبح کو معمار نے پوچھا جہاندار پسینے پسینے دیوارین گری پڑی ہین ایک برج بھی
آراستہ نہوا معمار نے پوچھا اے شہنشاہ خیر تو ہے جہاندار نے شب کی کیفیت بیان کی کہا اے قوت

باز وا اے سردار خوشنحو کبھی ایسا سحر کہ نہین گذرا رات بھر مین نے کدو کاوش کی دیوار نہ بنا سکا سامنے
باغبان وغیرہ کے مین نے دعوی کیا تھا کہ بوقت سحر قلعہ تیار کر کے کوہ ہفت رنگ کو اڑا دونگا
صبح ہوگئی اب کیا کرون معمار قدرت نے سر جھکا لیا کہا حضور کیا جواب دون نئی بات گذری
آپکے سحر نے کسی مقام پر کمی نہین کی یہ کہکر معمار نے چار اینٹین زمین پر رکھین سحر ایسا کیا تھوڑی دیر
مین برج بنکر تیار ہوا ایک توپ برج پر لگی ہوئی وہ گولہ انداز بارود وغیرہ حاضر معمار نے کہا حضور
برج پر جائین مین فوج لے کر بلوہ کرتا ہون یہی ایک توپ کافی ہو جب اسکے گولے پہاڑ پر پڑینگے تو مع
سو آواز مین پہاڑ اڑ جائیگا جہاندار شاہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ معمار کا برج تیار ہوا میرا قلعہ بنانا بالکل
بیکار ہوا باغبان وغیرہ بھی ساتھ ہین نہایت محجوب و شرمسار ہین عرصے مین برج پر کرسی بچھا کر بیٹھا
فوج دریا موج اسکی معمار تیار کرا کے لایا گولے ہاتھ مین لئے نعرے کر کے بڑھی جہاندار نے حکم دیا گولہ
اندازون نے رنجک رکھکر توپ فیر کی صراط بر سر کوہ ہفت رنگ ٹہل رہا ہے ساتون پتلیان
اپنی مصیبت بیان کر رہی ہین کہ دناٹے کی آواز ہوئی صراط نے دیکھا جہاندار برج پر بیٹھا ہوا توپین
فیر کر رہا ہے پتلیون سے کہا اے کنیزان سامری تم جلدی جلدی آئین وہان برج بنگیا یہ بڑا بزرگ مقام ہے
گولہ تو یہانتک نہ آئیگا رعایائے کوہ ہفت رنگ کس طرح آ کر لڑے گی لاشون کے میدان مین
اسقدر انبار ہین قدم رکھنا دشوار ہے پتلیون نے کہا اے مرشد زادے اس برج کی کیا حقیقت ہے اور
فوج جہاندار کی کیا لیاقت ہے ہم ابھی جاتے ہین یہ کہکر ساتون بڑھین صراط نے پکار کر آواز دی
اے رعایائے کوہ ہفت رنگ وقت جنگ ہے ہاتھ سے ان سرکشون کے دل تنگ ہے زمانہ حفاظت
نام و ننگ ہے پتلیان بلند ہو کر برج پر لہرائین جہاندار نے یہ بھی دیکھا کہ مین نے اتنے گولے مارے کوئی
گولہ کوہ ہفت رنگ پر نہ پڑا جب گولا سانے مین پہاڑ کے پہونچا پھٹکر گر پڑا کنیزان سامری نے
جو آ کر عکس اپنا برج پر ڈالا ایک دناٹا ہوا توپ پھٹ گئی گولہ انداز جلنے لگے جہاندار کود کر الگ ہوا
معمار فوج لے کر بڑھا چاہا کوہ ہفت رنگ پر جا پڑون کہ چار جانب سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا معمار
نے لاکھون گنوار آ پڑے سحر چلنے لگے اہالیان فوج تو اونسے لڑے مگر معمار و جہاندار تلوارین کھینچکر گولے
مارتے ہوئے طرف کوہ ہفت رنگ کے چلے جہاندار سحر کرتا قریب درجہ اول پہونچا چاہا جھوم کر
جرأت دکھاؤن درجہ پر کوہ ہفت رنگ کے چڑھ جاؤن صراط نے ایک چیخ ماری پہلا درجہ کوہ

کا شکل نیلم ہے وہ شق ہوا ایک برق کڑک کے سر جہاندار پر گری سر زخمی ہوا جھولی جو بائین ہاتھ پر پڑی
تھی اُسمین آگ لگگئی قریب تھا کہ جہاندار لڑکھڑا کر گرے معمار نے بغلون مین ہاتھ دیا جہاندار کو سنبھالا
پتلیان بر سرکوہ ہفت رنگ مستعد جنگ چاؤن چاؤن کر رہی ہین جب چمک کر مثل مشعلہ سحری
بلند ہوتی ہین جس پر سایہ ڈالا اسکا سر پھٹ گیا جہاندار دیکھتا تھا معمار نے دیکھا یہ رستم خصال صاحب جاہ
و جلال غیرت مین اپنی جان دیگا سحر بیان تاثیر نہین کرتا درجہ اول سے برقین چمک رہی ہین معمار کا بھی
شانہ نشانہ ہوا بھول گیا کئی سو افسران نامی اُس مقام پر مارے گئے مرنے والون نے قدم نہ ہٹایا غیرت
مین جانین دین معمار نے جہاندار کو کاندھے پر لادا بھاگ کر قلب لشکر مین آیا گنوارون نے فوج کا
ستھراؤ کر دیا تھا پتلیون نے ہزارون کو مارا تھا ملازمان جہاندار پیچھے ہٹے چلے آتے ہین کہ صحرا سے
گرد اڑی دیکھا سب نے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر مع بلور چہار دست وغیرہ آکر پہونچا دیکھا جہاندار
و معمار زخمی گنوارون کا بلوہ غول کے غول چلے آتے ہین صراط بر سرکوہ ہفت رنگ کھڑا ہی سحر کر کے
گولے پھینک رہا ہے کوکب نعرہ کر کے آپڑا جہاندار کی فوج کے آگے سینہ سپر کر دیا دو تین گولے ایسے
مارے دس بارہ ہزار گنوار مارے گئے بران نے بھی اختر مردار پر چھکایا اور بلور چہار دست تلوار کھینچکر جا پڑا
جمشید بن کوکب بڑھکر ادلا ملکہ اختر بن سہیلان فیلزور شمشیر زن موتیون کے مالے مارنے لگی فوج
کو تہ و بالا کیا صراط نے جو دو چار گولے پھینکے سر کوکب زخمی ہوا اختر مردار بدبران سیاہی قبول کرنے
لگا اختر کا ستارہ گردش مین بلور جان دینے کی کوشش عین گرمی جنگ مین صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی
سب نے دیکھا صورت نگار تخت پر سوار مصور جادو بقہر و غضب تمام پشت مرکب باد رفتار پر سوار
پشت پر بارہ لاکھ فوج بڑے زور و شور سے آکر پہونچا آتے ہی مصور نے جھولی سے گٹھا تصویرون کا نکالا
مقراض سے سر جو تصویرون کے کاٹے عجب نقشہ ہوا ملازمان کوکب و جہاندار کے سر کٹ کٹ کر گرنے
لگے گھوڑون نے سوارون کو زمین پر ٹپکا جو مرکب بھاگا جا کر دریاے ہفت رنگ مین گرا مصور
نے ایک تصویر کاغذی بشکل پریزاد جھولی سے نکال کر چھوڑی کہا اے شبیہ سامری سبکو دیوانہ
کر دے لاشون سے میدان کارزار بھر دے وہ پریزاد رقص کرتی ہوئی چلی ایک غول کے سامنے آکر
پہونچی سب اس پتلی کے پیچھے چلے وہ پتلی جا کر دریاے ہفت رنگ مین پھاند پڑی ساٹھ ہزار جوان
پریزاد کی جستجو مین بجوش محبت دریا مین پھاند پڑے جو گرا وہ پھر نہ ابھرا چاہ محبت کے ڈوبے ہوئے

کب ابھرتے ہین عاشقان صادق ڈوب کر مرتے ہین جب وہ پریزاد دریا سے سر نکالکر آواز دیتی ہی اے عاشقان جانباز مین ڈوبتی ہون مجھکو نکالو ہزارہا ساحر جا پڑتے ہین دریاے ہفت رنگ کا غوطا جو گرا غرق دریاے محبت ہوا ابھرنا ابھرا ہزارہا سر مثل حباب پیرنے لگے ہر چند کوکب روکتا ہی وہ مبہوت نہین رکتے اب کوکب کو انتشار بران بیقرار بلور اشکبار جہاندار و معمار زخمدار مصور بڑھتا چلا آتا ہے کبھی بمقراض سحر سے رشتہ حیات منقطع کرتا ہے کبھی وہ پریزاد پکارتی ہی دریا سے اپنی جان دینے والونکو للکارتی ہی لاکھون پر نوبت پہونچی قریب تھا حجاب سے کوکب اپنے کو دریاے ہفت رنگ مین گرا دے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی شعر از دامن دشت کوہ او رنگ ہ گرد ے برخاست تو تیار نگ ہ از دامن دشت آن غبارے ہ رخسارہ نمود شہریارے ہ سب نے دیکھا زیر سایہ علم شیر پیکر اسد ولاد تخت پر ملکہ مہ جبین الماس پوش عقاب سحر اوج افسونگری شاہباز شکارگاہ سحر و ساحری شہنشاہ لاچین خوش آئین پشت پر فوج بیشمار سرداران نامدار ملکہ بادیان و ملکہ ناہید و مولج و ملکہ کاسنا رگلنار پوش و ہلال سحر افگن وغیرہ شہنشاہ لاچین نے آتے ہی یہ معرکہ دیکھا کہ باغبان و ملکہ بہار انتہائی زخمدار جہاندار و معمار بالکل بیکار کوکب کا سر زخمی بران پر بھی نئی زخم آچکے ہین بلور زخمون مین جھوم رہا ہے مصور نے آج قیامت برپا کر دی اسکے شعبدے نے زمین ہلادی ہزارنکو دریاے ہفت رنگ مین ڈوبے ہزارونکے اپنے سر کاٹے گھوڑا اڑہاے ہوے چلا آتا ہے آج بڑا جاہ و جلال دکھاتا ہے صراط کو آواز دی بھائی صاحب نہ گھبرائیے ما بدولت آپہونچے مگر ہاے افسوس یہ وہ مقام ہے کہ نانا دادا ہمارے برائے سیر تشریف لاتے تھے اس مقام پر خونریزی مسلمانونکی تلوار کی تیزی نانا دادا رحم کرین ایسا نہو طبقہ زمین کا الٹ جاے باغیون کا کلیجہ پھٹ جاے صراط نے پکار کر آواز دی اے برادر ہمارے خداوندون کا یہ دستور نہین بلکہ یہ دستور ہے کہ جو انکا اعتقاد رکھتے ہین وہی موت کا مزا چکھتے ہین دشمنون پر تقدیر نہین کرتے بلکہ باغیون سے ڈرتے ہین اس خونریزی کا بدلا ضرور ہوگا یہ دونون تو آپسمین یہ باتین کر رہے ہین بجلیان کڑک کڑک کر گر رہی ہین جس پر سایہ ڈالدیا وہ جلگیا گنہگار نے گنوارونکی قیامت برپا کی ہے مدد چلی ہی آتی ہے شہنشاہ لاچین نے جو یہ ہنگامہ دیکھا اسد کو تو روکا کہ آپ آگے نہ بڑھین یہ مقام شعبدہ بازی افسون سازی ہی آپ کسکو جواب دینگے یہ کہکر لاچین پیچھے ہٹا دشک دیکر آواز دی ارے کوئی نمک حلال حاضر ہی آسمان سے

آواز آئی حاضر حاضر خیر خواہان دولت برائے جانبازی مستعد ہین اسد نامدار نے دیکھا ایک صندوق مقفل دو جوان سر پر رکھے ہوے سامنے لاجین کے لائے لاجین نے جوڑے سی کنجی نکالی قفل صندوق مثل راز سربستہ کھلا پٹرہ اٹھا کر آواز دی ارے نکلو وقت سیر و شکار ہے چالیس پتلیان صندوق سے ہنستی ہوئی نکلین پر اباندھکر لاجین کو سلام کیا لاجین نے پانچ کو اشارہ کیا وہ پریزاد جو دریاے ہفت رنگ مین شناوری کر رہی ہے بندگان خدا کو بلاتی ہے اسکے جھونٹے پکڑ کے لاو سنتے ہی پانچون مثل حواس خمسہ بلا تشویش و تیغ دوڑین جا کر دریاے ہفت رنگ مین پھاند پڑین اس پریزاد کی جھونٹے پکڑے ایکنے اسکے منھ پر ہاتھ رکھدیا کہ بول نہ سکے اپنی زلفو نسی چند تار توڑے وہ تار گیسو زنجیرین طلائی تھین انسے جھنانے کی آواز آئی اسی زنجیرون سے پریزاد کی مشکین باندھین کشان کشان سامنے لاجین کے لائین لاجین نے حکم دیا اسکو لیجاؤ قعر دریا مین قید کر دو پانچون پتلیان اس پریزاد کو گود مین لے کر دریاے ہفت رنگ مین پھاند پڑین ایسی ڈوبین کہ پھر نہ ابھرین پانچ کو لاجین نے حکم دیا جا کر فوج پیران کو خبر کرو کہنا شہنشاہ لاجین یاد فرماتے ہین پانچون جھم سے دریا مین پھاندین تیس کو حکم دیا مصور و صورت نگار کو پکڑ لاؤ تیسون پتلیان مثل شعلہ جولان چلین فوجونکو درہم و برہم کرتی ہوئی جاتی ہین جسنے راہ مین روکا اسکو جھڑک دیا کہا ہٹو دور ہو شہنشاہ لاجین کا حکم ہے مصور و صورت نگار کو ہم پکڑنے جاتے ہین ہر چند ہمراہیان مصور نے سحر کیا پر نہ رکین ایک سامنے مصور کے پہونچی کہا کیون او نالائق تجھکو غیرت نہین شہنشاہ کے سامنے سحر کرتا ہے لا تصویرین ہمین دے مصور نے کہا مین تو نہ دونگا پتلی جست کر کے ہاتھ پر مصور کے لپٹ گئی تصویرین چھین لین ایک نے جا کو نیچہ مارا مرکب مصور کا قتل ہوا ایک نے جا کر سر سے مصور کے تاج اتار لیا ایک نے محتاج کر دیا ایک نے جھولی توڑ ڈالی ان دس بارہ پتلیون نے مصور کو اس طرح گھیرا کہ یہ ہر چند چنختیا پیٹتا ہے اری یارو مجھے بچاو اف اف کر کے سحر بھی کرتا ہے اون پتلیون نے میان مصور کی کملی کتھری کر لی اسباب سحر پھینک پھینک دیا تصویرین لیکر چلا دین تاج اتار کر اپنے سر پر پہن لیا گھوڑا قتل ہوا مصور بمشکل انسے جان بچا کے بھاگا پانچ سات جا کر صورت نگار کے لپٹ گئین تخت سے اوتار لیا چاہتی ہین بمشکل اسے باندھ لین صورت نگار نے ایک کو نیچہ سحر مارا ایک کو قبضے سی ہٹایا لیکن جان بچانا مشکل تھا کی بیدل کنیزون نے اس مقام پر بلوہ کیا بمشکل تمام پتلیون سے صورت نگار کو چھڑایا صورت نگار

بھاگ کر قریب مصور پہونچی ہاتھ اٹھا کے کوسنے لگی کہا او بیغیرت تجھکو شرم نہ آئی وہ پریزاد ڈبو دی گئی
کنیزان لاچین نے مجھکو بے آبرو کیا تخت سے اتار لیا بمشکل جان بچاکے آئی ہون بس خبردار اب
کبھی ہرگز سلطنت کا نام نہ لینا مصور نے جھڑک دیا کہا آج مین لاچین کو قتل کرونگا اس پیر زین گیر
کے خون سے ہاتھ بھرونگا نبیرہ سامری و جمشید ہون سب طرح کے حال جانتا ہون صاحبان شعبدہ
کو پہچانتا ہون یہ کہکر مصور دوڑا ہلوے کوہ ہفت رنگ مین ایک نخل چنار تھا ان پر اپنا خنجر بارہ
پیچ نخل پر پھینکا آواز دی اے خنجر باران طلسم ہوشربا جلد آو مابدولت کی مدد کرو یکایک نخل گرا دہنہ نقب کا
ظاہر ہوا بارہ ہزار جوان خنجر ہاے برہنہ ہاتھ مین لئے ہوے نکلے کہا مرشد زادے کیا حکم ہے بس مصور
نے اپنے خون سے ان سب پر چھینٹے دیے کہا کنیزان لاچین فوج لاچین کو مارلو وہ بارہ جوان ان
پتلیون پر جا پڑے جس پر خنجر مارا مر کر وہ گری شعلے آگ کے نکلنے لگے صد ہا ملازمان مصور جلنے لگے صدائے نالہ
و فریاد بلند ہوئی آواز دی بھون نے مرشد زادے الامان دیکھئے دس پتلیان قتل ہوئین دو ہزار جوان
مارے گئے صراط نے بھی پہاڑ سے آواز دی اے مصور کیا کرتا ہے انکو پھیر دے انکے ہاتھ سے کام نہ لے
مصور نے جواب بھی نہ دیا اور زیادہ انکو گرمایا آواز دی نہ پلٹنا ورنہ نانا دادا سے شکایت کرونگا بارہ ہزار
جوان خنجر بدست فوج لاچین پر جا پڑے حقیقت مین انپر کسی کا سحر تاثیر نہین کرتا بادبان ناہید
کیسی کیسی کڑک کڑک کر گرین خنجر باز نہ قتل ہوے جو انپر گرا خود زخمی ہوا لاچین نے جو یہ دیکھا دریا کے کنارے
جا کر آواز دی اے بیبران کیون دیر لگائی ہے آواز آئی تیار ہو رہے ہین یکایک پانچون پتلیان دریا سے
نکلین آواز دی اے شہنشاہ فوج حاضر ہوتی ہے یہ ذکر تھا کہ دریاے ہفت رنگ سے شعلے نکلے بارہ ہزار جوان
ہاتھ سے ہاتھ پکڑے ہوے سر جسم پرندار و سامنے لاچین کے آکر جمے کہا شہنشاہ کیا حکم ہے لاچین نے
کہا یہ خنجر مار بڑھنے نہ پائین یہ سنتے ہی بارہ ہزار ببیرے جھپٹے خنجر بازونکو بڑھکر روکا جسنے خنجر مارا ببیرے
نے تانگ پکڑ کے چیر کر پھینک دیا مقام گلوے بریدہ سے شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین جسپر شعلہ پڑا جل گیا
فوج مصور کو درہم برہم کر دیا ببیرونکی پناہ نہین جب لاچین نے دستک دی ببیرے تالیان بجاتے ہین
ملازمان مصور کو جلا رہے ہین ہزارونکو چیر کر پھینکدیا تہلکہ ڈال دیا پہر دن رہے تک ببیرے لڑے
فوج لاچین بھی آج انتہا کی تباہ و برباد ہوئی ان خنجر بازون نے مرتے مرتے ہزارونکو مارا ببیرونپر زور
نہ چلا قریب شام ببیرے خنجر بازونکو مار کر طرف دریاے ہفت رنگ کے بھاگے جھم جھم دریا مین کود پڑے

غوطہ مار کر غائب ہوئے شہنشاہ لاچین نے بڑھکر ایسے سحر کئے کہ گنوار بھی الامان کرتے ہوئے بھاگے
پتلیاں ساتون اہراہی ہین لاچین نے دیکھا سب سردار ہمارے زخمی ہوئے اٹھارہ سو قریہ کی گنوار بھی قتل
کرتے کرتے عاجز ہوگئے صراط نے شام کو خود لاچار ہوکر نقارہ نواز کو آسمان سے بلایا کہا طبل بازگشت
بجادے کیسکی فتح شکست نہ ثابت ہوئی جانبین کے لاکھون مارے گئے لاچین کو بھی طبل بازگشت بجنا بہت
غنیمت ہوا اپنے سرداران جانباز کو میدان کارزار سے ہٹایا کوکب کا بھی ہاتھ آکے تھام لیا کہا اے
بادشاہ طلسم نور افشان کوہ ہفت رنگ کا فتح ہونا دشوار ہے اسنے طبل بازگشت بجوایا بڑا الله کا فضل ہوا
اب پلٹ چلو صلاح کرکے تدبیر کیجائیگی جبتک صراط ہفت رنگ نہ قتل ہوگا تبتک جستجو بیکار ہے پانچ کوس
ہٹا کر بارگاہین استاد کرائین شہنشاہ لاچین خوش آئین سب سردارونکو لیکر بارگاہ مین آئے سترہ سو سردار
زخمی ہوئے ہین زخم دوزی دشوار اسد غازی بھی آج کے میدان مین خوب لڑے انتہا کے معرکے پڑے
یہ بھی زخمی ہوکر آئے ہین ملکہ مہ جبین الماس پوش کو دلارام بجالائی اکثر گنوارون نے بلوہ کرکے قصد کیا
کہ ملکہ مہ جبین کو پکڑلین اسی وجہسے دلارام وزیرزادی کو لیکر بارگاہ مین چلی آئی لاچین نے آکر انتظام
کیا زخم دوزبان ہونے لگین لیکن شہنشاہ لاچین خوش آئین کو انتہا کا انتشار کوکب وجہاندار بھی
زخمی ہوکر آئے ہین ہر ایک کا یہی قول ہے کہ صراط ہفت رنگ بڑا ساحر زبردست ہے یہ کیونکر قبضے
مین آئیگا کوہ کے قریب جانا پہاڑ ہے صحرا اسقدر اجاڑ ہے جب اپنے نزدیک نہین آنے دیتا مقابلہ کیونکر
کیا جائے ایسی یہ لڑائی پڑی کہ جانبین کے آٹھ نو لاکھ آدمی مارے گئے اسی وجہ سے بارگاہین ہٹالائے
کہ لاشے صحرا سے اٹھانا دشوار ہے گنوار دیہاتی بھی اپنے عزیزون کے لاشے چھوڑ کر چلے گئے بسبب
کثرت کے نہ اٹھا سکے ہمکو بھی ناممکن ہوا اس کشتۂ خون بردہ سنگدل انہین گھبراتا گنوار کا تانتا نہین
ٹوٹتا اٹھارہ سو قریہ کے رہنے والے اسکو خداوند جانتے ہین جو اُسنے کہا وہی سب نے کیا اسقدر
مارے گئے لیکن بغیر اُسکے حکم کے میدان سے نہ ٹلے اُسکا لشکر اسی طرح پر موجود ہے ہمارا لشکر برسون مین
آسودہ ہوگا یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو بن امیہ ضمری مع مہتر قران وبرق فرنگی وچالاک بن عمرو و
جانسوز وضرغام بارگاہ مین آئے دیکھا اسد غازی چپ بیٹھے ہین سب سردارونکی زخم دوزی ہو
رہی ہے خواجہ عمرو سب کو زخمی دیکھکر گھبرا گئے اسد نامدار نے کہا چھوٹے نانا جان زیر کوہ ہفت رنگ
لشکر کا ستھراؤ ہوگیا بڑے بڑے جانباز مارے گئے اسقدر لوگ قتل ہوئے کہ لاشے لیکے نہ اٹھا سکے

تین کوس تک لاشون سے میدان معمور ہے اب حوصلہ کرنا فتاحی کوہ سفت رنگ کا سراسر قصور ہی ہو ہے
کی دیوارین بنی ہوئی ہین فوجین گنوارونکی کس زور و شور سے آتی ہین ہرچند ایکانیا ومند رغول مین
لڑا چالیس افسران نامی میرے ہاتھ سے قتل ہوئے جب طبل امان ادھر سے بجا تب مین ہٹا اللہ کی عنایت
سے کھیت مین سرسبز رہا رسائی کوہ سفت رنگ تک نہو سکی ایک جہاندار شاہ جو شیخ جرات مین دیبہ اول
کر جو نسلیم کا ہے اتنا بڑا ساحر جابجا پہاڑ سے برقین نکلین انتہا کا زخمی ہوا عمار اپنے آقا کو اٹھا کے
لایا تمام کوہ سفت رنگ عجائب و غرائب سے مملو ہے یہ کہکر اسد بے اختیار رویا کہا نانا جان میرے
واسطے ہنوز روز اول ہی ماموجان سے جدا ہوا انہین معلوم انپر طلسم خورشید نگار مین کیا گذری آپکی
زبان سے معلوم ہوا کہ طلسم فتح ہوگیا لیکن بادشاہ نہین قتل ہوا اسکی تعاقب مین نہین معلوم کسطرف
گئے اپنے برادر بجان برابر شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان کو قلعۂ قیلاب پر بلا مین مبتلا دیکھا ہے
انکو قید سے رہا کیا ایک ابر سیاہ ہوا انکو اٹھا کر لیگیا نہین معلوم دوست یا دشمن تھا یہ مضمون
سنکر ملکہ بہار نے نہین کہا حضور مقدمہ نور الدہر مین انتشار نہ سمجھئے چھ مہینے سے بی مخمور غائب ہین وہ
شہزادے نور الدہر کو لیکر طلسم ہوشربا مین آئی ہونگی شہنشاہ کوکب کی زبانی سنا نہین معلوم مخمور
نے کیا شئے بنا کر نور الدہر کو پہنائی ہے انپر سحر نہین تاثیر کرتا ایک پہلوان زبردست کو دربار خورشید مین حملہ کر
مار اخورشید کا قصد ہوا بلوہ کر کے گرفتار کرنے کی بی مخمور بڑے غصے مین ہوئین بلا کر پھر لائین ایسی جنگ
مغلوبہ مین وہ غائب ہوئی تھے پھر ہی اٹھا کر لیگئی ہونگی نور الدہر کو طلسم بند کرنے لائین گی ستاری مشقت سحر
کی انہین پر صرف کرینگی البتہ مقدمہ بدیع الزمان انتشار جا ہے ہی اسد نے کہا خدا ایسا ہی کرے جائی
صاحب آکر افراسیاب کو قتل کرین کسیطرح یہ آفت دفع ہو بارہ برس گزری کس قیامت کا طلسم
ہے حقیقت مین اسم بامسمی ہوشربا ہی لوح اتنک نہ ملی یہ کہکر اسد جو اشکبار ہوا عمرو کا کلیجہ الٹ
گیا اسد کو گود مین پالا ہی عیاری سکھائی انہین کیواسطے اپنے آقا کی جدائی گوارا کی پیشانی
پر بوسہ دیکر کہا اے نور نظر مطمئن رہو انشاءاللہ یا تو صراط کو مار دونگا یا اپنی جان دونگا تمہارا اشکبار ہونا
مجھکو گوارا نہین اگر خدا نخواستہ کوئی افتاد ہوئی مین اپنے نور نظر کرب و زبیدہ شیرگر کو کیا جواب دونگا وقت
روانگی فرمایا عمر نامدار آپ خوب آگاہ ہین کہ اسد کے مزاج مین جہالت ہے آپ ضرور خیال رکھئے گا مجھکو فرقت
تصور ہے کہ بخیر و خوبی ہمکو لیجا کر صاحبقران سے ملا دون نور الدین کو تمہارا روی زیبا دکھاؤن لاچین ادھر گھبرایا ہوا

کہا خواجہ اس صراط پر عیاری بھی ہونا مشکل ہے تیلیاں اسکی جان کی محافظ ہین جس رنگ مین جائیگا
وہ کہدینگی کہ عمرو آیا یہ نشان دینگی بہت سمجھکر عیاری کیجیگا عمرو نے کہا اے لاچین اسوقت تونے
اسد کے دلکو بیقرار کر دیا مین اولاد حمزہ کا عاشق ہون یہ زمانہ مجھے تڑپ تڑپکے کٹتا ہین کسیطرح جدائی
حمزہ کی نہین چاہتا میرا معشوق مجھسے چھوٹا یکہکر خواجہ نے بانہائے عیاری ذات پر آراستہ کی شب ماہ
ہے بارگاہ لاچین و اسد سے نکلے دس قدم بڑھکر دیکھا بہت بڑا رن پڑا ہے جا بجا انبار لاشون کی پڑی
پھڑک رہے ہین کسی طرف سے صدا آتی ہے اری جانیوالے پانی پلا دے کسی طرف سے آواز آتی ہے مین
بھوکا مار اگیا کوئی پکارتا ہے میرا مال چوٹھے کی پیچھے گڑا ہے اے جانیوالی میری جورو سے کہکر اسی راہ
خدا مین صرف کرادے مجھی یہان چین ملے عمرو ہر طرف سے یہ صدائین سنکے بھاگتا ہے ہرچند کہ طمع
غالب ہے دل مال لینے کا طالب ہے مگر مجبور ہین خوف سے مردونکے قریب نہین جاتے جست وخیز کرتے
ہوے راستہ طی کر رہے ہین کبھی درخت پر چڑھ گئے بسبب لاشونکے قدم رکھنے کا نشان نہین ملتا
بمشکل عمرو نے اس میدان رزمگاہ کو طے کیا سامنے کوہ ہفت رنگ کے پہونچا دیکھا پہاڑ پر سناٹا ہے
نہین معلوم صراط کہان ہے پہاڑ پر اندھیرا پڑا ہے زیر کوہ ہفت رنگ گھاٹیون پر پہاڑ کے صدہا زخمی پڑے
تڑپ رہے ہین اگر کسی کا وارث آگیا تو اسنے اسکو پانی پلا دیا نہین تو پیاس پیاس کی صدائین آتی ہین ایک
گھاٹی پر دیکھا چار پانچ جوان زخمی پڑے ہین ایک بڑھیا سرہانے ان زخمیون کی بیٹھی رو رہی ہے کہتی ہے
یا سامری دشمن تیرے آنکے قدم گاہ پر یہ خونریزی ہوئی ان لوگونکو غارت کر جنھون نے آپکا ادب نکیا
زخمیونکو کیونکر اٹھا کے لیجاؤن ان زخمیون مین سے ایک نے کراہ کر کہا وائی امان پیاسا ہون دوسرے
نے کہا ہماری پیاسا ہون پیاس سے دم نکلتا ہے وہ بڑھیا روتی ہوئی گھاٹی سے اتری لٹیا ڈور
لیکر کنوئین پر آئی اسنے لٹیا کنوئین مین ڈالی عمرو نے پشت پر سے آکر بڑھیا کو کنوئین مین ڈھکیل دیا اسکی
صورت بنکر پانی بھرا لیکر اس گھاٹی پر آئے ان زخمیون کو پانی پلایا وہ سسکتے تھے پانی پیکر بیہوش
ہوئے خواجہ نے کپڑے انکے بھی اتار لیے بڑھیا کی شکل بنے ہوئے پہاڑ پر چڑھے سر اٹھا کر دیکھا صراط پڑا
ہوا سو رہا ہے ساتون تیلیان بیٹھی ہوئی نگہبانی کر رہی ہین عمرو کا سایہ پڑا ایک تیلی نے کہا کون ایک
نے کہا بوا ہی ہوگا تیسری نے کہا وہی کون چوتھی نے کہا وہی ساریا ان زادہ یہان بھی آ پہونچا ہماری شاہ کو
بیہوش کرنے آیا ہے پانچوین نے کہا شاہ کو جگاؤ چھٹی نے کہا یہین ہونگی ساتوین بڑی شوخ و شنگ تھی اسنے صراط

کو جگا دیا کہا حضور اُٹھیے عمرو بالائے کوہ ہفت رنگ آگیا عمرو نے تو صدائین سنکر اُن زخمیون مین آکر
لیٹ رہا صراط ہفت رنگ کو تیلی نے جو اٹھایا صراط نے پوچھا کیا ہی تیلی نے کہا عمرو بڑھیا
بنکر آیا ہے زخمیون مین لیٹ رہا ہے بڑھیا کی شکل ہی خواجہ سمجھے تھے کہ یہان کون آئیگا زخمیون مین شکل
ضعیفہ پڑے ہین مگر پڑے ہوئے پر بھی مردونکی کمر ٹٹول رہی ہین کھڑاؤن کی آواز آئی عمرو نے پڑے پڑے دیکھا
آگے آگے صراط پشت پر ساتون تیلیان مثل لڑکون کی باتین کرتی ہوئی صراط نے جھک کر دیکھا تیلیون نے
پوچھا عمرو کہان ہی ایک تیلی نے کہا وہ دیکھیے ضعیفہ بنا ہوا بیچ مین زخمیون کے پڑا ہے اس حال مین بھی مردون
کی کمر ٹٹولتا ہے صراط نے کہا کہ جا کے پکڑ لاؤ ایک تیلی بہت خوب کہکر چلی خواجہ نے چاہا لوٹ مار کر اپنے
کو کھائی سے گرادون دیکھا جسم مین طاقت نہین ہاتھ پاؤن کی جنبش بیکار ہوئی اس تیلی نے آکے عمرو
کا ہاتھ پکڑ لیا کہا او ساربان زادے چل یہ مقام کوہ ہفت رنگ ہے یہان مکاری عیاری نہین چلتی
عمرو اوٹھ کھڑا ہو آپ تیلی کھینچتی ہوئی سامنے صراط کے لائی عمرو نے دھائی دی مین تو آپکی رعایا گانو کی رہنے
والی ہون میرے کئی بیٹے زخمی ہوے انکو پانی پلانے آئی تھی صراط نے تیلی سے کہا ارے چھوٹی دیکھ یہ کیا
کہتی ہے تیلی نے عمرو کے منھ پر ہاتھ پھیر دیا رنگ روغن چہرے کا اڑ گیا صراط نے عمرو کو بصورت اصلی پایا ہاتھ مروڑ کر
مشکین باندھین کہا او ساربان زادے تو نے ہوشربا مین غدر ڈالدیا بڑے بڑے نامی گرامی ساحر [illegible]
تیری قضا میرے ہاتھ سے تھی یہ کہکر تیلیون کو حکم دیا اس ساربان زادے کو قصر ہفت رنگ مین لیجاکر
قید کرو شب کو ہمزاد دن سے پوچھ کر صبح کو قتل کرینگے خدمتگار کشان کشان عمرو کو لیکر پہاڑ سے اترے
صراط جاکر اسی تخت پر بیٹھ رہا وہ صحرا کا سناٹا خدمتگار عمرو کو لئے ہوے جاتے ہین دو خدمتگار ساتھ
ہین پانچ آگے بڑھ گئے ایک ہاتھ پکڑے ہوئے ایک تلوار کھینچے ہوئے عمرو نے غل مچایا یارو دوڑو
دو لوٹن اٹھائی گیرے زبردستی مجھکو پکڑے لئے جاتے ہین مال میرا چھینتے ہین قضائے کار مہتر قران ایک
درغے مین نخل کے چھپے ہوئے بیٹھے تھے استاد کی جو آواز کان مین آئی بیقرار ہوگئے نکل کے دیکھا دو شخص استاد
کو لئے جاتے ہین استاد غل مچا رہے ہین قران جھٹ پٹ روغن عیاری کا لگا کے زمیندار کی شکل بنے
موٹا سا لٹھ کاندھے پر دھر آواز دی ارے کون مسافر کو ستاتا ہی دونون خدمتگارون نے قران کو جو
دیکھا کہا بھائی زمیندار یہ مسافر نہین ہی تمنے ذکر سنا ہوگا مکار غدار عمرو عیار یہ وہ شخص ہی کہ جو صراط
کو پکڑنے آیا تھا انھون نے گرفتار کرکے بھیجا ہی قصر ہفت رنگ مین لئے جاتے ہین اسکے قتل ہونے

سے سرحد طلسم ہوشربا پاک ہو جائیگی قران نے ایک کو لٹھ مار دیا ایک کو گھونسہ مار دیا دونونکے سر پھٹے بھیجا
استاد بھاگ گئے قران جست کرکے نکل گئے ان خدمتگارون کے مرنے سے اندھیرا ہوا صراط
سو گیا تھا ایک پتلی نے یہ کہکر جگا دیا شہنشاہ آپکے دو خدمتگار مارے گئے قران نے دونون کو مارا عمرو
جنگل مین بھاگا ہوا جاتا ہے صراط غصے مین چلا پر پرواز پیدا کرکے اڑا خواجہ عمرو بھاگے ہوے ایک صحرا
مین پہونچے آسمان سے آواز آئی خبردار کہان جاتا ہے ای سرحد کوہ ہفت رنگ ہے ہمارا گنہگار ہے عمرو
نے چاہا جست کرون زمین نے پاؤن تھام لیے صراط نے آکر باطمینان گرفتار کیا وہ پانچون خدمتگار
پلٹ کر آئے بھائیون کے لاشے دیکھکر بہت روئے صراط نے ان سبکو تسکین دی کہا اس قیدی کو
لیجاؤ انھون نے کہا حضور ہم لیکر نہ جائینگے دو بھائی ہمارے بخیطا مارے گئے ایسا نہو کہ ہمکو بھی
راہ مین قتل کرے صراط ہفت رنگ خود ہمراہ ہوا خواجہ کو لیکر چلا قریب قصر ہفت رنگ آیا قفل
کھولا اندر مکان کے آیا مسلسل کرکے وہین ڈالدیا آپ نکل آیا رات کم باقی تھی بھاگا ہوا کوہ پر پہونچا
پتلیون سے کہا عمرو کو مین قید کر آیا قاعدے کے سراسر خلاف ہوا دو راتین گذرین روزنامچہ مین ایک
حرف نہین لکھا گیا آج شب کو مجھے بڑی مشقت پڑیگی بوقت سحر اسکو قتل کرونگا رات بھر سزا دان سے
کلام کرنا منظور ہے پتلیون نے کہا سراسر خلاف ہوا کنیزون کو معلوم ہوتا ہے اور سامری جمشید بھی کہہ گئے
تھے کہ جب تحریر ہونا روزنامچہ کا ناغہ ہوگا شہزادی کی قضا کا دن ہے صراط انکو گالیان دینے لگا کہا
کیا بیہودہ بکتی ہو آجکی شبکو تین راتونکا مضمون لکھونگا کل روزنامچہ سیاہ کردونگا صبح ہوتے عمرو کے خون سے
ہاتھ بھرونگا پتلیون نے کہا آپ خفا ہوتے ہین جو کچھ آپ کے بزرگون کی زبانی سنا وہ عرض کردیا آیندہ حضور
کا اختیار ہے عمرو کی کسیطرح موت نہین ہے صراط نے کہا بیہودہ نہ بکو قصر ہفت رنگ مین وہ قید
ہے وہان کوئی ساحر و غیر ساحر پہونچ نہین سکتا پھر کون وجہ اسکی جان بخشی کی ہے اگر لاچین بھی قصد کرے
اس مکان مین نہ جاسکے یہ کل غرض میری ذات پر موقوف ہین یہ کہکر صراط باطمینان تخت پر بیٹھا یہان بوقت
سحر شہنشاہ لاچین نامور و اسد دلاور وغیرہ بارگاہ مین آکے جلوہ فرما ہوے مہتر قران آکر پہونچے لاچین نے
کہا استاد تشریف لائے ملکہ مہرخ وغیرہ نے کہا دو دن سے غائب ہین مہتر قران نے کہا شبکو مین نے
خدمتگاران صراط کو مارا استاد یہ کہکر چلے تھے کہ لشکر مین جاتا ہون معلوم ہوا کوئی افتاد پڑی یہ سنکر
سردار بیقرار ہوگئی بہار و باغبان نے کہا ہم جائین ملکہ لعل سخندان اٹھی کہا خواجہ کے لیے

ہین جاؤنگی اگر انپر کوئی زوال آیا سب قتل ہو جاینگے صرصر اُنکے ہاتھ سے امان نہ پاینگی ماران زمین کن نے
کہا مین زمین کے اندر کا حال دریافت کرونگی اسرار نے کہا مین آسمان کا بھید بتاؤنگی لعل سخندان اسیوقت
اٹھی ساتھ ہی اُسکے ماران زمین کن دونون پانون زمین مین مار کر غرق زمین ہوئی اسرار ستارہ بنکر آسمان
مین ڈوبی لعل سخندان عقاب بنکر چلی اور ملکہ لعل سخندان و اسرار بالائے کوہ ہفت رنگ آکر ٹھہرے
تھے یہان دیکھا کہ صرصر اطراف ہفت رنگ ساتون پتلیون سے باتین کر رہی ہے کہتا ہے کل طبل جنگی بجوا کر
ان باغیون کو سرحد کوہ ہفت رنگ سے نکالدونگا پتلیان نے عرض کی کنیزین برائے خدمت حاضر ہین
حضور ابھی چلین صرصر لولے کہا کل دیکھا جائیگا فوج عجائب و غرائب طلب کرونگا قصر ہفت رنگ کے رہنے
والونکو بلاؤنگا اجبک وہ ساحر کبھی نہین ظاہر ہوئے دریائے ہفت رنگ کا بھی انتظام
کرونگا فوج بے سران نہ نکلنے پائے مرشدزادے سجائی مصور یہ بلا بیچھے لگا گئے اسکی بھی تدبیر
واجب و لازم ہے بڑے بڑے انتظام کرنا ہین عقاب و ستارہ بنی ہوئی اسرار و لعل سخندان
نے ان کلمات کو سنا کچھ عمرو کا ذکر نہین آیا یہ بھی ثابت ہوا کہ خواجہ بھی یہان نہین ہین دونون بلند ہوئین
ماران زمین کن زمین ڈھونڈھتی ہوئی بہ شکل مار سیاہ جاتی ہے سب سے اول ملکہ لعل سخندان
جاکر آسمان پر چمکی دیکھا قصر ہفت رنگ مین خواجہ عمرو ستون سے بندھے ہین مکان مین بالکل سناٹا
حسرت خواجہ دیکھکر لعل کا کلیجہ الٹ گیا تاب آئی اتر پڑی اسرار نے بھی آسمان سے دیکھا کہ خواجہ ستون
سے بندھے ہین یہ مثل ستارہ کے چمکتی ہوئی آتی ہے مگر لعل سخندان قریب خواجہ کے آئی کہا اے
شہنشاہ اوج عیاری یہ کیا معرکہ ہے خواجہ نے تمام کیفیت بیان کی لعل نے زنجیر کاٹی چاہا خواجہ کو
رہا کرکے نکلون کہ وہ ستون شق ہوا ایک ساحر مہیب اسمین سے نکلا نکلتے ہی ایک چیخ ماری منہ سے
اسکے دہوان نکلا ملکہ لعل سخندان بیہوش ہو کے گری اس ساحر نے نعرہ کیا منم دخان جادو
ہفت رنگ لعل سخندان گری عمرو کے پانون زمین نے پھر تھام لئے اسرار جادو آسمان سے
دیکھ رہی تھی اس زور و شور سے دخان ہفت رنگ پر گری دھوئین اڑا دئیے دخان کے
دو ٹکڑے ہوئے لعل نے اور خواجہ نے رہائی پائی قصد ہے کہ قصر سے نکلین کہ دوسرا ستون شق ہوا
ایک ساحر مہیب ترسول ہاتھ مین اسمین ہار لپٹی ہوئی نکلتے ہی اسنے ترسول کو چمکایا شعلہ بھڑک کر اسرار و
لعل سخندان و عمرو پر گرا تینون کے تینون بیہوش ہو کر گرے اسنے نعرہ کیا اقصر شعلہ خوار تیغہ پکڑکے

للکارا کہ کیون ظالمو تم سب نے ملکر دخان ہفت رنگ کو مارا یہ مقام بزرگ کبھی یہان خونریزی
نہوئی تھی تم نے بڑی بیادبی کی ایسے بزرگ کو مارا چاہتا ہے کہ لعل و اسرار کا سر کاٹے کہ زمین تھرائی
آواز آئی منیم ماران زمین گن نکلتے ہی اقصر کو گولا مارا اقصر قصوروار تھا سر پھٹ گیا اقصر مرگیا صراط
ہفت رنگ اسوقت بیٹھا ہوا تپلیون سے باتین کر رہا ہے کہ دو تپلیان رونے لگین صراط
نے پوچھا خیر تو ہے دونون نے کہا حضور بڑا غضب ہوا اسوقت خود بخود ہمارے جسم جل رہے ہین
ہڈیون سے شعلے نکل رہے ہین قصر ہفت رنگ مین کوئی بلا نازل ہوئی آپ تو ایسے غافل
ہین روزنامچہ میر بحر دیکھیے کنیزون کو ثابت ہوتا ہے دخان ہفت رنگ و اقصر جادو
مارے گئے صراط نے گھبرا کر کہا ارے یہ لوگ قصر ہفت رنگ مین کیونکر پہونچے تپلون نے کہا
بڑے بڑے رازدار طلسم کشا کے ساتھ ہین آپکے نام بھی سنا ہوئی بی لعل سخندان شاہزادی
حجرہ بنجم و ملکہ اسرار و ماران زمین گن قصر ہفت رنگ مین پہونچ گئین اقصر و دخان کو مارا اب
ساریان زادے کو لیکر نکلا چاہتی ہین یہ مضمون سنکر صراط سن ہو گیا ساتون سے کہا شہزادی و خبر دار
شرف قصر ہفت رنگ باقی رہے یہ باغی نکلنے نہ پائین مین سبکو قتل کر دونگا ساتون تپلیان
مثل برق چمکین کہتی تھین افسوس مرشد زادے تمنے دین سامری مین رخنہ ہوا لاعیش پسندی
مین انتظام بھولے جنکو ہم گرفتار کرنے جاتے ہین انکی کسکی قضا ہے صراط نے کچھ جواب نہ دیا یہان
قصر مین ماران زمین گن اسرار صف شکن و ملکہ لعل سخندان و خواجہ عمرو کی قید کاٹ
چکین قصد ہے کہ عمرو کی کمر مین پنجہ دیکر لے نکلین کہ آسمان پر برق چمکی ساتون تپلیان کڑک کر
گرین ساتون کے منہ سے دھوین نکلے یہ تینون نابینا ہو گئین ستون سے ایک رسن نکلی اسنے عمرو
کو باندھ لیا تپلیون نے اتر کر ان تینون کو گرفتار کیا اسطرح زمین پر ڈالدیا عمرو تو خود بخود بندھ گئے ساتون
تپلیان اپنا انتظام کر کے لاشہ اقصر و دخان اٹھا کے پاس صراط کے آئین صراط نے دیکھا دخان
کی دو ٹکڑے ہوئے ہین اقصر کا سر پھٹا ہوا بیقرار ہو گیا کہا یارو یہ وہ نگہبان تھے جنھون نے سو برس قصر ہفت
رنگ کی حفاظت کی آج تک کبھی دامنہ کو ہفت رنگ مین خونریزی نہوئی نہ کہ نگہبان
قصر ہفت رنگ مارے گئے بیشک وقت خرابی آگیا یہ سب کچھ غفلت سے افراسیاب
کی ہوا ساری بربادی ہو رہی ہے مسلمان دریائے نیل پر چھایا چاہتے ہین افراسیاب کے کان پر جون نہین رینگتی

معشوقان پریچہرہ کو پہلو مین لئے بیٹھا ہے آٹھ پہر شراب پینے مین مصروف ہے انتظام ہوشربا اسی کی
ذات پر موقوف ہے کیونکہ اسکو بیدار کرین مگر مین نے اب خاتمہ کردیا یہ دن بھر اور شب درمیان مین ہے
شب بھر خدمتگزاری مین نانا دادا کی مصروف رہونگا صبح ہوتے ہی ان چارون کو قتل کرونگا یہ چارون
اربع عناصر جسم لشکر طلسم کشا ہین انکو قتل کیا گویا طلسم کشا کو مارا پتلیان یہ سنکر خوب
ہنسین کہا مرشدزادے ان چارون مین کسی کی قضا نہین صراط نے کہا چپ رہو بیہودہ
نہ بکو اب اس قصر مین کوئی نہین جاسکتا یہ تینون رازدار طلسم ہوشربا ہین اسوجہ سے وہان
پہونچ گئین ورنہ قصر مین داخلہ دشوار ہے پتلیان خاموش ہورہین ایک نے کہا بوا کیون جاؤن
جاؤن کرتی ہو دو شبین گذرین سرون نے کوئی راز نہ کہا صفحات روزنامچہ معرا پڑے ہین
مرشدزادی نہین سمجھتی بس ہمین کیا دخل ہے مالک و مختار ہین ہم بھی انھین کے ساتھ ہین تا بہ جہنم
ساتھ نہ چھوڑینگے بعد مرنے کے بھی رفاقت سے منہہ نہ موڑینگے صراط یہ سب باتین سنا کیا اپنے غرور
مین بیٹھا ہوا اسم سحر پڑھ رہا ہے یہان لشکر مین شہنشاہ لاچین وغیرہ کسیقدر مطمئن ہوئے
کہ ماران زمین کن و ملکہ اسرار صف شکن و ملکہ لعل سخندان نامدار ایسی رازدار ان طلسم گئی
ہین یقین ہے کچھ کام کرینگی خالی نہ پھرینگی اگر وہ پلٹ کر آئین تو ہم لوگ خود جائین اسد نامدار فرماتی ہین
دیکھیے عم نامدار پر کیا گذری مواج قطرہ زن کہتی ہے مین جاؤن شہنشاہ لاچین نے کہا اے
مواج تم لوگون کی وجہ سے لشکر مین رونق ہے افراسیاب تم سب کے نام سے جلتا ہے خدانخواستہ
اگر پاجائے تو پھر زندہ نہ چھوڑے مواج نے نہ مانا پہر دن رہے تک اسرار و ماران وغیرہ کا راستہ
دیکھا مواج بیتاب ہو کر اٹھی کہا اے شہنشاہ مجھکو جانے دیجیے ایسا نہو خدانخواستہ استاد پر کوئی افتاد
پڑے اصل مین طلسم کشائی کر رہے ہین یہان سے جاکر خورشید نگار مین کارہائے نمایان کیے پھر ہوشربا
مین آگئے ماشاءاللہ چھلاوہ ہین مثل ان کے کون جانبازی کریگا چالاک و برق نے کہا ہم نے
اگر قصد کیا قریب قصر سفت رنگ و کوہ سفت رنگ نہین پہونچ سکتے مواج
طاؤس پر سوار ہو کر چلی بلند ہو کر اسنے دیکھا تمام دامنہ کوہ سفت رنگ لاشون سے معمور ہے
انبار پڑا کسی مقام پر ایسی جنگ نہوئی تھی کراہنے کی آوازین آتی ہین صدائین مختلف ہین کوئی کہتا ہے
لینا الینا پکڑنا جانے نہ پائے کہین سے شعلے نکلتے ہی شعلے آسمان مین اڑکر زمین پر گرتے ہین جابجا

آگیا بیتاں بھرتے ہین بیخ ہائے نخل سے چنگاریان نکل رہی ہین مواج جوش سحر مین برکوہ ہفت رنگ
چمکی جیسے ہی عکس مواج کا درجہ زبرجدی پر پڑا اک طاؤس اسمین سے نکلا اسنے چیخ ماری مواج تھرتھرا کر
گری طاؤس نے قریب اکر پیر مارا بیہوش ہوگئی طاؤس منقار مین دبا کر ملکہ مواج کو سامنے صراط کے
لایا صراط نے کہا اے طاؤس رازدار خیر تو ہے کہا حضور مین درجہ زبرجدی کا نگہبان ہون دیکھا مین نے
یہ ساحرہ اڑتی ہوئی جاتی ہے جسم سے اسکی بوئے دشمنی افراسیاب آتی ہے مین نے پکڑ لیا صراط
نے پہچانا کہا ارے یہ تو دختر سلیم ہے معلوم ہوتا ہے چاہ نیلوفر بھی برباد ہو افورا طاؤس کو حکم دیا کہا
اے طاؤس منقش نگہبان درجہ زبرجدی اسکو لیجا کر قصر ہفت رنگ مین پھینکدے طاؤس مواج
کو منقار مین دبا کر اڑتا ہوا جاتا ہے قضائے کار برق تڑپ کر نکلا تھا اک نخل کے سایہ مین کھڑا
تھا اوسنے دیکھا اک طاؤس مواج کو منقار مین دبائے ہوئے لئے جاتا ہے اسنے بتعجیل رنگ روغن
عیاری کا نکالا افراسیاب کی صورت بنکر تیار ہوا تاج سر پہ رکھکر راہ مین ٹھہرا جیسے ہی طاؤس منقش
اسمقام پر پہونچا پکار کر آواز دی اے دوست صادق اے محب واثق منم شہنشاہ طلسم ہوشربا
ذرا ٹھہر جا یہ سنتے ہی طاؤس زمین پر آیا برق نے دیکھا ایک ساحرہ تاج سر پہ پہنے ہوئے
ظاہر ہوئی جھک کر افراسیاب کو سلام کیا ہنسکر کہا میان برق صاحب مزاج تو اچھا ہے
کیا اچھی صورت بنے ہو مگر قد نہ بڑھا سکے ادر نگوڑے بیحیا دہ بڈھا تیرا اوستاد گرفتار ہوچکا ہے
یہ کہکر برق کی کلائی پر ہاتھ ڈالدیا برق نے ہاتھ باندھکر کہا اے ملکۂ عالم کیا کہنا ہم سو مرتبہ
افراسیاب کے سامنے صورتین بدلکر گئے کبھی نہ پہچانا بس آج ہمکو قدردان ملگیا آپ کی غلامی
کرین گے اب ہمکو چھوڑ دیجئے ہم جاکر اسد کو پکڑ لائین ہمین قدمون پر افراسیاب کے گرا دیجئے ہماری
خطا معاف کرین ہم ایک دن مین لڑائی فتح کرا دینگے وہ نازنین ہنسی کہا میان برق دل مین تو
اپنے کہتے ہو کہ اسکو قتل کرون ظاہر مین یہ باتین بنالے ہو جان بی مواج کو مین لئے جاتی
ہون وہین لیجا کر تمکو بھی قید کرونگی ہرچند برق تڑپا پھڑکا اسنے نہ مانا برق دمواج کو پنجے
مین دبا کر جاہتی ہے بلند ہو پہلو سے آواز آئی ملکہ کیا کہنا ہم بھی آپہونچے دیکھا اک ساحر تشکل مہیب
کالی صورت منہ سے شعلے نکلتے ہوئے جھپٹ کے قریب پہونچا آتے ہی کہا دیکھو ملکہ مرشدزادی صراط
ہفت رنگ آپہونچے برق کو پہچانا تسلا مین کون ہون اس نازنین نے گھبرا کے منہ پھیرا ساحرآمادہ

ہو کر آیا ہے پلک جھپکتے ہی بغدہ مارا کہا اب تو پہچانا طاؤس کے ہزار ٹکڑے ہوئے قران و برق بھاگ گئے
مواج چاہتی تھی کہ بلند ہو کہ آسمان سے نعرہ ہوا اشتم کنیزان سامری معرکہ گذرا کہ صراط بیٹھا تھا کہ درجہ
کوہ زبرجد پھٹ گیا صراط نے کہا ای کنیزان سامری لینا نگہبان درجۂ زبرجد پر کوئی افتاد پڑی یہ ساتوں
تیلیاں کڑک کر گریں مواج کو ہاتھوں ہاتھ پکڑ لیا ایک نے لاشہ ساحرہ کا اوٹھایا لاشہ لا کر صراط کو
دکھایا صراط اس ساحرہ کے لیے بہت رویا تیلیوں نے لا کر مواج کو بھی گرداب دریاے قصر ہفت رنگ
مین ڈالدیا عمرو نے جو مواج کو دیکھا بیقرار ہو گیا لعل وغیرہ پڑی ہین یقین کامل ہوا
موت قریب ہے مواج نے اشارون مین عیاری برق و قران کا حال بیان کیا عمرو نے کہا ملکہ
سب تدبیر کی تقدیر سے سب لاچار ہین مواج نے اشارہ کیا اہالیان لشکر ظفر اثر آپکے واسطے
تڑپ رہے ہین اس قصر کا یہ شرف ہے کہ ہم ایسے کامل و اکمل جادوگرنیون کی زبانین سوزن نہین دیا
اسکو یقین کامل ہے کہ یہان سے کوئی نکل نہین سکتا صراط ہفت رنگ آمادہ جنگ فوج بھر تردد رہا
کہ شاید لاچین وغیرہ یلغر کرین کشت و خون اسقدر ہو چکا ہے یہ حوصلہ نہ پڑا کہ خود فوج کوہ ہفت رنگ
کو بلائے چار پہر دن گذرا شام ہوئی جوش و خروش مین اپنے مقام سے اوٹھا یہان خواجہ کو تڑپتے ہوے
وہ دن گذرا شام کو اسقدر وہان اندھیرا ہے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ ظلمات ہے بخت سیاہ کا سا سنا
تاریکی پردہ ظلمات بھی مات ہے یہ چار دن بہزادیان پروردہ مہد ناز و نعم اسیر یہ ہجوم غم و الم سحر فراموش
مکان مین تنہائی نہ مونس نہ مددگار رہی تاریکی غمخوار صراط ہفت رنگ غریب یا لے نیل پہونچا
دیکھا دریا کا جوش و خروش بڑھا ہوا ابر سوسنی مین تڑپ زیادہ طائران زمزمہ سرا حیران و پریشان
آج نغمہ سنجی بھولے صراط نے پکار کر آواز دی اے طائران طلسمی تمکو خاموش دیکھکر میرے ہوش اوڑے جاتے
ہین کچھ حال انجام سناؤ اک طائر ہفت رنگ ابر سوسنی سے تڑپ کر نکلا آواز دی کیا جواب دین جو کچھ
تقدیر سے وہ پیش آئی ہر ناحق کی پریشانی ہے آپ نبیرہ سامری و جمشید ہین دریافت کیجیے خاموش
رہنے مین کیا بھید ہے کسکو حال دل سنائین قفس ابر سوسنی سے کیونکر نکلین طائر روح قفس جسم
خاکی مین تڑپتا ہے شکستہ پر مجبور و مضطر آپ پر سب حال ظاہر ہے دو شبین گذرین اوراق روزنامچہ
مین تحریر باطل ہوا ہین آگئی آنکھین نہ کھلین اس نکتہ پر خیال نگیا کسیکی زندگی پر حرف آیا اسی عبارت
کو تحریر فرمایا صراط اور زیادہ گھبرایا جمین کہتا ہی چہار جانب سے کلمات عبرت آمیز کی بوچھار ہی ہے کہ طلسم

مجبور و لاچار ہو یہ دل سے باتین کرتا تھا کہ موجۂ دریا بلند ہوا حبابون نے آنکھین کھولین موجین تلوارین
بنین گرداب خنجر آبدار ماہیان دریا بیقرار صراط اس ہیبت سے آگاہ نہوا کاہی حال معلوم ہوسکا سراے
ہمزادان بعبد جوش و خروش ظاہر ہوے صراط ہفت رنگ نے دامن پھیلایا سرون کو دامن
مین لیا گریبان کی خبر نہین جانتا ہے ہمارا انکا چولی دامن کا ساتھ ہے یہ نہین سمجھا کہ میرا گریبان اور
اجل کا ہاتھ ہو دوڑا قصر ہفت رنگ مین آیا دیکھا چارون شاہزادیان بیکار پڑین ہین خواجہ ستون سے
بندھے ہوے پابند مصیبت گرفتار دام آفت جیسے ہی صراط آیا خواجہ نے کہا اے شہنشاہ آداب
عرض کرتا ہون صراط نے کہا او ساربان زادے تیری وجہ سے ارا کین قصر ہفت رنگ قتل ہوے
تہلکہ پڑ گیا اب صبح کو تجھکو قتل کرونگا ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا عمرو نے کہا چارون کو قتل کیجے حقیقت
مین بڑے گنہگار ہین مین نے کیا خطا کی مین بالاے کوہ ہفت رنگ حضور کی زیارت کو آیا تھا
چیلیون نے دراندازی کی مجھکو ناحق پھنسایا اب رہا کر دیجیے آپ طلسم کشا کے خواہان ہین بانی فساد لاچین
ان سب کو مجھے دیجیے ایک ایک کی مشکین باندھکر لاؤنگا صراط نے کچھ جواب نہ دیا ساتون مونڈھے
جواہرات کے نکالے مرہانے ہمزادان مونڈھون پر رکھے روزنامچہ میر نحر ہاتھ مین لیا اور پکارکر
آواز دی ای رازداران طلسم ہوش ربا کچھ باتین کیجیے آج دو دن سے صفحات روزنامچہ میر نحر بالکل
معرا ہین یا ہم تحریر سے مبرا ہین صراط نے یہ جو پکارکر کہا سر افراسیاب بعبد جوش و خروش یہ
اشعار عبرت آثار زیب النسا مخفی پڑھنے لگا کہا اے صراط ہفت رنگ بہ گوش ہوش سماعت کر اور
غرور و داغ سے نکال او غافل

نظم

نیست آسان پنجہ بر زلف پریرویان زدن
باغبان را میرسد گل در گریبان ریختن
دیدہ خود بر کشا مخفی دگر تا کے توان

کار معشوقان نمک زخم نہان ریختن
خون دل میباید از دیدہ بدامان ریختن
صحبت بیگانہ زان دارم بتو اے آشنا
نقد عمر خویش را ہر سو پریشان ریختن

کار عاشق خون خود در پاے جانان ریختن
گر نہادم داغ عشقت بر جگر معذور دار
کابر دو شعلہ را باخویش خیشتن ریختن

یہ اشعار سنکر صراط ہفت رنگ
گھبرایا کہا اے شہنشاہ سمجھا کر باتین کیجیے یہ اشعار میری سمجھ مین نہین آئے سر مصور بعبد جوش و خروش
آواز دینے لگا اے برادر بجان برابر

نظم

خدارا پردہ از رخسار بردار
ہزاران چاک در جیب بدن کن

بیا اے دل دمے یاد وطن کن
زشمع حسن روشن انجمن کن
گرفتہ چون زخسرو کام شیرین

چو قمری نالہ بر سرو چمن کن
چو گل اے عندلیب ان دیدن گل
دعا بر روان کوہ کن کن

چو گم شد یوسف عمر تو مخفی | وطن در گوشۂ بیت الحزن کن

صراط اور زیادہ گھبرایا کہا تم تو ہمارے برادر بجان برابر ہو صاف صاف بات کرو نظم کو ترک کرو نثر مین باتین کرو میری سمجھ مین نہین آتا سر شہنشاہ لاچین بعد جوش و خروش بولا رباعی

صحبت ما چو شیشہ و سنگ است | نخیا کے رسی بہنر لی دست | من ز دل تنگ و دل ز من تنگ است
وگر بلبل از گل بگذرد گر در چمن بیند مرا | بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا | راہ تاریک مرکبم لنگ است
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا | | در سخن پنہان شدم مانند بو در برگ گل

صراط ہفت رنگ کے ہاتھ مین قلم ہے چاہتا ہے جسطرح یہ سرائیدہ
کی خبر ویتے تہے اوسی طرح پر خبر سنا مین یہ غیر ممکن جسطرح وہ کلام کرتے ہین صراط گھبرا رہا ہی پوچھتا ہی
کہ کل صبح کو کیا ہو کا طلسم ہوشربا ہاتھ سے اسد کے بچے گا یا نہ بچیگا آسمان کا کوئی سر
جواب نہین دیتا سر افراسیاب نے بہ غیظ و غضب یہ فقرہ کہا اے صراط ہفت رنگ
سحر کو صبح ہو جائیگی ہوشیار رہنا اب ہمسے کلام نکرو آج سے روزنامچہ میں تحریر مین حرف نہ لکہا جائیگا
جسقدر معمور ہوا وہ دشمنون کے کام آئیگا باقی معرا رہا مین خطا سے مبرا رہا ہر چند صراط ہفت رنگ
چیخا بیٹا پوجا پاٹ بہی کیا یہ صاف صاف کسی سر نے نہ کہا کہ صبح کو کیا ہو گا یکایک گریبان سحر
چاک ہوا ماہ تابان نے انجمن ثابت و سیارگان سے کنارہ کر کے قصر مغرب مین داخلہ کیا
مہر عالم افروز چرخ نیلی پر برآمد ہوا غصے سے چہرہ سرخ تیغہ مہر حمائل نیزہ خطوط شعاع ہاتھ مین
توسن فلک پہ سوار ہو کر سر گرم سیاحی ہوا صراط ہفت رنگ اوس قصر مین یکہ و تنہا
چار شہزادیان سحر مین مبتلا پڑی ہین اٹھکر عمرو کو ستون سے کھولا خنجر کھینچکر چھاتی پر عمرو کی
چڑھ بیٹھا عمرو نے پکار کر آواز دی یا سامری و جمشید تمہارے صدقے تو بیکنٹھ نظر آیا باغ بہشت کو دیکھا حورین
بلاتی ہین صراط حیران ہوا عمرو کیا کہتا ہے عمرو نے کہا مر شہزادے مین تو اس امر کا متمنی تھا کہ
اس ساعت پر قتل ہو جاؤن اک ذرا ٹھہر جانے صراط ٹھہرا عمرو نے جیب مین ہاتھ ڈالا ایک شیشی
اوسمین گلنار چند قطرے دو ورق کاغذ کے بہ علم سنسکرت لکہے ہوے عمرو نے شیشی ہاتھ مین
لی ورق چھپانے لگا صراط ہفت رنگ نے ہاتھ مروڑ کے ورق چھین لیے کہا ارے دیکھون
اسمین کیا لکہا ہے عمرو چیخنے لگا کہا تو مجھکو قتل کر جسوقت خنجر گلے پر رکھیگا عنایت سے سامری و
جمشید کی موت کا مزا چکھے گا مقتول کو زندگی جاوید حاصل ہو گی قاتل فوراً جہنم واصل ہوگا یہ کلمہ

عبرت سنکر صراط ان اوراق کو پڑھنے لگا طرف سے سامری و جمشید کے مرقوم ہے کہ اگر بوقت سحر بروز منگل
بہ ساعت مشتری کوئی کسیکو قتل کرنے کا قصد کرے ہمارا بندہ مقبول دو قطرے شراب حیات پی کے خنجر
اُچٹ کر قاتل پر پڑے مقتول ہزار برس زندہ رہے سلطنت ہفت اقلیم ملے لیکن توڑ اُسکا یہ ہے کہ
اول قاتل شراب حیات پی لے مقتول کو نہ پینے دے تو قاتل ہزار برس زندہ رہیگا مقتول کا خاتمہ
ہو جائیگا اب صراط سوچنے لگا ایسی تشنے ناپاب عمرو کو نہ پینے دون مین پیکر قتل کرون ایسی نعمت کسے
ملتی ہے ایسا نہو خنجر اچٹ کر مجھ پر پڑے نانا دادا کے حکم مین فرق نہ آئیگا سالہا سال زادہ ہزار سال زندہ رہیگا
مین شراب پیکر اسکو قتل کرون عمرو کے ہاتھ سے شراب چھین نے لگا عمرو نے دہائی دی کہا او ظالم
مین قتل ہوتا ہون بزرگان دین نے یہ تحفہ عطا فرمایا تو کون ہے جو چھینتا ہے تجھکو اپنے نانا دادا کی قسم
مجھکو جلد قتل کر سامری یا جمشید اگر برحق ہین انکا حکم بھی ٹھیک ہے مجھکو تو بڑا اعتقاد ہے مجھکو یہ فقرہ
بخوبی یاد ہے رات کو ایکبار خواب مین آئے یہ تحفہ عطا کر گئے اب تو کیون نہین قتل کرتا اسمین شراب حیات
نہین ہے سو وہ الماس سم قاتل زہر ہار ہے تجھکو اسکے پینے مین کیون اصرار ہے کلیجہ تک کٹ کے گر جائیگا
صراط نے کہا ہم اپنے بزرگون کے مستحق ہین شراب حیات نہ پینے دینگے ان دونون مین تو تکرار
ہو رہی ہے چارون شہزادیان بہ نگاہ حسرت نگران ہین لیکن شہنشاہ لاچین فوج اسد نامدار فراق خواجہ
عمرو مین شب بھر تڑپے بوقت سحر لاچین نے کہا اے شہریار مین نے شب کو بمقدمہ عمرو خواب ہائے
پریشان دیکھے خدا خیر کرے کوہ ہفت رنگ پر صراط ہفت رنگ نہین ہے نیر اعظم نکل آیا شاید
چارون شہزادیان بھی کسی بلا مین پھنسین عمرو بھی کہین مبتلای بلا ہے صرف ساتون پتلیان بر سر کوہ ٹہل رہی ہین
یہ کہکر لاچین چرخ مار کر بلند ہوا آسمان پر سے یہ معرکہ دیکھا کہ خواجہ عمرو و صراط سے دھینگا مشتی
ہو رہی ہے ایک شیشی شراب کی عمرو کے ہاتھ مین صراط نے کہا مین پیونگا عمرو کہتا ہے مین دونگا
صراط جوان زبردست ہے ہاتھ مروڑ کے شیشی چھینی عمرو پیٹنے لگا ارے او ظالم کیا کرتا ہے اس
سم قاتل کو نہ پینا پانی ہو کر بہ جائیگا صراط نہ مانا جیسے ہی شیشی کو چاہا منہ سے لگائے ساتون
پتلیان تڑپ کر زمین سے نکلین ایک نے صراط کے ہاتھ پر تھپکی ماری ایک نے عمرو کی گردن لی
ایک نے کہا واہ مرشد زادے رات بھر سر ہزادے باتین کین خاک نہ سمجھے یہ شراب حیات نہین
جام بادہ ممات ہے پیتے ہی تمہارا کلیجہ کٹ جاتا یہ سنکر صراط نے خنجر برہنہ عمرو کے گلے پر رکھا بعجز

ہوکر دعا کرنے لگا وہ شیشی جو ہاتھ سے چھوٹ کر صراط کے گری زمین سے دھوان نکلنے لگا ہر ایک سنگریزہ
جلنے لگا کہا ارے ظالم یہ کیا بلا تھی جسنے زمین کو سیاہ کر دیا اب عمرو خاموش کیا کہہ سکتے ہے تیلیون کو دیکھکر
حیران ہوگیا وہ چاؤن چاؤن کر رہی ہین یہ بھی کہے جاتی ہین اے نبیرہ سامری جلدی کیجے اسکی
قضا نہین ہے سامری نامے مین صاف صاف لکھا ہے ساری عبارت ہمکو یاد ہے وقت داد و فریاد ہے ہر اب
لاچین نے آسمان سے دیکھا کہ عمرو بیقرار ہے جان دیکر گولا جھولی سے نکالا اسم سحر دم کیا پیشانی پر نشتر
مارے خون سے اپنے رنگا خیال کیا یون جا پڑون کہ یہ پلک نہ جھپکانے پائے لاچین کڑک کر گرا نعرا
کیا او بیحیا کیا کرتا ہے یہ کہکر بڑے زور و شور سے گولا مارا سر پر صراط کے پڑا نگاہ بھی نہ اوٹھا سکا خود
کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوے تیلیو نے چاہا لاچین پر جا پڑین لاچین نے خون اپنا تیلیو نپر پھینک
مارا ساتون جلنے لگین ادھر تو صراط کا سر پھٹا لاشہ زمین پر گرا ادھر تیلیان جلین لاچین نے فرمایا کہ
اے لعل سخندان وغیرہ جلد قصر سے نکلو یہ قصر ہفت رنگ ہے ساٹھ ہزار ساحر نگہبان اسمین رہتا ہے
لاچین کے منھ سے یہ نکلا تھا کہ دیوارین تھرائین ہر ایک دیوار قصر سے ساحر نکلنے لگے لاچین پر
جا پڑے ایک طرف سے لعل سخندان کڑک کر گری مواج عمرو کو پنجے مین دبائے اڑی ہزارون
وہ مارا نہین کن سحر کرنے لگین جو ساحر نکلا سنبھلنے نہ دیا کسی پر گولا مارا کسی پر پنجہ مارا کسی کو آتش سحر
جلایا مارا ن زمین کن لوٹ مار کر گری اژدر بنکر سیکڑون کو نگلگئی ہزار و نکو دیوانہ کر دیا
کوکب و جہاندار وغیرہ اپنے لشکر مین موجود ہین کہ یکایک آسمان پر ابر سیاہ اوٹھا ایک طائر ہفت رنگ
پیدا ہوا ہر درجہ مین سے لاکھون جادوگر نکلے ہائے شہنشاہ ہائے شہنشاہ کہتے ہوے
لشکر اسلام پر گرے کوکب نے دور سے دیکھا قصر ہفت رنگ سے نعرہ لاچین کی
صدا آتی ہے ملکہ لعل سخندان و اسرار صف شکن و ملکہ مادران زمین کن ساحران قصر سے
لڑرہی ہین ایک ایک پر آگ برس رہی ہے جہاندار نے دیکھا یہ بلوہ نہ رکے گا گوشہ صحرا پر آکر
بہ تعجیل تمام چار اینٹین چار طرف رکھین نقشہ قلعہ کا کھینچکر سحر کیا قلعہ بنکر طیار ہوا ہر درجہ مین دو دو
گولہ انداز بر کنجی توپ دور سے معمار نے دیکھا کہ آقا نے نامدار نے قلعہ تیار کرلیا معمار جھپٹا ایک
درجہ پر آیا ادھر سے مہرخ و بہار و باغبان وغیرہ بدحواس ہوکر چلے ہر ایک کو یہی خیال ہے یہ
بلوہ کیونکر رکے گا یکایک آسمان سے ابر سفید پیدا ہوا سب نے دیکھا ملکہ مواج قطرہ زن

بصد جوش و خروش خواجہ کو بیچ میں دبائے ہوئے گرد و غبار میں اٹی ہوئی پکارتی ہوئی اے شہنشاہ کوکب
روشنضمیر شہنشاہ لاچین کی خبر لو قصر ہفت رنگ میں مصروف جنگ ہیں ملک جہاندار شاہ نے
نورا قلعہ بنایا معمار بھی شریک ہوا گولا قلعے سے چلنے لگا جو گولا جا کر پڑا کوہ ہفت رنگ کے ٹکڑے
اڑا دیئے اس زور و شور سے گولے چلے کوہ ہفت رنگ متزلزل و متحرک ہوا اور جواہر نیلم و پکھراج
و یاقوت و الماس یوں اڑتے تھے صاف ظاہر تھا کہ برسات میں جگنو اڑ رہے ہیں تمام صحرا دھوان
دھار ساحروں میں بھاگنے کی پکار ہر سمت ہنگامے برپا ہیں درجہ ہائے کوہ ہفت رنگ سے
ساٹھ لاکھ ساحر جمع ہو کر نکلے جہاندار شاہ نے مارے گولوں کے ستھراؤ کر دیا امواج کے کہنے سے
شہنشاہ کوکب روشنضمیر فوج قاہرا ہمراہ لیکر قریب قصر ہفت رنگ ہو پہنچا دیکھا شہنشاہ
لاچین و ملکہ لعل سخندان و ملکہ اسرار صف شکن و ملکہ باران زمین کن مجمع ساحران
میں کھڑی ہوئی ہیں مکان تو گر گیا ہر قصر و عمارت سے ساحران سیہ رو و تیرہ درون حربہ ہائے
سحر لیے ہوئے ہاتھ میں نکلتے ہیں ہر ایک کی زبان سے صدا ہائے ہیہات و افسوس بلند لاشہ ہائے
ساحران خود پسند پڑے ہوئے لوٹ رہے ہیں لاچین رستمانہ جنگ میں مصروف ہے جب گرز مارا
دو دو سو کے سر پھٹے آخر یہ سب ساحر شکست کھا کر ہاہیان قصر ہفت رنگ اس خیال سے
بھاگے کہ جا کر درجہ کوہ ہفت رنگ میں پناہ لیں جب قریب کوہ آئے دیکھا گولوں نے تمام پہاڑ
اڑا دیا درجہ ہائے کوہ ہفت رنگ کو خاک میں ملا دیا آسمان سے آگ برس رہی ہے فوج جہاندار
و فوج کوکب و خود اسد نامدار بہ نفس نفیس مع سرداران جلیس مصروف جنگ ہیں ساحران
کوہ ہفت رنگ و قصر ہفت رنگ بد حواس ہو کر طرف صحرا کے بھاگے اور
لاچین وغیرہ نے دور تک پیچھا کیا وہ جان بچا کر طائر بن بن کے اڑے طرف باغ سیب
کے روتے پیٹتے چلے قریب شام فتح عظیم حاصل ہوئی جہاندار شاہ قلعہ سے اترا کوکب
لاچین آج خوب لڑے بھاگنے والے لاشہ صراط اٹھا کر لے گئے اسد نامدار نے بھی تلوار روکی
کھنی سے خون ٹپکتا ہوا خانہ ہائے زرہ خون سے معمور سرداران صف شکن نوبت نقارے بجاتی ہوئے
لاچین سب کے آگے خواجہ نے بھی اپنے کو ظاہر کیا اب لاچین نے خواجہ عمرو سے حال
قصر ہفت رنگ پوچھا خواجہ نے تمام کیفیت بیان کی کہ صراط ایسا جادوگر نے نہیں دیکھا روزنامچہ

منیر بحر تو خواجہ نے زنبیل مین رکھ لیا فتح و فیروزی آکر فروکش ہوے سب سردار خوشیان کر رہے مین
ملکہ مہ جبین آکر تخت پر بیٹھین ملکہ مہرخ نے لعل سخندان و ماران زمین کن و اسرار و مواج
کو بڑا بھاری خلعت دیا فرمایا آپ نے بڑا کام کیا سب خوش خوش بیٹھے ہین اسد نے پلٹ کر دیکھا
لاچین بیقرار انتہا کا اشکبار شدت گریہ سے کلام کرنا بھی دشوار ہے اسد نے ناچنے والونکو
منع کیا کہ ذرا تامل کرو جب ذرا ہنگامہ موقوف ہوا اسد و عمرو نے لاچین سے پوچھا کیون شہنشاہ
باعث بیقراری کیا ہے آج تو بڑی فتح نصیب ہوئی اب تک یہ امید نتھی کہ دریاے نیل تک جا سکینگے
رہایاے کوہ ہفت رنگ سد راہ ہوگی خدا نے اپنی عنایت سے اس لڑائی کو بہ آسانی
فتح کرایا لاکھون جانباز ساحران ممتاز سیار گلشن جنان ہوے لڑائی مین بڑے
کھیت پڑے شکر ہے کہ انجام بخیر ہوا اب دریاے نیل پر جانے کی فکر واجب و لازم ہے
تمھاری شدت گریہ کا کیا سبب ہے لاچین نے کہا اے شہنشاہ عیاران آج تک مجھکو خیال تھا کہ
ملکہ بلقیس ثانی حوالی کوہ ہفت رنگ مین قید ہون گی اسکے فتح ہونے پر انسے ملاقات
نصیب ہوگی مین خود قصر ہفت رنگ مین اسی غرض سے گیا کہ اسکے فتح ہونے پر انسے ملاقات ہو
گی جہاندار نے بڑا کام کیا ورنہ ساری فوج کا خاتمہ ہو جاتا مین نے سب مقامات چھانے
کہین اوس گوہر بے بہا کا پتہ نہ ملا دریاے نیل مین آج تک کوئی قید نہین کیا گیا اب ملاقات
ہونیکی کیا امید رکھون اسوجہ سے قلب بیقرار ہے جنون سر پر سوار ہے خواجہ نے براے تسکین
شہنشاہ لاچین کاہنان لشکر کو جمع کیا انسے بمقدمہ ملکہ بلقیس ثانی کہا کہ حکم لگاوین سب نے متفق حکم لگایا
کہ خانہ حیات باقی ہے انشا اللہ بخیر [illegible] بصد سطوت و صولت آپ ملکہ عالم کو دیکھین گے
نجومیون کے کہنے سے لاچین کو تسکین ہوئی یہان افراسیاب جادو باغ سیب مین مصروف
عیش ہے کہ نگہبان کوہ ہفت رنگ و قصر ہفت رنگ لاشہ صراط لئے حاضر ہوے
بربادی کوہ ہفت رنگ کی کیفیت بیان کی کہا حضور آج تو جہاندار ایسا لڑا کہ ہم لوگون کے
قدم نہ جم سکے تمام میدان دھوان دھار تھا افراسیاب نے حیرت کو تسکین دی کہا اے حیرت
کیون گھبراتی ہے دریاے نیل تک پہنچتے پہنچتے خون کے دریا بہادونگا سرما و ابرلق حاضر ہوے
انھون نے عرض کی حضور کوہ ہفت رنگ سے شکست کھاکر چھوٹے مرشدزادے مصور جادو مع

صورت نگار زوجہ اپنی کے غائب ہین کہین نشان نہین ملتا افراسیاب نے حکم دیا اے وزیران باتدبیر
فوج لیکر جلد روانہ ہو اٹھارہ سو ملک ہین نامے لکھو جسقدر پہلوانان باشوکت غیر ساحر ہین سب
جاکر دامنہ دریاے نیل مین فروکش ہون صف بندیان کرین اسد کے ساتھ غیر ساحر بہت
کم ہین ہماری فوج والے گھیر کر مار لینگے ساحرونکا وہان زور نہ چلے گا اوسیوقت اٹھارہ سو نامے
روانہ ہوے مصور کی تلاش مین چند ساحر بھیجے سرباد ابرلق مع ملکہ حیرت و چالیس تاجداران
جلیل ہمراہ لیکر براے مقابلہ لشکر اسد چلے افراسیاب نے کہا وقت پر مین بھی آؤنگا اے سرما
اب مین اور بھی اک تدبیر کر چکا ہون اسکا بھی اظہار ہوگا یہ تو سب فوج لیکر چلے صرصر کو بیان
افراسیاب نے بہ نگاہ قہر دیکھا کہا صرصر تجھسے کچھ نہین ہو سکتا خبردار تجھکو جس مقام پر پاؤ
مار ڈالو صرصر بھی جھلا کر چلی شب کو آکر لشکر اسد مین پہونچی لشکر کی جمعیت دیکھکر صرصر کے
ہوش اُڑے از قلعہ توسن حصار تا برآمدہ سحر دو آمنہ کوہ ہفت رنگ فوج اسد سے معمور ہے
قلب لشکر مین بارگاہ آسمان جاہ ملکہ مہ جبین گرد اور شاہزادیون کی بارگاہین سب سے زیادہ
اسد نامدار ملکہ تصویر کی خاطر کرتے ہین کہ فراق مین بدیع الزمان کے بیمار ہو گئین ہین صرصر
پھر اکی سردار ہر طرف پھر رہے ہین رات کو اسنے دیکھا دربار برخاست ہوا اسد نامدار کو سب
سردارون نے بارگاہ مہ جبین مین پہونچایا بارگاہین معشوقان اسد کی ملی ہوئین تھین ڈیوڑھیون پر
بہادر ملکہ مہرخ طرف اپنی بارگاہ کے جاتی تھین ماہ جادو کنیز مہرخ کسی کام کو ٹھہری صرصر نے
جھکر اوسے بیہوش کیا بہ شکل ماہ ہمراہ مہرخ انکی بارگاہ مین آئی خاصہ کھاکر مہرخ نے آرام کیا
صرصر اٹھی پروانہ ہاے بیہوشی پھینک کر کنیزان خدمت گذار کو بیہوش کیا قریب مہرخ آئی
بیہوش کرکے لے بھاگی رات قلیل تھی بوقت سحر برق فرنگی پھرتا ہوا آیا کنیزونسے پوچھا ملکہ عالم اُٹھین
نہین ہوئین کنیزین اندر گئین دیکھا مہرخ نہین ہین بلڑ ہوا مہرخ کو کوئی چرا لیگیا برق نے تیر
صرصر کا پہچانا بیقرار ہوکے دوڑا لشکر مین بھی پکار کر کہا کہ یارو مہرخ کو صرصر لیگئی تلاش مین
جاتا ہون طرف جنگل کے دوڑا دور سے دیکھا صرصر جاتی ہے برق نے آواز دی اوستانی صاحب
ٹھہرو آپکا شاگرد رشید آپہونچا صرصر نے کہا کیون میرا پیچھا کرتا ہے ارے ستارے مین کنیز فرستادہ
ہے خطائی تھی حیرت کے پاس لیے جاتی ہون برق نے کہا اُستانی یہ باتین تمھاری بھلا سکتے

نہ چلین گی پشتارہ رکھدو اور چلی جاؤ صرصر نے پشتارہ تختۂ سنگ پر رکھدیا کہا نگوڑے تجھے قضا لائی ہے برق
نیمچہ کھینچکر جا پڑا صرصر برق پر برس پڑی برق چوٹین روکتا جاتا ہے کہتا ہے گستاخی اپنے لڑکون کے منھ
نہ چڑھو ایک ہاتھ مار دونگا ناک اڑ جائیگی تب تمھارے کان ہونگے صرصر و برق لڑ رہے ہین کہ
خواجہ خبر سنکر آئے دیکھا برق صرصر سے لڑ رہا ہے پکار کر آواز دی کیون او بھورے تو نے ہماری
معشوقہ کو کیون روکا مان کے وار روکتا ہے ایسی بے ادبی کرتا ہے ملکہ تم اسکی ناک کاٹ لو مین
بھی آیا مہرخ کو لیجاؤ اسد کو بھی گرفتار کر دون تمھارے دل نازک پر صدمہ نہ پہونچے یہ کہتے ہوے
قریب پہونچے صرصر عمرو کو دیکھ کر گھبرا گئی کہ سامنے سے صبا رفتار کمند انداز و شمیمہ نقب زن و
شرارہ سنگ انداز وغیرہ چارون عیار بچیان برائے بالادوی نکلی تھین پہونچین دیکھا گستاخی برق و
عمرو سے لڑ رہی ہے عمرو تو ہاتھ جوڑے کھڑا ہے برق پر خفا ہو رہا ہے خواجہ عمرو صرصر سے کہتے ہین
جان جہان غصے کو تھوک دو گھر چلو جس بات پر تمکو غصہ ہے لیتے ہین شکو نہین آیا نوکری سے فرصت
نہین ملی مجبور رہا نوکری پیشہ کیا کرون اس غصے پر گھر سے نکلی جاتی ہو اے بے غیرت انصاف کر
تیرے ہی واسطے نوکری کرتا ہون ورنہ مجھکو کیا ضرورت ہے صرصر گالیان دے رہی ہے نگوڑے تیری
شامت آئی ہے چارون عیار بچیون نے جو یہ معرکہ دیکھا کمندین لیکر آ پڑین عمرو و برق پر تیغے ٹوٹنے لگے
خواجہ اُن چارون سے کہتے ہین ارے نالائقو اپنے خسر سے لڑتی ہو شمیمہ سے کہتے ہین ارے
شوہر کا بڑا مرتبہ ہے برق تجھکو طلاق دیدیگا دیکھ کیا کرتی ہے صبا رفتار سے کہا بیٹا تم الگ ہو جاؤ
تم منظور نظر صاحبقران ہو تمھاری شرافت مشہور ہے نہین تو وہ تمھاری ہڈیان توڑ ڈالیگا یہ گوارا
اسکو نہوگا کہ تو مجھسے بدزبانی کرے بدنام ہو جائیگی یہ دونون عیار پانچون کے وار روک رہے ہین
عمرو کا برق سے اشارہ ہے پشتارہ اوٹھالے ہر مرتبہ برق تڑپتا ہے صرصر قریب پشتارہ مہرخ
نہین آنے دیتی یہ ہنگامہ تھا کہ صحرا سے گرد اڑی صداد جادو تین لاکھ فوج سے برائے مدد شہنشاہ
افراسیاب جاتا تھا صرصر نے آواز دی اے شہریاران عیارون سے آکر مجھکو بچائیے صداد جادو
فوج ساحران لیکر چلا عمرو نے حقہ آتشبازی داغ کر لشکر صداد پر پھینکا سیکڑون آگ سے ساحر
جلگئے بھاگنے لگے عمرو صرصر پر جا پڑا صرصر ذرا پیچھے ہٹی عمرو نے جھپٹکر مہرخ کی زبان سے
سوزن نکال لیا مہرخ کی آنکھ کھلی دیکھا عمرو و برق یہ کہکر بھاگے ملکہ ہوشیار ہو جاؤ فوج ساحران

آ پہونچی مہرخ تڑپ کر اٹھی فوج صداد نے گھیر لیا برق نے جاکر لشکر اسلام مین خبر کی طلایہ پر ملکہ مواج ٹہل
رہی تھین برق نے آواز دی اے مواج مہرخ کو ساحران افراسیاب نے صحرا مین گھیرا ہے جلد اپنے
افسر کی خبر لو دسہزار جادوگرنیان مواج کے ساتھ تھین انکو لیکر دوڑ پڑی اسوقت پہونچی کہ
مہرخ یکہ و تنہا لشکر صداد سے جنگ کر رہی ہے مواج نے بھی آکر دبا لے لشکر ساحران مین
غوطہ مارا صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی سرما وابرلق و حیرت جو فوج لیکر چلے تھے اسوقت آکر
پہنچے آتے ہی شریک جنگ ہوے مواج کے آنے کے بعد سہار و باغبان نے خبر سنی یہ بھی چڑھ کر
جلدی مین جو ساحر چلا فوج کو تو تیار نہ کیا خود آپڑا لشکر صداد و سرما وابرلق نے
گھیر لیا سرداران نامی پر وقت تنگ ہے لاچین وغیرہ کو معلوم ہوتا ہے خبر نہین ہوئی عیار
بھیان بھی ایک گوشے سے یہ ماجرا دیکھ رہی ہین حیرت کہتی ہے ان سردارونکو بلوہ کر کے پکڑ لو
کہ صحرا سے گرد اڑی اس گرد سے صور اسرافیل کی آواز آئی کہ گوش گردون کو ہلانے لگا وہ قیامت
کی آواز آئی گھوڑون نے سوارون کو ٹپکا طرف جنگل کے بھاگے ساحر سحر بھول گئے حیرت
گھبرائی کہ یہ کیا بلا نازل ہوئی گھبرا کے دیکھنے لگی دیکھا ایک جوان ماہ رخسار مشابہ بصورت اسد
نامدار و دو رکابے مرکب پر سوار پشت پر اسی ہزار قزاق ڈگے ڈگے گھوڑون پر سوار ہڈے
مونھ سے نکلے ہوے اُس جوان کے ہاتھ مین سونیکا بوق ہے دہن پر رکھکر بجایا اُوس سے صدا
نکلی اے قزاقان ببرید و بہ بندید اب جو قزاقون نے گھوڑے دوڑاے ساحرون کے جی چھوٹ گئے
صدا ہی سے زمین کانپتی تھی قزاقان غضنفر کی لڑائی ایک قزاق نے لٹو کا دوسرے نے کو کھ پر
نیزہ مارا تیرون کی بوچھار کی لڑتے بھڑتے نکل گئے دس دس کی ٹولی باندھکر پھر آگرے طبقے زمین
کے ہلا دیے اول تو گھوڑون کے دوڑنے سے تتق گرد بلند ہوئی خاک ساحرونکو نہین سوجھتا اُوس
اندھیرے مین قزاقون کی ہدعت غضنفر کی شوکت ساحر بھاگنے لگے قزاق لڑ رہے تھے کہ لکہ ابر
گلنار پیدا ہوا تخت پر ملکہ قمر پیکر طاؤس زرین بال پر سوار ملکہ نسیم جالندری مع ساٹھ ہزار
ساحران غدار کے آگے گری قزاقون نے بھی حملہ کیا پہلے ہی حملہ مین اسی ہزار بلدے نسیم کے
سحر کی ہوا بندھی اب حیرت نے پہچانا کہ طلسم کشا کا بیٹا ہے غضنفر بن اسد یہ نسیم عاشق ہو کر
ساتھ ہو گئی ہین نعرہ کیا ارے اسکو مارلو یہ نسل طلسم کشا ہے اگر اسکو قتل کیا طلسم کشا ٹپک ٹپک کے جان دیگا

گذارش کر چکا ہون ہاتھ مین غضنفر کے انگشتر مہر و ماہ تیغہ رو مین شگاف قبضے مین اسپ بادپا پر سوار یہ اشیا طلسم بند مین سحر انپر تاثیر نہین کرتا جو قریب آیا وہ مارا گیا قزاقون کی شوخی چست و چالاکی لڑائی مین بیباک ساحر نے منھ کھولا کہ مین سحر کرون یہان سے تیر پڑا حلق توڑ کر پار گذرا اور بعض نے نیزے بڑھا کر شانون سے جھولیان اتار لین دور پھینک دین ساحر گھبراتے ہین قزاق گھوڑے دوڑاتے پھرتے ہین گرد اسقدر اڑی ہے کہ روے آفتاب مخفی ہوگیا دوپہر کا ٹی تلوار چلی سرما و ابرق بڑا لشکر لیکر آئے تھے سب اس مقام پر تباہ ہوا اب یہ خبر مفصل اسد نامدار کو ملی کہ صحرا مین چند سردار ہمارے گھرے قریب تھا کہ قتل ہون غضنفر نے آکر لڑائی کو سنبھالا چہار طرف سے اس شیر پر بلوہ ہی بیقرار ہوکر سوار ہوے انکے سوار ہوتے ہی شہنشاہ لاچین و ملک جہاندار شاہ و کوکب روشنضمیر و جملہ سردار آراستہ ہوکر اوسوقت آکر پہنچے کہ غضنفر نے صفون کو درہم و برہم کر دیا گھوڑے کو اڑاتا ہوا قریب حداد پہنچا جوش جرأت مین گھوڑے پر سے کود پڑے پیدل لڑتے ہوے سامنے حداد کے چیلے اسد بھی نعرہ کر کے آگے بڑھے نسیم و قمر پیکر نے اسد کو سلام کیا اسد نے نسیم سے شکایت کی کہ اے نسیم تمنے غضب کیا ہمارے فرزند کو صحرا الصحر لیے پھرتی ہو ایسا نہو دشمنون پر کوئی افتاد پڑے یہان لشکر مین سب طرح کا سامان موجود ہے عنایت سے پروردگار کی کوہ ہفت رنگ کی لڑائی اس شد و مد سے سر ہوئی اگر اسقدر جاؤ تو بعد قتل ہونے صراط کے ایک زندہ نہ بچتا مگر ایسے ایسے دلیر موجود تھے کہ جنھون نے اس بلوے کو روکا اٹھارہ سو قریہ کی گھار سے لڑے نسیم نے دست بستہ عرض کی اپنے فرزند کے مزاج سے تو آپ بخوبی آگاہ ہونگے فرماتے ہین باپ سے کیونکر ملاقات کرون حجاب آتا ہے سرافراسیاب براے نذر پاؤن تو قدمبوسی کرون اسد کی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے کہا اے نسیم آٹھ پہر اسکی یاد مین آب و دانہ حرام ہوگیا اب تو براے خدا جلد میرے لشکر مین شریک ہو نسیم نے کہا حضور سب انھین کے مطیع ہین اگر نجد لڑائی کے وہ ٹھہرے ہم سب حاضر رہینگے اگر انھون نے تشریف نہ رکھی ایسا فوج کو راضی رکھا ہے اگر آپ ان سب کی سپرین زر و جواہر سے بھر دین تو یہ لوگ نہ رہین سپاہگری مین بھی سختی کرتے ہین سب سے دس قدم آگے رہتے ہین اپنے رفیق کے واسطے جفائین سہتے ہین وہان

غضنفر گھوڑے سے کود پڑا حداد نے جو دیکھا ایک طفل کم سن بھورے بھورے بال خود سے اڑے ہوئے
بڑی بڑی آنکھیں چہرہ آفتاب آسمان حسن جاہ و جلال ابروے خمدار رشک ہلال صفونکو درہم برہم
کرتا ہوا آتا ہے کئی گولے سحر کے مارے اوس سے کچھ نہوا تلوار لیکر جھپٹا خیال ہین یہ کہ لڑکا ہی کیا لڑیگا
ہاتھ پکڑ کے تلوار چھین لونگا لڑکے کو قتل کرونگا ہٹو ہٹو کہتا ہوا سامنے غضنفر کے آیا ہاتھ تلوار کا مارا
غضنفر اور جادوگرون سے لڑائی مین مصروف تھا اس نامرد نے پشت پر سے ہاتھ مارا غضنفر کا
زخمی ہوا پلٹ کے دیکھا اس ساحر نے زخمی کیا پھر گیا سر سے خون جاری کچھ زخم کا خیال نہ کیا کئی
ساحرون کو قتل کرکے سامنے پہونچا للکارا کہ او نامرد کہان جاتا ہے حداد نے دیکھا اب تو
یہ نیم بسمل ہو چکا اب اسکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہے جھپٹ کے ہاتھ تلوار کا مارا غضنفر نے
پیترہ بدلکر خالی دیا حداد منھ کے بل جھکا اوپر سے غضنفر نے ہاتھ مارا حداد نے سپر فولاد کو
الجھا دیا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سر پر گری زمین پر آکر بوسہ دیا حداد کے دو ٹکڑے ہوئے غضنفر
نے اُسکو مارا چونکہ سر زخمی ہو چکا تھا تکان جو پہنچی جھپٹ جھپٹ کے لڑا آنکھون کے نیچے اندھیرا
آگیا حداد کو مار کے لڑکھڑا کے گرا غش آگیا اُس مقام پر صرصر موجود تھی اسنے چند ساحرون
کو اشارہ کیا غضنفر کو گرفتار کر لیا سرما و ابریق کے پاس پہونچایا اُن دونون نے بہ تعجیل قفس
مین بند کیا ایک ساحر کو دیکر یہ کہا کہ انھین کے پاس لیجا تو وہ ساحر غائب ہو گیا کسیکو حال
نہ معلوم ہوا بعد گرفتاری غضنفر ولد الاچین نے طبقے زمین کے ہلا دیے لاکھون جادوگر قتل
ہو گئے حیرت جادو گھبرائی سرما و ابریق نے جاکر یہی کہا حضور اگر حکم دین طبل امان
بجے غضنفر کو ہمنے وہین بھیجدیا ایسے بیٹے کے غم مین طلسم کشا تڑپ تڑپ کے جان دیگا اس داغ
کو نہ اٹھا سکیگا حیرت نے حکم دیا بہتر طبل امان پر چوب پڑی اسد وغیرہ پلٹے نسیم جالندری
و ملکہ قمر پیکر و فولاد دیوانہ سردار قزاقان یہ سب روتے ہوے خدمت مین اسد کی آئے
کہا اے شہریار ہمنے اپنے آقا کا مرکب کوتل پایا لاشون مین بھی تلاش کر چکے پتہ نہین ملا نہ ہمارے
سامنے گرفتار ہوے اسد بیقرار ہو گئے ان بھون کو توسد نے بہ لطف آثار قزاق نہ ملتے تھے
کہتے تھے ابھی جاکر جان دینگے حیرت و سرما و ابریق کو پکڑ لائینگے اپنے آقا کا پتہ لگا لینگے
اسد نے بمشکل انکو تارا کہا بھائیون تامل کرو مین تدبیر کرتا ہون خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے

وہ فوراً فکر کرینگے قراتون نے عرض کی آقاے نامدار افسر بڑی چیز ہے یہی جب حیرت کو پکڑ لائینگے اور مشہور
کرینگے کہ زوجہ شہنشاہ قتل ہوتی ہین فوراً آقاے نامدار کو خود افراسیاب ڈھونڈھیگا اسد نے کہا اے
بھائیون تم اسے ہیچ ہو لیکن حیرت کا گرفتار کرنا کیا آسان ہے قراتون نے کہا حضور حکم تو دیدیجیے دیکھیے ابھی
چٹیا پکڑ کے لاتے ہین آپکے کہنے سے اُسوقت ہم رک گئے بدون آقاے نامدار آب و دانہ ہمپر حرام ہے
جبتک اپنے آقا کی صورت نہ دیکھینگے کھانا نہ کھائینگے لاچین وغیرہ یہ سنکر وجد کرتے ہین کہتے ہین
دیکھو صاحبو شاہزادے نے کیا خلق و مروت اپنے ساتھ والون کے ساتھ مرعی رکھا ہے کہ نام پر اپنے
مالک کے جان دیتے ہین اسد نے بمنت سب کو آتار ابہ مشکل کھانا کھلوایا اور وعدہ کیا کہ اگر آج
شب تک غضنفر کا پتا نہ لے گا تو تم صاحبون کو اپنے آقا کے مقدمے مین اختیار رہی فولاد نے کہا
حضور ہمارے آقا کو کوئی نہین رکھ سکتا باغ سیب مین گھس جائین یہان افراسیاب کو
پکڑ لائین سیخچے گرم کر کے پشت پر سولہ بگھی بنادین بڑے بڑے زمیندار کہ اپنے بادشاہ کو روپیہ نہین دیتے
ہمنے کھڑے رنسے لیا گڑا ہوا اکھیڑ لائے سب قزاق بلاک ہے ہین اسد نے ایک ایک کو
گلے سے لگایا انکی قزاقی کا زمانہ یاد آیا اپنے اٹھارہ امیرزادونکو بلا کر حکم دیا ابراہیم بن مالک
ولند ہادہ بن لندھور و علقمہ بن جمہور و قبیل بن مقبل و عادان بن عادی ملازمان
غضنفر کی خدمت گذاری اور دلدہی مین مصروف ہوے مگر سب بیقرار بیچین خراب کباب تھے نوف
نسیم قمر پیکر بارگاہ مین لائین دونون شاہزادیان رو رہی ہین بہار نے آکر ان دونون کو
سمجھایا مہرخ تشریف لائین اپنے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھلایا تسکین دی خواجہ بارگاہ مین
تشریف لائے دیکھا اسد بہت بیقرار ہین خواجہ نے حال پوچھا اسد نے رو رو کر سب کیفیت
غضنفر کی بیان کی ہرکارون نے بھی عرض کی کہ حضور ہمنے خود دیکھا سرما وابرق نے
اسیوقت قفس مین بند کر کے کہین روانہ کردیا لشکر مین قید نہین ہے برق وغیرہ بھی فکر مین
گئے تھے پلٹ کے آئے عرض کی ہم نے سارے لشکر مین ڈھونڈھا کہین پتہ نہین ملتا یہ سنکے
خواجہ گھبراے کہ جانسوز نے عرض کی ابھی افراسیاب بارگاہ حیرت مین آیا تھا انتظام کر رہا تھا
ہی دو خبرین اسوقت دریافت کین ایک تو یہ کہ کوئی نقابدار سیلاد پوش ہے اسکو نامہ لکھکر
بھیجا ہے وہ ہمراہ آفات جہارست آئیگا اور ابرلیق سے یہ کلمہ کہا کہ صبح کو ایک ساحرہ

سر غضنفر لیکر آئے گی خوان مین رکھکر پاس اسد کے بھیجدینا یہ خبر وحشت اثر سنکر عمرو گھبراگیا فوراً رنگ روغن عیاری نکال کے بشکل تاجر لشکر حیرت مین آیا دیکھا لشکر بے حد و بے حساب ہے فوجین چہار جانب سے چلی آتی ہین سرباد و ابرلیق منتظم ہین جو بادشاہ لشکر لیکر آیا ساحرون کو بیان اتار لیا غیر ساحر و پہلوانون کو چھانٹ کر حکم دیا جاکر قریب دریاے نیل فروکش ہو بڑے بڑے شاہان جلیل و پہلوانان زبردست مسلح و مکمل سلاح جنگ سے آراستہ طرف دریائے نیل کے چلے جاتے ہین عمرو یہ تماشہ دیکھکر بہت گھبرایا دل مین کہتا ہے کہ اے عمرو اسقدر فوجین کنارے دریائے نیل کے جمع ہو رہی ہین اسد کہان تک لڑیگا وہ جو مثل مشہور ہے اس مقام پر بھی صادق آئیگی کہ مارتے مارتے بھاگ گئے قتل کرتے کرتے اسد گھوڑے سے گر پڑیگا کس کس سے لڑیگا اس جنگ مین ہمراہ اسد فرزندان صاحبقران ہوتے کہ جو لاکھون مین اکیلے لڑ چکے ہین ملک سنجان مین گنجاب نے ہفت صف آراستہ کی تھی بہ بدیع و قاسم لڑے صفین توڑین اول تو صاحبقران خود سامنے موجود تھے علاوہ ازین وہ ہفت صف تھی یہ چہل صف ہے لشکر گنجاب کی کیا حقیقت مثل مور و ملخ فوجین چلی جاتی ہین اور نہین معلوم کتنے زمانے سے انتظام ہو رہا ہے اسی جماؤ پر افراسیاب مغرور ہے کہ دریائے نیل پر جاکر سب مارے جائینگے یہ باتین دل سے کرتے ہوے بہ شکل تاجر پھر رہے ہین ایک ایک سے حال قید غضنفر دریافت کرتا ہے ہر کسی کا یہی قول ہے ہمین نہین معلوم دیکھا بھی نہین کہ غضنفر کب قید ہوے یہ بھی بخوبی دریافت نہین کہ باغ سیب مین قید روانہ کردی یہ باتین دل سے سوچتے ہوے اس بازار مین آئے سب جوہری دوکانین آراستہ کیے بیع و شرا پر تلے ہوے بازار کھلے ہوے دلال موجود خرید و فروخت ہو رہی ہے خوجہ کے منہ مین پانی بھر آیا جیب سے دو مروارید بے بہا نکالے ایک جوہری کو دیکھائے اسنے کہا خواجہ بازرگان آئے خواجہ نے کہا ہمارا کاروان پیچھے رہ گیا ہم آگے بڑھ آئے سرا مین پہنچے فقیرون نے گھیرا یہ دو دانہ مروارید جیب مین پڑے تھے پھر دو پہر کے صرف کو ان کی قیمت کافی ہوگی جوہری نے استقبال کیا سوداگر جان کر دوکان مین بٹھایا موتی لیکر دیکھے رنگ ڈھنگ سنگ مین بے نظیر سڈول انمول جوہری ہمقرار ہو گیا سوچا کہ کسی بادشاہ کے ہاتھ فروخت کرونگا کہا خواجہ بازرگان کچھ قیمت بتایئے خواجہ نے کہا سیٹھ جی

قیمت تو گماشتہ جانتا ہے بجک کی کتاب بھی موجود نہین ہے جو تمھارے مزاج مین آئے قیمت کہو جوہری
نے ڈرتے ڈرتے دس ہزار کہے خواجہ نے کہا جوہری صاحب اگر آپکے پاس اسکے ساتھ کی جوڑی
ہو تو دونی قیمت پر میرے ہاتھ فروخت کیجئے ہر چند کہ کام سب گماشتے کرتے ہین ہمین قیمت
نہین معلوم اتنا یاد ہے دریاے بحرین پر چھ مہینے رہے چار صندوق موتی نکلے یہ گماشتے نے
خبر دی تھی کہ حضور نے چار لاکھ روپیے غوطے خورون کو دیے چالیس جوڑیان عمدہ نکلی ہین
انھین مین سے ایک جوڑی یہ بھی ہے مناسب جانکر فرمایئے جوہری نے بیس ہزار فرمائے
خواجہ نے ہنسکر کہا خوشی تمھاری کچھ اشرفیان دیدو کچھ اسکے بدلے کا جواہرات جوہری نے
بھیجدو تین سو اشرفیان ایک پوٹلی جواہرات کی دی اور موتی لیکر ڈبیہ مین رکھدیے خواجہ نے
وہ مال جیب مین رکھا دوکان سے چلے گئے بعد جانے سوداگر کے جوہری نے ڈبیہ کھولی
موتیون کو جو دیکھا اتنے ہی عرصہ مین قدوقامت مین فرق آگیا موتیون سے مکھیان تمام
لپٹی جاتی ہین جوہری نے گھبراکر موتی ہاتھ مین لیے جو جو ہوا لگتی ہے چھوٹے ہوتے جاتے ہین
ہاتھ پر جو رکھے ہاتھ مین کچھ بھر گیا اسمین جو زبان لگائی شیرینی کا مزا تھا کٹورے
مین پانی رکھا تھا جوہری نے موتی اوسمین ڈالدے پانی مین ڈالتے ہی موتی گھل گئے دیکھا
ایک گھونٹ شربت کا ہے پیٹنے لگا سب جوہری دوڑے سیٹھ جی کیا ہوا کہا للواک سوداگر
مجھے لوٹ لیگیا اور بھی غضب تمنے سنا موتی مصری کے بنے ہوے تھے پانی مین ڈالتے ہی
گھل گئے لوگ ہنستے ہین کہ دیوانہ ہو گیا ہے کہین مصری کے بھی موتی بنتے ہین یہ ہلڑ تھا کہ صرصر
آکے پہونچی دیکھا اک مہاجن رو رہا ہے صرصر نے پوچھا میان کیا ہوا کہا اک سوداگر مصری کے
موتی میرے ہاتھ بیچ گیا دیکھو کٹورے مین یہ شربت رکھا ہے صرصر ہنسی جوہریون نے پوچھا
آپ تو ہماری کوتوال ہین یہ سوداگر کون تھا صرصر نے کہا تم کیا کروگے یہ عمرو عیار کا کام ہے
وہی نگوڑا ایسے ایسے فریب کرتا ہے مہاجن تو رو پیٹ کے بیٹھ رہا صرصر نے صبا رفتار
سے کہا عمرو بازار مین آیا ہوا ہے دونون تلاش مین چلین خواجہ صورت تبدیل کرکے اک
صراف کے یہان اشرفیان بھنا رہے ہین پیتل کی دیتے ہین سونے کی لیتے ہین ان دونون نے
دور سے پہچانا کہ عمرو دست برد کر رہا ہے دونون نے آپسمین اشارے کیے خواجہ غافل بیٹھے ہوے

روپے گن رہے ہین کہ دونون نے قریب آکر حلقہ ہاے کمند مارے خواجہ ارے کہکر اُٹھے حلقے گردن و
کمر مین پڑ چکے تھے دونون نے جھٹکا مارا خواجہ بندھکر گرے مہاجن صرصر سے لڑنے لگا کہ ہمارے
گمک کو کیون پکڑا یہ بڑا بھولا آدمی ہے صرصر نے کہا سب اشرفیان پیتل کی ٹکوڑی ہین اب جو
مہاجن نے بہ نگاہ غور دیکھا پیٹنے لگا صرصر وصبا رفتار عمرو کو گرفتار کرکے سامنے
سرماو ابریق کے لائین حیرت نے کہا اے صرصر وہین لیجا آبشار سے ہمارا سلام کہنا
اور زبانی بھی کہدینا کہ صبح کو دونون سر روانہ کرنا صرصر بشتارہ عمرو کا لیکر چلی جب لشکر سے نکلی
خوجہ نے کہا بی بی مجھکو کہان لیجائیگی مین اسی جنگل مین تجھ سے موجود ہون کسی درہ کوہ مین چلو
فرش بچھاکر ہم تم بیٹھین تمہارا دل خوش کرین صرصر نے کہا اب بخوبی دل خوش ہو جائے گا ایسے
مقام پر لیچلون کہ فوراً تمکو قتل کرے عمرو نے کہا اے صرصر یہ تیرا خیال خام ہے مرنا ساحرونکا
کام ہے جس کسی کی موت آئی ہے اسی کے پاس تو مجھکو لیکر چل صرصر نے جھڑک دیا عمرو نے دیکھا
صحرا مین اک تالاب ہے اسمین صرصر بشتارہ لیکر کود پڑی عمرو کی آنکھ بند ہوگئی اب جو آنکھ
کھلی دیکھا اک باغ ویران اسکی پٹریان شکست ہزار دن جادوگرنیان پھر رہی ہین انھون نے
پکار کر آواز دی صرصر کسے لائین یہ کیا کوئی بدمانس ہے صرصر نے کہا یہ عمرو عیار ہے
جسنے تمام ہوش ربا کو درہم وبرہم کیا عمرو نے کہا یارو یہ جھوٹ کہتی ہے عمرو کہین اور ہوگا
مین آشنا ہون آج اور ایک عورت کے پاس چلا گیا اسپر اسنے میرا یہ حال کیا صرصر ان
باتون پر گالیان دیتی ہے جادوگرنیون نے چہار جانب سے گھیر لیا بارہ دری مین آکر پہنچی
دیکھا ایک ساحرہ سیہ فام کہ ایسی بدہیئت ساحرہ عمرو نے طلسم ہوش ربا مین نہین دیکھی
مسند پر بیٹھی شراب پی رہی ہے گرد ہزار ہا جادوگرنیان ایک گوشہ مین غضنفر بن اسد ہتھکڑیان
بیڑیان پہنے ہوے بیٹھا ہے خواجہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے غربت پر غضنفر کی کلیجہ پھٹ گیا
صرصر نے کہا اے ملکہ آبشار جادو عمرو عیار کو ملکہ حیرت نے تمہاری خدمت مین بھیجا ہے اور
زبانی ارشاد فرمایا ہے صبح کو غضنفر و عمرو کا سر کاٹ کے روانہ کرنا آبشار نے قید عمرو لے لی
صرصر کو خلعت دیا یہ تو چلی گئی آبشار نے جادوگرنیون سے کہا گوشہ باغ مین جو نخل چنار ہے
اسمین جاکر اسکو باندھ دو خبردار کوئی رات کو اسکے پاس نہ جائے ورنہ یہ نکلجائیگا مین نے باغ

کو بھی سحر بند کر دیا صبح کو ان دونو نکا سر کاٹ کر روانہ کرونگی کنیزین عمرو کو کشان کشان گوشۂ
باغ مین لیکر آئین ایک درخت سے باندھ دیا خواصین چلی گئین اب عمرو اس تنہائی مین گھبرایا
درخت سے سر ٹکرانے لگا حیران تھا کہ اے عمرو کیا کرون صبح کو یہ ملعونہ قتل کریگی جو جو رات گذرتی ہے
خون عمرو کا گھٹتا جاتا ہے کوئی سامنے نہین کسکو پکارے دو پہر سے شب تجاوز کر چکی تھی دیکھا کہ جشن لوٹا
ہاتھ مین لیے ہوے آتی ہے عمرو نے پکارنا شروع کیا بی بنفشہ ذرا میرے پاس آؤ جب عمرو بہت چیخا تب
کنیز نے پلٹ کر آواز دی ارے بیحیا قیدی کیا مطلب ہے بہانے قیدی کو کھانا پینا نہین ملتا عمرو
نے کہا بوا ذرا میرے پاس آؤ مین اک بات پوچھونگا مین تو بندھا ہوا ہون اگر میری بات مانوگی
کل ہی نوکری چھوڑ دوگی یہ کٹنے خسی موقوف کرو گھر مین چین سے بسر کرو جشن نے کہا آخر مطلب کیا ہے
عمرو نے کہا جب آبشار ہمکو قتل کریگی ہمارے جسم مین جو کچھ ہے یا نقد و جنس یہ کون لیگا جشن نے
کہا وہی جلاد مہتر جو کچھ تمھارے پاس نکلیگا لے لیگا سنتی تھی عمرو بڑا عیار ہے نگوڑے یہان تیرا
کچھ زور نہ چلا عمرو نے کہا بوا مجبور ہون اب مجھکو یقین مرگ ہوا جو کچھ دو چار کوڑیان میرے پاس ہین
وہ تمھین نے لو نذر و نیاز میری کرا دینا جشن نے کہا کیا ہے عمرو نے کہا میرا ایک ہاتھ کھولدو مین
سب تمکو دیدون جیسے ہی اسنے ہاتھ کھولا عمرو نے ایک پوٹلی روپیہ کی نکالی کہا بوا اسمین میرا تیجا
کر دینا نصف تم لینا جشن نے کہا مین کیا کرونگی تیری نذر و نیاز مین لگا دونگی کیا اور بھی کچھ ہے عمرو نے
چند اشرفیان نکالین کہا بوا میرا دوسرا ہاتھ کھولدو کنیز سوچی مین ساحرہ ہون مجھسے بھاگ کر کہان جائیگا
ہاتھ وہ بھی کھولدیا اب تو خواجہ نے روپیہ اشرفیان نکالکر ڈھیر کرنا شروع کر دیا کنیز اٹھا رہی ہے گنتی بھی
جاتی ہے میان قیدی نہ گھبراؤ ہم تمھین قید سے بھی رہا کرا دینگے خواجہ کہتے ہین بی بی تمھاری مہربانی
نقدی دیتے دیتے اک ڈبیہ نکالی کہا بوا اسکو کھولنا نہین جہان ہم دفن ہون ہماری قبر مین
رکھدینا کنیز نے کہا اسمین کیا ہے خواجہ نے کہا تمھین اس سے کیا کام ہماری امانت ہے کنیز نے کہا
مین تو تمھاری رازدار ہون دیکھون تو اسمین کیا ہے عمرو نے کہا دیکھو لینا نہین کنیز نے ڈبیا
کھولی اس ڈبیا مین سے بیہوشی اڑی خواص بیہوش ہو کے گری خواجہ اپنے کو کھول چکے تھے مال اپنا اٹھا کے
نذر زنبیل کیا رنگ و روغن عیاری کا لگا کے اسی خواص کی شکل بنے چاہتے تھے کہ اس کنیز کو نذر زنبیل کرون
یکایک زمین شق ہوئی نعرہ ہوا منم آبشار جادو او ساربان زادے مین جانتی تھی کہ تمکو تو اندھیر مچائیگا سمجھ

ہوا بڑے نادان تھے وہ لوگ جنھون نے تیری فکر نہ کی مین نے خود شہنشاہ سے خواہش کی تھی کہ اب جو
عمرو قید ہو میرے پاس بھیجدیجیے گا دیکھون کیونکر بچتا ہے بے سبب مشہور کر دیا کہ مسلمانو نکی قضا نہین ہے
غفلت آپ کرین سامری و جمشید و خداوند لقا بدنام ہین بیدا کرنیوالون کے یہ کام ہین عمرو کے
کے ہوش اڑ گئے آبشار نے اپنی کنیز کو ہوشیار کیا عمرو کی پھر مشکین باندھین اسیطرح درخت سے
باندھ دیا اب عمرو کو تعین کامل ہوا کہ موت میری قریب ہے رات بہت قلیل تھی جب یہ عیاری کی
جب صبح قریب رہی تھی خواصین برائے کاروبار ضروری اُٹھین جو ادھر سے نکلی عمرو نے کہا بوا میری
بات سنتی جاؤ اب کوئی جواب بھی نہین دیتی باغ مین ہلرہے ہے وہ کنیز ایک ایک سے کہتی پھرتی ہے
بوا رات کو ہمکو ہمارے مالک نے بچایا اس نگوڑے بدمانس نے مجھکو بڑا دھوکا دیا یہ ذکر تھا کہ
گریبان سحر غم مین خواجہ عمرو و غضنفر چاک ہوا ستارہ بخت رسانہ چمکا نجم تقدیر نے گردش کھائی
مرغ سحر کی آواز آئی جلاد مہر درخشان خنجر ضیا ابران ہاتھ مین لیکر فلک نیلی پر نمایان ہوا
آبشار جادو بیدار ہوئی سات ہزار جادوگر و جادوگر نیان جمع ہوئین یہ مغرور آکر تخت پر بیٹھی
کہا دونون قیدیون کو لاؤ رات کو خواجہ نے غضب کیا تھا لیکن اگر سا بھی ہوتا مین باغ سحر بند
کر چکی تھی یہ دہ باغ ویران ہی بو بھی اسکی باہر نہین جاتی اسیوجہ سے باغ کو آراستہ نہین کیا مین
شہنشاہ کو تحریر کر چکی کہ جسکو قید کیجیے یہان روانہ فرمائیے کنیزین جاکر عمرو و غضنفر کو کشان کشان
سامنے آبشار کے لائین عمرو نے جو غضنفر کو مسلسل و مطوق دیکھا دل بیقرار ہو گیا کہا اے
نور نظر تمھارے فراق مین اسد نہ زندہ ہیگا تمکو ہوش ربا مین سالہا سال گذر گئے اگر باپ سے
ملاقات نہ کی غضنفر نے شرما کے سر جھکالیا کہا نانا جان مین تو یہ عہد کر کے چلا تھا کہ جاتے ہی
افراسیاب کو قتل کرونگا بزرگون کے واسطے کچھ نذر بھی لیجاؤن اور جابجا مقابلے پڑے
صدہا قربے لوٹ لیے موت دامنگیر تھی یہ لڑائی ہمارے قتل کی تدبیر تھی جو منظور پروردگار ہے
قتل ہونے سے کیا نقصان خدا آپ کو قید سے رہا کرائے مین سب خبرین سنتا تھا حضور نے آج تک
بڑے بڑے ساحر مارے آپ ہی کی ذات سے تمام مقامات طے ہوئے عمرو نے کہا آج تو کوئی صورت
رہائی کی نہین معلوم ہوتی ایک امر کا بڑا خیال ہے وہ صادق الوعد مجھسے وعدہ کر چکا ہے کہ جبتک
اُس بڑی چیز کو مین مرتبہ نہ پکارونگا جبتک اوسکی بو نہ سونگھونگا مجھے زندگی کی بڑی ہوس ہے

دس ہزار برس تک نام نہین لونگا آئندہ جیسا زمانہ ہو اس ملعون نے اس باغ کا تالاب سے راستہ رکھا ہے
کون یہانتک آئیگا وہ مسبب الاسباب بچائیگا آبشار نے جلادون کو بلایا دارین استادہ ہوئین عمرو
و غضنفر کو زیر تیغ بٹھایا جلاد تلوار کھینچکر سر پر آیا صدائین دینے لگا اے ملکہ آبشار جادو فرزند طلسم کشا
و خواجہ کا قتل ہے سمجھ کے حکم دیجیے گا انکے خون کے بہت دعویدار ہین انکے طرفدار سترہ سو سردار نامدار
ہین ایک ایک خواجہ کے نام پر جان دیتا ہے آبشار نے جواب دیا کیا بیہودہ بکتا ہے یہان پرندہ پر
نہین مار سکتا دوندے کی کیا لیاقت ہے یہان تو آبشار حکم دے رہی ہے دو کلمہ داستان شاہزادہ
قباد شہریار فرزند صاحبقران نامدار حوالی طلسم صندل مین اسد اور قباد سے ملاقات
ہوئی تھی ذکر کر چکا ہون کہ ملکہ عجائب جادو عاشق جمال قباد شہریار ہے جس روز انگوٹھی اسد کو
برائے قتل صندل جادو دی گئی ہے تو اسی دن ذکر کر چکا ہون شہر عجائبستان خالی کر دیا قباد
کو لیکر نکل گئین یہ بھی تحریر کر چکا ہون کہ جب اسد پلٹ کر آئے تھے تو خواجہ بہت خفا ہوئے کہ او دیوانے
تو نے ماموں کا دامن کیون چھوڑا کچھ پتہ مجھکو بتلا اسد نے کہا نشان بتلا گئے بارہ کوس پر شہر
عجائب نگار وہان کی ملکہ عجائب جادو تاجدار ہین صبح کو خواجہ عمرو و اسد وہان آئے تھے قلعہ کو
خالی پایا ایک کاغذ دروازے پر لگا تھا اسمین یہ مضمون تھا کہ عمرو نامدار مجھکو ساتھ عجائب کے مدت
گذری یہ دل و جان سے خدمت کرتی ہے اب ہمارا لشکر مین چلنا مناسب نہین ہے شکر ہے کہ ہمارا فرزند
سعد بن قباد بادشاہ اسلام ہے انشاء اللہ جب خدا چاہیگا ہم بھی آکر ملینگے ہمارے علیحدہ ہی
رہنے سے شاید کوئی مطلب حاصل ہو خواجہ روتے پیٹتے پلٹ آئے تھے اسدن سے ملکہ عجائب جادو
مع سات ہزار جادوگرون کے قباد کو لیکر ایک دشت سبزہ زار مین فروکش ہین آج قباد شہریار
سریر جہانبانی پر جلوہ فرما ہین اراکین سلطنت حاضر ہین ملکہ عجائب جادو کرسی جواہر نگار
پر ذکر اسد درپیش ہے بادشاہ نے فرمایا اے ملکہ عجائب ابھی تک اسد کا طلسم الٹنے مین انکو
نہین ہوا یہ خبر تو تمنے دی تھی کہ کوہ ہفت رنگ فتح ہوا پس دریائے نیل کی جانب کیون نہین کوچ کیا
شاید کوئی افتاد پڑی ذرا خبر تو لاؤ ہم بھی لشکر تیار کرکے چلین ہمشیرہ صاحبقرانی کی زیارت سے
مشرف ہون وہ نظر کردہ بزرگان دین ہے یہ باپ بیٹے مقبول بارگاہ پروردگار نظر کردہ بزرگان
نامدار ہین شب سے طبیعت گھبرا رہی ہے عجائب نے کہا حضور صندل جادو میری وجہ سے قتل ہوئی

افراسیاب نے ضرور تلاش کرایا ہوگا حضور کا اس صحرا سے نکلنا بہتر نہین ہے مین ابھی جاکر خبر لاتی ہون
حضور تکلیف نہ فرمائین یہ کہکر ملکہ عجائب طاؤس زرین بال پر سوار ہوئی مثل ستارہ سحری آسمان مین
ڈوبی تمام طلسم زیر نگاہ اول لشکر اسد پر نگاہ پڑی دیکھا دریاے لشکر موج مار رہا ہے یہان رات کو
جو عمرو نہ پلٹ کے آیا برق نے اسد سے خبر کی کہ معلوم ہوتا ہے استاد تلاش غضنفر مین گئے تھے
کچھ افتاد پڑی رات بھر سب سردار انتظار عمرو مین تڑپے صبح کو شہنشاہ لاچین و کوکب و معمار قدرت
و جہاندار و مرغ و بہار وغیرہ بارگاہون مین سے نکلکر لشکر اسد مین ٹہل رہی ہین برق بار
تاکید ہے کہ مفصل خبر لائین بلکہ برق کئی مرتبہ لشکر سرا مین گیا چرند پرند نے بھی خبر دی اس لشکر مین
استاد نہین ہین لاچین نے کہا شاید قید کرکے باغ سیب مین بھیجدیا مین وہین جاتا ہون مرغ
و بہار وغیرہ نے عرض کی بر لے خواجہ ہم سب ساتھ چلینگے اے شہنشاہ باغ سیب ایسا مقام نہین
ہے کہ جہان اسطرح جاتا ہو قیامت کی لڑائی پڑے گی مقام عیش گاہ افراسیاب ہے وہ مقام
اس طلسم ہوش ربا مین انتخاب ہے کل سردار اسی فکر مین آراستہ ہوکر ٹہل رہے ہین یہی جستجو ہے کہ لشکر
خواجہ مین جائین جسطرح بن پڑے ہاں کرین یہ سب سردار وسط لشکر مین آراستہ و پیراستہ کھڑے ہین
عجائب جادو کی نگاہ پڑی دیکھا سرداران کی بیچ مین اسد نامدار گرد ثابت و سیارگان بیچ مین وہ
جوان مثل ماہ تابان بہار باغ لشکر اسلام دیکھکر ملکہ عجائب جادو مثل گل شگفتہ ہوگئی شکر
پروردگار کیا کہ آفتاب اقبال لشکر اسلام کا اوج پر ہے کیا سردار ہین کیا فوج ہے بشکل عقاب
اک نخل پر بیٹھین حیران تھین کہ باعث انتشار لشکر کیا ہے صدائین سنین کہ خواجہ عمرو و فرزند نامور
اسد دلاور کہین قید ہوگئے ہین انھین کی جستجو ہے دریاے لشکر مین تلاطم ہے اب ملکہ عجائب جادو
نے پھر پرواز مید اکیے دل سے باتین کرتی ہوئی کہ مین اپنے شہریار سے وعدہ کرکے آئی ہون
خبر خوشی کی لیکر آؤن نہ کہ خدا نخواستہ خبر وحشت اثر سناؤن آسمان مین ڈوبی ہوئی ہین یہان
عمرو و غضنفر زیر تیغ بیٹھے ہین آلبشار جادو حکم دے رہی ہے کہ جلد قتل کرو عجائب نے
جو یہ معرکہ دیکھا کلیجہ منھ کو آگیا قلب تھرا گیا گولا سحر کا آراستہ کیا اسم سحر پڑھتی ہوئی قریب سر
آلبشار ہو بخین عمرو سمجھ گیا کہ ہماری مددگار ہین دعا کی کہ پروردگار اسکو غالب کر نلچی ابنے
سحر کرکے گولا مارا جب گولا مار ہو چکا تب جھوم کر آواز دی منم ملکہ عجائب جادو کنیز و خدمتگذار

قباد شہریار گولا سر پر اس خود سر کے پڑا آبشار کو پناہ پانی دشوار ہوئی آبرو متی سر کے ہزار ٹکڑے
ہوئے غضنفر و عمرو نے رہائی پائی اسی کے سحر میں مبتلا تھے باغ تمام ساحرون سے بھر گیا تھا یہی آبشار
کے بنالینا لشکر دوڑ پڑے یہ مضوبات سحر آبشار کے تھے یہ معرکہ قریب لشکر اسلام ہو جیسے ہی
آبشار مری وہ تالاب خشک ہوا دیوارین باغ کی گرین لاچین وغیرہ نے دیکھا صحرا مین صدائے
گیرودار بلند ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من آبشار جادو بود ایک نازنین ماہ پیکر حور منظر لاکھون ساحرون مین
گھری ہوئی لڑ رہی ہے غضنفر نے اپنا تیغہ روئین شگاف اٹھالیا قزاقان غضنفر
نے جو اپنے آقا کو گھرے ہوئے دیکھا بوق بجا یا بوق مین یہ صدا تھی اے قزاقان تیار شو یہ پہلی
صدا مین اٹھے گھوڑے صحرا مین چر رہے تھے صدائے بوق کے عادی ہین اپنے سوارون کے
نزدیک آکھڑے ہوئے دوسری آواز مین قزاق تیار ہوئے تیسری آواز مین صفین باندھکر لشکر
آبشار پر جا پڑے مرکب باد پا لڑ بھڑ کر پاس غضنفر کے پہونچا غضنفر سوار ہو کے خنجر مہر و ماہ چمکائی
تیغہ کھینچکر لڑنے لگا عمرو نے گلیم اوڑھ لی لیکن شہنشاہ لاچین نے ملکہ عجائب جادو کو پہچانا حیرت جادو
لشکر گران لیے ہوئے اتری ہے صرصر نے بڑھکر خبر دی حضور آبشار قتل ہوئی فوج لاچین کا
لشکر آبشار پر بلوہ ہے لاشہ آبشار تڑپ رہا ہے عمرو و غضنفر چھوٹے حیرت نے بھی لشکر کو حکم دیا
سرما و ابریق بھی جا پڑے خوب جگر تلوار چلی اسد نے بھی نعرہ کیا لڑتے بھڑتے قریب فرزند
پہونچے غضنفر نے سلام کیا اسد نے سر سینے سے لگا لیا آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا اے فرزند
جانیکا ارادہ نکرنا مجھکو سفر دریائے نیل و سہیش سے انتہا کا پس و پیش ہے غضنفر نے سر جھکالیا
عرض کی غلام حاضر رہیگا اسد و غضنفر لڑنے لگے دو پہر کامل تلوار چلی سرما و ابریق نے حیرت سے
عرض کی حضور جس واسطے یہ کوشش ہے وہ بیکار ہوئی آبشار قتل ہوئی اب جنگ بیکار ہے کیا
فائدہ حیرت طبل بازگشت بجواکے پلٹی کوکب و لاچین نے لاکھون کو مارا عجائب جادو نے جب
دیکھا کہ برائے مدد غضنفر اسد وغیرہ آگئے یہ برق بنکر چمکی سر آبشار کاٹ کر رومال مین باندھا
لڑتی بھڑتی نکلگئی یہ واضح رہے سرما و ابریق و صرصر و حیرت نے عجائب جادو کو لڑتے
ہوئے دیکھ لیا پہچانا صرصر نے یہ بھی کہا کہ عجائب جادو نے آبشار کو مارا یہ کس وجہ سے
مددگار لشکر اسلام ہے حیرت نے کہا حال کھل جائیگا یہ کہکر طبل ان بجوالیا ان غضنفر کو ساتھ لیکے

عمرو و اسد ملے آگر داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئے حیرت نے ان کل حالات کی عرضی افراسیاب کو روانہ کی افراسیاب آج کل دن بھر پھرتا ہے دربند ہائے طلسم باطن پر حکم پہونچاتا ہے کہ عجائب و غرائب تیار رکھو پہلوانون کو چھانٹ چھانٹ کر طرف دریائے نیل کے روانہ کرتا ہے افسر تاجدار پہلوانان زبردست لکھو در لکھو مثل مور و ملخ طرف دریائے نیل کے چلے جاتے ہین صف بندی کے سامان ہین افراسیاب جادو باغ سیب مین نہ تھا یہ نامہ حیرت کا یہ مقدمہ قتل آبشار از دست عجائب جادو افراسیاب جادو نے نہین پایا وقت پر ذکر ہو گا۔

دو کلمہ داستان جلالت بیان اسد کا تابہ دریائے نیل پہونچنا حال مصور و صورت نگار کہ شکست کھا کر فرار بر قرار کیا عیاری خواجہ عمرو بن امیہ نامدار ایک کسبی کی شکل بنکر پھر کا یا پلٹ ہونا مصور کی کرامات کا مشہور ہونا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان پر مضامین ہے

ساقی نامہ مصنف

ساقی تدبیر یہ بڑی ہے
کامل ہی ہر ایک اپنے فن مین
بلبل گاتی ہے یہ ترانہ
الفت کی شکایتین سنی ہین
بلبل رخ گل پہ مبتلا ہے
ہے نکہت گل ہوا مین برباد
نرگس کو ہے انتظار کس کا
چہرون پہ جمی ہے گرد کلفت
چشمے کو بھی چاہ ہے یہ کس کی
ہے چال کہ ابروے کشیدہ
بانی بنائے باغ عالم
قدرت ہر رنگ مین عیان ہے

کیا فکر رسا کہین لڑی ہے
ہر سرو چمن اکڑ رہا ہے
لیلے کا سنا نہین فسانہ
آوارہ دشت قیس مجنون
آخر الفت کا رنگ کیا ہے
سنبل زلفین سنوارتی ہے
دل رہتا ہے بیقرار کسکا
لڑتی ہین حباب کی نگاہین
حسرت کی نگاہ ہے یہ کسکی
ثابت ہے قمریہ حال الفت
صناع قدیم رب اکرم
ہم عاشق صنعت خدا ہین

آمد ہے بہار کی چمن مین
طاؤس سے کبک لٹ رہا ہے
شیرین کی حکایتین سنی ہین
فرہاد کا ہو گیا جگر خون
قمری ہے نثار سرو شمشاد
سوسن کسکو پکارتی ہے
نہرون کو ہے جوش بحر الفت
ہے موج کہ کھنچ رہی ہین آہین
ہے باد صبا فراق دیدہ
روشن نہ ہوا مآل الفت
خلاق زمین و آسمان ہے
صد شکر کہ عاشق خدا ہین

کیا باغ و بہار کی حقیقت ۔ ہر رنگ مین ہے اسی کی صنعت

نقاشان نقوش حیرت مآل تصویر پذیر داستان جلالت کو یون صفحہ قرطاس پر کھینچتے ہین شعار چہرہ مصوران تصویر خیال و

نقاش نقوش خوش بیانی ۔ تصویر کشان قصہ خوانی ۔ لکھتے ہین یہ داستان رنگین

تحریر ہوا بیان رنگین

سابق مین تحریر ہوا ہے کہ مصور و صورت نگار ہاتھ سے شہنشاہ لاچین کے شکست فاش کھاکر مجبور و ناچار ہوے یکہ و تنہا صحرا کی جانب بھاگے مصور نے کہا اے خاتون محل ہمنے بڑی بڑی کوشش کی ہر مقام پر لڑے لیکن مراد دلی حاصل نہوئی وقت زوال طلسم ہوش ربا آگیا ہے ہمنے اپنے بزرگون کے خلاف کیا ہمارے بزرگ سامری و جمشید آسمان افسونگری کے خورشید تھے کبھی دعوی تاجداری نہین کیا ہمیشہ فقیر و نکے برن مین رہے اسی سے کرامتین ظاہر ہوئین تمام عالم مطیع ہوا یہان تک شوکت بڑھی کہ دعوے خدائی کیا ہمنے اسکے خلاف کیا کہ تاجدار بنکر بیٹھے افراسیاب بد اقبال بے نمک حرامی کا یہ مآل ہے ہمنے سامری نامہ مین صاف لکھا دیکھا کہ اسی سال مین طلسم فتح ہو جائیگا اے ملکہ عالم جوگن کے کپڑے پہنو ہم اپنے بزرگون کے قاعدے پر قائم ہون تمام عالم ہمکو پہچانتا ہے جس قریہ مین جا کر بیٹھ جائینگے زمیندار پھلواری لگا دینگے شوالہ بنوا دینگے میٹھے حلوا پوری چین سے کھائینگے مزے اڑائینگے افراسیاب کی جانب کبھی منھ کر کے نہ سوئینگے طلسم ہوش ربا فتح بھی ہو جائیگا تو مسلمان بھی فقیرونکو مانتے ہین جاگیرین مقرر کر دینگے صورت نگار بھی عاجز ہو چکی ہے مصور نے جٹائین خاکستری آراستہ کین شنجرفی پیراہن پہنا بھبھوت منھ پر ملا اکتارہ ہاتھ مین لیا بھجن گاتے ہوئے چلے قریب ایک گانون کے پہونچے زمیندار بیرون قصبہ آیا تھا اسنے مصور کو پہچانا دوڑکر قدمبوسی کی کہا گرو جی ہماری عملداری مین استھان کیجیے قریب درکوہ پرانا شوالہ ہے اسی مین مورتین رکھیے بھوجن ہم پہونچائینگے گانون والے برائے خدمت آئینگے مصور قریب درکوہ صورت کو لیکر بیٹھ گیا اکتارہ بجا کے بھجن گانے لگا گانون والے جمع ہوئے پوجا پاٹ ہونے لگا گانون سے مٹھائی پوریان کچوریان آنے لگین اب نوبت چڑھاوہ چڑھنے لگا مصور جو نقدی آتی ہے وہ درہ کوہ مین جمع کرتا ہے کھانے کے جو اشیا ملتی ہین انکو کھاتا ہے نقدی جمع کرتا ہے دس بیس دن مین تمام دیہات و قریات مین خبر ہو گئی کہ ایک باباجی بڑے صاحب کمال عزیز دار سامری و جمشید فلان مقام پر

آکر بیٹھے ہیں روز صبح و شام جما رہتا ہے گانجہ اڑا کرتا ہے شراب خوب چلتی ہے رسوئیں صورت نگار
اپنے ہاتھ سے پکاتی ہے جنس غلہ بے حساب چلا آتا ہے مصور راتوں کو بانی سے پیٹ لیٹ کے
سوتا ہے چند دن میں بہت کچھ مال و اسباب جمع ہوگیا پھولوں کے درخت بنائے اک بغیہ جنگلی گنوار
ہر وقت موجود رہتے ہیں ایک کمہاری کو بھی رکھ لیا وہ چوکا باسن کرتی ہے اب تو مصور در کوہ
سے نکل کر مسند بچھا کر بیٹھتے ہیں صورت نگار جو کہ خوبصورت ہے بھبھوت ملے بیٹھی رہتی ہے
ہزار ہا جوان اسکے دیکھنے کے حیلے میں آتے ہیں ہر وقت میلا لگا رہتا ہے مرشد زادے بھجن گایا کرتے
ہیں مزے اڑاتے ہیں ہر روز کہتے ہیں کیوں صورت نگار ہر روز کی آفت سے چھوٹے
ساربان زادہ ہر روز فکر میں رہتا تھا روز کا لڑائی جھگڑا جان کی آفت اگر کبھی ساربان زادہ
نکل آئیگا گرفتار کر لینگے کسی دن اگر بن پڑا رات کو جا کر سحر کرینگے طلسم کشا کو پکڑ لائینگے کنارے
ہی کنارے قتل کر دینگے یہاں سے بیٹھے بیٹھے ہی سحر کیا کرینگے مسلمانوں نے بڑے صدمے پہنچائے ہیں
نام ہوئے انکے سب زمینداروں کو ساتھ لیکر یلغر کرینگے اب تو سب ہمارے معتقد ہوگئے
جانتے ہیں یہی ہماری فوج ہے اسی فقیری میں اوج ہے اس سلطنت سے یہ فقیری بہتر
مصور یہی صلاحیں کرتا ہے کہ رات کو جا کر سحر کروں سرداروں کو پکڑ لاؤں جب ہو چکا اس
جمع ہولیں تب افراسیاب کو اطلاع کروں صورت نگار منع کرتی ہے کہ اے مصور بڑے
لطف سے اوقات بسر ہوتی ہے اپنے کو کانٹوں میں نہ پھنسا یا تو جفائیں اٹھائی تھیں اب
پیٹ بھر کے کھانا کھاتے ہیں ہزار ہا زمیندار برائے خدمتگذاری آتے ہیں لیکن مصور نے جو
پلو سیاں کچوریاں پیٹ بھر کے کھائیں شرابیں پیں دن بھر گانجا اڑتا ہے جو زمیندار آیا کلی گانجے
کی لا کے نذر کی مصور نے کہا بلاؤ اسنے لاکر تیار کیا بیٹے مصور نے دم لگایا جھوم کر آواز دی جسنے
نے یہ گانجے کی کلی اُس بیٹے سے مٹی بھلی لیکا یک اسکو خبر ہوئی راہ گیروں نے ذکر کیا کہ صراط
ہفت رنگ مارا گیا بھائی کے واسطے بہت رویا اندھیری رات میں اسباب سحر درست کر آراستہ
کر کے اٹھا ہر چند صورت نگار نے منع کیا ارے کیوں قضا آئی ہے مصور نے کہا بھائی کے خون کا
بدلا لوں گا جب لشکر میں فوج لیے ہوئے اترا ہوا تھا عیار بلائے روزگار مصور تمہیں بدلا کے آئے تو
یہاں کوئی نشان بھی نہ پائیگا یہ کہکر پہر دراز پیدا اکیا لشکر شہد میں آیا بارگاہ کو دیکھا گر بارگاہ

چمن ہائے طولانی جب یادہ رات آئی کنارے پر آیا اور کنارے سے سحر کیا ہوا چلی نگہبان سو گئے پردہ
اٹھا کے اندر آیا سحر سے بہار کو بیہوش کیا کمر مین پنجہ دیکر بے اڑا لا کر اسی درہ کوہ مین قید کیا بہار
جو دن کو ہوشیار ہوئی حیران کہ اس کوہ تیرہ و تاریک مین مجھکو کون لایا صورت نگار کو دیکھا
چوکا دے رہی ہے مصور مہنت بنے بیٹھے ہین ور کوہ پر زمین دارون کا جماد گروجی گر دجی کہکر
تحفے لیکر چلے آتے ہین مصور پھولا ہوا بیٹھا ہے بہار حیران کہ یہ کیا معرکہ ہے یہان صبح کو لشکر
مین ہلڑ ہوا قریب تھا کہ لشکر حیرت پر یلغر کرین یہ خبر آئی کہ بہار غائب ہو گئی عیار لشکر سرا
وابرلق مین آئے پتہ نہ ملا طلایہ پر تاکید ہوئی لاچین و اسد حیران دوسرے دن رات کو
مصور آکر پہونچا اس شب کو اسد نامدار محل مین لعل سخندان کے تھے مہ جبین مسند پر
سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہے گرد کنیزین شمع ہائے مومی و کافوری روشن مصور جلگیا جی مین کہا
اسی کی ذات سے سارا فتور ہوا یہ سوچکر باغبان کو پنجے مین دبائے تھا سحر کرنے لگا جھونکا ہوا
کا چلا مہ جبین نے مسند پر سر رکھد کنیزین بھی سو گئین مصور نے مہ جبین کو بھی اٹھالیا
درہ کوہ مین لاکر دونون کو پہونچایا صورت نگار پیٹنے لگی کہا اے مصور تو نے غضب کیا
اب سار بان زادہ تلاش مین نکلیگا پتہ لگالیگا ارے واسطہ سامری جمشید کا مہ جبین کو وہین
پہونچادے مصور نے نہ مانا کہا ارے اسیطرح مین سب کو چرا لاؤنگا یہان کوئی نہ آئیگا لشکر
اسلام مین صبح کو قیامت برپا ہوئی کنیزان مہ جبین روتی پیٹتی سامنے شہنشاہ لاچین و
اسد کے آئین لاچین محل مین آئے یہ بھی سن چکے ہین کہ باغبان و بہار غائب ہوئے مہ جبین
کا غائب ہونا بڑا ستم ہے لاچین نے بارگاہ مہ جبین مین آکر دیکھا چند دانے ماش کے پڑے ہین
لاچین نے ان دانون کو اٹھایا سحر کرکے پوچھا ان دانون سے آواز آئی ہم مصور جادو کے
سحر ہین لاچین نے زانو پر ہاتھ مارا کہا خواجہ تم نے سنا ماش کے دانون سے کیا آواز آئی وہ
جو فروش گندم نما چھپ کر آیا سرداروں کو لے گیا عمرو نے حیران ہو کر کہا مصور کا کئی مہینے
سے پتہ نہین ہے تمہارے ہاتھ سے شکست کھا کر بھاگا جب سے اوسکو ہمنے نہین دیکھا عیارون نے
لشکر حیرت کو چھان ڈالا دوسرے دن خبر ملی ہلال سحر افگن کو بھی کوئی لے گیا آج اسد
نے بقہر و غضب تمام طرف خواجہ کے دیکھا کہا نانا جان آپ چشم پوشی کرتے ہین کہ کھول کر بازو سے

چھیناب دونگا یکہ و تنہا لشکر حیرت پر جا پڑونگا یہ داغ اٹھانے کی میرے دل مین طاقت
نہین ہے کنیز آپ کی مہ جبین بادشاہ لشکر غائب ہوئی اب تو تا تنہا بند دہ گیارہ ایک سردار
غائب ہوتا ہے آپ فکر کرین ورنہ مجھکو زندہ نپاوینگے اب مین اپنی زندگی سے بیزار ہون
روز کے صدمے اٹھانے کی دل مین طاقت باقی نہین رہی ہے سالہا سال مجھکو گذرے فراق
والدین جدائی لشکر اسلام آج تک لوح بھی دستیاب ہوئی شاید یہ طلسم میرے ہاتھ سے فتح
ہو موت لیکر آئی ہے بس یہیہ اقبال کا مرجانا ہی بہتر ہے اب مین آپ سے برائے کوشش
عرض نکرونگا یہ کہکر اسد یاد مین مہ جبین کی جو بلک بلک کے رویا خواجہ تو عاشق نام
ہدنا مدا ہے بیقرار ہوگیا اسد کو گلے سے لگایا آنسو دامن سے پونچھے کہا اے نور نظر مین
ابھی جاتا ہون لیکن حیران ہون کہ مصور کو کہان تلاش کرون برق سے بھی فرمایا کہ تونے
کہین لشکر مصور دیکھا برق نے کہا اوستاد مین نے پانچ پانچ کوس تلاش کیا مصور کا
کہین نقش قدم بھی معلوم نہین ہوتا سب عیارون نے یہی جواب دیا عمرو بانہاے عیاری کے
آراستہ ہوا تلاش مصور مین چلا پھرتے پھرتے حیران ہوگیا کسی لشکر فوج کا پتہ نپایا پہر دن
پچھلا باقی ہے اب خواجہ پریشان ہوئے پلٹے قریب اک گانون کے پہونچے دیکھا گنوار گروجی
کی تعریفین کررہے ہین مصور سب کو شعبدے سحر کے دکھلاتا ہے اسکا اعتقاد سب پر خوب
جما ہوا ہے عمرو نے اک گنوار سے پوچھا گروجی کہان ہین گنوار نے بتلایا سامنے دیکھو میلا
جما ہوا ہے قریب درہ کوہ مہنت صاحب تشریف رکھتے ہین عمرو اسی جانب چلا دور سے
آکے دیکھا اب تو مصور پہچانا نہین جاتا خوب توند نکلی ہے ماتھا رنگا ہوا مسند پر بیٹھے ہین جوگنی
لگی ہے معتقدین چلے آتے ہین قریب دھونی کے لمبی لمبی چلمین گانجے کی رکھی ہین عمرو نے
اول نہ پہچانا صورت لگا رہ درہ کوہ سے نکلی تہمبری دھوتی باندھے ہوے بھبھوت
منھہ پر ملا ہوا سب گنوار مہارانی کہکر اٹھ کھڑے ہوے اب خوجہ نے پہچانا جی مین کہتا ہے
مصور نے خوب نقشہ جمایا گنوارون پر خوب رنگ دکھایا ڈھونڈھتے پھرتے اس ظالم کو
کہان پاتے خوب آکر گوشہ عافیت مین بیٹھا فوراً کنارے سے آئے رنگ روغن عیاری کا لگا
ایک ضعیفہ کی شکل بنکر تیار ہوے گوری صورت اطلس کا پائجامہ محمودی کا چادرہ قلیل نور اگر

مصور کے قدموں کو بوسہ دیا کڑے چھڑے زنار کرپر رکھدیے کہا گروجی فریادہی سامری جمشید
کی گنہگار ہوں آپنے بھی میرا نام سنا ہوگا لذت بخش کسبی ایک دن مجرا کرکے پلٹی پیشاب لگا
شوالے کے قریب آپکے بزرگوں کی مورتین رکھی تھین بولا کر بیٹھ گئی اوسیوقت بیہوش ہوئی
اب جو دیکھا جوانی غائب دانت بھی گر گئے بال سفید چہرے پر جھریان نائکہ نے بھی یہ حال
دیکھکر گھر سے نکال دیا وہ عاشق صادق جو دروازے پر آکر جبہہ سائی کرتے تھے جسکے گھر پر
پکارا وہ لاٹھی لیکر نکلا کسی کے گھر سے آواز آئی او بڑھیا جا خان صاحب نہین ہین کوئی
صاحب اگر ملے اور مین نے اپنا نام بتایا انکے عشق و عاشقی کا نشان بتایا بڑے رحمدل تھے
دو آنے پیسے دیدیے کہا بڑی بی جاؤ اب نہ کبھی آنا آپ کا نام سنکر آئی ہون میرا شباب
مرحمت فرمایے ضعیفی کو دفع کیجیے آپ کے حالات کرامات سن چکی ہون سب مراد مند آتے ہین
آپ کی قدمبوسی کرکے مراد دلی پاتے ہین مین قدم نہ چھوڑون گی رات دن یہین پڑی رہونگی
عاشقون نے منھ کو موڑا گھر والون نے نکال دیا سوائے حضور کے کہان جاؤن اب مصور
گھبرایا جیلے حوالے کرنے لگا اور کسی وقت آنا بڑھیا نے کہا مین قدم نہ چھوڑون گی یہ کہکر
بڑھیا صورت نگار کے قدمون سے لپٹ گئی کہا تمھارا نانی مہنت جی سے میری سفارش کرو
فقط زبان ہلا دین خداوندون سے عرض کرین مصور نے ناچار ہوکر کہا یہین شوالے مین تو
پڑرہ شب کو بروقت راز و نیاز کے نانا دادا سے کہین گے بڑھیا شوالے کے قریب ہاتھ
چوڑ کے نیچے رکھکر پڑ رہی شام کو سب گنوار چلے گئے مصور و صورت نگار نے در کوہ
سے آواز دی ارے بڑھیا پڑی ہے ضعیفہ نے آواز دی مرشد زادے اپنا ہاتھ میری
پشت پر رکھیے اتنا زبان سے فرمایے کہ ہمنے تیری خطا معاف کی ابھی ہمین نے آواز سنی
اگر ہمارا فرزند خطا معاف کرے تیرا شباب تجھکو عطا کرین ابھی تو مین تصویر سے باتین کررہی
تھی آپ کے آتے ہی خداوند چپ ہوگئے مصور موچھون پر تاؤ دیکر نے لگا پشت پر بڑھیا کی ہاتھ
رکھکر آواز دی اے نانا دادا اسکی خطا معاف کرد ہم لذت بخش سے راضی ہوے آپ خداوند
روے زمین ہین اپنے غلام کی دعا کا پاس کیجیے مین بھی فتحیاب ہون جاکر اسد کو لاؤن اسی
طرح کوہ مین قتل کردن جان اسد تو میرے قبضے مین ہی ہے مہ جبین الماس پوش چند

سرداران نامی کو بھی آپ کے تصدق سے لایا فقیری کرکے سلطنت کا مزہ پایا مصور نے جو یہ
چلاکے کہا بڑھیا نے چادر سے منھ ڈھانکا تڑپنے لگی مصور نے دیکھا اسقدر بیقرار ہے کہ اسکا
دم نہ نکل جائے ہاتھ پکڑکر آواز دی اری کیون تڑپتی ہے ہینے خطا معاف کی جوان ہو جائیگی
رفتہ رفتہ یہ شرف حاصل ہوگا بڑھیانے چادر سے منھ کھولا ظاہر ہوا کہ پردہ ابر سے ماہ تابان
نکل آیا اک مہ جبین نوجوان دوازدہ سالہ ماہ پیکر حور منظر بھولی بھولی صورت آنکھین نرگس شہلا
موزون سراپا زلف عنبرین سے بوے مشک آتی ہے اتنی زمین روشن ہو گئی عطر
سہاگ جسم مین ملا ہوا عروس شب اول معلوم ہوتی ہے مصور دیکھکر بیتاب ہو گیا کہا
کیون لذت بخش شرف ما بدولت کا دیکھا مابدولت کو سب طرح کا اختیار ہی مگر ہم زبان
نہین ہلاتے اگر ابھی کہدین کل مسلمان غارت ہو جائین صورت نگار دوڑی ہوئی
آئی لذت بخش کے حسن وجمال کو دیکھکر حیران ہوگئی اس وقت تو صورت نگار بھی
مصور کے ہاتھ چومنے لگی کہا مرشدزادے اپنی کرامات چھپاتے ہو آج مجھے معلوم ہوا کہ
تم خداوندزادے ہو لیکن بڑے حرام زادے ہو مسلمانون کے ہاتھ سے ہمکو جوتیان کھلوائین
شکستین اٹھائین آج تک زبان نہ ہلائی ثابت ہوا کہ اب تمکو بھی غیرت آئی ارے میر ابھی بارہ
برس کا سن کردے دامن مدعا گل شباب سے بھردے ہلڑ جو ہوا ستارہ سحری چمک چکا تھا تمام
زمیندار مراد مند دوڑے جسنے لذت بخش کو دیکھا عاشق ہو گیا قدمونکے مصور کے
بوسے لیتا تھا ہر کس کا یہی قول ہے یہ خداوندزادے ہین آج دریاے رحمت جوش مین آیا
لذت بخش کو آبرو دی کوئی لذت بخش کے پانون چومتا ہے کوئی گرد پھرتا ہی کوئی کہتا ہے
بی لذت بخش ہم چار گانون کے مالک ہین ہمارے گھر مین بیٹھ جاؤ کوئی کہتا ہی مین آنکھون
سے خدمت کرونگا مہاجن کہتے ہین کوٹھی اپنی لکھدین بی لذت بخش ہمارے ساتھ چلو
لذت بخش جواب نہین دیتی جب لوگون نے بہت حیران کیا کہا صاحبو اب مین نے کب
ترک کیا مین چیری بنکر خدمت مین مرشدزادے کی رہونگی قدرت کی ہو کو تکلیف ہوتی ہی
چو کے باسن کا کام کرونگی پوریان پکا کے کھلایا کرونگی اب تو پوری پڑے گی تمام قریات
مین ہلڑ ہوا مرشدزادے نے اپنے باپ دادا سے کہکے بڑھیا کو جوان کردیا آج تو لاکھون روپیے

چڑھائے گئے جو کوئی نذر دیتا ہے لذت بخش دامن پھیلا کے لیتی درہ کوہ مین جاکر رکھتی ہے
جو کادینے لگی برتن دھونے جاروب کشی کر رہی ہے اندر درہ کوہ کے یہ بھی جاکر دیکھا کہ مہ جبین و بہار
و باغبان وغیرہ قید ہین لذت بخش نے کہا مرشدزادے یہ کون گنہگار ہین مصور نے کہا یہ سرداران
اسد ہین انکو جہنم مین جھنکوادونگا خدمت کرنے سے لذت بخش سے بہت خوش ہین یہ محبت
کلام کرتے ہین فرماتے ہین صورت نگار جاروب کشی کرے گی تو میرے مقام پر آکر بیٹھ رہ
صورت نگار گھبرا رہی ہے کہ اب ایسی نازنین کو چھوڑکر مجھپر کاہکو توجہ کریگا کھسیانی ہورہی ہے
جھاڑو اسکے ہاتھ سے چھین لی کہا لذت بخش تم جاکر مسند پر بیٹھو مرشدزادے کو تمھاری تکلیف
ناگوار ہے لذت بخش نے کہا اے قدرت کی ہو تم مجھ سے آزردہ ہو مین مرشدزادے کو اپنا باپ
جانتی ہون تیور انکے بخوبی پہچانتی ہون صورت نگار کو کسیقدر تسکین ہوئی مگر مصور پکار رہا ہے
شب کا مشتاق رئیسون کے پیغام چلے آتے ہین مصور سب کو جھڑک دیتا ہے کہتا ہے صاحبو
یہ میری بیٹی ہے جب مسلمانون کا خاتمہ کر ونگا تب بطور نذر افراسیاب کو دونگا وہ اسکو
بادشاہ طلسم ہوش ربا بنائیگا لذت بخش کہتی ہے مین قدمون کو آپ کے نہ چھوڑون گی میری
آنکھون سے پردے اٹھ گئے جب دن تمام ہوا مصور اندر درہ کوہ کے آکر بیٹھا کہا لذت بخش
تم کھانا کھاکے آرام کرو مین فکر طلسم کشا مین جاتا ہون لذت بخش نے اشارہ کیا مرشدزادی
آج تو کہین نہ جاؤ ہم تم بیٹھکر شراب پئین اک غزل گاؤن میری آنکھون سے پردے اٹھ گئے ہین
خداوندونکو دیکھ رہی ہون سب مجھکو بلاتے ہین باغ بہشت کا تماشہ دکھاتے ہین مین نے
جواب صاف دیا مین خدمت مین مرشدزادے کی رہون گی ابھی بہشت مین نہ آونگی مصور
خوش ہوگیا سمجھا اسکو میرے وصل کی خواہش ہے درکوہ مین گلابیان شراب کی چنی ہین مصور
خود اٹھا کے لایا کہا اے مقبول بارگاہ خداوند خوشی تیری آج شب کو کہین نجاؤنگا اب تو
لذت بخش نے پہلو سے چنگ مرصع نکالا کہا مرشدزادے دیکھیے یہ چنگ مجھکو ابھی سامری
دیگئے ہین فرماتے ہین ہمارے فرزند کو راضی کرو علم موسیقی کا ہمنے تجھکو بادشاہ کیا مثل تیرے کوئی
نہ گاسکیگا یہ کہکر چنگ بجانے لگی چنگ بجاتے بجاتے مصنف صاحب کی یہ غزل شروع کی غزل

سرشک دیدہ تر بے اثر ہے کیا کیجے	یتیم طفل تو یہ بدگہر ہے کیا کیجے	وہان تنگ کی صورت میان جانان کی	

عدم مین بھی نہین ملتی خبر ہی کیا کہیے
خیال مین نہین آتی شکل کس سے کہین
تمہارے قبضے مین فتح وظفر ہی کیا کہیے
زبان کو بھی اجازت نہین ہے ملنے کی
سمجھ چکی ہے کہ یہ جانور ہی کیا کہیے
کسیکی یاد رخ و زلف مین تنہا اک

کوئی جو ہمسے کبھی پوچھتا ہے عشق کا راز
تمہارا حال بہت مختصر ہی کیا کہیے
گلہ بھی کر نہین سکتے ہین ظلم کا انکے
ہمارا ضعف بڑے زور پر ہی کیا کہیے
پنہو چھپے بدن زار کا ہمارے حال
قمر یہ نوبت شام و سحر ہے کیا کہیے

تو کہتے ہین یہ شجر بے ثمر ہی کیا کہیے
محال جان کا بچنا ہے تیغ ابرو سے
سمجھ چکے ہین وہ بیدادگر ہی کیا کہیے
پیام گل کا صبا عندلیب کو کیا دے
کمر کی یاد مین موی کمر ہے کیا کہیے

اس سوز و گداز سے یہ غزل گائی کہ مصور وجد مین آکر بول اٹھا منم نبیرہ خداوند صورت نگار خاموش بیٹھی ہے دل پر چھریان چل رہی ہین دل سے یہی کہتی ہے یہ نازنین صورت مین انتخاب گانے مین لاجواب ہے مین کیونکر مصور کی صحبت مین رہونگی اب لذت بخش نے دور جام شراب شروع کیا مصور و صورت نگار نے ایک ایک جام پیا اسوقت کے مزے کیا تحریر ہون مصور کا بلبلانا صورت نگار کا شرمانا لذت بخش کا گانا لذت بخش ہر مرتبہ دوڑ کر بہار و باغبان پر جاتی ہین کہ ان نگوڑونکو قتل کرون مصور اٹھ تو سکتے نہین اشارے سے منع کرتے ہین بیچاری انکو نہ قتل کردیے افراسیاب کے گنہگار رہین لذت بخش نے جاکر قریب باغبان و بہار کو باتین آنکھ کا تل دکھایا یعنے آگاہ کیا منم مہر سپر عیاری نہ گھبرانا مین آپہونچا آج دونون کو جہنم واصل کرتا ہون دیکھو وہ مین یہ جلسہ ہے مرشدزادے جھوم رہے ہین لذت بخش نے ان سب کی زبان سے سوزن نکالدیئے ہین اپنے اپنے سحر تیار کیے بیٹھے ہین اس شب کو افراسیاب جادو حیرت جادو کی بارگاہ مین آیا ہے کہہ رہا ہے اے حیرت نہ گھبرا مین نے نقابدار سیاہ پوش کو نامہ لکھا تھا جس پر تیر تلوار سحر کچھ تاثیر نہین کرتا چالیس پتلے روئین تن چالیس غلامان زنگی تیغ زن اسکے ہمراہ ہین اسی کے ساتھ جدہ بھی آئینگی دادی جان سے بہت محبت کرتا ہے نام پر اونکے مرتا ہے اگر طلسم کشا کے پاس لوح بھی ہوگی اسکا کچھ نہ کر سکے گا مین نے دریائے نیل پر جو سامان کیے ہین کہ پیک وہم و خیال کا گذر ہونا دشوار ہے مقہورین قہار فیل نور رنگوں سے دالد نگا افسر کیا ہے ایک ایک صف پر دس دس پہلوانان زبردست ہونگے فوجین بیشمار کیا مجال اگر لشکر دار او کیقباد بھی اسد کے ساتھ ہو صاحبقران بھی آجائین سب اونکے پہلوان بھی ہمراہ ہون

ایک صف پر نہ لڑ سکین نام پہلوانون کے تم کو معلوم ہون گے اٹھارہ سو ملک کے پہلوان جمع ہو گئے
افغان بلند رکاب عادان منارہ گردن و فیفال شتر پیکر و نریمان کرگدن سوار و
عیقول کوہ تن وغیرہ چار سو پہلوانان زبردست جمع ہو چکے ہین اور مقہور ین قہار
فیل زور دیو ہے اسد کی بوٹیان کاٹ کر کھا جائیگا مین نے برائے مقابلہ حمزہ اسکو رکھا تھا
لیکن اب اس معرکہ پر روانہ کر دیا وہ دعوے کر کے گیا ہے کہ مین طلسم کشا کو قدم نہ بڑھانے دونگا
وہ ایسا ہی ہے اٹھارہ سو ملک مین اسکا کوئی مثل و نظیر نہین ہے اس بیان پر افراسیاب کے
تاجدارون کو قوت ہوئی سب کہہ رہے ہین کہ بیشک حضور اسد کچھ نکر سکے گا جن لوگون نے
مقہور کو دیکھا ہے وہ کہتے ہین کہ ہمارے سامنے اسنے اکثر ہاتھی کو چیر پھاڑ کر پھینکدیا یہ ذکر تھا کہ
صرصر شمشیر زن ہنستی ہوئی آئی افراسیاب نے پوچھا کیا خوشخبری لائی صرصر نے کہا مبارک ہو
احوال نہین کھلتا کسنے یہ کام کیا شاید حضور آگاہ ہون دو ہفتے سے لشکر طلسم کشا مین یہ
قیامت ہے کہ ہر روز شب کو اک سردار غائب ہوتا ہے بارہ سردار مع ملکہ مہ جبین تاجدار
لشکر سے غائب ہوئے نہین معلوم کسنے یہ کام کیا لاچین و اسد بہت بیقرار ہین اسد
نے کہا ہے مین خود تلاش کرونگا کل سے عمرو غائب ہے حضور دریافت تو فرمائین کہ یہ کسنے خیر خواہی
کی لشکر دشمن کی تباہی کی افراسیاب ہنسا مسکرا کر کہا ہمارے مرشد زادے مصور
بدعت عیاران سے فقیر بنکر فلان درہ کوہ مین بیٹھے وہ نبیرہ سامری ہین تمام اہالیان
قریات کرامات کے معتقد ہوئے میرے پاس نامہ آیا تھا خوب تدبیر کی ہے اس حال مین انکو
کوئی نہ پہچانے گا سب سردارون کو دہی دے گئے ہین جواب لکھا کہ سبکو قتل کیجیے فقط بہار
و مہ جبین کو میرے پاس روانہ کیجیے کل سب قتل ہو جائینگے سرکشی کی سزا پائینگے حیرت
نے کہا اوراق سامری تو ملاحظہ فرمائیے کہ مرشد زادے کیا کر رہے ہین عمرو تھوڑا فکر مین
نکلا ہے ایسا نہو پہچگیا ہو افراسیاب نے ورق اٹھا کر دیکھا صرصر کے دیکھا رنگ
روے شہنشاہ متغیر ریش نوچنے لگے تاج دے مارا حیرت نے کہا خیر تو ہے افراسیاب نے
کہا عمرو بیٹھا شراب پلا رہا ہے غزلین گا رہا ہے یہ کہکر پلٹا بڑے بڑے ساحر بیٹھے ہین
طوفان سے کہا اے طوفان لینا جاتے ہی عمرو کو ڈبو دے مرشد زادے کو بچانا یہ سنتے ہی طوفان چلا دو

بعد جوش و خروش اُڑا بیان خواجہ نے سوزن تو اپنے ساحر دنگی زبان سے نکال لی یاری گُلّی
مصور سے کہا مرشد زادے چلو ہم تم جنگل کی سیر کریں مصور خوش ہو گیا صورت نگار نے گریبان
مین ہاتھ ڈالدیا کہا کیون سفلہ مزاج میرے سامنے یہ باتین کرتا ہے نام پر لذت بخش کے مرتا ہے یہ
کہکر ڈاڑھی پر ہاتھ ڈالدیا مصور نے صورت نگار کو اک طمانچہ مارا چوٹی پکڑ کے کہا دور ہو
مین نے تجھکو طلاق دی صورت نگار نے کہا او بیحیا نامرد مین نے جوانی اپنی تیرے ساتھ
برباد کی تجھسے کیا ہو سکتا ہے آج بلبلا رہا ہے زن و شوہر لڑتے بھڑتے اٹھے بیہوشی نے تاثیر کی
دونون گر کر بیہوش ہوے عمرو نعرہ کر کے اٹھا خنجر برہنہ کھینچکر جا پڑا ایک خنجر مارا مصور کا
سر کٹ کر الگ ہوا صورت نگار کا شکم چاک کیا لباس دونون کے اتار لیے مال پر درہ کوہ کے
جال الیاسی مارا آواز دی اے جال جنجال ہو کر پہونچنا ایک حبہ بھی نہ چھوڑنا مصور کا مرنا
درہ کوہ کا پھٹنا ہزارون طائر پیدا ہوے صدا آنے لگی کشتی مرا نام من مصور و صورت نگار بود
طوفان اسوقت پہونچا کہ یہ صدائین بلند ہو چکین ہیں غل مچا رہے ہین تمام صحرا دھوان دھار
ہو رہا ہے طوفان کڑک کر گرا آواز دی او ساربان زادے غضب کیا نبیرہ سامری
و جمشید کو مارا طوفان سمجھا تھا خالی عمرو ہے باغبان نے طوفان کو آتے دیکھا تو سرخ ہو
مہ جبین کو گود مین اٹھا لیا باغبان نے خنجر بہار نے کارد سحر طوفان پر کھینچ
مارے ٹکڑے ہو کر طوفان کے گرے سردار نکلکر بھاگے عمرو نے گلیم اوڑھ لی آواز آئی
کشتی مرا نام من طوفان جادو بود افراسیاب کے سامنے گلدستہ سحر طوفان رکھا تھا وہ
جلا بس افراسیاب اٹھ کھڑا ہوا کہا یارو غضب ہوا آج برکت ہوش ربا اٹھ گئی کوئی نسل
سامری سے باقی نہ رہا کوہ ہفت رنگ ویران ہوا افراسیاب جو غیظ و غضب مین
اٹھا چار سو تاجدار بارہ سو ساحران غدار حیرت جادو لیکر اٹھی سرباد ابریق نے کمربندی کا
حکم دیا سترہ سو نقارے پر چوب پڑی بائیس لاکھ کا لشکر تیار رہو لیمان شہنشاہ لاچین و
کوکب و جہاندار وغیرہ بارگاہ مین بیٹھے تھے کہ زمین تھرائی نقارہ رزمی کی آواز آئی
لاچین نے سر اٹھا کر فرمایا ارے خبر تو لو یہ کیا قیامت ہے چرند و پرند نے خبر دی ابھی خبر آئی ہے
کہ مصور و صورت نگار کو خواجہ نے مارا بہار و باغبان وغیرہ چھوٹے افراسیاب

انکے تعاقب بن گیا ہی حیرت بائیس لاکھ لشکر لیکر جاتی ہی یہ سنکر لاچین اُٹھے سب سے پیشتر
کوکب روشن ضمیر و ملک جہاندار شاہ پر پرواز پیدا کرکے اُڑے اسد و لاچین نے
بدگاہ سے نکلکر دیکھا فوج افراسیاب مثل مور و ملخ کے جاتی ہی صدا سے نقارون کی زمین
تھراتی ہی ایک ایک ساحر سامری و جمشید عہد و سحر مین طاق شہرہ آفاق لکہا ہاے ابر
تیار کرکے چلے ہین سرما و ابر لق نے اپنے اپنے سحر آراستہ کیے فوج کو ترغیب دیتے
ہوئے جاتے ہین بیان خواجہ تو لعبد قتل مصور و صورت نگار گلیم اوڑھ کر غائب ہوے
باغبان و بہار وغیرہ سے کہا بھاگو قیامت ہوا چاہتی ہی مہ جبین کو ساتھ لے کر یہ پندرہ
سردار درہ کوہ سے سحر کرتے ہوے نکلے مصور کے مرنے سے اہالیان قریہ آپڑے
باغبان و بہار نے نکل کر سحر کیا گنوار تو دُہائی دہائی کرتے ہوے بھاگے کچھ دیوانے ہوے
برقین حکیمین رعد و برق نے اپنا کمال دکھایا برق لامع کڑک کر گری کئی سو کے
سر اُڑا دیے افراسیاب آکر پہونچا دیکھا پہاڑ تو جل گیا لاشہ مصور صورت نگار
پڑا ہی طوفان دریاے خاک و خون بین غلطان آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا لاشہ مصور
دیکھکر موت کا نقشہ آنکھون کے نیچے پھر گیا سرداران مذکور کو للکارا او باغبان خبردار
کہان جاتا ہی افراسیاب کڑک کر زمین پر گرا گرتے گرتے سحر کیا سردارون کو شعلہ ہاے
آتش نے گھیرا بہار نے گلدستہ مارا پھول برسے باغ سحر کے گل کھلے باران سحر بھی برسا
شعلہ ہاے آتش سحر افراسیاب سے سردار نکلے افراسیاب نے بیچھا کیا ان سردارون
نے سحر کی بوچھار کی کہ لشکر حیرت سے ابر سیاہ او ٹھا قارن اژدر سوار ساحر زبردست
تین لاکھ فوج سے آکر پہونچا بہار و باغبان گھبراے دوسری جانب سے مضمار
آتش ریز جادو سات لاکھ ساحرون سے پہونچا اور گرد اڑی قمقام خنجر بار چھ لاکھ
ساحرون سے آکر پہونچا یہ پندرہ سردار بوجہ ہمراہ ہونے مہ جبین کے بیقرار تھے
سر خموے کا کل کشا ملکہ کو بچاتی ہی قریب ہی کہ ساحر گرفتار ہو جائین مہ جبین کو دیکھ کر
افراسیاب جادو نے اور زیادہ حکم دیا کہ ان سب کو جلد پکڑ لو بہار و باغبان
سحر کرتے ہوے ہٹے بیقرار تھے کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم شہنشاہ کوکب روشن ضمیر کوکب

فوج قارن پر گرا پہلو مین بلور حیار دست فوج دریا موج کو لیکر آیا دوسری طرف سے گرد عظیم اٹھی
ملک جہاندار شاہ عالیجاہ مع معمار قدرت و ساحران با شوکت آکر فوج مضمار آتش ریز
پر گرا کوکب لڑتا بڑھتا قریب قارن پہونچا قارن کو اپنے سحر پر بڑا ناز تھا تلوار کھینچکر چلا کوکب
سے خوب تلوار چلی بران شمشیر زن کا اختر مرد ارید چلنے لگا بلور حیار دست نے
ٹھیان کھو مین فوج افراسیاب بیحساب ہر کوکب بھی سحر مین اپنے انتخاب ہی بلور کے
تیلون نے معرکے کو سنبھالا ایک ایک نے دس دس کو مارا سپاہی صف شکن اپنے مالک کے خیر خواہ
گرد کوکب کے پھر رہے ہین بران و کوکب کی حفاظت بھی کرتے ہین بلوے کو بھی روک رہے
ہین اپنے سحر کے گھمنڈ مین قارن نے کوکب پر ہاتھ مارا کوکب نے مٹھی سے ایک طائر
چھوڑا قارن کے ہوش اڑے ذرا پلک جھپکی تھی کہ کوکب نے تیپرا دل کے ہاتھ مارا
قارن کے دو ٹکڑے ہوے جہاندار شاہ نے کئی مرتبہ برج نمایا مضمار آتش ریز نے
آگ برسا کے برج کو ہٹایا جب جہاندار شاہ کے کئی سو جوان مارے گئے مضمار بیمار جھوم کر
جا پڑا اُسنے شعلہ بھڑکایا معمار کی آنکھون مین اندھیرا آیا اسی گرمی مین مضمار نے ہاتھ مارا
معمار کا سر زخمی ہوا جہاندار شاہ نے جو اپنے قوت بازو کو زحمدار دیکھا تاب باقی نہ ہی تیغہ
برق مثال کھینچکر بیچ مین آیا معمار کو ہٹایا اپنا سینہ سپر کیا مضمار نے جہاندار شاہ پر بھی ہاتھ
مارا جہاندار شاہ بادشاہ بیابان گلریز مرکب کو مہمیز کر کے جا پڑا تلوار کو خالی دیا مضمار
جھکا اوپر سے جہاندار نے ہاتھ مارا مضمار کے دو ٹکڑے ہوے قمقام خنجر بار خنجر برساتا
ہوا آتا ہی اب بہار و باغبان نے اپنے کو سنبھالا نقارے پر چوب پڑی ولا رام
وزیر زادی تخت طاؤسی لے کر پہونچی مہ جبین کو تخت پر سوار کر لیا ساحر گرد آ گئے قمقام خنجر بار
نے بڑھکر گولا مارا اسقدر خنجر برسائے کہ کئی سو ساحر زخمی ہوے گولے سے کئی سو سے سر پھٹے
کہ آسمان پر برق چمکی نعرہ ہوا منم ملکہ مہرخ سحر چشم صاحب قہر و خشم آکے دیکھا مہ جبین
پر بلوہ ہی ہزار ہا لاشے جان نثارون کے سامنے تخت مہ جبین کے پھڑک رہے ہین مہرخ
نے بڑھکر سینہ سپر کر دیا قمقام خنجر بار سے مقابلہ کیا خوب گولے چلنے لگے گرمی جنگ ہی
افراسیاب بھی کڑک رہا ہی جس غول پر جا پڑا درہم و برہم کر دیا یکا یک زمین تھرائی

شیر کے نعرے کی آواز آئی دیکھا سب نے علم زنگار کا پھریرا کھلا ہوا شاہزادہ صندلان صندلی پوش چھترعلم کی بغل مین دبائے ہوے ساٹھ ہزار جوان صندلی پوش آگے سب کے اسد نامدار بصد صولت ووقار آتے ہی نعرہ کیا نعرہ کوہ شگاف تھا نعرہ اسد

اسد شیردل شاہ عالیجناب	ہمن آنیم سرکوب افراسیاب	یل سلیتن نامور نامدار
نظر کردہ شیر پروردگار	اسد شہسوارم کہ در روز جنگ	بدرم دل شیر وچرم پلنگ
شہنشاہ نام آور و کامران	اسد شیر دل ابن صاحبقران	

پہلو سے سب نے دیکھا کہ دوسرا شیر صولت سہراب ہیبت حسین وخوبصورت کمسن پشت مرکب پر سوار اسی ہزار قزاقان عالی وقار بوق ترکی بجکا زمین کانپی ساحرون کی جان پر بنی زمین ہلنے لگی اسد نوجوان نے جو قمقام خنجر بار کو دیکھا کہ اسنے خنجر برسا کر ہزارون کو ٹھنڈا کیا لکہ ابر سیاہ اسکے سر پر ہے اُسی سے خنجر برس رہے ہین جسپر خنجر پڑا سر اُڑ گیا اسد نعرہ کر کے جا ہی پڑا قمقام خوش ہوا مشہور ہے کہ طلسم کشا سحر نہین جانتا تلوار پکڑ کر جا پڑا ابر سے خنجر برسائے وہ خنجر قریب اسد نامور نہ آئے بلکہ اسی کی فوج پر گرے ہزارون ذبح ہو گئے اسد نے تلوار کو تلوار پر گا تھا جھناٹے کی صدا ہوئی الجھاوے سے ہاتھ نکال اس ماہ فلک جرأت نے تیغہ ہلالی مارا قمقام کے دو ٹکڑے ہوے ادھر غضنفر نے زمین ہلادی قزاقون نے لاکھون جادوگر مارے ساحرون کے سحر بھلا دیے افراسیاب جادو سب کے سحر دفع کر رہا ہے اس فکر مین ہے کہ اسد وغضنفر کو گرفتار کرون لعل سخندان نے آج آگ برسائی اسرار جادو کے سحر مین بڑا بھید ہے باران زمین کن نے اژدر بنائے ہلال سحر افگن کے سحر سے خنجر گرے مہرخ کے گولے چلے باغبان نے پھولون کے گیند پھینکے شکیل شمشیر زنی کر رہا ہے مزہ یہ ہے کہ شکیل کا سحر بھی خوبصورت ہے فرزند مہرخ صاحب شوکت ہے افراسیاب طرف غضنفر کے چلا سرپا و ابرلق سے کہا فرزند طلسم کشا کے پاس تحفہ جات ہین جا کر انگوٹھی چھینتا ہون تیغہ رومئن شگاف قبضے سے نکال دونگا گھوڑے پر سحر کرون زیر ران سے نکل جائے یہ کہتا ہوا قریب غضنفر آیا غضنفر جیت وچالاک دلیرانہ وبیباک یہ یک کتا ہے تیغہ دمن شگاف کھینچکر قریب افراسیاب جا پڑا جبتک افراسیاب سحر کرے غضنفر نے بوق ترکی بجا کر ایک ہاتھ

تیغۂ رویین شگاف کا مارا افراسیاب نے سپر سحر کو پناہ کیا یہ تیغۂ رویین شگاف ساحر شش ہر کہ وہ
بھی خداوند ساحران عالم تھا خدائے فرعون کا ناظم اقلیم سحر و ساحری کا حاکم سپر کے دو ٹکڑے ہوئے
تاج افراسیاب کا کٹا سر زخمی ہوا افراسیاب نے اپنے کو زمین پر گرا دیا پیچھے ہٹکر ایک آہ کی
آواز دی ارے کوئی حاضر ہے اک زنگی سیاہ رو نیزہ ور دون سامنے افراسیاب کے آیا کہا حضور
کیا ارشاد ہوتا ہے افراسیاب نے کہا اس جوان کو گھوڑے سے اتار لے تیغ پر قبضہ کرا نگلی سے
انگوٹھی اتار لا وہ جوان خم مارتا ہوا چلا نام لیکر غضنفر کا للکارا غضنفر شیر بیشۂ جرات پلٹے پڑا
زنگی جایا چاہتا ہے غضنفر پر جا پڑون دور سے شہنشاہ لاچین نے دیکھا زانو پہ ہاتھ مار کر کہا کہ ارے
غضب ہوا غضنفر کے قبضے سے تیغہ جایا چاہتا ہے افراسیاب نے سحر کیا اسد غازی گھبرا گیا
کہا اے لاچین خدا کرد لاچین نے اسد سے کہا اسد بھی بڑھے دور سے نسیم جالندری
نے دیکھا جا پڑی سینہ سپر کیا زنگی نے ہاتھ تلوار کا مارا سر نسیم زخمی ہوا گئی تڑاق جا پڑے
زنگی سیاہ رو نے کئی قزاقون کو چیر کر پھینکدیا دھڑکا مارتا ہوا طرف غضنفر کے جاتا ہے جاتا ہے
تڑپ کر گردن افراسیاب دستک دے رہا ہے جب افراسیاب دستک دیتا ہے زنگی کی طاقت
بڑھ جاتی ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے یہ قصد ہے کہ مع مرکب غضنفر کو اٹھا لین قزاقون کو جو
مار رہے انگلیون سے قطرے خون کے ٹپکتے ہوئے بدکردار خونخوار پر شہنشاہ لاچین جھپٹ کر آئے
زنگی نے ہاتھ تلوار کا مارا لاچین نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کمر مین ہاتھ ڈال کے اٹھا لیا اور
ٹانگین پکڑ کے چیر پھاڑ کر پھینکدیا اس زنگی کے مرنے سے اندھیرا ہو گیا افراسیاب بھی غصے
مین لاچین پر جا پڑا اس زور و شور سے ہاتھ مارا کہ لاچین کی آنکھون مین اندھیرا
چھا گیا شعلے بھڑکے سب سردار نگران مثل آئینہ حیران کہ یار و خدا لاچین کو بچائے باغبان
انیسے راز دار نے کہا کہ اب لاچین نہ بچے گا افراسیاب نے مار لیا ہزار ہا نو شعلہ بھڑکا
برقین چمکین کئی خنجر تھراتے ہوئے ساتھ تیغۂ افراسیاب کے آتے ہین لاچین کے منھ سے
اتنا نکل گیا کہ سرحد طلسم ہوش ربا مین کوئی نمک حلال نہ نکلا سب نمک حرام ہو گئے یہ جو لاچین نے
نعرہ مار کر کہا زمین تھرائی آواز آئی اے شہنشاہ عادل غلام حاضر ہے دیکھا اک پتلا فولادی زمین سے
نکلا سپر لاچین کے تھر ابا تیغہ افراسیاب اپنے سر پر لیا خنجر جسم پر پڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین

پر گرا جسم سے اُس پتلے کے فوارہ خون کا نکلا وہ خون جسم پر افراسیاب کے پڑا دریاے خون مین نہا گیا سکوت مین کھڑا ہوا اوپر سے لاچین نے ہاتھ مارا سر افراسیاب کا زخمی ہوا کئی پتلے زمین سے پیدا ہوے لاچین کے پٹنے لگے لاچین نے ایک کو قبضہ مارا ایک پر تمبیر مارا لیکن اُن پتلون نے افراسیاب کو بچا لیا کئی ملازم لاچین کے مارے افراسیاب جھومتا ہوا پیچھے ہٹا سر سے خون بہتا ہوا غصے مین چہرہ سرخ کوکب روشنضمیر نے جو افراسیاب خانہ خراب کو اس حال مین دیکھا تیغہ کھینچکر جا پڑا اور یہ لفظ کہا کہ یارو ملکر افراسیاب کو مار لو لیکن سرما و ابریق سے افراسیاب نے پکار کر کہا اسد و غضنفر پر سحر نہ کرد بلوہ کر کے قتل کر لو اب تو ترسول نیزے و تیر تفنگ اسد و غضنفر پر پڑنے لگے اٹھارہ امیر زادے اسد نامدار کے ابراہیم و صندل ان صندلی پوش وغیرہ لڑائی مین اپنی اپنی جانین لڑا رہے ہین قزاقان غضنفر نے سینے سپر کر دیے لاشہ ہاے ساحران سے جنگل بھر دئے کوکب روشنضمیر و افراسیاب جادو سے تلوار چل رہی ہے کوکب روشنضمیر نے ہاتھ مارا سب نے دیکھا افراسیاب کے دو ٹکڑے ہوے کوکب نے جھوم کر کہا وہ مارا پہلو سے آواز آئی ارے کسے مارا منم شہنشاہ طلسم ہوش ربا پہلو سے کوکب روشنضمیر کے افراسیاب پیدا ہوا مگر گاہ پر کوکب کے ہاتھ مارا کوکب کے دو ٹکڑے ہوے افراسیاب بھی خوش ہو گیا آواز دی چراغ طلسم نور افشان گل کر دیا آواز آئی تیری عقل کے چراغ گل ہوئے منم کوکب روشنضمیر لڑتے ہوئے دونون بلند ہوے عقاب و طاؤس بنکر منقار و پنجے چلنے لگے کبھی دونون شیر بنگئے ایک بہ شکل فیل مست ایک بصورت شیر ببر دھڑکون سے اُنکے زمین ہلتی تھی۔ کبھی غلطک مار کر سیدھے ہوئے بصورت اصلی تھے تلوار چل رہی ہے زمین کا تھرانا لکہ ہاے ابر کا لہرانا جانبین سے بتلہ ہاے سحر کی شورش اپنے اپنے آقا کے بچانے کی کوشش آخر ایک مقام پر افراسیاب جادو نے کوکب روشنضمیر کو تلوار کے نیچے لیا کوکب روشنضمیر اپنا سحر کر کے ہر مرتبہ اپنے کو بچاتا ہے افراسیاب تعاقب نہین چھوڑتا پہلو نہین پاتا کہ ہاتھ مارے کوکب بسبب خستگی کے تلوار ہلاتا ہوا پیچھے ہٹا اک نخل کے سایہ مین پہونچا افراسیاب نے چاہا ہاتھ تلوار کا مارون کہ پہلو سے آواز آئی اے شہنشاہ منم سبز صحرا نشین اگر تو حکم دے تو اسکو چیر پھاڑ کر ڈالون افراسیاب نے دیکھا اک ساحر مہیب بہ شکل عجیب منہ سے آگ چھوڑتا ہوا پہلوے نخل سے نکلا تو

افراسیاب جادو سمجھا کوئی میرا خیر خواہ ہے وہ جوان قریب پہونچا کوکب روشن ضمیر پر نعرہ کیا کہ ہٹ جا
تیری بھی یہ لیاقت ہے کہ شہنشاہ ہوش ربا سے مقابلہ کرے مین چیر پھاڑ کر کھا جاؤنگا کوکب کچھ
سمجھ کر پیچھے ہٹا اُس جوان نے افراسیاب جادو سے کہا اے شہنشاہ کیا غفلت ہے اپنی پشت کی خبر
تو جہاندار شاہ ہاتھ مارا چاہتا ہے دو ہی ٹکڑے ہونگے افراسیاب نے منھ پھیرا بلک جھپکنا
اور بجلی کا چمکنا آواز آئی او افراسیاب منم مہر سپہر عیاری وقطب فلک خنجر گذاری شاہ
عیاران عیار خواجہ عمرو نامدار برابر تو پہونچ ہی چکے تھے چودہ حلقے کمند کے مارے گردن
و کمر افراسیاب مین پڑے اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے تیسرا دن ہے لڑتے ہوے جب
عمرو نے حلقہ ہاے کمند مارے اور یہ کہکر افراسیاب جادو گرا عمرو نے حباب مارا چند پتلے
زمین سے پیدا ہوے گود مین لیکر افراسیاب جادو کو بھاگے اک پتلے نے آواز دی اے خاتون
محل شہنشاہ اپنے کو بچائے دشمنون کا بلوہ ہے افراسیاب جادو مجمع سے نکلا کہ لاچین و کوکب
روشن ضمیر و ملک جہاندار شاہ وغیرہ تلوارین کھینچکر جا پڑے نعمان خوک پیکر ساحر زبردست
سات لاکھ ساحرون سے آیا ہے افراسیاب جادو کے نکل جانے پر یہ لڑائی روک رہا ہے روبروئے
تخت حیرت سینہ سپر کئے کھڑا ہے کہ لاچین نے جھپٹ کر گولا مارا نعمان کا سر پھٹا کوکب کا
گولا پڑا حیرت کا تخت ٹکڑے ٹکڑے ہوا وزیرزادیون نے اس کو سنبھالا برق بنکر چمکی اس کا نکلنا
تھا کہ تمام ساحر باز و عقاب بنکر اُڑنے لگے فوج نعمان خوک پیکر لڑ رہی ہے لاچین
نے آگ برسادی کوکب نے دریائے سحر تیار کیے لاکھ ساحر آگ سے جلگئے لاکھ پانی مین گر کر ٹھنڈے
ہوئے وہ قیامت کی جنگ مغلوبہ ہوئی کہ ساحران افراسیاب جادو سوراخ مور و مار مین چھپے
تھے جس قریہ مین بھاگ کر پہونچے قزاقان غضنفر تعاقب مین پہونچے قریات مین آگ
لگادی تمام حوالی کوہ ہفت رنگ آتش بہار لینا لینا کی پکار چار منزل کے گرد مین یہ رن
پڑا لاشون سے میدان بھر گئے اسی طرح شہنشاہ لاچین و کوکب روشن ضمیر و جہاندار
و جملہ سردار دریائے خون مین نہائے ہوے آگے سب کے اسد نامدار زخمون مین چور چور تیغہ
خونفشان ہاتھ مین غازی گھیرے ہوئے رد اردی کرتے ہوئے دامنہ صحرائے دریائے نیل
مین پہونچے معمورین قہار فیل زور سب پہلوانون کا افسر بارگاہ مین بیٹھا تھا چار سو پہلوانان

نامی وزبردست گرد اُسکے بیٹھے تھے نوبت نقارے کی آواز جو آئی بارگاہ سے مع پہلوانوں کے نکل آیا
چالیس لاکھ فوج کا افسر ہے دیکھا اُس نے آگے آگے اسد نامدار پشت پر تمام سردار باغبان و
معمار اٹھائے بارگاہ کے لئے ہوئے اسی مقام پر آکر پہونچے اسد نے نیزہ گاڑ دیا گھوڑے سے
اُترا صندلان نے ساٹھ ہزار صندلی پوشون کو اترنے کا حکم دیا ابراہیم وغیرہ سرخ رو گرد اسد خوشخو
ایک پہلو مین غضنفر بن اسد بصد شد و مد بارگاہ مین داخل ہوئے مقہور نے صف بندی کرادی آگے بڑھکر
فوج کے ٹہلنے لگا لاچین وغیرہ کو پکار کر آواز دی اے ساحران نامور واے شعبدہ بازان افسونگر دامنہ
دریائے نیل ہے یہان مشکل پڑے گی۔ تم سب کے سحر بیکار ہونگے طلسم کشا کو بیجاؤ مین چالیس لاکھ فوج کا
افسر ہون تلوار سے میری خون کے دریا بہین گے یہ چارسو پہلوان سرفروش نیزہ وتیر و تفنگ سے
جنگ کرینگے کوہ عقیق سے مدد منگواؤ مین مشتاق مقابلہ صاحبقران زمان ہون اسد کو پشہ
جانتا ہون بڑے بڑے پہلوانون نے نام بادولت سنکر حلقہ اطاعت کان مین ڈالا ہے خوف سے
میرے دیو بھاگتے ہین شیر میرے بیشے مین نہین آتے ہین فیل میرے سامنے پشے سے کمتر ہین سیکڑون
دیوزادون کو مارا طبقات زمین ہلا دیتا ہون صندلان وابراہیم نے بڑھ کر آواز دی او
خودسر کیا بیہودہ بکتا ہے انشاء اللہ میدان مین حال کھلیگا تمکو ارکان اسد ایک ایک شیر
لاکھون روباہون سے لڑیگا مقہور یہ سن کر اپنی بارگاہ مین چلا گیا صندلان وغیرہ پلٹ کر
خدمت اسد مین آئے مگر رنگ رو سب کے متغیر بیحد جاؤ دیکھا ہے قلب ہر ایک کا کانپ رہا ہے
اشارون مین کہا اے شہنشاہ لاچین خوش آئین یہ نہ سمجھنا کہ ہمکو ہراس ہے آقائے نامدار کی
جان کا پاس ہے انشاء اللہ اس میلے کو درہم برہم کردینگے لاشون سے نامردون کے تمام
میدان بھر دینگے شہنشاہ لاچین نے خواجہ عمرو کو کنارے بلایا کہا اے شہنشاہ اقلیم عیاری
جس بات کا ہمکو خوف تھا وہی دن آگے آیا آپ نے جاؤ دریائے نیل کے دیکھے افراسیاب
کو کیا گھمنڈ بیجا ہے پیک وہم و خیال تک نہین پہونچ سکتا ہے تمام دامن صحرائے دریائے نیل
فوجون سے معمور آپ کی فوج مین غیر ساحر بہت کم ہین وہ پہلوان چھانٹ چھانٹ کر افراسیاب
جادو نے یہان بھیجے ہین کہ ایک ایک جوان ہزارون سے جنگ کرسکتا ہے دیکھئے صبح کو کیا ہوتا ہے
عمرو نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ شاہزادہ بدیع الزمان بھی اگر اس جنگ مین ہوتے پشت

اسد غازی قوی رہتی ہے وہ شیر لاکھون مین اکیلا لڑا ملک سنجان مین گنجاب نے ہفت صف آراستہ کرائی تھین وہ شیر اس ہفت صف کو توڑ قریب گنجاب پہونچا مگر زنجیر مین ہاتھ ڈالکر اوٹھا لیا چاہئے تھا کہ اس لڑائی مین دو چار شیر دل اس سبب کے ہوئے تب یہ لڑائی سر ہوئی مین جان دینے کو اسد کے ساتھ ہون لیکن حقیقت مین افراسیاب نے بڑا انتظام کیا خود اس لڑائی مین نہین آیا بڑے اطمینان سے باغ سیب مین بیٹھا ہے آخر مجبور ہو کر بارگاہ مین بیٹھے اسد غازی اس جنگ ساحران مین بھی زخمی ہوئے ہین زخم دوزبان ہوئین پٹیان مرہم کی چڑھین غضنفر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہے ناناجان آپ نہ گھبرائین یہ اسی ہزار قزاق صف ہائے کافران کو درہم و برہم کردین گے نخل ہائے بدعت نامردان قلم کر دینگے اس شب کو عمرو کے ہوش درست نہین ہین اودس طرف ہنگامہ فوج بدعت سوج مقہور اپنی فوج مین بیٹھا ہوا بکبلا رہا ہے جب دماغ اسکا بادہ ناب سے گرم ہوا جوش جرأت مین حکم دیا طبل جنگی بجے دیکھون تو کل طلسم کشا اس میدان رزم مین کیونکر قدم دھرتا ہے یہ جو اُسنے حکم دیا سترہ سے نقارے پر چوب پڑی جملہ فوجون کے افسر اپنے اپنے مقام سے اُٹھے صف بندیان کرنے لگے چرند و پرند ہرکارے جو لشکر اسلام کے بارگاہ مقہور مین موجود تھے خبرین لیکر بھاگے مضطر و بدحواس وہ جماد کفار کے دیکھے ہین کہ رنگ رو متغیر اختان وخیزان دربار مین آکر پہونچے یہان وہ وقت ہے کہ شہنشاہ لاچین پہلو مین تخت ملکہ مہ جبین کے کرسی جواہر نگار پر قریب اسد اٹھارہ امیرزادے ایک جانب غضنفر باغبان و مختار وبہار وغیرہ خاموش اس حسرت مین کہ افسوس کل ہم کھڑے ہو کر دور سے تماشا دیکھینگے ہمارے ماہ تابان پر گھٹائین فوج کی چھائین گی ہم مجبور ہو کر دیکھا کرینگے اس حیرت مین سب خاموش بیٹھے ہین کہ چرند و پرند آکر پہونچے ہاتھ اوٹھا کر دعا و ثنای بادشاہی بجا لائے شعر دلت زنفحہ باغ مراد گلشن باد ٭ زنور لطف ازل چشم بخت روشن باد ٭ دگیر رتبہ اقبال تو مشہور باد ٭ چشم بد از روزگارت دور باد ٭ پروردگار عالم آفتاب اقبال کو روشن رکھے مقہور بن قہار نے بہ کبر و نخوت طبل جنگی بجوایا چار سو پہلوانون کو حکم دیا ہے چالیس صفین لاکھ لاکھ سوار اور پیدل کی آراستہ ہو رہی ہین ایک ایک صف پر لاکھ لاکھ سوار پیدل پانچ پانچ پہلوان زبردست قایم ہونگے قیامت کی لڑائی ہے رات کو بھی فوجین چلی آتی ہین نوبت نقارے

بج رہے ہین تمام ناظمان در بند وشاہان خود لپسند وپہلوانان تنومند داخل ہورہے ہین افراسیاب کی بھی آمد ہے اس لڑائی کو الگ سے ملاحظہ کریگا ہونے والون کو ترغیب دیگا شہنشاہ لاچین نے کہا افراسیاب بھی بیکار ہم بھی مجبور و ناچار جانبین کے ساحر ایک حال مین ہو نگے لیکن تمام لشکر سے غیر ساحر چھانٹے جائینگے لکھا ہے تمام لشکر چھانتا گیا مع فوج صندلان و ملازمان اسد وہمراہیان غضنفر ملاکے دو لاکھ جوان قرار پائے گویا دال مین نمک ہے اس لڑائی کے فتح ہونے مین بڑا شک ہے اسد نامدار نے فرمایا سب صاحب خاموش رہین اودھر کی فوج خواہ کم ہے خواہ زیادہ ہے ہمارے دربار مین ذکر نہ آئے کہدو ہمارے لشکر مین بفضل ایزدی طبل جنگی بجے یہان بھی نقارہ رزمی پر چوب پڑی شہنشاہ لاچین وغیرہ اطمینان اسد کا دیکھکر وجد کر رہے ہین کہ شاہزادہ اپنے ساتھ والون کو ترغیب جنگ دے رہا ہے ہراس کا نام نہین خواجہ عمرو بن امیہ ضمری نے دیکھا کہ یہان تیاریان ہونے لگین صندلان صندلی پوش وایاسیم وغضنفر بن اسد سلاح کو درست کر رہے ہین تیغہ ہائے برق نایاب چڑہ رہے ہین کہ عقل پیر چرخ چرخ مین ہے سنان ہائے نیزہ کو درست کیا نیزون کو زہر سے آبداری دے رہے ہین چار آئینہ پر صیقل شیران دشت نبرد یہی کلام کر رہے ہین کہ کل میدان کارزار مین خشکار کھیلین گے اس دریائے لشکر کو جان دیکر جھیلین گے عمرو نے ارادے ان جوانمردون کے دیکھے اپنے لشکر سے نکلا لشکر مقہور مین آیا دیکھا جابجا صف بندیون کا حکم ہے رات ہی سے پہلوان سوار وپیدل کو جمارہے ہین ہر صف کی ترتیب مین مصروف ہین عمرو دیکھتا بھالتا بارگاہ مقہور مین آیا دیکھا مقہور بیچ مین دنگل فولادی پہ گرد پہلوان سلاح جنگ سے آراستہ مقہور حکم دے رہا ہی ایک ایک صف پر دو پہلوان نامی گرامی مقرر کر رہا ہے عمرو نے دیکھا پانچون عیار پچیان حاضر ہین صرصر نے فرمان افراسیاب مقہور کو دیا مقہور نے پڑھوایا طرف سے افراسیاب کے مرقوم تھا اے پہلوان دوران انتظام جنگ دریاے نیل ہمنے تمھارے سپرد کیا لطف یہ ہے کہ فوجین تمھارے ساتھ بحد وبحساب ہین طلسم کشا کی فوج بہت کم قریب دریاے نیل نہ جانے پائین طلسم کشا کو اگر تم نے ٹوک کر مارا تمام طلسم ہوش ربا مین تمھارا نام ہوگا وہ رتبہ دونگا کہ پہلوانان عالم رشک کرینگے مابدولت بھی وقت پر آئین گے جانبازی سب کی ملاحظہ فرمائینگے سیر ہین سب کی

زر و جواہر سے بھر دینگے ایک ایک کو غنی کر دینگے شہنشاہ اشتقال زرین علم بہادر بےنظیر ہین بادشاہ
جلیل ہین پہلوانون کے کفیل کر کے روانہ کئے ہین دل مضبوط کرنے کو فوج کے قلب مین تخت
اشتقال رہےگا وہ صرف مرغ زرین نہین ہے پہلوان زبردست فیل زور دیو خصال فن جرات مین
صاحب کمال اُسکو اپنا افسر جاننا مقام پر مابدولت کے قایم ہوگا اگر امورات ضروری سے فرصت
پائی مابدولت بھی تشریف لائینگے مابدولت اب طلسم باطن کا بندوبست کر رہے ہین تم سبھون کی جرات
ولیاقت سے امید قوی ہے کہ طلسم کشا میدان دریاے نیل مین قتل ہو امتحان اقبال ہو سکے
اگر شتاباید لڑ بھڑ کر پہونچا زیر ابر سوسنی طائران طلسمی زمزمہ سرائی کرکے دیوانہ کر دینگے مقہور نے
یہ فرمان پڑھ کر آنکھون پر رکھا کہا ملکہ صرصر اشتقال زرین علم صاحب شوکت و حشم کس وقت
تشریف لائینگے صرصر نے کہا بارگاہ مین اُنکی آچکین لشکر بھی ساتھ لاکھ کا کنارے دریاے نیل کے
فروکش ہوا خود بھی آیا چاہتے ہین یہ ذکر تھا کہ چند کس نے خبر دی ایک بادشاہ جلیل رستم خصال
تخت یاقوتی پر سوار صدہا پہلوان گرد علم ہاے زنگاری کا سر پر سایہ تشریف لاتے ہین صرصر نے
کہا اے مقہور واسطے استقبال کے چلو شہنشاہ اشتقال آگئے مقہور اوٹھا سب پہلوان و
تاجدار براے استقبال بارگاہ سے نکلے خواجہ بھی بہ شکل چوبدار سب کے ساتھ بیرون بارگاہ آئے
دیکھا اشتقال زرین علم آکر اُترا عمرو نے دیکھا یہ بادشاہ قد و قامت مین مقہور سے زیادہ قوی تن ہے
ظاہرا پہلوان پر فن ہے بل کرتا ہوا آکر اُن پہلوانون سے ملا آتے ہی انتظام کرنے لگا کہا مابدولت کا
تخت قلب لشکر مین ہوگا اے مقہور تمکو عہدہ صاحبقرانی دیا اگر فرداً فرداً مقابلہ ہوا پہلوانان
کوہ پیکر موجود ہین حکم شہنشاہ تو یہی ہے کہ مقابلہ کرکے اس شیر کو گھیر لینا جو اسد کو قتل کریگا مرتبہ
جلیل پائیگا سر کردہ پہلوانان طلسم ہوشربا کہلائیگا شہنشاہ سر مین سب کی زر و جواہر سے بھر دینگے
یہ کہتا ہوا وسط لشکر مین پہونچا بارگاہ زربفتی استادہ کرائی عمرو نے دیکھا تو سب پہلوان بارگاہ
مقہور مین جمع تھے اب بارگاہ اشتقال مین آکر ٹھہرے اشتقال ترتیب فوج کا حکم دیرہا ہے
براے قلب فوج بڑے بڑے پہلوان اپنے قریب رہنے کے لئے مقرر کئے تخت پر بیٹھا ہوا تدبیرین
بتا رہا ہے عمرو نے جو یہ سامان قیامت خیز دیکھا روتا ہوا لشکر کفار سے نکلا اپنی بارگاہ مین آیا دیکھا
اسد غازی بارگاہ مین اپنے سردارون کو سلاح جنگ تقسیم کر رہا ہے لاچین و کوکب خاموش

سرجھکائے ہوئے بیٹھے ہین معمار قدرت و باغبان باشوکت بھی سلاح جنگ سے آراستہ ہو رہے ہین اور
کہہ رہے ہین سحر کیا چیز ہے ہمراہ طلسم کشا جان لڑا ئینگے منہ پر تلوارین کھائینگے جہاندار شاہ بھی آمادۂ
حرب و پیکار مراد شاہ قلم کوہی اپنے بیٹے شمشاد کوہی کو سمجھا رہا ہے اے نور نظر تم ایسے
مقام پر قید تھے کہ تا قید حیات رہا نہوتے خدا آقائے نامدار کو سلامت رکھے انکے قدم کی برکت سے بائی
ہوئی ساتھ انکے جان لڑانا قدم پیچھے نہ ہٹانا مین پیر زمین گیر بھی لڑ بھڑ کر نثار ہو جاونگا خدا تلوار کی
موت دے بار احسان طلسم کشا ہماری گردن سے نہین اتر سکتا دولت کونین عطا فرمائی راہ دین
حق کے رہبر ہوئے اس لشکر مین آکر پہلوانون کے افسر ہوئے ابراہیم بن مالک و لندھاوہ
بن لندھور آپس مین چشمکین کر رہے ہین ایک ایک کا یہی قصد ہے کہ اپنے آقا سے آگے بڑھ کے لڑین
غضنفر کا بھی یہی قول ہے کہ اپنے باپ پر سینہ سپر کر دین لڑ بھڑ کر مرین لشکریان اسد آج
بہت اداس ہین سلاح جنگ درست کر رہے ہین یہی قول ہے کہ لڑ بھڑ کر مرینگے لیکن افسوس ہے کہ
فنون سپہ گری مین کبھی دخل نہین دیا سحر مین کمال حاصل ہوا آج وہ کمال بیکار ہوتا ہے طلسم کشا کے
کیسے کیسے احسان ہین عہدہ ہائے جلیل دئے ہر نیک و بد مین کفیل رہے عمرو نے جو ذکر جرأت جان صدق شکن
سے سنا اپنے کو ظاہر کیا شہنشاہ لاچین نے پوچھا خواجہ کہان تشریف لے گئے تھے خواجہ نے حال آمد استقبال
و کیفیت ترتیب صفوف سامنے لاچین کے بیان کی لاچین نے کہا خواجہ میرے ہوش درست نہین ہین
مین کئی مرتبہ کنارے پر اپنے لشکر کے گیا جماؤ اون نامردون کا دیکھا فوج کا حساب غیر ممکن عمرو نے کہا
اب بھی چلے آتے ہین پہلوانون کا تار موقوف نہین ہوتا وقت پر صبح کو افراسیاب بھی آئیگا
لاچین و کوکب و جہاندار نے کہا خواجہ ہمین سب احوال معلوم ہے باغبان نے کہا سب سے
زیادہ یہ مشکل ہے یہ مقدمہ باعث بیتابی دل ہے آج تو آپنے طلسم کشائی کی ہر مقام پر سینہ سپر ہے
ساحرون کو گھس گھس کے مارا طلسم کشا کے واسطے یہ قاعدہ تحریر ہے لڑتا بھڑتا سامنے دریائے نیل
کے پہونچے صبح ہوتے ہوتے کشتی دریائے نیل مین چھوڑی جائے امتحان اقبال ہو سر ہزاران پر
ہاتھ پڑے یہ تو آپ افراسیاب سے دریافت کر چکے ہین کہ زمہریر کے پاس لوح ہے انشاء اللہ آپکے ہر
پر ہاتھ پڑیگا فوراً دریائے نیل مین بجا ند پڑے تا بہ قلعہ زمہریر پہونچین گے روزنامچہ میرے تعلیم کرنیگا
وہ کہان ہے عمرو نے کہا تمھارے پاس ہوگا باغبان نے کہا آپکے سامنے صراط مارا گیا آپنے اس کی

بکر سے روزنامچہ نہ لیا خواجہ نے کہا مجھکو اپنی جان بچانا دشوار تھی آپ لوگ واقف کار تھے یہ تدبیر کی
لاچین نے گھبرا کر کہا بڑا غضب ہوا اگر روزنامچہ طلسم کشا کے پاس نہو گا تا حصول لوح وہی رہبری
کریگا خواجہ نے کہا آپ بادشاہ قدیم ہوش ربا ہین آپ کی رہبری کافی ہے اسد نے کہا کون ساتھ جائیگا
لاچین نے کہا طلسم باطن پر مین جاونگا دریاے نیل پر میرا کام نہین ہے آپ کو ساتھ جانا چاہیے خواجہ
نے کہا مین تو نہ جاونگا اپنے آقا سے جا کر ملونگا آپ اسد کا ساتھ دیجئے یہان تک مین نے پہونچا دیا
صراط کی لاش جلادی گئی اسی مین وہ روزنامچہ ہوگا لاچین کے ہوش اُڑ گئے خواجہ بدون روزنامچہ
کام نہ چلے گا پھر اسد سے کہا بدون روزنامچہ جانبازی بیکار ہوگی اگر خدا نے فضل کیا لڑتے بھڑتے تا بہ
دریاے نیل پہونچے زیرا بر سوسنی براے داخلہ دریاے نیل روزنامچہ کی ضرورت ہے اسد نے کہا خواجہ سے
پوچھو نہین ہاتھ پاوٗن پھیلائینگے جب میری جان پر بنے گی تب روزنامچہ نکالینگے یہ سن کر خواجہ جست کر کے
سامنے اسد کے آئے کہا لو بیٹا ہم رخصت ہوتے ہین یہانکا حال تو ہم نے دیکھ لیا تمھارے بزرگون سے
جا کر خبر کر دین کہ بدیع الزمان خورشید نگار بیلی اسد طلسم ہوش ربا مین مارے گئے تیجہ وغیرہ
کرا دینگے یہ سنکر ملکہ مہ جبین رونے لگی شاہزادہ اسد ہر چند اشارے کرتا ہے تم نہ بولو ملکہ مہ جبین
الماس پوش کو قرار نہ آیا اٹھ کر خواجہ کا دامن تھام لیا اور کہا کہ نانا جان مجھ سے لاکھ روپے
لے لیجئے مگر جانیکا ارادہ نہ کیجئے خواجہ نے کہا اچھا بیٹا خوشی تمھاری کیا مین تمھارے کہنے سے انکار
کرونگا روپیہ منگا دو مین قرضدارون کو دونگا اور دس بیس دن رہ جاونگا تمھارے کہنے سے بچ جاونگا
بلکہ اس مہینے کا تو سود بھی ابھی تک ادا نہین ہوا ملکہ مہ جبین الماس پوش نے اوسیوقت خزانہ دار
سے لاکھ روپیہ منگوا دیا خواجہ نے چھٹ پٹ وہ روپیہ نذر زنبیل کر لیا اور بہت کچھ دعائے
فتح جنگ دریائے نیل ملکہ مہ جبین الماس پوش کو دی اور پھر مکرر کہا کہ اچھا اے ملکہ
اب تم نہ گھبراوٗ ہم نہ جائینگے اسد کے تیور دیکھکر خواجہ نے فرمایا کہ بیٹا تم وہی قزاق کے فرزند
کہلاوگے یہ لوگ صاحبان حوصلہ ہین دختر شہنشاہ طلسم ہوش ربا ہین ان کی سلطنت مین کوئی فقیر
شریف غریب بھوکا پیاسا نہ رہنے پائیگا مہ جبین الماس پوش نے گلے مین خواجہ عمرو کے
اپنے دونون ہاتھ ڈالدیے اور کہا نانا جان براے خدا روزنامچہ کا حال بھی مفصل ارشاد ہو
خواجہ نے کہا جہان صراط جلایا گیا وہان جا کر خاک ڈھونڈھتا ہون مگر خرچ راہ ضرور چاہیے

وہان نگہبان ہین رشوت مانگین گے پچاس توڑے مہ جبین سے اور لئے تب قبہ لے کہ وقت پر روزنامچہ کی
تدبیر ہو جائیگی چار پہر رات گذر کر غواص دریائے سپہر اخضری شناوری کرکے چرخ نیلی پر برآمد ہوا دریائے عالم
کی سیر کرنے لگا دونون لشکرون مین کمر بندیان ہوئین اشتقال زرین علم بصد شوکت وحشم قلب فوج مین آکر قایم ہوا
چالیس صفین آراستہ ہوئین صف اول پر سب کے آگے بعہدہ سپہ سالاری مقہور بن قہار فیل زور زیر سایہ علم
خرس پیکر قایم ہوا اشتقال قلب فوج مین مقہور دیکھ رہا ہے کہ لشکر سے لاچین کے نوبت نقارے کی صدا آئی
آگے آگے اسد نامدار مرکب باد رفتار پر سوار ایک سمت غضنفر ایک جانب صندلان نامور ابراہیم
وغیرہ پشت پر ملک مراد شاہ بیٹا اوسکا شمشاد شاہ یہ چند پہلوان جملہ دو لاکھ سے زیادہ جمعیت ہوگی علمدار
تک شمار مین آگیا سر اسد پر سایہ علم شیر پیکر خواجہ عمرو نامور بانہائے عیاری سے آراستہ رکاب پر اسد کی
ہاتھ رکھے ہوئے ایک جانب مہتر قران ایک سمت برق فرنگی وجانسوز بن قران وضرغام شیر دل
ومہتر چالاک مجنون عیار نیمچہ پکڑے ہوے آمادہ مرگ وبہیلے قضا زندگی سے بیزار موت کے طلبگار چند
غازیان دیندار ومجاہدان تہور شعار عقب طلسم کشا بصد صولت وشوکت نمایان ہوے لاچین وغیرہ نے
بڑاو پر صفین باندھی ہین یہی قصد ہے کہ اگر سحر نہ تاثیر کریگا لڑ بھڑ کر تلوار سے مرینگے ایسے وقت مین چشم پوشی
نکرینگے ایک سمت سے باغبان وعمار اسد نوجوان کو ساتھ لیکر برآمد ہوئے ایک جانب تمام شہزادیان بحسرت
سمت میدان کارزار نگران سب سے زیادہ ملکہ بہار کو افسوس کہ ہر معرکے پر جان لڑائی آج یون بیکار ہوئی
بالکل مجبور ولاچار ہوئی کھڑی تماشا دیکھ رہی ہے اعانت طلسم کشا کی نہین کر سکتی ملکہ مہ جبین تخت پر سوار
ملکہ بہار عرض کر رہی ہین حضور مجھسے رنج وملال نہ دیکھا جائیگا ہم ضرور جا پڑینگے دم شمشیر پر گلا رکھدینگے مثل
مجمور کے نہین ہون جب وقت جانبازی کا آیا جاکے کوہ عقیق پر بیٹھ رہین جب خدا فضل کریگا اسد فتح
کرکے جائینگے عذر کر لینگی کمینگی مین آئی تھی باندی ہوگئی نور الدہر کو طلسم کشا سے بڑی محبت ہے وہ اسد
کو سمجھا لینگے جانبازی کا تو اب وقت ہے طلسم باطن مین بے اختیاری طلسم کشا کی تنہائی ایسے وقت مین
دیکھین کون ساتھ دیتا ہے سرخ مو وغیرہ بھی نیمچہ ہاے ہلالی ہاتھ مین لئے جھوم رہی ہین اب لشکرون مین آراستگی
ہونے لگی صفین جمین میمنہ ومیسرہ قلب وجناح ساقہ وکمینگاہ طرفین سے آراستہ وپیراستہ جنگ عظیم کا سامنا ہے
جانبین سے نقیبائے بلند آواز میدان کارزار مین آئے سرود نوازون نے سرود بجائے نقیبون نے بھیرون
کے سرون مین اشعار عبرت آثار پڑھے صدائین دیتے تھے بیت اجل لگائے ہوے گھات ہر کسی پر ہے

ہوش باش کہ عالم رواروی پر ہے ؎ دنیائے دون مقام قیام نہین کسی خرد و بزرگ کو آرام نہین بڑے بڑے عابد
زاہد غازی و مجاہد حسرت و یاس لیکر یہ دہ دنیا سے گئے نام آورون کے نشان باقی نرہے رباعی اے دل
تو درین جہان چرا بیخبری ؎ روزان و شبان در طلب سیم و زری ؎ سرمایہ تو ازین جہان یک کفن است نیز
آن ہم بگمانم کہ بری یا نبری ؎ مآل دنیا یہ ہے کہ دو گز کفن گوشہ قبر کیا چارہ صبر و جبر سب بے اختیار ہین شاہ و گدا
مجبور و لاچار ہین یارو آنکھین کھولو میدان کارزار مین آج قدم جمائے بزرگونکا نام روشن ہو اس طرح
کلمات حسرت آیات جو نقیبون نے کہے مردان عالم جھومنے لگے قبضہ ہائے شمشیر چومنے لگے گھوڑون نے
بھی تھیے کھینچے سر بلند کئے ہنہنائے ٹاپین زمین پر مارنے لگے یہی خواہش تھی کہ راکب ہمارا قصد میدان کارزار
کرے دشمن کو نیچہ ہائے نعل سے پامال کرین سمون کی سپر نعل کے نیچے میدان مین کام آئین راکب کے ساتھ ہم
بھی جرأت دکھائین سوارون مین جنبش ہوئی میدیون نے بڑھ بڑھکر آواز دین دین آج میدان مین کسکا
نام روشن ہو کون بڑھکر لڑیگا قیامت کا معرکہ پڑیگا نقیب ہٹے اشتعال زرین علم نے طرف دست راست
کے دیکھا افغان بلند رکاب تو آج ہراول لشکر افراسیاب قرار پایا ہے طلسم کشا کو لڑکا اگر اسد کا
سر لایا کل اہالیان طلسم ہوشربا پر احسان کیا یہ چالیس لاکھ فوج تیری مدد کو کھڑی ہے سب تیرے ساتھ
ہین طلسم کشا چند مفلوک لیکر میدان مین آیا ہے ادھر والون سے کیا لڑینگے ایک ایک کوہ پیکر دیو خصال
چار چار کی گردنین پکڑ کے لڑا دیگا جا تجکو یونے دو سو خداوند کے سپرد کیا افغان بلند رکاب بصد قہر
و عتاب گینڈے کو چمکاتا ہوا نیزے کو ہلاتا ہوا میدان کارزار مین آیا پکار کر آواز دی اے فرقہ خداپرستان
جسکو تمنائے مرگ ہو نکلے مجھسے مقابلہ کرے پورا کلمہ نہ نکلا غضنفر نے چاہا مرکب کو نکالے اسد نامدار نے
مرکب صبا رفتار کو چھیڑا پکار کر آواز دی اے سرداران تہمتن و اے غازیان صف شکن مجھے سب صاحبون سے
بڑی امید ہے یہ سب میرے ہی خواہان ہوکر آتے ہین آج اس نحیف و ضعیف کی شمشیرزنی کو دیکھو داد مردانگی دو
جنگ مغلوبہ مین سب کے جوہر جرأت کھلین گے ان کفار ان مکار کو اس میلے پر بڑا گھمنڈ ہے شیر مجمع روباہ سے
کب ڈرتے ہین یہ کہکر مرکب برق کردار صف سے نکالا سامنے تخت ملکہ مہ جبین کے آئے ملکہ مہ جبین نے تخت
رکھوا دیا آنکھون سے اشک حسرت ٹپک پڑے فرمایا آپ کو خدا کے سپرد کرتی ہون تمام عالم آپکی جان کا
دشمن ہوکر آیا ہے وہ حافظ حقیقی مددگار ہے افسوس یہ ہے کہ آپکے ماموں صاحب بھی اس جنگ مین شریک
نہوئے اور کوئی عزیز بھی آپکا ہمراہے شراکت نہ آیا اسد دلاور نے کہا ملکہ خدا کو یاد کرو وہ حافظ حقیقی ہر وقت موجود ہے

وہی ان سب سے بچائیگا ہر چند یہ سب مثل مور وملخ ہین جب تلوار شیران دشت نبرد کی کھینچی برق شمشیر چمکی امیر
فوج منتشر ہوگا انشاء اللہ سر کفار مثل اولون کے گرینگے آج خون کے دریا میدان کارزار مین بہینگے جام
شربت نجات مرحمت ہوا اسد نے بسم اللہ کر کے نوش کیا جام جرأت نوش فرماتے ہی آنکھون مین نشہ آگیا
قبضے پر ہاتھ ڈالکر دامن گردانا خانہ زین کو مثل خانہ آفتاب روشن کیا مرکب برق کردار دہانہ چباتا ہوا
دُم سے چنور کرتا ہوا راکب کے دل کے اشارے کو پہچانتا ہے وسعت زمین کو تنگ جانتا ہے طرارہ بھر کے چلا نظم

سمند سبک رو کی چالاکیان
طرارے مین چھل بل مین بیباکیان
روانی مین دریا تو اڑنے مین طیر
کرے ایک کاوے مین عالم کی سیر
چمن مین گذر ہو جو وقت خرام
صبا کو کرے اپنی تیزی سے رام
عجب دھوم سے وہ سواری چلی
کہین گل کہ باد بہاری چلی
دکھائے کبھی گر سبک خیزیان
تو گلشن مین طاؤس کا ہو گمان
چمک کر چلے گر وہ صرصر قدم
صبا ٹھوکرین کھائے ہر ہر قدم
نسیم سحر ہے کہ کبک دری
ویا قاف سے آگئی ہے پری

تین ٹھیکون مین مرکب سیلان
کارزار مین ہو پہنچا افغان نے جو اس سطوت وصولت سے طلسم کشا کو دیکھا حیران جمال و محو دیدار ہو کر بڑھا
جانبین سے گروہ سپر کے اُٹھے تگاور زن ہوئے تین قدم مرکب اسد نامدار کا چھ سات قدم گیندہ
افغان کا ہٹا صورت زیبا دیکھ کر افغان نے کہا اے اسد تمنے اس قد وقامت پر طلسم ہوشربا مین یہ
دھوم مچا رکھی پہلوانان طلسم ہوشربا کو ایسا حقیر جانا ہمارا بادشاہ افراسیاب زرین علم صاحب شوکت و حشم
نہایت رحم دل ہے چلو تمھین اُسکے قدمون پر گرادین اس کی سفارش سے افراسیاب گذر کریگا آج تمھارا بچنا
دشوار ہے ہر ایک پہلوان تم سے آمادہ حرب و پیکار ہے اسد نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہے زبان کو بند کر فنون
سپاہ گری دکھلا افغان نے ایک چیخ ماری زمین تھرا گئی نیزہ اٹھایا پیچ وتاب دیتا ہوا اسد پر وار کیا
اسد نے نیزہ کو نیزہ کی سنان پر رد کا دریائے لشکر مین جوش وخروش ہر طرف یہی ہنگامہ ہے طلسم کشا
فنون سپاہ گری مین طاق ہے حقیقت مین شہرہ آفاق ہے اسد نامدار نے نیزہ افغان کا نکالا منہ پر اوسکے
ہوائیان اُڑنے لگین سب بندوبست بھولا قبضے پر تلوار کے ہاتھ ڈالا خبردار خبردار کہکے ہاتھ تلوار کا مارا
اسد غازی نے سپر کو چہرہ کی پناہ کیا صاف بہ آسیب سپر تلوار کو رد کا اب تیغہ برق مثال کے قبضے پر
ہاتھ ڈالا مرکب باد رفتار کو اشارہ کیا گھوڑا تڑپ کر جا پڑا دونون ٹاپین متک پر گیند کیے رکھدین چاہا
افغان نے پیچھے ہٹے یہ جوان دلاور کب دیتا ہے تکبیر کہکر ہاتھ مارا تیغہ تڑپ کر گرا افغان نے سپر

فولادی کو اٹھایا سپر نہ تھی بخت سیاہ کا سامنا تھا تیغہ تڑپ کر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے وہانسے تڑپکر تلوار گری
خود کو کاٹتا تا جگرگاہ پہونچی صدائے احسنت و آفرین بلند ہوئی پہلو میں اسد کے خواجہ عمرو کھڑے تھے آواز دی
اے شیر مرجا باستاد اللہ کیا ہاتھ مارا بیچارا کا بھنڈارا کھل گیا اسد نامدار نے گھوڑے کو چمکاکر آواز دی اے
فرقہ سرکشان اب شیر زادہ جستجوئے شکار ہے جس روباہ صفت کی قضا ہو میدان میں آئے سر کشی
دکھائے شاہور کوہ پیکر جنگجو بھاڑتا ہوا پرے سے نکل آیا آواز دی اے طلسم کشا یہ حقیر پہلوان تھا اُس کو
مار کر ایسے بلبلائے بابدولت آتے ہیں یہ کہکر غرور کرتا ہوا چلا استقال سے اجازت بھی نہ لی سامنے اسد کے
پہونچا اسد غازی پر برس پڑا تلوارین مارنے لگا اسد روک رہے ہیں جب پانچ سات وار برابر گئے
اسد نے نعرہ کیا او مکار اسی منھ پر دعوی جرأت ایک ضرب مردان عالم کی قبول کر ذرا تو ٹھہر جا شاہور
اسیطرح مارے گیا اسد نے اُسی ہنگامے میں بازو بچاکر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا جھٹکا مار کے تلوار چھین کے
پھینک دی کمر زنجیر میں ہاتھ ڈالکر قاش زین سے اٹھایا دست زبردست پر تولکر طرف آسمان کے پھینکا اترتے
اترتے چورنگ ہوائی قلم کیا اکوان تترلب پرے سے نکلا اسد پر جا پڑا آتے ہی اُس نے نیزہ مارا اسد نے
خالی دیکر اپنے نیزہ کو چمکایا سینہ پر کینہ پر اُسکے مارا سینے کو توڑ کر پار گذرا زمین پر مارا کہ استخوان اوسکے
چور چور ہو گئے اسد نے پکار کر آواز دی او مقہور بن قہار نام تو بڑا رعب رکھتا ہے سب کا افسر بنکر آیا ہے
ان کو تیل ماش کراتا ہے آپ نہیں نکلتا ہم تو تیری جنگ کے مشتاق ہیں ہمیشہ سے کافر کشی میں مشاق ہیں
اسد نے جو مقہور کو ٹوکا یہ بیچارا مغرور مثل ابر کے گڑگڑایا گینڈے کو صف سے نکالا استقال کے سامنے
کہا اے بادشاہ جمجاہ آپ نے دیکھا طلسم کشا کو یہ سب حقیر سمجھتے تھے اس لشکر میں کوئی پہلوان اُسکا ہمسر نہیں
ہے لیکن بابدولت مشکین باندھ کر لاتے ہیں حکم دیجیے سر لاؤں یا زندہ پکڑ کے کھینچتا ہوا لاؤں جس طرح
ارشاد ہو بجالاؤں بابدولت نے قصد کیا تھا کہ اس طفل سے کیا لڑوں ان سبھوں کے افسر صاحبقران
نامور جب وہ آئینگے تب تیغہ برق تاب بابدولت کا کھنچے گا زمین و آسمان تھرا اُٹھینگے نعرہ کوہ شگاف سے پہلوانان
زبردست کو غش آئینگے اب مجکو تاب باقی نہیں ہے میدان کارزار میں جاتا ہوں مشکین طلسم کشا کی باندھکر لاتا
ہوں استقال زرین علم نے کہا اے پہلوان زور قدرت سامری و جمشید تیری جرأت کی تمام ہوش ربا
میں دھاک ہے لیکن طلسم کشا بھی بہت چست و چالاک ہے ہوس ہے کہ بابدولت جاکر امتحان فنون سپاہگری
کریں مقہور قدموں سے لپٹ گیا کہا آپکے مقدمے میں شہنشاہ نے تحریر فرمایا ہے کہ مثل ہمارے استقال کو

جانتا ہم اپنے ہوتے آپ کو سامنے طلسم کشا کے جانے دین طلسم کشا کی کیا حقیقت ہے اب مین قصد بھی کر چکا نہ نکلنا باعث حجاب ہے گینڈا ابھی میر ارانون کین بیتاب ہے لاف وگزاف کرتا ہوا گینڈے کو مہمیز کر کے چلا حقیقت مین دیو ہے کہ قالب انسان مین سمایا ہوا ہے گینڈہ مثل فیل مست خود انتہا کا زبردست کوہ پیکر فیلتن اپنے نزدیک صفدر و صف شکن زنجیر آہنی سے کمر کو کسکر باندھا نیزے کو اوٹھایا تاڑ کا درخت ہے کہ جس مین سنانین و بنانین نصب کرین کمان کیانی دوش پر ہزار تیرون کا ترکش گرز اراب پر لعدا ہوا اس شوکت و شان سے سامنے طلسم کشا کے پہونچا آمد اس خوک پیکر کی دیکھ کر لاچین وغیرہ گھبرا گئے صفون مین غریو ہوا ملکہ مہ جبین کی بیتابی لاچین کو انتشار سب سے زیادہ غضنفر بیقرار ہر مرتبہ چاہتا ہے قبلہ و کعبہ کو بلا لون مین اس عفریت پر جا پڑون تدبیر سے لڑون ادب مانع ہے جوش جرات مین چہرہ گلنار مرکب باد پا رانون مین بیقرار سب دعائین مانگ رہے ہین کہ اے پروردگار عالم اسد نامدار کو اس دیو خوک پیکر کے ہاتھ سے بچانا سب سے زیادہ ملکہ مہ جبین الماس پوش بیتاب ہین باغبان بھی کہہ رہا ہے جب کسی ملک کو تباہ کرنا منظور ہوتا تھا تو افراسیاب مقہور کو روانہ کرتا تھا یہ بڑا ظالم اظلم ہے اپنے زمانہ کا رستم ہے صدہا پہلوانون کو مار کر سر کردہ پہلوانان طلسم ہوشربا بنا افراسیاب نے سردار پہلوانان لقب دیا صدہا قلعے اسنے ویران کئے خدا اسکی بدعت سے طلسم کشا کو بچائے صندلان چاہتا ہے مین جا پڑون غضنفر نے منع کیا کہ ایسا نکرنا قبلہ و کعبہ کو بہت ناگوار ہوگا انشاء اللہ یہ فیل مست بھی اونکا شکار ہوگا بیقراری کے بدلے مین خالق کارساز سے دعا کرو قبلہ و کعبہ کے حالات سے تم لوگ نہین آگاہ ہو فنون سپاہگری مین یکتا و بے نظیر ہین نذر کردہ بزرگان دین ہر دہ قاف بھی کئی مرتبہ گئے دیوزاد سے لڑے ملک باختر مین نظر کردہ ہوئے تھے آفتاب پرستون کو ایسا عاجز کیا ایرج نوجوان ایسا جوان فریاد کرتا تھا ایسے ایسے شبخون مارے ایرج کا قول یہ تھا کہ دس صاحبقران اگر میرے مقابلہ مین ہوتے مجکو اسقدر تردد نہوتا اسد نے لشکر کا ستھراؤ کر دیا جب نظر کردہ ہوکر آئے پھر تو آکر قیامتین برپا کین میدان قلعہ فدا الامان حصار مین ایرج نوجوان سے اکر خوب لڑے وہ بھی فرزندان صاحبقران سے تھا ہتک اسکی پروردگار کو منظور نہ تھی ملکہ آسمان پری نے پردہ قاف مین طلب کر لیا دیکھو اتنا بڑا پہلوان آتا ہے انکو کچھ بھی ہراس نہین ہے سینہ سپر کیے کھڑے ہین یہان تو یہ باتین ہو رہی ہین ہوا خواہون کو اضطراب مقہور گینڈہ مہمیز کر کے قریب اسد نامدار آیا للکار زن ہوا سب نے دیکھا پانچ قدم گینڈہ

مقہور بن قہار رکا ہٹا تین قدم مرکب اسد نام وار بڑہ گیا مقہور نے کہا اے جوان مجھے تیری غربت پر
رحم آتا تھا اسوجہ سے ابتک تکلیف نہ کی تو نے بے ادبی پر کمر باندھی بادولت کے سامنے میرے رفقا کو
قتل کیا اب اپنی جان بچا سامنے سے ہٹ جا مین جانبخشی کرتا ہون اسد نے کہا کیا یاوہ گوئی کرتا ہے
قد و قامت پر بھولا ہے بڑے بڑے دیو اس حقیر کے ہاتھ سے مارگئے تیر کے بچے فیل مست پر غالب آتے
ہین بڑے بڑے ہاتہ پاؤن کیا کام آتے ہین کچھ فنون سپاہگری دکھلا مقہور نے بڑے قہر و غضب مین
نیزہ مارا اسد نے نیزے کو نیزے پر روکا نیزہ چلنے لگا پہر بہر کامل نیزہ چلا سب نگران ہین اسد نے
مقہور کو دنگ کردیا ہر مقام پر بتاتے جاتے ہین دیکھو مقہور یہ مقام خالی ہے اکثر سنان نیزہ خانہ زرہ
مین رکھدی قطرہ خون کا جسم سیاہ پر ابھر آیا چند مقام اسی طرح سے بتا بتا کر نیزہ رکھا صاف ثابت ہوتا
تھا ایک تختہ آہن پر شنجرف کے نکتے دیئے ہین ایک مقام پر گانٹھ کر مرکب کو اُڑایا نیزہ ہاتھ سے
اوس مغرور کے نکلا مثل تیر شہاب بلند ہوا زمین پر گرا دونون لشکرون سے صداے احسنت و آفرین
آنے لگی دوست دشمن تعریف کررہے تھے مقہور مثل ابر کے گڑگڑایا تیغہ کے قبضے پر ہاتھ ڈالا اژدہائی
سومن کا تیغہ لنگر دار جوان طاقت دار صاف ثابت ہوا کہ غار سے اژدہا بل کرکے نکلا الامان
اسد الامان الامان کہتے تھے مقہور نے ہاتھ مارا اسد نے گرد اسپر کا اُٹھا دیا لیکن سپر کٹی تیغہ مقہور کا
خود پر آیا اسد نے زخم سر کھایا داستانہ مارا تیغہ سر سے نکلا قطرات خون چہرہ بے نظیر پر یہ ثابت ہوتا تھا
کہ شیر زخم کھاکر بپھرا اسد نے تیغہ ہلالی کو چمکایا نعرہ کرکے جا پڑا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا تیغہ چمک کے
گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے خود کو کاٹ کر مقہور کے سر پر زخم کاری آیا اس نے داستانہ مارا تیغہ اسد کا
تڑپ کر گینڈے کی گردن پر ٹھہرا گینڈے کی گردن قلم ہوئی مقہور و گینڈہ زمین پر گرے مقہور کودکر
الگ ہوا اسد نے چاہا کہ جھپٹ کر ہاتھ مارون کہ مقہور کے دو پرکالے ہون مقہور بھاگا آواز دی یارو
اس جوان کو مارلو اشتعال زرین علم نے تخت اپنا بڑھایا علم کو گردش دی یہی نشان جنگ مغلوبہ تھا تمام
فوجین لینا لینا کہکر دوڑ پڑین اوس وقت عمرو نے ہاتھ رکاب سعادت انتساب پر رکھا تیغہ کھینچا دیکھا کہ فوج بجانب
اسد پر آپڑی بڑے بڑے پہلوان سرکش جوان لینا لینا کہکر چہار طرف سے آپڑے اسد نے کچھ خوف نکیا
تیغہ چمکا کے نعرہ کیا نعرہ اسد

شہنشاہ نام آور و کامران — اسد شیر دل ابن صاحبقران

اسد شہسوارم کہ در روز جنگ — بدرم دل شیر و چرم پلنگ

دریائے فوج مین نہنگ بحر جرأت نے

غوطہ مارا ابراہیم و مالک ولندھاو ابن لندھور و علقمہ بن جمہور و عاوان بن عادی و قبیل بن مقبیل و حارث بن سعد اٹھارہ ہزار امیرزادے بارہ ہزار قزاقون کو ساتھ لیکر جا پڑے صندلان صندلی پوش بارہ ہزار صندلی پوشون کو لیکر پہونچا ادھر سے غضنفر نے اسپ بادپا کو بڑھایا نیمچہ رو لمیں شگاف کے قبضے پر ہاتھ ڈالا بوق ترکی مین آواز دی اے قزاقان بزنید و بہ بندید و بہ کشید اسی ہزار جوان گھوڑونکو بڑھا کر اوس فوج دریا موج سے مل گئے جاتے تو ان جوانون کو سب نے دیکھا یہ ثابت نہوا کہ کہان گئے دس ہزار مین پانچ گھر گئے لاکھ مین دو سوا اسد غازی کی تیغ زنی چہار جانب کد و کاوش لڑائی کے فتح کرنیکی کوشش لاچین وغیرہ دیکھ رہے ہین دعا مین مصروف ہین کہ پروردگار ہمارے شیر کو بچانا اتنی بڑی فوج مین چند کس جا پڑے معلوم نہین ہوتا کس مقام پر ہین اسد نے جہان دیکھا کہ ہمارے پچاس جوان دس ہزار مین گھرے ہین نعرہ کر کے جا پڑا اوس صف کو توڑا اپنے ساتھ والون کو بچایا مقہور کے ہاتھ سے زخم بھی کھا چکے ہین انتقال جو تخت پر سوار ہے فوجون کو ترغیب دے رہا ہے کہ یارو تم بہت ہو طلسم کشا کے لوگ بہت کم ہین گھیر کے مار لو اب اونکو نکلنے نہ دو بعض کہتے ہین پہلوان دوران نے اپنا سر زخمی کرایا بھاگ کر اپنی فوج مین آئے خود نہین سامنے طلسم کشا کے جاتے ہزار روپیہ کی تنخواہ کھاتے ہین شیر کے مقابلہ مین نہین جاتے لینا لینا کر رہے ہین بادشاہ صاحب بھی تخت پر سوار مرغ زرین بنے ہوے غلغلہ کرتے ہین خود نہین تخت سے اُترتے ہین اس طرح جو سپاہیون نے کہا مقہور کو غیرت آئی ترغیب دیتا ہوا بڑھا عمرو اسد کی پشتی بانی کر رہا ہے جو پشت پر آیا خنجر مار کے گرا دیا غضنفر کی بھی برق شمشیر چمکی صندلان بھی اسی مصیبت مین مبتلا ہے ساتھ والے اسکے متفرق ہو کر لشکر مین گھر گئے اونکے نعرے کی آواز آتی ہے اِی آواز پر جاتا ہے اس آمد و رفت مین صندلان بھی زخمی ہوا شہزادہ غضنفر نے بھی زخم کھائے دوپہر مین پانچ پہلوان اسد نے مارے تھے پہر بھر کامل مقہور مغرور سے لڑتے پہر دن رہے جنگ مغلوبہ شروع ہوئی نہیب شمشیر سے دن کٹا آفتاب عالمتاب بارنگ زرد لرزان و ترسان آشیانہ مغرب مین جا کر چھپا آمد آمد شاہ زنگبار کی تمکن زنگبار سے شروع ہوئی عالم ظہور کا زور ہوا علم نورانی کا شفق کھلا فوج ثابت و سیارگان میدان چرخ نیلی مین آگرچہ پردہ شب حائل ہو مردان عالم کا پردہ نہ رہا اسی طرح تلوار چلا کی انتقال جانتا ہے کہ یہان فوج بیشمار ہے طلسم کشا کہان تک لڑیگا آخر لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑیگا بلوہ کر کے پکڑ لینگے تخت کو بڑھاتے ہوئے آتا ہے صفین مضبوط ہوتی ہین

ہمراہیان اسد اکثر گھر کر مارے گئے اسد نے جو اپنے ساتھ والون کے لاشے دیکھے بہت روے آنکھون سے
اشک حسرت بہے لاش پر جا کر اُن جوانون کی آواز دی اے یاران ہمدم واے مصاحبان باشوکت وحشم تمنے
بڑی جلدی کی قافلہ سالار کو آگے ہونا چاہئے تھا انشاء اللہ دو چار قدم کا ہیر پھیر ہے ہم بھی آتے ہین
کوئی چند قدم آگے کوئی چند قدم بعد مقام سب کا ایک ہے بھائیو تمھارا انجام نیک ہے استادان سخنور نے
تحریر فرمایا ہے کہ دن تو قلیل باقی تھا جب جنگ مغلوبہ ہوئی پر دم شب حائل ہوا شہنشاہ روز نے شکست
کھائی شہنشاہ انجم کی فتح ہوئی مردان عالم کا پردہ رہا اسی طرح لشکر ملے رہے چونکہ لشکر اشتعال زیادہ ہے
ان سب کو یقین ہے کہ ہم گھیر کر مار لین گے حقیقت مین لشکر اسلام کو فوج حسرت و یاس نے گھیرا ہے اوس شب

تیرہ و تار مین اشعار بہار	کڑکے کڑکیت کہ رہے تھے
ہنگامہ شور و شر عیان تھا	برسات کی فصل کا سمان تھا

دریا کہین خون کے بہے تھے
ابر تیغ کی طغیانی مثل اونکے سر

برس رہے ہین دریائے خون جاری ہزار ہا تیر ترکشون سے گرے صاف ظاہر ہے کہ مچھلیان شناوری
کر رہی ہین پسرین جو پشت سے گرین گویا کچھوون نے دریا سے سر نکالا گرز گران سنگ نہنگ بہتے پھرتے
ہین اس دریائے خون مین سر بھی ترتے ہین شب بھر اسی ہنگامے مین بسر ہوئی رات مثل سپر کٹی
شہنشاہ زرین علم بصد شوکت وحشم چرخ نیلی پر برآمد ہوا خواجہ عمرو نے زیر شکم مرکب بصد پریشانی دیکھا
اسد انتہا کا زخمی ہوا تمام سرداران اسد جو رجو رنشہ جرأت سے جھوم رہے ہین کھیت سے قدم نہین
ہٹاتے سر سبز ہین گلہائے زخم نخل جسم پر کھلے ہوے دہن زخم بھی ہنس رہے ہین دشمنون پر آوازے کس
رہے ہین ناگاہ آسمان پر لکہ ابر ہفت رنگ نمایان ہوا افراسیاب بہ قہر و عتاب آکر پہونچا ایک پہاڑ
پر ٹھہرا افراسیاب نے دیکھا بارہ کوس کے گردے مین لاشے ہی لاشے معلوم ہوتے ہین اسد
شیر دل بیچ فوجون مین گھرا ہوا سرخ رو تیغہ سے خون ٹپک رہا ہے اس حال مین بھی جب پر ہاتھ مارا ع
مرکب ورا کب چار ٹکڑے کئے قصد کیا کہ جا کر جنگ مین شریک ہون اپنے ساتھ والون کو ترغیب دون ادھر
لاچین وغیرہ رنج مین مبتلا اپنی بوٹیان کاٹ رہے تھے غصے مین ہونٹھ چاٹ رہے تھے اسباب سحر لیکر
بڑھے کہ افراسیاب آئے تو ہم بھی جا پڑین اگر اس کو شمشیر زنی کا خیال ہے یہان بھی ہر ایک صاحب جاہ
وجلال ہے باغبان و معمار تو رات سے اڑ رہے ہین کوکب کہتا ہے افراسیاب سے مین لڑون
جہاندار کہتا ہے مین جا پڑون لاچین کہتا ہے اس پیر زمین گیر کی جرأت دیکھو اس نمک حرام کو ٹوک کر مارتا ہون

اس آمادگی سرداران نامی کی خبر صرصر نے **افراسیاب** کو بر سر کوہ پہونچائی کہا اے شہنشاہ سب سرداران
اسد آپ کے خون کے پیاسے ہین آپ شریک جنگ ہہون **اشتقال زرین علم** بڑے لطف سے فوج کو
لڑا رہا ہے اسد سپہر دو سپہر کا مہمان ہے لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑے گا ایک ایک سردار نے دس دس
قتل کیے لیکن فوج مین ابھی تک کمی نہین ہے **اشتقال** کے مزاج مین کمی نہین ہے دیکھئے قلب فوج مین لڑ رہا
ہے **افراسیاب** یہ خبر سن کر ٹھہر گیا سب نے یہ صلاح دی کہ خلاف سحر حضور کی لڑائی مین خرابی ہوگی **کوکب**
وجہاندار نے فنون شمشیر زنی یاد کیا ہے سب ملکر حضور سے لڑین گے **افراسیاب** تماشا دیکھنے لگا پہاڑ سے
آواز دی اے جوانان دیو بند اے تلخواران خود پسند گھیر کر اسد کو مار لو ایک ایک کی سپر زر و جواہر سے
بھر دونگا سلطنت **طلسم ہوشربا** مین غیر ساحرون ہی کو دخل ہوگا مین جانبازی دیکھ رہا ہون ایک
ایک کو سرفراز کرونگا یہ جو **افراسیاب** نے پکار کر کہا اسد پر چہار طرف سے بلوہ ہوا اس وقت **مہتر قران**
وضرغام وجانسوز بن قران وبرق وچالاک تیغچے ہاتھون مین لیے ہوے لڑتے بھڑتے قریب اسد
کے پہونچے **مہتر قران** کی دریاے جرأت کا نہنگ **ضرغام** کی سرفرازی **جانسوز** کی جانبازی **برق**
کا توپنا **چالاک** کی جستین **افراسیاب** نے پہاڑ سے دیکھا اتنے بڑے بلوے مین عیار کسی کو
قریب اسد نہین آنے دیتے **افراسیاب** نے **اشتقال زرین علم** کی جانب دیکھا آواز دی پچاس ہزار
نیزہ دارون کو حکم دے گھوڑے دوڑا کر انکو پامال کرین صفین جمنے لگین اب عیار و اسد گھبراے **عمرو**
نے بیقرار ہوکر دعا کی عیارون نے آمین کہی **افراسیاب** دیکھ رہا ہے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا
خورشید رو وشنغضیم پہلو مین اوس کا وزیر پشت پر چار پانچ لاکھ ساحر شکست خوردہ بدحواس گھبراے
ہوے چلے آتے ہین **افراسیاب** نے آواز دی بھائی صاحب خیر تو ہے **خورشید** نے آواز دی اے
برادر بجان برابر میرے تعاقب مین ایک اژدر ہفت سر آتا ہے کہ جسکے نام سے قلب تھراتا ہے **افراسیاب**
نے پوچھا کون **خورشید** چاہتا تھا نام لے کہ صحرا سے تتق گرد عظیم بلند ہوا **افراسیاب** نے دیکھا آگے آگے
مرکب باد رفتار پر **بدیع الزمان** گردن لشکر شکن گردسردار **مہران قوی بازو وسہیلان تخم نوش**
وسالار بلند **کوکب** وغیرہ ایک جانب ضعیفہ جادوگرنی **ملکہ امتحان جادو وہمت جادو وضریر**
جادو وغیرہ اسباب سحر ہاتھ مین آتے ہی لشکر **خورشید رو وشنغضیم** پر نعرہ کرکے **بدیع الزمان** گرسے نعرہ

بدیع الزمانم که در روز کین		توانم کشم آسمان بر زمین		زتیغم بسے ملک اسلام شد

کہ سر فتنہ باختر نام شد ؛ چار سو سرداروں نے برابر تلواریں کھینچیں خورشید نے جھولی سے گولا نکالا
سحر یاد کرتا ہے سحر بالکل فراموش گولا پھینکا بعد سے زمین پر گرا تو خورشید گھبرایا بدیع الزمان
لڑتے بھڑتے برابر خورشید کے پہونچے خورشید نے سحر کو بہت خیال کیا جب یاد نہ آیا لاچار ہو کے ہاتھ
تلوار کا بدیع الزمان پر مارا بدیع الزمان کے گلے میں لوح طلسم خورشید نگار ہاتھ میں کھینچا ہوا
تیغہ آبدار خورشید کا چہرہ زرد ہوا بدیع الزمان نے تلوار کو تلوار پر رد کا نعرہ کر کے ہاتھ مارا سپر
کو خورشید نے چہرہ کی پناہ کیا تیغہ برق مثال فرزند صاحبقران مجمع کمال صاحب جاہ و جلال
لپٹ کر ہاتھ مارا یا تو تیغہ قبہ سپر پر چمکا تھا خورشید کے دو ٹکڑے ہوئے سیارے چاہا چمک کر نکلجاؤں
سحر نہ ہو سکا امتیہ عیار نے لپٹ کر خنجر مارا سیار کا بھی ستارہ گردش میں آیا شکم چاک قصہ پاک ہوا ان
دونوں کا مرنا ساتھ والے تو خورشید کے متفرق ہوئے جو گھر گئے تھے وہ مجبور و لاچار شہنشاہ لاچین کے
للادیوں نے بڑھکر فوج ساحران سے بدیع الزمان کو الگ کیا سردار بھی ان کے ساتھ صف شکن
و تیغزن سر اٹھا کر جو اسد کو اس مصیبت میں دیکھا کہ چہار جانب سے فوج کفار کا بلوا ہے فرزند کہکر جا بجے
لڑائی میں مصروف ہوئے اشتعال ذرین علم نے جو نیزہ دار جمائے تھے اسی غول پر بدیع الزمان
آ کر گرے کہ ناک کا جنگل بھتا نیزے قلم کئے سواروں کو مارا لیکن اس قدر مجمع عظیم ہے کہ بدیع الزمان کے
ساتھ والے بھی جا کر گھر گئے دوسرے گوشے سے دشت کے پھر گرد بلند ہوئی افراسیاب دیکھنے لگا
ایک جوان خوش رو خوبصورت بدیع الزمان مرکب باد رفتار پر سوار چالیس ہزار فوج ظفر موج ہمراہ عیار
رکاب سے لپٹا ہوا نعرہ بدیع الزمان کی آواز جوان نے سنی بڑھکر نعرہ کیا شاباش اے کفاران بجیا
والے نابکاران پر دغا نعرہ قاسم

ملک قاسم ابن شاہ خاور سپاہ
کہ باختر شد بزیر نگین

آفتاب مشرق دین پروری
زہم تیغ برابر نیزہ بماہ

شہسوار لال پوش خاوری
ز آب دم تیغ شستم زمین

بدیع الزمان نے جو آواز قاسم کی سنی امتیہ سے پوچھا یہ کیا خبر بیان
کہ یہ کیونکر ہونچا اس کا گذر کیونکر ہوا امتیہ نے کہا باغ ہمیشہ بہار سے غائب ہونے میں سنا کہ طلسم نگار میں
پہونچے اسکو فتح کر کے ادھر رخ کر دیا واقف کاران راہ نے پہونچا دیا قاسم کے ہمراہ قیماس خان خاوری
و حسن خان خاوری و ملک ترک سفید جامہ و مظلم خان بن بہرام تخت پر شاہزادہ عمر گور نژاد
ختنی فرزند صاحبقران ہمیشہ سے ان کے لشکر کے بادشاہ ہیں مال کے آرا لدے ہوئے آمین ہا لب

طلسمی لدا ہوا عمرو گور زاد بھی صف شکن و تیغ زن ہے اسد و بدیع الزمان کو دیکھکر تخت ترک کیا پشت
مرکب باد رفتار پر سوار ہوئے گرتے ہی فوج کو تہ و بالا کر دیا افراسیاب تو گھبرا گیا قاسم و بدیع الزمان
کی چمک سے قیامت برپا کی اگر قاسم نے بڑھکر کسی کمیدان کو مارا بدیع الزمان نے بڑھکر رسالدار کو
لیا تلوارین مل رہی ہین دریاے فوج مین شناوری کر رہے ہین پہر دن پچھلا باقی تھا کہ گرد عظیم بلند
ہوئی افراسیاب گھبرا کے دیکھنے لگا کہ مسلمانون کا تانتا بندھ گیا دیکھا آگے آگے چند زخمدار ضحاک و
کیکاوس آپ بیٹے شاہان حوالی طلسم خورشید نگار تعاقب مین انکے نور الدہر نامدار نور الدہر
نے جواب کے نعرہ کی صدا سنی قاسم کی بھی آواز گوش زد ہوئی یہ بھاگنے والے غول مین آکر ہو رہے
تھے کہ شیر کے نعرہ کی آواز آئی نعرہ شہزادہ نور الدہر

ارشاہانش جہانگیر و فلک گیتی ستان خوانند	پناہ لشکر اسلام نور الدہر کز بیمش	ہمائے اوج رفعت شاہباز عرصہ مردی
ز لطف بہ جرات ہنر داشتم	لقارا بیک دست برداشتم	عدو در رزمگاہش صد ہزار الامان خواند
غرہ نو جوانان لقب یافتم		ظفر بر یلان عرب یافتم

مع انجم قوی بازو و سرداران تہمتن آ کے شریک جنگ ہوئے
ضحاک نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ جہان تک نگاہ کام کرتی ہے تلوار ہی تلوار چل رہی ہے سمجھا کہ ہمارے بادشاہ کے
سب مددگار ہین پلٹ کے نور الدہر پر ہاتھ مارا نور الدہر نے تیغ خارا شگاف سلیمانی پر وار اس بدکار کا
رد کا جواب مین ہاتھ مارا ضحاک کے دو ٹکڑے ہوئے کیکاوس نے جو باپ کا لاشہ دیکھا آنکھون کے
نیچے اندھیرا آگیا نور الدہر پر برس پڑا نور الدہر نے روک کر ہاتھ مارا کہ کیکاوس کے بھی دو ٹکڑے
ہوئے افراسیاب برش شمشیر دیکھکر کانپ رہا ہے صرصر سے پوچھا بدیع الزمان نے تو جاکے طلسم
خورشید نگار فتح کیا نور الدہر و قاسم کیونکر آئے صرصر جانتی تھی کہ کہہ دے کہ ابر گلگون آسمان گرد کا
افراسیاب نے دیکھا ملکہ مخمور سرخ چشم مع ساٹھ ہزار ساحران نامدار مکلل خان جادو بادشاہ
طلسم گوہر بار تخت پر سوار مخمور طاؤس زرین بال پر سوار یہ قیامت دیکھی کہ نور الدہر لڑتے بھڑتے
پہلو پر اسد غازی کے پہونچے ہین اب ان شیرون نے آکر اسد کا ساتھ دیا مخمور کا خوشی سے چہرہ
سرخ ہو گیا یہ بھی دیکھا کہ لاچین وغیرہ ایک جانب جمے کھڑے ہین سمجھی کہ دامنہ دریاے سخن ہے یہان
کون کس کا کفیل ہے خوشی خوشی آکر سامنے لاچین کے اتری مکلل خان کی فوج کو ایک جانب جمایا
خسرو شیر دل بھی آکر ہو بخا یہ بھی اپنے ساتھ والون کو لیکر شریک جنگ ہوا استادان سخنور نے لکھا ہے

فرمایا ہے کہ اسد کو لڑتے ہوئے پانچ پہر گذرے تھے کہ بدیع الزمان آکر پہونچے اسکے ایک دن بعد
قاسم و نورالدہر آئے تین شبانہ روز جنگ مین گذرے ان شبیر دن کے آنے سے اسد کی پشت مضبوط
ہوئی سردار بھی وہ ساتھ ہین لڑے بھڑے جنگ کی آفتین جھیلے ہوئے جب بدیع و نورالدہر و قاسم
لڑتے بھڑتے قریب اسد نامدار پہونچے اب اسد نے اشتقال زرین علم کو تاکا کہ وہ قلب فوج مین ہے وہین
سے ترغیب دے رہا ہے اُسنے جو قدم جما دیا ہے فوج قدم نہین ہٹاتی اسد نہنگانہ و پلنگانہ و رستمانہ صفون کو
درہم و برہم کرتا ہوا آتا ہے نعرہ اسد

جدھر رخ کیا شیر نے جھوم کر
اسد نامور شیر دشت وغا
صفین ہو گئین دم مین زیر و زبر
لیئے ہاتھ مین تیغۂ برق زا

اب اشتقال نے پہلوانونکو اشارہ
کیا ابدال کوہ پیکر جھوم کر بڑھا اشتقال سے کہکر چلا کہ مین طلسم کشا کا سر لاتا ہون تین لاکھ فوج لیکر
چلا علم کو گردش ہوئی نشان فوج ہلا یہی نشان تھا کہ سردار بڑاہے مقابلہ طلسم کشا آتا ہے ملکہ مہ جبین تخت سے
دیکھ رہی ہین باغبان نے بھی خبر دی کہ ایک پہلوان دیو پیکر قوی تن قوی من دعوی کرکے چلا ہے
تین لاکھ فوج سے اسد پر آکر گرا اسد کو دور سے ٹوکا کہ اے طلسم کشا مین تیرے مقابلہ کا مشتاق ہون
بدیع الزمان کو تاب نہ آئی مرکب باد رفتار کو صف سے نکالا ہر چند اسد نے چاہا کہ ماموں جان نجائین
بدیع الزمان تیغہ طلسم طہمورس دیو بند کھینچکر ابدال پر جا پڑے اسنے کئی ہاتھ تلوار کے شاہزادہ بدیع الزمان
پر لگائے بدیع الزمان کا قصد تھا کہ وار کرون قاسم نوجوان نے گھوڑا بیچ مین ڈالدیا نورالدہر برائے
مدد پہونچے جیسے بدیع الزمان نے قصد کیا کہ مین ابدال پر وار کرون قاسم نے آواز دی دیکھئے وہ میرا
حریف ہے اُس پر دست انداز نہو جیئے گا بدیع الزمان نے ہاتھ مارا سپر ابدال کی کٹی سر اسر سر کو
قلم کیا جگر گاہ تک تلوار پہونچی تھی قاسم نے قریب ہو کر کمر گاہ تک ہاتھ مارا ابدال کے دو ٹکڑے ہوئے
بدیع الزمان نے پلٹ کر آواز دی او خاوری مردہ کشی نہ چھوڑی جگر گاہ تک میرے ہی تلوار پہونچ چکی تھی
تونے آکر کمر گاہ پر ہاتھ مار دیا قاسم نے کہا زبان بند کرو ورنہ پلارک افراسیابی کھینچی ہوئی ہاتھ مین ہے
اک ہاتھ مارونگا کہ سر اُڑ جائیگا بدیع الزمان نے کہا اے قاسم مجھے بھائی صاحب کا خیال ہے ورنہ ساری
سرکشی نکل جاتی قاسم نے کہا میرے ہی خوف سے تم آکر طلسم ہوش رُبا مین چھپے شیران دشت نبرد
لڑتے بھڑتے یہان بھی آگئے اب تمکو باندھ کر سامنے دادا جان کے لیجاؤنگا و نگل رستم کا کبھی نام نہ لینا
بدیع الزمان نے کہا اگر خوشی سے مانگوگے نورالدہر سے زیادہ تمکو جانتا ہون اگر بانگین کی لی تو مین

بہرام فلک سے نہین ڈرتا یہ جو بدیع الزمان نے نگاہ ملا کر کہا قاسم آتشخو شعلہ مزاج نے او کشتنی گیر زادے
کہکر ہاتھ مار ہی دیا بدیع الزمان کو یقین نہ تھا قاسم کے ہاتھ کی تلوار خود کو کاٹ کر کاسہ سر مین در آئی
بدیع الزمان نے جواب مین ہاتھ مارا سر قاسم بھی زخمی ہوا دونون زخم کھا کر جھومنے لگے قاسم نے کہا
بس سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ آج میرے ہاتھ سے مارے جاؤ گے مین طلسم نگارین فتح کر کے یہان آیا تمنے
طلسم ہوشربا مین کیا کیا قید مین بیٹھے رہے اسد نے اگر رہا کیا بدیع الزمان نے کہا او خاوری مین نے
طلسم خورشید نگار فتح کیا کہ جو مثل ہوشربا تھا قاسم نے کہا خواجہ عمرو کے صدقے مین فتح ہوا ہوگا وہان
کا بادشاہ بھاگا اس کو روک نہ سکے یہ کہکر دونون شیر پھر جھومتے ہوئے بڑھے نورالدہر خاموش کھڑے
دیکھ رہے ہین جب قاسم نے پلٹ کر کہا بیٹے کو بھی بلاؤ نورالدہر نے ہاتھ باندھکر کہا حضور مجھے
معاف فرمائیے مین تو آپ کا بھی تابعدار ابھی غلام آپ ہی نے پرورش کیا عزت و آبرو مرحمت فرمائی قاسم
پھر طرف بدیع الزمان کے پلٹا کہا کیون چچا جان دنگل رستم کا تو اب نام ہوگے بدیع نے کہا
کیون قضا آئی ہے اسد نے جو دور سے دیکھا ہر چند کہ اسد طرفدار بدیع الزمان کے ہین مگر یہان
طرفداری مناسب نہین ہے دوڑکر سر اپنا زیر شمشیر رکھدیا کہا آپ دونون صاحب مجھے قتل کرین قاسم
سے کہا حضور میری لڑائی بگڑ جائیگی مجھپر احسان کیجئے دیکھئے وہ اشقال زرین علم بڑھا قاسم نے کہا
اوسکی کیا مجال ہے کہ تمپر نگاہ کج ڈال سکے اے نظر کردہ بزرگان بڑھو تا بہ کنارہ دریائے نیل پہونچائین گے
مایوس نہو اسد نے ضبط کیا جواب نہ دیسکا خیال مین آیا اے اسد عمر بھر طعن و تشنیع رہین گے نانا جان
فرمائینگے تمنے قاسم کا پاس نہ کیا اسوقت اسد نے ضبط کر کے یہ کلمہ کہا کہ آپ کے سبب سے لڑائی فتح ہوجائیگی
قاسم خوش ہوگئے کہا اے نظر کردہ بزرگان تم بیمثل و بے نظیر ہو ہم تمھارے ساتھ حاضر ہین یہ کہکر قاسم
نے زخم سر باندھا بدیع الزمان نے بھی زخم باندھا دست راست پر اسد کے بدیع الزمان گرد لشکر شکن
سمت دست چپ قاسم تیغزن لبیک پر نورالدہر بن بدیع الزمان پر تیر زخم کھائے ہوئے پیچھے
ہٹے فوج رو باہ پر جا پڑے تلوار کھیلنے لگے

نظم مصنف

دکھانے لگے اوج اپنا علم
چمکنے لگی برق تیغ دو دم

جوان الوالعزم شمشیر زن
لئے ہاتھ مین تیغۂ خونفشان

ہر ایک دلیر خصلت سے بڑھکر لڑے
ہر ایک غول پر بیخطر جا پڑے

نہنگان دریائے جرأت نشان
بدیع الزمان گرد لشکر شکن

قمر توسن فلک ہے گشت مین
کہ تلوار چلتی ہے اب دشت مین

اڑی خاک میدان ہوا گرد برد
تھکے خوف سے تیر چلتے نہ تھے
جو ترکش مین پیکان قفر بند تھے
شکستہ ہوئین دشمن کی سر کوبیان
جو کافر نہایت زبردست تھے
نہ شوکت نہ جرأت مہیائے جنگ
اسد قلب لشکر مین تھا حملہ ور
تڑپتے تھے سر سیکڑون ریت مین
یہ دریا مین شیرون کے چھپتے ہوئے

رخ مہر گردون ہوا ڈر سے زرد
ہر اک تیغ بھی ڈر سے بیدم ہوئی
کہ پنجرے مین وہ مرغ پر بند تھے
نگہ خشمگین جب اسد کی پڑی
غضنفر کے نعرون سے وہ پست تھے
وہ سگے جوان مرد کے دمبدم
ہزبر دمان نامی و نامور
گرے سر ہزارون لڑے تلوار
بہادر تھے جانون پہ کھیلے ہوئے

میانون سے خنجر نکلتے نہ تھے
نہ نیزون کی باقی رہی سرکشی
ہوا خوف سے سر بسر یہ عیان
زرہ نے بھی میدان مین جھلی کری
ادھر قاسم خاوری بیدرنگ
نشانہائے لشکر کے سب قلم
قدم جم گئے شیر کے کھیت مین
بنا خون سے دشت کیون لالہ زار
اسد نامدار بصد شوکت و وقار

آتا بجز تا قلب فوج چلا پہونچا اشتقال زرین علم نے علم زرین کو گردش دی تمام فوج کو ثابت ہوا کہ طلسم کشا آتا قلب فوج مین پہونچا افراسیاب نے پہاڑ سے دیکھا کہ حقیقت مین اسد انتہا کا زخمدار ہے شوکت و جرأت مین فرق نہین سب صفون کو توڑ کر یہ دل تھا کہ قلب فوج پر پہونچا اشتقال کے پہلوان جھپٹے کوئی اسد پر جا پڑا کوئی قاسم سے بڑھکر لڑا بدیع الزمان پروانہ وار گرد اسد پھر رہے ہین نورالدہر ہمدمیہ سے عاشق جمال اسد ہو رہے ہین جو فوج نورالدہر پر بوہ کرتی ہے مخمور سرخ چشم صف پر کھڑی ہوئی دعائین مانگ رہی ہے کہتی جاتی ہے اس شیر کے دم سے فتح ہوئی ہمیشہ یہی جستجو تھی کہ جنگ دریای نیل مین اس شیر کو شریک کرون شکر خالق بے نیاز کہ عین وقت پر پہونچے بڑے بڑے پہلوان نامی اس شیر کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہیں درہم و برہم ہو رہے ہین قریب مخمور کے ملکہ بہاران شمشیر زن ایرج نوجوان کی یاد مین خاموش کھڑی ہین شگوفہ سحر ساز سے فرما رہی ہین دیکھو شگوفہ صاحبان اقبال ایسے ہوتے ہین مخمور گئین اپنے معشوق کو ہمراہ لیکر آئین ہمنے بھی اڑتی اڑتی خبر سنی تھی کہ اس شیر دلیر صاحب شوکت و شان شاہزادہ ایرج نوجوان نے طلسم سکندریہ کو فتح کرکے سمت ہوشربا قصد کیا ہم بدنصیب تھے وہ ایسے وقت پر کیونکر پہونچتے ہم مجبور و لاچار خبر بھی انکی نہ لی بقول مخفی نظم

عندلیبم نالہ دارم شکایت میکنم
خانہ خود را بدست خویش غارت میکنم

راز خود با غمگسار خود حکایت میکنم
بسکہ چون مجنون جنون عشق بر سر غالب است

میدہم بر باد ہر دم دفترے از عمر خود
در حریم کعبہ لیلی زیارت میکنم

روبہ آبادی نمی آرد دل ویران من
گر سلامت خویش را من خود ملامت میکنم
از ندامت اشک حسرت میکنم در دیدہ جمع

عمر باشد عمر صرف این عمارت می کنم
رو بجا کی آسودگی با ہم زگردہ نیست
مختیا سامان صحراے قیامت میکنم

اے سلامت رو مرا ن سنگ ملامت بر سرم
تا جدا ام از تو بر سر خاک حسرت میکنم

ملکہ بران یہ اشعار سامنے شگوفہ
کے پڑھکر رو رہی ہین یکایک قلب پر نوبت نقارے بجے ملکہ بران نے سر اوٹھا کر دیکھا اقطاع دو لاکھ
فوج لیکر براے مقابلہ اسد نامدار بڑھا نور الدہر کا سردار مہران قوی ہاتھ میں تلوار کھینچکر اس غول پر
جا پڑا کئی پہلوان قتل کئے اقطاع کی جو نگاہ پڑی مہران پر جا پڑا خبردار کہکر ہاتھ مارا مہران کا
شانہ نشانہ ہوا زخم تو اور بھی کھائے ہوئے تھا غش آنے لگا اقطاع نے چاہا کہ اس سردار کا سر قطع
کردن نورالدہر نے دہن سے نعرہ کیا اور نامرد کیا کرتا ہے نعرہ نور الدہر + نظیر حمزہ صاحبقران بخشیم بقہر
شہ ستارہ حشم شاہزادہ نورالدہر + جسطرح عقاب شکار پر جاتا ہے تیغہ خارا شگاف سلیمانی چمکاتے مہنہ
صفون کو درہم برہم کرکے بہ تعجیل تمام سامنے اقطاع کے پہونچے مہران قوی بازو کو ہٹا یا اپنا سینہ سپر
کردیا مخمور نے شانہ تھام کر ملکہ بران کا کہا حضور ملاحظہ فرمائے اپنے سردار کے واسطے سامنے اقطاع
کے پہونچ گئے دیکھیے مہران کو ہٹا دیا خدا اس شیر کی جان بچائے ملکہ بران دیکھنے لگین اقطاع نے
وار کیا نورالدہر نے تیغہ خارا شگاف سلیمانی پر روکا الجھاوے سے ہاتھ نکالا تیغہ خارا شگاف سلیمانی
کو چمکا کر آواز دی ایک وار مردان عالم کا تو قبول کر کیا تم مسیل کو زخمی کرکے غرور کرتا ہے یہ کہکر ہاتھ
تلوار کا مارا تیغہ خارا شگاف چمک کے مثل برق جہندہ گرا اقطاع نے چاہا شیون برق سے کیون کر بچے سپر کے
دو ٹکڑے کیئے اقطاع کا سر زخمی ہوا اس بچیا نے پیچھے ہٹکر پھر وار کیا اب کی نورالدہر نے کلائی پر ہاتھ
ڈالدیا تلوار اسکی چھین کر پھینک دی دست حق پرست بڑھا کر کمر زنجیر کو تھاما زور کیا اقطاع کو لے اٹھے
صفون مین غریو ہوا کہ نور الدہر نے اس دیو خصال کو اوٹھا کر پھینکا چونگ ہوائی تسلیم کیا مخمور بے اختیار
اچھل پڑی ملکہ بران سے متوجہ ہوکر کہا یہ صف شکنی یہ تیغ زنی کبھی کسیکو نصیب ہوئی ہے یہ عین لشکر اسلام ظفر
انجام صاحب شوکت و شان فتح کے نشان شاہزادہ نورالدہر بن عبیع الزمان مین وہ بچیا کو مارا
بران کو بران غصہ آیا اور کہا تو مجھ سے کیا متوجہ ہوکر کہتی ہو لڑائی تو اسد غازی الزمان ہے یہ کیا ایسا
پہلوان تھا جسکے قتل پر گھمنڈ ہو نا ہوا اتنا کا زخم لگا تھا اس کو اوٹھا لیا ایسے ج نامہ مین لکھا ہے کہ شاہزادہ ایرج
نوجوان نے ہفت منظر پر سب سرداران کو زخمی کرکے ایک پہاڑ پر گھیر لیا تھا تمہون سب گھر سے

رہے کسی کے کیے کچھ نہو سکا جنکی آپ تعریف کرتی ہین یہ عشق مین قمر چہر کے بیقرار تھے دیو اقا قلیاس کہ
اُسی کے قبضہ مین قمر چہر تھین ان کو توڑ تھا کر اسنے دریا مین پھینکدیا کچھ زور نہ چلا اس شیر نے اس دیو کی
شاخ توڑ ڈالی اتنے لگو تنے مارے کہ ہفت منظر پر جا کر بیہوش ہو گیا پھر کبھی ان کے مقابلہ مین نہ آیا
انشاء اللہ تاجرون سے خبر سنی ہے کہ وہ شیر بھی لڑتا بھڑتا آتا ہے اگر اس لڑائی مین وہ ہوتے کبھی اتنا
طول نہ کھینچتا مخمور نے کہا طلسم ہوش ربا مین آنا دشوار ہے یہ شیر لڑتا بھڑتا آیا ہے بڑے بڑے شاہون نے
راہ مین روکا شیر کہین رویا ہون سے رکتے ہین ان کو ایک بادشاہ روک لے گا برسون اس سے لڑا کرینگے
بران نے جھلا کر منہ پھیر لیا کہا بوا مخمور تم مجھسے بات نہ کیا کرو قریب ملکہ بہار گلعذار کھڑی تھین یہ باتین سنکر
ہنسین کہا بی مخمور ہمسے کلام کرو مقام افسوس ہے کہ بادشاہ جم جاہ اس جنگ مین نہوے اتنا طول نہ
کھنچتا وہ ایسے دلیر ہین کہ سب صاحب انکے مطیع ہین بڑے بڑے معرکون مین لڑے مقام افسوس ہے کہ
راہ نہ ملی اس شہریار عالم پناہ کی رسائی نہوئی کوئی طلسم ہوش ربا کا نام نہ لیتا اونھون نے سلطنت بزور شمشیر لی
ہم بد نصیب ہجران دیدہ و آفت کشیدہ بقول زیب النسا مخفی نظم

گہ غبار الم و گہ الم دل باشم
من کہ صد حاتم طے در نظرم مثل گدا ست
باز پروانہ صفت در پے قاتل باشم

التجا بر در مخمور چو گو نہ نظر نیست
حیف باشد کہ گدا طبع و گدا دل باشم
ہر دو کشتی غم چو بہ موج اے مخفی

تا بہ کے بر در امید چو سائل باشم
چند چون اہل صنم بر رہ باطل باشم
ہر نفس صدر گر از آتش عشقم سوزد
شرط انصاف نباشد کہ بساحل باشم

یہ تینون عاشق تن سوختہ آتش رنج و محن ایسی ایسی باتون مین مصروف ہین جب نور الدہر نے اقطاع
کو مارا سرداران نامی انکے اسکی فوج پر گرے اشتقال زرین علم نے دیکھا ایک جوان مثل شیر گرسنہ
فوج پر ہمارے گرا ہے ہنگامہ گیر و دار بلند ابالیان فوج افراسیاب درد سند اب اشتقال نے طرف
مقہور بن قہار کے دیکھا کہا اے رستم وقت زخمی ہونا جوہر جرات ہے تو طلسم کشا کے ہاتھ سے زخمی ہوا
قد و قامت و سطوت و صولت مین سب طرح تو غالب ہے طلسم کشا لڑتا بھڑتا آتا ہے بڑھکر روک لے قلب
فوج پر کس دھوم سے طلسم کشا لڑا دل فوج ہلا دئے خون کے دریا جاری ہوئے جو کہ شہنشاہ طلسم
ہوش ربا نے فرمایا تھا اُس کا ظہور ہوا قریب دریائے نیل ایک دریا کیا کئی دریا خون کے تیار ہو گئے
آج تین شبانہ روز اس شیر کو لڑتے ہوے ہوئے دیکھو تو زخمون مین چور چور ہے اوسی طرح لڑ رہا ہے
پلک نہین جھپکتی ہر چند کہ تیرون سے تمام جسم چھنا ہے مگر ہمہ تن چشم بنا ہے بڑھکر سر کاٹ لے یہ سنکر مقہور

بن قہار مثل فیل جھومتا ہوا طرف اسد غازی کے چلا اسد نامدار چاہتے ہین زین اپنے کو برابر
اشقال زرین علم کے پہونچاؤن بدیع الزمان سینہ سپر کئے ہوئے لڑ رہے ہین غضنفر بھی شیرانہ
وخنگانہ لڑ رہا ہے ہر چند کہ زخمدار ہے یہی چاہتا ہے کہ سب سے آگے بڑھکر اشقال کو مارون اسکے ساتھ
کے جوانون نے گھٹنے ٹیک دیے ہین منہ نہین پھیرتے ادہر بدیع الزمان وقاسم مین چشمک ہوئی
ان دونون شیرون نے دست راست و دست چپ کے مجمع متفرق کئے اسد نامدار نے جو اتنی
مہلت پائی تیغہ برق مثال چمکاتا ہوا چلا تھا کہ اشقال پر جا پڑون کہ مقہور بن قہار کو اشقال نے
غیرت دلائی مثل دیو خشمگین چنگھاڑتا ہوا اسد پر جا پڑا آتے ہی ہاتھ تلوار کا مارا خواجہ عمرو بہلو سے
اسد مین شمشیر زنی کر رہے ہین خواجہ نے بھی آنچ انتہا کے زخم کھائے اسد کا منہ ادہر طرف تھا تیغہ
برق مثال سر پر چکا عمرو نے آواز دی لے نور نظر بچنا اسد نے سر کو بچایا تیغہ مقہور گردن پر گھوڑے کی پڑا
گردن مرکب اسد قلم ہوئی اسد زمین پر آیا مقہور نے اسد کو سایہ مین تلوار کے لیا اس وقت
اسد نے بیٹھ کر پالٹ کا ہاتھ مارا دونون پاؤن کر گدن مقہور کے کٹے یہ بھی زمین پر گرا اسد کو زخمدار
پایا اور پیدل بھی تلوار پھینک کر لپٹ پڑا قاسم و بدیع الزمان و نورالدہر گھبرا گئے کہ اسد کا
حال ابتر ہے وہ بچیا کلان افسر ہو تینون شیر کو ڈپٹے گرد سے اسد کے ہمراہیان مقہور کو ہٹایا انتہا کی
اسمقام پر خونریزی ہوئی اسد نامدار لپٹتے ہی مقہور کو لے دوڑا دیو خصال کو گھٹنے ندیا بدیع الزمان
وقاسم داد مردی و مردانگی دے رہے ہین دس قدم پر لا کر اسد نے ہکہ مارا مقہور کے دونون گھٹنے
آشنا بزمین ہوے سب جوانون نے دیکھا کہ اسد نے مقہور کی کمر مین ہاتھ ڈالدیا زور کر کے اٹھا سب نے
سنا کہ اسد کے زخمونکے چرانے کی آواز آئی اسد چشم زخم سے اشک خونی بہ رہے تھے وہان
زخم آفرین صد آفرین کہہ رہے تھے اسد نے اس پہاڑ کو اٹھایا چرخ دیکر زمین پر دے مارا کود کر چھاتی پر سوار
ہوا ثابت ہوتا تھا کہ برسر کوہ ستارہ سحری چمک رہا ہے اس حال مین بھی بزرگونکا چلن پچھوڑا ہدایت
مذہب حق سے منہ نہ موڑا فرمایا کہ اے مقہور شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہے مقہور نے کچھ
جواب نہ دیا اسد نے گردن کھینچکر پھینک دی جھوم کر لہراتا ہوا اٹھا عبد وحش دشت پیما منہاج گرہ
پیشانی بھی بڑھ کر اشقال کے علمدار ہین عبد وحش اسد کو پیدل دیکھکر گینڈے سی کودا منہاج بھی
بڑھا منہاج کو بڑھ کر بدیع الزمان نے دو ٹکڑے کیا سالار عربدہ جو کو قاسم نے مارا اشرا

تند خو ہاتھ سے نور الدہر کے واصل جہنم ہوا اسد نے عبدوش کو مع علم قلم کیا نشان فوج کے لئے شکست
فاش ہوئی ملازمان افراسیاب کو بھاگنے کی تلاش ہوئی بدیع الزمان نے اسد کو بمشکل
گھوڑے پر سوار کیا زخمونکو سر کے اسد نے باندھا بلوہ جو سرداروں کا ہوا کھار اشقال کا تخت
چھوڑ کر بھاگے اشقال پکار رہا ہے ارے یار و طلسم کشا آپہونچا کہاں بھاگے جاتے ہو کہ اسد
سر پر اشقال کے پہونچگیا اُسنے ہاتھ مارا اسد نے اس عالم زخمداری مین نعرہ کرکے ہاتھ مار کہ اشقال
کے بھی دو ٹکڑے ہوے اب فوج بالکل بے سردار ہوئی بھاگو کی پکار ہوئی افراسیاب نے جو یہ
ہنگامہ دیکھا غصے مین پہاڑ سے پھاند پڑا ادہر سے شہنشاہ لاجین و کوکب و جہاندار وغیرہ آمادہ
لڑے تھی ناز غیبان حور پیکر مخمور وغیرہ غیران دشت نبرد کوکب و جہاندار و معمار و باغبان و
افراسیاب پر چلے آسمان سے آواز آئی ارے کیون ناحق جان دیتا ہے یہ مقام دریائے نیل ہے
کون کسکا کفیل ہے سب نے دیکھا آفات چہار دست تڑپ کر گری افراسیاب کہتا تھا جدہ
اس لڑائی سے منھ نہ موڑونگا آفات نے کہا او نادان میرے جاہنے والی کا نامہ آگیا یعنے نقابدار
سیہ پوش نے لشکر کوہ زبرجدی سے اتار انقابدار بھی چل چکا چالیس جوانان روئین تن و نقابدار
صف شکن ہمراہ اکدن مین سبکو قتل کرینگے طلسم کشا بھی انتہا کا زخمدار ہے مہینون مین صحت پائیگا
تب برائے امتحان قریب دریائے نیل جائیگا ہم مہلت کیون لینے دینگے یہ کہکر افراسیاب و حیرت
و غضنفر کو نیچے مین دبا کرلے اڑی کا فرجب سامنے سے بھاگ گئے اسد و بدیع و قاسم و نور الدہر و
شاہجہاں نے تحمل پر ہاتھ رکھکر بیہوش ہو گئے لاجین سر پیٹتا ہوا قریب اسد آیا دیکھا خواجہ عمرو بھی بانتہا
زخمدار شانہ تھامے اسد کا کھڑے ہین سرداروں نے آگر ان سبکو گود مین لیا ہوادار پر سوار کیا خواجہ
کا ہاتھ لاجین نے تھاما چوتھے دن اس لڑائی سے یہ خیر و اپس ہوے کسی مین طاقت کلام نہین
ساحرون نے سبکو اٹھایا بارگاہ زرہفتی اشقال کی جو استاد تھی اسمین آکو داخل ہوے بہ تعجیل تخت
وغیرہ آراستہ کیے کہ آج بھی خواجہ اسقدر منتشر و زخمدار تھے کر خزانے سے لٹے خواجہ دست انداز نہوئے اسکے
ساتھ بارگاہ مین آئے سب نے بیٹھکر اسد کی زخم دوزی کی خواجہ نے دیکھا سب سے زیادہ لاجین
بیقرار ہے خواجہ نے کہا اے لاجین خدا نے بڑا فضل کیا مبارک کہ اتنی بڑی لڑائی فتح ہوئی لاجین دینے
لگا کہا خواجہ برائے خدا روز نامچہ میرا بھر نکالئے سب کے کہنے سے عمرو نے روزنامچہ نکالا اسمین صاف

تحریر تھا کہ جسوقت فوج غیر ساحر قریب دریائے نیل شکست کھائے طلسم کشا پر واجب ہے لازم ہی کہ چار پہر توقف کرے بوقت سحر فوراً دریائے نیل کے امتحان اقبال مین مصروف ہو آئندہ جیسی تحریر ہو موافق احکام روزنامچہ کے پابند رہے قلعہ زمہریر تک رسائی ہوگی اگر تامل کرے گا کوئی ایسی افتاد پڑے گی کہ بارہ برس تک طلسم کشا تباہ و برباد رہیگا لاچین نے یہ مضمون پڑھکر کہا خواجہ آپکو اسد کے ساتھ جانا پڑے گا آپ اسقدر بیقرار اسد انتہا کا زخمدار ہے جسکو کیونکر امتحان اقبال ہوگا قلعہ زمہریر پر بہت سخت لڑائی پڑے گی وہان سوائے آپکے کوئی اسد کے ساتھ نہو گا شاید آپ بھی ہمراہ نہون اسد کیونکر تنہا تا بہ قلعہ زمہریر پہونچے اسوقت تک شہزادہ بیہوش ہی کیونکر ہو سکتا ہی کہ بوقت سحر کشتی پر سوار ہون اور سر ہمزادان پر دست انداز ہون یہ سرداران تہمتن جانباز سرفروش بدیع الزمان وغیرہ جو آگئے وہان یہ بھی ساتھ نہ جا سکین گے کیونکر نہ بیقرار ہون یہ ذکر تھا کہ اسد نے آنکھ کھولدی اس زخمداری مین اٹھ بیٹھا کہا اے لاچین نہ گھبراؤ مین اسیوقت دریائے نیل پر جاؤنگا گیا سالہا سال کی ریاض ضایع کردونگا اب مجھ مین فراق والدین کی تاب نہین ہے ان کلمات حسرت آیات پر اسد کے خوشی کیسی بارگاہ مین شور گریہ و زاری بلند ہے زخمد وزی سب کر رہے ہین پٹیان مرہم کی چڑھا ہین غرض کہ جملہ سرداران نامی و گرامی کا علاج ہوا کہ ان سبکا حال وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان دریائے نیل داخلہ ہونا اسد کا دریائے نیل مین بہ جستجوی زمہریر جادو و حال خواجہ عمرو ساتھ دینا اسد کا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ

ساقی دریا دلی کا ہو دور
اب جوش پہ موجہ سخن ہے
ہے کشتی عقل کا سہارا
لڑلین گے اگر ہے جان باقی
ساقی ہے جنگ سے چھکا دے
دے بادہ لالہ گون کا ایک جام
اے بلبل کلک ہان چہک جا
روشن ہے قمر بیان رنگین

باطن پہ طلسم کے کردن غور
ہو جوش پہ موج طبع موزون
اس بحر کا دور ہے کنارا
اب جان پہ ہمکو کھیلنا ہے
کیفیت بحر کا پتا دے!
رنگین مزاج ہون شرابی
ہو باغ سخن مین نغمہ پیرا
پہلو کوئی نظم کا نہ چھوٹے

ہان بحر کلام موج زن ہے
قطرہ ہو تو بحر سے ملادون
دریا مین ہے امتحان باقی
دریائے محیط جھیلنا ہے
اے ساقی جم حشم دل آرام
بھر دے کوئی پھول سی گلابی
آغاز ہو داستان رنگین
اب مرحلہ طلسم ٹوٹے

مشتاق ہین ناظرین خوش ذات ۔ ہر دم ہی خیال جنگ آفات ۔ آفات و بلا کا سامنا ہے!
ہم سینہ سپر ہین خوف کیا ہے ۔ ہے دیو مہیب فیل و بدخو ۔ آمادہ ہے زمہریر جادو
اس جنگ مین شوکتین عیان ہین ۔ ہی لطف کہ صاف سب بیان ہین ۔ ہو بحر کلام کی روانی
ہی جوشش پہ رنگ قصہ خوانی

چہرہ گرفتاران محیط داستان دجود شناوران دریاے شوکت و آبرو بحر ذخار بیکنار سحر کو بصد جستجو یون طے کرتے ہین شعر استاد سخنوران ذیجاہ ؛ لکھتے ہین یہ داستان دلخواہ افراسیاب جادو کو آفات چہار دست لیکر باغ سیب مین آئی اسی وقت طائران سحر نے خبر دی کہ لشکر اسد مین ماتم برپا ہے اسد انتہا کا زخمی ہے لاجین کو تردد ہے روزنامچے مین مضمون نکلا ہے کہ بعد چار پہر کے طلسم کشا کو دریا مین داخل ہونا چاہیے اسد اس لائق نہین ہے کہ دریا مین یکہ و تنہا داخلہ کرے یقین ہی شب کو تڑپ تڑپ کر مرجاے سب شہزادیان بقرار لاچین بھی روتا ہوا باہر آیا تھا ہر ایک کا یہی قول ہی کہ اسد نہ جا سکے گا اسوجہ سے ماتم برپا ہے آفات نے کہا لے افراسیاب اگر کل بوقت سحر اسد نہ گیا چار پہر بھی تامل کیا ابر سوسنی حائل ہوگا بارہ برس تک پھر ممکن نہین ہے کہ کشتی پر سوار ہو سکے دریا بھی نابود ہوگا ہزارون آفتین طلسم کشا پر آئینگی حقیقت مین طلسم کشا اس لائق نہین ہے یہ ذکر تھا کہ نامہ نقابدار سیہ پوش کا پہونچا کہ اے شہنشاہ طلسم ہوشربا مین چالیس جوان روئین تن ہمراہ لیے بموجب آپکے حکم کے آفات کو ساتھ لیکر براے مقابلہ مسلمانان جاتا ہون خوب آپ آگاہ ہین کہ سحر مجھپر تاثیر نہین کرتا تیر و تفنگ سے مجھکو خوف نہین اگر طلسم کشا لوح بھی پا جاے مجھپر دست انداز نہو سکے اب آپ کسی مقدمہ مین تردد نہ کیجیے خوشی سے چہرہ افراسیاب کا سرخ ہوگیا کہا جلد آپ جائیے نقابدار بہادر کوہ زبرجدی تک پہونچ چکا ما بدولت بھی آتے ہین آفات تو اسی وقت روانہ ہوئی افراسیاب لشکر کی تیاری مین مصروف ہوا عیار بچیون کو واسطے خبر کے روانہ کیا خود تدبیر لشکر کشی مین تھا کہ خبر آئی فولاد آتش پرست مجاور سامری بصد شد و مد آپہونچا افراسیاب واسطے تعظیم کے اٹھا فولاد نے آکر افراسیاب کو گلے سے لگایا کہا کیون شہنشاہ خیر تو ہے افراسیاب نے تمام کیفیت بیان کی فولاد نے کہا مین جاکر کل کا خاتمہ کردون یہ ذکر تھا کہ نامہ لقا کا آکر پہونچا یہی تحریر تھا کہ کیون او نالائق براے قدمبوسی نہ آیا کسیکو پے امداد بھی نہین بھیجا قدرت تیرے طلسم کو مٹا دینگے افراسیاب نے کہا اے مجاور قبر سامری تم جاکر قدرت

کو راضی کرو خیال کرو کہ جب قدرت مٹائین آٹھ پہر تقدیر خلاف کرنے مین مصروف ہین فتح ہوگی کون
صورت ہو اپنے کو بچانا غرور نکرنا مابدولت بھی وقت پر آئینگے اب یہی ارادہ ہے کہ یکہ و تنہا آکر لشکر حمزہ
کو مٹاؤن زور سحر اپنا قدرت کو دکھاؤن فولاد آتش ریز یعنے مجاور قبر سامری مع ساٹھ ہزار فوج کے سمت
کوہ عقیق روانہ ہوا افراسیاب اسیوقت حیرت کے ساتھ لیکر بر سر کوہ زبرجدی آیا دیکھا نقابدار مع
چالیس جوان رویئین تن بارگاہ مین بیٹھا ناچ دیکھ رہا ہے آفات چہار دست خاطر مین مصروف
نقابدار برائے تعظیم اٹھا افراسیاب نے سب کیفیت بیان کی نقابدار سیہ پوش ہنسا کہا آپ
میرے حال سے بخوبی آگاہ ہین سامری و جمشید نے مجھکو زندہ جاوید کیا مین مر نہین سکتا یہ جوانان
رویئین تن مابدولت صف شکن تیغ و تیر تاثیر نہین کرتا سحر ایک شعبدہ ہو اسکی تاثیر مابدولت پر کہان
اگر طلسم کشا میرے سامنے آئیگا اوس سے تو سب مغلوب ہین وہ وار کریگا غائب ہو جاؤن گا
سامری و جمشید نے اپنی قدرت کا نمونہ مجھکو قرار دیا ہے آپنے مجھکو اطلاع کی ہو ایک ہفتہ مین سبکا
خاتمہ کردونگا تمھاری دادی جان سحر کرینگی مین تلوار سے قتل کرونگا یہ چالیسون جوان ہنگامے
ڈالدینگے آپ تخت پر سوار ہوجیے افراسیاب و حیرت تخت پر سوار ہوئے آفات مقدمۃ الجیش
نقابدار سپہ سالار اس شوکت و شان سے لشکر بیحساب لیکر چلے پہونچنا ان کا تحریر ہوگا یہان
لشکر مین اسد نامدار کے سب شب بھر جاگے اسد کے جسم پر پٹیان مرہم کی چڑہائین بدیع و قاسم
بھی انتہا کے بیقرار ہین غضنفر کا قول ہے کہ مین قبلہ و کعبہ کے ساتھ ضرور جاؤن گا لاچین
نے جواب دیا اے شیر بیشہ جرات اگر جانا ممکن ہوتا ہم لوگ دامن دولت کبھی نچھوڑتے سایہ سان
ساتھ رہتے طلسم باطل کی جفائین سہتے اب تو احکام روزنامچہ میز سحر کی پابندی ہے وہ رات
آنکھون مین کٹ گئی مہر عالم افروز دریائے نیلگون سپہر مین شناوری کرکے فلک چہارم
بعہدہ ناخدائی سوار ہوا زورق ہائے ضیا و شعاع گرداگرد دریائے نور نے تمام عالم سیراب
کیا لشکر اسلام مین صدائے تکبیر بلند ہوئی اسد نے اٹھ کر بمشکل نماز پڑھی خواجہ کا ایسا ہی حال
ہے کہ ضبط کرکے بستر خواب سے اٹھے اسد نے نماز پڑھکر سلاح طلب کیے سب شہزادیان رو رہی
ہین اسد نے خود سر پر رکھا عاشقان جمال انور کے سر مین درد سر پیدا ہوا اسد نے زرہ پہنی
مہ جبین نے کڑی جھیلی اسد نے تلوار کمر سے لگائی چاہنے والون کے کلیجون پر شمشیر مصیبت

چھری پیر کو پشت پر دیکھا آنکھوں میں اندھیرا آگیا کمان کیانی دوش پر ترکش کو حمائل کیا تیرِ غمِ دائم کا کا بچوں پر سب کے پڑا اسد نے مسلح ہو کر فرمایا ہم سب صاحبوں سے رخصت ہوتے ہیں۔ اسوقت بدیع الزمان و قاسم وغیرہ کی بیقراری مثوقان پری چہرہ کی اشکباری آگے آگے اسد نامدار عقب میں یہ سب سردار ان نامی روتے ہوئے عمرو نے روزنامچہ میز بحر اسد کے ہاتھ میں دیا اسد چند قدم بڑھے قطرات خون زرہ سے ٹپکنے لگے زخموں پر صدمہ عظیم پہونچا اس شوکت و شان سے قریب دریائے نیل پہونچے ابر سوسنی کو جنبش ہوئی طائران زمزمہ سرا کو ہوش اڑانے کی کوشش ہوئی لاجیین نے بصد مشقت ایک کشتی لا کر دریا میں چھوڑ دی کہا اے شہریار بسم اللہ ناخدائے عالم آپکا کشتیبان ہے حاکم بحر و بر آپکا نگہبان ہے یہ ظاہر تھا کہ نوجوان کا جنازہ جاتا ہے ملکہ مہ جبین و للان خو قباد ملکہ لعل سخندان و مواج قطرہ زن و گلنار پوش و ناہید یہ سب شہزادیاں عاشقان جمال اسد نامدار چیخیں مار کر روتی ہیں اسد نے رو کر فرمایا آپ لوگ ہمارے ہوش اڑاتے ہیں ہم تلاش لوح میں جاتے ہیں اس رونے کے عوض میں دعا کرو کہ مشکل آسان ہو حقیقت میں حال پر ابتر ہو دیکھیے لڑائی میں کیا ٹھہرے وہ بے نیاز دستگیری کریگا جنگ میں سیروں خون جسم سے جاری ہو چکا یہ فرما کر اسد نے کشتی چھوڑ دی کشتی دریائے تھا رہیں مثل ہلال شب اول جاتی تھی ایک ہاتھ میں روزنامچہ جب کشتی بڑھی تمام اہالیان فوج دیکھ رہے ہیں ہاتھ سب کے واسطے دعا کے بلند ہیں غربت پر اپنے سردار کی دردمند ہیں ابر سوسنی نے چرخ مارا طائروں نے زمزمہ سرائی کی صاف یہ آواز دیتے تھے کہ اے طلسم کشا اے جوان یکتا دنیا مقام عبرت ہے اب اختتام شوکت ہے چند ساعت میں رنگ عالم دگرگوں ہے تاہی ہنسنے والا سر پر ہاتھ رکھکر روتا ہے کتب میں یہ بند مسدس تحریر ہے صاف صاف تقریر ہے بند مسدس

ہمنے دیکھا ہے تواریخ میں اے اہل نظر وجہ ہو اسکی یہ ظاہر عقلا کے اوپر		ہاتھ رکھے تھے سکندر نے کفن سے باہر یعنے وہ کہتا تھا یہ دست تہی دکھلا کر

زدرہ ہیچ نداریم چہ تدبیر کنیم
سفر دور و دراز یست و مابیخبریم

چند ساعت کا آسیدہ و رندمیں اس و پیش ہے سلطنت و لیاقت کی عیش و ہوس پر بڑے بڑے بادشاہ کجا ہوے گردش فلکی سے مٹے جنکے آگے نوبت و نقارے بجتے تھے انجام میں یہ نوبت ہوئی دفن و کفن

بھی ممکن ہوا حسرت ہو یاس لیکر پردہ دنیا سے اٹھے وزیر و امیر ساتھ نہ گئے قبر مین تنہائی کسی نے خبر بھی لی نظم

ناسازی زمانہ کہے کہان کہا تلک	بیزار ہوگئی ہے جسم حزین سے جان تک	رکھکر لحد مین مردہ کوئی نہ پاس ٹھہرا
خویش و عزیز سارے بس ہے فقط بہانک	دیگر بعد مرنے کے یہ کھلا ہمیر	خاک کے نیچے خوب بستی ہے
ابر رحمت اگر نہین اے برق	بیکسی گور پر برستی ہے	فلک نیلگون شامیانہ شمع مزار کے

روئے کا افسانہ کسی نے دو پھول بھی قبر پر نہ رکھے کسی نے فاتحہ بھی نہ پڑھا جنگی محبت پر ناز تھا وہ تقسیم وراثت کی فکر مین رہے اس مرنے والے نے تنہائی کے ظلم سہے اہل و عیال نے بھی ساتھ نہ دیا اقارب نے کیا ذکر اس غریب مسافر کے کیسکو زاد راہ کی فکر ہوئی انجام بخیر ہونے کی تقریر ہوئی زندگی مین اگر کسی نے موت کا نام لیا اسکو دریا سے نکلوا دیا انسانکو مناسب ہے ہر وقت کفن کی فکر کرے مرنے کا ذکر کرے اپنی قبر خود بنوائے اپنے انجام کا خیال رہے جو نہ کرے گا وہ بہت پچھتائے گا اے طلسم کشا پلٹ جا کیون اپنی جان دیتا ہے پلٹ جا نہ مہر پر سے مقابلہ دشوار ہے وہ ساحر نامدار کنارے چھپکر بیٹھا ہے اسکے نشہ پر جھڑھا اپنی حد سے بڑھا سراسر عقل کے خلاف ہے تو جری بہادر صاحب انصاف ہے کبھی کسی طائر نے آواز دی کیون خواجہ تم اپنے فرزند کو نہین سمجھاتے کہ اپنے کو بتلائے بلا نکرو اسد کو پھیر لیجاؤ تم ایسا عقیل و فہیم ایسا نادان ہوا تم نے تو مال عالم زنبیل مین جمع کر لیا خوف خدا دل سے بھلا دیا اوس مال کو نکالکر راہ خدا مین صرف کرو ورنہ یہ سانپ بچھو بنکر لپٹین گے بہت پچھتاؤ گے عمرو کو محویت خوف خدا دلبر طاری اسد کو بیقراری اسد نے گھبرا کر کہا چھوٹے نانا جان بڑے افسوس کی بات ہے کہ حیوان انسانکو سمجھائین چند ساعت کی حیات ہے یہ سرکشی کیا بات ہے پلٹ چلیے حقیقت مین شرم کرنا چاہیے جانور ہمکو تمکو سمجھاتے ہین لاکھون بندگان خدا کی خونریزی ہوگی مین تو ضرور پلٹ جاؤنگا اس سرکشی سے کیا فائدہ عمرو نے کہا بیٹا سچ کہتے ہو یہ کہکر چاہا کہ کشتی کو پھیرین شہنشاہ لاچین نے جو یہ معرکہ دیکھا بیقرار ہوکر آواز دی ای شہنشاہ اقلیم عیاری وای تاجدار ملک طراری ان جانورون کی آواز نہ سماعت فرمایئے حقیقت مین دنیا ناپائدار ہے ہمیشہ تاجداران الوالعزم مصروف جنگ و جدل رہے اگر شمشیر زنی نکی عملداری مین خلل ہے طلسم کشا کو ہوشیار کیجئے یہ کشتی کشتی حیات ہے طوفانی نہ کیجئے آبرو بچایئے روزنامچہ میر بحر ملاحظہ فرمایئے یہ سنکر عمرو نے کہا ای فرزند روزنامچہ ملاحظہ کرو کشتی کو دریا سے نہ پھیرو اسد نے ہوشیار ہوکر روزنامچہ میر بحر کمر سے نکالا ملاحظہ کیا صاف تحریر تھا کہ ای فتاح طلسم و سیار ان

عجائبات طائرون کی زمزمہ سرائی پر خیال نکرنا نمود بے بود طلسم ہے بڑے بڑے شاہان جلیل نے یہان
دھوکے کھائے کشتی کو وسط دریا مین پہونچاو خیال کرکے دیکھو سہزادان نظر آئینگے انپر وحدہ لاشریک
کو یاد کیے ہاتھ ڈالو جس پر ہاتھ پڑے وہی صاحب لوح طلسم ہے اسد نے خواجہ سے کہا روزنامچے مین
یہ تحریر ہے صاف صاف مضمون دلپذیر ہے عمرو نے کشتی کو بڑھایا بیچ دریا مین پہونچے طائرون نے زیادہ
غل مچایا ایک طائر ہفت رنگ نے آواز دی اے طلسم کشا تو بہادر یکتا ہے ہمارے سمجھانے کا خیال
نہ آیا ناپائداری دنیا پر تصور نفرمایا دیکھو ابھی خیر ہے آئندہ پچھتاوگے جستجوے دریا مین کچھ دستیاب نہوگا
گوہر مدعا اصلی ہاتھ سے جاتا ہے اسد نے جو روزنامچے کو ملاحظہ کیا ثابت ہوگیا کہ طائر دھوکا دیتے ہین
دنیا مین آبرو لیتے ہین ماہیت اصلی سے آگاہ ہونا چاہیے بعد امتحان حال کھلیگا یہ ذکر تھا کہ
موج دریا بلند ہوا دیکھا سات سہزادان چرخ مارتے ہوئے دریا مین پیدا ہوئے سر مصور رچھایا ہوا لاچین
پر رونق سطوت وصولت سر افراسیاب مردنی چھائی ہوئی سب کے بیچ مین سر زمہریر جوشان و
خروشان کبھی ظاہر ہوتا ہے کبھی مخفی ہو جاتا ہے اسد نامدار نے کشتی کو بڑھایا روزنامچے کو کمر مین رکھا عمرو کو
بھی جوش آیا کہا اے نہنگ بحر جرأت بسم اللہ وقت امتحان ہے سرکشان ہو شہریار بر تمہارا احسان ہے اسد
نے بسم اللہ کہکے سر زمہریر پر ہاتھ مارا انہین معلوم اسمین کیا سر تھا اور سب سرخود سر تھے سامنے سے
نکل گئے سر زمہریر ہاتھ آیا اسد نے اٹھا لیا لاچین سر کوہ سے یہ معاملہ دیکھ رہا تھا جیسے ہی آپنے
دیکھا کہ سر زمہریر اسد کو دستیاب ہوا آواز دی اے شہریار بسم اللہ خدا آپ کو مظفر و منصور کرے اسد نے
فوراً اپنے کو دریا مین گرا دیا اسد کے ساتھ ہی عمرو بھی آنکھین بند کرکے پھاند پڑا دونون نے گرتے گرتے
آواز دی **فرد** درین دریاے بے پایان درین طوفان شور افزا ؛ دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا ؛
اسد و عمرو پھاندے موج آب بلند ہو لاچین وغیرہ رنجیدہ و کبیدہ پلٹے لیکن ملکہ لعل سخندان عاشق
جمال اسد نوجوان نے زانو پر ہاتھ مارا امواج قطرہ زن سے کہا اے مولج مقام افسوس ہے زمہریر
سے مقابلہ پڑے اور کوئی خیر خواہ دولت ہمراہ رکاب نہو اور بھی مقامات سخت و صعب ملینگے اگر شاید
زمہریر کو لوح بھی ملی ہزار ہا دشمن موجود ہین قصد کرینگے بہ مکر و حیلہ لوح چھین لین ہم جاتے ہین اپنے کو
خدمت مین شہزادے کی پہونچاتے ہین یہ سنکر مولج کو بھی جوش آیا ملکہ لعل نے پر پرواز پیدا کیے طاؤس پر
سوار ہوکر ایک جانب نکل گئین مولج بھی ایک جانب قطرہ زن ہوئی ایک جانب ملکہ بہار کو

باغ لشکر میں رہنا ناگوار **باغبان** نے کہا اے بہار خدا حافظ ہم تعاقب **طلسم کشا** میں جاتے ہیں
باغبان و بہار بھی ایک جانب چلے شہنشاہ **لاچین** نے **ملکہ مہرخ** سے کہا آپ لشکر سے ہوشیار رہیے
میں بھی تعاقب میں **طلسم کشا** کے جاؤنگا انشاء اللہ دونوں طرف کی خبر لونگا **لاچین** کے کہنے پر سب
سردار آمادہ ہوئے ہر ایک سردار کا یہی قول تھا کہ لشکر میں نہ رہیں عقب میں اپنے آقائے نامدار کے
جائیں کہ سامنے سے چرند و پرند دوڑے ہوئے آئے عرض کی حضور اب سب لشکر سے جانیکا قصد
کرتے ہیں **افراسیاب** بر سر کوہ **زبرجدی** پہونچا **آفات** و **نقابدار** کو لیکر بڑے قہر و غضب میں آگیا ہے
ہمنے اپنے کانوں سنا وہ مغرور کہتا تھا کہ میں جا کر **صاحبقران** کا بھی خاتمہ کرونگا خداوند کو راضی کرنا
منظور ہے آپ تو خود تخت پر سوار ہے **آفات** لشکر کی علمدار ہے **نقابدار** سپہ سالار ہے یہ سنکر شہنشاہ
لاچین کو سناٹا آگیا کہا ملکہ **مہرخ** بڑا غضب ہوا اگر یہ **نقابدار** آکر لڑا کوئی اسکے ہاتھ سے زندہ نہ بچیگا
اب میں لشکر سے نہ جاؤنگا شہزادہ **بدیع الزمان** و **نور الدہر** و **قاسم** و **غضنفر** عزیزداران **اسد** ملکہ
روح رواں **صاحبقران** یہاں موجود ہیں انکی حفاظت طلسم کشا سے زیادہ چاہیے وہ طلسم کشا ہیں انپر
کوئی دست انداز نہیں ہو سکتا اگر انمیں سے کسیکا موی جسم میلا ہوا **طلسم کشا** کو بہت خاق ہوگا یہ
شیران دشت بزد کسیکے مقابلہ سے روگردانی نہ کرینگے یہ کہکر **لاچین** والا تمکین و سرداران ظفر قرین
روتے پیٹتے طرف اپنی بارگاہ کے پلٹے لشکر ظفر اثر فرد کش ہوا **اسد** نامدار اس تموج آب سے نجات پاکر
زمین پر پہونچے **خواجہ** تو الگ گرے کہ انکا تو ذکر وقت پر کیا جاویگا **اسد** نے دیکھا صحرا سبزہ زار نواح
دلکشا ایک مرکب باساز و یراق مرصع کار صحرا میں بگد سریاں کر رہا ہے **اسد** کو دیکھ کر وہ مرکب
کلائیاں مارتا ہوا دم سے چنور کرتا ہوا بہ تیز روی قریب **اسد** آیا **اسد** نے دیکھا مدد غیبی و تائید لاریبی سواری ملی
بسم اللہ کہکر پشت مرکب پر سوار ہوئے گھوڑا انکا طرارے بھرتا ہوا ایک جانب چلا چشم زدن میں گئی
سو کوس نکلگیا ہوا سے بھی چند قدم آگے آیا ہر چند **اسد** روکتے ہیں وہ برق کردار نہیں رکتا تھوڑے
عرصے میں سامنے ایک قلعہ کے آکر پہونچا دیکھا قلعہ سر بفلک کشیدہ گولہ انداز برج قلعہ بیٹھا ہے توپیں لگی ہوئی
ہیں ایک جوان دوربین ہاتھ میں اسی طرف دیکھ رہا ہے جیسے ہی اوسکی نگاہ **اسد** پر پڑی پکار کر آواز دی یارو
ہوشیار ہو جاؤ **طلسم کشا** آ پہونچا **اسد** نے روزنامچے کو دیکھا اوسمیں لکھا تھا کہ اگر صحرا نے زمہریر میں ہو نچو
مرکب مشکین ممکن ہو اسپر سوار ہونا اپنے کو سامنے قلعہ زمہریر کے پہونچانا اب کام ہے جرأت صاحبقرانی کا

بشوکت تمام قلعہ کو فتح کرو اسی قلعہ مین زمہریر رہتا ہے ہر چند اپنے کو بچائے مگر اسکو قتل کرو لوح و مہرہ
حاصل ہو فتاحی طلسم کی تدبیر ہو اسد نے یہ دیکھکر روزنامچہ کمر مین رکھا قبضے پر ہاتھ رکھکر نعرہ کیا اے اہالیان
قلعہ دروازہ کھولدو شیوہ جرات یہ ہے کہ بیرون قلعہ آکر مقابلہ کرو مثل عورتون کے پردہ قلعہ مین نہ چھپو یہ جو
اسد نے نعرہ کیا برج قلعہ تھرائے گولہ اندازون نے توپ کو سیدھا کیا جواب مین توپین مارین اسد
نعرہ کرکے چلا قلعہ کا پھاٹک بھی کھلا تین لاکھ جادوگر نکلے اسد پر سحر کرنے لگے جب سحر اونکے باطل ہوے
اسد پر تاثیر نہوئی اور اسد لڑتا بھڑتا لوگون کو روک کر قریب خندق پہونچا آواز دی مال خراب نکرو
یکایک پھاٹک کھلا دیکھا سامنے وسط قلعہ مین ایک گنبد عظیم ہے ایک ساحر دیو خصال آلات حرب و
ضرب سے آراستہ بیٹھا جھوم رہا ہے ساحرونکو ترغیب دیتا ہے کہ یارو طلسم کشا دریائے نیل کو طے کرکے
پہونچا خبردار مجھ تک آنے نہ پائے اس ہنگامے مین آسمان پر برق چمکی ملکہ لعل و مواج بہ حواس آکر پہونچین
چہرون سے انکے ظاہر تھا کہ لڑتی بھڑتی آئی ہین لعل نے آواز دی اے شہریار گنبد مین جو بیٹھا ہے یہی زمہریر ہے
روزنامچہ میر تحریر کو ملاحظہ فرمایئے اپنے کو تابہ گنبد لڑ بھڑکر پہونچایئے ہم مقام عجائب و غرائب طے کرکے بمشکل
پھاٹک تک پہونچے آپ کا ساتھ نہین دے سکتے در قلعہ پر ساحرون کو روکین گے یہ کہکے دونون گرین سحر
کرنے لگین لعل نے ایسے گولے مارے کہ پھاٹک سے مجمع ساحران کم ہوا اسد نے جو مہلت پائی اندر
پھاٹک کے لڑتا بھڑتا داخل ہوا گرد زمہریر کے کئی ہزار پہلوان بیٹھے ہین ایک ایک عفریت خونخوار مکار
و غدار ایک ایک اٹھنے لگا جو بیرون گنبد آیا کوئی دس ہزار کا افسر کوئی پچاس ہزار کا حاکم طالوت رعد آواز
چیخین مارتا ہوا پچاس ہزار غیر ساحرونکو لیکر اسد پر آپڑا اسد نے طالوت کو ڈانٹا دوسری طرف سے
طالوت کا بھائی جالوت رعد آواز بھی چلا دو طرف سے دونون نے آکر حربہ کیا ایک کی تلوار اسد
نے کاٹی جالوت کی تلوار سے زخمی ہوے ایک کو قبضہ مارا ایک کو پلٹ کے ہاتھ تلوار کا مارا
طالوت کا تو سر پھٹ گیا جالوت کا گینڈہ مارا گیا سر سے خون اسد کے جاری ہوا ایک جانب سے
اہرمن فیلتن و نہروان فیلتن یہ دونون بھائی ساٹھ ہزار پیادون سے بڑھے گھوڑے پر اسد کے
تلوارین پڑنے لگین جرکب طرارے پھر کے چاہتا ہے اپنے سوار کو بچاؤن پیادون سے مہلت نہین ملتی ہے
لعل و مواج پھاٹک پر گھر گئین مجمع ساحران سے نکلنا دشوار ہے اوستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے
کہ آٹھ پہر اسد کو جنگ کرتے ہوے گذرے پیادے سوار لپٹے جاتے ہین تا بہ گنبد جانیکا راستہ نہین ملتا زخم

بھی کھا چکا اب اسد کو یاس ہوئی مشکل روزنامچے پر نگاہ ڈالی صاف تحریر تھا کہ اے طلسم کشا یہ مقام
امتحان صاحبقرانی ہے بجرات اپنے کو تا بہ گنبد پہونچاؤ جبتک زمہریر نہ مارا جائیگا مطلب دلی
نہ حاصل ہوگا مقام جرات و شوکت ہے یہ مضمون دیکھ کر اسد کو یاس ہوئی یہ دیوارین لوہے کی کیونکر
ٹوٹین پیدل سوار صفین باندہے کھڑے ہین وہ اندر سے گنبد کے لینا لینا کر رہے ہین صفین درہم و
برہم ہوئین اہرمن و نہروان و جالوت تینون پہلوان ترغیب دے رہے ہین جب زمہریر
نے دیکھا کہ اسد کا مرکب اتنا کا زخمی ہوا اسی جیداری سے طراہ بھر رہا ہے اپنے سوار کو بچاتا ہے
زمہریر گنبد سے باہر نکلا چند دانے ماش کے زمین پر پھینکے ایک زنگی سیاہ رو زمین سے نکلا اسنے گھوڑے
پر اسد کے وار کیا سر کٹ کر گھوڑے کا زمین پر گرا اسد نے زنگی کو مارا مگر شہزادہ زخمی ہوا زمہریر نے
پکار کر آواز دی ارے یارو ایسے نامرد ہو ایک شخص کو قتل نہین کر سکتے گھوڑا بھی اوسکا کام آچکا پیدل
کو چہار جانب سے گھیر لو ملکر ٹوٹ پڑو اہرمن و نہروان فوج کو لیکر بڑھے اسد نے بہ نگاہ یاس طرف
آسمان کے دیکھا اور دل پیدا کرنے والے سے عرض کرنے لگا قریب تھا کہ سب بلوہ کر کے اسد کو پکڑ لیں
کہ پہلوے قلعہ سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا سب نے نقابدار تاجدار بادلہ پوش مع بارہ ہزار جوانان
صف شکن نمایان ہوا وہین سے نعرہ کیا اے شیر بیشہ صاحبقرانی نہ گھبرانا تمھارا جانثار خدمتگزار
آپہونچا یہ کہکر نقابدار جوشان و خروشان شمشیر زنی کرتا ہوا اول پھاٹک مین پہونچا ساحرونکو منتشر کیا
لعل و مواج کو بچایا کہا اے شہزادیو جوش محبت مین تم چلی آئین یہان سے تم چلی جاؤ تمھارا ٹھہرنا
مناسب نہین ہے تم نکل جاؤ تمھاری وجہ سے طلسم کشا کے واسطے بہبودی نہوگی ایک رازدار
خیرخواہ نے یہ بات کہی ہے تم لڑتی بھڑتی نکل جاؤ اس لطف سے نقابدار نے کہا لعل و مواج پر جلا
پیدا کر کے مجمع ساحران سے نکل گئین نقابدار لڑتا ہوا قریب اسد پہونچا گھوڑے سے کود پڑا فرمایا اے
نہنگ بحر جرات و اے ہزبر دشت شوکت ماشاء اللہ زبان تیر و کلہ عمود سے صدائے احسنت و آفرین بلند ہے
اے شمع دودمان صاحبقرانی محفل رزم مین خوب نام روشن کیا بسم اللہ مرکب پر سوار ہو اسد
نہ قبول کرتے تھے نقابدار نے دستگیری کی شانہ تھام لیا اسد کو گھوڑے پر سوار کیا اہرمن نقابدار
پر جا پڑا آتے ہی ہاتھ مارا نقابدار نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا وہ لپٹ پڑا نقابدار نے کمر مین ہاتھ ڈال کے اٹھا
لیا چرخ دیکر مارا سر بھیجا کا پاش پاش ہوا نہروان نے جو بھائی کا لاشہ دیکھا بیقرار ہو کر جا ہا اسد پر

جا پڑون نقابدار بڑھگیا نہروان کے بھی دو پرکالے کئے چار یا پانچ پہلوان جو نقابدار نے بڑھکر قتل کئے بارہ ہزار جوان ہمراہیان نقابدار جانباز و سرفروش بڑھ بڑھ کر لڑے گلی کوچے لاشون سے بھر دیئے افسون سے پرے خالی کر دیے اتنی مہلت جو اسد نے پائی لڑتا بھڑتا بڑھا نقابدار سینہ سپر ہے جو اسد پر وار کرتا ہے ملازمان نقابدار نے سنان نیزہ سے سینے ہلا دیے نہیب شمشیر زنی نے طبقے زمین کے ہلا دیے زمہریر نے جو یہ شمشیر زنی دیکھی کرگدن مست پر سوار ہوا سرداروں کو اشارہ کیا نقابدار و اسد نامدار کو روکو یا بدولت لڑتے بھڑتے نکل جائیں یہ کہتا ہوا بیرون قلعہ چلا فوجون نے بھی اسد و نقابدار پر بلوہ کیا ہرچند اسد نے قصد کیا بڑھکر زمہریر کو روکون زمہریر بیرون قلعہ ہو چکیا اسد نے گھوڑے کو پھیرا اس دریاے فوج سے شناوری کر کے نکلا انتہا کے زخم کھائے نقابدار بھی چاہتا ہے جان دون اسد کو بچاؤن لڑتا ہوا ساتھ چلا آتا ہے جب بیرون قلعہ اسد نکلے سب فوجین باہر آئین ملازمان نقابدار نے لاشون سے خندق پاٹ دی چاہتے ہین جو اندر ہین اونکو باہر نہ آنے دین مگر انتہا کا بلوہ ہے زمہریر کو گھیرے ہوے لیئے جاتے ہین کہ آسمان پر پھر برق چمکی اُس برق سے آواز آئی اے طلسم کشا روزنامچے کو ملاحظہ فرمائیے پروردگار نے سامان فتح مہیا کیا زمہریر قلعہ سے باہر نکل آیا اسی قاعدے مین تحریر تھا کہ زمہریر بیرون قلعہ مارا جائیگا آپ صاحب اقبال ہین اسد نے سر اُٹھا کر دیکھا ملکہ عجائب آواز دیکر آسمان مین ڈوب گئین چلتے چلتے کچھ ماش کے دانے پھینکے کئی ہزار ساحر ساحر چلے معلوم ہوتا ہے ٹھہر نہ سکین کسی ساحر کی شراکت قلعہ زمہریر یا نا جائز ہے اسی وجہ سے لعل و مواج بھی چلی گئین ملکہ عجائب بھی آگاہ کر کے غائب ہوئین اسد نے روزنامچے کو پھر ملاحظہ کیا لکھا تھا اے طلسم کشا زمہریر کو بیرون قلعہ قتل کرنا اگر اندر قلعہ کے قتل ہوگا لوح دستیاب نہوگی بڑے بڑے فتور پڑینگے اسد روزنامچہ پھر کمر مین رکھا ہزار یا پانچ سو قدم زمہریر قلعہ سے نکلا تھا کہ پشت سے نعرہ اسد کی آواز آئی زمہریر ٹھہر گیا اسد پر فوج کو اشارہ کیا اسد لڑتا بھڑتا قریب زمہریر پہونچا نقابدار کو نہایت ہراس ہے کہ زمہریر دیو نظر خوک پیکر فیل سر زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست زنجیر ہاے آہنی سے کمر باندھے چوڑا تیغہ ہاتھ مین گینڈے کو دکرتا تھا مارا نقابدار بیتاب ہوکے دوڑ پڑا پروانہ وار اسد کے گرد پھرنے لگا یہی تردد ہے کہ اس دیو سے دیکھیے کیا گذرے اسد نے چاہا گھوڑے کو بچاؤن گھوڑا نہ بچا سر قلم ہوا اسد گھوڑے سے کود ا زمہریر نے

اسد کو سایے مین تلوار کے لیا اسد جھپٹا اُسوقت نقابدار کی بیقراری لیکن اسد نہنگانہ و پلنگانہ زیر شکم کرگدن
ہو نکلا گینڈے کے پانوُن تھامے روز کیا زمہریر کو مع گینڈے کے اُٹھا ہر چشم زخم سے قطرات خون
ٹپکنے لگے جا بجا سے زخم شق ہوئے وہان زخم سے الامان کی صدا آئی شوکت پر اسد کے زمین تھرائی
نقابدار نے آواز دی اے شیر صاحبقرانی مرحبا سابق مین رستم پیلتن علمشاہ نے لندھور کو مع
ہاتھی اُٹھایا تھا یہ شوکت اُس سے زیادہ تھی رستم پر یہ ہراس نہ تھا اسقدر زخمدار نہ تھے ماشاء اللہ
نام صاحبقرانی روشن ہوا اسد نے چرخ دیکر زمین پر مارا گینڈے کا سر پرزے پرزے ہوگیا زمہریر کود
کر الگ ہوا اسد کی انگلیون سے قطرے خون کے ٹپک رہے تھے زمہریر نے جو اسد کو پیدل
پایا لپٹ پڑا اس خیال سے کہ دبوچ کر مار ڈالون اسد نے اُس حالتِ اضطرار مین ضبط کیا اُس پہاڑ
کو کُوٹے پر لادا زمین پر مارا دھم سے اُٹھے کا تھا گرا اسد نے ٹھوکر ماری گردبرد اسد کا
بھی رنگ زرد ہاتھ پانوُن مین رعشہ جسکا نظر کردہ ہے اُنکو یاد کیا چھاتی پر زمہریر کی ہو نکلا اُسوقت
نقابدار بھی گھوڑے سے کود پڑا تعریف کر رہا ہے اسد نے ایک پانوُن اُسکا دونون پانوُن سے
دبایا ایک پانوُن دونون ہاتھون سے تھاما نعرۂ تکبیر کرکے ہکبار زمہریر کو چیر ڈالا سینے سے لوح سر سے
مہرہ مثل جرم قمر چمکا کئی طائر سر سے زمہریر کے پیدا ہوئے نقابدار نے آواز دی اے اسد تحفہ لینا
تامل نہو اسد نے طرف لوح کے ہاتھ بڑھایا جو طائر سر سے نکلا تھا اُسنے چاہا مہرہ منقار مین اُٹھاون
نقابدار نے تیر مارا طائر کے دو سار ہوا اسد نے لوح و مہرہ اُٹھایا طائر جو مرکر گرا اُسکے خون سے پھر ایک
طائر پیدا ہوا پہیات کرتا ہوا طرف افراسیاب کے بھاگا بوندلا گرد کا جسم زمہریر مین لپیٹا اُڑا کر ہوا پر
لیگیا اسد نے لوح کو گلے مین ڈالا مہرہ زیب کمر کیا ہرچند خوشی سے چہرہ سرخ ہوگیا مگر غش چلا آتا
ہے نقابدار نے پکار کر کہا اے اسد تھوڑی تکلیف اور باقی ہے تسبا اہل کمر و مہر کا عکس لوح پر ڈالو
دیکھو کیا احکام نکلتے ہین اسد نے عکس مہرے کا ڈالا بخط جلی نوشتہ پایا کہ اے فتاح طلسم و اے سیار این
عجائبات اگر خدا فضل کرے لوح و مہرہ حاصل ہو جس مقام پر زمہریر کو قتل کیا ہے سامنے چشمۂ آب
نایاب ہے اپنے کو اُسمین گرا دو یہی آب چشمہ مرہم زخم ہے اگر تامل کروگے لوح قبضے سے نکلجائیگی برکت سے
لوح کی قوت جسم مین رہیگی زخم صحت پائینگے قدم بقدم لوح کو دیکھنا نقابدار نے آواز دی اے فرزند کیا حکم نکلا
اسد نے مضمون تحریر بیان کیا نقابدار نے آواز دی بسم اللہ دیر نکیجیے اسد اسی جوش مین نہ خمدار بیقرار ہو

مین پھاند پڑا یہ معلوم ہوا کہ مین بلندی سے پھاند اچشمے کے پانی نے خاصیت مرہم پیدا کی زخمون کا درد موقوف ہوا اب اسد نے اپنے کو ایک صحرائے ریگستان مین پایا بارہ ہزار ساحر جمے ہوئے کھڑے ہین جیسے کوئی کسیکا مشتاق ہوتا ہے اسد کو دیکھتے ہی غلغلہ کرنے لگے طلسم کشا آپہونچا اُن کی وضع سے ظاہر ہے کہ انمین کوئی ساحر نہین ہے تلوارین کھینچکر اسد کو گھیر لیا ہر چند کہ اسد انتہا کا خستہ تھا لوح کو تو جلدی مین نہین دیکھا لڑائی مین مصروف ہوا کہ پہلو سے گرد اڑی دیکھا بدیع الزمان پشت مرکب پر سوار مع پانچہزار جوانان جرار بکارتے ہوئے آگر پہونچے ای فرزند مرحبا صد مرحبا شکر ہے مین وقت پر پہونچا لڑتے ہوئے قریب آئے پرے درہم و برہم کئے گھوڑے سے کود اپنے مرکب پر اسد کو سوار کیا جو امیر سب کو لڑا رہا تھا اُسکی کمر مین ہاتھ ڈالکر بدیع الزمان نے اٹھا لیا سامنے اسد کے چرخ دیتے ہوئے لائے کہا یہ اطاعت کرتا ہے اسکی خطا معاف کرو سامنے جو قلعہ ہے وہانکا یہ حاکم ہے اُس افسر نے عرض کی مین دل وجان سے اطاعت کرتا ہون اسد نے پشت پر ہاتھ رکھا نام پوچھا اُسنے کہا مجھکو بہرام تاجدار کہتے ہین اب یہ تاجدار بدیع و اسد کو لیکر قلعہ مین داخل ہوا تمام اہالیان قلعہ خوشیان کر رہے ہین کہ طلسم کشا نے سرفراز فرمایا دار الامارۂ شاہی مین آگر پہونچے بدیع نے اُس جوان کو تخت پر بٹھایا اسد نے دیکھا ماموجان اس تاجدار پر بہت مہربان ہین سمجھے کہ انکے سبب سے مسلمان ہوا اسوجہ سے پرورش فرماتے ہین بدیع الزمان نے فرمایا اے بہرام ہم اپنے فرزند کے جسم پر پٹیان مرہم کی چڑھائین گے تا بہ صحت اسی مقام پر رہینگے وہ تاجدار ڈبا مرہم کا لایا گلابی شراب کی لاکر رکھی بدیع نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا اسد نے دست بستہ عرض کی آپ تکلیف نفرمایئے بدیع نے کہا آج مجھے بڑی خوشی ہے تمنے لوح طلسم ہوشربا پائی اب دو چار روز اسی مقام پر رہو سب سردار بھی آجائینگے تب لشکر کشی کرنا یہ کہکر جام لبریز کیا اسد کے خیال مین آیا کہ ہمارے خاندان کا یہ طریقہ نہین ہے کہ بزرگ اپنے شراب پلائین عرض کی حضور بیٹھ جایئے مین خدمتگزاری کرونگا بدیع نے اصرار کیا اسد نے جام لیا بدیع الزمان نے فرمایا اے نور نظر جلد پیو اسد نے قصد کیا کہ جام نوش کرون آواز آئی اے طلسم کشا کیا کرتا ہے یہ تمھارے ماموجان نہین ہین بدون ملاحظہ لوح قلعہ مین چلے آئے اسد نے سر اٹھاکر دیکھا لکۂ ابر سے ملکہ عجائب جادو معشوقۂ قباد خونچکان کف افسوس مل رہی ہین جیسے ہی اسد سے آنکھ چار ہوئی کہا اے نور نظر لوح دیکھو وہ تاجدار جسنے اپنا نام بہرام

تبلایا تھا وہ تخت سے جھلا کر اٹھا آواز دی او برباد کن خانمان ساحران طلسم ہوشربا تونے غضب کیا شفقت
ہماری ضایع کی یہ کہکر جھپٹا عجائب تو برق بنکر آسمان مین ڈوب گئی بدیع نے چاہا پیچھے ہٹون اسد کی
نگاہ لوح پر پڑی لکھا تھا یہ شہیم جادو مالک مرحلہ جب جام شراب دے اسی پر پھینک مارنا ظہیر مکار
بھی نہ جانے پا کے اسد نے جام شہیم پر پھینکا قطرات شراب پڑے جسم جلنے لگا ظہیر نے
چاہا تعاقب عجائب کرون اسد نے اُٹھتے اُٹھتے لوح سامنے کر دی لڑکھڑا کے گرا اوپر سے اسد
نے ہاتھ مارا ظہیر کے بھی دو ٹکڑے ہوئے اِن دونون ساحرون کے مرنے سے مکانات گرنے لگے آواز آئی
کشتی مرا نام من شہیم جادو و ظہیر مکار بود اسد نے سجدہ شکریہ پروردگار کیا چند مکانات
کہنہ باقی رہے اُن مین چند ساحر و غیر ساحر قید تھے ایک جوان خوشرو مسلسل و مطوق تھا
جب اسکو رہا کیا ہوشیار ہوتے ہی گرد اسد نامدار پھرا کہا اے شہریار ہمارے آقاے نامدار مولاے
قدرشناس لاچین والا تمکین کہان ہین بزرگون نے ہمکو بشارت دی تھی کہ نبیرہ صاحبقران آکر تمکو امونکو
قتل کریگا حقدار کا حق ملیگا تم سب کا غنچۂ آرزو کھلیگا شکر ہے جو خواب مین دیکھا اُسیکا ظہور ہوا قلب کو
سرور ہوا مین شہنشاہ لاچین کے سپہ سالار کا بیٹا ہون اشہب تیغ زن میرا لقب ہے چار سو جوان
اس مقام پر قید ہین یہ سب خیر خواہان دولت لاچین ہین اسی جرم مین قید ہوے جسنے دوستی
افراسیاب کا اعتقاد نہ کیا اسکو قید کیا تمکو امونکو عہدے ملے جا بجا اکثر وزیر سپہ سالار کنیزان ملکہ
بلقیس ثانی قید ہین مین رہبری کرکے لیچلونگا براے خدا لوح دیکھیے یون کسی سے ملاقات نہ کیجیے
تمام طلسم ہوشربا آپ کا دشمن ہے جب حضور نہین آئے تھے شہیم و ظہیر یہی صلاحین کر رہے تھے
کہ عزیز و اقارب کی شکل بنکر طلسم کشا کو دھوکا دینگے خدا نے آپکو بچایا لوح مین یہ دیکھیے مین دوست ہون
یا دشمن راہبر یا رہزن شاید کوئی ساحر مجھکو گرفتار کرلے میری صورت بنکر آئے اُسوقت حضور کو مشکل
ہوگی ہر وقت لوح ملاحظہ فرمایے اسد نے لوح کو دیکھا یہی نکلا کہ یہ خیر خواہ دولت ہے اشہب نے
اُس شب کو اُس قلعہ ویران مین اسد کو اُتارا رات بھر یہی سمجھایا کیا کہ آپ پر ابھی بڑی بڑی سختیان
ہین لوح سے غفلت نہ کیجیے گا غلام ساتھ رہیگا جب چار پہر رات گذری بوقت سحر اسد سے اشہب نے
کہا اب سلاح جنگ جسم پر آراستہ کیجئے لوح رہبری کرے گی غلام بھی ساتھ ہے طلسم ظاہر مین حضور نے
ذکر سنا ہوگا حجرۂ ہفت بلا مشہور تھا پانچ حجرے طلسم ظاہر مین تھے دو حجرہ ہاے زبردست طلسم باطن مین

ملینگے اب آگے بڑھکر مرحلہ ہے حاکم حجرۂ ششم مبہوت فیلزور وہان کا حاکم و منتظم ہے بڑی بڑی کد کریگا لوح
سے ہوشیار رہیے گا مرکب عربی حاضر ہوا اسد سوار ہوے اشہب مع چار سو جوانون کے ساتھ ہوا بہ
ہدایت لوح ایک جانب چلے اثنار راہ مین ایک کوہ ملا سبب درے بند مین ایک درہ جو کھلا ہی اسکو روکے
ہوے دو فیلان مست آپسمین جنگ کر رہے ہین اشہب نے عرض کی حضور یہی راستہ ہے بعد طے ہونے اس
پہاڑ کے گنبد مبہوت ملیگا اسد نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا ان فیلان جنگی کو بقوت صاحبقرانی قتل
کرو تب راستہ ملے اسد گھوڑے سے کود ا جھپٹ کر بیچ مین ان دو فیلان جنگی کے آیا دونون نے سونڈین
اٹھائین اسد نے داہنے ہاتھ سے ایک کا بھسونڈا دوسرے ہاتھ سے دوسرا تھا مکر بقوت
صاحبقرانی ایک گھونسا مارا ایک کا سر پھٹا دوسرے کے سر پر قبضہ مارا دونون مرکر گرے تاریکی ہوئی آواز
آئی کشتی مرا نام من فیلان جاد و بود درہ کوہ خشق ہوا راستہ ظاہر ہو گیا اسد پشت مرکب پر سوار
ہو کر بڑھے اشہب نے بڑھکر ہاتھ چوم لئے کہا غلامان جانباز قوت بازو پر نثار ہون آپکے اوصاف
کتب مین دیکھے تھے اس سے بہتر پایا برائے فتاحی طلسم ہوشربا ایسا صاحب قوت و طاقت ہوا اب خدا
حضور کو مبہوت پر مظفر و منصور کرے اشہب یہ کہتا ہوا آتا ہے تھوڑا ہی راستہ طے کیا تھا کہ دیکھا سامنے
ایک گنبد آہنی اسکے اندر ایک جوان عفریت مثال بیٹھا ہوا شراب خواری کر رہا ہے بہت سے
پتلے ماش کے آٹے کے بصورت شیر و پلنگ و گرگ و فیل بنے ہوے رکھے ہین جیسے ہی اسد نے نعرہ
کیا مبہوت نے وہ پتلے پھینکے فیلان جنگی و شیران صحرائی بصورت اصلی ہو کر اسد پر حملہ آور ہوے
وہ سحر کامل ہے کہ گھوڑے کو اسد کے ہلاک کیا چار جانب سے لپٹے جاتے ہین پنجے پڑ رہے ہین قصد ہے
کہ لوح لین زرہ پرزے پرزے ہو رہی ہے وہ شیران صحرائی یہی قصد کرتے ہین لوح و مہرہ قبضے سے اسد کے
نکال لین خون کے پیاسے ہین اشہب نے دور سے دیکھا اسد کا گھوڑا مارا گیا پیدل ان جانوران گزندہ سے
شیرانہ لڑ رہا ہے شیر کو گھونسا مارا ہاتھی کا سر کھینچکر پھینکا کر گدن پر ہاتھ تلوار کا مارا اشہب نے پکار کر آواز
دی اے شہریار لوح سے کام لیجئے ان جانورون کے سامنے لوح کو پھینک دیجئے اشہب نے جو یہ
پکار کر کہا مبہوت فیلزور مثل ابر کے گرجا آواز دی او اشہب ما بدولت کے سامنے منہ زوری یان کرتا ہے
یہ کہکر شیر کی تصویر زور سے پھینکی وہ ماش کا پتلا شیر بنکر اشہب پر جا پڑا اس نوجوان کو منہ مین دبا کر
لے بھاگا ہر چند اسد نے تعاقب کیا وہ شیر نظرون سے نابود ہوا گچہ شیر جہان وہ چار سو جوان کھڑے

ہین اُنپر پھینکے ان شیرون نے اُن سب کو چیر پھاڑ کر پھینکنا شروع کیا اسد انتہا کا بیقرار ہے کہ کس طرح
سے اپنے کو بچاؤن یا اشہب کی فکر کرون یا ان بندگان خدا کی حفاظت مین مصروف ہون جست
کرکے اپنے کو مجمع جانوران گزند سے نکالا مہرہ کا عکس لوح پر ڈالا حرف پیدا ہوئے تحریر تھا اے طلسم
کشا مہرہ قبضے مین رکھ لوح کو یہ کہکر پھینکدے کہ اے جانوران گزند یہ تحفہ موجود ہے جو سب پر غالب آئے
وہ لیلے یہ آپسمین لڑینگے تم تماشا دیکھو بعدہ جیسا لوح مین حکم ہو ویسا کرنا یہ حجرہ ششم بلا ہے بسبب لوح
کے مجبور ہے ورنہ یہ ملبھوت پرے کے پرے درہم وبرہم کردیتا ایک نہ بچتا جب گنبد سے نکلیگا زمین کانپے گی
لوح پھینک کر ہوشیار رہنا وہ شیر اور فیل اسد پر چلے تھے کہ اسد نے فقرہ مذکور کہکر پھینکا شیر و فیل آپس مین
لڑنے لگے ایک نے ایک کو ہلاک کیا ہر کس یہی چاہتا ہے کہ لوح کو اٹھا لون تین سو شیر و پلنگ وغیرہ آپس مین
لڑ کر ہلاک ہوئے گوشت خر و دندان سگ کا مضمون ظاہر ہوگیا ایک شیر بر سب مین قوی تھا وہ باقی رہا
اسنے چاہا لوح پر قبضہ کرون ہزبر دشت جرأت اسد باشوکت نعرہ کرکے اُس شیر پر جا پڑا اُسنے دونون پنجے
اوٹھائے قصد کیا گوشت پوست نوچ کر لیجاؤن طلسم کشا کو مٹاؤن اسد نے دونون کلائیان تھام
کر ایک گھونسا مارا شیر کا سر پھٹا اسد نے لوح اٹھالی طرف گنبد کے چلا ملبھوت نے زنجیر آہن سے
کمر باندھی سپر فولادی بائین ہاتھ مین گرز گران سنگ کو گردش دیتا ہوا گنبد سے نکلا آتے ہی اسد پر حملہ کیا
اسد نے گرز کو چہرے کی پناہ کیا اس زور سے گرز ملبھوت نے مارا اسد تا بزانو زمین مین غرق
ہوا قریب تھا استخوان ٹکڑے ٹکڑے ہون ملبھوت پھر جھپٹا اسد نے اپنے کو بمشکل زمین سے
نکالا خیال ہوا اگر ابکی گرز پڑیگا کلائیان ٹوٹ جائینگی جیسے ہی ملبھوت نے گرز مارا ہر چند کہ اسد
انتہا کا زخمی ہوچکا تھا فیلان جنگی و شیران صحرائی نے زخمی کیا ہی دل کو مضبوط کرکے تیغ برق مثال کا
ہاتھ مارا گرز مثل خیار تر دو ٹکڑے ہوا دستہ ہاتھ مین ملبھوت کے باقی رہا وہ کھینچ مارا اسد نے خالی
دیا ہاتھ تلوار کا ملبھوت پر مارا ملبھوت کو اسقدر اپنے زور پر ناز ہے کہ اسد صاحب لوح جری
صف شکن ہے مگر کلائی پر ہاتھ ڈالدیا لپٹ پڑا اس زور و شور سے کشتی ہوئی ہمراہیان اسد الامان
الامان کہہ رہے ہین جب ملبھوت نے دوڑتا ہے پانچ پانچ سات سات قدم اسد کو ریل لاتا ہے زخمون
سے اسد کے خون جاری زرہ پارہ پارہ بحسرت طرف فلک نظارہ کرتا ہے ملبھوت یہی چاہتا ہے کہ لوح
و مہرہ چھین لون اسد کو چھوڑ کے نکل جاؤن اسد بھی بہ لطف گریبان گیری اس بیحیا کی ہلاکت کی تدبیرین کر رہے ہین

چھوڑتے اگر وہ پانچ قدم ریل لایا تو اسد دس قدم لے دوڑے کئی مرتبہ مبہوت اسد کو پکڑ لایا چاہتا ہے پسلیان
توڑ ڈالون اسد مثل برق جہندہ نکلتا ہی اکی دونون مونڈہے تھام کر اسد دوڑا بارہ قدم پر لا کر بقوت
صاحبقرانی پٹکہ مارا دونون گھٹنے مبہوت کے آشنا بزمین ہوئے زخمون سے اسد کے فوارے
خون کے نکل رہے ہین اپنی ہلاکت کا خیال نکیا مگر زنجیر مین ہاتھ ڈالدیا گویا پہاڑ کو اٹھالیا زمین پر مارا کود کر چھاتی
پر سوار ہوئے چاہتا تھا تڑپ کر نکلون لوح و مہرے کا عکس جو پڑا نابینا ہو گیا اسد نے سر کھینچکر
مبہوت کا پھینکا قریب تھا کہ غش کھا کر گرے اندر سے گنبد کے اشہب ظاہر ہوا مگر نہایت
زخمی سے تپلے جب چلے گنبد گر ا پہاڑ ٹکرائے آواز آئی کشتی مرا نام مُن مبہوت فیلزور بود افسوس
کوئی مدد کو نہ پہونچا جسم سے مبہوت کے صدہا طائر نکلے پرون سے سر پیٹتے ہوئے طرف افراسیاب کے
چلے اشہب نے آ کر اسد کو سنبھالا کہا اے شہریار ہوشیار ہو جیسے ایک قصر باقی رہگیا اشہب اسد کو سنبھالکر
اس قصر مین لایا ذگل پر بٹھایا سب جوانان ہمراہی نے ملکر زخم دوزی کی اشہب علاج مین اسد کے مصروف
ہے تمام سامان عیش و نشاط اوس قصر مین موجود تھے کہ آسمان پر برق چمکی دیکھا ملکہ مواج و ملکہ لعل مع
چارسو کنیزون کے آ کر پہونچین اسد کو قتل مبہوت کی مبارکباد دی آ کر کرسیون پر بیٹھین جلسہ آراستہ ہوا لعل
و مواج اپنے ناز و کرشمے دکھا رہی ہین اسد کو لبھا رہی ہین اشہب نے کئی مرتبہ پوچھا اے شہریار آپنے
انکو پہچانا اسد نے کہا ہماری عاشقان صادق جانباز و سرفروش ہین کئی مرتبہ اشہب نے اشارے سے کہا
لوح تو دیکھئے لعل و مواج نے باتون مین الجھالیا مہ جبین دلالان خونقبا کا ذکر شروع کر دیا اسد لوح
اس قصر مین مصروف عیش و نشاط ہی لیکن خواجہ عمرو جو اسد کے ساتھ سے دریا مین گرے اپنے کو ایک
صحرائے پر فضا مین پایا سامنے ایک قصر عالی مین ایک شہزادی کرسی پر بیٹھی ہی بارہ سو کنیزین حوروش پکر سبز
مصروف خدمت گذاری عمرو و گلیم اوڑہ کر کنارے آیا ایک کنیز شگوفہ نامے کو بیہوش کیا اوسکی شکل بنکر
اُس شہزادی کی خدمت مین حاضر ہوا کنیزون کے کہنے سے معلوم ہوا اس شہزادی کا پریوش نام ہے خواجہ کا ارادہ
ہوا کہ مین گا بجا کر پریوش کو گرفتار کر لون اس قصر کا مال لوٹ لون کہ ایک زاغ سیاہ نے آ کر پرچہ کاغذ کا
گود مین پریوش کے ڈالدیا پریوش نے اُس کاغذ کو اٹھا کر پڑھا مرقوم تھا اے پریوش افسوس ہے
شہنشاہ ہمارا مبہوت فیلزور مارا گیا مگر ہمنے لعل و مواج کو گرفتار کر لیا تھا ان دونونکی صورت
پر ہمنے اسد کو دام مکر مین پھنسایا ہے مگر اشہب ملازم قدیم لاچین ساتھ ہے وہ ہر مرتبہ ہوشیار کرتا ہی اسلئے ہمنے

ہوشربا جلد ہفتم

لوح نہین دیکھنے دی اے ملکہ تم بصورت مہ جبین جلد آکر بیٹھو تمھاری صورت پر دہوکا کھائیگا اگر کہین لوح دیکھ لی غضب ہو جائیگا
پریوش نے سر پیٹکر آواز دی لوصاحبو ہمارا سر پیٹ مبہوت مارا گیا گلشن و گلستان کنیزان مبہوت
نے مواج و لعل کو پکڑ لیا تھا اب اُنکی شکل پر اسد کو دہوکا دیا لوح و مہرہ نہین دستیاب ہوتا مجھکو برائے
مدد بلایا ہے دختر افراسیاب کی تصویر نکالو مین جلد چلون لوح و مہرہ اسد سے چھین لون کنیزین تصویر
مہ جبین کی لائین پریوش نے سحر کرکے اپنی صورت بشکل مہ جبین بنائی شگوفہ کا ہاتھ تھام لیا کہا شگوفہ
اگر سامری نے مدد کی فتح جنگ ہمارے ہاتھ سے ہوتی ہے دیکھ میری صورت مین کوئی فرق تو نہین ہے شگوفہ نے سر سے
پانوتک بلائین لین کہا واری اگر افراسیاب بھی دیکھے تو نہ پہچانے ویسے صرصر سے زنگ روغن عیاری کا لیا
تھا حکم ہو تو دلارام کی شکل بنکر آپ کے ساتھ چلون اس شکل پر جلد دہوکا کھائیگا دلارام نے اسکے ساتھ بڑے بڑے
کام کئے پریوش خوش ہوگئی کہا تو صورت بدل سکیگی کہا واری دلارام سے ہم مکتب رہی ہون یہ کہکر خواجہ
کنارے آئے بصورت دلارام سامنے پریوش کے ہو بیٹھے پریوش خوش ہوگئی کہا دلارام یہ وقت
دستگیری ہے عمرو نے کہا حضور مین چلتے ہی گانا شروع کردونگی آپ تنہائی مین لوح و مہرہ لیجیئے گا مین چلتے ہی
صاف صاف کہونگی اے شہریار وقت شب ہے اسمین ہمارا مطلب ہے لوح و مہرہ ہمین دیجیئے ہم شب
بھر حفاظت کرین میری خیرخواہی ابتر خوب ظاہر ہے فوراً دیدینگے تامل نکرینگے پریوش نے تخت اڑایا چار
سو کنیزین ہمراہ ہوئین یہان ہنگامۂ عیش و نشاط قصر مین گرم ہے گلشن و گلستان تدبیرین کر رہی ہین
دمبدم اشہب اشارے کرکے انکے رنگ کو مٹاتا ہے لوح نہین دیکھنے دی زلف لیلائے شب کمر سے
گذری تھی کہ کنیزون نے بڑھکر عرض کی حضور مبارک ہو ملکہ مہ جبین آپہونچین مواج و لعل نقلی نے
کہا حضور انکے دل کو آرام کہان جبسے وہ آپ چلے آئے انھون نے آب و دانہ بھی ترک کر دیا اب انکے
ساتھ سامان لشکرکشی کرینگے یہ ذکر تھا کہ مہ جبین کا تخت آکے اُترا اسد نے پہلو مین جگہ دی رو رو کر کہا
اے شہریار آپکی محبت مین ہم تباہ ہوئے کوئی ساعت ہمکو آرام نہین ملتا آپ کے آتے ہی ہمنے جہان
چلین آب و دانہ ترک ہوا دلارام کو خدا سلامت رکھے کہ اُسنے ہمکو یہانتک پہونچایا گلشن و گلستان
تو اب خاموش ہین کہ دختر افراسیاب آگئی انکے سامنے کسی معشوق کی کیا لیاقت ہے مگر دلارام کی چھل بل
زبان درازی سخن سازی ہر مرتبہ اسد کی بلائین لیکر کہتی ہے لوح و مہرہ مجھکو دیجیئے صبح کو دیدونگی یہ
سنکر گلشن و گلستان تھرا جاتی ہین پریوش سے اشارہ ہے کہ دلارام کو منع کر دو لوح و مہرے کا نام نہ لے

ایسا نہو کہ طلسم کشا کی نگاہ پڑے سب انتظام بیکار ہو پریوش نے اشارہ کیا دلارام قدیم از دل حکم
ہوا اسے حیرت ہے اسد کو یکر یہی بھاگی تھی اُنکے ساتھ خوب خوب لڑ چکی ہے اسکا بڑا اعتبار ہے ہمارا
سب انتظام بیکار ہے یہ جو کچھ کہے گی اسد بدل وجان قبول کرینگے دلارام نقلی نے ہنستے ہنستے
قریب آکر اسد کے چٹکی لی کہا مجھسے آنکھ تو ملاؤ اب جو اسد نے آنکھ ملائی دیکھا نا جان بصورت
دلارام ہین جیسے کوئی سوتے سوتے بیدار ہوتا ہے عمرو نے اشارہ کیا اونا بینا او عاشق پیشہ طریقہ عاشقی
معشوقی مین اپنے کو ہلاک کرے گا جلد لوح کو دیکھ پریوش رانون سے رانین ملا کر بیٹھی ہی مکر سے روتی بھی
جاتی ہی حال زار سناتی ہی یہ اسد کو اب یقین ہوا کہ مین کسی جال مین پھنسا مہ جبین کو تسکین دی منھ پھیر کر لوح
پر نگاہ ڈالی تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم واسے سیار این عجائبات گلشن و گلستان کنیزان مبہوت ہین
ملکہ لعل سخندان و مواج قطرہ زن نہین خبردار بچکر نہ جانے پائین یہ دیکھتے ہی اسد نے بقہر و
غضب تمام طرف مہ جبین کے دیکھا ملکہ مہ جبین نے کہا اے شہریار خیر تو ہے پریوش نے چاہا تھا کہ جھک
کر اٹھے اسد نے لوح سامنے کر دی آہ کر کے لہرائی اسد نے ایک طمانچہ مارا پریوش کا سر اڑ گیا گلشن
مارے کھڑی اٹھی اسد نے جھپٹ کر ہاتھ مارا اسکے بھی دو ٹکڑے ہوئے گلستان نے پر پرواز پیدا کیے پشت
پر سے نعرہ ہوا انتم مہر سپہر عیاری حلقہ ہائے کمند مارے گلستان نے اُف کیا منھ سے شعلہ نکلا حلقہا ہے
کمند سب جلے کہا ارے ظالم تو کہان ہو بچا یہ کہکر عمرو کی کمر مین پنجہ دیا چاہا کہ لے اڑے دن عمرو نے آواز
دی اسے نور نظر مجھے بچا یہ ملعونہ لیے جاتی ہے اسد نے بحکم لوح تیر مارا سینہ پر کینہ پر پڑا تو ٹکڑے ہو کر پشت کو
پار گذرا تمام مکان مین تاریکی ہو گئی کنیزین ساتھ والی چیخین مار کر بھاگین ان جادوگرنیون کے مرنیکی آواز
آئی لعل و مواج ایک گوشے مین بے ہوش پڑی تھین گلشن و گلستان قتل ہو چکین سحر اترا انکو ہوش یا
دیکھا اسد نامدار جادوگرنیون سے لڑ رہے ہین مواج و لعل نے بھی بڑھ کر سحر کیے تمام کنیزونکو قتل
کر ڈالا اوس قصر مین بہت مال و اسباب تھا صبح ہوتے ہوتے سب عمر نے لوٹ لیا اسد نے گھبرا کر
پوچھا اے لعل و مواج تمکو کنیزان مبہوت نے کیونکر پایا عرض کی ہم قلعہ زہر پر سے لڑ کر نکلے ان
دونون نے ہمکو راہ مین گرفتار کیا اسوقت تک مر چلے نہ ٹوٹے تھے لوح آپکو دستیاب نہ ہوئی تھی اشہب نے
کہا اے شہریار ان جادوگرنیون کے مرنے سے ناز نہ کیجیے یہ ادنیٰ مقامات تھے آپکو تمام طلسم باطن کی
سیر کرنا ہے سب سے زیادہ مقام سخت و صعب مقام حجرہ ہفتم بلا ہے کہ جہانکا ہفت سر جادو مالک ہے

اُس مرحلے پر سراسر دام مکر بچھا ہے قدم ہٹانا دشوار ہے بسم اللہ ہم سب ملازمان حضور اسی مقام پر فردکش ہین حضور
اپنے کو مرحلہ ہفت سر پر پہونچا ہین لوح کو قدم بقدم ملاحظہ کیجیے گا پروردگار فضل کرے اور ہفت سر
قتل ہو ملکہ عالم زوجہ شہنشاہ لاچین بلقیس ثانی اسی مقام پر قید ہین جو کچھ کیجیے گا بہت ہوشیاری سے کیجیے گا
اگر خدانخواستہ لوح پر کوئی افتاد پڑی پھر دستیاب ہونا دشوار ہے ہم مین سے کوئی اُس مقام تک نہین جا سکتا
پروردگار آپکے ساتھ ہے بوقت سحر اسد نے کمر ہمت چست باندھی لعل و مواج و اشہب و خواجہ اسی
مقام پر رہے یا کسی طرف چلے ذکر انکا وقت پر آئیگا اسد روز و شبانہ روز رہنوردی کرکے تیسرے دن صبح کو دیکھا
ایک قصر آہنی مثل دل کافر سیاہ پھاٹک اُسکا بند گرد اُس قصر سیاہ کے نخلہائے بلند ہزارہا طائر زمزمہ
سرائی کر رہے ہین سبزہ وہان کا مثل مخمل سبز سڑکین مختصر بنی ہوئین جنکو پگڈنڈی کہتے ہین اب اسد نے
لوح کو ہاتھ مین لیا تیغہ برق مثال کھینچا یکایک پھاٹک کھلا ایک دیو کو دیکھا کہ جسم پر سات سر ایک
سر بشکل انسان ایک مثل فیل ایک بصورت کرگدن ایک بصورت سگ سات سر سات ہاتھ
ایک ہاتھ مین تلوار ایک مین گرز ایک مین نیزہ طویل ایک مین تیر و کمان ایک مین خنجر آبدار اس
زور و شور سے نعرہ کرکے نکلا آواز دی منم ہفت سر جادو واہ اجل گرفتہ یہان کیونکر پہونچا
قضا تجھکو یہان گھیر لائی یہ کہکر ساتون ہاتھون سے حربے کئے اسد نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا اے اسد
یہ مقام احتیاط ہے خبردار سبزہ پر قدم نہ رکھنا شاخہائے نخل کے سائے سے اپنے کو بچانا سبزہ بیگانہ
بلکہ زہر مار ہر شاخ شمشیر آبدار اگر ان کے سائے مین پہونچا لوح قبضے سے نکل جائیگی اسد نے بہت جلدی
یہ احکام ملاحظہ کئے ہفت سر حربے کر چکا اسد نے گرد اسپر کا سر پر کھینچا تلوار سپر پر گانٹھی پیلے سے سنان
نیزے کو اڑایا گھاٹ سے گرز کو کاٹا تیر کو خالی دیا مشکل یہ ہے کہ پگڈنڈی پر سبزہ بدلنے کی جگہ نہین ہے اگر خم
ہوتے ہین سائے مین شاخ نخل کے پہونچتے ہین وہ سایہ جن کا سایہ ہے کیونکر اپنے کو بچائے ان حربون سے
اپنے کو بفنون سپاہگری محفوظ رکھا ہر چند کہ حربے قلم کئے دیکھا ہفت سر کے ہاتھ مین وہی حربے پھر موجود
ہین طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے شاخون نے ہاتھ بڑھائے سبزہ لہلہا رہا ہے اپنا جوبن دکھا رہا ہے نرگس نے
آنکھین کھولدین سنبل نے بال پریشان کر دیے سوسن کی زبان درازی ہر برگ بار کی سحر سازی ہفت سر
نے پھر حملہ کیا جس جس جانور کا جو سر ہے اسی کی صدا مین آواز دیتا ہے قلب اسد کا گھبرا جاتا ہے لوح خبر دیتی
ہے اے طلسم کشا سبزے پر قدم نہ رکھنا سائے سے شاخہائے نخل کے اپنے کو بچاؤ سمجھ کر آگے بڑھو۔

جسقدر قدم کا نشان ہے وہ نشان قدم خضر راہبر ہے اُسکے خلاف قدم رکھنے مین جان کا ضرر ہے ہفت سر
نے ایک چیخ ماری پھر دروازہ کھلا گیارہ زنگیان آدم خوار تلوارین کھینچکر اسد پر آپڑے اسد پیچھے ہٹا دار
سبھون کے روک رہا ہے اب جس پر ہاتھ مار دیا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے ایک زنگی نے بہادر سے آ کے
وار کیا پھیلا اُسکی تلوار کا شانے پر پڑا کڑیان زرہ کی کٹین وہ زنگی وار کرکے پیچھے ہٹا اسد جھپٹا وہ بھاگا
اسد غصے مین چار پرا سبزے پر بھی پانون پڑ گیا شاخہاے نخل کا بھی سایہ ہوا ہفت سر نے آواز دی
دو مار آتش گرد عظیم بلند ہوا اندھیرا ہو گیا بعد تھوڑی دیر کے اُسی اندھیرے مین ہزار ہا ہاتھ جسم پر اسد کے
پڑنے لگے وہ لوح و مہرہ ڈھونڈھتے تھے اسد کو اسم حاشیہ لوح ورد ہے لوح کو مضبوط تھامے ہوئے
اندھیرے سے گھبرا رہا ہے ان ہاتھون کو ٹالتا ہے تلوار کو چرخ دیا بعد عرصہ دراز ایک صدائے مہیب
آئی اُس صدا سے زمین تھرائی آندھی سیاہ اٹھی اس آندھی مین اسد کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ جھونکا ہوا کا
مجھ کو اڑائے لئے جاتا ہے قدم نہین تھمتا موج ہوا سے پانون نہین جمتا تھوڑے عرصے کے بعد وہ آندھی
دفع ہوئی زمانہ روشن ہوا دیکھا ایک صحرائے ریگستان مین پڑا ہون وہ صحرا وہ سبزہ وہ نخل ہفت سر
سب معدوم ہوئے زمین و آسمان بدل گیا لوح کو دیکھا عنایت سے پروردگار کی بچ گئی مگر لوح پر تاریکی
حرفون پر نگاہ نہین ٹھہرتی مہرہ ضو نہین دیتا اسد سوچا قاعدے کے خلاف ہوا مہرخ و بہار و باغبان
ذکر کیا کرتے تھے کہ مرجانا ہفت سر بنہایت مشکل ہے سبزہ بیگانہ پر چار پڑے شاخون کا بھی سایہ پڑا آخر یہ انجام
ہوا الذکلت علی اللہ مجبور و ناچار رنجیدہ بیقرار اُسی صحراے ریگستان مین ایک جانب چل نکلے بونڈلے گرد کے برابر
تعظیم اٹھنے لگے وہ ہوائے گرم چلی کہ جسم مین آبلے پڑے قدم اٹھانا دشوار صحراے ہول خیز مثل کرہ
نار اسد کو یقین ہے کہ اس صحرا سے زندہ نہ نکلون گا ریتی کا میدان جنگل سنسان ریتی مین پانون
غرق ہوے جاتے ہین غولان بیابانی راستہ بھٹکاتے ہین طائر کا جنگل مین نام نہین اگر کوئی آفت کا مارا
بھٹک کر آنکلا منہ کھولکر زمین پر گرا پر پرزے جل گئے پڑا تڑپ رہا ہے ایک جانب درخت ببول کے
کانٹون کے انبار گرمی سے روح بیقرار ایک قدم بمشکل اٹھتا ہے دل بیٹھا جاتا ہے طائر روح قفس
جسم مین گھبرا رہا ہے اگر خس خانہ مژگان سے نگاہ نکلی مردمان چشم پھکنے لگے دن بھر اُسی صحراے
ہول خیز مین بے آب و دانہ گذرا جب ہونٹھون پر جان آئی شعلہ جوالہ ماہ تابان آتش خانہ فلک پر نمایان
ہوا ستارے چنگاریان آسمان دھوان معلوم ہوتا ہے ایک مقام پر یہ شیر بیشہ صاحبقرانی لڑکھڑا کے

گرارات بھر تشبادی ہوائے گرم پانی معدوم ریت کا دریا جوش مار رہا ہے دور سے پانی کا دہوکا ہوتا ہے
اس دہوپ مین بہت دوڑ دہوپ کی پانی کہین دستیاب نہ ہوا استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ تین شبانہ
روز اسد کو اسی صحرائے ریگستان مین بے آب و دانہ گذرے اس شب کو اسد نے تڑپ تڑپ کے
دعا کی اے رزاق مطلق تو رزق کا بندون کے ضامن ہے رزق رسانی پر قلب مطمئن ہے اس تیرے
بندے پر آج تین شبانہ روز گذرے بے آب و دانہ ہون اے رزاق رزق پہونچا یا حکم ہو ملک الموت کو کہ
قبض روح کرے اب کشاکش نہین اٹھتی نوبت بجان و کارد براستخوان ہون مثل زلف پریشان ہون
رات بھر اسد نے دعا کی انھین کے غم مین گریبان سحر چاک ہوا تابش و حرارت بڑھی اسد گرتا پڑتا قریب
کوہ فلک شکوہ پہونچا آواز تسبیح خوانی کی کان مین آئی کوئی مرد خداپرست عبادت کر رہے ہین اسد
سختی اٹھا کر پہاڑ پر چڑھا گھاٹیون کو بمشکل طے کیا بالائے کوہ پہونچا ایک حجرہ سنگ مرمر کا پہاڑ پر بنا ہے جیسے
ہی اسد پہاڑ پر آیا ایک مرد بزرگ بصورت نورانی حجرے سے باہر آیا اسد نے سلام کیا اُن بزرگ نے
بہ محبت و شفقت فرمایا اے آفتاب آسمان جود و سخا و اے فتاح طلسم ہوش ربا بڑی جفا اوٹھائی ہم تین
دن سے تمھارے مشتاق ہین یہ تین راتین کہان بسر کین چہرۂ زیبا اتر گیا صدمات عظیم اوٹھائے ہم پہاڑ
سے تمھاری جستجو مین نہ اُتر سکے ایک ایک لمحہ تمھاری جدائی مین پہاڑ تھا جو کچھ گذرا یہ تقدیر کا بگاڑ تھا بہت
جلد ہم تک پہونچے شکر ہے کہ راہ مین تم پر کوئی دست انداز نہ ہوا جس ہفت سر نے لوح کو سیاہ
کیا اُس تیرہ بخت کے ملازم تمھاری تلاش مین نکلے ہین حافظ حقیقی نے حفاظت کی ایسے بہت سے
کلمات تسکین فرما کے اسد کو اپنے ساتھ حجرے مین لیکر آئے فوراً کاسہ شیر برنج آب سرد سامنے اسد کے
پیش کیا اسد حیران جمال و محو دیدار تھا کہ یہ کون بزرگ ہین مہر پدری کا مزا ملتا ہے جب اسد آب و طعام
سے فارغ ہوئے تب اُن مرد مقدس نے فرمایا کہ اے طلسم کشا نام میرا ابرار عبادت گزار ہے ہر وقت
یاد پروردگار ہے بزرگان دین نے اس حقیر کو قطب طلسم ہوشربا قرار دیا ہے تمھاری نگہبانی کا حکم ملا اب تم پر
یہ سختی ہے کہ قاعدے کے خلاف ہوا در جہ عمل خوانی طے کرنا ہوگا ایک گوشے مین بیٹھکر عمل خوانی شروع
کیجیے ترک لذات و ترک حیوانات ضرور ہے کل امورات اشیائے خورد و نوش کا انتظام اپنے ہاتھ سے کرنا
ہوگا یہ جو تمکو دیئے جاتے ہین دانائی یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے پیسے شاخ ہائے ترسلگا کر موافق اپنی خوراک
کے پکائیے نوش فرما کر عمل خوانی مین مصروف ہو جیے مین قریب آپ کے نہین ٹھہر سکتا اگر خدانخواستہ کوئی

افتاد پڑیگی مین برائے خدمت گذاری حاضر ہونگا جسقدر میرا اختیار ہے بسر وچشم بجالاؤنگا جو احکام بزرگان دین ہین اُنین فرق ممکن نہین علاوہ ازین تم نبیرہ صاحبقران مجاہد راہ اسلام تقرر کردہ بزرگان صاحبان ولا کے واسطے نزول بلا بھی ضرور ہے بہت سختیان جھیل چکے اب دمبدم خوشی حاصل ہوگی تسکین دل ہوگی ابرار عبادت گزار نے اسد کو بخوبی سمجھا کے تسبیح دی طریقہ عمل خوانی تعلیم فرمائے اسد اُسی پہاڑ پر ایک گوشے مین آکر بیٹھے بطریقہ مذکور عمل شروع کیا ہر روز بوقت سحر قطب صاحب تشریف لاتے ہین اسد کو عمل خوانی مین پاتے ہین مرحبا کہکر پلٹ جاتے ہین تین ہفتہ کا حکم ہے ایک ہفتہ اسد نے اس سختی مین کاٹا مشقت مین چہرہ اتر گیا اعضا مثل تار عنکبوت لب پر مُہر سکوت آٹھوین دن شب کو بیٹھے ہوئے عمل پڑھ رہے تھے دیکھا صحرا سے گرد اڑی بہ نگاہ غور دیکھا ملکہ مہرخ و بہار وغیرہ نے آکر بارگاہ زیر کوہ استادکی باغبان و معمار نے لشکر کو طریقے سے آراستہ کیا ملکہ مہ جبین بھی تخت پر جلوہ فرما ہین دوسری جانب سے بھی گرد اُڑی دیکھا افراسیاب بقہر و غضب تمام آکر پہونچا لشکر حیرت بھی ہمراہ ہے سحر کرتا ہوا لشکر مہرخ پر جا پڑا اسد نے دیکھا سب سردار زخمی ہوئے سب نے فرار پر قرار کیا مہ جبین کو تنہا چھوڑ کر بھاگے افراسیاب نے جاکر مہ جبین کو گرفتار کیا کشان کشان لے چلا مہ جبین نے فریاد کی اے شہریار مجھے بچائیے یہ ظالم مجھکو گرفتار کر کے لئے جاتا ہے سب سردارون نے میرا ساتھ چھوڑا کیا آپ نے بھی محبت سے منھ موڑا اسد فریاد مہ جبین کی سنکر بیقرار ہوگیا قبضے پر ہاتھ ڈالکے اٹھا آواز دی خبردار او بیحیا کہان جاتا ہے جیسے ہی اسد نعرہ کر کے اٹھا ایک قہقہے کی آواز آئی کسی کہا وہ مارا اسد نے مہ جبین وافراسیاب کو نہ پایا تسبیح ہاتھ سے چھوٹی بے ہوش ہوکے گرا صبحکو قطب صاحب تشریف لائے دیکھا اسد بے ہوش پڑے ہین کف منھ سے جاری قریب ہے کہ روح جسم سے نکل جائے ابرار گھبراگئے پانی کے چھینٹے دیئے کچھ اسمائے الٰہی پڑھے اسد کو بمشکل ہوش آیا آپ نے فرمایا ای نور نظر یہ کیا غضب کیا موکلون نے تمکو دھوکا دیا ہم زیادہ نہین کہ سکتے بانیان طلسم کی ممانعت ہے اثنا عمل خوانی مین جو معرکہ پیش آئے اسکو نمود بے بود طلسمی سمجھو کسی بات مین دخل نہ دو یہ نہ سمجھے کہان لشکر ظفر اثر کہان افراسیاب بدسیر یہ سب شعبدہ تھا اپنے دل کو قابو مین رکھو ورنہ ہلاک ہو جاؤگے مشقت ایک ہفتے کی ضایع ہوئی پھر اب روز اول ہے اس خیال مین یہ عبد ذلیل بھی بہت بیکل ہے لیکن تمھارے قریب نہین بیٹھ سکتا اسد یہ سنکر بہت محجوب ہوا کہا حضور ذلت ناموس نہ دیکھی گئی مجبور ہوکے

بول اُٹھا آپ ایسا استاد سر پر موجود تھا ورنہ زندگی دشوار تھی ابرار نے بخوبی تعلیم کر کے اسد کو عمل
شروع کرایا حقیقت مین روز اوّل ہے اپنے ہاتھ سے پیسا روٹی پکانا شاخہاے نخل کا جلانا تنہا کا شاق
ہوتا ہے لیکن کیا کرین خود کردہ را درمان نیست سوچے کہ اے اسد یہ شیوۂ جرأت ہے جو سختی پڑے اُسکو
باآسانی سہو کئی مرتبہ اسی طرح اسد نامدار نے دہوکے کھائے عمل ترک ہوا پھر سرے سے شروع کرنا پڑا
کئی مہینے اسد کو اسی مقام پر گذرے جب یہ دہوکا کھاتے تھے ابرار صاحب تشریف لاتے تھے
اسد کو اکر اُٹھاتے تھے کہتے تھے اے نور نظر تمھاری جرأت سے سراسر خلاف ہے کہ عمل کو تمام نہین کر سکے
مجھکو ہر روز خوف رہتا ہے کوئی خرابی نہ واقع ہو یہ بھی تمکو خبر دیتے ہین کہ افراسیاب با فوج قاہرہ مقابلے مین
تمھارے سرداروں کے پہونچ گیا قیامتین برپا کر رہا ہے عرصہ ہوتے ہین سراسر خرابی ہے اب کی مرتبہ
بخضوع و خشوع عمل خوانی شروع کی عجائب و غرائب نظر آنے لگے اسد نے عمل موقوف نکیا آخر شب کو بڑی
آفت برپا ہے کبھی دیکھا کہ کوئی بدیع الزمان کو قتل کرتا ہے کبھی غضنفر کو زیر تیغ دیکھا کبھی ملکہ مہ جبین
دلارام خو لقا پر آفت دیکھی کبھی دیکھا کہ امواج قطرہ زن دریا مین ڈوبا چاہتی ہے صداے فریاد
آتی ہے اے شہریار بچائیے لشکر تباہ ہوتا ہے اسد نے بموجب ارشاد استاد خوب سمجھ لیا کہ یہ موکل دہوکا
دیتے ہین پڑھنا موقوف نکیا بوقت سحر ابرار عبادت گزار تشریف لائے فرمایا اے شیر بیشۂ صاحبقرانی
ماشاء اللہ آپنے بڑی تکلیف سے عمل کو ختم کیا بحکم صانع شمس و قمر لوح روشن ہوئی اسد نے لوح کو ملاحظہ
کیا صاف تحریر تھا کہ اے فاتح طلسم واے سیار این عجائبات جسوقت دوبارہ لوح روشن ہو اپنے کو
مرحلۂ ہفتم پر پہونچا دو اس مقام سخت جب گزر ہو ایک ایک قدم پر لوح کو ملاحظہ کرنا اگر ابکی
کوئی امر خلاف واقع ہوا لوح قبضے سے نکل جاویگی جانبر نہوگے اسد نے شکر پروردگار ادا کیا سلاح
جسم پر آراستہ کیے زاہد صاحب سے رخصت ہوے قطب صاحب نے فرمایا بسم اللہ پروردگار
تمکو مظفر و منصور کرے بیخ دلاوں سے دور کرے ہم بھی وقت پر آئینگے اسد زیر کوہ آئے دیکھا ایک
مرکب زیر کوہ موجود ہے سمجھے یہ عنایت معبود ہے سوار ہو کر لوح کو دیکھتے ہوے چلے اب وہ صحراے
ریگستان بھی نہ ملا سامنے اُنکی قصر آہن کے پہونچے درختوں پر ہزارہا زاغ سیاہ بیٹھے تھے صداے
ہیہات و افسوس بلند کرنے لگے درختوں سے اُڑے یکایک دروازہ قصر آہن کا کھلا در ظلم و بدعت
وا ہوا دو ہی دیو مہیب بشکل عجیب پیدا ہوا حربہاے جنگ ہاتھ مین اسد پر مثل شعلہ جوالہ جا پڑا

ایک ہاتھ سے گُرز دوسرے سے تلوار ایک ہاتھ سے نیزہ و تیر وغیرہ کا وار کیا اسد نے تیغۂ برق مثال نیام
انتقام سے کھینچا گُرز قلم کیا سنان نیزہ کو اُڑایا کچھ حربے سپر پر روکے ہفت سر نے ایک چیخ ماری قصر سے
زنگیان آدم خوار نکلنے لگے اسد پر سب حملہ آور ہوئے اسد نامدار شیرانہ زنگیون سے لڑ رہا ہے کئی سو
زنگی قتل ہوئے لاشہ کسی کا معلوم نہین ہوتا اب اسد نے حکم کے بموجب لوح کو گردش دی زنگی نابینا ہو کر
سامنے سے بھاگے اب اسد ان آفتون کو جھیل کر قریب ہفت سر پہونچے لوح کو دیکھکر ہفت سر
گھبرایا مگر برس پڑا اسد وار روک رہا ہے ایک مقام پر لوح کو رد و بدل کر کے ہاتھ مارا دو سر اوس کے قلم ہوئے
پرنالہ خون کا جاری ہوا قطرات خون جو زمین پر گرے کرگدن خرس وغیرہ پیدا ہوئے اسد نے لوح کو
گردش دی خرس وغیرہ معدوم ہوئے عجب طرح کا ہنگامہ ہے اسد ایسے شیر دل کا قلب تھرا رہا ہے
لوح نے یہ خبر دی کہ ایک ہاتھ مین ساتون سر قلم ہون تب یہ بلائین معدوم ہون اسد حیران ہے کہ کیونکر
اس عفریت کے سر تک ہاتھ پہونچے آسمان سے نعرہ ہوا آواز آئی اے خیر بیتیہ جرأت واے آفتاب
آسمان ہمت اسم حاشیۂ لوح ورد زبان کرو برکت اسمائے الٰہی سے ہاتھ سر تک پہونچے گا اسد نے سر اُٹھا
کر ابرار عبادت گزار کو دیکھا ہوشیار کر کے اسد کو نکل گئے ہفت سر نے چاہا اُن بزرگ پر جا پڑون غصے
مین آواز دی او بیر زمین گیر تو نے طلسم کشا سے ساز کیا چاہا جست کر کے بلند ہون اسد قریب پہونچ
چکے تھے اسم حاشیہ پڑھکر ہاتھ مارا برکت اسم سے تیغہ بالائے سر ہفت سر پہونچا ساتون سر اُڑ گئے
جیسے ہی مرکز زمین پر گرا آندھی سیاہ اُٹھی صدائے مہیب آئی چہار جانب سے اسد پر تیغہائے فولادی
گر رہے تھے اسوقت اسد ہمہ تن چشم بنا تھا لوح کو گردش اپنے کو بچانے کی کوشش نخل جل
رہے تھے زمین سے شعلہ ہائے آتش نکل رہے ہین بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من ہفت سر
جادو بود وہ قلعہ آہن ساختہ ساحران پرفن غائب ہوا چند قصر شکستہ باقی رہے اسد
نے آکر ایک قصر کلان کا قفل توڑا دیکھا ایک تخت شکستہ اُسپر ایک شہزادی سر کے بال سفید
گرد صد ہا نازنینان مہ جبین حیران و پریشان سلسل و مطوق ناخن وغیرہ بڑھے ہوئے بیٹھی ہے
جیسے ہی اسد آئے وہ شہزادی زنجیر سنبھال کر برائے تعظیم اُٹھی آنکھون سے آنسو بہتے ہوئے سلام کیا
بیقرار ہو کر کہا اے شہریار آپکا غلام لاچین خیر و عافیت سے ہے تمکو اِنھون کی قید سے حضور نے رہا کیا
اسد نے لوح کا عکس ڈالا زنجیرین جسم سے کٹکر گرین اسد نے کہا اے ملکۂ عالم آپ کا نام نامی کیا ہے

لوح کو مین نے ملاخطہ کیا ثابت تو ہو چکا لیکن اپنی زبان سے نام نامی و اسم گرامی فرمائیے کچھ کلام کیجیے شہزادی نے حجاب سے سر جھکا لیا ساتھ والیون نے دست بستہ عرض کیا اے شہریار خاتون عالی نشان ماہ لاجبین والاتمکین ملکہ بلقیس ثانی ہین افراسیاب نے نمکحرامی کرکے اس مقام پر قید کیا تھا اب اسد غازی نے سب کنیزون کو بھی رہا کیا ساٹھ ہزار کنیزین مصاحبان عالی مقام اون جگہ قید تھین ملکہ بلقیس ثانی نے سب کو رہا کیا کوٹھے کھلوائے تخت طاؤسی ایک قصر سے نکلا دنگل ہائے زربفتی اوسی قصر مین تھے تخت بچھایا ملکہ بلقیس ثانی کو اسد بن کرب غازی نے تخت پر بٹھایا خود دنگل یاقوت نگار پر جلوہ فرما ہوئے گرداگرد انیسان ہمراز و مصاحبان دمساز آکر بیٹھین ہنگامۂ عیش و نشاط گرم ہوا ملکہ بلقیس ثانی کی رہائی کی خبر مشہور ہوئی جو جو تاجدار زمیندار دراجہ و ناظم یہان سے قریب تھے آکر حاضر ہوئے ملکہ بلقیس نے ایک ایک کو بہ خلعت سرفراز کیا اسد نامدار سے عرض کی حضور نے طلسم باطن مین داخلہ کیا آپ کے لشکر پر افراسیاب نے قیامت برپا کی ہوگی اب جلد سامان سفر تیار ہو کارگذاران شاہی نے ایک ہفتے مین سب طرح کا سامان آراستہ کیا تین لاکھ ساحر و غیر ساحر جمع ہوگئے اس شوکت و شان سے اسد نامدار ملکہ بلقیس ثانی کو تخت پر سوار کرکے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے قصر ہفت سر سے دو منزلین طے کی تھین کہ آسمان سے لکہ ابر سیاہ ظاہر ہوا دولاب جادو ہمشیرہ ہفت سر اپنے بھائی کے قتل کی خبر سنکر آپڑی آتے ہی چار لاکھ ساحر سحر کرنے لگے اسد غازی نے قبضے پر ہاتھ رکھا ملکہ بلقیس ثانی نے کہا اے شہریار اب آپ تکلیف نکرین مین اس نمکحرام سے سمجھ لونگی دولاب نے دو تین حربے سحر کے ایسے کیے کہ آندھی سیاہ اُٹھی کئی ہزار ہمراہیان اسد سر ٹکرا کر مرے ملکہ بلقیس ثانی نے ایک دستک دی کہ آندھی سیاہ موقوف ہوئی سحر ملکہ بلقیس ثانی کی ہوا بندھی برابر تخت کے طاؤس زرین بال آراستہ کیا اوس پر سوار ہو کے لشکر دولاب پر جا پڑین سحر کرکے آگ برسادی ساٹھ ہزار ہمراہیان دولاب فی النار ہوئے دولاب کو بڑھ کر للکارا او نمکحرام اب آگے نہ بڑھنا قدمونکو طلسم کشا کے بوسہ دے اب وقت قتل افراسیاب قریب ہے دولاب نے بڑھکر ملکہ بلقیس پر سحر کیا تلوارین برسنے لگین ملکہ بلقیس نے سپر کاغذی سر پر آراستہ کی اوسی سپر پر تلوارین گر کے ٹوٹتین پہلی شکست یہی تھی سحر دفع کرتی ہوئی قریب دولاب پہونچین اسنے تیغہ سحر کا وار کیا ملکہ بلقیس

نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے پھینکدی غصے مین ایک طمانچہ ماردیا سر دولاب کا اڑ گیا لاشہ
زمین پر تڑپا آواز آئی کشتی مرا نام من دولاب جادو ہمشیرہ ہفت سر بود افسوس مردیم و جان
دادیم و بہ مطلب خود نرسیدم ساتھ والون نے فریاد کی ملکہ بلقیس ثانی سے قدمبوس ہوے
ایک دن اسی مقام پر مقام کیا اسی طرح اکثر ساحران دربند آ کے سد راہ ہوے ہاتھ سے ملکہ بلقیس
کے مارے گئے جو ضلع راہ مین ملا اسکو ملکہ بلقیس نے فتح کیا بعض بادشاہ خبر آمد ملکہ سنکر حاضر
ہوے ملکہ بلقیس نے سرفراز کیا جنے سرکشی کی واصل جہنم ہوا جنگ کرتی ہوئی ملکہ بلقیس مع
طلسم کشا سمت لشکر ملکہ مہرخ سحر چشم جاتی ہین یہان شہنشاہ لاچین والا تمکین و جملہ سرداران جانباز
و سرفرونگ یاد مین اپنے آقاے نامدار کی بیقرار ہین کہ افراسیاب مع آفات چہار دست
و نقابدار سیہ پوش و چالیس جوانان روئین تن و بالشکر بیحساب مقابلہ لشکر اسلام مین آکر پہونچا
آمد افراسیاب دیکھکر سب گھبرا گئے افراسیاب نے آتے ہی شب کو طبل جنگی بجوادیا شہنشاہ
لاچین نے بھی حکم دیا تیاریان ہونے لگین بوقت سحر دونون لشکر میدان کارزار مین آ گرچے لکھا ہے
کہ جب افراسیاب میدان کارزار مین آیا جس سردار نے مقابلہ کیا ہاتھ سے افراسیاب کے
مارا گیا دوپہر کامل افراسیاب نے میداندار ی کی بعد زوال آفات چہار دست نکلی پانچ سردار
اسکے بھی ہاتھ سے سیار گلشن جنان ہوے بس غصے مین شہنشاہ لاچین خوش آئین
جا پڑے آفات چہار دست کے سحر روک کے ایک طمانچہ مارا کہ آفات چہار دست منہ کے
بھل زمین پر گری آواز دی اے نقابدار سیہ پوش مجھے اس ظالم کے ہاتھ سے بچاے نقابدار
نے حکم جنگ مغلوب دیا چالیس جوان روئین تن جو آکر گرے ہزارون کو قتل کیا انپر کوئی حربہ سحر و غیر
سحر تاثیر نہین کرتا یہی حال نقابدار سیہ پوش کا ہے کہ جب کوئی کامل شہنشاہ لاچین دو کوکب
و جہاندار کے جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا نقابدار غائب ہو جاتا ہے کسی کا حربہ اسکے جسم پر نہین
پڑتا سحر کسی کا تاثیر نہین کرتا اسی وجہ سے بہت سے سرداران نامی ساحر و غیر ساحر اسکے ہاتھ
سے سیار گلشن جنان ہوے شہنشاہ لاچین نے اس لڑائی مین آفات چہار دست و
افراسیاب کو زخمی کیا نقابدار سیہ پوش کا کوئی کچھ نکر سکا دن بھر مین ستھراؤ کر دیا لاشہ ہاے
سرداران ملکہ مہرخ سے میدان کارزار بھر دیا آخر شام کو ملکہ مہ جبین الماس پوش نے لاچین

سے صلاح کرکے طبل بازگشت بجوایا خستہ و پریشان لشکر کو لیکر واپس ہوے نقابدار سیہ پوش کج کیا ہی کہ ایک کو زندہ نچھوڑیگا اب ملکہ مہرخ سحر چشم کو انتہا کا تردد ہے کہ دیکھیں اسکے ہاتھ سے کیونکر بچیں جس روز یہ معرکہ درپیش ہوا کر طبل بجوا کر شہنشاہ لاچین وغیرہ واپس ہوے ملکہ لعل سخندان و مواج قطرہ زن وملکۂ بہار گلعذار و باغبان قدرت آکر پہونچے مژدہ حصول لوح طلسم سنایا ملکہ بہار نے کہا یہ بھی خبر دریافت ہوئی کہ مقام ہفت سر پر کچھ افتاد پڑی نہین معلوم طلسم کشا پر کیا گذری ہم تھا کہ لشکر افراسیاب سے صدائے طبل جنگ بلند ہوئی چرند و پرند دوڑے ہوے آئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے قطعہ الٰہی بخت تو بیدار بادا۔ ترا دولت ہمیشہ یار بادا۔ گل اقبال تو دائم شگفتہ۔ بچشم دشمنانت خار بادا۔ نقابدار سیہ پوش نے پھر طبل جنگی بجوایا باقی سب خیریت ہے یہ سنکر شہنشاہ لاچین والا تمکین نے بھی حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے آج لشکر ملکہ مہرخ مین سب کو ہراس ہے طور جنگ نقابدار دیکھکر ہر ایک کو یقین مرگ ہے قاسم و بدیع الزمان و نورالدہر و غضنفر کو شہنشاہ لاچین چاہتی ہین پردۂ چشم مین مخفی کرین یہ شیران دشت نبرد ضرور حریف پر جا پڑینگے اگر انپر کوئی چشم زخم پہونچا طلسم کشا کو کیا منہ دکھائینگے رات بھر دریائے لشکر مین تلاطم رہا بوقت سحر دونون لشکر میدان کارزار مین آئے صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹے سب سے پہلے افراسیاب جادو میدان کارزار مین نکلا آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان یہ تو ظاہر ہے کہ طلسم ہوشربا فتح ہوتا ہی قبل ازین مہر کی خبر مجھکو دریافت ہوئی مبہوت فیلزور مارا گیا حجرۂ ہفتم پر لوح بیکار ہوئی شاید کسی وجہ سے طلسم کشا بچا تو اس ملک مین اکیلا رہجائیگا تم سب کا تو آج خاتمہ کر دونگا جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے ملک جہاندار شاہ بادشاہ گلریز نے بڑھکر ملکہ مہ جبین الماس پوش سے اجازت لی افراسیاب کا مقابلہ کیا خوب خوب سحر آپسمین ہوے لکۂ ابر ہفت رنگ جو سر پر افراسیاب کے سایہ فگن رہتا ہے زمانہ مقابلۂ ملک اطلس مین تحریر کر چکا ہون کہ نقابدار سرخ پوش کے ہاتھ سے تار تنگ شکل عمر کش کے مارا گیا تھا اُسدن سے یہ غائب ہوا افراسیاب نے دیکھا کہ جہاندار کسی سحر مین کمی نہین کرتا تو غصے مین لکۂ ابر سیاہ کو اشارہ کر دیا وہ ابر سیاہ جہاندار پر گرا یہ اُسمین مخفی ہوا تمام صحرا تاریک ہو گیا لاچین بیتاب ہو کر لصبد شد و مدائس ابر پر آفتاب بنکر گرا

ابر کے ٹکڑے اڑا دیے ایک زنگی سیاہ رو اُس ابرمین تھا اُسکو شہنشاہ لاچین نے مارا جب اُسکا سر لیکر نکلا تو ملک جہاندار نے اُس بلا سے نجات پائی لاچین وافراسیاب سے مقابلہ ہوا لاچین نے افراسیاب کو بھی زخمی کیا ملکہ حیرت نے آواز دی اے نقابدار سیہ پوش شہنشاہ کو بچانا بس نقابدار سیہ پوش بصد جوش وخروش شہنشاہ لاچین پر جا پڑا لاچین نے رستمانہ اُس سے مقابلہ کیا کئی ہاتھ تلوار کے مارے نقابدار پر تاثیر نہوئی نقابدار نے جو ہاتھ مارا سر شہنشاہ لاچین کا زخمی ہوا جسنے نقابدار سے مقابلہ کیا یا تو زخمی ہوا یا مارا گیا کوکب روشن ضمیر نے ایسے ایسے وار کیے کہ طبقات زمین ہلا دیے آخر زخمدار ہو کر بیٹھے جوانان روئین تن نے بہار و باغبان واسرار وغیرہ کو زخمی کیا یہ وہ سرداران نامی زخمی ہوے کہ جنکا مثل ممکن نہین ہے جوانان روئین تن کے جو مقابلے مین گیا قتل ہوا ملکہ بہار وغیرہ نے بڑی جستجو سے اپنے کو بچایا ورنہ اُنکا جسنے مقابلہ کیا وہ مارا گیا ہاتھ سے نقابدار وجوانان روئین تن کے سب ساحران نامی وشاہان گرامی زخمی ہوے ہر چند اپنے کو بچاتے تھے اُن ظالمونکے ہاتھ سے مہلت نپاتے تھے اب ملکہ مہرخ کو یاس ہوئی کہ فتح ہونا دشوار ہے یہ کدوکاوش بیکار ہے شہنشاہ لاچین زخمدار وبیقرار سامنے تخت ملکہ مہ جبین کے آکے دلارام وزیرزادی سے کہا اے خیرخواہ دولت شہنشاہ لشکر اسلام ملکہ مہ جبین کو نکال لیجاؤ اب افراسیاب درپے آزار ہے یہی قصد کر رہا ہے کہ بادشاہ لشکر اسلام کو گرفتار کرون خدانخواستہ اگر مہ جبین پر دشمنونکا قبضہ ہوا اسد کو کیا منہہ دکھائینگے افسوس آج شکست فاش ہوئی ہر ایک کو جان بچانیکی تلاش ہوئی اہالیان لشکر سپاہی افسر سب جانباز وسرفروش ہین ایک ایک کو نشہ بادہ جرأت کے جوش ہین میدان کارزار سے قدم نہین ہٹا ہتھیلی پر سر لیے موجود ہین یہانتک کلمات حسرت آیات لاچین نے کہے سکو یقین کامل ہوا کہ اب شکست فاش ہوئی لاچین ایسا جلیل ایسی باتین کر رہا ہے ابتو سب نے ملکر دست دعا بلند کیے پکار رہے ہین اے معبود بے نیاز اے رب کارساز اس بیکسی مین سوا تیرے کس سے عرض کرین دشمنون کے ہاتھ سے بچالے بلائے آسمانی سے نجات دے اس طرح بلک کر جو سجدہ دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا بقدرت سبحان لم یزل گرد عظیم صحرا سے اُٹھی کہ روے آفتاب مخفی ہوگیا سب اُسی جانب دیکھنے لگے دامن گرد شگافتہ ہوا آگے آگے سات سو علم زرنگار کے پھریرے کھلے ہوے علمہاے جواہر نگار حسین وجمیل علمدار نشان آمد لشکر جو جمکا بعد گذرنے علمدار ونکے اسباب جاہ و

حشم ان سب کے بعد دیکھا کہ تازسیدان جانبازی اسد بن کرب غازی پشت مرکب بادرفتار پر تخت
طاؤسی پر بصد شوکت و حشمت ملکہ بلقیس ثانی گرد چارسو شہزادیان پشت پر سات لاکھ ساحر وغیرہ
اس شوکت و شان سے نمایان ہوے دشمن مثل آئینہ حیران ہوے شوکت اسد دیکھکر افراسیاب
گھبراگیا بیغیرت کو پسینہ آگیا لاچین نے جو ملکہ بلقیس کو بعد عرصہ دراز دیکھا قریب تھا کہ روح قالب سے
نکل جائے جھپٹ کر قریب آیا پایۂ تخت پر ہاتھ رکھدیا پوچھا اے شہنشاہ خوبی وا ے رنگ و
بوے گل حدیقۂ محبوبی آج روز عید ہے کیا وقت سعید ہے کہ نظارۂ جمال جہان آرا سے مشرف ہوا
ملکہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوے دونون ملکر اسقدر روئے کہ شدت گریہ سے ان ہجران دیدہ
کے ابر منفعل ہوا قریب آکر اسد نے فرمایا اے شہنشاہ بس اب تمہارا حال مصیبت مال دیکھکر
کلیجہ شق ہوتا ہے دیکھو ہر ایک خورد و کلان روتا ہے پروردگار نے اپنا فضل شریک کیا دن ہجر کے بسر ہوے
صبح وصال ظاہر ہوئی لاچین نے کہا اے شہریار آج لشکر کا خاتمہ ہے افراسیاب آفات
و نقابدار و چالیس ہزار جوانان رویین تن لیکر آیا ہے سات میدان داریان ہوئین کسی کا پنجہ
نقابدار پر قابض نہین ہوتا سحر بھی اُسپر تاثیر نہین کرتا نور الدہر کے گلے مین حرز ہیکل ہے ماشاء اللہ
خوب خوب لڑے انتہا کے معرکے پڑے عین وقت پر حضور کو خدا نے پہونچایا اب آپ نقابدار کی فکر
کرین اگر حضور نقابدار پر غالب آئے آج ہی قتل افراسیاب کا سامان ہو جائیگا ہم زن و شوہر ساحرون
سے سمجھ لینگے کل لشکر کو شکست دینگے اسد لڑتے ہوے طرف نقابدار کے چلے جوانان رویین تن
پر ملکہ بلقیس جا پڑین اور ہزارون ساحرون کو ملکہ نے مارا اُن جوانون پر سحر نے تاثیر نہ کی نقابدار
کے قریب اسد پہونچے اُسپر ہاتھ مارا نظر سے اسد کی نقابدار غائب ہو گیا جب مقابلہ پر
اسد مین آتا ہے تلوار چمکاتا ہے اسد روک کے ہاتھ مارتے مین وہ زیر شمشیر سے غائب ہو کر دس قدم آگے
ظاہر ہوتا ہے یہ معرکہ جو ملکہ بلقیس نے دیکھا خود نقابدار پر جا پڑین کئی کوڑے مارے سینے پر اچٹ کے گئے
ایکطرف نور الدہر بسبب حرز ہیکل کے مجمع ساحران مین لڑ رہے ہین پرے درہم و برہم کر دیے
نقابدار کسی کے ہاتھ سے زخم نہین کھاتا مثل نگاہ نظرون سے غائب ہو جاتا ہے بدیع الزمان و
قاسم بھی خوب لڑے مگر جب سحر مین مبتلا ہوتے ہین بہار وغیرہ سحر دفع کر دیتی ہین آج میدان کارزار
مین غضنفر نے زمین ہلا دی نقابدار کے ہاتھ سے اُسکے بھی قزاق قتل ہوے بدیع و قاسم و نور الدہر و غضنفر

بھی انتہا کے زخمی ہوئے قدم اُٹھانا میدان کارزار سے مشکل تھا افراسیاب غصّے مین اسد نامدار پر جا پڑا بہت سحر کیے اسد نے لوح چمکائی اوپر سے ہاتھ مارا سر افراسیاب زخمی ہوا لوٹ مار کر بھاگا آفاق بھی زخمی ہوئی نقابدار زخم نہین کھاتا کسی کی نگاہین نہین آتا شام تک اسی طرح تلوار چلی بلقیس نے حیرت کو ایک طمانچہ مارا تخت سے کود کر حیرت بھاگی ملکہ بلقیس نے اسد سے کہا اے شہریار نقابدار پر سحر تاثیر نہین کرتا ہم تو مجبور ہوئے آپ اہالیان لشکر کو بچایے اور نہ سب سردار قتل ہو جائینگے یہ سرفروش قدم میدان کارزار سے نہ ہٹائینگے بمجبوری افراسیاب نے طبل بازگشت بجوایا نقابدار کو لیکر پلٹا الگ ایک بارگاہ مین آکر نقابدار و آفات فروکش ہوئے جاتے وقت افراسیاب کہہ گیا کہ ابکی مرتبہ جو میدان کارزار مین آونگا ایک کو زندہ نچھوڑونگا چونکہ افراسیاب و آفات بھی زخمی تھے اسوجہ سے ایک ہفتے کی مہلت دی یہان شہنشاہ لاچین وغیرہ انتہا کے زخمدار بیقرار واپس آکے ہرچند کہ طلسم کشا و ملکہ بلقیس کے آنے کی بڑی خوشی ہوئی تھی لیکن نقابدار کے ہاتھونسے ایسے صدمات پہونچے اور اُسنے اسد کے ہاتھ سے بھی شکست نپائی اسکا بڑا انتشار ہے کہ آخر نقابدار کا کس طرح خاتمہ ہو خواجہ عمرو و برق و جانسوز و ضرغام وغیرہ بھی حاضر ہین لاچین نے یہ بھی پکار کر کہدیا کہ خواجہ یہ خیال ضرور رہے کہ ان جوانان روئین تن و نقابدار پر عیاری کیجئے اسکا ارادہ نکرنا بیہوشی سے کچھ نہوگا قران نے کہا اے شہنشاہ لاچین انشاءاللہ اسی پر عیاری ہوگی یہ کہکے قران و برق وغیرہ الگ الگ فکر عیاری مین روانہ ہوئے خواجہ عمرو بصورت مبدل قریب بارگاہ نقابدار آئے دیکھا کہ پردہ بارگاہ کا اُٹھا ہوا ہے نقابدار آفات کو پہلو مین لئے بیٹھا ہے شراب خواری کر رہا ہے چالیسون جوانان روئین تن کنیزون کے ساتھ مصروف اختلاط ہین نقابدار نہایت بیباک آفات سے باتین محبت آمیز کر رہا ہے کبھی گود مین بٹھا لیتا ہے آفات کے دمبدم ناز خرید غلام بیرون بارگاہ کھڑے ہین شراب کا اہتمام کر رہے ہین خواجہ بشکل خدمتگار قریب بارگاہ آئے غلامان افراسیاب انتظام شراب کر رہے ہین پتیلے لاکر بارگاہ مین پہونچاتے ہین عمرو نے بڑھکر شراکت کی پیپے کا منہ کھولکر بیہوشی ملائی آپ بشکل کنیز اندر آیا وہی شراب صرف ہونے لگی جیسے ہی جوانان روئین تن نے دو دو جام پیے آفات قرابے کے قرابے چڑھا ہی چکی نقابدار کو آفات فی نانہ ابھر کر پلائی آفات تو ہر کھڑا کے گری نقابدار و جوانان روئین تن سبھی بیہوش ہوئے عمرو

نعرہ کر کے چلا کہ آفات و نقابدار کو قتل کردوں ایک زنگی سیاہ رو ہاں ہاں کرتا ہوا زمین سے نکلا عمرو کا
ہاتھ تھام لیا نقابدار و آفات کو بیدار کر دیا ہلڑ ہوا عمرو گرفتار ہوا افراسیاب و حیرت وغیرہ
یہ سنکر بارگاہ سے نکل آئے غلام زنگی عمرو کو کشاں کشاں لیکر چلا یہاں یہ خبر ہرکاروں نے بارگاہ لاچین
میں پہونچائی کہ خواجہ عمرو گرفتار ہو گئے نقابدار نے حکم قتل دیا ہے افراسیاب بھی بیرون بارگاہ آگیا
جلاد طلب ہوا ہے یہ سُنکر جملہ سرداران لشکر اسلام آمادۂ مرگ ہو کر بارگاہ سے نکل آئے سب نے دیکھا خواجہ
کو ایک زنگی لئے جاتا ہے نقابدار و آفات شراب بارگاہ میں پی رہے ہیں چالیسوں جوان بھی اُسی بارگاہ
میں ہیں لاچین وغیرہ نے قصد کیا کہ جا پڑیں عمرو کو رہا کریں یا جان دیں اسد نامدار و نور الدہر
و بدیع الزمان و قاسم و غضنفر وغیرہ گھبرائے ہوئے نکلے اسد نے حکم دیا مرکب ہمارا جلد آراستہ
کرو خدانخواستہ اگر خواجہ قتل ہو گئے میں منہ دکھانیکے لائق نہ رہونگا سب سرداروں نے قصد کیا کہ سوار
ہوں بہار وغیرہ نے اسباب سحر ہاتھ میں لئے کوکب و جہاندار و معمار و باغبان بھی کہہ رہے ہیں کہ
خواجہ عمرو کو زنگی لئے جاتا ہے افراسیاب نے جلاد طلب کیا ہے لشکر کفار میں ہر ایک کا یہی قول ہے
یارو جلد عمرو کو قتل کرو غضب کیا کہ نقابدار پر عیاری کی یکایک سب نے دیکھا بارگاہ نقابدار سے سو قدم
پیچھے لشکر مہتر برق فرنگی زمین سے نکلا آواز دی اے سرداران جانباز قریب لشکر افراسیاب
آنیکا ارادہ نکرنا خلیفہ مہتر قران نامدار اپنا کام کر چکے یہ کہکے برق ایک جانب بھاگا ایک فلیتہ ہاتھ میں
تھا اسکو زمین پر پھینکا بلبلاتا ہوا جاتا ہے جہاں غلام زنگی عمرو کو لئے ہوئے جاتا ہے وہاں کی زمین شق ہوئی
قران زمین گرد میں اٹا ہوا نکلا ایک بغدہ زنگی کو مارا زنگی کا سر پھٹا خواجہ رہا ہوئے برق نے نقب
میں آگ لگادی مہتر قران نے ایک ہفتے میں گرد بارگاہ نقب لگائی تھی طبقہ زمین کا اُڑ کر آسمان پر
پہونچا مع نقابدار و آفات و جوانان رویین تن اُڑ کر آسمان پر پہونچے قران و عمرو و برق بھاگ کر
دور نکل گئے اُسی ہنگامے میں شہنشاہ لاچین خوش آئین و شہنشاہ کوکب روشن ضمیر و
ملک جہاندار شاہ و اسد غازی و شہزادہ بدیع الزمان و شہزادہ نور الدہر
و شہزادہ غضنفر بن اسد وغیرہ لشکر کفار پر جا پڑے کئی لاکھ ساحر و غیر ساحر صدمۂ نقب سے
ہلاک ہوئے ملکہ بلقیس ثانی نے اسد غازی کو ترغیب دی کہ اے شہریار ایسے ہنگامے میں
افراسیاب جادو کو مار لیجیے حقیقت میں جب نقب اُڑی بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من

آفات چہار دست و نقابدار سیہ پوش بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم
افراسیاب جادو کے ہوش اڑ گئے گھبرا گیا قلب تھرا گیا ملکہ حیرت جادو پیٹنے لگی صرصر شمشیر زن
و صبا رفتار نے بڑھکر اُسی ہنگامے مین افراسیاب کو خبر دی کہ ای شہنشاہ اسوقت
حضور کا لڑنا مناسب نہین اسد غازی کو سب سردار ہمراہ لیکر آ پڑے لاکھون ساحر مارے گئے تمام
شاہان دربند لاچین و ملکہ بلقیس ثانی کو دیکھکر بھاگے جاتے ہین کئی بادشاہون نے شہنشاہ لاچین
کی قدمبوسی کی اسد نے انکی خطا معاف کرائی ہر ایک کا اسوقت بھی یہی قول ہے کہ اب شہنشاہ کا بچنا
دشوار ہے یہ سنکر افراسیاب نے چند گولے لشکر لاچین پر مارے کئی لاکھ ساحر ہلاک ہوے آندھی
سیاہ اُٹھی اول تو مرنے کی آفات چہار دست کے علامت برپا ہے ادہر افراسیاب جادو نے
اسطرح کے سحر کیے بادشاہ طلسم ہوشربا ساحر بے مثل و یکتا اندھیرا چھا گیا ساحر مکر انے لگے اہالیان لشکر
ملکہ مہرخ کو غش آنے لگے اسد غازی کے سامنے ہزارہا شیران صحرا و فیلان جنگی ظاہر ہوے اسد
اُنسے جنگ مین مصروف ہین تاب افراسیاب نہ جا سکے جب افراسیاب نے دیکھا کہ لاچین و ملکہ
بلقیس ثانی نے میرے سحر کو مٹایا ملکہ بلقیس نے ایک گولا جوڑے سے نکالکر مارا کہ صدہا پتلے
مشعلین لئے ہوے پیدا ہوے وہ اندھیرا بھی دفع ہوا ایک مرو اضح راے ناظرین والا مقام ہو کہ
جب اسد غازی لوح و مُہرہ لئے ہوئے آگئے اور یہ بھی خبر افراسیاب کو ملی کہ مرحلۂ ہفت سر فتح ہوا
تب افراسیاب کسی مقام پر گیا وہانسے آکر ایک گنبد سحر سے بہت بلند مرتفع بنایا سات دروازے
اُس گنبد کے تھے اُسمین یہ سامان کیا کہ ایک دروازے مین تیر و کمان ایک مین گرز آہنی ایک مین
تلوار و خنجر و نیزہ لٹکا دیا اور گرد گنبد کے ایک احاطہ دورے مین ایک فرسنگ کے تعمیر کیا اُس احاطہ
مین سات لاکھ فوج اتار دی آب و آذوقہ بھی وہان جمع کر دیا ہے جس طرح کوئی قلعہ مین سامان
کرتا ہے اسکا ذکر وقت پر بتفصیل تحریر ہوگا اب اس جنگ مین بھی جو ملازمان لاچین سایۂ
گنبد مین پہونچے اُنپر تلوارین گرز و تیر اس طرح برسے کہ سب ہلاک ہوے کوئی سائے سے گنبد کے
زندہ نہ نکل سکا لاچین وغیرہ نے جو اس گنبد پر سحر کئے وہ بھی سحر بیکار ہوے تب باغبان و
بہار و اسرار نے بڑھ کر آواز دی اے اہالیان لشکر طلسم کشا خبردار قریب اس احاطے کے سایۂ گنبد
مین نجاؤ یہ تحفہ جات ساختہ سامری و جمشید ہین مگر افراسیاب نے جو دیکھا کہ اسوقت سب سردار ملکر مجھکو

گھیرینگے طلسم کشا صاحب لوح لڑتا ہوا آتا ہے نورالدہر و غضنفر پر بھی کسیکا سحر تاثیر نہین کرتا آخر بلکہ حیرت جادو کو پنجہ مین دبا کر نکل گیا مگر یہ بھی آواز دی اے لاچین وغیرہ تم سب کی تدبیر کر چکا ہون تمہارا پیچھا نچھوڑونگا طلسم کشا کو وہ داغ دون کہ خود گلا کاٹ کر مرجاے اسد غازی و لاچین وغیرہ نے آکر خیمہ دبارگاہ پر قبضہ کیا خزانہ لوٹ لیا خواجہ انتظام کر رہے ہین فرماتے ہین خزانہ میرے قبضے مین رہے اسد نامدار نے معمار قدرت و باغبان قدرت کا پہرہ مقرر کیا اور کان مین کہدیا کہ خواجہ عمرو کو یہان نہ آنے دینا معمار قدرت وغیرہ خزانہ نکلوا رہے تھے کہ خواجہ عمرو دوڑے ہوے آئے باغبان قدرت نے کہا خواجہ سلامت آپ اس مقام پر نہ آئے اسد نامدار نے ممانعت کر دی ہے عمرو نے کہا مین ایک حبہ نہ لونگا لیکن روپیہ کو دیکھکر روح کو راحت قلب کو قوت ہوتی ہے ہم اس پارسے چڑھکر اس پار چلے جاینگے تمہارا کچھ نقصان نہوگا معمار نے کہا کیا مضائقہ ہے خواجہ نے اپنی پاپوش کے پنجے مین موم لگایا اُسپر چڑھ گئے بہت سے روپیہ تلے مین لپٹ آئے عمرو نے دورجا کے روپیہ چھڑا لئے اسیطرح کئی پھیرے کر چکے تھے کہ اسد غازی بارگاہ سے برآمد ہوے دیکھا خواجہ انبار زر پر پھیرے کر رہے ہین اسد نے کہا چھوٹے نانا جان یہان تشریف لایئے عمرو نے چاہا نکلجاؤن اسد نے ہاتھ پکڑ لیا پاپوش کو جو اُلٹ کر دیکھا اُسمین روپیہ لپٹے ہوے تھے معمار قدرت و باغبان قدرت حیران ہوگئے اب سب بعیش وعشرت آکر داخل بارگاہ ہوے لاچین نے کہا ای شہر یارابھی مرحلہ جات طلسمی باقی ہین آپ اپنے کو جلد اُن مقامات پر پہونچائین طائران سحر سے خبر ملی ہے کہ افراسیاب لشکر جمع کرکے آیا چاہتا ہے ہر چند کہ آفات چہار دست و ماہیان زمردپوش قتل ہوئین مگر افراسیاب اب بھی جس لشکر پر جا پڑے گا ایک ایک کو جان بچانا دشوار ہوگا ایک یہ گنبد اُسنے قلعہ مستحکم بنایا ہے اس گنبد تک رسائی نہایت دشوار ہے اُسکے سائے مین جب کوئی جاتا ہے حربہ ہائی جنگی کی بارش ہوتی ہے لاکھون آدمی مارے گئے اب شب کو اسد نے حکم دیا کہ کل صبح کو برائے فتاحی طلسم جاینگے ہر چند سرداران نے قصد کیا کہ ہم بھی ساتھ چلین اسد غازی نے فرمایا کہ لوح مین لکھا ہے کہ طلسم کشا کو تنہا برائے فتاحی طلسم جانا مناسب ہے کسی کا میرے ساتھ کام نہین حافظ حقیقی ہمراہ ہے اب مجکو ضرور جانا ہوگا بدل فتح مرحلہ جات افراسیاب قتل نہوگا یہان لشکر مین تو اسد کے جانیکا سامان ہورہا ہے افراسیاب دوبارہ کوس پر جاکر شہر اسرار و

ابرق کو حکم دیا کہ ملکہ حیرت کو ساتھ لیکر تم مقابلۂ مہرخ مین چلو مین اُنکا پیچھا نہ چھوڑونگا اب سامان
لشکر کشی کرتا ہون استادان سخنور نے اِس داستان حیرت بیان کو دوسرے طور سے تحریر فرمایا ہے
کہ جب آفات چہار دست و نقابدار سیاہ پوش و جوانان رویین تن کو مہتر قران نے نقب
مین اُڑا دیا اور لاچین و کوکب و جہاندار وغیرہ لشکر افراسیاب پر جا پڑے بدحواسی مین
افراسیاب نہ تھم سکا بطور مذکور شکست فاش ہوئی تو بھاگ کر اُسی گنبد مین گیا
اور وہ حربہ ہاے مذکور لٹکا دیئے اور سب لشکر کو اندر احاطے کے کر لیا جب ہنگامۂ جنگ موقوف
ہوا تو افراسیاب احاطے سے باہر نکل آیا خراج گذار اُسکے سب آنے لگے ظہیر تاجدار و توسن
اشہب سوار و عیوق برف بار و سالار آسمان سیر و منقار کرگدن سوار و اختر
گلگون پوش و اشہب جنگ آزما و شیداے بلند آواز و ارہام دراز بینی
و مبہوت شیر سپکر و ببران صحرا نورد و اژدران آتش نشین وغیرہ آکر پہونچے افراسیاب
کو تسکین دینے لگے کہ شہنشاہ نہ گھبرائین صرف طلسم کشا سے تردد ہے کہ اُسکے پاس لوح و مہرۂ
طلسمی موجود ہے اُسپر سحر تاثیر نہین کرتا لاچین و کوکب وغیرہ سے بدل و جان لڑینگے یہ ذکر تھا کہ
صرصر شمشیر زن آکے پہونچی کہا اے شہنشاہ مین اِسوقت دربار مسلمانان مین موجود تھی ہمیشہ
حضور کہا کرتے تھے کہ ملکہ صندل جادو بادشاہ طلسم صندل کیونکر قتل ہوئی اب سب احوال
مفصل معلوم ہوا یعنی آپ کی خراج گذار ملکہ منظور نظر ماہ رخسار وحید عصر ملکہ عجائب جادو
بادشاہ بخیۂ عجائبستان نے انگشتری قتل ملکہ صندل جادو اپنے ہاتھ سے اُتار کر اسد نامدار کو
دی اور عین وقت پر دستگیری کی اسد نے اُسی انگوٹھی سے صندل جادو کو مارا یون در دسر
طلسم کشا مٹا اب حضور نے غضنفر بن اسد کو گرفتار کرکے پاس آبشار جادو کے بھیجا تھا مین
عمرو کو پہونچا آئی شب بھر اُسنے حفاظت کی عمرو نے عیاری بھی کی آبشار بہت ہشیار رہی
بوقت سحر دونون کو زیر تیغ بٹھایا مین موجود تھی کہ ملکہ عجائب جادو نے آکر آبشار کو قتل کیا پھر
لاچین وغیرہ پہونچے جب وہ قتل ہو گئی تو علامت مٹی اُسنے سحر سے تالاب بھی بنایا تھا
وہ سب مٹا اُسکے مرنے کے بعد کوکب وغیرہ پہونچے غضنفر و عمرو کو رہا کر لائے اسکی کچھ تدبیر
واجب و لازم ہے یہ سُنتے ہی افراسیاب کو غصہ آیا توسن ابلق سوار سے کہا جلد جاؤ

جاکر اُسکے معشوق و پسر حمزہ کو جو نقابدار بادلہ پوش بنکر آتا ہے گرفتار کرکے لاؤ توسن ابلق سوار چلا
ساٹھ ہزار فوج ساتھ لی جب یہ جاچکا تو صرصر شمشیر زن نے کہا ای شہنشاہ فرزند حمزہ کو جو بی عجائب
لائین مین سُنتی ہون قباد شہریار نام ہے جری بہادر صف شکن تیغزن صاحب سطوت و صولت
بادشاہ لشکر اسلام تھا اُسکو ایک تختی بھی بنادی ہے راستے طلسم کے بتائے مقام زمہریر
پر بھی جاکر اُسی نے مدد کی اسد کے آنے پر یہ سب خبرین دریافت ہوئین خود اپنی زبان سے
عمرو اپنی بارگاہ مین کہہ رہا تھا کہ قباد شہریار نے عین وقت پر مدد کی سامنے کھڑے ہوکے زمہریر
کو قتل کرایا آپ نے اس ساحر کو کم فوج سے بھیجا ہے مدد معقول روانہ کیجئے یہ سُنکر افراسیاب نے
سالار بلند پرواز سے کہا ای برادر لاکھ فوج لیکر تم بھی جاؤ عجائب و فرزند حمزہ کو گرفتار کرکے لاؤ تختی
سحر کی پہلے مٹانا سالار بلند پرواز بھی چلا یہ تو گذارش کرچکا ہون کہ جب ملکہ عجائب نے
اسد غازی کو انگشتری قتل صندل جادو دی اسی رات کو اپنا ملک چھوڑدیا جنگلون مین
بسر کرتی ہین ایک صحرا مین قباد شہریار مع بارہ ہزار سوار ان نامدار فروکش ہین آج صبح کو بیٹھے
بیٹھے ملکہ عجائب جادو گھبرائین قباد شہریار نے فرمایا اے ملکہ عجائب تم جانتی ہو کہ مین
واسطے اسد کے بہت بیقرار رہتا ہون یہ خبر تم نے دی تھی کہ ہفت سر جادو مارا گیا بلقیس
نے رہائی پائی پھر جاکر کیا ہوا اب افراسیاب کے قتل مین کیا دیر ہے عجائب جادو نے کہا
ای شہریار ابھی کل طلسم باطن باقی ہے جبتک وہ مقامات فتح ہونگے افراسیاب کا قتل ہونا دشوار ہے
ایک بلائے تازہ افراسیاب جادو لایا ہے یعنے نقابدار سیاہ پوش و چالیس جوانان
رویین تن کہ جنپر حربہ سحر و حربہ تیر و شمشیر تاثیر نہین کرتا وہ لشکر ملکہ مہرخ سے لڑرہے ہین
کل تک تو مین نے خبر پائی تھی کہ طلسم کشا بھی انکا کچھ نکر سکے عیار فکر مین تھے مین ابھی جاکر
خبر لاتی ہون یہ کہکر ملکہ عجائب طاؤس زرین بال پر سوار ہوکر چلی گئین قباد شہریار تخت پر جلوہ
فرما ہین گرد سرداران نامدار و شیران خوش کردار و جانباز و جان نثار حاضر ہین ناچ
ہورہا ہے فوج فروکش ہے یکایک فوج مین ہڑ بڑ ہونے کی آواز آئی ہرکارون نے بڑھکر خبر دی
اے شہریار ایک ساحر موسوم بہ توسن ابلق سوار ساٹھ ہزار ساحران غدار سے حضور کے لشکر
پر آپڑا سحر کر رہا ہے بہت سے ملازم سرکار کے سیار گلشن جنان ہوئے یہ سُنتے ہی قباد شہریار تختی

دافع سحر ساختہ ملکہ عجائب جادو گلے مین ڈالکر مرکب بادرفتار پر سوار ہوے آتے ہی صفون کو
درہم وبرہم کیا توسن ابلق سوار نے بڑے بڑے سحر کئے تاثیر نہو ئی جس غول پر قباد
جا پڑے بڑے بڑے ساحران زبردست مارے توسن بگدھربان کرنا بھولا قباد کے سامنے
منھ زوری نہ کرسکا یا تو مطلق العنان لڑ رہا تھا یا گوشے مین آیا ایک چراغ روشن کیا آواز
دی مصرع۔ اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی ٭ اے چراغ سامری حال روشن ہو کہ
چراغ سحر کیون نہین روشنی دکھاتا اس جوان تاجدار پر سحر کیون نہین تاثیر کرتا اسکی لَو چراغ سے
الگ ہوئی تھی ایک شعلہ بھڑکا اُسنے آواز دی اے شہنشاہ ابلق سوار ہیر آپکے مجبور و ناچار ہین گلے مین اس
جوان کے ایک تختی ساختہ ملکہ عجائب جادو موجود ہے ہم قریب نہین جاسکتے یہ سنکر توسن ابلق
سوار نے چراغ گل کیا چراغ عقل روشن ہوا صدہا ساحران غدار کی شمع حیات گل ہو چکی تھی اُسنے
دستک دیکر آواز دی اے فیلان فیلروز جلد حاضر ہو دیکھا ایک زنگی سیاہ رو گینڈے پر سوار
ہاتھ مین تیغہ آبدار حاضر حاضر کہتا ہوا آیا توسن نے اشارہ کیا اس جوان تاجدار سے مقابلہ کر تختی
جو گلے مین یاقوت احمر کی لٹکی ہے اپنا خون بہا کر چھین لے تو ساحر یکتا ہے یہی تیرا خون بہا ہے
یہ سُنکر وہ زنگی قریب قباد شہریار آیا تلوار کا وار کیا قباد نے سپر پر روکا جیسے ہی ہاتھ مارا دار تیغہ کا زنگی
نے سپر پر لیا سر کٹا خون کا فوارہ بلند ہوا قباد شہریار اُس خون مین نہا گئے جیسے کوئی کسی پر رنگ کی
پچکاری مارتا ہے جیسے ہی خون جسم پر پڑا جسم گلنار چہرہ زعفران زار ہاتھ پانون مین رعشہ تلوار کا ہاتھ روکا
زنگی نے جست کرکے ڈورا تختی کا توڑ لیا وہ تختی لاکر توسن ابلق سوار کو دی توسن نے تختی جھولی مین
رکھی بڑھکر قباد پر سحر کیا یہ شہریار بیہوش ہوکر گھوڑے سے گرے توسن کے ساتھ والے
ٹوٹ پڑے ازروے بلوے کے گرفتار کرلیا اُسیوقت مسلسل و مطوق کیا دو گولے سحر کے مارے
سب بیہوش ہوکے گرے ایک سحر مین سب کو گرفتار کرلیا ارابے پر ڈالکر لیچلا تھوڑی
دور چلا تھا کہ ملکہ عجائب جادو آگر پہونچی قباد کو گرفتار پایا بیتاب ہوگئی سحر کرکے لشکر پر گری
ہزارہا ساحر قتل کئے توسن ابلق سوار نے دیکھا ملکہ عجائب نے قیامت برپا کردی ہر مرتبہ
یہی چاہتی ہے قباد کو رہا کرون توسن ابلق سوار نے بڑھکر ڈبیا خاک قبر جمشید کی اُڑادی
غبار کی تاثیر سے ملکہ عجائب بھی بیہوش ہوکر گری اس بجیا نے گرفتار کرلیا زبان مین سوزن دیا

ملکہ کو بھی ایک تخت پر سوار کر لیا چونکہ لڑتے بھڑتے شام ہوگئی تھی پانچ کوس بڑھکر اُتر پڑا بارگاہ مین بیٹھا ہر
عجائب جادو کو ایک گوشے مین قید کیا ہے قباد کو الگ خیمے مین مقید کیا قضائے کار اشہب
جنگ آزما فوج لیکر آپڑا سُنا کہ توسن نے لڑائی فتح کر لی عجائب و قباد کو گرفتار کر کے اِس
مقام پر فروکش ہے اشہب نے لاکر لشکر اُتارا خود تنہا ہوا اندر بارگاہ کے آیا توسن نے اُٹھکر اشہب
کو سلام کیا تخت پر جگہ دی بیٹھے بیٹھے اشہب کی نگاہ جمال جہان آرائے ملکہ عجائب پر پڑی دیکھا ایک
نازنین سمنبر زہرہ جبین ماہ تمکین آنکھین دیدۂ رشک غزال ابرو ہلال آسمان کمال صف مژگان آمادۂ
خونریزی تیغ ابرو مین سر تیزی دیکھتے ہی مائل ہوا بیقرار ہوگیا کہا اے برادر توسن ابلق سوار
فی الحقیقت تم نے بڑا کام کیا اِس جنگ مین بڑا نام کیا تم آگے بڑھو فوج لیکر چلو مین عجائب
و قباد کو لیکر آتا ہون توسن ابلق سوار نے کہا واہ بھائی کیا خوب تدبیر بتائی میرے دس بارہ
ہزار جوان مارے گئے تب مین نے بمشکل تمام اِن سرکشون کو گرفتار کیا بادشاہ پر بہارے
وقت پڑا ہے شکست کھا کے گنبد مین چھپا ہے خیرخواہان دولت مصروف جانبازی ہین اپنے اپنے
نام کے سَبْ طالب ہین آپ کیا سحر مین مجھ پر غالب ہین مین نے جاتے ہی سب کو گرفتار کر لیا
تختی داغ سحر کی چھین لی پھر ملکہ عجائب نے آکر قیامت برپا کی بہ ترتیب سحر کامل اسکو بھی گرفتار کیا
مین تمھین قید کیون دون مصیبت تو مین نے اُٹھائی بڑی مشکل مین یہ فتح نصیب ہوئی اشہب
نے کہا اے توسن مین نہ مانون گا اِسوقت جو مین نے اس گلعذار کو دیکھا کلیجے پر چھری پھر گئی
دل سے شعلہ ہائے آتش نکل رہے ہین مین اِسکو سمجھا کر اپنے وصل پر آمادہ کرونگا افراسیاب
سے مانگ لونگا نقدی جو ملیگا وہ تمکو دونگا مین اپنی جان بچانے کی فکر کرتا ہون تم باتین بناتے
ہو یہ سُنکر توسن جھلّایا کہا مین تو ہرگز قید نہ دونگا وہ تمھارا یہ منظور نظر شہنشاہ ہے اِس امر کو
افراسیاب کبھی قبول نکرے گا اشہب تیغہ کھینچکر اُٹھا کہا کیا مجال افراسیاب کی جو میرا کہنا نہ
مانے اگر خلاف میرے کریگا بہت پچھتائیگا مین لاچین وغیرہ کو بھی قتل کر سکتا ہون رات کو جاکر
طلسم کشا کو پکڑ لاؤنگا لڑائی فتح کرا دونگا افراسیاب سرنگون ہوگا ایک عورت کیواسطے
مجھکو ناراض نہ کریگا دامن مدعا گل مراد سے بھرے گا تو ناحق بیچ مین حائل ہوتا ہے میرا دل ہی
قابو مین نہین ہے توسن بھی اُٹھا اشہب تو آمادہ ہی کھڑا تھا اُٹھتے اُٹھتے ہاتھ تلوار کا مارا توسن کے

دو ٹکڑے ہوئے حکم دیا لاشہ اسکا بیرون بارگاہ پھینکدو بہ نگاہِ تند طرف سرداروں کے دیکھا کہا جو میرے
خلافِ حکم کریگا یہی حال کرونگا سب نے سر جھکا لیا خائف ہوئے کہ اتنے بڑے ساحر کو اِسنے مار ڈالا
ہم فساد کر کے کیا کرینگے سب نے یہی جواب دیا حضور مالک ہین تو ہم آپ کے ہمراہ ہین اشہب نے
جب اِنکو موافق پایا تب اُسنے حکم دیا ملکۂ عجائب کو سامنے لاؤ عجائب جادو کو سامنے بُلوا کر
اِس بیحیا نے بے تکلف کہا اے ملکہ عجائب جادو مین تمپر عاشق ہوا میرا وصل قبول کرو
تمہاری خطا معاف کرا دونگا ورنہ افراسیاب زندہ نچھوڑے گا تمنے غضب کیا صندل کو
قتل کرایا آبشار کو جا کر مارا عمرو و غضنفر کو چھڑا یا یہ سب خبرین افراسیاب کو پہونچ گئین
یہ بھی شہنشاہ کو بخوبی ثابت ہوا کہ فرزند حمزہ کو اُٹھا کر لائین اُسکو تختی سحر کی بنا کر دی اُسنے مقام
زمہریر پر اسد کی مدد کی اگر نقابدار نہ ہوتا طلسم کشا زمہریر کو قتل نکر سکتا مشہور ہے کہ وہ شیر
بیشۂ ساحری نہنگ بحر دفسونگری قوی تن قوی من تروزمین بھی صفِ مشکن نقابدار نے سامنے
کھڑے ہو کر قتل کرایا مین قباد کو قتل کرا دونگا تمکو بچا لونگا اس طرح جو اُس بیحیا نے کہا اُس
صاحب عصمت کو پسینہ آگیا بہ نگاہ یاس طرف فلک کے دیکھا چشم حق بین سے اشک گہر رشک جاری
ہو نے ہچکی لگ گئی جواب ندے سکی اشہب نے کہا مین تمہاری جان بخشی کرا دونگا تدبیر بتلاتا
ہون آخر رونے کا کیا باعث مجھ ایسا چاہنے والا تمکو کہان ملیگا افراسیاب میرا پاس کرتا ہے اب
کُل امورات جنگ میری رائے پر موقوف ہین مین نے بڑے بڑے ساحر برائے طلسم
کشا بلائے ہین اسطرح افراسیاب مقابلہ اسد مین فردکش ہے ہماری زندگی مین مجال ہے
کہ طلسم کشا افراسیاب پر دست انداز ہو سکے مین زمین ہلا دونگا ایسے ایسے پہلوان بُلاؤنگا کہ
طلسم کشا کو جان بچانا دشوار ہوگی زور و جرأت مین لوح کا کیا کام عجائب نے اِسکا بھی کچھ جواب
ندیا تب اُس بیحیا نے جھلا کر کہا ملکہ تم مغرور ہو میری بات کا جواب بھی نہین دیتین مین مجبور ولاچار
نہین ہون مجھکو سب طرح کا اختیار ہے ابھی ایک گلدستۂ سحر بنا کر سنگھا دونگا قلب اُلٹ
جائیگا مثل میرے تمکو بھی محبت ہوگی یہ کہکر ملازمون کو حکم دیا چند پھول و برگ سبز صحرا سے
توڑ کر لاؤ مین سحر تیار کرون گلدستہ بنا کر اس گل گلزار حسن کو سنگھاؤن ملازمون نے لا کر یہ سب
سامان مہیا کر دیا اشہب سحر تیار کرنے لگا ملکہ عجائب جادو بیقراری مین دعا کر رہی ہین

اے خداوند امیری عصمت کو اس ظالم کے ہاتھ سے بچانا کہ اشہب کو خبر پہونچی ملکہ صرصر شمشیرزن
تشریف لاتی ہین گھبرا گیا صرصر پردہ اُٹھا کر اندر آئی نامہ افراسیاب کا ہاتھ مین دیا اشہب نے
کھولکر پڑھا طرف افراسیاب کے لکھا تھا اے اشہب جادو ہمکو طائران سحر کی زبانی معلوم ہوا
کہ تم نے توسن کو قتل کیا ملکہ عجائب پر عاشق ہوے ہمین تمھاری خاطر سب طرح منظور ہے نامہ ہمارا
پڑھتے ہی ملکہ عجائب کو ہمارے پاس روانہ کرو تم قید قباد دے کر آؤ ہم بڑے دھوم سے
تمھاری شادی کرینگے کل شاہان طلسم ہوش رُبا جمع ہونگے جبر نہ کرو عاشق کو صبر لازم ہے
ہمین تمھاری خاطر سب طرح منظور ہے یہ مضمون بلاغت مشحون دیکھکر اشہب خوش ہو گیا کہا
ملکہ صرصر تم ملکہ عجائب کو لیجاؤ گی صرصر نے کہا ہمارا یہی کام ہے پشتارہ باندھکر لیجائینگے تا آپکے
آنے تک شہنشاہ اسکو راضی کرینگے سامان شادی مہیا ہوگا آپ کے آتے ہی جوڑا زعفرانی
پہنایا جائیگا اشہب نے کہا لیجاؤ صرصر نے چادرہ بچھا کر ملکہ عجائب کا پشتارہ باندھا دوش
پر لگایا لیکر چلی جب بارگاہ سے نکل گئی ایک ساحر نے کہا اے شہریار آپ نے صرصر کو بخوبی پہچان لیا
لشکر مہرخ مین عیار بڑے غضب کے ہین صرصر کیسی افراسیاب کی شکل بنکر آتے ہین ایسا نہو
کوئی عیار ہو یہ سُنتے ہی اشہب نے ورق جمشیدی جھولی سے نکالا ورق مین جو دیکھا نوشتہ پایا
کہ یہ صرصر نہین ہے عمرو عیار ہے بصورت صرصر آیا ملکہ عجائب کو لے گیا یہ دیکھتے ہی اشہب
دوڑا ایہان خواجہ عمرو خبر سُنکر آئے تھے بشکل باد صرصر پشتارہ عجائب کا لیکر لشکر سے نکلے عجائب
کو آگاہ کیا اے ملکہ عجائب مین خواجہ عمرو اب تمکو لشکر لاچین مین لیے چلتا ہون اسد کو بُلا کے
اسے قتل کراؤنگا ملکہ عجائب نے اشارہ کیا خدا آپکو سلامت رکھے آپ میری زبان سے سوزن
نکال دیجیے مین اشہب ٹٹوے سے سمجھ لونگی بقول شخصے صرف تھان کا ٹرا ہے ساری مُنہ زوری
بھول جائیگا شبکور و کھنہ لنگ ہے اپنی زندگی سے تنگ ہے مین اپنے شہریار کو رہا کرونگی عمرو نے
زبان سے سوزن نکالا ہی کہ پشت سے نعرہ ہوا ملکہ صرصر ذرا ٹھہر جاؤ مجھے کچھ جواب لکھنا ہے
عمرو نے آواز دی اب کچھ سوال وجواب کی ضرورت نہین اشہب جا پڑا عجائب پشتارے
سے تڑپ کر نکلی نعرہ کیا او دیجیا اب تو وہ کلمات زبان سے نکال یہ کہکر مثل برق چمکی
اشہب پر جا پڑی سحر کیا کئی ہزار ساحر مارے اشہب نے دو چار سحر کیے عجائب

لشکر

نے سحر مٹا کر کارد سحر اپنی جھولی سے نکالی وہ کارد اپنے خون سے رنگین کی سینۂ پر کینہ اشہب
پر تاک کر پھینک ماری ہر چند اسنے چاہا کہ چون کارد قضا تھی کلیجے پر پڑی پشت کو توڑ کر پار گذری
اشہب جادو واصل جہنم ہوا عمرو دور سے دیکھ رہا ہو ملکہ عجائب اشہب کو مار کر قید خانے پر
جا پڑی ساحران نگہبان کو قتل کیا قباد کو چھڑایا اپنے گلے سے موتیون کا مالا اُتار کر پہنا دیا قباد
شہریار پشت مرکب باد رفتار پر سوار ہوئے تیغ برق مثال کھینچکر فوج اشہب پر جا پڑے
اپنے رفقا کو چھڑا لیا اہالیان لشکر اشہب توسن الامان الامان کرتے ہوئے بھاگے ہزار ہا
جادوگر مارے گئے ملکہ عجائب نے قباد سے آکر کہا ای شہریار اسوقت خواجہ نے آکر عیاری
کی لشکل صرصر مجھکو رہا کیا بہت جلد نکل چلیے ورنہ وہ آپ سے ضرور کہینگے کہ لشکر اسد مین چلیے قباد
نے نقاب چہرے پر ڈالی ساحرون کو قتل کرتے ہوئے نکل گئے ہر چند عمرو نے پکارا ای نور نظر ٹھہر جاؤ
ہم ایک نگاہ تمکو دیکھ لیں تمھارے فراق مین صاحبقران زمان فقیر ہو کر خانہ کعبہ مین بیٹھے
ملکہ مہر نگار تمھاری والدہ نامدار نے جام زہر پیا تمام لشکر مصیبت مین مبتلا رہا مین تمکو اپنے ساتھ
لشکر مین لے چلونگا حمزہ خوش ہو جائیگا تمام لشکر مین عید ہو گی قباد نے پلٹ کر جواب بھی نہ دیا
سمجھے کہ خواجہ عمرو پیچھا نہ چھوڑینگے اور مجھکو ابھی لشکر مین جانا منظور نہین ہی جب حکم رہبر کامل ہوگا
جاکر عزیز واقارب سے ملین گے قباد و ملکہ عجائب لڑ بھڑ کر نکل گئے سکونت اُس صحرا کی
بھی ترک کی کسی اور صحرا سے سبزہ زار مین جاکر فروکش ہوئے واضح رہے کہ ہرکارے روانہ کر دیے
ہین ہر وقت بمقدمۂ اسد نامدار گوش بر آواز رہتے ہین عجائب جادو کو بھی آٹھ پہر یہی فکر ہی
کہ لشکر اسلام کی خبر لیتی رہون یہان افراسیاب جادو اُس گنبد سے لشکر کثیر لیکر نکلا ہی مقابل
اسد نامدار مین فروکش ہی اہل اسلام پیش قدمی نہین کر سکتے اسی بات کے منتظر ہین کہ طبل جنگی
افراسیاب بجوائے تو اُس سے مقابلہ کرین افراسیاب جادو انتظار پہلوانان طلسمی
کر رہا ہی ان سب کے حالات وقت پر انشاء اللہ تحریر ہونگے

دو کلمۂ داستان حیرت بیان لشکر صاحبقران زمان و لشکر زمرد شاہ باختری
عین دقت پر پہونچنا فولاد آتش ریز مجاور قبر سامری جسکو افراسیاب نے برائے
مدد لشکر روانہ کیا ہی اور جھلا کر بقہر و غضب تمام یکہ و تنہا جانا افراسیاب جادو کا

برسر لشکر صاحبقران اور ایک سحر مین تمام لشکر کو مبتلائے بلا کرنا و دیگر حالات متعلق داستان ہذا عجب داستان جلالت عنوان ہی ساقی نامۂ مصنف

ساقی مجھے بیخودی پلا دے
گردش مین ہین ماہ و مہر و انجم
راتون کو یہ ماہ عالم افروز
گردش مین فلک کو روز دیکھا
ہے ہوشربا ے دہر دنیا
بس چشم زدن مین فیصلا ہے
فولاد کی سختیان عیان ہین
مرے ساقی سنگدل باخرد
کہ ہے برسر جنگ پیر مغان
قمر مہر ساقی سے روشن ہے نام
یل صف شکن شاہ اشقر سوار
بجرأت بشوکت ہے مصروف جنگ
بافسون گری ہے نبرد آزما

مشتاق کو شکل پھر دکھا دے
ہے دن کو جلال مہر انور
ہے گشت مین تا سحر بصد سوز
بانی بنا ے ہر دو عالم
ہے بحر جہان حباب آسا
اے منشئ فکر قصہ پرداز
اب جنگ امیر کے بیان ہین
نہ کی رند میکش کی تو نے مدد
بندھی ہے تجھے رند میکش کی دھاک
ہوا نثر کا نظم سے اہتمام
زنا مش بہ فوج عدو اتری
گروہان ہین ہیبت سے گرگ و پلنگ
لڑائی کے معتقد ہین بے بند و بست

میخانے مین ہو گیا تلاطم
پھرتا ہے بہ جستجو فلک پر
ہر چیز مین انقلاب پایا
بیشک ہے قدیم اور قایم
مغرور کے واسطے سزا ہے
کہ حال بقا کا ذکر آغاز
دیگر اشعار از نتیجۂ فکر مصنف
ہوا میکدے مین تلاطم عیان
شراب مضامین کی ہتی ہے تاک
امیر عرب حمزۂ نامدار
شہنشاہ اقلیم دیو و پری
ادھر لشکر کافر پُر دغا
یقین ہے کہ کفار کی ہو شکست

چہرہ رقمان جلالت آثار جنگ صاحبقران و کاتبان کتبۂ کتب فصاحت عنوان اس داستان شوکت بیان کو یون تحریر فرماتے ہین بشعر مصنف چل اے توسن کلک عبرت طراز + دکھا دے جہان کا نشیب و فراز ٭ یہان لشکر زمرد شاہ باختری برسر کوہ عقیق گلزار سلیمانی مقابلہ حمزہ صاحبقران مین فروکش ہے بختیارک تو یہی چاہتا ہے کہ کوئی ساحر طرف سے افراسیاب کے آئے تو طبل جنگی بجے لیکن اظہار کو ہی بجا نجا سلیمان کا بڑے زور و شور سے آکر پہونچا ہر چند اسکو سمجھایا وہ نمانا اپنے نام پر طبل جنگی بجوایا صبح کو میدان کارزار مین آکر چند پہلوانان صاحبقران زخمی کیے دو جوان جان سے مارے دو پہر دھلے مغرور نے آواز دی ای فرقۂ خدا پرستان کسی ایسے بہادر کو بھیجو کہ مجکو شجاعت کا مزا ملے یہ جو اس نے نعرہ کیا صف دست چپ مین طنبور

گرز گھرایا علمہاے زنگاری کے پھر ہرے کھلے رستم پیلتن نوزنگاہ حمزہ صف شکن علمشاہ نوجوان
استر ہالا کبود فرنگی کو چھیڑ کر سامنے تخت شہنشاہی کے آئے بادشاہ حمجاہ سے اجازت لی عرض
کی اے شہنشاہ گیتی ستان کلمات لاف وگزاف سُننے کی طاقت نہین ہے بادشاہ نے جام
کلہ عفریت مرحمت کیا رستم پیلتن دوبارہ پشت مرکب پر سوار ہوے سامنے اظہار کوہی کے پہونچے
تگا ورزن ہوے تین قدم مرکب انکا پانچ قدم کینڈہ اسکا ہٹا اُس بیحیا کے ہاتھ مین ہی تیغہ خون
آلود کھنچا ہوا تھا آواز دی اے فرزند صاحبقران یہ تیغہ آپ لوگون کے خون کا مزہ چکھ چکا حلال مہمات
مردان عالم اسکا لقب ہے دم بھر مین فیصلہ ہوگا یہ کہکر وار کیا رستم نے تیغہ کپتان فرنگی نیام انتقام
سے کھینچا تلوار کو تلوار پر گانٹھا خبردار خبردار کہکر وار کیا اُس روسیاہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا
تیغہ کپتان فرنگی دست زبردست رستم نوجوان سے گرا اظہار کوہی کے مع گینڈے چار
ٹکڑے ہوے تمام کوہی اسکے ساتھ والے محبت مین اپنے افسر کے جا پڑے بختیارک نے
فوج کو اشارہ کردیا ادھر سے سرداران رستم و صاحبقران باحشم مع سرداران نامی جا پڑے
دونون لشکر مثل آب شور و شیرین ملگئے صاحبقران بھی چاہتے ہین کسی طرح لقا کو شکست دین
یہ بیحیا طرف طلسم ہوش رُبا کے بھاگے مین جاکر اپنے فرزند سے ملون بعد فتح دریاے نیل جو
ساحر طرف سے افراسیاب کے آئے عیارون نے اُنکی زبانی صاحبقران کو خبر بھی پہونچائی کہ
طلسم ہوش رُبا مین قریب دریاے نیل جنگ عظیم واقع ہوئی اس جنگ مین قاسم و بدیع و نورالدہر
طلسم خورشید نگار فتح کرکے آئے اور قاسم نے طلسم نگارین فتح کیا نورالدہر نے حوالی
طلسم خورشید نگار مین جنگ کی یہ تینون شیر جنگ دریاے نیل مین شریک اسد نامدار ہوے ورنہ
وہ لڑائی فتح نہوتی یہ اخبار مصیبت آثار سنکر اور صاحبقران کا اشتیاق بڑھا بس آج جملہ سردار
بڑی شان و شوکت سے لڑ رہے ہین علم فوج لقا قلم کر چکے ہین بادشاہ حمجاہ کا قصد ہے جاکر لقا کو
گرفتار کرین یونہین لڑتے بھڑتے چلین عین گرمی جنگ ہے کہ فولاد آتش رنیر مجادر قبر سامری
فرستادہ افراسیاب ساٹھ ہزار ساحرون سے آکر پہونچا سحر ہونے لگے ساحرون کے بھروسے پر
کوہی بھی بڑھے فولاد آتش رنیر کہ ساحر زبردست و مقرب افراسیاب ہے بڑے بڑے سحر کر رہا
ہے بندگان خدا اسکے سحر سے بیکار رہے کوہی بیکسی مین انکو قتل کر رہے ہین صاحبقران

اسم اعظم الٰہی پڑھکر سحر کو دفع کرتے ہین اپنے سرداروںکو بچاتے ہین لڑتے ہوئے قریب زیر فولاد
آتش ریز موسوم بہ طاؤس جادو ہوپہنچے اُسنے بڑے بڑے سحر کیے صاحبقران پر تاثیر نہوئی
صاحبقران نے ہاتھ مارا طاؤس کے ہوش اُڑے بیک ضرب شمشیر دو پرکالے ہوئے یہ دیکھکر
فولاد آتش ریز گھبرایا گوشے مین آکر سحر کرنے لگا ایک طائر سحر بنایا اُسکو سحر کرکے اُڑایا آپ بھی
سحر کررہا ہی اُس طائر نے جاکر گرد سر صاحبقران چرخ مارا صاحبقران کی زبان مین لکنت آئی
اُس طائر کو فولاد نے شیشے مین بند کیا کوہیون کو آوازدی ساحرون کو بھی اشارہ کیا کہ مین اسم اعظم
حمزہ بند کرچکا ازروے بلوے کے حمزہ کو پکڑلو ساحر و غیر ساحر ٹوٹ پڑے حلقہ ہاے کمند بھی
مارے ازروے بلوے کے صاحبقران کو گرفتار کرلیا عیاران اسلام نے جو یہ معرکہ دیکھا کہ
صاحبقران گرفتار ہوگئے جواہر بن عمرو نے زفیل عیاری بجائی ایک لاکھ چوراسی ہزار
بیک بچے آواز سنکر اپنے افسر کی لشکر سے نکلے پرے جماکر لشکر ساحران پر جا پڑے حقہ ہاے آتشبازی
مارنا شروع کیے ہزارون ساحرون کو جلادیا فولاد سمجھا طرفدار حمزہ کے آپہونچے اس قدر
شعلہ ہاے آتش بھڑکے کہ فولاد بھی گھبراکر ہٹ آیا عیار آج ایسے لڑے کوہیون کے پیر اُٹھادیے
حقہ ہاے آتشبازی بھی داغے جنگی بان چھوڑے حلقہ ہاے کمند سے بھی قتل کیے حباب ہاے بیہوشی
بھی چلے آخر فولاد گھبراکے بھاگا سمجھا کہ لشکر حمزہ مین بڑے بڑے ساحر ہین آگ برسارہے ہین
بختیارک سے کہا ملک جی مین نے حمزہ کو گرفتار کرلیا طبل امان بجوادیجے کل ان سب کی تدبیر
کرونگا اُس وقت گھبراہٹ مین بختیارک نے بھی طبل بازگشت بجوادیا اُدھر اہل اسلام رنجیدہ و
کبیدہ بوجہ گرفتار ہونے صاحبقران کے پلٹے فولاد جو بارگاہ لقا مین آیا بختیارک سے کہا
حمزہ کے لشکر مین بہت جادوگر ہین سب آتشخو شعلہ مزاج آگ برسادیتے ہین بختیارک نے کہا
یہ سب عیاران لشکر اسلام تھے فرزندان و شاگردان خواجہ عمرو ہین آج خوب جمکر لڑے فولاد
یہ سنکر ڈرا اور اپنا لشکر واسطے انتظام کے الگ کرلیا سموم جادو کو کوتوال قرار دیا کہ خبردار کوئی غیر
نہ آنے پائے کوتوال انتظام کررہا ہی سموم جادو نے سرا مین بھی اپنا انتظام کیا بھٹیاریون سے
اقرارنامہ لیا کہ ہر ایک مسافر کی ہمکو خبر دینا تھا ادھر ایک بھٹیاری کے ہان بیٹھی ہین ایک بڑھیا مع ایک نازنین
کے آکے اُتری جوان عورت کو گوشے مین بٹھادیا بڑھیا واسطے سودے کے بازار گئی بھٹیارنی

نے آکے دریافت کیا اُس نازنین نے کہا یہ کٹنی مجھکو بھگا کے لائی ہو اُسنے جا کے کوتوال سے اطلاع کی سموم نے آکر اُس جوان عورت کو قبضے مین کیا بڑھیا خبر سُنکر بھاگ گئی یہ خبر فولاد کو ہوئی ایک عورت شکیل سرا سے گرفتار ہوئی ہی کوتوال اپنے ہمراہ لیے جاتا ہی فولاد نے کہلا بھیجا سموم سے کہو ڈولی ہماری بارگاہ مین لائے کوتوال خود ہی عاشق ہوا تھا اب مجبور ہوا ڈولی لے کے بارگاہ فولاد مین آیا فولاد اُس مہجبین کو دیکھکر بیچین ہوگیا اپنے خیمے مین اُتروالیا لاکر مسند پر بٹھایا محبت کی باتین کرنے لگا وہ نازنین شرم سے کچھ جواب نہین دیتی یہ چپکے سے کہا حضور مین ایک سوداگر کی بیٹی ہون یہ بڑھیا مجھکو بھگا لائی فولاد نے صندوقچہ جواہرات کا پیش کیا کہا ہم تمکو خاتون محل بنائینگے ہزارہا کنیزین واسطے خدمت کے مقرر کردینگے وہ نازنین رونے لگی کہا حضور اب آپ ہی میرے وارث ہین مین خدمت گزاری کو حاضر ہون میرے ماں باپ کو بلوا دیجیے فولاد نے تسکین دی کہا ہم صبح کو تمھارے ماں باپ کو بُلوا دینگے اُس نازنین نے جام شراب لبریز کرکے فولاد کو دیا ملحوظ خاطر ناظرین ہو کہ سامنے میز پر شیشۂ اسم اعظم صاحبقران رکھا ہی ایک گوشے مین صاحبقران بیہوش پڑے ہین فولاد نے جیسے ہی جام ہاتھ مین لیا قصد کیا کہ پیون ایک پُتلا فولادی بول اُٹھا ای شہنشاہ شراب نہ پیجیے گا اسمین بیہوشی ہی جیسے ہی پتلے نے یہ آواز دی وہ نازنین نعرہ کرکے اُٹھی مسمّٰی شعبان خنجر گذار فولاد نے اشارہ کیا پائون زمین نے تھام لیے شعبان نے دیکھا ہاتھ میرے قابو مین ہین توبڑے سے پتھر نکالکر شیشۂ اسم اعظم پر پھینک مارا شیشہ ٹوٹا اسم اعظم چھوٹا صاحبقران ہوشیار ہوے نعرہ کرکے اپنے مقام سے اُٹھے فولاد بھاگا بیرون بارگاہ آیا بختیارک نے قرنا کرائی سب ساحر و غیر ساحر تیار ہوے تلوار چلنے لگی شعبان جو سحر سے چھوٹا جاکر بادشاہ اسلام کو خبر دی بادشاہ اسلام مع جملہ سرداران خوش انجام تلوارین کھینچکر آپڑے امیر اسم اعظم پڑھکر لڑنے لگے سلیمان بھی اُٹھا لشکر کو ہیان کو ترغیب دینے لگا رات بھر تلوار چلی بوقت سحر فولاد نے دیکھا ہزارہا ساحر مارا گیا سرداران اسلام نے چہار جانب سے گھیر لیا ہی ہنگامہ گیرودار بلند ہی کوہی نام سے اہل اسلام کے بھاگتے پھرتے ہین ہر مرتبہ شکست کھائی ہی منھ پر غازیون کے نہین چڑھتے سلیمان اپنے ساتھ والون کو ڈرا رہا ہی کہ امیر لڑتے بھڑتے سامنے سلیمان کے پہونچے مدت سے یہان نبردکش ہی سلیمان کو ہمیشہ سے مقابلہ

امیر کا حوصلہ تھا ہر چند کہ بختیارک نے روکا ای سلیمان یہ کیا کرتے ہو حمزہ سپہ سالار قدرت خداوند لقا ہی بڑے بڑے پہلوان قدرت نے اسکے ہاتھ سے قتل کرائے اسکے مقابلہ مین جا ؤ سلیمان نے کچھ جواب نہ دیا صاحبقران پر جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا امیر رات سے لڑرہے ہین کسی کا مرکب کسی کی تلوار اٹھالی تھی اب دن کو سرداران نامی نے اشقر دیوزاد لاکے پہونچایا تیغہ عقرب سلیمانی تحفہ جات بزرگان ذات پر آراستہ مرکب اشقر دیوزاد طرارے بھرتا پھرتا ہی صدہا کو سمون سے پامال کیا جیسے ہی سلیمان نے ہاتھ مارا صاحبقران نے تلوار کو تلوار پر کانٹھا غصے مین آواز دی ای سلیمان ہم ہمیشہ میدان کارزار مین تمھارے مقابلے کے مشتاق رہے تم افسر کوہستان ہو ابھی پہلوان نوجوان ہو کبھی تم نے لطف سے مقابلہ نہ کیا آج بھی ہم خستہ ہو چکے ہین مگر تم ایسون پر لاشہ بھی بھاری ہی ایک وار تو قبول کرو خبردار خبردار کہکر ہاتھ تیغہ عقرب کا مارا سلیمان نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ عقرب سلیمانی کاٹ مین لاثانی تڑپ کے گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوے سر سلیمان کا زخمی ہو بیچ مین کوہی ٹوٹ پڑے سلیمان کو ہٹالے گئے لندھور لڑتے بھڑتے قریب ناصر کوہی پہونچے اسنے ہاتھ تلوار کا مارا لندھور نے اسکو زخمی کیا عنصر ہاتھ سے مالک کے زخمی ہوا اب تو فوج لقا کے قدم اٹھے فولاد دیوانہ وار سحر کرتا پھرتا ہی تاثیر اسم اعظم صاحبقرانی سے رنگ اسکے سحر کا نہین جمتا صاحبقران لڑتے ہوے قریب اسکے پہونچے اسنے بہت سے سحر کیے جب سحر کی تاثیر نہوئی جھلا کے ہاتھ تیغہ سحر کا مارا صاحبقران نے تلوار پر کانٹھا وار کو اس ناہنجار کے دفع کیا اسی ہنگامے مین ہاتھ مار دیا فولاد کا سر زخمی ہوا الامان کہکر بھاگا بھاگ کر سب قریب باغ مینا پہونچے سرداران صف شکن نے کھوہی دو ڈگر چہار جانب سے گھیر اجا ہا کہ آج اسکو باغ مینا مین بجانے دین لقا نے ہاتھ سے بادشاہ کے شکست کھائی تخت ٹکڑے ہو کر اڑ گیا ننگے پانون بھاگا ہوا جا تا ہی دیکھا طرف باغ مینا کے سرداروں نے اپنے پرے جما دیے لندھور و مالک و علشاہ خندق پر ڈٹ گئے کہ ادھر بھاگ کر گیا اب لقا گھبرایا کہ کدھر جاؤن راستہ سب نے روک لیا لقا بدحواس سلیمان عنبرین موے کوہی پریشان کہ کیا تدبیر کرون مگر قضاے کار وہان افراسیاب نے شکست کھائی تھی احاطے سے فوج لیکر نکلا بارگاہ مین آکر بیٹھا برق وغیرہ واسطے خبر کے آگئے ہین کہ بیٹھے بیٹھے حیرت جادو نے کچھ افراسیاب سے کہا سرماوا برق نے بھی بڑھکر عرض کی اے شہنشاہ کوئی صورت فتح کی ظاہر نہین ہوتی ہر روز

صورت شکست ہوا افراسیاب کان مین ملکہ حیرت کے کچھ کہکر اُٹھا آسمان پر جاکر چمکا اس زور و شور سے
جاتا ہی کوہ و دشت مین تھرتھری پڑی ہوئی ہی یہان وہی وقت ہی قریب ہی کہ لقا گرفتار ہوجاوے
فولاد پریشان سلیمان حیران لقا فریاد فریاد کررہا ہی اہل اسلام بڑھتے چلے آتے ہین بختیارک
بھی آج گھبرایا ہوا کہتا ہی کیا کرون خداوند کو کہان لے نکلون ہر طرف سے سردارون کو بلاتا ہی
کہ یارو سینہ سپر کرو قدرت کو بچاؤ جو سردار صفت سے نکلا ہاتھ سے اہل اسلام کے مارا گیا ہزار ہا لاشہ
پڑا ہی فولاد کے سب ساحر مارے گئے سو بچاس ساحر باقی ہین وہ بھی تر بھوے ہوئے حیران و مضطر و بیقرار
و ششدر نہ روے رفتن نہ راہ ماندن اُسوقت بختیارک نے دیکھا آسمان پر لکہ ابر سیاہ گرجتا ہوا پیدا
ہوا نہایت زور و شور سے کڑکڑ کا آواز آئی کہ زمین میدان کا زرارتھرائی بختیارک نے دیکھا
افراسیاب بڑے قہر و غضب سے ہزبر سحر پر سوار تیغہ ہاتھ مین چند گولے جیب مین نعرہ کرتا ہوا آکے
پہونچا دور سے لقا کو سلام کیا بختیارک تو ایک مرتبہ طلسم مین ہو آیا ہی بخوبی پہچانتا ہی کہا یا خداوند
خودا افراسیاب جادو آپہونچا لقا بھی افراسیاب کو دیکھکر بڑھا بختیارک نے جلدی تاج
سر پر قدرت کے رکھا خون چہرے کا پاک کیا لقا من چہ تقدیر کردم کہتا ہوا بڑھا افراسیاب نے لقا
کو بہ نگاہ حقارت دیکھا جی مین کہتا ہی یہ کیسا خداوند ہی بندون کے ہاتھ سے دردمند ہی فولاد نے بڑھکر
افراسیاب کے قدمون کو بوسہ دیا کہا اے شہنشاہ گیتی ستان اس زمین پر عجب انقلاب ہی قدرت
کا مزاج لاجواب ہی دم بھر مین عجب طرح کی تقدیرین کرتے ہین کبھی فتح کبھی شکست ہی یہان کا نیا
بند و بست ہی مین نے حمزہ کا اسم اعظم بند کر لیا تھا حمزہ کو بھی پکڑ لیا رات کو قدرت نے تقدیر کرکے
رہا کرا دیا سب ساحر میرے ساتھ کے مارے گئے اب حمزہ کے اسم اعظم کے سامنے میرا سحر تاثیر نہین کرتا
بھاگنے کا بھی رستہ نہین ملتا کہان بھاگ کر جاؤن آج قدرت کا سر بھی زخمی ہوا اپنے ساتھ اورون
کو بھی برباد کرتے ہین افراسیاب غصے مین تھا کچھ جواب تو نہ دیا لیکن جیب سے ایک گولا
نکالا ہٹو ہٹو کہکر مار دیا اُس گولے کا پھٹنا تھا کہ زمین متزلزل و متحرک ہوئی ایک طائر پیدا ہوا
اُس طائر سحر نے شیشہ ہاتھ مین پر برادے کے دیا اُس طائر نے گرد سر صاحبقران چرخ مارا صاحبقران
کی زبان مین لکنت آئی خود بخود طبیعت گھبرائی یا تو پشت اشقر پر سوار تھے یا مثل تصویر
تصور خاموش ہوے تمام لشکر مین اندھیرا چھا گیا پانچ کوس کے گرد مین سواے دھوئین

کے اور کچھ نہ معلوم ہوتا تھا دھوئین کی ایک دیوار گرد لشکر صاحبقران کھنچ گئی تمام لشکر دشمین
بند ہوا ہر خرد و کلان دردمند ہوا کسی مین لڑنے کی طاقت نہین آنکھون مین بصارت نہین ہاتھ پانون
بیکار مجبور و ناچار حیران و پریشان خاموش ہو کر رہ گئے اس طرح کا افراسیاب نے سحر لیا کہ تمام لشکر
لقا الگ ہو گیا جھونکے ہوا کے چلنے فولادی پنجے پیدا ہوئے اُن پنجون نے دستگیری کر کے اہالیان
لشکر لقا کو الگ کر دیا فولاد آتش ریز کھڑا ہوا الگ دیکھ رہا ہی ایک سحر مین افراسیاب نے
اسم اعظم صاحبقران بند کر لیا شیشہ ہاتھ مین اُس مین طائر پھڑک رہا ہی غصے مین کانپ رہا ہی
کہتا ہی اے فولاد اسی پر حمزہ کو بڑا ناز تھا اس شیشے کو تم اپنے پاس رکھو یہ سحر ایک
ہفتے کا ہی اہالیان لشکر حمزہ اس قلعہ دودی مین گرفتار ہین فریاد و الغیاث کر رہے ہین
آٹھوین دن یہ سب بیہوش ہو کر گر پڑین گے یہی حال حمزہ کا بھی ہوگا بے آب و دانہ تڑپین گے
در قلعہ دود بند کر دیا ہی بختیارک دوڑا ہوا آیا دامن افراسیاب کا تھام لیا کہا ای شہنشاہ
تیرے سحر کے صدقے اپنی خیر و عافیت بیان کیجیے ہوش ربا کا کیا حال ہی افراسیاب نے مُنھ
پیٹ لیا کہا ای شیطان درگاہ خداوند اسد غازی کو لوح طلسمی مل گئی چند مرحلے بھی شکست
ہوے جان جانے کے بند و بست ہوے اب مین نے ایک گنبد مثل قلعے بنایا ہی کہ اس مین کوئی
نہین آسکتا اب طلسم باطن کا بھروسہ ہی صاحبان مرحلہ کد و کاوش کر کے لوح طلسم کشا سے لین گے
دوسرے میرے ذہن مین یہ آیا کہ مین جا کر بزرگان طلسم کشا کو مار ڈالون صرف ملکہ حیرت سے اطلاع
کر کے آیا ہون جو سوچا تھا وہی کیا یہ شیشہ اسم اعظم موجود ہی بحفاظت رکھیے آٹھوین دن یہ سب
بیہوش ہو جائینگے اپنے ہاتھ کا گولا فولاد کو دیے جاتا ہون یہ اُس گولے کو پھینک دیگا آتشین در
پیدا ہوگا آپ لوگ اندر جا کے سب کے سر کاٹ لیجیے گا سران سب کے نوک نیزہ پر رکھ کر ہوش ربا
مین چلے آیئے گا اسد و بدیع وغیرہ موجود ہین اپنے بزرگون کے سر دیکھکر سر ٹکرائینگے یقین ہی تڑپ
تڑپ کے مر جائینگے احاطے سے مین بلوہ کر دونگا اب بھی مین لاچین وغیرہ سے کمزور نہین ہون
سب پر سحر مین غالب آؤنگا ابر خونی برساؤنگا جس پر قطرہ پڑیگا بھک جائیگا یہ صورت فتح تجویز
کی بختیارک نے کہا حضور نے آتے ہی ایسا انتظام کر لیا کہ جملہ سردار و عیار اس سحر دود مین مبتلا ہو گئے
پھر بھی مجھکو خوف ہی شاید کوئی فرزند عمرو بھاگ کر نکل گیا ہو مدد مسلمانون کی غیب سے بھی پیدا

ہوتی ہی کوئی آکر شیشۂ اسم اعظم توڑے حمزہ چھوٹ کر قیامت برپا کریگا اسم اعظم پڑھو کے قلعۂ دود کو
بھی مٹا دیگا قدرت کو جان لیجانا مشکل ہوگی یہان فولاد کے جی چھوٹ گئے ہین یہ شیشہ آپ اپنے
ساتھ لیجائیے ہوش رُبا مین جاکر رکھیے مگر غضب یہ ہی کہ وہان چھ عیار موجود ہین ایسا نہو فکر کرکے شیشہ
لیلین افراسیاب نے کہا اے ملکہ جی مین اپنے پاس شیشہ نہین رکھ سکتا ایک سر ہزار سودے
حقیقت مین یہان رہنا بھی بُرا ہی بخوف عمرو وہان لیجانا بھی بہتر نہین ہی ملکہ جی مین کسی انتظام مین
عاجز نہین ہون سب کچھ میرے اختیار مین اب بھی ہی ایسے مقام پر شیشہ رکھون کہ جہان طائر وہم و خیال
بھی نہ پہونچ سکے میرے طلسم کو قدرت کی بے اعتدالی نے خراب کیا مین وہ صاحب اختیار ہون کہ
بہرام فلک بھی مجھ سے نگاہ نہین ملا سکتا ہر چند حجرہ ہاے ہفت بلا مٹے دریاے نیل فتح ہوا زہر کو
ٹھنڈا کیا طلسم باطن مین ابھی ایسے ایسے مقام باقی ہین کہ کسی طرح طلسم کشا اُن مقامات کو فتح نہ کر سکے گا
مین نے قدرت کا عذر بھی رفع کر دیا کہ بڑے قدمبوسی آیا پہلے قدرت ان سب کے سر لیکر طلسم ہوشربا
مین آئین پھر مین خود ساتھ ہو کر تا بہ باختر پہونچا دُونگا عہدہ ہاے خداوندی حاصل کر دونگا ایک سحر مین
بہشت و دوزخ بنا دونگا اب تو تقدیر مضبوط کرین دشمنون کو مٹائین بختیارک نے کہا مین قدرت کو
بخوبی سمجھا دونگا قدرت تقدیر خلاف نہ کرینگے سب کے سر لیکر ہوش رُبا مین آئینگے تم شیشہ اسم اعظم کا
انتظام کرو یہ ذکر ہو رہا تھا کہ خداوند لقا بھی ٹہلتے ہوے آئے افراسیاب نے لقا کو سجدہ کیا دامن
تھام کر رونے لگا کہا کیون یا خداوند آپ کو طلسم ہوشربا مٹانے سے کیا فائدہ ہو لقا نے کہا
قدرت مٹے ہوے کو پھر بنا سکتے ہین مردون کو زندہ کرین زندون کو مردہ کرین نئی دُنیا آباد کر دین
آج تک تو نے غرور کیا برائے قدمبوسی نہ آیا آج تو نے قدرت کو راضی کیا ہم بھی تجھے رضامند کرینگے
یہان سے تا بہ طلسم ہوشربا کوئی تیرا دشمن باقی نہ رہے گا اب انتظام بن جائیگا افراسیاب خوش
ہوا کہ قدرت پختہ وعدہ کرتے ہین افراسیاب نے ایک دستک دی پکار کر آواز لگائی کہ اے عقاب
آسمان سیر جلد حاضر ہو سب نے دیکھا ایک ساحر مہیب بشکل عجیب ایک تخت پر بیٹھا ہوا چار
عقاب اُسین کسے ہوے تخت اُڑاتا ہوا آکر پہونچا افراسیاب نے کہا اے عقاب طلسم ہوشربا
مین غدر ہو گیا یہ سب عزیزداران طلسم کشا ہین انکو مین نے سحر مین پھنسا لیا فولاد یہان کا انتظام
کرے گا تم شیشہ اپنے پاس رکھو خبردار زمین پر نہ اُترنا دو ہفتے کا سامان اپنے پاس مہیا کر لو پردے ہوا

اُڑنا عقاب تمھارا نام ہو بلند پروازی کام ہو جب خبر پانا کہ خداوند مسلمانان لیکر ہوش رُبا مین
گئے تب تم ہماری ملاقات کو آنا جسقدر ملازم ہمارے مرگئے ہین قدرت سب کو زندہ کرینگے لاکھون رفیق
و تاجدار مارے گئے اُن سب سے آکر ملاقات کرنا جس روز سے قدرت اس اقلیم مین آئے جو جو ساحر
مارے گئے اُنکا نام بقید ولدیت لکھ رکھا ہو کتابین مجلد بھری ہوئی ہین ایک ہفتے مین قدرت تقدیر کرکے
سب کو زندہ کرینگے اور ہوشربا تا باختر کرورو کرور بندے بنانا پڑینگے اُن ساحرون وغیر ساحرون کے
عزیز دار آکر شکریہ خداوند بجا لائینگے ہماری عملداری کے واسطے نئی دُنیا تیار ہوگی پُرانے سردارون
مین صرف مخمور و مہار کی خواہش ہو اور سب جانور بنا دیے جائینگے جنگلون مین اُڑتے پھرینگے عوض
مین اس خدمت کے عہدۂ وزارت ملے گا عقاب نے کہا اے شہنشاہ مین مہینون بلندی ہوا سے
نہ اُترونگا یہ کہکے افراسیاب سے شیشہ اسم اعظم صاحبقران لیا اپنے تخت پر شیشہ رکھ لیا جسطرح
اُڑتا ہوا آیا تھا اُسی طرح اُڑتا ہوا چلا گیا زمین سے ہزار گز کی بلندی پہ کوہ عقیق سے ہزارون کوس
پر ایک ابر بنایا اُس ابر مین چھپکر بیٹھا اندر ابر کے بیٹھا ہوا چین کر رہا ہو اسکا ذکر وقت پر تحریر
ہوگا جب عقاب کو روانہ کر چکا تب فولاد کو بخوبی بمقدمۂ قتل مسلمانان سمجھایا کہا یہان کا انتظام
تمھارے سپرد ہو بعد ہفتے کے جس طرح کہا ہو اُسی طرح سب کے سر لیکر آنا لقا کی بارگاہ باعزاز و اکرام
استادہ کرائی اسی دھوئین کے قلعہ کے سامنے لشکر کوہیان و ساحران بڑی دھوم سے فروکش ہوا لقا
سے افراسیاب رخصت ہوا کہا یا خداوند اب تو سب طرح اطمینان ہوا مین برائے مقابلۂ طلسم کشا
جاتا ہون طلسم کشا کے ساتھ جملہ واقف کاران طلسم موجود ہین کیا عجب ہو کہ طلسم کشا واسطے
فتحی مرحلہ جات کے گیا ہو مین جاکر روکنے کی تدبیر کرون اُسی طرح گرتا ہوا پاس حیرت کے
آیا ملکہ حیرت نے کہا اے شہنشاہ کہان گئے تھے افراسیاب نے چپکے سے کہا عزیز داران طلسم کشا
کو مین نے مٹایا اب قدرت سب کے سر لیکر آئین گے لیکن اس خبر کو مشہور نکرنا یہان قبل آنے
افراسیاب کے لاچین وغیرہ نے اسد غازی کو صلاح دی کہ حضور غصہ نہ کرین لوح
ملاحظہ فرمائیے اسد غازی نے لوح کو ملاحظہ کیا اُس مین حکم نکلا کہ بدون فتح مرحلہ جات قتل
افراسیاب ناممکن ہو شب کو اسد نامدار یکہ و تنہا پشت مرکب پر سوار ہو کے بعد لیے لوح
ایک جانب روانہ ہوئے بعد جانے اسد کے موج قطرہ زن دختر نیلم و طاؤس پر پھیرہ

دختر خونخوار ظلماتی و بہار و باغبان تعقب اسد مین چلے لاکھ ساحرون کا لشکر ہمراہ لیا عیار بھی
فرداً فرداً روانہ ہوے جب افراسیاب کوہ عقیق سے واپس آیا تو صرصر نے یہ سب خبرین کہین کہ
طلسم کشا برائے فتاحی مرحلہ جات گیا اور نگ ببر سوار ایک ساحر نامدار کو نامہ دیا کہا پاس فیروزہ
گنبد نشین کے جاؤ زوجہ اورنگ گنبد نشین کی خمار فیروزہ پوش بھی ساتھ ہوئی پیغبر برق
نے آکر لاجین سے کہی کہ افراسیاب نے فوجین تعاقب اسد مین روانہ کین یہ خبر سنکر کوکب
روشن ضمیر مرکب پرند پر سوار ہوکر برائے مدد اسد روانہ ہوا شب کو جہرح و رعد و برق
و برق لامع بدون اطلاع لاجین روانہ ہوے مگر راہ مین زوجہ اورنگ مع ساٹھ ہزار
کنیزون کے منزل بمنزل جاتی ہو ایک صحرائے سبزہ زار مین جاکر پہونچی سیر صحرا دیکھ رہی تھی کہ
دیکھا اک نازنین نہایت حسین غنچہ دہن رشک چمن عاشق مزاج صحرا مین پھر رہی ہی شعر عاشقانہ
پڑھتی ہی خمار نے کنیزون کو حکم دیا یہ شہزادی کسی کے عشق مین نکل آئی ہو آوارہ پھرتی ہو بہلا کے ہمارے
پاس لاؤ کنیزین اسکو جاکر بہلا کر لائین زبان سے اُسکی معلوم ہوا کہ نام مہ جبین ہو کسی کی تصویر دیکھکر
مائل ہوئی اُسی جوش مین نکل آئی مگر نہایت خوش مزاج جوش عشق مین اشعار عاشقانہ خوب گاتی
ہی خمار نے اسکو اپنے پاس رکھا اورنگ آکر بخدمت فیروزہ گنبد نشین پہونچا نامہ افراسیاب
کا دیا فیروزہ نے کہا مین طلسم کشا کی فکر کر رہا ہون تم تین لاکھ فوج ساتھ لیکر بہار و باغبان کو
گرفتار کر لو اسد میری طرف آئیگا مین انتظام کرونگا خمار فیروزہ پوش و اورنگ ببر سوار
فوج کثیر لیکر برائے گرفتاری بہار وغیرہ چلے اسد بموجب ہدایت لوح قریب ایک گنبد کے پہونچے
لوح طلسمی کو گنبد سے مس کیا گنبد تو غائب ہوا ایک شہر نمایان ہوا اُس شہر سے ایک تاجدار تین لاکھ فوج
اور چارسو پہلوان لیکر مقابلہ اسد مین آیا اُس تاجدار کا ماہ تاجدار نام تھا شب کو اُسنے طبل جنگی بجوایا
شب کو اسد ایک صحرا مین پہونچے بموجب ہدایت لوح ایک قصر مین نیک رائے وزیر اعظم لاجین
مع بارہ ہزار ملازمون کے قید تھا کوہان جادو کو مارکر ان سب کو رہا کیا وہ وزیر اعظم
اسد غازی کے ساتھ ہو بارگاہ وغیرہ استادہ کرائی جب میدان مین ماہ تاجدار نکلا فوج لیکر
صفین جمائین اسد غازی میدان کارزار مین نکلے طرف سے ماہ تاجدار کے جو پہلوان نکلا
اسد غازی کے ہاتھ سے مارا گیا شام تک بجرائت و شوکت اسد نامدار نے دس پہلوان

قتل کیے وہ تاجدار طبل امان بجواکر پلٹ گیا ہر شب کو طبل جنگی بجواتا ہی میدان مین فوج اور پہلوانون کو لیکر آتا ہی میدان مین پہلوان نکلتے ہین اسد نامدار کے ہاتھ سے جب دو چار پہلوان قتل ہوئے طبل امان بجواکر پلٹ جاتا ہی کبھی میدان داریان ہوچلین نیک رائے وزیر لاچین روز عرض کرتا ہو اے شہریار اس تاجدار نے دام مکر پھیلایا ہو آپ اس لڑائی کو جلد فتح کرین لوح سے خلاف ہوتا ہو اسد فرماتے ہین اے وزیر اعظم مین ہر روز چاہتا ہون فوج پر اسکی جا پڑون وہ طبل امان بجواکر پلٹ جاتا ہو ہمارے قاعدے کے خلاف ہو کہ وہ طبل امان بجوائے اور ہم اُسکے لشکر پر جا پڑین نیک رائے خاموش ہو رہتا ہو مگر اورنگ بہر سوار و خمار فیروزہ پوش زوجۂ فیروزہ گنبد نشین فوج بیحساب ساتھ لیکر مقابلۂ بہار و باغبان مین پہونچی یہ جملہ سردار جنکے نام عرض کر گیا ہون لاکھ فوج ساتھ لیے ہوئے تلاش طلسم کشا مین نکلے ہین ایک مقام پر فروکش تھے کہ اورنگ بہر سوار و ملکہ خمار آکر مقابلے مین پہونچے بہار و مواج وغیرہ بھی آمادہ ہوئے اورنگ نے رات کو طبل جنگی بجوایا یہان باغبان نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا بوقت سحر اورنگ بہر سوار نے صفین بھی اہل اسلام کی نہ جمنے دین بلوہ کرکے بطور جنگ مغلوبہ جا پڑا یہ سردار بھی لڑنے لگے اورنگ کو فیروزہ گنبد نشین نے بھیجا ہو بڑے بڑے سحر لیکر آیا ہو لکہ ابر اپنے بناکر آسمان پر اُڑایا ہو گرمی جنگ مین وہ ابر کڑکا گرجا برسنے لگا جس پر قطرہ پڑا بیہوش ہوا بہار کے سحر کا بھی رنگ نہ جما یہ بھی بیہوش ہوکے گری شام تک وہ ابر برسا سب سرداران نامی بیہوش ہوکر گرے اورنگ نے آکر سب کو گرفتار کرلیا ارادہ ہوا خدمت مین فیروزہ گنبد نشین کے سب کو لیجاؤن ملکہ خمار فیروزہ پوش نے کہا اے سردار نامی آج شب کو اسی مقام پر اُترو صبح کو کوچ کرین گے وہان اسد کی بھی تدبیر ہو رہی ہو میرے شوہر کو حملے سے گذرنا دشوار ہو اورنگ آکر بیٹھا صحبت خمار فیروزہ پوش مین وہ نازنین ہوسوم بہ مہ جبین عاشق مزاج حسینان جہان کے سر کا تاج آراستہ ہوکر آئی اورنگ دیکھ کر مائل ہوا خمار فیروزہ پوش سے کہا کیون حضور یہ شاہزادی کون ہو خمار نے سب حال بیان کیا کہ یہ کسی پر عاشق ہو ایسا خوب گاتی ہو کہ دل بیقرار ہوجاتا ہو کسی کے دام زلف مین

پھنسی ہی راتون کو تصویر دیکھا کرتی ہی تڑپ تڑپ کر اسکو شب گذرتی ہی اورنگ نے کہا دیکھیے تصویر کسکی ہی ملکہ خمار فیروزہ پوش نے دم دے کر مہ جبین سے تصویر لی اورنگ نے دیکھا میری تصویر ہی ملکہ خمار فیروزہ پوش نے مژدہ سنایا کہا ہی مہ جبین جبکے عشق مین تم آوارہ ہوکر نکلین وہ بھی تم پر عاشق ہوا وہ مہ جبین خوشی خوشی پہلوے اورنگ مین آکر بیٹھی اورنگ اپنے خیمہ مین لایا جلسہ آراستہ کیا ناچ ہونے لگا اورنگ نے فرمایش کی ملکہ تم بھی کچھ گاؤ اس مہ جبین نے چنگ مرصع ہاتھ مین لیکر ایسی تانین مارین کہ اورنگ بیقرار ہوگیا تقریب شراب مین وہ مہ جبین اپنے مقام سے اُٹھی گلابیان اپنے ہاتھ سے صحبت مین لاکر رکھین کہنی جاتی ہی صاحبو یہ روز سعید مجھ ہجران کشیدہ کے لیے عید ہی جسکے واسطے خاک چھانی آج اسکی خدمت مین پہونچی یہ کہکر سب کو شراب تقسیم کرائی اورنگ کو بھی جام دیا یہ خوشی خوشی پی گیا دو پہر رات گئے تمام سرداران اورنگ بیہوش ہوے اس مہ جبین نے نعرہ کیا منم جھترین چالاک بن عمرو تلوار کھینچ کر جا پڑا کہ اورنگ کا سر قلم کرون زمین سے ایک شعلہ نکل کر بطور زنجیر گلے مین چالاک کے لپٹ گیا چالاک زمین پر گرا زنجیر طلائی گلے مین پڑی ہوئی شعلے کی گرمی سے رنگ و روغن بھی عیاری کا اُڑگیا وہی شعلہ منہ پر اورنگ کے گرا اورنگ ہوشیار ہوا دیکھا وہ مہ جبین نہ دارد ایک عیار بندھا پڑا ہی خمار فیروزہ پوش کو خبر پہونچی کہ بیٹا عمرو کا مہ جبین بنکر آیا تھا گرفتار کیا گیا خمار نے آکر اورنگ سے کہا اے پہلوان دوران جو چو مرحلہ جات فتح ہوئے عیار بھی آگئے مرحلہ ہفت سر قلم ہونے سے راستے سب طرف کے کھل گئے تا بہ فیروزہ گنبد نشین پہونچنا مشکل ہوگا اہالیان لشکر لاچین فردا فردا آئین گے ان سردارون کو چھوڑا لین گے ہماری صلاح یہ ہی کہ ان سب کو قتل کرو سر لیکر بخدمت فیروزہ گنبد نشین چلو اورنگ نے بموجب حکم خمار میدان خونی کی تیاری کی جلاد صاحبان ظلم و بیداد حاضر ہوئے چالاک و بہار و باغبان وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا لشکر تیار کیے ہوئے اورنگ بھی کھڑا ہی تیسرا حکم دیا چاہتا ہی ان سردارون نے بیقرار ہوکر دعا کی کہ آسمان پر برق چمکی سب نے دیکھا شہنشاہ کوکب روشن ضمیر مرکب پرند پر سوار آتے ہی لشکر اورنگ پر گرا جب گولا مارا زمین کانپ گئی بہار کی زبان سے

سوزن نکالا باغبان وغیرہ نے بھی رہائی پائی اتبو گلدستہ سحر چلنے لگا باغبان بھی رستمانہ لڑ رہا ہو برق لامع کڑکتی رعد و برق نے صفین برہم و درہم کین کوکب روشن ضمیر لڑتا ہوا قریب اورنگ بر پہونچا خوب خوب اسنے باران سحر برسایا کوکب نے ابر سحر کو توڑا کبھی آفتاب بن کے چمکا کبھی بصورت شیر صحرائی جنگلہ سیکڑون کو چیر پھاڑ کر پھینک دیا عین گرمی جنگ میں اورنگ سے مقابلہ پڑا کوکب نے اُٹھا کر گولا مارا کہ اورنگ کا سر پھٹ گیا اندھیرا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من اورنگ بیر سوار بود خمار فیروزہ پوش نے چاہا لڑ بھڑ کر نکل جاؤن بہار نے بڑھ کر گلدستہ مارا خمار کو نشہ ہوا شعر عاشقانہ پڑھنے لگے اُسکے ساتھ کی کنیزین تعریف حسن بہار کر رہی ہین بہار نے آواز دی اے خمار اگر ہم سے محبت ہی تیغ کھینچو خفت نہ کھینچنا تقاضائے محبت کے خلاف ہی ہر کوئی یہی کہتا ہو کہ ہم مرتے ہین دیکھین کیونکر مرتے ہین تم ایسے عاشقون کو بدنام کرتے ہین خمار نے مع سات سو کنیزون کے تیغ کھینچکر گلے پر رکھا بہار نے اشارہ کیا ابروے خمدار سی یعنی تیغ ان سبھون کی گردن پر چل گیا خمار شراب مرگ سے مست ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من فیروزہ بود کوکب نے باغبان سے کہا ذوجہ فیروزہ گنبد نشین نے دام سحر پھیلایا ہی وہ شیر جوش جرأت مین لڑ رہا ہو تم لوگ لشکر لیکر آؤ مین آگے چلتا ہون ایسا نہو اسد کو دام مکر مین پھنسائے فیروزہ گنبد نشین بڑا ساحر زبردست ہی کوکب تو اُسی وقت روانہ ہوگیا بہار وغیرہ لشکر جلیل لے کر تلاش مین اسد کے چلین یہان شیر بیشۂ صاحبقرانی ہمیشہ کم اورنگ جہانبان روز مقابلے مین نکلتا ہو آج شب کو نیک رائے نے کہا ای شہریار براے خدا بعد نماز سحر لوح ملاحظہ فرمائیے بموجب حکم لوح کاربند ہو جیے ایسا نہ ہو لوح پر کوئی افتاد پڑے ایک ہفتہ آپ جنگ کرتے ہوئے گذرا آخر کیا مطلب حاصل ہوا روزہ وہ تاجدار ستمگار فوج لیکر آتا ہو دو چار پہلوان قتل کرکے پلٹ جاتا ہی یہ مقدمہ طلسم ہی ذرا سے تامل مین خرابی ہوتی ہی غلام یہ آرزو رکھتا ہو کہ حضور مرحلہ جات فتح کرین سالہا سال گذرے اب اپنے آقاے نامدار کی خدمت سے مشرف ہون ملکہ بلقیس ثانی بھی رہا ہوئین وہ بھی واقف ہون کہ ہمارے وزیر اعظم نے طلسم کشا کی خدمت گزاری کی اگر میرے سامنے حضور پر کوئی افتاد پڑی میرے واسطے بڑی بدنامی ہو اسد نے بوقت سحر لوح کو ملاحظہ کیا اس تحریر مین تھا کہ صبح کو جو پہلوان

تمھارے سامنے آئے اُسکو قتل کرکے سامنے نخل چنار ہو لڑ بھڑ کر وہان تک جانا زیر نخل لوح کو ملاحظہ کرنا جیسا نوشتہ ملے بموجب اسکے کاربند ہونا اسد بوقت سحر نیک رائے وزیر دوبارہ ہزار جوان صف شکن ساتھ مین لیے میدان کارزار مین آئے اُدھر سے وہی تاجدار بطریق قدیم مقابلے مین آیا ایک پہلوان موسوم بہ سالار کرگدن پر سوار میدان مین آیا اسد کا نام لیکر پکارا اسد نے جاکر مقابلہ کیا وار اُسکے روک کے ہاتھ مارا سالار کرگدن سوار کے دو ٹکڑے ہوئے اب قصد ہوا لشکر حریف پر جا پڑون کہ پشت سے صدائے گیرو دار بلند ہوئی دیکھا ایک پہلوان کاؤس نامی پچاس ہزار فوج سے اُنکی فوج پر گرا اور سب فوج کو پراگندہ کرکے نیک رائے وزیر کو گرفتار کیا اور طرف صحرا کے چلا اسد نے اُسکے تعقب مین مرکب ڈال دیا ایک صحرا مین آکر اُس سے لڑنے لگے کاؤس نے قیدیون کو تو بدست چندکس روانہ کردیا خود مع فوج اسد کو گھیرا چار طرف سے نیزہ و تیر و تفنگ پڑنے لگا اس قدر تیر اسد نے کھائے کہ جسم فوارہ بنگیا کاؤس پکار رہا ہی یارو طلسم کشا کو لگا کے مین یہان تک لایا زخمی بھی ہو چکا ہی از روے بلوے کے اس شیر کو گرفتار کرو ہر طرف سے فوجین چلی آتی ہین قصد ہی کہ بلوہ کرکے اسد کو پکڑلین اس تمام زخمداری مین اسد شیر دل ہمہ تن چشم بنا ہوا اس فوج سے لڑ رہا ہی بسبب زخمداری کے نہایت بیقرار ہی ہر مرتبہ یقین ہوتا ہی کہ اب لڑتے لڑتے گھوڑے پر سے گر دنگا خانہ ہاے زرہ خون سے معمور لڑتے لڑتے تلوار مین دندانے پڑ گیے سنان نیزہ شکست گرفتار ہونے کا بندوبست اُس زخمداری مین پکار اُٹھا اے خالق بے نیاز وقت مدد ہی دعا پوری نہوئی تھی کہ تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا صحرا سے گرد اُڑی نقابدار باولہ پوش بصد جوش و خروش مع بارہ ہزار جوانان صف شکن آکر پہونچا وہین سے آواز دی اے شیر بیشۂ صاحبقرانی نہ گھبرانا یہ خدمت گزار حاضر ہوا اسد نے جو اتنی مہلت پائی لڑتا بھڑتا قریب کاؤس کے پہونچا کاؤس نے زخمی جانکر اسد پر ہاتھ مارا اسد نے روک کر ہاتھ مارا کہ کاؤس کے دو ٹکڑے ہوے فوج کو نقابدار نے تارتار کردیا سب بھاگ گے اب نقابدار نے اسد کو انتہا کا زخمی دیکھا اپنی بارگاہ استادہ کرائی اسد کو لے کر بارگاہ مین آئے زخم دوزی کی شب کو ملکہ عجائب جادو بھی آئین نقاب چہرے سے نقابدار کے اُٹھائی اسد نے ماموں جان کہکر

گلے مین ہاتھ ڈال دیے کہا اب مین حضور کو نہ جانے دون گا آپ تخت پر سوار ہون مین بعہدہ
سپہ سالاری مرحلہ جات کو فتح کرون حضور کو ساتھ لے کر لشکر مین پہونچونگا تمام لشکر برائے خدمتگزاری
حاضر ہی نانا جان آپ کو دیکھکر شاد ہو جائین گے لشکر مین آپ کے فرزند سعید شہریار کی سلطنت
ہی وہ شیر نہایت صاحب شوکت ہی لقا سے لڑتے ہوئے نانا جان کو مدت گذری آپ کے
تشریف لے چلنے سے وہ لڑائی فتح ہوگی تمام اہالیان آپ کی عدالت کا ذکر کیا کرتے ہین کہ قباد
شہریار نے شیر و بکری کو ایک گھاٹ پانی پلایا شمع کے چور کا سر محفل سر کاٹا گیا آپ کے زمانے
مین کوئی وزد دیدہ نگاہ نہ کرتا تھا معشوقون نے چوری دل کی موقوف کردی دزد حنا کے
سر دست ہاتھ باندھے گئے اب مین حضور کو نہین جانے دونگا قباد نے دیکھا یہ نظر کردہٗ بزرگان
دیوانہ فراج بہن زبیدہ شیر گیر کا فرزند گھیر کر لیجائیگا فرمایا ای نور نظر ہم تمھارے ساتھ چلین گے
مگر زخمون مین تمھارے درد ہی چل کر آرام کرو صبح کو تمھارے ساتھ چلین گے ملکہ عجائب جادو
نے بھی یہی کہا اسد نے آرام کیا قباد شہریار نے پانچ سوار برائے حفاظت اسد نامدار چھوڑے
تمام لشکر کو آراستہ کرکے نکل گئے صبح کو اسد بیدار ہوئے اُن پانچون سوارون نے دست بستہ
عرض کی حضور آپ کے مامون جان فرما گئے ہین کہ ہمارا ابھی تمھارے ساتھ رہنا مناسب نہین
ہی اس مقدمہ مین ضد نکرو فتاحی طلسم مین مصروف ہو اسد بموجب ہدایت لوح طرف فیروزہ گنبد نشین
کے چلے مگر راستہ فراموش کیا یہ تو صحرا مین آوارہ پھر رہے ہین مگر ذکر کیا تھا کہ سب عیار فرداً فرداً
برائے مدد اسد نامدار چل چکے ہین ہر بر وشت طراری ونہنگ بحر زخار عیاری خواجہ عمرو نامدار
لاچلین سے رخصت ہو کر چلے تھے کئی سو کوس راستہ طی کر کے ایک نخل کے سایہ مین ٹھہرے
یکایک صحرا سے گرد اُڑی نشتر اسی ہزار ساحر و غیر ساحر کا لشکر ایک شاہزادی تخت پر سوار
اُسی صحرا مین آکر اُتری عمرو نے فقیر بنکر دریافت کیا معلوم ہوا کہ ملکہ سہیل گوہر پوش
بھانجی فیروزہ گنبد نشین اپنے مامون کی مدد کو جاتی ہی عمرو نے کنارے آکر رنگ روغن
عیاری لگا یا ضعیف گوئیے کی شکل بنکر لشکر سہیل گوہر پوش مین آئے بازار مین بیٹھکر
خوب گایا چوبدار نے سہیل گوہر پوش کو خبر دی آج ایک گویا ضعیف علم موسیقی مین
کامل و اکمل بازار مین بیٹھا گا رہا ہی ملکہ سہیل گوہر پوش نے بُلوایا گانا سُنکر بہت

خوش ہوئی نام پوچھا عمرو نے کہا اُستاد نیرنگ نام ہی سہیل نے کہا ای نیرنگ تمکو اپنے
ماموں جان کی خدمت مین لے چلین گے انخین اس علم مین بڑا نداق ہی بہت قدر دانی کرینگے
یہ کہکر اپنے ساتھ لیا دوسرے دن سُہیل نے دیکھا ایک نوجوان عمدہ کپڑے پہنے ہوئے گاتا ہوا
جاتا ہی نیرنگ نے چوبدار کو حکم دیا کہ اس نوجوان کو بلا لو ای ملکہ سُہیل یہ میرا فرزند ہی
اب آپ کی بارگاہ مین گانے کا لطف ہوگا اب تک کوئی میرا ساتھ دینے والا نہ تھا چوبدار اُس
نوجوان کو بُلا کر لائے عمرو نے پہچانا چالاک بن عمرو ہی دونون باپ بیٹے سہیل کے ہمراہ ہوئے
ہر منزل مین شب کو جلسہ آراستہ ہوتا ہی باپ بیٹے خوب خوب گاتے ہین سُہیل بہت رضا مند
ہی کہ ایسے کامل مجھکو دستیاب ہوئے انکو ماموں جان کی خدمت مین لیجاؤنگی ماموں جان بہت
خوش ہونگے ایک دن ایک مقام پر لشکر فروکش ہوا نیرنگ و گیرنگ گویے سامنے ملکہ
سُہیل کے بیٹھے ہین لشکر تیار ہو چکا قصد ہی کہ روانہ ہون ایک ساحر نے بڑھکر ملکہ سہیل
گوہر پوش کو خبر دی کہ طلسم کشا یکہ و تنہا بھٹک کر اس طرف نکل آیا ہی اگر حکم ہو گرفتار کرلین
یہ سُنتے ہی سہیل سوار ہوئی اشارہ کیا تمام ساحر بلوہ کرکے اسد پر جا پڑے اسد نے تلوار کھینچی مثل
شیر غضبناک لشکر ساحران پر جا پڑا تھوڑے ہی عرصے مین کئی سو افسر مارے گئے سامنے سے اس شیر
کے روباہ بھاگتے پھرتے ہین ملکہ سہیل ہر چند ترغیب دیتی ہی کہ یارو بلوہ کرکے پکڑ لو ساحر قریب
اسد نہین جا سکتے ملکہ سہیل گھبرا رہی ہی کہتی ہی دیکھو صاحبو طلسم کشا کیا جری سپاہ ہی ہزارون
کو جواب دیتا ہی دم بھر مین فوج کو برباد کردیا آخر اسکو کیونکر گرفتار کرین نیرنگ و گیرنگ گویے
سہیل کے ہمراہ ہین ان دونون نے دست بستہ عرض کی اگر حکم ہو تو ہم طلسم کشا کو گرفتار کرلین
ملکہ سہیل گوہر پوش نے کہا ای نیرنگ و گیرنگ طلسم کشا ہمارے ماموں کی تلاش مین نکلا
ہی ماموں جان نے ایسے عجائب و غرائب بنائے ہین کہ وہان تک رسائی طلسم کشا کی دشوار ہی
اگر تم سے یہ کار عظیم ہوسکے کل اہالیان ہوشرُبا پر از حد احسان ہی افراسیاب اسقدر انعام
دیگا کہ غنی ہو جاؤگے ماموں جان سے الگ دلواؤنگی مین تو اپنا محسن سمجھون گی یہ
سُنتے ہی خواجہ عمرو و چالاک جھپٹے جاتے ہی اسد سے زبان عربی مین کہا ای نور نظر
بجز اس فریب کے رسائی تمھاری تا بہ فیروزہ گنبد نشین دشوار ہی ہم گرفتار کرکے

بے چلین گے اسد نے جو عمرو چالاک کو دیکھا گھوڑے سے کود پڑے عمرو نے حباب مار کے بیہوش کیا
ہلڑ ہوا نیرنگ گیرنگ نے طلسم کشا کو پکڑ لیا سُہیل نے کہا لوح و مہرہ گلے سے اُتار لو عمرو نے
اصلی لوح و مُہرہ اپنے پاس رکھا اُسی صورت کی ایک تختی و مُہرہ اپنے پاس سے نکال کر
سُہیل کو دیا سُہیل خوش ہوئی اسد کو اژدہے پر سوار کر لیا نیرنگ گیرنگ کی بڑی آبرو
ہوئی سہیل نے اسی وقت اس مضمون کی ایک عرضی طرف افراسیاب کے روانہ کی ملازم
سہیل کا فور جادو نامہ لیکر طرف افراسیاب کے چلا قضائے کار رعد و برق لامع و جہرخ
راہ مین آتے تھے ایک پہاڑ پر آکے ٹھہرے فکر مین تھے کہ اپنے آقا کی خبر کیونکر دریافت کرین اس
سوچ مین کھڑے تھے دیکھا ایک ساحر اڑا ہوا آتا ہی برق لامع اُسے پکڑ لائی تلاشی لی نامے مین
یہ مضمون پایا کہ اسد کو قید کر کے طرف گنبد فیروزہ کے جاتے ہین اے شہنشاہ آپ بھی فوج لے کر
آئیے ماموں جان کے سامنے لیجا کر اسد کو قید کرینگے آپ کی شراکت بھی واجب و لازم ہی یہ
مضمون دیکھکر برق لامع تڑپ گئی بغیظ و غضب یہ سب سوار چلے کہ جا کر اپنے آقا اسد کو رہا
کرین یہان سہیل نے ایک عرضی اپنے ماموں فیروزہ گنبد نشین کو بھی تحریر کی مضمون یہ تھا کہ
اب آپ نہ چھپین ظاہر ہین بیرون گنبد فرو کش ہون ہم قید طلسم کشا لے کر حاضر ہوتے ہین فیروزہ
گنبد نشین یہ مضمون دیکھکر خوش ہو گیا گنبد کو اپنے ظاہر کیا وہ گنبد مثل قلعہ کے آراستہ و پیراستہ
ہی ہر ایک درجہ پر فولادی تصویرین پتھر کے پتلے استادہ ہین فیروزہ مع لشکر کے بیرون قلعہ
فرو کش ہی خبر سُنی اُسنے کہ بھانجی میری آپہونچی بارگاہ سے باہر نکل آیا دیکھا سامنے سے گرد
اُڑی سُہیل گوہر پوش تخت پر سوار اسد کو اژدہے پر سوار کیا ہی نیرنگ و گیرنگ قریب
اژدہے اسد چلے آتے ہین فیروزہ گنبد نشین برائے استقبال بڑھا کہ بھانجی کو گلے سے
لگا لون اُسی وقت برق لامع آسمان پر کڑک کی چمک کر ملکہ سہیل گوہر پوش پر گری مع تخت
سہیل کے دو ٹکڑے کیے رعد و برق و جہرخ بھی آپڑے عمرو لاچار ہوا قصد یہ تھا کہ فیروزہ
گنبد نشین کے سامنے جا کر طلسم کشا کو رہا کرون گا ایسا نہو یہ مکار بھاگ کر نکلجائے اب مجبور
لوح و مہرہ گردن مین طلسم کشا کی ڈالدیا یہ بھی تلوار کھینچ کر لڑنے لگا کہ آسمان سے لکہ ہائے
ابر سیاہ لبصد کرو فر پیدا ہوئے ملک طاؤس پری چہرہ دمواج قطرہ زن دبہارہ باغبان

مع فوج ظفر موج آکے پہونچے سحر ہونے لگے ان سرداران نامی نے زمین ہلا دی مگر فیروزہ
گنبد نشین تک نہین پہونچے یہ اپنے کو بچا رہا ہو اسد غازی نے جب انتہا کی شمشیر زنی کی
عمرو نے بڑھکر کہا ای نور نظر لوح کو ملاحظہ کرو زبانی سہیل گوہر پوش کے مین سُن چکا ہون کہ
فیروزہ بڑا ساحر مکار ہی اسکا قتل نہایت دشوار ہی اسد نے لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ لوح کو دیوار
گنبد سے مَس کرو اسد لڑتا بھڑتا بمشکل تمام قریب دیوار گنبد پہونچا گنبد گرا تیلہ ہاے فولادی چلے
فیروزہ نے جو دیکھا کہ طلسم کشا نے گنبد کو گرایا اب مجھ تک پہونچ جائیگا فوراً غرق زمین ہوکر نکل گیا
یہ سب سردار لڑتے بھڑتے شہر فیروز نگار مین آئے رئیسان شہر نے جادر ہلائی امان مانگی مہرخ
وغیرہ نے شہر کو تسخیر کیا لیکن جب فیروزہ غرق زمین ہوا اسد نے لوح کو دیکھا لوح نے خبر دی
کہ ای طلسم کشا تعاقب فیروزہ گنبد نشین واجب ولازم ہی ورنہ یہ فساد برپا کرے گا اسد تو
لوح دیکھکر جستجو مین فیروزہ کے روانہ ہوئے اب سب سردارون نے مہرخ کو تخت پر بٹھایا اور
لشکر لے کر تلاش مین اسد کے چلے راہ مین عمرو نے خبر دی کہ افراسیاب مع فوج آتا ہی دوسری
منزل مین آکر افراسیاب نے مہرخ کو روکا لشکر مقابلے مین اُتارا یہان شہنشاہ لاچین نے
برق فرنگی سے کہا کہ مرحلہ جات فتح ہوئے ہونگے راستہ کھلا ہی جاکر طلسم کشا کی خبر لاؤ برق
بصورت مبدل رہروی کرتا ہوا آتا ہی راہ مین دیکھا بحرین نامے ایک ساحر لاکھ سوار کی
جمعیت سے فروکش ہی برق نے دریافت کیا معلوم ہوا یہ اٹالا بارگاہ افراسیاب کا لیکر
چلا ہی برق نے رنگ روغن عیاری کا لگا کر صرصر شمشیر زن کی صورت بنائی ایک نامہ لاکر
بحرین جادو کو دیا بحرین نے کہا ای صرصر میرا کوئی کیا کر سکتا ہی جسمین ہزارہا تیلے فولادی
بھرے ہین صندوقچہ میرے پاس ہی اب تو برق نے اُس سے حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ
جوانِ پہلوان کو قسم ساحری کی دے کر کھول دے یہ اُسکے حریف کو قتل کرینگے پس برق
نے باتون مین لگا کر بحرین کو حباب مارا صندوقچہ لے کر بھاگا بحرین کو ملازمون نے
ہوشیار کیا بحرین گھبرا گیا کہا یارو بڑا غضب ہوا برق عیار میرا صندوقچہ لے کر
نکل گیا کل لشکر بحرین نے آکر برق کو گھیرا برق نے یا ساحری کہکر صندوقچہ
کھول دیا کہا ای تیلہ ہاے سحر ساحری قسم ہی تمکو ساحری وجمشید کی لشکر بحرین کو

قتل کرو وہ پتلے نیچے پکڑ کے لشکر بجرین پر جا پڑے جسکو ہاتھ مارا دو ٹکڑے کیے تھوڑے ہی
عرصہ مین اُن پتلہ ہاے فولادی نے بیس ہزار ساحر لشکر بجرین کے مارے بجرین بھاگتا پھرتا
ہی ہرکارون نے یہ خبر افراسیاب کو پہونچائی افراسیاب کو یہ خبر سنکر سناٹا آگیا کہا یاد
بجرین نے غضب کیا بڑا تحفہ مٹایا اب سوائے قتل کے کوئی چارہ نہین ہی یہ کہکر بقہر و غضب تمام
چلا اُسوقت آکر پہونچا کہ میان برق فرنگی نیچہ کھینچے کھڑے تن رہے ہین پتلون کی طرف دیکھکر
آواز دیتا ہی اے غلامان سامری و جمشید تمکو قسم ہی اس لشکر مین کوئی زندہ باقی نرہے بجرین بڑا
آبرودار ہی اسکا سر کاٹ کر لاؤ افراسیاب یہ معاملہ حیرت افزا دیکھکر غصے مین اُن پتلون پر
جا پڑا جس پتلے کو طمانچہ مار دیا سر اسکا اُڑ گیا بعض کو سنگریزون سے مارا چند کو دو ہتھڑ
مار کر غرق زمین کر دیا چشم زدن مین افراسیاب نے اُن پتلون کو مٹایا بلوہ کر کے
جادوگرون نے برق کو پکڑ لیا ایک جادوگر کے سپرد کیا وہ کشان کشان برق کو لے چلا راہ مین
برق نے جیب سے اشرفیان نکالکر اُس ساحر کو دین کہا اور بھی مال میرے پاس موجود ہی ساحر
خوش ہو گیا کہا اے برق مین تجھکو چھوڑ دونگا برق نے اُسکو ایک ڈبیا نکال کر دی کہا
اس مین مروارید بے بہا ہین ساحر نے اُسے کھولا اُس مین سے بیہوشی اڑی وہ ساحر بیہوش
ہوا برق نے گلے مین جادوگر کے کیند ٹھونس دیا رنگ روغن عیاری کا لگا کر اس ساحر کو
اپنی صورت بنایا آپ ایک ساحر کی شکل بنکر کھڑا ہو کر پکارنے لگا یارو برق عیار کو لو ایسا نہو
میرے قبضے سے نکل جائے اُس جادوگر نے برق جان کر سر زنجیر کو تھام لیا کشان کشان لیکر
سامنے افراسیاب کے آیا افراسیاب نے غصے مین حکم دیا اسکا سر کاٹ لو وہ ساحر
دھوکے مین برق کے مارا گیا آواز مرنے کی جادوگر کے آئی افراسیاب بہت منفعل ہوا
برق یہان سے بھاگا آکر لاچین کو خبر دی کہ اسد نامدار تلاش فیروزہ گنبد نشین مین
گئے ہین افراسیاب نے جا کر مہرخ وغیرہ کو گھیرا ہی ایسا نہو کہ لشکر پر کوئی افتاد پڑے حال
صندوقچہ کا بجرین کے بھی بیان کیا لاچین اُسی وقت سوار ہوا بلکہ بلقیس کو تخت پر
سوار کر لیا تلاش لشکر مہرخ مین چل نکلے یہان افراسیاب بعد قتل برق نقلی آکے مقابلہ
مہرخ وغیرہ مین اُترا طبل جنگی بجوایا بڑے زور و شور سے صبح کو میدان مین آیا عقاب جادو

میدان مین نکلا مخمور نے نکلکر دانہ یاقوت کا مارا ساحر کے سینے کو توڑ کر نکل گیا طیران جادو نکلا
اب کی اسکو نکلکر برق لامع نے مارا مواج قطرہ زن نے کئی ساحرون کو دریاے سحر مین ڈبویا
بعدہ فرداً فرداً ان سرداران نامی نے نکلکر چالیس ساحران افراسیاب نامی وگرامی مارے
افراسیاب کو غصہ آیا بڑے قہر وغضب مین لشکر پر جا پڑا مگر یہ واضح رہے کہ اب افراسیاب
اپنی حفاظت کر رہا ہی کیا عجب ہی کہ اپنی ہم شبیہہ کو بھیجا ہو آپ اور انتظام مین مصروف ہی بہر نوع
اس زور مین لشکر حیرخ پر گرا کہ آگ برسا دی مخمور وبہار ومواج وغیرہ کو زخمی کیا اب انمین
کوئی ساحر افراسیاب سے مقابلہ نہین کر سکتا قیامت کبرا برپا ہی عین گرمی جنگ ہی
افراسیاب ان سب کو شکست دے چکا ہی چاہتا ہی آج ایک کو زندہ نہ چھوڑون اس لشکر کا
خاتمہ کرکے پھر طلسم کشا کا خاتمہ کرون چہار جانب لڑتا پھرتا ہی قریب تھا کہ حیرخ وغیرہ کے قدم
اُٹھین کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی روے آفتاب مخفی ہوا تمام صحرا تیرہ وتار ابرہاے سیاہ ظاہر
ہوئے سب نے دیکھا کہ شہنشاہ لاچین ایک جانب شاہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان
حرز ہیکل گلے مین مخمور کو جو زخمی دیکھا آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا مرکب چمکا کر افراسیاب
پر جا پہونچے افراسیاب نے کئی سحر کیے بہ سبب حرز ہیکل کے تاثیر نہوئی نورالدہر نے ہاتھ تیغہ خارا شگاف
سلیمانی کا مارا لاچین وملکہ بلقیس نے بھی سحر کیے سر افراسیاب زخمی ہوا ایک آندھی اُٹھی
اہالیان لشکر لاچین سر ٹکرانے لگے ہزارہا بیہوش ہو کر گرے اُس تاریکی سے ایک ساحر نیلے
کپڑے پہنے ہوئے اژدر آتش فشان پر سوار تازیانہ مار آتشین کا ہاتھ مین آواز دی منم ملکہ
ظلمات چہار دست ہمشیرہ آفات اے افراسیاب نہ گھبرانا مین ان سب کا جی
چھڑا دونگی بہن کے خون کا بدلا لونگی یہ کہکر سحر کرنے لگی اژدر آتش فشان پر کوڑا مارا اژدر
نے جب دم کھینچا دس دس ساحر کھنچکر دہن مین اژدر کے جا رہے لشکر مین غریو ہوا کہ ظلمات
نے اندھیر مچا دیا ملکہ بلقیس نے کئی سحر کیے برقین اژدر پر گرائین اژدر مارا گیا ظلمات
بیدل ہوئی اب اُسنے زبان سے سحر کرنا شروع کیا یعنی جب زمین پر دو ہتھڑ مارا دس دس
بیس بیس ساحر غرق زمین ہونے لگے اور افراسیاب کو ترغیب دی کہ او سفلہ فراج تو نے
ہوشربا ایسے طلسم کو برباد کیا اب شاہان طلسم باطن آپس مین صلاحین کر رہے ہین کہ ہم

دھوکے دیکر طلسم کشا کو مارین گے تو خود آکر شریک جنگ ہوا اپنے کو بچا حفاظت تیری واجب
ولازم ہی جس وقت تک تیرا قدم باقی ہی امید ہی کہ لڑائی فتح ہو جائیگی اور جس دن تجھپر زوال آیا
پھر ہوش ربا کسی کے سنبھالے نہ سنبھلے گا افراسیاب جادو کہتا ہی کیا کہون ملکہ آفات چہار دست
کا مارا جانا مجھپر شاق ہوا اپنے غرور مین جان دی ظلمات کہتی ہی تو لڑ بھڑ کر نکل جا سامان
لشکر کشی مہیا کرین اس لڑائی کو جھیل لونگی لاچین وغیرہ سب کو جواب دونگی افراسیاب نے
کہا اب مین تدبیرین طلسم کشا کی ہون یون واپس نہ ہونگا ظلمات جھلا کر لشکر لاچین پر جا پڑی
کئی ہزار ساحر اسنے مارے لشکرون مین صدائے فریاد والغیاث بلند ہوئی شہنشاہ لاچین سحر کرتے
ہوئے برابر ظلمات چہار دست کے پہونچے اسنے کوڑا مار آتشین کا اٹھایا کہ لاچین پر مارے
لاچین نے کلائی پر ہاتھ ڈالکر ایک طمانچہ مارا کہ ظلمات چرخ کھا کر گری لاچین نے چاہا چھاتی
پر چڑھ بیٹھون چیر کر اسکو پھینک دون افراسیاب نے بڑھ کر آگ برسائی بمشکل ظلمات
کو بچایا اب ظلمات گھبرائی ہوئی قریب افراسیاب کے آئی کہا اے افراسیاب اصل
تو یہ ہی کہ لاچین نے اس عدالت سے سلطنت کی جب وہ سامنے آجاتا ہی تو قلب تھراتا ہی
اب طبل امان بجواؤ ہرکارون کو روانہ کرو دریافت ہو کہ طلسم کشا پر کیا گذری نہایت صاحب
زور وطاقت ہی طلسم کشا پر ہرکس وناکس دست انداز نہو سکیگا ناچار ہو کر افراسیاب نے طبل
بازگشت بجوایا آج کی لڑائی مین لاچین وبلقیس بھی زخمی ہوئے افراسیاب نے بڑے بڑے
قیامت کے سحر کیے ظلمات کو لیکر پلٹا زرنگار ہوا ظلمات سے تمام کیفیت کوہ عقیق کی بیان
کی ظلمات نے کہا اے افراسیاب اسبات کا ذکر نہ کرنا ایسا نہو لاچین کو خبر ہو جاوے
لاچین وغیرہ مدد کو صاحبقران کی چلے جائین فولاد آتش ریز کی یہ لیاقت نہین ہی کہ ان
سردارون سے مقابلہ کر سکے مگر البتہ اسم اعظم کا تونے خوب انتظام کیا وہان تک کوئی نہ پہونچ
سکے گا اگر حمزہ کا اسم اعظم نہ کھلا تو سب کے سر لیکر آئیگا ایسا شگون پیدا ہی جس اقلیم مین وہ
پہونچا وہ اسلام آباد ہو گئی اپنے باختر کو تباہ کر کے مٹاتا چلا آتا ہی اگرچہ تو نے تدبیر بڑی کی
مدد کسی طرف سے اگر نہ پہونچی اور فولاد آتش ریز سر لیکر آگیا طلسم کشا تڑپ کے اپنی جان
دے گا اسی خیال مین افراسیاب وظلمات پلٹ کر داخل بارگاہ ہوئے لاچین وبلقیس

نے اپنے سرداران زخمی کو اُٹھایا بڑی جنگ پڑی بتی بہار وغیرہ انتہا کے زخمدار تھے افراسیاب و
ظلمات سے لڑے لاچین نے لاکر زخم دو زبان کین علاج سب کے ہونے لگے افراسیاب
تو اس فکر مین ہی کہ طبل جنگی بجوا کر لاچین وغیرہ کو مارون لاچین کی ہیبت سے حوصلہ
نہین پڑتا ظلمات روک رہی ہی اسد لوح کو دیکھکر چلے تھے راہ مین رواروی کرتے ہوے جاتے
تھے کہ صحرا سے گرد اڑی جس دن سے اسد کو لوح ملی اٹھارہ سو ممالک ہوشربا مین کھلبلی پڑی
ہی پہلوان تاجدار اپنے ملک سے نکلے ہین کمیل تیغ زن بارہ ہزار فوج سے بدعوے
مقابلہ طلسم کشا چل نکلا ہی اسد کو جو آتے ہوے دیکھا ہرکارون نے اسکو خبر دی
طلسم کشا یکہ و تنہا آتا ہی کمیل تیغ زن نے فوج کو اشارہ کیا اسد بھی نعرہ کر کے جا پڑا پھر پھر
کال تلوار چلی کئی سو سردار کمیل کے قتل کیے پہر دن رہے لڑتے بھڑتے برابر کمیل کے ہو پہنچے
کمیل نے تلوار کا وار کیا اسد نے اُس جنگ مغلوبہ مین کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کر
پھینک دی کمر مین ہاتھ ڈالکر کمیل کو اُٹھا لیا کمیل نے آواز دی الامان اسد نے فرمایا امان
بشرط ایمان کمیل کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا عرض کی ای شہریار اٹھارہ سو ملک کے
تاجدار و پہلوانان نامدار آپ کی فکر مین نکلے ہین آپ یکہ و تنہا پھر رہے ہین غلام کو سرفراز فرمایئے
یہ کہکر باعزاز و اکرام تمام اسد کو لیکر اپنے قلعہ مین آیا دارالامارہ مین لاکر عرض کی تخت پر قدم رنجہ
فرمایئے اسد نے کمیل کو تخت پر بٹھایا کہا یہ ہمارا شیوہ نہین آپ بنگل پر بیٹھے کمیل نے سامان
عیش و نشاط مہیا کیا عین گرمی صحبت مین اسد نے دیکھا کمیل زار زار رو رہا ہی اسد نے فرمایا کیون
ای پہلوان صف شکن خیر تو ہی عرض کی ای شہریار پروردگار نے ایک فرزند بہا در موسوم بہ
سہیل تیغ زن مرحمت فرمایا تھا کہ جسکی نہیب شمشیر سے تمام پہلوان کانپتے تھے میرے شہر کے
قریب ایک گنبد ہی اُسپر ایک طاؤس بیٹھا رہتا ہی جو کوئی شخص سایہ مین گنبد کے جاتا ہی طاؤس آواز
ہیہات و افسوس دیتا ہی گنبد سے اول چند کنیزین پیدا ہوتی ہین اور دو کرسیان بچھا کر چلی جاتی
ہین ایک نازنین آکر کرسی پر بیٹھتی ہی یہ جانے والا اس نازنین پر مائل ہو کر کرسی پر بیٹھتا ہی وہ
مست بادہ حسن و جمال ایک جام شراب بھر کر اس مبہوت عشق کو پلاتی ہی نشے مین شراب کے اُسی نازنین
کے ساتھ گنبد مین جاکر غائب ہو جاتا ہی صدہا جوانان صف شکن تاجداران پرفن اُس گنبد مین جاکر

غائب ہوے لوگون نے میرے فرزند سے بھی ذکر کیا سال بھر کا زمانہ گذرا وہ بھی جاکر وہان
غائب ہوا آج تک تو نشان نہین ملا افراسیاب کو عرضیان لکھین اُسنے کچھ جواب جہلات لکھے
لقا سے التجا کی اُس بیحیا نے یہ جواب دیا کہ وہ گنبد قدرت و طاؤس راز قدرت ہی جو وہان جائیگا
پھر کر نہ آئے گا اپنے بیٹے کو کیون جانے دیا اسوقت اُس غلام کی حقیر کو یاد آئی حضور کے سامنے
وہ ہوتا آنکھین فرش کرتا بہادرون کے نام کا عاشق تھا یہ لطف پیش آتا یقین کامل ہی حضور کے
ساتھ سرفروشی مین مصروف رہتا اسد نے فرمایا ای بہادر ہم صبح کو جاکر کوشش کرینگے تمھارے
فرزند کو لاکر تم سے ملا ئینگے کیون افسوس کرتے ہو اسی طلسم ہوش رُبا کے متعلق یہ معاملہ بھی ہوگا
صدہا مقامات اس طلسم مین ایسے ملے کہ جنکا اظہار نا ممکن تھا مگر لوح طلسمی ہے وہ سب مشکلین حل
ہوئین تکمیل نے کہا ایسا نہو حضور کسی بلا مین پھنسین لاچین وغیرہ کہین کہ تکمیل تیغ زن مکار
تھا ہمارے آقا کو بلا مین پھنسایا حضور پر لشکر کشی کرکے چلا تھا مگر اب غلام کو بدل و جان حضور سے
محبت ہو مین یہ نہین چاہتا کہ میرے بیٹے کی جستجو مین حضور پر کوئی آفت پڑے اسد نے
نہ مانا بوقت سحر اہالیان شہر کو ساتھ لے کر سامنے گنبد کے آئے لوح و مُہرہ موجود ہی دیکھا
اسد نامدار نے حقیقت مین ایک طاؤس زرین بال بر سر گنبد بیٹھا ہی جیسے ہی اسد سامنے
پہونچے یا تو یہ دستور تھا کہ وہ طاؤس آواز افسوس دیتا تھا اور گنبد سے ایک نازنین پیدا ہوتی
تھی طاؤس نے جیسے ہی آواز دی اسد نے لوح کو سامنے کر دیا جسم سے طاؤس کے آگ
پیدا ہوئی خود جلکر خاک سیاہ ہوا وہ نازنین بھی گنبد سے باہر نہ آئی اسد بسم اللہ کہکر اندر
آئے دیکھا ایک ساحر ماش کے آٹے کے پُتلے بناتا ہی اُسپر سحر کر رہا ہو مگر پُتلے تیار نہین ہوتے
کہ اسد کا نعرہ ہوا اُس جادوگر نے بہت کچھ سحر کیا بسبب لوح کے اسد پر تاثیر نہوئی اسد نے
بڑھکر ہاتھ مارا اُس ساحر کے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی کُشتی مرا نامم من فولاد جادو بود
لوح کو دیکھا لکھا تھا یہ تخت آہن جو بچھا ہی اسکو بقوت صاحبقرانی اُٹھاؤ دہنہ نقب ظاہر
ہوگا فوراً اس مین داخل ہو بدون ملاحظۂ لوح کوئی کام نہ کرنا اسد نے تخت اُٹھایا دہنہ نقب
ظاہر ہوا چند سیڑھیان طے کرکے ایک باغ مین پہونچا دیکھا ایک ساحرہ زیر شجر بیٹھی ہوئی سحر
کر رہی ہو چالیس ساحران زبردست گرد بیٹھے ہین اُنسے کہ رہی ہو صاجبو سامری و جمشید ضرر کرین

آج سحر جواب دیتا ہی شاید اس حوالی مین طلسم کشا ہوچ گیا فولاد کے مرنے کی آواز آئی شرارہ
مُردار خوار نے یہ کہا تھا کہ نعرۂ طلسم کشا کی آواز آئی چالیسون ساحرون کو اُسنے اشارہ کیا سب
اسد پر سحر کرنے لگے اسد لوح کو گردش دیتا ہوا قریب شرارہ مردار خوار ہونچا شرارہ نے دیکھا
سحر نے کسی کے اُس جوان پر تاثیر نہ کی سمجھ گئی اسنے فولاد کو مارا یہ طلسم کشا ہی یہ کہکر تڑپ بی
سحر کرکے بلند ہوئی قصد کیا جان بچاکے نکل جاؤن اسد نے کمان کیانی دوش سے اُتاری
تیر بحر کمان مین پیوست کیا تاک کے مارا سینۂ پُرکینہ پر شرارہ مردار خوار کے پڑا ٹھہرہ پشت کو
توڑکر پار گذرا یہ ساحرہ جلکر گری آواز دی کشتی مرا نام من شرارہ مردار خوار بود دہ گنبد گر گیا
باغ جلکر خاک سیاہ ہوا کمیل تیغ زن نے دیکھا اسد نامدار سامنے ایک قصر کے کھڑے ہین
جادوگرون کے لاشے گرد یہ بھی آکر شاہزادے سے ملا وہ قصر جو باقی دیکھا اُسکا قفل کاٹا کئی
ہزار بندگان خدا قید تھے مرنے سے شرارہ مُردار خوار کے سب نے رہائی پائی بیٹا کمیل کا بھی
انھین قیدیون مین تھا اسد بفتح و فیروزی پلٹے کمیل وسہیل بشوکت و شان بتمام
دبجاہ و جلال مالاکلام اسد غازی کو ساتھ لیے ہوئے دعائین دیتے ہوے قلعہ مین لیکر
آئے تمام اہالیان شہر دعائین دیتے تھے کہ آپ کے تصدق سے اِس شہر کا چراغ پھر روشن
ہوا ارکان سلطنت نے بارگاہ مین اسد کو پہونچایا اور اسد نامدار قلعۂ کمیل تیغ زن مین
مصروف عیش ہوئے کہ انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا مگر قریب گنبد فیروزہ گنبد نشین تحریر کیا
تھا کہ فیروزہ غرق زمین ہوکر بھاگا اور پاس اپنے استاد سفاک مغرور کے پہونچا سب حال
اس سے بیان کیا اُسنے سب احوال دریافت کرکے نخوت جادو کہ نہایت پہلوان زبردست
تھا برائے مقابلۂ اسد و شرارہ خرس پیکر کو برائے فکر لوح روانہ کیا نخوت جادو جمعیت فوج
کثیر مقابلۂ اسد مین آیا اسد کو خبر ہوئی کمیل وسہیل کو ساتھ لے کر مقابلے مین آئے اسنے
طبل جنگی بجوایا اسد نے جواب مین نوازش طبل کو حکم دیا دو تون لشکرون مین تیاریان
ہوئین بوقت سحر اسد نامور کمیل کو تخت پر سوار کرکے خود بعہدۂ سپہ سالاری میدان کارزار
مین پہونچے اُدھر سے نخوت بھی بہ فوج کثیر میدان مین آیا صفوف آرائی ہو رہی ہی
کہ گوشۂ صحرا سے ایک نرگاؤ پیدا ہوا اسد کے قریب آکے حملہ کرکے بھاگا اسد نے

تعاقب مین نرگاؤ کے مرکب ڈالدیا نخوت فوج کو لے کر پلٹا یہ کہتا ہوا کہ اب طلسم کشا زندہ واپس نہو گا کمیل و سہیل رنجیدہ و کبیدہ واپس ہوئے اسد نامدار اُس نرگاؤ کے تعاقب مین مرکب کو اُڑائے ہوے قریب ایک باغ کے پہونچے وہ نرگاؤ تو غائب ہو گیا اندر سے باغ کے چند کنیزان زرین پوش نکلین اسد کو جھک کر سلام کیا اسد نے بغور اُن کنیزون کو دیکھا نگاہ سے آشنا پایا فرمایا تم کون ہو عرض کی سرکار نے اپنی کنیزون کو نہین پہچانا ای شہریار بڑا غضب ہوا حضور تو برائے فتاحی مرحلہ جات آئے افراسیاب جادو آپ کی فوج پر جا پڑا تمام شاہان دربند جمع ہو گئے تھے ملکہ مہ جبین الماس پوش کو دلآرام اُن کی وزیرزادی لے کر بھاگی چند کنیزان خیرخواہ نے ملکہ لالان خونقبا کو محافے مین سوار کیا آوارہ ہو کر نکل آئے افراسیاب نے ہزارہا ساحر تلاش مین ملکہ عالم کے روانہ کیے اس باغ مین آ کر ہم لوگ چھپے دو شبین اسی پریشانی مین گذرین آج ملکہ نے فرمایا طلسم کشا کو تلاش کرو ہم لوگ چلے تھے شکر ہی حضور سے قدمبوسی ہوئی ملکہ عالم نے بالکل آب و دانہ ترک کیا ہی اور جتنی معشوقان سرکاری تھین وہ تو سحر کر کے نکل گئین مثل مواج قطرہ زن و طاؤس پریچہرہ و ملکہ ناہید و گلنار گلنار پوش مہ جبین کو دلآرام و بہار وغیرہ نکال لیگئین ان یتیم کی کون خبر لیتا ہم لوگ لے بھاگے یہ سنکر اسد گھبرا گئے اُن کنیزون کے ساتھ اندر باغ کے آئے دیکھا باغ آراستہ و پیراستہ ملکہ لالان خونقبا سر جھکائے ہوے بارہ دری مین بیٹھی ہین اسد غازی کو دیکھکر برائے استقبال اُٹھین دامن تھام کر رونے لگین کہا ای شہریار افراسیاب نے قیامتین برپا کین آپ کا لشکر سے نکل آنا باعث خرابی ہوا شکر ہی کہ ان کنیزون نے نمک کا خیال کیا ہمکو نکال لائین اسد کو انتہا کا قلق ہوا بارہ دری مین آ کر بیٹھے کنیزون نے آ کر گھیر لیا اس ہجران دیدہ کو اسد سمجھانے لگے ملکہ لالان خونقبا بشدت گریہ دمبدم یہی عرض کرتی تھی اے شہریار اب ہمکو اپنے ساتھ سے جدا نہ کیجیے ملکہ خُرخ و بہار کو صرف مہ جبین کا بڑا خیال ہی ہمارے لیے کسی نے کوشش نہ کی یہ بیچاری کنیزین کوچے سے سحر کے نابلد جنگل جنگل لیے لیے پھرین اس باغ مین آ کر آرام ملا نہین معلوم کس کا باغ ہی اسد نے فرمایا اس طلسم مین جو شی ہو اُسیر ہمارا قبضہ ہی ملکہ لالان خونقبا نے کنیزون سے اشارہ کیا تین شبانہ روز ہمکو تڑپتے تڑپتے گذرے

خدا نے انکو پہونچایا اب تو سامان خورد نوش مُہیا کرو کنیزون نے گلابیان شراب کی لاکر رکھین
ملکۂ لالان خونقبا نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کیا اسد غازی نے خوشی خوشی جام لیا
کنیزون کی تاکید کہ حضور جلد نوش کرین ملکہ کے لبون پر دم ہوا اسد نے چاہا کہ جام پئین کہ
نخل پر نگاہ پڑی دیکھا ایک طوطی زرین بال چہکارے مار کر روتی ہی یہ صدا دی کہ ای طلسم کشا
لوح پاس موجود ہوا ور ایسی بلا مین پھنستے ہو خبردار جام نہ پینا اسکا انجام بد ہی یہ شرارہ خرس پیکر
فرستادہ فیروزہ گنبد نشین دعوی کرکے آئی تھی کہ مین طلسم کشا سے لوح چھین لونگی جام پیتے ہی
غضب ہوگا منم ملکۂ عجائب جادو یہ کہکر طوطی زرین بال نے پرواز کی اسد نے جام ہاتھ
سے پھینکا لوح کو اُٹھایا تھا کہ شرارہ خرس پیکر چیخ مار کر بھاگی کنیزون کو آواز دی ارے
اس عجائب جادو نے غضب کیا میرے دام مکر کو مٹایا اب اسکو تیر وتفنگ سے مار لو
اسد بارہ دری سے نکلکر پشت مرکب پر سوار ہوے اُن ساحرون سے لڑتے ہوے بیرون باغ
آئے فیروزہ گنبد نشین نے شرارہ خرس پیکر کو براے فکر لوح روانہ کیا تھا و نخوت کو
براے مقابلہ بھیجا تھا شرارہ تو شکل زنگاکو اسد کو لگا کر یہان لائی مگر مرادو لی نہ برآئی اب
سفاک مغرور و نخوت جادو و فیروزہ گنبد نشین لشکر بیحساب لیکر تلاش اسد مین
چلے فیروزہ کو گمان غالب ہی کہ شرارہ خرس پیکر نے دام بچھا کر اُس طائر زیرک کو گرفتار کیا ہوگا
یا اگر کچھ افتاد پڑے تو ہم چلکر تدبیر کرین یہان اسد نامدار نے چند ساحرون کو قتل کرکے شرارہ
خرس پیکر کو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوئے مرنے کی اُسکے علامت بلند ہوئی فیروزہ و نخوت
کے کان مین آواز پہونچی کشتی مرا نام من شرارہ خرس پیکر بود سفاک مغرور نے کہا ای فیروزہ
شرارہ کا دام مکر خالی گیا دیکھو بیر غل مچا رہے ہین طلسم کشا کا گرفتار کرنا کچھ بڑی بات نہین ہی
مگر طلسم کشا کے مددگار بہت ہین شرارہ نے مکر کامل کیا لالان خونقبا کی صورت بنکر یا کسی شخص
نے طلسم کشا کو ہوشیار کردیا ورنہ شرارہ ایسی نہ تھی باتون مین پھنسا چکی تھی نخوت نے کہا
حضور ہمارے ساتھ لشکر بیشمار ہی اگر سحر تاثیر نہین کرتا کیا پرواہ ہی نیزہ و تیر سے مار لین گے
یہ تینون افسر آگے آگے پشت پر سات لاکھ ساحران غدار حربہ ہاے جنگ ہاتھ مین اُسوقت
آکر پہونچے کہ اسد نے شرارہ خرس پیکر کو مارا ہی کہ فیروزہ گنبد نشین کا نعرہ ہوا نخوت نے

فوج کو اشارہ کیا یہ کہدیا کہ خبردار سحر نکرو بلوہ کرکے طلسم کشا کو گرفتار کرلو چارجانب سے کفار ان
خرس طلعت میمون خصلت خرس ہائے بادیۂ ضلالت لینا لینا کہکر اس صاحب شوکت پر آپڑے
اسد نے کچھ خوف نہ کیا دلیرانہ اُس فوج شقاوت موج پر تیغۂ آبدار کھینچکر جا پڑا تلوار چلنے لگی پھر
فیروزہ گنبد نشین فوج کو ترغیب دیکر لشکر سے نکلا ایک گوشے پر کھڑے ہوکر چند گولے طرف
صحرا کے پھینکے اسکے ساتھ والون نے دیکھا ایک شوالہ ظاہر ہوا دروازہ اُسکا کھلا ہوا تخت پر
ایک سونے کا بُت نہایت کلان گرد گھنٹہ نواز ناقوس نواز عمارت شوالے کی نہایت وسیع
ہر گوشے پر پتھر کے جانور بنے ہوئے جست وخیز کرتے پھرتے ہین وہ سونے کی تصویر جو تخت پر ہے
اُسکے منہ سے شعلے نکلکر برسر اسد آتے ہین کچھ مطلب نہین حاصل ہوتا جب لوح کا عکس پڑا وہ شعلے
باطل ہوکر زمین پر گرے اکثر اُس آگ سے ملازمان نخوت وسفاک جلے سفاک مغرور نے کہ
فیروزہ گنبد نشین کا اُستاد ہی پکار کر آواز دی اے فیروزہ یہ کیا کرتا ہی یہ جوان صاحب لوح
دکھرہ ہی ایسے شعبدون سے اسکا کیا نقصان ہوگا جہانتک ہوسکے فوج کو ترغیب دے تیری
آگ نے تیرے ہی ساتھ والون کو جلایا ہی کئی ہزار جوان بیکار ہوچکے ہین اگر تیغ و تبر سے اس
جوان کو بھی قتل نہین کرسکتے چہار جانب سے بلوہ کرے ٹوٹ پڑ رہا تھون ہاتھ اسکو گرفتار کرو
ہمقون کو چمکا کر ایک مرتبہ جا پڑ دکس کس سے یہ جوان لڑے گا لڑتے لڑتے گھوڑے سے گر پڑیگا
تم سبھون کی سپر مین زر و جواہر سے بھر دونگا افراسیاب ایسا قدردان ہی کہ ایک ایک سپاہی کو
افسر کرے گا اس ترغیب پر ساحرون نے چارجانب سے بلوہ کیا ہی اسد انتہا کا زخمی ہوا سارا دن
لڑتے ہوئے گذرا پردۂ شب حائل ہوا اس بہادر کا پردہ نرہا اُسی طرح مصروف جنگ رہے
بوقت سحر اسد نامور نے دیکھا فوجون کا بلوہ کم نہین ہوتا ہر طرف سے فوجون کے ریلے ہین یہ شیر دلیر
یکہ و تنہا مصروف جنگ زخمون سے خون بہ رہا ہی کڑیان زرہ کی اُلجھی ہوئین تلوار مین دندانے
پڑ گئے بقول شخصے کہ تلوار بھی جنگ سے عاری اب اسد کو یقین ہوا کہ اس جنگ مین جان نہ بچے گی
کہانتک لڑون اگر ایک کو قتل کیا سو ساحر آکر جمع ہوگئے بلوہ ساحرون کا دمبدم بڑھتا
جاتا ہی اُس زخمداری مین اپنے مالک کو یاد کیا کہ اے خالق کارساز داد رس مالک بے نیاز وقت
مدد ہی آرزو دے دل پوری نہوئی طلسم باطن مین آکر ظاہر ہوا کہ ہم طلسم کشا نہ تھے فیروزہ

گنبد نشین نے قیامتین برپا کین تیرے نزدیک سب آسان ہے اس خاندان کو تو نے آبرو
عطا کی مجاہد راہ دین اسلام کہلاے باطل پرستون کے نام مٹائے ایسے مقام پر آکر پھنسے کہ کوئی
عزیز ہم تک نہ پہونچا نہین معلوم ہماری خبر ماموجان بدیع الزمان و برادر نورالدہر کو پہونچی
یا نہین اے اسد یہ ممکن نہ تھا کہ بھائی نورالدہر خبر پاتے اور ہماری مدد کو نہ آتے یہ شیر دلیر
ہماری محبت مین کوہ عقیق سے لڑتے بھڑتے آکر پہونچے شریک جنگ دریاے نیل ہوے
قاسم و نورالدہر و بدیع وقت پر کفیل ہوے بیقرار ہوکر جو اسد نے دعا کی آسمان پر برق
چمکی شہنشاہ کوکب روشنضمیر بڑے شد و مد سے آکر پہونچا دور سے جو دیکھا کہ اسد نامدار گھرا
ہوا ساحرون مین جنگ کر رہا ہے اس قدر زخمی ہوا ہے کہ کیا عجب ہے گھوڑے سے لڑتے لڑتے گر پڑے
کوکب کا قلب تھرا گیا حال اسد دیکھکر آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا بڑے زور و شور سے
فوج ساحران پر آکر گرا چاہا جاکر نخوت کو مارون نخوت شوالے کی جانب بھاگا کوکب نے
اسد کو آواز دی لوح ملاحظہ فرماکر لڑیے سفاک مغرور نخوت جادو جب تک نہ قتل
ہونگے یہ لڑائی فتح نہ ہوگی یہ کہکر کوکب نے دو چار گولے ایسے مارے کہ ہزارون کے سر
پھٹے ہزارون جھوم کر سحر کوکب مین مبتلا ہوے آوازین دینے لگے منم ملازمان کوکب
روشنضمیر ہوا خواہ اسد با توقیر کچھ گرد اسد کے آگئے یعنی اسد کو بچانے لگے اپنے سینے سپر کرتے
تھے اسد کے بچانے پر مرتے تھے نخوت جو سامنے کوکب کے بھاگا اندر شوالے کے پہونچا تصویر
کلان جو رکھی ہے اسکے سامنے کھڑے ہوکر آواز دی اے تصویر ساحری وقت مدد ہے اس
تصویر نے مثل انسان کے آواز دی اے غلامان ساحری کوکب نہ جانے پائے جلد کوکب
کو قتل کرو چالیس پتلے پتھر کے سر سے شوالے کے اُترے کوکب پر جا پڑے اُن پتلون نے
جو جہاں رجا تب سے تلوارین مارین کوکب زخمی ہونے لگا اور نخوت سر پر شوالے کے ٹھہرا رہا ہے
جب آواز دیتا ہے نام ساحری و جمشید کہتا ہے چند پُتلے جدا ہوکر کوکب پر جا پڑتے ہین کوکب
نے کئی پتلے مارے باقی ماندہ کوکب کا پیچھا نہین چھوڑتے چاہتے ہین لپٹ جائین اسباب سحر
چھین لین سحر نہ کرنے دین کوکب نہنگا نہ لڑ رہا ہے نخوت کو دیکھا سر پر شوالے کے سحر سے ٹھہرا رہا
ہے یا ساحر ؟ ساحری کیے جاتا ہے کوکب نے گھبرا کر طرف اسد کے دیکھا کہا اے شہریار لوح مین

دیکھیے مین کیا کرون ان پتھر کے پتلون کو کیونکر اپنے سے جدا کرون اسد نے ذرا کوکب کے آنے سے مہلت پائی ہی لوح دیکھی کوکب کو آواز دی ای شہنشاہ باشوکت مین فیروزہ کی فکر کرتا ہون اور سفاک مغرور پر جاتا ہون اس بیحیا کا غرور مٹاتا ہون تم نخوت پر جاؤ جب نخوت تمھارے ہاتھ سے قتل ہوگا تب شورش ان پتلون کی موقوف ہوگی یہ سنتے ہی کوکب نے پتلون پر سحر کیا پتلے کسی قدر ہٹے دو دو سے لپنا لپنا کر رہے ہین کوکب پر پرواز پیدا کر کے قریب نخوت کے پہونچے کہ نخوت کو مارون نخوت نے سحر کیا کوکب اُلٹ گیا ہر چند چاہتا ہی کہ اپنے کو سنبھالے نہین سنبھل سکتا نخوت باسامری ہیا مری پکار رہا ہی قریب تھا کہ کوکب روشن ضمیر دریا مین جا کر گرے ادھر اسد بیتاب ہوا کہ مین کیا تدبیر کرون اگر زمین پر یہ معرکہ ہوتا مین نخوت پر جا پڑتا کئی ہزار گز کی بلندی پر نخوت ٹھہرا رہا ہی کوکب پر سحر کر رہا ہی کوکب اُلٹا پلٹا دریا مین گرا چاہتا ہی اسد نے بیقرار ہو کر آواز دی اے بے نیاز اس بادشاہ عالی جاہ کو بچانا میری محبت مین آج کوکب نے جان دی ای حافظ حقیقی وقت مدد ہی نخوت قہقہہ مار رہا ہی کہتا ہی کیون ای کوکب طلسم نور افشان کے بادشاہ تجھے ہوش ربا کے عجائب و غرائب مین بھی دخل دینے لگے آج اس مرحلہ پر تمھارا خاتمہ ہی کوکب کو بھی یقین ہوا کہ مین اتنی بلندی سے جو دریا مین گرونگا سر پھٹ جائیگا یکایک آسمان پر برق چمکی اسد نے دیکھا نور افشان جادو بقہر و غضب آکر پہونچا کوکب کو جو اس حال پر ملال مین دیکھا چند پنجے سحر کے پھینکے اُن پنجون نے کوکب کی دستگیری کی لیجیے روک لیا دریا مین گرنے نہ دیا ایک طائر نے بھی آکر زفیل ماری اے شہنشاہ عالیجاہ ہوشیار ہو جیسے ہی طائر نے آواز دی پنجون نے بھی سنبھالا کوکب سیدھا ہو کر ہوا پر قائم ہوا لیکن چہرے سے ظاہر ہی کہ سحر نہین کر سکتا نور افشان جادو بہ تعجیل تمام نخوت بد انجام پر جا پڑا آواز دی او بیحیا کوکب بادشاہ طلسم نور افشان ہی اُسکے خیر خواہ ہون کو تو نے نہین دیکھا یہ کہتا ہوا قریب نخوت پہونچا نخوت نے نور افشان پر بھی سحر کیا گولا فولادی مارا نور افشان نے ایک تھپکی دی گولا پھٹکر دریا پر گرا گئی پتلون کے سر پھٹے تصویر جو دریا مین تخت پر بیٹھی ہی اُس نے آواز دی ای نخوت اپنے کو بچا یہ بڈھا مصاحب سامری ہی اسکے رگ و ریشے مین

افسونگری بھری ہی سامری وجمشید کو یہ گمان نہ تھا کہ شریک مسلمانان ہو جائیگا ورنہ اسقدر
کمال نہ عطا فرماتے نخوت جادو نے چاہا سامنے سے نور افشان کے نکل جاؤن فیروزہ
گنبد نشین و نخوت جادو و سفاک مغرور سب ملکر نور افشان پر سحر کر رہے ہین
نور افشان کسی کے سحر کو نہین مانتا مثل ملک الموت سب کے سحر دفع کرکے قریب نخوت پہونچا
جب نخوت نے دیکھا نور افشان میرے قریب آگیا نخوت نے تیغۂ سحر کھینچا کئی ہاتھ مارے
نور افشان نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تیغۂ سحر چھین کر پھینکا نخوت کی گردن پکڑلی مثل کرپاس
کہنہ چیر کر پھینک دیا نخوت کے مرتے ہی پتلے پتھر کے جل گئے دیر گرا تصویرین جلین فیروزہ
وسفاک زمین پر آئے اسد نامدار لوح کو ملاحظہ کرتا ہوا بڑھا اب کوکب کے ہوش وحواس
درست ہوئے تیغۂ برق مثال کھینچکر جا پڑا ایک طرف سے نور افشان نے آواز دی ای شہریار
حقیقت مین حال آپکا ابتر ہی مگر ماشاء اللہ کس لڑائی کو جھیلا اتنی بڑی فوج سے اکیلے لڑے
اگر فیروزہ گنبد نشین نکل جائیگا پھر کوئی فساد برپا کرے گا اسد جوش جرات مین گھوڑے
سے کود پڑے لوح چمکاتے ہوئے قریب فیروزہ پہونچے فیروزہ نے کئی گولے طلسم کشا پر مارے
وہ گولے اُسی کی فوج پر پڑے کئی ہزار کے سر پھٹے اسد لڑتے بھڑتے برابر فیروزہ کے پہونچ گئے
جب فیروزہ کو کچھ نہ بن پڑا تب اُسنے اسد پر ترسول مارا اسد نے اُسکو قلم کیا سر کو تاک کر پر
ہاتھ مارا فیروزہ گنبد نشین کے دو ٹکڑے ہوئے سفاک مغرور کو بڑھکر کوکب نے مارا ان
تینون ساحرون کے مرنے سے تمام منصوبات مٹے آوازین مہیب آنے لگین چادر ہلنے لگی تمام ساحر
آکر طلسم کشا سے قدمبوس ہوئے نور افشان جادو اسد نامدار کے ساتھ ساتھ قریب ایک
قصر کے آکر پہونچا اُس مین قفل لگا تھا لوح کو اُس قفل سے مس کیا قفل ٹوٹا اُس قصر مین ایک
مرکب باد رفتار موسوم بہ ابرش تیز گام طلسمی با ساز و یراق بندھا تھا برائے طلسم کشا سلاح
طلسمی خود زرہ وغیرہ نکلے نور افشان نے وہ اسباب اپنے سامنے جسم پر طلسم کشا کے آراستہ
کرایا کمیل تیغ زن و سہیل تیغ زن رفیقان اسد جو قلعہ سہیلیہ پر فرد کش تھے اب سحر
شاران دونون جانون نے اسد نامدار و نور افشان عالی وقار و کوکب ذیوقار کو
دیکھا کہ لڑتے بھڑتے ہوئے قصر سے آتے ہین لاکھون ساحر ہمراہ ہین جب سے اسد

نامدار تعاقب مین نرگاؤ کے نکل گئے تھے یہ دونون جوان نہایت پریشان تھے آکر قدمبوس
ہوے باعزاز و اکرام و بشوکت مالا کلام طلسم کشا کو لے کر اپنی بارگاہ مین آئے نورافشان جادو
نے اسد کو نذر دی ہاتھ پر رکھ کر تیغۂ نورافشانی پیش کیا کہا اے شیر بیشۂ صاحبقرانی تو جرأت و
شوکت مین لاجواب ہے یہ تیغہ قتل افراسیاب ہے ایک بات مین بڑا تردد ہے وہ جو گنبد
افراسیاب نے بنایا ہے گرز و شمشیر و نیزہ و تیر وغیرہ لٹکا دیے ہین اُس سے اپنے اہل لشکر کو
بچائیے ابھی تک ہمپر حال نہین کھُلا کہ یہ اشیا کیونکر دفع ہونگی افراسیاب بڑی بڑی قیامتین
برپا کرے گا بڑے بڑے سحر تیار کر رہا ہے اب حضور دو چار روز یہان عیش کرین جملہ سردار آپ کے
منتشر ہین نیک رائے وزیر کو سامنے جو مکان ہے اُس مین نخوت نے بند کیا ہے اُس کو
رہا کیجیے چند کنیزان ملقیس ثانی بھی اسی مرحلے پر قید ہین یہ لوگ آپ کو رہبری کرکے تا بہ لشکر
پہونچائینگے لیکن بدون حکم لوح بیان سے قدم نہ بڑھائیے گا ابھی مرحلجات اور باقی ہین مدت گذری
کہ مین نے اس طلسم کی سیر کی تھی ایک امر مین تردد ہے حکیم طلسم ہوشربا آپ کو بھی نہین ملے ان
مقامات پر بھی برائے ذات اقدس سختیان ہین امتحان کامل طلسم کشائی ذات پر حکیم صاحب کے
موقوف ہے یہ ضرور حضور کو خیال رہے کسی مقام پہ لوح سے غفلت نہ کیجیے گا افراسیاب
اپنی تدبیر سے غافل نہین ہے عنایت سے پروردگار کی سلاح طلسمی آپ کو حاصل ہوے اسد
نے جاکر اُس قصر کہنہ کو کھولا نیک رائے وزیر و بارہ سو کنیزان ملکہ ملقیس ثانی اس مکان
مین قید تھین اِن سب کو رہا کرکے بارگاہ مین لائے نورافشان و کوکب رخصت ہو کر گئے
اسد غازی قلعہ سہیلیہ مین مصروف عیش ہین

دو کلمہ داستان شوکت بیان داخلہ طلسم کشا کا شہر عجائب نگار مین جسکے حکیم طلسم حاکم ہین پہونچنا اسد غازی کا اور عاشق ہونا دختر حکیم پر و عجائب غرائب حکیم طلسم یعنی رتبہ بڑھانا اپنی دختر کا مہ جبین وغیرہ کے

عجب داستان عجائب نگار ہے - غزل مصنف

کبھی نہ تم عوض سیمبر گُہر لینا
مسافر و خبر توشۂ سفر لینا

صدف کے سوا دُرِ اشک چشم تر لینا
لگا کے دل نہ بلا اپنی جان پر لینا

عمل جو نیک کیے ہون شمار کر لینا
جمال دوست جو تو ہو نگاہ کر لینا

یہان کسیکی محبت کو دل مین جا دینا
یہان جو اشک گرانا وہان گہر لینا
عوض شراب کے اے دل فراق ساقی مین
جواب نامہ نہ جبتک کہ نامہ بر لینا
پھڑک رہا ہون قفس مین پھڑک نہین مٹتی
زبان سے نام سحر کا نہ تا سحر لینا
کبھی رقیب پر آتا نہین تمھین غصہ
وہ بیخبر ہو کہ کہتا ہون مین خبر لینا
اُتار نا نہ سوم تک لباس ماتم کو
رہے جو قبر مری دو قدم اُتر لینا

وہان پسند تجھے گھر جو ہو وہ گھر لینا
سمجھائے دیتے ہین ای مردمان چشم تمھین
سرشک شوق سے آنکھونکے جام بھر لینا
مجھے عذاب تپ ہجر سے بچانا یار
وبال دوش ہین صیاد پر کتر لینا
خزان کبھی نہین ہوتی بہار روشن دل
یہ آگ کس نے بجھائی ذرا خبر لینا
پری بنو نہ جواہر کے پر لگا کر تم
ہمارے پھول جو ہو جائین پھر نکھر لینا
قسم ضیا سخن دمبدم زیادہ ہے

کسیکی یاد مین وہ دل گداز آنکھون سے
ہلال عید وہ ابرو مین دیکھ لینا
پیام دین تو نہ سننا پیام تو اُنکا
ثواب جان کے بیمار کی خبر لینا
شب وصال مین ہی جان دل دھڑکانا
فروغ شمع کو دینا ہے گل کتر لینا
کہان تلک تمھین غفلت کی یاد دلواؤن
جو دسترس ہو فرشتونکے پر کتر لینا
سوار ہو کے جنازے کے ساتھ گھر جانا
مبارک اس ید بیضا کو ہاتھ پر لینا

شعر سخن سنج و غواص دریاے ہوش + چنین ریخت گوہر بدامان گوش + محرران نکات رنگین و راقمان داستان فصاحت آئین حالات عجائب آیات حکیم طلسم ہوش ربا کلک اعجاز رقم سے یون تحریر فرماتے ہین کہ شہسوار یکہ تازی اسد بن کرب غازی قلعہ سہیلیہ مین مصروف عیش و نشاط تھے کہ ایک ساحر نے آکر ہاتھ مین نامہ دیا اسد نے دیکھا طرف سے نور افشان جادو کے مرقوم ہی کہ ای شہریار نامدار بارہ چودہ برس آپ کو اس طلسم مین گذرے بڑی بڑی جفائین اُٹھائین آپ ثابت قدم کوے جرائت رہے اہالیان ہوش رُبا کے بڑے بڑے ظلم سہے تھوڑی تکلیف ذات اقدس پر اور باقی ہی مصروف عیش نہو جیے لوح کو ملاحظہ فرما کے ملاحظہ عجائب و غرائب طلسم مین اوقات کو صرف فرمایئے طرف سے نور افشان و کوکب کے بہت کچھ تاکید تحریر تھی یہ فقرہ لکھ رکھا تھا کہ لوح سے ہوشیار رہیے گا جس قدر طلسم ہوشربا مین اہل اسلام ہین آپ کی قدمبوسی کے مشتاق ہین مشتاقون کے بھی دیدہ دل روشن فرمایئے برائے ملاحظہ مقامات عجائب و غرائب تشریف لیجایئے یہان اہالیان لشکر کے اوپر جو کچھ گذریگی جھیلین گے غلامان جانباز ہر وقت نگاہداشت لشکر حضور مین مصروف ہین یہ امورات آپ کی ذات با برکات پر موقوف ہین اسد نے نامہ پڑھکر نامہ دار کو خلعت دیکر رخصت کیا بوقت

نماز سحر بعد ادائے نماز لوح طلسمی کو ملاحظہ فرمایا جو کچھ تحریر تھا اسکو ذہن مین کیا تکمیل تیغ زن
سے رخصت ہوئے نیک رائے وزیر نے بھی عرض کی ان مقامات پر کوئی حضور کا ساتھ
نہین دے سکتا ہم لوگ یہان سے کوچ کر کے خدمت مین ملکہ مہ جبین کے جاتے ہین پشت مرکب
طلسمی پر اسد نامدار سوار ہوئے سب سے رخصت ہو کر چلے سامنے ایک نخل چنار کے پہونچے
لوح نے حکم دیا اس نخل چنار کو بیک ضرب شمشیر قلم کرو جیسے ہی قصد کیا کہ قریب نخل چنار پہونچون
صحرا سے آواز مہیب آئی او طلسم کشا خبردار قریب نخل نہ آنا اپنی جان ہمارے ہاتھ سے بچانا
دیکھا ایک دیو خونخوار جست و خیز کرتا ہوا اسد نامدار پر آپڑا قصد کیا چنگل مار کر اٹھا لون اسد
نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا کشتی ہونے لگی اسد نے شاخ دیو کے توڑ ڈالے چھاتی پر چڑھکر سر کھینچ لیا
ایک طائر ہفت رنگ نے آکر سر نخل چنار پر آواز ہیہات بلند کی اسد نے بحکم لوح اُس طائر طلسمی
کو تیر سے مارا یہ تو بخوبی ملاحظہ کر چکے تھے کہ کئی منزل تک وہی صحرائے سبزہ زار ہے کہین آبادی
کا نام نہ تھا جب اُس طائر کو مارا عجائب و غرائب دیکھکر ہوش اُڑے عرصہ دراز تک اندھیرا رہا
جب روشنی ہوئی دیکھا سامنے ایک قلعہ نہایت عمدہ پھاٹک عظیم الشان دیوارون پر گلکاری
اسد پشت مرکب پر سوار ہو کر طرف قلعہ کے چلے قریب پھاٹک کے نہ پہونچے تھے کئی سو نقارے
بجے ایک مرد حکیم وضع بارلیش سفید عمامہ سر پر قبائے اطلس زیب جسم گھٹا عبادت کا پیشانی پر مثل
ستارہ سحری چمکتا ہوا پشت پر صدہا شرفا لباسہائے فاخرہ پہنے ہوئے چہرے سے ہر ایک کے ثابت
ہوتا ہے کہ سب اہل اسلام ہین بڑے تکلف سے برائے استقبال اسد نامدار آئے حکیم صاحب
موسوم بہ حکیم روشن رائے ہوادار سے اُترے اسد سے بغلگیر ہوئے بے اختیار پکار اُٹھے
شعر بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم * بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم * عرصہ دراز سے
انتظار مین حضور کے تھے آج پروردگار نے آرزوئے دلی ہم سب کی پوری کی اس شہر کے
رہنے والے سب اہل اسلام جوانان خوش انجام آپ کی فتح و نصرت کی دعائین کرتے تھے
آج آرزوئے دلی پوری ہوئی اسد خلق و مروت حکیم صاحب کا اور اشتیاق اہل شہر
دیکھکر بہت خوش ہوئے یہ ثابت ہوتا تھا کہ یہ سب بچپن کے یار ہین بڑی عزت و آبرو
سے لیکر اسد نامدار کو داخل شہر ہوئے دیکھا اسد نے شہر آباد رعایا دلشاد بازارین عمدہ

دوکاندار حقول حوض پانی کے ہر بازار مین بھرے ہین فوارے چھوٹ رہے ہین جس راہ سے
اسد نامدار گذرے دوکاندار بھی دوکانون سے باشتیاق تمام اُٹھے ہاتھون کو لیکر اسد کے
آنکھون سے لگائے ہر ایک کی زبان پر یہی کلمہ جاری تھا کہ آج پروردگار کی عنایت سے
زیارت طلسم کشا سے مشرف ہوئے خدائے کارساز نے اپنا فضل شریک کیا آج تک بخوف
ساحران اپنا مذہب چھپاتے تھے اب بالاعلان عبادت پروردگار کرینگے کسی کا خوف نہ رہا
پروردگار وہ دن دکھائے کہ دشمن ہمارے شہریار کے ذلیل ہون دوستون کے مرتبے جلیل
ہون نام کفر طلسم ہوش رُبا مین نہ باقی رہے دوکاندار اسی طرح کی باتین کرکے خوشی مین
زر و جواہر نثار کرتے ہین ہر خرد و کلان ادنےٰ اعلےٰ از پیر تا جوان دم محبت کا اسد کے بھرتے
ہین حکیم صاحب پیدل ساتھ اسد کے چلے آتے ہین رفقا امرا و وزرا اہالیان شہر اہتمام کرتے
ہوئے اسد غازی کو ساتھ لیے ہوتے طرف دارالارۃ شاہی کے جاتے ہین جب قریب
قصر شاہی پہونچے اسد نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا پہلوے قصر مین ایک بنگلہ مرصع کار بنہایت تکلف
سے آراستہ چلمنین زمرد ریحانی کی اُسمین پڑی ہوئین ایک طرف کی چلمن بندھی ہے اندر بنگلے
کے ایک نازنین مہر تمکین سہی قد گلعذار غنچہ دہن ماہ رخسار چہرہ آفتاب عالمتاب قطرات پسینہ رشک
گلاب بنگلے مین کھڑی ٹہل رہی ہے حسن عالم افروز کی وہ روشنی ہے کہ نگاہ اسد کی نہین ٹھہرتی سراپا
پر جو نگاہ پڑی زلفین عنبرین عارض انور پر بل کر رہی ہین نظم

دو چشمش و آہوے مردم شکار	دو ابرو دو دو سر فتنۂ روزگار
نمک بر دل خستگان ریختے	بہر خندہ کز لب بر انگیختے

دیگر زلف معنبر بر سر دوش تیرہ شب است دوادی موسےٰ نہ جامۂ صبرم در کف عشق ست
دامن یوسف دست زلیخا نہ جمال جہان آرا اُس محبوب مطلوب کا دیکھکر ہاتھ پانون مین اسد
کے رعشہ آگیا قلب تھرا گیا فوراً آثار عشق کے چہرے سے ہویدا ہوے ہونٹھ خشک چشم تر
حیرانی و پریشانی مین قلب و جگر آنکھون کو انتظاری دل کو بیقراری مگر ایسے ایسے بزرگ
ساتھ ہین اسد کلیجہ پکڑ کے رہگئے کچھ کلام نہ کر سکے رنگ رو متغیر ہوا دوبارہ جو سر اُٹھا کر
دیکھا اس قتالۂ عالم کو اُس مقام پر نہ پایا چند کنیزان مہ جبین شوخ و شنگ حسن مین بیمثال
ٹہل رہی ہین اشارہ کرکے کہتی ہین میان طلسم کشا صاحب تشریف لائے ہین

ایک کہتی ہی میری جانب گھور گھور کے دیکھ رہے ہین دوسری کہتی ہی بوا مجھسے اشارہ کیا تیسری کہتی ہی جوان شوقین ہی ایک کہتی ہی افراسیاب کی بیٹی معشوقہ مہ جبین ہی ایک کہتی ہی بہت سی معشوقین ہین ایسے ہرجائی سے خدا سامنا نہ کرائے کسی کا اخلاص پیار قائم نہین رہتا صبح کچھ شام کچھ اسد کو یہ باتین اُن کنیزون کی بہت ناگوار ہوئین مگر کچھ نہ کہہ سکے ایسے ایسے بزرگ ساتھ ہین دار الامارۂ شاہی مین داخل ہوے جذبِ دل اُسی طرف کھینچتا ہی پانُون کے اشارون سے پایا جاتا ہی کہ سیر کوے محبوب کیجیے ہاتھ دست درازی کرتے ہین کہ گریبان چاک کرین یا کلیجے پر اپنے سل دھرین آنکھون کا اشارہ ہی کہ نظارۂ جمال محبوب کیجیے نگاہ عاشقان ثابت قدم مین سبک نہ ہوجیے معشوق سے چشم امید ہی بیماران نرگس چشم کا یہی علاج ہی دل ایک نگاہ محبت کا محتاج ہی دل کو تڑپن قلب کو پھڑکن آنکھون مین جلن لب پر یہ سخن غزل مخفی موافق مضمون

بسکہ دارم سوز دل خود را بر آذر میزنم
دوستان معذور گر مستانہ ساغر میزنم
آفتابِ آسمان ہمتم زیر سحاب
تا بچشم آرزوے خویش نشتر میزنم
نیست گر بال و پر پرواز در کنج قفس
بر امید شعلہ مشیت تا سحر پر میزنم
دوستی بر دشمن آل پیمبر چون کنم
در گدائی طعنۂ بادشاہ قیصر میزنم

سینہ را بر شعلۂ دل چون سمندر میزنم
بہر آب زندگانی کے روم دنبال خضر
بر غلط از مشرق اخلاص خم و سر میزنم
نقد صرافان معنی را رواج دیگر است
دستِ حسرت چون نگس پیوستہ بر سر میزنم
بر نیاید از درون خانہ آوازے قرین
منکہ لافِ دوستی با آل حیدر میزنم

شد بہار عمرم و دفع خمار من نشد
بسکہ استغنا بر آب حوض کوثر میزنم
در لباس فقر دارم تاج سلطانی بسر
تا در اقلیم سخن من سکۂ زر میزنم
پیش فانوس خیال حسن تو پروانہ وار
عمر ہا شد من بر این حلقہ بر در میزنم
بگذری یکسر اگر مخفی از این فن ہمتی

اسد نامدار حیران پریشان حکیم صاحب کے ہمراہ دارالامارۂ شاہی مین تشریف لائے دیکھا دربار نہایت تکلف سے آراستہ و پیراستہ ہی وسط قصر مین تخت یاقوت نگار پہلو مین اُسکے دنگل یاقوتی سطوت و صولت جبروتی کرسیان جواہر نگار مصاحبان عالی وقار قطار در قطار صاحبان لیاقت و تہذیب سے دربار معمور لباسہاے فاخرہ زیب جسم چہرون پر نور اُس دنگل یاقوتی پر اسد غازی کو حکیم صاحب نے اشارہ کیا حکیم صاحب تخت پر جلوہ فرما ہوئے اسد غازی نے خیال کر کے دیکھا بائین پر تخت کے پیر ذنگل ہی داہنے پر تخت کے ایک کرسی جواہر نگار کہ جس پہ نگاہ نہین ٹھہرتی ہی اسد غازی کے بیٹھتے ہی حکیم صاحب نے

بے تکلف پوچھا ای شیر بیشۂ صولت ای فتاح طلسم ہوش رُبا ای جوان یکتا آپ کا سایۂ دامن دولت
کل طلسم ہوشربا پر پڑا اہل اسلام مشرف و سرفراز ہوئے ہم ایسے نیازمندون کو اپنے بخت رسا پر ناز
ہی کیا وقت سعید ہی بلکہ بہتر از روز عید ہی آپ ایسے جلیل نے قدم رنجہ فرمایا لیکن اسوقت آئینہ رخسار
پر گرد ملال ہی کیا کسی اور طرح کا خیال ہی یہان سب خیر خواہان دولت حاضر ہین حضور کی خیرخواہی
کے ناظر ہین قلب اقدس پر جو باعث انتشار ہو مفصل ارشاد فرمائیے دوستون مین اگر بار رنج والم
نہ اُٹھائیے اسد غازی تازہ وارد ہین ہرچند کہ حال ابتر ہی لیکن یہ شیر بھی نور نگاہ حمزہ
نامور ہی نہ مناسب سمجھا کہ حال عشق ان بزرگ کے سامنے بیان کیجیے بہ خندہ پیشانی یہی جواب
دیا کہ آپ کی عنایت و محبت سے سب طرح خیر و عافیت ہی لشکر پر ہمارے بدعت افراسیاب
و حیرت ہی اسوجہ سے آئینۂ رخسار پر دو فور حیرت ہی خیر خواہان دولت کا خیال ہی اس
باعث سے قلب پر ہجوم غم و ملال ہی یہ ذکر تھا کہ چوبدار نے بڑھکر آواز دی ای حاضرین محفل
مودب ہو جاؤ نقابدار بہادر تشریف لاتا ہی ایک سردار نے بڑھکر پردہ بارہ کا اُٹھایا اسد غازی
نے ملاحظہ کیا سامنے سے ایک مرکب باد رفتار پر نقابدار یاقوت پوش بڑی مرکب پر جمی
ہوئی پنجۂ ہلالی زیب کمر پہلوے دست چپ مین سپر رشک قرص قمر پشت پر چارسو نقاب دار
گلگون پوش ہرچند کہ نقابدار کے چہرے پر نقاب پڑی ہی لو نور کی چہرۂ زیبا سے نکل رہی
ہی صاف ظاہر ہی کہ آفتاب عالمتاب پردہ ابر مین پنہان ہی شوکت و جلالت نقابدار کے
چہرۂ زیبا سے عیان ہی خود حکیم صاحب برائے تعظیم کھڑے ہو گئے اسد غازی کو بھی اٹھنا پڑا
ہرچند کہ یہ دریافت نہین ہوا کہ نقابدار کون ہی مگر صولت شوکت نقابدار دیکھکر اسد غازی
بے اختیار دنگل سے اُٹھ کھڑے ہوے نقابدار یاقوت پوش اکڑتا ہوا قریب تخت حکیم صاحب
آیا وہ جو کرسی خالی تھی اُسپر جلوہ فگن ہوا حکیم صاحب تخت پر بیٹھے اسد غازی اپنے دنگل پر
مگر جمال بیمثال نقابدار کو بہ نگاہ حسرت دیکھ رہے ہین طپش قلب ترقی پر دل گھبرا رہا ہی
نقابدار چند ساعت بیٹھا اتنے عرصے تک بارگاہ مین سناٹا رہا کوئی کسی سے کلام نہ کرتا تھا
ہر شخص ادب سے خاموش بعد چند ساعت نقابدار اپنے مقام سے اُٹھا اسد غازی نے
اُٹھتے اُٹھتے یہ فرمایا کہ ای نقابدار عالی مقدار طریقے سے ظاہر ہوتا ہی کہ آپ لشکر حکیم صاحب کے

سپہ سالار ہین ہم بطور مہمان آپ کے یہان آئے شکر ہے کہ ہم سب ہم مذہب ہین چاہتے ہین کہ آپکے نام نامی واسم گرامی سے آگاہ ہون نقابدار نے مسکرا کر فرمایا نام و نشان سب آپ کو ثابت ہو جائے گا سپہ سالاری لشکر دشوار ہے یہ فقیر بھی ایک مرد سپاہی حکیم صاحب کا نمکخوار ہے رؤسا و شاہان جلیل اپنے نمکخوار کو آبرو دیتے ہین اس وجہ سے پہلو مین جگہ ملی یہ کہکر نقابدار اُٹھا پشت مرکب پر سوار ہو کر جدھر سے آیا تھا اُدھر چلا گیا اسد غازی نے حکیم صاحب سے بھی پوچھا کہ یہ نقابدار عالیمقدار کون ہے حکیم صاحب نے بھی یہی جواب دیا کہ اب آپ تشریف لائے ہین مفصل حال کھل جائیگا سب آپکے مشتاق جمال ہین اسد غازی خاموش ہو رہے جب سے اُس مہ جبین کو بنگلے مین دیکھا آنکھون کے آگے تصویر خیالی اُسی محبوب مطلوب کی پھر رہی ہو کئی مرتبہ اُسی اشتیاق مین بیرون بارگاہ بھی آئے مگر اُس بنگلے مین اُس ماہ تابان کو نہ پایا چند کنیزون کو ٹہلتے ہوے دیکھا ایک قصر عالی حکیم صاحب نے برائے استراحت اسد نامدار خالی کر دیا چھپر کھٹ وغیرہ وہان آراستہ کرایا اسد نامدار دربار سے اُٹھے یاد مین اُس محبوب جانی یار جادوانی کے تڑپنے لگے اشعار عاشقانہ اُس ماہ رخسار کے فراق مین زبان پر جاری کیے اشعار موافق مضمون ہذا

وحشت دل سے ہو عاشق تیرا ای جانان خراب
جستجو اسکو بھی ہو شاید کہ قصر یار کی
پھک گیا گھُل گھُل کے مثل شمع جوش اشک سے
کام آجائیگا اک دن تیرے ای جان جہان
رحم کیجیے اب تو دیدار اپنا دکھلا دیجیے
پھاڑے کھاتا ہو ترے دربردہ مثل سگ مجھے
ہمکو سرکار جنون سے ہین عطا تنے خطاب
جستجو مین یار کی کب تک پھرون گا کو بکو
کیون نہ آوارہ پھرون احمد مین کوہ دشت مین

پھاڑ کر لاکھون کیے ہین جیب و داماں خراب
رات دن پھرتا ہو جو یہ گنبد گردان خراب
قصر تن تو نے کیا ای دیدۂ گریان خراب
دل ہمارا ایسے کیون کرتا ہو ای نادان خراب
آپکی اُلفت مین ہم ہین کسقدر جانان خراب
ای صنم کیا ہو گئی ہو عادت دربان خراب
مضطر و حیران پریشان بے سروسامان خراب
مجھکو رکھے گی کہانتک گردش دوران خراب
رکھتی ہو مجھکو ہوائے کوچۂ جانان خراب

القصہ اسد غازی کبھی اُٹھے کبھی بیٹھے کبھی قصد ہوتا ہو کہ اپنے کو قریب اُس بنگلے کے پہونچائین شاید شب کو اس ماہ عالم افروز کا نظارہ ہو صحن مین نکلکر آئے اُس قصر کے جانب

دیکھ رہے ہین آنکھون مین آنسو بھرے ہوے اشتیاق سے خانۂ دل معمور ہی بے قراری مین یہ اشعار زبان پر جاری ہوے

اشعار

خانہ ویران دل وارفتہ و سودائی کا
دیکھنا ڈھیٹھ پنا اپنے تماشائی کا
بیڑیان دیکھکے دعا رس مجھے دیتا ہی جنون
داغ ہم لیکے چلے اپنی جبین سائی کا
آپ اپنے کو تو پہچان نہین سکتا ہون
سات پردون سے عیان نور ہی بینائی کا
ہون وہ کاہیدہ جو دیتا ہی سہارا انکا
دھیان کچھ اسکو نہ آیا شب تنہائی کا

کون اُنسے کہے قصہ شب تنہائی کا
کیا سمجھتے تھے کہ گھر ہی یہی رسوائی کا
مار ڈالیگی دورنگی تری اے دہر دورنگ
دل نہ بھاری ہو کہ زیور ہی یہ سودائی کا
نخل طوبیٰ ہی ترے قد رسی کی تصویر
کیا مین اقرار کرون تیری شناسائی کا
جب سے دیکھا اُسے ہر دم نئی آفت دیکھی
جانتا ہون مین عصا اسکو توانائی کا
دم مرے کیسے لب جانبخش سے اس بُت کے جلالی

شمع خاموش کو یارا نہین گویائی کا
آنکھ خورشید قیامت سے نہین جھپکاتا
ڈھنگ ہی یہ کیسی معشوق کی رعنائی کا
لاکھ تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہ مٹا
باب فردوس ہی نقشہ تری انگڑائی کا
لاکھ نہان ہو مگر حسن دکھاتا ہی جھلک
روشنیِ خلق مین ہی چشم تماشائی کا
ساتھ چھوڑا بھی جو دلنے تو شب فرقت مین
نام زندہ ہی مسیحا کی مسیحائی کا

یہ اشعار آبدار پڑھتے پڑھتے دل جو بھر آیا پھر آکر اُسی گوشۂ تنہائی مین بیٹھے اُسی تصور مین سوگئے بوقت سحر اُٹھے دیکھا خود نہین ہی حکیم صاحب براے تعظیم آئے ہین اسد نامدار نے گھبرا کر کہا ہمنے مینرپر اپنا خود رکھدیا تھا کون یہان سے لے گیا قصر مین ہلڑ ہوا حکیم صاحب نے کوتوال شہر کو بُلایا کوتوال کانپتا ہوا آیا اسد نامدار نے کہا کیون اے کوتوال کیسا تیرا انتظام ہی قصر شاہی سے ہمارا خود غائب ہوا کوتوال نے عرض کی مین شب بھر طلایہ دیتا ہون کیا مجال جو کوئی قریب قصر شہنشاہی آسکے اسد غازی نے کہا اسکا جلد پتا لگاؤ خود طلسمی ہی بڑی جانکاہی سے ہمنے اُسکو پایا یہ تو کوئی دشمن ہمارا سر کاٹ لے گیا حکیم صاحب نے غصے مین حکم دیا کوتوال شہر و نگہبانان قصر قید ہوے سب کو زنجیرین پنہائی گئین اسد نامدار کوتوال پر بگڑ رہے ہین کوتوال کہتا ہی مجھکو مہلت ملے مین تلاش کرون اسد نامدار فرماتے ہین ابھی تم سے خود طلسمی لون گا بارگاہ مین ہنگامہ وزرا امرا سب کانپ رہے ہین کہ دیکھا وہی نقابدار یاقوت پوش مرکب بادرفتار پر سوار در بارگاہ پر آکر اُترا نیمچۂ ہلالی کے قبضے کے اوپر ہاتھ اکڑتا ہوا اندر بارگاہ کے آیا حکیم صاحب سے پوچھا یہ کیا معرکہ ہی یہ سب بیگناہ کیون قید کیے گئے اِنکی کیا خطا ہی حکیم صاحب نے تمام کیفیت بیان کی کہا اے نقابدار بہادر شب کو طلسم کشا کا خود جاتا رہا نگہبان و کوتوال کو قید کیا ہی بڑے

ستم کی بات ہی کہ ہمارے قصر سے چوری ہو نقابدار ہنسا طرف طلسم کشا کے متوجہ ہو کر کہا بڑے افسوس کی بات ہی کہ آپ کو دعوے طلسم کشائی سپاہی کا خود جاتا رہے آپ ایسے غافل ہین ہوشربا کی طلسم کشائی کیونکر ہو گی اپنے دل مین سوچے یہ بیچارے سب بیخطا ہین یہ کہکر حکم دیا اُن سب کو رہا کرایا کہا آپ اپنی حفاظت کیجیے سپاہی کا خود تاج سر ہی یہ تو کوئی شخص آپ کو بڑا دُھوکا دے گیا گویا سر لے گیا طلسم کشا نے حجاب سے سر جُھکایا نقابدار ان قیدیون کو اپنے ساتھ لے کر چلا گیا کوئی اُسکو روک نہ سکا صاف ظاہر ہی کہ نقابدار کے حکم کی سب اطاعت کرتے ہین کسی شخص نے مقدمہ مین نقابدار کے دخل نہ دیا اسد نامدار بسبب حجاب کے خاموش رہے جی مین کہتے ہین بڑے غضب کی بات ہی نقابدار نے سچ کہا سپاہی کے خود کا جانا سر کا جانا ہی آج شب کو بھی چھپر کھٹ پر پڑے تڑپتے تڑپتے سو گئے صبح کو دیکھا زرہ طلسمی غائب ہوئی آج تو طلسم کشا جو بارگاہ مین آئے حکیم صاحب سے بڑی شکایت کی حکیم صاحب وزرا اُمرا سے بگڑے کہ پھر اُسی وقت پردہ نقابدار آیا پوچھا کیون صاحب آج کیا ہوا اسد نامدار نے کہا آج کوئی زرہ طلسمی لے گیا نقابدار مسکراتا ہوا اُٹھا کہا اے طلسم کشا صاحب ہمین خوف آتا ہی کوئی آپ کو نہ لے جائے صاحب اپنی حفاظت کیجیے اس آن بان سے نقابدار نے یہ کلمات کہے کہ اسد کو انتہا کا صدمہ ہوا خیال مین آیا کہ آج شب کو چور پکڑون گا تیغہ نور افشانی کو پہلو مین لے کر لیٹے مگر جاگ رہے ہین یکایک دیکھا کہ ایک عیارہ مثل ستارہ سحری چمکتی ہوئی بانہاے عیاری سے آراستہ سامنے قصر کے آئی اسد نے للکارا اُٹھکر دوڑے وہ عیارہ مثل برق و شرارے کو ٹھون کو ٹھون جست و خیز کر کے غائب ہو گئی اسد بھی دو چار کوٹھون کو فرار کر گئے مگر اسکو نپایا یقین کامل ہوا خود و زرہ ہمارا یہی مکارہ لے گئی آج شب کو خاموش رہو جب یہ قریب آئے تب اسکو گرفتار کرو اس شب کو اسد نامدار حلقہ ہاے کمند ہاتھ مین لیے ہوئے انتظار کر رہے ہین قلیل رات باقی تھی کہ وہ عیارہ کوٹھے سے پھاندی اسد دیکھا کیے عیارہ دبتی ہوئی آئی اپنے سایہ سے بھی بچتی ہوئی قصد کیا کہ تیغہ نور افشانی اُٹھا لون اسد نے نعرہ کر کے حلقہ ہاے کمند مارے گردن مین اس عیارہ کے پڑے سبک ہو کر اُس نے جست کی حلقہ ہاے کمند سے نکلی اسد نے چاہا گرفتار کر لون وہ جست کر کے ایک کوٹھے پر گئی اسد خود چست و چالاک ہین پیشتر

قزاقی مین بیباک برابر اسکے جست کرکے پہونچے وہ دوسرے کوٹھے پر گئی اب وہ عیارہ مکارہ
جست وخیز کرتی ہوئی کوٹھون کوٹھون جاتی ہی اسد تعاقب نہین چھوڑتے مکانات طی ہوے
عیارہ نے صحرا کا راستہ لیا صبح ہوچلی تھی اسد نے جو نعرہ کیا اہالیان شہر بھی دوڑ پڑے
کوتوال وزرا اُمرا خود حکیم صاحب قصر سے نکل آئے دیکھا سب نے اسد نامدار جست وخیز کرتے ہوئے
تعاقب مین عیارہ کے جاتے ہین عیارہ قلعہ سے نکلی اسد بھی برابر پہونچے سو دو قدم قلعہ سے
نکلکر چلے تھے اسد نے جو نعرہ کیا تھرا کر ٹھہر گئی اسد نے جاکر کلائی پکڑ لی دیکھا انتہا کی
حسین وجمیل طرار و فرار اپنے سایہ سے رم کرتی ہوئی قنطورہ ہاے زربفتی سے آراستہ اسد نے
کوڑا ہاتھ مین لیا کہا او مکارہ میرا خود وزرہ دے اسنے کچھ جواب نہ دیا اب حکیم صاحب بھی
مع فوج آگئے ہین اسد اُس عیارہ نازنین کا ہاتھ پکڑے کھڑے ہین بہ قہر وغضب فرماتے ہین
جلد بتلا میرا خود وزرہ کہان رکھا ہی وہ کہتی ہی اے شہریار مین نہین جانتی اور مین توآپ کے قصر پر
گئی نہین مین تو صحرا مین براے بالا دوی نکلی تھی آپ نے زبردستی مجھے پکڑ لیا طلسم کشا جھلا کر فرماتے
ہین تو میرے کوٹھے پر گئی تیغۂ لوزافشانی اُٹھانے کا ارادہ کیا کوٹھون کو طی کرتی ہوئی یہانتک
آئی اس مقام پر مین نے تجھکو گرفتار کیا وہ کہتی ہی اے شہریار سراسر غلط ہی مجھے توآپ نے
اس صحرا مین گرفتار کیا مین نے آپ کے قصر کو بھی نہین دیکھا آپ سراسر دروغ فرماتے ہین
اسد یہ سُنکر اور زیادہ جھلایا کہا تو مجھکو جھوٹا بتاتی ہی مین مارے کوڑون کے کھال گرا دونگا عیارہ
کہتی ہی آپ کو اختیار ہی مین سراسر بیگناہ ہون اسد نے کوڑا اُٹھایا تھا کہ صحرا سے گرد اُڑی
وہی نقابدار یاقوت پوش مع چار سو جوانان گلگون پوش کے آکر پہونچا قریب اسد کے آکر
کہا اے طلسم کشا خبردار اسپر دست انداز نہ ہونا پہلے مجھ سے مقابلہ کر اسد غصے مین مرکب پر سوار
ہوئے اس عیارہ بچی کو ملازمان نقابدار نے اپنے قبضے مین کر لیا نقابدار سے نیزہ چلنے لگا پہر بھر
کامل نیزہ چلا اسد نے ہر چند چاہا نیزہ نقابدار کا نکالون ممکن نہ ہوا آخر سنانین بنانین بیکار قبضہاے
شمشیر آبدار پر ہاتھ پڑے اسد نامدار چاہتا ہی تلوار اس نقابدار کی چھین کر قاش زین سے
اُٹھالون مگر نقابدار اس پھرتی سے لڑ رہا ہی کہ پلک جھپکانا دشوار ایک مقام پر اسد نے
باڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا نقابدار لپٹ پڑا کشتی ہونے لگی ہر چند اسد چاہتے ہین

کہ مین نقابدار کو زیر کرون پنجہ قابض نہین ہوتا چار پہر دن گذر کر جب شام ہوئی نقابدار
نے ہاتھ اُٹھا لیا کہا اے طلسم کشا ہم شب کو مقابلہ نہین کرتے اسد بگڑا کہ مین نہ جانے دونگا
نقابدار نے کہا بیوجہ غصتہ نہ کیجیے روشنی منگائیے شب تیرہ و تار مین ہماری آپکی جانبازی کون
دیکھیگا اسد پلٹے حکیم صاحب سے کہا روشنی منگاؤ نقابدار نے اتنی جو مہلت پائی جھپٹ کے
پشت مرکب پر سوار ہوا عیارہ کو مع اپنے ساتھ والون کے اشارہ کیا مثل برق و باد گھوڑا اڑا کر
نکل گیا اسد نے جب پلٹ کر دیکھا کہ نقابدار عیارہ بچی کو لیکر چلا گیا مجبور و ناچار واپس ہوئے
مگر انتہا کا رنج ہی بوقت واپسی بنگلے پر اُس مہ جبین کو دیکھا انتہا کے بیقرار ہوے شب کو
آ کر چھپر کھٹ پر گرے نیند نہین آتی چور کا بھی خیال ہی تصویر اُس محبوب جانی کی آنکھون کے
سامنے پھر رہی ہی تڑپتے تڑپتے دیدۂ ظاہری بند ہوے دیدہ باطنی کھلے رہے عین خواب مین
دیکھا ایک باغ بہشت آئین گلہاے رنگا رنگ شگوفہ ہاے بوقلمون نہرون مین آب صاف و
شفاف جوانان چمن کی زیبائی سرو گلزار کی رعنائی عندلیبان خوشنوا مصروف زمزمہ سرائی اسد
اس باغ پُر بہار کی کیفیت دیکھتے ہوے خرامان بارہ دری مین تشریف لائے دیکھا
وہی محبوب دلفریب جسکے واسطے قلب ناشکیب تھا بصد رعنائی و زیبائی تخت یاقوت نگار
پر جلوہ فرما ہی گرد کنیزان ماہرخسار اُنکے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اس حور مثال کا لقب
خورشید روشن جمال ہی صنوبر سہی و زیر زادی مقرب پہلو مین ہزار ہا کنیزان زرین پوش بصد ادب
حاضر ہین اور ایک کرسی پر وہی عیار بچی یعنے پروین صبا رفتار کو دیکھا ملکہ خورشید نے مسکرا کر فرمایا
طلسم کشا صاحب تشریف لائیے اسد نے بیٹھتے ہی پوچھا کیون او پروین تو میرا خود و زرہ
لے گئی اسنے مسکرا کر جواب دیا میرے مالک کا حکم ہوا مین لے گئی اسکی شکایت کیا اسد غصتے
مین اُٹھے فرمایا مین تجھکو قتل کرونگا وہ بھی نیمچہ کھینچکر اُٹھی جیسے ہی اسد جھپٹ کر چلے میر فرش
کی ٹھوکر لگی اسد گرے آنکھ کھل گئی وہی قصر تاریک و تنگ وہی پلنگ ستارۂ سحری چمک چکا
گریبان سحر چاک ہوا اب بیقراری نے بہت ترقی کی اُٹھکر بیٹھے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے
ہر مرتبہ قصد ہوتا ہی گریبان چاک کرون یا یُون کہتے ہین کوے محبوب مین چلو آنکھین مشتاق
نظارۂ جمال قلب پر ہجوم غم و ملال اسی بیتابی مین یہ چند اشعار آبدار مخفی زبان پر جاری ہوے اشعار

اے دیدہ بیا تا بہ طرب نام بر آریم
در وے بد او سینۂ خود کام بر آریم
از جذب محبت اگر ایم بتماشا
خونناب دل از دیدہ ابرام بر آریم
رونقی در کار دو بار نام مجنون کردہ ایم
قامت سرو چمن دیگر نیاید در نظر
تا لباس چرخ را از راہ گلگون کردہ ایم

سامان نشاط از قدح و جام بر آریم
مردانہ در آئیم بمیدان محبت
جویان جہان را ید در و بام بر آریم

غزل دیگر

بسکہ خونناب جگر بر خاک رہ افشاندہ ایم
تا نظر بر قامت آن سرو موزون کردہ ایم
مرد کارے مخفیا دیگر نمے آید برون

بر زخم دل از غم نمک تازہ بپاشیم
نام مجنون در صفت ایام بر آریم
گر شیشۂ ما گشت تہی از مئی گلگون
ما بعاشق پیشگی تا نام بیرون کردہ ایم
دشت صحرائے جنون دجلۂ خون کردہ ایم
انجمن آرائے عالم گشتہ حسن آفتاب
بر سیاہ آزر واز بسکہ شبخون کردہ ایم

اس خواب نے اسد کو نہایت پریشان کیا عشق ایک حصہ تھا دُس حصہ ہو گیا معشوق نے محبت پہلو بیٹھایا کنیزون کا خاطرین کرنا مگر عیارہ بچی کی سرکشی پر نہایت غصہ ہو اُسی حال اضطرار مین اسد نامدار کی بارگاہ مین حکیم صاحب تشریف لائے حکیم صاحب نے جو بہت پریشان پایا بہ شفقت و محبت کہا بڑے افسوس کی بات ہو کہ مین آپ کو دم بدم زیادہ پریشان پاتا ہون یہ مقام عیش و فرحت ہی حضور پر ترقی کلفت ہو دل بہلانے کو بہر و بہر شکار کھیل آئیے دل بہلے ایسا نہو دشمنون کو کوئی بیماری ہو جائے تمام اہالیان ہوش رُبا کہین حکیم روشن رائے نے دل جان سے طلسم کشا کی خاطر داری نہ کی مین چاہتا ہون کسی طرح کا حضور کو ملال نہ پہونچے یہ کہکر اسی وقت حکیم صاحب نے سامان شکار مہیا کر دیا ملازمون پر تاکید کی کہ صحرائے سبزہ زار مین آپ کو لیجاؤ شکار کھلوا کر دل بہلاؤ خبردار کوئی ملال نہ پہونچنے پائے اسد نامدار بھی گھبرا رہے تھے وہ باغ جنت جو خواب مین دیکھا ہو آنکھین اُسکو ڈھونڈھتی ہین اسد غازی کو بھی غنیمت ہوا پشت مرکب پر سوار ہو کے برائے شکار صحرا مین آئے اس صحرا مین شکار بیحساب تھا بہت سے جانور شکار کیے ساتھ والون سے کہا اس صحرا مین آہو دستیاب نہ ہوا ہرکارون نے بڑھکر عرض کی یہان سے تین کوس پر دھانون کا کھیت ہو اسمین کئی سو آہو چرا کرتے ہین حضور تشریف لے چلین اسد اسی نشان پر آئے دیکھا حقیقت مین ایک کھیت مین آہو چر رہے ہین ایک آہو پر گھوڑا ڈالا وہ سامنے سے اسد کے بھاگا اسد نے پیچھا کیا کوس بھر راستہ طے کر کے دیکھا دروازہ ایک باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہو آہو اُسی باغ مین گھس گیا اسد

مع مرکب اندر باغ کے آئے اب جو اُس باغ دلکشا پر نگاہ پڑی خواب کا خیال ہوا یاد آیا کہ ہمنے
خواب مین بھی یہی باغ دیکھا تھا گھوڑے پر سے کود پڑے اُس پٹری کو طی کرتے ہوئے چلے اُس
باغ کی رعنائی زیبائی دیکھ کر فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوا کہ دیکھا سامنے سے
صنوبر وزیر زادی جسکو خواب مین دیکھا تھا مع چارسو کنیزون کے آکر پہونچی اسد کا استقبال
کیا بارہ دری مین لے کر آئی سب تو وہی خواب کے نشان ہین تخت یاقوت احمر بچھا ہی مگر
ملکہ خورشید روشن جمال کو تخت پر نہ پایا صنوبر نے بڑے تکلف سے اسد غازی
کو بٹھایا خاطرداری مین مصروف ہوئی پلکون سے جاروب کشی کر رہی ہی جب اسد نامدار
نے صنوبر کو مہربان پایا بیقرار ہوکر فرمایا اے صنوبر ہم چاہتے ہین ہم کو صحبت مین اپنی ملکہ
خورشید روشن جمال کے لے چلو صنوبر تھرا گئی کہا اے شہریار میری کیا مجال ہی کہ بلا تکلف
آپ کو مین ملکہ عالم کے پاس لیچلون بعد ایک مہینے کے میری نوکری ہوتی ہی خلاف دن
مین نہین جاسکتی جب اسد غازی نے بہت کہا صنوبر مجبور ہوئی کہا اے شہریار مین آپ
کو لیے چلتی ہون متصل باغ ملکہ خورشید روشن جمال کے ایک قصر ہی مین اُس مین
چلکر آپ کو بٹھالدون صرف جمال مبارک دیکھکر ملکہ کا چلے آئیے گا بیتابی نہ فرمائیے گا ورنہ
میرے واسطے قباحت ہی یون لے چلنا ممکن نہین ہی محافہ مین سوار ہوکر چلیے طلسم کشانے جوش محبت
مین یہ بھی قبول کیا صنوبر نے طلسم کشا کو محافہ مین سوار کیا قریب اُس باغ کے آکر پہونچی قصر
مین لاکر طلسم کشا کو اُتارا اب طلسم کشانے بخوبی پہچانا کہ حقیقت مین وہ باغ بہشت آئین
یہ ہی اسد غازی اُس قصر سے نظارۂ باغ کر رہے ہین کہ بیرون باغ سے گرد عظیم اُڑی ایک
نقابدار یاقوت پوش مع بارہ ہزار جوانان صف شکن کے آکر اُترا کمرے مین جاکر لباس
زنانہ پہنا آکر تخت پر متمکن ہوئی اب جو اسد غازی نے جمال جہان آرا دیکھا کہ معشوق
ماہر خسار بلا تکلف تخت پر جلوہ فرما ہی صنوبر سر گوشی کر رہی ہی ہرچند ضبط کیا مگر نہو سکا
بیقرار ہوکر قصر سے کود پڑے ہلڑ ہوا کنیزون نے بڑھکر ملکہ خورشید روشن جمال سے عرض
کی کہ طلسم کشا آتے ہین ملکہ اُٹھکر کمرے مین چلی گئی صنوبر نے پیشوائی کر کے اسد غازی
کو بارہ دری مین پہونچایا کہا تشریف رکھیے اسد نامدار نے کہا جب تک صاحب خانہ

تشریف نہ لائین گی مین نہ بیٹھون گا صنوبر نے جاکر ملکہ خورشید روشن جمال سے عرض کی
کہا صنوبر تیری ذات سے یہ فساد برپا ہوا مہمان کی خاطر داری ضرور ہی سپید چادر مین اپنے
کو مخفی کرکے تخت پر بیٹھی پروین صبا رفتار بھی ایک طرف موجود ہی اب ناچ ہونے لگا
جام مے ارغوانی گردش مین آیا اسد غازی نے بہ منت جام ملکہ خورشید کو دیا ملکہ نے کہا
آپ مہمان عزیز ہین خاطر شکنی ہمارے مذہب مین جائز نہین یہ کہکے جام پیا اب سپید چادر
سر سے دور کی اسد غازی گلچینی گلشن جمال کر رہا ہی ملکہ نے کہا دلرُبا ہماری گائن کو لاؤ کہ
طلسم کشا اُسکا گانا سُنین دلربا بناز و کرشمہ حاضر ہوئی اور یہ غزل ظفر کی گائی۔ غزل

یار تھا گلزار تھا مے تھی فضا تھی مین نہ تھا
لائق پابوس جانان کیا حنا تھی مین نہ تھا

محفل دلدار مین غیرون کی جا تھی مین نہ تھا
لوٹ جب گلشن مین تھی باد صبا تھی مین نہ تھا

ہاتھ باندھے کیون مرے چھلا اگر چوری گیا
یہ سراپا شوخی دزد حنا تھی مین نہ تھا

لیلی و مجنون کے افسانہ سے حیرت تھی مجھے
کیا کہون اس عہد مین باد صبا تھی مین نہ تھا

بیخودی مین لے لیا بوسہ خطا کیجیے معاف
یہ دل بیتاب کی صاحب خطا تھی مین نہ تھا

ہائے ساقی یہ ہو سامان اور عاشق وان نہ ہو
یار تھا سبزہ تھا بدلی تھی ہوا تھی مین نہ تھا

کوئی جا سکتا نہین عصمت سرائے یار تک
پردہ در جس نے اُٹھا دا ہوا تھی مین نہ تھا

مین سکستارہ گیا اور مر گئے فرہاد و قیس
کیا اُنھین لوگون کے حصے مین قضا تھی مین نہ تھا

مین نے پوچھا کیا ہوا وہ آپ کا حُسن و شباب
ہنس کے بولا وہ صنم شانِ خدا تھی مین نہ تھا

ناتوانی نے بچائی جان میری ہجر سے
کونے کونے ڈھونڈھتی پھرتی قضا تھی مین نہ تھا

اے ظفر دل پر مرے یہ داغ کیسا رہ گیا
خانہاے باغ مین خلق خدا تھی مین نہ تھا

دلربا کا ایسا رنگ جما کہ پروین بھی بےچین ہوگئی ملکہ نے بھی اشارہ کیا پروین نے گانے
مین شرکت کی خوشی مین پروین نے جام بھرا لیکن چونکہ عیارہ ہی گانے پر دلرُبا کے جو
شرمندہ ہوئی گھائی سے بڑھ بیہوشی کی ملاکر جام دیا مراد یہ تھی کہ یہ نشے مین بہکے میرا رنگ
جم جائے دلرُبا نے بے اندیشہ انجام جام لیا بلا تکلف پی گئی پروین آنکھ لڑائی ہوئے دیکھ
رہی ہی پیتے ہی آنکھون پر دلرُبا کے سُرخی آنے لگی دلرُبا نے مسکرا کر اپنے باندان سے

گلوری لگا کر کھائی پروین نے دیکھا پان کھاتے ہی سُرخی آنکھون کی دفع ہوگئی اب تو دلرُبا
نے بھی جام اپنے ہاتھ سے بھرا گلے مین ہاتھ ڈالکر کہا پروین ہمارے ہاتھ کی شراب پیو کیفیت
حاصل ہو پروین نے جام پیا آنکھون پر تاثیر بیہوشی آنے لگی گجرے پھولون کے جو ہاتھون مین
بندھے تھے اُسکے چند پھول سونگھے بیہوشی دفع ہوئی ابکی مرتبہ پروین نے گلوری اپنے ہاتھ
سے لگا اور بہت سی بیہوشی ملاکر دلرُبا کو دی دلرُبا نے گلوری کھاتے ہی اپنی محرم
سے ایک الایچی نکالی کہا واہ پروین بے نمک کا پان کھاتی ہو یہ کہکر الایچی کھائی اُسی
الایچی کے دو دانہ مُنھ مین پروین کے دیے پروین دو دانے کھاتے ہی لڑکھڑا کے گری
ملکہ خورشید روشن جمال نے جلدی سے ہوشیار کیا اتبو پروین نے دلرُبا کے گریبان مین
ہاتھ ڈالا سر پیٹنے لگی کہا حضور یہ اصلی دلرُبا نہین ہو یہ بڑا کوئی عیار مکار ہو میری بیہوشی
کو دفع کیا الایچی کھلا کر مجھکو بیہوش کیا دلرُبا کہتی ہو ارے پروین دیوانی ہوئی ہو
ملکہ خورشید نے اسد نامدار سے کہا اے شہریار آخر یہ معرکہ کیا ہو اسد غازی نے پُکار کر
کہا نانا جان اپنے کو ظاہر کیجیے سب آپ کے مشتاق ہین خواجہ عمرو نے کہا او نالائق رونمائی
بھی تجھکو میسر نہین دولھا کے واسطے رونمائی کی ضرورت ہو اسد نامدار نے اشارہ کیا
ملکہ خورشید روشن جمال نے چند کشتیان منگوا کر سامنے دلرُبا کے پیش کین اسد غازی
نے کہا یہ آپکی رونمائی ہو پروین وغیرہ نے دیکھا دلرُبا نے حسبت کی آواز دی داد آدم
درویش از کل عالم بیش میری صورت مجھکو عطا فرمایئے یہ کہکر مُنھ پر ہاتھ پھیرا دنیا کی ہوا بدلگئی
سب نے دیکھا ایک شخص عجیب الخلقت ناریل سا سر کلچہ سے گال مردار ید سے دانت تاگا سی
گردن رسی سے ہاتھ پاؤن چھ گز کا دھڑ تلے کا تین گز کا اوپر کا نو گز کا پیادہ دیگر شطرنج کا پیادہ ہو
بڑھکر بادشاہ کو مارتا ہو کنیزین اوہ آہ کر کے بھاگین کوئی کہتی ہو بن مانس کوئی کہتی ہو مرچیاجن
کوئی کہتی ہو منھیا دیو ہو خواجہ عمرو نے فرمایا صاحبو مین تو خاصہ بھلا مانس ہون مگر خواجہ کو
دیکھکر ملکہ خورشید روشن جمال کھڑی ہوگئین پروین کو جھڑک دیا کہا خبردار شہنشاہ اوج
عیاری سے بے ادبی کرتی ہو آپ کے اوصاف حمیدہ اخلاق پسندیدہ کتب ہاے پارینہ
مین مرقوم ہین خواجہ عمرو نے بیٹھتے ہی نے نوازی کی تمام اہل محفل دنگ ہوگئے گانے پر

پروین بھی مائل ہوئی خواجہ عمرو نے کہا اے پروین خود و زرہ طلسم کشا کا حاضر کرو ایسا نہ ہو
خدانخواستہ اُن پر کوئی افتاد پڑ جاوے تمام اہالیان طلسم ہوشربا اسی فکر مین ہین کہ جس طرح بنے
دُھوکا دین لوح دُبہرہ چھین لین یہ کہکے طرف ملکہ خورشید جمال کے خواجہ عمرو متوجہ ہوئے کہا
کیون ملکہ عالم آپ دختر بلند اختر حکیم روشن رائے ہین صاف صاف فرمائیے کہ جار پہر آپنے
اسد سے جنگ کی اور زیر نہ ہوئین اسکا کیا باعث تھا ملکہ نے مسکرا کر کہا اے شہنشاہ عیاران
اپنی عزت افزائی کے سب طالب ہین اسی واسطے مین نے زرہ طلسمی چرا منگائی تھی خود طلسمی زیب سر
زرہ طلسمی زیب جسم تھی اُسی کی برکت سے مین بچی شام کو دھوکا دیکے مین چلی گئی خود و زرہ منگوا کر
سامنے اسد کے پیش کیا خواجہ عمرو سے ملکہ نے کہا آپ چندے یہین تشریف رکھیے اسد غازی
کو بڑے بڑے مقدمات درپیش ہین ہماری شراکت کی خبرین اہالیان طلسم دریافت کر چکے
کوئی بلا نازل ہوا چاہتی ہو یہ ذکر تھا کہ ایک دیو آسمان سے اُترا ملکہ پر نگاہ ڈال کے نعرہ کیا
اے دختر حکیم تو نے غضب کیا اپنے مکان مین طلسم کشا کو جگہ دی شاہان طلسم ہوش رُبا نے تم کو کون
کا بڑا دھوکا کھایا کہ تم کو سامری پرست سمجھے آج چیر پھاڑ کر تجھکو کھا جاؤنگا ملکہ بھاگ کر کمرے
مین چھپی اسد غازی کود کر سامنے دیو کے آئے دیو نے ارّہ پشت نہنگ کا وار کیا اسد نے
آرے کو تلوار سے کاٹا دیو لپٹ پڑا لوح اسد نامدار کے گلے مین ہر کشتی ہونے لگی ملکہ کمرے
سے دیکھ رہی ہین دیو ہر مرتبہ چاہتا ہو مین طلسم کشا کو پست کرون مگر اسد غازی نے
شاخ اُسکے توڑ کر پھینک دیے ایسے دو چار گھونسے مارے کہ دیو چیخنے لگا لاد کر کولے پر مارا
زمین پر گرا کود کر چھاتی پر سوار ہوئے سوال اسلام کیا دیو نے کہا لاکھ جان میری نام پر
خداوند شیاطین کے نثار ہین اسد غازی نے بقوت صاحبقرانی دیو کو چیر کر پھینکدیا قصد کیا
پلٹ کر بارہ دری مین جاوٗن ایک جوان کرگدن سوار پکارتا ہوا آتا ہو کہ او طلسم کشا تو نے بڑا
غضب کیا اور ملکہ خورشید جمال کو بھی للکارا کہ اس باغی کو اپنے باغ مین کیون جگہ دی
اسد پلٹے کرگدن سوار نے بتعجیل تمام اسد نامدار پر وار کیا اسد غازی نے ہتھکٹی کا ہاتھ
مارا کر گدن سوار کا ہاتھ کٹ کر گرا وہ جوان بھاگا اسد غازی نے پیچھا کیا اُسی کے ساتھ اسد
چلے بھاگتا ہوا قریب کوہ آیا وہان آکر اس نے آواز دی یارو طلسم کشا کو لینا یہ تُرکش

میرا پیچھا نہین چھوڑتا بیس ہزار جوان باتیغہاے برہنہ درہ کوہ سے نکلے اسد غازی کو گھیر لیا وہ کرگدن سوار تو الگ ہوا نعرے کر رہا ہے ہر طرف سے لڑنے والے گھیرے ہوئے ہین قصد ہو کہ زرہ بلوے کے اسد کو قتل کرین دو پہر کامل اسد لڑا مجمع کم نہین ہوتا اگر دس مارے گئے پچاس در آ کر شریک ہوے وہ جوان دست بریدہ غل مچا رہا ہے مار و طلسم کشا کو قتل کرو جب طلسم کشا نے دیکھا کہ یہ مجمع کم نہین ہوتا اُسی گرمی جنگ مین لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا جبتک کرگدن سوار جادو قتل نہو گا یہ مجمع بڑھتا جائیگا اسد غازی نے پلٹ کر دیکھا سب جوان اُسکو بچا رہے ہین اُسکے نام پر سینہ سپر کرتے ہین اپنے افسر کے نام پر مرتے ہین اسد لاچار ہوا دست دعا بلند کیا قباد شہریار مع بارہ ہزار جوانون کے بصد سطوت و شوکت آکر پہونچے آتے ہی اُس مجمع کو پراگندہ کیا اسد غازی نے جو اتنی مہلت پائی شیرانہ نہنگانہ لڑتا ہوا قریب جوان کرگدن سوار پہونچا وہ ہر چند چیخا پیٹا حمایتون کو آواز دی اجل سے کون بچا ساتھ والے شمشیر زنی کر رہے ہین قباد شہریار سے گھبرا کے اُسنے ہاتھ تلوار کا مارا اسد غازی نے روک کر ہاتھ مارا مثل خیار تر کے دو ٹکڑے ہوے آواز آئی کشتی مرا نام سن کرگدن سوار جادو بود وہ مجمع متفرق ہوا کچھ بھاگے کچھ قتل ہوے قباد شہریار نے فرمایا اسد غازی عیش پسندی کو موقوف کرو تھوڑی سی شفقت اور باقی ہی پھر عمر بھر عیش و آرام کرو جلد لوح کو ملاحظہ کرو دیکھو کیا حکم نکلتا ہی دو ہفتے کامل تمنے حکیم صاحب کے مکان مین کاٹے اسقدر تساہل مناسب نہتھا دیکھیے پروردگار انجام بخیر کرے مگر اب فوراً لوح ملاحظہ کرکے بموجب حکم کاربند ہوجیے طلسم کشا کے واسطے بڑی مشکل ہے اسد غازی نے لوح کو ملاحظہ فرمایا جو حکم نکلا بموجب اُسکے ایک جانب چلے مگر مکان پر حکیم صاحب کے جانے سے لوح مانع ہوئی دور سے ایک باغ نظر آیا گلنار جادو ساحرہ اِس مقام کی حاکم تھی بڑے بڑے عجائب و غرائب دکھلائے اسد غازی لوح دیکھتے رہے دھوکا نہین کھایا ایک مرتبہ بشکل چالاک سامنے آئی لوح مانگی اسد غازی نے لوح کو ملاحظہ کیا گلنار غائب ہوگئی ایک مرتبہ بصورت طاؤس پہ پیچھے گھبرائی ہوئی آئی کہا ذرا لوح دیجیے اسد غازی نے لوح پر نگاہ ڈالی پھر گلنار ناچار ہو کر بھاگی تیسری مرتبہ بصورت ضرغام شیر دل قریب آئی کہا حضور مین خبر لشکر کی لیکر آیا ہون افراسیاب

نے لشکر کو درہم و برہم کیا ہے ذرا لوح مجھے دیجیے ایکی مرتبہ اسد غازی نے لوح گلے سے اُتاری
کہا لو برادر ضرغام تم سے کیا لوح عزیز ہے جیسے ہی اُسنے ہاتھ بڑھایا اسد غازی نے کلائی پر
ہاتھ ڈال کر ایک طمانچہ مارا گلنار کا سر اُڑ گیا لاشہ اس مکارہ کا زمین پر تڑپا آواز آئی کُشتی مرا نام
مِن گلنار جادو بود اُسکے قتل ہوتے ہی وہ باغ غائب ہوا بحکم لوح ایک جانب چلے مگر خواجہ
عمرو بن اُمیّہ ضمری باغ مین ملکہ خورشید روشن جمال کے حاضر ہین بعد نکلنے اسد غازی کے
ملکہ کو بڑا افسوس ہوا کہا ای خواجہ عمرو حقیقت مین طلسم کشا کو بڑے بڑے انتظام کرنا پڑتے ہین
ایک سر ہزار سودے ذرا بھی چوکین لوح قبضے سے نکل جاوے خواجہ عمرو نے کہا اُسکا خدا
حافظ ہے یہ تو ملکہ کو ثابت ہوا کہ خواجہ عمرو پر دین پر مائل ہوے کنیزون نے جو اصلی صورت
پر خواجہ کے بھبتیان کہین خواجہ رنگ روغن عیاری کا لگا کر ایک خوش رو گویے کی شکل بنے
چالیس پچاس کنیزین گرد تخت پر ملکہ خورشید روشن جمال ایک جانب پروین صبا رفتار
خواجہ تانین مار رہے ہین احسنت و آفرین کی صدا بلند پروین بھی گانے مین شریک ہو جاتی
ہے کمال پر خواجہ عمرو کے پروین کو بھی توجہ ہوئی یہ مختصر سا جلسہ بڑے لطف سے آراستہ
ہے کئی مرتبہ ملکہ خورشید روشن جمال نے یہ کہا کہ اس دیو کے قتل کی خبر ہمارے والد نامدار کو
بھی ہو جانا ضرور ہے صنوبر وزیرزادی نے عرض کی حضور وہ ہمہ دان ہمہ گیر حکیم طلسم ہوشربا صاحب
تدبیر خود اس حال سے آگاہ ہوے ہونگے جسدن سے طلسم کشا کا یہان داخلہ ہوا آٹھ پہر ملاحظہ کتب
مین مصروف رہتے ہین یہ ممکن نہین ہے کہ کوئی سانحہ گذرے اور حکیم صاحب کو خبر نہو جملہ علم مین
طاق ہین عالم کامل عاقل یادگار حکیمان اشراقین صاحب علم و یقین صنوبر تعریفین حکیم صاحب
کی کر رہی ہے ملکہ خاموش بیٹھی ہین خواجہ عمرو تدبیرین سننے کی کر رہے ہین ملکہ خورشید روشن جمال
نے موتیون کے مالے دیئے کشتیان جواہرات کی مرحمت کین یکایک پہلوے باغ سے نعرہ
ہوا منم مواج جادو ملکہ خورشید روشن جمال تمنے غضب کیا اپنے گھر مین دشمن ساحران
کو جگہ دی تمام طلسم مین مشہور تھا کہ حکیم روشن رائے اہالیان طلسم ہوشربا کے بڑے
دوست ہین اپنا گنبد دیرینہ ظاہر کیا کچھ خوف نہ آیا یہ کہکر طبقے کا طبقہ زمین کا مواج نے
اُٹھا لیا اور سے کہ ہر روسے ہوا چلا سحر بھی کر دیا کہ کنیزین و خواجہ و ملکہ بیہوش ہو گئیں طبقہ زمین کا

مواج لیے ہوے جاتا ہے بقدرت پروردگار اسد نامدار نے گلنار جادو کو مارا اُس باغ سے نکلے ہین ساحر آ کے گھرتے ہین اسد اُنکو قتل کر رہے ہین صدہا ساحرون کا لاشہ پھڑک رہا ہے اسد نامدار تیغ بکف کھڑا ہے کہ دیکھا آسمان پر ایک ساحر طبقہ زمین ہاتھ پر رکھے ہوے سناٹا بھرتا ہوا جاتا ہے اُس طبقے پر ستارہ ہاے سحری چمک رہے ہین بیچ مین ایک ماہ رخسار گرد کنیزان گلعذار ہین اسد نے بموجب حکم لوح کمان کیانی دوش سے اُتاری تین بھال کا تیر بجر کمان مین پیوست کر کے سینۂ پُر کینۂ مواج تاکا جیسے ہی وہ ہر اکر قریب سر کے پہونچا سر کمان کا کڑکا مواج سہا تھر اب گوشۂ عافیت کب ملتا ہے تیر قضا سینے پر اُس نامرد کے پڑا تیر کھا کر چلایا مگر تیر سینے کو توڑ کر پار گذرا طبقہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹا بحرین جادو مواج کا افسر ایک نخل پر سے یہ معرکہ دیکھ رہا تھا جوش مار کر جھپٹا طبقے کو ہاتھ پر لیا اُس جلدی مین بلند ہوا اسد تیر ترکش سے نہ نکال سکے بحرین نعرہ کر کے نکل گیا اپنے باغ مین لا کر اُتارا اسد تو بموجب حکم لوح ایک جانب چلے مگر متردد رہے کہ ساحر کسکو لیگیا بخوبی نگاہ ملکہ پر نہ پڑنے پائی اتنا تو ضرور ظاہر ہوا کہ کسی ہمارے دوست کو بحرین گرفتار کر کے لیگیا بحرین اُسی جوش و خروش مین اپنے باغ میں اس طبقے کو لیکر آیا طبقۂ زمین پر رکھا سحر کیا رنگ و روغن چہرے سے عمرو کے اُڑ گیا ملکہ پر غصہ کرنے لگا کہا اے دختر حکیم تو نے حقوق افراسیاب بھلائے دشمنونکو اپنے گھر مین جگہ دی بڑی مراد اس ساربان زادے سے تھی تمام طلسم مین اسنے غدر ڈال دیا ملکہ خورشید روشن جمال نے حجاب سے کچھ جواب نہ دیا خواجۂ عمرو بول اُٹھے فرمایا او بحرین کیون تیری شامتین آئی ہین تیری قضا قریب پہونچی جب تو تو نے ہمکو گرفتار کیا تو نے ہوش رُبا مین یہ ذکر نہین سُنا کہ خواجۂ عمرو جہان گرفتار ہوا پھر جبا ہی آئی لہذا تمھاری بھی قضا قریب ہے تو بد نصیب ہے سر پر ہاتھ دھر کے روئے گا بہتر یہ ہے کہ ہماری اطاعت کر ملکہ عالم کے والد نامدار کے چل کر قدمون پر گر وہ طلسم کشا سے خطا تیری معاف کرا دینگے یہ سُنکر بحرین کو اور جوش آیا ابل پڑا موج مین اُٹھا تلوار کھینچکر طرف خواجۂ عمرو کے چلا کہ او ساربان زادے مین تیرا فیصلہ کر لون تو جا کر حکیم صاحب کی مشکین باندھون اب مین حکیم صاحب کو زندہ نچھوڑونگا اب تک تو مشہور تھا کہ حکیم صاحب طلسم سامری پرست ہین اب حال کھلا کہ طلسم کشا کے مشتاق تھے دعائین مانگتے تھے اور ملکہ پر تو میری جان

جاتی ہو جب سران سبکا لیجاؤنگا افراسیاب سے کہونگا دختر حکیم سے میری شادی کروا افراسیاب
خوشی خوشی میری شادی کریگا یہ جو بحرین نے کہا ملکہ خورشید روشن جمال نے بیقرار ہو کر طرف آسمان
کے دیکھا آواز دی ای بے نیاز دین نے اپنے کو ناموس جلیل مین داخل کیا یہ ذلیل مجھکو کلمات
سخت کہتا ہو افسوس ہو کہ اسکو سزا نہوئی حکم ہو ملک الموت کو کہ میری قبض روح کرے
ان کلمات جہلات کے سننے کی قلب مین طاقت نہین ہو اس کنیز کو تو نے حکیم روشن رائے
کے صلب مین سے پیدا کیا اپنے نام پر شیدا کیا اس بیحیا کو سزا دے کنیز کو بدعت سے بچائے کل
اہالیان ہوش رُبا نے میرے مقدمے مین لکھا ہو کہ یہ پہلو نشین طلسم کشا ہو گی تمام معشوقان
طلسم کشا اپنا سر تاج جانینگے تو ہی نے یہ مرتبہ عطا کیا بیقرار ہو کر ملکہ خورشید روشن جمال نے
ایسے کلمات حسرت آمیز کہے خواجہ عمرو نے دیکھا کہ حکیم روشن رائے ایک سنگ مرمر کی چوکی پر
سوار چار نقش پایہ مین چوکی کے بدھے ہوے چوکی اُڑی ہوئی آتی ہو کچھ نقوش ہاتھ مین کچھ اسما آلہی
پڑھتے ہوے آتے ہین او بیحیا خبردار خواجہ عمرو کو قتل کرنے کا ارادہ نکرنا یہ کہکر آواز دی قلقوا
یا مریخ یہ کہکر ایک نقش نیر اعظم کی جانب دکھایا تلوارین برسنے لگین ہزارون ساحرون کے سر
قلم ہوے بحرین نے چاہا تڑپ کے نکل جاؤن ایک تیغہ برق مثال سر پر گرا بحرین کے
دو ٹکڑے ہوے عذاب آلہی نے تمام ساحرون کو گھیرا جو جہان بھاگ کر پہونچا وہین تلوار گری
سب ساحرون کے سر قلم ہوے ہزارون خوف سے بیدم ہوے نقش کا عکس جو پڑا مرنے سے
بحرین کے خواجہ عمرو چھوٹے اُس مجمع سے الگ ہوئے بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتہ ہوا نام بن
بحرین جادو بود حکیم صاحب نے آکر اپنی دختر بلند اختر کو تخت پر سوار کر لیا اور پُکار کر یہ کلمہ کہا
کہ خواجہ عمرو سلامت اب آپ اپنے لشکر مین جائیے افراسیاب قیامتین برپا کر رہا ہو طلسم کشا
بھی فوراً آہو پہونچیگا افراسیاب نے بہت سے سردار قتل کیے اب اُسنے جلادی پر کمر باندھی ہو یہ فرما کر
بیٹی کو لوا نیی لیگئے خواجہ عمرو بدحواس ہو کر طرف لشکر کے بھاگے لشکر مین آکر یہ معرکہ دیکھا کہ
افراسیاب با فوج قاہرہ مقابلے میں اُترا ہوا ہی روز طبل جنگی بجوا کر میدان مین آتا ہو دس پانچ
ساحرون کو قتل کر کے چلا جاتا ہو وہ گنبد جو بنا ہو وہ ذات طلسم کشا کی حفاظت کےلیے قرار دیا ہی
کہ جب طلسم کشا آجائیگا گنبد مین چلا جاؤنگا یا شاید اپنی شبیہ کو لڑوانا ہو گا حال اُسکا مفصل تحریر

کیا جائیگا لاچین وغیرہ کو کچھ نہین مانتا خواجہ عمرو تو یہ معرکہ عظیم دیکھکر گھبرائے سد باب عیاری فرمایا آپ
نے یہ کیا ہی شب کو بارگاہ مین رہتا ہو گرد آگ روشن رہتی ہی دروازے پر اژدہے بیٹھا دیے ہین
عیار کا جانا دشوار ہی رات بھر خواجہ عمرو کوشش کرتا ہی تا بہ افراسیاب رسائی ناممکن آج صبح
بڑے قہر و غضب مین طبل جنگی بجوا کر آیا سردارون کو للکار رہا ہی جو کلا اسکے ہاتھ سے مارا گیا اسد
نامدار قباد شہریار سے رخصت ہو کر ایک باغ مین پہونچے دو ساحر ہلال و مہال وہان نگہبان تھے
اُنھون نے بڑے بڑے سحر کیے اسد غازی نے بموجب حکم لوح ایک کو تیر سے مارا ایک کو چیر کر
پھینک دیا ایک قصر مین قفل لگا ہوا تھا اسکو بتاید لوح کھولا ایک تاجدار مع بارہ سو جوانون کے
اُسمین قید تھا اسد غازی نے اُسکی قید دور کر کے نام پوچھا اُس تاجدار نے عرض کی لوح طلسمی
حضور کے پاس موجود ہی اُسمین غلام کا نام بھی درج ہوگا دوست و دشمن کا خیال بھی واجب و لازم
ہی اسد غازی نے لوح کو دیکھا لکھا ہی مہران تاجدار خیر خواہ شہنشاہ لاچین نامدار اُسکے کہنے پر
عمل کرو اسد غازی نے مہران تاجدار کو رہا کیا مہران اسد غازی کو لیکر ایک قصر معقول
مین آیا ایک صندوق کھولکر ایک کتاب اور ایک آئینہ اسد نامدار کو دیا کہا اے شہریار آئینہ کا عکس
ڈالیے کتاب کو ملاحظہ فرمایئے آپ کے لشکر کا حال آئینہ ہوگا یقین ہی افراسیاب بدعت کرتا
ہو پچاس برس اُسنے سلطنت طلسم ہوشربا کی خدا اُسکو حضور کے ہاتھ سے قتل کرے ہزارون
شعبدے دکھائیگا بمشکل سامنے تیغہ نور افشانی کے آئیگا بلکہ کوشش افراسیاب ذات پر
خواجہ عمرو کے موقوف ہی کسی غفلت مین البتہ اُسپر دست اندازی ہوگی ہوشیاری مین قتل
افراسیاب غیر ممکن اسد غازی تو حال لشکر کے مشتاق تھے اُس کتاب کو ملاحظہ فرمایا
آئینہ سامنے رکھ لیا دیکھا افراسیاب میدان کارزار مین ہی کئی ساحرونکو قتل کر چکا ہی اسوقت
بھی للکار رہا ہی پرا بند لاز مین لاچین دردمند اسد غازی گھبرائے مہران تاجدار نے
عرض کی حضور پہونچ سکتے ہین لوح کو ملاحظہ فرمایئے بموجب ہدایت لوح کام کیجیے اسد غازی
نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا یہ اسم حاشیہ لوح کا ورد زبان کرو ایک طاؤس بلند پرواز پیدا ہوگا
اُسپر سوار ہو کے جاؤ چشم زدن پہونچو گے یہ طلسم ہوشربا ہی ہر ایک شعبدہ یہانکا ہوشربا ہی اسد
غازی نے بہ تعجیل اسم حاشیہ لوح ورد زبان کیا طاؤس اڑتا ہوا آیا اسد غازی یہ کہکر اُسپر سوار ہو

کہا ای طاؤس طلسمی جلد مجھکو میرے لشکر مین پہونچا طاؤس شل عنقاے بلند پرواز ہوا یہان اہالیان
لشکر بیتاب ہو رہے ہین جب کوئی مرد ادہر نہ نکلا اور افراسیاب نے للکارا کئی مرتبہ ملکہ سواج قطرہ زن
دختر شہنشاہ نیلم بصد شوکت و حشم میدان مین نکلی مہ جبین سے رخصت ہوئی مہ جبین رونے
لگین کہا ای ملکہ سواج اگر خدانخواستہ تمپر کوئی اُفتاد پڑی مین طلسم کشا کو کیا جواب دونگی
سواج نے کہا حضور لاف و گزاف افراسیاب نہین سُنا جاتا ہر چند سب نے روکا سواج سحر
کرتی ہوئی بصد جوش و خروش افراسیاب پر جا پڑی پہونچتے پہونچتے ایک دو ہتھڑ مارا بال برے
پالون کے افراسیاب کے زمین شق ہوئی ایک چشمہ آب ظاہر ہوا ایک نہنگ نے نکلکر افراسیاب
پر حملہ کیا افراسیاب زمین پر گرا نہنگ نے زرہ نوچ کر افراسیاب کی پھینکدی افراسیاب نے
گرتے گرتے یا سامری کہکر اپنے کو سنبھالا نہنگ کو چیر کر پھینک دیا سواج پر جا پڑا سواج نے
دو چار سحر ایسے کیے تلوار خنجر برسے افراسیاب زخمی ہوا افراسیاب نے زخمی ہو کر خون چلو مین
لیا سواج پر پھینک مارا یہ معلوم ہوا کہ تودہ بارود مین کسی نے آگ ڈالدی سواج قطرہ زن
جلنے لگی ہائی بہن کہکر طاؤس پریچہرہ پر جا پڑی افراسیاب نے اُسی گرمی مین ہاتھ مارا طاؤس
پریچہرہ بھی قتل ہوئی دونون معشوقان طلسم کشا تھین لاشے دونون کے میدان کارزار مین تڑپتے
صاف ظاہر ہوتا تھا کہ دو ستارے یا چاند کے ٹکڑے زمین پر تڑپ رہے ہین آندھی سیاہ
اُٹھی تمام سرداران لشکر چاہتے ہین افراسیاب پر جا پڑین افراسیاب اُن دونون کو مار کر مبارز
طلبی کر رہا ہی ملکہ بلقیس و لاچین دونون بیشتر زخمی ہو چکے ہین اب زن و شوہر کو تاب
نہ ہی ملکہ بلقیس تخت سے کودین چاہا میدان مین جاوین مہرخ و بہار نے ہاتھ تھام لیا کہا ای
ملکہ عالم افراسیاب جوش و خروش مین آج لڑ رہا ہی ہم آج میدان مین آپکو نجانے دینگے
ہم سب ملکر بلوہ کرینگے مرگ انبوہ جشنے دارد اسوقت لشکر مین ایک غریو ہی لاچین و بلقیس کو
سب روک رہے ہین یہ زن و شوہر بگڑے ہوئے ہین افراسیاب نعرے کر رہا ہی اور مہ جبین
بھیج کسیکو بادشاہ بنکر بیٹھی ہی خود میدان مین نہین آتی ادہر تو سواج و طاؤس پریچہرہ کا مرنا ادہر کلمات
بدعت افراسیاب اہل اسلام نے بیقرار ہو کر دعا کی آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا سب نے اسد نامدار
طاؤس پر سوار لوح طلسمی گلے مین نیزہ ہاتھ مین تیغہ نور افشانی قبضہ مین طاؤس شل طائر خیال آسمان سے

ہوا پر بازی کرتا ادھر ادھر پر مارتا اپنی تیزیان دکھاتا شمشیر آبدار چمکاتا نیزے کو جنبانی دیتا
بازوؤن پر خم ٹھوکتا ہوا آ کر پہونچا میدان مین جولانیان ہائے مواج دیر یہ چہرہ دیکھے آنکھون کے نیچے
اندھیرا آگیا نعرہ کرکے افراسیاب پر جا پڑے او نامرد کیا ان عوض تو نے زبردست اندازی کی اس تعجیل
مین اسد نامدار افراسیاب پر آگئے افراسیاب کو بھاگنے کی مہلت نہ ملی تیغہ نور افشانی چمکایا کہ
افراسیاب کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا صاحب عجائب وغرائب ہی سنبھلکر ہاتھ مارا اسد
غازی نے تیغۂ نور افشانی پر ردکا سر کو بچاکر کمر پر ہاتھ مارا افراسیاب کے دو ٹکڑے ہوے حیرت
جادو نے لشکر کو اشارہ کیا تمام لشکر اسد نامدار پر آپڑا ایک عیار اندر زمین سے پیدا ہوا وہ عیار
لاشۂ افراسیاب اٹھاکر لیگیا حیرت جادو لڑ رہی ہی جملہ سردار جا پڑے حیرت کو شکست دی
حیرت دہشتی تھی صرصر وصبا رفتار دوڑی دوڑی پھرتی ہین طرف سے پہاڑ کی گرد عظیم بلند
ہوئی ایک لشکر کلان بہلوے کوہ مین اترا صرصر نے دیکھا افراسیاب جادو مرکب پر بیٹھا سوار
سات لاکھ فوج سے آ کر پہونچا صرصر سے کہا جاکر حیرت کو منع کر طبل بازگشت بجواکر پلٹ آئے مجھکو
کون مار سکتا ہی بھٹکا بھٹکا کے اسد کو مار ڈالو مگا ضرغام وغیرہ نے بھی اسد غازی کو خبر دی
کہ ای شہریار آپ نے کسکو مارا وہ افراسیاب نقلی تھا افراسیاب دامنہ کوہ مین فروکش ہی لاف
وگزاف کر رہا ہی حیرت جادو یہ خبر فرحت اثر سنکر طبل بازگشت بجواکر پلٹ گئی اہل اسلام اسد
نامدار کو ساتھ لیکر پلٹے داخل لشکر ہوے لاجین نے قدمبوسی کرکے عرض کی ای شہریار مہران
تاجدار ملازم قدیم غلام کار رہا ہوا ہر کارون نے مجھکو خبر دی وہ تو کل آ کر پہونچیگا حضور آپ طرف
گلگون کے تشریف لیجائین بعلا سلے گنبد کی فکر کیجائیگی مگر برای خدا بدون ملاحظہ لوح
قدم نہ رکھیے گا جو سانحہ پیش آئے اسکو عجائب وغرائب طلسمی تصور فرمائیے گا حکیم روشن رای
یادگار حکماء اشراقیین سے ہین انکے شعبدون سے بھی بچیے گا صرف اپنی دختر کی عزت افزائی
چاہتے ہین اسی طرح لاجین نے سمجھایا اسد غازی اس جنگ مغلوبہ مین زخمی بھی ہوے زخم درزی
کرائی اسیوقت مسلح ہوے سب کہا خلا حافظ فرح ہمکو خبر دیتی ہی کہ باغ گلگون مین داخلہ کرنا واجب
ولازم ہی انشاء اللہ جو کچھ ظہور ہوگا آپ لوگون کو اطلاع دینگے ابکی تو افراسیاب غضب کر گیا
شعبدہ کرکے اپنے کو بچالیگیا شہنشاہ لاجین نے کہا ای شہریار اس طلسم ہوش رُبا مین ایسے ایسے

تحفہ جات تھے کہ جنکے سبب سے سامری وجمشید نے دعوے خدائی کیا جلہ اہالیان مذہب آکر حیران ہوتے تھے آپ عنایت پروردگار سے ایسے صاحب اقبال ہین کہ اسی طلسم کے رازدار آپ کے شریک ہوے اس وجہ سے سب انتظام ٹھیک ہوے افراسیاب اپنے کو خوب بچائے گا اور ہم شبیہ نبار کھی ہین اُنکو قتل کرائیگا لیکن اس سے بھی مراد حاصل ہوتی ہے قوت سحر گھٹتی جاتی ہے آپ اس مرحلے سے واپس آئین تو خواجہ عمرو سے رجوع کرین تحقیقات کیجائے یہ گنبد مین جو افراسیاب نے حربہ ہاے سحر لٹکائے ہین جو کوئی اُنکے سایہ مین جاتا ہے وہین حربہ تڑپ تڑپکے گرتی ہین لاکھون بندگان خدا کام آئے ہم لوگون کا سحر بھی وہان کام نہین کرتا قبب کو اسد نامدار بخوبی سب صاحبون کو سمجھا کر سمت باغ گلگون چلے لشکر مین سب غم مواج وطاؤس مین سیاہ پوش ہین لاچین نے اسمین بھی سبکو سمجھایا کہ صاحبو یہ تو لڑائی ہے ہر وقت ہتھیلی پر سر رکھتے ہین افراسیاب سے مقابلہ کرنے مین موت کا مزا چکھتے ہین ان شاہزادیون کا انجام بخیر ہوا ایسے نمکحرام کو ہم تھے قتل ہوئین لڑائی سے منہ نہین پھیرا مردانہ وار جان دی بر وقت رخصت اسد غازی کا بھی دل ملول تر ہوا گھوڑے کو اڑا کر چلے شب تیرہ و تار مین لوح مثل ستارہ سحری چمک رہی ہے ہر مقام پر رہبری کرتی ہے جب اسد غازی نے اُٹھا کر دیکھا لوح نے نشان دیا اسی نشان پر رات بھر چلے آئے صبح کو قریب ایک گنبد کے پہونچے سر گنبد پر ہزارہا طائران خوش الحان زمزمہ سرائی کر رہے تھے اسد کو دیکھکر آوازین دینے لگے اے ساکنان باغ گلگون جلد آکر خبر لو طلسم کشا آپہونچا ایک طائر اُنمین سے زیادہ بلند ہوا بیقرار ہو کر آواز دی اے زاغ سیاہ چشم اپنی خبر لے طلسم کشا کی فکر واجب ولازم ہے یہ جو اُس طائر نے آواز دی ہزارہا زاغان سیاہ گوشہ صحرا سے کانون کانون کرتے ہوے آکر اسد غازی پر گرے غلطگین مار کر انسان بنے حربہ ہاے تیر وتفنگ ہاتھ مین سحر بھی کرتے ہین نیزہ وتیر وتبر بھی چل رہے ہین دوپہر کامل اسد نامدار اُن جادوگرون سے لڑا زمین پر کسی کا لاشہ نہ پایا کلائیون پر ورم آگیا اپنے نزدیک ہزارہا ساحر قتل کیے لاشہ ایک کا بھی نہین معلوم ہوتا یقین ہوا کہ لڑتے لڑتے آپ گر پڑونگا ساحر بلوہ کرکے گرفتار کر لینگے کہ آسمان پر برق چمکی اسد نامدار نے ملکہ عجائب جادو کو دیکھا کہ بال چہرے پر کھلے ہوے رنجیدہ کبیدہ آواز دیتی ہین اے شیر بیشہ جرائت اے نہنگ دریاے سخاوت اگر سو برس لڑیے گا

تو کیا ہوگا لوح کو ملاحظہ کرو اُسکے احکام کے کاربند ہو یہ مقام زاغ سیاہ چشم ہی یہ کہکر ملکہ عجائب آسمان
مین غائب ہوئین کچھ طائر بلند ہو کر طرف عجائب کے چلے تھے اُنکو نہ پایا اسد غازی نے جو مہلت پائی
مہرے کا عکس ڈالا لوح مین حرف ظاہر ہوے تحریر تھا کہ ای طلسم کشا جب قریب گنبد گلگون
پہونچنا طائران بلند پرواز کو غل مچانے کی مہلت نہ دینا اگر ساحرا گر گھیر مین اُسنے لڑنا بیکار ہی سر گنبد پر
ایک زاغ کلان مثل بخت کا فران نتہا کا سیاہ ہی مگر سینہ پر اُسکے ایک خال سپید ہی اُسکے قتل ہونیکا
بھید ہی ای طلسم کشا اگر تو تیر انداز بیمثل ہی اور خال سینہ پر تیر پہونچا تو وہ مارا گیا اگر تیر نے خطا کی خال
سے تل بھر بھی فرق ہوا تیر پلٹ کر تمھارے سینہ پر پڑیگا یقین ہی صدمہ کامل پہونچے اسد غازی
نے الامان کہکر کمان کیانی دوش سے آتاری لوٹا زاغ سیاہ کا تاکا دعا کی کہ ای مالک قضا و قدر اگر
تیرا حکم ہو تو البتہ تیر اس خال پر پہونچے ادھر سیسر گڑ کا زاغ نے پرواز کی مگر تیر بعنایت مجر گار
خال سفید پر جا کر پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا بجاے خون شعلہ ہاے آتش جسم سے نکلے تمام ساحر
جلنے لگے نخل بھی جلے گنبد گرا تمام صحرا تیرہ و تار ہو گیا بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی سر نام من زاغ سیاہ
چشم بود اب روشنی ہوئی دیکھا ایک باغ بہشت آئین مین قصر متعدد ایک قصر سے کراہنے کی آواز آئی آہم
اسد غازی نے اُس قصر کو کھولا دیکھا ایک جوان خوش رو خوشخو مسلسل و مطوق چت پڑا ہی سینے
پر ایک سنگ کلان رکھا ہی اُسکے صدمہ سے آہ آہ کر رہا ہی اسد غازی کا دل بیقرار ہو گیا سنگ
سینے سے اُس جوان کے اُٹھایا لوح کا عکس پڑتے ہی قید جسم سے اُسکے دور ہوئی اُٹھتے ہی قدمون
سے لپٹ گیا کہا اے شہریار خدا آپکو مظفر و منصور کرے غلام مصاحب لاچین ہی گلگون تاجدار
میرا نام ہی یہ ملعونہ زاغ سیاہ چشم جادو میرے اوپر عاشق تھی ای شہریار روز گرفتاری شہنشاہ
لاچین کل طلسم ہوشربا مین غدر تھا ملازمان افراسیاب نے جسکو جہان پایا قید کیا قتل کیا
اس ملعونہ نے کینۂ دیرینہ ظاہر کر کے مجھکو قید کر لیا روز طالب وصل ہوتی تھی شب گذشتہ
آپکا نام لیکر روتی تھی کہتی تھی ای گلگون تاجدار افسوس مین نے اپنی زندگی تیرے ساتھ
ضائع کی ثمر مراد حاصل نہوا طلسم کشا امروز فردا مین آیا چاہتا ہی تم لوگون کو تو بڑی خوشی ہوگی
لیکن تجھکو وہ صدمہ دون کہ تڑپ کر مرجاے وہ سنگدل یہ پتھر سینے پر رکھ کر چلی گئی حضور اپنی
زبان معجز بیان سے ارشاد فرمائین کہ ہمارے شہنشاہ لاچین اور زوجہ اُنکی بخیر و عافیت ہین

آپ کے بزرگان دین نے ہمکو خواب مین بشارت دی کہ گلگون نہ گھبرانا طلسم کشا آیا چاہتا ہی وقت قتل افراسیاب قریب آیا تم سب کی عملداری ہوگی سامری پرستون کو بیقراری ہوگی یہ باغ و قصر خاص غلام کا ہی اس ملعونہ نے یہ بدعت کی مجھکو بھی قید کیا باغ و مکان پر قبضہ کر لیا ہم سب نمکخواران شہنشاہ سابق ہین یہ کہکر گلگون تاجدار نکلا جا بجا ملازم اُسکے قید تھے بارہ سو جوان رہا کیے سامان دعوت اسد غازی مہیا کیا ایک چھپر کھٹ عمدہ واسطے اسد نامدار کے آراستہ کیا بروقت برخاست عرض کی کہ اگر شب کو کوئی سانحہ درپیش ہو بدون اطلاع غلام کسی طرف جانے کا ارادہ نہ کیجیے گا از روے قاعدے کے ایک جلسہ بزرگ آپ کی نگاہ سے گذریگا اور بزرگ ہمارے ہمکو خبر دیگئے تھے غلام یہان کا رازدار ہی اگر بدون اطلاع غلام کے کسی طرف قصد ہوگا آپ صاحب لوح ہین کوئی آپکا کیا کر سکتا ہی آوارگی پریشانی ضرور ہوگی یہ کہکر گلگون رخصت ہوا اپنے محل مین گیا اسد نامدار یاد مین ملکہ خورشید روشن جمال کے تڑپ رہے ہین اور اشعار عاشقانہ زبان پر جاری ہین غزل موافق مضمون مقام ہذا مصنفہ تراب

عجب طرح کا یہ تجسس ہے حصول کیونکر ہو کار اپنا — نجانے پاتے ہین اُس تلک ہم نہ زندگی کا قرار اپنا
اُٹھانہ در سے تو یار ہمکو اسی توقع سے ہم پڑے ہین — کہ بعد مردن گلی مین تیرے اُڑا کریگا غبار اپنا
تجھے ہی لازم کہ رحم کر اب غریب بیکس ہون بینوا ہون — کہ تیرے خاطر مین چھوڑ آیا ہزار منزل دیار اپنا
نجانے دیتا کسیطرف کو نکل کے جاؤن مین کس طرف کو — نہ باغبان ہی شفیق اپنا نہ گل ہی اپنا نہ خار اپنا
نصیب کھوٹے یہان تک ہین تراب جنکو لگایا دل سے — ہزار سر کو زمین پہ ٹپکا ہوا نہ ہرگز وہ یار اپنا

القصہ دل مضطر کو اضطراب چشم گریان بخواب جب نیند نہ آئی اسد غازی گھبرا کر اُٹھ بیٹھے بام قصر پر ٹہلنے لگے صحراے ایک آواز دردناک آئی کہ اے فلک کجرفتار واے گردون غدار کہانتک کجروی دکھائیگا اب تو کشاکش نہین اُٹھتی صاف ظاہر ہی کہ کوئی ہجران دیدہ آفت کشیدہ یاد مین اپنے معشوق کے رو رہا ہی یہ خود مبتلاے آفت شب ہجر کی مصیبت اُٹھائے ہوے تاب نہ آئی کمند مار کر قصر سے اُترے صحرا مین آکر زیر نخل ایک جوان خوش رو کو دیکھا گرد مین لٹا ہوا گریبان پھٹا ہوا عاشق مزاج ایک تصویر ہاتھ مین سوز و گداز بات بات مین تصویر دیکھ دیکھکر بیقراری کر رہا ہی کبھی اُٹھتا ہی کبھی بیٹھتا ہی بعد بیقراری و آہ زاری یہ اشعار عشق آمیز پڑھ رہا ہی اشعار

جان تک مانگے تو اس سے نہین انکار مجھے
اپنے سایہ مین سُلا کر تری دیوار مجھے
کر چکی فیصلہ بازو کی نزاکت میرا
ہون وہ بیہوش کہ سب کہتے ہین ہشیار مجھے
تو وہ یوسف ہی کہ یوسف کی تمنا یہ ہی
اور دکھلائیگی کچھ حسرت دیدار مجھے
آج واعظ سر منبر سے گرا خوب ہوا
گلشن دہر سے جانا تھا سبکبار مجھے

ریگ تک دوست ملا ہی غم دلدار مجھے
پہرے دیتی تری داد نکی قضانی ای شوخ
لائیے ہاتھ سے دیدیجیے تلوار مجھے
نوک مژگان پہ یہ آرام ملا ہی دل کو
ہیچ لینی راہ مین اپنی سر بازار مجھے
دست و پا چشم و زبان کیون یہ عطا فرمائے
اور ناحق کا بنائے وہ گنہگار مجھے

قصر فردوس مین راحت سے رہنے دیگی
شکل دکھلا کے کیا جان سے بیزار مجھے
ہون وہ دیوانہ کہ مشہور ہون دانائے جہان
نیند کہتی ہی کہ آتی ہی سر دار مجھے
آفت حسن دکھا کر بھی نہ نکلی دل سے
عشق دیگر تجھے کرنا تھا جو بیکار مجھے
گل تو کیا بو کا بھی ممنون ہون مین جلال

اسد غازی نے کہ خود ہجران دیدہ و آفت کشیدہ ہی یہ الفاظ حسرت انگیز سنکر دل تھام لیا قریب آکر فرمایا ای یار وفادار یہ معرکہ کیا ہی اپنا حال زار ہم سے بیان کرو اُس جوان نے بہ نگاہ حسرت طرف اسد غازی کے دیکھا کہا ای مونس تنہائی اے باعث صبر و شکیبائی تیرے کلام فصاحت انجام سے بوی محبت آتی ہی پہلے اپنا نام نامی اسم گرامی فرمایئے پھر مین اپنا حال مصیبت مآل بیان کرون اسد غازی نے فرمایا بھائی سارا طلسم ہوشربا ہمکو پہچانتا ہی نام میرا اسد غازی فتاح طلسم ہوشربا ہی باغ گلگون کے قصر مین بیٹھا تھا کہ تمھاری صداے دردناک کان مین پہونچی بیتاب ہو کے چلا آیا یہ سنتے ہی اُس جوان نے دامن اسد غازی کا تھام لیا کہا اے یاور غریبان ای دادرس بیکسان مین تو آپ کی تلاش مین تھا شکر ہی کہ آج خدمت سے مشرف ہوا اس حقیر پُر تقصیر کو بہرام یکہ تاز کہتے ہین میری معشوقہ ملکہ سرو سیمبر کو فولادارہ کش قزاق بہ جبر لیگیا اُس معشوق باوفا نے وصل اُسکا قبول نہین کیا اُس صیاد صاحب بیداد نے اُس عندلیب چمن زیبائی کو قفس آہن مین قید کیا ہی مین نے جب جاکر مقابلہ کیا ہاتھ سے فولادارہ کش کے زخمی ہوا بخت نے یاری نہ کی مجبور ہو کر اس صحرا مین آبیٹھا دوست مونس و غمگسار اس غربت مین جدا ہوے کسی نے ساتھ نہ دیا دل بھی دشمن ہوگیا جا کر دام گیسو مین پھنسا صاف ثابت ہی کہ نکل نہین سکتا تڑپ تڑپ کر اسی مقام پہ مر جاؤنگا اسد غازی نے بہرام یکہ تاز کا سر سینے سے لگا لیا فرمایا ای برادر ہم چل کر اُس ملعون سے مقابلہ کرینگے دامن سے اشک پاک کر تسکین دی دہان گلگون تاجدار بوقت سحر بیدار ہوا جب اسد غازی کو خوابگاہ مین نہ پایا تلاش کرتا ہوا

صحرا مین آیا دیکھا ایک جوان کی دلدہی کر رہے ہین کہا اے شہریار سب ساتھ والے میرے گھبرا رہے ہین مین آگاہ تھا کہ شب خیر و عافیت سے نہ گذرے گی بسم اللہ قلعہ فولاد حصار کو کوچ کیجیے سب خدمتگذار حاضر ہین اسد غازی نے بہرام یکہ تاز کو نہلایا لباس فاخرہ پہنایا پشت مرکب پر سوار کیا گلگون تاجدار کو تخت پر بٹھایا آپ بعہدہ سپہ سالاری طرف قلعہ فولاد حصار کے کوچ کیا فولادارہ کش کو خبر پہونچی کہ بہرام یکہ تاز طلسم کشا کو ساتھ لیے کر آتا ہی خوش ہوگیا کہا دیکھو صاحبو افراسیاب بڑا صاحب اقبال ہی میرا قصد تھا کہ مین جاکر طلسم کشا سے مقابلہ کرون سفر کی تکلیف سے بچا خود شکار میرے پاس آتا ہی ساٹھ ہزار فوج لیے کر قلعہ سے باہر آیا یہان گلگون تاجدار اسد نامدار کے ہمراہ لشکر مقابلے مین اُترا شب کو فولادارہ کش نے طبل جنگی بجوایا اسد غازی نے بھی نوازش طبل کو حکم دیا گلگون نے کہا اے شہریار خدا فضل کرے آپ اس جلاد پر غالب ہون جسوقت آپنے مجھکو آکے رہا کیا تھا مین حیران تھا کہ قلعہ فولاد حصار مین آپکو کیونکر پہونچاؤن یہ قلعہ بھی حکیم روشن رای کے بزرگون کا بنایا ہوا ہی ایک قصر عالی آراستہ کیا ہی اُسکا قصر مرات نام رکھا ہے اس قصر مرات مین حضور کا داخلہ ہوگا بہت ہوشیاری سے دہ شب بسر کرنا ہوگی حکیم روشن رای آپکے واسطے درپے آزار ہین ہین آپ عاشق جمال بمثال خورشید روشن جمال ہین اس قصر مرات مین یہ مقدمہ ضرور آئینہ ہوگا کہ سب معشوقون سے آپ کی خورشید روشن جمال کا مرتبہ زیادہ ہی حضور کو احتیاط واجب لازم ہوگی ساری رات اسی چرچے مین بسر ہوئی بوقت سحر سکندر مہر درخشان آئینہ آفتاب ہاتھ مین لیکر قصر نیلی پر برآمد ہوا روشنی ظاہر ہوئی تمام حال دنیا کا آئینہ ہوا اسد نامدار بیدار ہوے نماز سحر سے فراغت حاصل کرکے میدان کارزار مین آئے اُدھر سے فولادارہ کش کرگدن مست پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا گینڈے کو اُڑاتا ہوا بڑے زور و شور سے میدان کارزار مین آیا آواز دی طلسم کشا کہان ہے میرے رقیب کو ساتھ لیے کر آیا ہی ثابت ہوا کہ قضا اسکی دامنگیر ہے اسکے قتل کی یہی تدبیر ہی کہ مجھ ایسے پہلوان کے مقابلہ مین آیا میدان کارزار مین آکے تو احوال معلوم ہو رفیقان گلگون نے قصد کیا کہ ہم میدان کارزار مین جائین اسد غازی نے سبکو روکا مرکب باد رفتار کو اُڑایا سامنے

فولادارہ کش کے پہونچا فولاد نے جو جال بیمثال طلسم کشا کا دیکھا غل آئینہ غرق دریاے
حیرت ہوا کہا اے طلسم کشا سارے طلسم ہوشربا کو درہم وبرہم کیا بہرام یکہ تاز کے معین بنکے
آئے ہو میری اُس معشوقہ پر جان جاتی ہے اسد غازی نے فرمایا او بیحیا تجھکو خوف خدا نہ آیا پرائی
معشوقہ پر بہ جبر قبضہ کیا بس اب مصروف کارزار ہو یا وہ گوئی موقوف کر فولادارہ کش نے
نیزہ مارا اسد نامدار نے چند ہاتھوں مین ہوائی کیا فولادارہ کش دیو کا حربہ باندھتا ہوا رہ پشت
نہنگ کا وار کیا اسد غازی نے نار سے پر ہاتھ تلوار کا مارا رہ بھی عاری ہوا دانت نکال دینے
دو ٹکڑے ہوکر گرا فولاد نے قبضہ جو ہاتھ مین باقی رہا غصے مین پھینک مارا اسد غازی نے
پہلو تہی کر کے خالی دیا تیغ نورافشانی کو چمکا کر ہاتھ مارا تیغہ برق تاب قوت طاقت مین اسد غازی
انتخاب چمک کر گرا فولادارہ کش کے خرمن حیات کو جلا دیا مع گینڈے چار ٹکڑے ہوئے
فوج مین فولاد کے غریو بلند ہوا تمام اسکے رفقا آپڑے بہرام یکہ تاز پہونچا گلگون تاجدار
اپنی فوج کو اشارہ کیا فوج بے سردار گھڑی دو گھڑی لڑی افسرون نے جو شمشیرزنی اسد نامدار
کی دیکھی کہ افسرون کو تاک تاک کے مارا صفون کو درہم وبرہم کر دیا علمون نے بال کھول دیے
بلکہ دامن پھیلا کے پناہ مانگتی تھی ہر سمت سے صداے الامان بلند ہوئی سردارون نے
بڑھکر اطاعت کی عرض کی اے شہریار ہم دل وجان سے براے اطاعت حاضر ہین اسد غازی
نے تلوار روک لی اسد نامدار کو بڑی خوشی تھی بہرام یکہ تاز کو ہمراہ لے کر داخل قلعۂ فولاد
حصار ہوے ملکہ سرو سیمبر ایک قفس مین قید تھی اسکو رہا کیا حکم ہوا اے گلگون تاجدار بہرام
یکہ تاز ہمارا سردار ہے تم طرف ملکہ کے ہوکر سامان شادی مہیا کرو گلگون نے اسیوقت ترنج
خوشبوئی سینے پر بہرام یکہ تاز کے لگایا بڑی دھوم سے مانجھا بھیجا اسد غازی نے نوشاہ کو
تخت پر بٹھایا بڑی دھوم سے شادی کی شب عروسی خود عقد پڑھا بہرام یکہ تاز خوشی خوشی حجلۂ
عروسی مین داخل ہوا گلگون تاجدار نے عرض کی اس شب کو حضور قصر مرأت مین داخل
کرین بعد ملاحظہ قصر مرأت کیا عجب ہے کل حکیم صاحب بھی سرفراز فرمائین مگر آپ دمبدم
پابند احکام لوح رہیے گا ہر چند کہ اس قلعہ مین کوئی آپ کا دشمن نہین ہے مگر احکام طلسمی مین فرا
بھی فرق آئیگا تو حضور کو سرگردانی ہوگی اسد نامدار نے گلگون تاجدار کی ہدایت سے قصر

رت میں داخلہ کیا دیکھا دوہرے درجے کا مکان بنا ہوا ہے گلگون نے اسد غازی کو دیوار کے
اس پار بٹھایا چند اسمین روزن تھے قصر دوسرا نہایت آراستہ و پیراستہ ہے گلگون نے کہا غلام تو رخصت
ہوتا ہے حضور بنگاہ لطف جلسہ قصر مرات ملاحظہ فرمائیں جہانتک ضبط ہو سکے کسی مقدمے مین
دخل نہ دیجیے گا جو قصد کیجیے لوح کو ملاحظہ فرمایئے کوئی امر خلاف لوح ہونے پائے یہ کہکر
گلگون رخصت ہوا اسد نامدار نے اشتیاق جلسہ قصر مرات مین روزن دیوار مین آنکھین لگا دین
ناظرین والا مقام سے مصنف عرض پرداز ہے کہ اس جلسہ قصر مرات کو براہ مہربانی لفظاً
لفظاً ملاحظہ فرمائین چونکہ حکیم روشن رائے یادگار حکما اشراقیین اعتقاد وحدانیت مین صاحب
یقین ہے یہی قصد ہے کہ قصر مرات مین رتبہ میری دختر کا آئینہ طلسم کشا پر روشن ہو جائے
کہ کل طلسم ہوشربا کی شاہزادیان ملکہ خورشید روشن جمال کو اپنا افسر جانتی ہین تاجدار
حسینان لقب صاحب حسب ونسب صاحب علم وکمال حاکم اقلیم جاہ وجلال اسد نامدار نے روزن
سے دیکھا بیچ مین اس قصر کے ایک تخت یاقوت نگار نہایت شوکت وشان سے بچھا ہے گرد
تخت کرسیان جواہر نگار صدہا بیرنگ نہایت قاعدے سے بچھی ہین اسد غازی نے دیکھا
چند کنیزان زرین پوش آئین انتظام اس قصر کا کیا جھاڑ کنول نہایت تکلف سے روشن کر دیے
اسباب عیش ونشاط مہیا کیا صاف طریقے سے ظاہر ہوتا تھا کسی بادشاہ جلیل کی آمد ہے سات
آٹھ سو کنیزان زرین پوش عہدے لیے کھڑی ہین دروازے کی جانب نگاہ کی یکایک وہ سب
کنیزین برائے استقبال بڑھین غل ہوا دختر شہنشاہ ہوشربا تشریف لاتی ہین اسد غازی
نے دیکھا ملکہ مہ جبین الماس پوش بادشاہ لشکر جھرمٹ مین پریزادون درّ در گوش
کے تشریف لائین تمام کنیزین برائے تسلیم خم ہوئین پہلو مین تخت کے بائین جانب جو کرسی
ہے اوسپر ملکہ مہ جبین الماس پوش آکر جلوہ فرما ہوئین اسد حیران کہ اس تخت پر کون بیٹھیگا
ملکہ مہ جبین نے تخت پر بیٹھنے کا ارادہ نکیا یکایک پھر کنیزین بڑھین اسد غازی نے
دیکھا ملکہ لالان خونقبا دختر بلند اختر شہنشاہ داؤد مرحوم تشریف لائین ملکہ مہ جبین نے انکا
استقبال کیا داہنے جانب جو کرسی تھی اوسپر آکر ملکہ لالان خونقبا بیٹھی ان دونون کے
بیٹھنے کے بعد ملکہ ناہید سیمتن دختر شہنشاہ کوسن بصد جاہ وجلال تشریف لائین ایک

کرسی پر آکر یہ بھی بیٹھین بعد ناہید کے ملکہ گلنار بھی آکر پہونچین یہ چارون معشوقین بیٹھ چکی تھین کہ ملکہ لعل سخندان مع چارسو کنیزان آفتاب جمال کے آکر پہونچین چارون معشوقون نے ملکہ لعل سخندان کی تعظیم کی پایہ چہارم تخت پر ایک کرسی بچھی تھی اُسپر ملکہ لعل سخندان جلوہ فرما ہوئین آپس مین یہی باتین کر رہی ہین کہ شہنشاہ حسینان کے آنے مین کیا دیر ہے کنیزین بڑھ کر جاتی ہین یہی خبر لیکر آتی ہین کہ حضور سوار ہو چکی ہین سامان سواری مہیا ہوا تشریف لاتی ہین اسد غازی حیران ہین کہ یہ سب شاہزادیان صاحبان جاہ وجلال ہین تخت کسکے واسطے خالی ہو قصر مرأت کو دیکھکر حیرت بڑھتی جاتی ہی ہنگامہ عیش ونشاط گرم ہے کہ دو چار سو کنیزین دوڑی ہوئی آئین ایک خوش آواز نے پکار کر صدا دی سب صاحب ہوشیار ہو جائین ادب وقاعدے سے رہین تاجدار حسینان دختر بلند اختر حکیم روشن رائے ملکہ خورشید روشن جمال تشریف لاتی ہین اسد نامدار بغور دیکھنے لگے دیکھا کہ ہوادار پر ملکہ خورشید روشن جمال بصد جاہ وجلال تاج یاقوت احمر سر انور پر لباس فاخرہ زیب جسم دریائے جواہر مین غوطہ زن چہرہ مثل آفتاب روشن جلالت وشوکت آشکارا یہ سب شاہزادیان واسطے استقبال کے اُٹھین ملکہ مہ جبین دلالان خوش لقبا نے بصد تکلف ہوادار سے اُتروایا مثل مصاحبون کے ساتھ ہو لین سوائے ملکہ خورشید کے اور کسی کے سر پر تاج نہین ہی جیسے ہی قصر مرأت مین داخل ہوئین شعشعہ نور جمال سے تمام قصر مرأت روشن ومنور ہو گیا کوئی نہ تھا کہ جو برائے تعظیم نہ اُٹھا ہو ملکہ خورشید روشن جمال نے بصد فصاحت وبلاغت اُن شاہزادیون کی مزاج پرسی کی ملکہ مہ جبین دلالان نے دست بستہ عرض کی ہم سب دعائے ترقی حُسن وجمال مین حضور کے مصروف رہتے ہین حقیقت مین آج روز سعید ہی شتاقون کے واسطے بہتر از عید ہی گلچینی گلشن جمال کی میسر ہوئی ملکہ نے مسکرا کر فرمایا آپ سب صاحبان کی عنایت ہی یہ کہکر تخت یاقوتی پر جلوہ فرما ہوئین سب شاہزادیان گرد آکر بیٹھین ملکہ ناہید نے گانے والیون کو اشارہ کیا طائفے بتبدیل ہونے لگے ملکہ خورشید روشن جمال ناچ دیکھ رہی ہین عین گرمی صحبت مین ملکہ مہ جبین نے دست بستہ عرض کی ای شہنشاہ حسینان ای تاجدار مہ جبینان حضور کو آج بڑی تکلیف ہوئی ہم سب مشتاق جمع ہین حال طلسم کشا مفصل بیان فرمائیے ملکہ خورشید روشن جمال نے فرمایا ہماری کتاب

اُٹھا لاؤ ایک کنیز نے کتاب لا کر دی ملکہ خورشید جمال نے اُس کتاب کو کھولا پکار کر آواز دی اے خیر خواہان دولت طلسم کشا اے مشتاقان حال خیریت مآل جمال یکتا بغور سماعت فرمایئے جو کچھ طلسم کشا پر گذری ہمارے بزرگون نے تحریر فرمایا ہی اب اسد غازی کا یہ حال ہو کہ بلا تکلف جو ملکہ خورشید روشن جمال کو دیکھا قلب تھرا رہا ہو دیدار کی آنکھون کو تاب نہین ہر مرتبہ آنکھون کے نیچے اندھیرا آتا ہو جی چاہتا ہو جا کر قدمون سے لپٹ جاؤن سمجھانا گلگون تاجدار کا یاد آتا ہی لوح کو ملاحظہ فرماتے ہین صاف تحریر ہوا ہی طلسم کشا تمام اُس جلسے کو ملاحظہ کرو اپنے مقام سے اُٹھنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ مشقت بڑھ جائیگی کیا عجب ہی کہ ادراک مین بھی کچھ فتور ہو ہر چند اسد غازی ضبط کرتے ہین مگر دامن صبر ست استقلال سے چھوٹا جاتا ہی شیشہ دل بدعت سنگ عشق سے ٹوٹا جاتا ہی بمشکل ضبط کیا دل کہتا ہی معشوق حور منظر سامنے موجود ہو وا اے حسرت کہ اُس سے کلام نکر سکین لوح مانع ہوتی ہی گلگون تاجدار نے بھی منع کر دیا تھا کہ خلاف لوح قدم نہ اُٹھایئے گا اسد غازی پر اسقدر شاق ہی کہ روزن دیوار سے نظارہ جمال بمثال کر رہے ہین سامنے محبوب مطلوب کے نہین جا سکتے جلسہ پریزادان حور شمال مجمع حوران باکمال اُس قصر مین ہی اگر اُس قصر بے قصور کو بہشت سے مثال دون تو زیبندہ ہی چالیس ہزار سب شاہزادیون کی کنیزین ایک ایک ماہ پیکر ایک ایک سیمبر کم سن شوخ و شنگ جوانی کی ترنگ ستارہ ہاے سحری چمک رہے ہین شمع محفل افروز کی روشنی پھیکی معلوم ہوتی ہی کرسیو پر معشوقان پری طلعت تخت یاقوت احمر پر خورشید روشن جمال باشوکت اُس گرمی صحبت مین ملکہ مہ جبین نے حالات طلسم کشا کے ملکہ سے پرسش کیے دختر حکیم نے کتاب طلب کر کے اُس مقام سے حال طلسم کشا شروع کیا پکار کر آواز دی اے ملکہ عالم بگوش ہوش سماعت فرماؤ شیر بیشۂ جرأت صاحب ہمت و سخاوت طلسم کشاے باشوکت ہم شبیہ افراسیاب کو قتل کر کے براے فتاحی مرحلہ گر گلگون تاجدار کو رہا کیا جو جو اسد غازی پر گذری ہو وہ ملکہ خورشید روشن جمال کتاب کو دیکھکر لفظاً لفظاً پڑھ رہی ہین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ گویا ملکہ عالم اسد نامدار کے ساتھ تھین جلد تو بڑی چیز ہے لفظ نہین چھوٹتا ملکہ مہ جبین وغیرہ حال فتح مرحلہ سنکر مثل گل شگفتہ ہین ملکہ خورشید روشن جمال نے فرمایا شوکت و لیاقت و رحم دلی ذات پر طلسم کشا کے ختم ہوئی بہرام یکہ تاز بیچارہ دشت فرقت کا آوارہ زندان فراق

ورحم دلی ذات پر طلسم کُشا کے ختم ہوئی بہرام یکہ تاز بچارہ دشت فرقت کا آوارہ زندان فراق
محبوب مین قید تھا اُسکے واسطے لشکر کشی کرکے اس قلعۂ فولاد حصار پر تشریف لائے
بصد جرأت و شوکت فولادارہ کش کو قتل کیا ای ملکہ عالم بہرام یکہ تاز کی شادی کی کل
شب عروسی تھی آج وہ بھی اس جلسے کو ملاحظہ فرما رہے ہین ای ملکہ لالان خونقبا تم سے
زیادہ محبت ہی آپ طلسم کشا کو آواز دیجیے کہ بچشم حیرت و غضب روزن دیوار قصر سے ہلوگونکو
دیکھ رہے ہین کیون نہین تشریف لاتے ان حرکات و سکنات سے ملکہ خورشید روشن جمال
کے اسد غازی کا قلب تھرا گیا کلیجہ مُنھ کو آ گیا ضبط نہو سکا بیقرار ہوکر آہ کی اُٹھے ملکہ لالان
خونقبا نے بھی پُکار کر کہا ای شہریار شب بھر آپ نے خوب جلسہ دیکھا ہلوگ بھی زیارت ملکہ عالم
سے مشرف ہوے اب ستارۂ سحری چمک چکا پردۂ شب اُٹھا اب کیا پردہ ہی شریک صحبت
ہوجئے ملکہ خورشید روشن جمال نے بھی مُسکرا کر فرمایا طلسم کشا صاحب تشریف لاکے ہین چھپ چھپکر
جلسہ دیکھنا اچھی بات نہین ہی ہمارے قبلہ و کعبہ کے خلاف ہوگا مرتبہ تو ہمارا آپ پر ظاہر ہوگا کہ ملکہ
مہ جبین و لالان خونقبا سے کسیکا اس طلسم مین مرتبہ زیادہ نہین ہی مگر ہماری ملاقات مسرت
آیات کی مشتاق ہوکر تشریف لائین سب صاحبون نے سرفراز فرمایا مین بھی ان صاحبون کی
ملاقات کی مشتاق تھی شکر ہی کہ آپ نے ربط و ضبط کو کام فرمایا آپ کی جرأت و لیاقت کامل
ہوئی فتاحی طلسم ہوشربا مبارک ہو ہر کوہ و برزن مین بالاعلان رواج دین اسلام ہوا آپ کی
جستجو کا بخیر انجام ہوا اسد غازی نے دیکھا جیسے ملکہ خورشید روشن جمال نے یہ کلام اپنی زبان
معجز بیان سے فرمایئے یا تو دیوار مین روزن تھا یا ایک عمدہ دروازہ پیدا ہوا اسد نامدار جھپٹکر
چلے کہ صحبت مین جاکر شریک ہون اشعار اشتیاقیہ پڑھتے ہوے قصد کیا کہ دروازے سے
قدم باہر رکھون مگر فرش کی ٹھوکر لگی رعب حسن ملکہ خورشید روشن جمال بھی غالب ہوا
لڑکھڑا کر گر پڑے اسد غازی بیہوش ہوے وہ مجمع درہم و برہم ہوا نہین معلوم یہ سب شاہزادیان
کہانسے آئی تھین کہان تشریف لے گئین ملکہ خورشید روشن جمال داغ حسرت دیگئین بہرام
یکہ تاز اس شب کو حجلۂ عروسی مین تھا گلگون تاجدار کہ رازدار طلسم ہوشربا ہی شب بھر جاگا
بوقت سحر بہرام کو ساتھ لیکر قصر مرأت مین آیا دیکھا طلسم کشا بیہوش پڑے ہین نشان ترتیب

جلسہ پایا جاتا ہی کوئی کنیز بھی اُس مقام پر اسوقت نہین ہی گلگون تاجدار نے اسد نامدار کو ہوشیار
کیا اسد غازی آنکھین ملتے ہوے اُٹھے مگر ہوش پراگندہ چہرہ اُداس شب بھر جلسہ پریزادان
دیکھا ملاقات سے بات سے محروم رہے انتہا کے صدمے سے لذت جلسہ دل مین بھری ہوئی
گلگون تاجدار نے گھبراکر پوچھا ای شہریار خیر تو ہی آپ نے بڑے ربط وضبط کو کام فرمایا یہ بڑی سختی
ہی کہ آپ احکام لوح کے پابند رہے عرض کرنا غلام کا بھی ذہن نشین رہا اب حضور کچھ تردد
نفرماین بڑا مرحلہ ربط وضبط آپ نے طی کیا اِس جلسے سے مرادیہ حاصل ہوئی قصر مرات طلسمی
مین آپ پر بخوبی آئینہ ہوا کہ ملکہ خورشید روشن جمال سب شاہزادیون سے زیادہ حسین وجمیل
ہین حکیم صاحب بھی صاحب لیاقت انکی دختر باشوکت حسن مین بیمثال ہی کبھی کوئی شاہزادی
اُنکے سامنے بڑھ کر نہ چلیگی جب اس جلسہ کو یاد کرینگی سمجھ جاینگی کہ قوانین طلسم نے مرتبہ دختر حکیم کا
بڑھایا اسد غازی کو سمجھاتی ہوتی قصر مرات سے نکلی کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے
عرض کی حکیم صاحب تشریف لاتے ہین اسد نامدار برای استقبال حکیم روشن رای بارگاہ
سے نکل آئی گلگون تاجدار و بہرام یکہ تاز ساتھ ہین دیکھا حکیم صاحب ہوا پر سوار چار سو غلامان
زرین پوش دست بستہ ہمراہ بخورات روشن ایک کتاب آگے رکھی ہوئی ہی اسد نامدار نے پہچانا
یہ وہی کتاب ہی جس کتاب سے ملکہ خورشید روشن جمال نے ہمارا حال پڑھا تھا حکیم
روشن رای صاحب ہوا پر سے اُترے اسد غازی نے لاکر حکیم صاحب کو باعزاز واکرام
بارگاہ مین پہونچایا کہا بسم اللہ تخت پر قدم رنجہ فرمایئے حکیم صاحب نے اسد غازی کو گلے سے
لگایا کہا آپ ہمارے رتبہ شناس فلک اساس صاحب حسب ونسب ہم یادگار حضرت صاحبقران صدیق
و یقین ہین ہماری تخت نشینی حصول علم وکمال ہی اب حضور لشکر کے تشریف لیجایئن
افراسیاب جادو دیو آزار ہی وہ جو تحفہ جات اُسنے گنبد مین لٹکائے ہین اُسکے مقدمہ مین
خواجہ عمرو کوشش کرین جاتبک دفعیہ اُنکا نہوگا گنبد پر آپ قابض نہونگے انشاء اللہ بعد
قتل افراسیاب جادو آپکی شادی بڑی دھوم سے ہوگی جو کچھ اس ذرہ بیمقدار کو میسر ہی
خدمت مین پیش کریگا یہ کہکر اپنے ساتھ کے حکیم کو حکم دیا تاریخ خوشبوی سینے پر طلسم کشا کے ملے اور
سب اہالیان شریعت آگاہ ہون کہ ہمنے بخوشی تمام ملکہ خورشید روشن جمال کو ساتھ طلسم کشا کے

منسوب کیا وقت پر شادی ہوگی اسد غازی کا خوشی سے چہرہ سرخ ہوگیا صدائے مبارکباد بلند ہوئی حکیم روشن رائے نے اسد غازی کو نذر دی خلعت طلسمی زیب جسم طلسم کشا ہوا حکیم صاحب نے اپنے سامنے اسد غازی کو پشت مرکب پر سوار کرایا گلگون تاجدار کو بخوبی سمجھا دیا آپ رو براہ ہدایت کرکے شاہزادے کو لشکر ظفر اثر مین لیجاؤ ہم بھی موافق قاعدے کے حاضر ہونگے افراسیاب جادو بد عقیدہ گمراہ ہی بہرام یکہ تاز نے ساٹھ ہزار سوار پیدل آراستہ کیے اسی ہزار جوان ہمراہیان گلگون تاجدار آراستہ ہوکر آئے اسد غازی پشت مرکب پر سوار ہوکے طرف اپنے لشکر کے چلے اب انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان عجائب بیان سحر عنوان پہونچنا اسد غازی کا لشکر مین و عیاری عمرو گرفتار کرنا اسد کو و عیاری مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو یعنی شہنشاہ نیلم جاہ نیلوفر سے شکست کھا کے بھاگا ہی مع چند مصاحب و چند ملازم خستہ و شکستہ ایک صحرا مین فروکش ہی گذر ہونا چالاک کا عیاری شہنشاہ نیلم پر و بشکل نیلم عین وقت پر آنا دربار مین افراسیاب کے اور لوح لیکر اسد غازی کو دینا اسی انجمن مین ذکر لشکر اسلام و لشکر لقا عین وقت پر کھلنا اسم اعظم کا شکست کھانا لقا کا اشخاص راہ کے مقابلے مین لڑتے بھڑتے صاحبقران کا پہونچنا طلسم ہوش ربا مین ہوش ربا کی جنگ مغلوبہ کا ذکر و داخلہ ایرج نوجوان و عیاری خواجہ عمرو و ذکر قتل افراسیاب عجب داستان بے نظیر ہی۔ ساقی نامہ مصنف

کدھر ہی مرے ساقیے باخرد	کہ ہی جنگ دشمن مین دل کو کد	یہ مضمون دلچسپ ہی لاجواب
لکھوں حال ادبار افراسیاب	ترے جام الفت کی خواہش ہوئی	نہ خواہش ہوئی بلکہ کاہش ہوئی
نہال تمنا ہوا بارور	کہ ہی باغبان برسر شور و شر	صبا نے خبر آکے گلشن مین دی
بہار معنا مین کی آمد ہوئی	شگفتہ ہوا غنچۂ آرزو	گل باغ عشرت کی ہی جستجو
یہ دفتر مین ہی داستان انتخاب	کہ ہوتا ہی اب قتل افراسیاب	جلالت شعاران تیر بن سخن
سنو رکن رونق انجمن	بصد فر و شوکت یہ تحریر ہو	کہ تحریر مین لطف تقریر ہو
قمر رونق بزم ہے یہ بیان	سناؤن نئی طرح کی داستان	سفینا مین دلچسپ کی کد ہوئی

دلیران جنگی کی آمد ہوئی
یہ ثابت ہی قرطاس کے نور سے
ہین سب ورق اترے بغیرت آفتاب
فروغ سخن نے دکھایا جلال
مصنف کی تحریر کی داد دین

چمکتی ہی تیغ بیان ای قمر
ہراک نقطہ نجم درخشان بنے
ستارون کی لفظون مین ضو ہوگئی
کہ طالع ہوا ماہِ اوجِ کمال
کہین پڑھ کے مصنف بلطف و عطا

کہ مہر سخن ہوگیا جلوہ گر
ہراک سطر ہی کہکشان کا جواب
سیاہی ہراک نقطہ کی دھوگئی
مقامات لطف سخن دیکھ لین
قمر آفرین مرحبا مرحبا

چہرہ عیاران سحرطراز و مکاران حیلہ ساز و شعبدہ باز اس داستان حیرت بیان کو بصد زیب و زینت یون تحریر فرماتے ہین شعر متانت شعاران فرخندہ فال ؏ رقم زد عبارت ز کلکِ خیال ؏ بیان افراسیاب جادو نے طبل جنگی بجوایا ہی میدان مین مبارز طلبی کر رہا تھا کوکب روشن‌ضمیر کا قصد ہوا کہ جاکر مقابلہ کرون کہ صحرا سے گرد اُٹھی سب نے دیکھا شاہباز اوج شوکت عقاب شکارگاہ جرأت ولیاقت یکہ تاز میدان جلالت شہسوار معرکہ ہمت صاحب جاہ و وقار اسد نامدار پشت مرکب باد رفتار پر سوار گلگون تاجدار و بہرام یکہ تاز عرصۂ کارزار سواران جنگی ہمراہ بصد صولت و شوکت نمایان ہوے افراسیاب جادو نے جو اسد نامدار کو اس شوکت ولیاقت سے آتے ہوے دیکھا طبل بازگشت بجوا کے پلٹ گیا بارگاہ مین آکر بیٹھا سب شیر و وزیر جمع ہوئے افراسیاب جادو کہہ رہا ہی اے سرداران ہوش رُبا اے ساحران یکتا سب صاحب خوب آگاہ ہو چکے ہین لشکر طلسم کشا کا تو مین نے سحر رد کر دیا اور یہ جسقدر آمادہ سرکشی ہین ان سبکو ٹوک ٹوک کے مارونگا اگر ہوش رُبا مجھسے چھوٹتا ہی عیش و راحت سے سلطنت نکرنے دونگا اسد پر تو میرا پنجہ قابض ہوگا کہ وہ صاحب لوح و مہرہ ہی یہ سب صاحب دیکھینگے کہ اکیلا اسد غازی عملداری کر لیگا آج سر دربار کہتا ہون کہ اسد غازی کو خبر پہونچ جاے کہ صاحبقران وغیرہ کا خاتمہ کر دیا کل خداوند سبکو قتل کرینگے سر اہل اسلام لیکر داخل ہوش رُبا ہونگے عیار سردار کوئی باقی نہین رہا اسم اعظم کو حمزہ کے ایسے مقام پر تمید کیا کہ جہان طائر وہم و خیال بھی نہین پہونچ سکتا مین خوب جانتا ہون کہ خبرداران لشکر اسد غازی میری بارگاہ مین موجود ہین ذرا خبر تو پہونچے کلیجہ بھٹے حقیقت مین افراسیاب نے جو یہ پکار کر کہا چند پرندوا سطے خبر کے موجود تھے خبرین لیکر بھاگے یہان لاچین وغیرہ اسد غازی کو استقبال کر کے بارگاہ مین لائے گلگون تاجدار

شہنشاہ لاچین سے قدمبوس ہوا دنگل یاقوت نگار طلسمی ہمراہ لایا ہی پایۂ چہارم تخت لاچین پر دا
دنگل بچھا تمام شاہزادیان سرداران نامی گرامی بدیع الزمان و نورالدہر و قاسم و غضنفر و صندلان
وغیرہ اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہین مرقع دربار تصویر سرداران سے معمور حقیقت مین وہ بارگاہ
آسمان جاہ نور علی نور اسد غازی شہنشاہ لاچین سے قصر مرأت کی باتین کر رہے ہین
شہنشاہ لاچین ہنسکر فرماتے ہین حکیم روشن رائے کے بڑے مرتبے ہین یقین ہی اکثر شرکت بھی کرینگے
حضور نے بڑا مرتبہ پایا کہ ایسے گوہر بے بہا سے منسوب ہوئے حسن و جمال مین ملکہ خورشید روشن جمال
کا اس طلسم مین کوئی نظیر نہین ہی جملہ عیار بھی موجود ہین خواجہ عمرو سے شہنشاہ لاچین نے کہا کہ اے
شہنشاہ عیاران یقین ہی اب افراسیاب جادو بھاگ کر اس احاطہ سحر و گنبد عجائب و غرائب
مین داخل ہوگا بڑی بدعتین کریگا اب آپ یہ دریافت کرین کہ یہ تحفہ جات گنبد کیونکر ہٹین خواجہ
عمرو نے فرمایا انشاء اللہ تعالے اسکی تدبیر ہوگی یہ ذکر تھا کہ چرند و پرند گھبرائے ہوئے آکر حاضر
ہوئے دعا و ثنا بجا لا کے عرض کی اے شہریار آج حضور کی آمد دیکھکر افراسیاب نے میدان داری
نہ کی بے لڑے بھڑے پلٹ گیا نامے تو جا بجا اُسنے روانہ کیے ہین یہ خوب سمجھ چکا ہی کہ سحر حضور پر تاثیر
نکریگا پہلوان بلوائے ہین آپ سے مقابلہ میدان کارزار مین کرائیگا مگر اُسوقت افراسیاب
جادو نے نیا حملہ بیٹھکر دربار مین بیان کیا کہ جس سے خیرخواہان دولت کو انتہا کا انتشار ہی وہ مین
ہین اُسکے خاک کہتا ہی مین نے لشکر صاحبقران کا خاتمہ کر دیا خداوند لقا سب کے سر لیکر
آتے ہونگے اسم اعظم بھی ایسے مقام پر قید کیا ہی کہ کسیکو نہین مل سکتا یہ کہکر تدبیر جنگ مین مصروف
ہوا ہی یہ بھی غلام عرض کرتے ہین کہ صرصر عیار بھی فکر مین نکلی ہی ہرکارون نے جو یہ خبر بیان کی خواجہ
عمرو بیقرار ہو گیا اسد غازی و بدیع و نورالدہر و قاسم تلوارین ٹیک کر اُٹھنے لگے کہا ہم ابھی
جاکر اپنے بزرگون کی خبر لینگے اگر خدانخواستہ افراسیاب جادو جا پڑا ہو ایک نوکر اسکا گیا ہی
اور اُسنے اکثر اسم اعظم بند کر لیا خود افراسیاب جادو کے سامنے کیا شکل ہی زبان ہلانے مین
انتظام کر سکتا ہی شہنشاہ لاچین نے کہا اے شہریار اگر خدانخواستہ ایسا ہوا بھی تو آپ لوگ یکلخت
نہین پہونچ سکتے بیحساب فوج لیے ہوئے افراسیاب جادو اُترا ہی کسی پہلوان کو واسطے روانگی
کے بھیجدینگا آپ وہان تک جا سکینگے مین خبر منگواتا ہون بلکہ اگر خبر مفصل معلوم ہو جائیگی تو یہ غلام

آپکا اس فکر مین خود جائیگا کوکب روشنضمیر آمادہ ہوے کہا ای شہریار غلام بران کو ساتھ لیکر
ابھی جاتا ہی جہاندار شاہ نے کہا ای بادشاہ طلسم نور افشان آپ تکلیف نہ فرمایئن مین معمار کو
ساتھ لیکر اپنے تو چشم زدن مین پہونچا دونگا جاتے ہی لشکر لقا کو شکست دونگا بدیع الزمان نے
کہا بھائیو تم سب جانباز و سرفروش ہو صاحبقران زمان مدد ساحرونکی گوارا نکرینگے اگر گوارا
کرتے اہالیان طلسم ہزار اسپ حاکمان زبرجد نگار و فرعونیہ و عنطلی آباد و چاہ ماران و ام الحبال
وغیرہ جان و دل سے خواہش رکھتے ہین کہ حضور کے ساتھ ہوکر ساحرون سے لڑین اگر کسی معرکے
مین کوئی ساحر آبھی گیا تو صاحبقران رنجیدہ ہوے اور فرمایا کہ آپ لوگ ہماری مدد کو نہ آیا
کیجیے ہمارے اعتقاد مین فتور پڑتا ہی سب سے زیادہ مخمور و بہار بیقرار ہوئی ہین خواجہ عمرو کی
منتین کررہی ہین کہ حضور ہمکو جانیکا حکم دین کہ جاکر خبر بھی لا مین کسی ساحر کو افراسیاب سمرود
چھوڑ آیا ہوگا اسکی بھی تدبیر کرین خواجہ عمرو نے کہا میرا دل نہین قبول کرتا افراسیاب
جھک مارتا ہی اگر خدانخواستہ ایسا امر ہوتا ایک لاکھ چوراسی ہزار بیک بچہ فرزند و شاگرد میرے
موجود ہین جواہر بن خواجہ نے عہدہ نیابت کو خوب نباہا ضرور کسیکو وہ اس طرف روانہ کرتا یہ ذکر
تھا کہ صداے طبل شادمانی لشکر افراسیاب سے بلند ہوئی خواجہ عمرو نے کہا دریافت
تو کرو افراسیاب کو کاہیکی خوشی ہوئی برق وغیرہ دوڑے تعجیل پلٹ کر آئے عرض کی چار لاکھ
فوج کی جمعیت سے شداد فیل بند نامے ایک پہلوان زبردست آیا ہی وہ لاف وگزاف کررہا ہی
کہ حضور طبل جنگی بجوائین سرمیدان طلسم کشا سے لڑونگا کہتا ہی بے قتل کیے نہ پلٹونگا طبل
جنگی بھی اسکے نام پر بجوادیا اسد غازی نے فرمایا یارو اسکا تردد کیا غالب و مغلوب پروردگار
کے اختیار ہی ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتایید ربانی طبل جنگی بجے حال لشکر صاحبقران
سنکر خواجہ عمرو نہایت بیقرار ہوے کلیجہ دھڑک رہا ہی مگر سوچا کہ اگر مین اپنی پریشانی ظاہر کرونگا
ابھی جملہ سردار کوہ عقیق کا قصد کرینگے طلسم کشا اکیلا رہجائیگا افراسیاب پڑاؤ لوٹ لیگا پھر
اسطرح لشکر کا جمنا دشوار ہوگا آنکھون مین آنسو بھرے ہوے نقار خانے مین آکر نوازش
طبل کا حکم دیا تیاریان ہونے لگین تمام لشکرون مین یہی ہلڑ ہی کہ شداد فیل بند بڑا مغرور
و متکبر ہی بڑے بڑے پہلوان اسکے ہاتھ سے مارے گئے خاص فکر طلسم کشا مین آیا ہی خواجہ

عمرو بھی اُس بیقراری مین لشکر افراسیاب مین پہونچا دیکھا ساحران غدار الگ ہو گئے ہین بہر
ساحرون مین جنگ کی تیاریان ہو رہی ہین بڑے بڑے تاجداران جلیل انتظام لشکر مین مصروف
ہین خواجہ عمرو نے جابجا دریافت کیا کچھ حال لشکر صاحبقران کا نہ معلوم ہوا جس سے پوچھا
اُسنے یہی بیان کیا کہ شہنشاہ یکہ و تنہا گئے تھے اپنی زبان سے فرماتے ہین کہ مین صاحبقران
کو قتل کر آیا کسی نے یہ معرکہ آنکھون سے نہین دیکھا صبح تک خواجہ عمرو لشکر افراسیاب مین رہا
کوئی خبر مفصل نہ ملی اور زیادہ خواجہ عمرو کے دل کو انتشار ہوا قلب پر غبار غم والم صاحبقران کا
عاشق صادق حقیقت مین وہان صاحبقران اسی حال مین مبتلا ہین عقاب فلک سیر کہ سو کوس کوہ
عقیق گلنار سلیمانی سے لشکر وسط آسمان مین ٹھہرا ہوا افراسیاب تاکید کر گیا ہو کہ اے عقاب
فلک سیر خبردار کیسی ہی ضرورت ہو زمین پر نہ جانا جب خداوند سر حمزہ وغیرہ سے کہ ہوشربا
مین پہونچ چکینگے تب ہم تمکو بلوا لینگے اس امید مین عقاب فلک سیر اُسی مقام پر قائم ہے
نامہ افراسیاب کا مشتاق سامان شراب و کباب موجود صبح کو خواجہ عمرو رنجیدہ و کبیدہ کوئی خبر
مفصل اپنے آقا کی نہ پائی سمت لشکر اسد غازی واپس ہوا لشکر اسلام کی آمد شروع ہوگئی سب سے
بیشتر شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن ڈیڑھ لاکھ جوانان صف زدہ کی جماعت سے میدان کارزار
مین آ کر ٹھہرے ایک جانب سے غضنفر بن اسد نامدار اسی ہزار قزاقون سے پہونچا آواز آئی
بوق ترکی کی زمین کانپ رہی ہو ایک جانب سے شاہزادہ ملک **قاسم لال خفتان**
خونریز خاور سیاہ بصد شوکت وجاہ صف دست راست پر آ کر قائم ہوے ایک جانب سی شاہزادہ
نور الدہر بن بدیع الزمان مع چند سرداران نامی و فوج ظفر موج آ کر قائم ہوئے یہی خیال ہی
کہ شداد فیل بند جب اسد نامدار کو للکارے ہم لوگ جا پڑین اسد غازی کو اس دیو خصال
سے نہ لڑنے دین لشکر افراسیاب جادو مین گھس پڑین خواجہ عمرو کو جو آتی ہوئی بدیع الزمان
نے دیکھا یہ تو نہایت سعادتمند ہین گھوڑے سے کود پڑے خواجہ عمرو کو سلام کیا عرض کی کیون
عم نامدار شب کو کیا خبر وحشت اثر ہرکارون نے سنائی آپکے غلام کو شب بھر نیند نہ آئی اب اس
مقدمہ مین کیا فرماتے ہین خواجہ عمرو نے کہا ای نور نظر دل کو تو میرے تردد و انتشار ہی اس مقدمہ
مین کچھ کہہ نہین سکتا ایک لفظ انتشار اگر زبان سے نکالون تمام سرداران نامدار اسی وقت

اپنے کو بر سر کوہ عقیق گلزار سلیمانی پہونچا ئین سب سے زیادہ کوکب روشنضمیر کو خیال ہے بر وقت جنگ
شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر صاحبقران خود تشریف لاے جہانگیر کو زیر کر کے لے گئے پس وہ
چاہتا ہے مین جاکر جانبازی کرون بار احسان سے سبکدوش ہون بہار و مخمور تو
عاشقان لشکر اسلام مین ہر چند کہ نور الدہر کو ملکہ مخمور لیکر طلسم ہوش ربا مین آئی مگر وہ سب سے
زیادہ بیقرار ہے شب کو کئی مرتبہ میرے پاس آئی اور کہا خواجہ عمرو مین بدون اطلاع لاچین جاتی
ہون مین نے منع کیا کہ ای ملکہ مخمور ہماری راے کے خلاف جانے کا ارادہ نکرنا تب وہ رکی
ملکہ بہار نے روتے روتے صبح کی بادشاہ کے واسطے اشکبار رہی اگر کوئی کلمہ زبان سے نکالون
ان شناقون کو کیونکر روکون دل کہتا ہے کہ کوئی سانحہ عظیم گذرا پروردگار انکی مدد کرے گا یہان
بھی پندرھوان برس لڑتے لڑتے شروع ہوا اب وقت انجام طلسم ہوش ربا ہے ابھی تو
غضب ہو جائیگا فتح کی شکست ہو افراسیاب جادو کا بندوبست ہو بدیع الزمان نے سر جھکالیا
آنکھون مین آنسو بھر آئے یکایک سترہ نقارہ طلائی نقرئی بجا سب نے دیکھا اسد نامدار
بہ فریدونی و بہ حشمت جمشیدی نہایت جاہ و جلال سے وارد میدان کارزار ہوے ایک
سمت لشکر ساحران بیشمار ملکہ مہرخ و بہار و سرخ مو وغیرہ تخت مہ جبین کو گھیرے ہوے
قریب تخت ملکہ بلقیس و شہنشاہ لاچین و ملکہ بادبان و ناہید و گلگون تاجدار و نیک راے
وزیر اعظم کئی ہزار علمہاے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوے لشکر غیر ساحران عقب مین اسد
نامدار کے جمع ہوا ابراہیم ابن مالک لندھاوہ بن لندھور و علقمہ بن جمہور و قبیل
بن مقبل انتظام لشکر ظفر اثر کرتے ہوے بڑے کروفر سے وارد میدان کارزار ہوے ایک
جانب سے لشکر شہنشاہ کوکب روشنضمیر شاہزادہ بحر العجائب و مصر الغرائب آگے بڑھے
ہوے بعہدہ سپہ سالاری بلور چہار دست و ملکہ بران شمشیر زن و ملکہ اختر مرداریدہ بڑے
جماؤ سے آکر پہونچین ایک سمت ملک جہاندار شاہ معمار قدرت انکی فوج کا انتظام کرتا
ہوا یہ بھی ایک جانب قائم ہوے اب لشکر افراسیاب جادو شروع ہوئی افراسیاب
تخت پر سوار پہلو مین حیرت ماہر خمار گر و جار سو تاجدار شدا و فیل بند زنجیر آہنی سے کمر
باندھے ہوے مثل فیل مست جھومتا ہوا پشت پر چار لاکھ سوار پیدل فوج کے دل کو دل گویا

کالی گھٹا اُٹھی ہی جھوم رہا ہی اپنے سامنے کسیکو موجود نہین جانتا جب فوجین جم چکین افراسیاب جادو
کے بھی تیور سے آج معلوم ہوتا ہی کہ شداد فیل بند کی جرأت پر نہایت نازہی حیرت سے فرمایا ہی
ہین کہ ایسا پہلوان تمھارے طلسم مین کوئی نہین ہی شاید اگر حمزہ ہوتا تو اس سے مقابلہ کرتا طلسم کشا
بیچارہ کیا لڑسکیگا حیرت کہتی ہی ای شہنشاہ خبر آئی تھی کہ اسی اسد غازی نے زمہریر جادو
کو چیر کر پھینک دیا حجرہ ششم فتح ہوا حجرہ ہفتم پر بھی بڑے زور شور سے لڑا آجتک کہین جرأت
مین اسد نے کمی نہین کی مرحلہ جات پر بھی بڑی ہوشیاری سے لڑا ازور مین بے نظیر عیاری مین
صاحب تدبیر اہا لیان مرحلہ نے کیا کیا تدبیر کی مگر اس نوجوان پر نحبہ اُنکا قابض نہوا قصر مرات
تک کی سیر کر آیا مشہور تھا کہ قصر مرآت مین طلسم کشا بدحواس ہو جائیگا افراسیاب جادو نے
کہا ای حیرت دراندازون نے ہر مقدمہ میں اسد غازی کو ہوشیار کر دیا قصر مرآت کی سیر
گلگون تاجدار نے کرائی دیکھو پہلو دے تخت بلقیس مین کیسا خوشی خوشی کھڑا ہے حیرت
نے کہا بعد برسون کے ان لوگون نے رہائی پائی جنکے غمخوار تھے اُنکا ساتھ دیا اب آج اُنکے
ساتھ مین کیسی خوشی کی بات ہی امید پوری ہوئی اپنے مالک سے سرخرو رہے تمنے عمر بھر سلطنت
کی کوئی دوست نہوا جسپر دبا ؤ پڑا نکل گیا دشمنون کا شریک ہوا آپ کی غیر عدالت نے اُنکو مطعون
کیا یہ ذکر تھا کہ صفین آراستہ ہو چکین نقیب وغیرہ گیت میدان کارزار سے ہٹے شداد فیل بند
نے گینڈا صف سے نکالا سامنے تخت افراسیاب کے آیا افراسیاب نے تخت سے اُتر کر
شداد فیل بند کو گلے سے لگا لیا کہا ای پہلوان دوران ای رستم زمان مین بڑا سے • دخلاوند لقا
گیا تھا بختیارک شیطان درگاہ خداوندی بچپن سے ان مسلمانون کا رازدار ہی اُسکا یہ قول ہی کہ کوئی
بہ جرأت مسلمانون پر غالب نہین آیا جسنے مکر کیا وہ البتہ اُن پر غالب آیا جان بچائی اور اگر کسی نے
قصد کیا کہ بہ جرأت انکا سامنا کرے مارا گیا ذلیل ہوا مین نے صرصر شمشیر زن کو بھی اسی فکر مین
روادہ کیا ہی تمکو بھی آگاہ کرتا ہون جس طرح بن پڑے کسی حیلے ست تدبیر سے طلسم کشا کو
مار لینا اب آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہا ہون اگر تمھارے ہاتھ سے طلسم کشا مارا جائے نصف
ہوش رُبا کا تمکو حاکم کر دونگا طعن تمپر کون کر سکیگا یہ خیال نکرنا کہ یہ فعل بہادرون مین ناجائز ہی
دھوکا دیکر مار لینا شداد فیل بند کے تیور پر بل پڑ گیا کہا ای شہنشاہ طلسم کشا تو ایک معشوق وضع ہی

اگر میری تلوار کا وار روکیگا کلائیان ٹوٹ جائینگی لات ومنات ہی کو بربادی منظور ہی تو لاچاری
ورنہ ایک غلام میرا طلسم کشا وعزیزداران طلسم کشا پر غالب ہوا افراسیاب جادو نے کہا اسکا
خیال نکرو پسران حمزہ بڑے قدوقامت کے جوان نہین ہین جرأت مین بیمثل و بےنظیر ہین بدیع الزمان
نے بھی بڑے بڑے کام کیے طلسم خورشید نگار کو فتح کیا بڑے مقامات سخت پڑے مگر ان سب
مقامات کو جھیلے ہوے جنگ دریاے نیل مین شریک ہوکر خورشید روشن ضمیر کو مارا اُسکی بھی
سلطنت بہت بڑی تھی دونون باپ بیٹون نے ملکر اسکے طلسم کو مٹایا نگاہون مین انکو حقیر نجانو
جو ہمنے کہا اُسکا خیال رکھنا افراسیاب جادو نے عرصہ دراز تک شداد فیل بند کو سمجھایا یہ بیحیا
نامرد اچھا اچھا کہتا ہوا چلا میدان کارزار مین خوب سلح شوری دکھائی دو گھڑی کا مل نیزہ ہلایا
گینڈا دوڑایا لشکریون سے صداے احسنت وآفرین بلند ہوئی جب خوب عرق عرق ہوچکا گینڈے
کو روک کر کھڑا ہوا لشکر طلسم کشا کو بنگاہ تیز دیر تک دیکھا کیا کہ جوانان شیر دل رستم صولت
اسفندیار ہیبت کھڑے ہوے جھوم رہے ہین پکار کر آواز دی ای فرقہ خداپرستان جسکو تمنا
مرگ کی ہو نکلے شداد فیل بند کے منھ سے جو یہ کلمہ نکلا بدیع الزمان ونورالدہر وقاسم وغضنفر
اپنے مقام پر سلاح سنبھالنے لگے یہی قصد تھا کہ ہم جا لڑین اسد غازی ہمارے سامنے اس
دیو خصال سے مقابلہ نکرے مگر شداد نے بعد اسکے آواز دی مین سواے طلسم کشا کے
اور کسیکا مشتاق نہین ہون چاہتا ہون امتحان سپاہگری کرون یہ کلمہ سُنتے ہی سب جوان رک گئے
اور اسد غازی نے مرکب بادرفتار کو صف سے نکالا مرکب صبا دم بصد جاہ وحشم طرارہ بھر کے
لشکر ظفر اثر سے نکلا تمام لشکر کے علم جلوہ گری پر آئے جملہ تاجدار پیدل ہوے اسد نامدار کو
گھیر لیا اسد غازی سامنے تخت ملکہ بلقیس کے آئے ملکہ بلقیس نے تخت رکھوادیا بیقرار ہوگئین
ہاتھ اُٹھا کر دعا دی کہا ای یاور غریبان ای دادرس بیکسان ماشاء اللہ صاف ظاہر ہے کہ سطوت
وصولت رکاب کو بوسہ دے رہی ہی ماشاءاللہ کس شوکت وشان سے اسوقت آپ برامد ہو
ہین خدا آپکو مظفر ومنصور کرے یہ روباہ خصال آپ سے کیا مقابلہ کریگا اتنا براہ خیرخواہی عرض
کیے دیتے ہین کہ ہم افراسیاب جادو کی رگ وریشے سے ماہر ہین بروقت رخصت شداد
فیل بند سے سرگوشی کرتا تھا یہ تو افراسیاب جادو کی کیا مجال ہی کہ سحر کرسکے ہم لوگون کی نگا

لڑتی ہی اُسکا ہونٹھ ہلتے ہی جا پڑینگے مگر مکر و غدر سے اسکے ہوشیار رہیے گا افراسیاب جادو نے بہت کچھ سمجھا کے بھیجا ہی اسد غازی نے فرمایا ای ملکہ عالم ہماری نگاہ اُس مالک دو جہان پر رہتی ہی جسکے سب کچھ اختیار مین ہی آپ اجازت دیجیے سحر کا خیال رکھیے اُسکے دفعیہ کے لیے بھی لوح طلسمی موجود ہی انشاءاللہ دیکھیے تو کس دھوم سے مقابلہ ہوتا ہے میرے بزرگ پشت پر موجود ہین مین نے نو برس کے سن سے خروج کیا شہر عجم سے ان اٹھارہ امیر زادون کو لیکر نکل آیا اُسی کم سنی مین تمام باختر کی سیر کی شہر فتح ہوئے زیر قیطول لقا لڑے ہر مقام پر اُس حافظ حقیقی نے بچایا اسی نے فتاح طلسم ہوشربا لقب دیا ورنہ طلسم ہوشربا ایسی شے تھی کہ ہمارے ہاتھ سے فتح ہوتی اسکی قوت و توانائی ہی اُسکی عنایت سے یہ رعنائی ہے ملکہ بلقیس و لاچین و کوکب و جہاندار سب قریب آگئے سب نے ہاتھ اُٹھا کر دعا ئین دین بمشکل اسد غازی کو رخصت میدان کارزار ملی بدیع و نور الدہر و قاسم جمع ہوئے تھے کہ اس پہلوان سے ہم جا کر مقابلہ کرینگے بدیع و قاسم سے اسد غازی نے کہا آپ ہمارے بزرگ ہین آبرو ریزی کا خیال واجب و لازم ہی وہ ہمارا نام لیکر پکار چکا ہی اگر نہین جاتے ہین بڑا حجاب ہی آپ سب صاحب دعا کرین پروردگار مظفر و منصور کرے گا دامن مدعا گلہاے مراد سے بھریگا یہ کہکر دوبارہ اسد غازی پشت مرکب پر سوار ہوئے مرکب طرارے بھرتا ہوا طرف میدان کارزار کے چلا گھوڑے نے طرارہ بھرا کلایان مارتا ہوا دم سے چنور کرتا ہی فروغل طائردن مین ہی کہ عجب اُڑا ہوا ہی + تخت ہوا یہ آج سلیمان سوار ہی + دیگر مصنف شبدیز فکر بھول گیا ڈھنگ چال کا + ہی باگ کہکشان کی دہانہ ہلال کا + نیزہ شیر بیشہ صاحبقرانی کا ہاتھ مین اُسکو تکان دیتا ہوا پھریرہ سر پر اُڑ رہا ہی صاف ظاہر ہی کہ ہماے اقبال نے پر کھول دیے سر پر اُس شہنشاہ عالم کے سایہ کیا شداد فیل بند نے جو اس شوکت و شان سے ہزبر دشت جرأت کو آتے ہوئے دیکھا قلب کانپ گیا گرز اسیر کا دوش سے لیا برائے تگاور جا پڑا اسد غازی سے تگاورزن ہوا بدیع و قاسم وغیرہ بہ نگاہ غور دیکھ رہے ہین اہالیان لشکر افراسیاب جادو سے تگا ہین لڑ رہی ہین لاچین و کوکب و جہاندار چہرے کو افراسیاب کے دیکھ رہے ہین کہ اگر سحر کرنے کا قصد کرے ہم لوگ بھی جا پڑین دونون بھائی سپاہ سالاران

لشکر کوکب سحر العجایب و مصر الغرائب نیچہ ہلالی ہاتھ مین اشیاء سحر لیے ہوے اشارے کوکب کے مشتاق کہ ہمارے شہنشاہ کا اشارہ ہو برائے مدد طلسم کشا جا پڑین اگر دیو ہو تو اُس سے بھی لڑین خواجہ عمرو بھی قریب شہنشاہ کوکب روشنضمیر کھڑے دیکھ رہے ہین عیاران لشکر اسلام جانسوز و ضرغام و برق و قران خوش انجام اُسی جانب نگران ہین سب نے دیکھا پانچ چھ قدم گھسٹا شداد کا ہٹا تین قدم مرکب اسد غازی کا نکا ہین لڑین شداد فیل بند نے کہا ای جوان تو نے اہالیان ہوش ربا کو نامرد جان لیا حربہ کر حوصلہ دل کا نکال بے پیر حربہ غضب لات و منات ہی یہ نیزہ اگر پہاڑ پر مارون دل کوہ کو توڑ کر نکلجائے تیغہ برق تاب سی نخل چنار قلم کرون قوت اگر دیکھا ؤن پہاڑ کو اس دست زبردست پر اٹھا لون اسد اس لاف وگذاف پر شداد فیل بند کے ہنسے فرمایا یاوہ گوئی موقوف کر یہ تن و توش دیکھنے کا ہی جب شیران دشت نبرد کی تلوار پچھے گی بھاگتا نظر آئیگا پردے مین جھلم کے منھ چھپائے گا تو حربہ کر جب نیزے حربے سے پروردگار بچائیگا تب ہم بھی حربہ کرینگے بیشقدمی کرنا ہمارا دستور نہین ہے یہ سُنکر شداد فیل بند مثل ابر گرجا نیزہ تکان دیکر مارا اسد غازی نے نیزے کو نیزے کی سنان پر روکا نیزہ چلنے لگا دونون لشکر نگران ہین اسد غازی بڑی دھوم سے لڑ رہا ہی سنان ہائے نیزہ مثل ستارہ سحری چمک جاتے ہین ہر مرتبہ شداد فیل بند کو ٹوکتا جاتا ہی اور پہلوان ہوشیار جم کر لڑنے لگا دیر تک لڑی رہے دیکھ نیزہ بیر انکلا جاتا ہی یہ کہ کر نیزہ شداد فیل بند کا گانٹھا مرکب اُڑایا نیزہ ہاتھ سے شداد فیل بند کے نکلا قرآقان اسد غازی نے سبحان اللہ کہہ کر غریو کیا گھوڑے چمکائے بدیع الزمان اپنے مقام پر اچھل پڑے قاسم بھی تعریفین کرنے لگے شداد فیل بند عرق خجالت مین غرق ہوا بجوڑے تیغہ کے قبضے پر ہاتھ ڈالی ظاہر ہوتا تھا کہ اژدر مہیب غار سے بل کر کے نکلا خبردار کہکر ہاتھ مارا اسد غازی نے سپر کو اٹھا دیا شداد فیل بند انتہا کا جوان طاقت دار ہی سپر کی سپر کو کاٹ کر تیغہ شداد فیل بند سر پر اُس افسر کے گرا خود بھی کٹا او چھا سا زخم سر پر اسد غازی کے آیا بہ تعجیل واستانہ مارا تیغہ تو اسکا نکل گیا قطرات خون چہرہ بینظیر پر پڑے معاً ثابت ہوتا تھا کہ ماہتاب ان پردہ شفق مین پنہان ہوا زخم کھلتے ہی اسد غازی کے تیور پر بل پڑے جسطرح شیر زخم کھا کر بھپرتا ہو مرکب کو مہمیز کیا ابر دی خدا

الٰہی نیچہ اصفہانی جنبش مین آئے تیغۂ نور افشانی کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا نعرہ شیرانہ کرکے بصد صولت
و شوکت ہاتھ مارا ہر چند کہ شداد فیل بند مثل دیو کے ہی شیر کے نعرے سے قلب کانپ گیا آئینۂ شمشیر
مین جلوۂ عروس مرگ دکھلائی دیا یقین کامل ہوا کہ یہ تیغۂ برق تاب جو تڑپ کر گرے گا خرمن حیات
کو جلا کر خاک سیاہ کردیگا نہیب شمشیر سے گینڈے سے کود پڑا تیغۂ نور افشانی چمک کر گرا گینڈے
کے دو ٹکڑے کیے لشکرون مین غریو بلند ہوا شداد فیل بند کو جو اسد غازی نے پیدل دیکھا
تقاضائے جرأت سے نہ گوارا ہوا کہ دوسرا ہاتھ مارون گھوڑے سے کود پڑے شداد فیل بند
کی جان پر بنی کہنا افراسیاب جادو کا یاد آیا خوب یقین کامل ہوا کہ اس شیر کے ہاتھ
سے زندہ نہ بچونگا گھبرا کر پکار اُٹھا ای طلسم کشا اپنے ساتھ والون کو منع کر مجھ اکیلے پر
سب جوان آتے ہین اسد غازی نے غصے مین ہاتھ تلوار کا روکا سمجھے کہ میری محبت مین
ہاموں جان آ گئے ہونگے منھ پھیر کر فرمایا خبردار کوئی میرے قریب نہ آئے آپ لوگ میری حفاظت
چاہتے ہین اسد غازی نے تو اپنی پشت پر کسیکو نہ پایا شداد فیل بند نے جو دیکھا اسد غازی
نے منھ پھیرا نامرد کا یہی مدعائے دلی تھا پشت پر سے ہاتھ مارا اوچھا۔ زخم تو سر پر اسد غازی کے
آ چکا تھا زخم سرچہ پارہ ہوا اسد غازی لڑکھڑا کے گرا بدیع و نور الدہر و قاسم و غضنفر
بیتاب ہوگئے ان سب جوانون نے اودھے پر ہاتھ ڈالا چاہا کہ جا پڑین میدان کارزار سے
بعد ہی شداد فیل بند نے جب دیکھا کہ اسد غازی لڑکھڑا کے گرا یہ بھیا چلا کہ دوسرا ہاتھ مارون
سر کاٹ لون اسوقت لشکرون مین غریو ہی ہر شخص اسی مین پریشان ہی کہ جبتک ہم پہونچینگے وار
اُس نامرد کا چل جائیگا نعرے سب بہادرون نے یہان سے کیے آوازین دین او گھٹیے کیا کرتا ہی
بدیع الزمان نے بھی نعرہ کیا نور الدہر نے بھی للکارا قاسم نے بھی شیرانہ آواز دی غضنفر نے
برق تڑپ کی بجا یا جبین یہ آواز تھی ای قزاقان تیر بند یہ نامرد بچنے نہ پائے خواجہ عمرو سرپٹ رہا کر
ایک درہ کوہ قریب تھا سردار تو نعرہ کرکے چلے تھے کہ جا کر اپنا سینہ سپر کردین اسد جاندار زمین پر
گر چکا ہی وار روکنے کے بھی لائق نہین ہی یکایک درۂ کوہ سے کڑاکے کی سُم مرکب کی صدا بلند
ہوئی دیکھا سب نے نقابدار با دلہ پوش بصد جوش و خروش مثل برق جہندہ گھوڑے کو اُڑاتا
ہوا نعرے پر نعرہ کر رہا ہی او شداد فیل بند نامرد اگر اسد غازی کا موئے جسم میلا ہوا قوم تک کو

تیری شاہ دونگاسب نے دیکھا کہ نقاب چہرہ بے نظیر پر تاج سر قدس پر چمکتا ہوا لعل و یاقوت نصب
گھوڑے کو کوڑا کرتا ہوا اس جلدی سے آیا کہ بدیع الزمان وغیرہ دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ گئے نقابدار بادلہ
پوش قریب پہونچ گیا پاس اسد غازی کے آکر گھوڑے سے کود پڑا اسد غازی کو پشت پر
لیا سینہ اپنا سپر کردیا شداد فیل بند تیغہ رہا کر چکا تھا نقابدار بادلہ پوش نے سر آگے کر دیا
تاج نقابدار کا کٹا بصد سطوت و شوکت کلائی پر شداد فیل بند کے ہاتھ ڈال دیا جھٹکا مار تلوار
چھین کر پھینک دی شداد صاحب بیداد نقابدار بادلہ پوش سے لپٹ گیا افراسیاب جادو
بھی دیکھ رہا ہے ادھر سے شہنشاہ لاچین وغیرہ کی بھی نگاہ لڑ رہی ہے سب نے دیکھا جیسے ہی
نقابدار بادلہ پوش سے شداد فیل بند لپٹ پڑا نقابدار بادلہ پوش نے کلائی تھام کر ایک
طمانچہ مارا تڑاقے کی آواز ہوئی شداد فیل بند کا منھ پھر گیا نقابدار بادلہ پوس طمانچہ مار کر لپٹ
پڑا دستی بہ زبردستی کھینچی شداد فیل بند کو کولے پر لاد کر کے دے مارا یہ تو بچھا زمین پر گر آکان
جو پہونچی تاج سر سے نقابدار بادلہ پوش کے زمین پر گرا ابر نقاب دار ماہ رخسار سے ہٹا یہ ثابت ہوا کہ
مہر درخشاں لکہ ابر سے نکل آیا تمام میدان نورانی و منور ہو گیا دیکھنے والے حیران جمال و محو دیدار ہوئے
سبکی نگاہ اسی جانب لگی ہوئی ہے بدیع الزمان و نور الدہر و قاسم و غضنفر نے تو نہ پہچانا خواجہ
عمرو و مہتر قران خوب پہچانتے ہیں بیقرار ہو کر پکار اٹھے یہ تو شاہزادہ قباد شہریار نور نگاہ
حمزہ نامدار بنیرہ نوشیروان عالی وقار ہیں اتنے عرصے میں قباد نے شداد فیل بند کی چھاتی پر
چڑھ کر سر کھینچ کر طرف افراسیاب جادو کے پھینکا چونکہ نقاب چہرے انور سے اٹھ چکی تھی جوش جرأت
میں نعرہ کیا نعرۂ قباد شہریار

چراغ شبستان صاحبقران	منم شاہ شاہان فریدون حشم	بہار گلستان کاوس جم
شہنشاہ اسلام و عالم پناہ	فروزندہ تاج و تخت کیان	یل صف شکن صاحب عز و جاہ

نعرہ شہنشاہی کی صدا میدان میں گونجی نخل تھرائے طائر درختوں
سے اڑے اکثر پہلوانوں کو غش آ گئے شداد فیل بند کو مار کر جھپٹے کہ میں پشت مرکب پر سوار ہو کر
نکلے جادوان افراسیاب جادو نے ذکر تو ہر کاروں کی زبانی سنا ہی تھا کہ بادشاہ لشکر اسلام کو عجائب
جادو لائی ہے انکا قباد شہریار نام چہرۂ ماہ تمام شہنشاہ حسینان مشہور ہیں عارض پر نور یہ تو چراغ
طور ہیں خواجہ عمرو کے پکارنے سے یقین کامل ہوا کہ یہی جوان ہی غصے میں آکر چند دلنے مانش کے

پھینکے قباد شہریار نے ایک پاؤں رکاب میں رکھا تھا سحر جو افراسیاب جادو کا ہوا گھوڑے نے بدلگامی کی سامنے سے بھاگا قباد شہریار سحر افراسیاب جادو سے زمین پر گرے تخت جو گلے میں تھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی زمین نے پاؤں تھام لیے سرداروں نے دوڑ کر اسد غازی کو اٹھایا اسد نامدار نے بھی یہ معرکہ دیکھا کہ میری مدد کو قباد شہریار آئے ارج نقاب چہرے سے اٹھ گئی سحر سے افراسیاب جادو کے زمین پر گر پڑے بیقرار ہو کر شہنشاہ کوکب سے آنکھ ملائی فرمایا ہمارے شہنشاہ کو بچانا افراسیاب جادو سحر کر کے غوطہ کھا کہ میں جاکر اس تاجبلار کا سر کاٹ لوں ہاتھ پاؤں تو انکے بیکار ہیں انکا قتل کرنا کتنی بڑی بات ہی اپنے مقام سے سحر کرتا ہوا بڑھا شہنشاہ کوکب نے بے اختیار ہو کر آواز دی یار و لینا شاہزادہ سحر العجائب بہت خوب کہکر بڑھا یہ خیال ہوا کہ ایسا ہو افراسیاب جادو قریب پہونچ جائے شہریار پر وار کرے دور سے ایک گولا افراسیاب جادو پر مارا وہ گولا سینے پر افراسیاب جادو کی پڑا سینے کو توڑ کر پار تو نکلا ذرا اندھیرا چھا گیا افراسیاب جادو اس تاریکی کو دفع کرنے لگا ادھر سے سحر العجائب گولا مار کر بڑھا یکایک آسمان سے لچکا برق کا گرا قباد شہریار کے جسم میں وہ برق لپٹ گئی طرف آسمان کے بلند ہوئی خواجہ عمرو کے منھ سے نکل گیا اے سحر العجائب کوئی ہمارے شہنشاہ کو لیے جاتا ہو افراسیاب جادو نے کسی ساحر کو لگا رکھا تھا اے فرزند یہ جانے نہ پائے سحر العجائب یہ کہکر اڑا کہ میں ابھی لاتا ہوں اور نعرہ کیا کہ او جانے والے اگر مرد ہی تو ٹھہر جا وہ برق اتنی جلدی تڑپی کہ آسمان میں ڈوب گئی سحر العجائب تلاش کرتا ہوا چلا ستارہ تیکر ڈوب گیا برابر کہکشان فلک کے بلند ہوا چہار جانب سے سر اٹھا کر دیکھنے لگا کبھی سو کوس راستہ مشرق کا طے کیا کبھی مغرب میں گیا کبھی جنوب کبھی شمال ایک طرف جو نگاہ اٹھا کے دیکھا وسط آسمان میں ایک ابر تیرہ و تار چھایا ہوا ہے اس ابر سے برق چمک رہی ہی سحر العجائب سوچا کوئی برق بنکر گرا تھا اس مقام پر آکر چھپا ہے سحر العجائب اس خیال سے گولا سحر کا تیار کر کے طرف ابر کے چلا دو کلمہ داستان حیرت بیان شنکر صاحبقران کے ذکر ہوتے ہیں یہ تو ملحوظ رہے کہ شاہزادہ سحر العجائب گولا سحر کا تیار کیے ہوئے طرف ابر سیاہ کے جاتا ہی یہان فولاد آتش ریز مجاور قبر سامری کو افراسیاب جادو چھوڑ گیا تھا آٹھ دن سب سرداروں کو تڑپتے تڑپتے گذرے اسی قصر و دمین صاحبقران بھی بند ہیں ان کے اسم اعظم

بند ہونے سے نہایت درد مند ہین آٹھوین دن یہان تو سب سردار بیہوش ہوے زمرد شاہ باختری
بصد کبر ونخوت اپنے مقام سے اُٹھا تخت نخوت پر سوار ہوا تاج نخوت سر پر رکھا فولاد آتش ریز
سے کہا ای بندۂ خاص ِ اخلاص یہی افراسیاب جادو کہہ گیا تھا اب چلکر سب کو قتل کرو دھوین
کے قصر مین دروازہ بناؤ فولاد آتش ریز بارہ ہزار ساحرون کو لے کر بڑھا گولا دیا ہوا افراسیاب
کا قصر دو پر مردود نے مارا دھوین کے مکان مین ایک دروازہ کلان ظاہر ہوا اُسنے ملازمان لقا
سے آواز دی اہل اسلام کو قتل کرو بلا تکلف سب کے سر کاٹ لو تمام کوہیان پُر دغا لقا
پرستان بانی ظلم وجفا تلوارین کھینچکر اُن بیچارون پر جا پڑے سب کے ہاتھ پاؤن بیکار ہین حسرت
و یاس سے قتل کرنا شروع کیا آج خداوند لقا بھی تلوار چمکاتے پھرتے ہین ہر مرتبہ آواز دیتے
ہین بندگان من دیدی قدرت مرا قدرت دیہم گیر صاحب تدبیر ہین آج دریا ے قہر خداوندی
جوش مین ہی سب دشمنون کو قتل کرو ملک باختر پر چلینگے فولاد آتش ریز کو مشیر قدرت
لقب دینگے قیطولات پر بیٹھکر تقدیرات زنگار زنگ کرینگے جو قدرت کی محبت مین مرے ہین
سب کے پتلے بنا کر روح پھونکینگے بختیارک کہتا ہی یا خداوند بہت خوشی نہ کیجیے ایسا نہو تقدیر
پلٹ جاے اب مسلمانون پر انتہا کا وقت سخت ہی غیب سے مدد ہوا چاہتی ہی ہمیشہ یہی دیکھا جب
وقت انجام آیا کوئی صورت ایسی پیدا ہوئی کہ مسلمانون کی بلا ہم لوگون پر آ گئی جو آج معرکہ
گذرا ہی ایسا کبھی نہین گذرا جلد قتل کرلو فولاد سحر کر رہا ہی ملازمان لقا آمادۂ بدعت جو ملازمان صاحبقران
ہوشیار ہین یعنی انکو ابھی غش نہین آیا جب دیکھتے ہین کہ فرزندان صاحبقران کو کوئی قتل
کرتے آتے ہین یہ جوانان صف شکن اپنے آقازادون کو بچاتے سینہ سپر کرتے ہین نمک حلالی
پر مرتے ہین اُسوقت لشکر اسلام مین ایک غوغا ہی ناموس کی بیقرار ہو کر دعا یئن حسرت مین لگنے
کی صدائین کنیزین فریاد کرتی ہین غلامان شہنشاہی آفت دیتا ہی صاحبقران کو آ کر سب نے
گھیر لیا صاحبقران پشت اشتر پر خاموش بیٹھے ہین سحر مین افراسیاب جادو کے تیلا حرز بھی
گلے مین نہین ہی اسم اعظم فراموش بیہوشی کا ہوش نگاہ حسرت سے چہار جانب دیکھتے ہین کو ہیون
نے خون کے دریا بہا دیئے ہزارون بیچارا قتل ہوے اُس حال پُر ملال مین صاحبقران نے بنگاہ
یاس طرف آسمان کے دیکھا زبان مین تو لکنت ہی دل پر سحر کی ہیبت اشارے کر رہے ہین

اے بے نیاز اے کارساز بدعت ہے ان بجیاؤن کی بچالے اسوقت بیکسی مین سوائے تیرے کون معین
و مددگار ہے تو ستار و غفار ہے بیتاب ہوکر جو صاحبقران نے اشارون سے دعا کی سب نے آمین
کہی سحر العجائب گولا سحر کا لیکر جھپٹا اُسی ابر سیاہ پر مارا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اندر ابر کے دیکھا
ایک جادوگر کریہ منظر سیاہ رو تیرہ درون شراب کباب تخت پر رکھا ہے اُسی تخت پر ایک شیشہ
اسمین ایک طائر پھڑک رہا ہے سحر العجائب سمجھا اس جادوگر نے اُس شہریار کو کہین چھپا دیا
آپ حرامزادہ یہان آکر بیٹھا ڈانٹا کہ او نامرد یہان آکر چھپا ہے منم ملازم شہنشاہ کوکب روشن ضمیر
ناظرین والا مقام کو یاد ہو گا کہ افراسیاب جادو نے عقاب فلک سیر جادو کو شیشۂ اسم
اعظم دیکر کہا تھا کہ وسط آسمان سے زمین پر نہ اترنا عقاب فلک سیر نے آٹھ روز
تڑپ تڑپ کے کاٹے سحر العجائب مرد سپاہی خواجہ عمرو سے کہکر چلا تھا کہ خالی نہ پلٹونگا تیغہ
برق مثال کھینچکر جا پڑا ابے کیسے جاتا ہے تو نے شہریار کو کیا کیا آ تجھکو تو قتل کرون جہان اُن کو
چھپایا ہوگا ہوش آجائیگا خوب میدان کارزار سے بھاگا عقاب فلک سیر ان باتون کو
نہین سمجھا بل کرکے جا پڑا سحر العجائب پر گولا مارا اِسنے گولا کاٹا اپنے سحر کا گولا جھولی سے نکالا
ابر کو ٹکڑے ٹکڑے کر چکا ہے دو چار گھڑی آپس مین چلے عقاب فلک سیر نے اپنے
سحر کے زور مین تلوار کھینچی سحر العجائب نے سحر کرکے تیغہ اُس ملعون کا کند کر دیا کئی مرتبہ
اُس نے ہاتھ مارے پشت و پہلو پر سحر العجائب کے تلواریں پڑین تلوار نے کچھ تاثیر نہ کی سحر
دفع کرکے تیغہ کھینچکر جا پڑا خبردار خبردار کہکر ہاتھ مارا عقاب فلک سیر نہیب سحر العجائب
سے کانپا چاہا نکل جاؤن سحر العجائب نے بھی حصار سحر کر دیا ہے عقاب فلک سیر
نکل نہ سکا قریب پہونچکر ہاتھ تلوار کا مارا عقاب فلک سیر نے چاہا پیٹ پڑون تلوار چھین لون
سحر العجائب جری صف شکن صاحب قوت و طاقت سحر سے بھی غالب آیا اٹھا کے
دے مارا غصے مین چیر کر پھینک دیا عقاب فلک سیر کا مرنا شیشہ ٹوٹنا اسم اعظم
صاحبقرانی چھوٹنا سحر العجائب نے عقاب فلک سیر کا سر کاٹ کر رومال مین باندھا طرف
لشکر کوکب کے چلا دل سے یہی کہتا تھا نہین معلوم اس بجیا نے اُس شہریار کو کہان پھینک دیا
طلسم کشا سے حجاب ہو گا مگر مین مجبور و لاچار ہون دشمن کا تو سر لیکر چلا ہون رواداری کرتا ہون!

جاتا ہی بیان گرد صاحبقران ساحرون کا ہجوم تھا خودبخود ہوش آیا زبان کی لکنت موقوف ہوئی
اسم اعظم باواز بلند پڑھا سحر ساحرون کا باطل ہونے لگا اشقر دیوزاد طرارہ بھر کے بڑھا مقبل
وفادار قریب تھا صاحبقران نے فرمایا ای مقبل تھوڑا پانی کسی ظرف مین لاؤ مین اسم اعظم
دم کردون جہان جہان پانی پہونچے گا تاثیر سحر نہوگی مقبل نے پانی صاحبقران کے قریب پہونچایا
امیر نے اسم اعظم پڑھکر دستک دی مقبل نے شیشے کا پانی جا بجا چھڑکا سحر ساحرون
کا باطل ہونے لگا امیر باواز اسم اعظم پڑھتے ہوئے فولاد آتش ریز پر جا پڑے اُسنے
جو صاحبقران زمان کو آتے ہوئے دیکھا گھبرا گیا جی مین کہتا ہی یہ کیا باعث ہی اسم اعظم حمزہ
کا شہنشاہ نے بند کیا تھا شاید کچھ ساحر براے مدد حمزہ آگئے اسم سحر پڑھتا ہوا بڑھا کئی سحر
کیے صاحبقران پر تاثیر نہوے جس راہ سے صاحبقران زمان نکلتے ہین برکت اسم اعظم
سے عَلَم شاہ دکن جہو بھی اپنے مقام سے اُٹھے ہوش درست ہوے چالاک و چست ہوئے
جو اُٹھا لشکر لقا پر نعرہ کرکے جا پڑا صاحبقران نے لڑکر اپنے کو قریب فولاد آتش ریز
پہونچایا اُسنے گھبرا کے سحر کیے جب تاثیر نہ ہوئی تیغہ برق مثال کمر سے نکالا خبردار خبردار کہکر
ہاتھ مارا صاحبقران زمان نے اسم اعظم پڑھکر تیغہ عقرب سلیمانی کو سامنے کردیا سحر
اُس بیچیا کا باطل ہوا للکار کر آواز دی ضرب مردان عالم روک اُسنے سپر سحر جہرے کی بنا دی
کی جانتا تھا یہ سپر نہ کٹے گی تیغہ عقرب تڑپ کر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوے وہان سے سر پر
گرا سر اُس خود سر کا سر کاٹا مع مرکب چار پرکالے ہوے آواز آئی کشتی مرا نام من فولاد
آتش ریز بود ساحران ہوش ربا لاشہ فولاد آتش ریز کا لیکر بھاگے لشکر لقا امید فتح مین
آج لڑتے ہوے اپنی حد سے بڑھ آئے ہین سرداران نامی نے جو سحر ساحران سے مہلت پائی
تلوارین کھینچ کھینچکر لشکر لقا پر جا پڑے صاحبقران زمان کو بھی انتہا کا ملال ہی مگر ارشاد
فرماتے ہین کہ افراسیاب جادو شیشہ اسم اعظم کا ہوش ربا مین لیگیا تھا ہمارے یار
وفادار عمرو نامدار نے کچھ کام کیا اُسی نے وہان شیشہ عین وقت پر توڑا آج اہالیان لشکر
لقا نکلنے نہ پائین جمہور و فرامرز کو حکم ہوا کہ تم لوگ لڑتے ہوے اپنے کو تا بہ در باغ بینا
پہونچاؤ کہ یہ کمینہ بھاگ کر باغ بینا مین نہ جانے پائے جمہور و فرامرز فوجین جنگی ساتھ

لے کر لڑتے ہوے خندق پر باغ بینا کے جا کے ٹھہرے جس ملازم لقا نے اس طرف کا رخ کیا
گھیر کر اسکو مارا باغ بینا مین کوئی جانے نہین پایا سلیمان عنبرین موے کو ہی ہمیشہ سے
اسکو دعوے تھا کہ صاحبقران سے مقابلہ کرون آج کوہیون کو ترغیب دے رہا ہی ناصر
کو ہی و عنصر کو ہی سپہ سالاران سلیمان عنبرین موے کو ہی بھی فوجون کو ترغیب دے رہے
ہین شجاعان باختری تو حام سے اہل اسلام کے بھاگتے ہین دور ہی سے لینا لینا کہ رہے ہین
کو ہی جمکر لڑے چونکہ سلیمان سر پران سب کے موجود ہی شمشیر زنی کرتا ہوا جاتا ہی شان پہلوانی
دکھاتا ہی کوہی بھی لڑ رہے ہین استادان سخنور نے تحریر کیا ہی کہ یہ لڑائی صبح سے شروع
ہوئی دن بھر لڑتے لڑتے گذرا پردہ شب بھی حائل ہوا کا فرون کا پروہ نہ رہا اہل سلام
اُسی طرح آمادہ حرب وپیکار ہین ہر ایک کا یہی قصد ہی کہ لقا کو شکست دین یا گرفتار کرلین اگر
بھاگے لڑتے بھڑتے تا بہ طلسم ہوش رُبا پہونچین اس لڑائی مین چند ساحران فولاد گرفتار
بھی ہوے مگر انھون نے یہ بھی کہا کہ انتظام ہفت دربند شکست ہو چکا ہی اگر آپ لڑتے بھڑتے
پہونچ جاینگے سب اہالیان دربند قتل ہو چکے ہین ایک ساحر سات لاکھ فوج سے دریان مین
فرد کش ہی موسوم بہ کلنگ آتشخوار وہ البتہ روکے گا لقا کو بھی دامن پناہ دیگا سب
سرداروں کے دل مین دلولے بھرے ہین یہ خبر سنی کہ بدیع الزمان نے طلسم خورشید نگار
فتح کیا نور الدہر حوالی طلسم خورشید نگار مین لڑے قاسم نے طلسم نگار مین فتح کیا یہ
سب شیر عین وقت پر دریاے نیل مین جاکر اسد غازی کے شریک ہوے اب بخیر وعافیت
طلسم ہوش رُبا مین موجود ہین سب سے زیادہ بادشاہ جمجاہ کد و کاوش کر رہے ہین فرماتے ہین
یہ مدد بہار جادو کی ہوگی اُسی نے شیشہ اسم اعظم کا توڑا اہرا ہیان اسد غازی مین ایسی لیاقت
کسکو ہی خدا وہان تک پہونچائے لکھا ہی کہ تین شبانہ روز میدان جنگ ہی لقا مثل صید خائف
بھاگتا پھرتا ہی گوشہ عافیت نہین ملتا باغ بینا کا راستہ بند کیا بختیارک تو بڑا منتظم ہی اُسنے دیکھا
یہ لڑائی بیڈھب بڑھ گئی ہی آج اسکا انجام برا ہی ضیغم خون آشام سے بارگاہ گیتی نما لدوا لو خزانے
اُٹھوا لو لڑتے بھڑتے نکل جاؤ ورنہ راہ مین آب و دانہ کبھی ممکن نہوگا آج شکست فاش ہے
اہل اسلام کو ہوش رُبا مین پہونچنے کی تلاش ہی اپنے انتظام سے غافل نہو ضیغم خون آشام و

انگال خون آشام وریحون وجیحون ہٹھون نے فوراً اُٹھا لا بارگاہ گیتی نما کا لدوا لیا خزانون
پر قبضہ کیا سلیمان عنبر بن موے کوہی لڑتا ہوا سامنے صاحبقران کے پہونچا
صاحبقران زمان لڑتے بھڑتے سُست ہوگئے ہین قلب فوج کوہسیان مین پہونچے مالک
لعد ھور علم شاہ پہلو بہ پہلو لڑتے ہوے چلے آتے ہین جو پہلوان صف سے بڑھا ہاتھ سے ان نہنگان
دریاے جرات کے غرق دریاے قضا ہوا صدہا لاشے تڑپ رہے ہین صاحبقران زمان
لڑتے ہوے جاتے ہین تیغہ عقرب کا قبضہ ہاتھ مین جما ہوا خود حضرت ہود عمر پہ زرہ داودی
زیب جسم مصروف جنگ و جدل زرہ کے خانے خون سے معمور چہرہ مثل آفتاب روشن
سرداران قوی بازو فرزندان نامور زینت پہلو چہار جانب جنگ کر رہے ہین سلیمان
عنبر بن موے کوہی دور سے دیکھ رہا ہے کہ حمزہ نے پہلوانان کوہستان کا ستھراؤ کر دیا
بڑے بڑے پہلوانان زبردست مارے گئے ناصر زاغ چشم خرس دندان لندھور بن سعدان
پر جا پڑا ابشت سے ہاتھ مارا سر لندھور زخمی ہوا لندھور نے پلٹ کر غصے مین گرز دو دستی
مار دیا ناصر سپر اُٹھا کے رہگیا گینڈا او ناصر ثابت نہوتے تھے عنصر کو بڑھ کر مالک اژدر شیخ دو زبانہ
نیزہ مارا سینے کو اسکے توڑ کر پار گذر آ مالک نے ہکہ دیگر اُٹھایا چھڑا نکے نیزے کی مثل ناگنی کے
لچک رہی ہو اکھیڑ کر مارا استخوان اُسکے چور چور سلیمان نے جو یہ بدعت دیکھی بڑھکر پہلے مالک
کو زخمی کیا طرف علم شاہ کے چلا تھا کہ صاحبقران نے نعرہ کیا او مغرور ادھر کہان جاتا ہے
ہمسے آنکھ چار کر مردان عالم پر وار کر سلیمان عنبر بن موے کوہی غصے مین بھرا جا پڑا دونون
سردار قوت بازو زینت پہلو مارے گئے آنکھون کے نیچے اندھیرا سب سے زیادہ لقا پر
غصہ ہے کہ خداوند آج بھی کوئی تقدیر معقول نہین کرتے بھاگے بھاگے پھرتے ہین کبھی منھ کے
بھل گرتے ہین یہی فرماتے ہین من چہ تقدیر کردم بختیارک کہتا ہے تمھاری تقدیر مین آگ لگے
اب تقدیر سے گریز کیجیے سلیمان عنبر بن موے کوہی سے اور صاحبقران سے تلوار چلنے لگی
چمک چمک کے ہاتھ مار رہا ہے برس پڑا صاحبقران کو مہلت نہین لینے دیتا ایک مقام پر صاحبقران
نے گرد اسپر اُٹھایا جیسے ہی سلیمان عنبر بن موے کوہی نے ہاتھ مارا سپر کو گردش دی علی بند
سپر پشت پر پہونچا پنجہ علی خورشید نما دراز کرکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا شیرانہ ہکہ مارا تلوار چھین کر

اُس خود سر کی پھینک دی کمر مین ہاتھ دیکر نعرہ کیا قاش زمین سے سلیمان عنبرین موے کوہی
کوہ پیکر کو اُٹھایا چرخ دیکر طرف آسمان کے پھینکا اترتے وقت تیغہ عقرب سلیمانی سے چھ رنگ
ہوائی گیا کوہیون کے رنگ کٹ گئے علم شاہ نے بڑھکر علم فوج کو قلم کیا یہ نشان شکست
تھا کوہیون کے بھاگنے کا بندوبست تھا بادشاہ جم جاہ لڑتے بھڑتے قریب تخت لقا پہونچے
تھے بختیارک نے لقا کو دو ہتھڑ مار کہا یا خداوند بھاگے سلیمان عنبرین موے کوہی
مارا گیا آپ نے تقدیر مضبوط کی ایک ایک کے دو دو ہو گئے اب کوہستان مین نہین
ٹھہر سکتے اندھے کی یہی لاٹھی تھی اُسپر زوال آیا اب بھاگیے نہین معلوم افراسیاب جادو
پر کیا گذری اُسنے تو بڑا انتظام کیا تھا کہ اسم اعظم صاحبقرانی زمین پر یا آسمان پر فرشتون نے
جا کر شیشہ توڑا ایسے صاحبان اقبال سے کون لڑ سکتا ہے ایسا نہو تمکو گرفتار کرین بڑی
ذلت سے تمکو قتل کرینگے سب سردار جلے ہوے ہین آج تو ساحرون کے ہاتھ سے بہت مسلمان
مارے گئے خون کا بھی وہ لوگ بدلا لین گے پیچھا نچھوڑینگے لقا نے بھی دیکھا کہ بادشاہ جم جاہ
شیرانہ نہنگانہ صفون کو درہم و برہم کرتے ہوے آتے ہین سات سو تاجدار بڑے زور وشور سے
لڑ رہے ہین پرے کے پرے اُلٹے پلٹ کر دیے کوہ و دشت لاشہ ہاے کوہیان سے بھر دیے اس
جرأت و شوکت شہنشاہ کو دیکھکر لقا گھبرایا سمجھا کہ آج گرفتار ہو جاؤنگا تخت سے کود کر ایک
گینڈے پر سوار ہوا اب لقا نے فرار پر قرار کیا سنجابی باختری مشتری حصاری دور سے
دیکھ رہے تھے بلکہ اسی کے مشتاق تھے کہ خداوند چلین تو ہم بھی نکل جائین یہ بہت احتیاط سے
لڑتے ہین زخم بھی نہین کھاتے نہ کسیکو مارا نہ زخمی ہوے میدان کارزار مین اسی طرح پاک و
صاف ہین اب جو دور سے دیکھا کہ خداوند گینڈے پر سوار ہوے خداوند سے دس قدم
آگے بھاگا بارگاہ لقا کی لدوا چکے ہین ضیغم خون آشام دس بارہ کوس آگے نکل گیا یہ
کہتا ہوا صاحبو ہم بیشتر و لشکر ہین ہمکو آگے بڑھنا چاہیے ایسا نہو بارگاہ دشمنون کی قبضے
مین آجاے باخبر رہو ہم لوگ لڑتے بھڑتے یہان تک آئے اگر بھاگتے ہوتے ایسے چالاک نہوتے
تو یہان تک کیونکر بچ نکلتے جان و مال دونون کی حفاظت واجب و لازم ہی بادشاہ جمجاہ لشکر
اسلام نے بہت کد و کاوش کی کہ لقا کو گرفتار کرون لقا بھاگا کچھ کوہی اُلجھ گئے یہ چاہتے تھے اپنے

ملک موروثی کو چھوڑین صاحبقران لڑ بھڑ کے چلے جائین ہم اپنے شہر مین جائین بادشاہ جمجاہ نے
جب دیکھا کہ لقا طرف صحرا کے بھاگا ایک تاجدار سے حکم دیا تم شہر پر جا کر قبضہ کرو ہم تعاقب مین
لقا کے جاتے ہین سکو ملاقات اسد غازی کا اشتیاق ہے یہ بھی کامل یقین ہی کہ لقا نے جس طرف کا
رُخ کیا یہ سرحد طلسم ہوش رُبا ہی تھوڑی ہی دیر مین دس پانچ کوس نکل گیا صاحبقران نے
عادی کو بلا کر حکم دیا بارگاہ سلیمانی و بارگاہ حشامی لدوا لو کوئی شی چھوٹنے نہ پائے عادی نے
اسیوقت بارگاہ سلیمانی و تمام اسباب صاحبقرانی مثل طبل سکندر و علم اژدہا پیکر و جھانجھ کیومرثی و نقارہ
افراسیابی و نقارخانہ سلیمانی وغیرہ بتعجیل سب چیزین بار کرا لین عقب مین صاحبقران زمان کے
سب سردار چلے صاحبقران اسی طرح جنگ کرتے ہوئے جاتے ہین باعث یہ ہے کہ
لقا تو اپنے باختریون کو لے کر نکلگیا کو ہی جابجا جو ٹھہرے ہوئے تھے جہان پر لشکر صاحبقران
پہونچتا ہی وہ اُلجھ پڑتے ہین یہان سردارون کا تانتا بندھا ہوا ہے یعنی لندھور ابھی پہونچکر
مصروف جنگ ہوئے مالک بھی آگر پہونچ گئے تھوڑے ہی عرصہ مین چوگان بن حمزہ
پہونچے اسفندیار شاہ گیلانی کا نعرہ ہوا کو ہیون کو ٹھہرنے کی مہلت نہ ملی کچھ مارے گئے
کچھ بھاگے اسی کروفر سے لڑتے ہوئے سرداران صاحبقران و صاحبقران جاتے ہین کسی
مقام پر ٹھہرنے کا ارادہ نہین کیا جس مقام پر شام ہو گئی چند ساعت اُسی مقام پر ٹھہرے کچھ
آب و دانہ کی فکر ہوئی یہ حکم ہی کہ کل اہالیان فوج کمر باندھے موجود رہین سب سپاہی بھی کھڑے
کھڑے چند ساعت آسودہ ہوئے جو سامان اتنے عرصے مین کھانے پینے کا مہیا ہوا اسی سے فراغت
کر کے پھر بڑھے لیکن زمرد شاہ باختری سر پر پاؤن رکھ کر بھاگا اگر کہین پتا بھی کھڑکا
یہی گمان ہوا کہ اہل اسلام آگئے ہرکارے خبر بھی پہونچا رہے ہین کہ صاحبقران نے مقام
نہین کیا آپکے تعاقب مین چلے آتے ہین استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ کلنگ آتشخوار
مقرر کردہ افراسیاب ناہنجار صحرائے قلعہ داسنہ و قلعہ دخانیہ مین بارہ لاکھ فوج سے
فروکش ہی ہفت دربند کی حکومت اسکو ملی یہ وہ دربند ہین کہ جنبر فیروزہ فیروزہ پوش وغیرہ
حاکم تھی یہ سب ناظم میدان تو سین جھد مین تیغ بیدریغ طلسم کشا سے داخل جہنم ہوئے ہین
افراسیاب جادو نے کلنگ آتشخوار کو کہ ہم پہلوان و ہم ساحر ہی بارہ لاکھ فوج کو بھی ہی

حکم ہوا کہ قریب قلعہ وخزانہ اُترے رہو طرف سے کوہ عقیق کے کوئی اس طرف نہ آئے کلنگ آتشخوار
کو کئی مہینے گذرے انتظام ہفت دربند کا کر رہا ہو کہ رعایا تباہ نہو شہرون کا بھی خیال ہی رعایا کو
بھی تسکین دینا پڑی بارگاہ استادہ ہی بارہ لاکھ فوج پہلوان و ساحر ہر وقت تیار رہتے ہین ایک
دن بیٹھا ہو کہ ہرکارون نے بڑھکر خبر دی خداوند ہیجدہ ہزار ملک باختر از دست خدا پرستان ہزیمت
خوردہ تشریف لاتے ہین مشہور ہی کہ کوہ عقیق گلزار سلیمانی فتح ہوا عقب مین انکے صاحبقران زمان
ملک بملک قلعہ بقلعہ جنگ کرتے ہوئے آتے ہین کلنگ آتشخوار گھبرا گیا وزرا امرا کو
اپنے ساتھ لے کر اُٹھا برائے استقبال خداوند چلا کوس بھر بڑھا تھا دیکھا ایک تخت ٹوٹا ہوا اسپر
خداوند سوار دریائے خون مین نہائے ہوئے پہلو مین شیطان درگاہ خداوند گرد تمام سنجانی
باختری چوکنا خائف وترسان اٹالے بارگاہون کے لدے ہوئے کچھ پہلوان زخمدار سوار
پیدل پیدل سوار لشکر مین انتشار کلنگ آتشخوار نے بڑھکر پایہ تخت لقا کو بوسہ دیا لقا نے
گھبرا کر پوچھا اے بندہ من ہمارا بندہ خاص لنخاص ساحر لاجواب شہنشاہ افراسیاب
کہان ہی کلنگ آتشخوار نے دست بستہ عرض کی بہ مقام ہفت دربند طلسم ہوش ربا ہے
شہنشاہ افراسیاب خاص قریب توسن حصار و دریائے نیل وغیرہ مقابلہ مسلمانان مین فروکش
ہے مشہور ہے کہ آج کل شہنشاہ خود بدولت واقبال بصد جاہ وجلال مصروف جنگ رہتے ہین
بڑے بڑے سردار مارے گئے لقا نے گھبرا کے کہا قدرت نے کوہ عقیق کو اسی واسطے برباد
کرایا کہ اپنے بندہ خاص لنخاص افراسیاب سے ملاقات کرین سات شبانہ روز گذرے
اسی فکر مین قدرت چلے آئے راہ مین اکثر شاہون نے روکا اشتیاق ملاقات افراسیاب مین
قدرت نہ ٹھہرے کلنگ آتشخوار نے کہا قدرت نہ گھبرائین چلکر بارگاہ مین تشریف
رکھین مسلمان بے ادب یہان تلک نہ آئینگے مین اُن سب کو شکست دونگا بارہ لاکھ فوج
اس مقام پر موجود ہی سب مطیعان قدرت ساحران باشوکت پہلوانان جنگ جو زورآوران
خونخوار برائے جانبازی آئے حاضر ہین یو ہین لڑتے بھڑتے قدرت کو تا بہ باختر لیجلینگے اس
طرح پر کلنگ آتشخوار نے لقا کو مطمئن کیا جفائے سفر سے گھبرایا ہوا تھا کہا قدرت نے
یہ تقدیر نوے ہزار برس پیشتر کی تھی کہ کلنگ آتشخوار کے ہاتھ سے سب مسلمانون کو قتل

کرلینگے اِس بندۂ خاص لخاص کو شیر قدرت بنا ئینگے کالنگ آتشخوار پھول گیا استقبال کرکے
لقا کو اپنی بارگاہ مین لایا تخت وغیرہ آراستہ کیا سامان عیش و نشاط مہیا ہوا ذرا جو لقا کو آرام
ملا تقدیرین بگھارنے لگا بختیارک گھبراتا ہی کالنگ آتشخوار سے کہتا ہوا اے ساحر نامور وہ
اژدھا سے ہفت سر یعنی حمزہ غیر نر تعاقب خدا وندین آتا ہوا اے کالنگ اِس مہلت کو غنیمت جانو ہمارے
نزدیک تو یہ مناسب ہو کہ پاس شہنشاہ افراسیاب کے ہمکو بھیجدو کالنگ آتشخوار کہتا ہے قدرت
نگھبرائین لشکر باغبان پر آگ برسادونگا شہنشاہ کو آج کل بڑی بڑی فکرین درپیش ہین وہان
چلنا مناسب نہین ہے مین بخوبی انتظام جنگ مسلمانان کرونگا آتے ہی سبکو شکست دونگا
آٹھ پہر تیاری سحر مین مصروف رہتا ہی انکو تو اِس مقام پر چھوڑ دو و کلمہ داستان شاہزادہ ایرج
نوجوان کہ یہ جنگ دیر پریزادان کو فتح کرکے طرف طلسم ہوش ربا کے چلے تھے ملکہ ماہ عالم افروز
منتظم دیر پریزادان سہیل جوالہ زن کو قتل کراکے ایرج نوجوان کے ہمراہ ہوئی ایرج
نے فرمایا اے ملکہ ماہ عالم افروز انشاء اللہ بڑی دھوم سے شادی کرینگے ملکہ ماہ عالم افروز
نے سر جھکا لیا عرض کیا حضور تا بہ طلسم ہوش ربا رسائی بہت دشوار ہے کنیز تو ہر دم بالضرور ہمراہ
رکاب حضور پُر نور رہیگی اب ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ چھ لاکھ فوج جرار مع ساحر وغیر
ساحر ایرج نامدار کے ساتھ موجود ہی ساحرون مین صیقل آئینہ دار و ملکہ انجم ماہ رخسار
و ملکہ ماہ عالم افروز شیشہ منقوش تین لاکھ ساحرون سے یہ سب ہمراہ ہین تین لاکھ غیر ساحر سرداران
قائم انکے نیلم زنگی و فیلم زنگی و عوجان ربا باری و سام بن عوجان میعاد عاد بیگ و دانگر وغیرہ
و دیگر پہلوانان نامدار شاپور الیاس عیار کرہ بن اشقر پر سوار ہو کر اس شوکت و نشان سے
کوچ کیا جب دیر پریزادان فتح ہوا سہیل جوالہ زن قتل ہوئی باشندگان دیر پریزادان نے
شکست کھائی لاشہ سہیل جوالہ زن لیکر بھاگے ایرج نے فقط دو دن مقام کیا پھر کوچ کردیا مگر
لاشہ سہیل جوالہ زن لیے ہوئے ساٹھ ستر ہزار ساحران غدار بھاگے ہوئے جاتے ہین راہ
مین ایک قلعہ ہے نجم آتشبار باپ سہیل جوالہ زن کا اُس قلعہ مین رہتا ہی اُسکو خبر پہونچی کہ
دیر پریزادان فتح ہوا لاشہ سہیل جوالہ زن آتا ہی یہ خبر سنکر قلعہ سے گھبرا کر باہر نکل آیا بیٹی کا لاشہ
دیکھکر بہت رویا لاشہ کو جلوا دیا ہرکارون نے آکر خبر دی کہ نبیرۂ صاحبقران شاہزادہ

ایرج نوجوان بجمعیت چھ لاکھ ساحران غدار و پہلوانان عالی وقار منزل بمنزل قلعہ جات فتح کرتا
ہوا آتا ہی حقیقت مین جو قلعہ راہ مین ایرج کو ملا بمردی و مردانگی اُسکو فتح کیا اگر وہان ساحر
ہوے تو صیقل جا پڑا ساحرون نے یورش کر کے حاکم قلعہ کو مار لیا اگر غیر ساحر ملے ایرج نے سلحورون کو
منع کیا پہلوانون کو ساتھ لیکر جا پڑا سر سواری قلعہ لیا ایک شب قلعہ مین رہے گزو سکہ نام پر
سعد بن قباد کے جاری کیا پھر چل نکلے مگر انجم آتشبار یہ خبر سُنکر بھڑکا تین لاکھ ساحر لیکر قلعہ
سے نکلا بارگاہ استادہ کر کے ٹھہرا منظور یہ ہی کہ آتے ہی ایرج کو رد کونگا آگے نہ بڑھنے دونگا اپنی
دختر بلند اختر کے خون کا بدلا لونگا اس فکر مین اُترا ہوا ہی ایک ابر آتشبار تیار کیا آسمان پر ابر
آتشبار لہرا رہا ہی نہایت گرم مزاج آتش خواہی فکر مین کہ جب لشکر وہان پہونچے یہ آگ برسا کر
سب کو پھونک دونگا اپنی سرحد مین جمنے نہ دون اس فکر مین انجم آتشبار بارگاہ مین بیٹھا ہی ہرکارے واسطے
خبر کے بھیج چکا ہی بیان شاہزادہ صیقل آئینہ دار سے شب کو ماہ عالم افروز نے کہا اے شہریار
مجھکو خبر مل چکی ہی کہ سہیل جوالہ زن کا باپ انجم آتشبار فوج ساحران غدار لیکر قلعہ سے نکلا ہی
اسی فکر مین ہی کہ لشکر کو آقاے نامدار کے تباہ کرے آپ تالا بارگاہ کا مجھکو مرحمت فرمایئے مین
بطور پیش رو لشکر آگے بڑھون کانٹون کو پاک کرون اس مغرور سے سمجھ لون اگر آپ دراقا قبل
مین پہونچے لشکر ساحران پر آگ برسے گی چشم زدن مین شکست ہو جائیگی پھر قدم نہ جم سکیگا لشکر
غیر ساحران حرارت آتش سے نہ تھم سکیگا رات کو صیقل آئینہ دار نے ایرج نوجوان سے عرض کی
غلام امیدوار ہی کہ عہدہ پیشروی لشکر اس خیرہ کو مرحمت ہو کوئی ساحرہ ہی انجم آتشبار کہ اُسنے آکر
سرکار کا راستہ روکا ہی ملکہ عالم افروز اس اقلیم کی واقفکار ہین اُنکی زبانی خبر معلوم ہوئی اُس
آتشخو نے انتظام کر لیا دو کوس قلعہ سے بڑھ کر راستہ روکا انتظام واجب و لازم ہی غلام
اُسکے مقابلے کا عازم ہی ایرج نے حکم دیا صیقل آئینہ دار نے ملکہ عالم افروز کو ساتھ لیا
ملکہ انجم ماہرخسار نے کہا مین بھی چلونگی رات ہی کو صیقل آئینہ دار نے ساٹھ ہزار ساحر لشکر
سے منتخب کیے آپ مرکب پر سوار ہو کے آگے بڑھا ایک جانب ملکہ عالم افروز ایک جانب ملکہ
انجم ماہ رخسار تھی تالا بارگاہ زرنگی کا لدوا لیا اس شوکت و شان سے صیقل بڑھا راتا رات قطع منازل
و طے مراحل کرتے ہوے آتے ہین ماہ عالم افروز نے کہا اے شہریار آپ فوج کو لیکر آئے ہین

مین آگے بڑھکر دیکھون اُس بیچارے نے کیا انتظام کیا یہ کہکر طاؤس زرین بال پر سوار ہوئی آسمان پر
ڈوب گئی ایک پہاڑ پر اُترکر دیکھا کہ ابرِ آتشبار آسمان پر لہرا رہا ہی انجم آتشبار اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا
سحر کر رہا ہی صیقل آتش کے آگے جب دو پتھر مار دیا سامری کہکر شعلۂ آتش بھڑکا دشمن برمین جا کر
شعلہ غائب ہوا ماہ عالم افروز نے سرکوہ سے یہ معاملہ دیکھا اُسی پہاڑ پر بیٹھکر جو کا دیا روئی
جھولی سے نکالی چند قطرات آب روئی کے گالے پر ڈالے سحر کر کے بلند کیا تھوڑے عرصے مین
بُردھوئن جو کا رنگ تیار ہوا کہ اُس مین برف کی سلین بھری ہوئی ہین یہ ابر بلند ہو کر سرِ ابر آتشبار
پر ہو رہا اب ماہ عالم افروز کھڑی ہوئی ٹہل رہی ہی انجم آتشبار اس انتظام سے غافل
صبح ہوتے بارگاہ سے نکلا اپنے نزدیک ابر کو خوب زور دیکھا صبح کو دیکھا کہ صحرا سے گرد
اُڑی پشت مرکب پر شاہزادہ صیقل آئینہ دار اژدران آتش فشان پر اٹالا بارگاہ زربفتی
کالا ہو بصد صولت و شوکت لشکر ساحران چلا آتا ہی یہ بیچارا سمجھا کل لشکر نبیرۂ حمزہ کا آگیا تعجیل
تمام بارگاہ مین آیا ابر آتش فشان کو اشارہ کیا وہ ابر کڑکتا ہوا اوپر لشکر صیقل کے آیا
ماہ عالم افروز نے پہاڑ سے سحر کیا ابر برف بار ابر آتشبار پر گرا اسقدر برف برسی کہ ابر آتش فشان
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا انجم آتشبار نے دیکھا میرے لشکر پر برف برسنے لگی برف سے
ہزارون ساحر ٹھنڈے ہوے اپنے ابر کو دیکھا تختہ ہو گیا جا کر لشکر دشمن پر آگ نہ برسائی
گھبرا گیا صیقل آئینہ دار نے دیکھا کہ ابر آتش فشان ہمارے لشکر پر آگیا تھا تختہ تختہ ہو کر پلٹ گیا
سمجھے کہ ماہ عالم افروز نے یہ کام کیا طاؤس زرین بال کو بڑھایا دیکھا برسرکوہ ماہ عالم افروز سحر
کر رہی ہین صیقل آتش تدبیر کو دیکھکر مثل گل شگفتہ ہوا طاؤس کو لا کر پہاڑ پر اُتارا تنہا پاکر جوش
محبت مین گلے مین ہاتھ ڈالدیئے کہا اے ملکۂ عالم ماشاء اللہ کیا معقول تدبیر کی ابر
آتش فشانی مٹایا برف تمھاری لشکر پر اُس آتش خو کے برس رہی ہے بہت بدحواس ہوا
تمنے بڑا کار نمایان کیا آقاے نامدار بہت خوش ہونگے وہ بھی چل نکلے ہین آیا ہی چاہتے ہین
ماہ عالم افروز نے سر جھکا لیا شرما کر کہا اے شہریار میرے نزدیک یہ مناسب ہے کہ آتشبار
مکار گھبرا رہا ہو فوج کو ساتھ لیکر یلغار کر دیجیے بے لڑے بھڑے بھاگے گا ابھی فتح ہو جائیگی
مین تو بڑھتی ہون آپ لشکر سے کر آئیے یہ کہکر ماہ عالم افروز سحر کر کے بلند ہوئی صیقل طاؤس

اُڑا کر لشکر میں آیا ملکہ انجم ماہر خسار ترتیب لشکر میں مصروف تھیں صیقل آئینہ دار نے کہا ملکہ لشکر بڑھاؤ ملکہ ماہ عالم افروز یکہ و تنہا جا پڑیں اگر وہ ابر آتش فشانی کو نہ ہٹاتیں ہزارہا بندگان خدا جل جاتے ملکہ انجم نے کہا میں چلی یہ کہکر ملکہ انجم نے لشکر کو اشارہ کیا صیقل آئینہ دار مرکب کو بڑھا کر چلا ساحران ہمراہی حربہ ہائے سحر ہاتھ میں لیکر بجوش و خروش لشکر انجم آتشبار پر جا پڑے پہلے سب سے آسمان سے نعرہ ہوا انجم ملکہ عالم افروز ابر برف بار لشکر پر گرا گھبرا کے انجم آتشبار بارگاہ سے نکل آیا دیکھا اسنے برف برس رہی ہے پہاڑ برف بنگیا سپاہ جم گئی ملکہ کھڑی ہیں ناگاہ صیقل آئینہ دار کا نعرہ ہوا ایکطرف سے ساحران غدار آپڑے انجم ماہر خسار و صیقل آئینہ دار و ماہ عالم افروز نامدار بڑھ بڑھ کر سحر کرنے لگے انجم آتشبار گھبرایا ہوا پھر رہا ہو سحر کو ابر برف کے ہٹایا صیقل آئینہ دار نے آگ برسائی اسنے بڑھ کر آگ کو روکا انجم ماہر خسار نے سحر کیا ترنج و دل دوز چلنے لگے عین گرمی جنگ میں ہے کہ صحرا سے گرد عظیم بلند ہوئی دیکھا سب نے شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت نقد روح روان قاسم عالی شان شاہزادہ ایرج نوجوان بصد شوکت و شان پشت کرۂ بن اخضر پر سوار تیغۂ دو دمہ سکندری کے قبضہ پر ہاتھ سرداران صف شکن جوانان تیغ زن تلواریں کھینچے ہوئے آکر اس لشکر نکبت اثر پر گرے ملکہ مینوش تخت پر گرد ساحر گھیرے ہوئے کئی ہزار نقارے بجتے ہوئے آتے ہی صفوں کو درہم و برہم کر دیا انجم آتشبار گھبرایا یقین کامل ہوا کہ افراسیاب سردار ایسے جانباز ایسے کیونکر جان بچے گی قلعہ کی جانب بھاگا اتنے عرصے میں شاہزادہ صیقل آئینہ دار نے جا بجا آگ لگا دی خیمے بارگاہیں لوٹ لیں چادر جلنے لگی ملکہ ماہ عالم افروز اس اقلیم کی واقفکار ہی پکار کر آواز دی صاحبو کیوں جان دیتے ہو اطاعت دین حق قبول کرو ہزارہا ساحر دوڑ دوڑ کر قدموں پر ملکہ ماہ عالم افروز کے گرے ماہ عالم افروز نے ایرج نوجوان سے خطا معاف کرائی یہ جو اہالیان لشکر پر ثابت ہوا کہ اس شیر دلیر کو مٹا دینا منظور نہیں ہے امان ملتی ہے ہزارہا ساحر شریک ہوگیا جنگ سے عاجز ہو چکے تھے صدائے الامان بلند ہوئی انجم آتشبار جو قلعہ میں بھاگا مال اسباب اُٹھوا کر بار کرایا قلعہ سے نکلکر بھاگا جب یہ قلعہ سے نکل چکا تب ماہ عالم افروز کو بڑھ کر ہرکاروں نے خبر دی انجم آتشبار نکل گیا ملکہ نے بڑھ کر ایرج

نوجوان سے عرض کی حضور باغی جاتا ہی ایرج نوجوان نے باگ پھیری ملکہ ماہ عالم افروز سے
فرمایا اس قلعہ سے تا بہ دیر پریزادان حکومت سلطنت تمکو دیگئی تم اپنا انتظام کرو دگر و سکہ نام
پر سعد بن قباد کے جاری رہنے خراج کا یہ طریقہ ہی کہ بعد مصارف فوج کچھ بیضہ ہاے زرین
بطور خراج روانہ کیا جاے ملکہ ماہ عالم افروز نے دست بستہ عرض کی کہ ہمنے قدمبوسی اسواسطے
نہین کی ہی کہ حکومت ممالک حاصل ہو حضور کے ساتھ آمادہ جانبازی و سرفروشی ہین جو حضور
کا قصد ہو وہی کنیزان شاہی بھی چاہتی ہین کہ ہما بہ طلسم ہوش ربا حضور کے ساتھ چلین اتنے بڑے
بادشاہ عالیجاہ سے مقابلہ یہ بھی ہمکو خبر ہین گذر چکین کہ طلسم کشانے کل مرحلہ جات طلسمی فتح کیے
افراسیاب جادو خود جنگ کر رہا ہی اُسنے اپنے کمال کے بھروسے پر یہ نمک حرامی
کی تھی کہ شہنشاہ لاچین کو گرفتار کر لیا طلسم ہوش ربا پر قبضہ کر لیا اب وہ اپنا کمال سحر
دکھلا رہا ہی کوئی اُس سے مقابلہ نہین کر سکتا اسد نامدار تو فتاح طلسم ہوشربا ہین صاحب لوح
صف شکن تیغ زن سترہ سو سرداران افراسیاب جادو انکے شریک ہین اُسپر افراسیاب
نے زمین ہلادی کسیکو نہین مانتا اور حضور اُس طلسم سے غیر ہین اگر ہم لوگ ہمراہ نہونگے بندگان
عالی کا بچنا دشوار ہی پس ایسے وقت مین سایۂ دولت سے جدا ہونا خیر خواہی سے بعید ہی سامنے
سرکار دولت مدار کے جان دینا نمکخوارون کی عید ہی ایرج نے فرمایا بہت جلد لشکر آراستہ
ہو اس ملعون کا تعاقب کیا جاے یہانسے نکلکر جانے نہ پائے ملکہ ماہ عالم افروز نے کھڑے
کھڑے اُس ملک کا انتظام کیا اپنے مصاحبون مین سے ملکہ نرگس خوش چشم کو وہان کی حکومت
سپرد کی اور حکم دیدیا کہ تا بہ دیر پریزادان فکر رکھنا ملکہ نرگس خوش چشم کو چھوڑ کر اہالیان شہر سے
آواز دی جب کسی نے اُسکے حکم سے گردن تابی کی اُسنے خلاف حکم صاحبقران کیا یہ بھی
خبر مل چکی ہی کہ صاحبقران زمان لڑتے بھڑتے لقا سے تا بہ قلعہ وخانیہ پہونچ چکے ہین اگر
اس طرف نزول اجلال وورود اقبال فرمائین کل اہالیان شہر استقبال کرین دشمن کو
اُنکے ٹھہرنے نہ دین اگر ہو سکے لقا کو گرفتار کرنا وہ خود سر دعواے خدائی کرتا ہے دم
یکتائی کا بھرتا ہی لاکھون بندگان خدا کو برگشتہ کیا اور باختر سے تا بہ کوہ عقیق لڑتا بھڑتا آیا مگر
صاحبقران زمان کو بڑا بڑا صدمہ پہونچایا سُنا ہی کہ اس شہریار نے قسم کھائی ہی کہ بدون قتل

زمرد شاہ باختری واپس ہو نگا یہی اُس شہریار کا عہد ہی بخوبی اہالیان شہر کو سمجھا کر اُسی وقت اٹھا لا بارگاہ زربفتی کا لالا شاہزادہ صیقل آئینہ دار و ملکہ انجم ماہر خسار و ملکہ ماہ عالم افروز و قیلم و قیلم وغیرہ سرداران قدیم سمٹ کر ایک مقام پر آئے ایرج نوجوان اُسی طرح دریاے خون مین نہاے ہوے نام طلسم ہوش رُبا سُنکر فرحت تازہ و سرور بے اندازہ حاصل ہوتا ہی اِس اقلیم مین اگر یہ بھی خبر سُنی کہ سرحد طلسم ہوش رُبا مین آگئے انجم آتش بار جو بھاگا ہی یہ خاص افراسیاب جادو کا خراج گذار تھا تصویر دلپذیر ملکہ بران شمشیر زن آنکھوں کے سامنے پھر گئی دل مین خیال ہی کہ ایسے وقت پہونچین کہ ملکہ بھی مصروف جنگ ہون ہم بھی اُسوقت جاکر پہونچ جایئن مگر شاپور سے تاکید ہی کہ انجم ماہر خسار و ملکہ شیشہ مینوش عاشقان جمال ہین ملکہ بران شمشیر زن اس راز سے نہ آگاہ ہونے پایئن لشکر مین ہمارے یہ ذکر ہنو شاپور نے کہا اے شہریار یہ شاہزادیان مطیع حکم حضور ہین نظارہ جمال سے اُنکے قلب کو مسرت ہین بخوبی لشکر کا انتظام کر کے سب سے آگے ایرج نوجوان عقب مین سرداران مذکور چارسو نقارہ طلائی و نقرئی بجتا ہوا علم ہاے زرنگار کے پھرہرے کھلے ہوے خریداران جنس جرأت بھی لڑائی پر تلے ہوے اس شوکت و شان سے تعاقب مین انجم آتشبار کے چلے وقت پر اسکا بھی ذکر تحریر ہوگا یہان لشکر اسد نامدار مین افراسیاب جادو مقابلے مین فردکش ہے کئی مرتبہ افراسیاب جادو نے طبل جنگی بجوایا بڑے قیامت کے سحر کرتا ہی کوئی اسکے سحر کی برداشت نہین کر سکتا دوسرا امر یہ بھی ملحوظ رہے کہ جب جنگ مغلوبہ ہوتی ہی تو افراسیاب جادو ہٹتا ہوا فوج اسد غازی کو لگا کر سایہ گنبد مین لاتا ہی گنبد سے تیر تلوارین گرز خنجر نیزے برسنے لگتے ہین سواے اُسکے کہ سایہ سے جب ہٹ آتے ہین تب بلاے آسمانی سے نجات پاتے ہین جب ادھر سے زیادہ دباؤ پڑتا ہی یعنی اسد نامدار لڑتے بھڑتے قریب افراسیاب جادو کے پہونچتے ہین خوب آگاہ ہو چکا ہی کہ اہل سلام طبل بازگشت کے پابند ہین طبل بازگشت بجوا دیتا ہی اسد غازی پلٹ آتے ہین ایک شب کو لڑ بھڑ کر پلٹے دربار مین آکر جمع ہوے لاچین نے کہا اے شہریار اس پانچ میدان داریون مین کئی سو سرداران نامی سیار گلشن جنان ہوے حسرت فتح طلسم لیکر پردہ دنیا سے گئے افراسیاب جادو نے

تیس برس ہوش رُبا مین سلطنت کی مین نہین آگاہ ہون کہ یہ تیر تلوار برسنے کا کیا باعث ہو اسکا دفع
ہونا کس بات پر موقوف ہو اسی وجہ سے ہماری فوج کے لوگ بہت قتل ہوے آج بھی لاکھ
آدمی کا کھیت پڑا ہے ہمارے ساٹھ ہزار چالیس ہزار افراسیاب جادو کے قتل ہوے
سب سردارون نے صلاح کرکے خواجہ عمرو چالاک کو طلب کیا اب اُسوقت سب عیار بھی جمع
ہین انجمن مشاورت منعقد ہوئی صلاحین ہونے لگین شہنشاہ لاچین نے دامن خواجہ عمرو کا تھام
لیا کہا اے یاور غریبان اے دادرس بیکسان اے عیار طرار اے مصاحب صاحبقران عالی وقار
آپ کی جستجو سے طلسم ہوش رُبا فتح ہوا اب قتل افراسیاب جادو باقی ہو آپ نے ملاحظہ فرمایا
یہ گنبد افراسیاب جادو نے کیسا بنایا میری جستجو سے یہ مقدمہ خارج ہو مین نہین جانتا کہ یہ بلا کیونکر دفع
ہوگی جب افراسیاب لڑتا ہو اور یہ گنبد پہونچتا ہو وہ بلا لشکر پر نازل ہوتی ہو ہم سے کچھ نہین ہوسکتا
مجبور ہوجاتے ہین اُسکی فکر آپ کی ذات پر موقوف ہو اگر آپ فکر کرین تب یہ مقدمہ حل ہو ایسا
ہو قتل افراسیاب جادو مین خلل ہو ایسا افراسیاب کو اس امر پر بھروسا ہو کہ طبل جنگی بجوا کر
سر میدان آتا ہو سواے حضور کے کسی سے منہ نہین پھیرتا خواجہ عمرو نے فرمایا میان اسد
نامدار فتاح طلسم ہوش رُبا مین آپ سحر و ساحری مین یکتا ہین مین بیچارہ کس شمار و کس قطار مین
وقت پر بھی کوئی ہماری پوچھتا ہی نہین مدتون توسن عصار پر قید رہا جو کچھ مال میرے پاس تھا وہ
مہاجنون نے رکھوا لیا تھا اسکے نوکرون نے چھین لیا قرضدار صبح کو آکر مجھکو گھیرتے ہین مین سود
دیتے دیتے حیران ہوگیا کوہ عقیق سے خط پر خط چلے آتے ہین حمزہ نے تنخواہ بھی موقوف
کردی اہل و عیال تباہ مثل مشہور ہو مصرعہ پراگندہ روزی پراگندہ دل ٭ جب انسان وجہ
معاش سے مہلت پاتا ہو تب سب کچھ ہوسکتا ہو مین کہان جاؤن کیا تلاش کرون آپ تو مرغ زرین
بنے ہوے تخت پر بیٹھے رہتے ہین ہم جفاے افلاس سہتے ہین بس مین کیا کرون مجھے بھی یقین ہو کہ
ایک دن افراسیاب جادو تمکو اور تمھاری زوجہ کو قتل کرڈالے گا میرا کیا ہرج ہوگا مین خدمت
مین اپنے آقا کی چلا جاؤنگا اس کشاکش سے مہلت پاؤنگا جاکر دامن اپنے آقا کا تھامون کہ
کیون او نا منصف ہمنے تو تیری اولاد کے ساتھ جانبازی کی یہان دفتر مین ہماری غیر حاضری لکھی
گئی تین روپیہ مہینے پر یہ نا نہ ہو اُسمین غیر حاضری کاٹی جاتی ہو لاچین نے یہ جھگڑا اُسکا سر جھکا لیا

اسد نامدار نے دو لاکھ روپیہ کا رقعہ لکھکر بارگاہ مین ڈال دیا اور پکار کر آواز دی سب عیاران جانباز موجود ہین جو صاحب شکست گنبد کی فکر کرین وہ اسقدر مال لین یہ سنتے ہی خواجہ عمرو نے تو اس طرف سے منھ پھیر لیا برق و چالاک اپنے مقام سے اٹھنے لگے خواجہ عمرو نے اٹھکر دونون کو دو دو کوڑے مارے کہا او نالائقو تمھاری وجہ سے مقدمہ قلیل ذلیل ہوتا ہی کچھ خاک نہو سکے گا روپیہ کا نام سنکر پھر اگئے برق تو خاموش ہو رہا چالاک نے عرض کی کس مقام پر آپ کے غلام رہگئے بیشک پتہ لگا ئینگے خواجہ عمرو نے فرمایا ابھی روپیہ ہمین منگوا دو تو ہم تلاش مین نکلین اسد غازی نے دست بستہ عرض کی کہ خوب حضور آگاہ ہین یہ حق و مال غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار کا ہی یہ یون نہین ملیگا ایک خیمے مین جمع کر دیا جاتا ہی جسوقت یہ بلا دفع ہوے لیجیے خواجہ عمرو بہت جھلائے اسد غازی نے نمانا بڑبڑاتے ہوے خواجہ عمرو اٹھے چالاک و برق کو برا کہتے ہوے کہ ان نالائقون نے فتور ڈال دیا یہ وہ مقدمہ تھا کہ سب صاحب فوراً یہان جمع کرتے تب اسکی تدبیر کیجاتی مہرخ و بہار کی جانب متوجہ ہوے فرمایا صاحبو ہمنے پندرہ برس جانبازی کی اسکا یہ پھل پایا کہ ہم غیر معتبر ہین روپیہ ہمکو دیدین تو ہم لیکر بھاگ جائین جیسے خود اٹھائی گیرے ہین ویسا ہی اور کو بھی جانتے ہین سبطرح خواجہ عمرو چیخے پیٹتے اسد غازی نے منھ پھیر لیا مہرخ و بہار وغیرہ نے نام سے زاد راہ کے دس پانچ ہزار پیش کیے مہ جبین کی طرف متوجہ ہوے فرمایا تم تو بی بی شاہزادی ہو افسوس ہی تمھاری تقدیر پھوٹ گئی دربان بچے کے ساتھ تمھاری شادی ہوئی انکے باپ کے والد نامدار پہلوان عادی حمزہ کے لشکر مین دربان تھے انکی اوقات ہمیشہ قزاقی مین گذری انکے والد کی مین نے آبرو بڑھائی حمزہ کی بیٹی کے ساتھ شادی کرائی خانہ داماد دیے گئے اب انکے دماغ عرش اعلے پر پہونچے اپنی حقیقت کو بھولتے ہین سب چالات انکے کہونگا اسد غازی نے کہا جو تیے چاہیے کھٹئے روپیہ کام کرنے پر ملیگا مہ جبین نے لاکھ روپیہ منگوا کر پیش کیے اسد غازی اسپر بھی اشارہ کرتے تھے صاحب دو نہین وعدہ کر لو خوب لڑھی کر کے کام کرینگے مہ جبین نے نہ مانا خواجہ عمرو وہ روپیہ لیکر لاجین وغیرہ سے رخصت ہوے چالاک بن عمرو بھی ایک جانب چلا خواجہ عمرو کو منظور ہی کہ یہ راز کیونکر دریافت کرون یہ تحفہ جات طلسم کیونکر مٹین اول چال

فرحت مآل مہتر بن مہتر چالاک بن خواجہ تحریر ہوتا ہو کہ چالاک بھی اسی فکر مین نکلا کہ کیونکر یہ ہیولے
فتح ہونے پر طلسم کے یہ اقتدار بڑا چاہتی ہو سوچتا ہوا جاتا ہے یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام
رہے کہ افراسیاب جادو طبل جنگی بجوا کر بذات خود میدان مین آتا ہے صرصر پر بھی
تاکید ہو کہ ای صرصر ابھی تک بڑی خیر ہے کہ مین میدان کارزار مین نکل کر لڑتا ہون یہ گنبد
مین نے بطور قلعہ بنایا ہو اگر اس مین جا بیٹھون تو طائر وہم و خیال مجھ تک نہ پہونچے تمکو بھی سنا
ہو کہ اسد غازی کی فکر کرو ای صرصر اگر لوح قبضے مین آجائے جیسے جیسے دھوکے مین نے
کھائے اُسکا بدلا کرون فوراً اسد غازی کو قتل کر ڈالون صرصر نے عرض کی کہ لونڈی فکر
مین ہو دن بھر مین چار چار پھیرے لشکر اسلام کے کرتی ہے آپ یہ تو ملاحظہ فرمایئے علاوہ
اُن چھ عیارون کے نور الدہر کا عیار شبرنگ بدیع کا شاطر ایسے بن عمرو و قاسم کا
عیار سیارہ بن عمرو یہ بھی جا بجا حفاظت کرتے ہین پرندہ پر نہین مار سکتا دوسرے کی کیا
لیاقت ہو کہ اسد غازی پر دست انداز ہو مین نے فکر کی ہے امروز فردا مین گرفتار کر کے
لاتی ہون تامل نفرمایئے گا فوراً قتل کیجیے گا افراسیاب نے کہا ای صرصر اب تسلیم و تامل کا
وقت نہین ہو اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا صرصر بھی فکر مین چلی صبا رفتار نے خبر دی عمرو و چالاک
کل سے لشکر مین نہین ہین یہ سنکر صرصر دلیر ہوئی جادوگرنی کی شکل نبکر لشکر مین خوش و خرم
پھرنے لگی چالاک بن عمرو تین دن برابر صحرا مین پھرا کوئی نشان نہ ملا ایک دن ایک پہاڑ
پر سے چڑھکر دیکھا آٹھ نو سو جوان ایک مقام پر فروکش ہین خستہ و شکستہ پریشان ایک
ٹوٹی سی بارگاہ بھی استادہ ہو چالاک فقیر نبکر لشکر مین آیا کسی بنیے بقال سے پوچھا کسکا لشکر
ہے لوگون نے کہا شاہ صاحب مقام عبرت ہو شہنشاہ نیلم شکست کھا کر بھاگا ایسا بے سامان
ہو کر نکلا کہ اس حال سے اس مقام پر اترا ہوا ہے ایک دن وہ تھا کہ شہنشاہ افراسیاب
سامری محل مین اپنا غرفہ جا کر برائے ملاقات شہنشاہ نیلم آتے تھے اب جو انھون نے
نامہ اپنی تباہی کا لکھا کسیکو برائے استقبال بھی نہ بھیجا یہ جواب آگیا کہ جس حال مین ہو اسیطرح
چلے آؤ یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر یہ جا کر شرکت افراسیاب کرین اور طبل جنگی بجوا کر میدان کارزار
مین نکلین تو اب بھی کوئی انکا ہم نبرد نہین ہو سحر سے طبقے زمین کے بلا دینگے

زمین کو آسمان پر پہونچا دینگے سامان ظاہری جو مٹ گیا اس وجہ سے افراسیاب جادو نے بھی
خبر نہ لی یہ مضمون مشکر چالاک لشکر سے نکلا کنارے آ نکر رنگ و روغن عیاری کا لگا یا صرصر
شمشیر زن کی شکل بنکر تیار ہوا جست و خیز کرتا ہوا لشکر نیلم مین آیا ہلڑ ہوا بی صرصر تشریف لاتی
ہین نیلم کو خبر پہونچی بارگاہ سے نکل آیا ایک ٹوٹا سا تاج پہنے ہوے چہرہ اُداس عالم یاس
صرصر کو دیکھتے ہی آواز دی ملکہ صرصر آج کدھر کی ہوا ہی کہ تم نے ہمکو سرفراز کیا شہنشاہ کو
ہمنے نامہ لکھا تھا حکم ہوا کہ چلے آؤ وہ دن شہنشاہ بھولے کہ ہمنے گھر لاچین کا مٹا یا انکو
بادشاہ بنایا پریشانی مین ہماری خبر نہ لی چالاک نے کہا ای شہنشاہ آپ کو ناحق انتشار ہی
افراسیاب جادو اُسی طرح آپ کا خواستگار ہے مجھ سے تنہائی مین فرمایا جاکر میرے قوت
بازو کو لاؤ تمھاری بربادی ایسی بے سبب ہوئی ایک شب مین مواج کا لشکر تباہ ہوا چالاک
تمھاری صورت بن بیٹھا مہرخ وغیرہ کو بلا کر تباہ کرایا چاہ نیلوفر مین بھی انتظام آپ سے
نہ بن پڑا اب وہ وقت ہی کہ شہنشاہ خود میدان کارزار مین نکلتے ہین ہر روز دو چار سردار
قتل کر کے پلٹ جاتے ہین اگر آپ ایسا قوت بازو ساتھ ہوا ایک ہفتے مین لڑائی فتح
ہو جاے نیلم نے کہا صرصر اب بھی اگر میدان کارزار مین ڈٹ جاؤن اور جو سحر میرے
قبضے مین ہین انکو صرف کرون لاچین کو کب بھاگتے نظر آئین مہرخ و بہار وغیرہ لونڈی
غلام ہین اُنکی کیا حقیقت ہی چالاک نے کہا حضور تخلیہ کرین اب وہ وقت ہی کہ دیوار دارہم
گوش دارد عیاران اسلام نے تمام ہوش رُبا مین غدر ڈال دیا اسد غازی نے جاکر بڑے
زور شور سے مرحلہ جات فتح کیے ایسا نہو میرے آنے کی کسیکو خبر ہو جاے کوئی عیار دوڑ
پڑے کام بنا بنایا بگڑ جاے نیلم جلدی مین اٹھ کھڑا ہوا صرصر کا بھی آنا اُسکو غنیمت ہوا
خیال مین ہی کہ اسوقت بڑی بات ہی کہ صرصر کے ساتھ جاؤن سردار میرے آوازے کستے
ہین اپنی تقدیر کو روتے ہین مجھپر ہنستے ہین کہ شہنشاہ نے میری خبر نہ لی صرصر سے باتین کرتا
ہوا الگ خیمے مین آیا چالاک نے کہا منقل آتش منگوائیے شہنشاہ نے ایک سحر تعلیم فرمایا ہی
کہ شہنشاہ نیلم اُس سحر کو لیکر آئین مین ادھر سے لڑتا بھڑتا نکلون گھیر کر سبکو مار لین اکیلا اسد
غازی کیا کر سکیگا عجائب و غرائب سحر سے اُسکو بھٹکا دینگے جنگل مین مارا مارا پھریگا نیلم نے

بہ تعمیل آگ روشن کی چالاک نے لوبان اپنے پاس سے نکال کر دیا کہا اسکو آگ پر جلایئے دھوئین سے ایک پریزاد پیدا ہوگی راز و نیاز جنگ تعلیم کر دیگی نیلم نے لوبان ہاتھ مین لیکر آگ پر پھینکا آگ سے دھوان نکلا رے کہکر شہنشاہ نیلم بیہوش ہوا چالاک نے زبان مین سوزن دیا ایک صندوق مین نیلم کو بند کر لیا آپ اسکی شکل بنکر باہر نکلا اہالیان لشکر سے کہا جلد لشکر تیار کرو سب نے پوچھا حضور صرصر کہان گئی کہا یار وہ ناداں ہو ہوا کو کون دیکھ سکتا ہے شہنشاہ نے ہمکو باعزاز و اکرام طلب فرمایا ہے اب جنگ طلسم کشا ہماری تجویز پر موقوف ہے چلتے ہی قیامتین برپا کرینگے ایک سحر بھی عمدہ افراسیاب نے بھیجا ہے وہ سحر مین نے قبضے مین کر لیا یہ طاقت بہم پہونچی کہ لاکھون کو پلک جھپکاتے مین قتل کرونگا جاتے ہی میان لاچین کا امتحان لونگا آنکھ چار کرکے کہونگا مین وہی شہنشاہ نیلم ہون جسنے تمہاری مشکین باندھ کر زندان تو س حصار مین قید کیا تھا پھر اپنے کو وہ نیلم پر جاؤنگا وہی ملک و مال وہی جاہ و جلال حاصل ہوگا ساتھ والے تو ترس رہے تھے وہی لباس کہنہ سنکر تیار ہوے ایک ہوا دار شکستہ پر نیلم نقلی سوار ہو صندوق نیلم کو چھکڑے پر لد وا لیا سب سے کہدیا سحر تعلیم کردہ افراسیاب اسکی صندوق مین بند ہے جو کوئی اسکو ہاتھ لگائیگا دیوانہ ہو جائیگا اس شوکت و شان سے چالاک بن عمر بصورت نیلم ان بارہ سو جوانون کو اپنے ساتھ لیکر طرف افراسیاب جادو کے چلا بر وقت روانگی ایک عرضی اس مضمون کی لکھی اے شہنشاہ ملک و مال میرے قبضے سے نکل گیا جاہ نیلو فر برباد ہوا مین خدمت مین آتا ہون چند سحر جو میرے پاس کائنات کے ہین آتے ہی تمکو صرف کرونگا چالاک تو بشکل نیلم طرف لشکر افراسیاب کے چلا اسکا بھی ذکر وقت پر تحریر ہوگا مگر مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری تلاش مین ان تحفہ جات کے نکلے ہین دیکھئے کہان پہونچین صرصر شمشیر زن افراسیاب جادو سے وعدہ کرکے کئی دن لشکر اسد مین پھری دیکھتی ہے کہ لشکر قہار مین ایک دریا موج مار رہا ہے لشکر لاچین الگ ہے لشکر کوکب ایک جانب فوج جہاندار شاہ ایک سمت فروکش ہے پھرتے پھرتے قریب بارگاہ ملکہ تصویر پہونچی یہ بارگاہ معشوقہ بدیع الزمان ہے جو معشوقین طلسم خورشید نگار سے آئین انکی بارگاہین گرد بیچ مین بارگاہ ملکہ تصویر سر در دولت پر چوبدار لیساول حاجب دربان چوبدار نیان قلماقنیان ہزار

درِ ہزار حاضر ہین صرصر نے ایک کنیز سے پوچھا اس بارگاہ مین کون صاحب ہین اُسنے کہا ملکہ
تصویر طلسم کشا کے ماموں جان کے معشوقہ کی آج کچھ طبیعت علیل ہے طلسم کشا بھی تشریف
لائینگے صرصر نے کلیجہ تھام کا کرکے نرگس نامے ایک خواص کو بیہوش کیا اسکی شکل بنکر محل مین
آئی دیکھا ملکہ تصویر چھپر کھٹ پر لیٹی ہین گرد کنیزان زرین پوش مصاحبان پری پیکر خدمت
گذاران سیمبر بصد کرو فر حاضر ہین صرصر ہنستی ہوئی قریب ملکہ تصویر کے آئی تصویر نے ہنسکر
پوچھا کیون نرگس آج کیا تماشا دیکھا صرصر نے عرض کی خدا حضور کے جاہ و جلال کو دو چند
کرے حضور علیحدہ چلین تو مین کچھ عرض کرون مین نے خبر پائی کہ صاحبقران زمان بھی آتے
ہین لقا کو شکست فاش ہوئی زوجہ خاص شاہزادہ بدیع الزمان و ملکہ گوہر سلک مادر
نور الدہر اشتیاق مین اپنے شوہر کے اور فرزند کے لشکر صاحبقران کے ہمراہ ہین شاہزادہ
والا قدر اسد نامدار سے صلاح کرتے تھے کہ سب معشوقون کو چھپانا چاہیے ملکہ گوہر سلک کے
خلاف ہوگا زوجات مین اُنکے وہی صاحب اولاد ہین اُنکا بہت پاس کرتے ہین لیکن اتنا کنیز
نے سنا کہ اسد نامدار نے فرمایا ملکہ تصویر کو نہ چھپائینگے کہ وہ ماموں جان کی ساتھ زندان طلسمی
مین قید رہین بڑی بڑی جفائین سہین اور بھی چند باتین سنی ہین وہ باتین راز و نیاز کی ہین
تخلیہ مین عرض کرونگی ملکہ تصویر اُٹھ کر کنارے آئین صرصر عیار نے بھی طرار و فرار تھی باتون اس نے
ملکہ تصویر کو لگایا جب بخوبی متوجہ کر لیا تب گلوری اُٹھا کر دی ملکہ تصویر نے کھائی کھاتے ہی
بیہوش ہوئین صرصر نے ملکہ تصویر کو ایک صندوق مین بند کر دیا آپ رنگ و روغن عیاری کا
لگا کر بشکل تصویر مسند پر آ کر بیٹھی مگر خوف عیاران سے کانپ رہی ہے کہ ایسا نہو کوئی عیار آکے
پہچان لے تو جان بچا کے نکلنا مشکل ہوگا چونکہ مشہور ہوا تھا کہ ملکہ تصویر علیل ہین
اسد نامدار جو بارگاہ سے اُٹھے منظور ہوا کہ جا کر ممانی امان کو دیکھ آؤن مصاحبون کو دروازے پر
چھوڑا آپ بلا تکلف اندر آئے صرصر کو کنیزون نے خبر دی طلسم کشا تشریف لاتے ہین برائے
عیادت حضور تشریف لائے ہین صرصر منہ لپیٹ کر تخلیہ مین چھپر کھٹ پر لیٹ رہی کنیزونکو ہٹا دیا
اسد نامدار نے آکر پوچھا ممانی جان کہان ہین کنیزون سے سنا شب سے حرارت ہے تخلیہ مین
تشریف رکھتی ہین اسد غازی پردہ اُٹھا کر اندر آئے صرصر نے اُٹھکر بلائین لین ترقی عمر کی

دعائین دین پوچھا کیون فرزند اب لڑائی کی کیا کیفیت ہی اسد غازی نے کہا ابتو کئی دن سے
افراسیاب جادو نے طبل جنگی نہین بجوایا چھوٹے نانا جان تشریف لائین تو تدبیر معقول ہو
صرصر نے باتین کرتے کرتے گلابی کھینچکر اسد غازی کو جام دیا اسد غازی نے سلام کرکے پیا پیتے ہی
اسد بیہوش ہوا صرصر نے مُہرے کا تو خیال نہ کیا لوح گلے سے اُتاری اسد کا پشتارہ باندھا
نقب کھودتی ہوئی نے نکلی ایک نخل کے سایہ مین جاکر نقب توڑی گرد و غبار مین اڑتی ہوئی خیمون
کی آڑ بکر کے بھاگی یہان افراسیاب جادو انتظار مین صرصر کے بیٹھا ہے نا گاہ نیلم بھی
آیا افراسیاب جادو نے وزرا امرا کو حکم دیا ہمارے قوت بازو کا حال ابتر ہے وہ ہمارا
قدیم افسر ہو باعزاز و اکرام اُس خوش انجام کو استقبال کر کے لاؤ چند وزیر و مشیر چند تاجدار
برائے استقبال نیلم چلے کنارے پر لشکر کے آکر ملاقات کی دیکھا عجب حال تباہ سے نیلم
آتا ہی سب کو نہایت عبرت ہوئی انگشت حیرت دندان تفکر سے کاٹتے تھے آکر سب نے
سلام کیے چالاک ہنستا ہوا رہوار سے اُترا سب کے ساتھ باتین کرتا ہوا چلا لشکر حریف کو
دیکھکر ہنستا ہی ساتھ والون سے کہتا ہی یہ لشکر باغیان کیا چیز ہے یہ جو گولا ہاتھ مین ہی سحر
پڑھکر پھینک دون لشکر مین آگ لگجاے لاکھ کوئی باران سحر برساے نہ بجھے مال و دولت
میرے قبضے سے نکل گیا کمال علم تو قبضے مین ہی پھر ہوش رُبا کو اُسی طرح آباد کر دون گا سلطنت
افراسیاب جادو کو زور دون گا اس پیرزن گیرلاچین کی یہ مجال ہوئی کہ مقابلے مین ہمارے
شہنشاہ کے آیا ساحر غدار بڑے بڑے تاجدار بڑھکر افراسیاب جادو کو خبرین سناتے ہین
کہ حضور نیلم آپ کا بڑا خیرخواہ ہی سامان و شوکت لاچین کی اسکو بہت ناگوار ہی کہتا ہے
سب کو جاکر قتل کرونگا افراسیاب نے جواب دیا یار وہ میرا قوت بازو زینت پہلو اُفتاد
سے شکست کھائی ہین اور وہ ساتھ ہو کر جو لڑونگا کون برداشت کرسکیگا یہ کہکر خود اُٹھا دربارگاہ
پر آکر ٹھہرا دیکھا سامنے سے شہنشاہ نیلم گرد چند مصاحب بحال ابتر آکر پہونچا افراسیاب
بھائی صاحب کہکر لپٹ گیا چالاک بھی خوب چیخین مار کر رویا افراسیاب نے کہا بھائی کیون
روتے ہو جو ملک و مال باقی ہین وہ سب تمھارے واسطے ہین چالاک نے کہا ای شہنشاہ آج
رات کو جاکر بستر خواب پر لاچین و بلقیس کو سوتے مین قتل کرونگا کوکب کا بھی سر کاٹ لونگا

عنایت سے سامری کے وہی ملک و مال وہی جاہ و جلال پھر ہو گا افراسیاب جاد و خوش ہو گیا ہم اندر بارگاہ کے نیلم نقلی کو لیکر آیا پہلو مین اپنے جگہ دی حیرت نے بھی سلام کیا نیلم نے کہا ای ملکہ عالم ایک ہمارے ہونے سے یہ تباہی ہوئی کل ہی اور رنگ ہو جائے گا کوئی باغی سامنے نظر نہ آئیگا حیرت بھی خوش ہی کہ لشکر مین ہلڑ ہو صرصر شمشیرزن اسد غازی کو لائی حیرت نے کہا لو جی نیلم کے آتے ہی لڑائی فتح ہوئی صرصر نے آتے ہی پشتارہ سامنے افراسیاب کے رکھدیا لوح ہاتھ پر رکھکر نذر دی افراسیاب کا چہرہ خوشی سے سُرخ ہو گیا برق بر لے خبر لشکر کفار مین آیا تھا اسد پر تو افراسیاب نے سحر کیا کہ تمام جسم مین اس شیر بیشہ جراًت کے ماران سیاہ پٹ گئے مگر برق فرنگی یہ خبر وحشت اثر لیکر بھاگا آتے ہی بارگاہ مین ایک چیخ ماری کہا صاحبو تم سب غافل بیٹھے ہو اسد کو صرصر گرفتار کر لیگئی شہنشاہ نیلم بھی ابھی آکر یہو نچا ہی سامان قتل اسد غازی ہو رہا ہو میرے سامنے افراسیاب نے سحر کرکے اسد نامدار کے جسم مین ماران سیاہ لپٹا دیئے اُس شیر مین کلام کرنے کی طاقت نہین یہ سنتے ہی لشکر مین غل ہوا سب سے پیشتر بدیع الزمان نامدار اپنے مقام سے اُٹھے نورالدہر نے قبضے پر ہاتھ ڈالا غضنفر نے بوق ترکی بجادی بوق مین آواز یہ تھی اے قزاقان تیار شوید تیسری آواز مین اسی ہزار قزاق پرے باندھ کر حاضر ہوے اٹھارہ امیرزادے ابراہیم بن مالک وغیرہ اُٹھے لاچین دیوگب جہاندار وہرخ و بہار و باغبان و معمار و سرخ مو ایے کاکل کشا و بلال سحر افگن و ملکہ لعل سخندان و ماران زمین کن نے دونون پا نون زمین مین مارے غرق زمین ہو کر چلے کوکب روشنضمیر چمک کر آسمان مین ڈوبا بران نے اختر مراد سنبھالا یہ بھی اُلجھ رہے کہ شاہزادہ سحر العجائب آسمان پیر کا سر کاٹ کر لایا تھا سنتے تو یہی ظاہر کیا کہ تبا و شہریار کو اسنے کہین چھپادیا آپ ایک ابر مین جاکر چھپا تھا مین نے باقبال طلسم کشا اسکو جا کر مارا وہ شہریار جہان ہو نگے اسکے سحر سے محفوظ ہوے ہو نگے اصل مقدمہ کی کسیکو خبر نہین کہ بہ تائید غیب شریک حال ہوئی یہر نوع کل لشکر شہنشاہ لاچین و جملہ سردار آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہو کر چلے قصد ہو کہ لشکر افراسیاب پر جا پڑین لڑ بھڑ کر اپنی جان دین برق نے جاکر محل مین تلاشی لی جابجا ڈھونڈھا تب ملکہ تصویر کا نشان ملا بدیع الزمان

نے جاکر ملکہ تصویر سے کیفیت پوچھی فرمایا ای شہریار مجھے خبر نہین کسنے مجھکو بیہوش کیا ملکہ لالان
شو نقبا محل سے نکل آئین کلمات حسرت و یاس مہ جبین نے کہے کہ صاحبو یقین کامل ہوا ہم سبکی
امر اسیاب کے ہاتھ سے قضا ہی افراسیاب بڑے بڑے دھوکے اٹھا چکا ہی اب وہ قتل ہین شہریار
کے تامل نکریگا کہان تو یہ ہنگامہ ہی تحریر ہوا کہ لاچین و بلقیس بڑے زور شور سے روانہ ہو چکے
بدیع الزمان گرد لشکر شکن و لوز الدہر و قاسم فوجون کو تیار کر کے پشت ہاے مرکب پر
سوار آمادہ حرب و پیکار سب سے زیادہ شاہزادہ غضنفر بن اسد بیتاب ہی ملکہ نسیم
جالندھری فوج ساحران کو تیار کر چکی ہر سمت یہی ہنگامہ ہی کہ آج لشکر افراسیاب مین جاکر جان
دینگے یا اپنے آقا کو چھوڑا لینگے یہان افراسیاب جادو قید اسد کو دیکھکر پھول گیا شہنشاہ نیلم
نقلی کا بھی دنگل ہی حیرت جادو کہہ رہی ہی چچا جان آپ کے آنے کی برکت ہوئی چالاک
کے ہوش و حواس پراگندہ جی مین کہتا ہی ای چالاک مین نے عیاری اسواسطے کی تھی کہ
افراسیاب کو گرفتار کر کے خدمت اسد نامدار مین لیجاؤن گا اُسکے برعکس ہوا اپنے
آقاے نامدار کو قید آہن مین مبتلا دیکھا اب کیا تدبیر کرون حال اپنا گذشتہ افراسیاب سے
بیان کر رہا ہی مطلب یہ ہی کہ افراسیاب کو باتون مین لگاؤن قتل اسد مین دیر ہو شاید
پروردگار کوئی سامان رہائی کا کرے اگر خدانخواستہ اسد نامدار قتل ہو گیا لاچین وغیرہ
سب بیکار ہو جائینگے ایکدن مین افراسیاب سبکا خاتمہ کر دیگا ای چالاک اب کیا تدبیر کرون ذرا باتون
مین افراسیاب متوجہ ہوا تھا کہ صرصر نے بڑھ کر کہا اے شہنشاہ جس حماقت مین آپ گرفتار ہین
پھر وہی خطا ہوتی ہی آپ قتل اسد مین عرصہ کرتے ہین چالاک اپنے کو صرصر سے بھی چھپاتا
ہی کہ ایسا نہو یہ ظالم پہچان لے تو غضب ہو جائے کبھی منہ ڈھک لیتا ہی کبھی نگاہ چراتا ہے
کبھی کھڑا ہوتا ہی کبھی بیٹھ جاتا ہی کہ افراسیاب نے قبضے پر ہاتھ ڈالا کہا اسد کو مین اپنے ہاتھ
سے قتل کرونگا لوح افراسیاب نے تخت پر رکھدی نیلم نقلی اُٹھ کر افراسیاب سے لپٹ گیا
کہا ای شہنشاہ آپ نے ہمیشہ کے قانون کے خلاف کیا ہی باعث بربادی ہوا آپ کو سامری و
جمشید نے اٹھارہ ملک کا بادشاہ کیا جاہ و جلال مرحمت فرمایا آپ کو کیا ضرورت ہی کہ اپنے ہاتھ
سے قتل کرین بلکہ یہ خدمت مجھکو مرحمت ہو پہلو نشین ہماری صاحب جمشید ملکہ ماہیان و آفات

بالاعلان فرمایا کرتی تھین کہ بادشاہ ہوش ربا اپنے ہاتھ سے کسی کو قتل نہ کرے ورنہ شاہ کا
خون گھٹتا ہی نہ کہ طلسم کشا کو اپنے ہاتھ سے قتل کیجیئے سراسر خلاف حکم سامری و جمشید ہے یہ کہکر
شہنشاہ نیلم نے تیغۂ برق تاب ہاتھ مین لیا اسد کے قریب آکر کہا کیون او جوان تجھکو کچھ
خوف نہ آیا طلسم ہوش ربا مین آکر غدر ڈال دیا اس دن کی خبر نہ تھی اقبال شاہنشاہی
کو دیکھا وہ کاہن ستارہ شناس کہان ہین جنھون نے حکم دیا تھا کہ اسد نامدار قاتل افراسیاب ہی
اب کون کسکا قاتل ہوا حکم لگانے والا جاہل ہوا یہ کہکر گردن پر کوئلے کا خط کھینچا آواز دی
اے شہنشاہ حکم اول ہی سمجھکر فرمایئے مین طلسم کشا کو قتل کرتا ہون افراسیاب نے حیرت سے
کہا دیکھو خیر خواہان دولت ایسے ہوتے ہین بھائی نیلم کو کسقدر خیال ہے خود اپنے ہاتھ سے
قتل کرنے کو اٹھتے ہین قدم بھی انکا مبارک ہوا صرصر نے کہا مبارک قدم نام رکھو اور چالاک
اس لفظ سے گھبرایا سمجھا کہ شاید مجھکو پہچان گئی اور زیادہ چالاکی کرنے لگا تیغہ کھچا ہوا ہاتھ مین
مثل جلادون کے آواز لگا رہا ہی اے حاضرین محفل مقام عبرت ہے یہ وہ نوجوان ہی کہ جسکے
اٹھارہ سو ملک کے ناظم اور حاکم مطیع ہوے در دولت پر اسکے آکر ناصیہ فرسائی کی اسکے
بزرگون کا لوائے شوکت از پردہ دنیا تا بہ پردۂ قاف پہونچا آج بے مونس و غمگسار اس
دربار شہنشاہ مین قتل ہوتا ہی اس عیش گاہ کو جو مقام قدیم جانکر پھنسا گویا اپنے اوپر روتا ہی اب
اسوقت اسکے دوستان صادق و محبان واثق کہان ہین آکر اسوقت ہمارے ہاتھ سے بچائین
اس گرفتار رنج و محن کو مصیبت سے چھڑائین چالاک کا یہ منشا ہی کہ کچھ سردار لڑتے بھڑتے
آجائین سحر ہونے لگے مین بھی اسد کو رہا کردون لوح کیونکر اٹھاؤن سحر سے بھی تو شہریار مہلت
پائے یہ تو ظاہر ہی کہ جراٴت و شوکت مین یکتا ہی لیکن سحر و ساحری مین مبتلا ہی چالاک کلمات
عبرت آمیز کہ رہا ہی ہر مرتبہ قریب اسد کر بیٹھ جاتا ہی یہی قول ہی کہ اے شہنشاہ قتل کرون اور
افراسیاب حکم دیتا ہی یہ بہت خوب کہکر تلوار روک لیتا ہی اس تردد مین تھا قریب تخت افراسیاب
کھڑا ہوا حالات اپنی تباہی کے وسوانحات چاہ نیلوفر بیان کر رہا ہی لوح پر جو نگاہ پڑی کہا
اے شہنشاہ یہ کیا ہی افراسیاب نے کہا اے برادر یجان برابر یہ وہ شی ہی کہ بانیان طلسم نے وہ شے
بنائی کہ تمام ساحر بیکار ہوے ہم ایسے سحر کرنے والے اسکے سامنے مجبور و لاچار ہوے جسکے پاس

یہ ہوا کہ پھر سحر تاثیر نہیں کرتا جب تک یہ دریائے نیل میں رہی ساحروں کا سحر وہاں بیکار رہا اسکے واسطے میں نے قہقہہ فیلسر کو مارا علم نیرنجات و شعبدے کو زور دیا ورنہ قہقہہ کا قتل کرنا کیا ہنسی تھی اسکے پاس ہونے سے اسکو غرور رہا کرتا تھا شہنشاہ میرا کیا کر سکیں گے میں ایسا صاحب علم و کمال تھا کہ دریائے نیل میں پہونچا قہقہہ کو نکالکر لایا چیر کر پھینک دیا زمانہ خروج ملکہ تاریک شکل کش میں شہرہ فیلسر قہقہہ کا بھائی آیا ہاتھ سے دائی اماں کے مارا گیا آج صرصر نے کارنمایاں کیا کہ طلسم کشا کو مع لوح لائی اسکے دیکھنے سے سحر باطل ہوتا ہی چالاک نے کہا حضور ذرا میں دیکھوں اسمیں کیا تحریر ہی آپ کا بیان تو اچھی ہوئی تقریر ہی ہم وہ ساحر ہیں کہ علوم نیرنج و شعبدہ سے ماہر ہیں یہ تختی ہمارا کیا کر سکتی ہی افراسیاب ہاں ہاں کرتا رہا اور چالاک نے لوح کو اٹھایا جھپٹ کر قریب اسد پہونچا گلے میں ہاتھ ڈال دیے کہا ای شہنشاہ اٹھیے منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو افراسیاب جبتک اٹھے اسد غازی نے اٹھتے ہی ایک ساحر کو مارا تلوار اسکی اٹھالی چالاک بن مہتر نے حقۂ آتشبازی داغ دیا مارا یہ تھی کہ کوئی دغا نکرے ساحروں نے چالاک پر بلوہ کیا زمین شق ہوئی شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی زوج شوہر بصد کر و فر حربہ ہائے سحر ہاتھ میں لیے پیدا ہوے کنارے سے لشکر کے شیروں کے نعرے کی آواز آئی زمین تھرائی سب سے آگے بڑھ کر غضنفر بن اسد غازی نے بوق ترکی بجایا اسی ہزار بوق ترکی بجا گھوڑے بدلگامیان کرنے لگے سوار بھاگے جاتے ہیں انقلاب لشکر میں افراسیاب جادو کے ہوا نعرہ نور الدہر کی آواز آئی نعرہ نور الدہر

همای اوج رفعت شاهباز عرصهٔ مردی
که شاهانش جهانگیر و فلک گیتی ستان خوانند
پناه لشکر اسلام نور الدهر کز بیمش
عدو در رزمگاهش بس صدای الامان خواند

دیگر

ز طفلی بہ جرأت ہنر داشتم
نقارا بیکدست بر داشتم
شہ نوجوانان لقب یافتم
ظفر بر یلان عرب یافتم

ایک جانب سے آواز آئی۔ نعرہ قاسم

ملک قاسم آن شاہ خاور سپاہ
زنم تیغ برابر بنیزہ بماہ
ہمہ باختر شد بزیر نگین
ز آب ہوم تیغ شستم زمین

برابر ہی دوسری آواز آئی۔ نعرہ بدیع الزمان

بدیع الزمانم کہ در رزم کین
توانم کشم آسمان بر زمین
ز تیغم بسی ملک اسلام شد

کر سر فتنہ باختر نام شدہا شہنشاہ لاچین و بلقیس ثانی اندر بارگاہ کے لڑ رہے ہین ب
ملازمان اسد نامدار پہونچے خود و زرہ وغیرہ پہونچایا مرکب پر سوار ہوئے تیغہ نور افشانی ہاتھ
مین افراسیاب نے جو اس شوکت و شان سے اسد غازی کو دیکھا سحر کرتا ہوا بیرون
بارگاہ آیا لشکر مین کمربندی ہونے لگی اہل اسلام نے زمین ہلادی سحر او کردیا چشم زدن مین
تمام میدان لاشون سے بھر دیا ساحران طلسم خورشید نگار گرد شاہزادہ بدیع الزمان
کے سحر کرتے ہوئے آتے ہین ملکہ مخمور سرخ چشم قریب شاہزادہ نورالدہر چہرہ آفتاب
عالمتاب حسن و جمال مین لاجواب کنٹھے یاقوت احمر کے ہاتھ مین انکے بھی سگے ہین حمزہ ہیکل ہو جو
ہے سحر کسیکا تاثیر نہین کرتا ہمراہیان اسد جامدار اٹھارہ امیرزادے ابراہیم بن مالک وغیرہ
بارہ ہزار قزاقون کو ساتھ لیے ہوئے مصروف جنگ ہین یہ سب دریاے جرات کے نہنگ
ہین لاش پر لاش گر رہی ہے تصویر موت کی آنکھون کے نیچے ساحر دنکے پھر رہی ہے افراسیاب جادو
بدحواس یکایک جنگ واقع ہوئی سرمایہ برف انداز و ابریق کوہ شگاف کل فوج کے منتظم
ہین سرمانے اٹھتے اٹھتے برف برسائی ہزارون کو ٹھنڈا کیا برف کے پہاڑ بنا دیئے
ملک جہاندار شاہ کی نگاہ پڑی کہ سرما بڑے زور شور سے آج لڑ رہا ہے معمار قدرت
جا پڑا دو چار گولے مارے پہاڑ برف کے مٹے ابر سحر اسکا شکست ہوا سرمانے کچھ قطرات خون
طرف ابر کے پھینکے ابر سحر سے ایک برق تڑپ کر سر معمار پر گری یہ بیچارہ اس سر سے آگاہ نہ تھا
سحر سے اُس خود سر کے زخمی ہوا چاہا بڑھ کر سر کاٹ لون ملک جہاندار شاہ کی نگاہ پڑی
تیغہ کھینچکر جا پڑا معمار کو بچایا اپنا سینہ سپر کردیا ایک گولا اُٹھا کر مارا اول ابر لخت لخت ہوا سرما
گھبرایا تیغہ کھینچکر جہاندار شاہ پر جا پڑا کئی ہاتھ مارے جہاندار شاہ نے خالی دیکر ہاتھ مارا
کہ سرمای برف انداز کے دو ٹکڑے ہوئے ابر تیرہ و تار اٹھا آندھی سیاہ آئی صدا آئی کشتی
مرا نام من سرمای برف انداز بود ابریق نے جو دور سے یہ دیکھا کہ بھائی کا لاشہ تڑپ رہا ہے
تیغہ کھینچکر چلا اُدھر سے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر سحر کرتے ہوئے پہونچے یہ دیکھا کہ فوج سحر
و ابریق نے جہاندار پر بلوہ کیا یہ شیر دلیر اتنی بڑی فوج مین لڑ رہا ہے اپنے رفیق قوت بازو معمار
کو بھی بچایا کوکب ابریق پر جا پڑے ابریق نے بڑے بڑے سحر کیے سنگدل نے خوب تھم

برسائے خاک تاثیر ہوئی جب کوکب نے سحر کیا وہ تیر اُسی کی فوج پر گرے صدہا کے سر پھٹے
ابرق نے جھپٹ کر ہاتھ مارا کوکب نے اپنے کو تو بچایا کلائی پر ہاتھ ڈال دیا انتہا کا
غصہ تھا ایک طمانچہ مار دیا سر ابرق کا چنبر گردن سے اُڑ گیا افراسیاب نے دور سے
دیکھا کہ دونوں وزیر مارے گئے قہر و غضب مین سحر کرتا ہوا پہلے تو کوکب پر جا پڑا اس طرح
کی برق چمکائی کہ شانہ کوکب کا نشانہ ہوا کئی ہزار جوان کھڑے ہو کر ملازمان کوکب اُسی
مقام پر قتل کیے دور سے اسد نامدار نے جو یہ معاملہ دیکھا کہ افراسیاب نے فوج کوکب کو
درہم و برہم کر دیا اس بلا کے سحر کر رہا ہی کہ ملازمان کوکب برداشت نہین کر سکتے آج اپنے
جسم سے زیور اُتار اُتار کر پھینک رہا ہی کبھی کنٹھا کبھی موتیون کا مالا کبھی دامن پھاڑ کر پھینکتا ہی
اس سے آگ برستی ہی ابر خونی پیدا ہوتا ہی جس پر قطرہ پڑا جل گیا اسد نامدار نعرہ کر کے طرف
افراسیاب کے چلے ایک طرف سے غضنفر لڑتا ہوا آتا ہی افراسیاب نے فوج غضنفر پر تو
سحر کیا کئی سو قزاق بیہوش ہو کر گرے چند کے سر پھٹ گئے چند پر برق گری سر قلم ہوے
اسد غازی لوح چمکاتے ہوے پہونچے افراسیاب اسد غازی کو دیکھکر بھاگا جست
کر کے دوسرے غول مین جا رہا استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ یہ جنگ مغلوبہ تین شبانہ
روز قائم رہی افراسیاب فوجون کو قتل کرتا ہی جب اسد کو آتے ہوے دیکھتا ہی جست و خیز
کر کے اورون کے لشکر پر جا پڑتا ہی اسد کو اپنے قریب نہین آنے دیتا الاچین و بلقیس وغیرہ
کو یقین کامل ہی کہ آج افراسیاب کے ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچے گا ظلمات چہار دست
ہمشیرہ آفات بھی ساتھ ہی اُسنے سحر کر کے میدان مین اندھیر کر دیا اُس تاریکی مین کڑک
کڑک کے گر رہی تھی ملکہ بلقیس شانی سحر کرتی ہوئی قریب ظلمات کے پہونچین للکارا او
سیاہ رو بد خو نمک حرام بد انجام ہمارے سامنے یہ بدعت ہزارہا بندگان خدا کا خون تیری گردن
پر ظلمات نے بلقیس پر بھی سحر کیا سامنے سے نہ ہٹی فوج کو لیکر جم گئی بلقیس لڑتی ہوئی
قریب پہونچی ظلمات نے نیچہ سحر مارا پکار کر آواز دی بلقیس افراسیاب نے اپنا طلسم غفلت
مین برباد کیا اس سے زیادہ کون بیوقوف ہوگا کہ تمھارا ملک و مال لیا زن و شوہر کو زندہ رکھا
آخر گل پھولا مین آج تمکو قتل ہی کرونگی ملکہ بلقیس غصے مین قریب ظلمات پہونچین چوٹیا پکڑ کے

ایک طمانچہ مار ظلمات لڑکھڑا کر گری چھاتی پر چڑھ کر ملکہ بلقیس نے سر ظلمات کا کھینچ لیا سامنے
افراسیاب کے سر ظلمات کا پھینکدیا افراسیاب کی آنکھوں مین اندھیرا آگیا سحر کر کے ایسی برق
چمکائی سر ملکہ بلقیس زخمی ہوا جسّت و خیز کرتا پھرتا ہی کبھی آسمان پر کبھی زمین پر جب یہ بلند ہوتا ہی
اکثر ساحران لشکر اسلام قصد کرتے ہین کہ ہم اسکے لپٹ جائین بلند نہ ہونے دین افراسیاب
بلند ہوتے ہوتے خنجر کمر سے پھینک مارتا ہی سو دو سو کے سر اُڑ جاتے ہین بلند ہونے سے
اسکے اسد غازی لاچار ہین جب یہ سحر کر کے بلند ہوتا ہی اسد مجبور ہو کے فوج افراسیاب
پر جا پڑتے ہین تیسرے دن زوال آفتاب ہو چکا ہے کہ طرف سے صحرائے نورستان کے
ایک روشنی معلوم ہوئی واضح ہو کہ صحرائے نورستان وہ مقام ہی جہان ابرار عبادت گزار
بر سر کوہ مصروف عبادت رہتے ہین یا تو روشنی ظاہر ہوئی تھی یا اب نے دیکھا ایک جانب
سے ابرار عبادت گذار ایک طرف سے حکیم روشن رائے تخت ہای زرین پر سوار
پایہ ہاے تخت مین نقش بندھے ہوے تخت اُڑتے ہوے آتے ہین اُنھون نے جو آ کر
نقوش تیر اعظم کو دکھائے ہزارہا ملازمان افراسیاب کے سر کٹ گرے جب افراسیاب
بلند ہونے کا قصد کرتا ہی یہ دونون بزرگ کچھ اسمار پڑھتے ہین افراسیاب بلند پروازی سے
محروم رہتا ہی آخر تو اُسنے آواز دی کہ یارو تم لوگون کے حال سے مین آگاہ نہوا ورنہ اپنے
اقلیم مین نہ رہنے دیتا مشہور تھا کہ یہ سب سامری پرست ہین ہر چند ان لوگون پر سحر
پھینکتا ہی مگر سحر کی تاثیر نہین ہوتی افراسیاب بدحواس ہو گیا جب دیکھا کہ بلند پروازی میری
موقوف ہوئی حکیم نے اور زاہد نے اس طرح نقوش چمکائے کہ افراسیاب اُڑنے سے
معذور ہوا اب اسد نامدار طرف افراسیاب کے چلے افراسیاب لڑتا ہوا سایہ مین گنبد کے
پہونچا جیسے ہی فوج مہرخ و بہار کی سایہ گنبد مین پہونچی تیر و تفنگ و تبر وغیرہ دریا
گنبد سے برسنے لگے لاچین نے بھی سحر کیا آتش برسنا موقوف نہین ہوتی جسپر تیر پڑا
سینے کو توڑ کر پار گذرا تلوار نے دو ٹکڑے کیے اگر گرز پڑا تو سر پھٹ گیا خنجر نے
صدہا کو ذبح کیا اس فعل پر سب حیران ہین کسیکا سحر تاثیر نہین کرتا سلاح جنگی کا برسنا
موقوف نہین ہوتا عجب طرح کی آفت در پیش ہی سوائے اسد نامدار کے سایہ مین گنبد کے کسی کی

حفاظت نہین جو پہونچا مار گیا اسد نامدار مرکب کو مہمیز کر کے چلے قطع گنبد کی تحریر کر چکا ہون پھر
مگر نقشہ دکھاتا ہون بیچ مین سات درجے کا گنبد درجۂ آخر مین سات دروازے قرار دیے
ہین ہر دروازے مین ایک ایک خزینہ نصب ہو اُس سے بارش تیر و تفنگ پیدا ہوتی ہی
گرد ایک احاطہ کہ جسکی دیوار قد آدم بلند ہی دو کوس کے گردے مین واقع ہوا ہے اندر احاطے
کے فوج سات درجے گنبد کے نوجون سے معمور اُن درجون مین اشیاے حفاظت آب و
دانہ جمع کیا افراسیاب قریب احاطے کے پہونچا ہی چاہتا ہی کہ بھاگ کر اندر احاطے کے
چلا جاؤن اسد غازی برابر پہونچ گئے للکار کر آواز دی او نامرد کہانتک بھاگے گا کچھ
تجھکو غیرت بھی ہی افراسیاب پلٹ پڑا اسد پر سحر کرنے لگا اسد پر سحر تاثیر نہین کرتا تین شبانہ
روز لڑتے ہوئے گذرے کہنی سے خون ٹپک رہا ہی خانہ ہاے زرہ خون سے معمور لباس
پارہ پارہ تیغہ نور افشانی قبضے مین آخر افراسیاب نے لاچار ہو کر ہاتھ تلوار کا مارا اسد غازی
نے تیغہ نور افشانی کو اُٹھا دیا ہزار ہا شعلے اسد نامدار پر گرے عکس لوح سے بیکار ہوئے
نعرہ کر کے تیغہ نور افشانی کو بلند کیا افراسیاب پر ہاتھ مارا افراسیاب نے ارے لینا
کہکر آواز دی کہی سے سپر مین فولادی سر پر آسکے لہرائین برق شمشیر نے ابر سپر کے ٹکڑے
اُڑا دیے تاج کٹ کر افراسیاب کا زمین پر گرا سر اُس مغرور خود سر کا زخمی ہوا ہاے کر کے
اپنے کو زمین پر گرا دیا اسد نے چاہا گھوڑے سے کود پڑون افراسیاب کے لپٹ جاؤن
افراسیاب بھاگا سرحد مین احاطے کی پہونچگیا ملک جہاندار شاہ بادشاہ بیابان گلریز
جانباز سرفروش جری بہادر ہرچند کہ سر اسکا زخمی تھا اسد کے مُنھ سے اتنا نکلا کہ کوئی افراسیاب
کو گھیر کر میرے سامنے کر دے اسکے بھاگنے سے مین مجبور ہوتا ہون اُڑتا ہوا گنبد پر جاتا ہی
سایہ مین گنبد کے حکیم روشن راے بھی نہ آئے بلکہ آواز دیتے ہین اے غازیان دیندار
وای مجاہدان تہور شعار سایہ سے گنبد کے اپنے کو بچاؤ لڑتے ہوئے اُس طرف نجاؤ ہمارا
بھی عمل وہان تاثیر نہین کرتا مگر جہاندار نے تماماجمیٹ کے غصے مین ساتھ افراسیاب کے
بلند ہوا اُسنے دور سے یہی دیکھا تھا کہ اسد نامدار کے ہاتھ سے افراسیاب زخمی ہوا
بھاگ کر بلند ہوا ہے طرف گنبد کے جاتا ہی حیرت جادو درجہ گنبد مین پہونچ چکی ہے سات

درے جو گنبد کے قرار دیے ہین اُسمین لاکھون ساحر جمع ہین وہان سے سحر کرنے لگی حیرت جادو
بھی حکم دے رہی ہی ہان یار و آگ برسا دو قریب احاطے کے اہالیان فوج مہرخ و بہار نہ آنے
پائین لیکن جوش جرأت مین جہاندار جھپٹ کر چلا افراسیاب جادو سو دو سو گز زمین سے
بلند ہوا تھا کہ جہاندار شاہ نے اپنے کو قریب افراسیاب پہونچایا چاہا اُسکی ٹانگ
پکڑ لون افراسیاب کے ہاتھ مین لوہے کا گرز اٹھا ہوا تھا آتار کر جہاندار شاہ کے سر پر مارا اُس
جری کا سر پھٹ گیا جھونکا ہوا کا بھی چلا مرنے سے جہاندار شاہ کے اندھیرا ہوگیا لاشہ بیرون
احاطہ آکر گرا افراسیاب جادو جہاندار شاہ کو مار کر سر گنبد پر پہونچگیا وہان سے سحر کرنے لگا
جسپر گولا پھینک مارا اُسکا سر پھٹ گیا اسد نامدار نے چاہا مین اندر احاطہ کے گھس جاؤن
لاچین و بلقیس آکر سد راہ ہوے آواز آئی کشتی مرا امام من جہاندار شاہ بادشاہ بیابان
گریز بود ہمار قدرت سر ٹکرانے لگا اہالیان فوج نے گریبان چاک کیے شور گریہ وزاری
بلند ہوا لاچین و بلقیس نے اسد غازی کو پلٹایا کہا حضور اس جنگ مغلوبہ کو تین شبانہ روز گذرے
لاکھون بندگان خدا سیار گلشن جنان ہوچکے افراسیاب نے بھی طبل بازگشت کو حکم دیا
جو ساحر احاطے مین جمع تھے اُنھون نے طبل بازگشت بجوا دیا افراسیاب اُس گنبد مین جا بیٹھا
وہانسے فوج اسد غازی کا نظارہ کرنے لگا اسد غازی نے لاشہ ملک جہاندار شاہ کا دیکھا
غریبی پر اُسکی کلیجہ پھٹ گیا روتے ہوے لاش پر آئے بڑے دھوم سے لاشہ جہاندار شاہ کا
اُٹھایا اسد غازی نے کاندھا دیا عجب شور قیامت برپا تھا عزیزداران جہاندار شاہ نے
عرض کی حضور غم نکرین نمکخوار تھا نثار ہوا بڑا مرتبہ پایا اسد غازی فوج کو لیکر پلٹے لاشے
اپنے ملازمون کے دفن کرائے افراسیاب سر گنبد سے یہ سب معرکہ دیکھ رہا ہی آمادہ بیٹھا ہی
کہ ذرا بھی ان لوگون کو غفلت ہو جا پڑون لاچین و بلقیس و مہرخ و بہار وغیرہ اپنی اپنی بارگاہون
مین ہوشیار بیٹھے ہین اسد نامدار کی زخم دوزی ہوئی سب کے زخمون مین خوب پٹیان
چڑھائی گئین دن تو قلیل باقی تھا جب فوجین واپس ہوئین یکایک سب نے دیکھا
افراسیاب مہتابان مع فوج ثابت و سیارگان گنبد چرخ نیلی پر نمایان ہوا ملکہ ہلال سحر افگن
کہ شوہر اسکا آفات مار گیا اپنے خیمے مین آکر ٹھہری ہی یہ بھی زخمی ہوئی تھی کنیزین زخم دوزی

کر رہی ہین افراسیاب جادو نے جو سر گنبد سے ہلال سحر افگن کو دیکھا گنبد سے کڑک کے گرا
ہلال سحر افگن کو آتے ہی ایک طمانچہ مارا کہ سر ہلال کا اُڑ گیا ہلال انگشت نما ہوئی کنیزین
سحر کرنے لگین افراسیاب جادو سبکو قتل کر رہا ہی اسد غازی ابھی بارگاہ مین موجود ہین بار برخاست
نہین ہوا کہ کان مین آواز آئی کشتی مرا تام من ہلال سحر افگن بو داد ربھی ساحرون کے مرنے کی
آواز آئی گھبرا کر فرمایا یہ کیا غضب ہوا برق نے بڑھ کر عرض کی ای شہریار جلد تیار ہو جیے افراسیاب
گنبد سے اتر آیا ملکہ ہلال سحر افگن کو قتل کیا اُنھین کے خیمے مین لڑ رہا ہی کئی ہزار ساحر
وغیر ساحر تیار گلشن جنان ہوے اسد غازی یہ خبر وحشت اثر سُنکر نہایت پریشان ہوے تیغہ
نور افشانی لیکر بارگاہ سے نکل آئے نعرہ کیا افراسیاب جادو نے جو نعرہ اسد غازی کی آواز
سُنی ہزار دو ہزار کو مار کے بلند ہوا اُسی گنبد مین جا بیٹھا اسد غازی نے آکر لاشہ ہلال و
ملازمان ہلال دیکھا بہت بیقرار ہوے لاچین وغیرہ کو طلب کیا فرمایا ای لاچین والا تمکین
یہ بدعت افراسیاب کیونکر دفع ہو گنبد تک کوئی اسکے جا نہین سکتا وہ آسمان پر بیٹھا ہی حال تمام
لشکر کا دیکھ رہا ہی جسکو غافل پاتا ہی گنبد سے اُتر آتا ہی ساحر زبردست کون اُسکے سحر کی برداشت
کرے لاچین وغیرہ نے عرض کی ای شہریار علاج اسکا ذات پر خواجہ عمرو کی موقوف ہے
خواجہ عمرو ایک ہفتے سے غائب ہین ہملوگون کے قبضے مین اگر اسکا انتظام ہوتا یہ بدعت
نہ برپا ہوتی اب شب بھر جاگنا چاہیے اُسنے اپنے اوپر خواب و خور حرام کیا آٹھ پہر بیٹھا دیکھا
کرتا ہی حقیقت مین یہی رنگ ہی ابھی اسد غازی آکر بیٹھے ہین ہلال سحر افگن کے غم سے
مہلت نہین پائی کہ خبر پہونچی افراسیاب پھر گنبد سے اُتر آیا گلنار چشم و دلور چشم دونون بہنون
کو قتل کر گیا اسد غازی جھپٹے سردار بھی سب مسلح ہوے اُسوقت جاکر پہونچے دیکھا
افراسیاب جادو بر سر گنبد جا چکا وہان سے پکار رہا ہی ای طلسم کشا الیکے عملداری کر دوگے
ایک کو زندہ نچھوڑونگا یہ جو عابد وزاہد تمھاری مدد کو آئے ہین اُنکی بھی فکر کر رہا ہون ان
لوگون نے مجھکو بڑا دھوکا دیا انکے مذہب سے آگاہ نہوا ورنہ اپنی عملداری مین نہ رہنے دیتا تم سبکے
طلسم کشا کا ساتھ دیا سب سے سمجھونگا خواب و خور حرام کر دونگا اسد غازی نے یہان سے للکارا
او نامرد میرے مقابلے مین آ افراسیاب ہنسا کہا ای اسد اپنے خیمے مین بیٹھو مین پھر گھڑی

دو گھڑی مین آؤن گا ایک ایک نمک حرام کو خاک مین ملا دونگا اسد غازی لا چار پلٹ آئے
برق و چالاک سے کہا یارو جاکر خواجہ عمرو تلاش کرو برق و چالاک دور دور گئے کہین
خواجہ عمرو کا پتہ نہ ملا ساحر بھی خواجہ عمرو کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین خواجہ کا پتہ نہین ملتا یہان
افراسیاب کا یہی طریقہ ہی کہ جب اہالیان لشکر کو غافل پایا گنبد سے اُترآیا دو چار کو قتل کیا پھر گنبد پر چلا
گیا کوئی ساحر لشکر سے نکلا اور افراسیاب نے بالائے گنبد سے دیکھا وہین سے گولا پھینک مارا
اُسکا سر پھٹ گیا گنبد سے بھی اُترآتا ہی کنارے پر جسکو پاتا ہی اسکی بھی فکر کرلیتا ہے ہزار ہا
ساحر ایک شب کے عرصے مین مارا گیا اسد غازی کی تکلیف حد کو پہونچ گئی جب نعرہ افراسیاب
کی صدا سُنتی تیغ نور افشانی لیکر دوڑے افراسیاب اتنے عرصے مین قتل کرکے چلا جا
ہی لاچین و بلقیس و کوکب طلایہ پر موجود ہین افراسیاب ان کی بھی نگاہ بچا کے جا پڑتا
ہے رات کا کاٹنا اہل اسلام کو دشوار ہے اسد نامدار بھی رات بھر پھرتے ہین کوئی وقت
آرام باقی نرہا شب بھر یہی ہنگامہ ہی کہ افراسیاب نے فلان کو قتل کیا فلان خیمے پر جا پڑا جب
یہ خبر پہونچی افراسیاب کو بالائے گنبد دیکھا حکیم روشن رائے نے اکثر نقوش لکھکر گرد
بارگاہ سرداران لٹکائے اُن خیمون کے قریب جو افراسیاب پہونچا آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا
قریب اُن خیمے کو نہ دیکھا اُلٹا پلٹ گیا افراسیاب جادو نے آکر یہ معرکہ حیرت سے بیان
کیا حیرت نے کہا طریقے سے معلوم ہوتا ہی یہ تاثیر عمل حکیم روشن رائے ہی نقوش جابجا
درختون مین لٹکا دیئے ہین افراسیاب جادو نے کہا اُنکی بھی فکر کرتا ہون حکیم روشن رائے نے
جب یہ دیکھا کہ شب بھر افراسیاب نے یہ قیامتین برپا کین بوقت سحر اپنے عبادت خانے سے
نکل کر درختون مین نقش عمل لٹکائے اس کا یہ ظہور ہوا کہ اُن خیمون کے قریب افراسیاب
نہ جا سکا حیرت سے صلاح کرکے تدبیر مین مصروف ہوا قضائے کار شب کو حکیم روشن رائے
اپنے خیمے مین بیٹھے ہین بخورات روشن عمل خوانی مین مصروف کہ پیشاب کی خواہش ہوئی خدمتگار
کو آواز دی اُسنے آفتابہ چوکی پر رکھا حکیم روشن رائے نے آکر پیشاب کیا بیت الخلا سے نکلے
قصد ہی کہ عبادت خانے مین جاؤن کہ پہلو سے رونے کی آواز آئی پلٹ کے دیکھا ایک نازنین
مہ جبین نہایت دُہائی دیتی ہوئی سامنے آئی دوڑ کر قدمون سے حکیم روشن رائے کے

لپٹ گئی کہا ای مقبول بارگاہ پروردگار مین فریاد کرنے آئی ہون میری بہن انتہا کی علیل ہو ایک
تعویذ مرحمت فرمایئے قدمون سے لپٹ کر آنکھین تلوؤن سے اس طرح ملین کہ حکیم روشن رائے
کے موے جسم کھڑے ہوگئے غسل کرنے کی ضرورت ہوئی حکیم روشن رائے چلے کہ مین بہ تعجیل
غسل کرون اُستاد عورت نے پانون کو چھوڑ کر آواز دی وہ مارا یہ کہکر بلند ہوئی افراسیاب
برسر گنبد بیٹھا تھا اُس نازنین نے بلند ہوکر آواز دی ای شہنشاہ طلسم ہوش رُبا مین نے اپنا کام
کیا حکیم روشن رائے غسل نکرنے پائے جو کچھ ہو سکے وہ انتظام کیجیے افراسیاب نے سر گنبد سے
ایک گولا سحر کا خیمے پر حکیم روشن رائے کے پھینکا جسقدر پانی گھڑون مین بھرا تھا وہ کھول کر
نابود ہوا خیمے کو شعلہ ہاے آتش نے گھیر لیا کئی خیمے جو اُسکے گرد تھے وہ جل گئی ہنگامہ جو ہوا
ابرار عبادت گذار دوڑے ادھر سے اسد نامدار پہونچے دیکھا خیمہ حکیم روشن رائے کا جل
رہا ہے صدہا ملازم جل گئے اسد غازی نے آتے ہی لوح کا عکس ڈالا ابرار عبادت گذار نے
پانی کے پڑھ پڑھ کے چھینٹے مارے آگ فرو ہوئی اب جو خیمے مین آکر دیکھا ملازم تو سب
ہلاک ہوے حکیم روشن رائے مسند پر خاموش بیٹھے ہین کر و گنگ ہو گئے گونگے بہرے
نہ کسی سے کلام کر سکتے ہین نہ کسیکا کہنا سماعت فرماتے ہین خاموش سر جھکاے ہوے بیٹھے
ہین ابرار عبادت گذار نے دو چار نقش پلاے حکیم صاحب اپنے ہوش مین نہ آئے ابرار
عبادت گذار نے فرمایا صحت انکی قتل افراسیاب پر موقوف ہی وہ بچا سحر خوانی مین مصروف ہی جبتک
خادم خدمتگار علم سحر و ساحری کے ہوشیار انکے قریب مقرر کیے جائین بلکہ انکی بارگاہ قریب
بارگاہ اسد نامدار استادہ ہو یا میرے خیمے مین تشریف رکھین ایسا نہو اس حال مین کوئی آکر وہ انکو ہلاک
کرے یہ فرماکر انکو اُٹھوا یا اپنی بارگاہ مین لاکر اکثر نقوش پلاے اپنے عبادت خانے مین
جگہ دی آٹھ پہر انکا خیال ہے افراسیاب جادو کی بدعت موقوف نہین ہوتی چالاک بن
عمرو کو عیاری پر شہنشاہ نیلم کی بیت بھاری خلعت ملا جب افراسیاب جادو نے بعد اختتام
جنگ صندوق کھلواکر نیلم اس مین بیہوش پایا اُسی گنبد پر اسکو بھی لے گیا ہوشیار کرکے
تمام کیفیت بیان کی نیلم نے سر پیٹ لیا کہا ای شہنشاہ آپ مجھے جانے دیجیے مین طبل جنگی
بجواکر لڑونگا افراسیاب نے کہا ای نیلم اب کوئی چارہ نہین ہی طلسم کشا کے سامنے کوئی شعبدہ

نہین چلتا ہی مین نے اُس جنگ مغلوبہ مین جہاندار شاہ کو مارا کوئی سردار ایسا باقی نہین رہا جسکو زخمی
نہین کیا جب اسد غازی لڑتا بھڑتا سامنے آیا مجھے بھاگنا پڑا یہ تحفہ جات ساختہ سامری جم
مین نے قائم کیے ہین اسی سے ان باغیون کا علاج ہوگا اپنے اوپر تو خواب و خور مین نے حرام کیا
لاچین وغیرہ کہان تک حفاظت کرینگے رات بھر مین دس مرتبہ زیر گنبد جاتا ہون اس
تین راتون مین دس بارہ ہزار ساحران عام چالیس سرداران خاص مین نے قتل کیے مہینے دو
مہینے کی جنگ مین اکیلا اسد رہجائیگا جاگتے جاگتے تو بت بجائے کارو برا ستخوان ہوگا تم بھی اسی
مقام پر بیٹھو بالاے گنبد سے سحر کرو شب کو نیلم نے تمانا کہا مین جا کر لاچین کو لاتا ہون بہ مین
بھی مثل عیارون کے عیاری کرونگا میر الملک ومال جاہ وجلال خاک مین ملا جنگ کی ہوس
رہ گئی پسر عمرو نے مجھکو دھوکے دیے ہرچند افراسیاب نے منع کیا نیلم گنبد سے اُترا بیرون
احاطہ آکر بارگاہ لاچین و بلقیس کو تاکا سحر کرکے غرق زمین ہوا نقب سحر کاٹتا ہوا بارگاہ لاچین
مین پہونچا گوشۂ بارگاہ سے سر نکالا دیکھا زن وشوہر ہسلح بیٹھے ہین یہی ذکر کر رہے ہین
کہ آج شام سے افراسیاب گنبد سے نہین اُترا ملکہ بلقیس نے کہا زبانی چالاک کے دریافت
ہوا کہ نیلم صندوق مین بند تھا وہ صندوق بھی افراسیاب لیگیا یقین ہی نیلم نے کوئی تدبیر کی ہو
نیلم تو انتظار مین ہی کہ یہ زن وشوہر سو جائین تو مین انکو لیجاؤن یہ ممکن نہین زن وشوہر رات بھر
جاگتے ہین جب ذکر نیلم نکلا ملکہ بلقیس نے کہا صاحب ورق جمشید مین دیکھو نیلم کا کیا انجام ہوا
لاچین نے ورق اُٹھا کر دیکھا او رہنسے بلقیس نے کہا کیون صاحب خیر تو ہے لاچین نے
چُپکے سے کہا نیلم ہماری تمھاری فکر مین آیا ہی انتظار کر رہا ہے کہ ہم سو جائین تو فتنہ خوابیدہ
بیدار ہو مین سحر کرکے زمین کو جنبش دیتا ہون تم خیال رکھنا جب زمین مین سوزش پیدا ہوگی
نکلکر بھاگے گا تم سحر کرکے لینا جانے نہ دینا ملکہ بلقیس نے بہت خوب کہکر خنجر سحر ہاتھ مین لیا لاچین
نے زمین پر سحر کیا زمین مین سوزش پیدا ہوئی نیلم گھبرایا پاؤن جلنے لگے گھبرا کے زمین سے
نکلا پر پرواز پیدا کرکے بلند ہوا قبہ بارگاہ توڑ کر چلا ملکہ بلقیس بالائے ہوا ٹھہر رہی تھین جیسے
ہی نیلم بلند ہوا ملکہ بلقیس نے نعرہ کیا او نامرد کہان جاتا ہی عیاری پر کمر باندھی وہ دن ہمکو یاد ہی
کہ تو نے خزانہ ہمارا کاٹا نمک حرامی کا مزا دیکھا حق ہمارا کرسی نشین ہوا افراسیاب بالاے

گنبد بیٹھا تھا اُسنے دیکھا نیلم تڑپکر بارگاہ سے ملکہ بلقیس کے نکلا ملکہ بلقیس سحر کرکے برابر پہونچین
نیلم نے چاہا حد احاطہ مین نکل جاوُن بالاے گنبد پہونچون بلقیس تڑپ کر برابر پہونچین اُس ظرف
کا راستہ روک لیا اب نیلم نے سحر کرکے آگ برسائی ملکہ بلقیس ہنسین پانی برسنے لگا شعلہ ہاے آتش
بجھے یہ سحر کرکے برابر پہونچ گئین نیلم نے برق چمکائی سر بلقیس کا زخمی ہوا زخم کھا کر یہ جا پڑی
لاچین بھی بارگاہ سے نکلے دیکھا بالاے ہوا نیلم و بلقیس سے سحر ہورہے ہین نیلم چیخ رہا ہی
پیرون کے نام لیتا ہی مین نے عمر بھر تمھاری خدمت کی اسوقت اگر مجھکو بچاوُ کئی طائر اڑتے ہوے
آپڑے بلقیس نے سحر کرکے وہ طائر جلاے نیلم نے ایک چیخ ماری ہوا پر اُڑتا ہوا ایک
زنگی ظاہر ہوا تیغہ کھینچا ہوا ہاتھ مین تھا اُس کیساہ رو کا قصد ہوا ملکہ بلقیس پر جا پڑے لاچین
نے ایک گولا مارا زنگی کا سر پھٹ گیا افراسیاب جادو گنبد مین بیٹھا ہوا کیفیت دیکھ رہا ہی حیرت
سے مخاطب ہی کہتا ہی طلسم کشا کو قتل کر دن مجھے اطمینان ہوے تو سامری جمشید کی قبر مین
اپنے طلسم سے کھودوا کر پھکوا دونگا جب سے میرے ملک مین خداوند لقا آئے مجھ پر بربادی
آگئی میرے طلسم مین مسلمانون نے عبور کیا اور ترقی پائی ابھی کل کی بات ہی کہ یہ چند کس میرے
طلسم مین آئے تھے اب خداوند لقا نے ایسی تقدیر کی کہ مجھکو اپنی جان طلسم کشا سے چھڑانا دشوار
ہوگئی کبھی یہ کہتا ہی حیرت بڑے غضب کی بات ہی کہ جتنے بڑے بڑے نامی ساحر میرے
دربند ون بر تھے سب شریک مسلمانان ہوگئے اور بہت سے ساحر ہاتھ سے جوانان تیغ زن
کے مارے گئے مگر ابھی بادولت کو ہراس نہین ابھی چاہون تو ان لونڈی غلامون کو برباد
کردون اب بھی بادولت کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتے جس روز جا پڑونگا ایک ایک کو آتش قہر
غضب سے جلادونگا اس پیرزمین گیر کی توشامتین آئی ہین مگر اے حیرت جسوقت لاچین سامنے
آتا ہی اور مجھکو نمک حرام کہتا ہی تو مجھے یاد آجاتا ہی کہ مین اسکا ملازم تھا جب یہی نانی ماہیان زمرد
پوش یا آفات چہار دست یاد آتی ہین اُسوقت یہ قطعہ زبان پر جاری ہوتا ہے قطعہ

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار
ہو خرابے ہین اگر قصر فریدن کی گذار
راتدن جیلیں ہا کرتی تھین جن ازدھن

تاب کے حسرت فرزند و غم شہر و دیار
اُس کا نہین کبھی دربار رہا کرتا تھا
عیش و عشرت کا وہان گرم تھا ہر سو بازار

آیۂ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
جلوہ فرما تھا کوئی خسرو با عز و وقار
شاخ گل زمزمہ سنجون کا نشیمن تھا مدام

ارغنون واصد اگو بجتی تھی صوت ہزار
جسنیہ ہتا تھا پیر ادوئی جھومر کا عکس
سکن ناختہ ہی قصر کا ہر نقش و نگار
قصر کو جانے دو باغستان کو جا کے دیکھو
نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ماتم دار

بار وان بھانہ خزان کو تو کسی موسم مین
آج گل رہ لب چند کا ہی آئینہ دار
چیلین منڈلاتی ہین اڑتے ہین گمولے ہر سمت
تکیہ گور دگو زن آج ہی ہر اک کا مزار
نہ وہ چلیش وہ تزئین نہ خود آرائی ہی

کبھی گل مہندی کا عالم کبھی لالے کی بہار
گھونسلے سقف مین لٹکے ہوئے ہین یا بیلون کے
ہین خیابان مین پر زاغ و زغن کے انبار
سینہ پر زیر تمنا و بلب مہر سکوت
کنج تاریک ہی اور عالم تنہائی ہی

یہ قطعہ افراسیاب گنبد مین بیٹھا پڑھ رہا تھا کہ نعرہ لاچین کی آواز آئی افراسیاب نے پلٹ کر دیکھا کہ نیلم بلقیس سے لڑ رہا ہی کہ لاچین بھی آپڑا آواز دی او نمک حرام کیا کرتا ہے مین آپہونچا حیرت نے افراسیاب سے کہا کہ شہنشاہ نیلم کی مدد کو جلد پہونچیے افراسیاب یہ دیکھکر گنبد سے کود اللکارا کہ او پیرزین گیر مین آپہونچا یہ کہکر افراسیاب بھی جا پڑا نعرہ کیا اسکے نعرے کی آواز کان مین اسد غازی کے پہونچی یہ بھی اٹھکر پشت مرکب پر سوار ہوے انکا سوار ہونا تھا کہ سب جتنے سردار گرد طلسم کشا بیٹھے تھے سب برابر اٹھ کھڑے ہوے ہمراہ طلسم کشا کے میدان مین آئے طلسم کشا کا نعرہ ہوا اور افراسیاب مین آپہونچا ایک سمت سے مہرخ وغیرہ کے سبکے نعرے ہوے یکبارگی سب آپڑے افراسیاب نے قیامت برپا کی ہو سامنے اسکے جو گیا مارا گیا جسکو پایا آتش سحر سے جلا دیا آج بڑے غصے مین لڑ رہا ہی طلسم کشا بھی آج قیامت برپا کر رہا ہی لاچین بھی لڑتا ہوا قریب نیلم کے پہونچا نیلم نے نعرہ کر کے قریب سے گولا مارا لاچین نے گولا روکا بڑھکر ایک طمانچہ مارا کہ سر نیلم کا چنبر گردن سے الگ گیا آواز آئی کشتی مرا نام من نیلم جادو بود بعد مرنے نیلم جادو کے افراسیاب پر سب سردار آپڑے یہ سبکو زخمی کر رہا ہی کہ پہلو سے نعرہ ہوا اسد غازی کا اور افراسیاب مین آپہونچا یہ معرکہ گنبد سے حیرت نے دیکھا کہ طلسم کشا قریب افراسیاب کے آگیا ہے وہین سے کودک کے گری پنجہ کمر مین ڈالکر افراسیاب کو اٹھا لے گئی افراسیاب نے کہا ای حیرت اب مین کبھی اس بڈھے کے مقابلے مین نجاؤنگا جب وہ نمک حرام کہکر للکارتا ہی مجھکو ملال آجاتی ہی کہ مین اسکا ملازم تھا یہ انجام نہ سمجھا تھا ساری سلطنت میرے قبضے مین تھی اچھا ہوا نیلم مارا گیا اسنے مجھکو بہکا کر باغی کرایا یہان لاچین نے طبل بازگشت بجوایا بارگاہ مین لاچین نے سر اسکا لاکر بطور نذر پیش کیا عرض کی ای شہریار یہ مکار عیاری کرنے آیا تھا خدا کی عنایت سے

واصل جہنم ہوا آج رات کو افراسیاب بھر دسے بر قلیم کے گنبد سے نہین اُترا بوقت سحر ملکہ مہرُخ
موے کاکل کشا اپنے خیمہ مین سو کر اُٹھی یاقوت پوش وخورشید زرین سحر دختر و فرزند
ہلال سلام کرنے آئے ملکہ سرخ مو ہلال کو یاد کر کے بہت روئین کہا میرا دل گھبراتا ہی ہر چند خورشید
و یاقوت نے سمجھایا ملکہ کا رونا موقوف نہوا کہا میرا دل بہت گھبتا ہے مین ذرا جنگل کی سیر کرون
یہ کہکر بارگاہ سے باہر آئین سب نے دیکھا سُرخ مو بہت روتی ہین طرف صحرا کے قصد ہے
ہر چند کنیزون نے چاہا ساتھ دین سُرخ مو نے کسیکو ساتھ نہ لیا صحرا مین جاکر غائب ہوگئین جب
دربار اسد کا آراستہ ہوا اسد غازی نے پوچھا آج سُرخ مو دربار مین کیون نہین آئین خورشید
زرین سحر و یاقوت یاقوت پوش نے عرض کی حضور آج اُنکی رقت کم نہوتی تھی بہن و بہنوئی
کو یاد کر کے بہت روئین خورشید نے کہا مین تلاش کرنے جاتا ہون اپنے بھی کسی ملازم کو
ساتھ نہ لیا صحرا مین جاکر غائب ہوا جب عرصہ ہوا تو یاقوت یاقوت پوش اپنے بھائی کی تلاش
مین گئی یہ بھی پلٹ کر نہ آئی شام کے دربار مین اسد غازی نے دریافت کیا تینون سردار
غائب ہوے کنیزین و ملازم دور دور تلاش کر کے واپس آئے عرض کی اے شہریار ہمنے تمام صحرا
چھانا سُرخ مو و یاقوت وخورشید کا نشان نملا دوسری صبح کو خبر ہوئی کہ ملکہ بہار جادو صبح کو جلوہ
اُٹھین کبھی روتی تھین کبھی ہنستی تھین یہ کہکر طرف صحرا کے گئین کہ مین ایک سحر تیار کرنے جاتی ہون
کسیکو ساتھ بھی نہین لیا اتبو اسد نامدار گھبرائے لاچین سے کہا اے شہنشاہ کچھ ذہن مین آیا بہار کا
عجب طرح کا حال سُنا رونا فراق شاہ مین ہنسنا رونا کیسا افراسیاب نے کوئی سحر نہین کیا لاچین نے کہا
حضور مین کئی دن سے رات بھر بیدار رہتا ہون طرف گنبد کے دیکھا کرتا ہون کئی مرتبہ افراسیاب نے
قصد کیا مین نے نعرہ کر کے للکارا زمین پر نہ آیا پلٹ گیا یہ بات میرے ذہن مین نہین آتی اتنا ذہن
مین آتا ہی کہ کسی نے کسی مقام سے سحر کیا یہ لوگ مبہوت ہو کر گئے یقین کامل ہی کہ جاکر قید ہوئے اسد
نے چالاک برق کو بلایا کہا صاحبو تم لوگون کے ہم ممنون و مشکور ہین تم نے حقیقت مین بڑے
بڑے کار نمایان کیے تمنے سُنا کہ بہار وغیرہ چار پانچ ساحر صحرا مین جاکر غائب ہوئے اُنکا پتہ نہین ملتا
خواجہ عمرو بڑی جستجو مین گئے ہین خداوند کریم خیر و عافیت سے اُنکو واپس لائے تحفہ جات
کا پتہ ملے تو سب کی جان بچے ورنہ قتل افراسیاب جادو بہت دشوار ہی برق چالاک

فکر مین نکلے طلایہ پر خود شہنشاہ لاچین و بلقیس ثانی و کوکب روشن ضمیر بڑے ساحر پھر رہے
ہین جب افراسیاب قصد کرتا ہی لاچین للکار دیتے ہین اسد نامدار بھی ہر وقت مسلح بارگاہ مین
موجود ہین آج چار شبین گزرین کہ کچھ بھی آرام نہین کیا برق فرنگی ایک ساحر بنا ہوا کبھی سامنے
احاطے کے روتا ہوا اسنے دیکھا کہ احاطے سے کوئی ساحر نہین نکلتا جب دو پہر سے شب تجاوز
کر چکی برق سمجھا کوئی باہر سے آتا ہی گرد لشکر کے پھرا یکایک اُسنے دیکھا کہ صحرا سے گرد
اُڑی ایک برق تڑپتی ہوئی پیدا ہوئی برق حیران ہوا کہ بدون ابر برق کا کیا کام ہی اسمین
کوئی بھید ہی کنارے کنارے برق چلا دیکھا وہ برق آکر بارگاہ باغبان قدرت پر چمکی
خیمے کے گرد پھری سایہ اپنا ڈال کر چلی گئی برق فرنگی دربارگاہ باغبان پر بیٹھا رہا صبح کو
باغبان قدرت مسلح ہوکر اپنی بارگاہ سے نکلا برق نے سلام کیا باغبان خوب ہنسا بعد
ہنسنے کے رویا برق تڑپ گیا کہ یہ معرکہ کیا ہی کیون وزیر اعظم مزاج کیسا ہی باغبان
نے کہا ای برق نامدار تم سے حال بیان کرین آٹھ پہر موت کا خیال ہی قلب پر ہجوم غم و ملال ای
یاران ہمدم مثل ہلال سحر افگن و آفات جادو شوہر ہلال آرزوے فتح طلسم ہوش ربا
دل مین لیکر اُٹھ گئے ملکہ زیور چشم و گلزار چشم کو کیسی خوشی تھی ہمیشہ ذکر کیا کرتی تھین بعد قتل
افراسیاب شہنشاہ لاچین کی سلطنت ہوگی از ہوش ربا تا نور افشان ایک عملداری ایک
طرح کا حکم ایک طرح کا مذہب ہوگا ہم لوگون کو سب طرح کا اختیار ہوگا ساحر بت پرست ذلیل
و خوار بڑے لطف سے بسر کرین گے وہ اُن بیچاریون کو دیکھنا نصیب نہوا پس ناپایداری
عالم پر ہنستے ہین موت کی یاد مین خون روتے ہین اسوجہ سے چیخین مار کر روتے ہین مین ذرا
صحرا کی سیر کو جاتا ہون برق نے باتین باغبان کی خلاف پائین ہر چند کہا پہلے بارگاہ اسد
مین چلو وقت دربار ہی باغبان نے برق کو جھڑک دیا تم اب بہت گستاخ ہوگئے ہو ہم خواجہ
عمرو کو تلاش کرنے جاتے ہین اسد سے ہمارا آداب و تسلیمات عرض کرنا ہمارا حضوری کا وقت
نہین ہی صحرا سے جلد واپس آئینگے صلاحین مقابلہ افراسیاب کی بتائینگے یہ کہکر طرف
صحرا کے چلا گیا برق نے بھی باغبان کا پیچھا کیا آگے آگے باغبان عقب مین برق فرنگی
یہ برق نے دیکھا کہ باغبان کے حرکات و سکنات سراسر خلاف ہین صحرا مین آکر سایہ نخل مین

بھر برق گوشے سے دیکھ رہا ہی یکایک باغبان نے سحر کر کے پر پرواز پیدا کیے اُڑ کر آسمان
مین ڈوب گیا برق نے عرصۂ دراز تک انتظار کیا باغبان واپس نہ آیا تب برق فرنگی
رنجیدہ کبیدہ دربار شہنشاہ لاچین مین پہونچا یہان جملہ سردار جمع ہین کہ برق نے آکر لاچین سے
تمام کیفیت بیان کی کہا ای شہریار آج باغبان پر یہ سانحہ گذرا غلام نے صحرا تک تعاقب کیا
اتنا تو مین ضرور عرض کرونگا کہ باغبان اپنے ہوش مین نہ تھا عجب طرح کے کلام کیے مین نے
چاہا اُنکو بارگاہ مین لاؤن رنجیدہ ہوے میرا کہنا نہ مانا شہنشاہ لاچین نے کہا بیشک
کسی ساحر کے سحر کی تاثیر ہے کہ وہ شب کو سحر کر جاتا ہے سردار بدحواس ہو کر اُسی کے پاس پہونچتا ہی
یہ ذکر تھا کہ مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو آکر پہونچا برق نے تمام کیفیت بیان کی چالاک نے
کہا مین نے بھی خبر پائی ہی مفصل نہین کہہ سکتا اب تم بھی فکر کرو مین بھی جستجو مین جاتا ہون کوئی
ساحر زبردست ہی کہ جسنے باغبان و بہار کو اپنے سحر مین پھنسایا خواجہ عمرو کو بھی دور دور
تلاش کیا یقین ہی دور نکل گئے اسد نے ہنسکر جواب دیا اُنکا رد یہ جمع ہی ضرور انشاءاللہ ان
تحفہ جات کا پتہ لگا کر آئینگے اگر اُنکو دے دیتے اسقدر جستجو مین نہ مصروف ہوتے چالاک و
برق دربار سے شہنشاہ لاچین کے نکلے چالاک نے کہا الگ الگ چلو ساتھ رہنا مناسب نہین
ہی برق فرنگی ایک ساحر کی شکل بنکر صحرا مین آکر ٹھہرا چہار جانب دیکھ رہا ہی اسنے دیکھا لشکر کی
طرف سے شاہزادہ شکیل فرزند ملکہ مہرخ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے آتا ہی برق
نے کہا خدا خیر کرے یہ بھی مبہوت ہو کر نکلے لیکن اس معاملے کو الگ سے دیکھین انکے قریب
جانا مناسب نہین ہی برق عقب مین شکیل کے چلا شاہزادہ شکیل کبھی خندان کبھی گریان تنہا
کا حیران و پریشان بھاگا ہوا چلا جاتا ہی برق نے دیکھا دس بارہ کوس کا راستہ طی ہوا تھا کہ دور سے
ایک دروازہ باغ کا نمایان ہوا چند کنیزین خوبصورت دروازے پر اُس باغ کے کھڑی تھین
اُنھون نے شکیل کو دیکھکر آواز دی ای شیر بیشۂ ملکہ مہرخ ادھر تشریف لائیے آپ کو ملکہ برق
خاطف و برق خندان و برق گریان یاد فرماتی ہین شکیل حاضر حاضر کہکر دوڑا باغ مین
جا کر غائب ہوا برق نے نام بھی سُن لیا کنارے اگر رنگ روغن عیاری کا نکالا بصورت
صرصر شمشیر زن چلا جیسے ہی در باغ پر پہونچا چند کنیزین باہر آئین کہا ملکہ صرصر خیر تو ہی بی

نے کہا شہنشاہ آپ لوگون کی تعریفین فرماتے ہین ہمکو بھی حکم ہی کہ جاکر انتظام کرو جن جن سردارون
کو قید کیا انکا سر کاٹ کر ہمارے پاس روانہ کرو اب وقت تامل و تساہل نہین ہی کنیزون نے
کہا ٹھہر جایئے ہم جاکر ملکہ برق خاطف سے عرض کرین برق بصورت صرصر دروازے پر باغ
کے ٹھہرا سپاہیون سے چوبدارون سے باتین کر رہا ہی زبانی انکی ثابت ہوا کہ تینون پریین
دہنہ ظلمات سے ارادہ بربادی لشکر اسلام کرکے آئی ہین برق سب باتین دریافت کر رہا ہی بھی
سوچ مین بیٹھا ہی کہ جاتے ہی انکو قتل کرونگا یہان اندر باغ کے بارہ دری مین برق خاطف
و برق خندان و برق گریان بیٹھی ہین شکیل خود آکر بہو نچا برق خاطف نے کہا ای شاہزادہ
شکیل بعید ہی تمکو اطاعت مین شہنشاہ کے کیا عذر ہی اپنا عہدہ قدیم لو اپنی والدہ ماجدہ کو بھی
سمجھا کر لے آؤ شکیل نے کہا مین خاص اسی واسطے آیا ہون کہ شہنشاہ سے صفائی ہو جائے
برق خاطف نے کہا اگر صفائی منظور ہی اپنے ہاتھ سے اپنی زبان مین سوزن دو شکیل نے
اپنے ہاتھ سے اپنی زبان مین سوزن دیا خندان و گریان نے اٹھکر مسلسل و مطوق کیا کنیز کو
آواز دی جہان سب صاحب ہین وہان انکو بھی لیجاؤ کنیزین شکیل کو ساتھ لیکر اسی مکان مین
آئین اب شکیل کے ہوش درست ہوئے دیکھا مہار و باغبان و ملکہ مرغ مو و ملکہ یاقوت
یاقوت پوش و خورشید زرین بھر وغیرہ سب سردار قید خانے مین بیٹھے ہین اب قید خانے مین
آکر سب کے ہوش درست ہوئے یقین کامل ہوا کہ ہم پھر مین برقہائے طلسمی کے مسخر ہوکر چلے
آئے برق خاطف تخت پر بیٹھی ہی برق خندان و گریان سے کہہ رہی ہی صاحبو سحر کو زور دو ایک
ہفتے کا سحر کرے ایک رلادے شب کو جاکر بہوت کرنا میرا کام ہی اب آئی چین و بلقیس کی فکر کرو
جس دن یہ لوگ آجائین اسی دن شہنشاہ کو اطلاع کرین کہ شہنشاہ اپنی باغیون کو آکر قتل
کیجیے شہنشاہ کو بھی معلوم ہو کہ خیر خواہان دولت نے یہ کام کیا غفلت مین سب سحر تاثیر کر رہا یہ ذکر
تھا کہ چند کنیزون نے آکر عرض کی حضور ملکہ صرصر تشریف لائی ہین آپکے آنے کی شہنشاہ کو
خبر ہو گئی اوراق ساحری مین دیکھا ہوگا برق خاطف نام صرصر کا سنکر ہنسی کہا تم جاؤ بی صرصر کو
باتون مین لگاؤ مین بدون امتحان کسی سے ملاقات نکرونگی کل ساحران طلسم ہوش رُبا ای غفلت
مین مارے گئے اپنی جان کی حفاظت واجب و لازم ہی برق خندان نے ہنسکر کہا تو انجہر تو معلوم

ہوتا ہی کوئی عیار صاحب آئے برق گریان نے کہا آئے تو ہمارا کیا کرلینگے یہ کہکر اُسنے دہن سے
ایک طائر نکالا اُسکو ہاتھ پر رکھکر اُڑایا یہ کہا اے طائر ساحری جس حال سے مناسب ہو صرصر ہمارے
سامنے آوے یہ سُنکر وہ طائر اُڑا برق خندان وگریان ہنس ہنسکے کلام کر رہی ہین یہان برق
فرنگی کھڑا ہوا منتظر ہی کہ مجھکو اندر بلائین جاتے ہی عیاری کرون کہ ایک طائر نے سر پر آکر زفیل
داری آواز دی ای صرصر ہوشیار ہوجاؤ ملکہ برق خندان وگریان بلاتی ہین جو تمھارے دل مین ہو
وہ حال بھی ظاہر کردو پردہ پوشی مین یہان جان پر بنی ہی یہ آواز دیکر وہ طائر جل گیا خاک سر پر
برق کے گری رنگ فق روغن چہرے کا اُڑ گیا کنیزون نے دیکھا میان برق فرنگی بانداز
عیاری سے آراستہ کھڑے ہوے سب سے باتین کر رہے ہین ہلڑ ہوا برق عیار آیا چوبدار وغیرہ
لینا لینا کہکر دوڑے برق ایک کنیز کو خنجر مار کر بھاگا محلدار نے آواز دی مرد ہے صاحب لینا
یہ بھیدیا جانے نہ پاے برق تو خنجر ٹیک کر بھاگا اور تو سب ٹھہر گئے مگر ایک چوبدار ڈنٹر پیل
جوان تھا لٹھ لیکر پیچھے برق کے دوڑا کنیزون نے جاکر برق خاطف وغیرہ کو خبر دی حضور آپ نے
خوب خیال کیا برق فرنگی عیار تھا ایک کنیز کو قتل کرکے نکلگیا میان پیر بخش چوبدار اُسکے
تعاقب مین گئے ہین وہ جوان کشتی گیر ہین گردن اُسکی توڑ ڈالینگے برق جب بھاگ کر جنگل مین آیا
دیکھا سب تو رک گئے چوبدار چلا آتا ہی برق ٹھہر گیا اُسنے لٹھ مارا برق نے خالی دیکر حباب بیہوشی
مار دیا وہ بیہوش ہوکر گرا برق نے بہ تعجیل تمام چوبدار کو اپنی شکل بنایا آپ اُسکی شکل بنکر
پشتارہ اُٹھایا تنتا ہوا چلا دروازے پر جب دربان موجود تھے اُنھون نے دیکھا میان پیر بخش
پشتارہ برق کا لیے ہوے آتے ہین کنیزون نے جاکر برق خاطف سے کہا برق خاطف نے
کہا ہمارے سامنے لاؤ برق بلا تکلف سامنے برق خاطف کے آکر پہونچا برق خاطف نے پوچھا
میان پیر بخش اسکو کیونکر پایا عرض کی حضور بڑا بھاگنے والا ہی مین روز صبح کو دوڑ لگاتا ہون
پانچ کوس تک جاتا ہون مجھ سے بھاگ کر کہان جاتے مین نے جاکر انکی گردن لی بڑی بڑی فیل
لایا اسی واسطے مین نے بیہوش کردیا اب اسکو فوراً قتل کیجیے جس طرح سردارونکو قید کیا عیار کا قید
کرنا مناسب نہین ہی یہ بھی مشہور ہی کہ جہان کوئی سردار قید ہوا عیار شل چیونٹیو نکے آتے ہین انکا قید
رکھنا باعث خرابی ہی برق خاطف نے موتیون کا مالا گلے سے اُتار لیا کہا میان پیر بخش انعام لو

برق نے دیکھا برق خاطف کے تیور بد ہین کہا حضور ہم نمکخوار قدیم ہین انعام اکرام مزدوری
کے واسطے چاہیے آپ اسکو قتل کیجیے ہم ابھی آتے ہین یہ کہکر پیچھے ہٹا اتنا سمجھ گیا کہ موتیون کا مالا
پہنا اور آبرو گئی برق خاطف نے کہا ارے ہم پاس بلاتے ہین تو پیچھے ہٹا جاتا ہے برق نے
کہا حضور مین ابھی حاضر ہونگا مین عیارون کو خوب پہچانتا ہون شاید کوئی اور نہ آیا ہو اور دو چار کو
گرفتار کرلاؤن یہ کہتا ہوا پیچھے ہٹا برق خاطف نے کہا لینا یہ جانے نہ پائے سنبل جادو
صاحب بڑھی چاہا ہاتھ پکڑ لے برق نے پلٹ کر خنجر مارا اندھیرا ہو گیا یہ بھاگا برق خاطف کڑکی
برق تو جنگل مین آکر ایک غار زمین کود پڑا برق خاطف کڑکتی ہوئی زمین پر آئی چار جانب دیکھنے لگی
حیران ہے کہ یہ دغا باز کہان گیا قضائے کار مہتر بن مہتر چالاک بن خواجہ عمرو نے یہ حرکات سکنا
برق کے دیکھے کہ یہ دو مرتبہ گیا اور خالی بھاگ کر آیا برق خاطف جنگل مین ڈھونڈھتی پھرتی ہے
یہ ایک تدبیر کر کے چلا برق خاطف کے کان مین رونے کی آواز آئی پکارتا ہی ہے نگوڑا چوٹٹا
دغا باز جلسا زمیرا پاندان لیگیا برق خاطف نے پلٹ کر دیکھا ایک بڑھیا سپید اطلس کا پاجامہ پہنے
محمودی کی چادر اوڑھے ہوئے کمر مین خم چہرے پر جھریان پڑی ہوئی گوری صورت روتی پیٹتی
چلی آتی ہے گو وہ خم کمر خم کمان ہے ہمیشہ تیر تدبیر لوڑا بیٹھتا ہے جسم پر جھریان نہین ایک ایک سطر مکاری کی
چشم میں مضامین عیاری درج ہین برق خاطف نے ٹھہرا کر پوچھا بڑی بی خیر تو ہے بڑھیا نے کہا
بی بی ایک چور ابھی گوری صورت پتلون جاکٹ پہنے ہوئے ادھر سے نکلا مجکو لات ماری مین منھ
کے بھل گری میرا پاندان لیکر بھاگا برق خاطف نے کہا بڑی بی وہ کدھر گیا برق فرنگی عیار ہے
میرے ہی باغ سے بھاگ کر آیا میری کنیز کو قتل کر آیا مجھکو دھوکا دیتا تھا مین ایسے فقرون مین
کب آتی ہون بڑھیا نے کہا حضور ان عیارون نے میرا گھر تاک لیا کل ایک آیا بدبختی اُٹھا
لیگیا اسنے تو آج بالکل ذبح کیا پاندان میرا لیا مین غریب محتاج گانون کے کنارے جھپر مین رہتی
ہون اپنی زراعت کی حفاظت مین مصروف تھی ایک دبلا پتلا ایک دن تانتیا بنتا آیا تھا وہ
سر سے چادر اُتار کر لیگیا آج یہ آفت برپا ہوئی میرے ساتھ چلیے جنگل مین چھپا بیٹھا ہے کچھ
آپکو جادو سحر آتا ہے برق خاطف نے کہا مین ایک افسانے مین گرفتار کرلونگی برق خاطف
بڑھیا کے ساتھ چلی ایک مقام پر پہونچکر بڑھیا گھبرا کے ٹھہری کہا دیکھیے حضور وہ سامنے گڈھا

کھود کے باندان گاڑ رہا ہی جیسے ہی برق خاطف کہان کہکر آگے بڑھی بڑھیا نے جھپٹ کر
حلقہ ہاے کمند مارے نعرہ کیا منم مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو برق خاطف کی مُنھ سے اُف نکلگئی
حلقہ ہاے کمند چلے چالاک زمین پر گرا برق خاطف نے منھ پر ہاتھ پھیرا چالاک نے ایک
چیخ ماری رنگ و روغن تمام جل گیا برق خاطف نے ایک دو تھپڑ مارا کہا کیون موے مکار
برق کہان گیا چالاک رونے لگا کہا حضور برق ایک مقام پر چھپا بیٹھا ہی آپ مجھکو چھوڑ دیجیے
مین اُسکو تبلا دون اُسنے مجھکو سکھایا تھا کہ بڑھیا نبکر برق خاطف کو مارنا آپ ایسی ساحرہ میری
نگاہ سے نہین گذری برق خاطف نے کہا تیرا کیا نام ہی چالاک نے کہا ملکہ عالم مین صاف صاف
اپنا حال عرض کرون اگر آپ میری پرورش کرین سب عیارون کو گرفتار کرا دون چالاک بن
عمرو میرا نام ہی یہ تو خوب آگاہ ہین حضور کہ عیاری مکاری ہمارا کام ہی میان طلسم کشا ابھی گرفتار
ہوگئے تھے مین نے شہنشاہ نیلم نبکر رہا کیا نوچ گلے مین ڈال دی یا باجان نے اُسکے قدردانی
کی مہرخ وغیرہ سے جو انعام ملا وہ تو آپ نے لیا ہمپر یہ اعتراض ہوا کہ شہنشاہ نیلم کو کیون زندہ
چھوڑا لشکر سے اسکو نکال دو آج تین دن سے بھوکے پیاسے مارے مارے پھرتے ہین راہ مین
یہ برق ملا اسنے کہا اگر برق خاطف کو بڑھیا نبکر قتل کرو تو ہم کھانا کھلائینگے اس لالچ سے
بھوکا تھا بڑھیا نبکر چلا آیا آپ پیٹ بھر دیجیے جو کام کہیے کرین برق کو ابھی گرفتار کرا دینگے لشکر
مہرخ مین سواے عمرو کے کسی کی قدر نہین ہی اسی چلن پر ہم بھی نکل آئے برق خاطف
نے کہا ای چالاک ملکہ مہرخ وغیرہ بڑی ناقدر ہین مشہور ہی کہ تو نے بڑے دھوم کی عیاری
کی زوال دولت شہنشاہ نیلم تیری عیاری سے ہوا اُسکا معاوضہ یہ ملا کہ لشکر سے نکالے گئے
چالاک چیخین مار کر رونے لگا کہا ملکہ اگر اپنا حال بیان کرون آپکو بڑی عبرت ہو ہمین نوکر رکھ لیجیے
پہلے عمرو کی مشکین باندھین گے جو باپ اپنے فرزند کی قدر نکرے اُسکو زہر دینا چاہیے آپ چلیے
مین برق کو بتا دون اتنا کام کیجیے گا وہ بڑے بڑے فیل لائیگا مجھکو بھی چال سازی بتائیگا اُسکی بات
کا اعتبار نہ کیجیے گا اس طرح چالاک رویا اور مہرخ و عمرو کی بُرائیان بیان کین ہر مرتبہ پیٹ پیٹتا ہی
کہ حضور مجھکو مرتا ہون جب دم نکلنے لگا تو فقط نبکر گاؤن سے سوکھی روٹیون کے ٹکڑے مانگ لایا
ابھی کھا کے پانی پیا ہی برق خاطف خوش ہوگئی کہا میان چالاک تم نہ روو ہم تمھاری خطا

شہنشاہ سے معاف کرا دینگے چالاک نے کہا ان مسلمانون نے شہنشاہ کی نظرون سے ہمکو بھی گرا دیا
ہم آپ کے پاس رہینگے ہم سبکو گرفتار کرا دینگے آپ خود سلطنت ہوش ربا لیجیے افراسیاب
کو بھی دم دیکر مارین اسد کو گرفتار کرلائین لوح ومہرہ اپنے قبضے مین رکھیے افراسیاب کو مارکر
سلطنت ہوش ربا پر قبضہ کیجیے برق خاطف نے کہا ای چالاک اگر تو میری نوکری کرے
تو ایسا تیرا مرتبہ کرون کہ صرصر و صبا رفتار کو رشک ہو چالاک نے کہا حضور آج ہی امتحان
ہو جائیگا آپ سحر تو اتار دیجیے پھر ہماری کارسازی دیکھیے برق خاطف نے چالاک پر سے سحر اتار
چالاک نے دیکھا تھا کہ برق فلان غار مین چھپا ہے برق خاطف سے کہا یہان سحر کیجیے پہلے
اس بھوریئے کو تو پکڑ لیجیے اسکے قتل ہونے سے عمرو کا بازو ٹوٹ جائیگا یہ بڑے غضب کا
عیار ہے بڑا مکار غدار ہے برق خاطف نے سحر کیا برق چمکائی برق کا جسم جلنے لگا غار سے
چیختا ہوا خود نکل آیا چالاک نے بڑھکر مشکین باندھین کہا میان برق صاحب اب کسکی
جان نہ بچیگی ہم نوکر ہوگئے عمرو کی بھی چلکر مشکین باندھینگے برق بہت چیخا پیٹا برق خاطف
برق کی مشکین باندھکر لیچلی یہان چالاک ہنستے ہوے ساتھ مین تدبیرین بتلاتے
جاتے ہین ہنسکر فرماتے ہین ای ملکہ عالم پہلے مسلمانون کو مٹا دیجیے اسکے بعد افراسیاب
و حیرت کی گردن لیجیے آپکو بادشاہ کرین برق خاطف اس مضمون سے بہت خوش ہوئی اور
کہتی آئی ہے چالاک اگر تو نے یہ کام کیا تیرا بڑا مرتبہ کرونگی برق خوشی خوشی برق خاطف سے کہتا
ہے ای ملکہ برق خاطف یہ عمرو کا بیٹا بڑا مکار ہے اسکی باتون پر نہ جائیے شراب پلا کر مار ڈالیگا چالاک
نے کہا تمھارے باپ کا کیا اجارہ ہے ہم تو اب ملکہ کے پاس رہینگے انکی سلطنت ہماری وزارت
ممالک ہوش ربا مین لطف عدالت انکا سحر ہماری عیاری کی شوکت تم سب قتل کیے جاوگے برق
کہتا ہے ملکہ ہوشیار رہنا یہ کالا ناگ ہے چالاک کہتا ہے تیرا کیا اجارہ ہم ملکہ کو زہر دینگے
تمھارا سر کاٹ کر باغ مین لٹکا دینگے راہ مین چالاک و برق چاؤن چاؤن کرتے ہوے چلے
جاتے ہین برق خاطف بھولی ہوئی ہے کہ چالاک میرا مطیع ہوا باغ مین لیکر آئی کنیزین دوڑین کہ
حضور کیا معرکہ ہوا برق خاطف نے کہا عمرو کے بیٹے نے میری اطاعت قبول کی برق کو گرفتار کرا
دیا ورنہ مین ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے حیران ہو جاتی کبھی اسکو نہ پاتی برق خندان و برق گریان

باغ مین بیٹھی تھین کہ برق خاطف آکر پہونچی ان دونون سے بھی یہی کہا بوا سامری نے بڑا اپنا فضل شریک حال کیا چالاک نے صدق دل سے اطاعت کی پہلی خیر خواہی تو یہ ہی کہ برق کو گرفتار کرایا ورنہ مین اسکو کہان ڈھونڈھتی ابھی یہ باتین ملکہ برق خاطف اپنے باغ مین کنیزون سے کہہ رہی ہی کہ پہلوے باغ سے کان مین آواز گانے کی آئی برق خاطف چہار جانب حیران ہوکر دیکھنے لگی کہ کس طرف سے آواز گانے کی آتی ہی کبھی کنیزون کی طرف متوجہ ہوتی ہی کبھی جانب دروازہ دیکھتی ہی آواز سُنکر دل اسکا اندر سے گھبراتا ہی کنیزون کو پکارکر آواز دی کہ دیکھو یہ کسکے گانے کی آواز آتی ہی کنیزین سُنکر دوڑین کان لگاکر سُنا ایک گوشہ باغ سے آواز آتی ہی ایک کنیز نے ایک دروازے مین جاکر دیکھا ایک بڈھا تنبورا ہاتھ مین لیے ہوے بیٹھا ہی تانین مار رہا ہے قطع اُس بڈھے کی یہ ہی کہ سر پر زر دوزی ٹوپی دیے ہوے مگر کام اُڑگیا ہی خالی دھوکے کی ٹٹی ہی گلے مین کرتا جامدانی کا پہنے ہی بوٹیان اُڑگئین ہین پائجامہ مشروع کا تانا اُڑگیا بانا باقی ہی پانؤن مین جوتا ٹاٹ بافی کا زر دوزی اُسکی اُڑگئی ہی خالی کپڑا باقی رہگیا مگر جوڑا مزے دار معلوم ہوتا ہی پان جو کھایا ہی تو پیک سے ڈاڑھی رنگی ہی بیٹھا ہوا تانین مار رہا ہی گانے کی آواز سُنکر صحرا کے جانور جمع ہوگئے ہین مدہوش بیٹھے ہین ایک کی ایک کو خبر نہین یہ کنیز جو آئی تھی یہ سکتے کے عالم مین کھڑی رہ گئی ملکہ برق خاطف نے دوسری کنیز کو بھیجا وہ بھی آکر کھڑی ہو رہی پانچ سات کنیزون کو برابر اسی طرح یہ برق خاطف نے بھیجا جب کوئی کنیز پھر کر نہ آئی یہ خود اُٹھی کہتی ہوئی کہ نہین معلوم یہ سب کمبختین کہان جاکر مر گئین آکر دیکھا کہ سب کنیزین مدہوش گانے کی تاثیر سے کھڑی ہین ملکہ برق خاطف نے دیکھا کہ گرد اُسکے جانور مدہوش بیٹھے ہین ملکہ برق خاطف کا دل نہایت بیقرار ہوگیا ایک کنیز کو اشارہ کیا کہ اس بڈھے کو بُلا لاؤ کہو کہ ملکہ ہماری بلاتی ہین کنیز گئی جاکر بڑے میان سے کہا کہ چلیے آپ کو ملکہ برق خاطف نے یاد فرمایا ہی بڈھے نے جواب دیا کہ مین تمھارا یا تمھاری ملکہ کا نوکر ہون ملکہ نے کسی جوان کو بُلایا ہوگا مین ملکہ کے پاس جاکر کیا کرون یہ کنیز بڑبڑاتی ہوئی وہان سے پھر آئی آکر ملکہ سے کہا کہ بڈھا کہتا ہی کہ مین تمھارا یا تمھاری ملکہ کا نوکر ہون ملکہ برق خاطف نے اور کنیز کو بھیجا کہ جاکر اُس بڈھے کو بجبر لے آؤ کنیزین گئین اور جاکر کہا کہ ملکہ عالم ہماری آپ کے

گانے کی مشتاق ہین بڈھے نے کہا کہ مجھکو نہ بلایا ہوگا کسی اپنے عاشق کو بلایا ہوگا جب تو یہ سب کنیزین
چاؤن چاؤن کرکے لپٹ گیئن کسی نے ہاتھ پکڑا کسی نے پاؤن پکڑا کسی نے تنبورا اُٹھا لیا بڈھے نے
جو یہ کیفیت دیکھی کسی کے سینہ پر ہاتھ رکھدیا کسی کے چٹکی لی کسیکو پاؤن سے سہارا بتایا کنیزون نے
اُدھی ادھی کرکے چھوڑدیا بڑے میان زمین پر گرپڑے چیخنے لگے کہ مجھکو مار ڈالا ملکہ **برق خاطف**
نے جو یہ حال دیکھا کوڑا پکڑ کے اٹھین کہنے لگین کہ حرامزادیون تمنے بڈھے کو مار ڈالا بڑے میان
سے بمنت کہا کہ بڑے میان صاحب آپ چلیے مجھے آپکا بڑا اشتیاق ہی یہ کہکر بڑے میان کو بحالکہ
بارہ دری مین بٹھایا بڑے میان نے تنبورہ چھیڑکر گانا شروع کیا ملکہ کا یہ حال ہی کہ بڑے میان کی
تانون پر جھوم رہی ہین کبھی گلے سے موتیون کا مالا اُتار کر دیدیا کبھی کنگن کی جوڑی اُتار کر دیدی
بڑے میان تنبورے مین جمع کرتے جاتے ہین گاتے گاتے ایک مرتبہ بڑے میان خاموش
ہو رہے تنبورا ہاتھ سے رکھدیا جماہیان لینے لگے ملکہ نے پوچھا کہ آپ کا نام نامی و اسم گرامی
کیا ہی بڑے میان نے کہا کہ مجھکو اُستاد خرد برد کہتے ہین ملکہ انکے گانے کی تعریفین کرنے لگین اُستاد
خرد برد نے کہا کہ آپ نے یہ کیا دیکھا مین ساقی گری خوب کرتا ہون سر سے شراب پلاؤن
ہاتھ سے بتاؤن پاؤن سے توڑے لون ملکہ نے کہا اُستاد خرد برد سری جام تو نہ گریگا اُستاد خرد برد
نے کہا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی شراب منگوا کر ملاحظہ کر لیجیے ملکہ **برق خاطف** نے حکم دیا کہ سامنے
اُستاد کے جام شراب لاؤ کنیزین گیئن گلابیان شراب کی لے آیئن اُستاد خرد برد کے آگے رکھدین
اُستاد خرد برد نے شراب کو اُلٹ پلٹ کیا پانچ چار شیشے کنیزون کو دیئے جام بھر کر سر پر رکھ کر گاتے
ہوئے گت ناچتے ہوئے ملکہ **برق خاطف** کے سامنے پہونچے سر جھکا دیا ملکہ نے جام شراب کا لیکر بیدغدغہ
انجام پی گیئن آنکھ ملا کر اُستاد نے ایک مستزاد عاشقانہ مصنفہ عاشق گانا شروع کیا **مستزاد**

مرض ہجر مین دل جبسے گرفتار ہوا۔ کیسا لاچار ہوا
اتنو علینے بھی مری شکل سے بیزار ہوا جینا دشوار ہوا!

جان آخر ہی بس اب ہو ٹھونڈہ یا مردم شکل دکھلا جا صنم
کس خطا پر مری صورت سے تو بیزار ہوا کیسا انکار ہوا

ڈھونڈھتا ہون اسے پہلو مین مگر پاس نہین ملنے کی آس نہین
حیف جسدن سے جدا مجھ سے وہ دلدار ہوا ملنا دشوار ہوا

خواب مین بھی نہین اب شکل دکھاتا وہ صنم۔ ہای کیسا ہی ستم
اتنو صورت بھی دکھانا اسے دشوار ہوا۔ ایسا بیزار ہوا

دھول کوچے مین ترے مینے رمائی گریہ ہوا اسکا ثمر
عشق مین تیرے مین رسوا سر بازار ہوا۔ سر دار ہوا!

ہو گیا تھا ترے سودائی کو وحشت میں سکوں پھر ہوا اسکو جنوں
مجھ کو چاہا ہے یقیں جب سے تجھے دیکھا صنم تیری ہی سر کی قسم
در بدر پھرتے ہیں ہم گلیوں میں ارے مارے مرے اچھے پیارے
بے تری صورت کو تری دیکھا ہے واہ وا تھا نہ رہا ہوش بجا
وہ بھی دن ہوگا کبھی کہ میں اس سے ملوں تجھ کے خوش سے کہوں
کہ نہیں ملنے کا تیرے کوئی عاشق سامان میری جان جہاں

بعد مدت کے وہی پھر اسیر آزار ہوا غش بچار ہوا
ہجر تیرے اور کسی سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا
حیف تو حال سے میرے نہ خبردار ہوا کیا بیزار ہوا
نشۂ عشق میں اس درجہ میں سرشار ہوا پھر نہ ہوشیار ہوا
طالع خفتہ مرا شکر ہے بیدار ہوا وصل دلدار ہوا
پاؤں میں سلسلہ ہجر گرانبار ہوا ملنا دشوار ہوا

یہ سنکر او سنتے ہی ملکہ برق خاطف پر بیہوشی کی تاثیر ہوئی کنیزیں بھی اپنے اپنے مقام پر بیہوش
ہو گئیں مگر سنتے ہی اُسکے نعرہ ہوا منم سر سپہر عیاری خواجہ عمرو چاہتے ہیں کہ سر اسکا کاٹ لیں کہ نعرہ
ہوا باش ای عیار مکار کیا کرتا ہے میں آپہونچی خواجہ عمرو نے دیکھا کہ برق گریان آپہونچی عمرو یہ دیکھکر
گلیم اوڑھکر غائب ہو گئے چالاک مودب آکر بیٹھے برق کو درخت سے باندھ دیا برق خاطف
کو ہوشیار کیا تھا کہ افراسیاب جادو بالائے گنبد بیٹھا ہو کہ صرصر و صبا رفتار نے
آکر خبر دی حضور دس بارہ سردار نامی وگرامی مثل باغبان بہادر وغیرہ تین دن میں لشکر اسلام سے
غائب ہوئے آج چالاک و برق فکر میں گئے ہیں کوئی دوست صادق آپکا آیا اُسنے یہ کار نمایاں
کیا بہار و باغبان دیوانے ہو کر گئے یہی سانحہ تکمیل پر بھی گذرا ملکہ مہرخ آج بہت بیقرار ہیں
افراسیاب نے کہا اے حیرت یہ حال تمنے سنا تین پری تین طلسمی برق خاطف و خندان و
گریان خروج کر کے آئی ہیں باغ میں آکر اتری ہیں یہ اُنکے سحر کی تاثیر ہوئی صرصر نے کہا انکی
عیاریاں تو دیکھیے آج صبح سے برق و چالاک گئے ہیں جاتے ہی قیامتیں برپا کرینگے دونوں
بلائے بد ہیں کار طرار و فرار مکار و غدار بقول شاعر مصرعہ دو دل یک شود بشکند کوہ را ۔ افراسیاب نے
ورق سامری اُٹھا کر دیکھا منہ پیٹ لیا کہا او صاحبو عیاروں نے اپنا رنگ جما لیا چالاک بیٹھا
ہوا غزلیں گا رہا ہے میاں برق بندھے ہوئے ہیں صرصر جلد اپنے کو پہونچا برق خاطف
کو آگاہ کر دے کہ اس مکار کی بات کا اعتبار نکرے یہ تعجیل گرفتار کرے صرصر نے کہا اے
شہنشاہ چالاک کا رنگ جما ہوا ہے ایسا نہو مجھپر کوئی آفت آجائے یا تو خود تشریف لیجائیے
یا کسی جادوگر زبردست کو روانہ کیجیے افراسیاب جادو نے کہا سچ کہتی ہے سنگول جادو پہلو میں

بیٹھا تھا افراسیاب نے کہا ای سنکول مہری فرمان ہمارا لو جاتے ہی چالاک کو گرفتار کر لینا
فرمان ہمارا برق خاطف کو دینا کہنا ان دونون کا سر کاٹ کر روانہ کر نا نجومی سمجھا دینا عیار دلی
کی بات کا اعتبار نہین ہی سنکول فرمان افراسیاب لیکر چلا صرصر واسطے خبر کے احاطے سے نکلی
دور سے دیکھا ایک نخل کے سایہ مین صبا رفتار بیٹھی رو رہی ہی صرصر نے بڑھ کر آواز دی کیون
ای صبا رفتار خیر تو ہی صبا رفتار نے دوپٹہ منھ پر رکھ لیا زیادہ روئی کہا استانی کچھ خیر و عافیت
تو بیان کر دا تو ہوش ربا برباد ہوتا ہی ہماری تمھاری نکر مین عیار پھر رہے ہین ہمکو تمکو پا جائین گے
تو قید کرینگے صرصر نے کہا ای صبا رفتار نہ گھبرا عیارون کا خاتمہ ہوتا ہی برق خاطف و
گرہ یان فلان باغ مین آکر ٹھہری ہین لیا ہر انکا کام ہی کہ مبہوت ہو کر سردار مغل با غبان بہار
چلیگئے شہنشاہ نے ابھی کتاب دیکھکر سنکول جادو کو روانہ کیا چالاک و برق وہان پہونچ گئے
گئے ہین یہ عیار تو کمبخت ہوا مین گرہ دیتے ہین جب صرصر کہچکی صبا رفتار پیچھے ہٹی صرصر کی
نگاہ جو مل گئی دیکھا عیار طرار طلسم کشا ضرغام شیر دل ہی استانی استانی کہتا ہوا بھاگا صرصر نے
پیچھا کیا کہ کسی ساحر سے اسکو گرفتار کرا دون لشکر سے ضرغام نکلا اس خیال سے کہ جا کر سنکول کو
راہ مین لون میرے بھائی چالاک کی عیاری نہ مٹے صرصر جیسے ہی قریب نخلستان پہونچی قصد کیا
غل مچاؤن ساحرون کو بلاؤن کہ پہلو سے آواز آئی استانی کیا کرتی ہو صرصر نے پلٹ کر دیکھا
صاحب بعد نگران نظر کردہ بزرگان بعدہ تانے ہوئے جست کرکے آ گئے صرصر کی کلائی تھام
لی ضرغام کو آواز دی ادھر آؤ استانی کو مین باندھے دیتا ہون مزاج مین آئی تو انھین کی
شکل بنکر جاؤ ضرغام پلٹ آیا صرصر نے کہا ای قران مجھے چھوڑ دے مین کسی سے نہ کہونگی
قران نے کہا استانی تم پیٹ کی بڑی ہلکی ہو تم سے ضبط نہو سکیگا یہین سے چھٹتی جاؤ گی خوشامد
کے مارے افراسیاب سے کہدوگی اب چند ساعت اسی جنگل مین ٹھہرو یہ کہکر قران نے صرصر کو
درخت سے باندھ دیا ضرغام و قران چلے قران تو گوشے مین ہو گئے ضرغام سے کہا بڑھ کر
سنکول جادو کو لو ابھی اڑا ہوا گیا ہی بن پڑیگا تو مین بھی وقت پر آؤنگا ضرغام صورت صرصر کی
بنکر بھاگا سنکول اڑا جاتا تھا ضرغام نے آواز دی ای مصاحب شہنشاہ ذرا ٹھہر جاؤ سنکول
صرصر کو دیکھکر اتر آیا پوچھا کیون ملکہ صرصر خیر تو ہی ضرغام نے کہا شہنشاہ نے فرمایا ہے

بڑی حفاظت سے جانا جاتے ہی پہلے چالاک کو پکڑ لینا ورنہ کود پھاند کر نکل جائیگا سنکول نے
کہا مین جاتے ہی سحر کرونگا ضرغام نے کہا دیکھو صبار فتار بھی آتی ہے سنکول نے منہ پھیرا
ضرغام نے حلقہ ہائے کمند گلے مین سنکول کے ڈال دیئے حباب مار کر بیہوش کیا اُسکو درہ کوہ
کوہ مین ڈال دیا آپ بشکل سنکول فرمان افراسیاب لیکر طرف باغ کے چلا یہان وہ وقت ہے
کہ چالاک نے اپنا رنگ جما لیا شراب طلب کی ہے بیہوشی ملا چکا ہے قصد ہے کہ اب تقریب شراب
مین اُنکو مارون کہ کنیزون نے خبر دی سنکول جادو فرستادہ شہنشاہ در دولت پر حاضر ہے فرمان
بھی لایا ہے یہ سنتے ہی چالاک گھبرایا کہا حضور اسوقت نہ بلایئے بعد میکشی سمجھا جائے گا ہمین
تو یہ منظور ہے کہ بعد قتل سلمانان افراسیاب کو بھی گرفتار کر لین آپ کو سلطنت دین تمام طلسم پر
حکومت کیجیے برق خاطف نے کہا شہنشاہ کے خلاف ہوگا برق خندان نے کہا بلا لو اگر
اُنھون نے کچھ تمھارے مقدمہ مین لکھا بھی ہوگا تو ہم جواب صاف تحریر کرینگے کہ چالاک کو
ہم نے نوکر رکھ لیا پہلی خیرخواہی اسنے یہ کی کہ برق کو گرفتار کرایا کنیز جا کر سنکول کو بلا
لائی چالاک نے سنکول سے آنکھ ملائی دیکھا ہمارے برادر یجان برابر مہتر ضرغام خوش
انجام ہین آیئے آیئے کر کے برائے تعظیم اُٹھے ضرغام نے وہ فرمان ہاتھ مین ملکہ برق خاطف
کے دیدیا برق خاطف نے پڑھا یہی لکھا تھا کہ چالاک و برق کو قتل کرو برق خاطف
ہنسی کہا اے سنکول شہنشاہ اس مقدمے سے آگاہ نہین ہین ہم سمجھا دینگے سنکول نے
کہا حضور ہم بھی شریک جلسہ ہون چالاک نے کہا اے صاحب شہنشاہ تشریف رکھیے
ضرغام بھی شریک صحبت ہوے قرابے اُٹھا اُٹھا کے رکھنے لگے سنکول نے کہا مین بایان
خوب بجاتا ہون سنکول نقلی بایان بجا رہے ہین چالاک اشعار دلچسپ گا رہے ہین قضای کار
سنکول جو بیہوش پڑا ہوا تھا صرصر کو قران باندھ کر چلے گئے تھے ادھر سے صبار فتار کا
گذر ہوا اُسنے آکر صرصر کو کھولا صرصر نے تمام کیفیت بیان کی سنکول کو درہ کوہ
سے ہوشیار کیا صرصر و صبار فتار نے سنکول کو خوب پختہ کر دیا سب حال سمجھایا کہ
ضرغام تمھاری شکل بنکر گیا ہے جاتے ہی اپنے ہم شبیہ کو مارنا چالاک کو پکڑ لینا برق خاطف
کا کہنا نہ ماننا جب چالاک کو گرفتار کر چکنا تب تمام کیفیت بیان کرنا سنکول نے کہا

مین جاتے ہی قیامت برپا کرونگا میان چالاک کا سر کاٹ لونگا یہ کہکر سنکول بڑے زور
شور سے چلا یہان میان ضرغام بشکل سنکول تن رہے ہین چالاک نے شراب مین بیہوشی
ملائی منظور ہے کہ برق خاطف کو پلاؤن سنکول اصلی جو دروازے پر آیا کنیزون نے روکا کہ
صاحب ٹھہر جاؤ ہم اطلاع کرین اسنے کہا ارے ہٹو معاملہ بگاڑ دوگی خبردار اندر نہ جانا میرے آنیکی
خبر نہ کہنا میری شکل پر ضرغام خیر دل آیا ہے شہنشاہ نے سب کیفیت مجھسے کہدی کنیزون نے جانا
اندر جا مین سنکول نے سحر کیا کنیزون کے پاؤن زمین نے تھام لیے اب یہ تیغہ برہنہ کھینچے ہوئے باغ
مین گھسا وہین سے للکارا او برق خاطف تو نے غضب کیا یہ اہم شبیہ ضرغام شیر دل
ہے تو اسکو نہین پہچانتی کیسی جاہل ہے ضرغام نے پلٹ کر دیکھا کہا ملکہ دیکھیے میری شکل بنا کے سو
مین قران آتا ہے آتے ہی کڑک کر گرےئے اسکے دو ٹکڑے کیجیے سنکول جھپٹا ہوا آتا تھا ضرغام سے
آنکھ ملا کر آواز دی بھلا او مکار دیکھ تو تیرا کیا حال کرتا ہون ضرغام نے سر ہلا کر کہا بھلا او جانشو
یہانتک آتو سہی دیکھ تو کیا قیامت برپا ہوتی ہے ہم تمھارے باپ یہان موجود ہین یہ تیغہ کھینچکر
دوڑا ضرغام بھاگ کر پشت برق خاطف پر آیا کہا ملکہ بچاؤ چالاک کود کر پہلو مین برق خندان
کے آیا برق خاطف نے دونون ہاتھ سنکول پر ہلا دیے دس برتین گرین سنکول کے دس
ٹکڑے ہوے باغ مین اندھیرا چھا گیا چالاک نے جو قریب برق خندان پہونچ چکا تھا پیٹ کے خنجر مارا
برق خندان گری پہلی آواز سنکول کے مرنے کی آئی پھر صدا بلند ہوئی کشتی مرا نام من
برق خندان بود برق خاطف پلٹی ضرغام نے حلقہ کمند مارا گرتے گرتے خنجر مار دیا اندھیرا ہو گیا باغ
جلنے لگا بیرون نے آواز دی کشتی مرا نام من برق خاطف بود چالاک طرف برق گرمیان کے
چلا تھا کہ اسنے اسی اندھیرے مین سحر کیا چالاک و ضرغام گرے برق گرمیان نے سحر کیا اندھیرا
موقوف ہوا دیکھا ضرغام و چالاک زمین پر پڑے ہین لاشہ برق خندان و برق خاطف
زمین پر تڑپ رہا ہے دونون بہنون کے غم مین گریبان پھاڑ ڈالا سر پیٹتی تھی کہ یارو آج بردہ
ظلمات بے چراغ ہوا عیارون نے دونون بہنون کو مارا انکے خون کے بدلے مین ان سردارونکو
اور دونون عیارونکو قتل کرونگی تمام کنیزین چہار جانب سے دوڑین باغ ماتمکدہ ہو گیا نرگس
کی آنکھ سے آنسو بہ رہے ہین سنبل نے بال پریشان کیے سوسن خاموش خیمون کو حیرت کا جوش

قنات نہ تھی چشم حیرت سے لاشون کو دیکھ رہی تھی سروپا بہ گل قمری مضمحل باغ مین خاک اُڑنے لگی
بلبلون نے صدائے گریہ وزاری بلند کی برق گریان کا تڑپ تڑپ کر رونا چالاک و برق و ضرغام
کی شکیں مڑوڑ کر باندھیں ہاتھ جھکا دیا ان تینون کے جسم مین آبلے پڑگئے کنیزون کو اشارہ کیا تیدی
کو لاؤ جلادون کو بلاؤ باغبان و بہار و شکیل وغیرہ کو کنیزین کشان کشان لائین باغبان نے
دیکھا چالاک و ضرغام و برق بندھے ہوئے بیٹھے ہین اب بھی عیاری کی گھاتین کر رہے ہین
برق فرنگی کہتا ہے اے ملکہ برق گریان خواجہ عمرو کے بیٹے کی چال سازی آپ نے دیکھی آپ
مجھکو نوکر رکھیئے مین اُنکو اپنے ہاتھ سے قتل کرون آپ کی دونون بہنین بڑی قدردان تھین
برق گریان کہتی ہے ارے تم سب قاتل جلاد ہو ایسے مقام پر تمکو قتل کرے کہ جہان پانی بھی
نہو ہائے میری بہنون کو کس حسرت سے قتل کیا ہم بردۂ ظلمات سے آئے تھین ظالمون کے
ڈر سے لشکر لیکر مقابلے مین نہ اُترے تھے خیال رہا کہ الگ رہین یہین سے بیٹھے بیٹھے خاتمہ
کردین بڑی بڑی ہوشیار یان کین ان عیارون نے پیچھا نہ چھوڑا بڑی ہمشیرہ برق خاطف کا
قتل ہونا پردۂ ظلمات مین اب کوئی بزرگ نہ رہا اول ملکہ ماہیان زمرد پوش قتل ہوئین خونخوار
ظلمانی کے قتل ہونے سے شہر ویران ہوا ملکہ برق خاطف نے رعایا کو تسکین دیکر پھر آباد کیا
تھا اب مین تنہا کیا پردۂ ظلمات پلٹ کر جاؤنگی سر لیکر بہنون کا خدمت شہنشاہ مین چلتی ہون
صاف کہون گی میرے نام پر طبل جنگی بجوایے دل مین حوصلہ باقی نہ رہا جائے رعد و برق و
د برق لامع نے جان کے خوف سے خواجہ عمرو کی اطاعت کر لی ہم اطاعت کرنے والے
نہین ہین ہم سے نہ ہو سکے گا کہ پونے دو سے خداؤن کو چھوڑین ایک خدا بنا دین افراسیاب
کی محبت مین لڑ بھڑ کر جان دینگے میدان کارزار مین ہمارے سحر کا حال کھلے گا کنیزین کہتی ہین
ہماری بارہ ہزار فوج دس لاکھ کو پامال کر دیگی کڑک کڑک کر گر پڑینگے مین کا خیال کیجیے برق لامع
ضرور مقابلہ کرے گی تب مزہ اُٹھے گا برق کے سامنے اُنکے فرزند رعد کو قتل کیجیے برق گریان نے
بارہ ہزار ساحر جو دارین استاد ہوئین چالاک و برق و ضرغام کو دار مین لٹکایا بہار باغبان
وغیرہ کو زیر تیغ بٹھایا ساحران جلاد آکر حاضر ہوئے حکم پوچھنے لگے برق گریان شاخ نخل پر
نظر رکھے ہوئے تاج سر کا ڈھلکا ہوا زار زار رو رہی ہے کہتی ہے صاحبو اگر مین نے لڑائی فتح بھی

کی وطن مین جاکر کیا منھ دکھاؤنگی کہنے والے کہین گے بہنون کو قتل کرایا اپنی جان بچاکر چلی آئی اب مین خدمت مین افراسیاب جادو ہی کے رہونگی وطن مین نجاؤنگی انکے مرنے کی خبر سُنکر اہالیان شہر بھاگ جائین گے اب پردہ ظلمات کا آباد ہونا نہایت دشوار ہے سات بہنین ایک مقام پر رہتی تھین جدھر ہم لوگ نکل جاتے تھے انگلیان اُٹھتی تھین کہ گھر برق ہائے طلسمی کا خوب آباد ہے ہائے کہنے والون کی نظر کھاگئی ارے جلد انکو قتل کرو کہ ذرا تو میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو کلیجے مین شعلے بھڑک رہے ہین تین جلاد تلوارین کھینچ کھینچ کر بڑھے برق وضرغام و چالاک دعا کر رہے ہین بہار و باغبان کی حالت متغیر آنکھون کے سامنے موت پھر رہی ہے ملکہ بہار جادو نے اُڑتی اُڑتی خبر سنی تھی کہ بادشاہ جاہ لڑتے بھڑتے آتے ہین مخمور کی خوش نصیبی پر تو رشک ہے کہ جو کہا تھا اسنے وہی کیا بڑی دھوم سے نورالدہر کو لیکر ہوش رُبا مین آئی ہماری رسائی تا بہ بادشاہ نہوئی اس خیال مین بے اختیار آنکھون سے آنسو جاری ہوئے تڑپ کے یہ اشعار آبدار موافق مضمون مقام مصنفہ جلال لکھنوی کے پڑھنے لگی

ہمپر جو کچھ ہوا اسے ہونا ضرور تھا
جب دیکھتا تھا چونک کے بستر سے دور تھا
مین اک جھلک سے ہونگا نہ غش وہ کلیم تھے
خود کاٹتا تھا اپنا گلا جو غیور تھا
طول اے فلک مری شب غم کو دیا دیا
کیا کیا گھٹا ہے رات جو آنکھون مین نور تھا
ٹالا جہان کو وعدۂ فردا پہ یار نے
آمادہ پھونکنے پہ سرافیل صور تھا
سرشار عشق جام تھی ساقی کے بزم مین
موسی کو غش مین مے پیکے جلنے کو طور تھا
رکھا خفا یار کو پوشیدہ عشق نے
سخت اتنی تھی زمین نہ فلک ایسا دور تھا

تقصیر آنکھ کی تھی نہ دل کا قصور تھا
آہ رسا کی سعی تو کرنا ضرور تھا
مین اک شرر سے خاک نہونگا وہ طور تھا
تا صبح مین نہ آپ مین آیا شب وصال
رشتہ حیات کا بھی بڑھانا ضرور تھا
کیا ناگوار ہجر مین سامان عیش تھی
مانا نہ ایک جسنے وہ مین ناصبور تھا
اسدرجہ بدگمان ہین وہ ہمسے وقت مرگ
شیشہ بھی نشہ مے الفت سے چور تھا
اچھی نہین یہ حسن پہ نخوت ملوگے ہاتھ
تشہیر ہونے کے لیے میر قصور تھا
کچھ دل کے رہ گئے تھے نکلنے کو حوصلے

شب کو یہ بیقرار دل ناصبور تھا
ہمت تھی شرط باب اثر کتنی دور تھا
مقتل مین کسکی حلق پہ رکھدی تھی تیز تیغ
جتنا قریب یار تھا اتنا ہی دور تھا
ہمدم نہ تیرگی شب انتظار پوچھ
آنکھون کا تھا خمار جو دل کا سرور تھا
برباد ہی کرچکا تھا مرا اضطراب حشر
ہچکی جو آئی مجھے یہ پیغام حور تھا
ایسا غضب ہے عاشق و معشوق کا تپاک
ہمکو بھی یہ ہین دولت دل پر غرور تھا
نالون کی کوتہی تھی کمی اضطراب کی
اکبار پھر شباب کہ آنا ضرور تھا

نظارہ جاگے بزم بتان کا کیا جلال	رونق غرض تھی جس سے وہ اسکا ظہور تھا

ان اشعار آبدار کو پڑھ کر بہار

بہت روئی کہا اے باغبان پندرہ برس اس طلسم مین لڑتے ہوئے مجھکو گذرے بڑے بڑے صدمے مین نے اُٹھائے جس زمانے مین ہمنے شرکت کی ہے صرف ملکہ مہرخ و نا فرمان و مُہرخ موے کا کل کشا شریک خواجہ عمرو ہوئی تھین اُسوقت کی لڑائی ایک کھیل معلوم ہوتی تھی بقول افراسیاب جادو کہ یہ لوگ لڑکون کا گھروندہ بناکر میرے سامنے آئے ہین کوئی وزیر بنگیا کوئی بادشاہ ہوا اسکے غرور کا خداوند کریم نے یہ انجام دکھایا کہ ہملوگون کے ہاتھ سے بھاگ کر افراسیاب جادو ایسا شخص قلعہ بند ہوا سامنے مقابلے کو نہین آتا مثل چوٹون کے بالائے گنبد سے اُترا اور اُتر کر کام کرتا ہے یہ اُسی غرور کا بدلہ ملا ہے وہ کیا کرتا ہے اگر یہ لوگ ہزار برس لڑینگے آفتاب عالمتاب ہوش رُبا کو زوال نہوگا مگر اس حاکم حقیقی قوی و توانا نے یہ روز سیاہ اُسکو دکھایا مگر ہمارا حال بقول سعدی شیرازی رونے کے قابل ہے شعر

امید بستہ برآید و لے چہ فائدہ زانکہ + امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید + وقت عیش و عشرت آیا ہمارا گل حیات مرجھایا مثل بوے گل حسرت و یاس لیکر پردۂ دنیا سے چلے نام بہار ہے نہ پھولے نہ پھلے سامان عیش عشرت کا ہمنے نہ دیکھا باغبان بھی رونے لگا کہا اے ملکہ حقیقت مین جس روز زلزلۂ قاف ثانی سلیمانی کا داخلہ ہوگا عجب روز سعید بہتر از عید ہوگا کل ممالک طلسم ہوشربا سے خراج آئیگا ناظم قرار پائینگے پانچہزار پانچ سو چھپن سردار جوانان گلعذار باغ طلسم ہوشربا مین مہکتے ہوے نظر آئینگے بارگاہ سلیمانی کا استادہ ہونا تمنے تو اے بہار جاکر برسر کوہ عقیق گلزار سلیمانی بہار لشکر صاحبقران دیکھی سب کے نام سے ماہر ہوئین بارگاہ مین جلوہ فرما رہین صحبت شہنشاہ گیتی ستان مین باریاب ہوئین ہم زیارت سے محروم رہے قاسم و نورالدہر مع چند سردارون کے آئے ہین ان خیرون کے قدم سے کیا لشکر مین برکت ہر طرف لشکر مین سامان شوکت و لیاقت ہے نہ کہ کل سرداران صاحبقران و فرزندان جوان و شاہ گیتی ستان جس وقت تشریف اس مقام پر لائینگے دشمنون کے کلیجے ہلجائینگے افسوس صد افسوس اس جلسے مین ہم نہ ہونگے باغ ہوش رُبا مین بڑے میلے ہونگے ہم گوشۂ تنگ و تاریک مین تنہا ہونگے مہرخ موے کا کل کشا نے پریشان ہوکر جواب دیا

اے باغبان والاشان گوشۂ قبر کسکو میسر ہوگا ایسے مقام پر قتل ہوتے ہین کہ یہان کوئی دفن کرنے بھی نہ آئیگا لاش اس مقام ویران سے کون اُٹھائیگا جو منظور قضاو قدر کو تھا وہ ہوا حسرت و یاس لیکر چلے وہ جلیے ہنے نہ دیکھے مصیبتین اُٹھائین جفائین سہین جب وقت بہار آیا بہار عمر خزان ہوئی سب سردار بیقرار ہوکر روتے دلکو اپنے پروردگار سے رجوع کر رہے ہین ٹھنڈی سانسین بھر رہے ہین برق و ضرغام و چالاک پکار رہے ہین کہ اے بے نیاز ان سرداران صف شکن کو موت سے اتنی مہلت ملے کہ قتل افراسیاب دیکھ لین مرنا تو ایکدن ضرور ہے اس مقام حسرت و یاس پر قلب ناصبور ہے برق گرپان بیقراری پران بھون کی ہنستی ہے کبھی کہتی ہے کسکو تم سب پکارتے ہو تمھارا خدای نادیدہ کہان ہی تملوگ نکے برابر کون بیوقوف ہے تمھاری کتابون مین لکھا ہو کہ زمین سے آسمان تک پانچ سے برس کا راستہ ہے ایک آسمان سے دوسرے آسمان کا یہی بُعد قرار پایا عرش اعلیٰ پر مقام خدای نادیدہ قرار دیتے ہو وہانتک آواز کیونکر جائیگی اطاعت افراسیاب قبول کرو سامری جمشید کی خدائی کو برحق جانو وعدہ کرتی ہون کہ تمھاری خطائین معاف کرادونگی اب میرے ہاتھ سے بچنا تمھارا دشوار ہے یہ سنکر باغبان تڑپ گیا کہا او برق گرپان ہمارے حال پر ہنستی ہے معاذاللہ بید اگر منیوا ے پر ہنستی ہے وہ حاضر ناظر ہے بعد زمین و افلاک کیسا جو ہمارے دل مین ہے اُس راز سے وہ بے نیاز ماہر ہے ہماری راحت و مصیبت سب اسپر ظاہر ہے دیکھو کس وقت مدد ہوتی ہے برق گرپان اور باغبان سے تکرار ہونے لگی باغبان کہتا ہے تو ہمارے قتل پر قادر نہین ہے وہ کہتی ہے اب اگر تمام عالم ملکر آئے تو بھی تمھاری رہائی غیر ممکن ہے برق قہر غضب سے جلادونگی اب زندہ نہ چھوڑونگی یہ کہکر جلادون سے اشارہ کیا جلدان زبان درازونکو قتل کرو جلاد خنجر برہنہ لیکر بڑھے تیرے حکم کے منتظر تھے کہ کنج باغ سے آواز آئی اے خیر خواہ دولت اے صاحب شوکت و لیاقت کیا کہنا ہے بہتر ہے مجھکو آگاہ نہ کیا ورنہ لمحہ لمحہ کا انتظام کرتا پلٹ کے برق گرپان نے دیکھا خود شہنشاہ طلسم ہوشربا افراسیاب جادو تاج سر پر ایک رومال سے خون تازہ ٹپکتا ہوا اسمین سر کسی کا بندھا ہوا تیغہ خون آلود ہاتھ مین صاف ظاہر ہے کہ ابھی کسیکو قتل کیا رومال سے باندھ لیا برق گرپان نے جھک کر سلام کیا کہا اے شہنشاہ یہ کسکا سر ہے افراسیاب نے اُس سر کو دھڑ سے زمین پر ڈالدیا برق گرپان نے دیکھا شہنشاہ

لاجین کا سر ہے لشکر اسد کا کلان افسر ہی پوچھا اے شہنشاہ اس پیرزمین گیر کو کیونکر پایا کہا ای برق گریان
مین نے سنگول جادو کو روانہ کیا ضرغام نے راہ مین اسکو گرفتار کر لیا مین اوراق سامری
دیکھکر گنبد سے برائے حفاظت اترا اس خیال مین کہ جا کر تم سب کو آگاہ کرون اس بڈھے نے
راہ مین مجھکو گھیرا مین تو اب آمادہ ہو چکا کہ جسکو پا جاونگا فوراً قتل کرونگا مین نے لڑکر اس کا سر
کاٹ لیا راہ مین مجھکو بطور ستارہ شناسی ثابت ہوا کہ برق حافظ و برق خندان دونون
قتل ہو گئیں صرف برق گریان باقی ہے قتل مین سردارون کے تساہل کر رہی ہو اسوقت اگر پہونچا
مبارک ہو کہ لڑائی مین نے فتح کی لشکر اسد مین کھلبلی پڑی ہے سب ساحر بھاگے جاتے ہین ملکہ
بلقیس ستی ہونے کو کہتی ہے صرف یہ چار پانچ جوان رہجائینگے مثل اسد و بدیع الزمان و
نورالدہر و قاسم و غضنفر یہ کس کس سے لڑینگے بڑے بڑے پہلوان مین نے بلائے ہین وہ ان سبکو اب
گھیر کر مار لینگے مین نے وہ گنبد بنایا اگر سامری جمشید بھی ہوتے گنبد تک نہ آسکتے آٹھ پہر
تیر تلوار خنجر شمشیر نیزہ دو سر برسا کرتے ہین وقت آخر مین نے یہ کار نمایان کیا مگر سب سردار
میرے تعاقب مین آتے ہونگے جلد ان سبکو قتل کرو میرے ساتھ گنبد عجائب مین چلو برق گریان
قدمون سے لپٹ کر رونے لگی کہا حضور خانمان تباہ ہو گیا کوئی سرپرست نرہا
افراسیاب نے کہا مین تجھکو اپنا نائب قرار دونگا آج شب کو بڑی لڑائی پڑے گی برق گریان
خوش ہو گئی باغبان و بہار وغیرہ اس سے تو آگاہ نہ تھے سر لاجین دیکھکر تڑپ گئے عیار بھی
بلکتے تھے ہر ایک کا یہی قول تھا بڑا شہنشاہ عالی جاہ مارا گیا اب لڑائی کا فتح ہونا بہت دشوار ہے
کاشکے نابینا ہوتے سر اس افسر عالیجاہ کا نہ دیکھتے اسوقت لشکر مین کیا ہنگامہ ہوگا بیشک بلقیس
اپنی جان دیگی برق گریان قدمون کو بوسہ دیکر اٹھی افراسیاب نے کہا اے برق گریان
دیکھ وہ ابر یاقوتی اٹھا کوکب روشن ضمیر وغیرہ سب سردار آتے ہین جیسے ہی
برق گریان پلٹی افراسیاب تیغہ خون آلودہ لیے کھڑا ہے نعرہ کیا اور برق گریان قدرت
پروردگار کو دیکھا پیدا کرنے والے پر طعن کرتی تھی سنم صاحب بندہ گران نظر کردہ بزرگان
مہتر قران عالیشان وہی تیغہ مارا برق گریان کے دو ٹکڑے ہوئے جھپٹ کے بہار و باغبان
کی زبان سے سوزن لیا عیارون پر سے بھی سحر اترا جادوگرنیان دوڑین باغبان و بہار نے

کچھ نخل کے پتے کچھ شاخین توڑ کر سحر کرنا شروع کیا رُخ سو بھی لڑنے لگی شکیل نے دہ گوے مارے
تمام جادوگرنیان فریاد فریاد کرتی تھین بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من برق کر یان بدر
ساتھ والیان اسکی سب بھاگین تینون عیار یہ سب سردار تینون برقون کے سر کاٹ کر ساتھ
لیے ہوئے طرف لشکر اسلام کے چلے صرصر شمشیر زن نے جاکر افراسیاب جادو کو خبر دی کہ اے
شہنشاہ سنگول جادو پر بھی کچھ افتاد پڑی کسیکو بھیجکر دریافت کرایئے عیارون نے وہان جاکر اپنا
قبضہ کیا مجھکو بھی قران نے پکڑ لیا تھا اے شہنشاہ کیونکر جان بچے آٹھ پہر یہ سب مکار اسی فکر
مین پھرا کرتے ہین کیا کیا جاے یہان سب طرح غفلت ہے آپ تساہل کرتے ہین بڑی قباحت
ہے افراسیاب جادو نے کہا اے صرصر شمشیر زن مجھے اب کسی کی مروت باقی نہین ہے
ما بدولت آٹھ پہر سحر خوانی مین مصروف رہتے ہین پچاس برس طلسم ہوشربا مین سلطنت کی
ما بدولت ایسے نہین ہین کہ یکایک کوئی قتل کرے تمام لشکرون کا خاتمہ کرون گا یہ اقول کرسی
نشین ہوگا اکیلا طلسم کشا رہ کر عملداری کرے ایک ساحر باقی نرہے گا افراسیاب بالاے گنبد
بیٹھا ہے صرصر سے یہی باتین کررہا ہے کہ دیکھا باغبان وغیرہ و تینون عیار سر رومال مین
باندھے ہوے آکر پہونچے کنیزان بہار ملازمان باغبان پریشان ہورہے تھے براے استقبال
چلے لشکر اسلام مین خوشی ہونے لگی صبا رفتار نے آکر افراسیاب کو خبر دی آخر حضوران سب
نے ملکر تینون برقون کو مار لیا اب اسوقت بہار و باغبان وغیرہ آتے ہین دربار شہنشاہ
لاچین مین صلاحین ہورہی ہین حضور کا بڑا خوف سب پر غالب ہی آج طلسم کشا فرماتے تھے
ایک ہفتہ گذرا کہ ہمنے آرام بالکل ترک کیا شب بھر لشکر مین افراسیاب کا ہنگامہ رہتا ہے
افراسیاب نے کہا مین نے اور بھی تدبیرین کی ہین تم بھی لشکر اسلام مین جاؤ جو جہان ملے
اسکو وہان قتل کردیا گرفتار کرکے لے آؤ مین خون کے دریا اب بہاؤنگا افراسیاب تو
اس تدبیر مین ہے پانچون عیار بچیان نکلین یہان صبح کا وقت ہے شہنشاہ لاچین و
کوکب روشنضمیر وغیرہ جلوہ فرما ہین دربار مین خواجہ کے نہ آنیکا سب کو انتظار ہے
اسد و بدیع الزمان فرما رہے ہین خواجہ کا نہ ہونا باعث خرابی ہے اُنکے واسطے دلگوپے تابی
ہے چالاک و برق نے عرض کی کہ جان نثار فکر مین مصروف ہین ان کی ذات پر کون سے انتظام

موقوف ہین اسوقت تمام لشکر سامنے فروکش ہے اسد نے پردے بارگاہ کے اُٹھوا دیے لشکر کو اپنے
دیکھ رہے ہین ہرچند کہ اس ہفتے مین بدعت افراسیاب سے لاکھون ساحر مارے گئے بڑے بڑے
کھیت پڑے اب بھی جہان تک نگاہ کام کرتی ہے دریاے لشکر اسلام موج مار رہا ہے از مشرق تا
مغرب از جنوب تا شمال از ماہ تا ماہی فوج شہنشاہی ہر طرف فروکش ہے سحر تیار ہو رہے ہین سب
سردار مسلح اپنے اپنے خیمون مین بیٹھے ہین ایک گوشے پر لشکر شہنشاہ کوکب روشن ضمیر
کوکب روشن ضمیر تو بارگاہ مین آئے ہین ملکہ بران شمشیر زن ہجران دیدہ آفت کشیدہ
مع ملکہ اختر و مروارید و شگوفہ وزیرزادی اپنی بارگاہ زربفتی مین جلوہ فرما ہین
بلور چہار دستہ اپنی فوج ظفر موج کو درست کر رہا ہے شہنشاہ لاچین والا تمکین نے دیکھا
تکہ ہاے ابر مختصر مختصر آسمان پر آنے لگے ہواے سرد چلنے لگی سردی شروع ہوئی شاہزادہ
بدیع و نور الدہر نے بھی خادم کو اشارہ کیا دوشالے لا کر پیش کیے قاسم
وغیرہ نے بے اختیار فرمایا کہ اس وقت اس ہواے سرد نے عجب کیفیت دکھائی
بدیع نے کہا کیا کہین اے فرزند افراسیاب خانہ خراب کی بدعت سے دل پریشان ہو رہا
اسوقت تمام صحرا سبز و شاداب آہوان صحرا کر چھالین بھر رہے ہین شکار کا موقع تھا اس
صحراے سبزہ زار مین عجب کیفیت حاصل ہوتی قاسم نے بھی کہا چچا جان تشریف لیچلیے سنتے ہین
ہوشربا مین شکار متعدد ہے یہ سنتے ہی اسد نامدار بھی آمادہ ہوئے شہنشاہ لاچین نے
کہا اے شہریار آپ کی وجہ سے افراسیاب جادو بھاگ جاتا ہے ورنہ اُسنے بڑے بڑے سحر
آج کل تیار کیے ہین کہ جنکا دفع ہونا دشوار ہے آپکی وجہ سے اُسکا زور نہین چلتا شاہزادہ
اسد نے اشارہ فرمایا وہ تو شب کو آتا ہے دن کو نہ آئے گا ہم پہر دن رہے شکار کھیل کر واپس
آئینگے ماموجان کو بھی خواہش شکار ہے خاور شاہ کا قلب بھی براے شکار بیقرار ہے پہر
دو پہر کے بعد واپس آئینگے ہرچند شہنشاہ لاچین و کوکب روشن ضمیر نے کہا مگر اسد
نے ضرغام کو حکم دیا سامان شکار بہت جلد آراستہ کر ضرغام نے اُسی وقت تیاری
کی شاہزادہ اسد و نور الدہر و بدیع الزمان و قاسم و غضنفر بن اسد مع چند سرداران
صف شکن کے پشت ہای مرکب پر سوار ہو کر براے شکار چلے افراسیاب گنبد سے دیکھ رہا ہے

عیار بچیان بھی موجود تھیں انھون نے بھی افراسیاب کو خبر ہونچائی کہ طلسم کشا واسطے شکار کے تشریف
لیگئے افراسیاب جادو ہنسکر چپ ہورہا عیار بچیون سے اتنا کلمہ بھی کہا کہ آج لاچین و کوکب
کی بھی قضا ہے ان دونون سرکشون کو مٹادُون کلیجہ میرا ٹھنڈا ہوا اسد تو جاکر مصروف شکار ہوے
نورالدہر نے صدہا آہو شکار کیے بدیع الزمان بھی گھوڑا اُڑاتے پھرتے ہین قاسم نے
طائران ہوائی سے صحرا کو خالی کردیا ساتھ والے بھی شکار کھیل رہے ہین یہان لاچین و
کوکب نے دیکھا کہ وہ ابر جو مختصر آیا تھا وہ بڑھنے لگا ہوا مین خنکی زیادہ ہوئی جا بجا ساحرون نے
آگ روشن کی ابر تمام لشکر پر محیط ہوا لاچین والا تمکین نے نکل کر حکم دیا یہ ابر گندہ بہار گھر آیا ہے
اکثر سنا ہے کہ اس طرف برف خونی پڑتی ہے سب صاحب تدبیر کرین موم جامے نکلواؤ بارگاہون پر
موم جامے چڑھواؤ یہ سنتے ہی اپنے اپنے لشکر کا سب انتظام کرنے لگے ایک سمت ملکہ بادبان
لشکر توسن حصار کی مالک ہین انھون نے اپنے لشکر کی تیاری کی لشکر طلسم نورافشان کا تمام
انتظام ملکہ بُرّان شمشیر زن کرنے لگین بخوبی انتظام نہونے پایا تھا کہ ابر محیط ہوکر برسنے لگا
بجلیان کڑک کڑک کر گرین پانی کا غراٹا ہوا سے تند کا سناٹا لشکر مین عجب طرح کا تلاطم ہوا
ہزار ہا مرکب کھل گئے مطلق العنان بھاگے بھاگے پھرتے ہین چشمہ جو اُبلے نہرون کا جوش خروش بڑھا
ابر تیرہ و تار سے لشکر مین اندھیرا باران غیر فصل نے کل لشکر کو گھیرا صدائے فریاد بلند ہے شہنشاہ
لاچین والا تمکین و ملکہ بلقیس و خود شہنشاہ کوکب روشنضمیر و مہرخ و بہار و باغبان قدرت
وغیرہ انتظام کرتے پھرتے ہین صدہا بارگاہین سرنگون خیمے مثل حباب بہتے پھرتے ہین ہزارہا
بندگان خدا ڈوبے کوکب روشنضمیر نے بڑھکر شہنشاہ لاچین سے کہا آج کا یہ پانی
برس برس کے کل لشکر کو ڈبو دیگا نہین معلوم صحرا مین طلسم کشا پر کیا گذری وہانکی خبر منگانا چاہیے
شہنشاہ لاچین و بلقیس نے جواب دیا بارش کی اسقدر طغیانی ہے کہ کشتی حیات بندگان خدا ڈوبا
جاتی ہے مگر اپنے اپنے انتظام مین سب مصروف ہین کسکی لیاقت ہو کہ اس دریای آب کو جھیلے
دریا مین پہونچے کیونکر خبر ملے عیارون کا نشان نہین معلوم ہوتا چالاک و برق کو ہمنے طلسم کشا کے
ہمراہ کردیا ضرغام شیردل بھی گیا اسوقت بھائی کو بھائی نہین پہچانتا کس زور و شور سے مینھ برستا ہے
جدھر نگاہ اُٹھاکر دیکھیے عالم آب ہے برق کی تڑپ سے دل ہر خورد و کلان کا بیتاب ہے ہر کسی کو یہی معلوم ہوتا ہے

کہ برق تڑپ کر گرے گی خرمن حیات کو جلا دے گی ملکہ بُران شمشیر زن شگوفہ کو ساتھ لیکر بارگاہ سے
باہر نکلیں دور سے بلور نے دیکھا جس مقام پر بارگاہ بران ہو وہان برف گرنے لگی ملکہ بُران
ایک جانب کھڑی تھیں کہ جو بارگاہ گر رہی ہے اُس سے نکل جاؤں دوسری بارگاہ مین اپنے کو آب
بچاؤں برف سے حفاظت ہو صدہا برقین اُس مقام پر گرین بلور نے دیکھا ایک برق ملکہ
بُران شمشیر زن کے لپٹ گئی بُران ایسی ساحرہ اختر مروارید جوڑے سے نہ نکال سکی اپنے کو
نہ سنبھال سکی شگوفہ نے اُٹھا کر گولا برق پر مارا ایک پنجہ کمر مین شگوفہ کے بھی پڑا ملکہ اختر نے
دور سے دیکھا تمام لباس بھیگا ہوا اپنی جان سے بیزار چہار سمت سے کنیزون کی فریاد ساحرون کی
داد بیداد اُس ہنگامہ مین بران و شگوفہ کو برق لپٹی ہوئی طرف آسمان کے لیے جاتی ہے ملکہ
اختر نے موتیون کا مالا گلے سے اُتار اسحر کر کے مالا مارا موتی ٹوٹے کچھ تاثیر نہ ہوئی اُسی برق سے
ایک پنجہ گرا اُسنے اختر کو بھی اُٹھا لیا کئی سے کنیزان ملکہ بران نے بھی بڑھ بڑھ کر سحر کیے جسنے
سحر کیا اُسپر برق گری یا سل برف کی گری ہزارہا زیر برف دبے صدہا کو برقین گر کر اُٹھا لیگئین
ملکہ بران شمشیر زن و اختر مروارید و مصاحبان بران کو برقین لپٹ کر اُٹھا لیگئین دمبدم
برقون مین تڑپ زیادہ ہوتی جاتی ہے برف گرنے کی طغیانی طنابین ٹوٹین خیمے گرے
بارگاہین سرنگون عجب طرح کا تلاطم ہے ملازمون نے بڑھ کر کوکب روشنضمیر سے کہا
دیکھیے حضور بارگاہین سب پامال ہوئین ملکہ بران شمشیر زن و اختر مروارید کو پنجے گر کر
اُٹھا لے گئے شہنشاہ لاچین کو مصاحبون نے خبر سُنائی کہ حضور علاوہ برف گرنے کے دوسری
قیامت ہے کہ برقین گر کر سردارون کو اُٹھائے لیے جاتی ہین اہالیان لشکر طلسم نور افشان
کئی سے سردار ابر مین غائب ہوئے برق لامع کیسے کیسے زور مار رہی ہے کڑک کڑک کے
گرتی ہے ابر مین کمی نہین بارش مین بر بھی نہین دمبدم ابر محیط ہوتا جاتا ہے صدائے رعد سے قلب
تھراتا ہے شہنشاہ لاچین و کوکب روشنضمیر حیران و پریشان کھڑے ہین کہ باغبان قدرت
سامنے آیا کہا اے شہنشاہ ابر گندہ بہار کا گمان نہ کیجیے یہ کسی ساحر نے شعبدہ سحر کیا ہے مگر بڑا
کوئی زبردست ہے کہ جسکے سحر نے تلاطم ڈالدیا جہانتک نگاہ کام کرتی ہے دریا موج مار رہا ہی
آپ بڑھکر سحر کیجیے دیکھیے افراسیاب جادو احاطے سے باہر نہین آتا بالائے گنبد بیٹھا ہوا ہنس

رہا ہے عیار بیچارے بھی بھاگ کر احاطے مین چلی گئین کوئی ملازم افراسیاب احاطے سے باہر نہین آتا نام
تو مین نہین بتا سکتا مگر پردۂ ابر مین کوئی ساحر آیا ہے لاکھون اہالیان لشکر ڈوب چکے خیمے گر گئے
پناہ ملنا دشوار ہے شہنشاہ لاچین و کوکب روشنضمیر اسباب سحر لیکر پڑھے پانی مہلت
نہین دیتا اسم سحر یاد نہین آتا بمشکل دو چار سحر کیے گولے ترنج نارنج ابر پر مارے مگر کچھ
تاثیر نہ ہوئی ملکہ بلقیس نے کہا حضور یہ غیب کا پانی ہے سحر کوئی کہانتک کرسکتا ہے دیکھیے نیچے
تمام صحرا دھوان دھار ہے زمین سے پانی ابل رہا ہے بھاگنے والے کہان بھاگ کر جائین سنکر
باغبان قدرت نے کہا میری تو رائے یہی ہے سحر کامل کیجیے پانی پر آگ برسائیے ورنہ یہ برف
سب کو ٹھنڈا کریگی جسوقت سے یہ ابر شروع ہوا مین نے سحر کر کے اپنے کو بچایا برف
اسقدر پڑی ہے کہ صدہا پہاڑ بنگئے کہنے سے باغبان قدرت کے ملکہ بلقیس نے بڑھکر
کئی گولے اس ابر تیرہ و تار مین مارے باغبان قدرت یہ کہکر ہٹا تھا کہ حضور مین بارگاہ مین تو
اٹھوا لون چند قدم گیا تھا کہ دیکھا معمار قدرت ایک چشمے مین ڈوب رہا ہے اتنا بڑا ساحر زبردست
ہر چند چاہتا ہے سنبھلون نہین سنبھل سکتا غوطے کھا رہا ہے باغبان نے جھپٹکر معمار قدرت
کا ہاتھ پکڑ لیا چاہا کہ چشمے سے نکال لون چشمے سے دو نہنگ پیدا ہوے ایک نے باغبان
کو لیا اور ایک معمار قدرت کو نگل گیا اسی چشمے مین غائب ہوے چند ساحرون نے بہ شکل
بڑھکر ملکہ بلقیس شہنشاہ لاچین و کوکب روشنضمیر سے اطلاع کی کہ حضور یا تو برف و
برق کی آفت تھی یا نئی بلا نازل ہوئی کہ جھیلو نسے نہنگ نکلے باغبان و معمار کو نگل گئے
برق لامع سحر کر کے بلند ہوئی تھی ابر مین جا کر غائب ہوئی دیکھیے رعد و برق کو بھی کوئی
اٹھا لے گیا افراسیاب خانہ خراب نے جو بالائے گنبد سے یہ ہنگامہ دیکھا حیرت جادو
سے کہا دیکھو اے حیرت اب وقت انتقام یہی ہے یہ کہکر گنبد سے اترنا بجائے اشارہ تھا کہ لشکر
ہمارا تیار ہوا اندر احاطے کے لشکر بیشمار فرو کش ہے تیس لاکھ ساحران غدار سامری
جمشید کا نام لیتے ہوے اسباب سحر ہاتھ مین احاطے سے لینا لینا کہکر نکلے افراسیاب
خانہ خراب تیغہ برق تاب کھینچ کر گنبد سے کودا اسوقت یہ نہ ثابت ہوتا تھا دن ہے کہ رات
چہار جانب اندھیرا برف گر رہی ہے پانی زور شور سے برس رہا ہے ہوائے تند کے جھونکے اس آفت مین

افراسیاب بیس لاکھ فوج لیکر گیا لاچین والا تمکین و ملکہ بلقیس و کوکب روشنضمیر آمادۂ مرگ و مہیاے قضا ہو کر سحر افراسیاب خانہ خراب دفع کرنے لگے پانی کے غراٹے نے ہوش اُڑا دیے ہین ہر طرف دریاے قہار موج مار رہا ہے افراسیاب کی شورش قتل اہل اسلام مین کوشش ایک مقام پر افراسیاب نے سحر کیا آگ برسنے لگی ہر چند شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی دفع سحر کرتے ہین عجب طرح کی بات ہے سحر افراسیاب خانہ خراب مین کمی نہین ہوتی ہے آتش فروزی مین بہی ہوتی ہے بارش آب باران کو ترقی برقین گر رہی ہین اب تو سلسلہ بندھ گیا جب برق گرمی کسی سردار کو اٹھا لیگئی ہر چند شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی روکتے ہین مگر جو سردار اُٹھ کر گیا ابر مین غائب ہو گیا بڑے بڑے سردار نامدار ساحر و غیر ساحر ابر مین غائب ہوے ایک مقام پر بڑھکر کوکب روشنضمیر نے سحر کیا گولا او پر ابر کے مارا گولا قریب ابر جا کر پھٹا ابر سے ایک سنہرا پنجہ پیدا ہوا اسنے گولے کو توڑا ایک زنجیر طلائی پیدا ہوئی جسم مین کوکب کے آ کر لپٹی صاف معلوم ہوتا تھا کہ جسم مین کوکب روشنضمیر کے ماران سیاہ لپٹے ہوے طرف آسمان کے لیے جاتے ہین زبان بند ہو گئی چہرہ زرد ہو گیا ہر چند اپنے کو سنبھالتا ہے زور کرکے کئی حلقہ ہاے زنجیر توڑے ایک حلقہ ٹوٹا دش حلقے بنکر تیار ہوے اس حال عبرت مآل کو دیکھکر تمام لشکر مین قیامت تھی کہ یا رب یہ کس ظالم کا سحر ہے کہ کوکب روشنضمیر ایسا بادشاہ عالیجاہ یون مبتلاے طوق و زنجیر ہے یہ تو کسی بڑے کامل کی تدبیر ہے وہ زنجیرین کوکب روشنضمیر کو طرف ابر کے لیے جاتی ہین کسی مقام پر کوکب تڑپا پھڑکا زور کیے خانۂ زنجیر مین غل ہے سلسلۂ زنجیر سے توسل ہے مہ رویان برجوں برقین گر رہی وہ چشم زدن مین ابر مین جا کر غائب ہوے کوکب روشنضمیر کو عرصہ ہو گیا یہ رُکتا ہوا جاتا ہے رہائی غیر ممکن زنجیرین طولانی ہو گیئن برف گر رہی ہے اسوقت پانی کا زور زیادہ ہوا یہ حالت دیکھکر ملکہ بلقیس ثانی نے چرخ مار کر ارادہ کیا کہ کوکب روشنضمیر کو روک لون تا بہ آسمان نہ جانے دون جب قریب پہونچین افراسیاب جادو نے سحر کیا للکارا ارے خبردار قریب ہمارے گنہگار کے نہ جانا ملکہ بلقیس ثانی نے اس طرف کچھ جواب دیا اور بڑی دلیری کے ساتھ کوکب روشنضمیر کے رہا کرنے کی فکر کی سحر افراسیاب سے خنجر گرا کہ ملکہ کا شانہ نشانہ ہوا صدمے سے اسکے ملکہ پلٹ آئین کوکب روشنضمیر کو زنجیرین لیکر قریب ابر پہونچین

قریب تھا کہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر ابر مین چھپ جاے افراسیاب خانہ خراب کا خوشیان کرنا وہ
اچھل رہا ہے ہر مرتبہ یہی قول ہے کہ وہ مارا مسلمان میرے قتل کے درپے تھے اپنے اپنے مقام پر لکھدیا ذکر
قتل افراسیاب پر نہ لکھا ذکر قتل مسلمانان سب ستارہ شناس مر گئے کتابین سب جھوٹی نکلین آج ہی کل کا
خاتمہ کردیا کیا اُس بڈھے کو زندہ چھوڑ جاؤن گا کلمات مہملات افراسیاب پر قیامت برپا ہے ہر طرف
یہی ہنگامہ ہے خداوندا س تباہی سے لشکر کو بچائے بہار دباغبان و برق و برق لامع رعد
وغیرہ سب کیا ہوگئے کسی بڑے ظالم کا ابر سحر ہے یہ سب تارے اس ابر مین غرق ہوا جاتے ہین
اب ماہ آسمان طلسم نور افشان پر زوال ہے شہنشاہ کوکب روشنضمیر ایسے بادشاہ عالیجاہ کا یہ حال ہے
زنجیرین جسم مین لپٹی ہوئی ابر مین غائب ہوا چاہتا ہے شہنشاہ لاچین والا تمکین کو بھی نہایت انتشار
ہو مگر مجبور ولاچار ہے کچھ زور نہین چلتا ابر بھی اب قریب رہگیا کہ وہ زنجیرین کشان کشان شہنشاہ
کوکب روشنضمیر کو ابر مین لیجائین ابر سے اب سنہرے پنجے پیدا ہونے لگے جسم مین کوکب کے لپٹ گئے یہ قیامت
برپا تھی کہ طرف طلسم نور افشان کے آفتاب عالمتاب افسون گری ماہ اوج سحر و ساحری صاحب
شوکت و شان شہنشاہ نور افشان بڑے زور و شور سے پیدا ہوا اس قیامت کو دیکھکر نعرہ کیا
اے شہنشاہ لاچین غضب کیا ایسے وقت کشاکش مین طلسم کشا کو کیون لشکر سے نکلنے دیا یہ سحر
جو مکر کرکے آیا ہے جادو بکش قہر ساحری باران ابر سوار لقب بہت بڑا بے ادب کس دھوکے
مین آیا ابر برسا کے قیامت برپا کی آپ سب صاحب ملکہ افراسیاب جادو کو سوکین مین اس ابر سوار
کو لیتا ہون یہ کہکر نور افشان تڑپتا ہوا قریب کوکب روشنضمیر کے پہونچا ایک سنہرا پنجہ قریب
نور افشان آیا نور افشان نے سحر کیا وہ پنجہ جل بھن کر خاک ہوگیا شہنشاہ نور افشان نے
ایسی جلدی اور پھرتی سے اپنے تئین قریب شہنشاہ کوکب روشنضمیر کے پہونچایا جیسے برق
تڑپ کر گرتی ہے آنکھین سب کی جھپکگئین کوکب روشنضمیر کو ہاتھون پر سنبھالا زنجیرون کو
توڑکر پھینک دیا شیشۂ آب میدہ سحر ہاتھ مین تھا چلو مین لیکر اُس پانی کا چھینٹا منھ پر شہنشاہ
کوکب روشنضمیر کے دیا اور کہا کہ اے فرزند ارجمند ہوشیار ہو جب آب دمیدہ سحر کا نور افشان
نے منھ پر شہنشاہ کوکب روشنضمیر کے چھینٹا دیا تب ہوش و حواس کوکب کے درست ہوے
ہوش مین آتے ہی کوکب نے کہا استاد آپ ہٹ جائیے زیادہ تکلیف نہ فرمایئے نور افشان نے

تیچھے ہشکر ابر پر گولا مارا پانی چہار طرف برس رہا ہی برف کی سلین کی سلین بڑے زور شور سے گر رہی ہین معاذ اللہ بپناہ بذات خدا عجب سامان قیامت برپا ہے اسی ہنگامے مین نورافشان نے پکار کر کہا ارے یارو جلد جاکر طلسم کشا کو خبر کرو وہ صاحب لوح فتاح طلسم آجاے تو یہ ساری مشکل ایک دم مین آسان ہوجاے دریاے جرات کی طغیانی ہو خیمے پر ابرار عبادت گذار کے بھی اسقدر برف گری تھی کہ دروازہ خیمے کا بند ہوگیا تھا جب کہ شہنشاہ نورافشان صاحب عز و شان نے آکر اپنے شاگرد شہنشاہ کوکب روشن ضمیر کو رہا کیا اور دو چار گولے سحر کے ہر طرف پھینکے اور شعلے بھڑکے تب ابرار عبادت گذار اپنی بارگاہ عالیجاہ سے نکلے نکلتے ہی شہنشاہ عالیجاہ بادشاہ قدیم طلسم ہوشربا لاچین والا تمکین سے متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا کہ اے بادشاہ عالیجاہ مقام تعجب ہے کہ سحر اسقدر طغیانی پر ہو آپکو خبر نہوئی یہ کیا معرکہ ہے وہ سحر کرو کہ ابر دفع ہو مین بھی عالم غفلت مین تھا یہ باران ابر سوار ہمیشہ قبر سامری پر جاروب کشی کرتا رہا وہان کے تحفہ جات اسکو دستیاب ہوے اسنے آتے ہی قیامت برپا کردی یہ فرماکر ابرار نے ایک نقش لکھا اسکو اپنے داہنے ہاتھ مین لیکر طرف آسمان کے دکھلایا ایک آفتاب عالمتاب چمکا اسکی ضو سے ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا اہالیان لشکر بھی دوڑے سے نیچے ابرار تو آفتاب چمکا کے اپنے خیمے مین جا بیٹھے عمل خوانی کرنے لگے نورافشان جادو سحر کرتا ہوا تا بہ ابر پہونچا کوکب روشن ضمیر برق بنکر تڑپا ابر کو ٹکڑے ٹکڑے کیا نورافشان جادو نے جاکر گولے مارے ادھر آفتاب عمل ابرار عبادت گذار چمکا افراسیاب خانہ خراب کے ہاتھ پانون مین رعشہ آگیا جب شہنشاہ صاحب عز و شان نورافشان پر سر ابر پہونچا دیکھا ایک جادوگر تین لاکھ فوج کی جمعیت سے سینک کی کمانین سینک کے تیر لیے ہوے پردۂ ابر مین مخفی ہے اب نورافشان کو دیکھتے ہی اسقدر تیر ٹڑے کہ جسم نورافشان تیرون سے مشبک ہوگیا تمام جسم غربال بنگیا اس حال زار مین بھی نورافشان نے جاکر مقابلہ کیا ادھر سے افراسیاب جادو بھی سحر کرتا ہوا قریب ابر پہونچا باران ابر سوار کو آواز دی لے خیرخواہ دولت یہ پیر زمین گیر جانے نہ پاے تو نے لڑائی کا خاتمہ کردیا تھا اس بڈھے نے آکر سب کو آگاہ کیا سوتون کو جگایا ورنہ کوئی آگاہ نہوتا پردۂ بارش مین سبکا خاتمہ ہوجاتا ادھر سے تو باران ابر سوار چلا ادھر سے افراسیاب جادو نے تلوارین برسائین لیکن شہنشاہ نورافشان صاحب شوکت و شان نے گولے مار کر

اتنا دنیا کو روشن کردیا کہ عیار جو جا بجا بیہوش پڑے تھے ہوش مین آئے شکارگاہ کی طرف بھاگ گیا ابر
عبادت گذار نے بھی حکم دیا طلسم کشا کو جاکر خبر کرو برق وچالاک اُس وقت پہونچے ہین
کہ اسد نامدار شکار کھیل کر پلٹے ہین چاہتے ہین کہ داخل بارگاہ فلک اشتباہ ہون کہ عیار روتے پیٹتے
آکر فریاد کی کہ اے شہریار جلد چلئے یہ سنتے ہی اسد نامدار سوار ہوے لوح سینے سے لگائے مُہر کا بھی
عکس ڈالتے ہوے گھوڑے کو اُڑاتے ہوے چلے یہان جب نورافشان انتہا کا زخمی ہوا
اور باران ابرسوار ابر سے نکل پڑا جسم نورافشان پر تیر چلنے لگے انتہا کا زخمی ہوا کوکب روشن ضمیر
نے برق بنکر بہت سے ملازم اوسکے مارے زخم تو سر پر پہلے ہی آچکا تھا گو تنہ ابر مین تمام سردار
جو غائب ہوے تھے اُنھین دیکھا کہ بیہوش پڑے ہین نورافشان نے قصد کیا کہ جاکر اُنکو
رہا کرون باران ابرسوار نے گرز آتشین پھینک مارا شانے پر نورافشان کے پڑا شانہ
نورافشان کا نشانہ ہوا لڑکھڑا کر طرف زمین کے چلا لشکر مین غل ہوا نورافشان نے زخم کاری
کھایا شہنشاہ کوکب روشن ضمیر نے بڑھ کر اپنے اُستاد کو سنبھالا دیکھا کہ ہاتھ بیکار ہو چکا ہے
نورافشان نے کہا اے نورنظر اب مجھے نہ سنبھالو مین بھی ان کو تو رہا کر دون یہ سب چاند کے
ٹکڑے میرے سامنے ابر سحر مین مخفی ہوے اُس حال زار مین کہ بایان ہاتھ نورافشان کا بیکار
ہوا داہنے ہاتھ سے سحر کرتا ہوا ابر کو تختہ تختہ کیا ایک سیاہ دیو اُس مقام پر نگہبان تھا جلدی سے
نورافشان نے جاکر اُسکو ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے آواز آئی کشتی مرا نام من ہیج خیز
جادو بود اُس ساحر کا لاشہ جو گرا برف وغیرہ بالکل غائب ہوئی یا تو سب طرف عالم آب تھا
چشمے اُبل رہے تھے پانی موج مار رہا تھا کونون سے آب بحر کا جوش تھا یا جا بجا خاک اُڑنے لگی اور
طغیانی آب کی موقوف ہوئی باران ابرسوار نے جو دیکھا کہ نورافشان نے جاکر موج جادو
کو مارا بران وغیرہ کو رہا کیا سب ساحر بھی چھوٹے مگر حال یہ ہے کہ سب خاموش بہار گل سا
چہرہ کمھلایا ہوا سحر نہین کر سکتی بیخ مو کا کل کشا حیران و پریشان اکثر ساحر اس حال
مین کہ بات کا جواب نہین دیتے ملکہ بران شمشیر زن وغیرہ نورافشان جادو کے گرد قصد ہوا
نورافشان جادو کا کہ ان سبکو لیجا کر زمین پر بخیر وعافیت اُتار دون یہ بھی واضح رہے ناظرین
والا تمکین پر کہ آفتاب علم ابرار عبادت گذار بھی چمک رہا ہو اپنے خیمے مین بیٹھے ہوے اسماء الٰہی

بخضوع وخشوع پڑھ رہے ہین جب دستک دی تابش وحرارت آفتاب مین زیادہ ہوتی ہو باران ابرسوار نے چہار جانب سے شہنشاہ نورافشان کو گھیرا حربہ ہاے سحر پڑنے لگے شہنشاہ نورافشان صاحب شوکت وشان ملکہ بران شمشیر زن وغیرہ کو بچاتے ہوے جو سحران ساحران کا آتا ہی خنجر و شمشیر و تیر اپنے سینے پر لیے ملکہ بران شمشیر زن وغیرہ کو بچاتے بچاتے سر سے پا تلک تمام زخمی ہوا جسوقت زمین پر لا کر ملکہ بران شمشیر زن وغیرہ کو شہنشاہ نورافشان جادو نے پہونچایا اسقدر خون جاری ہوا کہ نورافشان جادو مین طاقت کھڑے ہونے کی نہ تھی کوکب سے کہا اے نور نظر واے پارہ جگر فرزند ارجمند خدا تجھکو زندہ وسلامت و باکرامت رکھے انجام بخیر ہو اس ملعون و مردود سے بست سمجھ بوجھ کے لڑنا اے نور نظر مجھ سے تو اب سحر نہین ہو سکتا نام تو اسکا باران ابر سوار ہے مگر سحر نے اسکے کلیجہ جلادیا دیدار طلسم کشا کے اسوقت مشتاق ہین باران ابرسوار بھی تین لاکھ فوج کو لیکر زمین پر آیا شہنشاہ لاچین والا تمکین و ملکہ بلقیس ثانی بھی سحر کر رہے ہین یہ بیحیا جب حملہ کرتا ہے دو چار کو پامال کرکے نکل جاتا ہے تین لاکھ ساحر برابر کے سحر کرنے مین مصروف ہین دونون مین یہ ہنگامہ برپا رہا لاکھون بندگان خدا مطیعان شہنشاہ لاچین والا تمکین و ملکہ بلقیس ثانی ہاتھ سے باران ابرسوار کے سیار گلشن جنان ہوے شہنشاہ نورافشان سایہ مین نخل کے کھڑا جھوم رہا ہے جسم تمام فوارا بنا ہوا تیرہاے سحر سے ہر عضو بدن چھنا ہوا قوت نشست و برخاست باقی نہین رہی ساحر قدیم صاحب جرات وشوکت ہی اس حال مین بھی ہاتھ چلاتا ہے کہ آسمان سے ابرسوسنی نمایان ہوا سب نے دیکھا کہ دو شاہزادیان آفتاب جمال خورشید مثال طاؤسان زرّین بال پر سوار چہرون پر خاک ملے ہوے نمایان ہوئین آتے ہی ان دونون نے نعرہ کیے منم آفتاب گوہر دندان وہلال گوہر دندان قمر شہنشاہ صاحب عز و شان نورافشان مین تصویر نورافشان کو ایسے حال مین دیکھکر آتے ہین نورافشان کو آتے ہی یہ دونون ہاے باباجان کہکر لپٹ گیئن ہوا دار ابرسوار کیا چاہا کہ لیکر نکل جائین شہنشاہ نورافشان نے کہا اے نور نظر میری ریاضت کا باغبان قضا و قدر نے پھل عطا کیا کہ اس ساحر خرس طینت کے ہاتھ سے تمام جسم مشبک ہوا اب مین دو چار گھڑی کا مہمان ہون قصد ہی کہ دیدار فرحت آثار طلسم کشا سے مشرف ہو لون ہوس قدمبوسی صاحبقران دل مین ہی سب جسر تین پوری

ہوئیں سات سے برس کی عمر پروردگار نے عطا فرمائی تمام عمر تو باطل پرستی مین کٹی خدا خواجہ عمرو بن امیہ ضمری کو اس کار نیک کی جزائے خیر عطا فرمائے کہ انھون نے آکر ہم سب کو راہ حقیقت دکھلا دی شکر ہے اُس خالق کون و مکان کا کہ جسنے ایک لفظ کن سے کونین کو خلق کیا کہ اس دار فانی سے طرف ملک جاودانی کے پاک اور صاف ہو کر چلے مجھکو اب اسی مقام پر رہنے دو تم لڑائی مین مصروف ہو اپنے آقا و ولی نعمت شہنشاہ عالیجاہ کوکب روشنضمیر کا ساتھ دو وہ بہت بڑا کار رستمانہ کر رہا ہے کہ تن تنہا اتنے بڑے لشکر سے لڑ رہا ہے ملکہ بران شمشیر زن دختر شہنشاہ مبتلائے سحر ہے اختر مروارید کے بھی ہوش درست نہین ہین باغبان و بہار بھی ابتک خاموش ہین یہ سنکر آفتاب و ہلال گاتیان باندھکر تیغہا ئے ہلالی نیام انتقام سے لیکر مثلین لشکر افراسیاب وابر پر جا پڑے مثل برق جہندہ چمکنے لگین ابر سوار نے ان دونون کو بھی زخمی اپنے سحر سے کیا دونون شاہزادیون نے اپنے اپنے سرون کے زخم باندھے اس جنگ مین مظہر العجائب و سحر الغرائب بھی انتہا کے زخمی ہوئے افراسیاب خانہ خراب بدذات اور ابر سوار وہ وہ سحر کر رہے ہین کہ زمین تھرا جاتی ہے انکے سحر کی کوئی تاب نہین لا سکتا ہے تھوڑا سا دن باقی تھا دیکھا سب نے سامنے سے صحرا کے گرد اُڑتی دامن غبار صحرا پھٹنا تھا کہ آفتاب عالمتاب آسمان جرائت و ہمت و یکتا زمیدان جلالت و شجاعت ماہ اوج شرافت و لیاقت درۃ التاج شہریاری گوہر بے بہائے بحر کامگاری جوان حجازی اسد بن کرب غازی بصد شان و شوکت و جلالت و ہمت اُس میدان کارزار مین آکر پہونچا نظر اُٹھا کر دیکھا تو عجب قیامت اپنے لشکر ظفر اثر پر ہے ایک ہوا دار پر نور افشان پڑا ہوا تمامی اہالیان طلسم نور افشان گرد اوس نحیف و ضعیف پیر زمین گیر کے بیٹھے پیٹ رہے ہین شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی و شہنشاہ کوکب روشنضمیر بھی زخمی ہین ابر سوار کے سحر کا ہنگامہ ہے ابراہ عبادت گذار بھی اپنے خیمے سے نکل آئے ہین نقوش لکھ لکھکر آفتاب علم کی صنوبر پڑھاتے ہین افراسیاب و ابر سوار پامال کرتے پھرتے ہین اسد نے آتے ہی نعرہ کیا تیغہ نور افشانی کھینچکر جا پڑا اشارے سے لاچین کے لوح کو گردش دی ہزارون ساحر نابینا ہوئے پانی کا تو اب بالکل نشان بھی نام کو نہ معلوم ہوتا تھا ابر برق کی معدوم ہوئی اسد جنگ رستمانہ کرتے ہوئے اسوقت قریب ابر سوار پہونچے کہ اُسنے سحر کرکے لشکر بدیع الزمان و قاسم کو مجبور کیا تھا ساحر عجب

ہمراہ لیکر جا پڑا تھا تیغہ سحر کھینچکر بدیع الزمان پر چلا کہ طلسم کشا کے ماموں کو قتل کرون اسد نے
نعرہ کرکے لوح کو چمکایا گھوڑے کو کوڑا کیا گھوڑا طرارہ بھر کے سرون کو ساحرون کے ٹھکراتا ہوا
جا پڑا ابر سوار اک کر گردن مست پر سوار تیغہ ناب کھینچے ہوے لڑ رہا تھا جمال جہان آرا اسد نامدار کو
دیکھکر حیران جمال و محو دیدار ہوا اپنے کمال کے زور مین آواز دی اے طلسم کشا مین جاروب کش
قبر سامری ہون آتش قہر مین جلا دونگا اسد نے آکر تکا در ماری گلہاے سپر شل گل آتشبازی
شرر افشان ابر سوار نے تیغہ مارا اسد نے تیغہ نور افشانی کو چمکایا افراسیاب جادو نے جو دور سے
یہ ماجرا دیکھا کہ ابر سوار طلسم کشا پر جا پڑا وار تلوار کے کر رہا ہے پکار کر آواز دی اے برادر
اپنے کو بچا یہ صاحب لوح کو مہرہ نے اسکے سامنے سحر تاثیر نکرے گا لڑتا بھڑتا نکل جا اسد زیر تیغ
اسکو رکھ چکا ہے شیر کے قبضے سے نکلکر روباہ کہان جا سکتا ہے قصد کیا تھا کہ سحر کرکے نکل
جاوے اسد نے ہاتھ مارا ابر سوار نے سپر سحر کو اٹھایا تیغہ نور افشانی تڑپ کر گرا سپر سحر کٹی
یا تو قبضہ سپر پر تیغہ نور افشانی چمکا تھا یا زیر تنگ جاکر تلوار نے بوسہ دیا مرتے ہی ابر سوار کے
آندھی سیاہ اٹھی آواز گیر و دار آنے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من باران ابر سوار
بود افراسیاب نے جو دیکھا کہ اسد نامدار نے یہ جرات کی ابر سوار کو مارا ہزار ہا ساتھ والے بھی
اسکے مارے گئے اسکے مرتے ہی ملکہ بران شمشیر زن و بہار و باغبان وغیرہ کے بھی ہوش اب
درست ہوے سحر کرنے پر چالاک و چست ہوے اور اب اسد نے میری جانب رخ کیا خائف
و ترسان ہوکر طرف گنبد کے بھاگا لڑتا بھڑتا احلطے مین آکر بالاے گنبد پہونچا جو سایہ مین اُس
گنبد کے پہونچا تلوار تیر خنجر برسنے لگے شہنشاہ لاچین نے آواز دے کر سب کو روکا یاروا سطرف
نہ جاؤ سب سرداران نامی نے اسد غازی کو گھیر لیا اسد نے تلوار کو نیام انتقام مین کیا
کہ دیکھا سامنے سے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر سراپا زخمدار انتہا کا بیقرار چشمہ چشم سے قلزم محیط
سورج زن قلب پر ہجوم غم و محن اسد سے آکر کہا اے شہریار جلد چلیئے استاد آپ کی قدم بوسی کے
مشتاق ہین انکا وقت اخیر ہے سیار گلشن جنان ہونے کی تدبیر ہے اسد و بدیع و نور الدہر
روتے ہوے دوڑے آفتاب و ہلال نے شہنشاہ نور افشان کو اٹھا کر بارگاہ زر بفتی مین
پہونچایا نور افشان جادو دونون بیٹونکو وصیت کر رہا ہو کہ اے نور نظر افسوس ہے دیدار فرحت آثار

خواجہ صاحبقران سے محروم رہے انکی خدمت عالی مرتبت فیض منزلت سراپا برکت مین ہمارا
آداب تسلیمات پہونچانا اور دیکھو خبردار ہمیشہ انکی خدمت گذاری مین مصروف رہنا دونون
صاحبزادیان نورافشان کی رو رہی ہین سرداران طلسم نورافشان گھیرے ہوے نورافشان
کو بیٹھے ہین کہ شاہزادۂ ذوی الاقتدار یعنے اسد نامدار آکر پہونچے نورافشان نے تعظیم
کا ارادہ کیا بستر خواب سے اٹھنے کی طاقت نہ تھی اسد نے کہا اے شہنشاہ نورافشان
وقت تعظیم وتکریم نہین ہے ہم خوب جانتے ہین کہ تم ہمارے قدردان اور رتبہ شناس ہو یہ فرماکر
قریب بیٹھ گئے نورافشان جادو نے دامن اسد نامدار کا تھام لیا کہا اے شہریار ہزار شکر
ہے کہ زیر سایہ دامن دولت میرا خاتمہ بخیر ہوا شیطان راہزن دین وایمان نہین ہونے پایا
اسوقت اخیر مین میرے آپ ایسے بزرگ جمع ہین گواہ کرتا ہون کہ میرا اعتقاد کامل ہو کہ پروردگار
یکہ وتنہا ہے وحدہ لاشریک ہے اسکا کوئی شریک نہین ہو اب وقت آخر ہے کلمہ پڑھا دیجئے یہ سنکر
کوکب وجمشید وبران اور جملہ سردار پچھاڑین کھارہے ہین نورافشان جادو کا ایک
ایک کو سمجھانا کہ یارو تم سب میرے مہربان ہو خوشی کرو کہ میرا انجام بخیر ہوا تمام عمر مین نے باطل
پرستی مین بسر کی اب وقت آخر انجام بخیر ہوا ایسا مرتبہ کسکو ملتا ہے مگر یارو دنیا عجب مقام
ہے سات سے برس کی عمر حق سبحانہ وتعالی نے عنایت فرمائی مگر پلک جھپکاتے مین وہ سات سے
برس کٹ گئے بقول آتش مغفور شعر واے نادانی بوقت مرگ یہ ثابت ہوا ✦ خواب تھا جو کچھ کہ
دیکھا جو سنا افسانہ تھا ✦ اسد نامدار نے کلمہ طیبہ بفصاحت وبلاغت ارشاد فرمایا شہنشاہ
نورافشان صاحب عز وشان نے سب کو گواہ کرکے کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا کوکب
روشنضمیر کو بلایا کہا اے نور نظر دنیا مقام عبرت ہی بجاے عشرت ہمیشہ تمھارے طلسم کی حکومت
کی اگر کوئی ہمکو قید کرتا تم خراج نورافشان دیکر ہمکو چھڑاتے مگر اس مالک نے بلایا ہے کہ جو
حاکم قضا وقدر ہے کوئی ہمکو روک نہین سکتا جہانتک ہوسکے سلطنت وقوت وطاقت پر غرور
نکرنا افراسیاب جادو نے غرور مین اپنا ملک ومال تباہ کرایا کسی طرح راہ راست پر نہ آیا
خواجہ عمرو جو براے جستجو گئے ہین وہ نہنگ بحر عیاری گوہر مراد لیکر آئینگے وقت قتل بھی اب
افراسیاب خانہ خراب کا قریب آگیا ہفتے عشرے مین افراسیاب جادو مارا جائیگا ظلم

وبدعت سرحد طلسم ہوش ربا سے کم ہوگا لیکن اے کوکب چند باتین ہماری خیال مین رکھنا انجام
خود پرستی بد ہے جسوقت صاحبقران زمان تشریف لائین ان کلمات حسرت آیات کو میرے گوش ہوش
سے سنو گوہر بے بہاے کلام زیب گوش حق نیوش کرو کسی وقت احکام صاحبقران زمان سے
کسیوجہ سے گردن تابی نکرنا ایک مقدمۂ راز و نیاز ہے اسکے اظہار مین قلب نا صبور رہا ہے
مگر اتنا خوب سمجھ لو کہ خواجۂ عمرو کی موت کسی ساحر کے ہاتھ سے نہین ہے بس جب باری بنای عالم
نے انکی عمر کو طول عطا فرمایا درخواست کو انکی قبول کیا جو ارادہ خواجہ صاحب کرینگے بتایید مدد گار
پورا ہوگا جو بات کرنا اپنے پیش خود سمجھ لینا مرتبہ خواجہ صاحب کو ہر وقت خیال مین رکھنا
ہرچند کہ اے نور نظر واے پارۂ جگر میرے جو کلک قدرت نے صفحہ تقدیر پر ثبت کیا وہ ضرور
ہوگا اسمین فرق اصلا سر مو نہوگا وہ ضرور پیش آئی ہے ناحق کی حیرانی و پریشانی ہے اوسکے اسباب
ضرور جمع ہوجاتے ہین اسوقت عقل مین فتور ہوتا ہے ندیمون کو بھی سمجھانے مین قصور ہوتا ہے
مگر ہمنے تمکو مثل فرزندون کے آغوش تمنا مین پرورش کیا ہے اسوجہ سے ایسے کلمات تمسے ہمنے
بیان کیے ہمتو مثل بوے گل گلزار جہان سے حسرت قدم بوسی صاحبقران لیکر جاتے ہین
اپنے ملک ومال کی تبوجہ حفاظت کرنا کوکب روشنضمیر نے رو کر دونون ہاتھ اپنے گلے مین
نورافشان کے ڈالدیے کہا اُستاد اصل تو یہ ہے آج مین یتیم ہون مہر پدری کا مزا آپ سے
ملا میری محبت مین آپ نے جان دی لیکن براے خدا وہ مقدمۂ راز و نیاز کیا ہے خواجہ کو تو مین
اپنا قوت بازو زینت پہلو سمجھتا ہون مراتب کو بھی انکے بخوبی پہچانتا ہون صاف صاف ظاہر کیجیے
راز مخفی سے مجھے ماہر کیجیے نورافشان نے آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی کہا اے کوکب اُسکے ظاہر
کرنے مین باعث خرابی ہے مین نے علم ستارہ شناسی کو خوب حاصل کیا اگر مین ظاہر کرونگا مقدمہ
خاص فتح طلسم ہوشربا مین خلل پڑیگا طلسم کشا کی مشقت حد پر پہونچی پندرہ سال انھون نے
اس ملک مین شمشیر زنی کی صرف اس امر کا خیال رکھنا کہ یہ تحفہ جات جو گنبد مین افراسیاب
جادو نے لٹکائے ہین اگر طائران وہم وخیال ساحران نامی گرامی جو کامل واکمل ہین
سالہا سال اس فکر مین سر مارین اسکی کوشش پر نہ پہونچین خواجہ کو باسانی یہ مطلب حاصل
ہوجائیگا اور آج یہ بھی سب صاحبون سے آگاہ کرتا ہون اے اسد نامدار واے فرزندان

صاحبقران صاحبان شوکت و شان عالی وقار ہین آپکو خوشخبری سُناتا ہون کہ لقاسے کوہ عقیق گلنار سلیمانی چھوٹا اثنائے راہ مین کسی مقام پر مقابلہ پڑا ہو کسی ساحر جلیل نے لقا کو دامن پناہ دیا ہو وہ بھی شکست فاش کھائیگا لشکر ظفر اثر صاحبقران عین وقت پر آئیگا صاحبقران عالیشان کو بڑی بڑی سختیان درپیش ہین ایک نئی اقلیم مین سب صاحبونکا گذر ہوگا مثل لقا اس اقلیم مین ممکن نہین ہے یہ حکم اس حقیر کا آپ لوگ یاد رکھین بلکہ لکھ رکھیے کہ جس ملک مین یہ مغرور خدائی کرتا تھا اُسی سرحد مین قتل بھی ہوگا خاک کو خاک کھینچتی ہی بڑے بڑے صدمات بڑے بڑے تفکرات ہر روز طرح طرح کے صاحبقران کو اس کافر کی ذات سے پہونچینگے اُسوقت مین یہ بچیا مارا جائیگا بعد قتل ہونے اس بچیا کے زمرد شاہ باختری صاحبقرانی کا بھی انتقال ہوگا اور کسی اولوالعزم کا زمانہ آئیگا کل فرزندان صاحبقران و سرداران صاحبقران بعد قتل لقا آپسمین جدا ہونگے جفاہاے کامل اُٹھائینگے ہفت اقلیم مین غدر ہوگا باطل پرستیان بڑھ جائینگی عرصہ دراز تک اُن کافرونکا زور رہیگا اُسی خدا کا بیٹا دعوی خدائی کریگا لاکھون بندگان خدا کا خون اُسکی بدعت سے بہیگا صاحبقران کو جک کے ہاتھ سے اُس بیدین کی قضا ہی سالہا سال انقلاب رہے گا رفیق قدیم صاحبقران لندھور بن سعدان نابینا ہونگے سبھی انجام بخیر ہی بدیع الزمان نے بڑھکر کہا اے شہنشاہ نورافشان صاحبقران اصغر کا نام تو بتاؤ وہ ہمارے خاندان سے ہی یا کسی دوسرے قبیلے کا فرد ہے فرزندان صاحبقران تو کسی غیر کی اطاعت کبھی نہ قبول کرینگے یہ بھی باعث خرابی ہی اس حال پر ملال کو سُنکر دل کو نہایت بیتابی ہی پھر نورافشان نے کہا اے شہریار یہ مقدمات راز و نیاز ہین مشیت رب اکبر مین سے ہین انکا صاف صاف ظاہر کرنا مناسب وقت نہین ہی آپ لوگون کا اعتقاد نہایت درست ہی کسی کا یہ مصرع خاص اسی مضمون کے واسطے نہایت درست ہی مصرع حال غیبی کس نمیداند بجز پروردگار پروردگار عالم کو ستارون کی تاثیر بھی بدلنے کا اختیار ہو بندہ حقیر مجبور و لاچار ہی اب طائر روح قفس جسم سے قصد پرواز رکھتا ہی یہ کہکر نورافشان خاموش ہوا رنگ رو متغیر ہونے لگا شہنشاہ کوکب روشنضمیر پچھاڑین کھاتا تھا ملکہ بُران شمشیرزن سر ٹکراتی ہین تمام شہزادیان موسے مشکین پریشان کرکے پیٹ رہی ہین نورافشان نے قدموپر اسد نامدار کے

ہاتھ رکھا شل بوے گل گلشن عالم سے سبکبار ہوکر اُٹھا یہ مرتبہ نورافشان جادو کو حاصل ہوا
اکہ کشاکش موت نہوئی پلک جھپکنے مین روح قالب سے نکل گئی اُسوقت ایک عجیب طرحکا شور
گریہ و زاری بلند تھا اسد نامدار بھی بہت بیقرار ہوے بدیع الزمان گردلشکر شکن بہت ہی مضطر
و بیقرار ہوے قاسم و غضنفر بھی کمال اشکبار ہوئے کلمات حسرت آیات سب نے اپنی
اپنی زبانون سے جاری کیے نورافشان کے انتقال سے ہر شخص کا یہی قول تھا آج رونق طلسم
نورافشان موقوف ہوئی بڑا کامل اکمل آج پردہ دنیا سے اُٹھ گیا زمانہ حجرہ بلا مین کیا کیا کارنمایان
کیے یہ مقام پرمعروف جنگ رہا افراسیاب جادو کو اسکے عجائب و غرائب نے دنگ کردیا
کوکب بڑا حیران ہی کبھی ملکہ بران شمشیرزن سے پوچھتا ہو کیون نورنظر کیون اے پارۂ جگر
تمنے بھی کسیقدر علم ستارہ شناسی مین دخل دیا ہی اور حاصل کیا بھلا مجھے باعث طال صاحب
عزوشان ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران گیتی ستان و مہر سپہر عیاری آفتاب عالمتاب مکاری
و غداری خواجہ عمرو بن امیہ ضمری سے کیا ہوگا یہ کلام حسرت التیام اپنے پدر عالیمقام سے سُنکر
ملکہ بران شمشیرزن کانپ گئی یہی خوف ہے کہ ایسا نہو مقدمۂ راز عشق ایرج نوجوان
پر نگاہ پڑے یا کوئی کہدے تو ابھی افراسیاب سے کوکب ملجاے ملکہ بران شمشیرزن نے جواب
دیا ای والد نامدار اُستاد نے جہان سب کچھ کہا یہ کلمات بھی آپ کے سمجھانے کو کہدیے کہ خواجہ و
صاحبقران کے خلاف نہ کیجیے گا کوکب روشنضمیر نے شاہزادۂ اسد غازی سے عرض کی
اے شہریار اپنے خیرخواہ کی لاش اُٹھوائیے قریب قصر نورافشان ایک مقام ہی کہ اُستاد نے وہان پر
نشان اپنی قبر کا بنا دیا ہے لازم ہو کہ اُسی مقام پر لیجاکر اُستاد کو دفن کرین شاہزادہ اسد غازی
و بدیع الزمان گردلشکر شکن و قاسم و غضنفر و نورالدہر و تمام عیاران نامی و گرامی لاشہ
نورافشان صاحب شوکت و عزوشان کو اُٹھاکر بڑے اہتمام سے قریب قصر نورافشانی
کے لائے آفتاب گوہر دندان و ہلال گوہر دندان دختران شہنشاہ نورافشان بہت
بیقرار تھین بعد دفن نورافشان شاہزادہ اسد نوجوان نے ان دونون شاہزادیون کو خلعت
ماتم پرسی کا دیا انھین دونون کو حاکم وہان کا قرار دیا بخوف بدعت افراسیاب جادو بتعجیل واپس
آئے لشکر مین راہی ہوگئے ہو کہ جسوقت افراسیاب خانہ خراب کسی سردار کو غافل پاتا ہو گنبد سے کڑک کر

اسکو قتل کر کے چلا جاتا ہی شاہزادہ اسد غازی نے آکر خوب بندوبست کیا شہنشاہ عالیجاہ لاچین و ملکہ
بلقیس ثانی و شہنشاہ کوکب روشن ضمیر صاحب عزت و توقیر رات دن انتظام کرتے ہین وہان
صاحبقران زمان پر یہ معرکہ گذرا کہ کلنک آتشخوار جب لقا کو دامن پناہ دیا لقا تقدیر
بگھارنے لگا قصد ہوا کہ خدائی کو رواج دے کلنک آتشخوار بدل و جان مصروف خاطرداری ہو
تین دن تک خوب اسنے لقا کی دعوت و ضیافت کی ابھی اچھی طرح آسودہ ہونے پائے تھے کہ دفعتہ
وسواس و خناس سامنے سے آکر نمودار ہوئے خبر دی یا خداوند ہوشیار ہو جایئے آمد لشکر
ثانی سلیمان صاحب شوکت و عزوشان زلزلۂ قاف امیر حمزہ صاحبقران گیتی ستان شروع
ہو گئی بختیارک نے کہا اے کلنگ آتشخوار وہ اژدہا ہے ہفت سر آتا ہوا ابھی ہمکو مہلت ہو ہم اب
نکل جائین اپنے کو پاس افراسیاب جادو کے پہونچائین ایسا نہو یہان گھر جائین لشکر حمزہ مین
گرفتار ہو جائین نکل جانے کی مہلت نہ پائین بر سر کوہ عقیق گلزار سلیمانی صاحب قران زبان
و سرداران صاحبقران نے ہاتھ سے ساحران ہوش ربا کے بڑے بڑے صدمات اٹھائے ہین یہانتک
سب لڑتے بھڑتے آگے ہین کلنگ آتشخوار نے کہا ملک جی اسقدر نہ گھبرایئے کیا حمزہ کے ساتھ بہت
جادوگر ہین علم سحر و ساحری مین بڑے صاحب ہنر ہین بختیارک نے کہا سحر و ساحری کو وہ لوگ
برا جانتے ہین ایک جادوگر برائے نام بھی لشکر صاحبقران مین نہین ہو کلنگ آتشخوار نے کہا
غیر ساحر کی کیا حقیقت ہی ایک سحر مین سبکو مٹا دونگا طبقے زمین کے ہلا دونگا بختیارک نے کہا
ظاہر مین تو بہت آسان ہی ادنی سی انکی اقبالمندی یہ ہی کہ سحر تمہارے افراسیاب کا خود بخود
باطل ہوا عقاب فلک سیر کو کسنے مارا کہ اسم اعظم صاحبقران کھل گیا کلنگ نے کہا
مین مثل عقاب کے نہین ہون یہ کہکر واسطے لقا کے بیرون بارگاہ سائبان زر بفتی آراستہ کرایا
لقا بدبخت تخت پر اچک کر بیٹھا کلنگ آتشخوار نے دنگل شوکت پر اپنے کو جلوہ گر کیا بیٹھا ہوا
دیکھ رہا ہے اولاً پہلوان عادی حسب عادت بارگاہ سلیمانی کا اٹالا لیکر پہونچے چالیس ہزار
قزاق چالیس بھائی اٹھارہ سی شتر و قاطر پر اٹالا بارگاہ کا لدا ہوا بڑے ہی زور و شور سے پہلوان
عادی آکر پہونچا بارگاہ سلیمانی آکر استادہ ہوئی کلنگ آتشخوار نے بختیارک سی پوچھا ملک جی کیا
یہی صاحبقران ہے بختیارک نے جواب دیا ابھی امیر حمزہ صاحبقران کہان ہین یہ تو لشکر

صاحبقران آتا ہی کلنگ آتشخوار نے کہا ای ملک جی جا کر بارگاہ چھین لون قدرت کو اس بارگاہ مین لیجاکے بٹھادون بختیارک نے کہا تمکو اختیار ہی بس یہ بجیا اپنے مقام سے اٹھا ساحرونکو حربہای سحر سے آراستہ ہونیکا حکم دیا تمام ساحر حکم پاتے ہی حربہای سحر سے مسلح و مکمل ہوگئے یہ بجیا بھی حربہای سحر ہاتھ مین لیکر طرف پہلوان عادی کے چلا یہان پہلوان عادی تخت شدادی کاندھے پر رکھے ہوے ٹہل رہا ہی کہ قاسم تنگ رو اجلی عیار نے بڑھکر خبر دی ای شہریار ہوشیار ہو جایئے کلنگ آتشخوار مع فوج ساحران غدار بارگاہ چھیننے آتا ہو عادی جست کر کے پشت مرکب کوہ ہامون نبرد پر سوار ہو ودوق ترکی کو بجایا چالیس ہزار تیر کمان سو رہا ہوے جادوگرون کے سینون پر تیر پشت کو توڑکر پار گذرے ایک حربہ تیرون کا کیا دوبارہ نیزے اٹھا کر ساحرون پر جا پڑے نیزہ مارا اور چھوڑ دیا چالیس ہزار ساحریون مارے اب تلوارین کھینچکر برس پڑے عادی نے ڈیڑھ لاکھ ساحر تین حملون مین قتل کیے لشکر کلنگ آتشخوار مین تمام ساحرون نے صدای فریاد بلند کرنا شروع کی آتشخوار نے بڑھکر سحر کیا اسکے ساتھ والے بھی سحر کرنے لگے عادی وغیرہ بیکار ہوئے تھے کہ صحرا سے گرد اڑی نعرہ ہوا یا شیدای کفاران بجیا وای نابکاران پردغا منم دارای ہند لندھور بن سعدان جانشین ثانی سلیمان زنزلہ قاف صاحب شوکت و عزوشان امیر حمزہ صاحبقران گیتی ستان یہ نعرہ کر کے لندھور نو لاکھ ہندیون سے لشکر کفاران پر گرے لاکھ ساحر داخل جہنم کیے آتشخوار نے سحر کر کے ہندیونکو بھی بیکار کیا ہی تھا کہ اور گرد عظیم صحرا سے بلند ہوئی سنا نہای نیزہ چمکنے لگین مالک اژدر صاحب نیزہ دوسر غلام نبی و جاکر حیدر اسی ہزار نیزہ داران عرب سے آکر گرا جسپر نیزہ پڑا سینے کو توڑکر پار گذرا کلنگ آتشخوار کے ہوش اڑگئے چاہتا ہے بڑھکر اینر سحر کرے کہ نعرہ ہوا منم خاقان ابن خاقان بہرام گرد بن خاقان چین رفیق قدیم زنزلہ قاف ثانی سلیمان صاحب شوکت و شان ریش تراشندہ کفاران و سر برندہ جادوگران امیر حمزہ صاحبقران زمان بہرام پہونچا ہی کہ اور گرد سامنے سے بلند ہوئی نعرہ ہوا منم جمہور جہان سوز شہنشاہ و تبرزن پسر خواندہ حمزہ صف شکن فوج اہالیان طرطوس لیکر گرا ایک طرف سے نعرہ ہوا منم رستم سرزمین مغرب فرامرز عاد مغربی اب تو سردارون کا تانتا بندھ گیا چوگان بن حمزہ اور شاہزادہ شیر افگن و اسفندیار شاہ گیلانی و شاہزادہ سعد و فرزندان صاحبقران فوجین لیکر گرے

ایک طرف سے نعرہ ہوا منم رستم پیلتن و پیلفگن کشندہ قویل ہندی و دویل ہندی آمد فوج
صاحبقران دیکھکر کلنگ آتشخوار کے ہوش اُڑ گئے عین گرمی جنگ ہو کہ طبل سکندری پر چوب
پڑی پشت اشقر دیوزاد پر زلزلہ قاف ثانی سلیمان آفتاب عربستان مع سرداران تہمتن و تہور شعاران
شمشیر زن تخت سلیمانی پر بادشاہ عجاہ سعد بن قباد گرد سات سو تاجداران عالی وقار صاحبقران نے جو آگر دیکھا
کہ ساحرون نے لشکر کو ہمارے پامال کیا اسم اعظم پڑھتے ہوئے بڑھے ایک طرف سے جواہر بن عمر تمام پیکان کی
اسکی پشت پر کمندین بازو و بر بندمی ہوئی جواہر نے جو دور سے دیکھا کہ ساحرون سے مقابلہ ہے
پکار کر آواز دی ای عیاران طرار ای خنجر گذاران باوقار ہوشیار ہو جاؤ ساحرون سے مقابلہ ہوا
تو جواہر نے کہا عیارون نے دو دو حقہ ہائے آتشبازی بصد حیلہ سازی تو بڑے سے نکالے اُنکو
داغ کر پھینکا ایک لاکھ چوراسی ہزار ہیک نیچے کے حقہ ہائے آتشبازی جو چلے آگ برسنے لگی ساحر
بختیارک کو گالیان دیتے تھے آپس مین کہتے تھے یہ شیطان کہتا تھا مسلمانون کے ساتھ ساحر
نہین ہین حمزہ کے ساتھ والے کس قیامت کا سحر کرتے ہین ایک ہی حربہ مین آگ برسا دی
تمام صحرا آتش بہار ہو گیا یہ آگ کسی طرح رُکتی نہین ہی ہرچند سحر کرتے ہین مگر وہ آتش ترقی ہی پر
ہوتی جاتی ہی صاحبقران زمان نے جو اسم اعظم پڑھا تاثیر سحر بھی موقوف ہوئی آتشخوار نے
اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک جوان شیر صولت سب کے آگے بڑھا ہوا اس زور و شور سے لڑ رہا
ہے ہزارہا آگ کے شعلے اُسپر گرتے ہین خنجر گرے تلوارین گرین اُس جوان پر تاثیر نہین ہوتی
کلنگ آتشخوار نے کہا حمزہ صاحبقران بڑا پکا سحر کرتا ہے وہ جو آگ برساتے ہین وہ اُسکے
شاگرد ہین تیغ سحر کھینچ کر بڑھا کہتا تھا یہ تیغ ساختہ سامری ہی اسکے جوہرون مین افسونگری بھری
ہی اسکے کاٹ سے کوئی نہ بچیگا دو چار سوارون پیدلون کو قتل کر کے قریب حمزہ صاحبقران
کے پہونچا بختیارک چیخ مار رہا ہی اے کلنگ آتشخوار حمزہ صاحبقران کے سامنے جانے کا
ارادہ بھی نکر ارے کیا ستم کرتا ہے واپس آ حمزہ صاحبقران پر سحر تاثیر نہین کرتا وہ صاحب
اسم اعظم سپہ سالار قدرت جوان باشوکت قاتل ساحران ہی حمزہ عالی وقار
لقب کیون مفت مین جان دیتا ہی کلنگ آتشخوار نے کہا ملک جی تمھین نے ہمکو دھوکا دیا
کیونکہ کہتے تھے حمزہ صاحبقران کے ساتھ جادوگر نہین ہین لاکھون ساحر آتش مزاجی دکھا رہے ہین

آگ برسارہے ہین کس کس سے جان بچاہین اگر ہمکو پہلے آگاہ کرتے توہم ایسا سحر بناتے کہ یہ لوگ ہمارے قریب نہ آسکتے تمھارے کہنے سے دھوکے مین رہے کہ غیر ساحرون کا مار لینا کتنی بڑی بات ہی ابھی مین حمزہ جادو کو قتل کرونگا بختیارک ہان ہان کرتا رہگیا لقا حمزہ جادو پر خدا وندبھی بہت ہنسے کہنہ اٹھو ادبیجا وہ ساحر نہین ہی با بدولت کا سپہ سالار صاحب جاہ ووقار اسقدر ہمکو عزیز ہی کہ اسکے ہاتھ سے شکست کھاتے ہین اُسکا جاہ ووقار بڑھاتے ہین ملک موروثی اسی کی محبت مین چھوڑا بہشت ودوزخ سے منھ موڑا اُسکے سامنے نہ جانا اُسکی تلوار مین سبکا خون بہر کیا ہی اُسکو قتل کرنے جاتا ہی کیا سودا ہوا ہی کلنگ آتشخوار نے لقا کو بھی جواب نہ دیا تیغہ سحر کا صاحبقران پر وار کیا امیر حمزہ صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر تیغہ عقرب سلیمانی کو اُٹھا دیا تلوار کو تلوار پر روکا خبردار خبردار کہکے ہاتھ مارا اسنے اپنے سحر کے زور مین سپر فولادی کو اُٹھا دیا تیغہ تڑپ کہر گرا سپر کے دو ٹکڑے ہوے سپر کو کاٹ کمر مع گینڈے چار ٹکڑے کیے مرنے سے کلنگ آتشخوار کے آگ برسی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من کلنگ آتشخوار بود لقا و بختیارک تو آمادہ ہو چکے تھے غنیم خون آشام بد انجام اٹھالا بارگاہ جہان نما کا لدوا چکا خزانہ آتشخوار بھی لے لیا ساحر تو ہزارون ساتھ ہین اب اس بیجیا نے ہوشربا کا راستہ لیا پتا دریافت کرلیا تھا کہ افراسیاب جادو کس مقام پر ہی اُسی جانب بھاگ کر گیا بعد اس بیجیا لقا کے نکل جانے کے صاحبقران زمان کو دریافت ہوا کہ لقا پاس افراسیاب خانہ خراب کے گیا عادی کو اسیوقت حکم دیا کہ تم بھی بارگاہین ہماری اُٹھواؤ یہ حکم پاتے ہی اٹھائے بارگاہون کے لدگئے صرف اسقدر صاحبقران ٹھہرے کہ نئی وردیان سب کو تقسیم ہوئین لندھور والک کو حکم ہوا سردار فرداً فرداً آراستہ ہوکر چلین ہر ایک شاہ وشہریار وتاجدار کا لشکر الگ الگ بہ تکلف تمام بہ کیفیت مالا کلام رداروی کرکے بڑھے خود ہمراہ بادشاہ کے سوار ہوے امیر حمزہ صاحبقران گیتی ستان باشوکت وشان بڑھ گئے بادشاہ نے حکم دیا کہ حضور بھی نئی وردیان تاجدارون کو عنایت فرماوین بادشاہ کو بادبہار مین شگفتگی حاصل ہے فیروزہ بن عمرو نے عرض کی حضور پرچہ ہائے اخبار گذر چکے کہ اسد نامدار نے مرحلہ جات طلسمی بھی فتح کیے اب افراسیاب خانہ خراب کے آخر کے مقابلہ مین کیا تعجب ہے کہ عین گرمی جنگمین

جاکر آپ شریک ہون بادشاہ جمجاہ نے خوش ہوکر فرمایا دلکو ملکہ بہار کی ملاقات کی بڑی آرزو ہی اپنا تو یہ حال پرملال ہی کہ جسکی کیفیت کا بیان کرنا محال ہی گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل نظم

ما گرفتاران عشق و از جہان آسودہ ایم
ستے داریم کز کون و مکان آسودہ ایم
اضطرابی در پریشانی بظاہری کنم
شکر للہ کز جفای ہمگنان آسودہ ایم

پائے تا سر لذت دردیم زان آسودہ ایم
گلشن باخرم از خونابہ چشم دل است
ورنہ از استغنائے ہمت نہان آسودہ ایم

بزمگاہ ما غمستانست بادہ خون دل
از جفای صرصر باد خزان آسودہ ایم
اگرچہ بار بزنجیر مخفی روید از آواز غم

جسم خاکی تو یہان ہی روح باغ یاد بہار مین عندلیب خوشنوا ہمکر زمزمہ سرائی کر رہی ہی اے فیروزہ بن عمرو جواہر بن عمرو سے کہدو کہ ہرکارون کو فوراً روانہ کرین اثنائے راہ مین ہمکو خبر ملے کہ لڑائی کا کیا طور ہی میخانے ہوش ربا مین ساقیان اسلام کا دور ہی فیروزہ نے کہا حضور جملہ عیار سردار بھی یہی چاہتے ہین کہ پر پرواز پیدا کرین بہ تعجیل جاکر اسد نامدار سے ملاقات کرین یہ خبر مفصل مل چکی کہ نور الدہر و قاسم لڑ بھڑ کر وہان پہونچ گئے ایسے وقت مین جاکر شریک ہوے کہ طلسم کشا کو بڑی ضرورت تھی افراسیاب جادو نے کنارے دریائے نیل کے صفین باندھی تھین ان شیرون کے جانے سے وہ صفین توڑ ڈالی اسد نامدار نے جاکر سب صاحب شریک ہوے قاسم و بدیع الزمان گرد لشکر شکن ہمچشمی کر کے خوب لڑے اب افراسیاب جادو بھی بڑی بڑی لڑائیان لڑ رہا ہے اتنا بڑا ساحر زبردست ہی کہ سوائے اسد نامدار کے کسی کا منھ نہین پھیرتا ایک سحر مین آپ کے لشکر کا کیا حال کیا تھا حضور یہ آجتک نہ ثابت ہوا کہ اسم اعظم حمزہ صاحبقران کیونکر کھلا بادشاہ نے فرمایا خواجہ عمرو نے اُسے مارا ہوگا یا اسد نامدار کا پنجہ قابض ہو گیا ہوگا یہ ارشاد فرما کے بادشاہ نے جواہر بن عمرو کو حکم دیا پرچہ اخبار نویسی کو روز دو ہزار اخبار نویس نکلین خبرین ہوشربا کی دمبدم ہمکو پہونچین بلکہ عیار پہلے پڑھ جائین اگرچہ کسی طرح کی مشکل در پیش ہو یا اسد نامدار کو پس و پیش ہو عیاری کر کے شراکت کرین اگر وہان ساحرون کا بلوہ زیادہ ہو صاحبقران کو خبر دین یہ فرماکر تخت زرین پر سوار ہوے مگر حال یہ ہے گرد مصاحبان دمساز رفیقان جانباز پایہ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے جب بادشاہ کو ستر و پاتے ہین ذکر بہار کر کے شگفتہ کرتے ہین بادشاہ فرماتے ہین ای سرداران نامی اب تو فراق ملکہ بہار مین اپنی یہ کیفیت ہو سر پہ کوہ فرقت ہی بموجب مضمون اشعار دلفگار نظم

پھرتی ہین روح بنکر وہ خانہ باغ تن مین
ساغر نے موج مَی کی لیکر زبان دہن مین
دور جہان مین دیکھا شب یہ لطف تیرا
شبنم پیادہ سوا کدن پڑ جائیگی چمن مین
پیری کی ہے یہ آمد یا زلزلہ ہے کوئی
جلوہ تمھارا دیکھا ہمنے ہر انجمن مین
چشم سیہ کے چلتے دل زلف مین پھنسے گا
بوسے کو مین یہ کہتے لیجاؤنگا وطن مین
ترچھی نظر جو اسکی ہو جاتی ہے سیدھی
دم بھر جو صورت گل ہنستا ہے اس چمن مین

بو ہو کے بس گئے ہین عاشق کے پیرہن مین
ایک عیب بھی لحد مین اس سے چھپا نہ اپنا
بدلی گئی ہے پگڑی ہر شیخ و برہمن مین
جب اس صنم کو پوچھا کافر نہ منھ سے بولا
ایک ایک دانت اپنا ہلنے لگا دہن مین
پردے مین میرے دل کو کہتی ہے تیری الفت
آہو لگا کے اسکو لیجائے گا ختن مین
اس گل نے ہاتھ جب سے تابوت مین لگایا
کچھ فرق آ نہ جاتا کافر کے بانکپن مین

کیا کیا مزے لیے ہین ساقی کی انجمن مین
دھبا لگا عفن کا کیا دامن کفن مین
بلبل کی اشکباری دکھلائیگی تماشا
بُت بنکے بیٹھنے کی عادت ہے برہمن مین
ذرے زمین کے ہون یا آسمان کے تارے
ہے جلوہ گر زلیخا یوسف کے پیرہن مین
کی ہے مری رفاقت غربت مین کیسی کیسی
کیا بھول ہو گیا ہے مردہ مرا کفن مین
روتا ہے مثل شبنم وہ اے جلال برسون

اس سوز وگداز سے بادشاہ جمجاہ عالیجاہ نے یہ اشعار پڑھے سب مصاحبون کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے عرض کی کہ شہریار حقیقت مین آپ نے عشق ملکۂ بہار گلگوزار مین بڑے بڑے صدمے اُٹھائے سالہا سال کی فرقت سہی آپکے رستم کا کام کیا ورنہ ضبط کرنا دشوار تھا بہار کو بھی فی الواقعی سرکار سے دلی محبت ہے ہرایک اسی انتظار مین ہوگا کہ صاحبقران طلسم ہوشربا مین آئین لقا تو بھاگ کر نکلگیا بادشاہ جمجاہ نے تاجدارون اور عیارون کو نئی وردیان تقسیم کین اس شوکت وشان سے تعاقب مین زمرد شاہ باختری کے چلے لقا بھی رواروی کرتا ہوا چلا جاتا ہے جہان ٹھہرنے کا قصد کیا وسواس وخناس نے خبر خبر دی یا خداوند صاحبقران زمان چلے آتے ہین اہالیان دیہات وقریات اپنے اپنے قصبون سے نکل آتے ہین وہانسے تو اشتیاق مین چلتے ہین کہ قدرت کی زیارت سے مشرف ہون جب باہر آتے ہین صورت نحس لقا کی دیکھکر پھبتیان کہتے ہین کوئی پرانا ستج کہتا ہے کوئی غول بیابانی کہتا ہے شداد ثانی ہے اس بیچارے نے کیون دعویٰ خدائی کیا تھا مسلمانون کے بھاگتا پھرتا ہے ہم تو جانتے تھے جاگتی جوت کا خداوند ہے صاحب کرامات ہوگا یہ تو خود بھاگتا ہے بندون کی کیا مدد کریگا خود بلا مین مبتلا ہے کسکی بلا رد کریگا بعض بداعتقادون نے آکر قدمبوسی کی سامان دعوت لیکر آئے لقا بیچارا گینڈے سے اترا چند ساعت ٹھہرا کھانا بھی نہ زہر مار نہ کرنے پایا تھا کہ وسواس وخناس

دوڑتے ہوئے آئے ہانپتے کانپتے ہوئے چیخنے لگے یا خداوند بھاگیے غضب ہوا صاحبقران
زمان آپہونچے گوش بر آواز ہو جیسے طبل سکندری کی صدا آتی ہو وہانسے بھی اُٹھکر بھاگتا ہی لقا تو
اسیطرح اُفتان و خیزان منزلین طی کرتا ہوا جاتا ہو صاحبقران زمان منزل بمنزل بہ تکلف
تمام قریات و دیہات کو اسلام آباد کرتے ہوئے چلے آتے ہین جس مقام پر پہونچے وہان کے
تعلقدار زمیندار آکر قدمبوس ہوئے صاحبقران زمان نے انکو سرفراز کیا جسنے سرکشی کی وہ مارا
گیا قریات و دیہات مین صاحبقران کی دھوم ہے صاحبقران بڑے منصف عادل
ہین جرأت و لیاقت مین بھی کامل ہین ان دونون لشکرون کا داخلہ قریب گنبد افراسیاب کے
عرض کیا جائیگا یہ بھی تحریر کرچکا ہون کہ انجم آتشبار جادو ایرج نوجوان سے شکست کھا کے
بھاگا ہے۔ اسکے تعاقب مین یہ جلیل بھی منزلین طی کرتا ہوا یاد مین ملکہ بران شمشیر زن کے
یہ اشعار بیتابانہ و مضطربانہ باصد گریہ و زاری و نالہ و بیقراری مصنف کر زبان پر جاری ہیں نظم

منزل قدس جسے کہتے ہین گھر کسکا ہی
چشم بد دور سویدا یار کے گھر کسکا ہی
برق کہتے ہین جسے ہو دل مضطر کسکا
پوچھتے مجھسے ہین داغی یہ ثمر کسکا ہی
کس سے بیعت ہو مجھے غیر ید اللہ قمر

جسکے دربان فرشتے ہین وہ در کسکا ہی
دل کے لیتے ہین اگر فائدہ ہی شوق سے لو
ابر کہتے ہین جسے دیدۂ تر کسکا ہی
جا نبطے رواں دل ہی کہ جان عاشق
بندے بے دست خدا دست نگر کسکا ہی

جلوۂ رخ سے جو ہو رشک وہ برج قمر
نفع ہوتا ہی تمھارا تو ضرر کسکا ہی
داغ دیکر دل کو داغ کو یون بھول گئے
کو برج کسکا ہو خدا جانے سفر کسکا ہی
اس سوز و گداز سے اشعار پڑھتے

ہوئے اپنی محبوب مطلوب کی یاد مین یہ بھی جاتے ہین ان کا بھی داخلہ وقت پر تحریر کیا جائے گا

دو کلمہ داستان حیرت بیان مصیبت عنوان عیاری خواجہ عمرو کہ جستجو مین تحفہ جات
کے نکلے ہین وقت پر پہونچنا اور گنبد کا گرنا جنگ مغلوبیا فراسیاب جادو سے عین
وقت پر پہونچنا صاحبقران وایرج کا کوکب روشنضمیر پر ظاہر ہونا عشق ایرج
از بران اور دشمن ہونا مسلمانون کا عجب داستان حیرت عنوان
ہے ناظرین کو دیکھنے سے لطف حاصل ہوگا چند اشعار قم بطور یادگار غزل

چار دن مین خزان ہے گلشن ہی
شاخ گل پر مرا نشیمن ہے

چند روزہ گلون کا جوبن ہے
ہی بلا دور سربلندون سے

بلبل خوش نصیب ہون صیاد
سر بستان خزان سے ایمن ہے

خط کے آتے ہی حسن کو ہی زوال
دیر سے خم ہماری گردن ہی
سیر کرنے عدم کو جاتے ہین
کتنا کوتاہ تیرا دامن ہی
یار کا یار ہی رقیب قمر

عارضی عارضون کا جوبن ہی
غیرت برج مہ ہی خانۂ یار
در پہ حاضر اجل کا توسن ہی
پیرہن کی جنون مین تاب کہان
دوست کا دوست اوسکا دشمن ہی

جلد تلوار کھینچ اے قاتل
رشک کوکب ہر ایک روزن ہی
ہاتھ آتا نہین میرے اے وصل
روح کو بار جامۂ تن ہی

چہرہ غواصان دریاے بلاغے

مضامین آبدار و شناوران بحر ذخار داستان قیامت آثار بصد جوش و خروش کشتی کلک کو دریاے بے کنار فکر مین یون روان کرتے ہین شعر مصنف نہنگان دریاے جرأت نشان ہا چنین غوطہ زدہ دریم داستان کہ مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری سرکوب ساحران جہان عیار زلزلۂ قاف ثانی سلیمان تحریر کر چکا ہون کہ نہایت پریشانی مین لاچین وغیرہ سے صلاح کر کے نکلے تھے کہ ان تحفہ جات تیر و تبر کا کیونکر دفعیہ ہو بعد خواجہ کے یہ قیامتین برپا ہوئین انتقال نور افشان قتل چند سرداران افراسیاب کا دم بدم جوش و خروش بڑھتا جاتا ہی خواب و خور اہالیان لشکر اسد نامدار پر حرام ہی اسد آٹھ پہر مسلح رہتے ہین جب نعرہ افراسیاب کی آواز آئی یہ خیمے سے لوح چمکاتے ہوے نکلے انکو دیکھکر افراسیاب جلد بھاگتا ہی مگر کوئی دقت و ساعت ایسا نہین ہی کہ طلسم کشا کو چین لینے دے کبھی بار عیاد گذار نقوش چمکا دیتے ہین اوسکی ضو سے بھی گھبراتا ہے بالاے گنبد چلا جاتا ہی اسد کو اپنے قریب نہین آنے دیتا سحر کیا اور نکل گیا کبھی کوئی قتل ہوا کسی کا خیمہ جل گیا کبھی برف برسا دی کبھی آگ لگا دی اہالیان طلسم نور افشان غم مین نور افشان کے بیتاب و بیقرار کوکب چپ ہو گیا ہر وقت بران سے یہی کہا کرتا ہی اے نور نظر اوستاد نے صاف صاف نہ بتایا وہ کون سی بات ہی کہ خواجہ اور صاحبقران سے مجھے سوے مزاجی واقع ہو مین تو نادیدہ صاحبقران کی محبت مین چور ہون خواجہ عمرو تشریف لائے اونکی بھی خدمت کی مجھے خواجہ عمرو سے برائی کی امید نہین بران جواب دیتی ہین اے والد نامدار ناحق کا انتشار ہی بزرگ آپکے خیر خواہ تھے وقت احتضار تھا جو ذہن مین آیا کہدیا خدانخواستہ خواجہ آپکی محبت کا دم بھرتے ہین آپ آٹھ پہر مصروف جانبازی ہین میری مونس و رفیق شفیق نی انھین سب کے

واسطے جان دی نورافشان جادو کس دھوم سے آگر رابطہ محبت خواجہ مین یہ ہوا پس ایسی کیا نا انصافی ہو کہ آپ سے اور خواجہ عمرو و صاحبقران سے خدا نخواستہ کسی قسم کا ملال ہو اور آپکے احسان کو نہ پسند فرما مین ہان کچھ درانداز آگ لگا مین تو مجبوری ہی اور لاچاری ورنہ صاحبقران زمان نے حقیقت امر تو یہ ہے ہمارے ساتھ وہ کیا جو حق سرداری تھا آپ نے جب بیقرار ہوکر عرضی لکھی اپنے پوتے ایرج نوجوان کو براے مقابلہ جہانگیر روانہ کر دیا اور دیکھیے سرداری وفاداری اسے کہتے ہین خود بھی تشریف لائے جہانگیر سے مقابلہ کیا آخرکار جہانگیر کو زیر کر کے اپنے ہمراہ لیگئے اس روز کی مغلوبہ مین بھلا کسکو زندگی کی امید تھی سب اپنی اپنی جان سے ہاتھ دھوئے ہوئے تھے صاحبقران زمان نے اسم اعظم پڑھکر سب بلاؤن کو دفع کیا اسطرح جو ملکہ بُران شمشیر زن کوکب روشنضمیر کو سمجھا دیتی ہے تو کوکب خاموش ہو جاتا ہی آٹھ پہر لشکر مین کمر بستہ ہی لشکر دین کی پامالی مین روز بروز ترقی ہی اسد نامدار بیقرار ہوکر برق و چالاک وغیرہ سے کہنے لگا یارو بہر خدا جاکر خواجہ کو تلاش کرو ایسا نہو کسی بلا مین خواجہ صاحب پھنس گئے ہون یہ سُنکر برق و چالاک و جانسوز و ضرغام و مہتر قران سب کے سب تلاش مین خواجہ عمرو بن امیہ کے فرداً فرداً چلے لیکن خواجہ عمرو بن امیہ ضمری ایک ہفتہ تمام صحرا مین سرگردان رہے کہین نشان نہ پایا ایک دن تھک کر ایک نخل کے سایہ مین بیٹھے ایک گوتے کی شکل بنے ہوئے خواب مین راتون کو خواب بہارے پریشان بھی دیکھتے امیر حمزہ صاحبقران نامدار کے فراق مین بھی دل ان کا بیقرار ہی بنیل سے نکالی اپنے آقا کی یاد مین نئے طور سے یہ اشعار پڑھے نظم

کس حسن چو یار ما ندارد
دست آئینہ دار ما ندارد
بے نور بود گر آفتاب است
خورشید عیار ما ندارد
با بلبل باغ آرزو ہم
این بیشہ شکار ما ندارد
خوبان ز نظارۂ برنجند

زلفے چو نگار ما ندارد
پژمردہ گلش ز خاک روید
چشمے کہ غبار ما ندارد
قاصد کہ بہ نامہ میکند فخر
این باغ بہار ما ندارد
چون غنچۂ گل شگفتہ باشد
این ضابطہ یار ما ندارد

آئینہ ما ز عیب پاک ست
ابرے کہ بہار ما ندارد
ما نور و چشم آفتابم
مکتوب دیار ما ندارد
ما آب کنیم زہرۂ شیر
ہر دل کہ غبار ما ندارد
در کشور حسن اعتباری

جز نقش و نگار ما نماند
با این ہمہ زور رستم ہند
طالع سر و کار ما ندارد

در باغ بہشت عندلیبی
دستی چو چنار ماندارد

صوتی چو ہزار ماندارد
خاموش ز گفتگوی مغنی

اس بیقراری مین خواجہ نے یہ اشعار گائے خود بھی مبہوت ہوگئے گانے مین توانکے سوز وگداز تھا ہی طائران صحرا آکر اُس نخل کی شاخون پہ بیٹھے آہوان صحرا کُرچھالین بھرتے ہوے سامنے آکر ٹھہرے بہ نگاہ حسرت چہرے کو عمرو کے دیکھ رہے ہین آنکھون سے اشک حسرت جاری گانے پر عمرو کے بیقراری شیر بھی ڈکار لیکر نکل آیا وہ گانے کا اشتیاق ہے پہلو مین تو آہو کھڑا ہی شکار نہین کرتا باز کے پہلو مین عصفور کو جگہ ہی وہ گانے مین عمرو کے سوز وگداز ہے کہ باز بھی شکار سے باز ہی بعض طائرون نے پرسے پر ملا کر سر پر عمرو کے سایہ کیا ہی عمرو سلیمان وقت بنا ہوا نے بجا رہا ہے قضائے کار اس حوالی مین ایک باغ ہو ملکہ گلزار جادو معشوقہ آفتاب فلک سیر اسکا حال تحریر کیا جائیگا گلزار اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی ہو علم موسیقی مین خود بھی کامل و اکمل ہے کنیزین ہزار دو ہزار حاضر ہین یہ کہکر تخت پر سوار ہوئی کہ اسوقت دل گھبراتا ہو چلکر سیر صحرا کرین چلو کنیزونکو ساتھ لیا تخت اڑاتی ہوئی جاتی ہو کہ کان مین آواز آئی کوئی کامل نئے طور سے یہ غزل گا رہا ہو غزل

کھینچ لایا جذب دل انکو مری مدفن کے پاس
کچھ سمجھ ہی کے بٹھایا ہو ہمین دشمن کے پاس
واے ناکامی نہ پہونچون یار تک اس قرب پر
مین نے دیکھا ہو بہار ما ارک ہرن کے پاس
دور ہی سے دیکھ لون صیاد اپنا آشیان
سر ٹپکتی ہی نگاہ شوق جس روزن کے پاس
وہ نہین آتا تو اسکی چال کی فتنے تو ہین
دور جا بیٹھے مگر آکر اے قاتل تنکے پاس

پھر بھی اُڑ کر خاک جا سکتی نہین دامن کے پاس
انکے خار رہگذر نے اختلاط اس سے کیا
دور یون اُس سے رہے ہم ہون جو ہو رگ گردن کے پاس
دلمین ہین کچھ رنگ بے بیان کو کچھ تری مستی کے داغ
ایکدن جاکر قفس رکھدے ور گلشن کے پاس
جذب مقناطیس دکھلا دے کبھی اے شوق دل
کوئی آنکلے انھین مین سے مری گردن کے پاس

دوستی در پردہ کی ہو اُسنے اے دل بزم مین
چاک ہوکر جیب بھی آنکلی ہو دامن کے پاس
لیگئی میری بغل سے دلکو دزدیدہ نگاہ
تختہ لالے کا کھلا ہو تختہ سوسن کے پاس
دیکھے چشم فلک اسکو نہ کوے یار مین
تیغ قاتل کھچکے آجائے مری گردن کے پاس
وصل کی شب بھی رہی انکو تجھی سے جلال

ملکہ گلزار کے کان مین جو یہ آواز آئی چونکہ واقف کار علم موسیقی تھی تڑپ گئی کنیزون سے کہا بڑا کامل و اکمل کوئی نے بجا رہا ہے کس لطف سے غزل گا رہا ہے یہ کہکر اپنے تخت اپنا جانب تخت بڑھایا سر آسمان سے دیکھا ایک گویا نحیف و ضعیف اگلی وضع زیر نخل بیٹھا ہوا دہن سے لے نے بجا رہا ہے طائران صحرا آہوان وحشی تسخیر ہوکر سُن رہے ہین

شیر سر دُمن مے ہین گلزار نے کہا اِن گویّے کو لیچلو باغ مین چلکر گانا سنینگے یہ گویا اعلیٰ درجہ کا کامل و اکمل ہو دیکھو کیا کیا تانین لے رہا ہو جسکے سُننے سے دل بیقرار ہو رہا ہو چرند پرند تک سکے گانے مین مدہوش ہین خواجہ عمرو تو بیخبر بیٹھے ہین گلزار نے ایک کنیز کو اشارہ کیا وہ کنیز سحر کرتی ہوئی زمین پر برابر خواجہ کے آئی کمر مین خواجہ صاحب کی پنجہ دیکر اُٹھا لیا عالم بیہوشی مین تخت پر ڈالکر اپنے باغ مین لائی خود مسند پر بیٹھی کنیزین جمع ہوئین اب خواجہ کو ہوشیار کیا خواجہ کی جو آنکھ کھلی اپنے کو ایک باغ بہشت آئین مین پایا ایک نازنین مہ جبین نہایت حسین مسند ناز پر جلوہ گر ہے گرد کنیزان ناموز بیٹھی مسکرا رہی ہین خواجہ سمجھ گئے کمال باعث زوال ہوتا ہے گانا سُنکر تمکو اُٹھا لائی ہو خواجہ اُٹھتے ہی دعائین دینے لگے سامری و جمشید چراغ حسن و کمال روشن رکھے یہان مجھکو کون لایا ہو ملکہ گلزار نے پوچھا اجی بڑے میان جی تمھارا نام کیا ہو خواجہ نے کہا آپ کے گھر کا منگتا ہون جسدن سے جابجا اہل سلام کی عملداری ہوئی ہم لوگون پر زوال آیا در در بھیک مانگتے ہین آپ لوگ ہمارے قدردان تھے ہماری قدر کرتے تھے ہمکو گھر سے کہین نکلنے نہین دیتے تھے گھر بیٹھے جابجا تنخواہین مقرر تھین جورو بچے پرورش پاتے تھے اب ہمیر تباہی آئی کچھ دلون تک جو کچھ پونجی جمع تھی اپنی وضع کو گھر بیٹھے نباہے گئے آپ لوگونکا نام بنائے گئے جب فاقون کی نوبت پہونچی گھر سے نکل پڑے رونا بلکنا بچونکا نہ دیکھا گیا دیہات قریات مین جو کچھ جس کسی نے دن بھر مین دیدیا رات کو ہم آ کے جورو بچون مین لیگئے بال بچونکو کھلایا پلایا صبح کو پھر نکل پڑے اب اسی صورت سے اپنی بسر اوقات ہوتی ہے اس مقام پر مجھکو کون لایا بال بچے میرے میری یاد مین تڑپ رہے ہین بھوک کے مارے بلکین گے اُنکے تئین اب روز رزق کون پہونچائیگا خبر اُنکے اچھے برے کی کون لیگا سلمان کسی کو ایک پیسا نہین دیتے سامری پرستون کی عبادت مین گانا شامل ہو اس پیر غلام کو اُستاد نے نواز کہتے ہین میرے بزرگونکو ہمیشہ اس کمال پر ناز رہا بادشاہون کی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہے ہین اب جس طرف جاتے ہین عملداری سلمانون کی پاتے ہین وہ فقیر کو بھیک بھی نہین دیتے جواب بھی دینا دشوار لفظ سے دینے کے بیزار یہ فرمایئے مین یہان کیونکر آیا ملکہ گلزار نے کہا اے اُستاد نے نوازندہ گھبراؤ ہمکو بھی کسیقدر اس فن مین دخل ہے بڑے بڑے کاملین اس باغ مین آئے تمھارا گانا سُنکر ہمکو پسند آیا تمکو اُٹھا لائے جو کچھ مانگو گے دینگے تمکو سرفراز کرینگے خواجہ نے پوچھا اے ملکہ عالم آپ شہنشاہ طلسم

ہوش رُبا کی ملازم ہین آج کل سُنا ہو کہ طلسم کشا نے مرحلہ جات بھی فتح کیے افراسیاب جادو سے
مقابلہ پڑا ہو اُس بادشاہ جلیل کو جان بچانا دشوار ہو افسوس ہزار افسوس کہ اب بالکل باعث
ہماری بربادی کا ہوا جس قریے گانؤن مین ہمارا گذر ہوا ہو دیکھا کہ اہالیان دیہات و قریات فوجین
اپنے اپنے ہمراہ لیکر براے مدد شہنشاہ جاتے ہین مُلک تو جا بجا خالی پڑے ہین آپ نہین
تشریف لیگئین گلزار نے کہا استاد بھلا ایسی بھی بات ہو کونسا ایسا نمکخوار ہوگا جو اسوقت میر
شراکت شہنشاہ نکرے ہمارے سبب سے لڑائی قائم ہو ورنہ ابتک افراسیاب جادو قتل
ہوگیا ہوتا ہمارے مالک شہنشاہ صاحب جاہ و جلال چرخ افسونگری کے ماہ کمال آفتاب
فلک سیر اس اقلیم کے حاکم ہین اپنے قلعے مین تشریف رکھتے ہین خود شہنشاہ ہوش رُبا
تشریف لائے تھے تیر و کمان تلوار گرز سنان نیزہ بزرگون نے ہمارے شاہ کے اسی دن کے واسطے
تیار کر رکھے تھے کہ جس مقام پر یہ اشیا لٹکا دیے جائین اسکے سایہ مین کوئی نہ آسکے اسقدر تیر و
تلوار برسے کہ اگر دس کرور ہون چشم زدن مین قتل ہو جائین دشمن امان نہ پائین اب شہنشاہ
آفتاب فلک سیر کو نامہ لکھا تھا انھون نے سات لاکھ کا لشکر تیار کیا ہے اور مجھکو بھی نامہ لکھا
ہو کہ ملکہ عالم تیار رہنا ہم لشکر ساحران لیکر بڑے کروفر سے آتے ہین ہمارے تحفہ جات نایاب
کام کر رہے ہین خود بھی چلکر شریک جنگ ہون امروز فردا آئینگے ہم بھی اپنے شوہر کے
ساتھ جائینگے سحر عمدہ عمدہ تیار ہوے ہین ملکہ بلقیس سے مقابلہ کرونگی شوہر ہمارے
قتل لاچین کا وعدہ کر چکے ہین شہنشاہ نے بھی تحریر فرمایا تھا کہ ان زن و شوہر نے انتہا کا
ناک مین دم کر رکھا ہو اگر یہ قتل ہو جائین اسد نامدار کو ایسی مشکل ہو کہ بار سحر نہ اُٹھا سکے اُسکے
ساتھ والے اسکے عزیز دار سب بیکار ہین یعنے شاہزادہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن و قاسم
و نور الدہر و غضنفران مین کوئی ایک لفظ بھی سحر کا نہین جانتا غیر ساحرون کو دھو کا دینا
کتنی بڑی بات ہو خواجہ یہ حال سُنکر خاموش ہوے ملکہ گلزار نے صحبت آراستہ کی کنیزونکو
بھی ملکہ کی علم موسیقی مین بڑا دخل ہے ساز لیکر بیٹھین چہار جانب سے خواجہ صاحب کو گھیر لیا
کوئی کہتی ہو اُستاد غزل گائیے کوئی کہتی ہو غزل کیسی اُستاد سے خیال سُنو ٹھمری کیا چیز ہے
او شیدا تجھکو کیا تمیز ہو ان لوگون سے خیال ترانہ سُنو کہ کمال کا حال کھلے گلزار نے بھی یک توڑا

اشرفیونکا منگا کر کہا اُستاد یہ تمھاری رونمائی ہی ہم تمھارے شاگرد بھی ہونگے اب تو سامان سفر درپیش ہی
مقابلہ طلسم کشا کا پس و پیش ہی آفتاب فلک سیر سے تمھاری ملاقات کرائینگے وہ بڑے قدردان
اس فن کے ہین تمھاری بہت بڑی قدر کرینگے لاکھون روپیہ انعام مین دینگے جسدن افراسیاب
اس لڑائی کو فتح کریگا ہمارے شہنشاہ آفتاب فلک سیر نا ہب قرار پا جائینگے افراسیاب کا قول
ہی کہ وقت پر میرے سوائے آفتاب فلک سیر کے کوئی کام نہ آیا ان تحفہ جات نے میری
جان بچائی اب چلکر سر میدان بھی لڑینگے دن تو باتون مین گذرا رات کو ملکہ گلزار نے
سامان روشنی کا کیا تمام درخت بادلے سے منڈھے گئے ٹھاٹھ بندی ہوئی قفسہائے طائران
خوش الحان درختون مین لٹکے ہوئے وسط باغ مین فرش شجر کا بچھایا گیا ملکہ گلزار آکر مسند پر بیٹھی
استاد نے نواز کو بھی خلعت ملا مُرغ زرین نبکر بیٹھے ساز بھی درست ہوئے ملکہ گلزار نے اشارہ
کیا اُستاد اب تو مہربانی فرمایئے جس طرح سے صحرا مین بجا رہے تھے اُسی طرح سے بجایئے
صبح کی صدا اسوقت تک کان مین بھری ہی تمھارا اُٹھالانا مجھپر خود شاق ہوا جی چاہتا تھا سُنے
جایئے خواجہ نے کہا بہت خوب آپ ایسی قدردان ملین باغ مین آکر غنچہ آرزو کھلا بس یہ
سب صاحبون کو خوب راضی کرونگا لیکن کیون اے ملکہ عالم آپکے شوہر صاحب نے جو یہ تحفہ جات افراسیاب
جادو کو دیے اگر شہنشاہ اسکی قدر نکرین آپ کے شوہر صاحب نے کوئی دفینہ بھی رکھا ہے
گلزار نے تھرا کر کہا اُستاد واسطہ سامری جمشید کا دفینہ کا نام نہ لیجیے یہ تحفہ جات خاص ہمارے
شوہر کے بزرگون نے بہلوے سامری مین بیٹھکر تیار کیے ایسی بات کوئی مُنھ سے نہین
نکال سکتا جان و آبرو کا خوف ہی ایسی اشیا نادیدہ ہمارے شوہر کے پاس تھے خود
افراسیاب جادو برائے قدمبوسی آئے ہمارے شوہر سے وعدہ کیا کہ بعد فتح تم کو تمامی
طلسم ہوشربا کا حاکم کرونگا جو تحفہ جات تمھارے بزرگون نے بنائے ہین وہ ہم کو مرحمت کرو
ہمارے شہنشاہ عالیجاہ نہ دیتے تھے افراسیاب جادو نے اقرار نامے لکھکر دیے آپس مین
عہد و پیمان ہوئے اسکو کوئی دفع نہین کر سکتا خواجہ نے چاہا کچھ اور پوچھون گلزار نے بہ نگاہ
قہر و غضب طرف خواجہ کے دیکھا کہا او نی نواز بس ان باتون کا ذکر نہ کر ہمارے شہنشاہ کی
جان کا مقدمہ ہی کچھ ہمارے سامنے بیٹھکر گا وایسے تیور سے ملکہ گلزار نے کہا خواجہ کو خوف ہوا کہ

اب کی اگر پوچھون ساحرہ ہی نازک مزاج آفتاب فلک سیر کی زوجہ ایسا نہو گرفتار کرے خاموش تو
ہو رہے دلکو بیقراری سوجے اب اور تدبیر کرنا چاہیے زکمر سے نکالی ساز بھی سب ملے ہو رات کا
سناٹا روشنی کی تیاری دیوار ہاے باغ پر گلکاری یہ اشعار جگر سوز خواجہ عمرو نے شروع کیے **نظم**

تیر نگہ کی اُنکے خطا کچھ نہ پوچھیے
جو چاہیے دیجیے وہ سزا کچھ نہ پوچھیے
حسرت نکالیگا کوئی وقت ذبح کیا
حاجت نہیں کسی سے پتا کچھ نہ پوچھیے
پوچھا علاج درد جگر جس طبیب سے
جھگڑا پڑا ہی نزع مین کیا کچھ نہ پوچھیے
بیکار نزع مین ہی عیادت مریض کی
بے پردہ کسکو دیکھ لیا کچھ نہ پوچھیے
ناگفتنی معاملہ عشق ہے جلال

تاکا تھا کسکو کسلیے لگا کچھ نہ پوچھیے
پوچھی جو مین نے لذت درد فراق یار
اب کاٹیے بھی جلد گلا کچھ نہ پوچھیے
قاتل جو ہنس پڑا تو یہ بولے دہان زخم
اُسنے کہا اجل کی دوا کچھ نہ پوچھیے
واللہ جان کنی مین بسر کی شب فراق
اب سطرح ہی فضل خدا کچھ نہ پوچھیے
پوچھا جو مین زمانے خطا پر جھکا کیا
جو کچھ سلوک اُسنے کیا کچھ نہ پوچھیے

عاشق ہون دل لگانکی تعذیر مین سکرو
دل نے تڑپ کر دی یہ صدا کچھ نہ پوچھیے
کہتا ہی دل کہ چلیے بتا دون مین کوئے یار
واللہ اس نمک کا مزا کچھ نہ پوچھیے
دل سوئے یار سوے عدم کھینچتی ہی جان
کسطرح یہ بہار کٹا کچھ نہ پوچھیے
کہتی ہی آنکھ کیا کہون مین کچھ نہ پوچھیے
قاصد نے یہ جواب دیا کچھ نہ پوچھیے

ان اشعار کو جو اُستاد ذی نواز نے
گایا ملکہ **گلزار** و اہالیان جلسہ تعریفین کر رہے ہین صداے آہ آہ اور واہ واہ بلند ہی **خواجہ** نے گاتے
گاتے ہاتھ کو روکا گانا موقوف کیا **گلزار** نے کہا کیون اُستاد گاتے گاتے کیون رُک گئے آج صبح تک
گایے بھیرویں گا کر موقوف کیجیے گا اسوقت دو پہر سے شب تجاوز کر چکی ہی دو چار چیزین بہاگ کی گایے
خواجہ نے کہا ملکہ بے نمک کی صحبت شراب کباب بجز بالکل حرچا نہین **گلزار** نے کہا اُستاد اسکا بھی شوق
ہی **عمرو** نے کہا ہم لوگون کی خمر گھٹی ہی دایہ نے عوض دودھ کے پہلے شراب پلائی **دختر رز** ہماری
کھلائی ہی بنت العنب دائی ہی ابھی آپنے کمال ہی کیا دیکھا مجھے بھی اب منظور ہوا آپ لیا قدردان دستیاب
ہوا اسطرح کے کمال ظاہر کرون اب خوب حضور کو راضی کرونگا ملکہ **گلزار** نے کہا اُستاد
اس گانے سے زیادہ کیا کمال ہے **خواجہ** نے کہا اے ملکہ عالم مین ساقی گری خوب کرتا
ہون جب ساقی ہوتا ہون کوئی باقی نہین رہتا حضور سر سے شراب پلاؤن ہاتھ سے بتاؤن
پاؤن سے ناچون کیا مجال ہی جو ایک قطرہ بھی شراب کا ہل کر گر جاے میرے سپرد میخانہ کیجے
ملکہ بہت خوش ہوئی کنجی میخانہ کی خواجہ کو دی خواجہ صاحب میخانے مین آئے شراب کو خراب کیا

بیہوشی ملا کر محفل مین لائے پہلے جام بھر کر سر پر رکھا گلزار کے سامنے خوب گت ناچے گلزار بہت خوش
ہوئی اپنی کنیزون سے کہنے لگی دیکھو تو واہ واہ کیا کہنا اُستاد نی نواز کس خوبصورتی کے ساتھ
سر پر جام رکھے ہوے ناچ رہے ہین یہ کہکر ملکہ گلزار نے بہت کچھ انعام دیا خواجہ نے
بڑھ کر لے لیا سر جھکا کر کہا ایسی قدردان کو سرے شراب پلانا چاہیے ملکہ نے سوتیونکا مالا گلے سے
اُتار کر خواجہ کو پہنا دیا جام بے اندیشۂ انجام پی گئی اب تو خواجہ نے دور شروع کیا مصاحبین اشارے
کر رہی ہین ہمکو بھی جام اُستاد دینا خواجہ فرماتے ہین صاحبو گھبراؤ نہین جلدی نہ کرو مین جب باقی بچتا
ہون کسیکو باقی نہین رکھتا ہون بارہ سے کنیزون کو خواجہ نے شراب پلائی اب رات چار
گھڑی باقی ہو ملکہ نے نشے کے جوش مین سر اپنا مسند پر رکھا سر مسند پر رکھنے کے ساتھ ہی بیہوش ہو گئین
کنیزین گھبرا کر اُٹھنے لگین جو اُٹھی گویا جہان سے اُٹھی گری اور بیہوش ہوئی جب سب کنیزین بیہوش
ہو چکین اب خواجہ صاحب نے قصد کیا کہ ملکہ کو قتل کرون محفل کو لوٹ لون سوچنے لگے گلشن عیاری
پر نگاہ ڈالی گلہاے رنگارنگ مکر و غدر نخل ہاے تازہ فکر عالی کے چمنہاے طولانی تدبیر لاثانی کا
اک گلزار بیخزان نظر آیا باغ فکر سے گلہاے مضامین چنے ایک پھول کی رنگ و بو پسند آگئی مراد یہ تھی
اسکو قتل نکرو مراد نہ حاصل ہوگی یہ سوچ کر گلزار کو اُٹھایا نذر زنبیل کیا آواز دی واوا جان اسکو بحفاظت
رکھیے اپر کوئی زوال نہ آنے پائے ابھی بڑا مطلب ہو ٹھہ سے پکار کر کہدیا اے خبردار اس سے
نوکری نہ ڈھلوانا ورنہ قیمت مین فرق آجائیگا ہمارے آقاے نامدار کے لشکر کی آمد ہے سردارانِ
خوش مزاج حسن پرستون کے سر کے تاج اُڑتے پھرتے آئین گے بڑی قدر سے اسکو خریدینگے
یہ کہکر رنگ روغن عیاری کا نکالا آئینہ سامنے رکھ لیا گلزار جادو کی شکل بنکر تیار ہوے کئی
دن کے جاگے ہوے بھی تھے صحرا مین سرگردان رہے دوشالا تان چھپر کھٹ پر آرام فرمایا
بوقت صبح نسیم سحری چلی پہلے سب سے نرگس کی آنکھ کھلی سوسن غل مچاتی ہوئی اُٹھی
غنچہ دہن نہایت کم سخن شمشاد اکڑنے لگی آپس مین صلاح ہوئی آج ملکہ بہت سوئین
بیدار کرو کنیزان ماہ رخسار نے آکر قدمون سے آنکھین ملین تلوے سہلاے خواجہ
آنکھین ملتے ہوے اُٹھے سب نے دیکھا ملکہ نہایت بدمزاج ہین غصے مین فرمایا کیون و شفقتلو
تم سب نے ملکر میرے گویے کو کیا کیا میرا نی نواز کہان گیا سب نے کہا حضور دور شراب سقدر ہوا نشے مین

ہم سب سو گئے بازاری گویا آپ نے اسکی اسقدر قدر دانی کی کہ توڑے اشرفیونکے دیے بس وہ نگوڑا بھول گیا اُسکے حوصلے سے زیادہ ملا ملکہ نے کہا تلاش کرو اگر میرا نواز نہ ملے گا مین اپنی جان دونگی تم سبھون کو قتل کر ڈونگی یہ کہکر رونا شروع کیا کنیزین تصدق و نثار ہوئین خواجہ یعنی ملکہ نقلی نے کہا او نرگس تیری آنکھین پھوڑ دونگی بی سنبل کے جھونٹے نوچونگی بی شمشاد کا سر قلم کرا دونگی سبھون کی منت و خوشامد بیکار ہے اب مجھے چین نہ آئیگا کنیزین دوڑین تمام باغ مین ڈھونڈھتی پھرتی ہین تمام قصر چھان ڈالے ملکہ پاؤن لٹکائے پلنگ پر بیٹھی ہین چیخین مار مار کر روتی ہین کہتی ہین تم ہی سبھون نے میرے گویے کو کھویا کسیکو خیال نہ رہا مین کمبخت کیون سوئی مثل مشہور ہے جو جاگے سو پاوے جو سوے سو کھووے ایسا گوہر بے بہا مجھے دستیاب ہوا تم سبھون کی غفلت نے اسکو ضائع کیا مین رات ہی کو دیکھتی تھی بی نرگس اُسے گھور رہی تھین بی شمشاد اکڑتی تھین بی سنبل اُلجھن کی باتین نکالتی تھین وہ ڈر گیا کہ ایسا نہو صبح کو مجھپر کوئی آفت آئے مین نے تو اُس سے وعدہ کیا تھا کہ مین تجھے نوکر رکھون گی اپنے وارث کو اسکا گانا سنواتی میرے شہنشاہ کیسے خوش ہوتے افراسیاب جادو اٹھارہ سے ملک کا بادشاہ ہے ایسا گویا اُنکو بھی ممکن نہ ہوا ہوگا بی حیرت کو سنکر حیرت ہوتی ملکہ کے بلکنے سے باغ مین ہنگامہ خواصین کہتی ہین حضور اشرفیان گھر مین رکھکر آئیگا آپ ایسا قدردان کہان پائیگا رات بھر مین نہال کر دیا دامن مدعا زر و جواہر سے بھر دیا ملکہ کہتی ہین تم نے اُسکا مال چھین لیا اُسکو ڈرایا دھمکایا گویے تو بڑے ڈرپوک ہوتے ہین خوف جان سے چلا گیا اسی مین بہتر ہے کہ اُسکو حاضر کرو یہ کہکر عمرو نے نیمچہ کھینچا چاہا گلے پر رکھے شمشاد دوڑکے لپٹنے لگی عمرو نے ایک نیمچہ مارا شمشاد کے دو ٹکڑے ہوے اسی طرح دو چار کنیزون کو قتل کیا اب تو باغ مین ہنگامہ ہوا کنیزین بھاگنے لگین ملکہ کنوئین مین پیر لٹکاکے بیٹھین پھر کنیزین دوڑکر لپٹ گئین کہنے لگین صدقے جاؤن قربان جاؤن واری جاؤن ایسا غضب نہ کیجیے ملکہ کہتی ہین کہ میرے گویے کو کون لے گیا اُسکو خبر کر دین اپنی جان دیتی ہون تم لوگ کیون دخل دیتے ہو یا تو میرے گویے کو مجھسے ملا دو یا مجھے اپنی حالت پر رہنے دو اسی طرح جان کھونے دو مین اپنی جان دیے بغیر نہین رہون گی اگر تم لوگون کو میری جان کا خیال ہے تو میرے گویے کو مجھے لا دو تو خیر نہین تو تم سب کے سب میری جان سے ہاتھ دھوو ملکہ کی یہ

کیفیت سے باغ مین عجب ہنگامہ برپا ہی کوئی منت کر رہا ہی کوئی کنیز عقلمند وعدہ کرتی ہے کہ حضور بارہ دری
مین تشریف لیچلین مین آپکے گوے کو تلاش کر کے لاتی ہون یہ ذکر تھا کہ نوبت نقارے کی آواز کان
مین آئی اک ابر سحر تڑپتا ہوا بیرون باغ ظاہر ہوا اُسمین ہزارون برقین تڑپ رہی ہین چند کنیزین
دوڑی ہوئی آئین عرض کی داری آپ کے شوہر عاشق صادق آفتاب فلک سیر تشریف
لاتے ہین لشکر بیحد ہمراہ ہی مدد کو افراسیاب کی جاوینگے وہ فوج قاہرہ ہے کہ اگر کرور مسلمان
ہون گے ایک دن مین قتل ہو جاوینگے ملکہ نقلی نے کہا حرامزادیو مجھے اُسکے نام سے ڈراتی ہو
آیا ہے تو آنے دو مین تو اپنی جان دینے پر آمادہ ہون مجھے عاشق ومعشوق سے
کیا مطلب تم لوگون سے بیٹھکر عاشق ومعشوقی کرے گا مین اُسکو زندہ صورت نہ دکھلاؤنگی یہ
کہکر چاہا کہ کنوئین مین گر پڑون کنیزین لپٹ گئین چند نے دوڑکر آفتاب فلک سیر کو خبر کی
کہ اُسکا تخت قریب باغ پہونچا ہی ساٹھ لاکھ فوج ہمراہ ہی بڑے بڑے ساحران عذار گرد کھڑے ہوئے ہین
ساتھ والون سے کہہ رہا ہی آج شب کو اسی مقام پر رہینگے بوقت سحر طرف افراسیاب کے
چلین گے لشکر صحرا مین اُتر رہا ہی آفتاب ٹھہرا ہوا ہی حیران کہ آج کیا ہی ملکہ عالم لینے نہین آئین بہتا ہے
کہ نہین معلوم آج میری معشوقہ کا مزاج کیسا ہی معشوق عاشق خصال ہے کوسس بھر پیشتر مجھکو
لینے کو آتی تھین آج نہین معلوم کیا گذرا سرداروں سے کہہ رہا ہی صاحبو وہ تو میرے نام پر جان
دیتی ہین سامری جمشید خیر کرین میرے فراق مین پریشان رہتی ہین بڑی بڑی جفائین سہتی
ہین آج اتنا بڑا لشکر آیا نوبت نقارے بھی بجے اُسکے بھی شور وغل کی آواز کان مین ملکہ کے نہین
پہونچی یہ ذکر تھا کہ چند کنیزین روتی پیٹتی آکر پہونچین عرض کی ای شہنشاہ جلد چلیے دیر کیجیے گا تو ملکہ عالم کو
زندہ نہ پایئے گا آفتاب کا چہرہ زرد ہو گیا کہا صاحبو مفصل بیان کرو کنیزون نے تمام کیفیت
عرض کی کہ حضور جنگل سے ایک گویے کو اُٹھا کر لائین حقیقت مین وہ بڑا ہی کامل واکمل
تھا رات بھر اُسکا گانا سُنا دہ دھوکا دیکر کہین چلا گیا ملکہ نے کئی کنیزون کو بھی قتل کیا اپنی جان
دینے پر آمادہ ہین کنوئین مین پیر لٹکائے ہوئے بیٹھی ہین چاہتی ہین اپنے تئین کنوئین مین
گرا دون آفتاب فلک سیر سُنکر دوڑا کہا ملکہ کے مزاج مین بڑی جہالت ہی مین سو گویے ممکن
کر دونگا یہ کہتا ہوا آفتاب فلک سیر اندر باغ کے آیا دیکھا کہ رنگ باغ دگرگون ہو رہا ہی

ملکہ گلزار جادو کے کنیزین لپٹی ہوئی ہین کنوئین مین پر نشکلے بیٹھی ہین آفتاب کو دیکھکر اور زیادہ پیٹنا
شروع کیا بال نوچنے لگی سر کو پٹکنے لگی کنیزون سے کہا مجھے چھوڑ دو مین اپنی جان دونگی اس ناقدرے کی بھی
صورت نہ دیکھونگی اسکے ساتھ مین ناحق مین نے اپنی زندگی کو ضائع کیا آفتاب فلک سیر نے
دوڑکر ہاتھ تھام لیا عمرو نے کہا تو میرے قریب نہ آنا تو ہی نے میری جان لی گویا گیا پاپوش سے گیا
تو سراسر بے مہر ہے بالکل مجھسے تجھے محبت نہین ہے مین نے ناحق اپنی اوقات ضائع کی آفتاب فلک سیر
ملکہ کی منتین کرنے لگا ہاتھ جوڑنے لگا گودی مین ملکہ کو اٹھا لیا گلے سے لگا لیا پیار کرنے لگا منت کرتا تھا کہ
ملکہ مین نے کیا خطا کی اگر تم کہو تو آسمان سے تارے توڑ لاؤن آنکھین اپنی تمھارے تلوون کے نیچے بچھاؤن
جب بہت سی منت سماجت آفتاب فلک سیر نے کی تو ملکہ نقلی نے کہا تو خوب اس بات کو جانتا
ہے بڑے بڑے شاہان جلیل بلکہ خود افراسیاب جادو اتنا بڑا شہنشاہ طلسم ہوشربا جو اٹھارہ سے
ملک کا حاکم میرا خواہان ہوا مگر مجھے تیرے نام سے محبت تھی تیرے گھر بیٹھ گئی اپنی جوانی خاک مین
ملائی تجھکو میری قدر نہوئی آفتاب فلک سیر نے کہا ملکہ آخر مجھسے کیا خطا ہوئی مین نے کیا ناقدری
کی ملکہ نقلی نے کہا اس سے بڑھکر کیا بیقدری ہوگی تو نے تحفہ جات افراسیاب کو دیدیے ہمسے
بالکل ذکر بھی نہ کیا بس ہمکو دشمن جانا دشمن کا زندہ رہنا کیا ضرور ہے مین تجھپر اپنی جان دونگی
آفتاب نے کہا ملکہ یہ تو ناحق کا غصہ ہے گویے کی جھار مجھپر اُترتی ہے اتنا بڑا بادشاہ طلسم ہوشربا بیقرار
ہوکر میرے پاس آیا ایک تو یہ خطائے فاش ہوئی کہ تمام مرحلہ جات شکست ہوے بربادی ہوشربا
کے بندوبست ہوئے ہم برائے مدد شہنشاہ نہ گئے جب خود شہنشاہ آئے اور اُنھون نے یہ
کلمہ فرمایا کہ مجھے قلعہ بند ہونا پڑیگا تحفہ جات اپنے بزرگون کے ہمین دیدو کہ ہم اپنی حفاظت
کرین اسوقت مجھکو مناسب نہ تھا کہ مین تساہل کرتا عمرو نے کہا تو نے مجھسے چھپایا اب مین
اپنی جان دونگی ان حرامزادیون لونڈیون نے زبردستی مجھکو روک لیا ورنہ مین نے ابتک
کب کی اپنی جان دیدی ہوتی مجھ دشمن کو تو زندہ نہ پاتا جنازہ اُٹھا تا مگر تو وہ جلاد ہے کہ تجھکو کچھ
افسوس نہوتا دشمن کا گھر مین رہنا بہتر نہین ہے مین تجھکو زہر دونگی سنکھیا دونگی
طلسم کشا کو بلاکر اُسکے ہاتھ سے قتل کراؤنگی آفتاب فلک سیر جب اُترکر یہانتک آیا ہے تو ایک
صندوقچہ بغل مین دبائے ہوے آیا ہے جب گفتگو یہانتک پہونچی تو ملکہ نقلی نے کہا یہ صندوقچہ کیسا تو

بغل مین دباے دباے پھرتا ہی لیکن کوئی راز کی بات ہو تو مجھکو نہ تبلانا جہانتک ہوسکے چھپانا تو کہانتک
جاگیگا جسوقت سکو غفلت مین پاؤنگی کنوئین مین گرکر اپنی جان دونگی جلدی تبلا کہ اس صندوقچہ مین کیا ہی
آفتاب نے کہا ملکۂ عالم تمسے کس بات کا پردہ ہی ناحق جہالت مین اپنی جان ہلاک کرتی ہو مین نے تمہارے
واسطے زوجۂ اصلی کو چھوڑا رہتا ہون کبھی گھر نہین جاتا روپیہ مال خزانہ سب تمہارے قبضے مین ہی عمرو نے کہا رے دیے
کو آگ لگے تو نے مجھکو دشمن جانا مجھکو یہ بڑا قلق ہی آفتاب فلک سیر نے کہا ملکہ اس صندوقچے مین تمام طلسم
ہوشربا کی جان ہی عمرو نے کہا پھر جان کا حال مجھسے نہ کہنا ورنہ مین طلسم کشا سے ملجاؤنگی آفتاب نے کہا
ای جان جہان و ای آرام دل مشتاقان یہ صرف تمہارا خیال خام و تصور ناتمام ہی عمرو نے کہا صندوقچے کو
تو کھول مین تو دیکھون اسمین کیا چیز ہی خالی باتین بناتا ہی بڑا بدتمیز ہی رات ساری اسی جھگڑے فساد مین
گذری آفتاب فلک سیر چاہتا ہی صندوقچے کا حال نہ کہون ایسا نہو عورت ہی کسی کے سامنے ذکر کردے
تو غضب ہو جائے عمرو نے الماس کی انگوٹھی اُتار کر رکھی تھی مین لی صبح ہوتے ہی تلوار کھینچکر گلے پر رکھی بال
نوچ ڈالے طمانچے منھ پر مارے کنیزون سے کہا صاحبو دیکھتی ہو یہ دشمن زبردستی میری جان لیتا ہی اگر مین
دشمن ہوتی راز دل کاہیکو چھپاتا اگر مین دشمن ہون تو میرا مرجانا بہتر ہی اگر اپنا عاشق صادق جانتا ہی
صندوقچہ کیون نہین کھولتا اب تو کنیزین بھی چاؤن چاؤن کرنے لگین کہتی ہین میان آفتاب صاحب
ایسی چاہنے والی عورت آپکو نہ ملیگی آٹھ پہر آپ ہی کا ذکر کیا کرتی ہین ہمیشہ نذر دنیا سامری کی مانی جاتی
ہی کہ میرا وارث بخیر و عافیت رہے آپ اُسکے راز کو عزیز کرتے ہین واسطہ سامری و جمشید کا اس صندوقچے کو
کھولو کہین جھگڑا مٹے رات ساری بے آب و دانہ گذری آفتاب فلک سیر کہتا ہی میری منزل کھوٹی
ہوتی ہی افراسیاب کے کئی نامے آئے سبکا یہی مضمون تھا کہ ای قوت بازو جلد آکر شرارت کرو مسلمانون کا
چہار طرف بلوہ ہی مگر افراسیاب نے بھی قیامتین برپا کی ہین کل کے نامے مین بھی یہی تحریر تھا کہ نور افشان
مارا گیا طلسم نور افشان مین قیامت برپا ہی یہ کہکے ہاتھ باندھنے لگا کہ ای ملکۂ عالم جلو سوار ہو یہ راز جاکر
سامنے افراسیاب کے تبلادونگا حال قتل نور افشان سُنکر عمرو کا کلیجہ پھٹ گیا سر زمین پر دے مارا کہا او
ناقدرے اب میرا جنازہ لیکر جا مین زندہ نجاؤنگی یہ کہکر چیخین مار کے رونا شروع کیا چہار سمت سے آفتاب
فلک سیر پر صاحبون کا بلوہ ہی کہ صاحب تم کیسے جلاد ہو کیا صندوقچے مین تمہاری جان بند ہی
ہی طائر ہی کہ اُڑجائیگا آفتاب مجبور ہوا قلب تو کانپ رہا ہی کلید اپنے جوڑے سے نکالی بمشکل صندوقچہ کھولا

عمرو نے دیکھا اُسمین ایک آئینہ حلبی ہی کہ جسکو دیکھکر آنکھین روشن ہوتی ہین آفتاب نے کہا لو ملکہ دیکھا فرق
یہی آئینہ ہی عمرو نے جھپٹ کر کہا او کمبخت اس آئینے کی کیا صورت ہے یہ تو بتلا کہ کسکام کا ہی یہ کہکر آئینہ اُٹھا لیا
دوپٹے کے اندر چھپایا کہا مین اسکو ٹبون سے کچل ڈالونگی آفتاب فلک سیر نے کہا ای شہنشاہ خوبی
آئینہ کا حال صاف صاف یہ ہی کہ افراسیاب نے جو تحفہ جات مجھے لیکر بر سر گنبد لٹکائے ہین اگر کوئی جاکر اس
آئینے کو گنبد کے سامنے چمکا دے وہ تیر و کمان تلوار و خنجر و گرز وغیرہ جل جائینگے بناء گنبد بھی اس آئینے پر
موقوف ہی گنبد گر پڑے گا اسواسطے مین اس راز کو چھپاتا ہون افراسیاب کی جانبری کی یہی صورت ہے
عمرو نے بغل سے نکالکر سامنے ڈالدیا کہا او بھیا خواہ صندوقچے مین رکھ یا اپنے کلیجے مین چھپا لے مین اس
آئینے کو لیکر کیا کرونگی فقط بات کی ضد تھی اتنا تو مجھکو ثابت ہوا کہ تو اپنا دشمن مجھکو نہین جانتا اب مین بھی تمھارے
ساتھ چلونگی دو چار سحر ایسے تیار کیے ہین کہ افراسیاب بھی خوش ہو اپنے مقام پر بلی حیرت شرمندہ ہون
کر زوجہ آفتاب فلک سیر نے آکر کیا کار نمایان کیا یہ کہکر آفتاب کے گلے مین ہاتھ ڈالدیے کہا میری
عقل مین فتور تھا ناحق دل ناصبور تمھارات بھر میان سے لڑائی رہی آئینہ تیرے صندوقچے مین
موجود ہے اسکو اپنے کلیجے مین رکھو فوج تیار کرو مین بھی تمھارے ساتھ چلنے پر تیار ہون مین
اپنے وارث کو اکیلا نہ جانے دونگی تمھارے ساتھ ساتھ چلونگی آفتاب کا خوشی سے چہرہ سرخ ہو گیا
کہا اے جان جہان یہ آئینہ خاص بنایا ہوا سامری و جمشید کا ہے علاوہ دفع ہونے تحفہ جات کے اور
گنبد کے برباد ہونے کے جسکے پاس ہو گا اُسپر کسیکا سحر تاثیر نہ کریگا عمرو نے کہا اب میرے سامنے اسکے
اوصاف نہ بیان کرو اس صندوقچے کی دل و جان سے حفاظت کرو اسوقت مین شرکت واجب و لازم ہی
نور افشان ایسا شخص مارا گیا لشکر طلسم کشا مین بڑا تلاطم ہو گا مین ٹوک کر بی بلقیس پر جا پڑونگی پہلے پھر
ان زن و شوہری کو مارنا چاہیے آفتاب فلک سیر پر یہ حال آئینہ کھلا کہ ملکہ نے چند ساعت آئینے
کو اپنے پاس رکھا پھر اسیطرح بامانت واپس دیا اُسکو کیا معلوم کہ آئینے پر کیا گذری خوشی خوشی فرمان
فوج کو بلا کر حکم دیا جلد لشکر تیار کرو منزل نہ کھوٹی ہو ملکہ عالم بھی ہمراہ چلینگی اب منزلین بڑے لطف سے
بسر ہونگی اسیوقت ساٹھ لاکھ کا لشکر تیار ہوا دو ہزار کنیزین ملکہ گلنار کی ایک تخت پر آفتاب سوار
ہوا خواجہ نے کنیزون کو حکم دیا اپنے سحر سے تخت تیار کرو مین نے قسم کھائی ہی کہ کسی مقام پر سحر نکرونگی سامنے
افراسیاب کے چلکر سب طرح کا سحر کرونگی دو ہزار جادوگرنیان آئین خواجہ تخت پر سوار ہوئے

کنیزون نے سحر سے تخت اُڑایا ساٹھ لاکھ کا لشکر پشت پر اس کروفر سے خواجہ ساتھ آفتاب فلک سیر کے
تخت اُڑتے ہوے چلے یہان لشکر افراسیاب نے جب نورافشان کا انتقال ہوا یہان لشکر اسد پر افراسیاب
نے آب و دانہ حرام کر دیا رات بھر آفتین برپا کرتا ہی ذرا طلایہ پر غفلت ہوئی کہ کوئی سحر آپڑا دو چار کو قتل کیا جب اسد
سامنے ظاہر ہوے بالاے گنبد پہونچ گیا اسد وغیرہ ہر وقت مسلح رہتے ہین اسد غازی صبح کو دربار مین
جلوہ فرما ہین شب بھر قیامت رہی افراسیاب جادو نے پانچون عیار بچیون کو بلایا فتنان ملک کا
آفتاب فلک سیر کے بتایا ایک ایک نامہ پانچون عیار بچیون کو دیا کہا فردا فردا اپنے کو پہونچاؤ یہ مہر کر زبانی
بھی کہنا اے آفتاب فلک سیر مین نے طلسم کشا کو تنگ کر دیا خواب و خور سب حرام ہے
اب تمھارے آنے پر لڑائی کا انجام ہے آرزو ہے کہ تمھارے آنے پر ایک لڑائی ایسی لڑون کہ
ان سبھون کے دانت کھٹے کر دون عیار بچیان الگ الگ چلین برق فرنگی وغیرہ بھی تلاش مین
اپنے اُستاد کی نکلے ہین شمیمہ نقب زن معشوقہ برق صحرا مین کھڑی سوچ رہی ہی کہ کس راہ
سے جاؤن اپنے کو تا بہ ملک آفتاب فلک سیر پہونچاؤن کہ برق فرنگی سامنے سے پہونچا برق
نے دیکھتے ہی دوسرے ہاتھ باندھے کہ اے جان جہان فدای آرام دل مشتاقان اب دل مین صبر و جبر
نہین باقی رہا اپنا اب یہ حال ہی فردیات رسد بہ جانان یا جان زتن بر آید ؎ دست از طلب ندارم تا کار
من بر آید شمیمہ نقب زن نے کہا کچھ دیوانہ ہوا ہی کیون شامتین آئی ہین شمیمہ نے نیمچہ کھینچا برق
فرنگی سر جھکا کر آگے بڑھا کہا مین تیرا ملال نہین چاہتا مین ہاتھ حمائل گردن کرون تو نیمچہ لگا سر کٹکر
قدمبوس ہو گر ہے تسکین قلب ہو جاے شمیمہ نے نیمچہ مارا برق فرنگی اُڑا ہو گیا شمیمہ تو برسنا پڑی برق
نے لڑتے لڑتے ایک مقام پر جھکائی دیکر حباب مار دیا شمیمہ نقب زن گر ہی برق لپٹ کے بوسے
لینے لگا چاہتا ہی گٹھڑا رہ باندھکے بھاگون کہ صبا رفتار کمند انداز پیدا ہوئی دیکھا کہ برق ہماری
عیار بچی کی مشکین باندھا چاہتا ہو وہین سے نعرہ کیا اور بھوچنے کیا کرتا ہی برق نے پلٹ کر سلام کیا کہا
خلیفا جی اپنے چھوٹون کو تم گستاخ نہ کرو بہتر قران ہمارے بزرگ ہین اب انشاءاللہ دھوم سے شادیان
ہونگی ہم خدمتگذاری مین مصروف رہینگے صبا رفتار برق پر برس پڑی برق صبا رفتار
سے لڑنے لگا صبا رفتار نے لڑتے لڑتے شمیمہ نقب زن پر حباب دافع دار دے بیہوشی مار دیا
شمیمہ بھی ہوشیار ہوئی دونون نے ملکر برق فرنگی کو گھیرا اب برق فرنگی گھبرایا کہ ان دونون سے

کیونکر جان بچاؤن حلقہ ہاے کمند چل رہے ہین دونون چاہتی ہین کہ برق فرنگی کو گرفتار کرلین برق بھی
شعلہ جوالہ بنا ہوا تڑپ رہا ہو اپنے قریب نہین آنے دیتا دونون جانب سے دونون عیار بچیان پھر رہی ہین
برق اپنے کو بچاتا ہو کہ صحرا سے گرد اڑی شرارہ سنگ انداز بھی آکر پہونچی تین عیار بچیان ایک برق
فرنگی چاہتی ہین گرفتار کرکے لیجایئن برق گھبرایا دست دعا بدرگاہ مجیب الدعوات بلند کیے کہ پروردگار
ان عیار بچیون کے ہاتھ سے مجھکو بچالے دعا تمام نہوئی تھی کہ مہتر قران نامدار کہ درہ کوہ مین بیٹھے
ہوے دل سے باتین کررہے تھے کہ اے قران نہین معلوم کہ استاد پر کیا گذری اس سوچ مین تھے کہ برق
فرنگی کی صدا کان مین آئی درہ کوہ سے سر نکالکر دیکھا تین عیار بچیون نے برق فرنگی کو گھیرا ہے برق
اب لڑتے لڑتے بھاگا ان تینون عیار بچیون نے پیچھا کیا سب سے آگے صبا رفتار کمند انداز ہے جیسے ہی درہ
کوہ کے قریب پہونچی صبا رفتار یہ سوچین قصد کیا کہ برق کو پکڑلون حلقہ کمند مارا برق فرنگی حلقون کو طے کرکے
نکلا صبا رفتار جھپٹی مہتر قران نے درہ کوہ سے نکلکر صبا رفتار کا ہاتھ پکڑلیا کہا اے جان جہان واے
آرام دل مشتاقان برق کو کیون ستاتی ہو صبا رفتار نے چاہا کچھ کلام کرے قران نے حباب مار دیا صبا رفتار
بیہوش ہوئی قران درہ کوہ مین سے نکلکر پشتارہ باندھکر لے بھاگے شرارہ سنگ انداز
نے پیچھا کیا مہتر ضرغام شیر دل شاخ نخل پر بیٹھے ہوے یہ ہنگامہ دیکھ رہے تھے بغور ملاحظہ کیا کہ
مہتر قران اپنی معشوقہ کو گرفتار کرکے لیگئے شرارہ سنگ انداز تعاقب مین برق کے آتی ہے
ضرغام شاخ نخل سے کودے شرارہ سنگ انداز پر غفلت مین حلقہ کمند مارا وہ ارے کہکر پلٹی ضرغام
نے شرارہ کو گرفتار کیا شمیمہ نقب زن دوڑی کہ مین برق کو پکڑلون حلقہ ہاے کمند مارے برق نے پلٹ کر
دیکھا خلیفہ صاحب صبا رفتار کو لیگئے ضرغام نے اپنی منظور نظر شرارہ کو پھڑک کر لیا مین رہجاؤن
جیسے ہی شمیمہ نے حلقہ ہاے کمند مارے برق نے حلقہ ہاے کمند جسم پر لیے شمیمہ سمجھی گرفتار کیا برق
نے گلے پر ہاتھ رکھ لیا تھا حباب شمیمہ کو مار دیا پشتارہ اپنی معشوقہ کا برق فرنگی نے بھی باندھا چاہتا ہی
لیکر چلے کہ ادھر سے صرصر شمشیر زن آتی تھی مہتر قران و ضرغام شیر دل صبا رفتار و شرارہ کو لیکر
جاچکے کہ اب برق فرنگی شمیمہ نقب زن کو لیچلا تھا کہ صرصر نے للکارا خبردار او مجہول عیار بچی ہماری کو
چھوڑدے برق فرنگی نے چاہا بھاگے صرصر تیغ کھینچکر سد راہ ہوئی برق پشتارہ شمیمہ کا لگاے ہوے
صرصر کو جواب دے رہا ہو حربے روکتا جاتا ہو تقضاے کار ایک جادوگر فولاق جادو ملازم افراسیاب کا

سیر کرنیکو نکلا جو آسمان سے یہ معرکہ دیکھا تمام طلسم مین مشہور ہی کہ عیارون نے غدر ڈالدیا خیال مین آیا کہ لاے
دقواق جادو وان عیارونکو لینا چاہیے دل سی سوچ کرہوا سے اُترا پشت نخل پر آکر کھڑا ہوا ماش کے
دانے مجولی سے نکالے طرف برق کے پھینکے برق کے پانون زمین نے تھام لیے اب دقواق نے اپنے کو
ظاہر کیا صرصر نے پلٹ کر دیکھا ملازم افراسیاب ہی کہا ای خیر خواہ شہنشاہ اس عیار کو گرفتار کرے خدمتمین
شہنشاہ کی لیچلینگے صرصر نے چاہا مین نکل جاؤن دقواق سمجھا یہ بھی کوئی عیار ہی دو ہتھڑ مارا صرصر بھی گری
دقواق خنجر کھینچ کر چلا برق نے پکار کر کہا ای خیر خواہ شہنشاہ عورت کی شکل بنکر شاگرد عمرو کا آیا ہی اسکا سر
کاٹ لو صرصر نے پکار کر کہا ای دقواق خبردار ایسی حرکت نکرنا مین شہنشاہ کی کنیز ہون یہ برق فرنگی
شاگرد عمرو کا موجود ہی اسکا سر کاٹ لو یا گرفتار کرکے خدمت مین شہنشاہ کی لیچلو وہان حال کھل جائیگا
برق فرنگی صرصر کو کہتا ہی صرصر برق کو کہتی ہی دقواق حیران ہی کہ مین کسکو جھوٹا سمجھون کسکو سچا سمجھون حیران
و پریشان کھڑا دیکھ رہا ہی برق کی عیاریونکی باتین صرصر کی اپنی گھاتین ہر مرتبہ دقواق نیمچہ کھینچکر بڑھتا ہی پھر
رک جاتا ہی برق اپنی پکار دیجاتا ہی ای دقواق یہ عورت نہین ہے رنگ روغن سے عیار نے یہی صورت بنائی
ہی صرصر کہتی ہی ای دقواق قسم ہی سامری و جمشید کی مین صرصر شمشیر زن ہون یہ برق فرنگی عیار لشکر
عمرو کا ہی سب اسکی صورت پہچانتے ہین اگر اسکا سر لیچلیگا افراسیاب سرفراز کریگا یہ باتین ہورہی تھین صحرا سے
گرد اُڑی خواجہ عمرو بشکل گلزار تخت پر سوار گرد کنیزان ماہ رخسار ایک تخت پر آفتاب فلک سیر بڑے
بڑے ساحر اسکے ساتھ ہین جیسے ہی اسکی نگاہ پڑی کہ برق کے پانون زمین نے تھامے ہین بیچارہ شمیمہ کا
دوش پر صرصر شمشیر زن بھی زمین پر پریشان کھڑی ہی عمرو نے کہا اسی بھی گرفتار کرلو چہار طرف سے ساحر
ٹوٹ پڑے ہاتھون ہاتھ صرصر کو گرفتار کرلیا ہر چند یہ چیخی پیٹی کہ مین شہنشاہ کی کنیز ہون عمرو نے آفتاب
سے کہا صاحب یہ دقواق بھی مجھے جعلساز معلوم ہوتا ہی ذرا گرفتار کرتو لو آفتاب نے سحر کیا
دقواق جادو کو تسکین تھی کہ مین ملازم شہنشاہ افراسیاب کا ہون مجھے کون گرفتار کرسکتا ہی
جیسے ہی آفتاب فلک سیر نے سحر کیا اسنے دفع کردیا آفتاب فلک سیر کو غصہ آیا کہا او نالائق تونے
ہمارے سحر کو دفع کردیا تجھکو بھی یہ لیاقت بہم پہونچی دقواق جادو نے کہا مین آپ کے ساتھ سامنے
افراسیاب کے چلتا ہون آپ مجھپر سحر نہ کیجیے عمرو نے اشارہ کیا صاحب تمھارے مرتبہ مین فرق آتا ہی
یہ سب عیارون کی جعلسازیان شعبدہ بازیان ہین یہ کبھی مرد بنتے ہین کبھی عورت بنتے ہین بادشاہ کے سامنے

فرزند بنکر جائیں عاشق کو معشوق بنکر مٹائیں صاحب یہ جانتے نہ پائے ہیں تو تمھارے لحاظ سے کچھ نہیں
کرتی آفتاب فلک سیر نے معشوق کے کہنے سے گولا اٹھا کر مار دیا وقواق جادو کا سر پھٹا آواز آئی کشتی مرا
نام میں وقواق جادو بود اب برق فرنگی وصرصر شمشیر زن کو جادوگر سامنے خواجہ کے لائے برق فرنگی
نے بخوبی پہچانا دیکھا کہ ہمارے استاد بشکل ملکہ گلزار تخت پر سوار ہیں تمام جادوگروں کو حکم احکام جاری کیے
برق فرنگی نے دہائی دی اے ملکۂ عالم فریاد ہے میں عیار سچی شہنشاہ کی ہوں عیاروں نے مجھے گھیرا ہے حکم
دیجیے تو منھ دھوکر صورت اصلی دکھادوں عمرو نے کہا اچھا سچ بتا کہ تو کون ہے پشتارے میں کسکو باندھا ہے کہا
اے شہنشاہ بغل میں صبا رفتار کمند انداز ہوں پشتارے میں میرے برق عیار ہے شاگردوں میں عمرو کے
بڑا مکار و غدار ہے یہ کہکر درہ کوہ میں گھس گیا صبا رفتار بنکر خود آیا شمیمہ کو برق بنا لایا عمرو نے
بہت تعریف کی کہا تم ان دونوں کی مشکیں باندھکر لیجاؤ شہنشاہ جو مناسب جانینگے ویسا حکم دینگے
برق فرنگی نے خوشی خوشی صرصر وشمیمہ کا پشتارہ باندھا سلام کرکے دعائیں دیتا ہوا طرف اپنے لشکر کے
روانہ ہوا خواجہ عمرو بعد کروفر بشکل گلزار تخت اڑاتے ہوے براے ملاقات افراسیاب چلے
آفتاب فلک سیر نام پر ملکہ کے جان دیتا ہے سمجھ گیا جو کچھ ملکہ گلزار نے کہا اس راز سے واقف ہوگئی مگر ملکہ
مہرخ سحر چشم وغیرہ اپنی بارگاہ میں جلوہ فرما ہیں کہ مہتر قران صبا رفتار کا پشتارہ لیکر آئے ضرغام
شرارہ سنگ انداز کو لایا بعد چند ساعت برق فرنگی شمیمہ وصرصر کو لیکر آیا ملکہ مہرخ سے برق
تمام کیفیت بیان کی کہ حضور ہوشیار ہو جائیں ایک لشکر قاہرہ ایک ساحر زبردست لئے ہوے آتا ہے ہمارے
شاہ اسکی معشوقہ کی شکل پر تخت پر سوار تشریف لاتے ہیں وقواق جادو کو قتل کرایا ہمکو ہاتھ سے اس
کے بچایا شمیمہ وصرصر کو کہا لیجاؤ صبح وشام میں اسکا داخلہ ہوا چاہتا ہے بہار گلعذار نے گھبراکے کہا اے
مہتر دلاگر یہ بھی ثابت ہوا کہ ساحر کون ہے برق فرنگی نے کہا میں نے اپنی جان کو غنیمت جانا کچھ دریافت
نہیں کرنے پایا یہ جانتا ہوں کہ وہ ساحر نہایت زبردست معلوم ہوتا ہے فوج بھی بیحد وبیحساب ہے
خیر خواہ افراسیاب ہے ملکہ مہرخ نے حکم دیا صرصر وصبا رفتار وشمیمہ وشرارہ کو ایک خیمے میں بطور
نظر بندوں کے رکھو جانسوز بن قران نے یہ خبر سنی نہایت پریشان ہوا کہ افسوس ہے میری معشوقہ
رہگئی کیونکر تلاش کروں آخر صبا رفتار کی شکل بنکر طرف لشکر حیرت کے چلا ادھر شاہین جنگل کشا
آتی تھی صبا رفتار کو جاتے ہوئے دیکھا پکار کر آواز دی ملکہ آج صبح سے کہاں تھیں جانسوز نے

جواب دیا آٹھ پہر لشکر مہرخ مین رہتی ہون یہی فکر ہو کہ اسد کو گرفتار کر دون اسوقت ایک تدبیر سوچی
ہو کہ اسد کو گرفتار کر دون شاہین جنگل کشا یہ سنتے ہی قریب آئی جالنسوز نے کہا دیکھو وہ اسد نامدار
شکار کھیل رہا ہو شاہین پلٹ کر دیکھنے لگی جالنسوز نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈالدیے حباب
مار کے بیہوش کیا پشتارہ باندھکر اپنے لشکر مین لایا مہرخ کے سامنے بطور نذر پیش کیا مہرخ نے ان
پانچون عیارنیونکو نظر بند رکھا یہ ساحرون پر تاکید ہو کہ خبردار انکی حفاظت مین فرق نہو ملکہ مہرخ نے صرصر کو
بلاکر سمجھایا صرصر نے جواب دیا بیشک آپکا کل ہوشربا پر قبضہ ہو گیا ہم پابند احکام حیرت افراسیاب ہین اگر
وہ قتل ہوے اسوقت مین سمجھا جاویگا خواہ اطاعت کرینگے خواہ جان دینگے ملکہ مہرخ نے ان کو
نظر بند رکھا عیار پھر تلاش مین نکلے یہ پانچون عیاریان بلاے روزگار آٹھ پہر اسی فکر مین ہین کہ ہم
نگہبانون کو دھوکا دیکر نکل جائین نتیجہ قابض نہین ہوتا مگر افراسیاب جادو گنبد مین بیٹھے بیٹھے سوچا
کہ اگر افراسیاب سردارون کے قتل کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا اور لشکر کا جاہ و حشم کم نہین ہوتا وہ
تدبیر کرنا چاہیے کہ یہ سب خود اپنے اپنے گلے کاٹ کر مر جائین اگر آج کوئی تدبیر نہ پڑے تو اسد کو گرفتار
کر کے قتل کر ڈالو جبتک طلسم کشا کا سر قلم نہو گا لشکر کا زور کم نہو گا باغیونکا مجمع درہم برہم نہو گا بس اس سے
یہی بہتر ہو کہ طلسم کشا کو کسی تدبیر سے قتل کرو افراسیاب کی یہ حقیقت ہے اور لشکر اسد کی یہ کیفیت
ہو کہ ڈر سے افراسیاب کے سب کو آب و خور حرام ہے اور عیار لشکر مین نہین ہین راتون کو جاکر درہ ہاے
کوہ مین یا کسی قریہ قصبے مین بشکل فقیر یا کسی گنوار کی صورت بنکر پڑ رہتے ہین قیامت کی جفا سہتے ہین
وقتاً فوقتاً لشکر اسلام مین بطور فقیر آنا سردارون سے ملنا حال پرسی کر کے پھر چلے جانا یہ سبب
تحفہ جات کے مٹانے کی فکر مین جنگل جنگل سرگردان رہتے ہین کبھی کبھی لشکر اسلام مین بھی
آجاتے ہین مگر حال اسد غازی کا سنیے کہ انکا دل بیٹھے بیٹھے گھبرایا دربارگاہ پر ٹہلنے لگے سردارونکو
بلایا اور کہا کہ آج میرا دل بہت گھبراتا ہی نہین معلوم نانا جان پر کیا گذری اور لشکر کی کیا کیفیت ہے افراسیاب
ساحرونکو برابر روانہ کرتا ہی یہ نہین معلوم اب کس ساحر کو روانہ کیا ہو اٹھارہ برس کا زمانہ ہوا کہ مین نے اپنی
والدہ ماجدہ کو نہین دیکھا دیکھیے میری زندگی وفا کرے یا نہ کرے کیونکہ افراسیاب نے اس بدعت پر کمر
باندھی ہو کہ مثل چورون کے راتون کو آتا ہی اور میرے سردارون کو قتل کر جاتا ہی اب میرا دل بہت گھبراتا ہی
یہ کہکر اٹھے اور ملکہ مہ جبین کے خیمے مین آئے مہجبین نے پوچھا کہ اے شہریار کیا حال ہو دشمنون کے رنج پر گرد

ملال ہو اسد غازی نے کہا کہ ای ملکۂ عالم کیا کہون میرا دل بہت گھبراتا ہی نہین معلوم کیا واردات ہوئی یہ
کہکر اُٹھے اپنی بارگاہ مین آئے چھپرکھٹ پر دوشالہ تانکر آرام کیا تیغۂ نور افشانی پہلو مین رکھا لوح گلے مین تھی
سی تردد مین نیند آگئی حاجب و دربان بھی اپنے اپنے عہدون پر مستعد ہین لیکن انکو بھی کچھ غنودگی سی
آتی جاتی ہی افراسیاب نے دیکھا سناٹا ہوگیا حاضر باش و ناظر باش کی صدا بالکل نہین آتی لشکر اسد
مین سناٹا ہوگیا ہی یہ اپنے گنبد سے اترا قریب بارگاہ اسد نامدار کے آیا اور ایک سحر کیا کہ ہوا سرد عیسیٰ دم
مسیح نفس چلی صبح قریب ہی حاجب و دربان سو گئے پردہ بارگاہ کا اُٹھا کے افراسیاب اندر
بارگاہ کے آیا دیکھا اسد چھپرکھٹ پر آرام کر رہے ہین شمعہاے مومی و کافوری روشن ہین لوح اسد
کے سینے پر مثل ستارۂ سحری چمک رہی ہی تیغہ نور افشانی پہلو مین رکھا ہوا ہے اسکے خیال مین آیا کہ پہلے تیغہ
نور افشانی کو اُٹھانا چاہیے یہ سوچکر تیغۂ نور افشانی کو اُٹھا لیا جھولی سی مقراض نکالکر ڈورا لوح کا کاٹا لوح
کو اُٹھاکر جھولی مین رکھا اسد نامدار کی کمر مین پنجہ دیا اور ایک پرچہ بدین مضمون چھپرکھٹ پر ڈال دیا کہ
ای اہالیان لشکر اسلام آگاہ ہو کہ تمھارے سردار کو مین لیے جاتا ہون اسطرح سے قتل کرونگا کہ مرغان ہوا
اور ماہیان دریا کو رحم آجاے لیکن مجکو نہ رحم آئے تم لوگونکو ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہون بہتر یہ ہے کہ
آپس مین مشورہ کرکے میرے شریک ہوجاؤ نابدولت سب کے گناہ معاف کر دینگے ورنہ اسیطرح تڑپا تڑپا کر
سب کو قتل کرونگا آجتک مین نے کچھ خیال نہین کیا جب مین چاہتا قتل کر ڈالتا تم لوگونکا قتل کرنا میرے
اختیار مین تھا اب مین خود لڑنے پر مستعد ہوا ہون یہ پرچہ اسنے چھپرکھٹ پر ڈالدیا اور سلیخہ بارگاہ کا چاک
کرکے نکل گیا زیر گنبد پہونچا اسد غازی تو بسبب سحر کے بیہوش ہین اسنے سرچنبر گردن سی کھینچکر پھینکدیا اور
ملکہ حیرت سی جاکر بیان کیا کہ ای حیرت جادو دیکھا تمنے نابدولت کا اختیار مین تم سے اکثر کہا کرتا
تھا کہ لونڈی غلامون کو جب چاہونگا قتل کر ڈالونگا آج اسد کو مین نے قتل کیا زیر گنبد لاش
اُسکی پڑی ہی اگر یہ لونڈی غلام آئے انھون نے خطا معاف کرائی اور نابدولت کے قدمونکو بوسہ دیا
تو خطا معاف کر دونگا ورنہ انکے بھی قتل کی تدبیر ہوجائیگی انکا قتل کرنا میرے سامنے کچھ مشکل نہین
اسد نامدار کا قتل البتہ مشکل تھا کہ وہ صاحب لوح تھا یقین ہی کہ یہ آپ اپنے گلے کاٹ کے
مرجائینگے یہ تو شادان و فرحان ملکہ حیرت جادو سی یہ باتین کر رہا ہی قضائے کار مہتر ضرغام شیردل
پھرتا ہوا سردارونکی خبر لیتا ہوا حاجب دربان کو ہوشیار کرتا ہوا قریب بارگاہ اسد نامدار کے آیا سناٹا دیکھکر

اسکا دل گھبرایا دیکھا حاجب و دربان سب بیہوش و بدہوش پڑے ہین کسیکو ہوش نہین ہی پردہ بارگاہ کا
اٹھا ہوا ہی یہ گھبرا کر اندر بارگاہ کے آیا دیکھا چھپر کھٹ پر اسد غازی نہین ہین یہ سمجھا کہ شاید کوئی عیار بھی لیگیا مگر
پیتہ اسکا نہ پایا اور زیادہ پریشان ہوا قریب چھپر کھٹ کر آیا دیکھا سرہانے ایک پرچہ کاغذ کا پڑا ہوا ہی پرچہ کو اٹھا کر پڑھا
پڑھتے ہی سر پیٹ لیا گریبان چاک کیا روتا پیٹتا در بارگاہ بدیع الزمان پر آیا صبح کا وقت ہی شہزادہ
بدیع الزمان واسطے نماز کے اٹھے ہین کہ دیکھا ضرغام روتا چلاتا چلا آتا ہی بیتاب ہو کر شہزادہ بدیع الزمان
نے پوچھا ای ضرغام خیر تو ہی اسنے کہا کہ ای شہریار کیا عرض کرون افراسیاب آقائے نامدار کو غفلت مین اٹھا
لیگیا اور یہ پرچہ چھپر کھٹ پر ڈال گیا نہین معلوم قتل کیا یا قید کیا بدیع الزمان نے ضرغام کے ہاتھ
سے پرچہ لیکر پڑھا پڑھتے ہی منھ پر طمانچے مارنے لگے چاہا کہ اپنے تئین ہلاک کرون سردارون نے
جو ہاہا سنا دوڑے دیکھا بدیع الزمان اپنے تئین ہلاک کیا چاہتے ہین خنجر گلے پر رکھ لیا ہی سردار لپٹ
گئے خنجر ہاتھ سے لے لیا نور الدہر و غضنفر وغیرہ کو خبر ہوئی انھون نے بھی چاہا کہ اپنے کو ہلاک کرین قصہ
پاک کرین بدیع الزمان کہتے ہین کہ مین صاحبقران زمان کو کیا منھ دکھاؤنگا جسوقت زبیدہ شیر گیر
میرا دامن پکڑیگی کہ بھیا میرے شیر کو تمنے کیا کیا مین کیا جواب دونگا یہ خبر وحشت اثر محلات مین پہونچی
گھبرا کے مہ جبین نے دلارام وزیرزادی سے کہا ای دلارام یہ کیسا ہنگامۂ عظیم برپا ہے یہ سنکر دلارام
وزیرزادی گئی اور روتی پیٹتی ہوئی آئی عرض کی حضور کیا عرض کرون ایسی خبر وحشت اثر سنی ہی
کہ کلیجا منھ کو آتا ہی بدیع الزمان و نور الدہر وغیرہ اپنے کو ہلاک کر رہے ہین ہمارے آقاے نامدار
کو افراسیاب اٹھا لیگیا اور قتل کیا زیر گنبد لاش پڑی ہے یہ سنتے ہی ملکہ مہ جبین بیقرار ہو کر سر
پیٹنے لگین انکی صدا سنکر سب شہزادیان نکل آئین ملکہ مہ جبین و لالان خونقبا و ملکہ لعل وغیرہ
اسقدر روئین کہ روتے روتے بیہوش ہو گئین کنیزین چیخین مار کر رونے لگین ہاے آقا ہاے آقا
کی صدا بلند ہوئی ملکہ مہ جبین نے یہ اشعار عبرت آثار پڑھے نظم

پھر نوا سنجی مرغان خوش آہنگ کہان
جنسے اکدم کی جدائی نہ گوارا تھی ہمین
وہ جدا ہو گئے فرقت کا نہ تھا جنکی گمان
سامنے چشم تصور کے ہین وہ تصویرین

یاد کر جب سے تو پیدا ہوا کیا کیا دیکھا
ایسے بچھڑے کہ نہین صفحۂ ہستی پہ نشان
آہ وہ آنکھین جو تھین برق پئے خرمن صبر
رات دن پیش نظر ہین وہ لب و چشم و دہان

چار دن دیکھ لے تو لطف گلستان جہان
کیسے کیسے گل خندان ہوئے تہ خاک نہان
فلک تفرقہ پرداز کی کج بازی سے
بند ہین طاقت گردش نہین جون چشم بتان
ہاے وہ لب جو نہ خالی تھے تبسم سے کبھی

مسکراہٹ کے اب آثار نہیں آنہ یہ عیان
نہ کسی چیز کی پروا نہ وہ شوخی نہ وہ ناز
ہاے کیا گور کی تاریکی مین ہوگا خفقان
نہ غم شادی دنیا نہ تمیز بد و نیک
دست و پا بے حرکت پیکر بے تاب و توان

نہ رخسار ملکہ رہین تر آغشتہ بخاک
نہ وہ ہنسنا نہ کسیکے لیے فریاد و فغان
نہ جہان پرتو خورشید نہ تحریک صبا
بستر نرم کی خواہش نہ تلاش لب نان
کوئی مونس نہین ہمدم نہین ہمراز نہین

نہ ہین وہ ناوک مژگان نہ وہ ابرو کی کمان
کبھی ہو جاتی تھی گل شمع تو گھبراتی تھے
نہ جہان اختر تابندہ نہ ماہ تابان
بند لب آنکھین مندی زلف رخ آغشتہ بخاک
طاقت نطق کہان سانس بھی رستا نہین

ملکہ مہ جبین نے گہنا اُتار اُتار کر پھینکنا شروع کیا لالان خونقبا سے فرماتی ہین بہن راج سُہاگ کیا
اب تو فقیر بنکر قبر پر بیٹھینگے اشک حسرت کا چھڑکاؤ کرینگے داغ دل کے پھول چڑھاینگے نتھ اور چوڑیان بڑھا ڈالی
ہین اُنکے بین سے کلیجہ پھٹتا ہے کنیزون کو منع کرتی ہین کہ ہم رانڈون کے سائے سے احتراز کرو ہماری قریب
نہ آؤ ملکہ مہرخ سے کہا کہ اے نانی امان مین یہ چاہتی ہون کہ تھوڑا سا فرش روانہ کرون کچھ روشنی کا سامان ہو جاے
اور ایک مکان زیر زمین بن جاے جو کوئی دیکھے یہ کہے کہ طلسم کشا کی قبر ہے کچھ خادم کچھ خدمتگار بھی ہون
ملکہ مہرخ نے کہا اے ملکۂ عالم وہان شاہ و گدا ایک صورت ہین مگر یہ نہو تو انصاف مین فرق آجاے اسوقت
ایک حکایت مجکو یاد آئی کہ سکندر ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا اور مان اُسکی سکندر کو بہت چاہتی تھی جب
وہ بیمار ہوا اور حال اُسکا غیر ہوا اپنے دل مین سوچا کہ مین تو نہ بچونگا راہی ملک عدم ہونگا واسطے تسکین
اپنی والدہ ماجدہ کے یہ چند کلمے بطور وصیت کے کہے کہ اے والدہ مکرمہ بعد میرے فاتحہ کا کھانا اُس شخص کو
دینا کہ جسکا کوئی عزیز و اقارب نہ مرا ہو اور میری قبر پر آپ آئیے گا جو کچھ حال مجھپر گذریگا مین آپ سے بیان کرونگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد دو تین روز کے سکندر نے انتقال کیا بعد گریہ وزاری کے وصیت اپنے فرزند
دلبند کی یاد آئی اور بموجب کہنے سکندر کے کھانا بہت عمدہ عمدہ پکوا کر فاتحہ دلوا کھانا لیکر کوچہ
بکوچہ پھری جس شخص سے اُس ضعیفہ نے کہا کہ ہے جو تم مین کوئی ایسا ہو کہ جسکا کوئی عزیز و اقارب نہ
مرا ہو یہ سُنکر کسی نے کہا کہ ہمارے دو بیٹے مرے کسی نے کہا کہ ہمارا شوہر مر گیا کسی نے جواب دیا کہ ہمارا
بھائی مر گیا یہ جو سب نے کہا ضعیفہ سُنکر خاموش ہوئی خیال مین آیا کہ قبر سکندر پر چلنا چاہیے غرضکہ
یہ ضعیفہ قبرستان مین پہونچی اور رو کر کہنے لگی کہ اے سکندر تو نے وصیت کی تھی مین کوچہ بکوچہ پھری مگر
کوئی شخص ایسا نہ ملا کہ جسکو مین کھانا دیتی گورستان سے آواز آئی کہ اے ضعیفہ کس سکندر کو پوچھتی ہے یہان
سیکڑون بلکہ ہزارون سکندر زیر زمین دفن ہین اُسوقت اسکو معلوم ہوا کہ میرا ہی سکندر نہین مرا

سیکڑوں سکندر زیر زمین دفن ہیں جب اسکو تسکین ہوئی اور یہ خمسہ پڑھتی ہوئی وہانسے روانہ ہوئی خمسہ

گئے کل سوے گورستان جو ہم باخستہ حالی تھے
یہ دو مصرع لکھے اُسجا بمضمون خیالی تھے

مقابر جتنے دیکھے ہمنے خشت پائمالی سے تھے
مہیا گرچہ سب سامان مُلکی اور مالی تھے

سکندر جب گیا دنیا سے دونوں ہاتھ خالی تھے

وہ ضعیفہ مایوس ہوکر اپنے گھر پھر آئی مطلب اس نقل سے یہ تھا کہ ای ملکہ جبین وہاں کسی چیز کی خواہش نہین نہ مسند شاہی کی ضرورت ہی نہ بوریا ئے بے ریا کام آتا ہی جو کچھ کام آتے ہین تو اپنے اعمال نیک کام آتی ہین وہ بی بی وہ تو اولاد مین خلیل الرحمن کی ہین یہ سُنکر ملکہ جبین نے کہا کہ ای نانی اماں وہ تو دلیر ہین مین نے سُنا ہی کہ قبر مین منکر نکیر آتے ہین سوال وجواب کرتے ہین اُنکے ہاتھوں مین گرز آتشین ہوتے ہین صورت انکی خوفناک ہی مجکو خوف معلوم ہوتا ہی کہ ایسا نہو اُنسے بھی بگڑ جاویں گرچہ مین اُنکے پاس ہوتی سمجھاتی کہ ای شہریار غصہ نہ کیجیے جو کچھ یہ سوال کریں اُسکا جواب باصواب دیجیے اب وہ وہان تنہا ہونگے ملکہ جبین کے بین سُنکر بدیع الزمان کا کلیجہ شق ہونے لگا کہا یاروں مین تو جاتا ہوں اپنے شیر دلیر کا لاشہ تو اُٹھا لاؤں لاش کو طرف لشکر اسلام کے روانہ کردوں مین لڑ بھڑ کر اپنی جان دوں بدیع الزمان چلنے پر آمادہ ہوے تھے کہ شہنشاہ لاچین بھی اُٹھے کہا ای شہریار یہ پیر زمین گیر بھی آپکے ہمراہ ہی انشاء اللہ طبقے زمین کے ہلا دونگا افراسیاب کی کیا حقیقت ہی اگر اجل میری لیے جاتی ہی تو مین مجبور لاچار ہوں مرضی مولے انہمہ والے غضنفر بن اسد بھی بیقرار ہوکر اُٹھے ہاے بابا جان کی صدا بلند ہی اور کہتے ہین کہ مین بابا جان کے خون کا معاوضہ افراسیاب سے لونگا نور الدہر نے کہا مین جاکر گنبد کو اُڑا دونگا یہ خون بالا بالا نہ جائیگا بجول وقوت آپ ہی رنگ لائیگا سرداروں نے بصورت کفن اپنے لباس کو پہنا خاک مُنھہ پر ملی آمادہ مرگ ومہیاے قضا ہوکر چلنے پر تیار ہوے دیکھا ایک تتق گرد کا بلند ہوا سامنے سے خواجہ عمرو بدحواس وسراسیمہ چلے آتے ہین بدیع الزمان دوڑ کر لپٹ گئے کہ ای عم نامدار بڑا غضب ہوا اسد غازی کو افراسیاب نے قتل کر ڈالا ہم لوگ اپنی جان دینے جاتے ہین عمرو نے کہا صاف صاف کہو کہ کیونکر ہے گیا کس طرح قتل کیا بدیع الزمان نے ایک آہ سرد دل پُر درد سے کھینچی کہا بوقت شب اسد اپنی بارگاہ مین آرام کرتے تھے افراسیاب غافل پاکر اُٹھا لیگیا داغ تازہ دیکر دے گیا ہماری آنکھوں کے سامنے جب وہ تصویر آتی ہی روح قالب سے نکل جاتی ہی

خواجہ عمرو نے کہا خوب ہوا یکتے جھکتے بارگاہ مہ جبین مین پہونچے ملکہ مہ جبین و لالان خونقبا وغیرہ نے جو
خواجہ کو دیکھا دوڑ کر لپٹ گئین کہ اے نانا جان ہم اپنے وارث سے چھٹ گئے افراسیاب نے ہمارا راج سہاگ
لوٹ لیا اسد غازی کو قتل کیا اسطرح جو خواجہ نے ان شہزادیون اور کنیزونکو روتے پیٹتے دیکھا کلیجہ
منھ کو آگیا خواجہ بھی بے اختیار رونے لگے سمجھایا کہ اے مہ جبین بیٹا اچھا ہوا تم بھی جاکر اپنے باپ سے
ملو ملک آباد کراؤ چین کرو کسی بادشاہ عالیجاہ کے ساتھ تمھارا باپ شادی بھی کر دیگا اسد تو
ایک مجاور زادے کا نواسہ تھا طلسم مین آکے یہ جاہ وحشم پیدا کیا تھا مین بھی جاکے اپنے آقائے نامدار سے
ملونگا کہدونگا کہ مین نے تمھارے نواسے کو ہرچند منع کیا لیکن اسنے نہ مانا آخر کو اپنی جان دی اتنے بڑے
بادشاہ عالیجاہ سے روز مقابلہ اسکا یہ انجام ہوا کہ آج کام تمام ہوا اب تمکو اختیار ہے چاہو معاوضہ
خون کا لو یا نہ لو مجھسے کچھ نہین ہوسکتا یہ کہکے خواجہ باہر تشریف لائے اہل لشکر سے کہا یارو جان دینے
پر آمادہ ہو مگر مجھے تدبیر ایسی نہین کر سکتے کہ اسد زندہ ہو جاے شہنشاہ لاچین نے کہا کہ خواجہ وہ
تدبیر کونسی ہے کوئی آجتک مرکے بھی زندہ ہوا ہے کہا ہان کچھ خرچ کیجیے تو زندہ بھی ہو سکتا ہے لاچین نے
کہا خواجہ کیا صرف ہوگا عمرو نے کہا مین یہ نہین جانتا جو جس سے ہو سکے وہ دے مگر حسب لیاقت
زندہ کرا دینا میرا کام ہے رشوت دینا تمھارا کام ہے ابھی ملک الموت راہ مین ہونگے مین جلتے ہی راہ مین انکو لونگا
اور جو کچھ سب صاحب دینگے وہ لیجاکر پیش کرونگا منت و سماجت مین کرونگا کہ صاحب چند روز کیواسطے اسد کو
چھوڑ دیجیے وہ بیچارہ غریب ایک قزاق کا پوتا مجاور زادہ خانہ کعبہ کا نواسہ اسکے لیجانے سے کیا حاصل ہوگا
لشکر مین بڑے بڑے سردار ہین ان مین جسکو پسند کیجیے لیجائیے لاچین نے کہا خواجہ لاکھ روپیہ تو مین
دیتا ہون بدیع الزمان نے کہا قلعہ خورشید نگار کا ایکسال کا خراج میرے بھی لیے ہوسکتا ہے خواجہ نے
غضنفر بن اسد سے کہا کہ تمھارے تو باپ تھے تم کیا دوگے غضنفر نے کہا چھوٹے نانا جان لاکھ
روپیہ مین بھی حاضر کرتا ہون غرضکہ اسی طرح سب سردارون سے روپیہ جمع کرایا کہا صاحبو اب
بہم دیر نہ کیجیے خواجہ نے ایک چادر اچھا دیا سردارون نے حسب لیاقت روپیہ جمع کردیا ملکہ مہ جبین وغیرہ لڑکی
مسند و تکیہ جواہرات کے بھیجے لشکر کے سب سپاہیون کو خواجہ نے بلوایا کہا تم لوگ ایک ایک ماہ کی تنخواہ دو مدت
نذری کہ تم بھی نمک کھاتے ہو اسد غازی کے صدقے مین چین کرتے ہو تم لوگون نے بھی صدہا
روپیہ لوٹ کے رکھا ہے جب خواجہ نے کل روپیہ جمع کرا لیا کہا میرا راہ خرچ آگیا مین خانہ کعبہ جاتا ہون

تم جا تو تمھارا کام جانے یہ کہکر چلا ہا کہ روپیہ کو نذر زنبیل کرون بدیع الزمان نے دوڑ کر ہاتھ پکڑ لیا کہا یہ
روپیہ اسواسطے نہین ہی کہ آپ خانہ کعبہ کو جایئے اسد نامدار کو ہم سے ملایئے خواجہ نے کہا کبھی تمھاری باپ نے
بھی روپیہ دیا ہی یہ سب سردارون نے مجکو راہ خرچ دیا ہی خواجہ نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نہین مانتے روپیہ کو
دیکھکر منھ مین پانی بھر آیا کہا مجکو آپ سب صاحب چھوڑ دیجیے مین ملک الموت کو جاکر سمجھا دونگا خانہ کعبہ
نہ جاؤنگا بدیع الزمان وغیرہ نے کہا کہ آپ کو اختیار ہی خواجہ ہنسنے لگی کہا کہ اسد کو دیتا ہون یہ کہکر خواجہ
نے اسد کو زنبیل سے نکالا کہا لیجیے یہ اسد حاضر ہین مین لے آیا مگر بڑی کوشش سے ملک الموت نے اسد کو
دیا جب مین نے کہا کہ اسکی جوان جوان بیبیان ہین اُنکا رونا مجھسے نہین دیکھا جاتا میری خاطر سے اسد کو
دیا واضح رائے ناظرین والا مقام ہو کہ خواجہ عمرو بشکل ملکہ گلزار جادو معشوقہ آفتاب بدخو بنے ہوئے
اپنے خیمے مین آرام کر رہے تھے خواب مین بزرگان دین کو دیکھا وہ فرماتے ہین کہ عمرو تم یہان آرام سے بیٹھے ہو
وہان لشکر کا خاتمہ ہوا چاہتا ہی افراسیاب اس فکر مین ہی کہ طلسم کشا کو قتل کرون اور سرداران لشکر اسلام
کے خون مین ہاتھ بھرون تم جسطرح ہو سکے اسد کی خبر لو خواجہ کی گھبرا کے آنکھ کھلی دل سے کہا کیا تدبیر
کرون یہان کسکو اپنی شکل بناکر بٹھاؤن فوراً خیال آیا ایک کنیز کو اپنی شکل بناکر پلنگ پر لٹایا اور با سامان
عیاری سے آراستہ ہو کر روانہ ہوئے ایسا گھبرا کر عمرو چلا کہ کنوان کھلا ہوا خندق کو فرا تا ہوا چند قدم ہوا اگر
بڑھا ہوا اسوقت آکر پہونچا کہ اسد غازی اپنی بارگاہ مین آرام کر رہے تھے حاجب دربان اونگھ رہے
تھے بارگاہ مین آکر سناٹا دیکھا اسد کو اُٹھا کر نذر زنبیل کیا اور زنبیل سے ایک گنہگار کو نکال کر اسد کی
شکل بناکے لٹا دیا تھا شیشے کی نوک گلے مین ڈالی تیغہ بغل مین رکھدیا خواجہ عمرو تو اسد کو لیکر چلے گیے
افراسیاب نے طلسم کشا کے دھوکے مین اُس گنہگار کو قتل کیا تھا یہان لشکر مین اسد کے ملنے سے نوبت
ونقارے بجنے لگے افراسیاب نے اسد کو جو دیکھا کہا لو ملکہ غضب ہوا یہ اسد بھی نقلی تھا خواجہ
بشکل گلزار جادو ساتھ آفتاب کے آتے ہین بروقت تشریف آوری خواجہ کا حال بخوبی ظاہر ہوگا لیکن
افراسیاب جادو گنبد مین بیٹھا ہی لشکر اسلام کو تاک رہا ہی قضائے کار ملکہ اسرار جادو ثانی ملکہ ماران زمین کن کی
بارگاہ سے اپنی نکلی ہی قصد ہی کوئی مکر کرون فوج کو دیکھکر انگشت تحیر دندان تفکر سے کاٹ رہی ہی
کہ اے اسرار کیا تدبیر کرون اسد غازی کو گود مین لیکر تا بہ گنبد پہونچا وُہی اسد نامدار کا گنبد مین تو جانا
دشوار ہی یہ سوچ رہی ہی کہ افراسیاب کی اسرار پر نگاہ پڑی حیرت کے منھ سے بھی نکل گیا

کہ اے شہنشاہ شب رہائی اسد نامدار نے حضور کو بڑا دھوکا دیا کنیز کو خوب یاد ہی کہ شب بھر اسنے کتاب
سامری نہین دیکھنے دی یہی باعث خرابی ہوا اب بھی لشکر اسلام مین بڑے بڑے کام کر رہی ہی اسرار جادو
نام ہی بھید طلسم کا بتانا اسی کا کام ہی اگر یہ قتل ہو جاے بڑا مطلب نکلے کئی مرتبہ مین نے قصد کیا کہ اس نمکحرام
بدانجام پر جا پڑون لیکن یہی خوف ہوا کہ ساحرہ زبردست جہاندیدہ و کار آزمودہ ہی ایسا نہو میرا سحر کام نکرے
کسی بلا مین پھنس جاؤن لیکن آج دل گواہی دیتا ہی اسپر جا پڑیے اسکو پکڑ کر بیر ملک علم دکھایے یا میرے سامنے
گرفتار کر کے لائیے سزاے مقتول دون قتل کر کر دل اپنا ٹھنڈا کرون اے شہنشاہ اسکی تدبیر کرنا چاہیے
افراسیاب نے کہا مین ابھی اسکو لایا افراسیاب نے فوراً کمر باندھی تیغہ برق تاب ہاتھ مین لیا گوے ترنج نارنج
ماش کے دانے اٹھا کر جیب مین رکھے خیمۂ اسرار جادو کا تاکا گنبد سے اترا طرف اسرار جادو کے چلا اسرار
جادو غافل کھڑی ہی کہ پہلو سے نعرہ ہوا اے اسرار ہوشیار رہو جبتک اسرار پلٹے افراسیاب نے گولا مارا
اسرار نے اپنے کو بچایا ماران زمین گون بارگاہ مین بیٹھی تھی ہنگامہ سنکر نکلی پکارا کہ آپ نے ہمارا کہنا نہ
مانا یہ کہتی ہوئی نکل آئی نانی نواسیان افراسیاب پر سحر کرنے لگین افراسیاب ہر مرتبہ چاہتا ہی کہ
اسرار کی گردن پکڑ لون بالاے گنبد کشان کشان لیجاؤن کبھی چاہتا ہی ماران کو اژدہا بنکر نگل جاؤن دونون
شعلۂ جوالہ تڑپ تڑپ کے افراسیاب پہ سحر کر رہی ہین کبھی غرق زمین ہو جاتی ہین کبھی ستارہ بنکر آسمان پر
چمکین کئی سو کنیز ونکو افراسیاب نے مارا اسرار و ماران نے اپنے کو بچایا ہرکارون نے بڑھکر ملکہ مہرخ
کو خبر دی کہ ماران زمین گون و ملکہ اسرار جادو سے افراسیاب لڑ رہا ہی ملکہ مہرخ گھبرا کر اٹھین اسوقت
ذکر بیٹھین افراسیاب نے چار سو سرداران نامی کو دیکھا حربہ ہاے سحر ہاتھ مین براے مدد اسرار و ماران چلے آتے
ہین دل مین کہتا ہی اب تو مین نہ بچا اگر بدون قتل کئے واپس ہوا لونڈیان غلام ہنسین گے ملازمان بد وقت
مجھے آوارہ کہین گے یا سامری و جمشید کہکر ایک نعرۂ کوہ شگاف کیا قیامت کی سحر کرنے لگا کبھی آگ برسائی
کبھی طبقے زمین کے ہلائے حقیقت مین ساحر غدار بلاے روزگار سحر مین کامل و اکمل خبیثات کا سردار
اول خوب خوب لڑ رہا ہی ایک سحر ایسا کیا کہ جھونکے ہواے گرم کے چلے سرداران مذکور جو براے مدد ماران
و اسرار چلے تھے قریب انکے نہ آسکے دام ہواے گرم مین پھنس گئے وہ بھی سحر کرتے ہین مگر افراسیاب
کب مانتا ہی ایک ایک کو حقیر جانتا ہی یہ چاہتا ہی کسی نامی کو قتل کرون تب بالاے گنبد جاؤن
حیرت نے جو افراسیاب کو یکہ و تنہا دیکھا پکار کر آواز دی اے شہنشاہ اپنے کو بچایئے دیکھیے

سب بلوہ کرکے آتے ہین افراسیاب نے جو دیکھا سب کنیزین بلوہ کرکے آئی ہین یہ قول ہی آج افراسیاب
کو چہار طرف سی گھیر لو حیرت جادو با فوج قاہرہ چلی تھی کہ جاکر شراکت کرون آسمان سی برق چمکی دیکھا سب نے
ایک ساحر سیہ فام اژدر مہیب پر سوار شست پر ڈیڑھ لاکھ ساحران غدار نعرے کرتا ہوا منم اژدر سوار فیل پیکر اے
شہنشاہ مین آپہونچا یہ کہتے ہی ساٹھ ہزار ساحرون سی لشکر یاران واسرار پر آگرا اسرار لڑتی ہوئی بڑھی بہار
نے آکر گلدستہ مارا اژدر سوار کو اپنے سحر پر بڑا ناز ہی سحر کرتا ہوا آتا ہی چاہتا ہی ملکہ مہرخ وغیرہ کو قتل کرون ملکہ
بہار پر جو نگاہ پڑی ایکو افراسیاب سے دعوی قرابت بھی ہی پکار کر آواز دی کیون ملکہ بہار آکر یہ کیا کیا
تم نے مسلمانون کی شراکت کی مابدولت کو خبرین پہونچین یقین نہ آتا تھا آج آنکھون سے دیکھا آکر
شہنشاہ کے قدمون پر گرو مین خطا معاف کرادونگا سنتے ہی بہار کو جوش آیا رنگ چہرے کا سرخ
ہوگیا گلدستہ اٹھا کر مارا اژدر اچیال یہ ہی ملعون ہمکو کیا سمجھا ہیگا غصے مین آواز دی اے گل اندام جلد حاضر
ہو سب نے دیکھا زمین شق ہوئی ایک کنیز گلدستہ لیے ہوئے حاضر ہوئی ہاتھو مین ملکہ بہار کردیا ملکہ
بہار نے گلدستہ پھینکا پھول برسنے لگ ہوا سرد چلی ملکہ اسرار جادو نے جو دیکھا کہ سحر بہار کا چلا
اژدر سوار فیل پیکر جھومتا ہی پھول اٹھا اٹھا کے سونگھتا ہی ملکہ بہار کو بہ نگاہ محبت دیکھ رہا ہی ملکہ
اسرار نے پکار کر آواز دی اے بہار کیا کہنا قریب تھا یہ اژدر سوار جھوم کر بڑھے کہ افراسیاب نے دیکھا
اژدر سوار کلمات عشق آمیز کہا چاہتا ہی افراسیاب نے سحر کیا شعلہ ہاے آتش گرے پھول سحر بہار کے
جلنے لگے صدہا درخت جلکر گرے طایر زمزمہ سرائی بھونے پرون سی چنگاریان نکلین بہار تو پیچھے ہٹی اژدر
سوار نے بڑھکر سحر کیا منظور ہوا بہار کو جاکر اٹھا لون ملکہ اسرار جادو نے للکارا او بھیا کہان جاتا ہی یہ
پلٹ پڑا تازیانہ مار آتشین کا اژدر پر مارا اژدر نے ایک چیخ ماری اسرار کی آنکھون کے نیچے
اندھیرا آیا ہر چند قصد کیا اپنے کو سنبھالون نہ سنبھل سکی زمین پر گری اژدر نے دم کھینچا ملکہ اسرار
جادو شل کاہ زمین پر لوٹتی ہوئی سمت دہن اژدر چلی دور سے ماران زمین کن نے دیکھا
تڑپ کر آسمان پر بلند ہوئی برق نکلکر اسکے اژدر پر گری اژدر کے دو ٹکڑے ہوے ساحر کود کر الگ
ہوگیا اژدہا جلنے لگا افراسیاب نے جو یہ زبردستی ماران زمین کن کی دیکھی قہر و غضب مین طرف
ماران زمین کن کے چلا اس عرصے مین اسرار جادو کے ہوش درست ہوے پلٹ کر سحر کیا
افراسیاب پر آگ برسنے لگی افراسیاب نے غصے مین آواز دی لے مہران ستارہ چشم اسرار کو لینا دیکھا سب نے

آسمان پر ایک بجلی چمکی ایک ساحر نوجوان کم سن تاج سر پر رکھے ہوئے آنکھیں مثل ستارے کے چمکتی ہوئیں
پکارتا ہوا کہ شہنشاہ غلام حاضر ہی کیا حکم ہوتا ہی افراسیاب نے کہا کہ اسرار جادو کو لینا اسکو بچا کر ماران زمین کن
کی تدبیر کرنا یہ کہکر افراسیاب نے منھ پھیرا ساحر ستارہ چشم بصد قہر و خشم اسرار پر گرا اسرار جادو کی پلک جھپکی
ستارہ چشم نے پنجہ کمر مین دیا لیکر طرف آسمان کے چلا ماران زمین کن نے دیکھا ستارہ چشم
میری نانی کو لیے جاتا ہے بیقرار ہو کر دستک دی کچھ خون طرف آسمان کے پھینکا آواز دی ای ملکۂ عالم
اسکو لینا سبکی نگاہ اسی جانب اُٹھی کہ اسرار ایسی ساحرہ پنجہ ستارہ چشم مین دبی ہوئی جاتی ہی کچھ نہین کر سکتی
ماران زمین کن نے دو چار سحر کرکے آواز دی اے برقان رعد آواز ستارہ چشم نہ جانے
پائے دیکھا سب نے سامنے پہاڑ تھا وہ شق ہوا ایک طفل دوازدہ سالہ عقاب سحر پر سوار پکارتا ہوا کہ اے ملکۂ عالم
غلام کو کیا حکم ہوتا ہی ماران زمین کن نے کہا یہ ستارہ چشم نہ جانے پائے یہ سنتے ہی اُسنے عقاب کو
بڑھایا قریب ستارہ چشم کے پہونچا پہلے کچھ اشارہ کیا پھر کہا اے ستارہ چشم ملکہ ماران زمین کن
یاد فرماتی ہین ستارہ چشم فوراً پلٹا ساتھ ساتھ اُس خوش آواز کے چلا آتا ہے افراسیاب نے
آواز دی ارے یہان آکر کیا کریگا افراسیاب جادو نے دو گولے مارے اس خوش آواز نے
ہنس ہنسکر دفع کر دیے اسرار کو ہاتھ سے ستارہ چشم کے لیا اُسکو کشان کشان سامنے ملکہ ماران زمین کن
کے لایا ماران زمین کن نے چٹکی خاک کی اُٹھا کر سر مو پر ستارہ چشم کے ڈالدی ثابت ہوا تو وہ بارود
مین چنگاری آگ کی پڑی برنگ سرو چراغان جلنے لگا ہر سر مو ہر بُن مو سے شعلۂ آتش نکلنے لگا ہی ستارہ چشم
کہکر اژدر سوار بڑھکر اُس سے لپٹنے لگا شعلے اسپر بھی گرے یہ دونون جلکر خاک ہوے آندھی سیاہ اُٹھی برف
باری و سنگ باری ہوئی بعد عرصۂ دراز آواز آئی کُشتی مرا نام من ستارہ چشم جادو و اژدر سوار فیل
پیکر بود افراسیاب کو بہت شاق ہوا اسرار جادو چونکہ سحر مین ستارہ چشم کے مبتلا ہوئی تھی
ہوش درست ہونے پائے تھکہ پشت سے افراسیاب جادو پہونچ گیا آواز دی او نمک حرام میری سامنے
میرے رفیقان جانباز کو قتل کرایا پلٹ کر ملکہ اسرار نے افراسیاب کو پنجہ مارا افراسیاب نے کچھ زبان سے
کہا شعلہ بھڑکا وہ ہاتھ پر ملکہ اسرار جادو کے گرا کہ آبلہ پڑ گیا اسرار نے چاہا سحر کرون افراسیاب نے
جھولی سے نکالکر گولا ماردیا اسرار کا سر پھٹ گیا گولے سحر کے ترنج نارنج شعبدہ بازی کی لیکر ٹہلنے لگا
کہتا ہی مردہ ہی کہ کسی حال مین پلک نہ جھپکے اس حال پر ملال مین افراسیاب سحر کرتا ہی لڑائی مین مصروف ہیں

ہو آج بعد کئی دن کے اسد نامدار بارگاہ ملکہ لالان خونقبا مین تشریف لیگئے تھے بیٹھکر چند باتین بھی کرنے
پائے تھے کہ کنیزون نے غل مچاکر آواز دی ای شہریار بڑا غضب ہوا نہین معلوم اسمین کیا بھید تھا کہ اسرار
جادو ہاتھ سے افراسیاب کے قتل ہوئین یہ سنکر اسد غازی تیغۂ نور افشانی کے قبضے پر ہاتھ رکھکر اپنے
مقام سے اُٹھے برق وغیرہ بھی حاضر ہوے عرض کی ای شہریار آج افراسیاب نے غضب کیا اسرار جادو
قتل ہوئی طبقے زمین کے ہلا رہا ہی بلقیس و لاچین سے سحر ہو رہے ہین کیسکے سحر کو افراسیاب نہین مانتا
معین ومددگار ہزار در ہزار چلے آتے ہین آج بھی کئی ساحر نامی گرامی مارے گئے اب بھی اُسی مقام پر
اڑا ہوا ہی سحر کر رہا ہی اسد نامدار فوراً پشت مرکب پر سوار ہوے افراسیاب مصروف جنگ ہی
لاشہ ملکہ اسرار تڑپ رہا ہی ملکہ باران زمین کن نے کئی مرتبہ قصد کیا بڑھکر اپنی جان دو دن زیچ مین
اور ساحر آجاتے ہین شہنشاہ لاچین بڑھکر اپنے ملازمونکو بچاتے ہین بلقیس نے بڑھ بڑھ کر سحر کیے
افراسیاب کسی سے نہین خوف کرتا کہ پہلو سے نعرۂ شیر کی آواز آئی زمین تھرائی نعرہ اسد غازی

اسد شہسوارم کہ در روز جنگ اسد شیر دل ابن صاحبقران	بدرم دل شیر و چرم پلنگ چو تیغ یلے برکشم از غلاف	شہنشاہ نام آور و کامران تزلزل فتد در میان مصاف

افراسیاب نے جیسے ہی نعرۂ اسد کی صدا سنی ہاتھ پانؤن مین رعشہ آگیا یہ جو ساحران مذکور ابھی رہگئے
برائے مدد افراسیاب آئے تھے لڑ بھڑ کر مرے سیدھے جہنم مین پہونچے اُنکے ساتھ کے ساحر ساتھ
جانبازی و سرفروشی کے لڑ رہے ہین یہی چاہتے ہین قدم نہ ہٹائین جسطرح ہو سکے طلسم کشا کو مارین
دیکھا افراسیاب نے کہ اسد کے آتے ہی فوجون مین برہمی ہوئی علم سرنگون ہوئے خون کی دریا بہے
ایک پہلوان سلیم تیغزن نامے کہ اژدر سوار کے ساتھ آیا تھا بڑے زور وشور سے شمشیر زنی کر رہا ہی افراسیاب
نے اشارہ کیا ای سلیم تیغزن طلسم کشا صحیح وسالم نرہنے پائے بڑھکر قتل کر یہ چلا اسد غازی غول پر ساحران
غدار کے لڑ رہے تھے کہ پہلو سے آواز آئی ای طلسم کشا آگے نہ بڑھنا منم سلیم تیغزن افسر میرا اژدر
سوار مارا گیا مجھے کیا افسوس ہی سر پہ میرے افراسیاب جادو بادشاہ طلسم ہوش ربا کا سایہ رہے
یہ کہتا ہوا طرف اسد غازی کے چلا وسط لشکر مین آکر مقابلہ پڑا خبردار خبردار کہکر سلیم تیغزن نے نیزہ مارا
اسد نے نیزے کو نیزے کی سنان پر لیا نیزہ چلنے لگا اسد نے ساتوین حملہ مین نیزہ سلیم کا ہوائی کیا
سلیم نے غصے مین آکر قبضے پر ہاتھ ڈالا ادھر سے مرکب اُڑاتے ہوئے گل گلزار خلیل الرحمن شاہزادہ نورالدہر

بن بدیع الزمان آتے ہین دیکھا اسد پر ایک جوان خونخوار نے تیغہ کھینچا ہی بیقرار ہوکر جا پڑے بیچ مین
آگئے سر سامنے کیا منظور یہ تھا کہ اسد غازی ہٹ جایئن سینہ سپر کرکے آواز دی او بچا تو کیون جھڑک گیا
اُسنے خبردار کہکر ہاتھ تلوار کا مارا نورالدہر نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا سلیم کی تلوار ٹہکر گری سپر کٹی خود بھی
کٹا کسیقدر سر شہزادے کا زخمی ہوا اسد نے بیچ مین گھوڑا ڈالدیا کہا بھائی ہٹو مجھے روسیاہ کراؤ گے ماموںجان
کو مین کیا منھ دکھاؤنگا تم تو بھائی میرے مہمان ہو یہ کہکر سلیم کے سامنے آگئے اُسنے وہی تیغہ خون آلود اسد
نامدار کے لگایا اسد نے چونکہ نورالدہر کو زخمی دیکھا آنکھون کے نیچے اندھیر آگیا فوراً بڑھ بچا کے کلائی پر ہاتھ ڈالا
دوسرے نورالدہر و بدیع الزمان تعریفین کررہے ہین اسد نامدار نے تلوار چھینکر سلیم کی پھینکدی
طاؤس لشکر شکن دوسرا سپہ سالار لڑتا ہوا آتا تھا اُسنے دیکھا طلسم کشا نے سلیم کے قبضے پر قبضہ کیا ہے
اسنے بھی ہاتھ تلوار کا اسد پر مارا اسد نے بایئن ہاتھ سے اسکی تلوار لی لشکرون مین غریو ہوا واہ رے
طلسم کشا کیا زور و طاقت ہے کیا سطوت و صولت ہے کیا ہمت و سخاوت ہے ماشاءاللہ کیا کہنا دونون
جوانان فیل پیکر کو اٹھایا کچھ جان کا خوف نکیا دونون کی تلوارین چھینکر پھینکدین دونون کی کمر مین ہاتھ ڈالا نعرہ
تکبیر کرکے قاش زین سے اٹھا لیا اُن دونون نے بنگاہ یاس طرف افراسیاب کے دیکھا اسد نے دونونکو اٹھا کر
طرف آسمان کے پھینکا بروقت اُترنے کے دونونکو ہاتھ مارا دونونکے دو ٹکڑے ہوئے لشکرون مین غریو ہوا
ابراہیم نے بڑھکر ہاتھ چوم لیے سب سردار تعریفین کرنے لگے ان دونون سردارونکو مار کر اسد نامدار
تلوار کھینچے ہوئے طرف افراسیاب جادو کے پلٹے یہی ارادہ ہے افراسیاب کا کہ مین لڑبھڑ کے نکل جاؤن
کہ صحرا سے گرد اُڑی لکہ ہاے ابر سرخ و سبز ظاہر ہوئے افراسیاب نے ہرکارون سے اشارہ کیا جلد خبر لاؤ
ہرکارے دوڑے ہوے گئے اسوقت یہی مشہور ہے کہ آفتاب فلک سیر آتا ہے ساتھ لاکھو فوج ہمراہ
ملعونون کا ارادہ ہے گھیر کر اسد غازی کو مارلین اس تیر دہر پہ نتیجہ قابل نہین ہوتا افراسیاب نے کلاہ فخر کو آسمان پر
پہونچایا سردارونکو حکم دیا ہمارے سردار خوش خو زینت پہلو کو استقبال کرکے لاؤ افراسیاب تیغہ کھینچے ہو
ایکطرف کھڑا ہے انتظار مین آفتاب فلک سیر کے دامنہ گرد شگافتہ ہوا دیکھا سب نے آفتاب فلک سیر
تخت پر سوار دوسرا تخت اُسپر ملکہ گلزار دو ہزار کنیزین گھیرے ہوئے اسوقت یہ باعث
ہوا ہے کہ فوجین لڑتی ہوئی زیر گنبد آگئین وہانسے تیر تفنگ تلوار خنجر برس رہے ہین ہزارہا ملازمان
لاجین مارے گئے کوکب روشنضمیر ایک پہلو پر آ کر ٹھہرا ہے ہزارہا گولا گنبد پر مارا کچھ تاثیر

تھوائی جو تیر و تلوار برستے ہین اُنکو جاتے ہین سحر سے کاٹون سحر سے بھی نہین کٹتین کسی پر سن سے تیر ٹر سینے کو توڑ کر پار گذر گیا گرز ہزار ہا برسے خود سرونکے سر پھٹے تلوارین اپنے جوہر دکھاتی ہین تب تیغ ملازمان لاچین پر آتی ہین یہی تدبیر افراسیاب نے کی ہی کہ آج زیر گنبد سبکا خاتمہ کر دون گھیر کر زیر گنبد لاکر جنگ ڈالی ہے سایے مین اُسکے جو پہونچا مارا گیا کوئی لاچار ہوکر فوج افراسیاب پر دباو ڈالا فوج افراسیاب جو سائے مین گنبد کے آتی ہی اُپنر ضرر نہین پہونچتا ملازمان لاچین پر تیغ و تبر برستے ہین لشکر مین صدائے فریاد بلند ہر خورد و کلان درد مند ملکہ گلزار اپنے تخت پر سوار ہو کر اُٹھین آفتاب فلک سیر نے پکار کے پوچھا کیون ملکہ خیر تو ہی گلزار نے پکار کر آواز دی صاحب تم جنگ مین مصروف ہو مین بھی کچھ کام کر دون آفتاب فلک سیر پہلوانونکو ترغیب دیتا ہوا طرف طلسم کشا کے چلا یہ بھی خوب جانتا ہی کہ جبتک طلسم کشا نہ قتل ہوگا تب تک فتح ہونا لڑائی کا غیر ممکن اسواسطے بڑے بڑے پہلوانونکو ساتھ لایا ہو اُن سبکو یہی حکم ہی گھیر کر طلسم کشا کو مارو افراسیاب ایک ایک کو سرفراز کریگا تمھاری محبت پر ناز کریگا خیر خواہان دولت نے ساتھ چھوڑا وہ خیر خواہان دولت کہان گئے جو آٹھ پہر گلے اپنے دم شمشیر پہ رکھتے تھے یہ وقت کسیکو یاد نہ تھا اسوقت جو کد و کاوش کریگا افراسیاب اُسکا ممنون رہیگا افراسیاب نے بھی علم دیا کئی سو پہلوان کئی ہزار اُنکے ساتھ والے علمہائے زنگاری کے پھریرے کھولے لڑتے بھڑتے طرف طلسم کشا کے چلے افراسیاب کو یہی کد ہی گھیر کر سبکو زیر گنبد لایا ہی جب اشارہ کرتا ہی تیر دن کی بارش ہوتی ہی لاچین و بلقیس نے جان پر بنی لگا دی خوب کاٹ کاٹ کر پھینکا کچھ تاثیر نہین ہوتی گلزار نقلی نے کنیزون سے کہا تخت ہمارا اُڑا کر زیر ابر گنبد کے لیچلو ہم ایک ایسا سحر کرینگے کہ گرز سر پر طلسم کشا کے برس گئے طلسم کشا کو جان بچانا مشکل ہوگا تخت اُڑتا ہوا جاتا ہی اب سوقت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہی ہر ایک کو یہ خواہش ہی کہ لڑائی فتح کرین مال و اسباب لوٹین طلسم کشا نے بہت کچھ جمع کیا ہی اس امید پر جان دیتے ہین حیرت جادو مصروف اہتمام جنگ ہی اسباب سحر افراسیاب کو پہونچاتی ہی خود بھی سحر کے شعبدے دکھاتی ہی جب افراسیاب کا ہاتھ سحر سے خالی ہو جاتا ہی حیرت جادو اشیاے سحر لاکر پہونچاتی ہی ساحرون سے آکر کہتی ہی آج رنگ لڑائی کا بیرنگ ہی دیکھیے کیا ہوتا ہی کہ آسمان پر سناٹا ہوا حیرت نے سر اُٹھا کر دیکھا گلزار جادو تاج سر پر رکھے ہوے دوپٹہ ڈھلکا ہوا دو ہزار کنیزین ہمراہ لیے ہوے تخت اُڑتی ہوئی ہوا بر سر گنبد جاتا ہی حیرت نے پکار کر کہا او گلزار وہان جا کر بنا گل بھوسے گا گلزار نے پکار کر

آواز دی بوا تم کیا جانو اسقدر تم نے شکستیں ہاتھ سے طلسم کشا کے کھائیں فتح لڑائی کی تمکو اُمید نہیں ہی مین ابھی جاکر قیامت برپا کرونگی حیرت جادو نے کہا ای گلزار اپنے پہلوانان صف شکن کو ترغیب دو اسد کو گھیر لین جب طلسم کشا پر کوئی زوال آئیگا تب فتح جنگ کی صورت ہوگی گلزار نے کہا ہمنے سب سامان کر لیے۔ بے فتح کیے میدان کارزار سے نہ پلٹینگے آج روز اختتام جنگ ہی کئی مہینے ہم جو حاضر خدمت نہوئے یہی تدبیرین کر رہے تھے لشکر سامری وجمشید کہ سب سامان بن پڑے عین وقت پر آکر پہونچی سبکا حوصلہ نکل چکا بڑے بڑے شاہان جلیل نے اس میدان مین آکر سحر کیے پہلوان بھی لڑے اب کیفیت ظاہر ہوگی یہ کہکر گلزار اور زیادہ بلند ہوئی آئینہ تو بدلکر یے لیا ہی جب باغ مین خواجہ نے صندوقچہ کھلوایا تھا آئینہ اپنے ہاتھ مین لیا بدلکر صندوقچہ مین رکھدیا اصلی اپنے پاس رکھا ہی اس خیال مین کہ ای عمرو اپنے کو تا بہ گنبد پہونچا لون دل سے باتین کرتا ہوا تقلب تھرا رہا ہی ایسا نہوا فراسیاب آگاہ ہو جاے افراسیاب بھی دور سے نگران ہی جستجو یہ گلزار کی مثل آئینہ حیران ہی گلزار نقلی تخت کو اُڑاتی ہوئی مشرق مین پہونچی جنوب و شمال کو طے کرتی ہوئی طرف گنبد کے جاتی ہی تمام ہمراہیان افراسیاب دیکھ رہے ہین کہ ملکہ گلزار قریب گنبد پہونچ چکی ہی اسوقت جنگ مغلوبہ مین نہایت گھمسان ہی ملازمان افراسیاب ہمراہیان لاچین سے بڑے زور وشور سے لڑ رہے ہین لاکھون لاشہ گر گیا اسد نامدار کدو کاوش کر رہے ہین گنبد سے نیزہ و تیر و تلوار برس رہے ہین جو جسپر بڑا اسر اُڑ گیا جسکا ہاتھ کٹا کسیکا سر زخمی ہوا لشکر دشمن مین ہنگامہ برپا ہی مگر افراسیاب دریاے خون مین نہایا ہوا اسد کے سامنے سے تو ہٹ جاتا ہی باقی پرے پامال کر رہا ہی جس مقام پر جا پڑا ایسے غضب کا سحر کیا آگ برسائی برق چمکائی جب وہ حربے برسنے سے کچھ رکتے ہین تو افراسیاب جادو یا سامری وجمشید کا نعرہ کرکے اشارہ کرتا ہی تمرتی برسنے تیر و تفنگ کی زیادہ ہوتی ہی لاکھون لاشہ تڑا تڑپ رہا ہی یکایک گلزار سامنے اُس گنبد کے جاکر پہونچی آئینہ کمر سے نکالا آفتاب فلک سیر بھی تخت سے اُنپر دیکھ رہا ہی خوشی خوشی افراسیاب سے کہتا ہی ای شہنشاہ ملکہ گلزار کو آپ سے بڑی محبت ہی دیکھیے برسرِ گنبد جاکر لشکر لاچین پر آگ برسائیگی افراسیاب کے مُنھ سے نکلا کہ آفتاب فلک سیر آئینہ تو اپنے پاس احتیاط سے رکھا ہی آفتاب نے کہا حضور آٹھ پہر صندوقچے مین بند ہی کسیکو آج تک چھونے نہین دیا راز کہنا کیسا افراسیاب کہتا ہی اے خیر خواہ دولت ہم خوب جانتے ہین زن دشوہر کو بربادی ہوشربا کا خیال ہی یکایک دیکھا گلزار کا تخت تھراتا ہوا مقابلے مین گنبد کے پہونچا ملحوظ خاطر

ناظرین رہے کہ سات درجے اُس گنبد کے ہین بارہ چودہ لاکھ ساحران درجون مین برہم آرا ہین
وہین سے بیٹھے بیٹھے سحر کیا کرتے ہین گھنٹے وناقوس بج رہے ہین اُنھین درجون مین خزانہ بھی ہی عمرو نے قریب
آکے آئینہ نکالا گنبد کو دکھایا سب نے دیکھا ایک برق جہندہ چکی وہ حربے جو لٹکتے تھے یعنے تیر وکمان تلوار ونیزہ
وغیرہ برق اُن سب پر گری وہ حربے جلے گنبد لہرایا عکس سے اس آئینے کے زمین پر گرا بنا ہے دیوار ظلم وستم
منہدم ہوئی لاکھون جادوگر پامال ہوئے افراسیاب یہانسے چیخا ارے یارو ساربان زادے کو مار لو او
آفتاب فلک سیر یہ آئینہ اس ظالم نے کیونکر پایا تو تو کہتا تھا صندوقچہ مین بند ہے آفتاب نے منھ بنیا چہرہ زرد ہو گیا
عمرو کلیم اور ڈھ کر غائب ہوا اپنے نام کا نعرہ کر دیا ہلڑ ہوا عمرو نے آئینہ سامری وجمشید کا چمکا کے گنبد کو گرایا
ہزارون کے سر پھٹے لاکھون روپیہ کا مال دبا فوج کے پیر اُٹھے شہنشاہ لاچین وبلقیس نے دباوڈالا
افراسیاب اُسی برج درجہ سے لڑرہا ہی آفتاب فلک سیر بھی جانبازی کر رہا ہی عین گرمی جنگ ہی
یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے کہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر وملکہ برکن شمشیر زن بہ نگاہ حسرت دیکھ رہی ہین
کوکب بڑے زور وشور سے سحر کرنے مین مصروف ہی کہ صحرا سے گرداڑی انجم آتشبار مع چار لاکھ فوج سے
بھاگا ہوا بدحواس گرمی جنگ مین آکر پہونچا افراسیاب نے پوچھا اے انجم آتشبار خیر تو ہی تجھسے کہان
مقابلہ پڑا اسنے کہا حضور میرے تعاقب مین نبیرہ حمزہ با فوج قاہرہ آتا ہی ہر مقام پر مین نے قصد کیا روکون
ایسے شیر دلیر اُسکے ساتھ ہین اگر دریائے آتش ہوا اُسکو بھی طے کر کے مین میرے تعاقب مین چلے ہی آتے ہین انجم آتشبار
کر رہا تھا اتنا تو ہوا کہ اسکے آنے سے لڑائی بھی جم کر ہونے لگی بھاگ کے آیا ہی فوج تو ساتھ موجود ہی جسقدر ساتھ
آئی تھی تیغ تاریخ بھینکنے لگی زمین تھرائی ابھی انجم آتشبار نہین ٹھہرنے پایا ہی کہ دیکھا گرد عظیم صحرا سے بلند
ہوئی سب سر اُٹھا کر دیکھنے لگے ایک جوان دیو کے برابر قد وقامت گینڈے پر سوار تاج سر پر بازارد
بال بڑے بڑے اُڑتے ہوئے کئی ہزار سردار چہار جانب سی گھیرے ہوئے پشت پر فوج ساحر بے شمار
بیشمار رگا وزمین بار نہین سنبھال سکتی ایک ساحر بھی بڑے قد وقامت کا دریائے سحر مین غوطہ مارے
ہوئے لشکر ساحران جماتا ہوا ایک جانب سے آکر پہونچا جو سب سے آگے بڑھا ہوا ہی اسنے نعرہ کیا اے
بندگان من ہوشیار ہو جاؤ منم خداوند زمرد شاہ باختری آج دریائے قہاری جوش مین ہی قدرت
اپنے دست حق پرستا سے لڑین گے دوسری طرف نعرہ ہوا منم کلنگ آتشخوار بائیس لاکھ فوج
سو شکست کھا کے بھاگا ہی ایسا نامرد کون ہوگا بھرو ساحری مین یکتا فوج بھی پشت پر لاد لایا اس نے

جو آتے ہی گوسے تو تمام تاریخ لشکر اسد نامدار پر مارے دو تین لاکھ ساحران نامی مر کر گرے یا تو گنبد کے گرنے
سے اسقدر فوج افراسیاب میں ہراس تھا کہ تمام سب کے اُٹھا چاہتے تھے اس لشکر کے آنے سے پیر تھم گئے
بھاگتے بھاگتے پھر جم گئے سرداران اسد غازی یعنی مہرخ و بہار و باغیان قدرت وغیرہ ان کو ایک
مہینہ کامل گذر رات پھر جاگتے ہیں جسدن سے افراسیاب گنبد میں بطور قلعہ بند داخل ہوا ہر روز دو چار
سرداران نامی کو قتل کر جاتا ہے شب بھر ہنگامہ قیامت برپا رہتا ہے یہ سب زخمدار بھی ہیں دوسرے یہ کہ
افراسیاب نے طلسم ہوشربا میں چالیس برس سلطنت کی تمام تحفہ جات اسکے پاس موجود ہیں انکو بھی صرف
کر رہا ہے کلنگ آتشخوار وانجم آتشبار ربا فوج قاہرہ آکر پہونچے اور لڑائی میں مصروف ہوئے وہانسے
شکست ملکائی تھی اب سوچے کہ سامنے افراسیاب کے جرأت دکھائیں لقا کو بھی دیکھکر گریاں ہیں کہ
جاگتی جوت کا خداوند ہمارے سامنے موجود ہے تقدیر بن گریگا دشمن کو مٹادیگا اپنے بندگان خاص کو
خداوند بچائیں گے آج ضرور کرامت خداوندی دکھائینگے ایسے ایسے خیالات میں یہ بیچارے پھر بڑے جم کے
سحر کرنے لگے سب کے آگے بڑھا ہوا لشکر طلسم نورافشان کوکب بڑی جانبازی سے مقابلہ کر رہا ہے جو
افسر جس طرف سے بڑھا کسی کو کوکب نے مارا کسی کو ملکہ بران نے قتل کیا اختر کا موتیوں کا مالا
چل رہا ہے سرداریار کی سحر لگا ہی لشکر ہوش رُبا کی تباہی جمشید بن کوکب کے انگشترانے جمشیدی
چل رہی ہیں ملازمان کوکب بڑے زور و شور سے مصروف جنگ و جدل ہیں لشکر افراسیاب میں
بڑے بڑے غل ہیں لقا پر جسکی نگاہ پڑی بے اختیار ہنسنا کہا او یار دعین وقت پر جاگتی جوت کے
خداوند آتے آتے ہی زندگی دشوار ہو گئی بر سر کوہ عقیق بھی تقدیر بہانے خلاف کیا کرتے تھے ایسی تقدیر کے
خلاف کہیں کا ہالیان طلسم ہوشربا کو کہیں بیٹھنے کا ٹھکانا نہ رہا ملک و مال چھوٹا شہنشاہ نے قلعہ بنایا تھا کہ اس میں
کوئی نہ آسکتا تھا ساربان زادے نے نہیں معلوم آفتاب فلک سیر سے آئینہ کیونکر لیا آتے ہی چمکا دیا
سالہا سال کی مشقت خاک میں ملی اب دیکھیں آج قدرت کیا دکھاتی ہیں زبانسے تو یہی فرما رہے ہیں کہ کل
مسلمانوں کو غارت کردونگا اگر آج قدرت نے کمی کی اعتقادات میں فتور آجائیگا قدرت کو بھی کہیں
ٹھہرنے کا ٹھکانا نہ ملیگا اگر یہ وقت آبادی طلسم ہوش رُبا تشریف لاتی قدرت بھی لطف اُٹھاتے قدرت
ایسے وقت میں تشریف لائے کہ افراسیاب اپنی جان سے بیزار ہے جو مقام سکونت قرار دیا تھا وہ گنبد
بھی پامال ہوا ہر طرف ہنگامہ گیرودار بلند نقیبان خودپسند آوازیں دے رہی ہیں تمام سنجانی

باختری مشتری حصاری جو اس لڑائی مین آکر شریک ہوئے ہین خوب جگر شمشیرزنی کر رہی ہین
ہر ایک کا یہی قول ہے آج ہوشربا مین جرأت دکھاؤ افراسیاب کی عملداری پھر قایم ہو ادھر شاہزادہ بدیع الزمان
و نور الدہر و قاسم اسد نامدار کے ساتھ مصروف شمشیرزنی ہین مہرخ و بہار بڑھکر ترغیب دیتی ہین کہ اے
شہریار اپنے کو لڑ بھڑ کر تا بلہ افراسیاب پہونچایئے خواجہ عمرو نے بڑا کار نمایان کیا کہ تحفہ جات کو ستایا ورنہ
میدان کارزار مین ٹھہرنا دشوار تھا اس زور و شور سے سحر چل رہا ہے کہ آفتاب فلک سیر بھی دریافت کر سکا
کہ میری معشوقہ پر کیا افتاد پڑی کیونکر آئینہ تبدیل ہوا یہ تو اس بدحواسی مین کنیزون سے گھبرا گھبرا کے کہتا ہوا کہ
صاحبو ملکہ پر کیا افتاد پڑی عمرو عیار وہان تک کیونکر پہونچا اور قبضہ ملکہ پر کیا کنیزین کہتی ہین ہائی شہریار ہمکو
نہین ثابت ہوا کہ عیاران زادہ کب آیا ملکہ کو کیا کیا اگر ہم آگاہ ہوتے جیا کی بوٹیان کاٹ کر کھاتے کہ
ہماری مالکہ پر کیا گذری کہان قید کیا سنتے ہین کہ عیار مکار بردہ فروشی کرتے ہین بڑے بڑے ساحرون
کی بہو بیٹیان یہ لوگ نکال لائے کوئی ان کمبختون کا دستگیر نہوا جو صلے بڑھے جلتے ہین یہان گرمی جنگ ہے
ہر خرد و کلان درد مند ہے کہ ایک گرد داہنے سے ایک بائین سے بڑے زور و شور سے اٹھی کہ دشت
کو چھپا دیا یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ دو دن لڑتے ہوئے افراسیاب کو گذر گئے تھے لقا بھاگ
پہونچا ایک شب اور گذری تھی کہ یہ دونون گردین زور و شور سے اٹھین کہ سب حیران ہو کر دیکھنے لگے
بائین پرے جو گرد اٹھی تھی دیکھا آگے آگے سات سو علم نشان سات لاکھ فوج کے علم ہائے زرنگاری کے پھریرون پر
تعریف الٰہی و نعت رسالت پناہی مرقوم آمد فوج کی دھوم آگے آگے بعہدۂ سپہ سالاری شاہزادہ
صیقل آئینہ دار ایک جانب ملکہ انجم ماہ رخسار ایک جانب عاشق زار صیقل ملکہ ماہ عالم افروز تخت
زرین پر ملکہ شیشہ مینوش قلب فوج مین بقدر روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان
نبیرۂ صاحبقران پشت کرہ بن اشقر پر سوار کئی منزل سے لڑتے بھڑتے چلے آتے ہین عارض انور غبار
آلود خود زرین پر ذرہ ہائے ریگ چمک رہے ہین عیار عاقل و کامل شاپور خیر دل رکاب سعادت انتساب
پر ہاتھ رکھے ہوئے مثل گلدستہ کے آراستہ و پیراستہ بانہائے عیاری ذات پر درست نہایت چالاک و چست
شاگرد پیشہ پشت پر جمے ہوئے ایک جانب قیلم زنگی و فیلم زنگی و عنتر صبا و عوجان دریا باری و سام
بن عوجان و میعاد عاد و رشک دراز گردن یہ سب پہلوانان بے نظیر تیغہ ہاتھ مین علم بصد
شوکت و حشم عقب مین اپنے آقا کے آمادۂ حرب و پیکار دو رکابے گھوڑون پر سوار راہ کے لڑتے بھڑتے

ہر منزل پر معرکے پڑے تختے خون کے لباس پر جبے ہوئے چھینٹوں سے خون کی دامن افشانی جرأت و شوکت
مین لاثانی بڑے زور و شور سے تلوار چل رہی ہے ان سب ابھی اگر لڑائی شروع کی دوسری گرہ عظیم جو بلند ہوئی
تھی داہنے جانب سے اُس طرف بھی سب کی نگاہ پڑتی ہے افراسیاب جادو توشل برق کے چمکے ہے حیرت نے آج
کئی مرتبہ عیار بچون کو یاد کیا کنیزون نے کہا حضور کل سے اُنکا نشان نہین ملتا واسطے خبر کے گئی تھین واپس
نہ آئین حیرت نے کہا شاید گرفتار ہو گئین وزیرزادیون نے کہا حضور وہ کسی سے پایہ کمی کا نہین رکھتین
عیارون سے اکثر لڑین جب عمرو کی عیاری کا جواب دیا صرصر ہی نے ہمیشہ اسد پر دست اندازی کی کئی مرتبہ
پکڑ لائی انجام بخیر نہو تو وہ کیا کرے یہ تو ظاہر ہے کہ پانچون عیار بچیو پر عیار عاشق تھے کیا عجب ہے
گرفتار کرکے لیگئے ہون مگر وہ اپنے کو رہا کرینگی یہ لڑائی کسی طرح فتح ہو یہ ذکر تھا کہ طبل سکندر پر چوب
پڑی نقارخانہ سلیمانی کی بھی آواز آئی پلٹ کے افراسیاب نے دیکھا جل گیا کہنے لگا مین نے سب کو مبتلائے
سحر کیا تھا مسلمانون کو کسنے چھڑایا عقاب فلک سیر کیا کامل و اکمل جادوگر تھا اُسی مقام پر مارا گیا نہین
معلوم اُسکا نشان کسنے بتایا صاحبو مین نے تو اُسکو حکم دیدیا تھا کہ زمین پر نہ آنا وسط سما پر رہنا یہ بڑے
تعجب کی بات ہے ہمین سُننے کی تاب نہین کون مفصل حال بیان کرے یہ دونون لشکر کیونکر بچے حمزہ
کا اسم اعظم کیونکر چھوٹا عقاب فلک سیر بھی مارا گیا مجاور قبر سامری پر بھی زوال آیا سردارون نے
کہا حضور حمزہ آیا ہے تو آنے دیجیے اُسکو بھی گھیر کر مارین گے بڑے بڑے پہلوان آپکے یہان آگئے ہین
دیکھیے منہراس گرہ بیشانی حاکم صحرائے فیلان ابھی تین لاکھ فوج سے آیا ہے اُسکو حکم دیجیے کہ حمزہ کو
روک لے افراسیاب نے آواز دی اے منہراس لشکر حمزہ کو روک لے حمزہ آگے نہ بڑھنے پائے مین
نے سُنا ہے کہ حمزہ بڑا جری بہادر ہے تیرے قد و قامت کے سامنے ایک پشہ ہے منہراس گرہ بیشانی
جھوم کر چلا گرز گران سنگ چودہ سو من کا ہاتھ مین تین لاکھ فوج پشت پر علمہائے سیاہ کو پھرہرے
کھلے ہوئے بصد جوش و خروش کنارے پر لشکر کے پرے باندھے قول یہ تھا کہ لشکر حمزہ کو بڑھنے نہ دونگا
جسنے منہراس کو دیکھا ہوش اُڑ گئے دور سے نگاہ پڑی جسنے شان و شوکت منہراس گرہ بیشانی کو دیکھا یہی قول
تھا یار و جس پر یہ جا پڑے گا اسکے حرب دست سے بچنا دشوار ہے اُدھر سے وارائے ہند لندھور بن
سعدان جانشین حمزہ صاحبقران فیل ہیمونہ مبارک پر سوار نو لاکھ ہندی پشت پر کیسے کیسے شیر
و جوانان ماہر خسار نہایت دھندلے تیغ چمکاتے ہوئے عقب میں اپنے آقا کے چلے آتے ہین یکایک

لشکر میں غریو بلند ہوا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا لندھور نے سر اُٹھا کر ایک خوک پیکر کو دیکھا کہ گرزِ گران بسنگِ گوہ ہاتھ میں لیے گرز زنی کرتا پھرتا ہی جب گرز کو جنبش دی چار چار کے دس دس کے سر پھٹ گئے کوئی گرز کا بار نہیں اُٹھا سکتا اور یہ مغرور کھڑا ہوا للکار رہا ہی خبردار اے لشکر اسلام بڑھنے نہ پائے اس فوج کا کوئی سردار میرے ہاتھ سے نہ بچیگا ایک پلٹن ایک رسالے کو اسنے بھگایا ہزارہا لاشہ اُس مقام پر گر گیا منہراس گرہ پیشانی بدعت کرتا ہوا آتا ہی لندھور کو شاق ہوا فیل میمونہ کو بڑھایا دور سے نعرہ کیا نعرۂ لندھور جزیرہ ہاے دریا را گرفتم تا ہندستان ہا گرنام نمیدانی منم لندھور بن سعدان + او منہراس گرہ پیشانی کیا غربا پر ہاتھ اُٹھاتا ہی ہمسے مقابلہ کر منہراس کو جو لندھور نے ٹوکا یہ مغرور پلٹ پڑا لندھور نے بھی فیل بڑھایا اسکا گینڈا بڑھا سپر میں لڑ میں گلہاے سپر شعلِ آتشبازی شرر افشان منہراس نے خبردار کہکر گرز دو دستی بر سر لندھور مارا لندھور نے گرز حیدری و مردی کو براے حفاظت سر اُٹھا دیا گرز آ کر گرز پر پڑا فرو تراق عنوان چنان خاستہ بہ کہ بگذشت زین طاق آسمان دل زمین شق ہوا لندھور بن سعدان تتق گرد میں چھپ گیا دور سے صاحبقران نے یہ معرکہ دیکھا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا فرمایا پروردگار میرے جانشین کو بچانا الیاس ہندی عیار دوڑا کہ اپنے آقا کی خبر لون اور یہان منہراس نے گینڈے کو پیچھے ہٹا آواز دی زدوم وپست کردم جانشین حمزہ کا کام تمام کیا میدان کارزار میں نام کیا منم منہراس گرہ پیشانی الیاس ہندی بیتاب ہو گیا دوڑ کر دل گرد میں گھسا دیکھا لندھور دل گرد میں مخفی ہین کڑیان زرہ کی ٹوٹیں ہاتھی جھوم رہا ہی صاف ظاہر ہی کہ صدمہ کامل پہونچا مگر لندھور کے ہاتھ اُسیطرح قایم ہین ستون قصر جرأت پا بند طریقۂ شوکت و ہمت میں فرق نہیں آیا مگر آنکھیں بند الیاس نے دوڑ کر چھینٹا پانی کا دیا لندھور نے آنکھ کھولی الیاس نے کہا اے آقاے نامدار مولاے قدرشناس اے شہنشاہ فلک اساس ہوشیار رہیے حریف لاف گزاف کرتا ہی آپکے واسطے آپکے آقا نہایت بیقرار ہین جب دو تین چھینٹے پانی کے الیاس نے منہ پر لندھور بن سعدان کے لگائے تب اُس نہنگ بحر جرأت نے آنکھ کھولی الیاس ہندی نے دیکھا آنکھیں لندھور کی سرخ ہو رہی ہین پوچھا آقا خیر تو ہی لندھور نے کہا الحمد للہ یہ کہکر فیل کو بڑھایا آواز دی اے منہراس گرہ پیشانی فرد تو ضربے زدی ضرب من نوش کن + ہمہ شادی از دل فراموش کن + صاحبقران نے جو دور سے دیکھا آج ہمارے جانشین کو بڑا صدمہ ہی گرز دو دستی لیکر بڑھے امیر نے آواز دی اے دلاور ہمسے مروت شرط ہی لندھور نے ایسا صدمہ اُٹھایا تھا کچھ جواب نہ دیا گرز غردی و مردی بڑھایا دو دستی منہراس کو مار دیا منہراس نے گرز کو اُٹھایا چہار طرف سے سپاہیوں نے آواز دی یا خداوند تقدیر بتبیہ اپنے بندے کو

ہاتھ سے دشمن کے بچا بیچ لقا حیران دیکھ رہا ہی کچھ منھ سے نہین کہتا تمام اہالیان لشکر مثل تصویر
حیران گرز اگر پڑا جگہ زمین ہول سے شق ہو گیا گرد اُڑی لندھور نے ہاتھی کو ہٹا کر زیادیکھو تو اس خود سر پہ کیا
گذری عیاران نقاول گرد مین گھس پڑے ہاتھونسے ٹٹولنے لگے جب نشان نہ ملا چھاگل سے نکالکر پانی گرد پہ پھینکا
گرد بیٹھی اب بغور ملاحظہ کیا گرز لندھور کا بڑا منہراس کا ہاتھ کا بنا گرز چھوٹا دونون گرز سر پر آئے سر گرد نمین
گردن سینے مین تمام جسم گینڈے مین گینڈہ و سوار اتحاد قلبی رکھتے تھے آپسمین ایک ہو گئے اہالیان فوج
منہراس نے گریبان پھاڑ ڈالے فوج لندھور پر جا پڑے ہندیان جنگ آزما مشتاق جنگ بیدرنگ
ایک ایک دریائے جرأت کا نہنگ عادل شیر دل و فاضل شیر دل پہلوان اور نگ پہلون گو رنگ
و گوجر ملک دکھنی و فرخ شاہ دولت آبادی تلوارین کھینچ کر لشکر منہراس گرہ پیشانی پر
جا پڑے دونون لشکر مل گئے تلوارین چلنے لگین جوانان ہندوستان لڑے بھڑے بلوے کی لڑائی کے
آشنا دم بھرمین اُن سب نے لشکر منہراس مین کھلبلی ڈالدی علم فوج کو بھی قلم کیا افراسیاب
نے بڑھکر آواز دی سالوس کرگدن سوار کو بھی اشارہ کرو لشکر لندھور کو مارے ساحر دوڑے
یہ کنارے پر لڑ رہا تھا جیسے ہی جا کر ساحرون نے کہا سالوس مثل ابر کے گڑ گڑایا کہا میرے بھائی
منہراس کو کسنے مارا میرے سامنے قتل کرتا مثل کرپاس کہنہ چیر کر پھینک دینا چنگھاڑتا ہوا بڑھا لوگون نے
بڑھکر عرض کی آپ زیادہ غصہ نکیجیے بڑھکر خون کا بدلہ لیجیے سالوس کرگدن سوار لاف و گزاف کرتا
ہوا لندھور کے ہاتھی کے قریب پہونچا للکارا کہ او ہندی کہان جاتا ہی تو نے اُس جوان کو مارا کہ جس جوان
کا مشرق و مغرب مین مثل نہ تھا مگر تیری قضا میرے ہاتھ سے ہی یہ کہکر گرز مارا لندھور بن سعدان نے
گرز پر رد کا خبردار کہکر اسپر بھی دو دستی گرز مار دیا یہ بھی پڑا ٹھا ہو کر رہگیا دوسرے پہلو سے نعرہ ہوا منم
مالک اژدر صاحب نیزۂ دو سر غلام نبی و چاکر حیدر شیر بیشہ عربستان ملازم امیر حمزۂ صاحبقران
مالک نے آکر دیکھا کہ لندھور بن سعدان نے تہ و بالا کر دیا ہندیون نے تمام میدان لاشون سے
بھر دیا ہندیون کی شمشیر زنی دریائے خون مین غوطے مارے ہوئے قمر دیان ہاتھ مین نیچے ہلالی
چمکاتے ہوئے سب جوان نازک مزاج تیغ زنون کے سر کے تاج جھوم جھوم کر لڑ رہے ہین مالک بھی
اسی ہزار نیزہ داران عرب کو ترغیب دیکر آج افراسیاب پر جا پڑا اب دیکھنے والے دیکھ رہے ہین
کہ آمد مسلمانان کا تار بندھ گیا افراسیاب کی طرف بھی پہلوانون کی آمد ہو رہی ہے جو پہلوان

آیا لاکھ دو لاکھ کی جمعیت سے پہونچا کسی پہلوان کو افراسیاب نے فوج ہندوستان پر اشارہ کر دیا کہ ان دشمنون کو
مار لو مالک بھی دریاے فوج مین غوطہ زن ہوا کہ تیسری گرد اوڑی سب نے دیکھا سردار قدیم امیر خاقان ابن
الخاقان بہرام گرد بن خاقان چین ساٹھ ہزار جوانان چین ہمراہ رکاب تلوارین کھینچے ہوئے آگئے جو
دیکھا کہ مالک ولندھور آتے ہی مصروف جنگ ہوگئے میدان کارزار کو جوانون نے ہلا دیا خون کا دریا اُس دشت
ریگستان مین بہا دیا مگر یہ بہرام نے دیکھا کہ چار پانچ منزل کے گردے مین وہ حجرہ ہے جو احاطہ افراسیاب
نے بنایا تھا گنبد کے گرنے سے وہ احاطہ تو پامال ہوا اب وہ سب صحرا مقام جنگ و جدل ہی اُس اقلیم مین
ملک الموت کا عمل ہی نقیبون نے بڑھکر وہ اشعار عبرت آمیز پڑھے جن سے جوانون کے دل بھر آئے ہر چند کہ افراسیاب
ہٹتا چلا آتا ہی جس مقام پر گنبد گرا تھا وہان سے پانچ کوس ہٹ آیا ہی مگر مدد چلی آتی ہی ہر کس کا یہی قول ہی یارو
یہ لڑائی یادگار ہی اب کد و کاوش سراسر بیکار ہی مرحلہ جات طلسمی شکست ہوئے بھاگنے کے بند و بست
ہوئے کیسے آج کھیت پڑے ہمراہیان طلسم کشا خوب لڑے افراسیاب نے کئی مرتبہ پکار کے
کہا ارے عیار بچیون کا پتہ نہین معلوم ہوتا جلد جا کر بیشہ سردار خواران مین خبر کر دو شاہور حرامی نہایت
زبردست ہی اُس بچیانے اکثر یہی کہا کہ طلسم کشا کا بیڑا سنا کر دیجیے مین چیر پھاڑ کے کھا جاؤنگا اُس
سے جا کر کہو کہ شہنشاہ نے فرمایا ہی مین نے تجھکو جاگیر و منصب یا قبیلہ سردار خواران کا افسر کیا کبھی کوئی تکلیف
نہین دی کسی جنگ مین تجھکو نہین بھیجا بہتر یہ ہی اسوقت آکر شریک ہو بلکہ حیرت جادو بھی لڑائی مین
مصروف ہوا سنے بڑھکر جواب دیا اے شہنشاہ عیار بچیان دو دن سے غائب ہین شاید قید ہو گئیں لیکن کسی اور کو
بھیجیے ایک جادوگر سیاوش کرگدن سوار سامنے کھڑا رہا تھا حیرت نے کہا بیشہ سردار خواران
مین جا کر شاہور کو اپنے ساتھ لا یہ ساحر گینڈا پھیر کر صف سے نکلا جو حیرت نے نشان دیا تھا اُس
پتے پر پہونچا دیکھا ایک صحراے ریگستان جنگل کلک کہ انسان کا گذر دشوار ایک جوان کو دیکھا کہ بیچ جنگل مین بیٹھا ہو
مثل فیل مست نعرہ مار رہا ہے سیاوش ٹھہر گیا لوگون سے پوچھا شاہور سردار خوار کہان ہی لوگون نے
کہا اے شخص دیکھتا نہین بیچ جنگل مین مثل دیو مست بیٹھا جھوم رہا ہے اسکی جرأت نے راستہ
بند کر دیا تاجر بھی اس طرف نہین آتے بڑے بڑے قافلے لوٹ لیے شاہور سردار خوار حرامی
اسکا لقب ہی بڑا پہلوان بے ادب ہی سیاوش ڈرتا ہوا سامنے پہونچا دیکھا سامنے اسکے
گینڈے ہاتھی مرے ہوئے پڑے ہین اُنھین کا گوشت بھون بھونکر کھا رہا ہی کلک کا جنگل قریب ہی

کوئی ہاتھی کلک کے جنگل سے نکلا اسنے بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھایا ہاتھی کو کھینچ لایا چیر پھاڑ کر بھونا جھلسا چبا گیا سیاوش نے پیغام افراسیاب کا کہا اُس مردار خوار نے ایک چیخ ماری کہ تمام صحرا تھرا گیا ملازم اسکے جو چار لاکھ جوان اسی طرح کے بیحیا نامرد نمک حرام جمع ہو گئے ہین دوڑے ہوئے آئے پوچھا افسر کیا ہوا آپ نے کیون نعرہ کیا اس مردار خوار نے کہا تم نے سُنا افراسیاب نے ہمکو برائے مدد طلب کیا ہی یہ کام ہم سے نہو سکیگا افراسیاب کو اگر ہمارے لڑوانے کی غرض ہی طلسم کشا کو یہان لیکر آئے ہم اس کام کے نہین کہ کہین جاوین جو ہمارا لقب ہی اُس حرف کی یہ خواہش ہی کہ جبتک کھا ئین اُسکی خیر خواہی نکرین دشمن اُسکا اگر ہمارے سامنے آجائے تو البتہ تباہی کرین ہم سُن چکے کہ شہنشاہ کا ملک و مال تباہ ہوا ہمارا کوئی کیا کر سکیگا تمام اقلیم مین طلسم کشا اپنی عملداری کریگا جب ہمارے بیٹھے مین آئیگا ہم اُسکو بھی چیر پھاڑ کر کھا جاوینگے آپ ہی سب مسلمان بھاگ جاوینگے ایسی بے اعتدالی کی باتین اس بیحیا نے کین کہ یہ جوان پلٹا جا کر افراسیاب سے خبر کرون وہان میدان کارزار مین معرکہ یہ ہوا بعد آنے بہرام کے سردار دنکا ما بندھا گرتیت سپر گردان و نعمان بن منذر و منظر شاہ یمنی و عامر شاہ رودباری و سیف ذوالیسدین و طوق حران گرد و ابوالمعجن گرد یہ دونون بھائی علمدار لشکر اسلام علم اژدہا پیکر کی پھریر بغل مین دبی ہوئی جہان ہوا چلی شکون مین ہوا بھری اُس پیکر بیجان سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی آواز آتی ہی غراٹے کی صدا سے زمین تھراتی ہی انکے بعد شاہان ہفت ملک بڑے زور و شور سے آئے شاہان قلعہ جات فیصل گرزیستانی و جمشید بیستانی و خسرو طلب البحری و عبدالجبار حلبی و عبدالقہار حلبی و شاہان قلعہ پنج مغرب شقال شاہ مغربی و قارن قار مغربی یہ سب جوانان شیر دل آمادہ حرب و پیکار شیر دل شیر سوار بڑے کر و فر سے آکر پہونچے میدان جنگ مین جو دیکھا کہ تلوار چل رہی ہی یہ بھی شریک ہوئے تلوار کھینچکر بیخوف لڑنے لگے اور گرد عظیم اٹھی جمہور جانسوز و شہنشاہ تبریز مع جوانان طرطوسیہ بڑے زور و شور سے آکر گرا ہجشم اسکا رستم سرزمین مغرب فرامرز عاد مغربی باپ اسکا ہلال زرین تلج کل فوج مغرب ہمراہ بہارستان مغرب کے بیٹے کا شیر صاحبقران کا بسر خواندہ جری دلیر آتے ہی لڑائی مین مصروف ہوا ان سرداران نامی کے پہونچنے کے بعد فرزندان صاحبقران کی آمد ہوئی زمین تھرائی شاہزادہ اسفندیار شاہ گیلانی کے نعرے کی آواز آئی ایک جانب سے صفدر و صف شکن شاہزادہ شیر افگن بارہ ہزار جوانان سے آکر لڑائی مین مصروف ہوئے

افراسیاب ایک بلندی پر کھڑا ہوا معاملہ حیرت افزا دیکھ رہا ہی کس مزے سے نجے ہوئے سرداران صف شکن
و فرزندان صاحبقران و سرداران نوجوان آکر پہونچے ایک جانب سے دیکھا علمہاے بلند پھریرے کھلے ہوئے
جوانان شیر اندام شمشیر زنان خوش انجام بڑھے ہوئے چلے آتے ہین ایک جوان آفتاب جمال رستم میدان
کارزار سہراب پشت انگیز و دار خرامان خرامان چلا آتا ہی ہمت دکھاتا ہی اوس جوان نے بڑھکر نعرہ کیا منم رستم پیلتن
و پیلکین کشندۂ گیتان فرنگی برہم زن تخت و تاج مرزوق شاہ فرزند صاحبقران علمشاہ نوجوان ایک جانب
جاکر یہ بھی لڑنے لگے افراسیاب دیکھ رہا ہی تین پہر ہین یہ جوانان صف شکن کہ پہونچے ہین آتے ہی زمین
ہلا دی اپنے سینے کو سنان نیزے سے ملا دیا چاہتے ہین لڑ بھڑ کر مرین سرخرو ہوکر پردۂ دنیا سے اوٹھین یکایک
آواز طرقوا بلند ہوئی کئی ہزار چوبداروں نے بڑھکر آوازین لگائین آفتاب آسمان عزت شان زلزلہ در قاف ثانی
سلیمان تشریف لاتے ہین اے جوانان صف شکن و اے یلان تیغ زن ہوشیار کہ صاحبقران زمان
کی سواری قریب آپہونچی سب دیکھنے لگے طبل سکندری پر چوب پڑی نقارخانۂ سلیمانی بجا خواجہ عمرو نے
جو اپنے آقا کو آتے ہوئے دیکھا گنبد کو مٹا کے ایک گوشے مین مصروف جنگ و جدل تھے کچھ ہمیانیان کاٹتے
پھرتے تھے اپنے آقا کی جو آمد دیکھی جیسے عاشق واسطے معشوق کے بیقرار ہوکر دوڑتا ہی عمرو فوراً صف سے
نکلکر چالاک و برق و جانسوز و ضرغام کو ہمراہ لیکر طرف صاحبقران کے چلا اودھر سے جواہر بن
عمرو و شعبان خنجر گذار و گلبا و عراقی و کلباد عراقی و مہتر زیرک خطائی اور ابو الفتح اصفہانی
و عمران خطائی وغیرہ لڑتے بھڑتے چلے آتے تھے جواہر نے اپنے والد نامدار کو جو آتے ہوئے دیکھا
پرے باندھکر سلام کیا عیاروں نے حقہاے آتشبازی داغے سلنگین لگائین گرد پھرے دعائین دیتے
تھے عمرو نے بھی ایک ایک کو گلے سے لگایا فرمایا ای فرزند و ماشاء اللہ بڑے کام کیے کوہ عقیق پر خوب نام کیے
آج آفتاب قیامت کا دن ہی اپنے آقا کا ساتھ نہ چھوڑو انتظام سے غافل نہو جواہر نے بڑھکر عرض کی
حضور کے تصدق سے سب تدبیرین کر لی ہین یہ ذکر تھا کہ صاحبقران اشقر دیوزاد کو اڑاتے ہوئے
تخت شہزادۂ سعد بن قباد والا نژاد بہ فر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی گرد تاجداران جلیل خود
مردان عالم کے کفیل جیسے ہی میدان جنگ گاہ مین پہونچے تخت کو خالی کیا پشت مرکب خنگ
سیاہ قیطاس پر سوار ہوے سات سو تاجداران جلیل گرد آے صاحبقران کو آکر جملہ
سرداروں نے گھیرا صاحبقران فرما رہے ہین جواہر بن عمرو کو بلاؤ یہ جنگ مغلوبہ ہے بڑھکر

ہرکاردن نے عرض کی ای شہریارا اسد نامدار سے چار شبانہ روز برابر گذرے ہین کہ ایک طرح رسی
جنگ ہورہی ہی نامرد قدم نہین ہٹاتے خوب زور و شور سے تلوار چل رہی ہی حضور ملاحظہ فرمائین کہ دو رنگ
فوجین ہین خدا اسد نامدار کو فتحیاب کرے یہ سنکر صاحبقران زمان نی اشقر کو بڑھایا کہ سامنے سے بونڈلا
گرد کا اٹھا دیکھا مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری بادے شاطری مارتے ہوے گرد تمام عیار ایک
طرف برق فرنگی و مہتر قران و جانسوز بن قران و ضرغام شیردل و مہتر چالاک بن عمرو
خواجہ کے ساتھ ساتھ امیر باتوقیر نے اپنے یار وفادار کو جو بعد عرصہ دراز دیکھا دریاے خون مین نہایا ہوا
ادھر اس عالم یاس فشان و خیزان پکار کر آواز دی فرداز کجا میرسی ای ہدہد فرخندہ قدم + باد قربان ترا
حلقۂ مرغان ارم ؛ خواجہ تمہارے دیکھنے کو ترس گئے آکر ہمارے سینے سے لپٹ جاؤ عمرو یہ کہتا ہوا دوڑا
ای آقاے عمرو واے قدردان عمرو خدا تمکو سلامت و باکرامت رکھے آج کیا روز سعید بلکہ بہتر
از روز عید ہے کہ مین نے آفتاب جمال کی زیارت کی صاحبقران پشت اشقر سے کود پڑے عمرو نے
چاہا قدمون کو بوسہ دے صاحبقران نے سر اٹھا کر سینے سے لگایا عاشق و معشوق خوب لپٹ کر
روئے کہ ملازمان جانباز نے آکر خبر دی حضور لڑتے ہوے قریب بیشۂ مردار خواران آگئے ہرکاردن نے
افراسیاب کو خبر دی تھی کہ شاہور مردار خوار حرامی کہتا ہی مین اپنے مقام سے نہ اٹھونگا یہانسے بیٹھے بیٹھے
جو کچھ کہیے بجا لاؤن ہماری قوم مین کسیکا احسان نہین مانتے ہین دشمن کو حقیر جانتے ہین خود اٹھکر قتل
کرنے جائین شکار خود بیٹھے بیٹھے ہمارے آجائیگا آپ ہٹتے ہوے یہانتک چلے آیئے افراسیاب نے
بلندی سے دیکھا حقیقت مین ملازم ہمارے ہٹتے ہوئے قریب صحراے مردار خواران آگئے سر اٹھا کر دیکھا
شاہور مردار خوار حرامی بیچ جنگل مین بیٹھا ہوا شراب پی رہا ہی تمام قبیلہ جمع ہین تین لاکھ مردار خوار
گرد اسکے بیٹھے ہوئے لاف و گزاف کر رہے ہین کہتے ہین ای افسر مردار خواران و کفیل تاجداران جو
آپ فرمائینگے وہ ہم سب بجا لائینگے افراسیاب نے چلا کر آواز دی اے شاہور حرامی مردان ہوشربا
کی بدنامی ہوتی ہے طلسم کشا لڑتا ہوا تیرے جنگل کے قریب آگیا اب تجھے اٹھنے مین کیا تامل ہے یہ
سنتے ہی وہ ملعون اپنے مقام سے اٹھا فتنۂ خوابیدہ بیدار ہوا کئی ہزار من کی جو بدست دست نحس مین
اٹھائی چیخ ماری سب نے دیکھا کہ اس بیحیا نے جو بدست کو گردش دی جبیں کیکو ہوا لگ گئی اسکا
پھٹ گیا تین لاکھ مردار خوارون کو ساتھ لیکر لڑتا ہوا چلا اس زور و شور سے لشکر صاحبقران پر

اگر گرا تین لاکھ کا بلوہ بڑے بڑے قد کے جوان حربے ہاتھون مین بے پناہ جوان طاقت دار بھی ہین اگر کسیکو پست گئے تو جیر پہاڑ کے پھینکد یا حربے بڑے بڑے بعضونکے ہاتھ مین حربہ ہاے آہنی بعضونکے ہاتھ مین صحرا کی چوب بستین تلوارین بڑی بڑی گرز گران برگ نیزے سر تیز پیدل بلوہ کرکے آپڑے جس مقام پر فوج عراق و اصفہان کو مندویل اصفہانی و شہنشاہ عراقی و شہریار عراقی کھڑے ہوئے لڑا رہے تھے کہ ایک جوان دیو خصال چوب دست آہنی سے لڑتا ہوا فوج عراق و اصفہان کو پامال کر رہا ہے کوئی اسکے منھ نہین چڑھ سکتا مندویل اصفہانی بڑے دعوی کا جوان تھا جاکر لڑا زخمی ہو بھاگا یون نے مندویل کو ہوا دار پر ڈال لیا لیکن پیچھے ہٹے مردار خوار بڑھے لندھور بن سعدان مالک کو ترغیب دیکر فوج پر مردار خوار دنگی جا پڑا تلوار چلنے لگی اہالیان ہندوستان تلوار کے دھنی ایک ایک کو دعوی صف شکنی بڑے بڑے شجر باغ بغض و حسد تیر شمشیر سے کاٹ کر ڈالدیے بڑے بڑے قد کے جوان پامال ہوئے یہ لٹہ پھڑ کر نہال ہوگے صبا ہوائے محبت مین ان جوانان سرو قد کے انکھیلیونکی چال چل رہی ہی غنچون نے صفت مین ان جوانان جانباز کی زبان کھولی گلو نکے چہرے خوشی سے سرخ ہین مگر شاہور مردار خوار کسیکو نہین مانتا اسی طرح لڑتا ہوا جاتا ہی دور سے نگاہ پڑی بہرام کی کہ مندویل اصفہانی اس مردار خوار کے ہاتھ سے انتہا کا زخمی ہوا ہزارہا عراقی مارے گئے عراقیون کی ترکی تمام تھی بد لگامیان بھولے خیال مین تھا طرارے بھر کے نکل جایئن مردار خوارون نے بلوہ کیا ہی اہالیان اصفہان کو گھیر لیا بہرام نعرہ کرکے جا پڑا للکارا او نامرد کوئی زخمی کلہ پھاڑتا ہی شاہور مردار خوار نے دیکھا کہ ایک جوان چینی بطور نکتہ چینی بدعوی خود بینی للکارتا ہوا آتا ہی شاہور پلٹ پڑا بہرام نے آتے ہی ہاتھ تلوار کا مارا شاہور مردار خوار نے داستانہ ماردیا تیغہ بہرام کا ٹوٹا پہلے ہی شکست تھی شاہور نے چنگل مارا یہ بچا غول صحرائی ناخن بڑھے ہوئے ضرب ناخن سے گوشت پوست فگار ہوا ناخن اس بچا کا جاکر استخوان پر ٹھہرا اٹھیو نیر صدمہ پہونچا کمر مین بہرام کی ہاتھ ڈالکر اٹھا لیا چرخ دیتا ہوا چلا اب لشکر مین غل ہوا کہ بہرام کو شاہور مردار خوار حرامی نے گرفتار کر لیا تمام چینیون نے بلوہ کیا چاہتے تھے اپنے افسر کو چھین لین ہر چند بلوہ کرکے جاتے تھے مردار خوارون کے ہاتھون سے شکست کھاتے تھے ہزارہا چینیون نے اپنی جان دی اپنے آقا کو رہا نکرا سکے کئی پہلوان صاحب زور و طاقت اسکے سامنے پہونچے جبر اسنے حربہ آہنی مارا کسیکا سر پھٹ گیا کسی کا ہاتھ ٹوٹا کوئی ضرب دست سے اس مردار خوار کی پامال ہوا صدہا پہلوانان نامی

قتل ہوئے جملہ مُردار خوار بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین قضاے کار آفتاب گیہان عربستان زلزلۂ قاف
ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران جس مقام پر لڑ رہے تھے شعیان خنجر گذار نے بڑھ کر خبر دی اے آقاے نامدار
اے مولاے قدر شناس افراسیاب لڑتا ہوا بیشۂ مردار خواران مین آگیا غلام بھی اس مطلب کو سمجھ
گئے بہرام کو افسر مردار خواران نے گرفتار کیا عراقی و اصفہانی بہت سے قتل ہوئے پہلوانون نے
جان دی یہ سُنکر امیر باتوقیر کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا نیمچۂ سہراب یل کے قبضے پر ہاتھ رکھا واضح رہے
ناظرین والا تمکین ہو کہ نیمچۂ سہراب یل صاحبقران کو راہ پردۂ قاف مین ملا تھا یعنی سہراب نے خواب مین آکر یہ کہا
کہ اے شہریار عالم شباب مین مین نے یہ تیغہ آراستہ کیا تھا مشہور ہی کہ باپ کو زیر کر لیا زندگی نو فانہ کی دھوم
مین دشمنون نے مجکو میرے باپ کے ہاتھ سے قتل کرایا یہ تیغہ پردۂ قاف مین حضور کے کام آئیگا دیو کُشی مین
ایسا تیغہ برق مثال چاہیے اسوقت جو صاحبقران نے سُنا کہ اس بیشے کے جوان بڑے قدر دار ہین
اس سبب سے تیغہ سہراب یل کو کھینچا لڑتے ہوئے چلے نقیبان خوش آواز یہ اشعار عبرت
آثار پڑھ رہے ہین نظم

چون قلم فلک من بہ صفحۂ دہر
بہر در دسر خمار گذاشت

چشم گریان من مرا ہر دم
بہنا بر کف نگار گذاشت

اے دریغا کہ دست بُرد اجل
تربیت کردن بہار گذاشت

پایم اندیشہ از میان برداشت
نکتہ چند یادگار گذاشت

دل ناشوب زین جہان بگریخت
خلف تازہ در کنار گذاشت

آتش یاس روزگار مرا
لوح من بر سر مزار گذاشت

یاس آخر بکام دل نشست
غم و محنت بروزگار گذاشت

ہے سعی ز فکر در چشم کرد
داغ بر روے اعتبار گذاشت

درد دوری و داغ مجبوری
داغ بر سینۂ فگار گذاشت

ابر باران بزعم باد خزان
شب امید را بروز شکست

اسطرح کے اشعار نقباے بلند آواز بصد سوز و گداز پڑھ رہے ہین مردان عالم پر عبرت طاری عالم بیقراری
چاہتے ہین لڑ بھڑ کر مرجائین صفحۂ دہر پر نام باقی رہے صاحبقران نے دور سے ملاحظہ کیا کہ وہ عفریت خونخوار
شاہ مُردار خوار مع تین لاکھ فوج کے لڑ بھڑ کر صفون کو درہم و برہم کر رہا ہے عراقی و اصفہانیون مین
قیامت برپا ہے کہ صدہا پہلوان مارے گئے دعویدار ان خون کو یہی منظور ہی کہ اپنے بزرگون کے
خون کا بدلا لین مگر مُردار خوار پر نیچہ قابض نہین ہوتا صاحبقران نے پہلو سے نعرہ کیا اے بیحیا
مردان عالم کے ساتھ مکر کرتا ہی بہرام وہ جوان ہے اسکے نہیب شمشیر سے بہرام فلک کا پتلی چھوڑ دی

دیکھو وہ زخمی ہوکر بیہوش ہوگیا یہ کیا شیوۂ نامردی ہی یہ نعرہ کرکے نیمچہ سہراب یل کے قبضے پر ہاتھ ڈالا
فوج مردارخواران پر جا گرے بادشاہ حجاجہ بھی اُسی مقام پر پہونچے خوب تلوار چلی اُس بیحیا نے بہرام کو نہ چھوڑا
یہی چاہتا ہی کہ لڑ بھڑ کر بھون سے نکل جاؤن صاحبقران جو آگر گرے جس مردارخوار نے وار کیا صاحبقران
نے روک کر ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے ہوے کئی سو مردارخوار بلکہ کئی ہزار صاحبقران نامدار پر آگرے
اُس مقام پر تلوار چلنے لگی تمام صحرا لالہ زار بنگیا صاحبقران جم کر اُس مقام پر لڑے نیمچہ سہراب یل بڑے
لطف سے چلا جب امیر با توقیر نے کئی نعرے کیے اب شاہور مردارخوار پلٹ پڑا بہرام کو چرخ دیکر
زمین پر مارا اُسکے ملازمون نے بہرام کو اُٹھا لیا صاحبقران گھوڑے کو ٹھکرا کر قریب شاہور
مردارخوار پہونچے شاہور نے وہی چوبدست چرخ دیکر سر پر صاحبقران کے لگائی امیر کو خون
ہوا اینا نہو میرا مرکب بینظیر مارا جائے گھوڑے سے کود پڑے شاہور مردارخوار حرامی نے
سامنے مین چوبدست کے لیا صاحبقران نے بیچ مین ہاتھ مارا چوبدست کٹی شاہور بھی غصے
مین کود پڑا پیدل پاکر صاحبقران کو لپٹ گیا امیر سے کشتی ہونے لگی تمام ملازمان صاحبقران و
ساکنان بیشۂ آدم خواران اُس مقام پر آکر مصروف جنگ ہوے دور سے لندھور بن سعدان نے
دیکھا ادھر سے نگاہ پڑی شاہزادہ انجم گروہ رستم شکوہ سرفتنۂ ملک باختر پہلوان تہمتن بدیع الزمان
گرد لشکر شکن نورالدہر بن بدیع الزمان یہ دونون باپ بیٹے لڑتے ہوے اُس مقام پر آئے کہ
امیر و شاہور سے کشتی ہو رہی ہے دورویہ صفین جمی ہوئی گھمسان کی تلوار چل رہی ہو یہ دونون
شیر بھی لڑائی مین مصروف ہوے یہی چاہتے ہین کہ صاحبقران کو بچائین فوج مردارخواران کو شکست دین
مگر امیر با توقیر لڑتے لڑتے شاہور مردارخوار کو لے دوڑے مردارخوارون نے بھی تنہا کا بلوہ کیا اور چاہتے
ہین اپنے افسر کو بچائین صاحبقران کے ایک طرف نورالدہر ایکطرف بدیع الزمان
جس مردارخوار نے قصد کیا کہ صاحبقران پر ہاتھ مارون نورالدہر نے سینہ سپر کر دیا کبھی بدیع الزمان
آگے بڑھ گئے اسطرح صاحبقران کو بچا رہے ہین صاحبقران سترہ اٹھارہ قدم ریل کر شاہور
مردارخوار کو لائے ہر مقام پر چاہتا ہی کہ زمین مین پانون گاڑ دون صاحبقران جب جھٹکا
مارتے ہین طبقہ زمین کا اُسکے پانون کے نیچے سے نکل جاتا ہی وہ حیران ہوتا ہی کہ زمین بھی پانون کے
نیچے سے نکلی جاتی ہے طالع کی برگشتگی تباہی دکھاتی ہی شہسوار عرصۂ یکتا نازی اسد بن کرب غازی کا

خدا نگہبان و محافظ ہی جب کوئی پہلوان یا ساحر آیا پہلے انہین کو گھیرا ہر خورد و کلان کا یہی قصد ہی کہ اسد نامدار کو
گھیر کر مار لین افراسیاب بھی غل مچا رہا ہی کہ جو طلسم کشا کو قتل کریگا سر اسکی زر و جواہر سے بھر دونگا اس آن زن و مرد
ساحر و غیر ساحر جان دیے دیتے ہین اسد نامدار ایک طور سے لڑ رہا ہی دور سے جو دیکھا کہ فوج کا جد عالی تبار
پر بلوہ ہی پلٹ کر فرمایا ارے یارو دیکھو تو ضرغام کہان ہی ملازم ڈھونڈھ کر ضرغام کو لائے ضرغام نے آکر
خبر دی کہ لے شہریار آپ کے نانا جان مع جملہ پہلوانان عالیشان کوہ عقیق سے یہان تک لڑتے ہوے
آئے ہر منزل و ہر مقام پر تلوار چلی کسی منزل پر راحت نہین ملی یہان ایک بیشہ مردار خواران شہرہ ہی فرقہ
مردار خواران کا افسر شاہور مردار خوار انتہا کا زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست اس ترکیب سے لڑا
کہ بہت سے عراقی و چینی اُسکے ہاتھ سے قتل ہوے آپکے نانا جان نے اُس نامرد کی گردن لی کشتی ہو رہی ہی
بڑے قیامت کی اُس مقام پر تلوار چلی اسد نامدار بیقرار ہو گیا کہ نانا جان کا وقت پیری ہی ایسا نہو اُنکے
دشمنون پر کوئی آفت آپڑے صندلان صندلی پوش کی جانب دیکھکر فرمایا اے صندلان تم نے سُنا
نانا جان شاہور مردار خوار پر جا پڑے اس اقلیم مین اُسکی جراُت کے شہرے ہین کوئی اُسکے مقابلے
مین نہین جاتا تھا یقین ہے صاحبقران سے زیر کیا ہو بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین صندلان
لڑتا ہوا بڑھا ایک جانب ابراہیم بن مالک وغیرہ براے حفاظت اسد غازی لڑتے ہوے آئے بیچ
مین اسد نامدار لڑتے ہوے جاتے ہین ناگاہ دیکھا کہ اُس مقام پر افراسیاب نے فوج کو ترغیب دی سحر
بھی خوب ہو رہا ہے آسمان سے آگ برس رہی ہی شاہور مردار خوار و صاحبقران سے کشتی ہو رہی ہے
تمام جنگل مردار خوارون سے بھرا ہوا ہی بدیع الزمان ولور الدہر شمشیر زنی کر رہے ہین خود زخمی
ہوئے ہین مگر قریب صاحبقران کے کسی مردار خوار کو نہین آنے دیتے زمین کانپ رہی ہے
دریائے خون جاری جادوگرون نے آگ برسائی اپنی سحر ساحری دکھائی پہلوان بھی چابک چمک کے
لڑ رہے ہین اُس گرمی جنگ مین صاحبقران دور تک ریل کر اُسکو لائے وہان لاکر جھٹکا مارا کہ دونون
گھٹنے شاہور مردار خوار کے آشنا بزمین ہوے صاحبقران نے کمر مین ہاتھ ڈالکر زور کیا پہلے ہی
زور مین تا بہ گھٹنہ دوسرے زور مین تا بہ سینہ تیسرے زور مین سر سے بلند کیا فوجون مین غلغلہ ہوا کہ
حمزۂ عرب نے پہاڑ کو ہاتھ پر اُٹھا لیا یارو یہ کسکی مجال تھی کہ شاہور کو دست حق پرست پر اُٹھائے
سر میدان جراُت دکھائے بے اختیار افراسیاب کے منھ سے واہ نکل گئی صاحبقران نے

بچرخ دیگر زمین پر مارکو دکر جھائی پر سوار ہوے بدیع الزمان و نور الدہر گرد صاحبقران کے پھر رہے
ہین یہی خیال ہی ایسا نہو کوئی قبلہ وکعبہ پر آپڑے شیرانہ نہنگانہ رستانہ ہر ایک کافر پر تیور ڈال رہے ہین اُس
جوش وخروش مین جھوم رہے ہین کہ کوئی قریب نہ آنے پائے صاحبقران ذی کندہ ٔ زانو دبا کر فرمایا حالا
در شناختن پروردگار چہ مے گوئی شاہو مُردار خوار نے جواب سخت دیا مردار خوار مشہور بحرامی بہبا کی
ناکامی صاحبقران زمان نے بشوکت تمام وبقوت مالا کلام سر کھینچکر پھینکدیا بڑے بڑے پہلوان اس جرأت
پر صاحبقران کی حیران آپس مین صلاحین کرکے الامان الامان پکارنے لگے بڑھ کر شریک ہوے
اہالیان بیشہ ٔ مُردار خوار بھاگے بھاگے پھرتے ہین انکی اطاعت کون منظور کرے جو دل مین افسر کے
غرور تھا کر جسکا نمک کھایا ہی اُسکی مدد کو نہ جائین یہان حریف لڑتا بھڑتا آیے تو لڑین جب یہان افراسیاب
بھاگ کر پہونچا تب وہ مغرور لڑا آخر واصل جہنم ہوا صاحبقران اسکو مار کر پشت اشقر پر سوار ہوے نعرہ
کرکے جا پڑے شیرانہ نہنگانہ لڑ رہے ہین اُستادان سخنور نے تحریر کیا ہی کہ از قلعہ ٔ توسن حصار تا بر آمدہ
سحر و دامنہ دریاے نیل و مقام گنبد عجائب یہ سب مقامات فوج افراسیاب سے بھرے ہوے ہین
تلوار چل رہی ہے خون کے دریا جاری زمرد شاہ باختری کہ دعوی خدائی کرتا ہی گینڈے پر سوار لڑ رہا
ہی بختیارک کو بڑی ہوس تھی کہ لڑائی افراسیاب کی دیکھون اتنا بڑا ساحر طبقات زمین ہلا دیتا
ہوگا حقیقت مین افراسیاب بڑے زور وشور سے لڑ رہا ہی صاحبقران اسم اعظم باواز بلند پڑھ رہے
ہین اسد نامدار صاحب لوح طلسم لوح کو گردش دیتے جاتے ہین مہرے کو بھی چمکاتے ہین ہنگامہ ٔ
گیر ودار بلند ہے تاثیر سحر افراسیاب کم نہین ہوتی کبھی اسم اعظم سے باطل ہوا جہان پر طلسم کشا
جنگ کر رہے ہین اُس طرف تو افراسیاب رُخ بھی نہین کرتا الگ الگ پھرتا ہی چرخ و بہار وغیرہ
کو تنگ کیا کبھی قصد کرتا ہی کہ ملکہ مہ جبین کو قتل کرون ملکہ مہ جبین کا قتل کرنا کیا آسان ہی گل سحر آرا
وغیر ساحرہ تخت ملکہ مہ جبین الماس پوش کو گھیرے ہوے جنگ کر رہے ہین ہر وقت وہر ساعت یہی
اشارے ہین کہ اپنے بادشاہ کو دست زبردست دشمن سے بچاؤ ایسا نہو ملکہ ٔ عالم کو چشم زخم پہونچاسے
سب سے زیادہ شاہزادہ شکیل ہیکل کو خیال ہی کہ ایسا نہو میری بھانجی پر دست اندازی کرے
یا خدانخواستہ افراسیاب خانہ خراب اُسپر جا پڑے کیا فخر خدا نے ہمین دیا کہ صاحبقران زمان سے
رشتہ دار کہلائے انہی صاحبزادی کے دم سے سب عزت وشان ہے افراسیاب نے کئی مرتبہ قصد کیا

سامنے تخت کے لڑائی بڑی افراسیاب کو نہین اُنے دیا سرداران مذکور نے سینہ سپر کردیا آج چالیس
منزل کے گرد مین سحر ہو رہا ہے تلوار چل رہی ہے لشکر صاحبقران زمان و لشکر مہر شاہ باختری و لشکر
افراسیاب و لشکر آفتاب فلک سیر و لشکر کلنگ آتشبار یہ سب لشکر ایک مقام پر جمع ہوگئے ہین علاوہ اسکے
مشہور تھا کہ خاتمے کی لڑائی ہے افراسیاب اُس گنبد مین مثل قلعہ بند تھا سب تاجدارون کو نامہ پہونچا تھا کہ
اسوقت یہان آنا واجب و لازم ہے سب خراج گذار بھی جمع ہوچکے تھے اُس زمانے مین آکر خواجہ عمرو نے آئینہ دکھایا
تحفہ جات کو جلایا گنبد کو گرایا افراسیاب بچگیا کہ یہ زیر گنبد لڑ رہا تھا ورنہ جو لوگ گنبد پر جمع تھے گنبد کے گرنے سے
ہزارون کے سر پھٹے لاکھون پامال ہوے جسوقت صاحبقران نے شاہ ہور مردار خوار کو مارا اُسکے
ساتھ والے بھاگ کر درہ ہاے کوہ مین مخفی ہوے ہمراہیان افراسیاب نے پھر فرار پر قرار کیا جا بجا
بیشون مین تلوار چلی ہر ایک مقام کے ساحر آ پڑے قربت سے لڑتے بھڑتے نکلے ہاتھ سے اہل اسلام کے
مارے گئے رعد و برق و برق لامع کنارے کنارے لشکر مین لڑتے ہوے چلے آتے ہین جہان
کسی نئے ساحر نے آکر رنگ جمایا یہ لوگ جا پڑے لڑ بھڑ کر اُسکا کام تمام کیا لیکن نام پر حیرت و افراسیاب
کے ساحر جان دے رہے ہین افراسیاب ہٹتا چلا آتا ہے جیسے کوئی کسیکو لگا کر لیجاتا ہے بیشہ مردار خواران
سے نکلکر ایک صحرا مین آکر پہونچے گھڑی دو گھڑی وہان سحر ہوا جب افراسیاب کا قدم نہ تھم سکا اُس میدان
سے بھی بھاگا خواجہ عمرو نے دور سے دیکھا ایک پھاٹک عظیم الشان شمسہ مثل آفتاب کے چمک رہا ہے دیوارون
پر منبت کاری پھولون کی گلکاری صدہا پتلیان سونے کی دیوارون پر کھڑی ہوئی ہین افراسیاب
کو لڑتے ہوے دیکھکر پکار اُٹھی ہین اے شہنشاہ خیر تو ہے آپ سے کون لڑ سکتا ہے کنیزین مدد کو آئین افراسیاب
یہ سُنکر سامنے باغ سیب کے آیا اتنا پکار کر کہا کہ دروازہ کھولدو ملکہ گل افشان جادو کو خبر کرو
اور یہ بھی اطلاع دو کہ باغ سیب پامال ہوگا مسلمانون کا قدم باغ سیب مین آئیگا درختونکو آتا
ان سبکا بار شاخ ہر ایک شمشیر آبدار سائے مین دیوار کے یہ لوگ پہونچ چکے طلسم کشا کو دعوی طلسم کشائی
ہے لوح اُسکے پاس موجود ہے جلد اسکی تدبیر کرو ورنہ روح سامری کو صدمہ پہونچےگا دیکھا سبکے جادو نے
کھلا اندر سے باغ کے ہزارہا طائران زمزمہ سرا ظاہر ہوکر آسمان پر جاکر ڈوبے لپٹین پھولون کی آنے
لگین طائرون نے بلند ہوکر زمزمہ سرائی کی کچھ آوازین ہیبت ناک آتی تھین یکایک باغ سے
ایک ابر تیرہ و تار اُٹھا تمام میدان کو اُس ابر نے گھیر لیا باغ سیب سبکی نظرون سے مخفی ہوگیا

اندھیرا چھایا ابر سے پھول برسنے لگے جسپر وہ پھول گرا جلگیا جھوکون نے ہوا کی عجب تاثیر دکھائی ہزارہا نابینا ہونے
لگے طائر جو آوازین لگاتے تھے انکی آواز سے گونگے بہرے ہونے لگے طائرون نے اس سوز و گداز سے آوازین
لگائین گویا صور اسرافیل پھکا صدہا تاثیر دار یعنے جسکے کانمین آواز پہونچی نابینا ہوکے ٹکرانے لگا اُس
ابر سیاہ نے آگ برسائی کبھی ہوائے گرم چلی کبھی طائرون نے آواز دیکر اپنا رنگ جمایا ابر برسا پانی کے
قطرون نے تاثیر آگ برسائی ہزارہا ملازمان اسد جلے برے کے برے بیہوش ہوکر گرے اب اس ہنگامی مین
افراسیاب نہین معلوم تھا کبھی طائرون کی آواز آتی ہی کبھی آندھی سیاہ چلی کبھی پھول برسے ان سب چیزون
نے آفت برپا کی شہنشاہ لاچین و بلقیس ایک گوشے پر کھڑے سحر کررہے ہین دور سے دیکھا تین لاکھ
ساحر ٹکرا کر مرے کنیزان ملکہ بلقیس جل جلکر گرنے لگین لاچین نے یہ دیکھتے ہی ضرغام کو آواز دی جب
ضرغام شیردل قریب آیا تو کہا اے ضرغام تمام لشکر ابھی تباہ ہوجائیگا افراسیاب کا قول کرسی نشین ہوا
چاہتا ہے وہ ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ طلسم کشا اکیلا عملداری کریگا وہ قیامتین برپا کرون عجائب و غرائب سحر
دکھاؤن طبقات زمین ہلادون ہر ایک دشمن کو آتش شعبدہ سے جلادون آج وہی نوبت ظاہر ہوا کہ ہر ایک شخص کو
زندگی دشوار ہوئی افسوس یہ ہی کہ ہم عرصہ دراز تک قید رہے دشمنونکو صید رہے تجھکو تک بچایا ون نے لیلیے
یہ بھی ہمارا کمال ہی یا صاحبقران کا اقبال ہی کہ ایسے مقام عجائب و غرائب مین سحر کررہے ہین جان بچے تو بڑی
بات ہی یہ مقام عجائب و غرائب نہین ظہور سحر سامری و جمشید کی کرامات ہر کوئی زبان بند کیے دیتا ہی کان کے
پردے شق ہوے جاتے ہین ہوش و حواس مین اختلال سر شوریدہ سے ظہور وبال رگین مار سیاہ بنتی ہین
اپنے اعضا اسوقت دشمنی کررہے ہین دیکھیں فلک کیا دکھائے حقیقت مین مقام باغ سیب ہے ایک ایک
نخل بہانا کا سیب ہے ساتھ والے زندہ نہ بچینگے ہوائے گرم چلی ہی ہوا اے ضرغام شیردل جاکر طلسم کشا سے کہو کہ
جلد لوح کو ملاحظہ کیجیے اپنے کو باغ سیب مین ہو بچائیے جو لوح خبر دے وہ کیجیے یہ بھی عرض کرنا اے شہریار
جفائے طلسم کشائی آپ کو اُٹھانا ہی اپنے غمخوارون کو بچانا ہی آجتک خواجہ عمرو نے ہر مقام پر عیاریان
کین ساحرون کو شکستین دین آپ کو مخفی کرتے رہے اب آج جرأت صاحبقرانی دکھائیے اپنے
غلامان قدیم پر نظر شفقت فرمائیے اب آپ ہی کی جرأت کا کام ہی ہر ایک نامی و گرامی یہان گمنام ہے
آپ ہمارے سرپرست ہین ساحر یہانکے بادہ کبر و نخوت سے مست ہین انکا قتل و قمع ملاحظہ لوح
پر موقوف ہی غلام بھی سحر خوانی مین مصروف ہی بدون حکم لوح تمام لشکر تباہی مین پڑجائیگا ضرغام شیردل

آگہان وخیزان قریب اسد نامدار آیا اسد غازی کو بڑی ہوس ہے کہ میں جا کر ناناجان سے ملوں لندھور وغیرہ سے ملاقات ہو اسی خیال میں لڑتا بھڑتا جاتا ہے فوجیں اسقدر حائل ہیں کہ تا بہ لشکر صاحبقران پہونچ نہیں سکتے جوانان شیر دل کے نعروں کی صدائیں سُن لیں یہی باعث تقویت ہوا روح کو راحت قلب کو قوت جسکی صدا کان میں آئی دل متردد مضطرِ نے تسکین پائی جو جو سرداران صف شکن انکے ساتھ مصروف جنگ ہیں انسے فرماتے ہیں کیوں بھائیو ہمارے ناناجان کی شوکت وجرأت کو دیکھا دادا جانی بھی یکہ پہلوان ہیں ضرغام نے آتے ہی قدمونکو بوسہ دیا کہا اے شہریار تین لاکھ ساحر آپکے لشکر کا مارا گیا باغ سیب کا دروازہ کھل گیا مشہور ہے کہ اسمیں لاکھوں بلائیں ہیں شہنشاہ لاچین نے فرمایا ہے آپ لوح کو ملاحظہ کریں اپنے کو باغ سیب میں پہنچا کر جو لوح حکم دے بموجب اُسکے کاربند ہوں اسد نامدار نے لوح کو ملاحظہ فرمایا نوشتہ دیکھکر طرف باغ سیب کے چلے قریب دروازے کے پہونچے تھے کہ جھونکے ہوائے گرم کے چلنے لگے دیواروں سے شعلے نکلنے لگے طائروں نے بلند ہو کر آواز دی اے طلسم کشا یہ باغ سیب ہے ہر گوشے میں آسیب ہے یہاں آنیکا ارادہ نہ کرنا غیر سامری پرست نے کبھی اس باغ میں قدم نہ رکھا سامری وجمشید کے حکم کی قید ہے اِس باغ میں قدم رکھنے والا مثل طائر صید ہے ایک سمت سے عندلیبان خوشنوا زمزمہ سرائی کر کے یہ اشعار آبدار بصد سوز وگداز پڑھنے لگیں نظم

تیرہ بختوں سے فروغ ظاہری رہتا ہے دور
پاسبان روشن کریں گو ایک جا لاکھوں چراغ
نور کی ہے روشنی عشق ہی کے آغوش میں
باعث بے نوری ہے جا بجا ویرانہ میں چراغ
کس نے دیکھا ہے شام غریبان میں چراغ
کچھ ہمیں مطلب نہیں گر پاسبان بے رحم ہے
از فلک کہتا ہوں نہیں بھی نور فگن چراغ
اسلیے روشن نہیں کرتے بیابانیں میں چراغ
اٹھ گیا عاشق کا لاشہ آج جھگڑا مٹ گیا
آہ کے شعلوں سے جل جائینگے تربت میں چراغ

اسطرح طائروں نے زمزمہ سرائی کی کہ اسد غازی کے ہوش اڑ گئے علاوہ طائروں کی زمزمہ سرائی کے چند نازنینان حور وش نے دروازہ باغ کا کھول دیا اسد نے دیکھا ایک باغ رشک ارم نخلہای سر کشیدہ ناندوں میں چینی کے پھولوں کے نخل چیدہ چیدہ ہوائے سرد عیسیٰ دم مسیح نفس ہوائے آمد بہار میں اٹکھیلیاں کر رہی ہے دم محبت کا باغبان قضا وقدر کے بھر رہی ہے چشمے جوش صفا سے اُبل پڑے فوارے کیفیت باغ دیکھکر اچھل پڑے سرو بر لب جو بصد رعنائی قمریوں کی صدا کو کو بصد زیبائی صدہا قفس ہائے رنگین اُسمیں طائران زمردین منقار چہکارے مار رہے ہیں قمریاں نایاب زلف سنبل کو پیچ وتاب سوسن کی زباندرازی نرگس کی دیدہ بازی جوانان چمن اکڑ رہے ہیں نرگس شہلا میں ڈورے پڑ رہے ہیں اُن نازنینان مہ جبین نے اپنے گلشن حسن کی بھی سیر کرائی بہار باغ بھی اسد کو

دکھائی طائرون نے بھی زمزمہ سرائی کی اسد غازی کو بھی محویت حاصل ہوئی ہر سمت سے نازنینان
حوروش پکار رہی ہین ای طلسم کشا ہر ایک پریزاد سحر چشم سرو قد تیری عاشق زار ہی کوئی پکارتی ہی ای شیر بیشۂ صاحبقرانی
ای زینت اورنگ جہانبانی او عاشق معشوق کش و صاحب بیداد وہماری جان کے جلاد اس گلشن بیخزان کو
ستاتا ہی ذرا ہمسے آنکھ ملا سرکشی نہ دکھا ہم نمونۂ ساحری و جمشید ہین ہماری رعنائی و زیبائی ہین بڑے بھید ہین
اُن شعبدہ بازان طلسم عجائب نے خاص ہمکو تیرے واسطے پیدا کیا تیرے جمال بیمثال پر شیدا کیا تم پر
مرتے ہین اپنے کو مطعون و بدنام کرتے ہین یہ کہکر مصنف کا ایک مطلع اور دو شعر باواز بلند ایک نازنین
خود پسند نے پڑھے

نظم

وہ دل مین رہتے ہین پر دل سے کام نہین
مکین کو خاک نہین ہے مکان کی خبر

ہین پاؤن سر سے پا تک سطح وہ نگہ کی خبر
یہ کیا غضب ہے مکین کو نہین مکان کی خبر

ہے بسمل انکو ذرا دل ملی جہان کی خبر
لحد مین روح نے جسم گلی کو چھوڑ دیا

وہی نازنین بہ ناز و ادا کہتی ہوا و سفاک و بیباک ہین جان دیتی ہون اس طرح
جو اُن شعبدہ بازون نے حسن و جمال اپنے اسد کو دکھائے اشعار بھی پڑھے کبھی ابرو ہلائی کبھی مسکرا دو نو
ہاتھ اٹھائے یا تو لوح کو دیکھتے ہوے حمایہ در باغ آئے تھے یا لوح کا دیکھنا موقوف کیا یہ مین باغ کی معروف
ہوگئے طائرون کے اشعار سُننے لگے وہ نازنینان مہجبین تن تن کے اپنا جمال بیمثال دکھاتی ہین اسد غازی کو
اشارون سے بلاتی ہین کوئی ہنسکر کہتی ہی ہماری شہزادی کے شوہر تشریف لائے ہین ایک نے پکار کر آواز
دی میان سسرال مین آئے ہو حجاب کرنا چاہیے یہ کیا خونخوار صورت بنائی ہی تلوار کھینچے ہوے ہاتھ مین
بدمزاجی بات بات مین یہان سالے سسرون سے لڑو گے کیسی کیا مجال جو ہمکو بہ نگاہ کج دیکھ سکے ہم بھی چاہتی ہین
اپنی بی بی کا حال دریافت کرین ہماری شاہزادی کا مزاج کیسا ہی میکے مین کب تشریف لائینگی اپنی لونڈیون کو نہ
یاد فرمائینگی بعض ماہر خسا ران شوخ و شنگ صورت زیبا دکھا کر اشارے بازی کرتی ہین بعض کہتی ہین ای طلسم کشا
یہ سب نازنینان مہجبین تجھپر مرتی ہین ایک نے کہا ری دیوانی ہی ہمنے آجتک کسی مرنیوالے کو نہ دیکھا الٹی
مین سے تو ہم بھاگتے ہین خود کیا جان دینگے جو جری بہادر ہین وہ نام پر مرینگے اس طرح ان نازنینان
مہجبین نے عشوہ و ادا سے کلام کیے اسد غازی کو باتین کرنے کی رغبت ہوئی اُنکے نام پوچھے
ہین کوئی خاموش ہو رہتی ہی کوئی ہنسکر کہتی ہی میرا غنچہ دہن نام ہی دلبری میرا کام ہی اِسی انداز
طور سے اُن سب نے کلام کیے اسد کا اشتیاق بڑھتا جاتا ہی ایک ایک سے یہی کلام ہے صاحبو ہم بھی تمہارے
مشتاق ہوگئے ہین ایک نازنین اُن مین سے جھپٹ کر بڑھی صورت سے ملکہ مہجبین کی بہت

مشابہ تھی یہ کہتی ہوئی آتی ہے فرد بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم + بتنگ آمدہ ام چند انتظار کشم + اگر بر دیدہ چشم من نشینی +
نازت بکشم کہ نازنینی + اسد جواب دیتے ہین اسی مضمون مین مجھکو مصنف صاحب کا شعر یاد آ گیا شعر گر بر سر و
چشم من بیائی + بر قلب نہم کہ کیمیائی + یہ جوابا تین اُس نازنین سے اسد غازی نے کین اور گلعذاران
سرقد جو سامنے کھڑی ہین وہ سب ہنسین سب نے پکار کر آواز دی کہ طلسم کشا تیری محبت کا کیا اعتبار ایسا
نہو کوئی کان مین پھونک دے ہمارے دشمن ہو جاؤ اگر ہمسے محبت دلی ہے یہ جو تختی تمہارے گلے مین پڑی ہے
ہمی چاہیے تو ہمین دیدو بہت جلد واپس کرینگے اسد غازی نے محو ہو کر بوئے گل بھی سونگھی ہے عطاردان
نے بھی زمزمہ سرائی کی باغ کی ہوا کھائی سوچ بوسے گل زنجیر شکرہ پانون مین پڑی حلقہ در باغ گردن کے
واسطے طوق گلوگیر ہوا کے بھی جھونکون سے صدا آتی ہے اس جوان شوقین کے گرفتار کر لینے کی خوب تدبیر
ہے اسد نے لوح طلسمی پر ہاتھ ڈالا منظور یہ ہے کہ لوح اُتار کر اس ماہ جبین حور پیکر کو دیدون معشوق خوش خو
طرحدار طرار فرار گلعذار ماہرخسار ایسی معشوقہ دلفریب سے انکار کرنا سراسر تقاضائے بیمروتی ہے ادھر سے
تو وہ نازنین آتی ہے ادھر سے اسد نامدار لوح دینے کو جاتے ہین باغ سیب کی ہوا کھاتے ہین رنگ رو
متغیر ہو گیا یہ بھی عرض کر چکا ہون کہ کل لشکر پر پھول برس رہے ہین ہزارون بیہوش ہو کر گرے ہزارون
قطرات آب سے جلے باغبان و بہار وغیرہ گولے اُٹھا اُٹھا کر اُس ابر تیرہ و تار پر مارتے ہین کسیطرح
ابر پر تاثیر نہین ہوتی مار پھولون کی بڑھتی جاتی ہے ایک جانب صاحبقران زمان لڑ رہے ہین سبب
اسم اعظم کے اثر تاثیر ابر نہین ہے اسد نے ہاتھ بڑھا کر قصد کیا کہ اُس نازنین ماہرخسار کو لوح حوالے
کر دون اور یہ اشعار بھی اُس محویت مین پڑھنے لگے نظم

پانو نہیں اپنے مین لیتا ہون زنجیر فراق
رسم و راہ شہر فرقت سے ہین سب سے الگ
ہو گیا ہے کیا لب معشوق پہ تیر فراق
ملک غم کی آئنے سب تحصیل مجکو بخشدی

دیکھا ای ناصح اسے کہتے ہین تاثیر فراق
خضر کو رستہ بتا دیتے ہین رہگیر فراق
شکل مجنون ہو کے آوارہ پھرینگے دشت مین
ای قمر ملتی ہے کسکو ایسی جاگیر فراق

نقشہ وحشت دکھاتی ہے جو تصویر فراق
خواب وصلت مین جو دیکھون پاؤن تعبیر فراق
ترکش سینہ سے ایک تیر نکلتا ہی نہین
اب کسی جنگل مین جا بیٹھینگے رہگیر فراق

ان معشوقان طناز نے اسد شیر دل کو مبہوت کر دیا خانۂ دل غم و الم سے بھر دیا جی خیال ہے جو معشوق کہے وہی کرو یہ تختی بے بساط
معشوق پری چہرہ کو حوالے کرو معشوق پری نژاد کا راضی رہنا سلطنت کونین ہے روح کو راحت دلکو چین ہے
عاشق کو کج ادائی مناسب نہین ایسی ایسی باتین سوچکر یہ باعث محویت سحر لوح دینے چلے تھے کہ ایک برق چمکی

آواز آئی ای طلسم کشا کیا غضب کرتے ہو ہواسے باغ سیب نے قلب اُلٹ دیا ذرا ہوش مین آؤ لوح کو سینے سے مس کرو اسد نے بتعجیل جیسے کسیکو ہوش آتا ہو فوراً لوح پر نگاہ ڈالی نوشتہ پایا ای فتاح طلسم وای سیارہ مین عجائبات یہ مقام باغ سیب ہی گل افشان جادو سحر کر رہی ہی بموجب حکم لوح جا کر باغ سیب کو پامال کرو اگر لوح کہین قبضے مین افراسیاب کے گئی ایک پہر بھر مین سبکو گھیر کر قتل کریگا اپنے کو بچاؤ ہوش مین آؤ اسد نے جیسے ہی احکام اسم حاشیہ لوح سے پڑھا تاثیر سحر قلب سے دفع ہوئی پیچھے ہٹے جو نازنین لوح مانگتی ہوئی آئی تھی لوح اُسکو دکھا دی اُسنے چیخ ماری ہر سر مو سے شعلے نکلنے لگے اعضا اُسکے مثل ہیمہ خشک جلنے لگے زمین پر گری آواز دی کہ ای طلسم کشا بڑا دھوکا کیا تیری محبت کا کیا اعتبار ایک ہوائے گرم چلی وہ نازنین جلی آواز آئی گل افشان مرا نام من غنچہ جادو بود اسد نامدار نے پلٹ کر پھر لوح کو دیکھا اسم حاشیہ پڑھا آسمان پر سناٹا ہوا ایک طائر منقار کھولے ہوئے سامنے اسد غازی کے آیا آواز دی ای طلسم کشا ہمنے تمہارے مددگار کو بھیجا ہے دیکھا اسکو بچا نا یہ کہکر طائر زمین پر آیا اسد بحکم لوح اُسکی پشت پر سوار ہوئے وہ مثل مرغ نظر اُڑتا ہوا چلا اسد نے دیکھا پہلو مین باغ سیب کے ایک کوہ فلک شکوہ ہی اسپر ایک ساحر بصورت مہیب سیہ فام ملکہ عجائب جادو معشوقہ قباد کو گرفتار کرکے لایا ہی زبان مین سوزن دے چکا ہی اب قتل کیا چاہتا ہے اسد نے یہین سے نعرہ کیا تلوار کھینچکر جا پڑے اُسنے للکارا او طلسم کشا اس گیسو بریدہ نے تجکو مقامات راز و نیاز تعلیم کیے صندل جادو کو قتل کرایا درد سر مٹایا تا بدر بند مہر و ماہ پہونچایا مراحلجات پر مدد کی زمہر پر قتل ہوا ورنہ ان مقامات پر رسائی دشوار تھی ہمیشہ اہم رازداران طلسم حیران و سرگردان تھے آپس مین یہی چرچے رہے کہ کیونکر طلسم کشا مقامات مخفی پر پہونچا صندل کیونکر قتل ہوئی مرحلہ جات مقامات زمہر یہ بھی باسانی فتح ہوگئے اسوقت اس مکارہ نے لوح طلسمی کو بچایا ورنہ تجکو مبہوت کرچکے تھے بعد حصول لوح طلسمی یون قتل کرتے کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا تیرے حال زار پر روتے جلادان طلسم تجھے قتل کرکے منفعل ہوتے اس ظالم نے ایسے وقت مین بھی خیر خواہی کی تجکو ہوشیار کردیا ہماری شفقت کو خاک مین ملا دیا یہ گوشہ باغ سیب ہی باغی کو پناہ نہ ملیگی اپنے حال زار پر روتی ہی زمین ہوشربا مین تخم بدعت بوتی ہی اسکو قتل کرین جہاندار مالک افراسیاب جادو خوش ہو آج روح سامری پر صدمے گذر رہے ہین لاکھون بندگان سامری مر رہے ہین اسکو قتل کرین تیری بھی تدبیر کرینگے یہانسے زندہ بچ کے جانا دشوار کدو کاوش بیکار ہی حال مصیبت مآل جو اسد نامدار نے دیکھا بیتاب ہوگیا اُسی جانب نعرہ کرکے بڑھا وہ ساحر سیہ رو

تیرہ و دن سحر کرنے لگا اسد غازی نے لوح کو سامنے کیا سحر باطل ہوا سحر دفع کرتے ہوئے پہاڑ پر پہونچے جب جگہ
سحر کی تاثیر نہ کی تیغہ سحر کھینچکر قریب طلسم کشا آیا ہاتھ تلوار کا مارا اسد نے لوح کو سامنے کر دیا صنوبر جادو نا بینا ہو گیا
اسد نے اوپر سے ہاتھ مارا صنوبر کے دو ٹکڑے ہوئے سارا اکڑنا بھولا آواز آئی کشتی مرا نامم من صنوبر
جادو بود مرتے ہی صنوبر جادو کے اسد نے زبان سے ملکہ عجائب جادو کی سوزن لیا ممانی امان کہکر
گلے میں ہاتھ ڈالدیے کہا میں امیدوار ہوں ہا سو نجات ان میرے لشکر کی سلطنت قبول کریں آپکو منتظم کریں شہریار
سے عرض کرنا کہ نانا جان بھی لڑتے بھڑتے بافوج قاہرہ آگئے انشاءاللہ تعالی ہوشربا میں سریر جہانبانی پر
شہریار کے فرزند دلبند سعد بن قباد جلوہ فرما ہونگے اگر حضور قبول کریں تو سعادت دارین حصول ہو
ملکہ عجائب نے کہا اے فرزند میں عرض کرونگی منظور دعا ہم کا انکو اختیار ہے اے فرزند اب ہوشیار ہو گل افشان جادو
داروغہ باغ سیب نے قیامتیں برپا کی ہیں اسکی جلد فکر کرو اسکے سحر کی کوئی برداشت نہ کرسکیگا ایسا نہو لاچین
و بلقیس پر زوال آئے مہرخ و بہار کی کیا حقیقت ہے جو اس سے مقابلہ کرسکیں بموجب احکام لوح جلد
اپنے کو بچاؤ اے نور نظر اے فرزند یہ وہ مقام ہے جہاں افراسیاب بھی مؤدب ہو کر آتا تھا سامری و
جمشید نے اس باغ کو سیرگاہ اپنا قرار دیا ہے ہمیشہ اسمیں خبیثات کا مجمع رہا قدرت پروردگار کہ اس باغ پر بہادران دین
یزدان پرستوں کا گذر ہوا اگر مرحلہ جات فتح نہوے ہوتے میری کیا مجال تھی کہ میں تمکو اکر بچاتی بہوؤں نے تمہیں
ہنسکر تم ایسے شیر دل صاحب لوح کو دام رنگ گل میں پھنسایا نرگس شہلا نے دیدہ بازی کا رنگ جمایا اگر میں نہ پہونچتی وہ
نازنین ظاہر میں بزبان سمن اندام غنچہ جادو نام کیسے فقرے بناتی ہوئی آئی تھی تم اپنے ہوش میں نہ تھے
پلک جھپکنے کی دیر تھی جب یہ حال مصیبت مآل دیکھا میرے دلکو کیونکر آرام آتا شہریار ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں
خدا فرزند کرب کو مظفر و منصور کرے بہرق بن بنکر جنگی لشکر ہے کہ وقت پر پہونچی لوح طلسمی بچی لیکن اس صنوبر
نے فوراً مجکو گرفتار کرلیا قتل پر آمادہ تھا خوب وقت پر پہونچے خبردار خبردار بہت ہوشیار رہنا لوح کو
دم بدم سینے سے بھی مس کرو ملاحظہ میں بھی مصروف رہو ذرا بھی غفلت کروگے بلائے ناگہانی
میں پھنسو گے یہ کہکر ملکہ عجائب جادو چرخ مارکر نکل گئیں اسد نے لوح کو ملاحظہ کیا لکھا تھا سر کوہ
پر ایک چشمہ ہے اپنے کو اسمیں گرادو مقام باغ سیب میں پہونچو گے اسد نے اپنے کو چشمے میں گرادیا
یہاں لشکر میں تلاطم ہے ہر ایک کا ہوش گم ہے آسمان سے جو پھول برس رہے ہیں سب ساحر دنے
ملکہ سحر کیے پھول برسنا موقوف نہوے لشکر میں صداے فریاد بلند ہے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھا ہے میں

ایک جانب افراسیاب معروف جنگ ہے اسد غازی کی جو آنکھ کھلی اپنے کو چمنستان باغ سیب مین
پایا دیکھا ایک قصر عالی کھلا ہوا ہے صد ہا پتلیان سنہری کتابین چھوٹی چھوٹی ہاتھ مین لیے پڑھ رہی ہین جیسے ہی
اُن پتلیون نے طلسم کشا کو دیکھا ایک نے کہا بوادہ آ گئے ایک نے کہا پھر کیا کرین ایک نے کہا جان بچاؤ ایک نے
کہا خدمت سامری مین جلینگے ایک نے کہا آتش رشک و حسد مین جلینگے ایک نے کہا اپنی افسر کو بلاؤ ملکہ
گل افشان سے مدد طلب کرو شاید وہ اگر کوئی تدبیر کرین طلسم کشا کے خون سے ہاتھ بھرین ایک نے کہا ہوا
گھیر لو یہ کہکر دو سو پتلیان دوڑین ترسول چھوٹے چھوٹے ہاتھ مین تھے چہار جانب سے اسد غازی پر حملے
ہونے لگے اسد نے لوح جو چمکائی کوئی نابینا ہو کر گری کسیکا سر پھٹ گیا کسیکا ہاتھ منہ ٹوٹا کوئی چیخین مارنے
لگی کسیکے منہ سے دھوان نکلا عکس لوح سے چار سو پتلیان جلکر خاک ہوئین یہان شہنشاہ والا جاہ چین و
کوکب روشن ضمیر وغیرہ نے دیکھا کہ یا تو آسمان سے پھول برس رہے تھے جسپر پھول گرا وہ جلگیا برق بھی چمک
رہی تھین رعد کی بھی گرج تھی برق بھی چمکتی تھی پتلیان جو یہان جلین آگ برستا ہو تو نت ہوا اب جھلا چین
نے گولا مارا ابر پھٹا دیکھا ایک جادوگرنی بھاری لباس پہنے ہوئے طاؤس زرین بال پر سوار سحر کر رہی ہے
ملکہ بلقیس وغیرہ نے للکارا بہار چرخ مار کر بلند ہوئی برق لامع کڑک کر چلی رعد و برق نے بھی قصد کیا
گل افشان نے پھول اُٹھا کر پھینکے جسپر پھول گرا برق چلی سر اُسکا زخمی ہوا سب سردار زخمی ہو کر کنارے
ہوے کوئی جادوگر گل افشان تک نہ جا سکا یہان جب طلسم کشا نے پتلیون کو جلایا ایک طاؤس
ٹہلتا ہوا سامنے آیا مثل انسان کے گویا ہوا اے طلسم کشا آپ میری پشت پر سوار ہو جیے مین آپکو
سامنے گل افشان جادو کے لیچلون اسد نے لوح کو دیکھا جو کچھ طاؤس کہتا تھا وہی لوح مین بھی مرقوم
تھا گویا احوال راز طاؤس کو معلوم تھا اسد غازی پشت طاؤس پر سوار ہوے لوح زیب گلو مغز نیب
کر بقصد گردش طاؤس اُڑاتے ہوے چلے یہان گل افشان جادو نے آسمان سے سحر کر کے منتشر اوقات
کر دیا جو ساحر کڑک کر اسکے سامنے آیا اسنے سحر کیا کوئی زخمی ہوا کسیکا سر کھٹا کوئی پھولونکی بو سونگھ
کر مست ہو کے سر پٹکنے لگا عجب قیامت برپا ہے لاچین وغیرہ گل افشان کے سامنے
نہین پہونچ سکتے جب سحر کر کے بلند ہوتے ہین گل افشان سحر کرتی ہے جھونکے ہوا کے گرم کے
چل رہے ہین اسکے قریب کوئی نہین پہونچتا فخر دنا کر رہی ہے افراسیاب سے کہتی ہے اے شہنشاہ آپنے
پہلے کیون نہ بلایا ان کی کیا حقیقت تھی دم بھر مین سب کو پامال کرتی انکا بُرا حال کرتی آپنے

لونڈی غلام ہونکے حوصلے بڑھائے افراسیاب کہتا ہو گیا مین اب کسی سے کم ہون خالی طلسم کشا عملداری
کریگا رفقا اُسکے زندہ نہ بچینگے کہ گل افشان نے دیکھا آسمان پر فراٹا ہوا دیکھا طلسم کشا ایک طاؤس پر
سوار لوح طلسمی ہاتھ مین ابر پر عکس لوح کا پڑا ابر لخت لخت ہو گیا طائر جو زمزمہ سرائی کرتے تھے ضَو سے لوح کی
وہ بھی جلنے لگے گل افشان گھبرا گئی حیرت یہ تھی کہ طلسم کشا طاؤس پر کیونکر سوار ہو کر آیا یہ لوگ سحر و ساحری
سے ناواقف ہین گل افشان آگ برسانے لگی اسد غازی نے لوح کو دکھایا آگ بیکار ہوئی بلکہ وہی شعلہ
آتش پلٹ کر اُسی کے طاؤس پر گرے طاؤس آتشبازی بنگیا گل افشان کود کر الگ ہوئی اسد نامدار نے
لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ ای طلسم کشا جب گل افشان جادو کا طاؤس جلے پھر اُسکو مہلت نہ دے خیال
کرکے دیکھو پیشانی پر اُسکی ایک خال سفید ہی اُسپر تیر مارو تل بھر کا فرق نہو ورنہ یہ تیر تمہارے کلیجے پر پڑیگا پشت
کو توڑ کر پار گذر جائیگا گل افشان جادو نگہبان باغ سیب ہی اگر یہ بچکر نکل گئی بڑا فساد برپا کریگی اسد گھوڑا
کمان کیانی دوش سے اُتاری تیر جگر کمان مین پیوست کیا قتل گل افشان کا بندوبست کیا سیر کمان
کا کڑکا طائر تیر پھڑک کر چلا داہنے بائین جاتا تھا قضا و قدر نے خاص پیشانی پر پہونچایا گڑی کو توڑ کر پار گذرا
بجائے خون شعلہ ہای آتش جسم سے اُس ناریہ کے نکلے لاشہ جلکر گل افشان کا زمین پر گرا آواز آئی کشتی
مرا نام ہین گل افشان جادو داروغہ باغ سیب یو مرنے سے اُسکے لشکر مین حیرت کے تلاطم ہوا باغ سیب
مین آگ لگ گئی دیوارین گرین قصر جلنے لگے جلکر گرنے سے باغ سیب کے لاکھون جادوگر پامال
ہوے ملازمان مہرخ بھی جو لڑتے ہوے قریب دیوار پہونچ گئے تھے وہ بھی وہانسے نکل نہ سکے اندھیرا
دشت ہولناک مین چھایا پہاڑ ٹکراتے تھے غبار زرد زمین سے بلند ہوا ایک پہلو سے گرد عظیم بلند ہوئی
جدھر انجم تشبار لڑ رہا تھا سب دیکھنے لگے دیکھا سبز بارہ سو علم نشان بارہ لاکھ فوج کا علم ہای زرنگاری
کے پھریرے کھلے ہوے چار سو نقارہ نقرئی و طلائی بجتا ہوا شہزادہ صیقل آئینہ دار ایک جانب
ملکہ ماہ عالم افروز و ملکہ انجم ماہرخسار تخت پر ملکہ شیشہ بینوش ایک جانب نیلم زنگی و فیلم زنگی و عنظر
صبا و عوجان دریا باری و سام بن عوجان دریا باری و میعاد و عاد رشاک و دراز گردن
وغیرہ پیرے جمے ہوے قلب سپاہ مین نقد روح سوان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان
بصد عظم و شان نمایان ہوا ایشت کرہ بن اشقر پر سوار شیرانہ نعرہ کیا نعرہ شہزادہ ایرج نامدار

منم ایرج آن آفتاب منیر	کہ صاحبقرانم و آفاق گیر		منم صاحب شوکت و عز و جاہ

منم آفتاب سپہر کمال	منم گوہر بحر جاہ و جلال	دلیر و قوی پنجہ انجم سیاہ

انجم آتشبار کو جو ایرج نوجوان نے لڑتے ہوئے دیکھا آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا یہ بیچا بھاگ کر یہان پہونچا اسد نامدار کے جو نعرے کی صدا سنی نور الدہر کو لڑتے ہوے دیکھا ایرج عالیجناب باغ باغ دلکو غم سے فراغ ایک جانب دیکھا آفتاب حسن جمال نیر درخشان برج آسمان کمال گوہر بے بہاے دریاے لیاقت در صدف بحر ذخار سخاوت و ہمت صفدر و صف شکن ملکہ بران شمشیر زن مجمع فوج افراسیاب مین کس زور و شور سے لڑ رہی ہی گرد کنیزان ہمراز و مصاحبان دمساز ایرج نے جو دور سے آفتاب جمال معشوق خوشخصال کو دیکھا دامن صبر دست استقلال سے چھوٹا شیشۂ دل بدعت سنگ عشق سے ٹوٹا یہ اشعار عاشقانہ بے اختیار پڑھنے لگا اشعار

هرکجا غوغاے عشقت بلبل پروانہ ایم — نیست جز محراب ابروے تو دل را قبلۂ
ہمدم و ہمدم غمت بودہ بباطن دم بدم — از دل با این رفیق مہربان ہم خانہ ایم
تاکہ در بزم طرب وے رو کشش پیمانہ ایم — نیست گر ہمدم این ہم برائے بالکت مباش

ما اگر مستیم و گر ہشیار و گر دیوانہ ایم
گر امام کعبہ دگر راہب بتخانہ ایم
این خمار آلودگی تاکے بہ روی بادہ زمر
مختفیا چون گنج پنہان در بن ویرانہ ایم

ملکہ انجم ماہر خسار و ملکہ شیشہ مینوش نے بھی جو جمال بے مثال ملکۂ بران شمشیر زن کو دیکھا دیکھکر شہزادی کو لکی ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا آپسمین اشارے ہین کہ سبحان اللہ حقیقت مین نظر شہزادی کے والا قدر مین حسن کی عزت ہو جبکا ایسا معشوق باشوکت ہو یہ شہزادیان شرمگین حجاب سے پسینے آگئے ایرج نامدار نے لشکر کو بڑھایا صیقل آئینہ وار کہ پروانۂ شمع جمال شاہزادۂ والاقدر ہے بڑھکر لڑنے لگا انجم آتشبار کو ٹوکا کہ او نامرد یہان سے بھاگکر یہان تک پہونچا ہم قبر تک تیرا ساتھ نچھوڑینگے وہ بیچا پلٹ کر بحر کرنے لگا لڑتا بھڑتا صیقل قریب اُسکے پہونچا انجم آتشبار نے بڑے بڑے سحر کیے ستارہ انجم کا گردش مین آچکا تھا پلٹ کر اُسنے فوج والا کو اشارہ کیا ارے انکو مارلو یہ جانے نپائین دونون فوجین مل گئین صیقل نے مارکو لون سنگر اؤ کر دیا ایرج نے پہلوان ٹوک ٹوک کر مارے دلکو جوش ہی کہ لڑائی سے مہلت پاؤن معشوق کے قریب پہونچون ملکہ بران سے تو کچھ کلام کرون برسون کا ہجران دیدہ آفت کشیدہ ہون کبھی نعرۂ اسد کی صدا سنکر دل بیتاب ہوتا ہی کہ جاکر اپنے دلوانے سے ملاقات کرون کبھی قصد ہوتا ہی کہ بڑے قبلۂ و کعبہ بدیع الزمان گرد لشکر شکن سے قدمبوسی حاصل کرون بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی کئی پہلوانون کو چیر چیر کر پھینکدیا تیرا نہ نہنگا نہ بصد جوش و خروش خیر بیشہ خاور سیاہ بصد عز و جاہ لڑتا ہوا چلا آتا ہی ہرچند کہ انتہا کا ضبط کیا ہی

ولولۂ جنون دلبر جوش و خروش سے بے اختیار زبان سے نکل گیا نظم

عدم کچھ دور عاشق سے نہیں ہمت اگر باندھے

گر ملجا دامن بت کی جو سننے پھر کمر باندھے
پھڑک کتے پر مرے صیاد کو کیا خوب رحم آیا
نظر آتے نہیں ہم کیا تصور چشم تر باندھے
شگفتہ ہوتے ہوتے رہگئے غنچے گلستان میں
قیامت ہر گرہ میں بات کو وہ زلف گر باندھے
بت چھپ چھپکے آنکو دل خود دکھا جاتا ہے
اسی گوشے میں لی بنا آشیان مرغ نظر باندھے
مرے خط کو دل بیتاب ہے میرے نہ کہ سمجھے
مسافر کوچ کا سامان کرے رخت سفر باندھے

ہما جا بیقراری نے کہ خط لکھا جواب آتا
قفس کی کھولدی کھڑکی مگر کس کس کے پر باندھے
تڑپنے دو نگاہ دلکو سے دلبر میں نگاہ کن کو
قبا کی بند کس گل پیرہن نے کھولکر باندھے
نگاہ مست کی خنجر ساقی کھا وہ ڈالا ہے
سمجھکر دزد اسکو مشکین زلف خیرہ سر باندھے
اسید بیم میں کھا ہی صیاد ستمگر نے
نکل جائیگا مٹھی سے کمر میں نامہ بر باندھے

روانہ ہو گیا دل نامہ جیتک کبوتر باندھے
کسے دیکھے کوئی اک بحر طوفان خیز جاری ہے
غضب میں جان پر جا جو کمبخت کمر باندھے
نہ جا بل بڑے جسکی جرمت اسکی پریمین
ٹپک نکلے شراب انگور اگر زخم جگر باندھے
جگہ بہتر نہیں ہے در دیوار جانان سے
ادھر کھوے پر پرواز بلبل کر ادھر باندھے
جگا کہ صبح پیری اے جلال آواز دیتی ہے

اس جوش و خروش میں یہ اشعار عبرت خیز محبت آثار بیقرار ہو کر پڑھے ملکہ بران کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں اشارے سے منع کیا اے شہریار وقت بط ضبط ہے چلا کر اشعار نہ پڑھیے قبلۂ و کعبہ جنگ میں مصروف ہیں لیا ہوش سن لیں میں تو سر ہتھیلی پر رکھے ہوئے کھڑی ہوں آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں معلوم کیا قیامت برپا کریگا زبان سے تو ایرج کو یہ سمجھایا لیکن دل بیتاب نے شور مچایا ضبط نہو سکا بہ آواز بلند یہ اشعار پڑھکر شہزادہ ایرج کو سنائے اشعار

ابتدا ہی سے محبت کے تری جوش ہے
حال کھل جائے اگر یار نہ روپوش رہے
بار احباب پہ لاشہ نہوا شکر خدا
در جنت یونہیں کھولے ہے آغوش ہے
اتنے کم ہوگئے ہم تیری نظر میں ساقی
میں بھی بیہوش ہوا آپ بھی مدہوش ہے
ایسا دیوانہ ہوا میں کہ ہوں وہ مضطر
ایک مدت تری محفل میں جو خاموش ہے
زور و شور اپنے جنون کی بھی کم ہو جلال

ہوش جس روز سے آیا ہمیں بیہوش ہے
فاتحہ پڑھنے کبھی قبر ہی پر آ جانا
ہم بھی خفت سے بچے وہ بھی سبکدوش ہے
مددا ای ولولۂ گریہ رولاتا ہے وہ شوخ
ایک پیالے کے بھی قابل نہ قدح نوش ہے
حشر میں یاد کیے جائینگے سب سے پہلے
ہوش یوں کھو گئے کہ انکے نہ بجا ہوش ہے
تمنے صورت ہی دکھائی نہ سنائی آواز
باغ میں لالۂ دل کے جو ہی جوش ہے

ایک عالم کو نہ سوجھی کیطرح ہوش رہے
یاد تجھکو اگر اے وعدہ فراموش رہے
میں جو مجھ سے پھرا کوچۂ جانان کو چلا
اشک بھی اُمڈے رہیں خون کا بھی جوش رہے
دل وارفتہ کی کچھ سدھ نہ ہی وصل کی شب
غم نہیں ہے جو یہاں تجھکو فراموش رہے
بات کرنے ہی کا انداز ہمیں بھول گیا
ہمہ تن چشم رہے ہم ہمہ تن گوش رہے
ملکہ بران نے جو یہ اشعار پڑھے

اشک حسرت آنکھون سے جاری ہے جو ملکہ شگوفہ سحر ساز وزیرزادی ہمیشہ کی رازدار پہلو مین حاضر ہی اُسنے ہاتھ باندھکر
عرض کی داری حضور نے انگوٹھی منع کیا کہ شعر جلا کر نہ پڑھو آپ پندار دل یون ظاہر کرتی ہین ذرا ضبط فرمایئے ایسا نہو
مقدمہ طشت ازبام افتادہ ہو آپ مزاج سے اپنے قبلہ وکعبہ کے بخوبی ماہر ہین ابھی برائی بگڑ جائیگی کوئی
افراسیاب کے شریک ہو جائیگا اول تو دیکھیے کوکب نے زمین و آسمان ہلا دیا ہر مقام پر اسد کے ساتھ خیر خواہی
کر رہے ہین تعلیم کرتے جاتے ہین اور کچھ نکمے ہین صرف خاموش ہو رہے ہین تو افراسیاب غالب آجائے کیسے کیسے
سحر کر رہا ہے باغ سیب فتح ہونیکا مقام تھا حوالی باغ سیب سے ابتک اشیائے سحر پیدا ہو رہی ہین صدہا
درختون سے پتے شعلے بنکر گرے اکثر ساحر وغیر ساحر جلے یہان تو یہ باتین ہین ادہر ایرج و ملکہ برات سے آنکھین مل رہی
ہین نہ انھین ربط نہ انھین ضبط ادھر جوش ادھر خروش وہ طالب یہ دلدار اسکو بھی انتشار صیقل
وغیرہ لڑ رہے ہین انجم آتشبار نے لشکر ایرج پر خوب خوب دباؤ ڈالے صیقل نے دفع کیے آگ برس رہی
ہے انجم آتشبار لڑتا ہوا چلا جب سحر کرتا ہے سرداران ایرج کے پاؤن زمین تھام لیتی ہے شہزادہ صیقل
آئینہ دار سحر کرکے بچاتا ہے سحر اُتارتا ہے کبھی ماہ رخسار سحر اُتارتی ہین ملکہ ماہ عالم افروز جو عاشق
جمال صیقل ہے بڑے لطف سے لڑ رہی ہے صیقل پر کسی نے سحر کیا ماہ عالم افروز نے بڑھکر وہ سحر اتارا
انجم آتشبار لڑتا ہوا قریب آگیا ماہ عالم افروز نے گولا مارا انجم آتشبار نے خالی دیکر برق چمکائی کارد
کھینچ ماری سینہ بے کینہ ملکہ ماہ عالم افروز پر کارد پڑی پشت کو توڑ کر پار گذری صیقل نے جو لاشہ معشوقہ کا دیکھا
آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا تیغہ کھینچکر لڑتا بھڑتا قریب انجم آتشبار پہونچا صیقل پر بھی اُسنے ہاتھ مارا صیقل
آئینہ دار بہر حال سحر آئینہ ہو چکا تھا ہنسکر سحر کو دفع کیا فرمایا او نامرد کیا تو نے عورت پر ہاتھ اٹھایا کچھ تجھے رحم
نہ آیا اب مجھ سے جرات دکھا اُسنے تیغہ مارا صیقل آئینہ دار نے سپر سحر پر کاٹا الجھا دے سے ہاتھ نکالکر غصہ
تو انتہا کا تھا ایسی معشوقہ کا لاشہ سامنے پھڑک رہا ہے سر کو بچا کر کمر پر ہاتھ مارا اس نامرد کے مثل خیار تر دو ٹکڑے
ہوے فوج کو اسکی پراگندہ ہو رہی تھی مرنے سے اُسکے ساتھ والون نے فرار پر قرار کیا
آواز آئی کشتی مرا نام من انجم آتشبار بود افراسیاب نے دیکھا اتنا بڑا ساحر صیقل کے ہاتھ سے
مارا گیا دل مین کہتا ہے اے افراسیاب ان سب سردارون نے آپسمین وعدے کر لیے تھے دریاے
نیل پر اگر پہونچے آج کی لڑائی مین تو جملہ سردار جمع ہو گئے آمد ایرج کی مجکو خبر نہوئی ورنہ یہانتک آنے
بھی نہ دیتا فوج بھیجکر راہ مین روکتا خراج گزاران شہنشاہی نے کمی کی وہ پریزادان اس جوان کے

ہاتھوں سے فتح ہوا اور ہمکو خبر نہ ملی اُسی مقام پر فوجین روانہ کرتا ایرج کو وہانسے بڑھنے نہ دیتے یہ کہتا ہوا سحر کرتا ہوا جاتا ہے آفتاب فلک سیر اپنی معشوقہ کے لیے انتہا کا بیتاب ہے آگ برسا رہا ہے بڑھکر کہا لے شہنشاہ جان دینگے مگر میدان کارزار سے یون نہ پلٹینگے مین لٹ گیا حضور کو احوال معلوم ہوا انہین معلوم کسطرح ساربان زادہ باغ گلزار مین پہونچا نہین معلوم اُسکو بیہوش کرکے کہان ڈالدیا یا قتل کیا مجکو دھوکا دیکر آئینہ بدل لیا تحفہ جات ملے مین نے لشکر حمزہ کو رد کا ہے دیکھیے آگ برسادی حمزہ کی بھی تدبیر کرونگا آپ جگر سحر کرین مجکو مہلت ملے ذرا دم لینے پاؤن اسم اعظم حمزہ کا بند کردون ایک طرف افراسیاب جادو لڑتا ہے تا چلا آفتاب فلک سیر اپنا جلال دکھاتا تھا اب قریب باغ سیب خون کے دریا بہ گئے قصر جلے نخل جھلسے نگہبان و محافظ مارے گئے اب بھی جابجا سے ساحر نکل آتے ہین گلہائے عجائب و غرائب سے باغ سیب معمور تھا ہزارہا بلائین اب بھی نازل ہو رہی ہین صاحبقران بھی اپنے مقام پر فرماتے ہین کہ اسد غازی صاحب لوح ہے مین اسم اعظم پڑھ رہا ہون اُسپر یہ کیفیت ہے کہ ساحر و نکار و نہین گھٹتا جہا رجا سے چلے آتے ہین صدہا جادوگر اس جنگ مین آئے اب تک سب کو یہی گمان ہے کہ سلطنت افراسیاب کو بچالیں افراسیاب بھی کارہائے نمایان کر رہا ہے لشکرون کے ستھراؤ کردیے قلعہ توسن حصار سے تا بہ باغ سیب خون دریا بہ گئے آفتاب فلک سیر سے صلاح کرکے افراسیاب جادو سحر کرتا ہوا جاتا ہے ایک مقام پر اُسنے دیکھا باغ بحران گلہائے رنگارنگ معشوقان سرو قد جوانان خورشید خد مصروف جنگ ہین آگے کوکب روشنضمیر ایک جانب جمشید بن کوکب ایک جانب ملکہ شمشیر زن ایک سمت خورشید روشن رائے وزیر اعظم ایک جانب ملکہ اختر ایک جانب مروارید گلنار پوش پہلو بہ پہلو سحر کررہے ہین سحر العجائب و مصر الغرائب ایک غول پر جا پڑے ہین جوانان طلسم نور افشان نے جھنڈے گاڑ دیے رنگ لڑائی کے بگاڑ دیے افراسیاب نے جوانان سبکی رعنائی و زیبائی دیکھی پکار کر آواز دی او کوکب بہت پچھتائیگا طلسم ہوشربا کے برباد ہونے سے کیا ہاتھ آئیگا اہل اسلام تمھاری بھی فکر کرینگے کان پکڑکے نکالدینگے کوکب ہنس پڑا کہا آپکی مہربانی افراسیاب و کوکب سے سحر ہونے لگا ایک مقام پر دو تین لاکھ جادوگر ہمراہیان آفتاب فلک سیر مصروف جنگ تھے مہران جادو آفتاب کا بھائی تین لاکھ کا افسر تھا اُسنے آکر سحر العجائب و مصر الغرائب کو بھی گھیرا ہے یہ دونون شاہزادے شیر صولت رستم ہیبت مہران جادو کے لشکر سے مصروف جنگ ہین

ان شیران دشت نبرد کی جرأت سے کفاران بےحیا تنگ ہیں کیا سرفروش ہیں نشۂ بادۂ جرأت کے جوش میں شہزادہ
سحر العجائب و مصر الغرائب نے کبھی کسی معرکے سے قدم نہیں ہٹایا آج بھی وہی جرأت و لیاقت ہے
پرے کے پرے سب درہم و برہم کردیے افراسیاب نے جو مہران جادو پر نعرہ کیا مراد یہ تھی کہ شاہزادۂ
سحر العجائب و مصر الغرائب کو گرفتار کرکے کشاں کشاں میرے پاس لا ان دونوں نے مجھکو بڑے
صدمے دیے مہران جادو نے فوج کو ترغیب دی کئی ہزار آدمی ہمراہیان سحر العجائب سحر سوان
سبب کے مارے گئے کوکب روشن ضمیر نے جو دور سے دیکھا کہ دونوں سردار میرے زخمی ہیں ایسا نہو بلوہ
کرکے ساحر انکو گرفتار کرلیں کوکب اس غول پر جا پڑا کئی گولے فولادی جیب سے نکالے فوج مہران پر
مارے ناظرین پر ظاہر ہے کہ سحر شہنشاہ کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم نور افشان ہم نبرد افراسیاب
چہرے پر قہر و عتاب اس زناٹے سے گولے چلے کہ زمین کے طبقے ہل گئے کوئی آتش سحر سے جلا کوئی تپ
سحر سے ٹھٹھرتا ہوا کسی پر بجلی گری کوئی دیوانہ وار وحشی مثال سر ٹکرانے لگا کوئی بدحواس ہو کر چلانے لگا
اٹھ بیٹھکر فوج مہران کو شکست دی مہران نے چاہا فوج کو لیکر ہٹوں اسوقت افراسیاب سحر کرتا ہوا
آیا کوکب کو دیکھکر چلایا او کوکب کیوں شامت آئی ہے آج میرے سامنے سے ہٹ جا یہ روز اختتام
طلسم ہوشربا ہے آج اظہار کمالات کا مزا ہو میرے ہاتھ سے زندہ نہ بچوگے آج میں نے عجائب و غرائب
سحر ختم کیے ابھی بڑے بڑے کمال باقی ہیں اکیلا اسد غازی علمداری کریگا تم میں سے کوئی زندہ نہ بچیگا ایسے ایسے
کلمات مہملات کہکر کوکب پر سحر کیا آگ برسنے لگی کوکب نے باران سحر برسایا اپنے کو آتش سحر سے
بچایا ساحروں سے ساحر لڑ رہے ہیں ملکہ بران شمشیر زن علیحدہ جنگ میں مصروف ہیں شگوفہ
سحر ساز وزیر زادی خبر لشکر ایرج پہونچا رہی ہے کہ دیکھیے حضور شہزادے کے فوج میں جہالت ہے
ماہ عالم افروز معشوقہ صیقل آئینہ دار کی قتل ہوئی صیقل نے اس بےحیا کو بڑے زور و شور سے قتل کیا ہر مرتبہ
ملکہ بران گھبراتی ہیں دل دھڑک رہا ہے کلیجہ بھڑک رہا ہے اپنی حسرت پر افسوس ہی ہے کہ بعد مدت
مدید و عہد بعید معشوق کا اس طلسم میں داخلہ ہوا استقبال کرنا کیسا کلام نہیں کرسکتے کوکب نے جس
مقام پر دیکھا کہ ایرج کی فوج پر بلوہ زیادہ ہے کوکب نے جاکر سحر کرکے ملازمان شہزادہ ایرج کو بچایا
ایرج نے کوکب کو سلام بھی کیا کوکب نے دعا دی سرداروں سے تعریف جرأت علی ایرج کر رہا ہے
کبھی بلور کو حکم دیا نبیرۂ صاحبقران کا خیال رکھنا ایسا نہو انپر کوئی سا زخم گذر جائے

ہین صاحبقران زمان کو کیا منہ دکھاؤنگا یہ وہی شیر دلیر ہین کہ کس زور و شور سے اگر جہانگیر والا تدبیر سے
لڑے کہین کمی نہین کی ای بلور تجھکو یاد ہوگا کہ ایک دیوانہ آگیا تھا اُسکو افراسیاب نے اشارہ کردیا تھا اُس
بیحیا نے غفلت مین ہاتھ چوبدست کا مار دیا تھا اس شیر دلیر کا شانہ شکست ہوا تھا مگر ای بلور جوش خون اسکو کہتے ہین
کہ جہانگیر کو یہ فعل ایسا شاق ہوا کہ دیوانے مجہول کو چیر کر پھینک دیا افراسیاب کے بھی مارنے کو وہ چلا تھا
رفقا نے روک لیا افراسیاب نے قسمین کھائین کہ مین نے دیوانے کو نہین بلایا آپ ہی سے آیا اشارا بھی
نہین کیا ایسی نامردی مجھسے ہوتی اے بلور یہ وہی شیر بیشہ صاحبقرانی ہے ہزارون مجھے فکرین ہین ہر مرتبہ
اسی جانب خیال رہے اس کیفیت مین افراسیاب جادو سے مقابلہ پڑا افراسیاب نے دو چار گولے مارے
لشکر کوکب مین تہلکہ پڑگیا آگ برسی دو چار برقین کوکب پر گرین زخم بھی کھاے مگر اس بہادر کو کچھ
خیال نہین زخم کھائے ہین مگر لڑائی مین مصروف ہے کہ افراسیاب نے آکر للکارا اے کوکب غضب کیا اب
بھی محبت اہل اسلام سے ہاتھ نہین اُٹھاتا تحفہ جات ہمارے مٹارہا ہے کبھی کہتا ہے یار و بلوہ کرکے
کوکب کو گھیرو کوکب نے لاکھون کو قتل کیا سب کا خون اس نامرد کے سر ہے حقیقت مین افراسیاب
آج کسیکو نہین مانتا جس غول پر جا پڑا ستھراؤ کرکے ہٹا کوکب و افراسیاب سرگرم ہو رہے ہین کہ پہلو
سے شیر کے نعرے کی آواز آئی شہسوار عرصۂ یکہ تازی اسد رنگین کر ب غازی تیغہ لور افشانی کے قبضے
پر ہاتھ لڑتا بھڑتا چلا آتا ہے افراسیاب نے قصد کیا لڑ بھڑ کر سامنے سے اسد کے نکل جاؤن اسد
غازی لڑتا ہوا سامنے افراسیاب کے پہونچا کوکب نے پلٹ کر شہزادے سے کہا ای فرزند یہ وقت جانبازی کا
ہے اسد غازی کے پیچھے سے افراسیاب کو نکلنے نہ دو گھیر کر سامنے کردو سب سردارون کو یہ ترغیب دیکر
کوکب نے پر پرواز پیدا کیے ایک پہلو پر ملکہ بُران آئین ایکطرف بلور پہونچا افراسیاب نکے بھر دفع
کرنے مین مصروف ہے کل سردارون نے اُسی مقام پر آکر بلوہ کیا ملکہ مہرخ و بہار نے بھی اپنے
سردارونکو اشارہ کیا کہ افراسیاب کو گھیر لو رعد و برق و برق لامع و معمار و باغبان سحر کرتے
ہوے آے افراسیاب جب چاہتا ہے بلند ہوکر آسمان پر جاؤن کبھی کوکب نے ستارہ چمکایا کبھی
ملکہ اختر نے مروارید پھینکا افراسیاب جب چاہتا ہے منہ سے شعلۂ آتش چھوڑتا ہے سحر اختر و مروارید سے یون
بچتا ہے ایک پر آگ برسا کے کوکب پر جا پڑا بڑے بڑے سرداران کوکب کو زخمی کیا و دیہ کو چاہا کہ
گرفتار کرلون خورشید روشن رائے لڑتا ہوا سامنے کوکب کے آیا کہا ای شہریار یہ بلائے بد ہے

دیکھیے افراسیاب کیا کیا سحر کر رہا ہے اپنے کو بچایئے ملک و مال اُسکا مٹ چُکا جان دینے پر آمادہ ہے مرنیوالے
سے ڈرنا چاہیے حقیقت مین ملاحظہ فرمایئے آج جو جو عجائب و غرائب سحر افراسیاب نے صرف
کیے کبھی غلام کی نگاہ سے نہ گذرے تھے ہمنے بھی حضور کی آنکھین دیکھی ہین کوئی شعبدہ سحر ایسا نہین
جو ہماری نگاہ سے گذرا نہین اگر افراسیاب مغرور نہوتا بہرام فلک بھی اس سے آنکھ نہ ملا سکتا تھا اپنے
غرور مین تباہ ہوا اب اسوقت انجام کو سحر کر رہا ہے اسکی کچھ تدبیر کیجیے کوکب نے کہا سوائے طلسم کشا کے
کسیکو نہین مانیگا خورشید روشن رائے بڑھکر قریب اسد نامدار آیا عرض کی ای شہریار افراسیاب
جادو کو سرداران طلسم نور افشان نے گھیر لیا ہے اگر اسوقت حضور لڑتے بھڑتے اُس مقام پر آجا یئن تو
کیا عجب ہے کہ خدا اپنا فضل شریک کرے اس جلاد صاحب بیداد کی ہر کشتی ہٹے یہ سُنکر شیر بیشہ کھا جقرانی
لڑتا بھڑتا اُسی جانب چلا دوسرے گل گلزار خلیل الرحمن نور دیدۂ مومنان و مسلمان شہزادہ
نور الدہر بن بدیع الزمان نے جو اسد پر ہجوم فوج ساحران دیکھا قلب تھرا گیا سب شہزادونکو
یہی انتشار ہے کہ اس لڑائی کا فتح ہونا نہایت دشوار ہے افراسیاب جادو کبھی زمین
پر کبھی آسمان پر کیونکر اُسپر پنجہ قابض ہو حمزہ غلام نے بڑھکر نور الدہر و بدیع الزمان سے عرض کی
ای شہزادگان والا قدر آج چار شبانہ روز گذرے اسد غازی بے آب و دانہ اس میدان کارزار مین
لڑ رہا ہے دم لینے کی مہلت نہین ملی اسوقت فوج افراسیاب کا بلوہ ہے ساحرون نے یہی قصد کیا ہے
کہ طلسم کشا کو گھیر کر مار لین اسوقت اپنے فرزند کا ساتھ دیجیے یہ سُنکر بدیع الزمان نے بھالا سنبھالا
نور الدہر نے بڑی جالی قاسم نوجوان یلار کے افراسیابی کے قبضے پر ہاتھ ڈالکر جا پڑے ایکطرف سے
غضنفر نے دباؤ ڈالا ابوق ترکی بجا کر لڑتا بھڑتا چلا ان جوانان مذکور نے جو حملہ کر کے چلے کیے لکھا ہے کہ چار لاکھ ساحر
اس مقام پر افراسیاب کا مارا گیا خون کے دریا بہے ساحرون کو بھاگنے کا راستہ نہین ملتا لاچین
و ملکہ بلقیس بالائے آسمان آکر چمکے جب افراسیاب قصد کرتا ہے کہ مین چمک کر بالائے آسمان
جاؤن لاچین و بلقیس و کوکب وغیرہ تمیغ و ناریخ گولے فولاد کے گچھے پیکان کے یون پھینکتے ہین کہ
آگ برس جاتی ہے زمین تھراتی ہے زبان تیر و کلہ عمود سے الامان الامان کی آواز آتی ہے
اس شور و شر مین افراسیاب نے جا کر کوکب پر سحر کیا کوکب نے جواب دیا لیکن سحر افراسیاب
سے برق چمکی کوکب نے اوچھا زخم کھایا کوکب نے قبضۂ شمشیر پہ ہاتھ ڈالا للکار دیا

کہ او نامرد سامنے آکر مقابلہ کر دور سے کیا سحر کرتا ہی افراسیاب جادو طرف کوکب کے چلا کہ مین سر کوکب
کا کاٹ لون کوکب مرد سپاہی ہو پیچھے ہٹنے کو عیب جانتا ہی ایک ہی مقام پر تھم گیا ملا دمان افراسیاب
کو جواب دینے لگا کہ پہلو سے نعرۂ شیر کی آواز آئی باشید اے کفاران بیحیا واے نمکحرامان بپر دغا منم کہ تازیدن
سخاوت آفتاب آسمان شوکت ماہ چرخ جلالت نیر درخشان برج ہمت صاحب جاہ و وقار
فرزند دلبند کرب نامدار قاتل ساحران نظر کردۂ بزرگان ہنر بدست جانبازی شاہزادہ اسد بن
کرب غازی اس زور و شور سے اسد نے آکر نعرہ کیا علم لشکر کفار سرنگون سرکشون کا کلیجہ خون گھوڑون کی
بثیہ کھینچے سوارون کو ٹپک کر بھاگے اسوقت کی شمشیر زنی کیا گذارش کرون ایک سمت نورالدہر
بن بدیع الزمان نے تیغۂ غار شگاف سلیمانی کو چمکایا بدیع الزمان گرد لشکر شکن نے تیغۂ طلسم طہمورس لو بیدا کو
جلوہ دیا قاسم کی پلارک کھینچی غضنفر کا تیغۂ سوئین شگاف چمکا ملکہ بہار و باغبان وغیرہ نے اسحاق پھر
اڑا دیے ہزارہا گلدستے مارے ہوائے سحر نے اپنی ہوا باندھی پھول برس رہے ہین کبھی چند گلعذاران
ماہ پیکر سحر ملکہ بہار سے پیدا ہوتی ہین افراسیاب سے آنکھ ملا کر ہنستی ہین کبھی آوازے کستی ہین
کہ واہ رے مردوے بھاگتا پھرتا ہی شرم نہین آتی جگر پر دے ہم سب تیری لڑائی دیکھنے آئے ہین دیکھ
سحر بہار نے کیا گل کھلائے ہین او نامرد وقت حجاب ہی باغ عالم مین رنگ انقلاب ہوا ایسی کلمات سنکر
افراسیاب پر محویت بھی طاری ہی سحر بہار کا رنگ جمنا باغبان کا ہوا پر تھمنا بلقیس و لاجین کے
سحر رعد و برق و برق لامع کی تڑپ جب اس طرح افراسیاب گھبرا گیا گھبراتا ہی کدھر جاؤن کیونکر جان
بچاؤن اسی وجہ سے افراسیاب چمک کر بالائے آسمان نہین جاسکتا اگر قصد کرتا ہی لاجین
و کوکب و بلقیس روکتے ہین جانبازی کر رہے ہین ایک مقام پر افراسیاب نے کچھ منھ سے
دھوان چھوڑا مردود کے دھوئین نے صدہا کو نابینا کر دیا اوسوقت اسد نے لوح کو چمکا دیا دھوئین کے
دھوئین اڑ گئے آتش سحر ٹھنڈی ہوئی یہ اوسکے فرزند ہین جسپر پروردگار نے آتش کو گلزار کیا آتش سحر کو
مانتے ہین خود آتشخو شعلہ مزاج تیغۂ نورافشانی چمکاتے ہوے لوح گو گردش قتل افراسیاب کی کوشش
پلٹ کے افراسیاب نے اسد نامدار کو دیکھا تیغہ کا وار کیا اسد بھی اپنی جان سے بیزار ہو رہا ہے
مگر دا سپر کا سر پہ کھینچا تیغۂ نورافشانی کو آگے کر دیا جھناٹے کی صدا بلند ہوئی اسد غازی نے
الجھاوے سے ہاتھ کو نکالا آواز دی او افراسیاب ہوشیار ہو جا فرد تو ضرب نہ دی ضرب

سن نوش کن ٭ ہمہ شادی از دل فراموش کن ٭ دیگرے در مجنون گذشت نوبت ماست ٭ ہر کرا پنج روز
نوبت اوست ٭ نعرۂ شیرانہ کرکے ہاتھ تیغۂ نور افشانی کا مارا خوف لاچین و بلقیس و کوکب سے افراسیاب
بلند نہو سکا خوف تھا یہ لوگ لپٹ جائینگے غرق زمین بھی نہو سکا چہار سمت سے بلوہ ہے کہیں طلسم کی زمزمہ
سرائی کہیں سحر بہار کی رعنائی کہیں رعد کی گرج برق کی چمک سرخ مو نے سحر سے اندھیر کیا ایک ایکقدم
پر صدہا سحر ہوا اس تردد مین سپر سحر کو اٹھا دیا لوح کا عکس پڑا تیغ نور افشانی چمک کر گرا سپر سحر کے پرزے اڑ گئے
شب سپر کٹی تیغۂ نور افشان مثل ہلال شب اول چمکا سپر کو کاٹ کر تیغے نے تاج غرور سر افراسیاب کو
کاٹا سراسر وہ سر دو نیم ہوا جسمین نخوت کا مقام تھا اپنے غرور سے ناکام تھا تا جگر گاہ تیغۂ نور افشانی پہونچا
افراسیاب آہ کا نعرہ کرکے گرا اسوقت کی کیا کیفیت تحریر کرون ایک غبار سیاہ بلند ہوا ہزارہا طائر
نخلستان سے اڑے طاؤس پرون سے سر پیٹنے لگے صدہا مکان گرے دریا کھولکر خشک ہوئے چشمونکا
پانی اُبلا منزلون تک تاثیر قتل افراسیاب پہونچی بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام مین افراسیاب جادو
شہنشاہ طلسم ہوش ربا بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم یہ آواز سنکر حیرت گھبرا گئی
بڑے بڑے بادشاہ جو لڑ رہے تھے دہائی دیتے ہوئے کوئی لاچین سے ملا کسی نے ملکہ بلقیس کے قدمونپر
سر رکھا کوئی خورشید روشن رائے سے جا ملا تلاطم تھا دریائے فوج مین تہلکہ ملکہ حیرت چلی کہ مین جاکر
اسد بر گردن یا لاش اپنے شوہر کی اٹھا دون چشم سے قلزم محیط موجزن موئے مشکین کھلے ہوئے دونون
مٹھیون مین ماش کے دانے بھرے ہوئے جدھر جا پڑی ہزارونکو جلا دیا وہ صورت ہیبت ناک غم مین
اپنے شوہر کے چست و چالاک اس زور و شور سے لڑی ہر ایک کو یہی خیال تھا کہ شاید افراسیاب مرکر
زندہ ہوگیا آتش سحر کا برسنا بت پرستون کا واسطے پانی کے ترسنا وہ رنگ ہے کہ قلم دو زبان سے اشک سیاہ
ٹپکتے ہین قرطاس پر حرف مثل طائر نیم بسمل تڑپتے ہین حیرت نے بیچ فوج مین جمکر ایسے سحر کیے
کہ بہار و باغبان و رعد و برق و برق لامع وغیرہ کو زخمی کیا کئی سو سردار نامی قتل کیے لیکن
ملکہ بلقیس ثانی دام سحر لیے ہوئے بڑے کر و فر سے اُس مقام پر پہونچین اول سحر کے کچھ طائر اڑائے
کہ حیرت سحر بھولی مثل تصویر تصور خاموش ہو کر رکی تھی کہ ملکہ بلقیس نے پشت پر سے آکر دام سحر
مین حیرت کو گرفتار کر لیا ساٹھ ہزار کنیزان ہمراہی حیرت بھی گرفتار ہوئین اُستادان سخنور
نے اس داستان حیرت بیان کو اس طور سے تحریر فرمایا ہے ناظرین والا مقام بہ نگاہ غور ملاحظہ فرمائین

مصنف طلسم ہوشربا نے ہم نہیں جانتے کیا سوچا تھا افراسیاب کو قتل کرا کے چھوڑ دیا یہ حقیر اقل کونین
بے ہنر منشی احمد حسین قمر عرض رسا ہے کہ کیفیت طلسم نور افشان ظاہر ہے یہ ہنگامہ گرم تھا یعنی اتنے
بڑے بادشاہ کا مارا جانا طائر غل مچاتے ہیں لاکھوں ساحر بھاگے جاتے ہیں لاکھوں نے جادو بلائی ہوش سبکے
پراگندہ ہیں کہ کیا کریں کدھر جائیں بعض کو مال و اسباب کا خیال بعض کو نقد جان کا ملال آفتاب فلک سیر نے
جو لاشہ افراسیاب خاک و خون میں غلطان دیکھا اور یہ بھی سکو ثابت ہوا کہ حیرت گرفتار ہو گئی آئینہ بے
شمشیر صاحبقران سے کسیکا قدم نہیں تھم سکتا ہر چند یہ غل مچاتا ہے ارے یارو اپنے مالک کی خون کا بدلا لو
بھاگو نہیں وقت دار و گیر ہے طلسم کشا کے قتل کی تدبیر ہو ترغیب دیتا ہوا بڑھا اندھیرا تو سب طرف چھایا ہوا ہے
ہر خورد و کلان گھبرایا ہوا ہے مگر حریق آتش اشتیاق ہجران دیدہ آفت کشیدہ گرفتار دام رنج و محن ملکہ بران
شمشیر زن بعد قتل افراسیاب سحر کرتی ہوئی آسمان سے اتری قریب لشکر ایرج نوجوان پہونچی دل میں
جوش محبت ایرج بھرا ہے آفتاب فلک سیر کا بھائی مہران جادو حسب ترکیب سحر کرتا ہوا قریب لشکر ایرج
کے آیا اسکے ساتھ والون نے تیر اندازی کی مہران کے بہت لوگ مارے مہران سحر کرتا ہوا سامنے
ایرج نوجوان کے پہونچا ایرج نے چاہا تلوار کھینچکر اسپر جا پڑے دن اسنے یا سامری کہکر سحر کیا چند
سرداران ایرج گھوڑون سے گرے مہران جادو نے دو چار کو قتل بھی کیا غصہ میں لڑتا ہوا آگے
ایرج نے دیکھا میرے سردارونکو اس ملعون نے مارا نعرہ کرکے جا پڑے مہران جلا ہوا تھا اسنے گولا اٹھا کر
مارا خون بھی اپنا کاٹ کر پھینکا جہانتک ہو سکا انتہا کا سحر کیا آخر ایرج کا گھوڑا رکا گرہ بن شتر کے
پانون زمین نے تھام لیے اپنے مقام سے ہٹ نہیں سکتا مہران تلوار کھینچکر چلا آواز دی یارو ابکی تو طلسم کشا
کے کلیجے پر داغ پڑے اسکے عزیز قریب کو قتل کرون عمر بھر یاد کرے یہ کہتا ہوا بڑھا سرداروں نے اپنے کو اسپر گرا دیا
جو قریب آیا اسنے ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے صیقل آئینہ دار و انجم ماہ رخسار وغیرہ نے دور سے دیکھا
چاہتے ہیں اپنے کو قریب پہونچائیں اسنے سحر سے اندھیرا کر دیا میدان کو عجائب سحر سے بھر دیا عجب
یہ چاہتا ہے کہ میں ایرج کا سر کاٹوں کوئی سردار اپنا گلا دم شمشیر پر رکھ دیتا ہے کوئی نعرہ کرتا ہے کہ او ظالم کیا کرتا ہے
شیر بیشہ جرات پر ہاتھ نہ اٹھانا اس دلیر کے قریب نہ جانا اس حسرت و یاس میں ایرج نوجوان نے جو
سر اٹھایا ملکہ بران شمشیر زن سے آنکھ ملگئی اس بیکسی و بے بسی میں یہ اشعار پڑھے اشعار

ای ضیا خورشید تابان روی تو	ادی مہ عید ایران گوشہ ابروی تو
دیدۂ معنی ہمہ صورت گرد و روشن مجمع	

توتیای دیدہ ہر کس گرد خاک کوی تو
صبح عیش عاشقان چون ماتم شب شدیا
یک جہان دل گشتہ مانند سر یک موی تو

دشت صحرای قیامت گرد شکل تو بہار
تا نہادہ زلف مشکین ری خود بر روی تو
با شہیدان غمت کار مسیحا میکند

ریخت از لب خون مردم نرگس جادوی تو
از غم عشق تو یکدل در جہان آزاد نیست
می وزد ہر گہ نسیم صبحدم در کوی تو

اس حسرت سے یہ اشعار ایرج نوجوان نے پڑھے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا لوجان جہان رخصت ہوتے ہیں دیدار کے مشتاق تھے روح تڑپے گی قبر روشن شدلانہ وصال تو شبہائے تار ما چو صبح قیامت ست چراغ مزار ما گاہے ماہے قبر پر ضرور آنا عاشق کی قبر پر فاتحہ پڑھ جانا برّان کا دل بیقرار ہو گیا تاب نہ باقی رہی یہ بھی دیکھا کہ اگر دیر کرونگی شاہزادہ قتل ہو جائیگا دونوں پیار کر غرق زمین ہوئی گھوڑے بکے برابر شہزادے کے ہو گئی جوش محبت میں یہ خیال نہ رہا کہ کوئی مجھکو دیکھے گا رکاب پر ہاتھ رکھ پایہ اشعار قدموں پر ہاتھ رکھکر پڑھنے لگی نظم

چون حسن ملاحت فہم رانمکین ساخت
سودای غم عشق تو خاک بسرم کرد
عشق تو برآورد ز خلوتکدہ عشقم
این خواب کہ شرمندہ ز فیض سحرم کرد
رہے بمراد دل تدبیر نرفتم
تا شیر مناجات چنین دربدرم کرد

این درد غم عشق تو خون در جگرم کرد
چون نالہ صاحب نظران با اثرم کرد
ہمچو گلگی باعث بیماری من شد
در کوچہ و بازار جہان جلوہ گرم کرد
آخر زشراری جگر تشنہ لبی رفت
زان روز کہ تقدیر مرا ہمسفرم کرد

دی آتش شوقت چہ بسا در برم کرد
روزیکہ محبت بہ سر داغ جنون سوخت
دین دار دے بی فائدہ بیمار سرم کرد
یک شب برادم نرسانید بآخر
این گریہ کہ صد دجلہ خارِ نظرم کرد
افتاد مرا راز دل آخر بزبان ہا

اس حسرت و یاس سے دونوں نے یہ اشعار پڑھے اور آنکھوں سے دونوں کی آنسو جاری ہوئے برّان نے چھپ کر انگوٹھی انگلی سے اتار کر ایرج نوجوان کے ہاتھ میں دی مسکرا کر کہا جب مہران آپکے قریب آئے انگوٹھی دستگیری کی یہ کھینچ مارنا خدا تمکو بچائیگا وہ ناری جلجائیگا آپ تو الگ کھڑی ہو کر دیکھنے لگی ایرج نوجوان نے اُس پریشانی میں کہ چند سردار بھی قتل ہو چکے ہیں آپ خود نوبت بجان وکار و برا ستخوان تھے اپنے مقدمے میں بہت حیران تھے کبھی نیلم زنگی لڑ کھڑا کی گرا کبھی فیلم وعنتر صبا رفتار پر آفت آئی کبھی دریائے سحر کا موجہ بلند ہوا کبھی باران سحر ساحران برسا کبھی گھٹا ہے ابر سیاہ کڑکڑاتے ہوئے اُٹھے کہ رعد کی گرج برق کی چمک جھوم پڑتے ہوئے موسم بہار کی کیفیت طائران زمزمہ سرا کی اور صورت کبھی کسی طرف جھول برسے ہوائے سرد چلی غنچے چٹکے پھول مست ہو کر جھولے شاخ ہائے نخل نے ہاتھ بڑھائے پتوں نے تالیاں بجا کے دیوانہ کیا

کبھی بلبلیں یہ اشعار پڑھتی ہیں نظم	آج بیلا بٹ رہا ہے خوش ہیں بلبل باغ میں	شاخہائے گل لٹاتی ہیں رنگ باغ میں
الفتِ گل کا نتیجہ تھا یہی کیا اے فلک	لوگ کہتے ہیں کہ بلبل کا ہوا قتل باغ میں	جسم سے ہر شخص کے چنگاریاں نکل رہی

ہیں پھریان مثل شمع کافوری جل رہی ہین انگوٹھی کو ہاتھ مین لیا فوراً قلب کو تسکین دی صاف ظاہر ہوا کہ انگشتری
معشوق نے ہاتھوں ہاتھ دستگیری کی روح کو راحت قلب کو قوت ملی بے اختیار پکار اُٹھے اے جانجہان و اے آرام
دل مشتاقان اے لیلائے ملک رعنائی و اے سلمائے شہر پر آشوب زیبائی کیونکر دلکو اشتیاق نہو فرق
ایسے محبوب کا کسطرح مشتاق نہو ایسی نعمت کون کسکو دیتا ہے اب تو یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی وارث اورنگ سلطانی
بجرأت و شوکت صفوں کو درہم و برہم کرتا ہوا جس صف پر پہونچا ساحر کو قتل کیا اپنے سردار کو بچایا صندلی جلی
ساحر بسبب انگشتر ایرج نے قتل کیے ساحرون سے منھ نہین پھیرا ہزارہا ساحرون نے ہر مقام پر گھیرا یہ شیر صولتی
مقام پر گھر گیا بڑے بڑے زبردست جادوگرون کو مار لیا پہلوانون کو للکار لیا انکے سردار بھی جو سحر مین
پھنسے ہوئے تھے مہلت پاتے ہی لڑائی مین مصروف ہوئے اب ان شیرون کے منھ کون
پڑے کسکی لیاقت ہے کہ آگے بڑھے تقضائے کار اتفاقات روزگار مہران غدار بے مہر ستارہ چشم
بڑے زور و شور سے سحر کر رہا تھا ہزارہا بیگناہ اس مرتد کے ہاتھ سے مارے گئے تیغہ بدعت ہاتھ مین نہ جینے
کی خوشی نہ مرنے کا الم برائے مدد آفتاب فلک سیر آیا ہے یہی چاہتا ہے کہ کوئی ایسا کار نمایان کر دکھائے
کہ کسی افسر مسلمانان کو مٹاؤن ہم دونون بھائی ملکہ سلطنت طلسم ہوش ربا کرین اگر افراسیاب گیا
حیرت گرفتار ہوئی اب وقت جانبازی و سرفروشی ہے اپنے ساحرون کو ترغیب دیتا ہوا سحر کر رہا ہے
ہر ایک سے کہتا ہے بھائیو کانٹے طلسم ہوشربا کے مٹ چکے اب لڑ بھڑ کے باغ ہوشربا پر قبضہ کرو
بڑے چین ہو سکینگے یہ بھی سمجھ لو کہ مسلمانون مین کوئی ساحر نہین ہے فقط صاحبقران بیرحم گردن داری
کرو قدم مردی جماؤ یا سبکو پکڑ لو یا قتل کر ڈالو آج تو بزرگونکا نام روشن ہو سلطنت ہوشربا ملک و مال و جاہ
و جلال سب کچھ موجود ہے ہان یارو وقت جرأت و شوکت ہے غیر ساحرون کی کیا حقیقت ہے
تیغہ سحر کھینچے ہوئے ایرج کو تاکتا ہوا جاتا ہے اُدھر سے شیر بیشۂ قاسم ملک سخاوت کا حاتم یاد مین اپنے
معشوق کی لڑتا ہوا آتا ہے کہ مہران جادو تیغہ کھینچے ہوئے قریب پہونچا چاہتا ہے کہ لپک کر کے ایرج نوجوان
کو کھینچ لون ایرج نے وہ انگشتر کھینچ ماری مہران کا سر پھٹ گیا آہ کا نعرہ کر کے زمین پر گرا
آفتاب فلک سیر نے جو آسمان سے یہ معاملہ دیکھا کہ میرا بھائی ہاتھ سے ایرج نوجوان

کے مارا گیا سحر کرتا ہوا فوج ایرج پر آپڑا صیقل آئینہ دار دیوانہ وار وحشی مثال یاد مین اپنے معشوق محبوب کے بیتاب و بیقرار زبان پر یہ اشعار عبرت آثار جاری ہین نظم

ای ناز استغنائی تو ہر روز رو بہ سودگی
مجنون نمط وارم نہان صد داغ لیلی بجگر
ای مرغ خوش الحان مجو داغ دل آسودگی

افسردہ میسازد مرا طرز تغافلہائے تو
باشد از ان چشم مرا کہ مجنون آلودگی
مخفی زعصیان نامہ ام گردید چون روے سیہ

ای صورت زیبای تو آئینہ آسودگی
ای بیوفا تا کی توان دیدلہ فرسودگی
ہر گل کہ بینی در چمن دارد نہان داغ دلی
ای رو سیہ شرمندہ شو دیگر ازین آلودگی

ماہ عالم افروز ایسی معشوقہ آنکھون کے آگے سے اٹھ گئی دیوانہ وار لڑ رہا ہی کون کسکی خبر لے سردار سرداران سی ساحر ساحرونسے معروف جنگ و جدل ہین آفتاب فلک سیر کمک کر کرنے لگا جسنے جس مقام پر روکا اسکو زخمی کیا کسیکی کمر مین پنجہ دیکر اٹھا کر پھینکا استخوان چور چور ہوے کسی پر برق بنکر گرا لاشون سے زمین مملو کردی ہر مقام پر لڑتا بھڑتا پہونچتا ہی سحر کر رہا ہی زمین میدان کارزار کی سحر سے ہلا دی ہنگامہ گیر و دار بلند دو تین سحر آفتاب فلک سیر نے ایسے کیے کہ لشکر ایرج مین اندھیرا چھا گیا ہر خرد و بزرگ کا قالب تھرا گیا عین گرمی جنگ مین آفتاب فلک سیر نے ایرج نوجوان پر سحر کیا کہ انکے ہاتھ پاؤن پھر بیکار ہوے اور یہ بھیا تیغہ کھینچکر قتل کرنے کو چلا راہ مین کئی ساحرون نے روکا انکو بھی اسنے قتل کیا اب چاہتا ہی کہ اپنے بھائی کے خون کا بدلا لون کبھی یاد مین اپنے قوت بازو کے چیخین مارتا ہی ہاے برادر جان برا تمنے تخم شباب سے پھل نہ پایا قفنا گھیر کر اس مجمع مین لائی ایسے چاہنے والے بھائی کہان ملینگے جاگتی جوت کے خداوند لقاے خود پسند کا دامنگیر ہونگا یہی مشہور ہے جب قدرت بالاے قیطول پہونچین گے صدمات سفر سے مہلت پائینگے جسقدر بندے انکے انکی محبت مین از باختر تا ہو تر با مارے گئے ہین انکو زندہ کرینگے ای بھائی اس ہوس مین طبقات زمین ہلا دونگا قدرت کو جسطرح ہو سکیگا تا بہ باختر پہونچاؤنگا سب سے پہلے تمھین کو زندہ کراؤنگا اگر کچھ عذر کیا گریبان قدرت اور بندے کا ہاتھ ہوگا بہت ضد کرونگا تیری جدائی مجھپر شاق ہی دیدہ دل اس صورت زیبا کا مشتاق ہے ای بھائی برائے سامری و جمشید صدا تو سناؤ تمھاری جدائی نے بہت پریشان کیا ہی بھولا جاتا ہون دلبر درد داغ ہین فراق محبوب سار بان زادے نے نہین معلوم میری معشوقہ کو کیا کیا کب ممکن ہی کہ دلکو صبر آئے از روے ستارہ شناسی کے ثابت ہوا کہ وہ معشوق آفتاب جمال خورشید مثال معشوقہ عاشق مزاج حسینان جہان کے سر کا تاج ابھی تک زندہ ہی خانۂ حیات معمور ہے اس سبب سے قلب کو سرور ہی دنیا کی خاک چھانون

عمرو کو گرفتار کرون جب اُسکی جانبر ہنگی ضرور بتا بتایگا اب تو انتہا کا بیقرار ہون اس خیال مین معروف جنگ مگر زندگی سے تنگ اپنا خون کاٹ کے ایک ترنج بڑا فولاد کا گولا بھی جیب سے نکالا قصد ہوا کہ دونون چیزین سحر کی پھینکون کہ ایرج نوجوان جل جاے دل تردد منزل تسکین پاے دوسرے اس سحر کا تیار ہونا باغبان قدرت نے دیکھا وزیر افراسیاب ساحر بھی لاجواب صاحب علم وکمال سردار ان صاحبقران کا خیال ٹہرکر اپنا سینہ سپر کردیا پڑے زور مار کر اس ترنج وفولادی گولے کو کاٹا ایسا سحر پڑھا کہ ٹکڑے اُسکی فوج پر گرے کئی ہزار ساحر جل جل کے خاک ہوے تیغہ سحر کھینچکر دوڑا آفتاب فلک سیر گھبرایا چاہا آسمان پر پہونچون کہ برق لامع کڑک کر گری کئی ہزار ساحر جلکے خاک ہوے اُس ظالم نے اپنے کو بہت بہت بچایا لیکن سر خود سرکا زخمی ہوا دھی خون اُسنے اچھالا برق لامع دور جاکر چکی مگر لوندین خون کی گرد ایرج نوجوان کے گرین اس سے یہ تاثیر پیدا ہوئی کہ گرہ بن اشتر کے بالون زمین نے تمام لیے ہاتھ بھی لڑنے سے رُکا اُسوقت ایرج نوجوان کی حیرانی و پریشانی دو درسے ملکہ بران نے دیکھی تاب صبر و جبر باقی نرہی اختر مروارید جوڑے سے نکالا آہ کا نعرہ کرکے جا پڑین قریب آفتاب فلک سیر کے پہونچکر اختر مروارید کھینچ مارا پہلو پر آفتاب فلک سیر کے پڑا اُسکے مرنے سے صدا مین مہیب آئین انتہا کا ہنگامہ ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من آفتاب فلک سیر لودو مرتبہ جو ملکہ بران نے دونون جادوگرون کو بیتابی مین سرمیدان مارا دونون ساحران بد دیکھے قضا کا رایرج نے جو اُس مصیبت سے رہائی پائی بے اختیار ایرج نے متوجہ ہوکر آواز دی ای شہنشاہ اقلیم خوبی ای سرو حدیقۂ محبوبی ای عندلیب خوشنواے گلشن مودت ام... بوے گل گلدستۂ محبت اب تاب صبر و جبر باقی نہین ہے بقول زیب النسا اشعار

کہ نام تو نتوان بردبر زبان گستاخ	طواف کعبہ و بتخانہ از پے دل کردم	چگونہ نام تو آریم بر زبان گستاخ
بغیر قوت بازوے عشق قدرت نیست	کہ مرغ روح نشیند بر آشیان گستاخ	درون خانہ ناشد چو میہمان گستاخ
کہ عندلیب نباشد بہ گلرخان گستاخ	چہ حکمت است ندانم کہ با سپہر بلند	شب وصال نگہدار دیدہ پاس ادب
تو یوسفی و چہ یوسف کہ سر باو میسر	بناز حسن تو کردند نقد جان گستاخ	ستارگان ہمہ محجوب و آسمان گستاخ
بدر کہ کہ دران نیست پاسبان گستاخ		محال عقل بود عرض حال خود مخفی

ایرج نوجوان نے جو چاہا کہ یہ اشعار پڑھے ملکہ بران شمشیر زن نی انگلی دانت کے نیچے دبائی اشارہ کیا کہ آپ یہ کیا غضب کرتے ہین ایرج نے اشارے کو بران کے نہ مانا

گھوڑے کو بڑھا کر اسی طرف چلے یہ بھی زبان سے نکلگیا کہ ملکۂ عالم اب تاب صبر و جبر باقی نہین ہی کہ ملکہ بران تو
ہان ہان کرتی رہگئی شہنشاہ کوکب روشن ضمیر شیرانہ مصروفِ جنگ تھا بران کو جاتی ہوے دیکھا ایک
نخل کی آڑ پکڑ کے دیکھنے لگا کہ یہ کہان جاتی ہی پہلے تو کوکب نے یہ دیکھا کہ بُران نے انگوٹھی ایرج کو دیکر مہران
کو قتل کرایا پھر آفتاب فلک سیر کو خود ملکۂ بران نے قتل کیا آنکھو نکے نیچے کوکب کے اندھیر آگیا یہ حرکات
وسکنات اشعار عاشقانہ پڑھنا اشارے کنایے ہونا لفظاً لفظاً دیکھا اب کوکب کے قلب کو تاب نہ رہی
جھولی مین ہاتھ ڈالکر ایک تیلی سنہری نکالی اُسکو سامنے کھڑا کر کے دو دانے دانش کے مارے پوچھا سچ بتا یہ کیا
معرکہ ہی اُسنے سر جھکا کر کہا یہ عشق و عاشقی مدت سی ہی اسمین دخل نہ دیجیے ورنہ خرابی ہی طلسم آئینہ مین ملکہ
بران جاکر مائل ہوئی ہین اکثر نامہ و پیام رہے اب ہجران دیدہ و آفت کشیدہ ہین تاب صبر و جبر نہ رہی کیونکر
ممکن تھا کہ ایرج قتل ہو ہجران دیکھا کرین کوکب نے یہ سنکر تیلی کو ایک طمانچہ مارا اُسکا تو سر اڑ گیا بہ نگاہ
قہر و غضب طرف لشکر ایرج کے دیکھا اب اُسوقت فتح تو ہو چکی ہی قتل افراسیاب کا ہنگامہ ہی کچھ ساحر
جا بجا اُلجھے ہوے ہین لاشہ افراسیاب کا تڑپ رہا ہی حیرت گرفتار ہوئی مرج و بہار کے قبضے مین ہی
کوکب نے زانو پر ہاتھ مارا دل سی کہا بڑا غضب ہوا ای کوکب مین نے بڑے دوست صادق کو قتل کیا
یہ مسلمان بڑے نالائق ہین ہمنے تو اُنکی یہ خاطر کی عمرو کو اپنے گھر مین جگہ دی عمرو کی عیاری کو نذر
دیا ہاے افراسیاب کو مین نے کیون قتل کرایا دین قدیم بھی ترک ہوا فائدہ ممکن نہوا اب ان مسلمانون
کے غرور اور بڑھینگے ایسے کلمات حسرت آیات کہکر اپنی چھاتی پر دو تین گھونسے مارے نگاہ اُٹھا کر جو
دیکھا لشکر ایرج مین صیقل آئینہ دار بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہی کسی ساحر و غیر ساحر کو قریب
ایرج نوجوان نہین آنے دیتا جو آیا اُسکو بڑھکر گولا مارا اُسکا سر پھٹ گیا کوکب نے غصے مین گولا اٹھا کر
جو مارا صیقل آئینہ دار کے سر پر پڑا صیقل بیچارہ اس سر سے آگاہ نہ تھا سر پھٹ گیا بیقرار ہو کے
گرا اب تو کوکب نے جب گولا اُٹھا اُٹھا کر مارا برق گری دو سو جوان لشکر ایرج کے پامال ہوے ہاتھ
جھکا دیا انجم ماہ رخسار کا سر اُڑ گیا گولا مار دیا تخت ملکہ شیشہ منوش ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا دو تین حملے
کوکب نے کیے تھے کئی سو سرداران نامی لاکھ ڈیڑھ لاکھ اہالیان فوج قتل ہوے خون کے دریا بہ گئے پھر غصے مین
چلا بران شمشیر زن دور سے دیکھ رہی تھین حیران ہوئین کہ یہ کیا تلاطم ہی لشکر شہزادہ ایرج
غارت ہوا جاتا ہی چلی کہ جاکر کچھ تدبیر کرون کہ کوکب نے دور سے دیکھا بران شمشیر زن

دیوانہ وار وحشی مثال طرف لشکر ایرج کے جاتی ہو سنہری پتلی سارا حال کہ گئی غصے مین آکر ایک دم تھپڑ مارا زمین شق ہوئی بران سما گئی کسیکو معلوم نہوا کہ ملکہ بران شمشیر زن پر کیا گذری سب حیران ہین کہ یہ کیا معرکہ ہیچ اصل مطلب کو کوئی نہ سمجھا قضائی کار مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گزاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو نامدار ایک جانب سے یہ معرکہ دیکھ رہے تھے قتل مہران کی صورت دیکھی آفتاب فلک سیر بھی انھین کے سامنے مارا گیا اتنا صرف دھوکا ہوا کہ عمرو نے صاحبقران سے جا کر دو باتین کین اب جو پلٹا یہ قیامت دیکھی کہ لشکر ایرج پر آگ برس رہی ہے ہزار ہا شعلے بھڑک کر گرے ہین کبھی پتھر برستے ہین کبھی تیر گرتے ہین ساحر کوئی لشکر مین باقی نہ رہا عمرو حیران ہو کر افراسیاب مارا گیا حیرت جادوگر فتار ہوئی آفتاب و مہران قتل ہو چکے یہ کیا معرکہ ہے لشکر ایرج پر کیسے قیامت برپا کی اور وہ آفت ہے کہ جس سے بریت دشوار ہے چشم زدن مین دس دس ہزار بیکار ہوتے ہے برق چمک رہی ہے زمین سے دھوان نکل رہا ہے جسکی وجہ سے ہزار ہا نابینا ہو گئے آگ بھی برس رہی ہے دیکھو کون نے ہوا کے سیکڑون خیمے تباہ کیے عمرو گھبرایا کہ خدا خیر کرے دیکھتا بھالتا یہ تو بعد دیکھ چکا کہ لشکر ایرج معرض زوال مین ہے دور سے نگاہ اٹھا کر جو دیکھا نجوبی ثابت ہوا کہ کوکب لشکر ایرج کو مٹا رہا ہے عمرو کے ہوش پراگندہ ہو گئے یقین کامل ہوا کہ آج کچھ رنگ کوکب نے دیکھ لیا بران کا بھی نشان نہین معلوم ہوتا ہاتھ پاؤن مین عمرو کے رعشہ آگیا قلب تھم گیا کنارے آکر رنگ روغن عیاری کا نکالا خورشید روشن رائے وزیر اعظم کوکب کا ہو اسکی شکل بنکر قریب کوکب کے آیا دیکھا غصے سے کوکب کا چہرہ گلنار ابروے خمدار پر بل مثل برق چمک رہا ہے لشکر ایرج کو مٹا رہا ہے عمرو بشکل وزیر قریب آیا با ادب تمام سلام کیا کہا اے شہنشاہ خیر تو ہے آپ کس پر بگڑ کر درہم ہین آپ تو ایرج نوجوان نبیرۂ صاحبقران کو بہت عزیز رکھتے تھے آج یہ کیا معرکہ ہے مجھے مفصل فرمایئے کسی طرح دلدہی کر کے عمرو نے کوکب سے پوچھا کوکب غصے مین بھر اکڑا تھا مثل بید کانپنے لگا کہا اے وزیر اعظم اے دستور معظم کیا کہون جو کچھ دلپر صدمہ ہے جی چاہتا ہے اپنا گلا کاٹ کر مر جاؤن بڑے شخص کو مین نے قتل کرایا افراسیاب جادو ایسا شخص مارا گیا مین نے بران کو ایرج سے کلام کرتے دیکھا بران کو تو مین نے خاک مین ملا دیا سب مسلمانون کو ابھی قتل کرتا ہون یہی دل کو میرے یقین کامل ہے کہ میرے ہاتھ سے کوئی زندہ نہ بچے گا مین نے یہ احسان کیے انکا بدلا یہ ہوا کہ میری آبروریزی ہوئی اپنے کلیجے پر تو چھری پھیری ایرج نوجوان کو بھی زندہ نہ چھوڑونگا دو حملون مین

سب لشکر تباہ کر دونگا ساحر تو مین نے کوئی ایرج کے لشکر مین باقی نہین چھوڑا اب غیر ساحر ونکو دیوانہ بناتا
ہون ایک سحر مین سر ٹکرا کے مر جائینگے اور اے خورشید ایک امر کا مین نے اور خیال کیا کہ مذہب کوئی اچھا نہین ہم
مین نے تو خود پرستی اختیار کی لات پرستی بھی بڑی سامری پرستی کا بھی امتحان ہوا مسلمانونکو بھی دیکھ
لیا مین اپنی صورت کو آپ سجدہ کر دونگا اسی کا نام خود پرستی ہی عمرو نے چاہا کچھ کلام کرے دن کوکب بگڑا ہوا جھاگ
ہی کف منھ سے جاری گولا اٹھایا ہی سحر کرنے پر آمادہ ہی یہ بھی کہتا ہی کہ اے خورشید مین پھر بھی مین لشکر
حمزہ کو غارت کر دونگا مہرخ و بہار کی کیا حقیقت ہی اگر مین طلسم کشا کی شراکت نہ کرتا افراسیاب
قتل نہو سکتا اب اپنے فعل پر انتہا کا نادم ہون کہ مین نے یہ کیا کیا کہ افراسیاب ایسے بادشاہ کو
مٹا یا اپنا ملک و مال بھی تباہ کرایا خاک لطف حاصل ہوا عمرو کی کیا حقیقت ہی وہ ایک عیار تین روپیہ کا پیادہ
ہمنے اسکو عیار بنایا ورنہ اسکی یہ لیاقت تھی کہ افراسیاب سے مقابلہ کرتا ہمنے ہر مقام پر اسکی مدد کی
قید سے چھڑایا طلسم نور افشان مین آکر اسنے یہ مرتبہ پایا ورنہ اسے کون پوچھتا تھا میرے مقدمے
مین دخل دیگا تو بہت ذلیل ہوگا یہ کہکر کوکب نے چاہا کہ گولا اٹھا کر لشکر ایرج پر مارے عمرو نے کہا
اے شہنشاہ ہونٹھ آپکے خشک ہو رہے ہین کوکب کے منہ سے نکلگیا کہ اے وزیر اعظم غصے مین پیاس
بہت ہوتی ہے کہین سے تھوڑا پانی لا دو عمرو نے کہا حاضر فوراً لگا دے اکر جام جھیل سے لبریز کیا
دوا ر بیہوشی ملا کر کوکب کے سامنے لایا کوکب غصے مین کانپ رہا ہی پانی لیکر پی گیا پیتے ہی گر پڑا عمرو
نے کوکب کو بسہولیت ہاتھون ہاتھ لیا پٹی بیہوشی کی دماغ پر چڑھائی زنبیل مین داخل کیا آپ رنگ
روغن عیاری کا لگا کر بصورت کوکب روشنضمیر تیار ہوا اپنے سردارون کو آواز دی جمشید بلور و
خورشید وغیرہ سب قریب آئے مرنے سے افراسیاب کے فتح تو ہو ہی چکی تھی ہزار دو ہزار ساحر جا بجا
الجھے ہوئے لڑ رہے تھے انکو بڑھکر مہرخ و بہار نے مار لیا صدائے فریاد و الغیاث کی بلند ہے سرکش
تو مارے گئے سپاہی جو باقی رہے انھون نے بدل اطاعت قبول کی کوئی لاچین کے
قدمون پر گرا کسی کی سفارش مہرخ و بہار نے کی کوئی تا بہ صاحبقران پہونچا ناظرین سمجھ لین
لڑائی کا اختتام ہوا صاحبقران زمان بصد شوکت و شان آکر اسد نامدار سے ملے
بدیع الزمان کو گلے لگا کر خوب روئے بدیع الزمان نے نور الدہر کو لا کر قدمون پر امیر با توقیر
کے گرا دیا نور الدہر نے حرز ہیکل بطور نذر پیشکش کی تمام کیفیت اسکی بیان کر دی صاحبقران

زمان نے وجد مین آکر فرمایا قدرت پروردگار ہی میرا دوست صادق محب واثق عمرو عیار کہان ہی محفوظ خاطر
ناظرین دالا مقام ہو کہ جب ساحر بھاگ گئے لڑائی فتح ہوئی زمردشاہ باختری ایکجانب لڑرہا ہی اُسکے
ساتھ تمام سنجابی باختری مصروف جنگ ہین صاحبقران زمان لڑتے ہوے اُس مقام پر آئے منظور ہوا لقا کو
گرفتار کرون کہ چار جانب سے سرداران تہمتن جوانان صف شکن نے لقا کو گھیر لیا ہی لقا بدحواس عالم یاس
سواے من چہ تقدیر کردم کے اور کچھ بن نہین پڑتا کبھی بختیارک کو پکارتا ہو اے شیطان من چہ تقدیر کردم
بختیارک کہتا ہی تقدیر پلٹ گئی ایسے بدنصیب ہو کہ تمھارے ہوتے ہوتے افراسیاب ایسا شخص مارا
گیا اب تقدیر گریز کیجیے صحرائے ویران مین چلکر چھپیے یہان کوئی مقام دامن پناہ نہین معلوم ہوتا ہی
بھائی صاحب تمھارے نمرود شاہ شکاکی شہر شکاکیہ مین دعوی خدائی کرکے بیٹھے ہین مشہور ہی کہ اُنکی
خدائی کا اوج ہی بے انتہا فوج ہی اُس طرف چلیے یہان سے نکلنا دشوار پایا جاتا ہی سرداران حمزہ بڑے
غصے مین لڑرہے ہین تکلیفین بھی اُن لوگون نے بڑی اُٹھائی ہین یا خداوند ایک ہوس مجھکو وہی کہ
یہ زمانہ سلطنت افراسیاب مین نہ ہو سکا اتنا بڑا ساحر زبردست کہ جسکے سحر کا کوئی جواب دینے والا
نہ تھا مین اپنی تدبیر سے لڑتا تھا صرف ایک سحر اُسکا مین نے دیکھا کہ زبان ہلانے مین اسم اعظم صاحبقران
بھی بند کر لیا قصر دودہ بھی اُس مردود نے بنا دیا ابر بجلی بھی بن گیا جسدن وہ مٹا ہم سمجھ گئے کہ زوال دولت
افراسیاب ہوا ہمارے ہوتے ہوتے وہ جہنم واصل ہوے ہم آپ حیران ہین کہ کہان جائین اپنے
بھائی صاحب کو پکار کے لقا نے کہا وہ نمرود مردود ایک بندہ حقیر ہے اُس بیچیا کے مٹانے کی بھی
تدبیر ہے کبھی اُسکے یہان لیجا لیکر نجاؤنگا تقدیر لوکر کے حمزہ کو مٹاؤن گا بختیارک حیران ہے کہ آج
مجمع سرداران تہمتن سے کیونکر بچینگے عیاران خواجہ عمرو بھکوانان نامور بہ جرأت شوکت لڑتے
ہوئے قریب آگئے ہین ہمارے ساتھ والے سینہ سپر نہین کرتے کون قدرت کو بچائے یہ آپس مین ذکر
تھا کہ نعرہ ہوا مین تھرائی آواز آئی نعرۂ صاحبقران

بحکم خدا بستہ شمشیر چار ۔ یکے تیغ صمصام و قمقام نام
بین کافران از جہان پاک کرد ۔ سر سرکشان جملہ در خاک کرد
امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام

سرداران صاحبقران کو بھی غش
چلے آتے ہین طریقے سے معلوم ہوتا ہے اس جنگ مغلوبہ کو ایک ہفتے سے زیادہ گذرا اہل اسلام ایک
طور سے لڑرہے ہین اس حال پر ملال مین بھی ہر شخص کا یہی قول ہی جائین بیٹائین لقا کو گرفتار کرین

اسد نامدار نے طلسم ہوشربا ایسا طلسم فتح کیا ہم بھی آج اس منافق کو گرفتار کرین آپس مین صلاحین کرتے ہوئے
دم جرأت کا بھرتے ہوئے ایک سمت سے صدای نعرہ بادشاہ جمجاہ آئی سات سو تاجدار بعد جاہ و تمار شمشیر زنی
کرتے ہوئے چلے آتے ہین اب لقا پریشان ہوا خود دعوی خدائی کرتا ہے دعا کس سے مانگے دل مین سوچتی
قائل ہو دل سے کہتا ہے اے بے نیاز جو کچھ ہون مین اپنے کو خوب جانتا ہون تو قوی و توانا ہے ہاتھ سے
ان لوگون کے مجکو بچا لے دل سے یہ باتین کرتا ہے سب کے سنانے کو دم یکتائی کا بھرتا ہے جب دیکھا بالکل سردار قریب
آگئے تخت سے کود کر گرگدن مست پر سوار ہوا ضیغم خون آشام و زنگال خون آشام
وغیرہ لقا کے پاس ہین یہ تا بہ جہنم ساتھ نہ چھوڑینگے یکایک آسمان پر ایک ابر تیرہ و تار ظاہر ہوا برقین چمک کر
زمین پر گرین صدہا سنہرے پنجے گرے یہ جو بیدست و پا ہو رہے تھے اپنے حالات مصیبت مآل پر
رو رہے تھے سنہرے پنجون نے دستگیری کی کئی سو پنجے گرے لقا و ضیغم و بختیارک و فرا فرز بکار فرزندان
نوشیروان وغیرہ کو اٹھا لیا پریین یہ سب چھپ گئے پھر ایک صدای مہیب آئی یا شہدای سلمانان اپنے
بند دنکو خداوند خورشید روشن تن نے طلب فرمایا ہے ہر چند کہ لقا مغرور ہے نشۂ بادۂ نخوت سے چور ہے
قدرت ضرور اسکے حال پر رحم فرمائینگے ملک موروثی اسکو مرحمت ہوگا خبردار اس اقلیم مین آنے کا ارادہ
نہ کرنا ورنہ سزا سے کامل ہوگی یہ آواز دیتا ہوا وہ ابر تیرہ و تار نگاہون سے ہر ایک کی غائب ہوا ملازمان
لقا سمجھ گئے کہ قدرت کو کوئی ساحر لے گیا انھون نے باتون مین دریافت کیا معلوم ہوا سرحد
خورشید نگار مین لقا سے ملاقات ہوگی دامن صحرا کو مثل دامن مادر جانکر کوہ و دشت و بیابان کا راستہ لیا
رات بھر یہی ہنگامہ رہا بوقت سحر ادھر سے صاحبقران ایک جانب سے اسد نوجوان آپس مین آکر ملے
ایک سے ایک بغلگیر ہوا کوکب نقلی بھی ساتھ ساتھ ہین کسیکو اس مقدمے کی خبر نہین ہے ملازمان
کوکب سب یہی جانتے ہین کہ ہمارے شہنشاہ عالیجاہ چلے آتے ہین شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی
و ملکہ مہرخ و ملکہ بہار و باغبان وغیرہ نہال بحال مثل گل خندان خوشی سے باغ باغ غم سے فراغ
جب اس لڑائی مین کافر بھاگ گئے صاحبقران زمان نے لندھور سے بلا کے فرمایا ای دارای ہند
تمام اس ملک مین ساحر موجود ہین زبانی عیارون کی بھی ثابت ہوا کہ شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس
ثانی و کوکب روشنضمیر و جملہ سرداران اسد سب ساحران نامی ہین پس بارگاہ سلیمانی کا
استاد ہونا موقوف رہے کہ اس بارگاہ آسمان جاہ مین ساحر نہین آسکتا بس بارگاہ حشامی و بارگاہ

سلیمان بن طلحا دبارگاہ طہمورس دیوبند وبارگاہ افراسیابی ان سبکو لاکر فوراً استادکرو شہزادہ بدیع وغیرہ نے یہ بارگاہین استادکرائین پانچ چھ بارگاہین کہ جو نامی وگرامی لشکر مین ہین یک ایک کرکے استادہ کرائین مہتمم اسکے لندھور وما لک وغیرہ بارگاہ سلیمانی مین ناموس کے داخل ہونیکا حکم ہوا محافے اترنے لگے صاحبقران داخل بارگاہ حشامی ہوے منتظمان لشکر ظفر اثر سرداران نامور لشکر ون کو اتروارہے ہین چار پہر مین انتظام کامل ہوا سب عیاران نامی لشکر مین آوازین لگاگئے کہ آج شب کو سب صاحب اپنے اپنے مقام پر آرام فرمائین سردارون کی زخم وزبان کیجائین بوقت سحر بارگاہ حشامی مین دربار عام ہوگا اشتہار چسپان ہوگئے سارے لشکر مین ڈھنڈھورے پٹے اسد نامدار نے بھی اپنے سردارون کو زخم وزی کا حکم دیا حضوری صاحبقران کا وعدہ لیا قضائے کار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار کہ کوکب روشنضمیر نے ہوے ہین جمشید وغیرہ کو ساتھ لیکر بارگاہ طلسم نور افشان مین آئے سب کا علاج ہونے لگا ہزارہا ملازم بیہوش ہین ہرچند کہ اسد کو اپنے سردارون کے زخمی ہونے کا بڑا قلق ہی خوف ہی کہ ایسا نہو شدت زخمداری سے ہلاک ہون ملازمان پر تاکید ہی کہ جملہ سردارون کا خیال رکھنا جس شے کی ضرورت ہو خزانہ شاہی سے لے اُس شب کو یہی انتظام رہا خواجہ عمرو کو بڑا تردد ہی کہ دیکھیے صبح کو کیا ہوا برج نامدار کا کہ انکے سب ساحر کوکب نے مار ڈالے لشکر کیبت تباہ ہوا ایرج نوجوان کو ثابت نہین ہوا جب لشکر میں ٹے یہی صاحبقران کے ساتھ اپنے عیار طرار شاپور شیردل سے کہتے ہوئے کہ ای یار وفادار نہین معلوم ملکہ بران پر کیا گذری مہران جادو کو میرے ہاتھ سے قتل کرایا آفتاب فلک سیر کو خود مار اکس جرأت سے لڑی بہرحال نہ معلوم ہوا کہ اُنپر کیا گذری شاپور نے عرض کی اپنے والد ماجد کے ساتھ صبح کو دربار مین تشریف لائینگی ایرج نے فرمایا اے مہتر والا گہر ہم کیا کہین دلکو تسکین نہین ہمارے دل کی تو بیقراری بڑھ گئی آنکھون کے نیچے اندھیرا آتا ہی خودبخود دل گھبراتا ہے اپنا تو اب یہ حال ہی اشعار

بے گل روئیت نخواہم زندہ جان خویشتن
کردہ ام از لفِ مشکین پاسبان خویشتن
گر برآید جان من تن مدت نمی آید بجران
گر برون آرم زدل راز نہان خویشتن

غیر گل بلبل نخواہد آشیانِ خویشتن
بردہ ام گوئی اجابت را بامید دعا
دادہ ام چون مغز جان در استخوان خویشتن
ہیچو مخفی ہیچکس در عاشقی بازی نیافت

نیست باد صبح را در گلشنِ حسنِ تو راہ
ساختم ہمنام تو در زبان خویشتن
اشک چون بیرون زچشم در کنار آرزو
باختہ اندر رہ دل خانمان خویشتن

شاپور نے عرض کی اے شہریار ہزار ہا تین ہجر کی آپ نے کاٹیں ایک شب کی جفا اور باقی ہے بجلا ہم تو جالی

جامع المتفرقین کل بچھڑے ہوؤن کو ملائیگا ہندسہ پنج والم خانہ نقش نامرادی سے مٹ جائیگا ایرج نے
فرمایا اے شاپور شیردل وہ راتیں جو گذرین قلب پر یہ سوز وگداز نہ تھا آج تو عجیب کیفیت ہے لاکھ لاکھ دلکو
سمجھاتا ہون نہین سمجھتا پھر کیا تدبیر کرون ذرا اتنا تو دریافت کرو کہ ملکہ بہاران شمشیر زن اپنے والد نامدار کے ساتھ
گئین شاپور نے کہا حضور جملہ سردارون کو مین نے دیکھا اب دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے بمشکل شاپور سمجھا کر
ایرج کو بارگاہ مین لایا نیلم وفیلم وغیرہ بھی آگئے ایرج نوجوان اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھے اخبار نویسین نے
پرچہ لاکر پیش کیا کہ بعد ختم لڑائی نہین معلوم یہ بلاے آسمانی کیسی تھی کہ جملہ ساحر حضور کے لشکر کے سیار
گلشن جنان ہوے چاند کے ٹکڑے یکایک آنکھون سے نہان ہوے ایرج نامدار صیقل وغیرہ کے
واسطے بہت روے خیرخواہان دولت نے سمجھایا کہ حضور یہ سرداران نامی بڑے صاحب نصیب تھے
اس جنگ مین آکر لڑے کہ سالہا سال اس جنگ کا ذکر رہیگا افراسیاب جادو مرتے مرتے ایسا لڑا
کہ طبقے زمین کے ہلادیے یہ نہ ثابت ہوا کہ آپ کے ساحر کسکے ہاتھ سے مارے گئے ایرج نے فرمایا دریافت کرکے
اپنے سردارونکا بدلا لونگا شاپور وغیرہ نے زخم دوزی کی ایرج انکے زخمی تھے سردارون نے عرض
کی اب حضور آرام فرمائین کئی شبانہ روز حضور کو جنگ کرتے گذرے ایرج نوجوان نے فرمایا
آرام تو ہمارے واسطے اکسیر ہوگیا چین وآرام کیسا جو تقدیر دکھلائیگی وہ دیکھینگے ہمارے دل کو
اطمینان نہین ہے رات بڑھتی جاتی ہے حسرت ویاس کی ترقی ہے اے یاران ہمدم کیا اپنا حال دل
کہون اگر سامنا ہوتا تو اپنے دل کی کیفیت اس طرح کہتا نظم

رنگ گلشن مجھے حیرت ہے ہوا ہو کیونکر
رنگ ایمان ہے یہ بھی دل پر ارمان کا
یون کھلا دو فلک اُڑتے ہین جگنو کیونکر
کشتۂ چشم کی تربت پہ کبھی آجاؤ
رام ہو جاتے تھے مجنون سے یہ آہو کیونکر
ہم تو عشق اُنکا چھپائینگے مگر دیکھتے ہین
بو چھپتے پھرتے ہین چھپتی ہے کوئی خو کیونکر
عبث اب کشمکش دام رہا کرتی ہے

دیکھون اے درد بدلتا ہون مین پہلو کیونکر
نکلے ماتم مین مرے آپکا آنسو کیونکر
جستجو دلکی سکھاتی ہے کہ اس سے یہ کہو
اسکے مشتاق ہین ہم چڑھتے ہین ابرو کیونکر
ساتھ ہی اپنا تغیر تجھے ہو جاتا ہے
الفت غیر کی چھپتی ہے وہان بو کیونکر
حشر کرتا ہے تری نیند کا انداز نیا
اُٹھنے دینگے مجھے ٹوٹے ہوے بازو کیونکر

جلوہ گر تھا ابھی محفل مین چھپا تو کیونکر
ضبط پر ہجر مین رہتا نہین قابو کیونکر
کیا اندھیرا ہے کہ آنکھونکو ہے حسرت شب ہجر
دیکھین عارض پہ بکھر جاتے ہین گیسو کیونکر
دل وحشی سے محبت تری آنکھون کو تھی
غمزہ ہر چند کے غیر ہین ہم تو کیونکر
عادت بوسہ نے کھلوائی ہے منہ کی دیکی
نیم خواب آنکھ جگادیتی ہے جادو کیونکر
دل تو سینے مین تھا پھر نہین معلوم جلالؔ

بیگیا ڈھونڈھے وہ ناوک دلجو کیونکر

یہ اشعار پڑھکر ایرج نوجوان محبت ملکہ بران شمشیر زن یاد کرکے خوب روئے سب انکے رازدار جمع ہین سمجھانے لگے آفتاب تو کوئی محل تردد نہین ہو خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے وہ بڑی کوشش کرینگے کوئی بات خلاف انکی رائے کے کرنا مناسب نہین ہے اب کل صبحکو دربار مین سب حالات کھلینگے سلطنت طلسم ہوشربا لاچین و بلقیس کو تفویض ہوگی شہنشاہ کوکب روشن ضمیر بھی حقدار ہین ضرور صاحبقران زمان نصف طلسم ہوشربا شریک طلسم نورافشان کرینگے اور اسے شہریار اگر یہ امر جلدی قرار پایا کہ شادی حضور کے ساتھ ملکہ بران شمشیر زن کی ہوئی تو امیر خوشی مین تمام ممالک طلسم ہوشربا کوکب کو دیدینگے دربار ایرج مین یہ صلاحین ہورہی ہین خواجہ نے یہ رات بارگاہ کوکب مین بسر کی تڑپ تڑپ کے سحر کی ناگاہ شہنشاہ ماہ تابان مع فوج ثوابت و سیارگان اقلیم فلک سے آمادہ سفر ہوکر داخل منزل مغرب ہوا شہنشاہ زرین پوش آفتاب عالمتاب بقصد کروفر تخت فلک زبرجدی پر جلوہ فرما ہوا فوج ضیا کی عملداری ہوئی ظلمت شب کافور بیاض سحر نے چہرۂ نورانی دکھایا یہان بارگاہ صاحبقران مین سب کی آمد ہے سبکو اسی حال مین چھوڑئیے

دو کلمہ داستان شوکت بیان بعد قتل افراسیاب دربار مین صاحبقران زمان کے بحضور کوکب تشریف لانا خواجہ عمرو کا اور صاحبقران سے حال نزاع کوکب بیان کرنا صاحبقران زمان کا کوکب کو تخت پر جگہ دیکر تقریب کرنا کہ ای برادر ایرج نامدار کو بہ فرزندی قبول کرو اور کوکب روشن ضمیر کا برہم ہوکر طرف اپنے طلسم کے جانا شروع فساد کوکب و ایرج سے خلاف مزاج صاحبقران و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

کجائی تو اے ساقی سیمتن
بیا اے خردمند فرخ خصال
بیا سرو بستان عیش و سرور
درخشش جوہر نقد بازار من
قمر ساقی مہوش لاجواب
مشبک دلم شد ز تیر الم
منم عندلیب گلستان حسن

گل باغ خوبی و رشک چمن
بیا قوت روح من جان من
شہ دلبران ماہوش رشک حور
بیا راحت روح و غمخوار من
بہ بزم محبت کند اجتناب
منم قمری سرو گلزار یار
توئی سرو نوخیز بستان حسن

بیا اے مہ آسمان کمال
چراغ شبستان و ایمان من
نہال قدش سرو گلزار من
بہ پہلوے من جای دلدار من
زبار فراقش کمان گشتہ ام
ز طوق گلویم شدہ انتحار
کنم یاد ہردم گل روے تو

پریشان کند یاد گیسوے تو
قلم داستانِ جلالت بیان
منور کن بزم عشرت فزا
منم شہسوارِ کمیت قلم
منم خازن مخزنِ علم و فن
گہے ذکر معشوق عشوہ طراز
بگیرم ز عشاق صبر و شکیب
گہے جرأت ایرج نوجوان
گہ از وجہ کوکب باخرد

سمنبر سمن بود آرام من
نویسم بصد لطف ای سامعان
منم مست صہباے جام بیان
منم رستم زال جاہ و حشم
ہمہ قصہ ہاے جلالت نشان
گہے محفل سوز و گہ رنگ ساز
گہے ذکر کوکب بجوش و خروش
گہے حال بران افسون نشان
بہ تصنیف و تحریر این داستان

بود حلقہ زلف او دام من
ہمین شاہد دلبر و دلربا
منم ساقی محفل داستان
منم گوہر بحر شعر و سخن
بآئین دلچسپ کردم بیان
نویسم یکے قصہ دلفریب
گہے حال عیار قنطورہ پوش
گہے جنگ ناہید با شیدوش
قلم صرف شد خون دل بیکمن

چہرہ رہروان منازل سحر و ساحری و قطع کنندگان مراحل فسونگری اس راہ پرہول کو یون طے کرتے ہین شعر مصنف طرازندۂ داستانِ لطیف + رقم سکندہ این بیانِ لطیف ٭ واضح راے ناظرین والا مقام ہو کہ اِس داستان شوکت بیان کی تصنیف و تحریر مین بہت خون جگر کھایا مگر شکر ہے کہ انجام بخیر ہوا انتزاع کوکب از خواجہ عمرو بہ تہذیب رتبہ شناسی و دیگر داستانہاے رنگین فرو کر خدائی خورشید روشن تن کے بڑا ساحر زبردست ہی علم نیرنج و شعبدے مین ایسا رنگ جمایا خدا بنکر بیٹھا بڑے بڑے ساحر آکر اُسکو سجدہ کرتے ہین کیفیت بھی اُسکے دربار کی مفصل عرض کرونگا ایک نیا شعبدہ اُسنے یہ بنایا ہی کہ جن لوگون نے دعوی خدائی کیا اور ذلیل ہو کر ہاتھ سے صاحبقران کے مارے گئے اب وہ بشکل اصلی دربار مین اُس شعبدہ باز کے موجود ہین ہر مرتبہ کہتے ہین کہ ہمنے یا رو دعوی بیجا کیا بعد مرنے کے ہمپر ظاہر ہوا کہ خدائی خداوند خورشید روشن تن کی برحق ہے جو شخص والا اُس دربار مین جاتا ہے تسخیر ہو کر اُسکو سجدہ کرنے مین فرق نہین کرتا کیا عجب ہی کہ لقا نے بھی جا کر سجدہ کیا ہو کل حالات وقت پر تحریر ہونگے عجب داستانہاے رنگین و مقامات فصاحت آئین تحریر ہوے ہین کہ جنکے ملاحظے سے ناظرین مثل گل شگفتہ ہونگے اصل مراد یہ ہی کہ شب بھر لشکر دونین تیاریان رہین معشوقی خوبرو بہ صد صدمہ گذرا ایرج نے بھی وہ رات تڑپ تڑپ کر کاٹی بوقت سحر جملہ رفقا و عیار باوفا کو ساتھ لیکر ایرج نوجوان بجلے ایک جانب سے بدیع الزمان و نور الدہر روانہ ہوے اسد نامدار پشت پر انکے سترہ سو

سردار و تاجدار مثل چرخ و بہار و رعد و برق و برق لامع و معمار قدرت و باغبان قدرت وغیرہ
سب سردار ساتھ اسد کے چلے سرداران نامی کو بڑی خوشی ہی کہ اب سبکو عہد سے ملینگے غنچہ آرزو کھلینگے
سب سے زیادہ ملکہ بہار ملکہ رہین ہر چند کہ لڑائی فتح ہوئی ملکہ حیرت کے واسطے برا تر دو تھی اسد نامدار
سے عرض کی کہ حضور کو کنیز کا خیال رہے شوہر اُسکا مارا گیا شہنشاہ لاچین کے احکام کا خیال نفرمائینگا
انکو سلطنت کا خیال تھا وہ ملی حیرت کے ساتھ کدکرینگے ہمنے بھی ابتداے جانبازی کی ہمارے بھی
حقوق سرکار دولت مدار پر ہین اُسکا معاوضہ یہی ہی کہ گستاخی پر حیرت کی تصور نفرمائیے گا اسد
غازی نے جواب دیا ای ملکہ بہار بخدا ہمکو خود خیال ہوا افراسیاب کے قتل ہونیکا ملال ہی
ہمین یہ منظور تھا کہ افراسیاب ہماری اطاعت کرے ہم لاچین سے اُسکی صفائی کرادین وہ ہی سابق
کے انتظام طلسم ہوشربا مین رہین اپنے غرور مین افراسیاب نے تمانا اپنی جان دی تم خود قید خانے
مین جاؤ حیرت کو سمجھا رکھو جب صاحبقران زمان طلب کرین اُنکے سامنے اسلام سے انکار نکرنا اگر
ناناجان نے حکم دیدیا پھر کیا مجال ہی کہ مین دخل دیسکون بہار نے دیکھا راہ مین قید خانہ حیرت کا ہی
اسد کے ساتھ سے ٹھہر گئی قید خانے مین جاکر پہونچی دیکھا حیرت جادو ہتھکڑیان بیڑیان پہنے بیٹھی ہے
شوہر کیواسطے رو رہی ہی ملکہ بہار ہمشیرہ صاحبہ کہکر لپٹ گئیں ملکہ حیرت نے مُنھ پھیر لیا کہا بوا بہار
جاؤ دشمن باغ باغ ہوے تم سب غم سے فراغ ہوے ہمارے باغ پُر بہار مین خزان آئی تمہارے گلشن آرزو
مین بہار آئی جو کچھ تمھارے خیال مین آئے وہ کرو ہمکو نہ سمجھاؤ جب چھوٹینگے اسد کو قتل کرینگے ورنہ ہم کو
قتل کرین ہر چند بہار نے ملکہ حیرت کو سمجھایا اسنے جواب خلاف دیے بہار سمجھی ابھی شوہر کے مرنے کا
غم ہے دو چار روز کے بعد مزاج درست ہو گا یقین ہی مان جائیگی یہ سوچکر ملکہ بہار قید خانے سے چلی
آئین یہان وہ وقت ہی کہ بادشاہ جمجاہ سریر جہانبانی پر جلوہ فرما ہین صاحبقران زمان دنگل آصفی پر
جملہ سردار تاجدار عیار اپنے اپنے مقام پر بوجہ احسن آکر بیٹھے ہین امیر دمبدم فرماتے ہین کیون ای
جواہر بن عمرو ہمارا یار وفادار کہان ہی کیون میری آنکھوں سے نہان ہی جواہر عرض کرتا ہی کیا گذارش
کرون جب اوّل حضور تشریف لائے اُسوقت والد نامدار مصروف جنگ تھے پرچۂ اخبار ہمکو بھی پہونچا
کہ اُسی وقت آفتاب فلک سیر کی زوجہ کی شکل بنکر سحر افراسیاب کو ہٹایا لڑا پریشان ہونے لگین
پھر نہ معلوم ہوا کہان تشریف لیگئے یہ ذکر تھا کہ چوبدارون نے بڑھکر عرض کی کوکب روشنضمیر

در دولت پر آئے ہیں چاہتے ہیں باریاب ہوں صاحبقران زمان نے تاجدار ونکو حکم دیا کہ سب صاحب کوکب روشنضمیر کو استقبال کرکے ہماری بارگاہ میں لائیں مالک و لندھور وغیرہ گئے کوکب روشنضمیر کو استقبال کرکے اندر بارگاہ صاحبقران کے لائے کوکب نے آکر سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دینے کے حیلے سے کان میں صاحبقران کے کہا ای شہریار میں نے کوکب کو عیاری سے پکڑ لیا وہ میری زنبیل میں ہے اب اسکو نکالکر تخت پر بٹھاتا ہوں آپ بڑے لطف سے پیش آئیگا عمرو نے یہ راز بھی امیر یا توقیر سے کہدیا کہ ایرج نوجوان مدت سے ملکہ ہیران شمشیر زن پر مائل ہے کوکب پر حال عشق کھل گیا اپنی دختر پر اُسنے کچھ سحر کیا کہتا تو یہی ہے کہ قتل کر ڈالا آپ کے پوتے صاحب کا حال ابتر ہے ایسا ہو سر دربار کچھ کلام ہو اسکا خیال رکھیے گا امیر با توقیر کو یہ حال سُنکر سناٹا آگیا خواجہ سے کہا کہ کوکب نے بڑے کارہائے نمایاں کیئے بڑے افسوس کی بات ہے اگر وہ نہ قبول کریگا میں کلام سخت نکرونگا اپنے بیٹے بیٹی کے مقدمے میں ہر ایک کے ماں باپ کو اختیار ہے یہ کہکر صاحبقران خاموش ہورہے عمرو کو بڑا تردد ہے کہ دیکھیے اس مقدمے میں کیا ہوتا ہے جب سب دربار جمع ہوچکا جملہ تاجداران جلیل و سرداران بیعدیل یا نچھزار پانچسو پچپن سردار صاحبقران کے آج دربار اس لطف سے آراستہ ہوا اگر جمشید جم ہوتا شمع انجمن محفل کا پروانہ بنتا ایک جانب اسد نامدار انکے سترہ سو سرداران عالیوقار سب جلسہ آراستہ ہوچکا خواجہ عمرو نے تخت یاقوتی برائے کوکب آراستہ کیا اہالیان طلسم نور افشان و اہالیان طلسم ہوشربا یہی جانتے ہیں کہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر انتظام کررہے ہیں خواجہ عمرو نے تخت بچھا کر تمام سامان سحر سپر شمشیر تخت پر آراستہ کردیا کوکب کو کوئی مجبوری نرہے اب زنبیل سے کوکب کو نکالا تاج پہنا کر ہوشیار کیا کوکب نے بیدار ہوکر وہ دربار دُربار دیکھا ہوش حواس اُڑگئے خاموش ہوکر سر جھکالیا عمرو نے آگے بڑھکر عرض کی ای برادر بجان برابر میری خطا معاف کرنا تلوار اُٹھا کر ہاتھوں میں کوکب کے دی کہا ای برادر اُسوقت یہی مناسب تھا کہ تم کو سامنے سے ہٹالیا کوکب اور زیادہ برہم ہوا کچھ جواب ندیا فرزندان صاحبقران اپنے اپنے مقام پر جلوہ فرما ہیں ایرج نوجوان کے پہلو میں انکے والد نامدار قاسم نوجوان ایک جانب شاہزادہ جہانگیر بن صاحبقران کہ جسنے طلسم نور افشان میں جاکر بڑی بڑی قیامتیں برپا کیں حقیر کے نزدیک تو یہ مناسب ہے کہ شاہزادہ جہانگیر جب صاحبقران

زمان سے زیر ہوا اور ثابت ہو گیا کہ یہ ماہ اوج صاحبقرانی ہے اور صاحبقران بارگاہ سلیمانی مین
لیکر آئے ارشاد فرمایا اے فرزند دلبند ہماری بارگاہ مین صف دست راست و صف دست چپ قرار دیا ہے داہنی
جانب دارا سلام شد لندھور بن سعدان بھائیون مین تمھارے شہزادۂ بدیع الزمان اسی جانب بیٹھے ہین
صف دست چپ مین مالک اژدر صاحب نعرہ دد سر غلام نبی و جاکر حیدر بھائی تمھارے رستم سلیمن علمشاہ
نوجوان بھتیجے تمھارے قاسم عالیشان و شاہزادۂ ایرج نوجوان وغیرہ اس جانب جلوہ فرما ہین جو
مقام پسند خاطر ہو اُس طرف بیٹھو شاہزادہ جہانگیر نے بخوشی دست چپ مین بیٹھنا قبول کیا بڑی دھوم سے
یہ طلسم نورافشان مین رہ چکے ہین گل حیات کوکب و لوح طلسم نورافشان وغیرہ سب حاصل کر چکے
تھے اکثر معرکے بھی شکست ہوئے مراد اس بیان سے یہ ہے کہ شاہزادہ ایرج کے طرفدار ہین یہ کیفیت جو
سُنی ہے کہ کوکب کو عشق ملکہ بران و شہزادۂ ایرج کا ناگوار ہوا برائے خوشنودی ایرج نوجوان و قاسم
و علمشاہ نوجوان فخر گل ہائے زرین پہ بیٹھے جھوم رہے ہین کہ اگر کوکب انکار کرے تو اُسکی چھاتی پر
چڑھ بیٹھین شہزادہ جہانگیر والا تدبیر کا قول ہے زدہ رای توان زد ہین وہی جہانگیر ہون کہ جسکے ہاتھ سے
سیاوش کوکب بھاگے بھاگے پھرتے تھے کوکب نے بڑی بڑی کوشش کی ہمارے پیر و مرشد خواجہ عمرو
بن امیہ نامدار نے بڑی جانبازی کی اتنی بڑی عیاری شہر انجم حصار مین جا کر کی کہ جواب اُسکا عہد بشر سے
ممکن نہین خدمت پسر دید گار کہ جب خواجہ نے مجکو اور چابک کو خواجہ سپید موے ظلماتی بنکر گرفتار
کیا کوکب سے نے طرف قیصر یہ کے روانہ کر دیا مین نے راہ مین رہائی پائی اصل مین راستہ طلسم
نورافشان کا وہی تھا لوح بھی جا کر لی گل حیات کوکب بھی حاصل کر لیا بڑے بڑے معرکے پڑے کس
کس مقام پر نہین لڑے قبلہ و کعبہ نے جا کر جان بچالی لوح طلسم نورافشان وغیرہ خود حوالے کر دی
ابکی مرتبہ اس سے زیادہ خرابی ہوگی دیکھین کیا جواب دیتے ہین بہتری اُنکی اسی مین ہے کہ فرزند دلبند
ہمارے ایرج نوجوان کو فرزندی مین بدل و جان قبول کرین ورنہ بہت پچھتائینگے قاسم نوجوان
قبضہ پر ارک افراسیابی پر ہاتھ رکھے ہوئے فرماتے ہین کہ اگر کوکب شادی نہ کرینگے بہت پچھتائینگے
انکے ثانی پر ناز نکیہ بن علمشاہ نوجوان کو بھی پوتے کا خیال ہے مگر بسبب رعب و داب
صاحبقرانی سب جوانان دست چپ خاموش ہین ورنہ ان سبکو محبت ایرج کے جوش ہین
جب دربار گل معمور ہو چکا کوکب روشن ضمیر تخت یاقوتی پر جلوہ فرما ہین خواجہ عمرو نے تمام کیفیت

ظاہر کردی کوکب بدمزاج قبضے پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھا ہی صاحبقران زمان نے باواز بلند فرمایا اے
شہنشاہ لاچین مع اے ملکہ بلقیس ثانی آپ لوگ مستحق سلطنت طلسم ہوشربا ہین لیکن سقدر یہ ملکہ حیرت بین
ہمکو بھی حیرت ہی جیسا آپ لوگ فرمایئن اُس طرح کاربند ہون نام حیرت سنکر ملکہ بہار اسقدر روئین کہ دامن
گریبان تر ہوگیا رومال سے ہاتھ باندھکر سامنے بادشاہ جمجاہ کے کھڑی ہوئین عرض کی سقدرے مین
اُس کنیز گنہگار کے جس طرح عرض کرون قبول فرمایا جاوے اصل کیفیت یہ ہو کہ افراسیاب جادو بڑے
ناز و نعم سے شادی کرکے لایا کل طلسم ہوشربا کا حاکم کردیا انتظام و غیرہ انتظام کا انھین کو
اختیار رہا کبھی صورت رنج و ملال نہین دیکھی اٹھارہ سو ملک کے شاہ و شہریار زادیان آکر حاضر خدمت
ہوتی تھین اُن سب پر حکومت دولت دیاقت شوہر کا جادو پیار جو جا ہا کیا کوئی پوچھنے والا نہین
یا یکایک چرخ ظالم کا آسمان اُسپر پھٹ پڑا ملک قبضے سے نکل گئے شوہر قتل ہوا اب آج کل اسکی بات کا
کیا اعتبار ہے شہریار انصاف کرین آئندہ انچہ راے سوائے انہمہ اولی مین بھی خیرخواہ دولت ہون
جو شرف مجکو حاصل ہو سب صاحب بخوبی آگاہ ہین عرض کرنے کی ضرورت نہین جو مناسب ہو اس
بدبخت کے بارے مین تجویز کیا جائے اصل تو یہی ہے کہ لائق سوختنی و گردن زدنی ہو لیکن سمجھانے
گذرا محبت سامری و جمشید اُسکے دل سے نہین نکلتی ہو جواب دیتی ہو کہ مجکو صاحبقران قتل
کرین کسی طرح مجکو زندگی منظور نہین ہو ہمارا کسی طرح قصور نہین ہو بادشاہ جم جاہ نے مسکراکر فرمایا
اے ملکہ بہار تمھاری جملہ عرض معروض قبول ہو ملکہ بہار نے عرض کی حضور انصاف شرط ہو شوہر
اُسکا ہمہ دان ہمہ گیر سر میدان مارا گیا سلطنت پر زوال آیا یکایک وہ کیونکر اطاعت قبول کریگی
ابھی دس پانچ دن تامل فرمایا جاے ضرور غاشیہ حکم کو دوش ہوش پر رکھکر مثل کنیزان حلقہ
بگوش حاضر خدمت فیضدرجت ہوگی آج حاضری اسکی دربار مین موقوف رہی بادشاہ نے کہنا
ملکہ بہار گلعذار کا قبول کیا ملکہ حیرت جادو کو نہ بلوایا طرف صاحبقران زمان کے بادشاہ
جم جاہ متوجہ ہوے عرض کی جس طرح خواجہ عمرو نے فرمایا ہے جو مناسب وقت ہو
اُسکی تدبیر فرمایئے صاحبقران زمان نے ایک آہ کی ایرج نوجوان کا ہاتھ تھامکے سامنے
کوکب روشنضمیر کے لاے کہا اے برادر بجان برابر کوکب نامور تمھارے بار احسان سے ہم سر نہین
اُٹھا سکتے تمنے محبت اسد و خواجہ عمرو مین اپنے ممالک تباہ کئے ہر مقام پر لڑے سینہ سپر گئے

بڑے بڑے معرکے پڑے شکر ہے پروردگار کا کہ افراسیاب جادو واصل جہنم ہوا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نور نظر پارہ جگر کو یہ فرزندی قبول کرو کوکب یہ کلمہ سنکر نہایت درہم و برہم ہوا بخوف امیر باتوقیر کچھ جواب نہ دے سکا سر جھکا کر یہ جواب دیا کہ اے شہریار یہ مقدمات شادی وغمی ہیں عزیز و اقارب کی رائے شریک ہوتی ہے بزرگون سے پرسش واجب و لازم ہے اب تو مین رخصت ہوتا ہون بذریعہ تحریر جواب حاضر ہوگا کوکب کو دل ہی منظور ہے کہ اس دربار سے بحیلہ نکل جاؤن اگر امیر مجکو روکین تو ابھی تلوار کھینچون اسوقت خاص مین صاحبقران صاحب اسم اعظم و شہنشاہ لاچین وغیرہ ساحران زبردست دربار دُربار مین موجود ہین فساد عظیم ہوگا خیال انجام بھی ضرور ہے ربط و ضبط منظور رہے شاید مین اپنے مطلب باطن کو ظاہر کرون کسی وجہ سے گرفتار ہو جاؤن ساربان زادہ بھی موجود ہے بعد یہان سے نکل جانے کے جو مزاج مین آئیگا وہ کرینگے یہ تو بخوبی دل مین ہے کہ خون مسلمانان سے ہاتھ بھرینگے میری دشمنی مثل افراسیاب نہین ہے جس امر کا خیال کرونگا فوراً وہی انتظام ہوگا ان لوگون کے مٹانے مین نام ہوگا ایسی ایسی باتین دل سے کرکے کوکب اپنے مقام سے اُٹھا صاحبقران و اسد نامدار سے بخلق و مروت رخصت ہوا بارگاہ صاحبقران سے نکلکر پشت مرکب پر سوار ہوا کل لشکر کو اپنے ساتھ لیا جب لشکر صاحبقران سے کوکب نکل آیا تب ایک مقام پر اُتر پڑا ساتھ والون سے کہا صاحبو تمنے دیکھا انجام فتح طلسم ہوشربا اچھا نہ ہوا آج سر دربار صاحبقران نے ہم سے یہ سوال کیا کہ ایرج کو یہ فرزندی قبول کرو مین نے وہان جواب دینا مناسب نہ جانا یہ کیفیت تمام نکل آیا اب سب سے لڑونگا معاوضہ خون افراسیاب لونگا یہی بات کہنے کو رہجائیگی کہ کوکب نے اپنے کلیجے پر چھُری پھیری بیٹی کی شادی فرزند صاحبقران سے قبول نہ کی اصل تو یہ ہے کہ عمرو کو عمرو بنایا اس مرتبۂ اعلیٰ پر پہونچایا جہان کہین پکڑا گیا ہم برائے رہائی پہونچے بڑے بڑے اس پاجی پر احسان کیے اگر کوئی کہے کہ اُسنے عشاق سبزہ رنگ کو مارا بران بدنصیب کو جلایا اُسمین میری بھی مدد شریک تھی جو بڑی چیز ہے اور ائی جمشیدی مین نے بنا کر دیئے تھے ورنہ کبھی عشاق دھوکا نہ کھاتا ساربان زادے کو ملک عدم مین پہونچاتا بس عشاق کے بھی قاتل ہمین ٹھہرے اُسکی کیا فکر ایسے نالایق کا کیا ذکر اب سب حال عیاری و مکاری کھُل جائیگا یہ باتین جو کوکب نے کہین سردارون نے کوکب کو غصے مین پایا سوائے بجا و درست کے کوئی کچھ نہ کہ سکا بلکہ نجو شامدیہ کہا کہ جو حضور نے تجویز کیا ہے

وہی مناسب و انسب ہے بیشک ساربان زادہ بڑا بے ادب ہے لڑائی میں حضور کو پکڑلیا ہلوگو نکو نہ ثابت ہوا ورنہ مزا چکھاتے سرکاٹ کرلاتے آخر کوکب نے ایک خط صاحبقران زمان کو لکھا مضمون یہ تھا کہ اے شہریار میں نے سراسر خلاف کیا اپنے ہم مذہب کو قتل کرایا اپنی بیٹی کو آتش قہر و غضب سے پھونک دیا میں کسیکو کیا دخل ہے اب مجھ سے ایسا سوال نہ کیجیے گا مجھے اپنے ملک و مال کا اختیار ہے اگر میرے طلسم کی جانب کوئی صاحب رُخ کرینگے تو بہت پچھتا ئینگے بہت سے فقرات اس طرح کے کوکب نے لکھکر ایک ساحر کو نامہ دیا کہ یہ ہاتھ میں صاحبقران کے دینا صاحبقران نہایت عادل و منصف ہیں جواب با صواب دینگے اگر ارادہ لشکر کشی کریں میں سب طرح حاضر ہوں مجھے افراسیاب نہ جانیں ایک دن میں تہ و بالا کردونگا عمرو کی کیا لیاقت ہے طلسم ہوشربا میں ہم نے بات بنائی میرے ملک کی جانب جو صاحب آنے کا قصد کرینگے سرکاٹ کے خدمت میں روانہ کردونگا مقام افسوس ہے ہمارے ساتھ آپ لوگوں نے کوئی احسان نہ کیا میں ہمیشہ سے کہتا تھا مجھے ہوس طلسم ہوشربا نہیں ہے میرا طلسم نور افشان کیا کم تھا اب بھی ہفت اقلیم میں میری سلطنت کا جواب دینے والا نہیں ہے اگر لشکر کشی کرونگا تو زمین تھرا ے صدائے نعرہ مابدولت سے رستم کا کلیجہ پھٹ جائے سامنے میرے زال پیرزال سام کو سرسام نریمان حیران و پریشان سہراب بیقرار و بیتاب بلکہ نیرنگ سحر دکھاؤں طبقات زمین کو آسمان پر پہونچاؤں اگر علم ستارہ شناسی پڑاؤں دوازدہ بروج ہفت کواکب کا حال بتاؤں پس مجھسے مقابلہ کا قصد نہ کیجیے گا ایسے ایسے مہملات فقرات بہت طولانی نامہ لکھا ایک ساحر کو دیا وہ ساحر نامہ لیکر لشکر صاحبقران میں آیا ذکر دربار تحریر کرنا واجب لازم ہے شہزادہ ایرج نوجوان کے کلیجے پر چھُریاں پھر رہی ہیں جس وقت سے کوکب روشن ضمیر دربار سے نکلگیا ایرج و قاسم بل کر رہے ہیں ایرج نوجوان نے اپنے سرداروں سے پلٹ کے کہا دادا جان کے خیال سے ہم کچھ نہ کہہ سکے ورنہ اس مغرور کو جانے نہ دیتے نہیں معلوم ملکۂ عالم کے ساتھ کسطرح پیش آیا قاسم مُنھ پھیر کر فرما رہے ہیں اگر حقیقت میں کوکب نے شادی کرنے میں عذر کیا طلسم نور افشان کو درہم و برہم کردینگے شہزادہ جہانگیر نے جواب دیا ای نورنظر نہ گھبراؤ میں وہی جہانگیر ہوں کہ افراسیاب کی مدد کو گیا تھا گل حیات کوکب و لوح طلسم نور افشان حاصل کیا کوکب بھاگتا پھرتا تھا ذرا بھی سرکشی کریگا پھر جاکر لوح طلسمی سے لونگا قبلہ و کعبہ کے خیال سے لوح طلسمی واپس دی اب بدون فتح

واپس ہونگا ایرج نوجوان بھی جھوم رہا ہی قبضہ شمشیر چوم رہا ہی کہ مردے نے بڑھ کر عرض کی نامہ دار
فرستادہ کوکب در دولت پر حاضر ہی خواجہ عمرو بھی اپنے مقام پر خاموش بیٹھے ہین بڑا تردد ہی کہ دیکھیے کیا ہوتا
ہے صاحبقران نے نامہ دار کو طلب کیا اُسنے آگر نامہ دست حق پرست مین صاحبقران زمان کو دیا
سیف ذوالیدین کو حکم ہوا انھون نے باواز بلند نامے کو پڑھا صاحبقران نے سن سنکر
سر ہلایا ارشاد فرمایا صاحبو یہ بڑے غضب کی بات ہی وہ اپنی بیٹی کی شادی نہین کرتا جبر بھی اُسنے
اپنے اوپر اختیار کیا اپنے کلیجے پر چھری پھیری اپنی بیٹی کو قتل کیا خواہ قید رکھا ہو کسیکو کیا دخل ہی ہمارے
لشکر سے جو کوئی صاحب طرف کوکب کے جانیکا قصد کرینگے ہمین بہت شاق ہوگا ہم کسی طرح کوکب سے
مقابلہ کرنے پر راضی نہین ہین حقیقت مین وہ ہمارا محسن ہی اسد پر احسان کیا وہ بار احسان سب صاحبو پر
پہونچا حقیقت مین وہ اگر شریک نہوتا فتاحی طلسم ہوشربا دشوار تھی مین نے اخبار مین مفصل دیکھا
کہ خواجہ عمرو بلا وجہ اسکے ملک مین گئے اُسنے اُنکے ناز اُٹھائے وزیرون و شاہونکو برائے استقبال
بھیجا باغ مروارید مین بڑے دھوم سے دعوت کی بڑے بڑے ایلچی افراسیاب نے بھیجے مراد یہ
تھی کہ عمرو کو ہمین حوالے کردو اُسنے سبکو جواب صاف دیے کہ وہ میرا مہمان عزیز ہی ایسا مہمل سوال
کرنے والا بدتمیز ہے غرضکہ ہر طرح جواب ہاے سخت دیے مددین ہمراہ کین اپنے سردار افراسیاب
سے لڑوائے اکثر لڑائیان فوج اُسکے قتل بھی ہوئے ہمراہی سے منہ نہین موڑا یہ کہکے طرف خواجہ کے
متوجہ ہوئے کہا کیون خواجہ سنے مضمون نامہ کوکب کا عمرو نے سر جھکا لیا کہا اے شہریار کیا عرض کرون
ہر گھڑی آسمان نیرنگ کجباز شعبدہ ساز نئے رنگ سے سنگ تفرقہ پھینکتا ہی مین بھی کسیطرح نہین
چاہتا کہ کوکب سے فساد ہو مگر دو چار الفاظ اُسنے ایسے لکھے ہین کہ جنکی وجہ سے دل چاہتا ہی
کہ اُسکی تنبیہ و تدبیر بوجہ احسن ہوجاے جیسا کہ حضور موفور السرور نے اول مین ارشاد فرمایا بجا
بر حق ہی وہ میر الطالب یہ حقیر اُسکا عاشق ہے اس عزاز و اکرام سے اُسنے مجکو طلسم نور افشان
مین بلایا جو ناز کیا بسر و چشم اُٹھایا مین بھی ہر مقدمے مین جان اپنی ٹالتا رہا جب عشاق شہر رنگ
نے ملکہ بران شمشیر زن کو کشتہ سحر کیا اول حضور کو معلوم ہوگا کہ برائے معمار قدرت اسی پیر دی
مین گھس پڑا دریا کو ملک جہاندار شاہ کے مارا اُسکی نانی نے مجکو پکڑ لیا مین قید ہو کر برسر کوہ
عقیق گلزار سلیمانی سامنے لقا کے پہونچا خدا نے رہا کرایا پھر ہوشربا مین آکر لیعد کروز

یشکل ملکہ حیرت برسر گنبد سحر عشاق کو جا کر دھوکا دیا بعنایت پروردگار اُس لیے گر گیا رانی یہ کو مارا شہنشاہ کوکب کا ہمیشہ یہ قول تھا کہ خواجہ جو تم نے کام کیا عہد بشر سے نہو سکتا آج ایسا مغرور ہوا کہ مذہب پر بھی طعن کرتا ہے صاف صاف لکھا ہے کہ مذہب لات و منات ناپسند تھا اب خلاف

تہذیب ہونے سے مذہب اہل اسلام بھی ناپسند ہوا جب صاحبان مذہب اچھے نہیں ہیں تو مذہب بھی خلاف ہوا صاحبقران نے فرمایا یہ بھی غصہ بیکار ہے مثل مشہور ہے موسے بدین خود و عیسیٰ بدین خود ہدایت کرنا ہمارا کام ہے سخن ناشنوا کا بد انجام ہے ہم کسی مقدمے میں کوکب کے دخل نہیں گنجوب اسپر ظاہر ہوا کہ وہ مرد سپاہی ہے صاحب غیرت ہے ایسے کا ماہت فرما کر صاحبقران نے حکم دیا کہ دریافت کرو زمرد شاہ باختری کہاں گیا ہمیں اُسکی تلاش ہے جو اُسکو دامن پناہ دیگا ہم وہاں ضرور جائینگے عمرو نے عرض کی ہرکارے گئے ہوئے ہیں جہاں لقا کا نشان پائینگے مفصل خبر لیکر آئینگے ہمیشہ سے یہی دستور رہا ہے کہ شاگرد میرے نامیان و تو میان وغیرہ لشکر لقا کے ہمراہ رہتے ہیں جب لقا بھاگ کر جاتا ہے جو شاہ و شہریار یا پہلوان نامدار یا ساحر غدار اُس بھگوڑے کو دامن پناہ دیتا ہے یہ لوگ خبریں مفصل دریافت کر کے حاضر خدمت ہوتے ہیں مگر ایکی مرتبہ نیا معاملہ ہوا کہ پنجہ ہائے سحر اُس بے مہر کو اُٹھا کر لے گئے وہ جو ابیسان تیز رو بہ جستجو ہے تمام خبریں مفصل دریافت کر کے آئینگے جسنے دامن پناہ دیا ہوگا اُسکا نام و نشان بھی دریافت کر کے لائینگے لیکن احتیاطاً اور بھی تدبیر کیجاتی ہے یہ کہکر عمرو نے اُسی وقت ہرکاروں کو حکم دیا جلد دریافت کرو کہ لقا کس ملک میں گیا۔ اور کسنے دامن پناہ دیا ہرکارے چلے ایرج نوجوان کو بسبب غصے کے نہیں سوجھتا سرداروں سے کہہ رہا ہے کہ دادا جان نے کیا خوب فرمایا ہماری معشوق کو اُسنے قتل کیا یا قید کر لیا ہم دخل نہیں دینگے قیامتیں برپا کرینگے مجھے بھی فرماتے ہیں کہ زور صاحبقرانی دکھاتے ہیں دادا جان بلا وجہ آپے باہر ہوئے جاتے ہیں ابھی ہاتھ مردوں کے تلوار چھین لوں بزرگی خوردی رکھی رہ جائے مگر جہنم سے ڈرتے ہیں میرے مقابلہ کا مزا اب تک زبان پر ہوگا نشان ضرب دست گرز ابتک موجود ہے اشقر کے دو دانت ٹوٹے خون کے دریا بہے پھر آخر میں یہی خیال آیا کہ صاحبقران صاحب اسم اعظم محتشم و محتشم ہیں اپنے کو زیر کرا دیا ابھی جواب صاف دوں تو کیفیت معلوم ہو پھر شکر خدا کہ خیال تہذیب ہے عمرو ایسا ادیب ہے دل پر ہجوم غم و ملال جہنم کا خیال دل بھر آتا ہے گلہ منہ کو آتا ہے رنج

جو یہ چُپکے سے کہا ملک نے ہاتھ باندھے کہا ای شہریار برائے خدا خاموش رہیے سر دربار کچھ نہ کہیے جو آپکے ذہن مین ہی بسم اللہ وہ کیجیے گا اسوقت کچھ نہ فرمائیے ایرج بیٹھا ہوا پیچ کر رہا ہے جنبش ابرو خیال معشوق خونخوار آنکھون مین آنسو کبھی درد پہلو ملک کے سمجھانے سے خاموش دل مین محبت ہران کا جوش اب دربار مین جی نہین لگتا دل چاہتا ہے اسیوقت فساد برپا کرون لڑتا بھڑتا تا بہ طلسم نور افشان جاؤن کوکب صاحب بیداد کو سزا دون یا اپنا گلا کاٹ کر مر جاؤن دن بھر ایرج نے بہ مشکل بسر کی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے غصّے مین خاصہ بھی نوش نہ کیا حقیقت مین جوان آتشخو شعلہ مزاج شام کو اپنی بارگاہ مین آکر بیٹھا سب سردار جمع ہین شاپور قیزل نے دست بستہ عرض کی مین حضور کو بہت پریشان پاتا ہون آئینۂ رخسار پر گرد ملال ہے آخر حضور کو کیا خیال ہے ایرج کی آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوے فرمایا ای شاپور مصرع دلے بر باد گرفتاری ما پندرہ سال اس خیال مین بسر کیے کہ طلسم ہوشربا فتح ہو پردہ دوئی درمیان سے اُٹھے اب فلک نے یہ سامان دکھلایا کہ وہ ظالم جلاد صاحب بیداد کہتا ہے کہ اُس ماہ اوج آسمان حسن و جمال کو قتل کیا ہم اُسے زندہ نہ چھوڑین گے اسی وقت سامان لشکر کشی ہو جسکو داد اجان کا خوف ہے وہ ہمارے ساتھ نہ چلے اپنا تو یہ حال ہے اشعار

در دلِ ویرانِ خود را چارہ سازی میکنم	چیدہ‌ام محنت و سیار باغ و گلشنم	در وفا چون شمع ماہم جانگدازی میکنم
در حریم کعبہ باشد تا نماز من درست	جامۂ خود را بخونِ دل نمازی میکنم	با وجودِ بے پری ہا شاہبازی میکنم
مثلِ طفلان بر سرِ رہ خاکبازی میکنم	سوختم داغِ فراقم میفروشم نقدِ جان	میکنم ویران بدستِ خود بنائے عمرِ خود
		مختفیا وقتِ سفر شد کارسازی میکنم

ایرج مے سے بیقرار ہو کر جو یہ اشعار پڑھے تمام سرداران نامی تلوارین ٹیک کر اُٹھے عرض کی حضور ہمین صاحبقران سے کیا کام ہی ہم تو حضور کے خدمتگذار ہین جس مقام پر حکم ہو سر کاٹ کر سامنے پیش کرین ایرج نے سر جھکا لیا شاپور بھی قنطورہ ہائے زربفتی سے آراستہ ہو کر سامنے آیا عرض کی بسم اللہ حضور سوار ہون ایرج اُس شب نیرہ و تار مین مع بارہ ہزار سوار چار سو سردار بصد جاہ و تجمل تلاش محبوب مین چل نکلے ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا جہاندار شاہ کا بیٹا کہ حاکم بیابان گلہ نیما ای اسنے جو خبر پائی کہ صاحبقران زمان میرے ملک سے قریب آکر فروکش ہوئے ہین اسی وقت کشتیان نذر کی لیکر حاضر خدمت فیضدرجت ہوا صاحبقران نے مشتاق جادو کی بڑی خاطر کی یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین رہے

کہ اب اسد نامدار نے لوح طلسمی خزانے میں داخل کردی لاچین و بلقیس کو برائے انتظام ہوشربا
میں چھوڑا اگرچہ سب سردار بقدمہ کوکب گوش بر آواز ہیں کہ دیکھیں انجام کا کیا ہو فساد عظیم کوکب سے
ہوگا اب سب سے زیادہ بہار کو انتشار ہے مہرخ وغیرہ بھی امیر کے ساتھ ہیں مشتاق فرزند جہاندار
صاحبقران کو بیابان گلریز میں لایا بڑی دھوم سے دعوت کی صاحبقران نے لقا کا حال
پوچھا بڑے بڑے بزرگ واقفکاران اقلیم جو حاضر تھے اُنھوں نے عرض کی ای شہریار ایک بیابان موسوم بہ
خورشید روشن تن کہ اُسکے عجائب و غرائب کے اس اقلیم میں شہرے ہیں یہاں سے تا بہ خورشید نگار
بعد عظیم ہے اہالیان دربند اُسکی جانب سے راہ میں حکومت کرتے ہیں اجتک کوئی اُس اقلیم میں
نہیں گیا اُسطرف کا قصد حضور نکریں دربند اول مرجانیہ ہے انکا مرجان حاکم ہے پہلے وہی وکیگا فتح و شکست خدا
جانے امیر نے فرمایا اے فرزند جہان لقا جائیگا میں اپنے کو پہونچاؤنگا عہد کرچکا ہوں مشتاق نے عرض کی
کہ اے شہریار قصور ہمارے معقول جو ہمارے شہر میں تعمیر ہیں انکو ملاحظہ فرمایئے صاحبقران بخاطر
اس جوان کے سیر دسکار میں مصروف ہیں کہ ذکر انکا وقت پر تحریر ہوگا مگر کوکب بقہر و غضب آکے
داخل قصر جمشیدی ہوا دربار میں بیٹھکر یہ کلمہ کہا کہ ہمارے سردار سپاہی عزیز دار سب آگاہ ہوجائیں کہ جسکی میل
مسلمانوں سے ثابت ہوگا گھر بار اُسکا ضبط کیا جائیگا اس غصے میں یہ کلمات کوکب نے کہے کہ مجلس و احمر
وغیرہ بھاگ کر جا بجا چھپیں ہر عت کوکب ہر ایک کو ناگوار ہے ایک مقدمہ دریچۂ خاطر ناظرین ہے کہ
جب کوکب لشکر اسلام سے چلا آیا قصر جمشیدی میں آکر ہرکارے روانہ کیے طائران سحر کو حکم دیا کہ دربار
میں صاحبقران کے جو خبر ہو لفظاً لفظاً بیان کرو کوئی امر مجھ سے پوشیدہ نرہے اول طائر سحر نے آکر
کہا ای شہنشاہ صاحبقران نے تو انصاف فرمایا تمھارے آتے ہی امیر نے حکم دیدیا کہ جو کوئی قصد طلسم
نور افشان کریگا قتل ہوجائیگا میں دخل ندونگا انتہا کی لڑائی پڑیگی جب کوکب نے یہ خبر سنی صاحبقران
کی بڑی تعریف کی دوبارہ ہرکاروں نے آکر خبر دی کہ سرداران دست چپ بہت بگڑے ہوے ہیں
فساد برپا کرینگے کوکب نے کہا میں اُنکی حقیقت نہیں سمجھتا یہ ذکر تھا کہ پھر ہرکارے حاضر ہوے عرض کی
کہ ای شہنشاہ ایرج نوجوان آپکے طلسم پر بارادۂ جنگ و جدل آتا ہے تا بہ بیابان لالہ زار پہونچ چکا ہے
یہ سُنتے ہی کوکب نے نشے میں شراب کے آواز دی مخمور چہار سر کو بلاؤ سب نے دیکھا ایک جوان ایک سر
انسان کا ایک سر کرگدن ایک سر شیر ایک سر طاؤس اژدر آتش فشان پر سوار تازیانہ مار آتشین کا

ہاتھیون پشت پر چالیس ہزار اژدر سوار ابر گرد سے آکر سامنے کوکب کے پہونچا کوکب نے کہا اے
مخمور بیابان لالہ زار مین نبیرہ صاحبقران آچکا ہے جلد اپنے کو وہان پہونچاؤ اژدرون سے انکے
ساتھ والون کو کھوا لو خبردار کوئی زندہ باقی نرہے یہ سنتے ہی مخمور چہار سر بقصد کوہ فرسمت بیابان
لالہ زار پہونچا مگر وہ حریق آتش اشتیاق و غریق لجۂ فراق اسیر طرۂ گیسو ذبیح خنجر ابرو مبتلای زندان مصیبت
آوارہ دشت مودت مجنون نجد خارستان بیکسی فراق محبوب مین بیقرار قصد ہے کہ طلسم نور افشان
پر جا پڑون بڑی خرابی یہ ہے کہ کوئی مونس و ہمدم ہمراہ نہین رسم و راہ سے یہان کے آگاہ نہین سیدھا
راستہ کون بتائے گریان و نالان رہ نوردی کرتے ہوئے ٹھنڈی سانسین بھرتے ہوئے ایک
صحرائے سبزہ زار مین گذر ہوا بہار صحرا دیکھ کر دل بھر آیا قلب تھرایا یہ اشعار رنج و مصیبت جگر ہو کر پڑھے

نظم

وہ گل ہون جسمین آتی ہی بس بو تیری
کمال مجھکو ہی محبوب آرزو تیری
تلاش یار مین مرگ بھی گئی جلالی

بہانے سے کھونگی آنکھونکو جستجو تیری
وہ خار الجھے ہین دامن مین جسمین خنج تیری
کمال خشک تھا ہی تیغ یار حلق اپنا
بھٹکتی پھرتی ہی اب روح کوبکو تیری

کہین کا دلکو نرکھنے گی آرزو تیری
ستم ہوا جو نکلی بھی وصل مین ہو دلی
دعا یہ کرکے بجا لی ہی آبرو تیری

کلام مین ایرج کے وہ سوز و گداز تھے
جو سامنے آنکھونکے موجود ہی ہر کسی کو یہی افسوس رہتا ہی کہ ہمارا آقا جفا سے فراق سہتا ہو ایسا نہو دشمنون کے
قالب سے روح نکل جائے ای شہریار ضبط فرمایئے ایرج کچھ جواب نہین دیتے قبضۂ تیغۂ دودم سکندری
سے اور یہ تامل ہی قصد ہی کہ یہ پروانہ بیداگر دن قصر مین کوکب کے اپنے کو پہونچاؤن اس قیدی زندان
مصیبت کو کیونکر چھڑاؤن شاپور سمجھاتا ہی کہ اے شہریار نہ گھبرایئے انشاء اللہ گوہر مدعا حاصل ہوگا
یہ ذکر تھا کہ صحرا سے گرد اڑی آگے آگے ایک جوان اژدر سوار پشت پر بھی اسی صورت کی بارہ سو ساحران
غدار قلابہ آتشین چھوڑتے ہوئے اسی جانب آتے ہین نعرہ ہوا ہوشیار باش ای نبیرہ حمزہ غضب کیا
سر جد کوکب روشن ضمیر مین چلا آیا اب یہانسے زندہ بچکر جانا دشوار ہی ایرج نوجوان نے گھوڑا بڑھایا
تمام سرداران نامی نے قبضے پر ہاتھ رکھا مخمور چہار سر سمجھا تھا یہ لوگ ساحر ہونگے اژدران آتش فشان کو
اشارہ کیا کچھ سحر بھی کردیا جو سردار آگے بڑھا اژدھا اسکو نگل گیا تھوڑے ہی عرصے مین سب
سردارون کو اژدھے نگل گئے جب اژدھے پر مخمور چہار سر سوار ہے اس اژدھے کو اسنے
اشارہ کیا جب ایرج کی جانب بڑھا ہو ملکہ بہاران شمشیر زن کی دی ہوئی انگوٹھی ایرج کے

پاس موجود ہی وہ جو جھلی اژدر نے منھ پھیرا مخمور جہار سر نے پھر سحر کیا غم مین اپنے ٹرارون کی
ایرج نوجوان کی آنکھون مین اندھیرا آگیا دم بھر مین سر ارغا ہٹ گئے تلوار کھینچ کر گھوڑے سے کود پڑا
مخمور جہار سر نے سحر سے اژدر بنا کر پھینکا ایرج نے اُس اژدہے کو چیر کر پھینک دیا مخمور جہار سر نے کئی سحر کیے
بسبب انگوٹھی کے تاثیر نہ ہوئی لیکن یہ جادو زبردست ہی ایرج کو بڑھنے نہین دیتا کبھی اژدر بنا کر سامنے
پھینکتا ہی کبھی شیر بنایا کبھی ذفیل بجائی جنگل سے فیل آیا ایرج پر حملے کرنے لگا ایرج نے کسی کی گردن
تُڑوڑی کسی کو چیر کر پھینک دیا جب کئی جانور مارے مخمور جہار سر گھبرایا چاہتا ہی پرواز پیدا کر کے
چلا جاؤن غیرت بھی دامنگیر ہے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر سے وعدہ کر کے آیا ہو کہ مین سب کو گرفتار
کر کے لاؤن گا صرف انگوٹھی ایرج کے پاس ہی کہ جس پر سحر تاثیر نہین کرتا اب مخمور نے قصد کیا کہ مین سحر سے
دریافت کرون کیا سبب ہے جو اس جوان پر سحر تاثیر نہین کرتا بارہ سو جوانون کو اژدہے نگل گئے سب
ابتک محفوظ ہی دس پانچ شیر و کرگدن سحر کے بنا کر ایرج نوجوان کے سامنے پھینک دیئے کہ یہ
جانور اپنے مقابلے مین مصروف رہیں مین کنارے جا کر دریافت کرون ہی اسنے کیا ایرج تو اُن
جانورون سے لڑنے لگا جسپر عکس انگشتر ڈال دیا وہ جل گیا کسی کو چیر کر پھینک دیا کسی پر ہاتھ تلوار کا مارا مخمور جہار سر
گوشے مین آیا جس اژدہے پر سوار تھا اُس سے آنکھ ملا کر آواز دی کیا سبب ہے کہ سحر ہمارا تاثیر نہین کرتا اُسکے
منھ سے یہی نکلا کہ معشوقہ نے تحفہ دیا ہی وہی دستگیری کر رہا ہی جب انگشتر قبضے سے نکل جاے تب
سحر کی تاثیر ہو مخمور جہار سر خاموش ہوا ایرج نوجوان اُن شیر و کرگدن کو مار کر حیران کھڑا تھا کہ اب کیا
کرون وہ جادوگر سامنے سے چلا گیا ہی آکر پھر سحر کریگا جس نخل کے سایے مین کھڑے تھے اُسکی
بیخ سے ایک جادوگرنی مگر نہایت حسین لرزان و ترسان تھراتی ہوئی پیدا ہوئی پکار کر آواز دی ای شہریار
ای نبیرہ صاحبقران عالی وقار یہ پرچہ کاغذ کا حاضر ہے اسکو پڑھکر بہت جلد کام کیجیے مخمور جہار سر
انگوٹھی لینے کو سحر تیار کر رہا ہی بندگان عالی کو بہت ستائیگا ایرج نے پلٹ کر دیکھا وہ نازنین تو پھر غرق
زمین ہو گئی پرچہ کاغذ کا پایا اُسکو اُٹھا کر پڑھا تحریر تھا اے شہریار غلام مدت سے حضور کی قدمبوسی
کا مشتاق تھا اِس کاغذ کے ساتھ ایک مروارید بے بہا بھی حاضر ہے جس وقت مخمور جہار سر
صحرا سے سحر تیار کر کے آئے بندگان عالی کا قصد کرے یہ موتی سر اصلی جانستان کا ہی اُس کی طرف
پھینک ماریے گا قدرت پروردگار ملاحظہ فرمایئےگا ایرج نوجوان نے وہ موتی اور کاغذ قبضے مین کیا پرتو

مطمئن ہو کر کھڑے ہین مخمور چہار سر بھی سے دریافت کر کے چلا کہ اب انگوٹھی چھین لونگا پنجہ ہمارا قابض ہوگا
کچھ اور سحر تیار کرتا ہوا سامنے ایرج کے آکر پہونچا قصد کیا ماش کے دانے اٹھا کر پھینکوں ایرج نوجوان
نے وہی مروارید بے بہا کہ جو غیب سے ممکن ہوا اٹھا کر مخمور چہار سر پر کھینچ مارا مخمور چہار سر نے ایک
چیخ ماری کہ او ظالم یہ فعل تجکو کسنے تعلیم کیا فوراً شعلہ بھڑک کر گرا سر بھی پھٹ گیا لاشہ جلنے لگا اسی کے جسم سے
شعلہ ہاے آتش نکلے جلہ اژدر سوار جلکر خاک ہوے آواز آئی کشتی مرا نام من مخمور چہار سر بود
سب اژدر سوار جل گئے ہمراہیان ایرج کو ہوش آیا شاپور شیر دل بھی بیہوش پڑا تھا پوچھا اے
شہریار کیونکر جانبری ہوئی ایرج نے کہا اے شاپور کچھ عقل کام نہین کرتی معین و مددگار حقیقی نے
فضل اپنا شریک حال کیا جس نخل کے نیچے ایرج کھڑے تھے جب اژدر سوار جلے اور مخمور چہار سر کا
سر پھٹا نخل گرا ایک مختصر سا قصر ظاہر ہوا وہی نازنین جسنے مروارید کا غذ ایرج کو دیا تھا دیکھا
دروازہ پر اُس قصر کے کھڑی رو رہی ہے ایرج نوجوان نے فرمایا کیون اے نازنین باعث گریہ کیا ہے
وہ نازنین دوڑ کر قدمون سے لپٹ گئی عرض کی اس لونڈی کو مروارید جادو کہتے ہین باپ میرا اخفر جادو
کا بیٹا اس مکان مین قید ہے کوکب نے آنکھون مین اُس بزرگ کے نیل کی سلائیان بھروا دین اس مخمور
چہار سر کی نگہبانی مین قید ہے اس قفل کو توڑ کر حضور اپنے غلام کو رہا کرین جگر مخمور کی دھونی
دیجاے تو غلام آپکا بینا ہو ایرج نے قفل توڑا دروازہ کھولا دیکھا حقیقت مین ایک مرد بزرگ
بحال ابتر نابینا سر جھکاے مسلسل و مطوق بیٹھا ہے جیسے ہی دروازہ کھلا آواز دی کیا آقاے نامدار ایرج
نوجوان آپہونچے اُٹھ کر قدمون سے لپٹ گیا ایرج نے شاپور کو حکم دیا جگر مخمور لاکر جلایا اُسکی دھونی
اخفر کی آنکھین روشن ہوئین عرض کی اے شہریار سابق مین لوح میرے پاس تھی کوکب
کو بدگمانی ہوئی بلا وجہ میری آنکھون مین سلائیان بھروا دین اب مین حضور کو مقام لوح تک
لیچلونگا بینا ہوتے ہی ملک اخفر نے اپنی دختر مروارید سے کہا اے نور نظر جلد فوج ساحرون کی آراستہ کرو
بہ تعجیل تمام شاہزادے کو لے نکلو جسوقت کوکب کو دریافت ہوگا اسکا انتقام ضرور کریگا خدا اپنا
فضل شریک حال کرے دریاے ابلق سے حضور اُتر جائین تو پھر غلام رہبری کرکے مقامات
معقول پر پہونچاے مروارید جادو فوج ساحران لینے گئی ملک اخفر نے اُسی قصر مین ایرج
نوجوان کو فرو کش کیا گرد سرداران نامدار آکر بیٹھے شب بھر سامان دعوت مہیا رہا بوقت سحر

مروارید جادو مع ساٹھہزار فوج ساحران آکر پہونچی سبکو لاکر قدمبوس گردادیا ایرج نے دیکھا سب
طرح کا سامان سفر تیار ہی بارگاہین خیمے مع ملازمان کارگذار کے حاضر ہین دوسرے دن ایرج
نوجوان نے بہدایت ملک اخضر و مروارید جادو طرف دریاے ابلق کے کوچ کیا قطع منازل
وطے مراحل کرتے ہوے جاتے ہین مگر حال ایرج نوجوان کا بہت بے لطف ہی راتین تڑپ تڑپ کے
گذرتی ہین دن پہاڑ ہوجاتا ہی شاپور و مروارید و اخضر ہر وقت خدمت مین حاضر رہین اخضر
سمجھاتا ہی کہ ای شہریار کوکب نے جھوٹھ کہا ملکہ کو قتل نہین کرسکتا کہین قید کیا ہے انشاءاللہ
نشان مل جایگا غلام حضور کو تابہ قصر جمشیدی پہونچادیگا ہر منزل پر اخضر سمجھاتا ہوا ساتھ
ایرج نوجوان کے بخیر خواہی حاضر ہی پانچ منزلین طے کی تھین کہ سامنے سے ایک دریاے
تہار سواج نظر آیا کہ جسمین ہزارہا نہنگ و گھڑیال شناوری کر رہے ہین موجہ بلند کنارہ معلوم
نہین ہوتا ہی جیسے ہی ایرج قریب پہونچے موجہ دریاے تہار بلند ہوا لشکر پر آکے گرا لشکر ایرج
تباہ ہونے لگا مچھلیان دریاے تہار سے پیدا ہوئین صدہا کو نگل گیئین صدہا کو جلا دیا ہنگامہ
برپا ہی کہ اخضر جادو جھپٹ کر قریب ایرج نوجوان آیا عرض کی حضور آپ اپنے زمانے کے
صاحبقران ہین یہ پرچہ کاغذ کا ملاحظہ فرمایئے شاید کوئی صورت فتاحی ظاہر ہو یہ کہکر خاموش
ہوے کاغذ شاہزادے کے ہاتھ مین دیا ایرج نے ملاحظہ کیا اسمین مرقوم ہی کہ ای شیر بیشہ
صاحبقرانی ای گوہر آبدار بحر جرأت لاثانی اپنے کو بہت جلد بالاے کوہ پہونچایئے ماہیان کلان
دریا سے ظاہر ہوکر لشکر کو تباہ کرینگی خیال کرکے ملاحظہ فرمایئے ایک ساحرہ ماہی اسکا نام ہی نگہبان
دریاے ابلق وہی ایک مچھلی پر سوار ہوکر سحر کریگی اسپر اگر تیر مارا ماہیان سحر کو قتل کیا اگر تیر نے
خطا کی تیر پلٹ کر سینے پر پڑیگا کوئی صورت رہائی نہین ہی ایرج نے اخضر سے تمام کیفیت بیان کی
اخضر نے پلٹ کر مروارید جادو سے کہا ای نور نظر اپنے کو بالاے آسمان پہونچا و ستارہ بنکر چمکو مین سحر
کرتا ہون شاہزادہ بھی قدر انداز بے بدل ہی کیا عجب ہی کہ ہم تم سب ملکر ماہی سحر کی ماہیت کو پہونچین
ایرج نوجوان فوراً پشت مرکب سے کود کر بر سر کوہ تشریف لائے اخضر نے بھی ماش کے دانے
پڑھ پڑھ کے دریاے ابلق مین پھینکے مروارید جادو بصد جوش و خروش چمک کر وسط آسمان پر آئی
وہان سے سحر کرنے لگی ایرج نے جو کاغذ مین اسم لکھا ہوا تھا پڑھ پڑھکر دستک دی یا تو دریا سے

ساحر ظاہر ہوتے تھے کہ یکایک وسط مین سر دریا شق ہوا دیکھا ایک ساحرہ بشکل مہیب ایک ماہی
سیاہ پر سوار بال سر کے کھلے ہوے پانی مین اسطرح لہراتے ہین گویا چشمے مین ماران سیاہ شناوری
کررہے ہین جیسے ہی اُس ساحرہ کو ایرج نوجوان نے دیکھا مشتاق تو ایسے امر کے ہوے کہ بتعجیل اسکو
قتل کردن مگر ماہی سحر برق جہندہ ہی کبھی غوطہ مار کر غرق ہوئی کبھی پردے مین موجہ دریا کے ظاہر
ہوئی ہر مرتبہ ایرج قصد کرتے ہین کہ یہ ظاہر ہو تو مین تیر ماردن ماہی سحر نے لشکر ایرج مین تلاطم
ڈال دیا جسکے مُنہ سے حباب چھوڑ دیا وہ حباب لب دریا تھا کسی پر کر وک کر گری اُس کے دو
ٹکڑے ہوے ساتھ اُس کے چند مچھلیان اس طرح پر ساتھ مین شکل ماہیان بے آب تڑپ رہی ہین
کہ جن پر قبضہ ہونا دشوار ایرج نے بیقرار ہو کر دعای اخضر و مروارید نے بھی سحر کیا ملک اخضر نے
جسم کا اپنے خون کاٹ کاٹ کر پھینکا تھا ہی سیاہ رنگ دریا مین قایم ہوئی ایرج نے بخوبی
دیکھا مروارید نے بھی آسمان سے آواز دی ای شہریار اتنی مہلت کو غنیمت جانئیے ابھی جو غایب
ہو گی تو ظاہر ہونا دشوار ہو گا ایرج نے دیکھا حقیقت مین ماہیان سحر ماہی سیاہ پر سوار دریا مین
شناوری کر رہی ہی بہ تعجیل تمام کمان کیانی دوش سے اُتاری تین بھال کا تیر بجر کمان مین پیوست
کیا سینہ پر کینہ اُس ملعونہ کا تاکا پرچے مین اسم بھی لکھا تھا وہ بھی پڑھا برکت سے اسم کے تیر جا کر
سینہ پر کینہ پر ماہی سحر کے پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا اخضر نے بھی آسمان سی خوب سحر کئے آگ برسنے
لگی دریا مین تلاطم ہوا نہنگان خون آشام کے ہوش گم کنارے کنارے کنوئین پیدا ہوے دریا غایب
ہونے لگا بعد عرصہ دراز ایرج نوجوان نے دیکھا دریا غائب ہوا اخضر سحر کرتا ہوا قریب شاہزادے کے
آیا آکر مبارکباد دی کہا ای شہریار خدا نے فضل اپنا شریک کیا ماہیان سحر قتل ہوئی اب حضور
جلد نکل چلین کوکب کو خبر ہوتے ہی غضب ہو جائیگا خود بھی ساحر زبردست ہی وہین سے بیٹھے بیٹھے
انتظام کر سکتا ہو لوح حضور کو دستیاب ہو تب قلب ناصبور کو تسکین حاصل ہو ملکہ مروارید جادو
بھی طاؤس زرین بال پر سوار طاؤس اُڑاتی ہوئی قریب آئی آکر قدمونکو بوسہ دیا کہا بیشک
آپ صاحب اقبال ہین بارہ ہزار سوار کا لشکر ایرج کا ساتھ ہزار ہمراہیان اخضر و مروارید
ان سبکو یہ کیفیت تمام آراستہ کیا علم ہاے زرنگاری کے پھریرے کھلے نوبت نقارے بجاتے ہوے
چلے دس کوس کا راستہ طے کیا تھا دیکھا ایک کوہ فلک شکوہ قریب اُس پہاڑ کے صدہا فیلان مست

جھوم رہے ہین جیسے ہی لشکر ایرج ظاہر ہوا وہ فیل سونڈین اُٹھا کہ لشکر ایرج پر آگرے دصد ہا کو روند ڈالا
ہر کس و ناکس کو پامال کیا ایرج نوجوان گھبرایا تلوار کھینچکر لشکر فیلان مست پر جا پڑا جسکے ہاتھ مارا
اُس کے دو ٹکڑے کیے اسطرح شاہزادہ لڑتا بھڑتا اُن فیلان جنگی سے جاتا ہوا ہا لیان لشکر ہزارون
پامال ہوے ایرج نے صف فیلان مین تہلکہ ڈال دیا اخضر و مروارید تڑپ تڑپ کر سحر
کر رہے ہین برقین گرتی ہین جسپر برق گری ہاتھی کے دو ٹکڑے کیے جسوقت لاشہ فیل زمین پر
گرا ایک کے دو بن جاتے ہین لشکر ایرج کو اور زیادہ پامال کرنے مین مصروف ہین ایرج نوجوان
نے بیقرار ہو کر دعا کی مروارید بھی رونے لگی کہتی ہے اے شہریار پروردگار آپ کو
مظفر و منصور کرے اب اگر کوکب ہمکو پائیگا یقین ہے قتل کریگا بلا وجہ دشمن ہوا تھا ابتو باعث
شراکت بھی ظاہر ہوا پروردگار جلد مدد کرے یہ بھی سب لوگ دیکھ رہے ہین کہ بیچ مین اُن
فیلان جنگی کے ایک فیل کلان مُنھ سے شعلہ ہاے آتش چھوڑتا ہوا آتا ہے اسپر کسیکا سحر تاثیر
نہین کرتا اخضر نے بھی خوب گولے اُسپر مارے مروارید نے بھی برقین چمکائین شعبدہ
بازیان سحر کی دکھائین کسی سحر نے جاکر اُسپر تاثیر نہ کی لشکر ایرج مین صدا ے فریاد و الامان بلند
ہوئی ایرج نے بھی بیتاب ہو کر ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے پکار اُٹھا اے خالق
بے نیاز اے مالک کارساز دشمنون کے ہاتھ سے بچالے نہین معلوم اُس دست و پا شکستہ پر
کیا گذری ہوگی کیونکر وہان تک پہونچون قید خانے مین کیسی گھبراتی ہوگی مقامات سحر و سا حری
و کوچہ سحر سے نابلد ہین تو مدد کرے تو سب آسان ہے تیری ذات پر تکیہ کر کے نکل آیا ہون نظم

ناامید و یاس را بہ چیدہ با ہم دیدہ ایم — صبح شادی را طلوع از شام ماتم دیدہ ایم
نیست دل آزردہ گر شد طالع ما ششدری — نفس ہر دو طاس را در چہرہ ہم دیدہ ایم
سبزہ ما کے شود سیراب کے گردد بلند — تاکہ در باغ ہوس از اشک شبنم دیدہ ایم
وا بروے خندہ مثل غنچہ و گل بستہ ایم — اشک حسرت تا روان بر روی آدم دیدہ ایم
دست و پا بیہودہ ای دل بہر آسایش مزن — کین مطالب را برون از دور عالم دیدہ ایم
کے در آید در نظر مخفی لباس عافیت — تاکہ نقش بوریا را مسند جم دیدہ ایم

کبھی شاہزادہ پکارتا ہے اے رحیم اے کریم بندگان خدا کو آفت سحر سے بچا لے۔ قطعہ

تو آن رفیع مکانے کہ ساکنان فلک	بر آستان تو دارند میل دربانی
چہ احتیاج بہ پیش تو حال دل گفتن	کہ حال خستہ دلان را تو خوب می دانی

بلک کر جو ایرج نوجوان نے دعا کی مروارید و اخضر بھی تڑپے ساتھ والون کو رنج سے یاس ہوئی دل کو اپنی امید کرنے والے سے رجوع کیا یقین کامل ہوا ان جانوران صحرائی پر فتح پانا دشوار ہے ظاہر مین صدہا قتل ہوئے لاشہ کسی کا زمین پر نہ پایا اس شعبدے کو بھی دیکھ کر سب گھبرائے کہ صدہا ہاتھی قتل کیے ایک کا بھی لاشہ نہین معلوم ہوتا اس عجائب و غرائب کو بھی دیکھا اخضر روتا ہوا قریب آیا غرض کی اے شہریار ان فیلان صحرائی کا افسر کوہان فیل سر جادو ہے آج تک اُنھون نے کبھی کسی سے شکست نہین کھائی حضور نے اس طرف کی کس سے ہدایت پائی ایرج نے آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا مین ہجران دیدہ آفت کشیدہ آوارہ دشت ادبار مصیبت و محبت مین گرفتار یاد معشوق گلعذار مین ادھر نکل آیا ہون بہر حضرت عشق جنکو آٹھ پہر یہی فکر ہے کسیکو جلا دین کسیکو دام مصیبت مین پھنسا دین کسی نوجوان پر جفا پڑے کوئی دشت نجد مین سر ٹپک ٹپک کے مرے کوئی سختی اُٹھا کر کوہکنی کرے کوئی جان شیرین دے اس کوچہ مین عیش و آرام ناممکن بموجب مضمون نظم

قدرت خدا کی درد بنے غمگسار دل	لو چھین نہ دل کو صبر و شکیب و قرار دل
ہر غمزہ اس حسین کا ہے امیدوار دل	اک دل ہمارے پاس ہے سو خواستگار دل
گردون نے میری خاک سے بھی یہ کیا سلوک	ہے رکھا بنا کے باد صبا کا غبار دل
پہونچا وہ کوئے یار مین تو رہ گیا یہین	قاصد ہزار جان گرامی نثار دل
کہتا ہون تنگ آ گئے یہ پروردگار سے	دل کیون دیا اگر نہ رہا اختیار دل
بے یار ہے یہ شکل احبا تو اک طرف	دل مجھکو ناگوار ہے مین ناگوار دل
بیتو درست صبح شب ہجر بھی نہین	اللہ رے انتشار حواس اضطرار دل
نخچیر ہے وہی کہ جو کھائے نگہ کا تیر	صیاد ہے وہی کہ جو کھیلے شکار دل
کب آئے دیکھیے دل وارفتہ ہوش مین	مدت سے ہے جلا کی امین انتظار دل

اس طرح یہ اشعار ایرج نوجوان نے پڑھے کہ اخضر و مروارید بیتاب ہو کر رونے لگے کہا

حضور آپ کے سوز و گداز نے دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ایرج نے کہا اے برادر بارہ برس انتظار کیا
جب وقت وصل آیا تب فلک نے یہ سنگ تفرقہ پھینکا کہ اس جلاد نے کسی مقام پر قید کر دیا
خضر و مروارید جانبازی کر کے بڑھے کہ ہم کوہان فیل سر پہ سحر کرین ان دونون نے
گولے نکالے ماش کے دانون پر اسم پڑھنے لگے جیسے ہی اس سحر کو پھینکا ماش کے دانے
الٹے پلٹے لشکر دالون پر گرے کسی کا سر پھٹ گیا کوئی مثل ہیزم خشک جلنے لگا کسی کے جسم
سے دھوان نکلنے لگا کوئی دیوانہ دار سر ٹپکتا تھا خضر و مروارید اپنے سحر سے آپ بیگانے
ہوے مروارید نے پکار کر آواز دی اے شہریار لونڈی تو بیکار ہوئی ایرج طرف مروارید کے
پلٹے دیکھا حقیقت مین مروارید کی زبان بند دل در دمند جھولی جل گئی زمین مین تڑپتی تڑپتی
رہی ہے دوسری جانب سے آواز آئی غلام بھی نثار ہوا دیکھا خضر زخمی ہو کر زمین پر گرا ساتھ
والے بھی بیتاب ہو کر گرے اب اکیلے ایرج نوجوان باقی رہ ہے ہے سبب انگوٹھی کے
انکے پاس سحر کوہان فیل سر کا نہین آتا تیغہ دودم سکندری ایرج نوجوان کھینچے ہوے زیر نخل
ٹہلتا ہوا کھڑا ہے جو ساحر قریب آیا اسکو ہاتھ مارا اس کے دو ٹکڑے ہوے کسیکو قبضہ مار دیا اب
کوہان فیل سر بھی غل مچا رہا ہے ارے یارو اس جوان کے پاس کوئی تحفہ ہے ساحر بھی یہی جواب
دیتے ہین ای شہریار ہمنے کئی طور سے سحر کیا ہمارا سحر انکے پاس تک نہین جاتا کوہان فیل سر نے
ہنسکر کہا صاحبو نہ گھبراؤ مین ابھی دریافت کر دونگا صدہا برس سے یہ صحرا ہمارے قبضے مین ہے
کسی ساحر و غیر ساحر کی مجال نہوئی کہ اس صحراے پر آشوب مین قدم رکھے یہ جوان آفت کا مارا
اجل نے اسکا دامن پکڑ کر یہانتک لا کر پہونچایا اب مین اسکو قتل کرتا ہون اتنا دریافت کر لون کہ
کیا چیز اس کے پاس ہے کہ جسکی وجہ سے سحر تاثیر نہین کرتا یہ کہکر کوہان فیلسر نے ایک دستک دی کہ
اے طائر سحر سامری جلد بتلا کہ اس جوان کے پاس کیا تحفہ ہے یہ صدا دیتے ہی ایک طائر آسمان پر
پیدا ہوا اس نے آواز دی ای کوہان فیل سر خزانہ طلسم نوزافشانی سے انگشتری سامری
بران شمشیر زن نے لیکر اس جوان کو دیدی اسیوجہ سے آپکا سحر تاثیر نہین کرتا یہ سنتے ہی کوہان
فیل سر نے بڑھ کر سحر کیا ایک آندھی سیاہ اٹھی ایرج نوجوان حیران و پریشان سایہ مین
ایک نخل کے کھڑے ہین آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا جھونکون سے ہوا کے زمین تھرائی ہوکی ہوا

بندھی برباد ہونے کا سامان ہوا قریب تھا پاؤن زمین سے اُٹھ جایئن کچھ طائر سر پر آ کر
لہرائے کہ وہ منقارین کھول کر کچھ کلمات حسرت کہتے ہین چاہتے ہین انگوٹھی ہاتھ سے شاہزادے کے
لیلین منقار سے جسم نازک فگار کرین اُس بیکسی مین شاہزادے نے دل کو اپنے
پیدا کرنے والے سے رجوع کیا فوراً تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا زمین شق ہوئی ایرج نوجوان نے دیکھا
ملکہ مجلس جادو مضطر و پریشان بندھیان کھلی ہوئی رنگ رو متغیر کلاہ سر پہ ندارد کرتا پھٹا ہوا
یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے جسوقت سے کوکب نے یہ مشہور کیا کہ مین نے بران
شمشیر زن کو مار ڈالا یہ بھی تخت پر بیٹھکر کہا کہ جو اس مقدمے مین شریک ہے اس کا نام شادذنگا
وار پر کھینچونگا اُسی دن سے ملکہ اختر و مروارید گلنار پوش و مجلس جادو و شگوفہ سحر ساز وغیرہ
بھاگ کر نکلی ہین کوئی بخوف جان و آبرو سامنے کوکب کے نہین جاتا یہی چرچا ہے کہ جس جلاد نے
ایسی بہی صاحب شوکت و لیاقت کو مار ڈالا اُس سے ڈرنا چاہیے پس مجلس جادو نے سحر نکالا لرزان
ترسان حیران و پریشان آواز دی ای شہریار اپنی جان دیکر یہان تک آئی ہون قصرہاے عالی ہمسے
چھین لیے گئے جنگلون مین ماری ماری پھرتی ہون خدا حضور کو مظفر و منصور کرے تا یہ طلسم
نور افشان برائے سرکوبی کوکب پہونچائے اپنی چھوٹے دادا جان شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر کو
طلب فرمایئے کہ اُس شیر کے خوف سے کوکب کا آب و دانہ ترک ہوگیا تھا بھاگے بھاگے پھرتے
تھے وہ آتے ہی قیامت برپا کر دینگے یہ انگشتری حاضر ہے کوہان فیل سر پر پھینک مارے
اِس سے یہ قتل ہوگا جس مقام پر ہمارا دخل ہوسکیگا جان دے کر اپنے کو پہونچائین گے خدا وہ دن
کرے کہ ملکہ عالم کو رہا کیجیے ہمارا یہ ارادہ ہی کہ اس بدعت کی خبر نانی امان کو پہونچایئن وہ میان
کوکب کی سرکوبی کرینگی بی حناے گلگون پوش نے جو اپنا رنگ جمایا ہے اُنکی شان و شوکت
خاک مین ملایئن گی انگوٹھی دیکر مجلس تو اُسیطرح غرق زمین ہوئی ایرج نوجوان نے اُس انگشتری کو
ہاتھ مین جیسے ہی لیا جسم مین قوت آگئی کوہان فیل سحر کرتا ہوا قریب پہونچ گیا تھا جیسے ہی
نگینہ انگوٹھی کا چمکا آنکھون مین اُس خود سر کے اندھیرا آیا اتنا تو اس نے پکار کر آواز دی ہای بڑے بڑے
لوگ شریک ہین کوکب دیوانہ ہوا ہی ایرج نے بھی دیکھا کہ زد پر آچکا ہی مجلس نے بھی یہی ہدایت
کی تھی انگوٹھی کو پھینک مارا سر پر اس مغرور خود سر کے پڑی گویا تودۂ بارود مین چنگاری آگ کی

ڈالدی حلقۂ انگشتری طوق گلوگیر نگینہ اسکا اختر تقدیر بخشم زدن مین جلکر خاک ہوا خاک سے اُس
کے شعلہ ہاے آتش نکلے ملازمون پر گرے بارہ ہزار ساحر جل کر خاک ہوے بعد عرصۂ دراز
آواز آئی کشتی مرا نام من کوہان فیلسبر بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب خود نرسیدیم
تمام سرداران ایرج نوجوان کو ہوش آیا مروارید و اخضر پر سے سحر اترا دوڑکر دونون
قدمون پر شاہزادے کے لپٹے اخضر عرض کرتا تھا ای شہریار آپ کا اقبال یاور ہے طالع مددگار
ہین حقیقت مین آپ صاحب جاہ و وقار ہین کیا عجب ہے کہ لڑتے بھڑتے تا بہ طلسم نور افشان
پہونچین ایرج نے کہا ای ملک اخضر تا بہ طلسم نور افشان رسائی کیا دشوار ہے نہین معلوم کوکب اپنے
ذہن مین کیا سمجھا ہے سب سحر سازی رکھی رہجائیگی جب تیغ بید ریغ مردان عالم کھنچیگی سحر و جادو
کچھ سامنے نہ آئیگا کوکب کو بھاگتے راستہ نہ ملیگا اُسنے تو ہمارے کلیجے پر چھری پھیرنے کا قصد کیا
ہمسے نہوسکیگا کہ اُنکے قتل پر کمر باندھین جسوقت وہ عذر کرینگے تیغہ نیام انتقام مین کرینگے عذر اُنکا
قبول کرینگے اسی مقام پر فرو کش ہوے مگر کوکب روشنضمیر غصے مین کانپتا رنگ رو متغیر جلسے مین
دیکھتا ہے سب امیران سلطنت و وزیران اُبہت جابجا جاکر چھپے ہین خوف سے کوئی سامنے
نہین آتا اس وجہ سے ہر ایک یہی کہتا ہے کہ جب ایسی بیٹی کو اُس ظالم نے قتل کرڈالا تو ہمین
قتل کرتے کیا شرمائیگا اپنی جان بچانا واجب و لازم ہے یہ بھی واضح رہے کہ ملکہ مروارید گلنار
پوش جال ہمثال شاہزادہ خاور سیاہ پر عاشق ہے ملکہ اختر شاہزادہ جہانگیر والا تبار پر
مائل ہوئی تھی بہ سبب خوف کے اظہار عشق نہ کرسکی وہ آتش کانون سینہ مین مخفی ہے جوش
محبت یاران مین اپنی جان کا خیال قلب پر ہجوم غم و ملال چین کیسا آرام کہان کا بھاگی بھاگی
پھرتی ہین ہر ایک کا ذکر وقت پر آئیگا دربار مین کوکب بیٹھا ہوا بلبلا رہا ہے کہتا ہے مین نے یاران کو
قتل کرڈالا جو کوئی اس مقدمہ مین دخل دیگا اُس کے قبیلے تک کو مٹا دونگا خورشید روشن رای
وزیر اعظم حاضر ہے قلب تو اُسکا بھی کانپ رہا ہے کچھ دخل نہین دیسکتا ہان ہان کہ رہا ہے کچھ
طائران صحرائی ذفیلین مار کر جل گئے کوکب نے کہا ای خورشید روشن رای مابدولت نے
مخمور جہار سر کو بھیجا تھا کچھ احوال نہ معلوم ہوا کہ اسپر کیا گذری اگر مخمور جہار سر قتل ہوا آگے بڑھکر
دریاے ابلق بہ جہان کا حاکم و ناظم کوہان فیلسر ہے وہ نہین آگے بڑھنے دیگا یقین ہے سر ایرج

آتا ہو مجھکو بھی انتہا کا ملال ہے خدمت مین صاحبقران کے بھیجدونگا مجھکو بھی ان لوگون نے
افراسیاب جادو جانا ہے ای خورشید روشن راے مین نے بڑا غضب کیا افراسیاب جادو کو
قتل کرایا ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ اسکو شہنشاہ عیاران بنلیا اب عیاری کرے گا تو
احوال اسکو معلوم ہوگا میرے ملک کی جانب رخ کرکے توسوئیہ ذکر تھا کہ آسمان پر شور گریہ وزاری
بلند ہوا دیکھا چند ساحر آکر حاضر ہوے عرض کی ای شہریار ایرج نوجوان لڑتا بھڑتا دریاے ابلق سے
گذر گیا کوہان ابلق سوار مارا گیا غلامان جانباز کی سمجھ مین نہین آیا اول تو یہ قیامت ہوئی کہ
ملک اخضر دمرو ارید دختر اخضر اُس جوان کے شریک ہوئی مخمور جادو سرنگین کی ہدایت سے
مارا گیا ہدایت کرکے تا بہ دریاے ابلق لائی کوہان فیل سر نے بڑی جانبازی کی سب لشکر کو ایرج
کے بیکار کیا تھا اب قتل کرنے چلا تھا یکایک کوئی شی اُس جوان نے پھینک ماری کوہان فیلسر جلگیا
لشکر پر بھی اُس کے آفت برپا ہوئی چشم زدن مین کل کا خاتمہ ہوا ہم چند کس جان بچا کر نکل آئے
قریب دریاے ابلق وہ جوان فردکش ہی بارگاہ آسمان جاہ استاد صاحب شوکت لیاقت الیساعد
حوصلہ ہے کہ آپ کی طلسم نور افشان پر لشکر کشی کرکے آتا ہے کوئی ساحر ہمراہ نہین ہے یہ سنکر کوکب
روشن ضمیر غصے مین کانپا طرف خورشید روشن راے کے دیکھا کہا ای وزیر اعظم جو کچھ ہمین خیال تھا سب
ظاہر ہوا لیکن مین افراسیاب نہین ہون طبق زمین کے اُلٹ دونگا مین اتو ساربان زادی کا مشتاق
ہون میرے ملک مین قدم رکھے تو ایسا ذلیل کردون کہ عمر بھر یاد کرے افراسیاب نے اُس ساربان زادے
کو بہت منھ چڑھایا تھا عیاری کی لیاقت وہ نہین رکھتا مین ابھی انتظام کرتا ہون یہ کہکر
دستک دی ایک جادوگر اُڑتا ہوا سامنے آیا عرض کی ای شہنشاہ کیا حکم ہوتا ہے کوکب نے کہا ای
حیران جادو آئینہ سحر سامری لیکر اپنے کو قریب دریاے ابلق پہونچا نبیرہ حمزہ مع اخضر ومروارید
اُس مقام پر فرو کش ہے ای برادر جانی آئینہ دکھا کر اُن سبکو دیوانہ کردو اور ہمسے آکر مفصل خبر کہو
حیران جادو پر پرواز پیدا کرکے اُڑا تھوڑے عرصے مین ایک آئینہ لیے ہوے آیا کہا ای شہنشاہ قصر سے
آئینہ نکال لیا اب غلام جاتا ہے ایک نگاہ مین سبکو دیوانہ بناتا ہے یہ کہکر حیران جادو طاؤس پر سوار
ہوا طرف دریاے ابلق کے چلا یہان شاہزادہ ایرج نوجوان بعد قتل کوہان فیل سر
بارگاہ مین داخل ہوے رفیقان جانباز خدمت فیضدرجت مین حاضر ہیں اخضر ومروارید

برای خیر خواہی عرض کرتے ہین ای شہر یار اب زیادہ تامل مناسب نہین ہی خدا فضل کریگا کل بوقت سحر طرف طلسم نور افشان کے کوچ کر دیجیے ایرج نے ایک ٹھنڈی سانس کھینچی فرمایا اے یاران ہمدم ای جلالت شعاران رستم شیم دیکھین تقدیر کیا دکھاتی ہے نہین معلوم اس ظالم نے اُس عندلیب بینوائے گلشن حسن و جمال کو کہان قید کیا کیونکر پتہ ملے اتنا تو البتہ کہنے والے نے کہا کہ قتل نہین کیا قید کیا ہی ہم آفت زدون کی شانی کو یہ مشہور کر دیا دشمن کے مُنھ مین خاک اگر قتل کرتا ہمارا کلیجہ پھٹ جاتا یہ صدمہ نہ اُٹھا سکتے یقین کامل ہی کہ اس محبوب جانی یار جادو والی کو کہین قید کیا شاید عنایت سے پروردگار کی پتہ ملے ہوائے عیش و عشرت سے غنچہ آرزو کھلے ای اخضر و مرد اربد ہمدم یہی فکر ہے کہ ہمپر جو کچھ گذرے وہ گذر جائے اُس پروردہ ناز و نعم پر کچھ رنج و غم نہو ہم تو حامل رنج و بلا ہین دام مصیبت و محنت مین مبتلا ہین۔ نظم۔

دارم بہ آب دیدہ ہمہ شست و شوی دل
گشتم چنان ضعیف کہ در تن نشان نیافت
سر بر زند چو شعلہ رہ از گلوی دل
جانان بہ بزم بادہ و ہنگامہ با رقیب

از بس ز درد محنت و ہجران گریستم
چندانکہ کرد بیک غمت جستجوی دل
بس مرغ دل بگریہ ہجر تو خون گرفت
مخفی ز درد عشق ہمہ گفتگوی دل

در خون نشستہ ام ہمہ ازا روی دل
یک قطرہ خون نماند مرا در سبوی دل
سوزد ہزار خرمن جانم بیک نفس
خواہم کہ روی دیدہ گذارم بروی دل

یہ اشعار پڑھکر ایرج نے ٹھنڈی سانس کھینچی مُنھ سے دھوان نکلنے لگا شاپور شیر دل شمع جمال کے پروانہ دار تصدق ہوکر عرض کرنے لگا آقا برای خدا اس قدر مایوس نہوجیے جامع المتفرقین رب العالمین ایک دن پردہ ہجر اُٹھائیگا معشوق خوبرو سے ملائیگا رنج و ملال کے دن گذر جائینگے اسقدر نہ گھبرائے شاپور سمجھاتا ہی ایرج فرماتے ہین ای شاپور اب نصیحت سی یہ آگ نہ بجھیگی کوے محبوب کی رہبری کرو اب وقت دستگیری ہی شاپور نے کہا حضور اسقدر تو عرض کر سکتا ہون کہ ضرور نشان ملیگا حضور اس جنگ سے مظفر و منصور واپس ہونگی قبلہ و کعبہ بھی ضرور تشریف لائینگے جنھون نے آپ کو پرورش کیا اُن کے دل کو تاب آئیگی ایرج نوجوان نے فرمایا خدا اُنکو سلامت رکھے ضرور سرفراز کرینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان برق چمکی آواز آئی با شیدای سلطانان منم حیران جادو فرستادہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر کیا تمنے اس ملک کو بھی سرحد طلسم ہوشربا سمجھا بلا تکلف چلے آے حکم ہی شہنشاہ کا کہ ہماری سرحد سے نکل جاؤ اگر رہنا منظور ہو تو شہنشاہ کوکب روشنضمیر کی اطاعت کرو سرداران ایرج نے سر اُٹھاکر دیکھا ایک ساحر

غدار مرکب پر سوار للکارتا ہوا آتا ہے اُسیوقت نمازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار تلوارین ٹیک ٹیک کر اپنے مقام سے اُٹھے مگر تمام عیاری سے معمور معلوم ہوتا ہے وہ جادوگر زمین پر اُتر آئینہ چمکانے لگا جس پر عکس پڑا دیوانہ ہو گیا بعض نے گریبان چاک کیا کوئی پہاڑ سے سر ٹکرانے لگا ایرج نوجوان جو یہ معاملہ دیکھا تیغ دودم سکندری پر ہاتھ ڈالا نعرہ کیا نعرہ ایرج سے منم ایرج ان آفتاب منیر + کہ صاحبقرانم و آفاق گیر + چو تیغ یلی برکشم از غلاف + تزلزل فتد در میان مصاف + گرہ بن اشقر کو بڑھانا چاہا کہ حیران جادو پر جا پڑون حال روشن نہ تھا حیران جادو نے بڑھکر شاہزادہ ایرج نوجوان کو آئینہ معائنہ کرا دیا آئینہ مین تصویر دلپذیر معشوق نظر آئی دیکھتے ہی ایک چیخ ماری گریبان چاک کیا خاک منھ پر ملی یہ اشعار آبدار یاد مین ملکہ بران شمشیر زن کے پڑھنا شروع کیے غزل

وہ ظاہر ہین گو منھ چھپائے ہوئے ہین
یہ انداز انکے بتائے ہوئے ہین
وہ عاشق تھے ہم باوفا حشر مین بھی
ذرا آپ مین ہم جو آئے ہوئے ہین
دیے تھے ہمین تمنے جو داغ دیکھو
بہت سا جنگل سر کٹائے ہوئے ہین

وہ ہر چند خلوت مین آئے ہوئے ہین
نگاہو مین لیکن سمائے ہوئے ہین
نہ نکلیگی اُف لاکھ آزار دے تو
یہ منھ سے نہ نکلا ستائے ہوئے ہین
یہ کہتا ہے دل انکی نیچی نظر سے
کلیجے سے انکو لگائے ہوئے ہین

نگاوٹ کی نظرین چھپانے ہوئے ہین
ہر اک بات پر مجھ سے روٹھو مراد دل
تیرے کردے کے آزمائے ہوئے ہین
کوئی بدگمان پوچھتا ہے کہان تھے
تیری خاک مین ہم ملائے ہوئے ہین
اُمنگین جلال اُٹھتے جوبن کی اُنکی

تمام سرداران ایرج نوجوان گریان و نالان ہاہو کی صدا مین لگتے سر ٹکراتے پھرتے ہین کبھی لڑکھڑا کر گرتے ہین کبھی آہوان صحرا کو دیکھ کر دوڑتے ہین آوازین دیتے ہین اے آہوان صحرا ہماری غزال رمیدہ کی بھی کچھ خبر ہے تلاش مین اُس غزال صحرائے حسن و جمال کے آوارہ دشت ادبار تلوے خار صحرا سے خار خار ہر کس اسطرح کے کلمات زبان سے کہتا ہے جنگل مین مارے مارے پھرنے لگے شاپور شیردل فرزند خواجہ عمرو انتہا کا عقیل و فہیم آئینہ دیکھتے ہی غبار الم دل پر چھایا اِس عقیل پر بھی آئینہ ہوا کہ صحرا مین جاکر آہوان صحرا کے ساتھ بسر کیجے اشعار عاشقانہ پڑھتا ہوا ایک جانب جاتا ہے غزل موافق مضمون ہذا مصنفہ عطا گاتا ہوا سمت صحرائے ہولناک چلتا ہے

بڑا اندیشہ ہے دیکھین کدھر فرقت مین جاتے ہین
ابھی تو آسمان تک یہ مثال تیر جاتے ہین

خدا بھلی بلاتا ہے کہ وہ پہلے بلاتے ہین
اب آگے دیکھیے نالے کہان پہلے لگاتے ہین

فرشتون ہٹ کے بیٹھو گنبد گردون گراتے ہین
کسی کے عشق مین نالی کی طاقت آزماتے ہین

سوے گور غریبان سیر کو جسدم وہ جاتے ہین
صدا قبرون سے آتی ہے کہ مردے کو جلاتے ہین

ہمارے مرنیکا صدمہ نکر نازنین سے رہنا
بہت نازک طبیعت ہو تمہین سمجھائے جلتے ہین

ہمین کیا چودھوین کا چاند یہ گردون دکھائیگا
ہم ایسے طشت مین تو اک حسین کا منہ دکھاتے ہین

ابھی روکا تھا ان اشکون کو پھر باہر نکل آئے
یہ لڑکے کیا کسی کی بات کو خاطر مین لاتے ہین

جہان تھا بیٹھنا مشکل وہان سے اٹھنا مشکل ہے
جب اٹھتا ہون انگوٹھو سے مرا دامن دباتے ہین

عجب اس عاشقی کا الٹا پلٹا کارخانہ ہے
ہمین ہین روٹھتے ان سے ہمین الٹا مناتے ہین

خدا حافظ تو رہوا انکی اس نازک کلائی کا
کہ دست نازنین سے وہ مرا لاشہ اٹھاتے ہین

سلیمان بنکی آئینگے جو کافر زہر کھائین گے
سنا ہے مصحف رخ سے وہ زلفونکو ہٹاتے ہین

گلے کٹتے ہین لاکھون ہی عطا خنجون ہوتا ہے
مسی لب پر لگا کر جب کبھی وہ پان کھاتے ہین

بعد اس غزل گانے کے ایک مطلع مصنف کا پڑھا مطلع خاک اڑاتا جو ترا بادیہ پیما آیا ÷ غل ہوا شہر مین جنگل سے بگولا آیا ÷ ہر طرف سے ایسی ایسی آوازین آتی ہین بارہ ہزار جوانان شیر دل کو دیوانہ کرکے حیران جادو طرف کوکب روشنضمیر کے روانہ ہوا یہان کوکب روشنضمیر انتظار مین حیران جادو کے بیٹھا ہے کہ یہ مغرور آکر پہونچا عرض کی اے شہنشاہ حسب ارشاد فیض بنیاد ہمراہیان ایرج نوجوان کو دیوانہ کر دیا انگوٹھی جو اس جوان کے ہاتھ مین تھی خود اس نے اتار کر پھینک دی اب دیوانہ وار وحشی شمال صحراے ہولناک مین مارا مارا پھرتا ہے چاہتے ہین اسکا ہوش مین آنا دشوار ہے یہ سنکر کوکب روشنضمیر بہت خفا ہوا کہا وہ ساحران دیوانہ مزاج تھے مجھے کیا غرض ہے کہ باعث انکے قتل کا دریافت کرون کوکب نے خوشی مین آکر اپنے ہاتھ سے نامہ لکھا مضمون یہ تھا کہ یا صاحبقران زمان وای خواجہ عمرو ایرج کو تو مین نے صحرای ابلق مین دیوانہ کر دیا امروز فردا مین اپنے کو وہ خود ہلاک کرینگے سر خدمت مین حاضر ہوگا ساری سرکشی نکل جائیگی نامہ لکھکر شبرنگ جادو مصاحب خاص تھا اسکو حکم دیا یہ نامہ جاکر ہاتھ مین صاحبقران کے دینا خبردار کسی سے خوف نکرنا اگر تمہارا کوئی ایک موی جسم کم کرے تو ساری لشکر کو الٹ دون اے شبرنگ جادو صاحبقران زمان بڑے عقیل و فہیم ہین میری مقدمی مین یہی ارشاد فرمایا کہ ہم تم سے مقابلہ نہین کر سکتے سارہ بان زادو سے

بھی دخل نہ پایا خوشامد مین مصروف رہا وہ ایک مکار و غدار ہی جانتا تھا کہ کوکب جملہ عیارونکا سردار
ہے اب ادھر کبھی رخ نکریگا اگر اِس جانب کا رخ کریگا مجھ پر کیا عیاری کرسکتا ہے مین مثل افراسیاب کے
غافل نہین ہون مذہب مین تو مین نے خود پرستی کی خوب کھل گیا کہ کوئی مذہب معقول نہین ہے ہر کس
اپنی ذات کا خود خداوند ہے بخوبی شبرنگ کو سمجھا دیا شبرنگ دو تین سو ساحران نامی اپنے ساتھ لیکر بڑی
جاہ و حشم سے لشکر صاحبقران مین داخل ہوا روشن چوکی بجتی ہوی لشکر صاحبقران سرحد بیابان
گلزار مین فروکش ہے فرزند جہاندار شاہ مصروف خدمتگزاری تمام لشکر آباد رعایا دلشاد بارگاہین سرداران
نامی کے استادہ ہین کل اقلیم کے شاہزادگان و امرا مصروف عیش و نشاط ہر مقام پر ناچ ہو رہا ہے
لشکر ہندوستان باغ بہجزان فوج عربستان نمونہ قہر صاحبقران کے حاضر ہین سب طرح کی ہرکارے
دمبدم خبر پہونچاتے ہین گلبادہ عراقی نے کان مین خواجہ عمرو کے آکر خبر کہی ایلچی کوکب روشن ضمیر کا
شبرنگ جادو آتا ہے خواجہ نے اسیوقت چند سردارون کو اشارہ کیا کہ صاحبقران سے ذکر
نکرو جاکر خدمت و استقبال مین مصروف ہو آپ آکر ایک بارگاہ نہایت عمدہ بہ تکلف استادہ کرائی
عیاران نامی چند سرداران گرامی آکر حاضر خدمت ہوے خواجہ تاج پہن کر مسند پر
بیٹھے تاج سر پر لباس فاخرہ زیب جسم اور علاوہ عیارون کے تاجداران جلیل حاضر خدمت ہین
اس عظم و شان سے خواجہ نے شبرنگ جادو کو اپنی بارگاہ مین بلوایا شبرنگ جو بارگاہ مین آیا
دیکھا خواجہ عمرو مقام صدر پر جلوہ فرما ہین وزیر و شیر سرداران جلیل سب خدمت مین حاضر ہین
نہین معلوم کیا باعث ہوا کہ عمرو ایسے عیار سے اور کوکب نامدار سے سؤ مزاجی ہوئی یہ دل مین سوچتا
ہوا شبرنگ جادو آکر کرسی پر بیٹھا شبرنگ سمجھا کہ لشکر صاحبقران کا اسی طریقے سے ہوگا بادشاہ
جلیل ہین ہر ایک کو اپنے سامنے نہ بلاتے ہونگے خواجہ عمرو کو کل امورات کا اختیار ہوگا یہ سوچ کر
شبرنگ نے عرض کی اے شہنشاہ اوج عیاری مین نامہ آپکے بھائی صاحب کا لیکر آیا ہون عمرو
اٹھ کھڑا ہوا ہاتھ دونون پھیلا دیے عرض کی لاؤ نامہ میرے سر پر رکھو میرے بھائی نے تحریر
فرمایا ہے یہ سنتے ہی اور عیار مثل گلبادہ و بیرنگ وغیرہ ایلچی کے ساتھ والون کی خدمتگزاری مین
مصروف ہوے ایک ایک کے آگے انگیٹھیان بچھا دین کل سامان عیش و نشاط مہیا ہے خواجہ عمرو
طرف شبرنگ کے متوجہ ہوے پوچھا ای برادر ہمارے بھائی صاحب کا مزاج کیسا ہے

شبرنگ نے کہا ہر وقت آپکو یاد کرتے ہین خواجہ نے کہا مجھو بہت جدائی شاق ہوئی مین حاضر خدمت ہونگا یہین اپنی عنایت فرماے عذر کر لونگا شبرنگ جادو نے شفقت و عنایت خواجہ کی دیکھکر نامہ پیش کیا خواجہ نے نامے کو پڑھا شبرنگ جادو سے کہا آج شب کو تشریف رکھیے بڑے لطف سے دربار آراستہ ہوگا اگر تمھاری خوشی ہوگی دربار مین صاحبقران کی چلنا ورنہ مین جواب تمکو لادونگا شبرنگ تو دربار مین عمرو کے رہا عمرو مضمون نامے سے جب آگاہ ہو گیا دل بیقرار ہوا خیال مین آیا کہ ای عمرو اسوقت تو حمزہ نے یہ کہدیا ہے کہ کوئی ایرج کے مقدمے مین دخل ندے جب اُسپر زوال آئیگا سر پیٹے گا جان دیگا جو منظور ہے وہ تو نکرے خواجہ کہہ ہی چکے ہین شب کو نامے کو پڑھا طرف سے صاحبقران کے جواب لکھا مضمون جواب یہ تھا کہ ای برادر ہمین تمسے کسی طرح فساد منظور نہین ہے تم اسکو سزاے کامل دو قتل کرو ہمین کیا دخل ہے ہم تمھارے سامنے کہہ چکے کہ جو تم سے سرکشی کرے اسکو سزاے کامل دو ہمکو اطلاع ہو ہم ایسا انتظام کرین بہت سی خوشامدین جواب مین لکھ کر نامہ پاس رکھا شب بھر سامان دعوت ضیافت براے شبرنگ مہیا رہا صبح کو وہ نامہ شبرنگ کو دیا جملہ خدمتگارونکی بھی خاطر مدارات رہی جس طور سے منظور رہا خواجہ نے شبرنگ کو باعزاز و اکرام رخصت کیا زبانی بھی بہت کچھ کہدیا کہ بھائی صاحب سے ہمارا عذر کرنا کہدینا کہ دراندازون نے بہت کچھ چاہا مگر شکر ہے پروردگار کا کہ ہمارے دل مین تمھاری جانب سے اور تمھارے دل مین ہماری جانب سے کسیطرح کا رنج و ملال نہین آنے پایا عیاران و خواجہ عمرو شبرنگ کو دور تک پہونچانے آئے اسکو رخصت کیا تخت پر سوار ہوکے شبرنگ جادو طرف طلسم نور افشان کے روانہ ہوا خواجہ بھی کسیوجہ سے شاید ہمراہ گئے ہون یا نہ گئے ہون اسکا حال ناظرین والا تمکین پر ظاہر ہوگا کوکب روشن ضمیر قصر جمشیدی مین تخت پر جلوہ فرما ہین پہلو مین ملکہ حنا ر گلگون پوش چند سردار حاضر خدمت ہین کہ شبرنگ جادو آکر پہونچا جواب نامہ ہاتھ مین کوکب کے دیا کوکب بہت خوش ہوے نامہ کو پڑھکر فرمایا دیکھو صاحبقران زمان نے کیا کیا عذر لکھا جاتے ہین کہ ایسے بادشاہ عالی جاہ سے فساد کرنے مین خرابی ہے مجھے بھی یہی منظور ہے کہ جو مجھ سے سرکشی نکرے اُس کے مقدمے مین دخل ندون عمرو کبھی میری طرف کبھی انکی طرف جھکیگا نہین سو یہ نامہ پڑھکر کوکب تو ان باتون مین مصروف ہوے شبرنگ سامنے موجود ہے

حال اختیارات خواجہ عمرو بیان کر رہا ہو کہ لشکر مین صاحبقران کی عمرو کو سبطرح کا اختیار ہی
کوئی عمرو کے مقدمہ مین دخل نہین دیتا کوکب نے کہا وہ کلید عقل صاحبقران ہی عمرو کے
برابر کوئی سردار جانباز سرفروش نہین ہی عمرو خیرخواہ دولت صاحبقران برہمزن لشکر نوشیروان
چند سردار ایسے دراندازدربار کوکب مین آج کل جمع ہوے ہین کہ طرف سے صاحبقران و عمرو کی بہکاتے
ہین چاہتے ہین فساد برپا کرین لشکر کشی ہو عمرو اگر عیاریان کرے ہمارے شہنشاہ سرکاٹ کر عمرو کی
خدمت صاحبقران مین بھیجین کوکب کا بھی مزاج الٹا ہوا ہی مغرور تخت پر تمکو آئینہ اپنے آگے
رکھکر اپنی صورت کو آپ سجدہ کرتا ہی جسقدر اہالیان دربار حاضر ہوتے ہین آپنر حکم ہی کہ ہمکو اگر سجدہ
کرو سردار مجبور ولاچار اگر سجدہ کرتے ہین دربار مین وہ رعنائی وزیبائی کہان چند کس خوشامدین
کیرنیوا ے سامنے حاضر ہین کوکب نشے مین خراب کے بلبلا رہا ہی قصر جمشیدی مقام فرحت افزا
ہر گوشہ آباد دہانکو رہنے والے دل شاد شبرنگ سے کوکب بیٹھا باتین کررہا ہے کہ پہلوسے
قصر جمشیدی کے ایک بجلی چمکی آواز آئی منم فرستادہ مرجان جادو کوکب نے جو سر اٹھا کر دیکھا
ایک پریزاد دُردر گوش مرصع پوش چہرہ آفتاب عالمتاب آسمان حسن وجمال ابروی خمدار
رشک ہلال آنکھین نرگس شہلا کو آنکھین دکھانیوالی بلکہ نرگس شہلا شرمائے غزال صحرائی آنکھ
نہ ملائے یاقوت احمر کے پرا سیر بنت کاری چال مین قیامت حسینان عالم سے خوبصورت ایک عنبر وقیحہ
ہاتھ مین کہتی ہوئی کہ ای شہنشاہ طلسم نورافشان مرجان جادو نے لقا کو دامن پناہ دیا ہو مگر تمہاری
رای کریا بند ہین کہ اگر شہنشاہ نورافشان فرمائیگے تو لڑ بھڑ کر لقا کو تاب با خبر بچا دیگے کوکب
صورت زیبا اُس نازنین کی دیکھکر حیران جمال و محو دیدار ہی آجتک ایسی صورت زیبا نگاہ سے نہین
گذری حسن پر ملکہ حنائی گلگون پوش کے بڑا ناز ہی لیکن اسوقت جو کوکب نے بہ نگاہ غور دیکھا دونو
آفتاب کا فرق ہی خرامان خرامان برعنائی و زیبائی قریب تخت کوکب روشنضمیر حاضر ہوئی شکل ہلال
شب اول برائے تسلیم خم ہوئی کوکب بہ نگاہ حیرت آئینہ جمال کو دیکھ رہا ہی دل کو محویت یہی جی
چاہتا ہی کہ اُٹھ کر اس محبوب جانی کے گرد پھرون پردہ چشم مین چھپا لون کرسی بچھی تھی کوکب نے
اشارہ کیا وہ معشوق حورشمائل بصد ناز و کرشمہ کرسی پر آکر بیٹھی نامہ اپنی پاس سے نکال کر کوکب کو
دیا کوکب نے کھولا طرف سے مرجان جادو کی مرقوم تھا کہ ای شہنشاہ اکرم صاحب شوکت و حشم

ہمکو آپکی رائے کے خلاف کوئی امر منظور نہین ہے تھا شکست خوردہ اس اقلیم مین پہونچا ہا تمھرے
مسلمانون کے بچالیا اب اگر تمھاری خوشی ہو اہل اسلام سے مقابلہ کرین ورنہ رخصت کردین کوکب
اس تحریر پر بہت خوش ہوا آخر مین لکھا تھا ای بادشاہ عالیجاہ ایک تحفہ ہمنے معرفت
اس پریزاد کے تمھارے واسطے روانہ کیا ہی اسکو ضرور ملاحظہ کرنا لائق تمھارے دیکھنے کے ہے
کوکب نے نامہ پڑھا دل مین تو یہی ہوس ہی کہ عمر بھر اسی سے باتین کردن کہا کیون صاحب
ہماری دوست نے کچھ تحفہ روانہ کیا ہی اسکی ہم بہت مشتاق ہین چند دن سے درانداذون نے کچھ
فساد برپا کرائے ورنہ سرداران نورافشان تا بہ قلعہ مرجانیہ جاتے تھے وہان والے یہان
آتے تھے فلک نے انقلاب دکھلایا اب اسیطرح سی یکجہتی ہوجائیگی اُس پریزاد نے بغل سے ایک
صندوقچہ نکالا کوکب کی تخت پر رکھدیا کلید لگی ہوئی ہی وزرا امرا اسکو اشتیاق کہ دیکھین
مرجان جادو نے ہمارے بادشاہ کیواسطے کیا تحفہ دیا کوکب ہنس ہنس کر اُس پریزاد سی باتین
کررہے ہین دل مین یہی ہی کہ اسکو نہ جانے دین خیال یہ ہی کہ حنائے گلگون پوش کے خلاف ہو
جب جمال جہان آرا پر نگاہ پڑتی ہی آنکھ سے آنکھ لڑتی ہی ہوش و حواس پراگندہ ہوجاتے ہین
وہ مہ جبین نہایت طرار و فرار عقیل و فہیم صاحب سلیقہ کلام شایستہ طریقے مین رسائی باتون مین
رعنائی ہونٹھون مین مسیحائی سیم تن غنچہ دہن سنبل مو خال ہندو چشم جادو فریب خندہ کو لب انگبین +
نمک بر دل خستگان ریختی دیگر یار کی چشم سخن گوش سے یہ کہدی کوئی + بھول جانا نہ کسی کے دل
خاموش کی یاد دیگر ہٹ گئی عارض پر نور سی اس کے جو نقاب + کھنچ گئی چاک گریبان سحر کی تصویر
بن کے تپلی مین نگہ آنکھون مین تپلی ہوکر + پھرتی ہی یار کی شمشیر و سپر کی تصویر + وہ صورت زیبا برچھی
نگاہ رخسار چاند کے ٹکڑے خال عارض ستارے بیساختہ کوکب کے منھ سے نکل گیا نظم۔

تمکو خوش چشم تو دیکھی نہین انسانون مین
اک نمود ا ہی بندہ تری دیوانون مین
دید تاقی کی ہین مشتاق ہماری آنکھین
رکھی ہاتھ مرے تھی جو گریبانون مین

پتلیان ہین کہ پریزاد پری خانون مین
وہ پری مجمع عشاق مین استاد نہین
مئے حیرت عوض بادہ ہی پیمانون مین

اور سب طوق بگردن ہین ہم حلقۂ گیسو مین
شہرہ ہی قمریون مین شمع ہی پروانون مین
پر وہ حیرت ہی تری بزم مین سکتا سبکا

کوکب روشنضمیر کی یہ کیفیت ہوئی مثل آئینہ حیران بصورت زلف
پریشان حیران جمال محو دیدار آنکھین مشتاق جمال جان اپنی نثار کرون دل کو یہ خیال ہاتھ

پڑھتے ہین کہ بلائین لون رعب حسن پکارتا ہو کہ دعائین دون بمشکل ضبط کر کے کوکب نے کہا
اے ماہ آسمان کمال اے خورشید فلک جاہ وجلال اے سرو نوخاستہ باغ خوبی نام نامی کا مشتاق
ہون کیونکر آنے کا اتفاق ہوا دل ترددمنزل کلام کرنے کا نہایت مشتاق ہوا اُس آفت جان نے
مسکرا کر غنچہ دہن وا کیا نئی بات ہو غنچے سے پھول جھڑنے لگے بوئے گل کلام نے اہالیان صحبت کو
مست کر دیا معلوم ہوتا تھا کہ گلشن قصر جمشیدی مین عندلیب خوشنوا زمزمہ سرائی کر رہی ہین یہ
جواب دیا کہ اے شہنشاہ باحشم اے صاحب چتر وعلم مرجان جادو بندہ خداوند خورشید روشن تن
حاکم دربند ادلی خورشید نگار سنگ کہ آپ سے محبت قلبی و دوستی قدیمی رکھتا ہو یہ صندوقچہ بطور تحفہ برائے
ملاحظہ سرکار معرفت اس کنیز خاص و خدمتگزار باختصاص کے روانہ کیا ہو جاسوسان ربند نے
یہ بھی خبر پہونچائی تھی کہ اہل اسلام نے آپکے ساتھ کچھ بے اعتدالی کی مہر و وفا آپس کی ترک ہوئی
علوم سحر و ساحری سے یہ صندوقچہ معمور ہو اسکو جو حضور ملاحظہ فرمائین گے اور خدمت مین
موجود رہیگا کوئی عیار طرار مکار سامنے نہ آسکیگا ہر کس و ناکس کی یہ جرأت نہوگی کہ سرکار سے
کلام کر سکے کلام دروغ کو بیشک سرکار فروغ نہوگا اسکا ملاحظہ فرمانا واجب و لازم ہو اس
فصاحت و بلاغت سے ان کلمات کو اس ماہ رخسار نے ادا کیا کوکب بیقرار ہوگیا سر جھکا کر
جواب دیا کوئی مسلمانون سے باعث ملال نہین ہو جو گذرا اُسکا ذکر کیا ایسی مہملات کی فکر کیا
حقیقت مین یہ فرقہ مسلمانان قابل ملاقات شاہان عالم نہین ہے مجکو بڑا افسوس ہے کہ
مین نے کدو کاوش کر کے اقلیم ہوش ربا پر اُن لوگون کا قبضہ کرا دیا جب قصد ہوگا مٹا دیا
جائیگا پہلے تو اپنے گھر کا انتظام واجب و لازم ہے اُس پریزاد نے کہا شہنشاہ باختر کا بھی یہان داخلہ ہو
تا بہ بیابان گلریز یہ سرکش پہونچ چکے ہین اب انتظام بوجہ احسن ہوجائیگا بھاگ کر راستہ نہ ملیگا دعوی
خون افراسیاب بھی منظور ہو ہمارا بادشاہ شہنشاہ عالیجاہ صاحب توسن دار سیاہ عیار سے ہم ایسے
خدمتگذار ہزار در ہزار حاضر ہین شہنشاہ کو کچھ پروا نہین آپکی حفاظت بھی ضرور کرینگے اس صندوقچہ کے
ملاحظہ سے اتحاد یکجہتی ثابت ہوگا کوکب شنشہ ان باتونکو سنکر وجد کرنے لگا باتین سلیقہ رعنائی زیبائی
فصاحت و بلاغت کو فر غلام در دولت پر مقرر ہو کوکب پھڑک جاتا ہو سرپا کو بھی بہ نگاہ غور دیکھ رہا ہو
صاف دل کہتا ہو کہ رب اکبر نے کلک قدرت سے صفحہ قدرت پر کیا تصویر دلپذیر کھینچی ہے

بلکہ صاف تو یہ ہی فرو نقاش چون شمائل آن ماہ می کشند + نوبت زلف چون برسد آہ می کشند
دیگر مانی چو نقش آن بت بدمست می کشند + چون میرسد بہ ساعد او دست میکشند + نقاش کیا
تصویر کھینچے گا یقین تو یہ ہی کہ مانی و بہزاد آہ کھینچے کشاکش مین رہتے تصویر کشی مین عقا ئین
سے خود صورت تصویر خاموش ہوتے تصویر کشی مین تخمین مار کر رہ جاتے کوکب نے صندوقچے لیکر
تخت پر رکھ لیا نگاہ چہرۂ بے نظیر سے نہین ہٹتی حنائے گلگون پوش بھی صورت زیبا دیکھکر
خاموش نقیب حسن دوربا ش کہ رہا ہی نگاہ نامحرم کو قریب نہین آنے دیتا اوس پریزاد نے تبسم کر کے
کہا مین تو ابھی چند ساعت حاضر ہون بعد ملاحظہ عجائب و غرائب آپکو بھی جواب تحریر فرمانا ہوگا کوکب
نے کہا تمھارے نام سے آگاہ ہوے اوس مہ جبین نے سر جھکا کر کہا مجکو محبوب و نظر جبہ کہتی ہین کوکب نے
کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا کہا حقیقت مین نام بھی سمجھکر رکھا ہی دل چاہتا ہی تم سے باتین ہی کیا کرین
و حسن آرام جان فتنۂ دوران نے مسکرا کر کہا مین تو ابھی چند ساعت خدمت مین حاضر ہون کلام سنیئے
ملک مرجان کو آپکے ساتھ محبت قلبی مقدمہ محبتی حاصل ہی اگر آپ تحریر کرینگے کہ محبوب دلفریب
ہمارے ملک مین رہے ضرور بھیجدینگے مین بھی ملازمت کیمیا خاصیت کی عرصۂ دراز سے مشتاق
ہون یہ کہکر کلید بھی صندوقچے کی کوکب کے ہاتھ مین دی عجائب و غرائب کا اشتیاق کیا یہ
بھی کہدیا کہ عجائب و غرائب نیرنگبازی سے یہ صندوقچہ معمور ہی ملاحظہ کرنا ضرور ہی کوکب نے
ڈھکنا ہٹایا اک تڑاقہ ہوا صندوقچے سے دھوان نکلا تمام مکان کوکب کا دھوئین سے مملو ہو گیا فوراً
کوکب کو اور حاضرین وقت کو چھینک آئی بیہوش ہو کر گرے اوس پریزاد نے چمک کر نعرہ کیا
باش و کوکب مغرور منم شہنشاہ اقلیم عیاری ہنر بردشت طراری مہتر مہتران خواجہ عمرو نامدار یہ کہکر
عمرو نے بارگاہ دانیالی استادہ کری شراب کباب موجود تھی مصروف عیش ہوا اوس بارگاہ
کرامت مین سبکو بند کر لیا ارادہ ہوا کوکب کی چھاتی پر چڑھکر زبان مین سوزن دون یکایک
آسمان پر سناٹا ہوا قہقہہ کی آواز آئی جیسے کوئی کسی پر مضحکہ کرتا ہو آواز آئی کہ واہ خواجہ عقل
کے ناخون لو پیر نابالغ ہو عیاری ابھی سیکھو مین نادان نہ تھا کہ بلا تکلف تخت پر بیٹھا رہتا دیکھ لو
مین تو یہان موجود ہون وہ کوکب میرا ایک غلام حقیر ہے خواہ قتل کرو خواہ بخشو بلکہ قتل
ہی کر ڈالو تمھارا کلیجہ ٹھنڈا ہو عمرو نے جو سر اٹھا کر دیکھا کوکب روشن ضمیر تاج یاقوتی

سر پر لباس پُر زر زیب جسم انور بڑی جاہ وحشم سے ہوا پر ٹھہرا ہا ہے عمرو کے ہوش اُڑ گئے صورت
یہ ہوئی تھی کہ شبرنگ ایلچی کے ساتھ خدمتگار بنکر عمرو یہان آیا یہ سامان دیکھ کر عیاری کر گذرا اب
جو کوکب نے آسمان سے یہ آواز دی اور یہ بھی سمجھایا کہ خواجہ اس غلام کے قتل کرنے سے کیا
فائدہ ہوگا ہماری تمھارے مقابلے مین حفاظت جان وآبرو کا ضرور خیال رہے تمھارے
احسانات کو ہمنے فراموش نہین کیا لیکن بے اعتدالی ابرج نے قلب الٹ دیا ضبط نہو سکا جب تک
دس بیس لاکھ کی خونریزی نہو گی تب تک جانبین کے دلکو چین نہ آئیگا خواجہ نے سر جھکا لیا
سوچنے لگا کہ کوکب سچ کہتا ہی غلام کے قتل کرنے سے کیا نفع ہی بات مین بھی فرق آئیگا رنج وملال
آپس کا بڑھ جائیگا یہ سوچ کر کہا کہ ای شہنشاہ غلام آپکا حاضر ہی ہم جس واسطے آئے ہین وہ بھی
آپکو بخوبی معلوم ہوگا کوکب نے کہا مین کسی بات کا خوف نہین کرتا جہانتک بن پڑیگا مین بھی
تمکو قتل نکرونگا تمھاری عیاری مجھکو دیکھنا ہی عمرو نے کہا ای کوکب نامنصف سب کچھ دیکھ
چکے اب بھی دیکھ لوگے اب مین نے تمکو گرفتار کیے کیا چلا جاؤنگا بہت ہوشیار رہیے گا کوکب نے
کہا مین ہوشیار ہون خواجہ نے بارگاہ دانیال کو کھینچا کوکب نے بلندی سے آواز دی اب برج
مروارید مین جاکر ٹھہریے بڑی خدمتگذاری کنیزین ملازم ہو چکین گے ہر طرح کی آپکو خبر بھی دیتا
رہونگا آپکے آقا کا بھی مجکو خیال ہی انکے انصاف پر دل وجہ کر رہا ہی یہ صاحبزادے جو طلسم
نور افشان کی سرحد مین آئی انھون نے کچھ لطف اٹھائے ہین کچھ اور اٹھائینگے عمرو نے
کہا ای کوکب بہتری اسیمین ہی کہ ابرج کو دیوانہ پن سے صحت دو اپنے اوپر رحم کرو تمھارا نامہ مین نے
صاحبقران کے سامنے پیش نہین ہونے دیا ورنہ قیامت ہوتی کوکب نے کہا خواجہ مین آپ
لوگون سے میل تو نکرونگا انجام مین دیکھا جائیگا اُسیوقت خواجہ عمرو ان سبھون کو چھوڑکر تخت پر
سوار ہوکر برج مروارید مین پہونچے دیکھا وہ مکان مفروش فروش سے آراستہ ہی کنیزین غلام
حاضر تھی استقبال کرکے خواجہ کو قصر مین داخل کیا خواجہ کو اس مقدمے مین بڑی حیرت ہی کہ ای عمرو
یہ مین نے کیا کیا کیون جلدی چھوڑ دیا ضرور دھوکا پڑا یہان کوکب روشن ضمیر نے بیٹھکر ایک نامہ لکھا
غلام کو دیا کہ جاکر عمرو کو دیکر چلے آنا عمرو اسی سوچ مین برج مروارید مین بیٹھا ہی کہ غلام نے آکر نامہ دیا غلام
تو چلا گیا عمرو نے نامہ کھولکر پڑھا کوکب کی مہربانی تحریر سے محبت ظاہر ہی یہ بھی پایا جاتا ہے کہ پسند

ساتھ والون نے کوکب کو بہت گرمایا ہی یہی باعث غصّے کا ہے صاف مرقوم تھا کہ خواجہ تمنے بڑا کمال کیا تھا اصل مین مجکو گرفتار کیا مین نے اپنا غلام اسرار جادو مقرر کر رکھا تھا کہ اگر مین کسی بلا مین پھنسون میری صورت بناکر دکھلانا اُس نے وہی کیا تمنے بڑا دھوکا کھایا میرے اقبال نے مجکو بچایا اب کیا مجال ہے کہ مجھ پر دست انداز ہوسکو وہین بیٹھے تڑپا کر داب مین اپنا انتظام کرونگا بڑے بڑے فقرے کوکب نے لکھے تھے عمر و پڑھکر خاموش ہوا دل مین کہتا ہی اسکا تردد کیا مثل مشہور ہے مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد جو پروردگار کو منظور ہوگا وہ ہوگا تردد وانتشار بیکار رہے نامہ دار کو خلعت دیکر رخصت کیا آپ بیٹھکر سوچنے لگا کوکب قصر جمشیدی مین ہین خواجہ برج مرواریدمین انکو اس حال مین چھوڑو انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان لشکر صاحبقران و لشکر لقا مرجان جادو کا لقا کو روانہ کرنا طرف اپنے خداوند کے اور خود وعدہ کرنا کہ ہم صاحبقران سے سمجھ لین گے شمیم عیار کو روانہ کرنا براے گرفتاری صاحبقران وقت پر پہونچنا خواجہ کا ہدایت کوکب خمسہ ہوافق مضمون مقام

تکلف چھوڑ کر عزم سفر اب دل مین ٹھانا ہی
خدا جانے قضا کسوقت آئے کیا ٹھکانا ہی
مقدم اُسکو آنا ہے مقرر ہمکو جانا ہی
اجل سر پر کھڑی ہی خواب غفلت مین زمانا ہی
چھپر کھٹ کے عوض لازم جنازہ کا اُٹھانا ہے

یہ شوخی اور طراری بلا ہی کیا ٹھکانا ہی
ضرور اس شہسوار عرصۂ خوبی کو آنا ہی
کری پامال عالم کو یہ اُس نے دلمین ٹھانا ہی
غبار ہستی عاشق جو آج اُسکو اُڑانا ہی
سمند ناز کو گردن کا ڈورا تازیانا ہے

خود آرائی کا دلمین قصد اُس گلرو نے ٹھانا ہی
دل عالم غرض ہر رنگ سے اُسکو لبھانا ہی
دھڑی سی دیکھیے کس کس کا اُسکو خون بہانا ہی
لب گلرنگ پر مسی لگانے کا بہانا ہی
اسیر برگ گل لالہ کو نافرمان ہنسانا ہے

خرد کچھ کام کرتی ہی نہین اسرار عالم مین
بنا یا سکہ گل گلشن بازار عالم مین
ہمیشہ حکم جاری ہے نیا سرکار عالم مین
نکلتا ہی جو ہر گل زر کیف گلزار عالم مین

خدا جانے زمین مین دفن یہ کسکا خزانا ہو

فنا لازم وجود حادث کل کو ہے ہمدم — بھروسا کسکو ہو مہمان ہی دنیا مین بنی آدم
خدا کی ذات واجب ہی فقط حادث ہی یہ عالم — اشارہ آمد و رفت نفس کا ہی یہی ہر دم

بدن مین دم جو آیا ہے مقرر اسکو جانا ہی

سراسر کندہ نقش اشک ہی دل کے نگینے پر — وہ واقف ہی مین نا تھی ہون حنا کی خون پینے پر
کمر باندھی ہو وہ فتنہ گر ہی میرے کینے پر — رکھا ہی ہاتھ شفقت کا جو اسنے میری سینے پر

اسے اب آتش رنگ حنا سے دل جلانا ہی

زمانے مین عموما یون تو شاعر ہین کبھی ناسخ — مقابل ہو کسی سے حال کھلتا ہی جبھی ناسخ
سنو ناسیر یہ آورد ربط رعنا سے ابھی ناسخ — کمی ہوتی نہین نقد سخن کی یان کبھی ناسخ

ازل سے اپنے قابو مین معانی کا خزانا ہی

چابک سواران اشہب تیز گام زبان کو میدان مدعا مین یون جولان کرتے ہین شہسوار صبح خیال سخن آفرین، سخن را بکرسی نشاندہ این چنین، زلزلہ قاف تا قاف سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان حوالی بیابان گلریز مین فروکش ہین جہاندار شاہ کے فرزند نے بڑی دھوم دھام سے سامان دعوت کیا عرض کرتا ہی لقا کو حاکمان دربند حضور رشید روشن تن لیگئے حضور کا اسطرف جانا مناسب نہین ہی صاحبقران فرماتے ہین میرا عہد ہی جہان لقا جائیگا ضرور اسکو پہونچاؤنگا یہان مرجان جادو ساحر زبردست حاکم دربند مرجانیہ نے سامان دعوت لقا کیا کہا اے شہنشاہ باختر آپ خدمت خداوند مین تشریف لیجائین حمزہ کو مع فرزندان حمزہ ہم گرفتار کرکے روانہ کرینگے ہرچند بختیارک نے کہا ہمارا ٹھہرنا مناسب نہین ہی ہم بھی سامان جنگ دیکھین مرجان نے نمانا لقا کو روانہ کیا اس اقلیم کا ذکر وقت و ساعت پر تحریر ہوگا مرجان جادو نے بعد روانہ کرنے لقا کے اپنی عیار شمیم خاک ریز کو بلا کر تمام کیفیت بیان کی اور کہا دولت دنیا سے نہال کردونگا حمزہ صاحبقران کو گرفتار کر لا کئی سو بیک بچون کو ساتھ لیکر شمیم خاک ریز طرف لشکر صاحبقران کے چلا یہان صاحبقران زمان سے مشتاق جادو نے ذکر کیا کہ حوالی بیابان گلریز نہایت مقام سرسبز و شاداب ہی شکار متعدد و چشمہ ہاے آب روان طائران زمزمہ سرا صاحبقران

مشتاق ہوئے حکم دیا سامان شکار تیار ہو فوراً اسباب شکار مہیا ہوا سرداران نامی کو ہمراہ لے کر
شکارگاہ میں تشریف لائے صحرائے سبزہ زار میں فروکش ہوئے دن بھر شکار ہوتا ہے شام کو
بارگاہ میں آرام فرماتے ہیں ایکدن شکار کھیلتے ہوئے صحرائے سبزہ زار سے نکل کر قریب ایک
درۂ کوہ کے پہونچے دیکھا ایک درویش جگرریش لباس شبنجز پہنے ہوئے کئی سو شاگرد بیٹھا ہوا عبادت
خدا میں مصروف صاحبقران زمان پشت مرکب سے اُترے مع سرداران نامی جلیسی ہی
قریب اُس مرد بزرگ کی پہونچے اُس نے پکار کر آواز دی یا صاحبقران زمان آداب و تسلیمات
ہم فقرا کا قبول ہوا امیر نے جواب دیکر ساتھ والوں سے کہا درویش صاحب کمال معلوم ہوتا ہی
ہر ایک نے سر جھکا لیا عرض کی جو مزاج میں سرکار کے آئے وہی مناسب ہی بسم اللہ تکلیف
فرمائیے وہ درویش استقبال کرکے صاحبقران کو مع سرداران نامی باغ میں لایا مگر نہایت
فصیح و بلیغ ہی کلام میں تاثیر فقرات دلپذیر باغ کی سیر کرتے ہوئے بارہ دری میں داخل ہوئے
دیکھا اُس مقام پر سامان شاہانہ مہیا ہی فرش مشجر کرسیاں جواہرنگار دنگل عمدہ وہ درویش
دست بستہ عرض کر رہے ہیں حضور تشریف رکھیں میری خوش نصیبی کہ میں قدمبوسی سے مشرف ہوا
صاحبقران فرماتے ہیں میں آپ کی ملاقات سے سرفراز ہوا اٹھارہ برس پردۂ قاف میں بھی رہے
بڑے بڑے عابد و زاہد نگاہ سے گذرے مگر آپ نے اس صحرا میں باغ آراستہ کیا درویش
نے کہا بابا مراد یہ ہے کہ بندگان خدا کو آرام پہونچے اکثر شاہان جلیل سردار و رئیس اس حوالی
میں آتے تھے پانی نہ ملنے سے تکلیف اُٹھاتے تھے فقیر نے مشقت کر کے یہ باغ آراستہ
کیا آپ کے قدوم میمنت لزوم سے منور و روشن ہو گیا یہ کہکر درویش خود دوڑ کر اندر بارہ دری
کے آیا کرسیاں موافق مرتبے کے ہر ایک کے واسطے بچھائیں مشتاق ہو کر کھڑا ہوا
کہ رہا ہی کہ سرفراز فرمائیے صاحبقران خود منکسر مزاج ہیں چاہتے ہیں کسیکو صدمہ آزار نہ پہونچے
اس درویش کو راضی کرکے یہاں سے چلیں دل میں یہ ہی کہ فرزند جہاندار شاہ سے کہکر
اسکی جاگیر مقرر کرادیں لیکن صاحبقران زمان جہاندیدہ کار آزمودہ ملکوں ملکوں پھرے
بڑے بڑے عیاروں نے اگر عیاریاں کیں ساحروں کے پکڑنے میں مبتلا ہوئے بہ نگاہ
حیرت فقیر کو دیکھ رہے ہیں ہر مرتبہ وہ فقیر باغ میں دوڑ کر جاتا ہی اشیائے نادرہ

میوے وغیرہ چنتا جاتا ہے اکثر کئی مرتبہ سرداران صاحبقران زمان کے سامنے میوے پیش کیے صاحبقران زمان اشارے سے فارغ ہوئے کہ نئے مقام پر آنے کا اتفاق ہوا اس درویش کو کبھی نہیں دیکھا یکایک کسی شے کے کھانے کا قصد نکرو وہ فقیر سب کا افسر ہے ان باتون کو صاحبقران زمان کی سمجھ کر عرض کرتا ہے بابا فقیر بھی نہیں چاہتا کہ آپ کچھ نوش فرمائیے چند ساعت تشریف رکھیے آپ کے ساتھ کے عیار بھی آتے ہونگے انکی معرفت ہر شے طلب فرمائیے گا صاحبقران زمان کو یہ بات بہت پسند آئی حقیقت مین مہتر قران و گلباد وغیرہ عیاران لشکر اسلام صاحبقران زمان کے ساتھ آئے ہین یقین ہے تعاقب مین صاحبقران زمان کے آتے ہونگے امیر با توقیر کو بھی اُن سب لوگونکا انتظار ہوا اور دل مین چپکے چپکے کہ رہے ہین کہ ہماری عیار آجائین تو شاہ صاحب سے با اطمینان کلی بیٹھکر باتین کرین ایسا نہو باعث خرابی ہو یہی تیور دیکھکر درویش نے کہا بابا صاحب تمھاری عیار آجائین تب کچھ نوش کرنا احتیاط واجب و لازم ہے جبتک تشریف رکھیے آپکا کھڑا رہنا فقیر پر انتہا سے زیادہ شاق گذرتا ہے یہ درویش بھیوا آپکی قدمبوسی کا عرصہ بعید مدت مدید سے مشتاق تھا آج دل کی آرزو پوری ہوئی یہ سب سردار مع لندھور و مالک و نور الدہر مع صاحبقران زمان سات سردار ہین بارہ دری مین درویش کے ساتھ آئے ہین کرسیان بچھی ہین دنگل کلان پر صاحبقران زمان کرسیون پر مع چھون سردار کے آکر بیٹھے ہین جیسے صاحبقران زمان نے دنگل پر ہاتھ رکھا کرسیون کے اور دنگل کے پایہ شکست ہوکر اسمین سے بیہوشی اڑی سب سردار بیہوش ہوکر گرے یکایک درویش نے نعرہ کیا منم تمیم خاک ریز مہتر موسیقار اپنے شاگرد رشید کو ساتھ لایا تھا موسیقار نے جھپٹ کر بیشتارہ نور الدہر اٹھایا بیشتر نکل گیا تمیم جادو نے اب سب سردارونکو مع صاحبقران زمان کے ہمراہ لیا باغ سے نکلکر روانہ ہو گیا مہتر قران و ابو الفتح اصفہانی وغیرہ تعاقب مین اپنے آقائے نامدار والا اقتدار کے چلے آتے ہین جب خواجہ عمرو گئے تھے تب مہتر قران سے کہ گئے تھے کہ آقائے نامدار ذی اقتدار کا خیال رکھنا مہتر قران کو بڑا تردد ہے کہ ایسا نہو کوئی افتاد پڑے استاد آکر فرمائینگے میرے نہونے سے یہ آفت برپا ہوئی اسی خیال مین پھرتے پھراتے آکر اسی باغ مین پہونچے گھوڑے اپنے سردارون کے کوتل پائے باغ کے اندر آئے بارہ دری

مین سامان بیہوشی مہیا دیکھا خیال کیا کہ کوئی عقلمند عیار تھا ذکل کرسی سے بیہوشی اڑی ورنہ
صاحبقران زمان دھوکا کھانیوالے نہ تھے فوراً رنگ و روغن عیاری کا لگاکر شکل فقیر
تیار ہو کر جستجو مین صاحبقران زمان کے چلا نقش پا دیکھتا ہوا جاتا ہے مہتر معہ سیقار
شاگرد شمیم پشتارہ نورالدہر کا لیکر آگے بڑھ گیا شمیم جادو کو اپنی عیاری پر بڑا ناز ہے ٹھیرتا ہوا جاتا ہے
وہی فقیر کی شکل بہ ہو حق کرتا تسبیح جپتا ہوا بھبوت تمام جسم مین ملے ہوے ایک سونٹا ہاتھ مین لیے
ہوے ایک کنوئین پر آکر ٹھیرا مہتر قران بھی پہونچے شمیم جادو نے فقیرونکی بڑی خاطر کی کہا
داتا آپ لوگ کہان سے آتے ہین قران نے بھی اسیطرح کے جواب دیے شمیم جادو نے جھولی سے
پھول نکالکر کہا یہ بابا فقیرون کا تحفہ ہے مہتر قران نے پھول لیے الفقر و الفتح وغیرہ لیتے ہی پھول سونگھنے
لگے قران نے انکو بدلکر سونگھا وہ سب سونگھتے ہی بیہوش ہوے شمیم جادو سمجھا یہ بھی
بیہوش ہوگا نعرہ کرکے جھپٹا کہ سبکو گرفتار کرلون قران لغدہ پکڑ کے جا پڑا قران کے ساتھ والے
بیہوش پڑے ہین اُس کے ساتھ والے چالیس عیار پشتارہ صاحبقران زمان کا وہین چھپا دیا قران کو
گھیر لیا قران نے بھی لغدہ کھینچا اپنے نام کا نعرہ کیا اکیلا قران سب کو جواب دے رہا ہے
شمیم جادو آواز دے رہا ہے کہ یارو اس کا پیے کو پکڑ لو مین نے ذکر سنا تھا کہ جان بخش خواجہ عمرو
مشہور ہے اسی نے خواجہ عمرو کو استاد بنا کے بٹھالا ہے جو کچھ ہے عیارون مین اسی کی ذات ہے اسیکی
عیاری کرامات ہے قران بڑے زور شور سے لڑ رہا ہے شمیم جادو کو تنگ کر دیا ہے کئی عیار قتل کیے
اپنے جو عیار بیہوش پڑے ہین انکو بھی بچا رہا ہے اپنے ساتھ والون مین کسیکو قتل نہین ہونے دیا
ہرچند شمیم جادو قصد کرتا ہے کہ یہ جو بیہوش پڑے ہین انمین سے ایک آدھے کو قتل کرون
مہتر قران اُن عیارونکی گرد پھر رہا ہے جسطرح شمع کے گرد پروانے پھرتے ہین اس لطف سے
جنگ کر رہا ہے کہ شمیم جادو اپنے سامنے کسیکو موجود نہین جانتا بہت عیاری کا دعوی ہے الامان
الامان کر رہا ہے حکم دے رہا ہے کہ گرفتار کرلو یہ نہ بچنے پائے اگر یہ زندہ نکل جائیگا فساد برپا کریگا
شاگرد گھبرا کر کہتے ہین آپ استاد ہین مقابلہ کیجیے ہم تو اپنی لیاقت بھر جرات صرف کر چکے آپ استاد
ہین بڑھکر مقابلہ کیجیے سر کاٹیے یہان تو یہ رنگ ہین خواجہ عمرو بن امیہ ضمری برج مروارید مین
بیٹھے ہین مگر گھبرا رہے ہین کبھی دل مین خیال آتا ہے کہ آقا نامدار کسی کا کہنا نہ مانین گے مرجان

کے مقابلے مین جائینگے وہ ساحر زبردست ہوا ایسا نہو میرے مالک پر کوئی چشم زخم پہونچے یہان
کوکب کو بھی ان مقدمات کا خیال ہے خواجہ عمرو کی عیاری کا ایسا دھوکا کھایا ہے کہ
ہر وقت مراقبہ واقعہ مین بیٹھے رہتے ہین حال صاحبقران پر نگاہ پڑی کوکب روشنضمیر
بانو قربیتاب ہوگیا خیال آیا اتنے بڑے رئیس اعلیٰ کو گرفتار کر کے عیار لیے جاتا ہی بڑی افسوس کی
بات ہی فوراً ایک پرچہ خواجہ عمرو کو لکھا مضمون پرچہ یہ تھا کہ خواجہ عمرو ہم تمپر احسان کرتے
ہین سب سے اوپر عیاری کر کے شمیم جادو صاحبقران زمان کو لیے جاتا ہے تمھارے شاگرد
قران نے رد کا ہی کی ہے بیک بجون سے لڑ رہا ہی جلد اپنے کو اُس جگہ پہونچاؤ اور جس
طرح چاہو نکل جاؤ مین دخل ندونگا جب تک پلٹ کے نہ آؤ گے ایرج نوجوان کو بھی نہ قتل
کرونگا یہ پرچہ شہنشاہ کوکب روشنضمیر کا پاس خواجہ عمرو کے پہونچا گھبرا گیا صاحبقران
زمان سے خواجہ عمرو بڑی محبت رکھتا ہی فوراً لباس عیاری ذات پر آراستہ کیا تخت زبرجدی
پر سوار ہوا تخت مثل ہوا کے اڑتا ہوا طرف سے قصر جمشیدی کے چلا شہنشاہ کوکب روشنضمیر
قصر جمشیدی مین رونق افروز ہی ایک ساحر کہ محراب جادو اُس کا نام ہی نہایت بدباطن مقدمہ
خواجہ عمرو مین کوکب روشنضمیر کو اُس نے بہت سمجھایا آٹھو پہر کہا کرتا ہی ای شہنشاہ
کوکب روشنضمیر مجھے حکم دیجئے مین خواجہ عمرو کا سر کاٹ لون اکثر اوقات شہنشاہ کوکب
نے اس ملعون کو جواب سخت بھی دیے کہ ای محراب جادو مجھے خواجہ عمرو کی چشم نمائی
منظور ہی اکثر خواجہ عمرو بگڑ جاتا ہی بہرام فلک سے سنبھالے سے نہ سنبھلا تدبیر سے اسکو گرفتار
کرونگا تو اس مقدمہ مین بالکل دخل ندے مگر یہ نہین مانتا آٹھ پہر یہی باتین کیا کرتا ہی اس
وقت شہنشاہ کوکب روشنضمیر تخت پر جلوہ فرما ہین دنگل پر محراب جادو بیٹھا ہے کہ
سب نے دیکھا خواجہ عمرو لباس زرین پہنے ہوئے تخت اڑاتے ہوئے چلے آتے ہین محراب جادو نے
کہا ای شہنشاہ کوکب برق نبکر گردن ساربان زادے کی دو ٹکڑے کرون ای شہنشاہ کوکب
اسی کی ذات کا سارا فساد ہوا اگر یہ ایرج نوجوان کو روک دیتا تو کبھی وہ آنے کا ارادہ
نکرتے اس نے کچھ دخل ندیا ای شہنشاہ کوکب یہ ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ یہی چاہتا ہی
کہ بادشاہون مین فساد رہی مین لوٹتا مارتا پھرون اب لڑائی ختم ہوئی تھی اس نے

کہا لاؤ یہ جھگڑا لگا دون ابھی سب فساد مٹے جاتے ہین کوکب ہان ہان کرتا رہگیا محراب جادو
کو تاب نہ رہی اپنے نزدیک سمجھا مالک کی خیر خواہی ہے سحر کر کے بلند ہوا برق بنکر عمرو پر گرا
عمرو کے دو ٹکڑے ہوئے لاشہ زمین پر گرا کوکب غصے مین روتا ہوا اٹھا کہا او بیحیا یہ تو نے کیا کیا
مین قتل عمرو پر قادر نہ تھا مین نے تو خود اسکو اطلاع کر دی کہ تیرا آقا گرفتار ہو گیا اُس نے مجھ پر
احسان کامل کیا کیونکہ گرفتار کر لیا تھا نہ مانتا نہ چھوڑتا انصاف شرط ہے جھپٹ کے کوکب روشن ضمیر نے
محراب جادو کی گردن پکڑی عمرو کا لاشہ جو دیکھتا ہے کلیجہ پھٹا جاتا ہے خورشید روشن رائے
کہتا ہے اے محراب تو نے بڑا غضب کیا لو اب شوکت صاحبقرانی گرا صاحبقران و فرزندان
صاحبقران سب اسکے خون کا دعوی کرینگے جان بچانا مشکل ہوگی بیٹے اسکے عیاری مین بلائے
روزگار ہین ہر طرف قصر جمشیدی مین بھی الم ہے محراب نے غضب کیا عمرو کو مار ڈالا کوکب روشن ضمیر کا
تو یہ حال ہے کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا ہے لڑکھڑاتا ہوا اپنے مقام سے اٹھا محراب کی گردن مروڑ کر مشکین
باندھین ستون سے باندھا تیغہ کھینچکر کھڑا ہوا کہا کیون او نامرد مین نے تجکو حکم دیا تھا کہ تو خواجہ عمرو کو
قتل کر تو نے کس کے کہنے سے یہ کام کیا تجکو کس نے حکم دیا محراب جادو کے منھ سے بات نہین نکلتی کانپ
رہا ہے کوکب کو انتہا کا غصہ ہے قبضے پر ہاتھ ڈالکر کہا اے محراب تیرا سر کاٹکر کنگورے پر قلعہ کے رکھونگا لاشہ تیری
تشہیر ہو تجھ ایسے بیحیا کی ذلت کی یہی تدبیر ہے ہر وقت خواجہ عمرو و امیر حمزہ صاحبقران کی بزرگیان
ہمسے بیان کیا کرتا ہے ہم سنکر خاموش ہو رہتے ہین یہ تو نے بڑا غضب کیا کوئی ملازم وزیر و امیر
محراب جادو کی شفاعت نہین کر سکتا کوکب خود تیغہ لیے ہوے کھڑا ہے محراب خاموش کچھ جواب
نہین دیسکتا قریب ہے کہ کوکب روشن ضمیر جھپٹ کر ہاتھ مارے کہ محراب جادو کو دو ٹکڑے کرے ہون خورشید
روشن رائے وزیر اعظم نے اتنا کہا کہ اے شہریار کیا اسکو قتل کرنے سے عمرو زندہ ہو جائیگا کوکب نے کچھ جواب
ندیا تیغہ برق تاب کھینچکر بڑھا محراب کے منھ سے بے اختیار یہ نکل گیا کہ اے حلال مشکلات عالم واسطے
دستگیر مصیبت پنج والا اسوقت سخت و صعب مین میری مدد کر دامن مدعا گل آرزو سے بھر قطعہ
تو آن رفیع مکانی کہ ساکنان فلک + بر آستان تو دارند میل دربانی + چہ احتیاج بہ پیش تو از دل گفتن
کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی + یہ قطعہ پڑھا کبھی دل سے کہتا ہے ہائے مین نے بڑا غضب کیا امیر عیار
طرار کو قتل کر ڈالا کہ جس نے اس کفر آباد کو اسلام آباد و بنایا لاکھون بندگان خدا فیض عمرو سے مسلمان ہوے

اصل یہ ہی کہ رہروان منازل جہالت پر اس مقدس کے احسان ہو رہے ہیں مدت سی دل مین تھا کہ
خواجہ عمرو سی ملاقات کر کے مناظرہ کرون اگر قائل ہو جاؤن دم وحدانیت کا بھرون اسوقت
شمع دنیا سے اندھا ہو گیا ہی ہے کیا حرکت کی گذرا ای خدای نادیدہ اگر تیرا مذہب برحق ہی میری
جان بچ جای تو مین اس مذہب کو اختیار کرون یہ کہکر محراب رو رہا ہی بعد لمحہ کوکب پھر تیغہ کھینچکر
چلا محراب دعا مانگ رہا ہی کہ پہلو سے نعرہ ہوا ای شہنشاہ اسکی کیا خطا ہی پروردگار اپنے بندون کو
بچا لیتا ہی کوکب نے جو پلٹ کر دیکھا مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گزاری شاہ عیاران عیار
خواجہ عمرو نامدار سامنے سے چلے آتے ہین دوڑ کر کوکب کا ہاتھ پکڑ لیا کہا ای برادر بس اسکی کیا خطا ہی
تمہارا خیر خواہ ہی مجکو تمہارا دشمن جانکر اُس نے قتل کیا اُلٹی بات یہ کہ تم بھی اُس سے آزردہ ہوا اسکو قید سے
رہا کرو خلعت ملنا چاہیے یہ کہکر عمرو نے محراب کی زبان سے سوزن نکال لیا محراب کے قید سے رہا کر دیا
محراب دل و جان سی عمرو کی عیاری کا عاشق ہوا اطاعت دین اسلام بھی قبول کی کوکب سی کہا
ای شہنشاہ اب کبھی غلام سے ایسی حرکت نہوگی بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ شعر خلاف رای
سلطان رای جستن + بخون خویش باشد دست شستن + مجکو کسی مقدمہ مین کیا دخل ہی جو حکم حضور
ہوگا بجا لاؤنگا عمرو کے قدمون پر بھی گرا آنکھین تلوون سی ملین چپکے سے یہ بھی کہا جو کچھ غلام سی خیر خواہی ہو سکیگی
بجا لاؤنگا عمرو نے کچھ جواب ندیا کوکب سی رخصت ہوا کوکب نے سب مقام جنگ قران کے نشان
بتلا دیے کہا اپنے تئین جلد پہونچاؤ خواجہ عمرو فوراً تخت پر سوار ہوا کوکب نے بروقت روانگی خواجہ نے
یہ بھی کہا کہ مجکو محراب جادو کی بد باطنی کا خیال تھا مین نے اُس شخص کو عمرو بنا کے بٹھا دیا تھا مین علحدہ
ہو گیا شکر ہی کہ خدا نے اپنا فضل کیا اب جو صورت خواجہ عمرو کو منظور ہوئی وہ صورت بنکر تیار ہو تخت
پر سوار ہوا جہان شمیم و قران لڑ رہے ہین اسطرف روانہ ہوا یہان قران یکہ و تنہا سب عیارون کو
جواب دے رہا ہی ہر شاگرد دل کو بچاتا ہی لڑائی کا رنگ یہ ہی کہ قران بجرات و شوکت مصروف جنگ
ہین کہ آسمان سی نعرہ ہوا او کالے کیا کرتا ہی منم تصویر سامری حکم خداوند ہی کہ مسلمانون کو جلد غارت کرو
بھاگ ورنہ تجکو جہنم مین جھونکدونگا قران نے پلٹ کر دیکھا کہ یہ کیا بلا ہی نگاہ پڑی ایک شخص عجیب الخلقت یعنی
ایک سر مین صدہا آنکھین صورت ہیبت ناک ایک جامہ زیب جسم جو ہر مرتبہ رنگ بدلتا ہی کبھی سرخ کبھی
سبز کبھی سیاہ حقیقت مین ایسے لباس پر کرامت کا اشتباہ منہ سے شعلہ ہاے آتش نکلتے ہین آواز

ہیبت ناک ضعیفی مین چست و چالاک بیباک خشمناک وہین سے للکارتا ہوا تخت کو اڑاتا چلا آتا تھا شمیم
کی تیغ بغین ہاین قران پر غصہ مسلمانونکی برائی قران نے چاہا بغدہ کمر سے کہ جا پڑون یہ شخص مہیب
بھی تخت سے کود اقران پر جھپٹ کے جا پڑا قران نے چاہا بغدہ مارون عمرو نے خال چشم دکھایا
قران کے ہوش اڑ گئے شبیہ سامری نے کمر سے تسمہ کھولا طرف شمیم خاکریز کے پھینکا اور آواز
دی ای مقبول بارگاہ سامری و جمشید اس تسمے سے کا ہے کی مشکین باندھ لے شمیم یہ سنکر بہت
خوش ہوگیا وجد کرنے لگا دوڑ کر تسمہ اٹھایا جیسے ہی شمیم نے تسمے کو ہاتھ مین اٹھایا تڑاق سے تسمہ
ٹوٹا اس مین سے دھوان نکلا شمیم بیہوش ہو کے گرا اب عمرو نے نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و قطب
فلک خنجر گزاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار دیکھا او شمیم یون گرفتار کرتے ہین
شمیم گرا خواجہ نے چاہا دوڑ کر اسکی مشکین باندھون کہ ظلمات جادو کا نعرہ ہوا مرجان نے اسکو
ساتھ کر دیا تھا کہ اگر شمیم پر کوئی افتاد پڑے تو اسکو بچانا ظلمات نے آتے ہی سحر کیا سب کے
ہاتھ پانون بیکار ہونے لگے ہر چند کہ قران نہایت چست و چالاک ہے جب عمرو نے شمیم خاکریز کو
بیہوش کیا قران اس خیال مین تھا کہ ہمراہیان شمیم کو قتل کرین نیشتارہ اٹھالین جیسے ہی نعرہ
کی آواز آئی مہتر قران نے بغدہ ٹیک کر جست کی کہ نکل جاؤن سحر سے اپنے کو بچاؤن بچاس قدم
پر جا کر گرا مگر سحر چل چکا تھا پانون زمین نے تھام لیے بغدہ ہاتھ سے گرا عمرو بھی لڑکھڑایا تو شمیم
کی مشکین باندھنی چلا تھا اُسکے بھل زمین پر گرا ظلمات جادو سیاہ رو بدخو گوشہ صحرا سے
للکارتی ہوئی ظاہر ہوئی کہ او عمرو تجکو پہچانا ہمارے مالک کا اقبال کہ مین عین وقت پر پہونچی
تجھ ایسے مکار پر قبضہ کیا حقیقت مین مرجان جادو ہمارے شاہ نے سچ فرمایا کہ عمرو چھلاوا ہے
چشم زدن مین مشرق سے مغرب پہونچتا ہے آج اُسکا ظہور ہوا لیکن تیری عقل کا قصور ہوا ایسے
کلمات مہملات کہکر تیغ کھینچا برائے قتل عمرو و قران چلی اسوقت عمرو و قران کی بیقراری و
اشکباری موت کا سامنا نہ کوئی معین نہ مددگار صحرائے ہول خیز وحشت انگیز سامنے جلاد خونریز
بلک بلک کر دعائین کرنے لگے اے معین و مددگار موت و زیست کا تجکو اختیار ہے بندہ ہر حال مین مجبور
و لاچار ہے اس ظالم کی بدعت سے بچا اے معبود امان دے کیسے کیسے مقام پر تونے بچایا افراسیاب
ایسے ساحر کو تدبیر سے اس حقیر کی قتل کرایا اسوقت بیکسی و بےبسی مین سوائے تیرے کس سے عرض کرین

اس عبد ذلیل کے قتل ہونے سے اہل اسلام پر زوال آجائیگا اہلیان دربند خمید شہد نگار کا زور بڑھیگا
بچپن سہی تو نے ناز برداری کی کیسے مقام سخت وصعب مین مدد کی جو بلا آئی تو ہی نے رد کی اس وقت
اس ظالم کے ہاتھ سے بچالے اسطرح بلبلا کر جو عمرو نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا غنچۂ آرزو شگفتہ ہوا
باد مراد چلی باغبان قضا و قدر نے رحم کیا کہ صحرا سے پھولون کی لپٹین آئین نعرہ ہوا منم ملکہ بہار
گلعذار او ظلمات کیا کرتی ہے پہونچی پہونچی گلدستہ مارا ظلمات نے سحر کو دفع کیا بہار و ظلمات
سے سحر چلنے لگا دو تین سحر دفع دفع ہو گئے ایک مقام پر بہار نے کارد سحر جھولی سے نکالی اسم سحر کا
پڑھکر ظلمات پر پھینکی ظلمات نے چاہا بچون پیچھے بھی ہٹی آگ برسائی ہزار طرح جان بچائی سحر بہار
نے رکا سینہ پر کینہ پر کارد سحر پڑی مہرۂ پشت کو توڑ کر پار گذری آواز آئی کشتی مرا نام من ظلمات
جادو بود پشتارون پر خواجہ نے اپنا قبضہ کیا اب جو دیکھا نور الدہر کو اس مجمع مین نہ پایا عمرو کو بڑا
قلق ہوا امیر باتوقیر سے کہا آپ لشکر مین چلیے مین جاکر فکر نور الدہر کرون ایسا نہو اس غیر پر کوئی
زوال آجاے تو بڑا غضب ہو ہر چند صاحبقران زمان نے فرمایا کہ خواجہ ذرا تامل کرو خبر منگائی جائیگی
عمرو کے دل کو تاب نہ آئی بانہایء عیاری سے آراستہ ہو کر تلاش مین شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان
کی روانہ ہوا صاحبقران دلبند صور و مہتر قران طرف لشکر کے چلے عمرو کیواسطے بیقرار کہ دیکھین پرائے
ملک مین جاکر کیا گذرے حالات سے ہمکو ابھی بخوبی آگاہ نہین ہے خواجہ عمرو نے شمیم عیار کو گرفتار کیا تھا
اسکو بیہوش کر کے لشکر مین لائے صاحبقران زمان سے کہا مین براے تدبیر نور الدہر جاتا ہون
ہر چند صاحبقران نے منع کیا عمرو نے ناتا شمیم کو اپنی شکل بنایا آپ بشکل شمیم بنکر تیار ہو پشتارہ
لگا کر سمت دربند مرجانیہ چلے یہان مرجان جادو تخت پر بیٹھا ہوا ولان اول ذکر کر چکا ہون کہ نقاب
کو اُس نے روانہ کر دیا عرضی بھی یہان سے بھیجی بعدہ موسیقار پشتارہ شہزادہ نور الدہر لیکر آیا نور الدہر کو
بھی اُس نے روانہ کر دیا کہا کہ اگر مناسب وقت ہو قدرت نور الدہر سے اپنے کو سجدہ کرا مین ہم یہان خاتمہ
کر دینگے پشتارہ نور الدہر ادھر روانہ ہو چکا تھا کہ ہرکارون نے خبر دی اے شہریار مہتر شمیم لشکر مسلمانان مین
گیا عمرو ایسے عیار کو گرفتار کیا ہے پشتارہ لیکر آتا ہے مرجان ہنسا کہا اچھا آنے دو یہ خبر تھا کہ دیکھا مہتر
شمیم گردن مین اٹھا ہوا پشتارہ عمرو کا لیکر آیا مرجان بہت خوش ہوا کہا لیجاکر قید کر دیم حکم قتل و عدم قتل کا دیکر
خود بعد عمرو تو اس فکر مین ہین کہ ہم دربار لوٹ لین مرجان نے اسیوقت نامہ ساحر کو لکھا یہی مضمون

تھا کہ عمرو عیار یہاں قید ہی جو اسمین راز ہو تحریر فرمایئے غلام کو آگاہ کیجیے نامہ دار مرجان کا چلا کچھ حال بکر اک خورشید روشن تن کا بھی تحریر کرنا واجب ولازم ہوا اسکی کیفیت یہ ہی کہ سونیکے تخت پر بیٹھا ہی جو جو تصویرین خدائی کرچکی ہین مثل ان کے کہ زبرجد شاہ خدائی کرتا تھا ہمہ کی صاحبقران کے مارا گیا وہ دربار مین خورشید روشن تن کے موجود ہی آواز یہی آ رہا ہی کہ یارو میری خدائی جھوٹی تھی جب مین ہر السیب کرنے خدائی کے جہنم مین پھینکا گیا مین نے اطاعت خداوند خورشید روشن تن دل وجان سے کی تب آرام ملا اسیطرح لات ومنات کی تصویرین جابجا رکھی ہین وہ اپنی رد و قدح بیان کر رہے ہین دربار مین اسکی ایک ہنگامہ برپا ہی خورشید روشن تن اپنے مرتبے کو دیکھکر پھولا جاتا ہی یکایک خبر گذری کہ خداوند بجدہ ہزار ملک باختر از دست خدا پرستان ہزیمت خوردہ بامید کفالت آیا ہے خورشید روشن تن نے حکم دیا سب خداوند باطل برائے استقبال جائین لقا ادھر سے جاتا تھا کہ دیکھا اُس نے زبرجد شاہ بہشت مرکب پر سوار میرے استقبال کو آیا ہی حیران ہوکر دیکھنے لگا زبرجد شاہ مرکب سے کود اپایۂ تخت لقا سے لپٹ گیا کہا ای بھائی تو یہ کبر و خدائی کا دعویٰ نکرنا ہم آغاز و انجام دیکھ چکے اب ہمارے دل مین کیا فتور آئیگا لقا کو زبرجد شاہ نے سمجھا کر اپنے ساتھ لیا بڑے کبر و فخر سے قلعہ مین لاکر لقا کو پہونچایا لقا نے دیکھا رعایا دلشاد شہر آباد ہر طرف دیر بنے ہین انمین تصویرین خورشید روشن تن کی رکھی ہین پوجے پاٹ ہو رہی ہین ہر مقام پر یہی ذکر ہے کہ خداوند باطل آتا ہے اگر خداوند اصلی ہوتا اپنے بندونکے ہاتھ سے شکست نہ کھاتا ہمارا خدا خداوند خورشید روشن تن کیا کیا عجائب وغرائب کھلاتا ہی سب باتون پر قادر ہی کرامات خدائی سے ماہر ہی بختیارک ان مقدمات کو سنکر حیران ہو رہا ہے قلعہ خورشید نگار مین اگرچہ داخلہ کیا شہر نہایت آباد جابجا دیر بنے ہوے ہین تصویر خورشید روشن تن کی باتین کر رہی ہی خلقت کا جابجا انبوہ صورت لقا کی دیکھکر سب ہنس رہی ہین بختیارک کو پہلو مین دیکھکر پوچھتے ہین یہ مرد مضحک وضع کون ہے لوگون نے جو کہا شیطان شہر والے خوب ہنسے چہار طرف سے ڈھیلے مارنے لگے کوٹھون پر رنڈیان لیے وارث دیتی ہین او لنگوٹے شیطان تجھ خدا غارت کرے تو سب کو بہکاتا ہی جیسا تیرا خدا جھوٹا اسیطرح تو بھی جھوٹا ہی ناحق کا فساد برپا کرتا ہی ہمارے خداوند تجھے جہنم مین بھجوا دینگے لقا پر تو ہر طرف سے لعن طعن ہو رہی ہی بڑے بڑے رئیس ایسے پکارتے ہین واہ بے جھوٹے خدائی کا دعویٰ کرلیا شت کا

احوال نہ دریافت ہوا لقا اپنا مُنھ چھپائے ہوے بختیارک بھی کہتا ہو یا خداوندا خاموش رہیے اس
قدر ڈھیلے پڑے ہین بعض کے سرون سے خون جاری جس گلی سے نکلتے ہین رک کے تالیان بجاتے ہین
ہر کوچہ و برزن مین غل ہو الو آیا ہو اسکو قدرت انکو شہر مین نہ آنے دین لقا ساتھ والون کو اشارہ
کرتا ہے جلدی نکل چلو رہبری کرکے دردولت شاہی پر پہونچین دیکھا ہزار ہا گھوڑے پالکی نالکی
سواری کے گینڈے چوبدار وغیرہ دست بستہ کھڑے ہین اہتمام ہو رہا ہے کوئی لقا کے استقبال کو نہ آیا
لقا محو تھا کہ بختیارک نے کہا استقبال کی کیا ضرورت ہو اسکا انتظار کرنا عین حماقت ہو آپ تو بامید
کفالت آئے ہین بختیارک تو کلید عقل لقا ہو شیطنت مین بھی یکتا ہو لقا قریب پردے کے آیا دیکھا
پردہ کھنچا ہوا درگہ سالار دنگل شوکت پر قرق زنجیر سنہری لگی ہو درگہ سالار اپنے مقام سے اٹھا لقا کو
سلام کرکے کہا جائیے اندر تشریف لیجائیے لقا بہت خوش ہوا پردہ اُٹھا کر اندر گئے بختیارک فرامرز
نابکار فرزند نوشیروان وضیغم خون آشام ویاقوت شاہ یہ سب لقا کی ساتھ ہین بارگاہ مین اگر دیکھا
بہت بڑی بارگاہ ہی چالیس ہزار دنگل ومیز وکرسیان ایک تخت سونے کا اُسپر ایک شخص تاج سر پر رکھے
ہوے بڑے رعب ودبدبے سی خاموش بیٹھا ہو ایک جانب بختیارک نے دیکھا خداوند گوسالہ بخنو
یعنی سونے کی گائے ایک جانب خداوند مینار نشین ایک جانب بی بی دم خبیثہ جسکو خواجہ عمرو نے
مارا تھا ایک جانب پتلے لات ومنات کے ایک جانب زبرجد شاہ ایک جانب فرعون شاہ
بیٹھے ہوے ونگھاے زرین پر باتین کر رہے ہین لقا کو دیکھ کر سب اُٹھ کھڑے ہوئی جنھون نے
دعوی خدائی کیا تھا پکارنے لگے اے زمرد شاہ باختری ہمارے تمھارے پیدا کرنے والی سامنے
موجود ہین زندگی مین ہم سبکی آنکھون پر پردے پڑے رہے بعد مرنے کے جہنم مین پھینکے گئے تب
حال سرکشی کھلا جہنم مین جلتے تھے ہڈیون سے شعلہ ہاے آتش نکلتے تھے بعد عرصہ دراز فرشتون نے
ہمکو سمجھایا تب راہ پر آئے تب جسم مین ہماری روحین پھونکی گئین اب یہ مرتبہ حاصل ہو کہ مصاحبان
قدرت کہلاتے ہین مزے اُڑاتے ہین تمکو زندہ دیدار نصیب ہوا تخت قدرت سی قریب ہوا یہ سنتے ہی
لقا تھرا گیا زبرجد شاہ چونکہ اسکا بھائی ہو راہ سے سمجھاتا ہوا آیا ہو لقا نے فوراً جھپٹ کر سجدہ کیا
قدمون سے لپٹ گیا کہا یا خداوند من چہ تقدیر کردم نوے ہزار برس پیشتر مین نے یہی تقدیر کی تھی
دربار مین اسپ سکے آؤ لنگا راہ من بڑے خدمات اُٹھائے من چہ تقدیر کردم اسپر وزرا امرا سبھا

ہنسنے لگے خورشید روشن تن نے کہا کیون بے ادب تجھکو جہنم مین بھجوا دون بختیارک دہائی دینے
لگا زبرجد شاہ نے بڑھکر عرض کی حضور یہ الفاظ اسکی زبان پر چڑھے ہین انکا خیال نہ فرمایئے اور
یاقوت شاہ وغیرہ بھی قدمون سے لپٹ گئے ہر ایک نے یہی کہا مین جو تقدیر کردم بر خفا نہ ہوجیے
رفتہ رفتہ چھوڑ دیگا تب خورشید نے اشارہ کیا دلنگل زرین بیٹھنے کو ملا لقا بیٹھا ہی کہ خورشید
روشن تن نے لقا سے پوچھا یہ شخص زرد روزرہ پوکون ہی لقا نے کہا یہ شیطان درگاہ خداوندی ہے
خورشید نے کہا ہماری سرکار مین سب کچھ تھا شیطان کی خواہش تھی ہمنے بھی اسکو عہدۂ شیطنت دیا سولاکھ
من سونے کا طوق ہے اس کے گلے مین ڈالا جاے بختیارک نے فریاد کی یا خداوند اس بار کی تاب لاسکونگا
اس قیمت کا طوق مرحمت ہو خورشید روشن تن نے کہا ای وزرا سچ کہتا ہی جواہر کا طوق لعنت آیا
بختیارک کو یہان بھی عہدۂ شیطنت ملا جب طوق لعنت گلے مین پڑچکا پھر تو یہ بھی پھبتیان کہنے
لگا اگر کسی نے کچھ اعتراض کیا تو صاف جواب دیتا ہی خداوند نے اس شخص کو شیطان بنایا
شیطان کو کوئی نہین روک سکتا جی مین کہتا ہی ای بختیارک خوب سکا رنگ بندھا ہوا ہی یہ ذکر ابھی
تمام ہونے پایا تھا کہ مہتر موسیقار نیشارہ نورالدہر نامدار لیکر پہونچا خورشید روشن تن کے سامنے
سب کیفیت بیان کی بختیارک تو یہی کہتا ہے کہ یا خداوند نورالدہر کو قتل کیجیے خورشید روشن تن نے
جھڑک دیا کہا کیا بیہودہ بکتا ہی اس بندے نے کیا خطا کی ہی کوئی گناہ بھی نہین سرزد ہوا یہ ہمارے
سپہ سالار قدرت کا پوتا ہے اس سے ہم اسکو لڑوائینگے یہ شکین باندھیگا حکم دیا کہ قصر مروارید مین لیجاؤ
ایک قصر عمدہ مین لایا نورالدہر کو پہونچایا شاہزادہ ہوشیار ہوا مکان نہایت آراستہ و پیراستہ ہی
ملازم حاضر ہین خدمتگذاری نورالدہر کی کررہے ہین کنیزیان سلام کی لائی عرض کی ای شہریار آپکا
جی چاہی دربار خداوندی مین چلیے وہ سب وزرا امرا نورالدہر کو سمجھاتی ہوی دربار مین لائی جو ذکر
کرچکا ہون اُسیطرح پر دربار آراستہ ہی نورالدہر نے بطریق اسلام سلام کیا لوگ بگڑنے لگے خورشید نے
سبکو منع کیا کہا یہ ہمارے مرتبے کا پہچاننے والا ہے ابھی نجیبی آگاہ نہین ہوا یہ کہکر قریب بلایا نقاب
چہرے سے الٹ کر آواز دی ای بندۂ خاص بخواص اس جانب دیکھو جیسے ہی نورالدہر کی نگاہ اس
چہرہ بخس پر پڑی چیخ مار کر رو دیے سجدے کے واسطے جھکے کہتے تھے یا خداوند اب مین نے
پہچانا حمزہ نے مجبور گشتہ کر رکھا تھا اسقدر روئے یقین تھا کہ روح قالب سے نکل جاے سامنے

کشتیان سلاح کی تھین پریزادان دردرگوش مرصع پوش کشتیان لیکر خدمت مین نورالدہر کی
حاضر ہوئین اپنی ہاتھ سے سلاح جسم پر شاہزادے کے آراستہ کیے زرہ مین مروارید بے بہا آراستہ
خود زرین طلا ہے تمام اشیاء نادرہ جسم پر نورالدہر کے آراستہ کین دست راست مین خورشید روشن تن کے
دنگل بچھا ہی اسپر بیٹھنے کا حکم ہوا نورالدہر بن بدیع الزمان بڑی آسایش سے دنگل پر جا کر بیٹھے ناچ
سامنی ہونے لگا ہنگامہ عیش ونشاط گرم ہی کہ آسمان پر برق تجلی کا غلغلہ گو دمین خورشید روشن تن کے
آکر گرا خورشید نے کاغذ اٹھا لیا خود اسکو پڑھکر ہنسا ایک جادوگر کہ نام اسکا بہلول جادو ہے
خورشید روشن تن نے ہنسکر کہا ساربان زادہ طلسم ہوشربا سمجھا ہی بشکل مہتر شمیم دربار مین حاضر ہے
ای بہلول جلد جاؤ ساربان زادے کو گرفتار کرو شمیم کو لا کر دو مرجان سے کہنا اے بندۂ خاص اخلاص
بہت اچھی طرح انتظام کرنا حمزہ اس ملک کو اقلیم باختر سمجھا ہی بہت ذلت اٹھائیگا بہلول اسیوقت
چلا یہان خواجہ عمرو دربار مین مرجان کے رنگ جما رہے ہین سر ہلا ہلا کے یہ غزل گا رہے ہین نظم

طلب کر دوست تری یاد مین راحت ٹھہری
استغنا بھی نہ کبھی وصل کی ساعت ٹھہری
حال دل پوچھ کے منظور رلانا تھا انہین
کیونکہ آنسو نہین بتاؤ کوئی حسرت ٹھہری
فتنہ حشر نہ ٹھہر کوئی ٹھوکر کھا کے
تم سلامت رہو میری تو عیادت ٹھہری
سر گر کے گلی کو تو قدم ہو نہ گئے قاتل کے
کہ حیا آنکھ مین ٹھہری نہ مروت ٹھہری
دیدۂ شوق کی پتلی کو تو عاشق سمجھا
چال انکی ہری الٹی ہوئی قسمت ٹھہری
اور جب اٹھی نہ ٹھہر انہ سکے حسن پرست
کیونکر ان شوخ نگاہون مین شرارت ٹھہری
بیقراری سے کیا شیشۂ ساعت دلکو

جان بیتاب ہی ٹھہری نہ طبیعت ٹھہری
پوچھ سے دیر ادھر آنے مین کسی کی رے
تجھسے ٹکی چھیڑ سے عنایت کی عنایت ٹھہری
خفقان ہی تھا معاف شب تنہائی کا
کچھ جو ٹھہری تو غریبون ہی کی تربت ٹھہری
اپنے مطلب کے لیے سجدہ کیا کرتا ہون
ہمسے تجھ سے ہی یہ شوق شہادت ٹھہری
سیر کرنے وہ کبھی گھر سے نکل کر جو چلے
پھر تیری جو نگاہ مین وہ مین عزت ٹھہری
گو ہم ملکی دل پھر بھی رہے پہلا غم
شان محبوب کی اللہ کی قدرت ٹھہری
آگیا جب سینۂ زینت مین چھپاتی ہی پانون
نہ دبا رہی کہ جانا نہ کدورت ٹھہری

جتنی دی سے تری میری طبیعت ٹھہری
نامہ بر یار کی آمد بھی قیامت ٹھہری
ہمسے وہ پوچھتے ہین جسکو نہ دم بھر ہو قرار
دو گھڑی پاس دے ٹھہری تو وحشت ٹھہری
تا کجا اسکو جلاؤ گے جو فرقت مرے
بت پرستی مری نالہ کی عبادت ٹھہری
شب تیری نگہ شوق کی چالاکی تھی
فتنہ ٹھہر اکسی کوچہ مین نہ آفت ٹھہری
مری گھر تک جو نکلکر وہ پھرے الٹے پانون
انکی صحبت بھی ہری انکی صحبت ٹھہری
گردش چشم تری دیکھکے حیرت ہی مجھے
کل سے کچھ آج زیادہ شب فرقت ٹھہری
یہی نقصان سے جس دل مین ہے یہ یاد عدو

کیوں کہی جاکر وہیں غیر عداوت ٹھہری
بیٹھ تو کب خاک پہ عاشق کی کرم کرتا ہی
یہ بھی دربردہ ہماری ہی شکایت ٹھہری

بزم جاناں میں مجھے دیکھ کے جلتی ہی جو شمع
آندھی آئی تو نہ وہ بھی کوئی ساعت ٹھہری
وصل میں چھوڑ دیا سب نے اکیلا مجھکو

رات بھر سامنے کیوں سوختہ قسمت ٹھہری
بخت کا مجھ سے گلہ سن کے کوئی کہتا ہے
اے جلال آج نہ دلمیں کبھی حسرت ٹھہری

خواجہ عمرو یہ غزل گا رہی تھے کہ بہلول نے آتے ہی مرجان کے ہاتھ میں نامہ خداوند دیا مرجان دیکھ کر بہت درہم و برہم ہوا عمرو کو دیکھ کر للکارا کہ او ساربان زادے یہ اقلیم خداے خداوند خورشید روشن تن ہی یہاں مجال نہیں کہ کوئی مکر و فریب کرے یہ سنتے ہی عمرو نے چاہا کہ نکل جاؤں مرجان پہلے ہی سحر کرچکا تھا زمین نے پانوں تھام لیے زنگ روغن اڑ گیا بہلول تو حکم دیکر چلا گیا مرجان نے بہتر تسمیم کو رہا کیا تسمیم نے تمام کیفیت اپنی بیان کی مرجان نے عمرو پر سحر کیا عمرو ایک طوطی زرین بال بنکر طیار ہوئے مرجان نے ایک دستک دی خواجہ عمرو اڑتے ہوے بُرج دیوار پر بیٹھکر چہکارین مارنے لگے وزرا امرا مرجان کی تعریفین کر رہے ہین مرجان نے کہا وہ تدبیر کیون کہ ساربان زادے کو اس حال مین بھی چین نہ ملے یہ کہکر اُس نے سحر سے ایک بہری بنائی پیچھے طوطی زرین بال کے چھوڑ دی خواجہ عمرو اسکو دیکھ کر بھاگے واضح راے ناظرین ہو کہ یہ فصل دیوالی کی ہو اکثر ساحر اپنے اپنے مقام سے سحر جگانے کے واسطے صحرا صحرا پھرتے ہین اپنے اپنے مکان سے نکل کر صحرا مین سحر کو زور دیتے ہین چنانچہ خورشید نگار کا رہنے والا سام صحرا نشین ایک صحرا مین آکر ٹھہرا دیکھا صحراے سبزہ پر نور اور دشت چشمہ پر ندی بہ رہے موج خیز جانور نغمہ سرائی کرتے ہین ہرن ہر طرف کو چھلانگین بھرتے ہین یہ صحرا اُسکو بہت پسند آیا زیر درخت چنار آکر اُس نے قیام کیا زمین پر چوکا دیا جھولی سے سامان بھینٹ نکالا اور آٹا ماش کا نکال کر بچہ خوک کو ذبح کیا اُس کے خون مین آٹے کو گوندھ کر اُس نے چند پتلے بنائے اُنپر سیندور کے ٹیکے دیے رائی سرسون وغیرہ سامنے رکھی اور آگ کو روشن کیا گوگل کی دھونی دی تار سنگھ بھیروں لونا چماری کو پکارا پیتا پیتا ہی دم خشخشیہ کو بھی للکارا گولا آراستہ کیا اُسپر سیندور کے ٹیکے دیکر کبھی ابر بنایا یہ تماشا دیکھا کہ اُسمین سے پتھر برسے کبھی شعلہ ہاے آتش نکلے اسکو مٹایا کبھی سحر کیا کہ جنگل سے شیر و فیل دھاڑے مار مار کے نکلے یا اس طرح سے سحر کرتا ہا کبھی گلدستہ مارا کہ جانور نغمہ سرائی کرنے لگے کبھی آسمان سے پھول برسنے لگے کبھی چمن طولانی بنائے دم بھر مین خاک مین ملائے یہ تو سحر تیار کرنے مین مصروف ہوا اب دو کلمے خواجہ عمرو نامدار کے عرض کیے جاتے ہین کہ افتان و خیزان حیران و پریشان

ڈر سے بہری کے مارے مارے پھرتے ہین لیکن دم لینے کی مہلت نہین ملتی وقت بسیرے کے کسی جانور کا گھونسلا دیکھا اُسمین اپنے کو چھپایا وہان فلک کجرفتار گردون غدار نے نیا تماشا دکھادیا کہ گھونسلے مین اس جانور کے انڈے گرپلے لالچ مین آگئے چونچ اور پنجے مین دبالئے کہ اتنے مین وہ بہری پھر قریب آگئی یہ گھبرا کے پرپرواز کرکے بھاگے گھبراہٹ مین وہ انڈے چھوٹ گئے بہت افسوس کیا اکثر جانور انکو خوش رنگ دیکھکر قریب آتے ہین جب اپنا ہمجنس نہین پاتے ہین ستاتے ہین منقارون سے انکے جسم کو فگار کرتے ہین یہ گھبرا کے وہان سے بھی بھاگے چیلون کے گھونسلے مین آئے دیکھا ننھی بالیان سونے کی رکھی ہین خوش ہوکر اسکو چونچ مین دباتے ہین جب بہری قریب آگئی گھبرا کے بھاگے وہ بالیان وغیرہ بھی گر گئین روتے پیٹتے اس طور سے پرواز کنان افتان و خیزان بہری کے خوف سے قریب درخت چنار پہونچے جہان سام صحرا نشین بانی سحر کو نورد رہا ہے آکر اُس درخت چنار پر قیام کیا اپنی مصیبت آقا کی فرقت یاد کرکے روئے اور خیال کیا کہ افسوس صد ہزار افسوس اس فلک کجرفتار گردون غدار نے کہان پھنسایا آقا نامدار سے جدائی ہوئی ہوس تو یہ تھی کہ بعد فتح طلسم ہوشربا آقا کو لے کر خانہ کعبہ جا پہنچے لیکن فلک تفرقہ ساز نے نہ چاہا یہ رنگ دکھایا کہ معشوقون سے چھڑایا اسی خیال مین دل بھر آیا تصویر خیالی ملکہ سرو سیمتن کی جو پیش نظر ہوئی دل مین بیقراری اشک حسرت آنکھون سے جاری یاد مین ملکہ سرو سیمتن کی یہ نغمہ سرائی شروع کی۔

غزل

جان گھبرا کے چلی تن سے اجی آجاؤ جی
گھر کسی محرم کا اک گوشے مین ہو ایسی جگہ
دیکھو کیا ہو مری صورت تم اسکو لاؤ جی
پھر گئین آنکھین تمھاری بے پھتون ہی نہین
خیر ہے اے حضرت دل اپنی مت گھبراؤ جی
منتظر اب دل ہمارا بزم مین ایک سی
جاؤ گھر کی راہ لو یان چھاؤنی مت چھاؤ جی
نیند بھی اب اڑ گئی آنکھون سے بار کیا کہین
ہو سکے تو اے میان جرأت اسے بہلاؤ جی

دم ٹھہرتا ہی نہین تن مین یہ نقشہ ہو گیا
یا تمھین بلوائین ہم یا ہمکو تم بلواؤ جی
اور تو باتون کا شکوہ کیا کرو نہین تم سر پر
میری ہی جیت ہو تمکو اچھا مجھپہ تم ہنسواؤ جی
یان ہر اک آنسو سمندر کیطرح ماریگا جوش
اسکو ڈھو دیکھ کہتا ہوا اسی بھلاؤ جی
وہ ملاقات اب کہان جو بے تکلف سکو ہم
یہ بھی ہو سکتی نہین ٹک خیمہ اب مین تم آؤ جی

کب تلک ہم راہ دیکھین شکل اب دکھلاؤ جی
جب کسیطور سے کچھ ملنے کا تم ٹھہراؤ جی
دم کا ہون مہمان دم لب پہ ہے میرا ہمدمو
بات کیون کرتے نہین یہ آج تو فرماؤ جی
کچھ تو کرلو عرض حال آج اسکے تم ورد وصال
سیر دریا کو مجھے مت چھوڑ کر تم جاؤ جی
پھر ہر یہ اسکا کہنا اے برادر مجھکو دیکھ
بارہا کہتی تھی لو آؤ گلے لگ جاؤ جی
اک نہ اکدن حال کھولونگا یہ دل اب بر ملا

یہ نغمہ سرائی طوطی زرین بال کی دیکھ کر سام صحرا نشین سحر بھولا بے اختیار

طوطی کی طرف دیکھنے لگا اور جمکار طوطی ہاتھ پر اُس کے بیٹھی اور قہقہہ مارا یہ خوش ہوا چاہا اُس نے کہ ہاتھ
پر بٹھاؤن ایک سناٹا ہوا ایک بہری لہراتی ہوئی آتی ہی جیسے ہی بہری کو دیکھا طوطی سہمی اور سست و گریبان مین چھپنے لگی بہری
نے چاہا کہ پنجہ مین دبا کر پرواز کرون کہ اُس نے ڈانٹا طوطی نے اڑ کر پرواز کی اُسکو غصہ آیا اور سامنے جو
گلدستہ رکھا تھا اس نے مارکر اسکو سحر سے بیکار کرون جیسے گلدستہ مارا بہری گر کر صورت اصلی پر ہوئی
گندشتہ سحر کو دفع کیا نعرہ کرکے جا پڑی سام صحرا نشین سمجھا کہ مقرر یہ طوطی کوئی نازنین زہرہ جبین ہے یہ
پیر عاشق ہے ساتھ لیے پھرتا ہی لیکن وہ نازنین اس سے نفرت کرتی ہی ہائے غضب ہوا اگر مین جانتا تو سحر
سے اسکو انسان بناتا بہری جو صورت اصلی پر ہوکر پکاری کہ او مکار جعلساز غضب کیا کہ ہمارا راستہ کھوٹا
کیا سام تو جلا ہوا تھا اس نے گولا مارا بہری نے روکا دو تین سحر آپسمین ہوئے بہری کو غصہ آیا پکاری منم ملازم
مرجان جادو اور ران چاک کرکے ایک کارد سحر نکالی خون مین تر کرکے وہ کارد سام پر ماری لاکھ
سام سنبھلا لیکن وہ کارد سینہ پر کینہ پر پڑی پشت کو توڑ کے پار گذری آندھی سیاہ اٹھی بیر تدبیر بھو سلے
بعد عرصۂ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من سام صحرا نشین بود افسوس مردیم و جان دادیم و بمطلب
خود نرسیدیم اتنی مہلت جو خواجہ نے پائی ایک سمت نکل گئے یہان اندھیرا ہوا اور یہ بہری بنکر تعاقب
مین طوطی کے پھر روانہ ہوئی جہان طوطی جاکر بیٹھی دم بھر مین بہری بھی اگر پہونچتی ہی چاہتی ہی پنجہ آنکھ پر مارون ٹانگین
پکڑ کر چیر ڈالون خواجہ پھر چیخ مار کر بھاگتے ہین کہین دم نہین لے سکتے آب و دانہ بھی حرام ہے قرار نہین
پنجہ لگایا اور بہری آپہونچی اس زور و شور سے آتی ہی کہ زمین ہلجاتی ہی پھر خواجہ بھاگ جاتے ہین کئی دن بے
آب و دانہ گذرے کبھی پتون مین چھپے کبھی شاخون پر پردہ کرتے ہین بہری ڈھونڈھتی ہوئی آجاتی ہی
چار دن اسی مصیبت مین عمر بسر گذرے کہ پنجہ لگانا دشوار ہے چوتھے دن بھاگ کر قریب ایک باغ کے پہونچے باغ کو
دیکھکر روح کو تازگی ہوئی اندر باغ کے آئے درختون پر بیٹھے حوض پر اترے کہ کان مین گانے کی آواز
آئی جھانک کر دیکھا بارہ دری مین جلسہ آراستہ ہی بیچ مین ایک نازنین تاجدار گرد گانے والیان
مصاحبین ساز بج رہا ہے خواجہ نے جو یہ ہنگامہ دیکھا دل بھر آیا بیتاب ہوکر کاندھے پر اس صاحب خانہ کے
جا بیٹھے زمزمہ سرائی کرنے لگے اب تو مصاحبو مین ہلڑ ہوا ملکہ مضراب جادو ملاحظہ فرمایئے خلق
آپ کا کہ طائر بھی تسخیر ہوتے ہین مضراب جادو بہت خوش ہوئی جمکار کے گود مین بٹھالیا اشارہ کیا
کہ ساز بجاؤ ساز جو بجے طوطی تال پر سم پر زمزمہ سرائی کر رہی ہی ناچتی بھی جاتی ہی کنیزین مصاحبین خود

ملکہ مضراب یہ بھانجی ہی مرجان کی وجہ گریہ ہی تھی کہتی تھی کیون ہوا جو کیا کسی نے اسکو تعلیم کیا اب
اہالیان محفل گانے پر طوطی زرین بال کے محو ہو رہی ہین کہ سب نے دیکھا ایک فراٹے کی آواز آئی سر اُٹھا کر دیکھا
ایک بہری بڑے زور و شور سے اسی جانب آتی ہو طوطی زرین بال کو جو دیکھا قصد کیا کہ کندے باندہ کی
ٹوٹ پڑون کنیزین چلائین واری اس بہری سے طوطی کو بچایئے دیکھیے کس زور و شور سے آتی ہے
مضراب نے دور دور کہا وہ بہری نڈر کی ہر مرتبہ یہی قصد کرتی ہی کہ طوطی کو اُٹھا لون پنجون مین دبا کر
چیر کر پھینک دون مضراب ساحرہ کمسن کو طوطی سے محبت ہو گئی طوطی بھی ڈر کر مین بیٹھتی ہی یا پنجون
مین گھسی جاتی ہے بہری نے جب کئی مرتبہ جھپٹ جھپٹ کے قصد کیا مضراب نے غصہ مین جھولی سے
ماش کا دانہ نکالا جیسے ہی بہری کندے باندھکر چلی مضراب نے غصہ مین ماش کا دانہ مارا بہری
کے سر پہ پڑا سر پھٹ گیا آہ کی آواز آئی تڑپ تڑپ کے جان دی وہ بہری گونگی بہری ہو کر مری جب
بہری مری علامت مرنے کی برپا ہوئی آواز آئی کشتی مرا نام من نسترن جادو لیو دبراے اطلاع ناظرین
مصنف گزارش کرتا ہے کہ بعد فتح طلسم ہوشربا فتنہ نور افشان تصنیف کرے گا مجملاً
تمہید یہ ہے کہ صلب ایرج واز بطن ملکہ بران شاہزادہ سکندر زرین علم واز صلب اسد
و بطن ملکہ مہ جبین شاہزادہ ضیغم شیر شکار واز صلب بادشاہ و بطن ملکہ بہار شاہزادہ عالیجاہ
سروسہی قبا واز صلب نور الدہر و بطن ملکہ مخمور شاہزادہ مہران جوان بخت پیدا ہونگے
بران پر ایک بادشاہ بہمن سیاہ قبا کا بیٹا تھا رفیل زور عاشق ہوگا اسی فتورات میلی مدارج
در نور افشان و شوکت این ہر شاہزادگان و دشمنی بہمن سے کوکب و بران کا طلسم باطن
نور افشان مین گرنا ہر چہار شاہزادگان کا ارادہ فتاحی کرکے قید ہونا و فتاحی کل طلسم از دست
صاحبقران و عیاری ہاے عمرو بطور لو کہ سامعین ہوشربا کو فراموش کرین گے مضراب
نسترن کو قتل کرکے گھبرائی کہ یہ کیا معرکہ تھا کنیزون نے بڑھکر عرض کی واری خداوند خیر کرین طوطی بھی
زمین پر لوٹ رہی ہے بعد دم بھر کے خواجہ نے اصلی صورت پیدا کی کنیزین چیخین ڈر کر بھاگنی
لگین مضراب نے کہا ای شخص تو کون ہی یہ کیا معرکہ ہی کس طرح جانور بنا یا ہی عمرو نے کہا مین گویا ہون شہنشاہ
مرجان نے یہ حال کیا مضراب نے تسکین دی کہا نام تمھارا کیا ہی عمرو نے کہا میرا نام چھچھو خیالیہ مشہور ہر چند
خواجہ نے چاہا کہ مین دم دیکر نکل جاؤن ممکن نہ ہوا مضراب جادو نے خوب سخت انتظام کیا ہی کسیکی

مجال نہین کہ خلاف مزاج مضراب جادو کرسکے اس حال مین خواجہ نے دو چار غزلین گائین
مضراب اور زیادہ خوش ہوئی عمرو بیٹھے ہین مگر گھبرا رہے ہین کچھ بن نہین پڑتا اسی تردد مین
دن کسی قدر باقی تھا کہ آسمان پر برق چمکی مضراب جادو نے عقب مین بہری کے بہلول کو
بھی روانہ کردیا تھا کہ ای بہلول خیال رکھنا یہ ظالم ہماری سرحد سے بچ جانے پائے خواجہ عمرو اسی وجہ
سے حیران بیٹھے ہین مضراب تسکین دیتی ہے کہ میان چھچھو خان نہ گھبراؤ تم ہماری جان کے ساتھ ہو دیکر
تھا کہ بہلول جادو آکر پہونچی کہا ملکہ مضراب ہم تو خبردار ہین اس ساربان زادے کو اپنے گھر
مین کیون جگہ دی یہ دشمن خداوند ہے آپ کے ماموں جان کے دربار مین شمیم عیار کی شکل بنکر آیا
بہری بناکر نسترن کو ساتھ کردیا تھا وہ بھی قتل ہوئی اب کیا بچھا بنا ہوا آپ کی خدمت مین حاضر ہے
ابھی چھوٹ جائے لاکھون کو قتل کرڈالے مین اسکو لیجاؤن صاحبزادی تمھاری صحبت مین اس مکار کا
رہنا بہتر نہین ہے مضراب گانے پر مائل ہوچکی ہے کہا بوا بہلول غصہ نہ کرو آج کے دن معاف
رکھو نئی غزلین جو اس نے گائی ہین ہم لکھوا لین پھر تم لیجانا بہلول سمجھی کہ یہ شاہ کی بھانجی ہے آج کی شب
تامل کرو کل سمجھا جائیگا لیکن یہ اس نے ضرور کہدیا کہ بحفاظت رکھیے گا ورنہ پچھتائیے گا بہلول سمجھا کر چلی گئی
مضراب نے جلسہ آراستہ کیا عمرو بیٹھ کر خوب گایا اپنی بیکسی پر اسقدر رویا کہ ہچکی لگ گئی
مضراب نے کہا کیون روتے ہو عمرو نے کہا اے ملکۂ عالم آفتاب لب بام چراغ سحری ہون
کیونکر نہ روؤن اس حسرت سے عمرو نے کہا مضراب نے کہا خواجہ نہ گھبراؤ تمھاری جان کے
ساتھ میری جان ہے جہانتک ہوسکے گا بچاؤنگی خواجہ خاموش ہو رہے دوسرے دن بوقت سحر
خواجہ جان توڑ کے گا رہے ہین مضراب جادو کا دماغ تر صحبت مین رنگ بندھا ہوا ہے کہ
بہلول جادو آکر پہونچی عمرو کو جو صحبت مین دیکھا جل گئی وہین سے للکارا او چھوکری تو نے ہمارا
کہنا نہ مانا دشمن کو صحبت مین جگہ دی مین نے رات کو ذکر نہین کیا اگر مرجان سے ذکر آیا تمھارے
باغ کو آتش بہار بنادیتا اب مین سر کاٹ کر اسکا لیجاؤنگی مضراب منتین کرتی ہے دائی امان میری
خطا معاف کرو تم بڑی بوڑھی ہو کل مین اسے حوالہ کردونگی اب تو بہلول بہت بگڑی ایک کنیز نے
بڑھکر بہلول سے کہا ہم تم نوکر ہین یہ مرجان کی نور نظر پارۂ جگر ایک قیدی گنہگار کے واسطے اس
قدر بگڑتی ہو اسکا انجام بخیر نہ ہوگا بہلول نے غصے مین کنیز کو ایک طمانچہ مارا جسکی خاک کی سر پر

اس کے ڈالدی کنیز جل کر خاک ہوئی جب تو مضراب نے غصہ مین آواز دی اس حرامزادی کا سر کاٹ لو
کنیزین طرف بہلول کے چلین بہلول نے سحر کرنا شروع کیا ایسے دو تین گولے مارے پانچ سات
کنیزون کے سر پھٹے خواجہ تو کود کر کنارے ہو کر گلیم اوڑھ لی مضراب نے دوڑ کر بہلول پر برق چمکائی
بہلول کا سر زخمی ہوا زخم کھاتے ہی اس نے ایک گولا جھولی سے نکال کر اپنے خون سے گولے کو
رنگین کیا مضراب پر مارا مضراب نے سحر کرکے گولے کو کاٹا گولے سے دھوان نکلا کنیزین بیہوش
ہوئین مضراب نے اپنے کو بہت بہت روکا نہ رُک سکی لڑکھڑا کے گری بیہوش ہو گئی بہلول چہار
جانب دیکھنے لگی کہ ساربان زادہ کدھر گیا جب کہین عمرو کو نہ پایا نیمچہ کھینچ کر چلی کہ مضراب کا سر کاٹ
لون کنیزین بھی سب بیہوش پڑی ہین دو چار بھاگ کر چمنستان مین چھپین بہلول اکڑتی ہوئی جاتی
ہے کہ مضراب کا سر کاٹون اس وقت باغ مین تلاطم کنیزون کے ہوش گم بہلول
مثل شعلۂ جوالہ کلمات سخت و سست کہتی ہوئی مضراب کے قتل کو جاتی ہے
کہ پہلو سے آواز آئی بوا بہلول مجھے بچالو اس موئے بدمانس کو گرفتار کرو پلٹ کے بہلول نے
دیکھا ایک حبشن گھبرائی ہوئی آتی ہے سر زخمی کان سے خون جاری پوچھا اری کیا ہوا کہا حضور
وہی تا ہنتیا بھاگ کر اس قصر مین گیا مین نے چاہا گرفتار کر لون اس نے مجکو نیمچہ مارا اب درد سے بیتاب ہون
یہ کہکر جست کی برابر بہلول کے آئی بہلول نے کہا وہ ساربان زادہ کہان گیا حبشن نے کہا بوا میرے
ساتھ چلو بتا دون بہلول ساتھ ہوئی حبشن دوڑی ہوئی جاتی ہے بوا جلدی آؤ وہ دیکھو زرعہ
نخلستان مین بیٹھا ہے سحر کرکے گرفتار کرو بہلول نے کہا کہان حبشن نے کہا حضور وہ سامنے موجود
ہے بہلول اُدھر پلٹی حبشن نے حلقے کمند کے ڈالدیے نعرہ کیا منم قاتل ساحران مہر سپہر عیاری و
قطب فلک خنجر گذاری میرے ہاتھ سے بچ کے کہان جائے گی جواب مارکے خنجر بھی مار دیا بہلول کا
شکم چاک قصہ پاک مضراب جادو کو ہوش آیا دوڑ کر عمرو کے قدمون سے لپٹ گئی کہا خواجہ تمنے
جان بچالی دیکھو آواز آرہی ہے کشتی مرا نام من بہلول جادو بود مگر اب غضب ہوا اے شہنشاہ
اوج عیاری جس وقت مرجان جادو کو خبر ہوگی کہ نسترن و بہلول باغ مضراب
مین قتل ہوئین فوراً لشکر لے کر چڑھ آئے گا اس کے لشکر کو کون جواب دے سکتا ہے عمرو نے کہا ملکہ
میرے ساتھ نکل چلو مضراب نے کہا مین حاضر ہون ایسا نہو جان جائے عمرو نے کہا نکل چلو اب ٹھہرنا

مناسب نہین ہے ہر کنیز کا یہی قول ہی خواجہ نے بڑا کمال کیا بہلول ایسی گرگ باران دیدہ کو مارا اسکا
قتل ہونا دشوار تھا مضراب نے کنیزون کو حکم دیا مکانات کو کھولو اسباب نکالو کوئی شے رہ نہ جائے
ہمنے اطاعت دین اسلام کی اختیار کی ایسا نہو کوئی آکے دراندازی کرے جلکہ امیر کو بھی سمجھائین گے
کہ حضور یہان سے پلٹ جائین ہوشربا مقام نہایت آباد ہے یہ مقام ویران جا بجا دیہاتی و
قریاتی رہتے ہین کنیزین دوڑ کر مکان کھولنے لگین بڑھکر آوازدی واری دیکھیے وہ ابر سیاہ اُٹھا
شاید کوئی آتا ہی حقیقت مین اسرم جادو شوہر بہلول جادو کا اڑا ہوا آسمان پر جاتا تھا علامت
اُس کے مرنیکی سنکر پلٹ پڑا دل سے کہتا ہی میری زوجہ کو کس نے مارا اسوقت آکر آسمان پر چمکا ہی کہ
مضراب جادو تخت پر سوار ہوئی ہے کنیزین اسباب نکال رہی ہین خواجہ عمرو ایک جانب کھڑے
ترغیب دے رہی ہین کہ صاحبو جلدی کرد اسرم جلگیا وہین سے للکارا کیون بی مضراب میری
زوجہ نے کیا خطا کی تھی کہ اسکو قتل کرایا سارا فتور اس سار بان زادی کا ہی اے مضراب تمکو مناسب
نتھا یہ کہکر اس نے وہین سے گولا مارا کئی کنیزون کے سر پھٹے درخت جلنے لگے باغ کی دیوارین گرین
مضراب نے بشکل اُس سحر کو اُتارا اسرم تو برس پڑا زوجہ کا لاشہ دیکھ کر بدحواس ہوگیا
دونون پیر آکر زمین پر جمائے مضراب سے سحر چلنے لگا کبھی آگ برسی دریا موج مار رہا ہے
بہت سی کنیزین ڈوبین مضراب ہر چند چاہتی ہے اپنی مصاحبون کو بچاؤن جوش و خروش
سحر اسرم کا بڑھتا جاتا ہی مضراب کا بھی سر زخمی ہوا ایک مقام پر اسرم تیغہ خون آلود لیکر جلا گالیان
دیتا ہوا طرف مضراب کے جاتا ہی پکار رہا ہے کیون بی مضراب سحر ما بدولت کا دیکھا آگ لگا دونگا
معاوضہ خون زوجہ مین سب کو قتل کرونگا وہ مفت مین بخطا ماری گئی مضراب کی آنکھین پتھرائی
ہوئین زمین پر تڑپ رہی ہین ہرچند چاہتی ہے کہ اٹھون سحر اسرم دفع نہین ہوتا سر دے دے مارتی
ہی کبھی نگاہ یاس سے طرف آسمان کے دیکھا زبان تو ہل نہ سکتی تھی مراد یہ تھی اے خالق لیل و نہار اے
پروردگار تو ہی اس ظالم کے بچائے آنکھون سے آنسو جاری ہوے چاہا اسرم نے کہ بڑھ کر
مضراب کا سر کاٹون کہ آواز آئی ای خیرخواہ دولت بڑا کام کیا ہم خود آپہونچے اسرم نے پلٹ کی
دیکھا مرجان جادو تاج سر پہ رکھے ہوے چلا آتا ہے اسرم نے سلام کیا مرجان نے کچھ جواب ندیا
اسرم قریب آیا کہ قدمون کو بوسہ دون مرجان نے خنجر مارا کہ سر اسرم کا اڑگیا یا تو سب کنیزین

بیہوش پڑی تھین یا اپنے اپنے مقام سے اُٹھین مضراب کو بھی ہوش آیا خواجہ عمرو کے گرد پھری
کہا حقیقت مین اب کوئی بچنے کی صورت نہ تھی آپ نے کیا کار نمایان کیا مجھے بدعت جلاد سے بچایا عمرو
نے کہا ای مضراب اب نکل چلو تمھارے پاس فوج و لشکر نہین ہی ایسا نہ ہو مرجان کو خبر پہونچے
کون جواب دیسکیگا ملکہ مضراب جادو بھی گھبرائی ہوئی تھی اسیوقت کنیزون کو حکم دیا اسباب
نکالنے لگا تخت ہاے سحر تیار ہوے اسباب لادا گیا خواجہ عمرو کو بھی تخت پر سوار کیا ملکہ مضراب جادو
کو ساتھ لیکر لشکر مین آئے یہان صاحبقران کو انتشار تھا کہ نہین معلوم میرے یار وفادار پر کیا
گذری ہر چند کہ بہار نے خبر دی تھی مگر نہایت تردد تھا اب ساحرون نے آکر خبر دی کہ خواجہ عمرو
مع چند ساحرون کے تشریف لاتے ہین باغبان وغیرہ واسطے استقبال کے آئے خواجہ عمرو نے
ملکہ مضراب جادو کو لاکر صاحبقران کے قدمون پر گرا دیا تمام کیفیت بیان کی مضراب کو
خلعت فاخرہ ملا اُس نے بھی صاحبقران سے یہی عرض کی کہ کنیزک کے نزدیک بھی یہی بہتر ہے کہ حضور ملک میں
پڑے رہین اُس ملک کی جانب جانا بہتر نہین ہے صاحبقران نے فرمایا اے مضراب جادو عیارون نے
سات سردارون کو گرفتار کیا تھا ہم سب تو بچ گئے نورالدہر کو عیار لے گیا نہین معلوم اُس شیر بیشۂ
جرأت پر کیا گذری اُس طرف کی خبر نہین ملتی مضراب نے کہا حضور ہم نے بھی مجمل ہانکا حال مفصل نہین
سُنا کیسا اخبار کو زور دیا گیا جب کوئی تاجر آیا تب احوال مفصل کھلا ہرکارے عاجز رہتے ہین
صاحبقران نے سر جھکا لیا یہ ذکر تھا کہ چند ساحرون نے آکر صاحبقران زمان سے عرض کی کہ
حضور محمل سلسلہ بند بھائی ملکہ حیرت جادو کا آیا ہے امیدوار ہے کہ قدمبوسی سے مشرف ہوا
صاحبقران نے سامنے اپنے بلوا لیا دیکھا ایک تاجدار جلیل چند مصاحب ہمراہ آکے صاحبقران
کے قدمون کو بوسہ دیا صاحبقران نے نہایت لطف سے سرفراز فرمایا جب محمل زمرۂ
سرداران نامی مین آکر بیٹھا ساقی نیچے کو حکم ہوا دو ایک جام بھی اُس نے پیے دماغ بادۂ ناب سے
گرم ہوا اُٹھکر دست بستہ عرض کی ای شہنشاہ گیتی ستان لے والی قاف دنیا غلام کو احوال معلوم
ہوا کہ حیرت جادو سرکشی کرتی ہی ملکہ بہار ایسی سرپرست موجود ہین اُس نے ابھی تک نہین مانا
مین چاہتا ہون حضور اُسکو میرے سامنے بلوائین مین سمجھا کر اسکو قدمون پر گرادون اب سرکشی
اسکی سراسر بیکار ہے حفاظت آبرو کا سرکار کو اختیار ہو صاحبقران نے فرمایا ای شہزادہ والا قدر مجھکو مقدور

مین ملکہ حیرت کے نہایت افسوس ہو کہ افراسیاب لڑ بھڑ کر مر گیا جب تک اسد کو لوح نہ ملی تھی اسکا دعوی بیجا نہ تھا حقیقت مین وہ ایسا ہی ساحر زبردست تھا کوئی اسکا مقابلہ نکر سکتا تھا غرور نے اسکو پست کیا لیکن ملکہ حیرت مذہب اسلام اختیار کرین طلسم ہوش رُبا کی حکومت انھین کے لیے ہو شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس ثانی کو برای انتظام چھوڑا ہو وہ مرد بزرگ خود دنیا سے برخاستہ خاطر ہو ملکہ بلقیس کو بھی یہی منظور ہو کہ سلطنت جسکو چاہیے اسکو دیجیے ہم زمرۂ غلامان شہنشاہی مین محسوب رہین کوکب روشن ضمیر سے سوا مزاجی ہوئی انھون نے ہماری محبت سے ہاتھ اٹھایا ورنہ کل سلطنت انکو ملتی محمل سلسلہ بند دعائین دینے لگا عرض کرنے لگا حضور کو صاحبان حق کا بڑا خیال ہو دربار مین جگہ ملی اسوقت ملکہ بہار کی بیقراری گھبراتا کبھی مہرخ و باغبان سے اشارے کرنا کہ دیکھو صاحبقران زمان ملکہ حیرت کو بلاتے ہین محمل سلسلہ بند نے کوئی دام مکر نہ پھیلایا ہو لونڈی کو بڑا خوف ہو رعب صاحبقرانی سے کوئی سامنے صاحبقران کے کہہ نہ سکا صاحبقران نے ارشاد فرمایا ملکہ حیرت جادو کو لاؤ چند کنیزین گئین حیرت جادو کو لیکر آئین زندان مین اسکی سوزن ہتکھڑیان وغیرہ توڑ ہی تھی صاحبقران زمان نے جسم پر آراستہ کرائی اپنی کنیزین خدمت کیواسطے مقرر کی تھین حیرت دربار مین آئی صاحبقران کو سلام نہ کیا صاحبقران نے اسکا بھی کچھ خیال نکیا کرسی بیٹھنے کو ملی خود زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا اے ملکہ حیرت تمھارے شوہر نے بوجہ جہالت جان دی آگاہ تھا کہ طلسم کشا کو لوح مل گئی سحر تاثیر نہ کریگا اطاعت نہ کی اپنے سحر پر نازاں رہا آخر کار قتل ہوا غرور کا یہ انجام ہو حیرت نے کچھ جواب نہ دیا سر جھکائے بیٹھی رہی ملکہ بہار کو تو بڑا خیال ہو تاب نہ باقی رہی بیقرار ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی پکار کر کہا ہمشیرہ ہماری گستاخی معاف کرنا ہم برائے محبت سمجھاتے ہین عرصۂ دراز تک بہار کلمات محبت آمیز کہا کی ملکہ حیرت نے کچھ جواب نہ دیا ملکہ بہار کو بہ نگاہ قہر دیکھا اشارہ یہ تھا کہ مین ہرگز دین اسلام قبول نہ کرونگی جن لوگون نے ملکر میرے شوہر کو قتل کیا بے انکو قتل کیے نہ چھوڑونگی قریب تھا کہ صاحبقران کو غصہ آئے اتنا فقط فرمایا تھا کہ ذوالخمار عیاری کو بلاؤ محمل سلسلہ بند اٹھ کھڑا ہوا دست بستہ عرض کی حضور کچھ نہ فرمائین غلام قاعدے سے سمجھا کر قدمون پر گروا دیگا اور سب صاحبون کے سمجھانے کو وہ نہ قبول کرینگی صاحبقران نے فرمایا اچھا تم سمجھاؤ ہمین کسیطرح حیرت کا قتل منظور نہین ہو اگر ہمارے کہنے کے خلاف کرینگی سمجھ کر حکم دیا جائیگا

محمل قریب حیرت کے آیا مہرخ و بہار سے بھی یہی اشارہ کیا کہ آپ لوگ الگ بیٹھیں اس تدبیر کی محمل نے انتظام کیا کنارہ بیٹھکر حیرت کو سمجھانا شروع کیا سب دیکھ رہی ہیں بہار کو بڑی خوشی ہے ایک طرف ونگل شوکت پر اسد نامدار بھی جلوہ فرما ہیں بوجہ ملکہ بہار گلعذار بادشاہ جمجاہ کو بھی حال خیریت آل حیرت پر توجہ ہے کئی مرتبہ فرما چکے کہ ای حیرت اپنے کو کیون برباد کرتی ہے اس دربار مین کوئی تیرا دشمن نہین ہی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ سب سے زیادہ چالاک بن عمرو بیقرار اسی جی چاہتا ہی قدمون پر سر رکھون گرد پھرون حیرت کو سمجھا وُن محمل کے واسطے چالاک نے بھی انتظام کردیا کہ ہر کس و ناکس اس جلسے مین نہ آنے پائی بھائی بہن صلاح کر رہے ہین محمل نے اول اشارون مین حیرت سے دریافت کیا کہ تمھین کیا منظور ہے حیرت نے اشارہ کیا اسے برادر مین جان دینے پر آمادہ ہون کسیطرح اطاعت کرنا نہین چاہتی تو زبان سے میری سوزن نکال دو دیکھ تو اہل اسلام کو کیا مزہ دکھاتی ہون محمل قریب تو بیٹھا ہی تھا یہ کسی کو گمان نہ تھا بس اس نے ہاتھ بڑھا کر زبان سے ملکہ کی سوزن کو نکال لیا سوزن کا زبان سے نکلنا تھا کہ حیرت محمل بر دونے لگی محمل سلسلہ بند نے جھوٹی سحر کی حیرت کو دیدی مہرخ و بہار اٹھنے لگین حیرت کا سحر ہی اکثر ذکر کر چکا ہون کہ حیرت جب بال کھول دیتی ہے حریف کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آجاتا ہی کنیزین بھی اسکی لڑنے لگین حیرت نے جو بال کھول کر سحر کیا کئی سے سردار بیہوش ہوے صاحبقران نے باواز بلند اسم اعظم آلہی پڑھا اس آواز سے حیرت گھبرائی ورنہ قصد تھا کہ آج اس بارگاہ مین خون کی دریا بہادون امیر نے جو بہ فصاحت و بلاغت اسم اعظم پڑھا زبان مین حیرت کی لکنت آنی لگی ڈری کہ ایسا نہو صاحبقران لڑتے بھڑتے میرے پاس آجائین بس اس نے جھٹ کر ایک سحر کیا بادشاہ لشکر اسلام سعد بن قباد والا مقام و اسد نامدار پر ہاتھ مارا دونون کی کمر مین پنجہ دیکر بلند ہوئی چلتے چلتے بھی ایک گولا مار دیا کہ تمام بارگاہ مین اندھیرا چھاگیا اس تاریکی مین حیرت لڑتی بھڑتی اپنے ساتھیون کو نکال لیگئی محمل سلسلہ بند باہر نکلا اسکی فوج ایک قاعدے سے جمی ہوئی تھی انھون نے بھی سحر کیا عرصہ دراز تک تلوار چلی بیرون بارگاہ لاکھون آدمیون کا کھیت ہوا حیرت و محمل جمے ہوے لڑ رہے تھے جب صاحبقران اسم اعظم پڑھتے ہوے باہر آئے تب حیرت جادو گھبرائی محمل سے کہا ہمشیرہ نکل چلو ایک داغ تو قلب پر صاحبقران کے

رکھو حیرت و محل لڑتے بھڑتے نکل گئے ایک صحرا میں لاکر لشکر اُتارا اسد و بادشاہ کو تو قید کیا محمل
اس لائق نہیں کہ حیرت سے کچھ صلاح کرے حیرت نے اپنے طریقے سے انتظام کیا یہاں بعد نکلنے
حیرت کے صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر اندھیرے کو دفع کیا بہار و باغبان وغیرہ کو
ہوش آیا معلوم ہوا کہ اسد و بادشاہ کو حیرت لیگئی بہار و باغبان آمادہ تھے کہ ہم جاکر اپنی
جان دیں اپنے افسر کو رہا کرکے لائیں صاحبقران نے انکو منع کیا ہرکاروں کو حکم ہوا مفصل جاکر
خبر لاؤ ہرکارے چلے عیاران اسلام کو یہی منظور ہوا اپنی جان دیں عیاری کریں اسد کو رہا
کرکے لائیں حیرت جادو صحرا میں آکر اُتری مگر متردد و متوحش ہے کنیزوں سے کہتی ہے ایسا نہو
بہار لشکر ساحران لیکر آپڑے تو مشکل ہوگی میں اُنکے لشکر کا بار نہ اُٹھا سکونگی لڑبھڑ کر مر جاؤنگی ایسا
نہو کہ قید کرلیں میں اسد و بادشاہ کو قتل کرکے نکلجاؤں میرے واسطے کسی مقام پر کسی شی کی کمی نہیں
ہے اس فکر میں تھی کہ آسمان سے برق چمکی دیکھا ایک طائر ہفت رنگ بصد رعنائی و زیبائی قبہ بارگاہ
پر آکے حیرت کی بیٹھا زمزمہ سرائی کرنے لگا جھک جھک کر جمال حیرت کو دیکھ رہا ہے حیرت نے اسم
سحر پڑھکر ہاتھ اُٹھایا طرف طائر کے دیکھا وہ طائر ہاتھ پر حیرت کے آکے بیٹھا یہی مطلب تھا حیرت
نے جو خیال کرکے دیکھا گلے میں طائر کے ایک نامہ بندھا ہوا ہے حیرت نے نامہ کو کھولا طرف سے
خداوند روشن تن کے مرقوم ہے کہ اے خاتون محل شہنشاہ طلسم ہوشربا شوہر نے تمھارے
غرور میں جان دی ہمارا تو کبھی نام بھی نہ لیا جو کچھ گذرا وہ تو گذرا اب تمکو مناسب ہے کہ سرفراز نامہ
کو دیکھتے ہی ہمارے پاس آکر حاضر ہو ہم معاوضۂ خون افراسیاب مسلمانوں سے لینگے طلسم
ہوشربا میں پھر تمھاری سلطنت قائم کردینگے بفور ملاحظہ نامہ ہذا ملکہ حیرت جادو کو خواہش
ہوئی کہ طرف خورشید نگار کے چلیں اکثر زبانی افراسیاب کی حالات خدای روشن تن سُنے
تھے وزیروں نے بھی سمجھایا کہ وہیں تشریف لیچلیے حقیقت میں اگر مسلمان اُدھر کا ارادہ کرینگے زندہ
نہ بچینگے حیرت نے بادشاہ و اسد کو اژدہوں پر سوار کرلیا لشکر بہت سا اس کے ساتھ جمع ہوگیا بزور و
شور سے بجمعیت فوج بیشمار بسمت خورشید نگار روانہ ہوئی ذکر اسکا وقت پر تحریر ہوگا ہرکاروں نے
یہ خبر مفصل دریافت کرکے صاحبقران کو اطلاع دی امیر یا توقیر نے بھی حکم دیا کہ لشکر ہمارا تیار رہے
لشکر صاحبقران زمان میں بھی تیاری ہونے لگی دیکھیے کس وقت کوچ کریں ذکر وقت پر تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان حیرت بیان عاشق و معشوق یعنی ایرج مصیبت نصیب و بران گرفتار دام حبیب مدد مجلس سے رہا ہونا ایرج کا سحر حیران جادو سے اور دستیاب ہونا نشان ملکہ بران کا بہ عیاری خواجہ عمرو و مقابلہ ملکہ ناہید مرصع پوش زوجہ کوکب از لشکر کوکب و قتل حنای گلگون پوش از دست ناہید مرصع پوش و حالات عیاری خواجہ عمرو بطرز نو کہ ناظرین اس داستان عجائب بیان کو ملاحظہ فرما کر لطف کامل اٹھائیں گے و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

پلا ساقیا ساغر آفتاب	ہے میخانۂ دہر میں انقلاب	جو تھے راہبر آہ رہزن ہوئے
جو احباب تھے سخت دشمن ہوئے	غضب ہے کہ سب فوت مطلب ہوا	کہ دشمن مرا اب تو کوکب ہوا
چلا یہ توسن فلک عبرت طراز	دکھا دی جہان کا نشیب و فراز	کبھی ہے خزان اور کبھی ہے بہار
دکھاتے ہیں کیا رنگ لیل و نہار	کبھی شام ہجران کا ہے سامنا	کبھی ہے شب وصل عشرت فزا
شب وصل عاشق کا دل شاد تھا	غم و رنج فرقت سے آزاد تھا	سحر نے دکھایا جو روئے سیاہ
ہوئی ہجر جانان میں حالت تباہ	ہوئیں دلکو عاشق کے بیتابیاں	اڑانے لگیں ہوش بیخوابیاں
دل غمزدہ پر ہجوم الم	رفاقت کو حاضر ہے اندوہ و غم	جوانی کی راتیں تڑپ کر کٹیں
کوئی ہم سے پوچھے کیونکر کٹیں	زمانہ جو وصلت کا آیا قریب	یہ سوئے کہ جاگے نہ اپنے نصیب
فلک نے دکھایا نشیب و فراز	کھلا دشمنوں پر محبت کا راز	وہ آہوئے صحرائے مہر و وفا
گرفتار دام مصیبت ہوا	گلوں نے گریبان کیے غم سے چاک	اڑاتی تھی باد صبا سر پہ خاک
وہ محبوب گل پیرہن سیمتن	گل باغ خوبی و غنچہ دہن	قفس میں وہ بلبل گرفتار ہے
نہ مونس نہ ہمدم نہ غمخوار ہے	پکارے کسی کو ن ہے اب قریب	مصاحب ہے رنج فراق حبیب
تڑپتا ہے وہ سرو گلزار ناز	چھڑا قید سے اسکو ای کارساز	ادھر عاشق زار بیتاب ہے
مصیبت سی ہو گی رہ عشق طے	لڑائی کی افتاد جھیلے ہوئے	وہ عاشق بھی ہے جان پہ کھیلے ہوئے
تصور میں محبوب کے صبح و شام	تڑپ کر یہ کرتا ہے ہر دم کلام	دکھا اپنی صورت مجھے ای حبیب
کہ مرتا ہے فرقت میں آفت نصیب	کجائی تو لے دلبر دلبران	ز نور رونق محفل عاشقان
منم عندلیب گل روے تو	پریشان کند یاد گیسوے تو	منم کشتۂ تیغ ابروے تو

شم مائل چشم جادوی تو قمر رنج فرقت گوارا نہین	شم قمری سرو دلجوے تو فلک کی جفا سے تو چارہ نہین
بہشت برین گلشن کوے تو چہرہ سیاہان طلسم عجائب	

غرائب تحریر و سامعان مژدہ رہائی معشوق دلپذیر حالات مصیبت آیات ہجران دیدہ و آفت کشیدہ عاشق و معشوق بصد محبت و شفقت یون تحریر فرماتے ہین شعر

درین زیر نہ پردہ آسمان درین پردہ آواز نالم چو نے	مغنی فغانے کہ آمد بجان باحوال حیم یا باحوال کے

سابق مین تحریر ہوا کہ گرفتار دام محنت و مصیبت آوارہ وادی غربت نوبت بجان و کارد باستخوان شاہزادہ ایرج نوجوان نے دریاے ابلق سے گذر کیا تھا کہ حیران جادو نے آکر دیوانہ بنایا کوکب کو تو اطمینان ہوا حیران جادو کو اپنی صحبت مین رکھا یہ خیال ہوا کہ جب تک حیران قتل نہ ہو گا قفس رنج و مصیبت سے وہ عندلیب گلزار صاحبقرانی رہائی نہ پاے گا ایسے ایسے خیال خام و تصورنا تمام ذہن مین رہی عنایت بے نہایت رب اکبر کو بھولا یہ نہ سمجھا کہ اُس حافظ حقیقی و مالک تحقیقی کو سب طرح کا اختیار ہے قیدیون کو مصیبت سے چھُڑاتا ہو نا امیدون کی اُمید برلاتا ہو سیہ بختان شب فراق روسفید اپنی خود پرستی پر مغرور عقل و شعور سے دور ہیہ اکرنیوالے کو فراموش کیا نہ لات پرستی کا خیال نہ قائل خداے لایزال بلکہ اس فکر مین ہو کہ صاحبقران زمان اب مجھ سے دب گئے اگر میری ملک کی جانب رُخ کرتے ایکدن مین تمام لشکر کو تباہ کرتا لیکن نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان بحر حیران مین مبتلا ہر کل لشکر و ملکہ مرواریدو ملک اخضر وغیرہ دیوانہ وار وحشی مثال گرد اس شیر بیشہ صاحبقرانی کے اس صحراے ہول خیز وحشت انگیز مین مارے مارے پھرتے ہین نہ یار ہے نہ مددگار ہے نہ مونس نہ غمگسار ہے کبھی کہین بیٹھ گئی گرد ل چاہا جھیلون مین پانی بھرا ہے موج مین آکر پی لیا کون دل ہی کرے کون آب و دانہ بہو نچاے ایک نخل کے سایے مین مبہوت لب پر مہر سکوت گرفتار دام رنج و محن دل مین یاد ملکہ یران شمسہ نفسیہ زن گریبان چاک چہرے پر خاک یہ اشعار آبدار مخفی زبان پر جاری نظم

زلف چونگار ماندارد پژمردہ گل از خاک رویار چشمے کہ غبار ماندارد	آئینہ ماز عیب پاک است ابرے کہ بہار ماندارد مانور دو چشم آفتابم
کس حسن چو یار ماندارد دست آئینہ دار ماندارد بے نور بود ز آفتابت خورشید عیار ماندارد	

قاصد کہ بنامہ مے کند فخر
این باغ بہار ماندارد
خوبان زنظارہ برنخیند
جز نقش و نگار ماندارد
خاموش زگفتگوے مخفی

مکتوب دیار ماندارد
رنگ از اثر حیانہ گیرد
این ضابطہ یار ماندارد
در باغ بہشت عندلیبے
طالع سر و کار ماندارد

ما بلبل باغ آرزدیم
دستے کہ نگار ماندارد
در کشور حسن اعتبارے
صوتے چو ہزار ماندارد

جوش محبت بران مین شہزادہ یہ اشعار پڑھ رہا ہے آنکھون مین آنسو بھرے ہوے دل مین محبوب کی یاد شغل آہ و فریاد و بیتابی بیقراری دمبدم ترقی پر آہ وزاری یکایک زمین شق ہوئی ملکہ مجلس جادو لرزان و ترسان بال پریشان آنکھون مین حلقے دوڑکر قدمون سے ایرج نوجوان کے لپٹ گئی خوب چیخین مارکر روئی دیدۂ سحر لائی تھی اُس سے ایرج کا مُنھ دھولایا سحر اُتار ایرج چیخین مارکر رویا مجلس قبلے دکعبہ کہکر روتی تھی ایرج فرزند ارجمند کہکر چیخین مارکر روتے تھے ضبط کرکے ایرج نے فرمایا اے نور نظر حال مصیبت مآل ملکہ بران شمشیر زن ظاہر کر کیونکہ ہم یہان تک بمشکل پہونچے کوئی رہبر نہین کہ نشان منزل بتائے یا رہبری کرے اب تو زندگی سے تنگ جان سے بہ تنگ یہ سنکر مجلس خود رونے لگی کہا اے شہریار جبر دزدے کو کبخت ملکہ بران کے ساتھہ وہ بدعت کی کہ جس نے قلب سبکا ہلا دیا یہ کنیز و ملکہ اختر و مروارید و جمشید یہ سب ملکر جستجوے ملکہ بران مین مصروف ہین اب کل حالات آپکی طلسم کشائی یہ موقوف ہین ان سب صاحبون کی صلاح سے آپکو سمجھانے آئی ہون یہاسم پڑھیے کہ حیران جادو کے سحر کی تاثیر آپ پر سے دفع ہو بعد اُس کے عبادتخانہ آراستہ کیجیے آرزوے فتاحی طلسم نور افشان مین مصروف ہوجیے نہین معلوم اس ظالم سنگدل نے ملکہ بران کو کہان قید کیا لیکن نشان نہین ملتا جب دیا ویرانگا احوال ظاہر ہو جائے گا یہ سنکر ایرج نے فرمایا اے مجلس مین کوہ کنی کرنے کو موجود ہون یاد مین اُس محبوب مطلوب کے یہ نوبت پہونچی ہے آٹھ پہر یہی ورد ہے نظم

دے جسکو عشق صبر بھی ذوالجلال دے
دل ہی کو اضطراب جدائی اچھال دے
دلکو کرینگے جانکی خیرات عشق مین

اک رات دل جلا تکو یہ عشق وصال دے
گر رحم ہی عطا جسے حسن و جمال دے
اے شوق باغ ہو گرچا کی قفس بھی بند
شاید یہی فراق کی آفت کو ٹال دے

پھر جا پہ ہو آسمان ہجر مین ڈالدے
اپنا تو بام یار پہ ہوتا نہین گذر
اب چھوٹنے کی راہ کوئی تو نکال دے
آرزدہ بید اون کو کرینگا پسہر کیا

دل ہی یہان نہین ہی جو کوئی ملال کرے
میری سیاہ کاریون پر کیا بعید ہی
مقدور ای جنون جو خدا ایکی سال دے
تلوون سے دور خار بیابان ہوے تو کیا
شمشیر ہاتھ دوڑ کے گردن مین ڈال دی

زاہد شراب ناب سے کرتا ہی اجتناب
روز جزا گواہی اگر بال بال دے
قاضی کا خوف ہی نہ ہمین محتسب کا ڈر
اک پھانس دل مین ہی کوئی اسکو نکال دے
لغزش جہان ہو پاؤن کو کہہ یا علی جلال

اللہ ہی تمیز حرام و حلال دے
مجنون کا عرس کیجیے فصل بہار مین
چھایا ہوا ہی ابر شراب اے کلال دے
قاتل کہ ہم جو روٹھ کے چلے یہ نہ ہو سکا
نام وہ ہی گرتے ہوؤن کو سنبھال دے

مجلس کی یہ باتین سنکر ایرج اسقدر روئے کہ دامن و گریبان تر ہو گئے کہا شہریار آپ تو عبادت کر کے اول لوح طلسم نرگس حاصل کیجیے ہم لوگ جا کر ملکہ ناہید مرصع پوش سے فریاد کرتے ہین دو طرف سے فساد برپا ہو تب جا کر یہ جلاد صاحب بیداد مانینگا مجلس نے ایک اسم بھی ایرج کو تعلیم کیا سارے لشکر کو آب دیدہ کر کے سحر سے اچھا کیا ایرج نوجوان لشکر کو ساتھ لے کر ایک گوشے مین آ کر فروکش ہوے عبادت خانہ آراستہ کرایا مصروف دعا ہوے انکا حال لکھا جائیگا یہ تو عرض کر چکا کہ کوکب کو طرف سے ایرج نوجوان کے اطمینان ہی کہ جبتک حیران قتل نہوگا صحبت نپائینگے لیکن لشکر اسلام مین صاحبقران فرما چکے تھے کہ کوئی ایرج کا ساتھ نہ دے مگر شہزادہ خاور سیاہ باپ کا دل ہی جب معلوم ہوا کہ میرا نور نظر آوارہ ہو کر نکل گیا سیارہ سے کہا شب کو پانچہزار جوان تیار رہین ہم جستجو مین اپنے فرزند کی جائینگے انشاء اللہ کوکب کو سزا دینگے بڑا مغرور ہی کہ میرے فرزند کو بفرزندی نہ قبول کیا جاہی تخت الٹ دونگا شب کو بدون اطلاع صاحبقران پشت مرکب پر سوار ہو مع پانچ ہزار جوانان شیر دل و عیار سیارہ بن عمرو توکلت علی اللہ شب تیرہ و تار مین چل نکلے صبح کو یہ خبر سمک یلطاقی نے علمشاہ نوجوان کو پہونچائی یہ سنکر علمشاہ غصے مین کانپنے لگے سمک سے فرمایا قبلہ و کعبہ کو اختیار ہی خواہ لشکر مین پنے ہمکو آنے دین یا نہ آنے دین یہ نہین ممکن ہے کہ بیٹا پوتا دونون جان دینے پر آمادہ ہو کر گئے ہین ہم بھی رات کو آج ہی جائینگے سمک کچھ کہہ نہ سکا رات کو یہ بھی جستجوے طلسم نور افشان مین چل نکلے مہتر چالاک نے دوسرے دن یہ خبر شاہزادہ جہانگیر سے کہی جہانگیر نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا کہا وہی کوکب ہی یا کوئی اور جو ہمارے ہاتھ سے بھاگا بھاگا پھرتا تھا جاتے ہی قیامت برپا کر دونگا یہ فرما کر رات کو جستجو مین بھائی بھتیجے و فرزند قاسم کی بعد کرد فر مہتر چالاک کو ہمراہ لیکر چل نکلے سب کے احوال الگ الگ تحریر کرونگا چار پہر رات

گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا بارگاہ سلیمانی مین آکر صاحبقران جلوہ فرما ہوئے جواسیسان لشکر اسلام سے پرچہ اخبار صاحبقران کے ہاتھ مین دیا صاحبقران نے پڑھا معلوم ہوا جہانگیر و علمشاہ و خاور سیاہ براے تلاش ایرج نوجوان گئے صاحبقران نے فرمایا ان جوانون نے ہمارے حکم کے خلاف کیا حقیقت یہ ہے کہ کوکب مردم دانہ شیر فرزانہ سحر و ساحری مین بھی زبردست ہے یہ نوجوان اسکی سرحد مین بھی نہ پہونچ سکین گے یہ فرماکر فرزندون کے واسطے بیتاب ہوے خواجہ عمرو کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا خواجہ تم جاؤ ان جوانون کو پھیر لاؤ اگر کوئی سرکشی کرے تو میرا نام لینا اس پر بھی واپس نہون تو مین اور تدبیر کرون خواجہ عمرو تو اسیوقت پا تابہ سے عیاری سے آراستہ ہوکے تلاش مین ان شیر دن دلیرون کے چلے عمرو کو انتہا کی بیقراری ہے کہ ایسا نہو فرزندان صاحبقران کسی مشیبت مین پھنس جائین کوکب کو بھی انتہا کا غصہ ہوا اگر خدانخواستہ انکا موے جسم میلا ہوا تو مین صاحبقران کو کیا منھ دکھاؤنگا بعد جانے خواجہ عمرو کے رعد و برق و باغبان و بہار وغیرہ سات ساحران زبردست آپسمین صلاح کرتے تھے یہ مشورہ ہوا کہ حیرت جادو ہمارے آقا اسد بادشاہ لشکر اسلام کو لیکر طرف خورشید لنگار کے جاتی ہے چلکر راہ مین اسکو روکین یا کہ اس سے مقابلہ کرین یہ سوچکر ساتون ساحر تلاش مین ان سرداران نامی و پہلوانان گرامی کے روانہ ہوے وقت پر انکا بھی ذکر تحریر ہوگا اول شاہزادۂ خاور سیاہ کا ذکر ہوتا ہے کہ اپنے فرزند کی تلاش مین نکلے تھے قطع منازل و طے مراحل کرکے قریب دربند اژدریہ پہونچے اژدر جادو طرف سے کوکب کے حاکم ہے خبر ہوئی کہ نبیرۂ صاحبقران بتلاش ایرج نوجوان کہ جسکے سبب سے ہماری بادشاہ کو ملال ہے اُسکی فکر مین یہ نکلا ہے اژدر جادو اسیوقت بارہ ہزار ساحرون سے باہر اپنے شہر کے آیا ڈانڈے پر آکے صف باندھی ایک ساحر کو اشارہ کیا وہ گھوڑے پر سوار ہوکے سامنے لشکر قاسم کے آیا پکار کر آواز دی اے ملازمان نبیرۂ حمزہ اپنی آقا کو سمجھاؤ لشکر کو لیکر پلٹ جائین یہ سرحد شہنشاہ کوکب روشنضمیر ہے شاہزادۂ ملک قاسم آتشخو شعلہ مزاج نے یہ صدا اُسکر قبضۂ تیغہ پلارک افراسیابی پر ہاتھ ڈالا سپارہ بن عمرو رکاب سے لپٹا ہوا ہے عرض کی کہ اے شہریار ملک ساحران غدار ہے سمجھ کر مقابلہ کیجے اسوقت ہٹ چلیے آیندہ غلام تدبیر کریگا قاسم کب مانتے ہین شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی ایسا مرکب ذرا جو گدگدایا صف لشکر دشمن پر جا پڑا تلوار چلنے لگی دو چار ہزار مارے

ساحرون نے بھی قتل کیے اژدر نے سحر کیا کہ سب گرفتار ہوتے لگے کوئی گھوڑے سے گرا کسی کے دل
مین ہیبت آئی کسی کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گری کسیکو مرکب لے کر بھاگا دور جا کر گرا دیا یہ حرکات
و سکنات سیارہ نے دیکھے کہ اب جادوگر سنبھلا گولے مارتا ہوا آتا ہے ہزارہا کو پامال کیا فرزند خواجہ
عمرو ہے سمجھا کہ غضب ہو جائے گا چشم زدن مین لشکر شکست کھائیگا کچھ تدبیر کرنا واجب و لازم
ہی یہ سوچکر کنارے آیا زنگ و روغن عیاری کا لگا کر ساحر کی شکل بنکر تیار ہوا اژدر جادو کے ساحرون
مین مل گیا جست و خیز کرتا ہوا قریب اژدر جادو پہونچا پکار کر آواز دی ای شہنشاہ اژدر یہ آپکے
سحر نے کیا لطف دکھایا ہزارون مسلمانون کو دیوانہ بنایا گھوڑون سے گر رہے ہین پیدلون کی تباہی
سوار فرنکا عجب حال ہی ایسا خوبصورت سحر آپ کرتے ہین خود بخود لڑنے والے مرتے ہین دیکھیے
ہوا کیا گرم چل رہی ہی کیا لطف کا سحر کیا لیکن دیکھیے لوگ مشہور کرتے ہین کہ مسلمان سحر نہین جانتے
بڑے بڑے جادوگر ساتھ ہین وہ دیکھیے ایک آنکے ساتھ کا سحر بنا رہا ہی نخل مین گل بوٹے لگا رہا ہے
اس نے پلٹ کر کہا اُس ساحر کو بلاے مین تدبیر تلا دون چشم زدن مین ہزارہا گل بوٹے تیار ہو جائین
وہ پھول دشمن کے گلے کا ہار ہو جائے سیارہ نے کہا ملاحظہ فرمایئے بنا نیوالا بھول گیا درخت مین بڑا
شاخانہ نکلا یہ سنکر اژدر پلٹا اتنا منھ سے نکلا کیا سحر بنایا منھ کا پھیرنا سیارہ قریب تو پہونچ ہی چکا تھا
برابر کمر کے آکر خنجر مارا توڑ کر دوسرے پہلو کو پار گذرا اژدر جادو لڑکھڑا کے زمین پر گرا لازمان قاسم نے
سحر سے رہائی پائی بعد تھوڑی دیر کے آواز آئی کشتی مرا نام مین اژدر جادو تھا یہ جو آواز ساحرونکے کانمین
پہونچی گھبرا گئے آخر صلاح ہوئی فرزند صاحبقران کی اطاعت کرو چہار جانب سے صدائے الامان بلند
ہوئی رومال سے ہاتھ باندھکر دوڑے قدمون پر قاسم کے آکے گرے فطرت سے سیارہ بن عمرو
کی در بند تسخیر ہوا شاہزادے کو ساتھ لیکر اندر قلعہ کے آکے قاسم نے یہان بیٹھکر واسطے خبر
ایرج نوجوان کے ساحرون کو روانہ کیا تاکید کر دی کہ جس مقام پر لشکر ہمارے فرزند کا ملے یہ مژدہ
دینا کہ در بند اژدریہ فتح ہوا ہم فوج لیکر آتے ہین قاسم نے در بند اژدریہ پر انتظام کیا واسطے ایرج
نوجوان کے گوش بر آواز ہین شہزادہ جہانگیر والا تدبیر نہایت غصے مین لشکر سے نکلی تھو مہتر چالاک
صبا رفتار عیار انکا ہمراہ ہے نہایت تیز طرار بلائے روزگار اشارون مین عیاری کرتا ہی اسکو
خبر معلوم ہوئی کہ سرحد اقلیم کوکب مین اگر پہونچے در بند ببران کو کہ یہانکا حاکم ببران جادو ہی

مگر بڑے بڑے ساحران زبردست اس کے ہمراہ ہین یہ سُنکر چالاک نے جہانگیر کو ایک درہ کوہ مین ٹھہرایا
کہا اے شہریار مین آگے بڑھ کر دریافت کرون کہ اس ملک کا حاکم کون ہے ساحر بنکر چلا راہ مین ایک
ساحر سے پوچھا یہان کسکی عملداری ہے اس نے کہا بران جادو خراج گذار شہنشاہ کوکب تین کوس
پر قلعہ ہے یہ سُنکر مہتر چالاک صبا رفتار درۂ کوہ مین آیا نامہ طرف سے کوکب کے تحریر فرمایا
بصورت نامہ دار طرف قلعہ کے چلا شہر برانیہ مین آیا شہر کی سیر کرتا ہوا در دولت پر پہونچا درگہ سالار
نے خبر کی اندر جاکر بادشاہ کو سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیا دست بستہ عرض کی حضور کنارے چلین
تنہائی مین کچھ عرض کرنا ہے بران اُٹھ کھڑا ہوا چالاک اسکو ساتھ لیکر کنارے آیا باتون مین لگا کر
بیہوش کیا اسکو تو صندوق مین بند کر دیا بران کی صورت بنکر بارگاہ مین آیا تخت پر بیٹھا کہا یارو
شہنشاہ کوکب نے کہلا بھیجا ہے کہ جہانگیر بن صاحبقران آتا ہے خبردار اس سے مقابلہ نکرنا چل کر استقبال
کر کے لاؤ سامان ضیافت آراستہ کرو مشیران سلطنت نے عرض کی غلامون کو کیا عذر ہے مصاحبون
کو بھیجکر جہانگیر کو بلوایا قلعہ سے نکل کر استقبال کیا غرض کی اے شہریار قلعہ مین تشریف لے چلیے ہمارے
شہنشاہ کا حکم ہے برائے اطاعت حاضر ہین جب قلعہ مین لائے شہزادۂ جہانگیر کو بارگاہ مین
جگہ ملی سرداران ہمراہی ذنگل ہائے زرین پر آکر بیٹھے اب چالاک نے بران کو ہوشیار کیا
اُسکو آگاہ کر دیا کہ اے بران ہم نے تجکو گرفتار کیا قلعہ مین عملداری ہو گئی اگر منظور ہوتا قتل کر ڈالتے
کسی کو خبر بھی نہ ہوتی اسطرح سمجھایا کہ بران جادو کے قلب کو سرور ہوا زنگ کفر آئینۂ دل سے
دور ہوا بدل وجان اطاعت شہزادۂ جہانگیر والا تدبیر قبول کی اس دربند پر جہانگیر آکر
قائم ہوئے شاگردان چالاک برائے خبر ایرج نوجوان روانہ ہوئے مگر رستم پیلتن علمشاہ
نوجوان قریب دربند فیلانیہ پہونچے فیلان جادو ملازم کوکب ساحر زبردست ہے فوج
ساحران ہمراہ لیکر قلعہ سے نکلا سحر کر کے لشکر علمشاہ پر چار ہزار تیر چلنے لگے علمشاہ نے دیکھا فیلان
سحر کرتا ہوا آتا ہے اشارے مین اس کے ہزارون بیہوش ہوئے رستم نے کمان کیانی دوش سے اتاری
گوشے سے ملاحظہ کرنے لگے علمشاہ نے فیلان کو تاکا فیلان نے ایک مقام پر کھڑے ہو کر دو چار
سحر کیے کئی ہزار آدمی ہمراہیان رستم مارے گئے ایک طرف گنیدہ ٹھیرا کر سحر کرتا ہوا اچھلا
علمشاہ نے قربان سے کمان ترکش سے تین بھال کا تیر بہرہ کمان مین پیوست کیا سینہ پر کینہ

فیلان کو تاکا سپر کمان کا گڑکا سینے پر فیلان کے پڑا توڑ کر پشت کو پار گذرا فیلان جادو مارا گیا
افسر جو مارا گیا اہالیان فوج پر علمشاہ کا دباؤ پڑا تیر اندازیان کین نعرۂ مردان عالم سے زمین تھرائی
خوف سے جادو ہلنے لگی امیر دوزیر الامان کہتے ہوے دوڑے قدمون کو علمشاہ کے بوسہ دیا رستم
نے ایک ایک رئیس کو گلے لگایا سوال اسلام کیا اہالیان قلعہ فیلانیہ مطیع الاسلام ہوے عرض
کی ای شہریار غلامان جانباز اگر کلمہ پڑھین گے تاثیر سحر ہماری زبان سے جاتی رہے گی دشمنون سے کارکرد
مقابلہ درپیش ہو وقت پر ہم بھی ساتھ ہین سیارہ نے بھی اس بات کو پسند کیا واضح رای ناظرین
والا مقام رہی کہ شاہزادہ تخادر سیاہ و جہانگیر عالیجاہ و شہزادۂ علمشاہ تینون تیر بلاے مدد ایرج
نکلے تھے ایک ایک شہر تینون نے فتح کیا تینون شہر کو کب روشنضمیر کے ایک وقت مین فتح
ہوئے تینون شہزادون نے اپنے اپنے مقام سے ہرکارے براے خبر ایرج روانہ کیے کہ دیکھو ہمارا
فرزند کہان ہے خبر کے مشتاق گوش برآواز کہ مفصل حال دریافت ہو تو لشکرکشی کر کے قصر جمشیدی
پر جا پڑین یہ سردار تو اس انتظار مین ہین ایرج نوجوان کو ملکہ مجلس جادو رہا کر گئی تھی ایک اسم
بھی تعلیم کیا عرض کی ای شہریار آپ عبادت خانہ آراستہ کرین دیکھیے غیب سے کیا حکم ہوتا ہے
ایرج نوجوان فراق بران شمشیرزن مین بیقرار ہے دل چاہتا ہے کہ اگر دریاے آتش ہو
تو اسمین پھاند پڑین دریای آہن جھیلون فوراً جان پر کھیلون پس وضو کر کے بہ خضوع و خشوع
مصروف دعا ہوے مراد یہ تھی کہ اے خالق کارساز و اے رب بے نیاز گوہر مراد دیتا ہے فتح
طلسم نور افشان باسانی ہو جاے اپنے محبوب جانی یار جاودانی کو زندہ پاؤن کوشش کر کے
اس گرفتار دام مصیبت کو چھڑاؤن دعا کرتے کرتے رات قلیل باقی تھی کہ غش طاری ہوا دیدۂ ظاہری
بند ہوی دیدۂ باطنی وا تھے ایک مرد مقدس نے عالم خواب مین وصیت کی کہ بوقت سحر یہ اسم پڑھنا
ایک نیل مرغ آسمان سے آئیگا اُس سے کہنا ہمین باغ بزرگ مین پہونچا دے بوقت سحر ایرج نامور
نے ساتھ والون سے سب کیفیت بیان کی شاپور شیردل سے کہا لشکر کو تم اسی مقام پر اُتارو
ہم بموجب ہدایت بزرگان دین تلاش باغ بزرگ مین جائینگے اہالیان لشکر دعائین دینے لگے
ایرج سب سے رخصت ہوی ایک گوشے مین آ کر اسم تعلیم کردۂ مرد مقدس شروع کیا بعد چند ساعت
فیل مرغ اڑتا ہوا آسمان سے آیا جیسے ہی وہ قریب پہونچا زمین پر اُترا ٹہلنے لگا ایرج نے کہا ای مرغ

طلسمی ہکو باغ بزرگ مین پہونچادے فیل مرغ نے سینۂ زمین پر رکھدیا مراد یہ تھی کہ میری پشت پر
سوار ہوجے ایرج نوجوان بشارت پاچکا تھا بسم اللہ کر کے پشت طائر فیل مرغ پر سوار ہوا فیل مرغ
بلند ہوا اسقدر بلند ہوا کہ قریب کہکشان فلک کے پہونچا تموج ہوا سے غش طاری ہوتا ہی شہزادہ
ضبط کر رہا ہے پشت مرغ پر ہاتھ رکھا مرغ مائل بہ پستی ہوا باغ مین لاکر اُتار دیکھا باغ وسیع قصرہای عمدہ
چمنہای طولانی طائران زمزمہ سرا اس باغ پر جوش بہار ہر پھول سو رنگی آشکار شہزادہ سیر کرتا ہوا یاد
گل رخسار بران مین سیر پھولون کی کب پسند آتی ہی یاد قد محبوب مین سرو گلشن کو دیکہ کر طبیعت گھبراتی
ہے آنکھین اُسی گلعذار کو ڈھونڈھتی ہین جب خیال آتا ہے قلب اُلٹ جاتا ہی روز قتل افراسیاب
ملکہ بران شمشیر زن کا بیقرار ہو کر آنا شاہزادے کو بچانا لیکایک پھر غائب ہوجانا اُسکی یاد مین دل پر
چھُریان چل رہی ہین بہار باغ خار معلوم ہوتی ہے رعنائی گلشن تخم مصیبت کشت دل مین بوتی
ہے یہ اشعار بیقرار ہو کر ایرج نوجوان نے پڑھے اشعار آبدار

کہ اسیران چمن را سر گفتاری ہست
نیست گر زلف ترا سبحۂ اسلام بدست
کہ نہان تاب بہر موی گرفتاری ہست
تشنہ لب نیست کسی در ین دشت چہ باک
گرمی معرکہ و مجمع بازاری ہست

باغبان دست ستم باز کش از چیدن گل
بر کمر حسن ترا رشتۂ زناری ہست
عیب مجنون مکن ای دوست کہ از شوق جنون
شرتنی ہست بہر جا دل بیماری ہست
نقد جان چند فروشی بہ تفاخر مخفی

در چمن باز نگر نرگس بیماری ہست
کہ نہان در کف گل انجمن خماری ہست
شو آشفتہ ز آشفتگی طرۂ زلف
عاشق دل شدہ را گرمی بازاری ہست
نیست گر ہیچ دگر حاصل سودای عشق
این بتا عی است کہ در ہر سر بازاری ہست

طبیعت کو جو زیادہ قلق ہوا وہ اسما تعلیم کردۂ بزرگان دین پڑھے قلب کو تسکین حاصل ہوئی گویا کسی نے کان مین
آکر کہدیا کہ اے آوارۂ دشت محبت وا سرگشتۂ صحراے صعوبت کریم کارساز پر دل کو مطمئن رکھو جستجوے
معشوق کی یہ تدبیر ہے وہی پیش آئی ہی جو نوشتۂ تقدیر ہی ایرج نوجوان خراماں خراماں چمنہاے باغ
کوٹے کر کے قریب بارہ دری پہونچے تسبیح خوانی کی آواز آئی کوئی عابد مطیع حکم رب اکبر بصد خضوع و
خشوع حمد آلہی مین مصروف ہے اُس صداے فرح افزا کے گوش زد ہونے سے بیتابی دل
موقوف ہے خوشی خوشی شہزادہ اندر بارہ دری کے آیا دیکھا وہ قصر جنت نشان چھت پردے سے
آراستہ بلورات جابجا روشن ایک تخت سنگ مرمر سفید کا وسط بارہ دری مین بچھا ہے اُسپر ایک مرد
بزرگ باریش سفید بیٹھا ہوا اپنی کو تسبیح خدا مین تحلیل کر رہا ہی دم یکتائی کا پروردگار کی نہ بھر رہا ہی

جیسے ہی ایرج نوجوان کو آتے ہوئے دیکھا آغوش تمنا بصد شوق وا کرکے اپنے مقام سے اُٹھا فرمایا کہ ای شیر بیشۂ جرات و ہمت وا ے یکہ تاز میدان جلالت ہم عرصۂ دراز سے مشتاق ہین فرو بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم + بتنگ آمدہ ام چند انتظار کشم + اس فصاحت و بلاغت سے اُس مرد بزرگ نے کلام کیا یا تو ایرج نوجوان مثل غنچۂ گل منقبض تھا یا ہوا ے کلام فرحت انجام سے مثل گل شگفتہ ہوا قریب مرد بزرگ کے جب آیا اُس نے کھڑے ہو کر عرض کی اے شہریار اول طلسم نرگس فتح ہوگا تب اہالیان طلسم نور افشان کی آنکھیں کھلین گی بعد فتح طلسم نرگس انشاءاللہ تعالیٰ طلسم نور افشان شروع ہوگا بسم اللہ یہ انگشتر حاضر ہے مشکل مین دستگیری کریگی اسکو دست حق پرست مین لیجیے سامنے جس قصر کا دروازہ کھلا ہے اُسکی اندر تشریف لیجا ئیے جو کچھ ملاحظہ فرمائیگا اُس انگشتر سے مقدمات سخت و صعب حل ہونگے ایرج نے دیکھا کوٹھری مین ایک صندوق کلان رکھا ہی بجای قفل مار سیاہ لپٹا ہوا ہی ایرج نے وہی انگوٹھی سامنے کی جیسے ہی سایہ انگوٹھی کا مار سیاہ پر پڑا سارا بل نکل گیا تڑپکر زمین پر گرا ایک زنگی سیاہ رو تیغہ کھینچے کھڑا ہی ایرج پر حملہ کیا ایرج نے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا زنگی لپٹ پڑا کونے پر لاد کر مارا اندھیرا ہو گیا آواز آئی کشتی مرا نام من سیارہ سوی جادو بود ایرج نے فوراً صندوق کھولا دیکھا ایک تختی الماس کی حرف اُسپر یاقوت احمر کے پیشانی پر لکھا ہی طلسم نرگس ایرج بہت خوش ہوئی لوح کو لیکر گلے مین ڈالا سنبھلتے ہوے باہر تشریف لائے نکل کر وضو کیا لوح کو ملاحظہ فرمارہے تھے کہ داوٗد جنی جس نے انگشتر دی تھی آکر سلام کیا عرض کی ای شہریار مبارک ہو لوح طلسم نرگس حاصل ہوئی اب فتاحی مین مصروف ہوجیے یہ تو ظاہر ہے مضمون مصرع سے مجبوری انسان کی معلوم ہوتی ہی مصرع حال غیبی کس نمیداند بجز پروردگار + نہین معلوم آیندہ کیا ہو یہ غلام صرف یہ عرض کریگا کہ بعد فتح طلسم نرگس جملہ امورات کا حال کھلیگا تا بہ طلسم نور افشان جانا پڑیگا یہ بھی طریقے سے معلوم ہوتا ہی آپ کے بزرگ معین و مددگار حوالی طلسم مین آگئے یہی آن سب صاحبون کا بھی قصد ہی کہ طلسم نور افشان فتح کرین یہ سب امورات آپ کی ذات پر موقوف ہین اور بھی کوئی معین شراکت کری کہ جس سے پشت مضبوط ہو ایرج نے فرمایا اے داوٗد جنی مین اپنے پروردگار کی مدد چاہتا ہون داوٗد نے بہت بہت سمجھا دیا کہا ای شہریار اہالیان طلسم اب آپکے ساتھ مکر کرینگے اپنی تدبیرون سے لوح لینے کا قصد کرینگے ایرج نے کہا کچھ اسکا افسوس نہین ہی وہ حاکم حقیقی و مالک تحقیقی ہر مقام پر معین و مددگار

ہی نا خدائے عالم کی مدد سے بیڑا پار ہے داؤد جنی رخصت ہوا بہت کچھ سمجھا گیا ایرج نے لوح کو دیکھا
تحریر تھا سامنے کوہ فلک شکوہ ہی وہان کا حاکم شگاف جادو ہی اُسکی مگر مین نہ آنا ایرج نوجوان آگے
بڑھے جیسے ہی قریب اس پہاڑ کے پہونچے رونیکی آواز آئی دیکھا زن حسین رومال سے ہاتھ بندھے ہوئے
ملول وحزین دوڑکر سامنے ایرج کے آئی عرض کی اے شہریار میرے حال پر رحم کیجیے برای چند ساعت
مجکو لوح دیجیے داؤد جنی نے مجھکو بھیجا ہے آپ کو بہت تکلیف ہوگی جا بجا بڑے بڑے ساحر دکین گے
مین آپ کو بران شمشیر زن کو دکھادون پہلے اپنی معشوقہ کو رہا کر لیجیے ایسا نہو آپ ساحرون کو قتل
کرین کوئی ساحر بغاوت مین ملکہ بران کو قتل کر ڈالے پھر آپ کیا کرینگے جیسے ہی اُس زن حسینہ
نے یہ کہا ایرج کو سمجھانا داؤد جنی کا یاد آیا فرمایا کہ او زن مکارہ تو مجھکو دھوکا دیتی ہی اگر دوستی منظور
ہی مقام قید ملکہ بران تعلیم کر ہم لڑ بھڑ کے رہا کر لین گے باتین کرتے ایرج نے لوح پر نگاہ ڈالی مرقوم
تھا اے فتاح طلسم شگاف جادو یہی ہی جلد اسکو قتل کرو اگر نکل جائیگی فساد برپا کریگی ایرج نوجوان
نے کہا اے خیر خواہ تو لوح مانگتی تھی لے یہ کہکر لوح کو چمکایا ضو سے اسکی شگاف جادو کی روشنی زائل
ہوئی نابینا ہو کر ٹٹولنے لگی وہ صورت بھی جو سحر سے بنائی تھی ایرج نے دیکھا ایک زن کریہ منظر ضعیف
ولاغر لباس سیاہ پہنے ہوئے ایرج نے آواز دی او لکاتا اپنی صورت تو دیکھ اب جو اُس نے لباس سیاہ
اپنے جسم مین پایا چاہا سحر کرکے نکل جاؤن غلطک مارکر پر پرواز پیدا کیے بہ تعجیل سو پچاس گز بلند ہوئی
ایرج نے کمان کیانی دوش سے لی تیر بہرہ کمان مین پیوست کیا تاک کر مارا سینہ پر کینہ پر پڑا مہرہ پشت
کو توڑ کر پار گذرا آواز آئی کشتی مرا نام من شگاف جادو بود بعد مرنے اس ساحرہ کے لوح کو ملاحظہ کیا
بارہ دری سے نکلے لوح نے خبر دی سامنے جو حوض آب شفاف سے مملو ہے اے طلسم کشا اُس
مین کودنے سے تیری آبرو ہے نہایت لوح کی خبرداری کرنا کہین دھوکا نہ کھانا اگر لوح قبضے سے نکل
گئی پھر دستیاب نہوگی ایرج نے بہ تعجیل اپنے کو چشمے تک پہونچایا جوش جرات مین پھاندپڑے بعد چند
ساعت پاؤن زمین سے آشنا ہوئے دیکھا ایک باغ مختصر ہے ایک نخل سرو مین قفس آہنی لٹکا ہے
اسمین قمری مصروف کو کو طوق محبت بہ گلو جیسے ہی قمری نے اس سرد لو خاستہ باغ جرات کو آتے
ہوئے دیکھا تڑپ کر تیلیان قفس کی توڑین نکلی اپنے تئین سر پر ایرج نوجوان کے پہونچایا ہیہات وافسوس
کہکر گرد سر اُس افسر کے چرخ مارنے لگی ایرج نے لوح کو دیکھا مرقوم تھا اے فتاح طلسم وای سیاراین

عجائب اگر قمری قفس توڑ کر نکلے گردسر آئیکے چرخ مارے سات چرخ تمام نہ ہونے پائین ورنہ پتھر کے
ہوکر رہجاؤ گے ایرج نے جو خیال کیا تو صاف ظاہر ہوا پانوٗن مین قوت کم مزاج برہم لوح پر نگاہ ڈالنے سے
طبیعت بگڑتی ہی ہوا اس چمن کی اٹکھیلیان کرتی ادہم سے لڑتی ہوا اسم حاشیہ لوح کو بہ تعجیل پڑھا تھا
پانوٗن مین طاقت آئی قمری پانچ چرخ لگا چکی تھی کہ ایرج نوجوان نے بہ تعجیل لوح کو دست حق پرست مین
لیکر بلند کیا جیسے ہی عکس لوح کا قمری پر پڑا لڑکھڑا کر زمین پر گری ایرج نے دوڑ کر ہاتھ تلوار کا مارا دو ٹکڑے
ہوئے تمام باغ مین اندھیرا ہوا آواز آئی کشتی مرا نام من مرغاب جادو بود بعد عرصہ دراز روشنی ہوئی دیکھا
ایک ساحرہ سیہ فام کا لاشہ پڑا ہی لاحول پڑھی پھر لوح کو ملاحظہ کیا تاکید تھی کہ فتاح اس طلسمات کو حفاظت لوح
کی واجب لازم ہے لوح ملاحظہ فرما رہے تھے کہ دیکھا اژدران خونخوار پھنکارین مارتے ہوئے آکر
پہونچے ایرج نوجوان پر حملہ آور ہوے ایرج نے لوح کو گردش دی جس اژدھے پر عکس پڑا نابینا
ہوا سر ٹکرا کر مرا جسنے ایرج پر حملہ کیا بحکم لوح اسکو چیر کر پھینکدیا جب کئی سو اژدرون کو ایرج نے مار اکئی
سو نابینا ہوئے کبھی اندھیرا کبھی روشنی کبھی کچھ شیر صحرا سے پیدا ہوے اس شیر بیشہ جرأت پر حملہ
کیا بحکم لوح اسکو چیر کر پھینک دیا جب کئی سو اژدرون کو ایرج نے مار اکئی سو نابینا ہوے کسکی مجال ہی جو
انکے سامنے مکر و غدر کر سکے لوح خبر دیتی جاتی ہی جب کوئی معاملہ درپیش ہوا لوح طلسم کو ملاحظہ فرمایا احکام
نکلے بموجب اسکی کاربند ہوے ساحر دیکھکر بھاگ جاتے ہین بصورت تمہارے غیر مکرر پھر آتی ہین مرادیہ ہی کہ لینا لینا
کہکر ڈراتے ہین یہ شیر بیشہ صاحبقرانی جری بہادر صف شکن شیر و پلنگ سے کب ڈرتے ہین با شمشیر برہنہ
مصروف جنگ لاشون کے انبار خون کے دریا بہ رہے ہین جانوران درندہ صحرا سے چلے آتے ہین چاہتے ہین
زرہ وغیرہ نوچکر پھینکدین ایرج نوجوان کو دلولہ ہے دل سے کہ رہا ہے پر پرواز پیدا کرون زمین
کو سر سے کھودون آپ کو تا قید بران پہونچاؤن نہین معلوم اُس ظالم جلاد نے کیونکر قید کیا خود تو یہی
مشہور کرتا ہے کہ مین نے قتل کر ڈالا چھاتی پر چڑھ بیٹھون تب بے حیا سے دریافت کرون کہ ملکہ عالم
نے تیری کیا خطا کی ہمارے چھوٹے دادا جان نے تمام طلسم نور افشان کو درہم برہم کر دیا تھا جلالی تبار
نے آکر اُس شیر کو زیر کیا لوح واپس دی ابتک تو قصر جمشیدی کو الٹ دیا ہوتا اسکا بدلہ اُس ظالم سے
لیا پروردگار ملکہ کی جان کو بچائے ہمکو اس مقام تک جامع المتفرقین پہونچائے اس سوچ مین شہزادہ
لڑ رہا ہے کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم گلرنگ جادو ارے یارو طلسم کشا کو گھیر کر مار لو یہ جو اُس

ساحر نے آواز دی گوشہ ہاے صحرا سے بہت سے زنگی تیغہاے برہنہ کھینچے ایرج پر آپڑے ایرج
نے تیغہٴ ودوم اسکندری پر ہاتھ ڈالا جسکو ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوے چند عرصہ مین کئی سے زنگی مارے
پلٹ کے جو دیکھا کوئی لاشہ زمین پر نہ پایا خون کا قطرہ بھی زمین پر نہین سرخ دھبہ بھی نہین کلائیون پر
ورم آنے لگا دل گھبرانے لگا کہ آسمان پر سناٹا ہوا داؤد جنی نے آواز دی ای طلسم کشا آپ بیقاعدہ
لڑرہے ہین لوح کو دیکھ کر لڑیے جو حکم دے اس کے پابند ہوجیے گلزنگ جادو نے جو داؤد جنی کو دیکھا
کہ طلسم کشا کو ہوشیار کرتا ہی آواز دی او داؤد جنی تجھکو کیا نفع ہوا ہالیان طلسم سے دشمنی کرتا ہی چاہا تھا
داؤد کنے کچھ جواب دے کہ ہزارہا ساحر آکر داؤد سے لپٹ گئے ایرج کے کان مین آواز آئی
اے شہریار مجھکو بچایئے پلٹ کے جو دیکھا چار سے ساحر داؤد کے لپٹ گئے ہین زخمی کر کے کشان کشان
لیے جاتے ہین داؤد پکارتا ہے اے شہریار میری خبر لیجیے ایرج نے بموجب حکم لوح اسم جانشین
پڑھ کر دستکدی لوح بھی چمکائی وہ ساحر جو داؤد کو گرفتار کر کے لیچلے تھے نابینا ہوکر زمین پر گرے
لوح نے خبر دی گلزنگ کو قتل کرنا چاہیے جبتک گلزنگ قتل نہوگا یہ مرحلہ فتح نہوگا لیکن دو کلمہ
داستان حیرت بیان ملک اخضر جادو و ملکہ مروارید و نیلم زنگی و فیلم زنگی و عنتر و صباد و شاپور
وغیرہ بیان ہوتے ہین کہ بہمراہیان ایرج نوجوان صحراے ہولخیز مین فرودگش تھے آج بیٹھے بیٹھے گھبرانے لگے
شاپور نے کہا ای ملک اخضر نہین معلوم آقاے نامور پر کیا گذری کسیکو خبر کے واسطے بھیجین کہ ملکہ مروارید
نے کہا ای مہر والا گہر کان مین اس شیر کے نعرے کی آواز آتی ہی اب جو شاپور نے کان لگا کر سُنا
بیشک نعرہ ایرج کی آواز آرہی ہے طریقے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ قریب نخلستان شہزادہ لڑرہا ہی
سبھون نے کمرین باندھین اخضر کو تخت پر سوار کیا مروارید طاؤس زرین بال پر نشست پر کل لشکر ساحر
غیر ساحر آواز اپنے آقا کی سنتے ہوے چلے اپنے مقام سے جسقدر بعد ظاہر ہوتا تھا اسی قدر اب بھی معلوم ہوتا ہی
اس مقدمہ مین حیران کہ خداوند یہ کیا معرکہ ہے شاپور و اخضر و نیلم و فیلم نے بھی نعرے کیے ایرج
کے بھی کان مین آواز آئی حیران ہوکر چہار جانب دیکھا کہ میرے سرداران تہمتن کے نعرے کی آواز
آتی ہی مگر کوئی معلوم نہین ہوتا ایرج کو تعجب ہوا مقدمہ سحر و ساحری عجائب افسونگری ہی کچھ سلونی
نے میرے دھوکا دینے کو آواز سُنائی ہے اسی طرح شہزادہ مصروف جنگ ہا یہ لوح مین دیکھ چکا تھا کہ
بدون قتل گلزنگ ان اژدرون کا اختتام نہوگا سر اٹھا کر دیکھا ایک جادوگرنی درخت کی پتون مین

اپنے کو چھپائے ہوئے ماتھ کے دامنے زمین پر پھینک رہی ہو اسی گرسحر کی یہ تاثیر ہے کہ ساحر تیر و تفنگ
وحربہ ہائے سحر سے ایرج نوجوان پر حملہ آور ہوتے ہیں بسبب لوح کے یہ محفوظ ہیں ایرج نے قربان
سے کمان ترکش سے تیر لیکر بہ زہ کمان میں پیوست کیا گلرنگ کے سینہ پر کینہ کو تاکا جب سیسر کمان کا کڑکا
گلرنگ سہمی سمجھی تھی کہ میں گوشہ میں ہوں کون مجھکو پائیگا یہاں لوح نے نشان بتلایا بہت جلدی
پر پرواز پیدا کر کے قصد ہوا کہ نکل جاؤں وہ تیر قضا تھا سینہ پر کینہ پر پڑا پشت کو توڑ کر پار گذرا آندھی سیاہ
اُٹھی شعلے بھڑک کر ساحروں پر گرنے لگے آتش سوزان سے ہزارہا جادوگر جلے جن ساحروں نے
داؤد کو گرفتار کیا تھا وہ بھی جلکر خاک ہوئے آواز آئی کُشتی مرا نام تھا گلرنگ جادو بود اب داؤد قریب
شہزادۂ والا قدر آیا بوسہ قدموں کو دیا صفت جرأت کرنے لگا کہا اے شہریار آپ نے اس مرحلہ پر بلا وجہ
تکلیف اُٹھائی کیطرح کا کوئی امر پیش آئے لوح کو ملاحظہ فرمایئے بدون ملاحظہ لوح کسی سے ملاقات
نہ کیجیے دوست کو دوست نہ جانیے میں حاضر ہوں ملاحظہ فرمایئے ایسا نہو کوئی میری ہی شکل بن کر
چلا آئے بمقدمہ حفاظت لوح داؤد جنی نے دیر تک ایرج نوجوان کو سمجھایا سامنے دامنۂ کوہ کے لڑائی
تھی جسوقت گلرنگ قتل ہوئی وہ پہاڑ تھرایا بیچ سے شق ہوا شعلے نکلے آتنا بڑا پہاڑ جلکر خاک ہوا داؤد
نے سر اُٹھا کر دیکھا کہا اے شہریار قلعہ نرگس پر آپ آگئے ہیں تو اب ٹھہر نہیں سکتا بیچ میں مرحلہ جات
کا بعد تھا یقین ہے کہ آپ کے سردار بھی آپ سے آ کر ملیں نرگس جادو لشکر لے کر آئے گی اگر خدا نے فضل
کیا اور یہ قلعہ بھی آپ کے قبضے میں آیا تو طلسم نرگس فتح ہوا آئندہ فکر لوح طلسم نور افشان ہوگی وہ
بھی دستیاب ہوجائیگی غلام رخصت ہوتا ہے ابھی حضور کو جنگ درپیش ہے غلام کے ٹھہرنے میں
پس و پیش ہے داؤد تو غرق زمین ہو کر غائب ہوا ایرج نوجوان نے دیکھا پہاڑ تو بالکل غائب ہوا
درخت جو سامنے واقع تھے وہ بھی جلکر گرے ایک قلعہ سر بفلک کشیدہ پھاٹک کھلا ہوا ہزارہا ساحر
لینا لینا کرتے ہوئے اندر سے قلعہ کے آتے ہیں ایرج نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا نعرہ کر کے چلے تھے کہ پشت سے
گرد اُڑی دیکھا ملک اخضر و دختر بلند اختر اخضر ملکہ مروارید جادو و نیلم و فیلم وغیرہ اب سب
ظاہر ہوئے ایرج نے بھی انکو دیکھا ان سبکی بھی نگاہ پڑی کہ ہمارا آقا دریائے خون میں غوطہ مارے
ہوئے تیغ بکف سایہ نخل میں کھڑا ہے اور لشکر ساحران برائے مقابلۂ آقائے نامدار بلوہ کیے ہوئے
آتا ہے یہ بھی سب حربہ ہائے سحر سنبھالکر بڑھے شاپور نے کہا اول ہر کیب پہونچا دُ آقا دریائے خون میں

بناے ہوے ہین صاف ظاہر ہی کہ کسی سے مقابلہ پڑا ساحرون نے مرکب باد رفتار لا کر خدمت مین
ایرج عالی وقار کے پہونچایا اخضر سحر کرکے بلند ہوا مرداریدنے موتیون کا مالا گلے سے اتار اپڑھ کر پھینک
دیا آگ برسنے لگی سرداران تہمتن جوانان صف شکن تلوارین کھینچکر مجمع ساحران پر جا پڑے ہر چند کہ سامنے
ساحرون کے جرأت کچھ کام نہین کرتی جب سحر اسکا چل گیا تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی گھوڑے نے
بد لگامی کی مگر ایسے جیدار ہین مرتے جاتے ہین قدم آگے ہی بڑھتا جاتا ہی اگر انکا ہاتھ پڑ گیا ساحر کی گردن
مروڑ ڈالی چیر کر پھینک دیا قبضہ مار کسی کو لپٹ کر اگر اُسکا سحر چل گیا یہ بیکار ہوے اگر انکا پنجہ قابض
ہوا ساحر کو مار لیا ہنگامہ گیر ودار بلند ہوا ایرج نوجوان لوح چمکاتے ہوے جس غول پر جا پڑے
درہم وبرہم کر دیا افسرون کو تاک کر مارا مرنے کی ساحرون کے صدا مین آتی ہین آندھیان گھٹائین آسمان سے
آگ کا برسنا زمین کا پھٹنا اس گرمی جنگ مین ایرج کو یہ مہلت نہ ملی لوح نہ ملاحظہ فرما سکے بجرأت شوکت
لڑ رہے ہین انکے سردارون نے بھی جان لڑا دی جس غول پر جا پڑے درہم وبرہم کر دیا خود جانین ہی فوج
مین سے سو پچاس کو کم کر دیا مگر ایرج نوجوان نے دیکھا ایک جادوگر ای تخت پر سوار ساحرون کو ترغیب جنگ
کر رہی ہے اس کے حکم پر سب لڑتے ہین ظاہر ہوتا ہی یہی ان سب کی افسر ہی اسکو قتل کرین تو فتح ہو لوح
پر نگاہ نہین ڈالی پشت مرکب پر پڑی جالی گھوڑے کی پشت پر ہاتھ رکھا کرہ بری اشقر ایسا مرکب طرارے بھرتا
ہوا چلا ایرج نوجوان بہنگانہ وپلنگانہ جنگ کرتے ہوے طرف اس ساحرہ کے جاتے ہین وہ پکار
رہی ہی مارو طلسم کشا کو مارو مجھ تک نہ آنے دو ورنہ اس جوان سے جان بچنا دشوار ہے جب یہ ترغیب
دیتی ہی فوجون مین ساحرون کو جوش آجاتا ہی ایرج نوجوان پر دست انداز نہین ہو سکتے دم شمشیر
پر گلا رکھتے ہین موت کا مزہ چکھتے ہین کئی ہزار ملازمان ایرج بھی قتل ہوے اور ساحر بھی بہت سے
مارے گئے ایک جادوگر پایہ تخت پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہے کہتا جاتا ہی اے ملکہ نرگس جادو طلسم کشا بڑا بہادر ہی ملکہ
نرگس نے کہا تو نے سچ کہا دریاے جرأت کا یہ بہادر ہی جسطرح ہو سکے گرفتار کر لو ساحر یلوہ کر کے
بڑھے ایرج نے بھی نعرہ کیا وہ ساحر جو پایہ تخت پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا پایہ تخت کو چھوڑ کر نیزہ ہلاتا ہوا ہلکا ایک
ایرج پر جا پڑا اُس تخت نشین نے بھی فوج کو اشارہ کر دیا اس مقام پر جبکہ تلوار چلی قریب تھا کہ نوک
مژگان سے کارزار ہو جرأت ایرج پر کمانون نے اپنے کو بازو سے تہمتن پر اُس تیر کے قربان کیا
تیر سہمے ہوے ترکشون مین چھپے تھے معلوم ہوتا تھا تیر بھی دردمند ہین یا قفس مین طائر پر بند ہین

زبان تیر دلکا عمود سے صدائے آفرین آتی تھی علم سرو قد برائے تعظیم اُٹھے نیزی جو نوک کی لیتے تمو سرنگون ہوئی تلوارین ٹوٹ کر زمین پر گرین صدہا ساحر بے لڑے بھاگے ایرج نے گھوڑے کو بڑھایا تیغہ برق تاب کو چمکایا ادھر سے سرداران ایرج نے بھی جانبازی کی وہ ساحر جو پایہ تخت چھوڑ کر آیا تھا منم غزال جادو لیکر ایرج پر جا پڑا ایرج پر بہت آنکھیں نکالین گیدڑ بھبکیان دکھائین یہ نورنگاہ صاحبقران غزال چشم تیر جسم ایسون کو کب مانتے ہین اس نے قریب آکر تلوار کا ہاتھ مارا لوح تو شہزادے کے گلے مین ہی اسکی چمک سے ساحر نابینا ہوئے جاتے ہین غزال جادو نے گھبرا کر پلک جھپکائی ایرج نے سر کو بتاکر کمر پر ہاتھ مارا غزال کے دو ٹکڑے ہوئے آواز آئی کشتی مرا نام من غزال جادو بود اب تو نرگس جادو غزال کے غم مین تڑپ تڑپ کے لڑنے لگی فوج کو بھی بہت ترغیب دی ساحرون نے تیر برسائے ایرج نے دو چار زخم کھائے سب سردار پریشان چاہتے ہین بڑھکر اپنے آقا پر سینہ سپر کرین ساحر کسیکو ٹھہرنے نہین دیتے افسر نے اشارہ کیا ہے کہ طلسم کشا کو گھیر کر مار لو مردارید واخضر پشتی بانی کرتے ہوئے لڑ رہے ہین بہت ساحر اُس مقام پر مارے گئے نرگس نے جب دیکھا جو سحر مین نے کیا بسبب لوح کے باطل ہوا مایوس ہوکر چمکی کہ نکل جاؤن ایرج نے تیر مارا کہ یہ بھی گری آواز آئی کشتی مرا نام من نرگس جادو بود مرتے ہی اس کے ساحر بھاگنے لگے افسران اعلیٰ دہائی دیتے ہوئے دوڑے کوئی قریب ملکہ مردارید کے آیا کہا ہماری سفارش کیجیے کسی نے ملک اخضر کے قدمون کو بوسہ دیا فریاد کی ہماری خطا طلسم کشا سے معاف کرائیے اخضر نے بڑھکر سردارون کو قدمون پر ایرج نوجوان کے گرایا صدائے فریاد والغیاث بلند ہوئی ایرج نے خود تلوار کو نیام انتقام مین کر لیا تمام ساحرون نے اطاعت کی شاپور نے بڑھکر عرض کی اے شہریار حضور نے لوح کو ملاحظہ کیا ایرج نے کہا سب کام لوح کو دیکھ کر کیے جن جادوگرون سے لڑائی پڑی گلنار جادو قتل ہوئی لوح کو دیکھا تھا بحکم لوح اسکو قتل کیا داؤد جنی آیا تھا وہ بھی بخوبی تعلیم کر گیا اے شاپور شیر دل طلسم نرگس اسی قلعہ یک تھا ملکہ مجلس و ملکہ اختر وغیرہ یہ سب بدعت کوک سے بھاگی بھاگی پھرتی ہین ملوا بران کی خدمت مین برائے فریاد گئی ہین ادھر سے وہ سب فساد برپا کرین گے ادھر سن لوح طلسم نور افشان کی ذکر کہہ دونگا یقین ہے کوکب گھبرا جائے اگر وہ آکر عذر کریگا مین کچھ نہ کہونگا داداجان کے بہت خلاف ہوا انکی رائے یہ نہ تھی کہ لشکر کشی کرو شاپور نے کہا اے شہریار صاحبقران

کے مزاج مین سراسر انصاف ہی انکی مرادیہ تھی کہ کوکب اپنی بیٹی کی شادی نہین کرتا کیسا کیا اجارہ ہی یہ کیا معلوم
کہ سالہا سال کے ہجران دیدہ و آفت کشیدہ ملین گے بہ عنایت باغبان قضا و قدر غنچہ آرزو کھلین گے اے
شاپور کیا اپنی کیفیت کہون اپنا تو یہ حال ہے بقول رعنا نظم

زندگی بھر رہی وصل کی حسرت مجھکو
دشمن و دوست مین نظر نہین تم سی نورانی
یاد مین زلف پریشانی کی پریشان ہو مین
روی جانانہ کے تصور مین ہی حیرت مجھکو
کوی جانان سے نظر آتی ہو رحلت مجھکو
دل پھنسا زلف مین یاد رخ پر نور کہان
جھکائی در جانان پر پڑا رہتا ہون
دخل اغیار سے آتی ہو ندامت مجھکو
کھینچ لائی ہو یہان بھی تری الفت مجھکو
خاکساری ہو مرے حق مین مقرر اکسیر
قطع امید ہوئی یار سے اے رعنا
عمر گذری ہی کہ ہو صدمۂ فرقت مجھکو
نہ ملی گردش ایام سے فرصت مجھکو
انسی ہو دار و مداران سے مروت مجھکو
غیر کا دخل ہوا اب مرا جینا معلوم
لیگئی رنگ جلب سے مری قسمت مجھکو
چھوڑ کر ملک عدم اپنے کب آیا ہون
ہاتھ آئی ہو مقدر سے یہ دولت مجھکو

اے شاپور دیکھیں اب تقدیر کیا دکھائے جلد خدا تا بیار جانی و محبوب جادوانی پہونچاے شاپور عرض کرتا ہے انشاء اللہ زمانہ بہت قریب ہے دیکھیے یہ ساحر نو مسلم بھی کہتے چلے آتے ہین کہ ہم نے دل و جان سے اس خیر کی اطاعت کی اب سب بادشاہ اسی قلعہ پر جمع ہونگے کوکب سے مصالحہ کرا دین گے نام پر مصالحہ کے ایرج مثل گل شگفتہ ہو جاتا ہے فرماتے ہین کہ اے شاپور یہ تو ظاہر ہے کہ یہ سب اس کے ملازمان قدیم ہین جو زبانی کوکب کے سنا ہوگا وہی یہ بیچارے ذکر کرتے ہین یقین ہی اسی قلعہ پر پیغام آئین اے شاپور میری تو جان بھی نام پر بران کے نثار ہی کہان تک صبر کرون اب تو دل پر اختیار نہین نظم

تا بہ کی نالہ زبیداد ئی ہجران کردن
نیست اندیشہ ام از کوتہی عمر دمے
کاوش دیدہ مکن گریہ کہ در راہ طلب
نامبارک بود آزار رفیقان کردن
باید از شمع ترا شمع شہیدان کردن
کار مخفی شدہ و تیغ جفایت در کار
چند خوناب بدل زدیدہ بدامان کردن
بایدم زاد رہ ہجر تو سامان کردن
خون پروانہ نہ بس ریختہ بر سر بزم
بیگنہ چند توان قصد اسیران کردن

شاپور نے کہا حضور صبر تو ضرور ہی اپنا چارہ کیا اختیار نہین اگر آپ اپنے ہوش گم کر دین گے یہ لڑائی کا ج کد و کاوش بمقدمۂ فتاحی طلسم کون کریگا یہ کام بڑی ہوشیاری کے ہین ماشاء اللہ یہان تک کس لطف سے آپ لڑتے بھڑتے آئے اسیطرح ہوش و حواس اپنے درست کیجیے قتل ساحران پر کمر چست کیجیے جب فتح ہو جائیگی مال طلسمی نکالین گے کوکب کو ضرورت پڑیگی کہ آپ سے میل کرے ہمارے والد نامدار خواجہ عمرو بھی ضرور تشریف لائینگے بے انکے تشریف لائے انجام جنگ نہ ہوگا وہ کوکب کو بھی سمجھا دینگے

یہ باتین کرتے ہوے داخل قلعہ ہوے قصر شاہی مین آئے تخت بچھا تھا امرا و زرا نے عرض کی حضور تخت پر
قدم رنجہ فرمائین ایرج نوجوان نے کہا یہ ہمارا دستور نہین جو وارث سلطنت ہو اُسکو لاؤ وزیرون نے
کہا حضور یہان کوئی دعویدار سلطنت نہین ہی وزرا امیدان رسالدار حاضر ہین ایرج نے کہا تخت غاشیہ
ڈالدو جب دعویدار دستیاب ہوگا اسکو تخت نشین کرینگے تخت پر غاشیہ پڑگیا ذکل ہاے زرین آگرے بچھے تمام
سردار آکر بیٹھے باتین کر رہے ہین کہ ایرج کے کان مین کراہنے کے آواز آئی کوئی دردرسیدہ آفت کا
مارا مبتلاے بلا بصد بیقراری تڑپ تڑپ کے یہ اشعار پڑھ رہا ہی نظم

ہمچو مرغانِ چمن نالہ پریشان کردم
برگرفتم دل امید ز بیگانہ و خویش
سیرگاہ نظر از دیدہ گلستان کردم
جذبۂ عشق رسانید بہ سرمنزل دوست
نرخ این جنس بہ بازار خود ارزان کردم
جیبِ دل چاک زدم بسکہ ز سودای جہان
مشکلاتِ دل خود را ہمہ آسان کردم
کاوشِ داغ کہن بسکہ بہ ناخن کردم
زین بصبری خود رو بہ بیابان کردم
شب بیادِ تو گل اشک بدامان کردم
دستِ قدرت ہمگی صرف گریبان کردم
خونِ دل بسکہ بہ رخسار نگہ افشاندم
پنجۂ دست چو سرپنجۂ مرجان کردم
جان گرانمایہ متاع است ولیکن مخفی

ایرج نے جو یہ صداے دردناک سنی کلیجہ تھام لیا گھبرا کر فرمایا یارو یہ کس دردرسیدہ
کی آواز ہی کیا صدا مین سوز وگداز ہی وزرا نے عرض کی غلامون کو مفصل حال نہین معلوم ہی نرگس جادو
کے مزاج مین ظلم بہت تھا اکثر تاجر راہگیر پکڑا کر گرفتار کیے انکو قید کر دیا پھر برسون خبر نہ لی اکثر تڑپ تڑپ کر
مرگئے اُنھین مین سے کوئی جوان مرد یا عورت غربت زدہ مصیبت کا مارا رو رہا ہوگا ایرج نے
کہا اسکو کھولو ایک وزیر نے کنجی لا کر دی جتنے عرصے مین کلید آئی اُتنے ہی عرصے مین وہ صداے دردناک
بصد سوز وگداز آئین کہ شہزادہ ایرج نوجوان کی آنکھون سے آنسو جاری کلید لے کر بتعجیل قفل کھولا اندر
آکے دیکھا ایک تخت ٹوٹا ہوا اُسپر وہی حریق آتش اشتیاق وغریق لجۂ فراق اسیر طرۂ گیسو و ذبیح خنجر ابرو
گرفتار محبس رنج ومصیبت آوارہ وسرگشتۂ صحراے محنت وآفت مورد صد رنج ومحن ملکہ
بران شمشیر زن کہ ماران سیاہ جسم مین لپٹے ہوے آنکھون مین حلقے چہرہ زرد لب پر آہ سرد
کراہنے مین دردسر نگون آنکھون سے آنسو جاری کبھی سر ٹکراتی ہے کبھی تنہائی سے گھبراتی ہے یہ
حال پر ملال دیکھ کر قریب تھا کہ طائر روح قفس جسم خاکی سے پرواز کرے ہاے جان جہان وآرام دل
مشتاقان کہہ کر شہزادے نے قصد کیا جاکے لپٹ جاؤن ملکہ بران نے سر اُٹھا کر فرمایا اے شہریار خبردار یکایک
میرے قریب آنیکا ارادہ نہ کیجیے گا آپکی بیتابی میرے لیے خرابی ہی روح قالب سے نکل جائیگی آپ دور رہین نزدیک

نہ آئین قاعدے کے خلاف ہوا اول لوح طلسمی میرے پاس بھیجدیجے مین جسم سے مس کرون قید ٹوٹے ورنہ
روح قالب سے نکل جائیگی اسطرح سمجھا کر کہا ایرج نے لوح کو گلے سے اُتار معشوق پر وہ جفا دیکھی کتاب نہ رہی
جی چاہتا ہو سرکاٹ کر اُس کے قدمون پر ڈالدون بعد مدت مدید اُس حال پر ملال مین دیکھا اس پردہ نشین
ناز ونعم نے میرے واسطے کیا کیا مصیبت اُٹھائی لوح طلسمی گلے سے اُتاری نہ کسی سے پوچھا نہ صلاح لی دل کہتا
ہو جان بھی نثار کردو ایرج نوجوان نے جیسے ہی لوح گلے سے اُتاری چاہا پھینکون پر ان نے کہا رومال مین
لپیٹ کے پھینکئے اُسکا عکس مجھ پر نہ پڑے ایرج نے بموجب فرمانے ملکہ بران کے لوح کو رومال سے لپیٹا اتنے
عرصے مین شاپور پہونچا دیکھا ایرج لوح پھینکا چاہتے ہین شاپور نے کہا اے شہریار آپ کیا کرتے ہین لوح
ٹہریے پہلے سمجھ تو لیجیے لوح خبر دے گی ایرج نے خیال بھی نہ کیا کہ شاپور کیا بکتا ہے رومال مین لوح کو لپیٹ کر
پھینکدیا شاپور نے تو اپنا منھ پیٹ لیا کہا ہاے آقا بڑا غضب کیا لوح جو تخت پر گری شاپور نے دیکھا ملکہ
بران نقلی نے اُٹھا کر لوح کو جھولی مین رکھا لپکار کر آواز دی باش او طلسم کشا منم ملکہ غریق جادو دیکھ لوح لیون
لیتے ہین ہزارون ہمارے عزیزون کو قتل کیا اب ہمارے پنجہ بدعت سے کیونکر بچے گا شاپور سے آنکھ ملا کر کہا
بھلا او مکار غدار تو نے تو بہت منع کیا مگر ہمارا فقرہ خالی جاتا ہے ایرج تلوار کھینچکر جھپٹے غریق جادو نے اشارہ
کیا تلوار ہاتھ سے چھوٹ پڑی شاپور نے چاہا جست کر کے نکل جاؤن غریق نے چند قطرے پانی
کے پھینکے شاپور بھی گرا اُٹھتے اُٹھتے باران سحر برسانے لگی جسپر قطرہ پڑا بیہوش ہوکے گرا ملک اخضر
و مروارید اُٹھے تھے کہ لڑین لیکن مکان سحر بند جو قصد کیا اُلٹا ہوا غریق جادو کے رفقا جا بجا کو شہ مین
موجود تھے نکل کر سحر کرنے لگے کسی نے برق چمکائی کسی نے وہ پتھر مار دیا زمین ہلی جا بجا غار پیدا ہوئے
ہزارہا بندگان خدا اُن غارون مین گرے زمین بند ہو گئی ہر چند ہمراہیان ایرج نے کد وکاوش
کی نکل نہ سکے پہر بھر کے عرصے مین سب کو گرفتار کر لیا سردارون کو آواز دی ایرج و شاپور و مین
اخضر و مروارید کو مسلسل کر کے الگ کر لیا عام کے واسطے ایک رسن کو حکم دیا سبکو گرفتار کر کے قید خانے
مین بھیجا لوح اپنے قبضے مین کی اُسی وقت ایک عرضی اپنے ہاتھ سے لکھی مضمون یہ تھا کہ اے شہنشاہ
کوکب روشنضمیر آپ کے اقبال سے مین قلعہ بیابان پر پہونچی سرحد طلسم نرگس کو فتح نہ ہونے دیا ایرج
قلعہ پر روک لیا سبکو گرفتار کیا لوح قبضے مین آئی اب جسطرح ارشاد ہو اس طرح سے کر کے حاضر ہون یہان
کوکب مقدمۂ ایرج سے مطمئن تھا کہ جبتک حیران جادو نہ مارا جائیگا ہوش نہ آئیگا اور اسکو خبر گذری کہ ایرج

کے والد نامدار قاسم عالیو قار لڑتے بھڑتے آ گئے شہر پر قبضہ کیا دوسرے دن جہانگیر کی خبر آئی تیسرے
دن علمشاہ کی کیفیت سنی یہ بھی وقائع گذرے یہ تینون شیرون نے ایک وقت مین تینون قلعہ فتح کر لیئے
یہ لشکر کوکب کو سناٹا آگیا ایک مقدمہ اور واضح رائے ناظرین والا مقام رہے کہ معمار قدرت جس دن سے
جہاندار شاہ مارا گیا یہ اُسدن سے کوکب ہی کے ہمراہ رہتا تھا اب جب کوکب چلا آیا معمار بھی ساتھ آیا
پہلو مین بیٹھا ہی کہتا جاتا ہی اے شہنشاہ یہین جاؤن علمشاہ و جہانگیر و قاسم کا سر کاٹ لاؤن یا زندہ
گرفتار کر دون کوکب نے ابھی کچھ حکم ندیا تھا کہ آسمان پر برق چمکی سب نے دیکھا ایک جادوگر ہاتھ مین نامہ لیئے
ہوئے مبارک مبارک کہتا ہوا آتا ہی زمین پر اُتر کر پایہ تخت کو بوسہ دیا نامہ غزلق جادو پیش کیا کوکب
نے نامہ ہاتھ مین معمار کے دیا کوکب معمار کی بہت تعریف کرتا ہی ہر مقدمہ مین دلدہی کرتا ہی کہ اسکو یہ معلوم
نہو کہ ہمارا آقا سر پر نہین ہی دل شکنی نہونے پائے معمار نے باواز بلند نامہ پڑھا سب سے زیادہ معمار
خوش ہوتا ہی کہا حضور دیکھیے مسلمانون نے سرکشی کی خوب سزا پائی مین جاؤن جا کر سب کو قتل کر دون
کوکب نے کہا مین پری بہین بلواتا ہون معمار بہت تڑپا کہا حضور مجھے روانہ کیجیے یہان تو یہ رنگ ہی معمار کو
کوکب نے توروکا ایک نامہ غزلق کو لکھا کہ قاسم و علمشاہ و جہانگیر کو بھی گرفتار کر کے لیتی آؤ اُس ساحرہ
کو یہ نامہ دیدیا معمار سے کہا غزلق جادو بڑی زبردست ساحرہ ہی وہ سب طرح کا انتظام کر سکتی ہی تمھاری
کسی کی احتیاج نہین ہی غزلق اپنے مقام پر بیٹھی ہی کہ نامہ کوکب آیا غزلق کے ہوش اڑ گئے غزلق دریای
حیرت ہوئی دل سے کہتی تھی مسلمانون نے کچھ جان کا خوف نہ کیا تین قلعہ فتح کر لیے اُسی وقت افسرون
کو بلایا کہا جلدی فوج تیار ہو تین قلعہ قبضے سے شہنشاہ کے نکل گئے افسر اُس کے کمرین باندھکر تیار ہوے
غزلق اپنی ہوش مین کا ہیکو ہی اُسی وقت سوار ہوئی طرف علمشاہ کے چلی علمشاہ انتظام مین بیٹھے ہین
سمک یلطاقی عیار انتظام مین مصروف ہی پہلے خبر لی کہ ایرج طلسم شکست کرتا ہوا جاتا ہی اب ہرکارے
روتے ہوے آتے کہا استاد بڑا غضب ہوا طلسم کشا گرفتار ہو گئے دوسرے ہرکارے نے آ کر خبر دی
غزلق جادو آپکے مقابلے کو آتی ہے ایرج کی قید بھی اسی کے ہمراہ ہی علمشاہ کب مانتے ہین غصے مین اُٹھے
تیغ کپتان فرنگی کے قبضے پر ہاتھ ڈالا اپنے مقام سے اُٹھے سردار اُنکے آلا گرد فرنگی و مالا گرد فرنگی
وغیرہ عرض کرنے لگے ہم آپ کو نہ جانے دینگے علمشاہ نے کہا ای برادران تاج و تخت کیسا ہمارے
کلیجے پر چھری پھر گئی نور نظر پارہ جگر قید ہوا اُسنا تم نے کس جوش و خروش سے پہونچا بڑی بڑی ساحرونکو ا

مگر سے لاچار ہوا یہ کہکر چلے سمک نے ہر چند کہا اے آقائے نامدار آپ تو جہاندیدہ وکار آزمودہ ہین آپ سے نہ بنیگی چند ساعت توقف فرمایئے مین بھی اسکی مشکین باندھ لاؤنگا علمشاہ نے نہ مانا وہان قاسم و جہانگیر نے بھی یہ خبر سُنی کہ ایرج قید ہوئے علمشاہ پر ساحر چڑھ گئے یہ بھی دونون شیر پشت ہائے مرکب پر سوار ہو کر قلعہ سے نکلے کہ ایک طرف سے گرد عظیم اُڑی سمک واسطے خبر کے چلا ساحرون نے آکر عرض کی آپ کے بھائی صاحب شاہزادہ جہانگیر اور آپکے نور نظر قاسم خبر سُنکر آگئے علمشاہ نے زانون پر ہاتھ مارا کہ تقدیر مین اور داغ لکھا تھا ہنوز یہ کلام تمام ہونے پایا تھا کہ سامنے سے دامنہ گرد کا شگافتہ ہوا آگے آگے جہانگیر والا تدبیر ایک طرف قاسم والا شیم پشت پر فوجین جیسے ہی غریق نے آمد فوج جہانگیر و قاسم دیکھی دو تین گولے اول سمت فوج علمشاہ پھینکے پھر لشکر جہانگیر و قاسم پر نگاہ ڈالی ابر سیاہ برسا یا کوئی اس ابر کو روک نہین سکتا چہار جانب سے صدای ہا ہو بلند ہوئی ساحر مخوف ہو کے جا پڑے جو بیہوش ہوا اُسیر سحر کر کے ابر پر ڈال لیا خود غریق جادو جوش مین دوڑی دوڑی پھرتی ہے اپنی ذات سے جہانگیر و قاسم اپنے اصلی مقام پر کھڑے لڑ رہے ہین جو ساحر سامنے آیا تیر مار دیا جو بھاگا دوڑ کر سائیسون نے اسکی گردن کی مشکین باندھکر قتل کیا ہزارہا بندگان خدا مارے گئے مگر یہ سردار جانباز و سرفروش نشہ جرأت کا جوش قدم نہین ہٹاتے بڑے زور و شور سے لڑ رہے ہین عیارون نے قصد کیا کہ ساحرون کو گرفتار کرلین ساحر دم نہین لینے دیتے آگ برسادی پانی برسایا گرد اڑ رہی ہے آندھی سیاہ اُٹھی سیکڑون بہادر ٹکرا کے مرے ملکہ غریق دوڑ دوڑ کر سحر کرتی ہے اول علمشاہ پر سحر کیا انکے ہاتھ پانون بیکار ہوئے سردارون سے کہا انکو گرفتار کر لو رستم جو گرفتار ہوئے آلا گرد و مالا گرد ٹوٹ پڑے دس پانچ کو مارنے پائے تھے کہ جھونکے ہوا کے چلے گھوڑون نے بدلگامی کی ساحرون نے سحر کر کے ان سب کو بیہوش کیا گرفتار ہوئے ہر طرف سامان سحر غریق جادو بلائے روزگار شہزادہ جہانگیر و قاسم نوجوان و علمشاہ عالیشان سب سرداران نامی کو چہار سو سے نابلد ایک سحر مین دو دو سو بیہوش ہوئے دوپہر کے عرصے مین غریق نے سب کو گرفتار کر لیا کل قیدیان بلا کو اپنے ساتھ لیکر قلعہ بیابان پر آئی جہان ایرج لوح لی تھی ان سب نوجوانون کو قریب درہ کوہ کے اُتارا شب بھر مین سامان روانگی مہیا ہوا یعنی ایک سحر بنایا اسپر قاسم و علمشاہ و شہزادہ جہانگیر و ایرج نوجوان و سرداران نامی و پہلوانان گرامی کو ابر پر سوار کیا لوح اپنے پاس رکھی ایک ابر پر آپ سوار ہوئی اپنے ساتھ کی کنیزون کو سوار کر لیا نوبت نقارہ

بجاتی ہوئی ابر سحر اڑاتی ہوئی طرف قصر جمشیدی کے چلی ملکہ ناہید مرصع پوش زوجہ کوکب قلعہ مرصع نگار مین بالائے قصر رفیع مسند آراستہ اُسپر ملکہ جلوہ فرما ہین وزیر زادی گلگونہ گلگون پوش کرسی پر بیٹھی ہو گرد مصاحبان ہمدم با اخلاص واضح ناظرین ہو ہر چند کہ کوکب سے بگاڑ ہی زوجہ کو ناگوار ہو کہ کوئی میرے شوہر کو برا نہ کہے اسوقت بھی یہی ذکر در پیش ہو کہ کوکب افراسیاب سے مقابلے پڑے ہین طلسم کشا کے دوست صادق کہلاتے ہین مدت سے کچھ احوال نہ معلوم ہوا کہ کیا کیفیت ہوئی کنیزون نے عرض کی حضور عجب طرح کی خبر وحشت اثر سُنی ہو کہ اسکو زبان پر نہین لا سکتے یہ مشہور تھا کہ افراسیاب مارا گیا سلطنت شہنشاہ لاچین کو ملی مگر ابھی کچھ فساد ہو رہے ہین نہین معلوم اب باعث مقابلہ و مجادلہ کیا ہو یہ بھی خبر مشہور ہوئی تھی کہ ہمارے شہنشاہ سے کچھ سو مزاجی ہوئی کیسی سے دبتے نہین انکے بڑے مرتبے ہین اگر کوئی مقابلہ قاعدے سے کرے تو اپنر غالب آئے ملکہ ناہید مرصع پوش فرماتی ہین کیون گلگونہ تاجرین جلیل جنکو ہم نے لاکھون روپیہ دیکر بلاد ملک روانہ کیا صرف اس آرزو پر کہ ہماری بران کا دولھا پیدا کرو مگر صاحب حسب و نسب لائق صف شکن تیغ زن جری بہادر اگر اس کے خلاف ہوگا تو ہم شادی نہ کرینگے گلگونہ نے کہا حضور شہنشاہ نی بران سے اقرار نامہ لکھوالیا ہو کہ عمر بھر شادی کا نام نہ لینا ملکہ ناہید نے کہا بیٹے کا انکو اختیار ہو بران کی مقدمے مین اُنھین کیا دخل ہو ہم نے تصویرین منگائی ہین انکو نکلواؤ شاید کوئی شیر دلیر ہمکو پسند آئے خود نسبت قرار دین اسمین کوئی دخل نہین دیکتا یہ ذکر تھا کہ آسمان سے لکہ ابر سیاہ پیدا ہوا بہت بڑا وسیع اسمین رعد کی گرج برق کی چمک اندر اُس کے ہزار ہا ساحر نوبت نقارے بجتی ہو ملکہ ناہید نے فرمایا اے گلگونہ دریافت تو کر یہ ابر کیسا ہو خون بھی برستا معلوم ہوتا ہو شاید کہین لڑائی ہوئی گلگونہ نے عرض کی مین ابھی دریافت کیے دیتی ہون یہ کہکر گلگونہ چلی بلند ہو کر غریق سے ملاقات کی کہا اے غریق ملکہ عالم ارشاد فرماتی ہین کہ ان گنہگارون کو یہان ٹھہرالو ہم بھی دیکھین کہ یہ کون لوگ ہین اگر ہمارے شوہر کے دشمن ہین تو ہم انکو ضرور قتل کرینگے غریق جادو نے جھلا کر جواب دیا کہ ہم خلاف حکم شہنشاہ نہین کر سکتے گلگونہ گلگون پوش نے سمجھایا کہا اے غریق جادو زن شوہر کا بگاڑ کیا تم لوگ اسمین دخل ندو ملکہ کو بھی اپنا مالک جانو ناحق انکے اُنکے بگاڑ ہوگا زن و شوہر کے مقدمہ مین کون دخل دیسکتا ہو غریق نے کہا ہر گز ہم قیدیون کو نہ ٹھہرائینگے ملکہ ناہید نے جو یہ سُنا کہ غریق جادو ہمارے کہنے سے

قیدیون کو ہمارے پاس نہین لاتی سحر کرکے ابر کو روک دیا غرلق نے ہرچند زور کیا کہ ابر کو نکال لیجاؤن ابر
نے جنبش نہ کی جب تو غرلق گھبرائی ایک عرضی اُس نے شہنشاہ کوکب روشنضمیر کو لکھی کہ اے شہنشاہ
آپکی زوجہ نے قیدیون کو روک لیا ہی کیا ارشاد ہوتا ہی اگر فرمایئے تو لڑ بھڑ کر چلی آؤن بڑے غضب کی
بات ہی کہ وہ سرکشی کرتی ہین ہم بخوف آپ کے جواب نہین دیسکتے اگر حکم قطعی تحریر فرمایئے تو ہم بے شک
لڑ سکتے ہیں ورنہ ہمین کسکی مجال ہی جو ہمکو روکے آپ کے حکم کے منتظر ہین یہان کوکب روشنضمیر قصر جمشیدی مین
موجود ہی بڑے تردد مین یاران کے ساتھ جو کچھ کر گذرا اسکا خیال عمرو سے بگاڑ کا ملال معمار قدرت و
بلور باشوکت خدمت مین حاضر ہین یہی ذکر ہو رہا ہی کہ مین دربند ایکوقت مین فتح ہوئے دیکھے انجام کیا
ہوتا ہی اس خیال مین تھی کہ نامہ دار غرلق کا آکر پہونچا کوکب کو نامہ دیا حال سرکشی ملکہ ناہید ظاہر کر دیا مگر یہ بھی
بیان کیا کہ ملکہ عالم فرماتی ہین مین قیدیونکو دیکھ کر ابھی رخصت کر دونگی کوکب معمار کی جانب متوجہ ہوا کہا
اے معمار تم پاس ملکہ کے جاؤ تکلفات کلام سے سمجھا دو کہ اسمین دخل دینا مناسب نہین ہی قیدیون کو تم
دیکھ کر کیا کرو گی معمار قدرت سو ساحرون کو اپنے ساتھ لیکر چلا بعد جانے معمار کے بلور کو حکم دیا کہ تم بھی پہنچ کو
پہونچاؤ اگر زبردستی قیدیون کے لینے کا ارادہ کرین مقابلہ کرنا مگر سمجھ لینا ہمارے حکم مین فرق نہ آئے
اور وہ بھی زوجہ خاص ہی اسکی ذلت سر بازار نہین چاہتے ہین بلور یہان سے چلا راہ مین جا کر معمار کو روکا کہا
اے معمار اسوقت کوکب نے غصے مین تمکو حکم دیا زن و شوہر کا مقدمہ ہے ہم تم ملازم قدیم ہین ہمارا ہی جا کر
سمجھانا بہتر ہوگا معمار کو یہ کلمہ ناگوار ہوا دل مین سوچا کہ اے معمار قدرت کیا بلور کا مرتبہ مجھ سے زیادہ ہی
تمام امورات بیابان گلریز میری رائے پر موقوف تھے یہ صرف سپہ سالار ہی یہ سوچکر معمار نے چپکے چپکے سحر کیا
یعنی بلور کو ایک برج سحر بنا کر بند کر دیا یہ واضح رہے کہ بلور غفلت مین تھا ورنہ بلور ایسا نہین ہے کہ سحر مین
معمار کے پھنس جاتا معمار نے چپکے چپکے سحر کیا بلور آگاہ نہونے پایا معمار تو عمارت بنانے مین کامل
واکمل ہی ایسے تکلف سے برج بنا لیا بلور کو آگاہ نہونے دیا بہر نوع معمار نے بلور کو برج سحر مین بند کیا
اور آپ در دولت ملکہ ناہید پر آیا کہلا بھیجا کہ معمار در دولت پر حاضر ہے امیدوار باریابی ہی ناہید
غصے مین بیٹھی ہین کہ معمار آکر پہونچا سلام کیا پایۂ تخت کو بوسہ دیکر عرض کی شہنشاہ نے ارشاد فرمایا ہی
قیدیون کے مقدمے مین دخل نہ دیجیے بڑی کوشش سے یہ دستیاب ہوئے ہین ملکہ نے فرمایا کہ اے معمار تجھ کو
ایسی باتین مناسب نہین ہین تو جا کر کہدے اسے مجھے بھی ضد ہوئی ہین قیدیون کو ضرور دیکھونگی کیا ہم کو

اپنا دشمن جانتا ہی معمار بل کرتا ہوا چلا کہ جاکر اب آگ لگاؤن کوکب سے کہکر فوج لیکر آؤن زبردستی
اسکی سرحد سے گذر جائین ہرگز یہ قیدیون کو نہ دیکھنے پائین تیسری ڈیوڑھی معمار نے طی کی ہی کہ دیکھا ایک خواجہ سر
شملہ سر پر اونچی کمر باندھے ہوئے خوشرو خوش تقریر کھڑے ہوئے ٹہل رہے ہین معمار کو غصے مین دیکھکر ہاتھ
پکڑ لیا کہا کیون اے سپہ سالار کیا باعث انتشار ہے اس فصاحت و بلاغت سے خواجہ سرا نے معمار
سے پوچھا معمار ہنستا ہوا خواجہ سرا صاحب سے باتین کرتا ہوا ڈیوڑھی سے نکلا پوچھا کیون معمار صاحب
ہم نے سنا ملکہ کو بڑا گھمنڈ ہی شوہر سے سرکشی کرتی ہین ذلیل ہونگی اگر کوکب نے خنا کے ساتھ شادی
کرلی انکو کیا باعث اعتراض ہے ناحق کا اغماز ہی اس طرح خواجہ سرا نے ملکہ ناہید کی برائیان کین
کہ معمار نے سب حال دل کا کہدیا یہ بھی کہا کہ حقیقت مین اب مین جاکر آگ لگاؤنگا انکو قیدیون کی دیکھنے
سے کیا کام ابھی کوکب و شنشنیر اگر قلعہ مرصع حصار کو پھونک دیگا آج تک اس نے دخل
نہین دیا اب فساد عظیم ہوگا خواجہ سرا باتین کرتا ہوا معمار کے ساتھ ہو لیا کہتا ہی اے سپہ سالار اچھا نامدار تیاہ
تمنے بڑے بڑے کار نمایان کیے جس کے ساتھ ہوے اس کے ساتھ ہوے باتین کرتے کرتے ایک
گلوری نکالکر معمار کو کھلائی معمار کو بیہوش کیا واضح راے ناظرین والا مقام ہو خواجہ سرا بنکر خواجہ عمرو
در دولت ملکہ ناہید پر آئے تھے اس فکر مین تھے کہ ایرج نوجوان وغیرہ کی رہائی کی فکر کرون اب دیکھا کہ فسو
برپا ہوا چاہتا ہی معمار جاکر آگ لگا دیگا معمار کو بیہوش کرکے زنبیل مین ڈال لیا آپ بشکل معمار طرف
کوکب کے چلے سوچتے ہوے کہ ای عمرو کچھ کام کرنا چاہیے یہان ملکہ ناہید نے ابر سحر کو غریق کے
روک دیا تھا فرماتی ہی تمہین دیکھون کوکب کیا کرتا ہی یہ بھی واضح رہی کہ ملکہ ناہید نے ابھی قتل بران کی خبر
نہین پائی یہ تو صرف اپنی بات کے خیال مین فرمایا ہی کہ ہم قیدیون کو دیکھین گے یہ نہین معلوم کہ یہ قیدی
کون ہین اتنا ناگوار گذرا ہی کہ کوکب کا نوکر ہمارا حکم نمانے بڑے افسوس کی بات ہے اس غصے مین
کانپ رہی ہین کہ ملکہ مجلس جادو حیران و پریشان افتان و خیزان بھوکی پیاسی روتی ہوئی سامنے ملکہ
ناہید کے آکر پہونچی ناہید نے پوچھا مجلس خیر تو ہی یہ سنتے ہی مجلس چیخین مار کر رونے لگی کہا نانی اماں
آپ کیا حال پوچھتی ہین کوکب نے ہمکو لوٹ لیا ملکہ ناہید نے کہا بی صاف صاف کہو مجلس نے
زمین پر ایک ٹکر ماری کہا جرم لگاکر ملکہ بران کو کہتا ہی مین نے قتل کیا نشان نہین ملتا بمقدمہ شادی
یہ تاکید ہے کہ بیٹی کی شادی نہ کرون گا مین عقب مین ان سب کے آتی تھی آپ کی عنایت سے

قیدیون کو مین نے نکال لیا ایک مکان مین لاکر رکھا ہے کہ آپ کے حکم مین فرق نہ آئے یہ ذکر تھا اور ملکہ ناہید
واسطے بران کے زار زار رو رہی ہین فرماتی ہین میری نور نظر کے ساتھ کیا سلوک کیا پندرہ برس کی میری
شفقت خاک مین ملائی چاند سے چہرے پر سہرہ نہ دیکھا اگر کوکب نے یہ کیا کہ میری کمائی کو مٹایا میرے
چاند کے ٹکڑے کو خاک مین ملایا مین بھی جاکر قیامتین برپا کرونگی اُنکی آنکھون کے سامنے بی حنا کا خون
بہاؤنگی اسی شفتل نے میرے گھر مین فساد ڈلوایا ورنہ یہ آفتین برپا نہ ہوتین ہان بیٹا مجلس ایک کام کرو
غزلق جادو کو قتل کرکے لوح چھین لو جو کچھ ہوگا ہم سمجھ لینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر برق چمکی ملکہ اختر جمال کے
سامنے آئی کہا حضور مین نے غزلق کو مارا لوح طلسمی چھین لی اب جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا ملکہ نے مجلس و اختر کو
کرسیون پر جگہ دی کہا قیدیون کو سامنے لاؤ تقضائے کار ایک مقدمہ کا تحریر کرنا واجب و لازم ہے ایسے ایسے
مقامات پر مصنف کو انتہا کا ملال ہوتا ہے عدم تحریر چہار جلد کا خیال ہوتا ہے نہین معلوم اُن چہار جلد
مین یہ ذکر آیا یا نہین آیا سالہا سال کا جھگڑا تحریر ہوا یا نہین ہوا اب ناظرین لفظاً لفظاً ملاحظہ فرمائین
مصنف عرض کرتا ہے اوس دفتر سے ایک لفظ کو واسطہ نہین مصنف اول ہوشربا نے ان داستانون پر
توجہ نہ فرمائی حقیر پر تقصیر کو اس طور سے ترتیب کرنا منظور ہوا تحریر سے ان داستانون کی قلب کو سرور
ہوا جب ملکہ ناہید و کوکب سے فساد بڑھا رنگ محبت حنائے گلگون پوش پر جم گیا کوکب نے
یہ بھی مشہور کیا کہ مین بران کی شادی نہ کرونگا تب ملکہ ناہید نے اپنے مقام پر سنکر کہا کیا مجال ہے
کوکب کی کہ ہماری بیٹی کے مقدمے مین دخل دے لیکن یہ چاہتی ہون کہ شوہر بران کا صاحب
حسب و نسب حامل علم و ادب عقیل و فہیم صف شکن تیغ زن شہنشاہ اقلیم خوبی سرو نو خاستہ باغ محبوبی ہو
مین فوراً شادی کرونگی کئی سے تاجرین جلیل بلائے لاکھون روپیہ انکو گھر سے دیا حکم ہوا جاکر تجارت کرو
شاہان جلیل کی تصویرین ہمارے پاس بھیجو جسکی معرفت تصویر زوج بران ملے گی دولت دنیا سے اسکو
نہال کردینگے تاجر ملک بہ ملک پھرنے لگے ہر مقام سے تصویرین آئین جو تصویر پہونچی گلگونہ گلگون
پوش وزیرزادی نے عرض کی فلان سوداگر نے تصویر بھیجی ملکہ نے حکم دیا صندوق مین رکھو کسی جلسے
مین ملاحظہ کرینگے حکم مناسب دینگے ایک تاجر جلیل موسوم بہ خورشید تاجر پھرتا ہوا اسی جستجو مین برسر کوہ
عقیق گلزار سلیمانی پہونچا یہ بھی اس سوداگر نے خبر پائی تھی کہ وہان لشکر تھا کہ جو خداوند ہیجدہ
ہزار ملک باختر ہے اور لشکر دیگر صاحبقران زمان والی قاف بھی اسی مقام پر اُترے ہین

بڑے بڑے حسین وجمیل فہیم وعقیل صف شکن تیغ زن وہان جمع ہین چلکر وہان سے تصویرین لائین یہان
غارون مین کہان مارے مارے پھرتے ہین یہ سوچتا ہوا بہ سرکوہ عقیق پہونچا خورشید تاجر نے اپنے
مقام پر خبر پائی کہ طبل جنگی بجا ہی لشکرون سے مقابلے پڑینگے مردان عالم کل میدان مین آکر لڑینگے پھر ایک
خورد و کلان انہیں تاجوان یہان ضرور آئیگا اس سوچ مین رات بسر کی جب ستارۂ سحری چمکا
دونون لشکر میدان کارزار مین آکر جمی صفین آراستہ ہوئین تاجر مصورونکو ساتھ لیکر آگیا نب آکر کھڑا
بوقت سحر شہزادہ ایرج نامور پشت گرہ بن اشقر پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا گھوڑا چمکاتا ہوا مقابلہ فولاد مین
آپسمین مقابلہ ہونے نہ پایا تھا کہ تاجر نے مصورون سے کہا جلد اس جوان کی تصویر کھینچو نقاشان خوش خیال
نے تصویر اسی طور سے کھینچی جسطرح سے گھوڑے پر سوار آتے تھے ناگاہ لشکر لقا سے ایک فیل مست
چھوٹا گرد اس کے نیزہ دار پیدل سوار تدبیر سے روکتے ہوئے چلے آتے ہین جب سامنے ایرج کے
فیل مست پہونچا سوارون نے آواز دی اے جوان ہٹ جا خداوند کے کارخانہ کا فیل مست ہوگیا ہے
ایرج نوجوان نے جواب بھی نہ دیا جب وہ فیل قریب پہونچا یہ شیر نر بعد کرو فر جست مرکب سے پیادہ
پڑا ہاتھی نے بھسونڈا بڑھایا ایرج نے دونون ہاتھ دیدیے ہاتھی نے اپنے نزدیک دونون ہاتھ سونڈ
مین لپیٹے جب لپٹنے سے فارغ ہوا ایرج نے اتنے عرصے مین سونڈ کو بقوت تمام تھانبا فیل نے
اپنے جانب کھینچا ایرج نے نعرہ کرکے ہکہ مارا مع نوخرے گردن ہاتھی کی گھسیٹ لی چرخ کھا کر ہاتھی گرا
ایرج نوجوان نعرہ کرتا ہوا دریاے خون مین نہایا ہوا لشکر لقا پر اسی جوش و خروش مین جا پڑا
فولاد خشت زن گینڈے کو اڑاتا ہوا قریب ایرج نوجوان پہونچا وہان تاجر نے نقاش سے آواز
دی اے برادر ایک تصویر بمقدمۂ فیل کھینچ لے سر مو فرق نہ ہو مصور نے ایک تصویر اس طور سے کھینچی کہ ایرج
نوجوان نے سر فیل کا کھینچ لیا مگر یہان فولاد خشت زن خشت ہاے آہنی جھولی مین بھرے ہوے وار
کرتا ہوا چلا ایرج نے ان خشت ہاے آہنی کو تلوار سے قلم کیا آخر مین وہ خود مقابلے کو آگیا لاؤ وغیرہ
کرکے برس پڑا کبھی نیزہ مارا کبھی تلوار کا وار کیا یہ شیر بیشۂ صاحبقرانی بخوف وار اسکے روکتا ہے ہم
مصور کامل نے یہ تصویر بھی لفظاً لفظاً کھینچی یعنی بعد ہاتھی کے مارینگے اتنے بڑے پہلوان سے مقابلہ ہم
ہوتا تو خوف جان سے خائف و ترسان ہوکر سوراخ مور ومار تلاش کرتا یہ غیر دلیر اسی طور سے
مصروف جنگ دریاے جرأت کا نہنگ سات طور سے مصور نے نقشہ کھینچا جب اس پہلوان نے فولاد

خشت زن کو بھی مارا جنگ مغلوبہ ہوئی اتنے بڑے کارہائے نمایاں کیے بھڑتے بھڑتے صفوں کو برہم درہم کرتے ہوئے قریب تخت لقا پہونچے وہ تاجر جلیل پہاڑ پر چڑھ گیا مصور کو ساتھ لیا اس شوکت کا نقشہ کھچوا رہا ہے جہاں یہ تھم کر گھڑی دو گھڑی لڑے خون کے دریا جاری ہوئے دو چار اف مارے اسی طور سے تاجر نے تصویر کھچوائی ایرج نوجوان لڑتے بھڑتے تا بہ تخت لقا پہونچ گئے لقا نے من چہ تقدیر کردم کہہ کے ہاتھ تلوار کا مارا ایرج نے دستانہ مارا تیغہ لقا کا ہٹ بڑا کمر میں لقا کی ہاتھ ڈال دیا بڑی جیداری کر کے اٹھایا کوہی ٹوٹ پڑے دو پہر کامل تلوار چلی آخر کو لقا شکست کھا کے ہٹ گیا اس جنگ میں ایرج نے لقا کو دست حق پرست پر بلند کیا سب نے اس تماشہ کو دیکھا اس طرح کے سات نقشے تاجر نے بصد جاہ و جلال پیش کیے تھے وہ صندوق میں رکھے ہیں اسوقت یہ بھی فخر کر نکلا کہ مرقع نکلوائے وہ مرقع کارگذاران شاہی نے پیش کیے ملکہ ملاحظہ فرما رہی ہیں کہ ملازمان ملکہ ناہید ایرج و جہانگیر و علمشاہ و قاسم کو لیکر آئے بیچ میں ایرج نوجوان ایک طرف قاسم ایک سمت علمشاہ عالی شان ایک جانب جہانگیر والا تدبیر ملکہ ناہید نے سر اٹھا کر جمال جہان آرائے ایرج نوجوان کو دیکھا ملکہ ناہید آئینہ دار حیران شل سنبل پریشان سراپا کو شاہزادے کے دیکھکر دنگ ہو گئیں تاجر بھی خدمت میں حاضر ہے تمام کیفیت جرأت ایرج کی ظاہر کرتا جاتا ہے کہتا ہے کہ حضور ایسا بہادر میری نگاہ سے نہیں گذرا حسب و نسب میں نبیرہ صاحقران جرأت میں برہمزن لشکر کافران ماں اس شیر کی ملکہ گیتی افروز دختر خداوند زمرد شاہ باختری یعنی لوز جلیدہ کا خالص باپ شیر بیشہ تہم خود صاحب شوکت و حشم ملکہ ناہید نے بھی سر اٹھا کر دیکھا جمال ایرج نوجوان دیکھ کر عاشق ہو گئیں اپنا کلمہ منھ سے نکلا کیوں صاحبزادے کو کبھی آپ کی کیا خطا کی یہ کلمہ سنکر ایرج کا دل غم و الم سے بھرا ہوا تھا آنکھوں سے دریا جاری ہوا آہ سرد دل پُر درد سے بھر کر جواب یاد شہنشاہ با انصاف اشعار مخفی -

آن راز کہ از روز ازل در دل ما بود
کین زمزمۂ عشق پئے باد صبا بود
آن روز کہ پر خون جگر شد دل بینا
این گرمی ہنگامۂ بتخانہ کجا بود
میخانہ تہی گشت نشد گرم دماغم

رازیست دل گنجینۂ اسرار خدا بود
زان پیش کہ فرہاد تنگا فد سر خارا
این نشہ جہان در اثر ساز و نوا بود
آن روز کہ در پردہ بجز جلوہ گری بود
گو نشہ آن بادہ کہ بے روی ریا بود

از گل نہ اثر بود نہ از نالۂ بلبل
از تیشۂ او در جگر کوہ صدا بود
رودی کہ بنائے حرم کعبہ نہادند
نظارگی جلوۂ او دیدۂ ما بود
رندان کہ بمستی سر مینا بشکستند

این فتنہ ہمہ در سر ہر بیدیلا بود ہو اے ملکۂ عالم ہم کس سے شکایت کرین گرفتار دام مصیبت مبتلاے قفس رنج و محنت اب آپ ہمارے قتل کا حکم دیجیے ہم اس کشاکش سے مہلت پائین بقول میر جلال اشعار

بے مہر تم نہین نہ سہی آسمان سہی
نازک ہمارا دل نہ سہی ناتوان سہی
حاضر ہون رہگیا ہو اگر کوئی امتحان
کچھ چپکے چپکے شکوۂ آہ و فغان سہی
مین مرگیا ہون اور نہین تمکو اعتبار
احباب پر گران ہی جو مردہ گران سہی
لیتا ہی دلمین کوئی تو پوشیدہ چٹکیان
تم لاکھ اے جلال مرے رازدان سہی

مین خود ہی اپنے حال پہ نامہربان سہی
کچھ ہو رہیگا داور محشر کے سامنے
کشتہ نہ مجکو جانیے مین نیمجان سہی
قاصد عوض پیام زبانی کے یار تک
اچھا اگر یقین نہ آیا گمان سہی
ہم تو سنا رہے ہین مصیبت فراق کی
بیدرد تو نہین سہی درد نہان سہی

ممکن نہین کہ ہو متحمل عتاب کا
سنتے نہین بیان مری چھاوہان سہی
اے دل تجھی جو مانع آہ و فغان ہی ضبط
لیجا سکے جوانکی ہماری زبان سہی
دنیا سے تو اٹھا ہین سبکدوش لاکھ شکر
تم داستان سمجھ کے سنو داستان سہی
اسکو نہین بتانی کا جسے گیا ہی دل

اس سوز و گداز سے یہ اشعار ایرج نوجوان نے رو رو کر پڑھے کہ ملکہ ناہید بیتاب ہوگئین تصویرین جو شوکت و شان سے دیکھین دل سے محبت پیدا ہوئی ان تصویرون کو دیکھا رستم پیلتن علمشاہ نوجوان و جہانگیر بن صاحبقران و قاسم صف شکن پشت بر سرداران تہمتن زنجیرین ہلا رہے ہین بس بیتاب ہوکر گلگونہ وزیرزادی کو بلایا کہا سنو صاحب مین نے ایرج نوجوان کو بدامادی قبول کیا ایسے صاحبان حسب و نسب کہان ملینگے جنکی زور و طاقت کے جھنڈے گڑے ہوے ہین دیو بند دیو کش صاحبان لیاقت و سخاوت و جرأت و شوکت انکے بندۂ درگاہ ہین صاحب عز و جاہ ہین باحتیاط الگ قصر مین ٹھہراؤ گلگونہ گلگون پوش نے دست بستہ عرض کی حضور جس دن سے یہ تصویر دلپذیر تاجران جلیل لے کر آئے تھے اُسیدن حضور نے زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا تھا کہ اس نسبت کو ہمنے بدل و جان قبول کیا امورات مالی و ملکی سے مہلت نہ ہوئی ورنہ فرمان لکھا گیا تھا کہ اس شہر کے بزرگون کو اطلاع دیجاے کہ بقوانین شاہان جسطرح نسبت کرتے ہین اُسی طرح وہان سے تحریر رقعہ وغیرہ قرار دیجاے پھر اسکا انجام نہین ہوا ملکہ ناہید نے فرمایا ہمنے بدل و جان قبول کیا جو ہمنے کہا تھا وہی اب بھی کہتے ہین صاف ظاہر ہوا کہ کوکب سے مقابلہ پڑے گا ہم طلسم نرگس اس شہر کو دیکر براے فتاحی طلسم روانہ کرینگے ہم بھی بدل و جان اعانت کرینگے اے وزیرزادی آج تک ہم نے بمقتضاے گلگون پوش اس وجہ سے صبر کیا کہ صاحبان لیاقت

نہ کہین کہ زوجہ وشوہر سے بلا وجہ بگڑی اب شہنشاہ نے اسکا بدلہ یہ کیا کہ ہماری کلیجہ پر چھری پھیری اگر
انھون نے بران کو مار ڈالا تو ہم بھی اپنی جان دینگے ملک و مال بھی تباہ کر آئینگے سب سردار قصر عالی مین
جا چکے ہین ایرج نوجوان سامنے ملکہ ناہید کے بٹھر گئے تھے یہ کلمات جرأت آیات جو زبان سے ملکہ
ناہید کے نکلے ایرج نے جواب دیا اے مادر مہربان آپ تکلیف نفرمائین فقط اپنے غلام کو حکم دین
انشاء اللہ اگر قصر جمشیدی نہ الٹ دیا تو نام اپنا ایرج نوجوان نہ پایا غرق جادو دھوکے سے مجھ کو
یکر لائی دریاے ابلق وغیرہ فتح کرتا ہوا تا بہ قلعہ نرگس پہونچا کوہان فیل سر وغیرہ میرے ہی ہاتھ سے
مارے گئے لوح تو بعد جستجوے بسیار دستیاب ہوئی ہو ایرج یہ کہتے جاتے ہین اور یاد دین بران کی رنگ
رو متغیر ہا تھو پاؤن مین رعشہ کلام زبان سے نہین نکلتا اسوقت زبان پر ملکہ ناہید کے کلمات حسرت
آیات ایرج نوجوان ہر سمت شور گریہ وزاری بلند ہی ہر کس و ناکس دردمند ہی ہر ایک یہی کہتا ہی کہ
صاحبو ایسے عاشقان صادق صاحبان جرات وشوکت نگاہ سے نہین گذری حقیقت مین جو ارادہ کرکے
چلے اسکو پورا کیا کنیزون نے عرض کی حضور وہ شیر دلیر فرزند صاحبقران فتاح طلسم نور افشان بھی ہی
فرزند کی مدد کو آئے ہین یعنی جہانگیر والا تدبیر کے والد نامدار انکے جد عالی تبار مگر شوکت جہانگیر تو
اہالیان طلسم نور افشان دیکھ چکے ہین کہ نام سے جہانگیر کے کوکب بھاگے بھاگے پھرتے تھے اگر
صاحبقران نہ آتے چند روز مین اختتام طلسم نور افشان تھا صاحبقران آکر بجرأت زیر کرکے لیگئے
کوئی دم نہ مار سکا وہی اب بھی ساتھ ہین ایرج نے سر جھکا کر کہا حضور مین مدد پروردگار کی چاہتا ہون وہ
میرے بزرگ ہین تکلیف فرمائین انکی خوشی مین سواے خدا کے کسی سے طالب مدد نہونگا ملکہ نے کہا اچھا آپ
اپنے بزرگون کے ہمراہ تشریف رکھیے ہم نے درویشان طلسم کو طلب کیا ہی اُن سے صلاح کر لین اسکی بعد لشکر کشی
خواہ مخواہ آپ سے کہا جائیگا کہ بسم اللہ فتاحی طلسم مین مصروف ہو جیے یہ بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اس مقدمے مین صلاح
نہوگی وزیرزادی نے باحتیاط تمام ان شاہزادگان والا مقام کو قصر عالی مین ٹھہرایا ملکہ نے درویشان
طلسم کو طلب کیا جب درویش آئے ملکہ نے تمام کیفیت اور کوکب کی بدعت سامنے ان بزرگون
کے بیان کی درویشان طلسم کو بہت ناگوار ہوا ملکہ ناہید سے کہا بی بی تم نہ گھبراؤ ہم دعا کرنے کو
موجود دین معبود کے دروازے کے گئے ہین ضرور ہماری دعا قبول کرے گا اور یہ بھی دعا کو عرض کرتے
ہین کہ یہ شیر دلیر نبیرۂ صاحبقران روح روان قاسم عالیشان جس امر کا قصد کریگا طرف سے مالک

حقیقی کے ضرور مدد ہوگی ہر ایک طرح کی بلا رد ہوگی دردلیشان طلسم نے ملکہ کو بہت تسکین دی اور یہ بھی کہہ دیا کہ
ملکہ بران شمشیر زن اس شیر کی پہلو نشین ہوگی یہ نسبت بہ مشیت پروردگار قرار پائی دربار میں ملکہ ناہید
کے یہ صلاحین ہو رہی ہیں دو کلمہ داستان عیاری خواجہ عمرو تحریر کرنا واجب و لازم ہے ذکر کیا تھا کہ
معمار قدرت کو خواجہ نے گرفتار کر لیا تھا بشکل معمار دربار کوکب نامدار میں آئے کوکب نے کہا اے
شہنشاہ میں نے ہر چند سمجھایا ملکہ ناہید نہیں مانی اور ایک نکتہ ہے اسکو عرض نہیں کر سکتا کوکب نے
گھبرا کر کہا اے معمار وہ کیا بات ہے عمرو نے چبا کر بات کو ہیر پھیر کے اسطرح بیان کیا کہ جسکی مراد یہ ثابت ہوتی
تھی کہ ملکہ ناہید علمشاہ پر عاشق ہوئیں یہ جملہ جو کوکب کے ذہن میں آیا قبضے پر ہاتھ ڈالا غصے میں تھرایا کہا اے
معمار ابتک تو میں نے بران کو قید رکھا تھا اب میں قتل کرواؤنگا معمار نقلی نے کہا حضور یہی مناسب ہے
نبیرہ حمزہ کو ناز ہے کہ ہم یہانتک لڑتے بھڑتے آئے سرحد طلسم نرگس کو طے کر لیا اسیطرح تا بہ طلسم
نور افشان پہونچیں گے جہانگیر بھی آگئے ہیں باپ انکے شہزادہ خاور سپاہ بھی آئے یقین ہے لشکر اسلام سے
تار بندھ جائے صاحبقران زمان بھی تشریف لائیں یہ لڑائی اب بہت سخت ہوگی یہ ذکر تھا کہ ملازمان غرلیق
روتے پیٹتے آئے کہا اے شہنشاہ غرلیق جادو کو مار ڈالا لوح بے بی مجلس و اختر سب وہیں موجود ہیں ملکہ
ناہید کی شراکت پر آمادہ ہوے ایرج کہتا ہے میں طلسم فتح کرونگا جہانگیر کہتے ہیں ایک دن میں
اپنے کو تا بہ گل حیات کوکب پہونچاؤنگا پھر لوح طلسمی حاصل کرونگا یہ حالات سنکر کوکب قہر و غضب
میں اپنے مقام سے اُٹھا یہ تو تحریر ہو چکا کہ سب خیرخواہوں نے کوکب کا ساتھ چھوڑ دیا یہ مقدمہ ترک مذہب
سب کو ناگوار ہے یہ جو کوکب نے کیا کہ خود پرستی کرنے لگا ہر ایک کا یہی قول ہے کہ ایسے بادشاہ مغرور کا
ہونا بہتر نہیں ہے ایسا غرور ہوا اپنے کو سجدہ کراتا ہے اس غصے میں کوکب اٹھا کسی نے نہ روکا کوکب
یہ کہتا ہوا چلا کہ اے معمار میں ابھی جا کر بران کو قتل کرتا ہوں جسکو جس مقام پر پاؤنگا مار ڈالونگا
میں اب انکے جماؤ کو بڑھنے نہ دونگا معمار کا ہاتھ تھام لیا معمار نقلی اور آتش افروزی کر رہا ہے دمبدم
عرض کرتا ہے حضور کو سب طرح کا اختیار ہے آپ سے کون مقابلہ کر سکتا ہے وہ زمانہ اور تھا کہ جہانگیر
نے طلسم کشائی کی اب کیا مجال ہے کہ قدم بڑھا سکیں ہم انکے بھی لشکر کی کو جہیں کاٹ ڈالیں گے تا بہ طلسم
نور افشان نجانے دینگے معمار نقلی کوکب کو بھڑکاتا ہوا خلاف رائے بتلاتا ہوا ایک جانب لیچلا راہ
میں دلدہی کرکے پوچھا کیوں شہنشاہ بران کو آپنے قتل کیا یا زندہ رکھا کوکب نے کہا اے زینت پہلو اے سردار

خونخوجبر در افراسیاب قتل ہوا اور یہ جوان بنیرۂ صاحبقران لڑتا ہوا آیا یہ کمبخت بھی بہنوں ہی بیار تھی
میرے سامنے اس نے ایرج کی مدد کی ای یار وفادار دلکو میرے تاب نہ باقی رہی مین نے سحر کر کے بران کو
باغ بہارین مین پھینک دیا اگر اصل یہی ہے کہ مین نے ابھی تک قتل نہین کیا یہ ضرور خیال تھا کہ یہ لڑتا بھرتا
آئیگا اسوقت مین سمجھا جائیگا یہ خیال نہ تھا کہ اغواے دراندازان سے ناہید بھی شریک ہوجائیگی
مجھکو اسکا خوف نہیں ہے ایک سحر مین زمین وآسمان کے طبقے ہلا دونگا ٹراسب کو بھروسہ عمرو کا
ہے اسکا جی چھڑا دونگا یہ بھی سب صاحب یاد رکھین کہ عمرو کی قضا میرے ہاتھ ہے جسدن قصد کرونگا
لشکر مین حمزہ کے گھس جاؤنگا گردن پکڑ کے ساربان زادے کو لے آؤنگا دیکھون تو کون روکتا ہی اسیوجہ
سے حمزہ نے دخل نہین دیا حمزہ مرد جہاندیدہ دکار آزمودہ سمجھ گیا کہ کوکب جان بری دشوار ہے
سحر اسکا بلاے روزگار ہی اسوجہ سے انھون نے کہدیا کہ مین ایرج وعمرو کا شریک نہین ہون کیونکر
ہوسکتا ہی کہ عمرو قتل ہو اور حمزہ کو صدمہ نہ پہونچے معمار نقلی بجا و درست کہتا ہوا ساتھ چلا آتا ہی
کبھی عرض کرتا ہی ای شہنشاہ آپسے کون مقابلہ کرسکتا ہے آپنے عمرو کو آبرو دی ہر مقام پر شرکت کی تیغ و بیہ
کا پیادہ مارا مارا پھرتا تھا آپنے سر چڑھاکر آبرو عطا کی افراسیاب سے لڑوایا آپکے سبب سے اس نے نام پایا عیار
مکار تھا آپنے بادشاہ جلیل بنا دیا جب افراسیاب نے اسکو گرفتار کرلیا آپ نے فوراً مدد کی لڑ بھڑ کے چھڑا لائے
کوکب کہتا ہی ای معمار مین نے بڑا غضب کیا افراسیاب ایسے سردار کو قتل کرایا کیا پھل پایا اب
الٹی بغاوت ہوئی کوکب کہتا ہی میرا کوئی کیا کرسکتا ہی معمار کوکب باتین کرتے ہوے ایک صحراے
سبزہ زار مین پہونچے دور سے دیکھا دروازہ باغ کا بند ہی قفل آہنین آراستہ کوکب نے کہا اے معمار
اسی باغ کا باغ بہارین نام ہی قید خانہ بزرگان خوش انجام ہے آہین کا قیدی کبھی رہا نہین ہوا
اب مین چاہتا ہون قتل کر ڈالون کہ قصہ پاک ہوجائے معمار نے آستینین چڑھائین تیغ کھینچ لیا
کوکب سے کہا بس حضور آپ تو اپنے ملک کے بادشاہ ہین جو مزاج مین آئے وہ کیجئے ایک چھوکری کے واسطے
بدنامی نہ لیجئے مہرکاٹ کے انکا دربار مین بی ناہید کے روانہ کردیا جائے ہوش اڑ جائینگے یقین ہے
بے لڑے بھڑے اصلاح کے پیام ہونگے اپنی زوجہ کی خطا معاف کردیجئے گا ایرج وغیرہ بیچارے کیا ہین
صاحبقران بھی آپ سے نہ لڑسکین گے تبلایئے حضور مین جاکر بران کو قتل کرون آپ ادھر کنارے
رہیئے شاید بوجہ مہر یدری ہاتھ نہ اٹھے اسوقت کوکب نے ہاتھ سے ایک انگوٹھی اتار کر معمار نقلی کو دی

کہا اے معمار حقیقت مین میرا ہاتھ نہ اُٹھیگا اِس انگوٹھی کا جب عکس ڈالوگے تب ہوش مین آئیگی تمام رگ و ریشہ مین اسکا سحر سخت سے معمور کردیا ہے لاکھ فریاد کرے نہ ماننا سر کاٹ لینا معمار نقلی انگوٹھی ہاتھوں مین لے کر چلا **کوکب روشنضمیر** ایک نخل کے سایے مین سر جھکائے کھڑا ہے **معمار قدرت** نقلی قریب درِ باغ پہونچا عکس انگشتری کا ڈالا قفل ٹوٹ کر گرا دروازہ کھلا **عمرو** گھبرایا ہوا اندر آیا دل مین کہتا ہے جان اپنی جاے یا پوش رہے لیکن ملکہ **بران شمشیرزن** کو رہا کرین یہ بھی ذکر رہجائیگا کہ **کوکب** کی بیٹی کی **عمرو** نے جان بچائی اگر خدانخواستہ یہ قتل ہوجائے تو باغ بہار **ابراہیمی** مین خزان آئے خدانخواستہ جب **ایرج** نے جان دی تو **قاسم** و **علمشاہ** کب زندہ رہین گے **صاحبقران** زمان کو بھی ملال ہوگا اپنے فرزندون کا خیال ہوگا یہ سوچتا ہوا **عمرو بن امیہ ضمری** قریب بارہ دری کے پہونچا کراہنے کی آواز آئی آہ آہ کی صدا تھی جس سے دل کانپا کلیجہ منھ کو آیا قلب بھر آیا کوئی دردرسیدہ کہتا ہے اے فلک کجرفتار اے گردون غدار ہمارے ساتھ یہ بے مہری کہاں تک گردش دکھائیگا باغ عالم سے گواحل بوے گل برباد ہوے آرام بنایا فلک نے کیا ظلم دکھایا نہین معلوم اس سوختۂ آتش دوری و افروختۂ شعلۂ مہجوری پر کیا گذری افسوس ہماری خبر نہ لی انکی وفاداری سے یہ امید نہ تھی **نظم**

رلائیگا یونہیں گر خون ہمیں غم یار جانی کا
مری آنکھوں نہیں ساقی نشہ ہے کوثر کے پانی کا
شباب عمر مین بیدم کیا اس تیغ ابرو نے
کہ عالم سادی بار پیٹھ پہ ہی کامدانی کا
غنیمت جان اس خورشید طلعت کا وصال اک دن
ہم ناتوان ہین یار نزاکت پسند ہے
گردش ذرا تھمی ہے جو آج اپنے بخت کی
گھٹتی ہے کھینچنے سے یہ طرفہ کمند ہے
پھرتا ہے دلمین مضطربانہ اِدھر اُدھر
دیکھین تری نگاہ کی کیسی پسند ہے
جلوہ دکھا رہی ہے وہ کچھ تیری آرزو

پئے گا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا
ہنسے دیتا ہے ہر زخم بدن میرا جو اے قاتل
فلک سے خوب پھل ہمکو ملا باغ جوانی کا
جہاز زندگانی ایکدم مین تا عدم پہونچا
بھروسہ کیا ہے اے دل آسمان کی مہربانی کا
مایوس ہر طرف سے دل دردمند ہے
مضطر ہے آسمان کہ مرا کام بند ہے
پوچھی امید بستہ سے فرقت کی شب دعا
خود درد عشق میری طرح دردمند ہے
کثرت تھی اہل دید کی محشر مین قبل حشر
سر جان سے نثار دل مستمند ہے

لہو نظرون نہین ہے ساغر شراب ارغوانی کا
قمر دل مین ہے دستہ کیا قبائے زعفرانی کا
سنہری رنگ کیا چولی سی اسکا پھوٹ نکلا ہے
مقرر ہو نہین تو قاتل آب خنجر کی روانی کا
بیگم کیونکر ہو رسم آمد و شد راہ بند ہے
دو بھر مجھے بھی یار کو بھی ناپسند ہے
ہوتا ہے آہ کرنے سے کم رشتۂ حیات
باب قبول آج کھلا ہے کہ بند ہے
شیشے سے دل گرا آئینہ گھر سے نکل گیا
ہم نے سنا ابھی سے دہان راہ بند ہے
اُٹھتے ہین کوئی یار مین دلیر لگے نہ تیر

ہم کو یہاں ہوا سے بھی خوف و گزند ہے
کیا یہ وصل یار کا مرہم تھا ای جلال
نالہ مرا غبار ہے صحرائے عشق کا
پہلے ہی داغ حسرت درمان و چند ہی
جتنا ملا ہے خاک میں اتنا بلند ہے
دیکھیں پھر بھی زندگی میں اس شیر

بقیہ جرأت نہنگ دریائے ہمت کا دیدار نصیب ہوا یا اسی خیال میں پردۂ دنیا سے جائیں یار فراق سر پر اٹھائیں یہ تو یقین کامل ہے کہ انکو ہمارا خیال ضرور ہو جس زمانے میں ہاتھ سے **عشاق سبزہ رنگ** کے کشتہ سحر ہوئی کیفیت اپنے عاشق صادق کی سنکر روئے ضبط جو کیا علیل ہو گئے جب وہ بیچارہ یار آگیا تب صحت پائی اے شہریار اب کنیز کا خیال نہ فرمائیے گا ضبط کرنا واجب و لازم ہے کنیز ملک عدم کی عازم ہے **نظم**

مرہم زخم محبت غیر آہ و نالہ نیست
از تب گرم محبت بر یہم تبخالہ نیست
ای دریغا نالۂ زار مرا دنبالہ نیست
سوختم پروانہ دار از آتش عشقت ہنوز

یہ صدائے دردناک مصیبت خیز عبرت انگیز جو خواجہ نے سُنی دل بے قرار ہو گیا کلیجہ تھام لیا انگوٹھی چمکاتے ہوئے اندر بارہ دری کے آئے دیکھا ایک کٹہرا آہنی اسکے اندر ایک سوختہ بخت مسلسل و مطوق ماران سیاہ جسم پر لپیٹے ہوئے تمام جسم میں صدہا آبلے جب آہ کرتی ہے زمین تھرا جاتی ہے قریب تھا کہ **عمرو** کا کلیجہ پھٹ جائے روئے زیبا کو دیکھ کر نہ پہچان سکا ایک چیخ مار کے آواز دی اے سرو باغ الفت اے قمری نخل مودت نام تیرا کیا ہے قید کرنے والے نے کیوں قید کیا کیا خطا سرزد ہوئی اُس گرفتار زندان مصیبت مسلسل رنج و صعوبت نے اک آہ کھینچی کہ مُنھ سے دھواں نکلنے لگا جواب دیا کہ افسوس صد افسوس آپ نے اپنی کنیز کو نہ پہچانا کیا حال زار ہمارا ہو گیا آپ کیونکر یہاں تک پہونچے ہماری تو یہ کیفیت ہے **اشعار**

در طریق عاشقی بسیار درست از ادب
در درون کعبہ میباید بہ زنار آمدن
در محبت ترک جان و ترک دین شرط است و شرط
عاشقے باید بکوے یار بیمار آمدن
عندلیبان بے اجازت سوے گلزار آمدن
عاشقی یعنی کہ کنج محنت و اندوہ و غم
نیست **مخفی** کار ہر کس از سر دار آمدن
داغہا چون لالہ بر دل دیدہ خونبار آمدن
نیست آسان پنجہ بر زلف پریدیان زدن
نے بسیر باغ رفتن نے بہ گلزار آمدن

ان اشعار عبرت آثار کو سنکر **عمرو** کا کلیجہ منھ کو آیا حسرت سے چیخیں مار کر رونے لگا قریب آکر کہا برائے خدا نام اپنا ظاہر کرو میں واسطے رہائی گرفتار دام مصیبت کے آیا ہوں تلاش کرنا واجب و لازم ہے اسوقت تو اُس مہ جبین نے چیخ مار کر جواب دیا اے عم نامدار اپنی کنیز بے تمیز گرفتار محبس رنج و محن ملکہ **بران شمشیر زن** کو نہیں پہچانا اس کنیز کو **کوکب روشن ضمیر** نے یہ بدعت اس مقام پر قید کیا اب دانہ ترک ہوا راتیں ہجر کی تڑپ تڑپ کے کٹتی ہیں کیا تقدیر کے بگاڑ ہوئے دن فرقت کے پہاڑ ہوئے خواجہ **عمرو** نے انگشتر کا سایہ ڈالا

ہتھکڑیان بیڑیان کٹ گرین اب عمرو مبہوت ہو رہا ہے ہر اعضای جسم سے انگشتری کو مس کیا ماران سیاہ سر کی
اس قید مصیبت سے رہائی پائی لیکن عمرو نے بہ تعجیل تمام حباب بیہوشی ملکہ بران کے منہ پر مارا
بران بیہوش ہوئی عمرو نے اٹھاکر زنبیل مین رکھا ایک کنیز کو زنبیل سے نکالا رنگ روغن عیاری کا لگاکر
اسکو بران بنایا اسیطرح زنجیرون مین باندھا وہان سحر سے آبلے تھے یہان عیاری سے آبلے بنائے
اسیطرح مسلسل بھی کر لیا کشان کشان کھینچتے ہوئے باغ سے باہر لائے دور سے کوکب نے دیکھا کہ میرا یار
وفادار یعنی معمار۔ بران کو کشان کشان باہر لایا معمار نقلی نے پکار کر پوچھا ای شہنشاہ یہ مسلمانون کی
دوستی سے نہین ہاتھ اٹھاتی کلمات سخت و سست کہتی ہے مسلمانون کے نام پر جان دیتی ہے بہت سمجھایا
کہتی ہے چھوٹون گی تو ٹوٹو نگی کوکب کے منہ سے بے اختیار نکل گیا کہ اے معمار سر کاٹ لے عمرو نے
تیغہ برق مثال کمر سے کھینچا پھر آواز دی او بران دیکھ شہنشاہ کیا فرماتے ہین اری ان سے جدا ہو کر چین
سے پائیگی بران نقلی نے جواب سخت دیا جب تو عمرو نے جھپٹ کر ہاتھ مارا سر کٹکر بران کا زمین پہ گرا عمرو
نے رومال مین سر لیا لاکر قدمون پر کوکب کے ڈالدیا آنکھون کے نیچے تو کوکب کے اندھیرا آگیا ظاہر
مین کہا یہ سر دربار مین ملکہ ناہید کے بھیجدو قصر جمشیدی مین بھی زمین تھرا گئی جبکہ سر بران دیکھا
اسکا یہی قول تھا یار وگھر کوکب کا برباد ہوا اپنی کو ناہید بھی ہلاک کریگی کوکب کو جسوقت یہ ردے
زیبا یاد آئیگا جان دینی پہ آمادہ ہوگا اسوقت غصے مین قتل کا حکم دیدیا یار و انجام اسکا بد ہے کوکب نے
کچھ خیال نہ کیا ایک خوان مین وہ سر نقلی رکھواکر ایک کنیز کو حکم دیا دربار ملکہ ناہید مرصع پوش
مین یہ سر رکھ آ وہ ساحر چلا۔ یہان وہ وقت ہے کہ ملکہ ناہید سریر جہانبانی پر جلوہ فرما ہین ایک سمت
دنگل پر رستم ہیلتن دہلیکن علمشاہ نوجوان ایک جانب جہانگیر والا تدبیر ایک سمت قاسم صف شکن
قریب پایہ تخت ملکہ عالم بکہ تاز میدان جلالت و رستم صولت سہراب میدان شوکت و لیاقت صاحب ہمت و سخاوت
چہرہ آفتاب تابان شہزادہ ایرج نوجوان دنگل یاقوت نگار پہ ہاتھ باندھ کر عرض کرتا ہے کہ مادر
مہربان اب مجھکو رخصت کیجئے مین جاکر ان کو تلاش کرون ملکہ ناہید باغ باغ ہو جاتی ہین کہ الہی خویش
پروردگار نے مرحمت فرمایا مادر مہربان جو کہتا ہے منہ سے پھول گرتے ہین اس حسن پر دربار آراستہ ہے
اہالیان قلعہ مہر مرصع حصار کہتے ہین اس شوکت و شان پر کبھی ہم نے دربار ملکہ کا نہین دیکھا تھا کہ یکا یک
اس جادوگر نے آکر خوان دروازے پر رکھکر آپ بھاگا یہ خبر ملکہ نے پائی بھی تو ملال ہی کہا دیکھو انجم آئین کیا کر

بغخر یہ کوکب روشنضمیر نے بھیجا ہے کسی نے بڑھکر خوان کھولا یہ اسرار ظاہر ہوا سر ملکہ بران شمشیرزن
خون تازہ گلوے بریدہ سے جاری آنکھیں حسرت آلود کھلی ہوئین جس نے یہ حال دیکھا پیٹنے لگا ملکہ ناہید نے
دیکھکر اپنے کو تخت سے گرا دیا ایرج نوجوان نے تلوار کھینچی کہ اپنا گلا کاٹ لون کسی نے ہاتھ تھا بنا گر کے بیہوش
ہوے ہرطرف سے دہتھڑ چلنے لگا لشکر مین یہ خبر مشہور ہوئی جس نے سُنا بیقرار ہو کر آیا ملکہ ناہید کا
تو عجب حال ہے کہتی ہے یارو کوکب نے کلیجے پر خنجر پھیر دیا مین کہان جاؤن کیونکر اپنی عمر بسر کردن یہ کہکر
طرف ایرج نوجوان کے دیکھا کہا اے شیر بیشۂ جرأت جو تم سے ہوسکے وہ کرد یہ سُنتے ہی ایرج
نوجوان نے سلاح ذات پر آراستہ کیے علمشاہ نوجوان نے تیغ کیتیان کے قبضے پر ہاتھ ڈالا قاسم خاور
سیاہ نے فرمایا انشاء اللہ دیکھو تو کوکب پے کیسی گذرتی ہے لشکر مین ترنا ہوئی کمربندی ہونے لگی ہر کس کا
یہی قول ہے بڑی قیامت کی لڑائی ہوگی بعضے کہتے ہین کوکب کیا کسی شے مین کم ہے جب ایرج سے مقابلہ
پڑیگا حیران جمال و محو دیدار ہو جائیگا ان جوانون پر لیکایک پنجہ قابض ہونا دشوار ہے فتاح طلسمات انکا
لقب ہے لوا ے شوکت انکا ازیر دہ دنیا تا بہ قاف پہونچا دادا نے انکے دیو عفریت کو مارا ایرج نوجوان
کا تو عجیب حال ہے جہانگیر والا تدبیر نے آکر کہا اے نور نظر کیون گھبراتے ہو مین تو ہی جہانگیر ہون کہ میان
کوکب کو بھاگتے ہوے نہ راستہ ملتا تھا اب بھی وہی کیفیت ہوگی ان سردارون کے عیار کمندین آراستہ
کیے ہوئے جنگ پر آمادہ علمشاہ نے آکر ملکہ ناہید مرصع پوش کو تخت پر سوار کیا نوبت نقارے
بجاتے ہوے قصر مرصع حصار سے باہر نکلے اسوقت ہرکارون نے آکر خبر دی کہ کوکب بھی سامان
جنگ کرنے مین مصروف ہے علمشاہ نے کہا اس کے سامان کا کسکو خوف ہے ملکہ ناہید نے لوح طلسمی
گلے مین ایرج کے ڈالی کہ یہی فتاح مرحلہ جات ہے موتیون کے مالے کچھ نورتن وغیرہ بازو و پیزان کے
بندھوا دیے کہ ہر کس و ناکس کا سحر تاثیر نہ کرے اس طرح ان سب کو آراستہ کرکے طرف قصر جمشیدی
کے چلین راہ کے دیکھنے والے عبرت کرتے تھے ہر ایک کا یہی قول تھا یارو یہ لشکر جس جگہ جاکر لڑے گا خون
کے دریا بہا دے گا ایسے شیر کبھی نگاہ سے نہین گذرے صاحبان لیاقت و جرات نہنگ بحر
سخاوت ملکہ ناہید مرصع پوش ایسی ساحرہ علاوہ ملکہ ناہید کے ستره سے جادوگرنیان
سب مسلح و مکمل اسطرح سے جاتے ہین کہ جو جادوگر سر ملکہ بران شمشیرزن لے کر آیا تھا اس نے اس فوج
قاہرہ کو دیکھا سر پر پانون رکھکر بھاگا آکے کوکب سے اطلاع کی کہا حضور سر بران کے پہونچتے ہی

قیامت برپا ہوگئی وہ سب عوی خونخواری کرکے آتے ہین ایرج کے پاس لوح طلسم نرگس موجود ہے سحر
تاثیر نہ کریگا کوکب نے یہ جو معاملہ سُنا غصے مین کانپنے لگا یہ بھی تیغہ لیکر اُٹھا آوازدی لشکر تیار کرو کمر بندی
ہونے لگی ہر شخص یہی جانتا ہے زن و شوہر کا مقابلہ کیا دم بھر مین صلح ہو جائیگی قصر جمشیدی سے
لشکر لیکر کوکب نکلا ہے ملکہ حناے گلگون پوش بھی طاؤس زرین بال پر سوار یہ بھی کہتی تھی صاحبو
زوجہ کو اسقدر فساد کرنا شوہر سے مناسب نہ تھا سزا پائیگی کوکب سبکو مار ڈالے گا کبھی ملکہ حنا طاؤس
بڑھا کر قریب تخت کوکب کے آتی ہے کہتی ہے کیون صاحب یہ کیسی آپ کی زوجۂ خاص ہے دشمنون کو ساتھ لیا
آپ کی دشمنی پر کمر باندھی لوح فرزند حمزہ کو حوالہ کردی ایسی زوجہ کو طلاق دیجیے اقلیم سے نکلوائیے منھ نہ دیکھیے
جس طرح مین نے آپ کے ساتھ بسر کی وہ اسکو مناسب تھا آپ آج سزا ضرور دیجیے ورنہ حوصلہ بڑھ جائیگا
کوکب تو غصے مین کچھ جواب نہین دیتا لشکر چلا آتا ہے کوس بھر قصر جمشیدی سے آگے بڑھے تھے
کہ گرد عظیم بلند ہوئی بارہ نشان بارہ لاکھ فوج کے جس سے ظہور و ثابت ہوتا ہے علمہاے زنگاری کے
پھریرے کھلے ہوے علمدار بڑھے ہوے یہ ایک جانب نکل گئے اب جو دیکھا نقد روح روان قاسم
عالیشان شہزادۂ ایرج نوجوان ایک جانب قاسم وجہانگیر سرداران قدیم لشت پر ملکہ ناہید
مرصع پوش سریر جہانی پر اسباب سحر ذات پر آراستہ جھولی بائین ہاتھ پر گرد کنیزان زرین پوش لشکر
بیشمار جیسے ہی کوکب کو ایرج نوجوان نے دیکھا دہین سے قبضے پر ہاتھ ڈال نعرہ کیا نعرہ ایرج

ملک ایرج آن آفتاب منیر
تزلزل فتد در میان مصاف
کیست علمشاہ جو رستم لقب
ادھر سے قاسم نے نعرہ کیا نعرۂ قاسم
ملک قاسم آنشاہ خاور سپاہ
ہمہ باختر شد بزیر نگین

کہ صاحبقرانیم و آفاق گیر
ادھر سے رستم نے نعرہ کیا نعرۂ رستم
علمشاہ رومی شہ فیل زور
آفتاب مشرق دین پروری
زخم تیغ برابر و نیزہ بماہ

جو تیغ یلے برکشم از غلاف
ارشد اولاد امیر عرب
کہ بر تخت فرزدق افگندہ شور
شہسوار لال پوش خاوری
زآب دم تیغ شستم زمین

جہانگیر نے بھی نعرہ کیا منم فرزند رشید صاحبقران جہانگیر

عالیشان بہ شیر جمع تلوارین کھینچکر کوکب کے لشکر پر گرے ہر طرف سے صدا بگیر و بہ بند و بہ کش بلند ہوئی
علمشاہ نے جسکو بڑھکر ہاتھ مارا دو ٹکڑے ہوئے قاسم نے بڑھکر بڑے بڑے ساحر مارے ایرج تو
صاحب لوح ہین سحر انپر تاثیر نہین کرتا جس غول پر جا پڑے شیرانہ نہنگانہ لڑے پرے کے پرے

درہم وبرہم کردیے جنگ شہزادہ جہانگیر سے زمین تھراتی ہے ہر خرد و کلان کی زبان سے آواز الامان
الامان آتی ہے یہ شیر بیشہ صاحبقرانی اہالیان طلسم نور افشان کی سرکوبی کر چکا ہی جس غول مین
انکے نعرہ کی آواز آئی آفسر یہ کہتے ہوے بھاگتے ہین شیر بیشہ صاحبقران باتوقیر شہزادۂ جہانگیر
والا تدبیر آپہونچا یارو بھاگو اس شیر سے جان بچاؤ اب تو انکے بڑے بھائی بھی ساتھ ہین جب یکہ و تنہا آئے تھے
گل حیات کوکب لے لیا لوح حاصل کی ملک فتح کیے مرحلے توڑے اب شیر کے ہاتھ سے کیونکر بچین گے بڑے بھائی
ان کے علمشاہ نوجوان ساتھ ہین بھتیجا قاسم ایسا پوتا ایرج نوجوان جس نے دریاے ابلق کو
طے کیا مخمور چہار سر دکوہان فیلسر کو مارا قلعہ نرگس تک عملداری ہوئی ایسے نام جہانگیر سے
لرزان و ترسان ہین کہ انکے سامنے سحر نہین کرتے ملکہ ناہید مرصع پوش نے یہ بھی کیا ہے علمشاہ کے
بازو پر ایک اک تحفہ جات سامری سے باندھ دیا ہی کہ ہر کس و ناکس کا سحر تاثیر نہ کرے قاسم کے گلے
مین موتیون کا مالا پہنادیا ہی شہزادۂ جہانگیر کے گلے مین ہیکل پہنادی ہے ایرج نوجوان نے تو
زمین الٹ دی ملکہ ناہید مرصع پوش بصد خروش کوکب روشن ضمیر کے لشکر پر جا پڑین ملکہ
مجلس و ملکہ مروارید ملکہ اختر و شہزادۂ جمشید قتل ہونے سے ملکہ بران شمشیر زن کے یہ سب
کوکب سے پھر گئے کچھ خوف نہ کیا سامنے کوکب کے سحر کرنے لگے ملکہ مجلس اسطرح کڑک کڑک کر گری بارگاہون
مین آگ لگادی ملکہ اختر نے یاد مین ملکہ بران شمشیر زن کی اسیرا یسے موتیون کے مالے مارے کہ ہزار ہا
کے سر پھٹے تسگوفہ سحر ساز وزیرزادی کہ یہ تو عاشق جمال ملکہ بران تھی پیٹتی ہوئی جا پڑی اسرداران
نامی اڑتے بھی جاتے ہین کوکب کو آواز دیتے ہین کہ او جلاد صاحب بیداد اس ماہتا ان بر تیرا کیونکر ہاتھ اٹھا
کس جرم پر قتل کیا زبردستی تو نے جرم عشق شہزادۂ ایرج نوجوان رکھدیا کجا ایرج نوجوان کجا ملکہ
بران شمشیر زن آہین بُعد عظیم ملکہ بران ایسی عقیل و فہیم اگر شاید ایسا ہو بھی تو کیا معیوب تھا ایسے
صاحبان حسب و نسب کسے ملتے ہین انکی مادر مہربان تصویر دلپذیر ایرج پسند فرما چکی ہین ایسے چاند کے
ٹکڑے کو تو نے مٹادیا تجھ ایسے جلاد صاحب بیداد سے امید داد رکھنا بالکل بیکار ہے اُس وقت غصے مین
یہ حرکت کوکب سمجھانے سے معمار قدرت کے کراٹھا اب شرمندہ ہی کہ مین نے کیا کیا کیون حکم دیا لیکن
اب جان بچانا واجب و لازم ہے ہر خرد و کلان از پیر تا جوان یہی چاہتے ہین کہ کوکب کو
قتل کرین ملکہ اختر و ملکہ مجلس و شگوفہ و جمشید بن کوکب اُن سبھون نے آکے

کوکب روشن ضمیر کو گھیرا ہر سمت سے کوکب پر آگ برس رہی ہے کسی نے تلواریں گرائیں کسی نے آب دریا
بنایا کسی نے خنجر برسادیے کسی کے سحر سے گزر گر رہے ہیں ملکہ مجلس نے وہ سحر کیا کہ ہوائے
تند چلی یہ تو سحر کرنے میں آندھی ہے سحر کی ہوا باندھ دی غبارہائے زرد اٹھے لکہ ہائے ابر سیاہ آسمان
سے گرنے لگے کہیں ہوائے سرد چلی ہزاروں ٹھنڈے ہوئے کہیں ابر سحر گرا اس سے تلواریں برسیں
لاکھوں کے سر اڑ گئے سر ملازمان کوکب کے مثل برگ خزان دیدہ ہوائے تند سحر میں اڑتے پھرتے ہیں
بڑے بڑے ساحر خوف نعرۂ شیران دشت بزدے منھ کے بل گرتے ہیں حنائے گلگون پوش
کوکب کے ساتھ یہ بھی سوار ہوئی ترغیب قتل بران میں یہ بھی شریک تھی نعرۂ ناہید سے گھبرا رہی
ہے ملکہ ناہید مرصع پوش کے پاس تحفہ جات طلسمی بھی موجود ہیں زوجہ کوکب روشن ضمیر
علم سحر میں بےنظیر حنا کو جو طاؤس زرین بال پر دیکھا یہ بھی کان میں آواز پہونچی ملکہ ناہید کے
کہ اچھا ہوا ملکہ بران قتل ہوئی اب میرے یہاں اولاد ہوگی سلطنت طلسم نور افشان اسکو ملیگی
یہ بھی کنیزوں نے خبر پہونچائی کہ معمار قدرت و ملکہ حنا کی رائے سے بران قتل ہوئی ملکہ
ناہید مرصع پوش نے طاؤس زرین بال اپنا طرف حنا کے اوڑایا کوکب پر تو آفت برپا
ہے جتنے ساحران خرد و بزرگ ہیں سبکا یہی قصد ہے کہ کوکب کو قتل کریں سر میدان آئی آبر دلیں پہلا کام
تو ملکہ مجلس نے یہی کیا کہ برق بن بنکر اسطرح گری کہ تاج اوڑا دیا محتاج کر دیا ہوئے سحر نے طبقات زمین ہلائے
کوکب تو صرف حنا کی متوجہ نہو سکا رنگ رخ حنا متغیر ہوا ملکہ ناہید نے دو رنگ ڈانٹا کیوں او شفقت بے
بران کو تو نے قتل کرایا گھر ہمارا بگاڑا شوہر کو میرے لیکر بیٹھی بیٹے دخل نہ دیا اس دخل دینے کا یہ نتیجہ ہوا حنا
ایک گولا طرف ملکہ ناہید کے بھی پھینکدیا ناہید نے گولے پر نگاہ قہر و غضب ڈالدی گولا پھٹکر اوٹا پلٹا زمین پر گرا
کئی سے ساحروں کے سر پھٹ گئے چند ساحر جو مارے گئے ہنگامہ برپا ہوا ملکہ ناہید نے دونوں ہاتھ جھٹکائے دس
برقیں گریں وہ برقیں اہتمام کرتی پھرتی ہیں جو ساحر یا ساحرہ قریب حنا برائے مدد آئے وہ بھی پسپا
ہو جائے دور نکلی دہریکی نجات نپائے ہر چند حنا نے آگ برسائی ملکہ ناہید نے کچھ نہ مانا ملکہ دفع کرتی
ہوئی یہ کہکر بڑھیں اری تجھکو بھی یہ لیاقت ہوئی ہمارے سامنے زبان کھولتی ہے بہتر یہی ہے کہ رومال سے
ہاتھ باندھکر قدموں پر گر شاید رحم آجائے تو نے آسمان طلسم نور افشان کا چاند غروب کرایا رحم تجھپر
واجب نہیں ہے مگر شاہان جلیل ہیں عجز کرنے والوں کے کفیل ہیں جلاد نے حکم دیا تو نے ترغیب دی ہائے

میری بران حسرت و یاس لیکر دنیا سے اوٹھی تصویر اوسکی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے ایسے باپ جلاد
صاحب بیداد کی خدا صورت نہ دکھاے مین توان شیران دشت نبرد کو ساتھ لیکر آئی ہون یہی سرکوبی
کرینگے میری تو سوت ہے تیری میرے ہی ہاتھ سے موت ہے جب ملکہ ناہید یہ کہتی ہوئی بڑھین لاکھون
ملازمان حناے گلگون پوش قتل ہوے یہ ہنگامہ برپا تھا اسوقت تو زمین تھرا رہی ہے نعرۂ ناہید
کی صدا ہر کس و ناکس کے کان مین آرہی ہے ملکہ حناے گلگون پوش نے بھی خون برسایا ملکہ مجلس نے
بھی مدد کی خود بھی ملکہ ناہید بلاے روزگار رہے سحر و ساحری مین یکہ تاز میدان کارزار رہے ہزارون ساحر
مارے ایک مقام پر ملکہ حنا نے سحر کیا ابر خونی آکر برسا سو یا دو سو کنیزان ملکہ ناہید مرصع پوش جلکر
گرین ہا ہو کی صدا بلند ہے ملکۂ ناہید نے اسوقت ایک دستکی ہاتھ سے برقین چمک کر ابر خونی پر
گرین ابر لخت لخت ہوا بلکہ پلٹ کر لشکر حریف پر گرا دہ بھی تو سحر نہایت عمدہ ہے حنا نے جو سحر کیا تعلیم کردۂ
شہنشاہ کوکب روشنضمیر تھا ابر خونی برسانیسے یہی مطلب تھا کہ اسکو کوئی دفع نکر سکے بہر نوع ملکہ ناہید
مرصع پوش نے ابر سیاہ گرا کر اندھیرا کیا کسیکے سحر کی برق نہ چمکنے دی روز روشن سبکی آنکھون
مین تیرہ و تار ہوا اوسوقت رعد کی گرج برق کی تڑپ آندھی سیاہ چل رہی ہے ہواے تند نے ہزارہا
نخل گرا دیے سحر ملکہ ناہید نے ہزارون ساحر خاک مین ملا دیے طاؤس زرین بال کو بڑھا کر چلین
حنا نے جو سحر کیا رنگت جما چاہا چیخ مار کر بھاگون ملکہ ناہید نے طاؤس سحر طاؤس ملا دیا انکاہ سحر آگین
برق تڑپ کر گری طاؤس کے دو ٹکڑے ہوے حنا نے چاہا پیچھے ہٹون اپنے کو زمین پر گردون کسیطرح ظالم
ظلم کے ہاتھ سے نجات پاؤن ملکہ ناہید نے سب طرحکا انتظام کر لیا تھا زمین پر حنا نہ جا سکی دود آسیاے
چرخ نے پیسا گھبرا کر طرف کوکب کے چلی ملکہ ناہید مرصع پوش قریب پہونچ چکی تھین بال پکڑ کر
کھینچتی ہوئی لے چلین تمام عالم نے دیکھا کہ سبحان اللہ آج سحر ملکہ ناہید مثل آفتاب روشن ہوا رنگ
حنا مٹا یا بال پکڑے ہوے لیے جاتی ہین تمام لشکر مین کوکب کے غلغلہ برپا ہے کہ یارو دیکھو زجہ
اصلی کو غصہ ہے بی حنا گرفتار ہوئین اب کچھ زور نہین چلتا دراندازی کر کے اسکی بیٹی کو قتل کرایا آخر
مزہ پایا صدہا کنیزون نے قصد کیا کہ ملکہ ناہید سے حنا کو چھڑائین کڑک کڑک کر گرین ملکہ ناہید
نے کسی پر نگاہ ڈالی چھری چل گئی اوسکے کلیجے کو توڑ کر نکل گئی کبھی ابروے خمدار ہلائے دو خنجر بران گرے
دشمنون کے سر کٹے کبھی اُف کر دی شعلے بھڑکے اس سے بھی بہت ناری جلے ملکہ ناہید مرصع پوش

نے حنا کو نہ چھوڑا جب غل زیادہ ہوا ہر ایک کی زبان پر یہی جاری تھا یار وہ دیکھو عقاب نے کنجشک
کو شکار کیا یہ شہزادی والا قدر ہے وہ ایک شہر کی مالک ہے یہ زوجہ خاص صاحب جاہ و جلال ماہ آسمان
کمال وہ تو ایک ذرہ حقیر نگاہ مہر کوکب سے ستارہ جسکا تھا وہ بھی اوج آج خاک مین ملا کوکب نے پلٹ کر
دیکھا کہ حنائے گلگون پوش کو ملکہ ناہید مرصع پوش نے اس ذلت سے گرفتار کیا کہ بال
پکڑے ہوے جوتیان مارتی ہوئی لئے جاتی ہے سحر کر کے زبان اوسکی بند کردی ہے ہر چند کہ کوکب
پر بلائین نازل تھین سحر ملکہ اختر و ملکہ مجلس جادو کی وہ گلفشانی شگوفہ نے کوکب کو پریشان
کیا ہے یہ رنگ جو دیکھا کہ معشوقہ دلجو حنا سے خوشنخو ظالم کے پنجۂ بدعت مین پھنسی طمانچے پڑ رہے ہین کشان
کشان لے جاتی ہے وہین سے للکارا او ناہید کیا غضب کرتی ہے عمر بھر دشمن رہونگا یہ خطا نہ معاف
کرونگا ملکہ ناہید نے جو دیکھا کہ کوکب چلا سحر اختر سے نکلا مجلس نے روکا شگوفہ نے پھول برسائے
سب کے سحر دفع کرتا ہوا قصد تھا کہ قریب ملکہ ناہید پہونچے دو چار کلمات سخت و سست بھی کہے پہلو
مین شہزادہ جمشید بن کوکب کھڑا ہوا رہا تھا آنکھ کھولکر یہ معرکہ دیکھا کہ باپ کی عقل پہ پتھر پڑے
کہ ہماری مان کو سر میدان سخت و سست کہتا ہی اتنا تو پکار کر کہا کہ قبلہ و کعبہ واہ کیا کمال کیا ایک شفقت کے
واسطے ہماری والدہ ماجدہ کو ایسے کلمات سخت کہے صاحب آپکو خیال حفظ مراتب نہین تو آپکی خدمتگذاری
ادب و قاعدہ سب بیکار یہ کہکر جمشید جھپٹا دور سے گولا سر پر کوکب کے مارا برابر کے بیٹے کا
سحر دوسرا ہوتا تو سر پھٹ جاتا کوکب نے جان تو بچائی مگر سر مین درد ہونے لگا کوکب تو طرف
جمشید کے متوجہ ہوا اتنے عرصہ مین ملکہ ناہید مرصع پوش کشان کشان سامنے مین تخت
کے حنا کو لیکر آئین گلگونہ گلگون پوش کو آواز دی گلگونہ پلٹی دست بستہ عرض کی
کیا ارشاد ہے ملکہ ناہید مرصع پوش نے اشارہ کیا جلاد کو بلاؤ یہ سنکر ایک کنیز نیمچہ کھینچکر چلی
ملکہ ناہید نے کہا سر کاٹ لے کنیز نے بڑھکر ہاتھ تلوار کا مارا سر حنا کا کٹ کر زمین پر گرا اندھیرا ہو گیا
بیرون نے غل مچایا بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من ملکہ حنائے گلگون پوش بود افسوس
مردیم و جان دادیم و بہ مطلب خود نرسیدیم مرنے کی اسکے علامت کوکب نے سنی اسکی آنکھون مین اندھیرا
آگیا حنا پر لپٹتا تھا ہائے جان جہان کہکر دوڑا بے اختیاری مین منہ سے یہ نکل گیا **اشعار**

رفتی و مرا خبر نہ کردی	بر کشتہ نیم نظر نہ کردی	اے الفت جان و دل ہمارے

تنہا ہمین چھوڑ کر سدھارے ٭ کبھی مجبور ہو کر آواز دیتا ہے ای جانِ جہان دلے آرام دل مشتاقان عاشق
کو اپنے رونیکو چھوڑا ہماری محبت سی منہ موڑا یہ کہتا ہوا لاش پر حنا کی گرا سر اوٹھا کر چھاتی سی لگا لیا
آواز دی اب لڑکر مین کیا کرونگا فقیر بنکر قبر سامری پر بیٹھونگا سلطنت ترک کی یہ کہکر کوکب
لاشہ حنا اوٹھا کر ایک جانب چل نکلا ایسا گھبرا گیا سحر بھی نہ کر سکا یا جوش محبت حنا مین سحر نہ یاد آیا ادھر
جرات رستم و قاسم و جہانگیر نے فوج کے پیر اوٹھا دیے بڑے بڑے پہلوان بھگا دیے ان شیر دلونکی
شمشیر زنی کی کوئی تاب نہ لاسکا کوئی سرکش سر نہ اوٹھا سکا ہزارہا علم کٹے ہوے زمین پر پڑے تھے خیمے
جلے مکان گر پڑے کوکب نے دوڑ کر لاشہ حنای گلگون پوش اوٹھایا ملکہ ناہید نے بیقرار ہو کر لاش
ملکہ بران شمشیر زن گود مین لیا خنجر کھینچا تھا کہ اپنی جان دیدے گلگونہ گلگون پوش وزیر زادی
دوڑ کر لپٹ گئی کہتی تھی اے داری خدا آپ کو سلامت رکھے خون کا بدلا دشمنون سی لیجیے خنجر چھوڑ دیا آگے آگے
ملکہ ناہید گرد شہزادیان قریب قریب وزیر زادیان دو تہڑ چلیتا ہوا ہای ملکہ بران کی صدا بلند ناہید
کے رونے پر کلیجہ پھٹتا ہی جب پکارتی ہی کیون بٹیا بران دائی کو یاد نہ کروگی تنہا ملک عدم مین جاوگی اپنی
خدمتگزار کو بھی ساتھ لو ہمین اس دہر خراب آباد مین نہ چھوڑو جمشید بن کوکب کا عجب حال ہی ہاے ہمشیرہ
کہکر بلکتا ہی کبھی آواز دیتا ہی بہن مین تو تم کو اپنا سرپرست جانتا تھا کبھی مینے دعوی سلطنت نہین کیا دشمن
جلاد کا کیونکر ہاتھ اوٹھا اس حال زار سے روتے پیٹتے قلعہ مرصع حصار مین پہونچے ملکہ ناہید نے
اپنے کو گرا دیا پایا تو ایرج نوجوان علمشاہ و قاسم و جہانگیر کے لحاظ سی خاموش تھا مثل شمع محفل اشک
بہ رہے تھے یا لاش پر جو نگاہ پڑی تاب صبر و جبر نہ باقی رہی ہاے ملکہ عالم کہکر اپنی کو گرایا تلوار جو ہاتھ مین آگئی
چاہا گلا کاٹ لون جمشید بن کوکب لپٹ گیا تھا بھائی صاحب اپنی کو سنبھالو تم صف شکن تیغ زن ہو ابھی خون
ہمشیرہ کا بدلا نہین ہوا تمہارے ہی دست زبردست کی معاوضہ ہو گا ہم دست و پا شکستہ کیا کر سکین گے
رو رو کے جان دینگے ایرج نوجوان نے جو جمشید کو اپنے قریب پایا نشانی ملکہ بران سمجھ کر ہاتھ گلے مین
ڈالدیے بدحواسی مین بزرگون کا بھی خیال نہ رہا چیخین مار کر رویا **اشعار**

درد اگر غم ز حد بردن شد
در مکتب عشق ذوفنون شد
در سینہ دل بود جز نام

فریاد کہ درد من فزون شد
در خرمن عمر من زد آتش
دان ہم ز جفای چرخ دون شد

دیوانۂ عشق رفتہ رفتہ
ہر آہ کہ از دلم برون شد
از گم شدگان عشق بودم

آمد غم عشق در ہمون شد
از کوشش وسعی حاصلے نیست
دل بردن من برت شگون شد
مردم زغم و نگفتمت حال
تا با مرا شود خریدار

سودائے جنون زعقل پوشید
چون کوکب طالعت زبون شد
رسوائے من بوادی عشق
درمحنت انتظار چون شد

این کاسہ سر کہ سرنگون شد
بگرفت غمے کہ مرغ دل را
قانون ضوابط جنون شد
بنشینم وصبر راکنم یار

لیکن اے ایرج نوجوان صبر کیونکر کرون دامن صبر دست
استقلال سے چھوٹا شیشہ دل سنگ بدعت سے ٹوٹا اے برادر مجھ ننگ عشق کا زندہ رہنا بہتر نہین ہے
ادھر قاسم نے تلوار کھینچی کہ برابر کا فرزند جان دیتا ہی مین بھی اپنے کو ہلاک کرون علمشاہ جہانگیر بھی
آمادہ ہوے آپسمین اشارے ہین کہ حقیقت مین جان دینے مین آبرو ہے لڑائی مین بہت سعی کی تلوار سے ہماری
قضا نہ تھی افسوس یہ مصیبتین دیکھنا تھین اب سوائے جان دینے کے چارہ نہین دربار مین عجب قیامت
ہے اگر مفصل تحریر کرون دو سرا ہو شربا تیار ہو قضائے کار دہر سپہر عیاری وقطب فلک خنجر گزاری شاہ
عیاران عیار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار بشکل معمار قدرت بران نقلی کا سر کاٹ کر دربار کوکب مین آئے
تھے کہ اسی وقت ملکہ ناہید وشہزادہ ایرج وغیرہ آپڑے حنا کا خون بہایا اوسی غم مین کوکب نے شکست
کھائی قصد ہوا تھا کہ جاکر ملکہ ناہید وغیرہ سے اطلاع کرین کہ بعنایت پروردگار مین ملکہ بران کو چھڑا لایا کوکب
کو دھوکا دیا عمرو راہ مین تھا کہ یہان تلوار چل گئی جو کچھ تحریر کیا لاکھون کا کھیت پڑا لاکھون ملازمان
کوکب ہزار ہا ہمراہیان ملکہ ناہید میدان کارزار مین قتل ہوے اب خواجہ اوسوقت دربار ملکہ
ناہید مین آکر پہونچے قریب تھا کہ ایرج وغیرہ اپنی جان دین لاشہ بران نقلی بیچ مین پڑا ہے دو بھڑ
جل رہا ہے ایک کو ایک تھامتا ہی اسوقت عمرو پہونچا کہ ملکہ ناہید بھی تیغچہ کھینچکر اوٹھی ہی اپنے کو ہلاک کیا چاہتی ہی
کہ خواجہ عمرو نے پکار کر آواز دی اے بادشاہ قلعہ مرصع حصار اے صاحب جاہ ووقار یہ حقیر عمرو عیار
خدمتگزار ملکہ بران نامدار بلکہ عاشق جمال باکمال جاکر زندانخانہ مصیبت سے رہا کر لایا یہ تو ایک لونڈی گنہگار تھی
جسکا لاشہ ہے یہ جو خواجہ عمرو نے کہا اس سر کا منہ بھی دکھلا دیا حال سے لوگ آگاہ ہوگئے اسوقت کی خوشی کا کیا
بیان ہو سارے لشکر مین صدائے مبارکباد بلند ہوئی یہ بھی خواجہ عمرو نے ملکہ ناہید مرصع پوش سے کہدیا کہ
ملکہ بران شمشیرزن میرے پاس باحتیاط موجود ہے کچھ تردد نہ کیجیے ایرج نوجوان کو بھی مطمئن کیا یہ مژدہ
خوشخبری سب مشتاقون کے گوش زد ہوا ملکہ ناہید نے بڑھکر کہا اے شہنشاہ اوج عیاری ہم

بھی مشتاق ہین کہ ایک نگاہ ملکہ بران کو دیکھ لیں خواجہ عمرو نے بُران کو زنبیل سے نکالا ناہید
نے خواجہ کو بہت کچھ دیا اور پکار کر آواز دی سب شاہ و شہریار وزیر و سردارن نامدار آگاہ ہو جائین
کہ ہمنے اپنی دختر بلند اختر ملکہ بران شمشیر زن کو ساتھ شہزادہ ایرج نوجوان نبیرۂ صاحبقران
فرزند قاسم عالیشان کے منسوب کیا ابھی تیرِ خوشبوئی سینے پر ایرج نوجوان کے لاکر لگا دیا تو
شہزادہ ایرج گرد و غبار مین آئے ہوئے میلے کچیلے پھٹے ہوے جان دینے پر آمادہ تھے یا خوشی سے چہرہ سرخ
ہو گیا قاسم خاور سیاہ و بملشاہ عالیجاہ نے ایرج نوجوان کو گلے سے لگا لیا جہانگیر والا تدبیر ملکہ
ناہید کی تعریفین کر رہے ہین ملکہ ناہید مرصع پوش سمدھی سمدھی کر کے کلام کرتی ہین لاکھون روپیہ غربا
مساکین کو تقسیم ہونے لگا ملکہ بُران کو ایک قصر مین لاکر داخل کیا انیس جلیسین ہمدم ہمرازین آکر حاضر خدمت
ہوئین باغ ویران مین بہار آئی یہان تو خوشیان ہونے لگین عمرو معمار قدرت کو لیکر کنارے
آیا یہ بھی خواجہ عمرو کو خیال ہے کہ معمار ہمیشہ سے میرا دوست صادق محب وافق ہے ابتدا مین اسی کے واسطے
بیابان گلریز مین گیا اپنی جان کا پاس نہ کیا جانبازی کر کے رہا کرایا مین معمار سے راز دل کیون چھپاؤن
یہ سوچکر خواجہ ایک گوشے مین آئے معمار قدرت کو زنبیل سے نکالا خواجہ نے حباب دافع بیہوشی
مارکر ہوشیار کیا معمار عمرو کو دیکھکر گڑگڑانے لگا خواجہ عمرو نے کہا ای برادر معمار قدرت دیکھو
انصاف کرو بڑا انقلاب پڑ گیا تھا اگر کوکب ملکہ بُران کو قتل کر ڈالتا تو یہانسے تا کوہ عقیق گلزار
سلیمانی و تا خانہ کعبہ کسیکی تلوار نیام انتقام مین نہ جاتی اتنا خون سر کھینچتا ایک معاوضہ خون ملکہ بران
مین لاکھون کی جان جاتی خدا نے فضل اپنا شریک حال کیا مین تمہاری شکل بنکر پہونچا انگوٹھی کوکب
سے روسحر کی مانگ لی تمہاری صورت بنکر ملکہ بُران کو رہا کر لیا اب عنایت پروردگار سے
نسبت شہزادۂ ایرج نوجوان ملکہ بُران شمشیر زن پختہ ہو گئی جملہ سردار یہان موجود ہین
سامان شادی بھی ہو گا تم بھی ملکہ ناہید کے شریک رہو بلکہ تمہین تو خاص ہماری ذات سے
مطلب ہے کوکب سے بھی کسی وجہ سے صفائی ہو جائیگی طبیعت تسکین پائیگی یہ سب باتین سنکر معمار
کے دل ہی دل مین پیچ و تاب ہوا اسکو بہت ناگوار گذرا دل سے اپنے کہتا ہے یہ اس مکار نے کیا کیا
میری شکل مین جال پھیلایا افسوس صد ہزار افسوس کہ کوکب کی معشوقہ قتل ہوئی دل سے کہتا ہے
اے معمار قدرت مجھے عمرو سے کیا کام مینے تو سب کچھ محبت کوکب مین کیا جب اسی کا یہ

دشمن ہے مجھے اس سے کیا کام آدمی جہاندیدہ وکار آزمودہ ہے سوچ سوچ کر خاموش ہو رہا ظاہر مین یہی کہا آپ
ہمارے مالک ہین جو مناسب وقت تھا وہ آپنے کیا مجھے بھی قدموں پر ملکہ ناہید کے گرا دیجئے عمرو
جب معمار کو لیکر خدمت ناہید مین آیا ناہید نے بخلعت سرفراز کیا اور فرمایا کہ اے معمار قدرت
تمھارے سبب سے ہمکو راحت ملی ہم تمکو افسر کلان قرار دینگے معمار بہت خوب بہت خوب کہکر خاموش ہو رہا
دلمین شعلے اس ناری کے بھڑک رہے ہین دلسے ہر مرتبہ یہی کلام ہے کہ اے معمار قدرت اس
ساربان زادے کو سزا کامل دینا چاہیے ظاہر مین کاروبار مین مصروف ہوا باطن مین گرفتاری خواجہ عمرو
کی فکر ہے قضائے کار خواجہ عمرو کو اسکا خیال نہ رہا شب کو کام کرتا ہوا ایک گوشے مین آیا سوچ رہا تھا
کہ کوکب اور ملکہ ناہید سے کیونکر ملاپ کراؤن معمار تو فکر مین تھا کنارے آکر ایک ماش کا دانہ
پھینک مارا خواجہ عمرو بیہوش ہوکر گرے معمار نے پشتارہ اوٹھا لیا خیال مین ہے کہ اس ساربان زادے کو سامنے
کوکب کے بذلت و رسوائی قتل کرونگا اس تین روپیہ کے پیادے نے اپنا ایسا زور باندھا کہ جو دل مین آتا ہے
وہی کر گذرتا ہے ادھر سے معمار قدرت قید خواجہ عمرو کی لیے جاتا ہے لیکن حال خیریت مآل عنایت پروردگار
سماعت فرمایئے سابق مین تحریر ہوچکا ہے کہ جب عمرو طرف سے قصر جمشیدی کے اپنا تخت اوڑاتا ہوا
جاتا تھا محراب جادو مصاحب کوکب کو مکر کر عمرو و دیگر عیارونے تدبیر کر رکھی تھی ایک گنہگار
کو اپنی صورت بنا کر تخت پر بٹھا دیا تھا آپ گلیم اوڑھکر کنارے ہوگئے محراب جادو تڑپ کر گرا عمرو نقلی کے
دو ٹکڑے ہوئے کوکب ہان ہان کرکے اٹھا محراب کی مشکین باندھین چاہا جرم قتل عمرو مین محراب
کو بھی قتل کرے عمرو نے اپنے کو ظاہر کر دیا کوکب سے کہکر محراب کو بچا لیا محراب دل سے مطیع عمرو کا ہوا تھا دلمین
وجد کرتا تھا کہ اگر خواجہ عمرو مجھکو نہ بچاتے کوکب قتل کرتا خواجہ میرے جان بخش محسن ہین اس لڑائی مین
کوکب کی یہ بھی تباہ ہوا اب وہان سے چلا ہے اسی خیال مین کہ خواجہ عمرو نامدار کو ڈھونڈھون ایرج
نوجوان و علمشاہ عالیشان کا ساتھ دون ادھر سے معمار قدرت جاتا ہے ادھر سے محراب جادو
دلسے باتین کرتا ہوا عمرو کی محبت کا دم بھرتا ہوا چلا آتا ہے راہ مین معمار سے ملاقات ہوئی محراب نے
بڑھکر معمار کو سلام کیا پوچھا اے سپہ سالار اقلیم بیابان گلزیر دیکھا تمنے ہمارے بادشاہ کی کیا تباہی
ہوئی دوسری اور ایک حماقت ہے کہ لاشہ حنا لیجا کر دفن کیا ہے اور قبر پر اوسکی فقیر بنکر بیٹھے ہین معمار نے
کہا اے محراب اب ہم سب تدبیر کرینگے ہمنے خاتمہ کر دیا ساربان زادہ جو کلید عقل جملہ مسلمانان ہے

اسکو میں نے پکڑ لیا ظالم نے غضب کیا میری صورت بنکر ملکہ بران کو رہا کیا مجھکو بہت ناگوار ہوا میں نے عقل سے تدبیر کی اب عمرو کو لیے جاتا ہوں یہ سنکر محراب محبت عمرو مین بقیرار ہوگیا یہ تو خوب سمجھ چکا ہے کہ خواجہ عمرو نے میری جان بخشی کی جو اپنی جان بچاے اوسکی خدمتگذاری کرنا خالی از لطف نہین ہے یہ سوچکر ادسنے سحر غائب کیا بڑے حسن تدبیر سے عمرو کو تو لیشارے سے نکال لیا ایسا مضحکہ کر دیا کہ وقت پر میان معمار بھی یاد کرین معمار قدرت سے محراب جادو نے کہدیا کہ آپ خدمت مین کوکب کی چلیے ہم بھی لشکر جمع کر کے آتے ہین کوکب کا ساتھ دینگے معمار اپنے نزدیک عمرو کو لیے ہوے طرف کوکب کے چلے محراب خواجہ عمرو کو رہا کر کے طرف لشکر ملکہ ناہید مرصع پوش کے چلا یہان بوقت سحر مہتر شاپور شیر دل و سیارہ بن عمرو و مہتر سمک بیلطاقی و مہتر چابک صبا رفتار وغیرہ آگاہ ہوے کہ خواجہ عمرو کو معمار چرا کے لیگیا یہ خبر جب ملکہ ناہید مرصع پوش نے سنی نہایت برہم ہوئین فرمایا اس مزدور کی شامت آئی ہے اسکو مقدمات سلطنت مین کیا دخل ہے تمام دربار جمع ہوا ہے ملکہ مجلس جادو جھلا کر اوٹھی کہا نانی امان بھی ابھی لاتی ہون ایک طرف سے ملکہ اختر جہک کر اوٹھی خود ملکہ بران کا قصد ہے کہ مین براے رہائی خواجہ عمرو جاؤن لیسبب پاس ولحاظ مان کے اپنے مقام سے نہ اوٹھی مگر شگوفہ سحر ساز و اینسان جانباز و مصاحبان ہمراز سب اپنے اپنے مقام سے اوٹھین اسباب سحر سے آراستہ ہوکر چلی تھین کہ راہ مین معمار کو مارین خواجہ عمرو کو رہا کر کے لائین کہ سامنے سے سب نے دیکھا محراب جادو خوشی خوشی آتا ہے سکو دیکھکر سمجھ گیا کہ یہ لوگ تلاش خواجہ عمرو مین نکلے ہین پکار کر آواز دی اے سرداران نامی نہ گھبراؤ جستجوی شاہ عیاران مین نہ جاؤ بطور جنگ زرگری گرفتار کر لایا جب میان معمار کوکب کے سامنے جا کر قید کھولینگے تب اونکی آبرو بڑھیگی سب سردار خوشی خوشی محراب جادو کو ساتھ لیکر سمت قلعہ مرصع حصار بصد شوکت و وقار واپس ہوے یہان معمار قدرت عمرو نقلی کو لیے ہوے نہایت خوش دل سے کہتا ہے مینے لڑائی کا خاتمہ کر دیا اس ساربان زادے نے غضب کیا تھا کوکب لیسے دوست کو ملال دیا یہان کوکب روشن ضمیر لاشہ حنا لیے ہوے ایک قلعہ ہے کہ اوسکو نیرنگ کہتے ہین برج بہار مین اوس مین تعمیر کیا ہے نہایت مقام فرح افزا ہے اوس برج مین آکر کوکب نے لاشہ حنا دفن کیا قبر پر فقیر بنکر بیٹھا تاج و تخت ترک کیا دمبدم دریاے اشک چشمہ چشم سے جاری آٹھ پہر بیقراری یاد مین اس محبوب جانی یار جادوانی کے تڑپ تڑپ کے یہ اشعار مصیبت آثار پڑھتا ہے اشعار

مخلصی کیا ہو کہ مرغ روح قید تن مین ہے
کوئی آنکھون مین تڑپتا ہو کوئی دامن مین ہے
بعد مردن دیکھنا دیوانگی کا میری روح
وہ جو میرے قتل کا کینہ دل دشمن مین ہے
بعد میرے آرزوئین خاک سے پیدا ہوئین
میرے زخمونکا نمک شاید کہ جوبن مین ہے
گل ہوا جب غنچہ شرم تو عروسی پھر کہان
اشک کا خرمن لگا ہے گوشہ دامن مین ہے
اتحاد یکسوئی نے کردیا روشن ضمیر
ہوئیگا پژمردہ جو گل ہر کے گلشن مین ہے

جان بدن مین ہے بدن آغوش پیرہن مین ہے
انقلاب ایسا دکھائی لطف قاتل آج تو
ماہ نو ہوگا وہی طوق آج جو گردن مین ہے
گدگدی ہونے لگی بانکی نگاہ یار مین
میر الاشہ صورت دل سینۂ مدفن مین ہے
زخم کے دامن مین الفت چھپیگا شرم سے
شاہد روپوش ہے جبتک کہ پیراہن مین ہے
ملگئی یہ خاک کیسکے حسرت پابوس مین
کھلگیا صاف اسپہ جو شکوہ دل بدظن مین ہے

رو رہا ہے وہ بھی حیرت اضطرار اشک پر
زخم مین آئے جو ڈورا دیدہ سوزن مین ہے
خاطر صافی مین تیری کسطرح سے آئیگا
فرش نظارہ جو اپنا دیدہ روزن مین ہے
خون رلائے وہ عمر بھر اغیار صورت دیکھ کر
چشم کی صورت جو حلقہ جوہر آہن مین ہے
بجھ گئی پر بھی یہ نخل شمع دیکھو صبح تک
اک بگولا سامری گرد رم توسن مین ہے
باغ ہستی کی ہوا سے سیر کیا پھر اے نسیم

کوئی دقت **کوکب** کو غم جدا مین آرام نہین آنکھون کے سامنے تصویر خیالی پھرتی ہی جوش درد فراق ہی یہ بھی خیال نہین کہ دشمنون سے خون کا بدلا لون ناگاہ دیکھا کہ **معمار** خوشی خوشی بشارہ لگائے ہوے دماغ عرش اعلے پر اکر سامنے **کوکب روشنضمیر** کے پہونچا گرد قلعہ کچھ لشکر بھی آکر جمع ہو چکا ہے **کوکب** کسیکو اپنے پاس نہین آنے دیتا گیروے کپڑے پہنے ہوے یکہ و تنہا قبر پر بیٹھا رو رہا ہے لیکن **معمار قدرت** قریب آیا **معمار** کو دیکھتے ہی **کوکب** نے کہا اے دوست صادق محب واثق دیکھا تمنے ہماری زوجہ نے ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا بس ہو یاد دشمنون کو اپنے گھر مین جگہ دی میرے کلیجے پر چھری پھیری **معمار قدرت** نے کہا حضور مینے مسلمانون کے لشکر کو نابینا کردیا آپکو یہ بھی خبر ہے کہ ملکہ **بُران** رہا ہوگئی **کوکب** نے گھبرا کر کہا اے **معمار** رہائی **بُران** کیسی **معمار** نے کہا آپکو کچھ خبر ہے کہ کیا سحر کر گذرا ساربان زادہ میری شکل بنکر آپکے سامنے آیا آپنے کچھ خیال نہ کیا انگوٹھی دیکر نشان قید بتلایا اسنے ایک کنیز کو قتل کرکے **بران** کو اپنے قبضے مین کیا اب **قلعہ مرصع حصار** پر شادی کی تیاریان ہین **علمشاہ و جہانگیر و قاسم** سمدھی کہلاتے ہین نسبت پختہ ہوگئی مانجھے کی تیاری ہو رہی ہے ساربان زادے نے بڑی خوشی کی ہے **بی ناہید** سے بھائی چارہ ہوا ہے بڑی حماد ہین غلام کو جب ساربان زادے نے زنبیل سے نکالا اور یہ سب معرکہ بیان کیا کہ مین تمہاری شکل بنکر **بُران** کو چھڑا لایا اے شہنشاہ با توقیر اے محب بے ریا اے دوست پر صفا مجھے **مہرخ و بہار** سے کیا کام تھا ساربان زادی کے

تو نام سے بھی آگاہ نہ تھا آپکے سبب سے مینے اون سب کا پاس کیا اپنا گھر برباد کیا مالک قتل ہوا یہ سب جبر آپ کی خاطر سے کیے جب اوسنے آپسے دشمنی کی فوراً مینے شب کو اوسے گرفتار کیا وہ باجی موجود ہے نام عمرو شکر کوکب جلگیا کہا لاؤ تو اس ساربان زادے کو لے معمار قدرت تمنے بڑا کام کیا معمار نے فوراً بہ اشارہ عمرو کا سامنے کوکب کے ڈالدیا کوکب غصے مین بھرا ہوا تھا اپنے ہاتھ سے عمرو کو قتل کیا لاشہ پھینک دیا سر کنگرہ برج پر رکھدیا حال شادی شکر بہت برہم ہے کہتا ہے شادی ہونے دونگا دلھن دولھا دونکو دریائے خون مین نہلا دونگا مین لشکر لیکر چلتا ہون لیکن لے معمار مین اوٹھتا ہون دل سیر ابٹھیا جاتا ہے معمار نے کہا آپ تشریف رکھیے مین جاکر گنہگارونکا انتظام کرتا ہون یہ کہکر معمار نے کمر باندھی اسباب سحر جسم پر آراستہ کیا کوکب نے کہا لے معمار قدرت تمہارا جانا مناسب نہین ہے وہان بڑے بڑے ساحر جمع ہین ایک ایک بلائے روزگار کامل الکمل اوسنے لڑنا وسوار ہے وہان وہ لوگ جمع ہین جنھون نے ملکہ افراسیاب کو قتل کرایا معمار کہتا ہے اے شہنشاہ زمین تلے اوپر کردونگا میدان کارزار لاشون سے بھردونگا یہ ذکر تھا آسمان پر نوبت ونقارے کی صدا آئی وزرا امرا در قلعہ پر جو حاضر ہین اونھون نے آکر عرض کی نمکخواران شاہی کو اس شکست کی خبر پہونچی لہذا سر مست چرخ زن ونسیم وقسیم مع فوج قاہرہ برائے خدمتگزاری شہنشاہ حاضر ہوے ہین چاہتے ہین کہ حکم محکم شہنشاہ پائین جاکر دشمنون کو مٹائین کوکب نے کہا سر مست چرخ زن کو ہمارے سامنے بلالو سر مست اکڑتا ہوا سامنے کوکب کے آیا کوکب نے تمام کیفیت بیان کی سر مست چرخ زن نے کہا مین سب کو گرفتار کرلاؤنگا اوسیوقت سر مست چرخ زن ونسیم وقسیم ساٹھ ہزار فوج لیکر طرف قلعہ مرصع جھپائے کے روانہ ہوا یہان رہائی سے ملکہ بران شمشیر زن کی ملکہ ناہید مرصع پوش نے جشن کی بناکی ہے خیمہ ہائے زربفتی جابجا استادہ ہین ایک قصر عالی مین ملکہ بران نے نزول کیا ملکہ مجلس جادو شگوفہ سحر ساز وخلعہ وغیرہ خدمت مین ملکہ بران کی ہروقت حاضر رہتی ہین خبر جشن جو مشہور ہوئی عشرہ اوج گرداں ملکہ ناہید آتے جاتے ہین حضوری سے مشرف ہورہے ہین خواجہ عمرو بھی دربار مین موجود ہین ملکہ نے ملکہ ناہید مرصع پوش کے جلسہ نے نوازی آراستہ بروقت دربار ان شیران دشت نبرد یعنی علمشاہ وجہانگیر وغیرہ کا تشریف لانا ہر مرتبہ ملکہ ناہید برائے استقبال شہزادگان والا قدر تا بدرگاہ تشریف لیجاتی ہین فرزند صاحبقران کو بڑے عظم وشان سے دربار مین لیکر آتی ہین محفل عیش

آراستہ ہی فوجین دامن قلعہ مرصع حصار مین فروکش ہین کہ ہرکارے دوڑے ہوے آئے ہاتھ اوٹھا کر دعا
وثنا بادشاہی بجالائے **نظم**

الٰہی بخت تو بیدار بادا — ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گل اقبال تو دایم شگفتہ — بچشم دشمنانت خار بادا
شہا ہاز کرم بر من درویش نگر — بر حال من خستہ دلریش نگر
ہر چند نیم لایق بخشایش تو — بر من منگر بر کرم خویش نگر

دست بستہ عرض کی غلام قلعہ **نیرنگ** سے آتے ہین شہنشاہ **کوکب** روشن ضمیر نے جاکر قبر ملکہ حنا
نبائی فقیر ہوکر قبر پر بیٹھے **معمار قدرت خواجہ عمرو** کو لیکر پہونچا دشمنون کو خواجہ کے قتل کیا کوکب
کو بڑی خوشی ہی **معمار قدرت** مصاحب سرفراز خدمتگزار ہمراز ہر وقت خدمت مین حاضر ہے آجکل مصاحبت
اُسکی گرم ہے دمبدم بہکاتا ہے اور **سرمست چرخ زن** و **نسیم** و **قسیم** کو آپکے مقابلے مین روانہ کیا
ہے ملکہ **ناہید** نے فرمایا کچھ تردد نہین ہی **گلگونہ گلگون پوش** وزیرزادی کو حکم ہوا فوج ہماری بقاعدہ
لشکرکشی مقابلے مین **سرمست چرخ زن** کے بیجا کر آتار وایرج **نوجوان** و **قاسم عالیشان** نے
اوٹھنے کا ارادہ کیا ملکہ **ناہید** نے کہا آپ لوگ تکلیف نہ فرمائین آپکی تلوار وقت پر کھینچیگی یہ لوگ توڑ کے
گلگونہ نے آتے ہی قرنا کرائی لشکر کو لیکر بیرون قلعہ مقابلہ **سرمست چرخ زن** مین لاکر اوتارا **سرمست**
کو خبر ہوئی کہ وزیرزادی کو ملکہ **ناہید** نے مع فوج بھیجا اپنے مقام پر بیٹھا کہتا ہی کل ہی قلعہ خالی کراؤنگا گھر سے
کھڑے شکست دونگا **سرمست چرخ زن** نے اسیوقت طبل جنگی بجوایا ملکہ **ناہید مرصع پوش** شام
کے دربار مین خود تشریف لائین ہمراہی کل سرداران تہمتن بصد عز وجاہ آکر جلوہ فرما ہوئین کہ ہرکارون
نے خبر دی کہ **سرمست چرخ زن** نے طبل جنگی بجوا دیا **ملکہ** نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی **بفضل**
ایزدی وتائید ربانی طبل جنگی بجے ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام رہے کہ یہان تو دونون لشکرون مین
طبل جنگی بجے طیاری مین جنگ کی جملہ سردار مصروف ہین مقابلے انکے وقت پر موقوف ہین دو کلمے داستان
ظفر آخر **صاحبقران** بیان ہوتے ہین خواجہ **عمرو** نے **صاحبقران** زمان سے بیان آنیکی اطلاع نہین کی
یہ کہکر چلے آئے کہ عالمشاہ وغیرہ کو بھیر لاؤن **نور الدہر** وغیرہ کے غائب ہونے کا بڑا تردد ہی لشکر بجیاب
فروکش ہین شہنشاہ **لاچین** کی بارگاہ الگ ہے جسمین کل ساحر آکر جلوہ فرما ہوتے ہین دربار مین امیر توقیر
کے سرداران صف شکن جمع ہوتے ہین جب خواجہ کو کئی دن گذرے دربار **لاچین** مین چرچا ہوا بہار
نے گھبرا کر کہا اے یارو یہ بڑے غضب کی بات ہی کہ ہر نیک و بد مین خواجہ ہمارے شریک رہے

خواجہ عمرو تو نام ایرج نوجوان کے عاشق ہین صاحبقران منع فرماتے ہین کہ ایرج کا بالکل ذکر نہ کرد
یہ مقدمہ کیونکر طے ہوگا ملکہ مہرخ سحرچشم نے کہا ہمین پیروی حکم خواجہ عمرو ضرور ہے شہنشاہ لاچین اگر
ہمین صاحبقران زمان پوچھین کچھ حیلہ کر دیجئے گا ہم خدمت مین خواجہ عمرو کی جاتے ہین آپکی عقلمندی
یہ ہی کہ ہمارے حال کی صاحبقران کو خبر نہ ہونے پائے لاچین تو سنکر سُن ہو گیا کچھ جواب دیکا ملکہ بہار و
باغبان قدرت و رعد و برق و برق لامع پانچ سردار اسیوقت دربار شہنشاہ لاچین سے
اوٹھے طاؤسان زرین بال پر سوار ہوکر سمت قلعہ مرصع حصار روانہ ہوے طاؤسونکو اوڑاتے ہوئے
چلے آتے ہین یہان ملکہ ناہید مرصع پوش نے بہر رات گئے دربار برخاست کیا سرداران نامی اپنے اپنے
مقام پر آئے سرمست چرخ زن کو جنگ فتح کرنیکی بڑی فکر ہے دربار مین سحر تیار کرنیکا ذکر ہے چار پہر رات
گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا دونون لشکر میدان کارزار کی طرف چلے ملکہ ناہید سریر جہانبانی پر پہلو مین
گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی پایۂ تخت پر ہاتھ رکھے ہوے ایک سمت علمشاہ و جہانگیر ایک
جانب قاسم و ایرج ایسے سردار بے نظیر خواجہ عمرو بھی دیکھتے بھالتے چلے آتے ہین سرمست چرخ زن
اپنے لشکر کی صفین آراستہ کر رہا ہے نقیبون نے بڑھکر نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے ملکہ ناہید کا خود
ارادہ ہی کہ میدان مین جا کر سرمست کو للکارون پہلے اسی نامرد کو پکارون سرمست کو یہ دریافت نہین ہے
کہ ملکہ ناہید مرصع پوش خود مقابلہ کرینگی ہرکارون نے آکر عرض کی آپ کس خواب خرگوش مین ہین
ملکہ ناہید کا قصد ہے کہ بدولت و اقبال مقابلہ کرین سرمست نے کہا جو کوکب کا دشمن ہو وہ ہمارا رہزن ہے
ہمین کسی سے عذر نہین ہے یکایک آسمان پر برق چمکی پھولون کی لپٹین آئین سب دیکھنے لگے دیکھا سرداران اسلام
باغبان و بہار و رعد و برق لامع مع چند کنیزان ماہر خسار و ساحران نامدار عین وقت
پر آکر پہونچے ملکہ ناہید کو بہار نے آکر سلام کیا ناہید نے شگفتہ ہو کر بہار کو گلے سے لگا لیا فرمایا اے
بہار تمنے کیون تکلیف کی عرض کی یہ فرمایئے ہمارے استاد دالانژاد کہان ہین خواجہ عمرو سامنے آئے ملکہ
بہار لپٹ گئین باغبان گرد پھرنے لگا عمرو نے حال لشکر پوچھا کہ ابھی مرجان سے مقابلہ نہین پڑا
ملکہ بہار نے کہا ہمارے سامنے کوئی لڑنے کو ادھر سے نہین آیا یقین ہے مقابلہ پڑے عمرو نے کہا یہ ممکن
نہین ہے ہمارے پہونچنے تک لڑائی موقوف رہیگی باغبان نے کہا خواجہ اس اقلیم کے ساحر بہت
زبردست ہین یقین ہے گھمسان کی لڑائی پڑے مرجان بڑے زور و شور سے لڑے

یہان یہ ذکر تھا کہ سرمست چرخ زن نے جو دیکھا میدان آراستہ ہو چکے مرکب پر ندا بنا بڑھا کر میدان کار زار مین آیا سحر کے عجائب غرائب دکھانے لگا مرکب کو روک کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان جس کو تمنا مرگ کی ہو نکل کر ہمسے مقابلہ کرے اور اے ملکہ ناہید مرصع پوش بہتر یہ ہے زن و شوہر کا فساد مناسب نہین مین صفائی کرادونگا ملکہ ناہید نے آواز دی او بے حیا تو صفائی اپنے گھر کی کر ہمارے مقدمہ مین کیا صفائی کرائیگا ایک لونڈی باندی بڑھکر چلی تھی اسکو قتل کیا اگر کوکب کو اوسکے خون کا دعوی ہے ضرور مقابلہ کرینگے یہ ذکر تھا یعنے ملکہ ناہید جواب دیتی ہین سرمست چرخ زن عذر بھی کرتا ہے کہ حضور غصہ نہ کرین صلاح ہونا بہتر ہے لڑائی مین ہزار طرح کی خرابی ہے ہم لوگ جیسے انکے نوکر ویسے آپکے نمک خوار کیونکر عرض کرین کہ بے ادبی ہوگی مگر حکم سے شہنشاہ کے آئے ہین ملکہ ناہید نے منھ پھیر لیا کہا کیا بیہودہ بکتا ہے سرمست نے چاہا اب گھوڑے کو بڑھاون وسط میدان مین جاؤن مبارز طلبی کرون کہ صحرا سے گرد اڑی سب دیکھنے لگے کون آتا ہے دیکھا سردار صاحب شوکت ولیاقت معمار قدرت مرکب باد رفتار پر سوار گھوڑا اڑائے ہوے آتا ہے ایک فرمان ہاتھ مین اوسپر مہر کوکب روشنضمیر سرمست چرخ زن تو آگاہ ہے کہ آج کل معمار نے بڑی خیر خواہی کی ہو کوکب کو بڑی خاطر منظور ہے جھک جھک کر سلام کرنے لگا پکار کر پوچھا اے شیر بیشہ جرات اے معمار قدرت تمہارا کیونکر آنیکا اتفاق ہوا معمار قدرت گھوڑا بڑھا کر قریب آیا فرمان کوکب کا سرمست کے ہاتھ مین دیا سرمست نے فرمان آنکھون سے لگایا سر پر رکھا پڑھا چند فقرات لکھے تھے یہی مضمون تھا کہ اے سرمست چرخ زن جس تدبیر معمار قدرت کہے اوس طرح مقابلہ کرنا یہ خیر خواہ دولت صاحب شوکت وہمت ہے یعنی معمار قدرت جس طرح کہے اوس طرح مقابلہ کرنا سرمست گھوڑے سے کود پڑا کہا اے پہلوان دوران اے گرساسب جہان شہنشاہ نے تحریر فرمایا ہے جس طرح آپ حکم دین اسی طرح مقابلہ کرون معمار نے کہا اے برادر تم خود صاحب لیاقت ہو جس طرح مناسب جانو اوس طرح مقابلہ کرو معمار قدرت نے سرمست کا ہاتھ تھام لیا نخلستان کی جانب باتین کرتے ہوے چلے باغبان و بہار وغیرہ دیکھ رہے ہین نسیم و قسیم کی مجال نہ تھی کہ حکم بن معمار کے دخل دے سکتے جب قریب نخلستان کے سرمست کو لیکر معمار نقلی پہونچا کہا ٹھہر جاؤ ایک سحر شہنشاہ کوکب روشنضمیر کا دیا ہوا ہم تم کو تعلیم کرین ایکہی سحر مین لشکر باغبان پامال ہو سب سر ٹکرا کر مرین سرمست نے کہا جو مناسب وقت ہو معمار نے

چھوٹی سی ایک سرخ ڈبا نکالا کہا اسمین طائر سحر بند ہے پر پرواز رکھتا ہے یہ نہ سمجھنا کہ طایر پر بندہ بردہ طائر
کچھ ایسی تعلیم کریگا یا اوڑکر آواز دیگا سب کے سر پھٹ جائینگے جو بچینگے وہ قدمون کو بوسہ دینگے سرمست
چرخ زن بحال بحال وجد کر رہا ہے دلمین یہ خیال کر کوکب کو میری بڑی خاطر مدنظر ہے معرفت معمار کے
سحر راز کیا معمار نے کہا ڈبہ کھولو اس سحر کو اختیار مین کرو کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم
نور افشان بڑے بڑے کمال اسکے پاس ہین جب تو ہین یہ سحر دیکر بھیجا ہم تو اوسکے مطیع و منقاد ہین ہمارا کیا
لشکر صاحب ظلم و بیداد ہین سرمست چرخ زن نے چاہا اس ڈبے کو کھولے ڈبہ نہین کھلتا کہا اے
معمار یہ ڈبا کھلتا نہین معمار قدرت نے کہا زور کرکے کھولو جیسے ہی سرمست نے زور کیا سرپوش
ٹوٹا ڈبے مین سے دھوان نکلا ارے کرکے سرمست چرخ زن لہرایا نعرہ ہوا باش او بچیا منم مہر سپہر
عیاری و ہنر بروشت طراری ماہ آسمان مکاری آفتاب عالمتاب چرخ خنجر گزاری شاہ عیاران عیار
خواجہ عمرو بن امیہ نامدار لپٹ کر خنجر مارا سرمست چرخ زن کا شکم چاک قصہ پاک آواز آئی کشتی
مرا نام من سرمست چرخ زن بود علامت اسکے مرنے کی جو سنی گھبرا گئے لینا لینا کہکر دور سے
نسیم و قسیم فوج کو لیکر آ پڑے خواجہ تو گلیم اوڑھکر چلدیے ادہر سے ملکہ مرصع پوش نے فوج کو
حکم دیا ملکہ ناہید عیاری پر خواجہ عمرو کی پھڑک گئین گلگونہ وزیرزادی سی کہتی ہین صاف یہ ہے کہ
خواجہ عمرو نے طلسم ہوش ربا کو فتح کیا سرمست چرخ زن کو سحر کرنے کی حسرت رہگئی کیا جھٹ پٹ
قتل کیا بہار گلعذار جو کھڑی تھین یہ بھی جا پڑین برق لامع کڑک کر گری رعد نے چیخ ماری مان رعد
کی برق بھی تڑپنے لگی عمرو نے دور سے دیکھا کہ ملکہ ناہید مرصع پوش نے قیامت کا سحر کیا
چند دانے ماش کے نکالکر طرف آسمان کے پھینکے کچھ دستکٹے ہی کالے کالے جوان زنگی بچے معلوم ہوتے
تھے تیغے لیکر دشمنون پر جا پڑے ہزار ہا کو مار کر ڈالدیا کبھی لکۂ ابر سحر سے گرا یا کبھی نخل سحر بنا یا نخل سے
پتے گرے ان تیغون سی ہزار دل جل گئے کبھی پھول گرے صدہا بو سے مست ہو کر سر ٹکرانے لگے غنچہ چٹکے
اطفال غنچہ کی آواز سی ہزارہا دیوانے ہوگئے کچھ گونگے بہرے مرے دو سحر جم گرگئے تھے نسیم و قسیم بھی
زخمی ہوگئے افسر مارے گئے خون کے دریا بہے آخر تاب نہ لاسکے نسیم و قسیم شکست کھاکر بھاگے
ملکہ بہار نے چاہا کچھ کرین ملکہ ناہید مرصع پوش نے منع کیا ملکہ بہار کا ہاتھ تھام لیا
کہا ملکہ جانے دو ان غلامون کا پیچھا کرنا مناسب نہین ہے فتح و ظفر ملیگی مال و اسباب

سب لشکر نسیم و قسیم کا لوٹ لیا لاشہ سرمست چرخ زن کا کوئی اوٹھا نہ سکا اوسی طرح جنگل مین پڑا ہے
جب لشکر جا چکا اور ملکہ ناہید مرصع پوش بیٹھین خواجہ عمرو نے اپنے کو ظاہر کیا ملکہ ناہید نے تخت سی
کود کر ہاتھ خواجہ کا تھام لیا کہا خواجہ ماشاء اللہ کیا چٹ پٹ آپنے اس ساحر کو مار لیا آپ کی عنایت ہی
تو ساحر زبان جی نہ ہلانے پائینگے دشمن شکست کھائینگے یہ ہرکارون نے مجھکو خبر دی کہ اب لشکر گرد قلعہ
کوکب جمع ہو رہا ہے کیا تعجب ہے اگر وہ خود بھی لشکر کے ساتھ آوین خواجہ عمرو نے کہا اگر وہ آئینگے تو رنج و ملال
اٹھائینگے مگر ملکۂ عالم بخدا مین کوکب کی جان و آبرو کا دشمن نہین ہون کوکب ہمارے درپے آزار ہو گئے
کہ معمار قدرت جو گرفتار کر کے لیگیا اونھون نے غصے مین فوراً قتل ہی کر ڈالا اگر محراب جادو ہم کو
نہ بچا لاتا تو کوکب نے قتل کر ڈالا تھا وہ حافظ حقیقی مالک تحقیقی ہر حال مین نگہبان ہے ملکہ ناہید نے کہا
خواجہ کوکب نے رنج عظیم اوٹھایا کہ پہلی ہی لڑائی مین حنا پامال ہوئی اس قدر وہ اسکی محبت مین مبہوت ہے
کہ ہمارے اعزاز و اکرام کو بالکل بھولا ان فوجون کے بھیجنے سے یہی مراد ہے کہ ہمکو قتل کرین یا ان
کو چھین کر لیجاین قلعہ مرصع حصار پامال ہو ہم کو نکال دین ہم صحرا مین ٹھوکرین کھاتے پھرین ملازم انکے
آکر عملداری کرین خواجہ عمرو نے کہا ملکہ یہ دشوار ہی عنایت پروردگار شریک حال ہی جو کوکب چاہینگے نہین
ہوگا جو پروردگار نے چاہا ہے اوسیکا ظہور ہے اور ہوگا بارگاہ مین آکر بصد لطف داخل ہوئے
پہلوے قلعہ مرصع حصار مین ایک قصر تعمیر ہے اسمین ملکہ مہران شمشیر زن مع اپنی ساتھ والیون کے داخل
ہین ملکہ اختر و ملکہ مجلس بھی خدمت مین جاتی ہین یہان کوکب روشن ضمیر سرمست چرخ زن
کو بھیجکر باطمینان بیٹھا ہے یقین کامل ہے کہ جاتے ہی سرمست چرخ زن لشکر دن کو درہم برہم
کر دیگا سحر مین اسکا سامنا کوئی نہ کر سکیگا یہ ذکر تھا کہ نسیم و قسیم بھاگے ہوئے آتے ہی قدمون سے
لپٹ گئے عرض کی لے شہریار عمرو کے آگے سحر و ساحری کی کیا حقیقت ہے آپ کا سردار
نامدار سرمست جان نثار بڑے رعب و دبدبے سے باغیون کے مقابلے مین پہونچا کچھ
خوف نہ کیا طبل جنگی بجوا دیا بوقت سحر لشکر میدان کارزار مین جمے سرمست چرخ زن نے
میدان مین کھڑے ہو کر سمجھانا شروع کیا یہ بھی تو خوف تھا کہ حضور کی حرم محترم سے مقابلہ ہے
اس وجہ سے سمجھا رہا تھا چاہتا تھا اصلاح ہو جائے دیکھا کہ معمار قدرت پہونچا
جیسے ہی اونھون نے نام معمار کا لیا معمار قدرت تو خدمت کوکب مین حاضر ہے بول اوٹھا

بھائیو مین خدمت شہنشاہی جدا ابھی نہین ہوا نسیم وقسیم نے کہا وہ عمرو تھا تمہاری شکل بنکر آیا باتین کرتا ہوا کنارے لیگیا دم دیکر خنجر مار دیا ہم لوگ جا پڑے مقابلہ نہ کر سکے آخر شکست کھاکے بھاگے اگر عمرو ایسا شخص ہی کہ ہر کس کی صورت بنکر چلا آئیگا جو جائیگا شکست کھائیگا کوکب نے کہا عمرو کی بھی تدبیر ہو جائیگی مناسب یہ ہے کہ بر وقت میدان داری کسیکا اعتبار نہ کرو ورق سامری پاس رکھو جب اس مین دیکھ لو تب مقابلہ کرو ہم اسکی تدبیر کرینگے یہ ذکر تھا کہ آسمان پر ایک لکۂ ابر گلنار ظاہر ہوا پھول برستے ہوئے ہوا سرد چل رہی ہی آمد سی اوس ابر کی صحرا پر بہار درخت وجد مین آئے اُس ابر کو دیکھکر کوکب شگفتہ ہوا کہا اے نسیم وقسیم اب عمرو عیاری نکر سکیگا دیوانہ ہوکر سر ٹکرائیگا میری بہار رنگین نزہت باغات طلسم نور افشان آپہونچی ایسکے دم سی باغات کی رعنائی وزیبائی ہے خبر جنگ سنکر آئی ہے وزرا امرا برائے استقبال گئے ابر قریب آکر شق ہوا معمار قدرت وغیرہ کی نگاہ پڑی دیکھا کہ ایک نازنین چہار دہ سالہ حسن مین بیمثال ابروے خمدار فخر کمان ہلال عارض انور رشک قمر قد دلجو سرو روان بوستان حسن وناز ہمراہ رکاب مثل کنیزان وغلام عشوہ وناز چال مین اٹکھیلیان نگاہین ترچھی اشارے برچھیان دریاے زیور مین غوطہ زن پری پیکر رشک چمن آنکھین نرگس شہلاے حدیقۂ دلبری پستان ثمر باغ افسونگری رعنائی زیبائی لب اعجاز نما۔ بہن مسیحائی دریا مین پھولون کے غوطہ مارا ہے صاف ظاہر ہوتا ہے رنگ گل اس رشک چمن پر بار ہے ہر پھول پھولکر گلے کا ہار ہے کوکب بیساختہ کہہ اوٹھا اے بہار رنگین اے رشک قمر ماہ جبین اسوقت تیرے آنے سے فرحت تازہ وسرور بے اندازہ حاصل ہوا اے بہار رنگین تمنے سنا دشمنون نے ہمکو بڑا رنج وملال پہونچایا سب تو بھاگ کر جائینگے تماشا دیکھنے والے ذرا بھی کڑی پڑیگی چلے جائینگے بی ناہید مرصع پوش کی شامت ہے انکے گوش ہوش مین نیند غفلت ہے بڑا فسادی مکار جعلساز شعبدہ باز دن کا استاد حاکم اقلیم بیداد یعنے عمرو عیار جاکر انکے شریک ہوا انھون نے بھی اسکا ساتھ دیا یہ سمجھین کہ عیار ہے ذرا بھی سختی پڑیگی بھاگ جائیگا انکے مال وحال کی تباہی ہی سرمست چرخ زن کو بیٹھے روانہ کیا تھا عمرو نے بی ناہید کو اپنا کمال دکھایا معمار کی شکل بنکر اوسے مار لیا نسیم وقسیم ابھی شکست کھاکر آئے ہین بہار باغ طلسم ہوش ربا بھی تشریف لائی ہین نام بہار طلسم ہوش ربا سنکر بہار رنگین پھول گئی کہا ای شہنشاہ کنیز کو روانہ کیجیے ہم بھی دیکھین کیونکر عیاری ہوتی ہے آپکے اقبال سے سب کو دیوانہ کرکے

خدمت مین حاضر کرون تار رگ گل سے سبکی مشکین باندھ لاؤن اس طرح بہار رنگین نے سامنے
کوکب کے لاف وگزاف کیے کوکب نے چار لاکھ کا لشکر بڑے بڑے ساحران نامور بہار رنگین کے
ہمراہ کیے خلعت رخصت دیکر فرمایا جلد آپ کو قلعہ مرصع حصار پر پہونچاؤ وہ لوگ مطمئن ہونگے یا نہین
یہ بات سنتے ہی بہار رنگین طاؤس زرین بال پر سوار ہوئی بارہ ہزار کنیزان گلگون پوش شامل لشکر
بہار اسکا بھی لشکر ہے بہار رنگین کو اپنے سحر پر تنہا کا ناز ہے ساحران عالم مین سرفراز ہی بڑے
زور وشور سے لشکر کو لیکر چلی چلتے چلتے کوکب نے یہ کہدیا کہ اے بہار رنگین تیرے دام سحر سے حقیقت
مین کوئی نہ نکل سکیگا عیاری سے اپنے کو بچانا اوراق سامری دمبدم دیکھنا تنہا یہ کہ اگر مین بھی تمھارے
سامنے آؤن بدون ملاحظہ اوراق سامری مجھ سے کلام نہ کرنا اگر عیاری سے اپنے کو بچایا تمھارا سحر مین کوئی
ہم برد نہین ہی جنگ مغلوب ہین ناہید جواب دیگی تمھارے دام سحر مین وہ پھنسے گی تمھارے باغ سحر سے نکلنا
دشوار ہی بہار رنگین سامنے دست بستہ کھڑی ہے کہا کہ حضور کی پرورش کنیز کو خود آرزو ہے ملکہ بہار بھی
آپ کے اقبال سے آج کیفیت کھلجائیگی بڑی دھوم سے لشکر لیکر چلی یہان دربار مین ملکہ ناہید مرصع پوش
کے یہی چرچے ہین کہ کوکب نے جنگ آغاز کردی خواجہ عمرو فرماتے ہین ملکہ ناہید سامان لشکر
کشی کرو ایرج نوجوان واسطے فتاحی طلسم کے جائیگی جتنی نسبت اس لوح سے باقی ہی یہ تو پوری ہو
بعد اسکے لوح طلسم نور افشان بھی تلاش ہوجائیگی مجلس واختر کہتی ہین ہم رہبری کرینگے مرحلہ جات
پر پہونچینگے لوح طلسم نور افشان کی فکر ہوگی گل حیات کو کوکب تک لیجاسکینگے خواجہ عمرو نے کہا اب
کوکب کو مہلت نہ دیجائے برج مین فقیر بنے بیٹھے ہین ایک ہی جنگ ایسی ہو کہ اونکے جی چھوٹ گئے غنچہ
حنائے گلگون پوش نے اونکو رنگ شادی دیے ملکہ ناہید مرصع پوش نے فرمایا اسی شتفتل کی محبت مین
ملک ومال اپنا برباد کردیا ورنہ میرے انکے کیون بگڑتی بنتی تو خود بھی کہا تھا کہ حنا کے ساتھ تمھاری
شادی کردون مگر شہنشاہ اولوالعزم ہو حقیر کے گھر پر نہ جاؤ وہ اونکے خلاف ہوا اب جو خدا کو منظور ہی
یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے آکر بعد دعا کے عرض کی کہ پھر فوج دریا موج آپہونچی بہار رنگین کو شہنشاہ
نے روانہ فرمایا یہ سنتے ہی ملکہ ناہید مرصع پوش نے حکم دیا گلگونہ گلگون پوش کو بلاؤ جب گلگونہ
حاضر ہوئی حکم ہوا لشکر بہار رنگین کے مقابلہ مین پہل لگے آتا روا اسیوقت کمر بندی ہونے لگی سب سے
بیشتر نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان اٹھے ایکجانب سے رستم پیلتن علمشاہ

نوجوان و جہانگیر ن صاحبقران قاسم صف شکن مع سرداران تیغ زن اتھے پانچ کوس آگے بڑھکر
بارگاہ استادہ ہوئی ملکہ بہار کو بھی اشتیاق ہوا اپنی بارگاہ الگ استادہ کرائی گرد چہ ہلے طولانی کنیزان
رنگین پوش مصروف انتظام دن قلیل باقی تھا کہ سب نے دیکھا صحرائے خارستان پر بہار ہونے لگی
نخل وجد مین آئی پتون نے کیفیت زمزمہ سنجائی دکھائی طایران زمزمہ سرا در ختونپر زمزمہ سرائی کرنے
لگے سب نے دیکھا بعد تھوڑے عرصے کے ملکہ بہار رنگین مع لشکر بیشمار نسیم و قسیم انتظام کرتے ہوئے
بہار رنگین طاؤس زرین بال پر سوار کنیزین دف و دائرے بجاتی ہوئی زیور رنگین جھولون کے لدی
ہوئی باجے بجتے ہوئے لکہ ہائے ابر گلنار سرون پر آراستہ لشکر بڑے کروفر سے برعنائی و زیبائی آکر
فروکش ہوا بہار رنگین نے سب کو بہ نگاہ حقارت دیکھا جب ملکہ بہار سے نگاہ ملی کہا لو صاحب بہت دنون
طلسم ہوشربا بھی موجود ہین دونون طلسمون کی بہارین ایک مقام پر آئین اب خزان ٹھوکرین کھاتی
گلشن دنیا سے نکل جائیگی بہار رنگین یہ کہتی ہوئی اپنی بارگاہ مین آئی چند ساعت تامل کیا مسکرا کر
کنیزون سے فرمایا طبل جنگ بجے اسیوقت نقارہ رزمی پر چوب پڑی ہرکارون نے آکر ملکہ
ناہید مرصع پوش سے خبر کی یہ بھی ظاہر ہوا کہ بہار رنگین کو بڑے ناز سے کوکب نے روانہ کیا ہے
برائے سد باب عیاری اوراق سامری کے ملاحظہ مین ہر وقت مصروف ہے اسکا دھوکا کھانا و قوف
پر موقوف ہے ملکہ ناہید نے خواجہ عمرو سے کہا طبل جنگی جواب مین بجے مگر آپ تکلیف فرمانیکا قصد
نہ کیجیے طایران سحر نے مجکو خبر دی کہ کوکب نے اوسکو سمجھا دیا کیا عجب ہے کہ عین وقت پر اور سردار
بھی اس طرف روانہ کرے کوکب روشن ضمیر کو بہار رنگین کا بڑا پاس ہی ساحرہ یہ ہمیشہ سے زبردست
ہی باغات طلسم نور افشان کی منتظم کوکب نے اسکا بڑا خیال ہے مشہور ہے کہ بہار رنگین سحر میں صاحب کمال
ہے یہان یہ ذکر تھا کہ بہار رنگین نے طبل جنگی بجوایا ہرکارون نے ملکہ ناہید مرصع پوش کو خبر
پہونچائی ملکہ ناہید نے خواجہ سے متوجہ ہو کر فرمایا خواجہ عمرو نے بھی نواز غن طبل کا حکم دیا دونون
لشکرون مین تیاریان ہونے لگین جب دربار برخاست ہوا تو ملکہ بہار گلعذار نے خواجہ عمرو سے کہا
اے شہنشاہ عیاران اصل یہی کیفیت ہے کہ یہ ساحرہ بڑی زبردست ہی جہانتک ہو سکے اسکے سامنے
برائے عیاری نجائیے گا شب کو مین سحر تیار کرتی تھی کنیزون نے مجھکو خبر دی کہ کوکب نے اوسکو تاکید کر دی
ہی کہ اپنے کو عیاری سے خواجہ عمرو کی بچانا وہ ہر وقت اوراق سامری دیکھیگی شب کو بھی یہی انتظام تھا کہ

سحر جیارہ کرنے ہین اگر کوئی کنیز اوسکی آجاتی تھی تو اوسکو گمان ہوتا تھا کوئی عیار نہ چلائی مجھکو خواجہ تمسے دعوی مہر و محبت ہی اپنی بہتری و اجب و لازم ہے خواجہ عمرو نے کہا ای بہار گلعذار خدا تمکو سلامت رکھے کیونکر دل قبول کریگا اگر تمپر کوئی رنج و ملال ہوا خدا تمکو غالب کرے و یرنگ ملکہ بہار خواجہ عمرو سے یہی کہا کی کہ عیاری نہ کرنا عمرو نے کہا وقت پر دیکھا جائیگا چار پہر رات گذر کر گل صد برگ آفتاب گلشن فلک نیلی مین کھلا برگ سیارگان شاخ کہکشان سے مرجھا کر گر گئے باد خزان چلی شاخ سحر نہ پھولی نہ پھلی بیاض سحر نے چہرہ دکھایا نسیم سحری کا دور ہوا طائر آشیانون سے نکل کر مصروف حمد رب اکبر ہوئے لشکرون مین کمربندی ہوئی صبح کی وردی بجی صدائے مرغان سحر آنے لگی تو تین بجین نقارون پر چوب پڑی ملکہ ناہید سوار ہوئین تمام سرداران نامی گرامی بصد شوکت و شان وارد میدان کارزار ہوئے ملکہ بہار جادو مع اپنی کنیزان گلگون پوش آگے بڑھکر ٹھہرین کہ بہار رنگین کی آمد ہوئی بڑے ناز و انداز سے ایک تخت پر سوار گرد گلدستہ ہائے سحر ایک ابر آسمان پر اس سے بھی پھول برستے ہوئے کبھی مینہ برسا کبھی ہوائے سرد چلی اس کر و فر سے بہار رنگین فرستادہ کوکب وارد میدان کارزار ہوئی دونون لشکرون مین صفین جمین نقیبون نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کھڑے ہوئے یا تو طبل و بوق بج رہا تھا نقارون پر چوب پڑی تھی صدائے نقبائے بلند آواز سے ہر شخص کو دہشت خوف و عبرت سے سناٹا ہوا ہر ایک کا یہی کلام ہی کہ بہار و خزان باغ جہان مین بے ثبات ہین باد سحری کو گلشن دہر بہار مین نا حق کے خیالات ہین جو ہو سکے دنیا مین رنگ جمانا بیکار مثل رنگ گل ہر خرد و کلان غنچہ و گل آمادہ سفر ہین ایسا ایسے اشعار پڑھکر دلون کو غم و الم سے بھر دیا دونون لشکرون کو خاموش کر دیا بہار رنگین نے طاؤس اپنا بڑھایا خواجہ عمرو ایک گوشے سے خیال کر رہے ہین کہ بہار رنگین نے اپنا طاؤس جو صف سے نکالا جس نخل کے سائے مین کھڑی ہوئی وہ نخل جھومنے لگے سرسبز و شاداب ہوئے صاف ظاہر تھا کہ سامان انقلاب ہوئے گلگون نے آنکھین کھولین غنچہ گل مسکرائے شاخہائے نخل ہاتھ بڑھاتی تھین کہ سر پر بہار رنگین کے سایہ کرین بہار رنگین نے مسکرا کر نخل کو اشارہ کیا تب وہ اپنے مقام پر تھما بہار رنگین طاؤس کو اوڑا کر میدان کارزار مین پہونچی رنگ سحر جمانے لگی چھوا ابر سے لکہ ہائے ابر آکر قایم ہوئے ہوائے سرد چلی بہار رنگین نے غنچہ دہن وا کیا غنچے سے پھول نکلنے لگے گل کلام میش کیے صدا دی ای ساکنان باغ مرصع بہار اپنی جمعیت پر ناز نہ کرنا

ایک دن مین یہ مجمع درہم وبرہم ہوگا بی بہار صاحب کی مین مشتاق ہون ملنے بھی عمر بھر ریاض کیا سحر
رنگین مین کمال ہوا بہار رنگین سامنے کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم نور افشان کے لقب پایا
یہ کہکے مسکرائی پھول برسے ملکہ بہار نے طاؤس اپنا بڑھایا سامنے ملکہ ناہید کے اگر دست بستہ عرض
کی اے سرو خرامان بوستان سلطنت ولے نخل سرسبز و شاداب حدیقہ لیاقت اگر ارشاد ہو جاکر بی
بہار رنگین کو جواب دون یا تو اوسکی مشکین باندھکر لاؤن حلقۂ اطاعت کان مین ڈالون
یا یہ عندلیب چمنستان خیر خواہی اپنی جان کو آپ پر نثار کرے ملکہ ناہید مرصع پوش نے تخت
اپنا رکھوا دیا ملکہ بہار نے چاہا کہ میدان مین جاؤن ملکہ ناہید نے خلعت فاخرہ منگوا کر مرحمت فرمایا
خواجہ عمرو نے بھی اپنے کو ظاہر کیا کہا کہ ملکہ بہار تم مقابلہ کرو عین گرمی جنگ مین مین بھی انکو
پہونچاؤنگا بہار و باغبان نے منع کیا کہ خواجہ ایسا ارادہ نہ کرنا آج بہار کا رنگ دیکھئے سب
خاموش ہوئے بہار نے تخت سے گلدستہ لیا بڑھکر طرف بہار ہوشربا کے گلدستہ مارا ملکہ بہار نے مسکرا کر
برق گرائی گلدستہ جلا پھول خاک ہوکر رہ گئے غنچے مسکرانے نہ پائے اسی طرح دو چار گلدستے چلے بہار
رنگین نے بھی کمال دکھائے بہار ہوشربا بھی ہنستی جاتی ہی بہار رنگین نے سحر تازہ بنانے کا قصد کیا
ہی کہ سنبل نامے اوسکی مصاحب خاص ہی بصد پیچ وتاب دوڑتی ہوئی آتی ہی یہ کہتی ہوئی کہ اے ملکۂ
عالم دیکھئے کنیز کیا لائی اس سحر کو ملاحظہ کیجیے لونڈی نے رات بھر مشقت کرکے تیار کیا حضور یہ خالی
نہ جائیگا بہار رنگین نے پلٹ کر آواز دی کہ او ساربان زادے مینے بھیجا نا یہ کہکر بدھی پھینکی بہار گلخندان
نے بار اوس بدھی کا اپنی سر پر لیا یعنی کاکل کا ہار بنایا سنبل بھاگ کر نکل گئی بہار رنگین نے ہنسکر کہا کیون ہوا
بہار اسی خار صحرائی عیاری کی بھروسے پر میدان جنگ مین آئی ہو سنبل بکرو ڈرا جب اوسنے آواز دی ہم
جب ہی سمجھہ گئے تمنے بچا لیا اگر پھول بہار اپر جاتا جلکر خاک ہوتا تمنے بڑی جانبازی کی بہار نے کہا اے
بہار رنگین یہ عیار ہین اسی طرح عیاری کرتے ہین افراسیاب کی عیار بچیان ہمیشہ عیاری کرتی ہین
اپنی کو بچا لیا کبھی اونکو قتل کرنیکا ارادہ نہ کیا بہار رنگین نے جواب دیا خیر ملکہ اگلی مرتبہ سامنے آئیگا تو مزا
اوٹھائیگا پھر آسمین سحر ہونے لگے ہوائین ٹھنڈی چل رہی ہین اپنی اپنی سحر کے رنگ جماتی ہین سب نے
دیکھا صحرا سے ایک سحر مہیب بشکل عجیب و غریب پکارتا ہوا آتا ہی اے ملکہ بہار رنگین سبحان اللہ کیا سحر شگفتہ
کیا شہنشاہ کوکب روشن ضمیر نے یہ ناچیز ہدیہ ملاحظہ فرما لیجیے پھر مقابلہ کا آپ کو اختیار ہے عین

گرمی جنگ مین بہار رنگین نے ساحر کو آتے ہوئے دیکھا اس قدر عیاری کا اسکو خیال ہر گو کب نے بھی سمجھا دیا ہے
کہ جیسے ہی ساحر مہیب نے آواز دی بہار رنگین نے جھولی سے ورق ساحری نکالا دیکھکر مسکرائی آواز دی
آئیے تشریف لائیے اس طرح جو بہار رنگین نے پکار کر کہا وہ ساحر طرف جنگل کے بھاگ کر چلا گیا۔
طرف بہار رنگین کے نہ آیا بہار رنگین نے کہا واہ رے عیار بالکل بے غیرت ہے کیا عیاری کرے گا
قضا دامنگیر ہے جسوقت ارادہ کرون گی آتش قہر و غضب مین پھونک دونگی ملکہ بہار اپنے مددگار کو منع کرو
میرے سامنے اُن کی عیاری مکاری نہ چلے گی بہار نے کچھ جواب نہ دیا سحر آپس مین چلنے لگے ایک مقام پر
ملکہ بہار گلعذار گلدستہ ہاتھ مین لیکر بڑھین نکہت گل اندام کہکر گلدستہ مارا بہار رنگین پر پھول برسنے لگے
چمنہائے طولانی نبکر تیار ہوئے طارون نے زمزمہ سرائی کی بہار رنگین چھوی چہرہ سُرخ ہوا کنیزون کا غلغلہ
تھا ملکہ عالم اپنے کو بچائیے بہار نے کچھ جواب نہ دیا گھڑی بھر کامل خاموش کھڑی رہی طایران زمزمہ سرا
نے گھیر لیا جس طایر سے بحث کرنے کا ارادہ کرتی تھی زبان نہ کھلتی تھی رنگ رو متغیر چہرہ اوداس
عالم یاس بہار جادو نے نیچہ کھینچا قریب بہار رنگین کے پہونچین پیترہ بدل کر آواز دی اے ملکہ عالم
بچیے بہار رنگین کے ہوش درست نہ ہوئے بہار ہوشربا نے نیچہ مارا نخل صحرا سے ایک طائر نکلا اس نے
گلا دم شمشیر پر رکھدیا طائر کا سر کٹا خون کی چھنٹین جسم بہار ہوش رُبا پر پڑین بدن مین آبلے پڑگئے
اسوقت بہار رنگین نے چھڑی پھولون کی ہاتھ مین تھی بہار پر ماردی بہار ہوش ربا نے سر آگے
کردیا اُس چھڑی نے تلوار کا کام کیا مثل برق تڑپ کر سر پر گری دو ٹکڑے ہوئے صحرائے پر آشوب مین
ہوائے گرم چلی صدائے ہا ہو بلند ہوئی ہزار ہا نخل جلا چمنہائے سحر پامال ہوئے طارون نے پرون سے
سر پیٹے تھوڑی دیر لاشہ بہار ہوش رُبا کا تڑپا بیخ نخل شق ہوئی سب نے دیکھا یا تو صحرا مین ویرانہ بن
ظاہر ہوتا تھا یا ہوائے سرد چلی گرم ہوا موقوف ہوئی غنچے مسکرائے پھول ہنسے صبا دو گلچین گوشہ گیر ہوئے
اُون چمن ہائے طولانی مین نہ آسکتے تھے سب نے دیکھا ملکہ بہار ایک تاج زمردنگار سر پر پہنے ہوئے
آڑی ترچھی بدھیان گلے مین مسکرا کر بہار رنگین کو سلام کیا کہا کیون بہار رنگین دیکھا یہ کہکے
بدھی گلے سے اُتاری بہار رنگین پر پھینک ماری بہار رنگین اُف اُف کرکے پیچھے ہٹی اپنی جھولی سے
کارد سحر نکالی پکار کر آواز دی کہ اے بہار آج تمھارا رشتہ گلدستہ حیات قطع ہو چکا ہے دیکھون
کہانتک کمال دکھاتی ہو بس اس سحر پر خاتمہ ہے یہ کہکر کارد سحر سے اپنا ہاتھ قلم کیا قلم کرکے طرف آسمان کے

پھینکا ابر سیاہ ظاہر ہوا آواز اُس سے آتی تھی اے بہار رنگین یہ کیا غضب کیا اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا
اب تمام اہالیان دنیا بھک جاینگے ان غریبونکی کون دستگیری کرے گا یہ صدائے دردناک آئی حقیقت
مین اس سحر بہار رنگین نے ایسی تاثیر کی کہ ملکہ ناہید کے لشکر مین تلوار چلی پلٹ کر بہار ہوش ربا نے
دیکھا ہزارون کے سر کٹ کر گر پڑے ابر سیاہ سے چنگاریان گرنے لگین جس پر شعلہ گرا جل گیا آگ کی ترقی
ہوئی شعلہ ہائے آتش نے سر کھینچا ہر چند بہار ہوشربا سحر کرتی ہے تاثیر نہین ہوتی گرمی بڑھتی جاتی ہے
باغبان قدرت نے بھی باران سحر برسانے کی تدبیر کی آگ نہ بجھی گرمی کی ترقی ہے ابر تیرہ و تار محیط ہوتا
جاتا ہے لشکر مین ملکہ ناہید کے بے اعتدالی ہزارہا ساحر و غیر ساحر بیتاب سارے لشکر مین
انقلاب آگ برس رہی ہے زمین سے بجائے غبار کے دھوان نکلتا ہے ہر نخل چمن مثل چنار ہوائے گرم
سے جلتا ہے ملکہ ناہید نے خود سحر کیے پانی برسا آگ نہ بجھی بلکہ اگر کوئی سحر کرتا ہے اپنے نزدیک خواہش
ہے دمبدم یہی کاہش ہے سحر کرکے آگ کو بجھائین اہالیان لشکر کو اپنے بچائین اُسکی ضد ہوتی ہے کہ
آگ ترقی پر ہو جاتی ہے بلکہ باغبان نے بڑھکر ملکہ ناہید سے کہا حضور اس کا دفعیہ نہ کیجیے اور
زیادہ ترقی ہوگی بہار رنگین کا سحر بہار ہوشربا دفع کرینگی سب نے دیکھا بہار ہوشربا گرمی آتش سے
پریشان تھی گل سا چہرہ مرجھایا ہوا چہرہ اودا اس عالم یاس مین لکوبکی شاخ تمنا نہ پھولی نہ پھلی ایک نخل کے سائے
مین آکر دستک دی دستک دیتے ہی زمین شق ہوئی ایک نازنین اس صورت سے پیدا ہوئی ایک حوض
طلائی نہایت مختصر ہاتھ مین خود بھی معلوم ہوتا ہے نہا کر آئی ہے وہ حوض طلائی لاکر ملکہ بہار گلعذار کو
دیا جھک کر سلام کیا بہار نے پوچھا کیون گلگونہ اتنی کیون دیر لگائی ہمارے باغ بہار مین خزان آئی
بی بہار رنگین نے بڑی گرم مزاجی دکھائی تجھکو تو ہمسے دعوی محبت ہے آج کیا کیفیت ہے کیا ہمسے کوئی
صدمہ پہونچا اُس نے دست بستہ عرض کی اے گلگزار خوبی اے سرو نوخاستہ حدیقۂ محبوبی اے سرو خرامان
گلشن دلفریبی اے شاخ نہال چمنستان رنگین مزاجی یہ سحر بڑی قیامت کا ہے کنیز نے عرصہ دراز مین
یہ حوض آب ترتیب دیا آب دریا دلی دکھائیے آبرو بچائیے یہ کہکر وہ کنیز تو غائب ہوئی ملکہ بہار نے اوس
حوض طلائی کو ہاتھ مین لیکر آواز دی اے بہار رنگین اب سنبھلنا دفعیہ ہو گیا یہ کہکر حوض کو طرف آسمان
کے پھینکا قطرات آب جو حوض سے بلند ہوئے ابر سیاہ پر جا کر پڑے ابر کو تختہ تختہ کیا ہوائے سرد چلی آمد ابر
آب نے تاثیر گرمی کی مٹائی برسنے لگا چشم زدن مین ابر آتش فشان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرا

گرمی صحرا کی بالکل موقوف ہوئی بوجہ احسن ہوائے سرد چلنے لگی جب ابر آتش فشان بہار ہوشربا نے ہٹایا
بہار رنگین کو غصہ آیا نیمچہ کھینچکر جا پڑی بہار ہوشربا نے نیمچہ نیمچہ پر روکا آئینین کئی وار چلے تلوارون
سے شعلے نکلے جھناٹے کی آواز بلند دیکھنے والے دردمند دونون نازنینان مہ جبین ومہ جبینان مہر تمکین
آمادۂ خونریزی فراخ مین دونون کے تیزی کی تیغیں جب بہار رنگین نے لگائے بہار ہوشربا نے روکے
ایک مقام پر بہار ہوشربا قہقہہ مار کر ہنسی خندۂ دندان نما سے برق چمکی بہار رنگین کی پلک جھپکی ادھر
سے ملکہ بہار نے نیمچہ مارا سر بہار رنگین کا زخمی ہوا زخمی ہوکر اُس نے سحر کیا چند شیران صحرا پیدا
ہوئے اُنھون نے بہار ہوش ربا کو گھیر لیا بہار شیرون سے لڑنے لگی بہار رنگین کو آواز
دی یہ کیا بیکار شعبدہ ہے ایسا سحر تو میری لونڈیان بھی نہین کرتین مین ابھی ان کو بھگا دونگی
بہار رنگین نے ایک دستک دی شیرون نے زور پکڑا دھڑوکے مار کر بہار پر جا پڑے بہار گلعذار
پیچھے ہٹتی ہے عالم کمال یہ ہے کہ اپنے قریب نہین آنے دیتی بہار رنگین کھڑی ہنس رہی ہے مگر تحریر کرنیکا ہون
کہ خواجہ عمرو جو صورت بنکر سامنے بہار رنگین کے آئے اس نے پہچان لیا دور ہی سے آواز دی
او ساربان زادے مین نے تجھکو پہچانا تیری شامتین آئی ہین خواجہ عمرو لاچار ہوکر بھاگ گئے سات مرتبہ
سات طرح کی صورتین بدل کر آئے بہار رنگین پر رنگ نہ جما اب خواجہ نے گوشے سے دیکھا کہ بہار رنگین
نے سحر کامل کیا اب لشکر نہ بچیگا بہار ہوش ربا کے ہاتھ سے سر جو زخمی ہوا ہے وہی قطرات
خون چلو مین لیکر منھ پر ملتی ہے کبھی طرف لشکر اسلام کے پھینکتی ہے اون قطرات خون سے کبھی برق
چمکی سو پچاس کے سر کاٹ کر نکل گئی کبھی تیر چلے کبھی گولے برسے لشکر ملکہ ناہید مرصع پوش مین انتہا کا تلاطم
بہار ہوش ربا کے ہوش گم سر زخمی کر کے پچھتائی اس سر سے آگاہ نہ تھی سراسر خطا کی لیکن یہ بھی
سردار ہے شیرون نے دباؤ ڈالا ان کو تو بہار نے قتل کیا خون کی آگ نہین رکتی اُس وقت خواجہ عمرو
نے ایک گوشے مین آکر زنبیل سے رنگ و روغن عیاری کا نکالا کوکب روشن ضمیر کی شکل بنکر تیار
ہوئے منڈھی حضرت دانیال کی نکالی بطور چھتری کے اوپر سر کے لگائی ستون اس کے تخت
زبرجدی پر قایم کیے اسی طرح سے تخت اوڑاتے ہوئے چلے یہان بہار رنگین تباہی لشکر اسلام
سے مثل گل شگفتہ نعرے کر رہی ہے بی بہار اب لشکر کو بچاؤ اس شعبدے سے بچنا دشوار ہے
اب کد و کاوش بیکار ہے حقیقت مین ملکہ بہار بہت پریشان ہوئی دمبدم یہی منشاء ہو کہ میرے

سبب سے لشکر تباہ ہوتا ہے ہزارہا بندگان خدا پامال ہوئے ہم یہ انجام نہ سمجھے تھے اس ملعونہ نے غضب کیا بہار طلسم نور افشان بہار طلسم ہوشربا پر غالب آئی میری وجہ سے تمام اہالیان لشکر مبتلائے بلا ہوئے ہرچند سحر کرتی ہے مدعائے دلی حاصل نہیں ہوتا انتشار بڑھتا جاتا ہے ہوائے سحر بہار رنگین سے دل گھبراتا ہے نخلستان کیجانب سے ایک برق چمکی روشنی معلوم ہوئی آواز آئی اے بہار رنگین کیا کہنا تیرے کمال کو دیکھکر دل باغ باغ ہوا کلیجہ باغیون کا داغ داغ ہوا کیا سحر تیار کیا قلب مین اون کے کانٹا کھٹکتا ہے باغبان ایسا کامل اکمل مثل مرغ بسمل پھڑکتا ہے پلٹ کے بہار رنگین نے دیکھا تخت اوڑتا ہوا چلا آتا ہے ایک زربفتی چھتری نہایت آراستہ و پیراستہ اوسکے سایے مین شہنشاہ کوکب روشن ضمیر جلوہ فرما تعریفین کرتے ہوئے تشریف لاتے ہین بہار رنگین کی جیسے ہی نگاہ پڑی پہچان گئی کہ ساربان زادہ اس صورت سے آتا ہے دل مین سوچی کئی مرتبہ یہ نگوڑا آیا مینے ڈانٹا یہ بھاگ گیا ابکی آنے دو اپنے جال مین آپ پھنسے یہ سوچکر جھک کر سلام کیا آواز دی اے شہنشاہ گیتی ستان آپ کی پرورش ذرہ نوازی لونڈی نے خاتمہ کردیا آتش سحر مین سب جلا چاہتے ہین و مبدم سحر کوزور دونگی انگارے برسین گے دشمن جلین گے اب بچین گے کوکب نقلی نے آواز دی تجکو اپنا نائب بناؤن گا سارے طلسم نور افشان کا حاکم کردونگا باغیون پر مین بھی سحر کردونگا ملکہ ناہید مرصع پوش تو آمد کوکب دیکھکر گھبرا گئین گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی سے گھبرا کر کہا لو صاحب غضب ہوا خود شہنشاہ آتے ہین بادشاہ طلسم نور افشان اون کے سحر کو کون روک سکے گا اوس روز تو شکست کئی وجہ سے کھائی تھی وجہ اول تو یہ ہے کہ غم مین حنا کے بیقرار ہو گیا رنگ سحر نہ جم سکا دوسری وجہ یہ تھی اختر و مجلس و جمشید نے عین وقت پر اپنا حال ظاہر کیا قریب سے جاکر برس پڑے برابر کے سحر کرنے والے ادھر غم حنا مین کلیجہ خون ہو چکا تھا پیر اوٹھ گئے ورنہ کوکب روشن ضمیر ایسا بادشاہ عالیجاہ نہین ہے کہ ہر ایک کا اوس پر پنجہ قابض ہو سحر ساحری مین طاق علم و کمال مین شہرۂ آفاق آتے ہی برس پڑے گا طبقات زمین ہلادے گا اب بہار رنگین کا اور قوت ہوگی اور بھی خراج گزار چل چکے ہونگے باغبان قدرت نے مسکرا کر کہا ملکہ نہ گھبراؤ مجھے کچھ اور رنگ معلوم ہوتا ہے آج ہمارے شہنشاہ عیاران سات مرتبہ بصورت ہائے غیر کر تشریف لائے مطلب حاصل نہوا ہر مرتبہ پہچان لیے گئے کیا عجب ہے کہ وہی تشریف لائے ہون یہ بہت دشوار ہے کہ جو کچھ کہے وہی کرے سختی مین ہمیشہ

خواجہ کام آتے ہین یقین کامل ہے بصورت کوکب وہی تشریف لاتے ہین باغبان قدرت یہ کہہ ہا ہے
ملکہ ناہید مرصع پوش شوہر کو دیکھکر گھبرائی ہین گلگونہ گلگون پوش سے کہتی ہین اے گلگونہ ہین سحر
نہ کرونگی تخت میرا ہٹالو تم جاکر غدر کرو گلگونہ نے کہا حضور اب غدر کیسا لڑینگے مرینگے جان دین گے غدر
نہ کرینگے یہان تو یہ ذکر ہے کوکب نقلی تخت اوڑاتا ہوا صحرا سے چلا آتا ہے بہار رنگین نیمچہ کھینچے ہوے
دامنے ماش کے ہاتھ مین یہی خیال ہے اقبالمندی ہماری کہ یہ یون آگیا ایسے کا گرفتار ہونا دشوار
تھا گھس کر نیمچہ مارون تخت پر چڑھکر سر کاٹ لون یہ سوچکر آگے بڑھی نیمچہ ہلالی تولتی ہوئی ڈورا
کھولتی ہوئی جب قریب تخت پہونچی کہا او ساربان زادے کیا تجھکو زندہ چھوڑونگی اب میرے ہاتھ سے کیونکر
بچے گا عمرو ہاتھ باندھکر کھڑا ہوگیا کہا ملکہ معاف کرو توبہ کرتا ہون اب کبھی صورت نہ بدلونگا کہان بھاگ کے
جاؤن کہان چھپون اہل اسلام نے مجکو تباہ کیا ایسے بہہ دان ہمہ گیر کے سامنے بھیجا عمرو نے تو ہچک کر
یہ کہا بہار رنگین نے تخت پر قدم رکھا ہاتھ بڑھا کر چاہا گردن مڑوڑون بارگاہ دانیال کے ستون پر
ہاتھ پڑا چاہا گردن لون جیسے ہی جسم بارگاہ دانیالی سے مس ہوا سر تلے ٹانگین اوپر پیر طناب مین
بندھ گئے عمرو نے نعرہ کیا سب خوش ہو گئے عمرو نے تخت زمین پر اوتارا زبان مین بہار رنگین
کے سوزن دیا مڑوڑ کر مشکین باندھین بڑی کدوکاوش سے اس کو پایا ہے ایسا نہو نیچے سے نکل جائے
تخت زمین پر آیا بہار و باغبان سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے ہوئے دوڑے خواجہ عمرو نے بہار
طلسم ہوشربا سے پوچھا مینے اس کو پکڑ لیا یہ آتش سحر کب تک شعلہ ور رہے گی ملکہ بہار نے کہا
خواجہ سحر اس نے ایسا کیا کہ ہمسے نہین دفع ہو سکا یا تو یہ خود دفع کرے یا اسکے قتل ہونے پر مٹے خواجہ
عمرو نے کہا اے بہار گلعذار خدا کی قدرت کہ ایک فصل مین دو طرح کی بہار یہ اقبالمندی اسدنامدار ہی
میرا دل نہین چاہتا کہ مین اسکو قتل کرون بہار نے کہا خواجہ ساحرہ تو بڑی نامی و گرامی ہے
منظور نظر کوکب روشن ضمیر خواجہ عمرو نے یہ سنکر بہار رنگین کو ستون سے باندھا تازیانہ حضرت اسحاق
کا نکالا بہار رنگین کو ہوشیار کیا بہار رنگین نے آنکھیں کھول کر دیکھا چار جانب سرداران
اسلام مجکو گھیرے ہوئے سمجھاتے ہین سحر سے میرے آگ برس رہی ہے ہزار ہا ساحر جلے صدا فریاد کی
آتی ہے عمرو کوڑا لیے کھڑا ہے گھبرا گئی کہ مین کیونکر گرفتار ہوئی سحر نہ کرنے پائی دل کی دل ہی مین رہی
عمرو نے کہا کہ اے بہار رنگین قدرت پروردگار کا تماشا دیکھا تجھکو ہمارے قبضے مین گرا دیا جسم سامنے

ظاہر ہوئے تو نے بیشک پچانا تھا اس خیال پر آپڑی کہ عمرو کو قتل کرون لیکن ہمارے خدائے نادیدہ
نے تجھکو گرفتار کرایا ہمکو قتل نہ کرسکی قضا میری تیرے ہاتھ سے نہ تھی اب بہتر یہ ہے کہ بہار پیرائے عالم
کی پیروی کر گلشن دنیا کو باغبان ازل نے کس رنگینی سے آراستہ و پیراستہ کیا بہار رنگین تجھکو نام
مرحمت ہوا اب صورت خزان دیکھنے کا محل آیا باغ حیات مین تیرے ہوا خلاف چلی مناسب یہ ہے
کہ پیروی احکام باغبان قضا و قدر مین مصروف ہو اگر اتنک تجھکو قتل کر ڈالتا کون خبر لینے والا تھا ملکہ
ناہید مرصع پوش نے بھی اوٹھکر فرمایا کہ اے بہار رنگین ہمارے حق ہونے پر تو بھی گواہ ہی حنائے
گلگون پوش نے سالہا سال رنگ جمایا شوہر کو ہمارے ہمسے چھوڑایا یہان تک حکم صادر ہوا کہ
جمشید و تہران مان سے نہ ملین سالہا سال اپنی اولاد کو ہمنے نہین دیکھا اگر اوس شفتل کو ہمنے قتل کر ڈالا
تم صاحبونکو کیون ناگوار ہوا وزرا امرا شہزادیان سب یہان کے سردار بہار رنگین سے صورت آشنا ہین
خواجہ عمرو نے بھی جو یہ کلمہ فرمایا کہ اگر اطاعت ملکہ ناہید کی نکرے گی فوراً قتل کرونگا ہر ایک کو ناگوار ہے
حسن و جمال سن و سال پر رحم آتا ہے کہ ایسا گل رنگین گلشن دنیا سے اٹھ جائے غنچہ آرزو مرجھائے
مقام تاسف ہی بہار رنگین کے تو ہوش باختہ ہو چکے تھے سب ساتھ والون نے جو سمجھایا زنگ کفر
آئینۂ دل سے دور ہوا قلب کو سرور ہوا اشارہ کیا کہ یہ کنیز اطاعت کرنے کو حاضر ہے ملکہ ناہید
مرصع پوش نے زبان سے سوزن نکالا بہار رنگین قدمون پر ملکہ ناہید کے گری بدل و جان اطاعت
کی بہار رنگین نے اپنے سحر کو دفع کیا لشکر جو سامنے موجود تھا بہار رنگین نے جاکر آواز دی مین تو
حقدار کی شریک ہوئی یہ مقدمہ فساد زن و شوہر ہے غیرون کو کیا دخل اگر وہ اپنی بیٹی کی شادی کرتی
ہین کیا خلاف ہوا شہنشاہ کوکب و شنضمیر کو ناگوار ہے ایسے پیوند کسے ملتے ہین اہالیان لشکر
غصے مین بہار رنگین پر آپڑے ملکہ ناہید نے سردارون کو حکم دیا بہار رنگین کی شرکت کرو
ان نالایقون کو مار لو مار کر سب ساحرون کو بھگا دیا ہزارہا کو قتل کیا کوکب و شنضمیر اسی قلعہ آہن
مین قریب حنا کی فقیر بنکر بیٹھا ہے ایک ابر چار جانب گھر لے کہ چند ساحر دوڑے ہوئے آئے تمام کیفیت
بہار رنگین کی بیان کی کوکب کو بہت ناگوار ہوا غصے مین کہا جس وقت اپنے مقام سے اٹھ کھڑا ہونگا
بوٹیان کاٹ کے سب کی پھینک دونگا بہار رنگین کے شریک ہونے سے میرا کیا نقصان ہے ان سبھون کی
قضا دامنگیر ہے سارا بکھیڑا یہ فساد برپا کر رہا ہے اگر مزاج مین آئے یہین سے بیٹھے بیٹھے سب کو مٹا دون

کوکب تو اس حال مین ہے لیکن بعد شریک ہونے بہار رنگین کے ملکہ ناہید مرصع پوش نے انجمن مشاورت کو منعقد کیا شمع رائے روشن ہوئی صلاحین ہونے لگین ملکہ ناہید نے فرمایا صاحبو یہ بھی باعث خرابی ہے جس روز کوکب قصد کریگا اوسکے سحر کا بار کوئی نہ سنبھال سکے گا اب مناسب یہ ہے کہ سامان لشکر کشی ہو دشمن کو مہلت نہ ملے زور نہ پکڑنے پائے سب کی صلاح یہی ہوئی ملکہ ناہید کو تخت پر سوار کیا ایرج نوجوان کو بسبب ہونے لوح طلسم نرگس کے مقدمۃ الجیش یعنی پیشرو لشکر بعدہ صاحبقرانی علمشاہ و قاسم و جہانگیر و ملکہ بہار و باغبان و مخمور سرخ چشم وغیرہ جملہ سرداران نامی رائے سے خواجہ عمرو کی لشکرون کو ترتیب دیکر طرف قلعہ آہن حصار کے چلے بعد قطع منازل و طی مراحل سامنے قلعہ آہن کے پہونچے دیکھا کہ کوکب نے ابرہائے سحر اس طور سے حائل کیے ہین کہ اون تک کوئی پہونچ نہ سکے ابر سیاہ مین بجلی چمک رہی ہے رعد کی گرج دل ہلاتی ہے سایۂ ابر سے ہٹا کر لشکر ملکہ ناہید نے اُتارا کوکب اسی طرح لباس شنجرفی پہنے ہوئے بیٹھا دیکھا گیا بلکہ جب لشکر فروکش ہونے لگے تو کوکب نے ابر کیجانب اشارہ کیا مینہ سے پنجے ابر سے گرے کئی سے سرداران لشکر ملکہ ناہید کو اُٹھا کر لے گئے سامنے ایک برج مین کوکب نے اون کو قید کیا یہ حال دیکھکر ایرج کو انتہا کا غصہ آیا چاہا کہ تلوار کھینچکر قلعہ پر جا پڑون خواجہ عمرو مانع ہوئے ابر کے سائے سے ہٹ کر فروکش ہوئے بارگاہ استادہ ہوئی ملکہ ناہید مع اپنے وزرا بارگاہ آسمان جاہ مین جلوہ فرما ہوئین صحبت رقص و سرود آراستہ ہے شیران دشت نبرد ونگون پر جھوم رہے ہین ملکہ ناہید مرصع پوش نے خواجہ سے کہا آپنے سرکشی کو کوکب کی ملاحظہ کیا اتنے سرداراُس نے لیکر قید کر لیے عمرو نے کہا مینے تو یہ چاہا تھا کہ کسی طور سے میری رسائی ہو مین سر اپنا قدمون پر کوکب کے رکھون عرض کرون کہ لے برادر یہ سر حاضر ہے شاید اوس کو رحم آجائے مصالحہ ہو مین فساد کا بڑھنا نہین چاہتا زوال دولت کوکب بھی ہونا نا منظور اپنے سرداران کا گرفتار ہونا انتہا کا ناگوار ہوا بسم اللہ طبل جنگی بجے تقدم کا ہمکو خیال ہے کہ ہماری جانب سے پیش قدمی نہ ہو یہ ذکر تھا کہ ہرکارون نے عرض کی حضور قلعہ تو معلوم نہین ہوتا ابرہائے سیاہ و سرخ حائل ہین اتنا غلامون کو دریافت ہوا کہ نقارہ رزمی کی صدا آرہی ہے عمرو نے حکم دیا ہم بھی اسی کے مشتاق تھے بلّلہ ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے نقارہ رزمی پر چوب پڑی تیاریان

ہونے لگین رات کو بہار و باغبان واسطے طلایہ کے اُٹھے ابر سیاہ سے اکثر برقین گرین کہین سردار مارے
گئے کئی کو پنجے اوٹھا کے لے گئے بوقت سحر اس سرکشی کی خبر بھی عمرو نے سُنی دل عمرو کا برلے کوکب بیقرار
ہے یہی دل مین ہے کہ جس طرح بنے بران اور ایرج کی شادی کوکب خوشی سے کرے زن و شوہر مین
میل ہوجائے ورنہ بڑی خونریزی ہوگی بوقت سحر لشکر کو آراستہ کرکے سایہ ابر سے ہٹے ہوئے لشکر لا کر
جمائے اسقدر پردہ ہائے ابر کوکب نے حائل کیے ہین کہ اہالیان لشکر ملکہ ناہید کوکب کو دیکھ نہین سکتے
بعض وقت چشمک زنی برق سے اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ کوکب سنہری ابر مین شنجرفی لباس پہنے ہوئے
بھبھوت چہرے پر ملا ہوا بیراگی ہاتھ مین آنسو بہ رہے ہین جب آمد لشکر کوکب نے دیکھی ایک
طایر ابر سے نکل کر کڑکا طائر نے آواز دی اے فرقۂ خداپرستان جسکی قضا دامنگیر ہو میدان کارزار
مین نکلے تو احوال سرکشی کھلے ملکہ مخمور سرخ چشم نے طاؤس زرین بال کو صف سے نکالا آکر
ملکہ ناہید کو سلام کیا ملکہ ناہید نے فرمایا اے مخمور تمکو خدا کے سپرد کیا مخمور طاؤس کو اوڑاتی
ہوئی زیر ابر پہونچی کنٹھے سے دانہ یاقوت احمر کا نکالا اسم سحر پڑھکر ابر پر پھینکا کئی پردہ ہائے
ابر ٹوٹے پردہ ہائے ابر مین ساحر مخفی تھے وہ سحر کرتے ہوئے مخمور پر آپڑے مخمور نے کئی ساحر
قتل کیے جب دانہ یاقوت احمر کا مارا ابر کو توڑ کر نکل گیا برقین چمکین آگ بھی برسی ہوائے گرم
چلی مخمور کسی حال مین نہ رکی قصد ہوا ابر کو توڑ کر سامنے کوکب کے پہونچون کئی پردہ ہائے سحر اپنے
کمال سے توڑے سامنے کوکب کے آکر چمکی اکمی نیچہ ہلالی کھینچا کہ ابر سحر در قلعہ دفع کرکے کوکب
سے مقابلہ کرون آگ جابجا برساؤن یہ سوچ کر طاؤس زرین بال کو چمکایا چاہتی تھی کہ دانے یاقوت احمر
کے مارے ابر مین جنبش ہوئی ایک برق تڑپ کر مخمور پر گری مخمور کے دو ٹکڑے ہوئے سنہرے پنجے لشکر
اسلام پر گرنے لگے صدہا کو اُٹھا لے گئے ملکہ ناہید نے بڑھکر سحر کیا کہ بیچ مین لکہ ابر حائل
ہوگیا کہ پنجون کا گرنا موقوف ہوا لاشہ مخمور دیکھکر سب کے کلیجے پھٹ گئے سب سے زیادہ اپنا حال
ایرج نے ابتر کیا ملکہ ناہید مرصع پوش نے سمجھا دیا کہ اے نور نظر یہ کشتہ سحر ہے جس برج مین
اور سب سردار قید ہین اس مین مخمور بھی مقید ہوئی سردارون کو سمجھا کر لشکر پھر رنجیدہ کبیدہ
آکر بارگاہ مین داخل ہوئے ہر طرف سے کوکب کے صدائے طبل جنگ آئی طائر نے چمک کے پھر
آواز دی کہ اے فرقۂ خداپرستان اپنی جان بچاؤ شہنشاہ کوکب تمھارے حال زار پر

رحم کرتے ہین ورنہ بہت پچھتاؤ گے بحسرت و یاس مارے جاؤ گے ملکہ ناہید مرصع پوش نے بھی
طبل جنگی بجوایا چار پہر رات تیاری ہوئی صبح کو لشکر آ کر جمے باغبان قدرت ملکہ مخمور کے واسطے
بیقرار ہو کر نکلا ملکہ ناہید سے اجازت لی خواجہ بھی قریب تخت ملکہ ناہید موجود تھے عمرو نے خود
حکم دیا کہ بسم اللہ باغبان گھوڑے کو اڑا کر میدان کارزار مین آیا کئی سحر ایسے کیے کہ زمین کانپی ابر سے
طائر مارے چمکنے کو برق کے مٹایا ہر مرتبہ قصد کرتا ہے کہ ابر کو توڑ کر نکل جاؤن جھونکا ہوائے گرم کا چلتا
ہے طاؤس زرین بال سحر قدم نہین ہٹاتا سحر بگڑے جاتے ہین باغبان نے نیمچہ کھینچا کہ مثل برق چمک کر
ابر کو توڑ کر نکلون کہ ابر سیاہ سے ایک برق چمکی باغبان پر گری اونچے کو تو باغبان نے بچایا گھوڑے
کے دو ٹکڑے ہوئے اسباب سحر جھولی سے گرا مجبور ہو کر چرخ مارتا ہوا قریب ابر جا کر گولا مارا دناٹے
کی صدا آئی زمین تھرائی تلوارین باغبان پر برسنے لگین کئی تلوارون کو توڑا ایک نیمچہ ہلالی چمک کر
اس طرح گرا جیسے کسی سپاہی نے ہاتھ تلوار کا مارا باغبان کے دو ٹکڑے ہوئے باغبان کے
مرنے سے صدہا جوان ابر پر جا پڑے کچھ نفع نہ ہوا کئی سے جوان مارے گئے ملکہ ناہید مرصع پوش
نے آواز دی خواجہ طبل امان بجوائیے ہر چند عمرو قصد کرتا ہے کہ طبل امان بجوا کر لشکر کو واپس
کرون مگر باغبان قدرت مین کوئی نہین مانتا ابر پر خود جا پڑتے ہین کسی کے دو ٹکڑے ہوئے
کسی پر مثل چنگاری کے گرا اوس وقت ملکہ ناہید کو عالم یاس ملکہ بران شمشیر زن کو ایک بارگاہ مین
چھپایا ہے کنیزون نے جو ملکہ بران کو خبر پہونچائی ملکہ سر پیٹنے لگین فرمایا غضب ہوا ہماری وجہ سے
بڑا سردار مارا گیا مخمور کے مرنے کی خبر جس وقت مشتہر ہوگی نور الدہر عاشق صادق ہے فوراً جان دیگا
لشکر مین بڑی خرابی ہوگی کون کس کس کو سمجھائے ہر چند کہ سب کشتہ سحر ہین اونکے قبضے مین تو ہین اگر قصد
کرے تو قتل کر ڈالے یہ ملکہ ناہید نے بے اختیار سامنے کل سردارون کے ظاہر کیا کہ آپ لوگ بیقرار نہون
مین اپنی رہائی کی تدبیر کرونگی یہ کہکر خود تخت کو اونچے بڑھایا چار عقاب بزرگ تخت مین کسے ہوئے عقاب
جو بڑھے کئی ہزار کنیزون نے بلوہ کیا گولے ترنج مارتی ہوئی چلین مگر اونکا سحر نہین تاثیر کرتا ابر سے جو سحر گرا پایا
ہزار قتل ہوا یا زخمی ہو کر پیچھے ہٹا اہالیان فوج ہزارہا مارے گئے غریو بلند ہے لکھ ہائے ابر سیاہ گرہے
ہین طائر گرد ابر پھیر رہے ہین برق تڑپ کر گرتی ہے بے جلائے نہین ٹلتی ملکہ ناہید نے کاغذی سپر ین
کہ تیکے ملکشاہ و قاسم و جہانگیر و ایرج کے سر پر برائے حفاظت حائل کردین جو برق گرے سپر و سکو روک لے

یہ صورت حفاظت نکالی ہے مگر سحر کسی کا ابر سحر پر تاثیر نہین کرتا اوس بیتابی و بیقراری مین ملکہ ناہید نے
ہاتھ اوٹھا کر دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا ایک ابر آتش فشان طرف سے طلسم ہوشربا کے بڑے
زور و شور سے اُٹھا سب دیکھنے لگے ابر آکر شق ہوا ابر مین سے شہنشاہ لاچین گرد سرداران خیر خواہان
دولت کمر ہمت چست باندھے ہوئے گرد تخت کے چلے آتے ہین ایک سمت سے ملکہ بلقیس ثانی
و ملکہ بادبان فتح ناہید سیمتن ہر ایک سردار نہایت شوکت و شان سے آکر پہونچا لاچین نے آکر جو یہ
قیامت دیکھی عمرو بڑھکر صف سے نکلا تمام کیفیت لاچین سے ظاہر کی لاچین نے افسوس کر کے کہا
خواجہ مین نہین چاہتا کہ کوکب سے بگاڑ رہے کوئی صورت ایسی ہو کہ یہ فساد مٹے یہ کہکر طاؤس بڑھایا
پہلے تو ایسا سحر کیا کہ آگ برسنا موقوف ہوئی برق جو چمکی لشکر پر گری یہ انتظام کر کے جھولی سے ماش کا آٹا
نکالا ایک طائر بشکل عقاب بنایا اوس پر سحر کر کے کہا اپنے کو پاس کوکب کے پہونچا یہ نامہ پڑھوا کے جواب
لا طائر کڑکتا ہوا ابر ہائے سحر کو توڑ کر سامنے کوکب کے پہونچا زمزمہ سرائی کرنے لگا کوکب نے پہچانا کہ طائر
فرستادہ شہنشاہ لاچین ہے گلے سے نامہ لیکر پڑھا بعد القاب شاہانہ مرقوم تھا کہ اے قوت بازو
اے شہنشاہ خوشخو مقام تعجب ہے کہ تمنے افراسیاب کو قتل کیا اب اہل اسلام کو آباد کرو عورت پر غصہ کرنا
بیکار ہے ناہید تمھاری تابعدار ہے ہمارے پاس چلے آؤ ہم مصالحہ کرا دین گے کوکب نے پڑھکر چاک کر ڈالا
اپنی طرف سے جواب لکھا کہ شہنشاہ لاچین والاتمکین اہل اسلام نے مجکو بڑا داغ دیا مین فرزندان حمزہ کو
مع بُران قتل کرونگا تم لاکھ سفارش کرو مین اصلاح پر راضی نہین اگر مجکو خوش کرنا چاہتے ہو ناہید و
بُران و ایرج کا سر کاٹ کر میرے پاس روانہ کرو شاید کسی طرح کا رحم آجائے ایسے واہیات کلمات
لکھکر طائر کے گلے مین نامہ ڈالدیا طائر کڑک کر چلا جیسے ہی سامنے لاچین کے طائر پہونچا لاچین نے
یہ پڑھے فرمایا کوکب نے جواب یا فساد اوسکو منظور ہے یہ کہکر لشکر کو واپس کیا پنجے جو ابر سے گرتے تھے
وہ سحر کر کے روک دیے یہ پکار کر کہا کہ اے شہنشاہ کوکب معلوم ہوا زوال دولت تیرا قریب ہے ہماری
نیک بات کو بد جانا یہ بھی سودائے خام ہے صاحبقران زمان کیونکر اپنے فرزند کی شرکت نکرین گے
زمین و آسمان تھرائین گے لشکر کو پلٹایا آکر داخل لشکر ہوئے کہا صاحبو مین برائے چند ساعت سحر تیار کرنے
جاتا ہون یہ کہکر لاچین والاتمکین عقاب بلند پرواز پر سوار ہو کر ایک جانب چلے خواجہ کا ہاتھ تھام
لیا کنارے آکر کہا خواجہ مین واسطے تدبیر کے جاتا ہون اس ابر سحر کا دفعیہ لاتا ہون جہان تک

ہو سکے گا آگر اس ابر وغیرہ کو مٹاؤن گا ہر چند خواجہ عمرو نے چاہا کہ اس وقت کلام کرون لاچین نے
گردن پکڑ کے طایران سحر کی مڑوڑ ڈالی عقاب پر سوار ہو کر ایک جانب چل نکلا اون کا حال وقت پر
تحریر ہو گا چلتے چلتے خواجہ سے یہ ضرور کہا کہ خواجہ کوکب نے ایک عمل شروع کیا ہے اگر وہ پورا ہو گیا تو
کل ایک بھی زندہ نہ بچے گا خواجہ اسکی تدبیر واجب ہے کوکب عمل نہ تمام کرنے پائے خواجہ کو بخوبی سمجھا کر
لاچین تو چلا گیا خواجہ عمرو فکر مین مصروف ہوئے کوکب روشنضمیر غصے مین بیٹھا ہوا کانپ رہا ہے کہ دیکھا
آسمان پر برق چمکی ایک تخت ظاہر ہوا آیا تو بلند تھا اب کوکب دیکھنے لگا دیکھا خداوند جمشید
تاج یاقوتی سر پر لباس پر تکلف در بر خوشبو کی لپٹین آرہی ہین کوکب کھڑا ہو گیا نعرہ ہوا منم خداوند
جمشید لے کوکب بندون نے میرے تجکو بہت ستایا کیون گھبراتا ہے کوکب برائے تعظیم
اوٹھا خداوند نے منع کیا اور کہا دیکھ ہم خود آپہونچے یہ کہکر تخت سے کودے کوکب کا سر سینے سے
لگایا کہا دیکھا تخت پر کون پڑا ہے کوکب نے سر اوٹھا کر دیکھا شہنشاہ لاچین و الاتمکین و ایرج نوجوان
مشکین بندھی ہوئی مسلسل و مطوق تخت پر پڑے کراہ رہے ہین یہ سنکر کوکب روشنضمیر نہال ہوا خداوند نے
کہا لے ان کو قتل کر دار پر کھینچ دے دوسری جانب کہا نگاہ اوٹھا کے دیکھ ناہید و بران بھی بندھی پڑی
ایک طرف عمرو کی مشکین بندھی ہین بیہوش و مدہوش پڑا ہے بران کو دیکھکر کوکب بہت جلایا تیجہ ہلالی
کھینچکر چلا کہ سر کاٹون خداوند جمشید نے اور زیادہ ترغیب دی بران شمشیر زن و ملکہ ناہید صبح پوش
و شہزادہ ایرج نوجوان و شہنشاہ لاچین و خواجہ عمرو ان سب کو تھوڑی دیر مین ٹکڑے ٹکڑے قتل
کرایا کہا او کوکب دیوانے جن سردارون کو تو نے قید کیا ان کو ہمارے سامنے لا سب کو جہنم
مین پھینکدین یہ لوگ زندہ رہین گے تو پھر فساد برپا کرین گے او احمق نادان تو نے ہمارے نام کا عمل پڑھا
ہم خود چلے آئے کل یہ سب تیرے مقابلے سے بھاگ جائینگے خبردار توبہ کر تو نے دین چھوڑ کر اول
خدائے نادیدہ کی پرستاری کی اب خود پرستی کرتا ہے دم یکتائی کا بھرتا ہے کوکب نے ہاتھ باندھے
کہ اب کبھی ایسی خطا نہ ہو گی خداوند جمشید نے ایک ٹھوکر ماری گلابیان سرنگون ہوئین قرابے
ٹوٹے اون قیدیون کو جا کر کوکب خوشی خوشی سامنے خداوند جمشید کے لایا خداوند نے کہا اے
کوکب روشنضمیر منھ پھیر لو بلکہ آنکھین بند کر لو ہم ان کو جہنم مین بھجوا دین فرشتگان عذاب آتے
ہین تم اون کے دیکھنے کی تاب لا سکو گے لاچین و بران و ناہید و ایرج کے قتل کرنے سے

اعتقاد تو مضبوط ہو چکا ہے کوکب روشن ضمیر آنکھین بند کر کے بیٹھا بعد چند ساعت کے آنکھین کھولین
دیکھا سب سرداران مذکور کے سر کٹے پڑے ہین لاشے تڑپ رہے ہین نہال ہو گیا خداوند جمشید کے
گرد پھرا تصدق ہوا نثار ہوا عرض کی یا خداوند یہ فرمایئے لڑائی کب فتح ہو گی خداوند جمشید قہقہہ مار کر
ہنسے کہا ارے احمق نادان بے وقوف جاہل اجہل یہ سب قتل ہوئے تجکو آنکھون سے نہین سوجھتا
اب کون تیرا ہم نبرد باقی رہا ہم تدبیر کرین گے کہ صاحبقران زمان طلسم ہوشربا چھوڑ کے چلے جائینگے
تمسے مقابلہ کو نہ آئین گے یا ان کی بھی فکر ہو جائے گی لیکن توبہ کر وخود پرستی کرنے کا قصد نہ کرنا تمام جد و آبا
تیرے اسی مذہب کے پابند رہے سلطنت طلسم نور افشان مین اسی وجہ سے خلل پڑا افراسیاب
جادو اسی غرور مین واصل جہنم ہوا ساربان زادہ خداوند جمشید و سامری بنکر دربار مین
افراسیاب کے رہا اوس کے دیدۂ دل وا نہ ہوئے آخر کار واصل جہنم ہوا وہی حال تیرا بھی ہوگا
کوکب توبہ توبہ کر رہا ہے لاچین و ناہید کے قتل ہونے سے خوب اعتقاد بڑھ گیا ہے قدمون سے
لپٹا ہوا حال دل بیان کر رہا ہے کہ یا خداوند توبہ کرتا ہون اب کبھی ایسی حرکت ناشایستہ نہ کرون گا
خوب رضامند ہوا قدرت نے فرمایا اے کوکب کل طبل جنگی بجوا کر میدان کارزار مین آنا کل اپنے
بندون کو تسخیر کرا دین گے تجکو سوار کر کے ہمراہ اپنے لیجائین گے تخت طلسم نور افشان پر قائم کیا جائے گا
اب کبھی تیرے ملک مین انقلاب نہوگا کوکب نے قدمون کو بوسہ دیا گرد پھرا تصدق ہوا نثار ہوا خداوند نے
پرورش کا وعدہ کیا کوکب روشن ضمیر نے کئی لاکھ روپیہ کا موتیون کا مالا کئی کنٹھے یاقوت احمر کے بطور
نذر حاضر کیے خداوند نے دست شفقت پشت پر رکھا سب کے لاشے زیر قلعہ پھینک دیے خداوند جمشید
نے کوکب کا لباس تبدیل کرایا تاج پہنایا لباس فقیری تبدیل کرایا یہ بھی سمجھا دیا کہ ایک عورت کے واسطے
تو نے سلطنت ترک کی خبردار اب اس کا غم نہ کرنا تو بادشاہ عالیجاہ ہے ایک عورت کا غم لیکر بیٹھے گا یہ مناسب
نہین ہے کوکب نے توبہ کی کہ عورت کا غم نہ کرونگا حنا کا کبھی نام بھی نہ لونگا خداوند جمشید یہ کہکر کوکب
سے رخصت ہوئے کوکب تخت پر آ کر بیٹھا وزرا امرا نے نذر دی پھر سلطنت درست ہوئی نوبت
نقارے بجنے لگے کوکب خوش بیٹھا ہے تیاری لشکر کا حکم دیا وزرا سے بلا کر کہا صبح کو دھاوا
کر کے جا پڑون کا سب کو قتل کرون گا یہان شہنشاہ لاچین وغیرہ بارگاہ مین جلوہ فرما ہین ملکہ ناہید
مرصع پوش فرما رہی ہین آج شام سے خواجہ عمرو کا نشان نہین ملتا اے شہنشاہ

لاچین کوکب نے عمل خوانی شروع کی ہے اگر وہ ختم ہوگئی کوئی اُس سے مقابلہ نہ کرسکے گا بادشاہ
طلسم نور افشان ہے ہزارہا تحفہ جات اوس کے پاس موجود ہین شہنشاہ لاچین نے کہا اے
ملکہ عالم خواجہ عمرو اسی فکر مین گئے ہین کیا عجب ہے کہ بامقصد واپس آئین اگر اون کی عیاری چلگئی
توضرور عمل خوانی موقوف کرائین گے نہین تو واپس آئین گے پہر رات باقی تھی کہ قلعہ کوکب سے نوبت
نقارے کی آواز آئی فوجین قلعہ آہن حصار سے باہر نکلین علمہائے زنگاری کے پھریرے کھلے ہوئے
ساحرون کے غول کے غول عنٹ کے عنٹ اشیائے سحر ہاتھ مین پرے جمائے ہوئے بالائے قلعہ
آہن حصار روشنی ہوئی دیکھا برج کلان مین کوکب نے جلوس فرمایا تاج سر پر رکھے بیٹھا ہے نذرین
گذر رہی ہین مبارک سلامت کی صدائین بلند ملکہ ناہید نے فرمایا اس وقت کوکب کو کیا خوشی
حاصل ہوئی واضح رائے ناظرین والاتمکین ہو شہنشاہ لاچین جو واسطے تیار کرنے سحر کے
گئے تھے شکست ابر کا سحر تیار کر کے لائے اس وقت وہ بھی آئے آکے یہ حال دیکھا کہ
قلعہ آہن حصار مین بڑی خوشی ہے انتہا کی روشنی ہوئی ہے فوجین ساحرون کی باہر آئی ہین کوکب
کے سامنے ناچ ہورہا ہے چرند و پرند کو حکم دیا جلد دریافت کرکے خبر لاؤ ہرکارے چشم زدن مین
واپس آئے کہا اے شہنشاہ عجب طرح کا معاملہ ہے حضور کا سر و ملکہ مرصع پوش کا سر انور و سر خواجہ
عمرو و سر باغبان و مخمور وغیرہ زیر قلعہ پڑے ہین لاشون کے پاؤن مین رسی باندھکر ابالیان
لشکر کوکب کھینچتے پھرتے ہین طبل جنگی بھی بجا ہے فوجون مین ہلڑ ہورہا ہے کہ افسر قتل ہوئے فوج کو
چلکر قتل کرین یا بلوہ کرکے بھگا دین شہنشاہ کوکب لباس فاخرہ پہنکر قلعہ سے اُترے ہین بارگاہ
زرنفتی استادہ ہے آج تو ناچ بھی ہورہا ہے طبل جنگی کو بھی حکم دیا ہے یہ سنکر شہنشاہ لاچین ہنسے
کہا ہمارے اُستاد نے جاکر کوئی عیاری کی ملکہ ناہید مرصع پوش نے پوچھا اے شہنشاہ لاچین یہ کیا
سحر کہ ہے لاچین نے جواب دیا ملکہ عالم خواجہ عمرو کا عدیل و نظیر نہین ہے مینے ان کو خبر دی تھی کہ
کوکب مصروف عمل خوانی ہے اوسکے تمام ہونے مین باعث پریشانی ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ نے جاکر
کوکب کو دھوکا دیا سب سردارون کو قتل کر ڈالا اے ملکہ عالم میرا اعتبار ابھی تو سر کٹا پڑا ہے سب افسر
قتل ہوگئے سراسر غدر ہوا اس شر سے کون آگاہ ہے ناہید مرصع پوش بھی بہت خوش ہوئین یہ ذکر تھا کہ
خبر پہونچی خواجہ عمرو تشریف لائے ملکہ ناہید برائے استقبال بارگاہ سے نکلین خواجہ عمرو کو لے کر

اندر بارگاہ کے آئین لاچین نے حال پوچھا خواجہ عمرو نے کہا عمل خوانی موقوف کرائی زمرۂ فقرا سے نکالا کوکب کو شہنشاہ بنایا کل بڑے زور و شور سے لڑے گا شہنشاہ لاچین نے کہا کچھ مقام تردد نہین ہے اوس کے سحر و ساحری کا دفعیہ کیا جائے گا جن سرداروں کو خواجہ لائے تھے اون سب کو زنبیل سے نکالا لاچین نے پوچھا اے شہنشاہ اقلیم عیاری جو قتل ہوئے یہ کون لوگ تھے خواجہ عمرو نے کہا کہ کوکب کے لشکر کے سردار ہین اب صبح کو شہنشاہ آگاہ ہونگے یہان دربار مین تو یہ ذکر ہے کوکب بارگاہ زربفتی مین بیٹھا ہوا بلبلا رہا ہے کہتا ہے خداوند جمشید سب خداوندون سے بہتر و برتر ہین بلکہ خداوندون کے افسر ہین بڑے وقت مین وہی کام آتے ہین ظاہر مین تشریف لاتے ہین تمام ساحر کہہ رہے ہین اے شہنشاہ آپ کا اعتقاد قوی ہے بڑے لطف سے آپنے عملداری کی مسلمانون کا ساتھ دیا مذہب اصلی کو نہین چھوڑا کوکب کہہ رہا ہے کہ کل اکثر مسلمانان قتل ہوئے اُس وقت مین قدرت سے کہہ نہ سکا مخمور و بہار کا حقیقت مین مجھے بھی تعلق ہوا عین شباب مین معشوقان خوشخو حسین مہ جبین مگر وہ لایق اسی کے تھین لاکھ سمجھاتے عمرو کا وہ ساتھ نہ چھوڑتین ساربان زادہ بھی بصد حسرت و یاس قتل ہوا ساکنان قلعہ آہن حصار بھی از بس حیران ہین کہ اتنے سردار کیونکر قتل ہوئے جو کوئی پوچھتا ہے تو کوکب ہنسکر جواب دیتے ہین یہ مقامات راز خداوندی ہین ان کو نہ پوچھو صبح کو ظاہر ہو جائے گا طلسم ہوشربا پر چل کر عملداری کرو ہر چند کہ حمزہ مرد معقول ہے اوس نے ان باغیون کی شراکت نہ کی لیکن جب حال قتل عمرو سنے گا سر دھنے گا یہ رفیق قدیم بلکہ مصاحب ندیم جان لشکر اسلام ہین ہر فرد بشر پر اسکے احسان ہین جملہ سردار لشکر گریہ کرین گے اس کا مجھے کیا خوف ہے مین سب سے پہلے موجود ہون مینے خداوند جمشید سے صاحبقران کی شکایت نہین کی وہ سب کو گرفتار کرا دیتے اب اگر سرکشی کرین گے بہت پچھتائینگے مین بھی چاہتا ہون کو ان کو سمجھا دون وہ باغ پر بہار نہ مٹاؤن اتنی رات انھین باتون مین بسر ہوئی صدائے مرغ سحر آئی نسیم سحری چلی طایرون نے صفت باغبان حقیقی اپنی اپنی زبانون مین کی چہار جانب سے صدا آئی سحر ہوئی تو سحر ہوئی کوکب نے تمام اسباب سحر ذات پر آراستہ و پیراستہ کیا مرکب پرند پر سوار ہوا چند قدم چلا تھا فوجین آراستہ پشت پر کچھ سردار کچھ ساحر بیشمار بڑے بڑے ساحران غدار اشیائے سحر ہاتھ مین لیے ہوئے خوشی خوشی طرف میدان کارزار کے چلے تھے کہ عملداران لشکر لاچین و ملکہ ناہید مرصع پوش بڑی شد و مد سے نمایان ہوئے اب کوکب گھبرا کے دیکھنے لگا آگے آگے باغبان قدرت

بصد صولت و شوکت ایک جانب بہار رنگین ایک جانب ملکہ بہار گلعذار و مخمور سرخ چشم جملہ سردار
شہنشاہ لاچین تخت پر ملکہ ناہید و لاچین کا تخت ملا ہوا علم شاہ و قاسم و جہانگیر و ایرج
نوجوان فوجون کو آراستہ کرتے ہوئے عقب مین سرداران تہمتن و جوانان صف شکن یہ حال پر ملال
دیکھکر کوکب کا چہرہ زرد ہوگیا گھبرا کر کہا یارو یہ کیا غضب ہوا سب سردار زندہ ہین نشب کو
چار سو سردار ہیرے سامنے قتل ہوئے وزرا امرا نے کہا اے شہنشاہ اتنے ہی سردار ہمارے لشکر سے غائب
ہین کیدان سالدار بڑے بڑے ساحران غدار رات سے اون کا پتہ نہین ہے کوکب نے کہا مین کسی کا
خواہان نہین ہون مجکو تو اس مقدمہ مین بڑی حیرت ہے کہ یہ سرداران نامی کیونکر بچے اس غصے مین گھوڑا
بڑھائے ہوئے میدان کارزار مین پہونچا کل لشکر اسلام بھی آکر جا بجا صفین آراستہ ہونے لگین جب صفین
جم چکین نقبائے بلند آواز جانبین سے نکلے اشعار عبرت آمیز پڑھکر ہٹے تھے کہ کوکب نے مرکب بادرفتار
کو بڑھایا میدان کارزار مین آکر آواز دی اے فرقۂ خدا پرستان جس کو تمنا مرگ کی ہو نکلے
ایک کو زندہ نہ چھوڑونگا خداوند جمشید وعدہ کر گئے ہین پہلوئے تخت شہنشاہ لاچین سے آواز آئی
اے برادر بجان برابر منم مہر سپہر عیاری کیون رات کو کیا معرکہ گذرا اپنے سردار ہم لے آئے
تم ابھی تک وہی انتظار مین ہو لے کوکب ہمارا کہنا مانو ناہید سے مل جاؤ بڑا تمھین ہمارے
پہچان لینے پر دعویٰ تھا شب کو نہ پہچان لیا اگرچہ چاہتا تمھاری بھی گردن لیتا مشکین باندھکر لے آتا
اے کوکب مجکو تمھارا بڑا خیال ہے اب سرکشی بہتر نہین ہے ناہید نے کوئی خطا نہین کی نسبت ملکہ
بران کی نبیرۂ صاحبقران سے قرار پائی ایرج صاحب حسب و نسب بطن سے ملکہ گیتی افروز کے
صلب شہزادۂ قاسم خاور سیاہ سے جسکی جرأت و شوکت تمام عالم پر ظاہر ہے فتاح طلسمات سیاح ممالک بحر و بر
ایسا خویش کس کو ملتا ہے یہ سنکر کوکب اور زیادہ جھلایا کہا او ساربان زادے تجھ سے سمجھونگا آئندہ کیا
عیاری کرے گا عمرو نے کہا اے کوکب بات بات مین عیاری ہوگی کوکب نے کہا کیا مجال خوب آپس مین رد و قدح
ہوئی شہنشاہ لاچین نے کہا خواجہ اس سے کیا فائدہ وہ بات کیجیے جس سے کچھ مراد حاصل ہو تسکین دل ہو
کوکب نے کہا کسی کو مقابلہ کو بھیجو جس کی قضا ہو وہ آئے شہنشاہ لاچین خوش آئین نے مرکب
برق قدم کو مہمیز کیا تین ٹھیکون مین گھوڑا میدان مین پہونچا کوکب نے جھولی سے گولا نکالا شہنشاہ
لاچین پر پھینکا لگہ ابر سیاہ بڑے زور و شور سے پہلوئے قلعہ سے پیدا ہوا لاچین کو ابر نے گھیرا

آگ برسی تلوارین گرین لاچین نے مرکب کو چھوڑ کر جست کی برق جہندہ بنکر ابر سیاہ پر گرا ابر کے ٹکڑے اوڑا دیے بارش شمشیر موقوف ہوئی دن روشن ہوا کوکب نے سب کو برعنائی و زیبائی پایا تلوار کھینچکر لاچین پر چلا اہالیان لشکر کو آواز دی ہان یارو گھیر کر اس بیر زمین گیر کو مارلو بارہ لاکھ فوج نشان زنگاری کھلنے ہوئے ادھر سے برائے مدد لاچین ملکہ ناہید مرصع پوش چلین باغبان قدرت و بہارہ گلعذار و رعد و برق و برق لامع اشیائے سحر ہاتھہ مین لیکر لشکر کوکب پر جا پڑے طبقے زمین کے ہلا دیے ادھر سے نعرۂ علم شاہ کی صدا بلند ہوئی ملکہ ناہید و لاچین نے سحر سے حفاظت کی تدبیرین کر دی ہین کسی کو موتیون کا مالا دیا کسی کو کنٹھا یاقوت احمر کا کسی کے بازو پر اکہ باندھا گیا کہ اکے دُکے کی خیر منائے ہر کس کا سحر تاثیر نکرے اتنی مہلت جوان سرداران تہمتن نے پائی صفون کو درہم و برہم کر دیا ہزارون ساحر ٹھہ بڑھکر مارے لاچین و کوکب بڑے بڑے سحر ہوئے کوکب تو قصد کرتا ہے کہ مین ملکہ ناہید مرصع پوش پر جا پڑون لاچین کوکب کو روک لیتا ہے ہر مرتبہ للکارتا ہے کہ اے کوکب غریب عورت پر کیا جاتا ہے ہمسے مقابلہ کر قضائے کار ایک جانب سے کوکب شمشیر زنی کرتا ہوا آتا ہے دو چار ہزار جوان مارے افسر دن کو ٹوکا کہ پہلو سے نعرۂ شیر کی آواز آئی نعرۂ ایرج نوجوان ۔ ملک ایرج آن آفتاب نیر کہ صاحبقرانیم و آفاق گیر جو تیغ لیے بر کشم از غلاف تزلزل فتد درمیان مصاف ۔ پلٹ کر جو کوکب نے ایرج نوجوان کو آتے ہوئے دیکھا صاف ظاہر ہے کہ ایک شیر نر بپھرا ہوا آتا ہے جس صف پر آیا افسر کو تاک کر مارا الوح گلے مین پڑی ہوئی مجلس جادو کنارے کنارے ایرج کو ترغیب دیتی ہوئی کبھی عرض کرتی ہے میمنہ کی خبر لیجیے کبھی میسرہ کا اشارہ کرتی ہے اگر کسی ساحر نے یہ کیا کہ پشت پر سے ایرج کے آیا مجلس کڑک کر اس پر گری اوسکے دو ٹکڑے کیے پشتی بانی کرتی ہوئی آتی ہے اون کے سرداران نامی بھی جان لڑا رہے ہین خوب خوب لڑے کوکب غصے مین ایرج پر جا پڑا ایرج نے بھی ادھر رخ کیا قلب فوج مین آکر تنگا ور جلی سات قدم مرکب کوکب کا تین قدم مرکب ایرج کا ہٹا بجا لے سنبھال کر دونون آپس مین مصروف جنگ ہوئے دس بیس طعن نیزہ جانستان کی ردو قدح ہوئی تھی کہ دور سے شہنشاہ لاچین نے دیکھا اسباب سحر منتخب کر کے ہاتھہ مین لیا دو تین گولے لشکر کوکب پر مارے لشکر کوکب مین آگ لگ گئی ہزارہا ساحر مر گرے فریاد کی صدا بلند ہوئی یہان ایرج نوجوان نے نیزہ کا ٹھٹھا تھپیڑا مار دیا نیزہ ہاتھہ سے

کوکب روشنضمیر کے نکلا قبضے پر ہاتھ ڈالا مگر لاچین کے سحر نے دل ہلادیا کوکب مہلت نہین پاتا
کسی طرف سے بہار کا گلدستہ چلا باغبان نے پھولون کا گیند امارا بہار رنگین نے بھی سحر کیے چند نخل سحر
بنائے اودھر سے جو کوکب کا گذر ہوا نخلستان کی ہوا کھائی طبیعت گھبرائی سحر فراموش ہونے لگا
بیہوشی کا ہوش حیرت کا جوش غصے مین خاموش اہالیان فوج جو پیچھے ہٹے کوکب نے پکار کے آواز
دی کہ یارو وقت جانبازی و سرفروشی ہے آج بے لاچین کو قتل کیے نہ پلٹون گا سردار گھبرا کے
جواب دیتے ہین پہلے اپنی جان تو بچائیے دیکھیے ایرج نامور نے مجمع ساحران کو متفرق کردیا ایرج و
کوکب سے تلوار چلی بسبب لوح کے سحر کوکب ہر مرتبہ باطل ہوا ایک مقام پر لوح چمکی کوکب کی
آنکھ جھپکی ایرج نے اوپر سے ہاتھ مارا تیغہ دودم سکندری کاٹ مین بے نظیر جوان شیرگیر کوکب نے
گرداسپر کا اوٹھایا سپر کے دو ٹکڑے ہوئے سپر کو کاٹ کر تاج کو کاٹا سر کوکب زخمی ہوا کوکب نے
داستانہ مارا تیغہ سر سے نکلا چادر خون کی چہرے پر اوسی حال مین ناہید نے اس طرح کا سحر کیا کہ
آسمان سے آگ برسی شعلہ ہائے آتش نے وہ گرمی دکھائی کہ اہالیان لشکر کوکب کو تاب نہ آئی
جسم پر آبلے پڑگئے ہزارہا ساحر منھ کے بھل گرے ہزارہا کے کاسۂ سر چور ہوئے ہزارہا دیوانہ وار سر
ٹکراتے پھرتے تھے ایک طرف سے لاچین کا بھی سحر ہوا بہار نے گلدستہ مارا مخمور سرخ چشم نے
کنٹھا یاقوت احمر کا پھینکا سب طرف سے سحر جو ہوئے قدم کوکب کے اُٹھ گئے فوج بدحواس ہوکر بھاگی
پلٹ کر جو کوکب نے دیکھا فوج کے قدم اوٹھ گئے علم فوج سرنگون جوش دریائے خون ہزارہا لاشہ پڑا تڑپ رہا
ہے سرکشون کے سر شل کا کاسۂ گدائی ٹھوکرین کھاتے پھرتے ہین ہاتھ پاؤن کٹے پڑے ہین میدان تمام
خون سے لال بڑے بڑے افسر اس جنگ مین مارے گئے ایرج لوح چمکاتے ہوئے چلے آتے ہین
کوکب کا کچھ زور نہ چلا جرأت ایرج دیکھکر گھبرا گیا شکست فاش کھائی لشکر منتشر ہوا اوس وقت
کوکب مرکب مشکین پر سوار اوڑا کر ایک جانب نکل گیا بارگاہین لٹین خیمے وغیرہ لانے قبضے مین لیے ہزارہا
ملازمان کوکب گرفتار ہوگئے ہزارہا نے بڑھکر قدمون کو ملکہ ناہید کے بوسہ دیا یہی غرض تھی کہ ہماری
خطا معاف فرمایئے بعض کا یہ قول تھا صاحبو زن و شوہر کی لڑائی مین ہمکو کیا دخل ہے جو کچھ مناسب
جانا وہ کیا فساد کرنے والے ذلیل و رسوا ہون گے لاچین وغیرہ بہ فتح و ظفر پلٹے بارگاہین
استادہ ہوئین سب سرداران نامی و شہزادگان گرامی مصروف عیش و نشاط ہوئے خواجہ

عمرو نے یہ فرمایا اے ملکہ ناہید ابھی اطمینان نہین ہے ہرکارے روانہ کرو کہ دریافت کرکے خبر لائین کوکب
کہان جاکر ٹھہرا ہے اگر وہ طلسم باطن نورافشان مین چلا گیا کس کی مجال ہے کہ وہان پہونچے لہذا لوح
طلسم نورافشان کی فکر کرنا پڑے گی ایرج نوجوان صاحب اقبال ہے اوس کے واسطے عبادت خانہ
آراستہ ہوگا غیب سے مدد طلب کیجائے وہ جستجو کرے گا بدون حصول لوح طلسم نورافشان مطلب اصلی
حاصل نہ ہوگا اگر طرف طلسم کے نہین گیا کسی شہر پہ ٹھہرا کسی سرکش کو طلب کیا اوس وقت مین یہ
تدبیر ہے کہ فوراً چلکر گھیرنا چاہیے بموجب قول بزرگان مصرع دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد اگر جمعیت
بڑھ گئی فتح جنگ کوکب مشکل ہوگی سب صاحبون نے ملاحظہ فرمایا کوکب کسی سے نہین دبا سب سے
برابر لڑا ایرج ہی کے ہاتھ سے زخمی ہوا سب نے اس صلاح کو پسند کیا شہنشاہ لاچین نے طایران سحر
ملکہ ناہید مرصع پوش نے ہرکارے واقف کار ساحر رازدار برائے خبر کوکب روانہ کیے سب کو
انتظار ہے کہ ہرکارے خبر لیکر آئین تو لشکر تیار کیے جائین سامان جنگ ضرور ہے معرکہ ہائے عظیم پڑینگے
خواجہ فرماتے ہین مزاج سے کوکب کے کوئی آگاہ نہین ہے مینے مزاج کو اوسکے خوب سمجھ لیا ہے غصہ اوسکے
مزاج کا ابھی تک نہین اترا جب تک گوشمالی قرار واقعی نہ ہوگی تب تک راضی نہ ہونگے جو اون کی خواہش
ہے وہی ہو جائے گا ابھی تک تو یہی گھمنڈ ہے کہ مینے عمرو کو عیار بنایا میری مدد سے عمرو عیاریان کرتا ہے
جب دماغ سے یہ سودا نکل جائے گا تب راہ پر آئے گا مین جان و آبروئے کوکب کا دشمن نہین ہون
یہ سودا جو اوسکے دماغ مین بھرا ہے کہ مذہب سب برے ہین خودپرستی کرون یہی میرے اونکے دشمنی
ہے وحدانیت رب اکبر کا انشاء اللہ قائل کرا دون گا راہ راست بتاؤنگا یہان تو یہ تدبیرین ہین
گرفتاری کوکب کی تقریرین ہین مگر کوکب خستہ ضمیر بیقرار و اشکبار و زخمدار شکست خوردہ کچھ مشیران
سلطنت و وزیران مملکت ہمراہ ہین دور تک اوسی مرکب پر آیا جب سر سے خون بہت جاری ہوا
ہاتھ پانون مین رعشہ آیا خیرخواہان دولت نے تخت پر سوار کر لیا بے سر و پا راہ طے کرتے ہوئے چلے آتے
ہین قریب ایک کوہ فلک شکوہ کے پہونچے وہ مقام نہایت سرسبز و شاداب تھا طایران زمزمہ سرا
پھولون سے جنگل ہرا بھرا چشمہ ہائے آب صاف و شفاف زور مارتے ہین ملازمون نے عرض کی حکم ہو تو دو چار
گھڑی اس مقام فرح افزا مین ٹھہرین زخمدوزی کرکے پھر آگے بڑھین گے کوکب نے منظور کیا بر سر کوہ فلک شکوہ
ملازمون نے فرش بچھایا مسند آراستہ کرکے کوکب کو بٹھایا زانو پر سر رکھکر زخمدوزی

گرنے لگے کوکب کو جب آرام پہونچتا ہے تو اوٹھ بیٹھتا ہے آخرش نے یہ صلاح کی کہ شہنشاہ کو لیکر قصر جمشیدی مین چلیئن کوکب نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچ کہا یار و قصر جمشیدی کجا وہ مقام جنت نظیر ہمسے چھوٹا ساکنان قرب وجوار کہینگے شہنشاہ شکست کھا کر آئے مجھسے ایسے کلمات نہ سُنے جائینگے مین اور کسی مقام پر جاکر ٹھہرونگا بلکہ وتنہا جاکر لڑونگا بدون قتل عمرو مجھکو آرام نہ آئیگا یہ کہکر کوکب کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے بہت رویا ساتھ والے سمجھانے لگے کہ اے شہنشاہ ابکی ایسا ڈٹ کر لڑینگے فوج دشمن درہم وبرہم کردینگے سب سے زیادہ ملکہ ناہید مرصع پوش کو سزا دینا چاہیے شہنشاہ کی نوجہ خاص ہوکر دشمنون کا ساتھ دیا کوکب نے کہا یہ امورات گردش فلکی ہین مینے عمرو کی عیاری کو نہ پہچانا ورنہ اوسی مقام پر خاتمہ تھا وہ سرداروں کو چھوڑا لے گیا مینے دھوکا کھایا ایرج نوجوان کے ہاتھ سے شکست ہوئی یہ کہکے کوکب نے قصد کیا کہ تخت پر سوار ہوکر کسی جانب روانہ ہو کہ گوشۂ صحرا سے ایک لکہ ابر یاقوتی پیدا ہوا اصاف ثابت ہوتا تھا دریائے خون موج مارتا ہوا آتا ہے سامنے اس پہاڑ کے آکر وہ ابر ٹھہرا کوکب نے کچھ اشارہ کیا ابر شق ہوا سب نے دیکھا ایک تاجدار تخت طاوسی پر سوار تاج بے بہا سر پر قبائے قلم کار زیب جسم دریائے سحر مین غوطہ مارے ہوئے ابرون پر بل جیسے ہی کوکب کو دیکھا بے اختیار پکار کر آواز دی اے نور نظر اے پارۂ جگر اس پہاڑ پر کیونکر آنے کا اتفاق ہوا اوس ساحر بزرگ نے جو یہ کہا کوکب نے دوڑ کر اوستاد کہکر گلے مین ہاتھ ڈالدیے چیخین مارکر رویا اس ساحر نے کہا بلا در بجان برابر کا مزاج کیسا ہے بھائی صاحب کا ہمیشہ یہی قول تھا کہ اگر کوکب روشنضمیر پر کوئی نگاہ کج ڈالے اوسکی آنکھین نکال لون یہ جو اوس تاجدار نے کہا دل تو کوکب کا بھرا ہوا تھا ہی شکست خوردہ رنج وملال اوٹھائے ہوئے گلے مین ہاتھ ڈال کے لپٹ گیا اسطرح کوکب بیقرار ہوکے رویا جیسے کوئی مصیبت زدہ اپنے بزرگون کے سامنے بیقرار ہوتا ہے شدت گریہ سے طاقت کلام نہ تھی ہچکی لگی ہوئی وہ تاجدار ہر مرتبہ کہتا ہے اے فرزند جان تو کہو کیا گذری بلکہ وتنہا وزرا امرا اسباب شوکت کوئی شے ہمراہ نہیں ہے خدمتگزاران شاہی مورد فیوض نامتناہی بطور خیر خواہی کوئی ہو وقت ہمراہ نہیں صورت تیری دیکھکر کلیجہ پھٹتا ہے صرف مینے بھائی صاحب کی خیر وعافیت پوچھی اس پر تم اسقدر مکدر و دردمند ہوئے اے نور نظر اگر کوئی رنج وملال پہونچا ہو تو صاف بیان کرو مثل بھائی صاحب کے مین تمکو سمجھتا ہون اپنا احوال بیان کرنے مین مجھ سے کسی طرح کا تکلف نکرو کوکب نے دامن اون بزرگ کا تھانیا

کہا چھوٹے اوستاد کیا گذارش کرون فلک تفرقہ پرداز گردون کجباز نے عجب گرفتاری دکھائی اگر زبان سے
کہتا ہون قلب اُلٹا جاتا ہے اگر راز چھپاؤن آتش مصیبت استخوان کو جلاتی ہے مفصل حال کہتے ہوئے
شرم آتی ہے بقول شاعر فرد چگویم از سر و سامان خود عمریست چون کاکل ٭ سیہ بختم پریشان روزگارم
خانہ بردوشم ٭ عقل کو زوال ہوا مذہب مین فتور پڑا دوست دشمن ہوئے راہبر رہزن ہوئے معشوق
خوبرو پہلو نشین ماہ تمکین افسر خوبان جہان حور خصال پری تمثال سیار گلشن جنان ہوئے جس کے
فراق مین جی چاہتا ہے مثل مجنون قبر پر جاکر فقیر بنکر بیٹھون فرہاد وار پہاڑ سے سر ٹکرا کر جان شیرین دون
لطف زندگی نہ رہا اس زمانے مین وہ ظلم سہا کہ جس کو بیان نہین کرسکتا اوس تاجدار نے کہا اے
کوکب بس تاویل ہوچکی مفصل حال بیان کرو اوسکی تدبیر کرین کوکب نے ٹھنڈی سانس کھینچکر ابتدائے
حالات خواجہ عمرو و داخلہ خواجہ کا طلسم نورافشان مین اعزاز و اکرام کرنا بلور چہار دست کو برائے
مدد روانہ کرنا سحر افراسیاب کا شکست ہونا پے درپے مقابلے افراسیاب گنبد نور سے چھوٹنا اسد نامدار
کا اڑایان افراسیاب جادو سے و حالات شکست دریائے خونروان و ذکر قتل عشاق سبزہ رنگ
و فخر ظلمانی و حقران سبز پوش وغیرہ بیان کرکے ذکر قتل برہمن روئین تن و ذکر قتل نورافشان
از بدعت افراسیاب بیان کرتا جاتا ہے اور روتا رہا ہے آخر مین فساد ہونا صاحبقران سے بمقدمہ عشق
ایرج نوجوان و بران شمشیر زن باغی ہونا ملکہ ناہید مرصع پوش کا قتل ہونا حنا کا فقیر ہو کر بیٹھنا
قلعہ آہن حصار مین چڑھکر آنا ایرج وغیرہ کا و عیاری خواجہ عمرو و رہائی جملہ سرداران شکست فاش
ہونا ہاتھ سے لاچین وغیرہ کے اس طرح کوکب نے سامنے اون بزرگ کے بیان کیا کہ وہ بھی بیقرار ہو کر
رو رہے ہین کوکب بھی اشکون سے منھ دھو رہے ہین حال قتل نورافشان سنکر اون بزرگ نے کہا اے
فرزند ارجمند اے راحت جان دل دردمند علاوہ قتل ہونے بھائی صاحب کے مجھے تمھارا ملال کسی طرح گوارا
نہین ہے تم سے بڑی خطائے فاش ہوئی غیر مذہب کے شریک ہوئے اپنے ہم مذہب کی سلطنت
کو مٹایا یہ اوسی کا پھل پایا کہ یکہ و تنہا تباہ پھر رہے ہو لاچین کی کیا حقیقت ہے بہار وغیرہ
سحر کیا جانین ناہید مرصع پوش چھوکری ہے لوگون کے بہکانے سے محبت مین بیٹی کی دوڑ پڑی
اے کوکب تو نے خود ناہید کو اپنا دشمن بنایا بھائی صاحب نے بھی مجکو اطلاع نہ کی مین زندہ
رہون اور نورافشان قتل ہوجائے خون اوس بزرگ کا بالا بالا نجائے گا خون نورافشان

رنگ لائے گا کوکب سر جھکائے ہوئے سوائے بجا و درست کے کچھ جواب نہین دیتا محشر جادو برادر نور افشان
ہر مرتبہ آہ کر کے زانو پر ہاتھ مارتا ہے ہائے برادر نور افشان تمنے کیون جان دی ہمکو اطلاع بھی نہ کی
اتفاق سے اس وقت برائے سیر نکل آیا مین تو اے فرزند ترک دنیا کر چکا سب سامان عیش و جشن معطل
ہوئے نام سے بھائی صاحب کی روح کو راحت قلب کو قوت تھی یہ بھی خوب گمان غالب تھا کہ طلسم
نور افشان مین براحت و آرام رہتے ہین خوب دریافت تھا کہ کوکب نازبردار ہے سب طرح
پر خاطر کرتا ہے ان امورات کا خیال کبھی نہ تھا وہ رابطہ و ضابطہ تھے اوس زمانے مین صدہا خط
خیر و عافیت کے آئے افراسیاب کا ذکر بھی نہین لکھا یہ بھی کبھی نہ تحریر فرمایا کہ اے برادر ہماری خبر
لینا طلسم نور افشان مین فساد در پیش ہے یا کس طرح کا پس و پیش ہے میرے سامنے افراسیاب کی
مجال تھی کہ سرکشی کرتا قدمون پر لا کر بھائی صاحب کے گرا دیتا خیر اے کوکب انچہ گذشت گذشت جو کچھ تمنے
کیا بہت اچھا کیا اگر فرزند سے کوئی خطا ہو اوس کا علاج کیا سوائے اسکے کہ اوسکا انتظام کرین دشمنون سے
بدلا لین اے فرزند بتاؤ کہ لاچین وغیرہ کہان ہین کوکب نے کہا قلعہ آہن سے شکست کھائی سب سردارون
نے ملکہ مجھپر سحر کیا مجلس اختر و جمشید وغیرہ سب میرے دشمن ہو گئے جہان تک ممکن تھا لڑا آخر
شکست فاش ہوئی طلسم باطن پر جانے کی تلاش ہوئی یہ بھی آپسے گذارش کرون کہ دہنہ طلسم
نرگس فتح ہوا ایرج نوجوان کے پاس لوح موجود ہے طلسم نور افشان کی خبر نہ دے گی سحر اوس جوان
پر تاثیر نہین کرتا لوح حفاظت کرتی ہے فرزندان حمزہ سب صاحب اقبال ہین حاکم اقلیم جاہ و جلال ہین
اگر قصد کرینگے تو لوح طلسم نور افشان کا ملنا اون کے نزدیک کچھ مشکل نہین ہے یہ نوبیرہ حمزہ ہے جسنے
طلسم نرگس کو فتح کیا شاہزادہ جہانگیر والا تدبیر داد اوس جوان کا فرزند حمزہ صاحبقران زمان
کو افراسیاب لیکر آیا تھا اوس نے لوح طلسم نور افشان لی انبار رنگ طلسم مین جا پایا گل حیات کو کب
حاصل کیا مرحلہ جات شکست ہوئے بڑے بڑے ساحر اوس شیر کے ہاتھ سے قتل ہو گئے سالہا سال
میرے طلسم پر لڑا وہ بھی اپنے فرزند کی مدد کو آیا ہے رستم پیلتن علمشاہ نوجوان فرزند رشید صاحبقران
بھی برائے مدد ایرج نوجوان آ گئے ہین قاسم خاور سیاہ والد ایرج نوجوان بھی موجود ہین ان سب
جوانون نے ایک مرتبہ بلوہ کر دیا ان سب کے عیار مکار غدار تعلیم کردہ عمرو نامدار اس طور اپنے سردارون
کو لے کر آئے ساحرون کو بیکار کر دیا وہ سب ہمراہ ملکہ ناہید مرصع پوش موجود ہین

یقین ہے ہرکارے میری خبر کے لیے روانہ کیے ہونگے ساربان زادہ تین روپیہ کا پیادہ ضرور تدبیر کرے گا لیکن اوستاد والانژاد گیا عرض کرون عمرو توم کا تو رزیل ہے مگر قول کا پابند ہے قلعہ میں خداوند جمشید بنکر آیا صریح مینے دھوکا کھایا اگر عمرو چاہتا مجھے گرفتار کرلیتا لیکن اوس نے تساہل کیا قصر جمشیدی مین بھی مینے دھوکا کھایا تھا مگر دھوکا کھاکر مینے عمرو کو دھوکا دیا ساربان زادے کے کلیجے پر سانپ لوٹتا ہوگا اب اوس کی سکاری مجھپر نہ چلیے گی اب مین ہوشیار ہوگیا ایک بات کا اور خیال تھے جب میرے اوسکے ملاپ تھا تو یہ باتین ہوا کرتی تھین مینے کہی مرتبہ کہا کہ اے عمرو اگر کوئی وقت ایسا ہو کہ ہمارے تمھارے فساد ہوجائے جان و آبرو کا خیال رہے اسکے خلاف نہو اوستاد والانژاد اوس ساربان زادے نے تو یہی کیا مین بھی چاہتا ہون احسان اوسکی گردن پر رکھون تمام عالم مین مشہور ہو کہ عمرو آنادکردہ شہنشاہ کوکب روشن ضمیر ہے عمر بھر یاد رکھے کہ بادشاہ طلسم نور افشان ایسا رئیس حلیم تھا کہ بندہ احسان بناکر چھوڑ دیا مخشر جادو ہنسا کہا اے نور نظر عیار کی یہ لیاقت ہے کہ ہم لوگون سے آنکھ چار کرے افراسیاب جادو عالم غفلت مین رہتا تھا آٹھ پہر شراب و کباب اوس کا دھوکا کھانا کیا مشکل تھا اب خاص اسی امر پر کمر باندھو امورات ضروری کو خیال رکھو جب تک اون کا خاتمہ نہولے کسی کار ضروری مین مصروف نہو نا میرے ساتھ میرے باغ مین چلو باغ لالہ زار جہان ہمیشہ خونریزی رہی موج ہوا تیغ بران ہر برگ خنجر درخشان ہر نخل نیزہ خم شاخ خم کمان آہ عندلیب نغمہ سرا تیر دلدوز چشمے سے حباب آنکھین نکالین گے مرا کب بادصبا کے جھونکے مسلمانون کو پامال کرڈالین گے سایے سے اوس کی دیوارون کے بچنا دشوار ہے سایہ جنات کا اعتبار ہے اب تم تنہا کیا کروگے یہان کیون بیٹھے ہو چلو باغ لالہ زار پر بارگاہین استادکرائین ملازمان خیرخواہ برائے خدمتگزاری آئین مقامات جنگ بھی قرار دین اون کے ہرکارے واسطے خبر کے آئے ہونگے جاکر خبر ہو بجائین کوکب نے کہا میرے ساتھ والے منتشر ہوئے ہین وہ بھی آتے ہونگے یہ ذکر تھا کہ مخشر و کوکب نے دیکھا معمار قدرت یکہ و تنہا بدحواس زخمدار بیقرار اسباب سحر ندارد ڈھونڈھتا ہوا کوکب کو چلا آتا ہے کوکب نے معمار قدرت کو آواز دی اے برادر ہمارے پاس آؤ اوس نے پلٹ کر آواز دی اے شہنشاہ حاضر ہوا معمار نے آتے ہی اول کوکب کے قدمون کو بوسہ دیا اشارے سے پوچھا اے شہنشاہ یہ کون بزرگ ہین کوکب روشن ضمیر نے کہا اے معمار قدرت جب وقت زوال دولت آتا ہے

انسان اپنے دوست کو دشمن بناتا ہے یہ میرے والد نامدار عم عالی وقار نور افشان جادو کے
چھوٹے بھائی محشر جادو و شہنشاہ خوشنخو ہمہ دان ہمہ گیر حاکم اقلیم تدبر آج تک میری عقل کو زوال ہے
کہ مینے اونکو خبر نہ کی آج یہ میری راہ پر آئے قلعۂ آہن حصار سے شکست کھا کے ادھر آیا اوستاد سے
ملاقات ہوئی تمام کیفیت مینے بیان کی اوستاد فرماتے ہین ایکدن مین لڑائی فتح کردونگا تم ترتیب فوج کرو
معمار قدرت نے کہا اے شہنشاہ اس وقت شدت گرمی سے غلامون کا عجب حال ہے شب کو اوسی مقام
پر آرام فرمایئے بوقت سحر لشکر بصد کروفر تیار ہوگا یہان سے سوار ہو کر چلیے گا اہل اسلام بھی آمادہ بیٹھے
ہونگے جس مقام پر آپ کی خبر پائین گے فوراً پہونچین گے ان کو یہی منظور ہے کہ لاچین وغیرہ آپسے مقابلہ کرین
یہ سنکر اوسی وقت محشر جادو نے ایک تخت باقوتی سحر سے آراستہ کیا کوکب روشنضمیر کو اپنے پاس
بٹھایا معمار قدرت نے پایہ تخت پر ہاتھ ڈالدیا اور جملہ سردار آکر جمع ہوئے محشر جادو نے
سحر سے بیرقین تیار کین اژدہائے آتش فشان پیدا ہوئے علمہائے لشکر اونکے دہن مین دیے علمہائے
لشکر وہ اژدر دہن مین دبائے ہوئے آگے بڑھے کئی ہزار نقارے بجے اس شوکت و شان سے
کوکب روشنضمیر کو محشر جادو ساتھ لیکر طرف اپنے باغ پر بہار کے چلا راہ مین تسکین دیتا ہوا کہ
اے کوکب مین سب کو گرفتار کرادونگا ایک ہفتے مین یہان سے تا بسرحد طلسم نور افشان اہل اسلام
کو ٹھہرنے ندونگا اگر بعد اون کے اختتام کے صاحبقران قصد کرینگے ان کی بھی تدبیر ہوجائے گی اب تو فی الحال
ان باغیون کا انتظام واجب و لازم ہے یہ بخوبی ظاہر ہے بموجب مضمون مصرع کار خود کردہ را انسزا نیست
بران و ناہید کی خطا معاف کرنا کوکب نے کہا استاد ان سب نے ایسے مجکو صدمات پہونچائے
ہین دل ہی میرا خوب جانتا ہے ابان کا قتل ہی کرنا مناسب ہے۔ ناہید کی تو صورت سے بیزار ہون کہ
اوس نے میرا خیال نہ کیا دشمنون کو امن پناہ دیا ان سب کی شرکت کی فرزندان حمزہ کو اپنے
گھر مین بلالیا مین نے اوسی کے سحر سے شکست کھائی حنائے گلگون پوش کو یاد کر کے
کف افسوس ملتا ہون نام سے ان ظالمون کے جلتا ہون جس روز سے حنا قتل ہوئی کئی مہینے
فقیر بنا ہوا اوس کی قبر پر بیٹھا رہا آپ نے آج تخت پر بٹھالیا آپکے حکم کو رد نہ کرسکا میرا دنیا سے جی اوٹھ گیا
محشر جادو نے سر کوکب کا سینے سے لگالیا کہا اے فرزند دنیا مین ایسے اکثر واقعات پیش ہوتے
ہین ترک دنیا بہت دشوار ہے زن و شوہر کا بگاڑ کیا کوکب روشنضمیر نے سر پر

محشر جادو کے ہاتھ رکھدیا کہا اُستاد آپ کے سر کی قسم کھاتا ہون اب مین ہرگز ناہید مرصع پوش کی خطا نہ معاف کرونگا ان سب کو قتل کر کے سرحد طلسم نور افشان کو اور طور سے آباد کرونگا اُستاد شاگرد باتین کرتے ہوئے بعد قطع منازل و طے مراحل قریب اپنے باغ کے محشر جادو نے لاکے کوکب کو اوتارا پہلوئے باغ مین ایک برج کلان بنا کر تیار کیا اسکی پشت پر لشکر اُتارا برج پر تخت زرین آراستہ گرد اوس کے میز دنگل کرسیان درست کرائین تخت پر کوکب کو بٹھایا دنگل زرین پر خود آکر بیٹھا اور سردار اپنے اپنے مقام پر آکر متمکن ہوئے سب سے زیادہ متقرب معمار قدرت ہے پایۂ چہارم تخت پر کوکب روشنضمیر نے معمار قدرت کو دنگل مرحمت فرمایا دربار آراستہ ہوا محشر جادو نے سامان عیش و نشاط طلب کیا ساقیان گلعذار جام بادۂ گلنار لیکر حاضر ہوئے دور جام بے اندیشۂ انجام گردش مین آیا کوکب کا بھی دماغ تر ہے محشر جادو نے بھی کوکب کو سمجھا لیا محفل عیش مین شریک کیا چند نازنینان مہ جبین و مہ جبینان مہر تمکین کو اشارہ کر دیا کہ ہمارے فرزند کو بہلاؤ وہ نازنینان شوخ و شنگ خوشرو خوشخو خوش کلام رعنا زیبا لباس ہائے فاخرہ زیب جسم دریائے جواہر مین غوطہ زن سامنے کوکب روشنضمیر کے حاضر ہین دلربائی کی باتین کر رہی ہین دم محبت کا بھر رہی ہین چار پہر رات عیش جشن مین گذری ستارۂ سحری آسمان پر چمکا طرف صحرا کے کوکب روشنضمیر و محشر جادو دیکھ رہے ہین ہرکارے زیر برج حاضر ہین پہلوئے برج مین فوجین فروکش ہین سردار آتے جاتے ہین بارگاہین استادہ کرنے کا حکم ملرہا ہے کہ صحرا سے گرد اڑی محشر جادو دیکھنے لگا سب سے آگے بڑھا ہوا باغبان قدرت مقدمۃ الجیش لشکر بڑے کروفر سے اٹالا بارگاہ زربفتی کا اژدرہائے آتش فشان پر لدا ہوا اس کے بعد ملکہ بہار رنگین دوسری جانب ملکہ بہار جادو ایک جانب چند سرداران ملکہ مہرخ سحر چشم مثل رعد و برق و برق لامع وغیرہ ایک جانب برکہائے بادرفتار پر رستم پیلتن و جہانگیر صف شکن قاسم نامدار و ایرج عالی وقار بصد صولت و شوکت ملکہ ناہید مرصع پوش تخت پر پہلوئے تخت مین شہنشاہ لاچین نامور لشکر ساحران و غیر ساحران پشت پر بیحساب سرداران لاجواب بارگاہون کے اٹالے لدے ہوئے اس کروفر سے لشکر ظفر اثر آکر پہونچا ہرکارون نے ملکہ ناہید مرصع پوش کو خبر دی کہ محشر جادو کوکب روشنضمیر کو ساتھ لیکر اپنے باغ پر آیا ہے یہ برج تو بنایا ہے پشت پر اسکی لشکر ہے کوکب سے وعدہ کر چکا ہے

کہ مین سب کو گرفتار کر دونگا نام محشر جادو کا سنکر ملکہ ناہید مرصع پوش تو کانپ گئین لاچین نے
فرمایا اے ملکہ عالم نہ گھبراؤ انشاء اللہ میدان کارزار مین دریائے خون بہین گے کیا ہم خاموش رہین گے
بروقت جنگ دیکھا جائے گا اسی وقت بارگاہ مین استادہ ہوئین سب سرداران نامی و پہلوانان گرامی داخل
بارگاہ آسمان جاہ ہوئے لاچین خوش آئین نے شہزادہ ایرج نوجوان کو تسکین دی ہے کہ حضور
متردد و متوحش نہون ذرا کوکب سے مہلت ملے تو حضور کا بھی غنچہ آرزو کھلے ملکہ ناہید مرصع پوش سے
صلاح پختہ ہو چکی ہے ایرج نوجوان تمام شادی کا سنکر باغ باغ ہو جاتے ہین کبھی فرماتے ہین اگر مجھکو
حکم ہو مین ابھی برج پر چڑھ جاؤن تخت محشر اولٹ دون سامنے محشر کے قیامت برپا کر دون لاچین
سمجھا رہا ہے کہ حضور جلدی نکرین یہ ذکر تھا کہ صدائے طبل جنگ کان مین آئی ملکہ ناہید مرصع پوش نے
سر اوٹھا کر پوچھا دریافت تو کرو یہ صدائے نقارہ کیسی ہے کہ سامنے سے چرند پرند آکر حاضر ہوئے بعد دعا و
ثنائے بادشاہی کے عرض کی محشر جادو نے طبل جنگ بجوایا ہے صبح کو میدان کارزار مین آتش افروزی
کرے گا محشر کو اپنے سحر و ساحری پر بڑا ناز ہے شہنشاہ لاچین نے فرمایا ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی
و بتائید ربانی طبل جنگی بجے کچھ تردد و انتشار نہین حافظ حقیقی و مالک تحقیقی سرپرست ہے پیدا کرنے والا حافظ و
نگہبان ہے محشر جادو کو اور کچھ گمان ہے لشکر اسلام مین بھی طبل جنگی بجا خواجہ عمرو بھی موجود ہین شہنشاہ
لاچین خوش آئین نے ایرج نوجوان سے کہا اے شہر یار لوح سے ہوشیار رہیے گا محشر جادو ضرور فکر
کرے گا یہ کہکر طبل جنگی بجوایا دربار برخاست کیا اپنے اپنے مقام پر آکر مصروف آرام ہوئے لشکرون مین
تیاریان ہونے لگین عمرو نے جو نگاہ اوٹھا کے دیکھا جہان تک نگاہ کام کرتی ہے لشکر ہی لشکر معلوم ہوتا ہے
خواجہ عمرو کو خیال ہوا چلکر کچھ عیاری کرون اگر کوکب پر پنجہ قابض ہو جائے اوسکی موجہ سے اپنے
ملوا دون یہ سوچ کر خواجہ عمرو طرف لشکر محشر جادو کے چلے ایرج نوجوان جو بارگاہ سے اوٹھے
چھپر کھٹ پر آکر گرے اب اونہین خبر کی نہین کھٹکتین شہزادہ چھپر کھٹ پر پڑا تڑپ رہا ہے تصویر خیالی ملکہ
پران شمشیر زن کی آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے شاپور شیر دل بھی پاس نہین ہے تدبیرین کوکب
روشن ضمیر و محشر جادو کی وہ بھی نکلا ہے اکیلا خیمہ جا ایرج نوجوان نے دیکھا دل گھبرایا معشوق با وفا کا
خیال آیا دل سے باتین ہونے لگین تصویر ہاتھ مین بیقراری بات بات مین گویا معشوق کے روبرو حکایت و شکایات
ہو رہی ہے کبھی بیقرار ہو کے کہتا ہے کیون صاحب ہمارے تمھارے کبتک فراق رہے گا آرزو ہے کہ گھڑی

دو گھڑی کو سرفراز کرو کچھ حال دل بیان کرین ہم مجبور و لاچار ہین تمھاری دید کے امیدوار ہین دیکھین یہ پردۂ حجاب کبتک اوٹھے کب تک ہجر کی مصیبت جھیلین کیونکر نہ جان پر کھیلین اپنی تو یہ کیفیت ہے نظم

قدرت خدا کی درد نے غمگسار دل
اک دل ہمارے پاس ہے سو خواستگار دل
سونچا وہ کوچۂ یار مین تو رہگیا یہین
دل کیون دیا اگر نہ دیا اختیار دل
بے اپنے یہ مشکل آجا تو یک طرف
سینے کو چھانتے ہین ہمارے ہزار دل
خنجر ہے وہی کہ جو کھائے نگہ کا تیر
مدت سے ہے جلال ہمین انتظار دل

او چھین دلکو صبر و شکیب قرار دل
گردون نے میری خاک سے بھی یہ کیا سلوک
قاصد ہزار جان گرامی نثار دل
اب مین نمانون الکہ بہر دوستی کا دم
دل مجکو ناگوار ہے مین ناگوار دل
تیور درست صبح شب ہجر بھی نہین
صیاد ہے وہی کہ جو کھیلے شکار دل

ہر غمزہ اوس حسین کا ہے امیدوار دل
رکھا بنا کے بادصبا کا غبار دل
کہتا ہون تنگ آکے یہ پروردگار سے
آیا ہے بزم یار سے کیا اعتبار دل
روتے ہین یاد کر دل مردہ کو حشر مین
اللہ رے اضطراب حواس اضطرار دل
کب آکے دیکھیے دل وارفتہ ہوش مین

بیقراری مین شہزادہ شعر پڑھ رہا ہے کبھی اوٹھا کبھی بیٹھا تصویر ہاتھ مین کبھی اوٹھکر صحن بارگاہ مین ٹہلا کبھی شمار ثابت و سیارگان یاد زلف عنبرین مین نہایت پریشان یہی خیال ہے کہ کوکب نے ملکہ بران کو بڑے صدمات پہونچائے ہم اب تک عوض نہ لے سکے اے فلک کیا تدبیر کرون کیونکر اوس یار جانی و محبوب جاودانی تک پہونچون بیچ مین کوئی پیامبر نہین کہ اوس کی معرفت نامہ و پیام بھیجون سخت متردد و متوحش ہون بقول نیر اشعار

آنکھ اٹھا کے لیجیے تو بہر عیادت قاتل
عمر اپنی اسی اندوہ و الم مین گذری
کیا ہے منظور تجھے میری شہادت قاتل
خون عاشق کا یہ ٹپکا ہے نہین سینہ و دل
آگئی یاد مجھے مہر نبوت قاتل
عشق ابرو کا تھا ہم دامن خنجر مین چھپے
آگئی یاد مجھے تیری شرارت قاتل

جیتے جی خوب ہین بدنام زمانے مین ہوا
عشق مین ہمنے نہ پائی کبھی راحت قاتل
قتل کر جنبش ابرو سے تو رکھدے خنجر
دے رہی ہے تری پیشانی شہادت قاتل
بیگنہ شمع کا کٹوایا ہے گلگیر سے سر
طالب امن تجھے پائی وہین آفت قاتل
قتل سے ہاتھ اوٹھا آکے گلے سے ملجا

ہے بہت غیر مری ہجر مین حالت قاتل
کر بس مرگ نہ تشہیر تو میت قاتل
مہندی ہاتھون مین جو تو ملکے یہان آیا ہے
منع کرتی ہے تری دیکھ نزاکت قاتل
کہکے تکبیر گلا میرا جو کاٹا تو نے
بزم عشرت مین ہے کی تو نے عدالت قاتل
برق کو چرخ پہ جسوقت چمکتے دیکھا
نیر زار یہ کرے اب تو عنایت قاتل

شہزادہ ایرج نوجوان کبھی تڑپتا ہے کبھی بھڑکتا ہے کبھی صحن بارگاہ مین بھی پھیر کھٹ پر کبھی ہاتھ گریبان کی جانب بڑھا دیا کبھی قصد کیا کہ اپنے کو تا در محبوب پہونچاؤن کیونکر جاکر حکایت و شکایت کرون آنکھون مین

آنسو بھرے ہوئے چھپر کھٹ پر آکر بیٹھا ہی کہ گوشۂ بارگاہ سے شگوفہ سحر ساز وزیرزادی ملکہ بران کی نمایان ہوئی اکثر پیغام لیکر آتی ہے ایرج نوجوان جانتے ہین کہ ملکہ بران شمشیرزن کی رازدار ہے دیکھتے ہی شگوفہ سحر ساز کو کھڑے ہو گئے مثل گل شگفتہ ہو گئے شگوفہ نے جھک کر سلام کیا نامہ مہری ملکہ بران ہاتھہ مین تھا ساتھہ ادب کے پیش کیا ایرج کا جی چاہتا ہے کہ شگوفہ کے گرد پھیرون نامہ دیکھکر بے اختیار پکار اوٹھا فرد قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید * در حیرتم کہ جان بکدامی کنم نثار بولے شگوفہ سحر ساز کیا وقت سعید ہے بلکہ بہتر از روز عید ہے مین اسوقت نہایت مضطر و بیقرار تھا کچھ کیفیت مزاج ملکہ عالم بیان کرو کہ حال فرحت مآل سنکر روح کو راحت قلب کو فرحت ہوتی ہے شگوفہ سحر ساز نے ہنسکر کہا حضور اون کا آپ سے زیادہ حال ابتر ہے اس وقت وہ بھی مضطر و بیقرار تھین مینے دلدہی کر کے پوچھا رو رو کر فرمایا کہ اے شگوفہ دردرسیدہ کا کیا حال پوچھتی ہے بقول نیر سرپہ اک روز نئی چرخ سے آفت آئی * شب فرقت جو گئی صبح قیامت آئی * کوکب نے کس مصیبت مین قید کیا جینے کی امید نہ تھی خدا خواجہ عمرو کو سلامت رکھے اونھون نے کدوکاوش کر کے اپنی لونڈی کو چھوڑایا محبت نامہ جان شہزادے تک پہونچا دے ملکہ نے نامہ لکھا بڑی مشکل سے کنیز نے اپنے کو آپ تک پہونچایا راہ مین صدہا در انداز ہین ہرچند کہ ملکہ ناہید مرصع پوش بدل اس تقریب کو منظور فرما چکین لیکن کوکب کو ہر طرح کا خیال ہے در اندازدر اندازی کرتے ہین چاہتے ہین کوئی عیب ظاہر ہو تقریب کو موقوف کرین خانہ آبادی ہونے دین ایرج نوجوان نے کہا اے شگوفہ یہ تو اب غیر ممکن ہے کہ یہ شادی نہ ہو اگر ملکہ ناہید مرصع پوش پھر جائین شمشیرزنی کر کے لین ملکہ بران شمشیرزن کو سمجھا دینا عاشق ناشاد کی طرف سے کہنا کہ طبقات زمین طلسم نورافشان ہلا دونگا یہ سمجھو نگا کہ مثل کوکب کے اور ایک حریف پیدا ہوا لڑینگے شگوفہ نے کہا نہین واری ملکہ ناہید مرصع پوش اپنی بات پر قائم رہین گی اون کو اپنی بات کا بڑا خیال ہے کبھی کوکب کی شراکت نکرینگی جو کہا وہ کیا آج بھی یہی ذکر تھا کہ ذرا بھی مہلت ہو تو سامان شادی مہیا کرین گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی تیاری کر رہی ہے یہ کہکر شگوفہ بیٹھہ گئی ایرج نامدار نے نامہ کھول کر پڑھا حکایتین شکایتین حالات سختی شب فراق دیدار فرحت آثار کا اشتیاق ایک ایک کلمہ تیر ناوک تھا جسکی سماعت سے کلیجہ مشبک تھا ایرج نوجوان نے نامہ پڑھکر سر پر رکھا آنکھون سے لگایا کلیجے پر رکھہ لیا بھایا زخم جگر کا قرار دیا فی الحقیقت

ایرج نوجوان کے نامہ پڑھنے سے بند قبا چٹ چٹ ٹوٹ گئے دل باغ باغ غنچۂ خاطر شگفتہ شگوفہ نے
کہا اے شہریار لوح طلسم نرگس آپ کے پاس موجود ہے ایرج نے کہا ہاں لوح عرصۂ دراز سے میرے
پاس ہے شگوفہ نے کہا اے شہریار ذرا لوح طلسمی مجھے دیجیے دشمنوں نے مشہور کیا ہے کہ لوح طلسمی بدل لی
ایک کنیز نے ملکہ عالم کو خبر دی کہ لوح طلسمی مختشر جادو نے کسی طایر کو بھیجکر چرالی ہے میں دیکھوں تو تسکین
ہو میں بخوبی اصل و نقل کو پہچانتی ہوں ایرج نے بخوف و بیم لوح گلے سے اوتار کر ہاتھ میں شگوفہ کے دیکر
کہا اسی میں ہماری جان ہے شگوفہ نے لوح کو ہاتھ میں لیا بہ نگاہ غور دیکھنے لگی دیکھتے دیکھتے لوح کو
رومال میں لپیٹا جھولی میں رکھا پیچھے ہٹی ایرج نے گھبرا کر کہا اے شگوفہ سحر ساز کیا ملکہ عالم نے
طلب کی ہے شگوفہ نے کہا او جوان دیوانہ ہوا ہے تقدیر کو بھیجکر رو یا کر کوکب کی عقل پر پتھر پڑے
تھے کہ تم الیسون نے چند مرحلے شکست کیے منم کنیز مختشر جادو گلرنگ آفت خیز میرا نام ہے عیاری
مکاری جعلسازی میرا کام ہے شہنشاہ نے میرے حکم دیا کہ اے گلرنگ آفت خیز جاکر لوح تو لا کہ سامری
جمشید لوح بوجہ احسن دستیاب ہوئی یہ کہکے پر پرواز پیدا کر کے مع لوح طلسمی نکل گئی اوس وقت شہزادہ ایرج
کی بیقراری آہ و زاری حیرانی و پریشانی کبھی گریاں کبھی نالاں اپنی حماقت پر پریشان کبھی کہتا ہے کہ اے
ایرج یہ کیا ہوا افسوس ہے کہ دوست دشمن کو نہ پہچانا طبل جنگی بج چکا ہے بوقت سحر مقابلہ پڑے گا ہم
لڑنے سے معذور ہیں شاہزادہ اس حال زار میں بیقرار تھا کہ شاپور شیر دل پھرتا ہوا اپنے آقا کی
بارگاہ کے قریب آیا طریقے سے معلوم ہوا کہ شہزادہ بیدار ہے اندر آ کے دیکھا شہزادہ کف افسوس مل رہا
ہے شاپور نے گھبرا کر عرض کی حضور خیر تو ہے ایرج نوجوان نے تمام کیفیت بیان کی گلرنگ
آفت خیز کنیز مختشر جادو کی بشکل شگوفہ سحر ساز آئی لوح طلسم نرگس آنکھوں کے سامنے سے لیگئی
ہمسے کچھ نہ بن پڑا یاد محبوب میں مبہوت تھے فلک نے یہ رنگ دکھلائے شاپور شیر دل نے کہا میں ابھی
تلاش میں جاتا ہوں اے شہریار اپنی حفاظت کیجیے گا جنگ طلسم ہوشربا میں کیسے کیسے رفیقان جانباز
مارے گئے ساحر کا نام باقی نہ رہا غلام دروازے پر پہلوانوں کا پہرہ مقرر کرتا ہے کوئی اپنا بیگانہ نہ آنے
پائے ایرج نے کہا اے شاپور تمہیں اختیار ہے لوح ہمارے ہاتھ سے گئی شاپور شیر دل ایرج
نوجوان کو سمجھا کر بیرون بارگاہ آیا دیکھا کہ خواجہ عمرو بھی تشریف لائے ہیں خواجہ عمرو نے
شاپور سے پوچھا اے فرزند کس حال میں ہو شاپور نے تمام کیفیت بیان کی اور کہا

حضور لوح قبضہ سے گئی ایک ساحرہ مکارہ بشکل شگوفہ سحر ساز آئی شہزادے نے لوح دیدی عمرو نے
کہا افسوس ملے شاپور و خواجہ عمرو باتین کر رہے تھے کہ ملکہ ناہید مرصع پوش اپنی بارگاہ مین
بیٹھے بیٹھے گھبرائین بیقرار ہوکر باہر نکل آئین دیکھا خواجہ عمرو و شاپور شیردل باتین کر رہے ہین ملکہ ناہید نے
پوچھا اے شہنشاہ اقلیم عیاری آپنے غضب کیا ہماری ذہن مین یہ بات ہی کہ سحر و ساحری کیا چیز ہے
مکر و عذر سے خوب کام نکلتا ہے اُدہر کے سب ساحر آٹھ پہر اسی کام مین مصروف ہین کہ کسکو دھوکا دین
چار ملکر ایک کو قتل کرین عمرو نے کہا ملکہ بڑا غضب ہوا محشر جادو کی کنیز موسوم بگلرنگ آفت خیز آئی
دم دیکر لوح ایرج نوجوان سے لے گئی ابھی شاپور شیردل نے مجھکو خبر دی ہی اب کیا تدبیر کرون
ملکہ ناہید مرصع پوش کے ساتھ سترہ ہزار کنیزین نکل آئی تھین ہلڑ ہوا شہنشاہ لاچین والاتمکین
و علمشاہ نوجوان و قاسم عالیشان و شہزادہ ایرج نوجوان و جہانگیر والاتدبیر سب سرداران
نامی و افسران گرامی بارگاہون سے نکل آئے ہر ایک نے گھبرا کر یہی کہا محشر جادو نے بڑا دھوکا دیا یہی
لوح ہونے سے بڑی تقویت تھی کوکب کے قتل ہونے کی اسی سے تقویت تھی بادشاہ طلسم پر کوئی دست انداز
نہین ہو سکتا ایرج کے سامنے شوکت نامی کا قصد نکرتا اب سب سے مقابلہ ہوگا طلایہ پر باغبان قدرت
موجود تھا یہ بھی خبر وحشت اثر سنکر اسی مقام پر آیا ملکہ بہار گلعذار ابھی آئین برق لامع بھی
پہونچی مراد یہ ہی کہ جملہ سرداران نامی و ساحران گرامی اس ساحرہ کو تلاش کرین کہ لوح لیکر
کہان گئی ایرج نوجوان سے شہنشاہ لاچین و ملکہ ناہید مرصع پوش نے حال پوچھا کہ ای شہزادہ
لوح طلسمی ایسی چیز غیر شخص کو کیون دیدی مقدمہ راز معشوق ہی ایرج نوجوان خاموش بات کا
جواب نہین دیتے کیونکر اپنی زبان سے کہین کہ شگوفہ وزیرزادی پری ان کی صورت بنکر آئی نیا گل کھلا
سب اپنی اپنی کہتے ہین ایرج بصورت تصویر خاموش جب سب نے نہایت پریشان کیا ایرج نے مجبور
ہوکر جواب دیا صاحبو مین کیا تباؤن آنیوالا دوست کی صورت بر آیا جب تو ہمنے لوح دیدی
دھوکا کھایا آپ لوگ کیون پریشان ہوتے ہین ہمارا تکیہ پروردگار پر ہے جس طرح لوح سابق مین
حاصل ہوئی اسیطرح اب پھر لوح دستیاب ہوگی اگر قضا قریب ہے سب فکر و تردد بیکار ہے بندہ
مجبور دلاچار ہی یہ ذکر تھا کہ پہلوے برج سے ایک دھوان پیدا ہوا جس برج کے لب پر لشکر محشر جادو
اُترا ہے اسی کے پہلو سے وہ غلیظ ظاہر ہوکر بلند ہوتا جاتا ہے اہالیان لشکر ملکہ ناہید کو یہ ثابت

ہوا کہ دیو خونخوار نے دھوئین سے سر نکالا خائف ہو کر خود بخود بھاگنے لگے جو لشکر ظفر اثر ملکہ ناہید سے بھاگ کر نکلا اسی دھوئین سے ایک برق چمک کر اس بھاگنے والے پر اسطرح گری کہ وہ بیہوش ہو کر گرا چند ساعت بیہوش رہا بعد چشم زدن غل مچاتا ہوا اٹھا کہ یارو مجھکو بچاؤ میرے استخوان جلتے ہین ہر ایک عضو بدن سے شعلے نکل رہے ہین یہ کہتا ہوا کسی چشمے کے قریب پہونچا جوش کلیش قلب سے پانی مین پھاند پڑا بناہ بپانی مشکل ہوئی آبرو بھی گئی جان کا ضرر تھا پانی مین گر کر ٹھنڈا ہوا اسیطرح ہزارہا بندگان خدا ہلاک ہوے وہ دھوان یہانتک بلند ہوا کہ تمام لشکر ملکہ ناہید مرصع پوش و شہنشاہ لاچین کو گھیر لیا مثل ابر سیاہ دود غلیظ سے رعد کی گرج برق کی چمک ظاہر ہونے لگی یہ سب سرداران نامی و پہلوانان گرامی شہزادہ ایرج والاقدر سے حال گم ہونے لوح کا دریافت کر رہے تھے صداے فریاد جو لشکر سے بلند ہوئی اور چند وپند ہرکارے دوڑے ہوے سامنے ملکہ ناہید کے گھبراے ہوے آے لشکر مین بھگدڑ پڑ گئی عرض کی ای شہنشاہ عالیجاہ ہزارہا ملازم آپکے لشکر کے پانی مین گر کر ہلاک ہوے اگر تدبیر معقول نہوگی تھوڑی ہی عرصے مین سب لشکر تباہ ہو جاے گا ملاحظہ فرمائے تمام لشکر مین تلاطم ہے ہوش ہر ایک کا گم ہے اکثر نے سحر بھی کیا اُس سے کچھ نفع نہوا اب شہنشاہ لاچین وغیرہ نے دیکھا کہ لشکر مین تو قیامت برپا ہو گئی ابر محیط ہو کر لہرا رہا ہے ہر خورد و کلان صورت مہیب دیکھکر گھبرا رہا ہے شہنشاہ لاچین نے بیقرار ہو کر کہا ای ملکہ ناہید مرصع پوش واے باغبان قدرت و ملکہ بہار گلعذار وغیرہ اسکی جلد تدبیر کرو یہ سحر محشر جادو کا ہے اگر تساہل کیا قیامت برپا ہوگی اس بلاے ناگہانی سے نکلنا دشوار ہے دیکھو تو کیسا ابر دھوان دھار ہے یہ سُنتے ہی بہار و باغبان بڑھے باغبان نے کہا اے ملکہ بہار ٹھہر جاؤ مین پہلے بڑھ کے سحر کرتا ہون یہ ابر دھوان دھار دیکھکر ملکہ ناہید تو بالکل مدہوش دریاے حیرت در جوش فرما رہی ہین ای شہنشاہ لاچین یہ سحر محشر جادو برادر نور افشان جادو کا ہے وہ ظالم اسم بامسمے ہے بہت صاحب شوکت و لیاقت سحر اسکا نوز قیامت ہم لوگون نے غفلت کی اسنے غفلت مین سحر تیار کر لیا دیکھیے ابر محیط ہوتا جاتا ہے صورت بد دیکھکر دل ٹھہراتا ہے باغبان کو ملکہ ناہید مرصع پوش منع کرتی رہین باغبان قدرت نے اپنا سحر قدیم یعنی گیند پھولونکا نکالا اسنے سحر پڑھکر طرف ابر کے پھینکا ابر سے ایک شعلہ چمکا

اُسنے گیند کو جلادیا جلکر خاک سر باغبان پر گری باغبان غش کھاکر گرا بیہوش و بےہوش ہوگیا
ملکہ بہار نے جو باغبان کا یہ حال دیکھا چاہا سحر کرکے باغبان کو سنبھالون بیہوش نہ ہونیدون
ممکن نہوا بہار نے گلدستہ مارا بنجہ نگارین خورشید نما مین گلدستہ لیا سحر رنگین پڑھا گلدستہ پھینکا
گلدستہ طرف ابر کے چلا فوراً ابر سے ایک نازنین گلگون پوش غارتگر ہوش گلبدن سروقد غنچہ دہن پیدا
ہوئی مسکراکر گلدستہ کو ہاتھ مین تھام لیا سامری و جمشید کا نام لیا وہی گلدستہ طرف بہار کے
پھینکا اب گلدستہ کا رنگ ہی اور تھا بوی خوش نہ آئی چنگاریان نکلین وہ بہار پر پڑین اسی نازنین نے
قریب آکر ایک آئینہ بہار کو دکھادیا پکار کر آوازی جاے غور ہے دیکھو صاحبو صورت ہی اور ہے
بہار نے جو آئینہ کو معائنہ کیا لڑکھڑا کر گری ایڑیان رگڑنے لگی بیہوش ہوئی برق لامع نے جو یہ رنگ
دیکھا کہ بہار و باغبان بیہوش ہوے بہت سے نوجوان ساحر رفیقان باغبان مسحور ہوگئے کنیزان
بہار بھی گرین برق لامع تڑپ کر طرف ابر کے چلی زلفین عنبرین کو ہلاتی ہوئی یہی قصد ہے کہ
ابر سیاہ پر حربہ کرون ٹکڑے اُڑادون اندر سے ابر کے آواز آئی یہ کون بےادب ہے برق لامع نے
دیکھا یہ کون آواز دیتا ہے سر اُٹھاتے ہی وہی نازنین گلگون پوش سایہ ابر مین لہرا رہی تھی
برق لامع کو تڑپتے دیکھا صدادی او برق لامع کیون شامت آئی ہے یہ کہکر کچھ خاک اڑادی
برق لامع کی بھی قلب پر کچھ غبار الم چھایا مثل بہار و باغبان انکو بھی غش آیا ایک یک ساحر جانباز
جانبازی و سرفروشی مین سرفراز اتھو تار رسیدہ گیا ملازمان بہار و باغبان و برق لامع اپنے
افسرون کا یہ حال دیکھکر ابر سیاہ پر جا بڑتے ہین قریب ابر پہونچے وہی نازنین گلگون پوش کسیکو
دیکھکر مسکرا دیتی ہے کسیکو دیکھکر خاک اڑا دیتی ہے کسیکو آئینہ دکھایا ابر تک جانے نہین دیتی
راہ مین روک لیتی ہے کئی سو ساحر اسکے سحر سے بیہوش ہوے ملکہ ناہید مرصع پوش نے کہا صنم
سمجھکر سحر کرو اس بلاے آسمانی سے بچنا دشوار ہے وہ ملعون بڑا مکار و غدار ہے لاچین نے کہا
ملکہ عالم تامل کیجئے مین فوراً تدبیر کرتا ہون یہ کہکر شہنشاہ لاچین نے جھولی سے گولا نکالا اسم سحر
پڑھکر ابر سیاہ کے مارا اوس نازنین نے چاہا بڑھ کر گولے کو روکون گولے سے ایک شعلہ سر پر
اس غدار کے گرا مثل ہیمہ خشک سے جلنے لگی وہ جلکر زمین پر گری عجب طرح کا سناٹا ہوا ملکہ ناہید نے
بڑھکر کہا اے شہنشاہ اپنے کو بچاؤ حالات سے اس سحر کے مین آگاہ ہون جسقدر اس کی تدبیر

ہوگی اسیقدر باعث خرابی ہوا اسیوجہ سے مجکو بیتابی ہی شہنشاہ لاچین نے خیال نکیا اور بھی ایک
گولا پھینکا دونون گولے جاکر ابر سیاہ پر پڑے توڑ کر ابر سیاہ کو پار نکل گئی ابر مین دو روزن
پیدا ہوے اوس روزن سے دھوان نکلا ترقی ہونے لگی کچھ دو چار پتلے دھوئین سے پیدا ہوی
وہ دھوان جسکی آنکھ تک پہونچا نابینا ہوکر زمین پر گرا فریاد کی صدا بلند کی وہ پتلے قریب
لاچین پہونچے کسی نے آئینہ دکھایا کسی نے پھول سونگھایا لاچین ایسا عقیل وفہیم کچھ نکرسکا زبان
تک نکھلی گر کر بیہوش ہوا تاجداران جلیل ورفیقان بے عدیل بیقرار ہوکر دوڑے چاہا کہ اپنے بادشاہ
پر قبضہ کرین ممکن نہوا دود غلیظ ترقی پر ہے اسی سے نابینا ہوکر گر رہے ہین برج کلانسی کوکب روشن ضمیر
بیٹھا دیکھ رہا ہے طریقے سی معلوم ہوتا ہی کہ محشر جادو نی چھپ کر یہ سحر کیا کوکب سے وعدہ کرلیا ہوگا جب
شہنشاہ لاچین بیہوش ہوچکے کوکب نے بھی گولے سحر کے پھینکنا شروع کردیے جو گولا جہان پھٹا صدہا
صدا سے بیہوش ہوے دھوئین سے بھی گرتے جاتے ہین ملکہ گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی نے ملکہ
ناہید مرصع پوش کی کہ سحر مین طاق بلکہ شہرۂ آفاق ہے عرض کی ملکہ عالم یہ سب
انتظام آپکے واسطے ہو رہا ہے ابھی تک خیر ہی جہانتک ہو سکے نکل چلیے جب آپ قلعہ مرصع حصار
سے کوچ کرکے چلی تھین خیر خواہ قدیم قیصر ستارہ شناس حاضر ہوا تھا اونے یہی عرض کی تھی کہ
اس لڑائی مین ملکہ عالم کو صدمۂ عظیم پہونچے گا قول اُس ستارہ شناس کا کرسی نشین ہوا
ملازمان جانباز مبتلاے بلا ہوچکے باقی جسقدر ہین اُنکی بھی یہی کیفیت ہی نابینا ہوتے جاتے
ہین کہ ناہید مرصع پوش نے کہا خاص میری واسطے یہ سب سرداران نامی و پہلوانان گرامی
مبتلاے بلا ہوے ہین اُنکو چھوڑ کر چلی جاؤن یہ مجھ سی نہوگا اے گلگونہ گلگون پوش خیال کرکے
دیکھ روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان کس عالم یاس مین کھڑا ہوا ہی شہزادہ
علمشاہ پر بھی بلائین نازل ہین مین تو صاحب اُنکو نہین چھوڑ سکتی آپ سب صاحب جہان مناسب
جانین وہ کرین مین یہان سے نہ جاؤنگی مجکو بھی یقین ہوا سحر محشر نے قیامت برپا کی اب دفع ہونا
دشوار ہے اسکا رنج وملال کیا بربادی کا خیال کیا اس شعر کے مضمون پر مدار ہے قطعہ دست از طلب ندارم تا کام من برآید
بجانان یا جان زتن برآید ؛ دست از طلب ندارم تا کار من برآید ؛ بڑے افسوس کی بات ہے
کہ جسقدر ہمنے خیال کیا تردد بڑھتا جاتا ہے یہ معرکہ دیکھکر کچھ بن نہین پڑتا یہ باتین ہو رہی تھین کہ

آن برسے مینھ برسنے لگا قطرات آب نے سم کی کیفیت پیدا کی جس پر قطرہ پڑا بیہوش ہوگئے گراٹریان گرنے
لگا ہزارون نے تڑپ تڑپ کر جان دی لاکھون بیہوش ہوکے اب کسی ساحر مین کلام کرنے کی طاقت نہ رہی
خیرخواہان دولت صاحبان لیاقت میدان کارزار سے قدم نہین ہٹاتے ہر چند کہ بخوبی آگاہ ہوئے
کہ ہمارا سحر تاثیر نہین کرتا ہے مرنے کو فوز عظیم جانتے ہین قدم میدان کارزار مین گاڑ دیتے ہین
سمجھ لیا کہ کھیت مین سر سبز ہین ہمچشمون کی طعن نہ سہین خواجہ عمرو کا حال ایرج نوجوان پوچھ رہے
تھے یکایک ابر سیاہ محیط ہوا رعد کی گرج برق کی چمک ہوا کا زور ربانی کا شور خیمے اُڑنے لگے بارگاہین
سرنگون ہونے لگین عمرو ایسا جہاندیدہ و کار آزمودہ فتح شکست تباہی کے بندوبست سب
کچھ دیکھے ہوئے یکایک جو یہ بلا نازل ہوئی نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن جب سر اُٹھا کر دیکھا صدہا
اپنے لشکر والون کو بیہوش پایا باغبان و بہار کے گرنے سے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آیا یہ بھی یقین
کامل ہوا کہ اگر بھاگ کر نکلون گا مبتلائے سحر ہوکر گرونگا بڑا خیال یہ تھا کہ ملکہ ناہید مرصع پوش سحر
کرکے نکلین گی مین اون کے پایۂ تخت سے لپٹ کر نکل جاؤن گا جب برق و باد کو ترقی ہوئی یقین کامل
ہوا کہ اب نکلنا ناممکن ہے اور ملکہ ناہید کو بھی خیال کرکے دیکھا ملکہ ناہید نے بھی بڑے بڑے
سحر کیے کچھ تاثیر نہ ہوئی ابر نہ ٹوٹا اس قدر دھوئین کی ترقی ہوئی کہ ملکہ ناہید مرصع پوش بھی
بیہوش ہوکر گرین اس وقت عمرو نے جلدی مین اتنا کام کیا کہ ملکہ ناہید کو اوٹھا کر زنبیل مین رکھ لیا آپ
روغن عیاری کا نکالا صورت ملکہ ناہید بنکر تیار ہوئے تخت پر پڑ رہے خیال یہ کیا کہ جیسا کچھ انتظام
ہوگا دیکھا جائے گا تمام لشکر اوس دھوئین سے بیہوش ہوا کوئی خورد و کلان باقی نہ رہا کہ اس بلا مین مبتلا
نہوا ہو خواجہ عمرو پڑے دیکھ رہے ہین کہ اب وہ ابر سیاہ شق ہوا محشر جادو ایک عقاب پر سوار
ابر سے ظاہر ہوا ایرج سے کوکب روشن ضمیر اُترا آکر محشر جادو کے قدمون کو بوسہ دیا محشر جادو نے
کوکب کو گلے سے لگا لیا کہا دیکھو اے فرزند سحر اس کو کہتے ہین کوئی بچکر نہ نکلا شہنشاہ لاچین اپنے
سحر پر بڑا ناز رکھتا تھا میرے سحر کے آگے کچھ بھی نہو سکا اے فرزند ارجمند شاہان طلسم عیارون کے خراب
طلسم پر مغرور رہتے ہین بیرون طلسم ہزارون جفائین سہتے ہین علاوہ ازین لاچین سا لہا سال قید
رہا تحفۂ نجات اسکے قبضے مین نہ رہے افراسیاب نے نمک حرامی کی اس کا گرفتار کرنا کتنی بڑی
بات تھی بہار و باغبان کس شمار مین ہین کوکب روشن ضمیر خوش ہوگیا اُستاد اُستاد

گھکے گرد پھرنے لگا معمار بھی موجود ہے اس وقت معمار قدرت نے یہ سمجھایا کہ اے شہنشاہ پاس عصمت وعفت ناموس واحب لازم ہے آپ تنہا بیٹھکر دربار کیجیے کوکب نے کہا اے معمار قدرت اس بدنصیب نے ایسا صدمہ عظیم پہونچایا یعنی حنائے گلگون پوش کو میرے سامنے قتل کیا آنکھون کے نیچے تصویر خیالی اس محبوب جانی عیار حیا ودانی کی پھرتی ہے دل یہی چاہتا ہے کہ کوہ و دشت و بیابان سے سر ٹکرا کر مرجاؤن اے معمار قدرت اے صادق دوست اپنی کیفیت یہ ہے اپنے حال مصیبت نہ اثر پر خود عبرت ہے نظم

کسی کے عشق مین کوئی نہ مبتلا ہو کبھی
کوئی نہ بحر محبت کا آشنا ہو کبھی
کسی کا دل نہ کسی شخص سے لگا ہو کبھی
مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہو کبھی

کسی کا دل نہ الٰہی غم و الم مین رہے
کوئی نہ گیسوئے جانان کے پیچ و خم مین رہے

کوئی جہان مین نہ بیمار ہو محبت کا
بتون کے عشق مین رسوائیان ہین حد سے سوا
یہ وہ مرض ہے کہ عیسیٰ سے ہو نہ جسکی دوا
قسم خدا کی یہ مطلع کسی نے سچ ہے کہا

یہ عشق وہ ہے کہ پتھر کو دم مین آب کرے
لگائے دل وہی جس کو خدا خراب کرے

عزیزو ہان یہ فن عاشقی برا ہے کمال
نہ پوچھو دل پہ گذرتی ہے اپنے کیا مہ و سال
جسے ہو عشق کسی کا اسی سے پوچھو حال
ہمیشہ رہتا ہے معشوق ہی کا رنج و ملال

اسی کے دھیان ہی مین وہ مدام رہتا ہے
اسی کا لب پہ شب و روز نام رہتا ہے

خدا کے واسطے بولو تو اپنے منھ سے ذرا
ملاؤ آنکھ نہ مجھسے چھپو برائے خدا
تمھاری چپ نے تو گویا مجھے ہے قتل کیا
کوئی زمانے مین ہوگا نہ بے وفا تمسا

کچھ اب تلک نہین معلوم دل کا حال تمھین
ہمارا دم ہے نکلتا نہین خیال تمھین

یہ کلمہ سخت امانت نے یار سے جو سنا
جھکائے شرم سے گردن وہان سے گھر کو گیا
ہوا الم دل حسرت زدہ کو حد سے سوا
نہ مین نے قصد کیا پھر کسی سے الفت کا

کسی حسین کو دل اپنا نہ پھر دیا مین نے
نہ نام عشق کا بار دگر لیا مین نے

یہ مسدس پڑھکر کوکب بہت رویا معمار نے کہا اے شہریار خدا پامال ہوئی ناہید زوجہ خاص صاحب عصمت و عفت خدمت مین حاضر رہین گی کوکب نے اک آہ کی کہا اے یار وفادار اے مونس غمگسار رنگ خاطر برہم گیا یاد نہین بھولتی معشوق عاشق خصال صاحب حسن و جمال کس کس وفاداری کو یاد کرون کس طرح دل کو سمجھاؤن اس یاد کا فراموش ہونا دشوار ہے یکایک فلک نے داغ تازہ دکھایا اشعار

مایوس ہر طرف سے دل دردمند ہے
گھٹتی ہے کھینچنے سے یہ طرفہ کمند ہے
پوچھے امید بستہ سے فرقت کی شب جا
خود درد عشق میری طرح دردمند ہے
سینہ کی جا مین یہ اُسے بادل کا انتظار
ہمنے سنا ابھی سے وہان راہ بند ہے
نالہ مرا غبار ہے صحرائے عشق کا
سو جان سے نثار دل مستمند ہے

کیونکر ہو رسم آمد و شد راہ بند ہے
دو بھر مجھے بھی یار کو بھی ناپسند ہے
گردش ذرا تھمی ہے جو آج اپنے بخت کی
باب قبول آج کھلا ہے کہ بند ہے
سینے سے دل کہ آئینہ گھر سے نکل پڑا
دست سبو و گردن مینا بلند ہے
ڈرتے ہین کوئے یار مین لیر لگے نہ تیر
جتنا ملا ہے خاک مین اتنا بلند ہے
کیا وصل یار کا ہی مرہم تھا اے جلال

ہم ناتوان ہین یار نزاکت پسند ہے
ہوتا ہے آہ کرنے سے کم رشتۂ حیات
مضطر ہے آسمان کہ مرا کام بند ہے
پھرتا ہے دل مین مضطربانہ ادھر اُدھر
دیکھین تری نگاہ کی کیسی سپند ہے
کثرت ہے ابلہ دید کی محشر مین قبل حشر
ہمکو یہان بھلا سے بھی خوف گزند ہے
جلوے دکھا رہی ہے وہ کچھ تیری آرزو
پہلے سے داغ حسرت حرمان دو چند ہے

اس سوز و گداز سے یہ اشعار کوکب نے پڑھے کہ معمار بھی رونے لگا کہا حضور انتظام سلطنت کیجیے عشق و عاشقی کا نام نہ لیجیے کوکب نے کہا اے معمار ہر چند ضبط کرتا ہون دل نہین مانتا اس داغ کا دھبہ دامن قلب سے چھوٹنا دشوار ہے سلطنت کا بھی انتہا کا خیال ہے ان سب باغیون مین ساربان زادہ بھی ہے یا نکل گیا معمار نے کہا مین نے عمرو کو نہین دیکھا لیکن یہ یقین کامل ہے کہ ناہید کے ساتھ ضرور آیا ہوگا کہان جائے گا کل تخت سلیمانی آراستہ کیا جائے گا ایک وقت مین سب کا دیوالہ بھیجا جائے گا موافق حقیقت سزا تجویز ہوگی تمام سرداران کوکب جمع ہین صدائے مبارکباد بلند ہے خرامان خرامان اوسی برج مین اگر پہونچے محشر تو اپنے ہوش مین نہین ہر اپنے سردارون سے کہہ رہا ہے دارین استاد ہون جلاد صاحب بیداد موجود رہین ایک ایک کو قتل کرونگا ان سب کے خون سے ہاتھ بھرونگا

سرداران کوکب جنکے عزیز دار قتل ہوئے ہین وہ ترغیب دے رہے ہین کہ اے شہنشاہ ہم سب کو بدلا اپنے
عزیزون کے خون کا لینا ہے رات ہی سے میدان خونی کی تیاری ہو جائے گی دلون مین داغ ہین دیکھین
جہانگیر کیسی شوکت دکھاتے ہین ہزارہا ملک ویران ہوا آپ کے استاد محشر جادو کا سب پر
احسان ہے محشر جادو نے برائے رفع ملال کوکب طائفے وغیرہ طلب کیے ناچ گانا ہونے لگا
معمار قدرت و محشر جادو کو منظور ہے کہ رنج و ملال کوکب کا دفع ہو امورات مالی و ملکی
کا انتظام رہے بڑی بڑی بربادیان ہوئین کوکب بھی ان سب کو تسکین دے رہا ہے چار پہر رات
اسی ہنگامے مین بسر ہوئی جلاد فلک نے تیغہ مہر کو حمائل کرکے خنجر بران آفتاب لیکر ہمراہ لیا فوج ضیا و شعاع
ہمراہ بصد قہر و عتاب میدان خونی چرخ نیلی و چرخ زبرجدی مین جلوہ فرما ہوا ادھر کوکب لباس
سرخ پہن کر تخت پر آکر مائل بیداد ہوا تمام اسباب سیاست حاضر ہے ایک جانب جلادان خرس طینت
میمون خصلت خنجر ہائے برہنہ ہاتھ مین بدعت بات بات مین شلنگین لگا رہے ہین یہ شعر زبان
پر جاری فرد سلطنت سلطان کند فریاد بر جلاد چیست * چرخ را دانہ بلا شد طعنہ بر صیاد چیست *
ایک جانب جاربن استاد ہین آرہ کش تسمہ کش چشم کش اسباب سیاست لیے ہوئے حاضر ہین آمادہ
خونریزی معمار قدرت بصد رعب و صولت سامنے کوکب روشن ضمیر کے دست بستہ حاضر
ہوا محشر جادو دنگل زرین پر بیٹھا ہوا کوکب کو ترغیب دے رہا ہے کوکب نے بقہر و غضب
تمام معمار کو حکم دیا کہ اے خیر خواہ دولت فرداً فرداً ان باغیان پر جفا کو ہمارے سامنے لاؤ،
معمار قدرت جلا کوکب کے اشارہ ہی کا منتظر تھا تیغہ تولتا ہوا ڈورا کھولتا ہوا اس برج سے
اترا نگاہ اوٹھا کر دیکھا جہان تک نگاہ کام کرتی ہے تمام سرداران زبردست بادہ جرات سے
مست بیہوش و مدہوش پڑے ہوئے ہین ایسا محشر جادو نے سحر کیا بھائی کو بھائی کی خبر نہین خاک و
خون مین آلودہ ہے اس خرابی کا دل پر اثر نہین دیر تک معمار بھی رویا کیا بے اختیار اس حالت
اضطرار کو دیکھکر یہ اشعار پڑھنا شروع کیے شعر کیا ہوئے اسکندر و فغفور دارا کیقباد * جو غرور و کبر سے
پھرتے تھے اٹھلاتے ہوئے * چشم عبرت کھول کر دیکھو جفائے آسمان * ایسا باران ظلم کا دیکھا ہے
برساتے ہوئے * دل کہتا ہے اے معمار قدرت یہ وہ سردار تہمتن ہین یہ وہ افسران
صف شکن ہین کہ کبھی کسی سے پلک نہین جھپکتی آج بیہوش پڑے ہین کوئی خبر لینے والا نہین ہے

سوچتا ہوا اول قریب باغبان قدرت آیا زبان مین سوزن دے کر بعبد قہر و عتاب اوٹھایا کہ اے
جوان چل تجکو شہنشاہ کوکب نے یاد فرمایا ہے وقت سزا و جزا آیا ہے اختتام زمانہ سرکشی ہوا کیون
اے باغبان سلطنت افراسیاب کو مٹا کر چین نہ آیا دیکھو فلک نے کیا رنگ دکھایا باغبان نے
بہ نگاہ حسرت معمار کو دیکھا کشان کشان لیے جاتا ہے پوچھا اے معمار ہمارا دربار کہان سمجھا جائیگا
معمار نے کہا اے باغبان شہنشاہ کوکب روشن ضمیر تخت انتظام پر جلوہ فرما ہین باغبان نے سر
جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا ناگاہ پردہ بارگاہ کا اوٹھا نگاہ پڑی باغبان کی کوکب لباس گلنار پہنے
ہوئے للکار رہا ہے باغبان نے کچھ خوف نہ کیا بطریق اہل اسلام سلام بھی ادا کیا کوکب نے
بہ نگاہ قہر و غضب دیکھکر کہا کیون او باغبان تجکو کچھ نابدولت کا خوف نہ آیا باغبان نے ضبط
کرکے جواب دیا اے کوکب یہ تیرا کیا حال ہوا اور رفیقان قدیم کدھر گئے کوکب نے کہا اب
سب احوال کھلجائیگا الگ لیجا کر اس گنہگار کو بٹھاؤ نام اس کا فرد گنہگاران مین درج کرو دوسرے
گنہگار کو لاؤ معمار نے باغبان کو الگ بٹھایا کسی کمیدان رسالدار کو پھر کشان کشان لایا اسی طرح
دربار مین سمجھاتا ہے معمار نے ایک مکان مقرر کردیا وہان لاکر بٹھال دیتا ہے تار بندھا ہوا ہے
جب ایرج نوجوان کو بلایا شاہزادہ مسلسل و مطوق جھومتا ہوا سامنے کوکب کے پہونچا پکار کر
آواز دی کہ سلام من درین مجلس و درین مجمع برکسے باد کہ بداند و بشناسد کہ خدا ایک است و
دین پیغمبر خدا برحق کوکب کے اعتقاد مین فتور آچکا ہے خود پرستی کا قصد کیا بقہر و غضب جواب
دیا کہ او نبیرہ حمزہ جاہ و جلال نابدولت کا دیکھا بہتر یہ ہے کہ نابدولت کو سجدہ کر ایرج نے منھ
پھیر لیا کوکب نے اشارہ کیا سامنے سے ہٹاؤ اور جوانان صف شکن کو لاؤ تین پہر دن معمار قدرت
کو اسی آمد و رفت مین گذرا کہ معمار قدرت میدان کارزار مین جاتا ہے وہان سے ایک
جوان کو سامنے کوکب کے لاتا ہے دربار مین آیا اور حکم ہوا ایک قصر مین ٹھہراؤ یہی ہو رہا ہے
پہر دن پچھلا باقی رہگیا کوکب نے حکم دیا اے معمار ناہید مرصع پوش کو اتنے کوڑے مارونگا کہ
کھال گرادونگا نابدولت سے بغاوت کی معمار جھومتا ہوا چلا اس مقام پر آیا جہان ملکہ ناہید نقلی بیہوش پڑی
ہین پکار کر آواز دی اے ناہید چل تیرا شوہر تجکو یاد فرماتا ہے ناہید روتی ہوئی اوٹھی دوڑ کر قدمون سے
معمار کے لپٹ گئی معمار کو خوف خدا آیا کہا کیون اے ملکہ عالم یہ وقت آپ کو یاد نہ تھا کوکب

روشنضمیر بادشاہ طلسم نورافشان ہے اس کے ساتھ یون بغاوت کی انجام یہ ہوا ناہید نقلی نے
ہاتھ باندھ کر کہا اے معمار مسلمانون نے چہار جانب سے گھیر لیا آمادۂ حرب وپیکار کیا عورت کی عقل
ناقص کوئی مشیر وندیم ایسا نہ تھا کہ جس کو خدمت مین اپنے شوہر کے روانہ کرتی اب تمھارا یہ احسان ہے
کہ مجکو سر دربار عام نہ لیجاو تخلیہ مین مجکو لے چلکر ٹھہراو پھر جاکر کوکب کو بھیجو اس بات پر آمادہ کردو
کہ اپنے ہاتھ سے قتل کرے میرا شوہر ہے جس طرح سے بن پڑے گا خطا معاف کراونگی سر اطاعت قدمون پر
جھکا دونگی عذر بھی کرونگی آیندہ بقول آتش جو کچھ ذہن مین آئے فرد اگر بخشے زہے رحمت
نہ بخشے تو شکایت کیا؛ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے؛ معمار کو رحم آگیا حال مصیبت مآل
ملکہ ناہید کا دیکھکر خود بھی رویا ملکہ ناہید کو لیکر ایک قصر تنہا مین آیا وہان ناہید کو چھوڑ کر پاس
کوکب کے آیا کہا اے شہنشاہ تشریف لیچلیے جب کوکب اپنے مقام سے اوٹھا کہا کیون معمار
اس گیسو بریدہ کو دربار عام مین کیون نہ لایا کہ بذلت حکم قتل دون بلکہ اپنے ہاتھ سے سزا دون
معمار نے عذر کیا کہ اے شہنشاہ عالم شاہ وقاسم وجہانگیر وایرج وغیرہ گنہگاران سرکاری موجود
ہین جس طرح دل مین سرکار کے آئے اس طرح قتل کرین جو مناسب ہو سزا دین کوئی منع کرنے والا ہے
یہ گنہگار اسی کے لائق ہین بلکہ بر سر صاحبقران لشکر کشی کیجیے انکو بھی جلکر گرفتار کرین نام مسلمانان
صفحۂ ہستی سے مٹادین لیکن ملکہ ناہید کی خطا کہنے سے غلام کے معاف فرمائی جائے اغوائے
دشمنان سے ایسی سرکشی سرزد ہوئی یہ مجال نہ تھی کہ حضور کے مقابلے مین اس طرح آنے کا قصد
کرتی یہ سب باغی سمجھا کر لائے کوکب جب اُس قصر مین آیا دیکھا ناہید محجوب شرمسار بقرار
واشکبار سر جھکائے ہوئے بیٹھی ہے کوکب سمجھا تھا مجکو دیکھتے ہی عذر کرے گی قدمون پر
گرے گی کوکب تو اوسی خیال مین تھا جیسے ناہید سے چار آنکھین ہوئین کوکب نے للکارا کیون
او گیسو بریدہ تو نے ہمارے دشمنون کا ساتھ دیا ما بدولت کا کچھ خیال نہ کیا دیکھا انجام کیا ہوا ایک
سحر مین اوستاد والا نژاد نے سب کو بیہوش کر لیا تیور بدل کر یہ جو کوکب نے کہا تو ناہید مثل
شعلۂ جوالہ اپنے مقام سے بھڑک کر اوٹھی کہا او موئے نگوڑے کیون بیہودہ بکتا ہے اگر تیرے اوس
پیر نابالغ نے سحر کیا اور مین گرفتار ہوئی تیرے سامنے آئی اس پر ناز کرتا ہے مین ہرگز تیری
اطاعت نکرونگی مین نے ایرج نوجوان سے ملکہ بران کو منسوب کیا میری دختر بلند اختر ہے

جو کچھ کیا خوب کیا جو تجھ سے ہو سکے قصور نکر یہ سنکر کوکب غصہ مین کانپا معمار نے پہلے ہی تدبیر کی
تھی سلاح جسم سے کوکب کے دور کردیے تھے کوئی چیز پاس کوکب کے باقی نتھی ناہید یہ کلمات
سخت کہتی ہوئی اوٹھی ایرج کو یہ جہت نام لیا علمشاہ وغیرہ کو اپنا مددگار بتایا کوکب کے سامنے سر
جھکایا کوکب کو بہت غصہ آیا جھپٹ کر چلا جب قریب ناہید پہونچا نیمچہ ہلالی کمر مین ناہید کے
لگا ہوا تھا اس وقت ایسے کلمات ناہید نے کوکب کو کہے کہ کوکب سے صبر نہو سکا چار جانب
نگاہ اوٹھا کر دیکھا نیزہ تلوار خنجر اپنے پاس نہ پایا ناہید کی کمر مین جو نیمچہ لگا تھا کوکب نے بڑھکر
وہی نکال لیا نیام پر ہاتھ رکھکر چاہا کہ کھینچون معلوم ہوا کہ نیام سخت ہے یا تلوار مین زنگ آگیا
ہے غصے مین آکر کوکب نے زور کرکے تلوار کو کھینچا نیمچہ تو کھنچ آیا نیام سے اُسکے دھوان نکلکر دماغ
مین کوکب کے پہونچا صرف ارے کی آواز دی اور لڑکھڑا کر گرا گرتے ہی بیہوش ہوا ناہید نقلی نے
آواز دی منم مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار عمرو بن امیہ نامدار مکان
تو تنہا تھا خواجہ عمرو کوکب کو بیہوش تو کر ہی چکے تھے بیہوشی کی پٹی دماغ پر چڑھا دی اوٹھا کر
نذر زنبیل کیا خود کوکب بنکر قصر سے باہر نکلے باتون مین لگا کر معمار قدرت کو بھی بیہوش کیا وہان
سے ٹہلتے ہوئے اوس دربار عام مین تشریف لائے جہان محشر جادو موجود تھا ترغیب
قتل مسلمانان کر رہا تھا دم مکاری کا بھر رہا تھا کوکب کو جو آتے ہوئے دیکھا اُٹھ کھڑا ہوا
پوچھا کیون فرزند ناہید کا کیا انجام کیا کوکب نے کہا عرض کرونگا اوستاد ابھی بڑے جھگڑے
باقی ہین اوسی کی ذات کے یہ سارے فساد ہین یہ کہکے باتون مین لگایا آپ آکر تخت پر جلوہ فرما
ہوئے محشر کو ذکل دیا باتین کرتے کرتے ساقی سے اشارہ کیا اس نے جام دیا عمرو نے بیہوشی
ملائی محشر سے کہا اس کو تو نوش فرمایئے محشر جادو نے بلا تکلف جام لے لیا انجام سے باہر نہ تھا
خوشی خوشی پی گیا پیتے ہی گھبرایا اپنے مقام سے اوٹھا کہا اے فرزند میرا عجب حال ہے یہ شراب کیسی تھی عمرو
نے کہا شراب تو نوشید تھی ٹہلیے جسم کو ہوا لگے محشر اپنے مقام سے اوٹھا اوٹھتے اوٹھتے لڑکھڑا کر گرا
بیہوش ہوا عمرو نے اوس کی زبان مین سوزن دیا ایک قصر تنہا مین لاکر محشر کو ایک ستون سے
باندھا کوکب کو تو پہلے ہی نذر زنبیل کر چکے ہین معمار قدرت بھی قبضہ مین آچکا ہے اب خواجہ نے
اپنی صورت اصلی بنائی تازیانہ حضرت اسحاق کا ہاتھ مین لیا محشر جادو کو ہوشیار کیا محشر کی

جو آنکھ کھلی یہ قیامت دیکھی اپنے کو مجبور و لاچار پایا رسیون سے بندھا ہوا زبان مین سوزن
کوڑا ہاتھہ مین لیے ہوئے نہنگ بحر عیاری ہژبر دشت طراری قلعہ گیر بے جنگ سرکوب ساحران جہان
شاطر زلزلہ قاف ثانی سلیمانی طرار خنجر گزار خواجہ عمرو بن امیہ نامدار بقہر و غضب تمام فرمارہے ہین
او ہیجا تو نے دیکھا مین نے کوکب کو بھی قبضہ مین کیا اوسکا بھی ستارہ گردش مین آیا معمار مکان بنا ہوا
بہتر ہے کہ سامری و جمشید پر لعنت کر دیکھ اس وحدہ لاشریک نے مجھہ مور ضعیف مشت استخوان
کو تجھہ ایسے پیل دمان پر غالب کرایا وحدانیت کا قائل ہو مذہب باطل پرستی پر نہ مائل ہو محشر
سے یہ باتین ہو رہی تھین عمرو نے چار آنکھین کین اور کہا یہ ہیجا بڑا ساحر آبرودار ہے ہر روز نور افشان
پہلو نشین سامری و جمشید ہمیشہ بڑے بڑے ساحران جلیل اس مغرور کی صحبت مین رہتے ہین عمرو
کو جوش و خروش مین اس مغرور و متکبر نے دیکھا ہاتھہ پاؤن مین رعشہ آگیا قلب تھرا گیا پریشان
چار جانب نگران بصورت آئینہ حیران لرزان ترسان لیکن مردود ازلی ہے زنگ کفر آئینہ دل
سے دور نہ ہوا کلمات ہدایت آیات خواجہ عمرو سے اوس کو سرور نہوا ناگاہ خشمگین عمرو پر ڈالی مراد
یہ تھی کہ او عمرو جو تجھہ سے ہو سکے قصور نہ کر ہمسے یہ نہ ہوگا کہ پونے دو سو خدا اون کو چھوڑین
دین جد و آبا سے منھہ موڑین لاکھون جان ہماری نام سامری و جمشید پر نثار ہے ہم ایسون کو تیرا
سمجھانا بالکل بیکار ہے یہ جو عمرو پر ظاہر ہوا یہ ہیجا انکار کرتا ہے پیشانی بھی اسکی سیاہ ہے مسلمان
نہوگا بموجب مضمون فرد گلیم بخت کسانے کہ بافتند سیاہ ؛ بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ؛ یہ خیال
کر کے کوڑا مارا گوشت پوست اڑنے لگا اس طرح کا اس ہیجا نے ایک نعرہ آہ کیا کہ اپنی آگ
مین آپ جل کر خاک ہوا ناری جہنمی کا قصہ پاک مرنے سے اس کے زمین و آسمان متزلزل و متحرک
ہوا اسکان اس کے سحر کے جو بنائے ہوئے تھے وہ جلے باغ مین اس باغی کے آگ لگ گئی تمام سرداران
نامی کو ہوش آیا لاچین نے اوٹھتے ہی رستم سے کہا حضور خواجہ عمرو نے کچھہ کام کیا ورنہ محشر تو
قیامت برپا کر چکا تھا اسی پردے مین اس مکار نے سحر کیا کہ ہم خبردار بھی نہ ہونے پائے ورنہ
دفع کرتے چلے تو اوس نے فکر کر کے شاہزادہ ایرج نوجوان سے لوح لی اسی وقت یہ سحر ظاہر ہوا
ابر دھوان دھار نے تمام عالم کو گھیر لیا الحمد للہ انجام بخیر ہوا یہ کہتے ہوئے چلے سب سردار
ہمراہ ہین یکایک سب نے دیکھا قصر بلند سے خواجہ عمرو ہنستے ہوئے باہر آتے ہین لاچین نے

بڑھکر پوچھا اے شہنشاہ عیاران لے سر حلقۂ خنجر گذاران حقیقت مین کیا کارنمایان کیا عمرو نے کہا
اے لاچین۔ مجھے بڑی مشکل ہے اب یکیموں فلک کج رفتار کیا دکھائے خدا اپنا فضل کرے کہ عیاری
ہماری راس آئے سب سردار خواجہ عمرو کو دعائین دینے لگے کہ اے یاور غریبان ولے دادرس
بیکسان اصل تو یہ ہے کہ طلسمات ساحران کے آپ فتاح ہین منازل عجائب و غرائب کے حضور سیاح
ہین بڑا کارنمایان کیا ایسے ظالم مکار و غدار پر قبضہ کر لیا عمرو نے کہا یارو دعا کرو کہ کوکب روشن ضمیر کا
مزاج اصلاح پر آئے ایسا نہو بھڑ بگڑ جائے مجھے اس کا قتل کرنا منظور نہین ہے ایسے یاران ہمدم
صاحبان شوکت و حشم کس کو ملتے ہین ہماری محبت مین اوس نے بڑے بڑے رنج والم اوٹھائے ملک اپنے
برباد کرائے ثابت قدم کوی محبت رہا ہین کیونکر اوس کا مٹنا گوارا کرون اوس نے نامے جو مجکو اسطرح کے
لکھے وہ وقت انتشار تھا دوستان صادق سے اگر کوئی رنج و ملال پہونچے اس کا یاد رکھنا مروت سے
بعید ہے سب نے سر جھکائے کوئی جواب نہ دے سکا لاچین نے بھی یہی کہا اے شہنشاہ عیاران لے
تاجدار خنجر گذاران کسی کو آپ کی رائے مین دخل نہین ہے جو مناسب وقت ہو وہ کیجیے عمرو نے
لاچین سے صلاح کر کے ایک قصر عالی خالی کر دیا ناہید مرصع پوش زوجہ کوکب کو لباس فاخرہ پنہا کر
زنبیل سے نکال کر ایک طرف بٹھایا کوکب کو سریر جہانبانی پر جگہ دی سپر و شمشیر برہنہ سامنے
رکھی تاج وغیرہ اسباب شوکت شاہی سے آراستہ کر دیا کہ اپنے کو مجبور و لاچار نہ سمجھے ایرج کو بھی
ایک جانب بٹھا دیا کسی غیر کو اس مکان مین دخل نہین ہے اب کوکب کو ہوشیار کیا اپنے ہاتھ
بھی رومال سے باندھے اب جو کوکب کی آنکھ کھلی یہ سامان دیکھا کہ عمرو ہاتھ باندھے ہوئے
زار زار مثل ابر نوبہار رو رہا ہے زبان پر یہ کلمات حسرت آیات جاری بصد بیقراری کہ اے
برادر بجان برابر اے شہنشاہ طلسم نور افشان اے آسمان جود و سخا کے ماہتابان میری خطا معاف
فرمایئے اگر برائے انصاف تصور فرمائیے تو مین نے آپ کی حفاظت آبرو لیاقت کی آپ نے معمار ایسے
بدباطن کو مقرر کیا کہ سرداران کو ہمارے سامنے لاؤ وہ جملہ ساحر و غیر ساحران کو بذلت و رسوائی
آپکے سامنے لایا آپنے سو دو سو کو قتل کیا باقی کو گوشے مین نگاہ رکھا اسی طرح بقدمہ صاحب عصمت
و عفت ملکہ ناہید مرصع پوش کو حکم عام دیدیا کہ کشان کشان دربار مین لاؤ کیون برادر
غصہ مین تمکو خیال نہ رہا کہ زوجہ سر دربار جو آئے گی کس کی آبروریزی ہے لے برادر مین نے اس کا

خیال کیا زوجہ کو تمھاری زنبیل میں چھپایا اسی کی شکل بنکر تمھارے سامنے آیا محشر جادو
راصل جہنم ہوا سامنے بیحیا کا لاشہ پڑا ہے اے برادر جو ہمارے تمھارے وعدہ تھا وہ پورا ہوا یہ تکلف کی عیاری
ہوئی حفظ آبرو کا خیال رہا سب طرح خدا کا فضل رہا ورنہ یہ تیغ بید ریغ ہے گردن از مو باریک
اس حقیر پر تقصیر کو قتل کیجیے اس واسطے بھائی چارہ نہ کیا تھا میں اپنی جان دونگا تمھاری ذلت
گوارا نہ کرونگا اس طرح سے بہ فصاحت و بلاغت عمرو نے سامنے کوکب کے تقریر کی کوکب بھی
بیقرار ہو کر رونے لگا آبرو کا جو خیال آیا کہ اے کوکب مین نے غضب کیا تھا کہ زوجہ خاص کو سردربار
بلوایا حقیقت مین عمرو نے جان و آبرو کی حفاظت کی اگر اس کو سر دربار قتل کرتا تمام عالم
مین مطعون ہو جاتا یہ بات ضرور مشہور خاص و عام ہوتی کہ کوکب نے اپنی زوجہ کو سر دربار قتل کیا
منظور نظر تھی شاید کوئی عیب فاش ہوا اگر مین اپنے کو قتل بھی کر ڈالتا یہ بدنامی نہ مٹتی ایسے ایسے خیالات
جو دل مین آئے عمرو نے کوکب پر بھی طعن کی کہ کیون بھائیو خود پرستی کیا چیز ہے وحدانیت پروردگار
مین دخل دیے ڈالا بالکل بے تمیز ہے بس یہی اعتقاد ٹھیک ہے کہ وہ وحدہ لاشریک ہے
یہ کہکر عمرو نے زبان سے سوزن بلا تکلف نکال لیا دریائے محبت کوکب نے جوش مارا خواجہ کے
گلے مین ہاتھ ڈالکر بہت رویا ناہید مرصع پوش کے ہاتھ کھولے خطا معاف کی ایرج نوجوان کو گلے سے
لگا لیا سر جھکا کر کہا اے شہریار مقام فخر و افتخار ہے کہ جس کے آپ خویش کہلائین جہانگیر و علمشاہ و قاسم
سے سمدھی صاحب کہکر ملا ترنج خوشبوئی ایرج نوجوان کے سینہ پر لگایا نسبت پختہ قرار دی گئی
صدائے مبارک باد بلند ہوئی عمرو نے معمار قدرت کو بھی نکالا معمار قدرت کی جو آنکھ کھلی وہ
دربار دیکھا کہ شہنشاہ عیاران کرسی جواہر پر جلوہ فرما ہین شہنشاہ کوکب روشن ضمیر بصد جاہ و
توقیر تخت پر جلوہ افگن ایک جانب شہنشاہ لاچین والا تمکین علمشاہ نوجوان و قاسم عالیشان
و جہانگیر دلاور شیر بیشہ صاحبقرانی یہ سب دلیر صد ہا شاہان اولوالعزم و ساحران نامی سب
جمع ہین دنگ ہو گیا ہوش و حواس پراگندہ حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ ان قیدیان محبس مصیبت بلا
نے کیونکر رہائی پائی عمرو نے معمار قدرت کی طرف دیکھکر فرمایا اے دوست جانباز و اے محب
دمساز بہتر یہ ہے کہ دین وحدانیت پر قائم رہو شہنشاہ کوکب نے جو دین تبدیل کیا تھا منفعل ہوئے
ہمارے ان کے صفائی ہو گئی یہ سنکر معمار اوٹھ کر قدمون سے عمرو کے لپٹ گیا یہ بھی دیکھا کہ

صدائے مبارکباد و سلامت باد سے گوش گردون کر ہو رہا ہے ہر خورد و کلان خوش و خرم دلوں سے
دور رنج و الم ساقی بچے حاضر ہیں جام بادۂ ارغوانی گردش میں ہر ایک نازنین مہ جبین حسن میں
اپنے لاثانی رقص ہو رہا ہے کہ تو ئی فلک کو رشک زہرہ فلک کو خواہش ہے کہ بازار محفل عیش منزل کی
مشتری ہوں دائرہ ماہتابان رقاص ثابت و سیارگان صدائے ہو شاہوش و نوشا نوش بلند اس
محفل عیش و نشاط میں سب حق پسند معمار مبہوت ہو کر قدموں سے خواجہ کے لپٹ گیا کہا خواجہ کیا کہنا
تمھاری ذات سے چراغ دین اسلام روشن ہے شیطان دشمن ایمان اس راہ پر خطر میں ہر وقت
رہزن ہے صدق دل سے مطیع اسلام ہوا سب کا بخیر انجام ہوا کوکب نے کہا اے شاہنشاہ عیاران لشکر
زلزلہ قاف ثانی سلیمان کس مقام پر فروکش ہے طبیعت نہایت مشوش ہے اسی وقت عمرو نے تمام
کیفیت رہا ہونے حیرت جادو کی بیان کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ حیرت بادشاہ کو گرفتار کر کے
لے گئی ہے اس کی فکر واجب و لازم ہے ملازمان صاحبقران تلاش کر رہے ہیں گئے میں اس طرف
چلا آیا شکر ہے کہ بیان کا انجام بخیر ہوا ملکہ ناہید مرصع پوش تخت سے کھڑی ہو گئی کوکب
سے متوجہ ہو کر کہا کہ اے شاہنشاہ گیتی ستان آپ حالات خدائی خورشید روشن تن
سے بخوبی ماہر ہیں کہ اوس کے شعبدے تیار ہو گئے دربند جا بجا آراستہ ہیں حاکم مقرر ہیں اسکے
ملک تک رسائی نہایت دشوار ہے صاحبقران زمان آگاہ نہیں ہیں جان دینے پر قصد
کرینگے بلا میں مبتلا ہو جائیں گے وہ شیر بیشۂ جرأت یکہ تاز میدان جلالت مکر و فریب کو کیا جانیں
اس وقت میں واجب و لازم ہو کہ چلکر اپنے آقا کی شراکت کریں بخوبی سمجھائیں کہ اوس شعبدہ بانکے
اقلیم میں جانے کا قصد نہ کیجیے اگر جائیں جانبازی کر کے رہبری کرنا بہتر ہے کوکب کو یہ بات بہت
پسند آئی اسی وقت دربار کو برخاست کیا خواجہ سے کہا آپ رفیق کامل صاحبقران زمان کے
ہیں دربند مرجان پر عیار موجود ہے ایسا نہو صاحبقران زمان پر عیاری کرے آپ اپنے کو
جلد پہونچائیے خیر خواہان سلطنت بھی انتظام ممالک سے مہلت کر کے حاضر ہوتے ہیں خواجہ عمرو
گھبرا کر اپنے مقام سے اٹھے سب واقف کاروں نے یہی کہا کہ وہ بڑا شعبدہ باز ہے اسکو اپنے سحر و
ساحری پر نہایت ناز ہے جہاں تک ہو سکے صاحبقران کو جا کر روکیے کہ لقا کا پیچھا نکریں جب اقلیم
خورشید روشن تن سے باہر نکلے سمجھ لیجیے مقابلہ کیجیے عمرو نے کہا اے یاران ہمدم حمزہ دہ شیر دلیر

ہے جو کہتا ہے وہ کرتا ہے تعاقب لقا چھوٹنا غیر ممکن ہے جہان لقا جائے گا اگر دریا آتش ہو یا قلعہ سرکش ہو صاحبقران زمان وہان ضرور جائین گے بڑے بڑے ملک مٹے معرکۂ عظیم پڑے غازی خوب خوب لڑے پروردگار نے فتح و نصرت نصیب غازیان کی ہر مقام پر امید زیست نہ تھی اسی طرح ان ممالک پر بھی لڑائی پڑے گی کوکب نے کہا خواجہ بڑی مشکل ہے آج تک کوئی حال افسون گری سے اس مکار کے آگاہ نہین ہوا ہر شخص یہی کہتا ہے اس کی خدائی کی کیا بات ہے خداوند خورشید روشن تن صاحب کرامات ہے اس طرح کی آپس مین صلاحین ہوئین کوکب نے کان مین بھی خواجہ کے سمجھایا بہار و باغبان کو بھی آگاہ کیا شہنشاہ لاچین نے بھی یہی کہا انشاء اللہ اپنے وقت پر پہونچائے گا اسی وقت شہنشاہ لاچین مع سرداران جلالت آئین طلسم ہوشربا کے روانہ ہوگئے کوکب بصد شان و تجمل طرف طلسم نورافشان کے گئے خواجہ عمرو ملکہ بران و ناہید سے رخصت ہو کر مع علم شاہ و قاسم و جہانگیر و ایرج و جملہ سرداران تہمتن و دلیران صف شکن بصد شان و شوکت طرف لشکر صاحبقران زمان کے روانہ ہوئے ان سب کو راہ مین چھوڑیے حالات جلالت آیات ان سب کے وقت پر تحریر کیے جاوین گے

دو کلمہ داستان حیرت بیان زلزلہ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالیشان از دربند مرجان تا قلعہ خورشید نگار کہ خورشید روشن تن نے لقا کو دامن پناہ دیا ہے و ذکر دربندہائے خورشید نگار و عیاریان خواجہ عمرو کی بطرز نو ساحران غدار پر و دیگر حالات متعلق داستان ہذا ساقی نامہ مصنف

کہان ہے مرے ساقی سیمتن	کہ برخاست ہوتی ہے اب انجمن	نئی پھر طلسمات کی سیر ہے
تجھے رند مشرب سے کیون بیر ہے	چل اے توسن کلک جادو رقم	طرارے بھرے گا کمیت قلم
مداران مضمون کی ٹیڑی جمے	اشارون مین جا کر فلک پر تھمے	عجب رنگ پر آگئی داستان
کہ ہین برسر جنگ صاحبقران	مضامین کی فوجین بھی تیار ہین	وہ سب فتنۂ دہر خونخوار ہین
خدا ایسے کافر پہ دے گا ظفر	دکھائے گا وہ شعبدے کے ہنر ا	کہین کس طرح یہ نہین شعبدے
کہین سحر ہے اور کہین شعبدے	مین جادو کے دربند آراستہ	رہے لشکر عزم پیراستہ
نشانات خالق کے سامان ہون	کہ مکار میدان مین بیجان ہون	چمکنے لگی تیغ خارا شگاف

تو میدان بدعت ہو سب پاک صاف
لکھوں ذکر خواجہ بصد شد و مد
عمرو کی ہوں تحریر طراریاں
نشان مضامین کے جھنڈے گڑے
خزانہ لٹا یا گیا فکر کا
مسلسل مرتب ہر اک داستان
فصاحت بلاغت کا دریا بہا

خدائی کا دعویٰ ہے مغرور کو
نئی فکر و فقرے کی ہر دم ہے کد
قمر زیر کلک ہے اوج پر
رواج سخن کے بھی سکے پڑے
ہوا اختتام سوال و جواب
بیان دلکو مرغوب شیرین زبان
کہین جوش طبع رسا کم نہین

یہی ملک بڑھ بڑھ کے تسخیر ہو
دکھائین گی پھر لطف عیاریان
فروغ مضامین ہے رشک قمر
لکھا حال کفار کے غدر کا
لکھی ساتوین جلد بھی لاجواب
ہر اک جا یہ حفظ مراتب رہا
مزاج ایک صورت یہ ہر دم نہین

راقمان اخبار عزت آثار سامری و مہیز کنندگان مراکب افسون گری حالات عجائب و غرائب منازل ملک خورشید روشن تن کلک اعجاز رقم سے یون زیب قرطاس فرماتے ہین شعر مرصع خیال سخن آفرین و سخن رانگر سی نشاند این چنین ‌‌ ؎ سابق مین حالات حیرت سمات صاحبقران زمان تحریر کیے تھے کہ مرجان جادو نے عیار کو بھیجا تھا خواجہ سب کو رہا کرلائے یہ تو ناظرین کو بخوبی یاد ہوگا کہ شاہزادہ نور الدہر نے کئی قیدی سامنے خورشید روشن تن کے بھیجے تھے اُس ملعون کا شعبدہ یہ ہے کہ جو سامنے اُس کے پہونچا تسخیر ہو کر اوسکو سجدہ کیا وہی حال نور الدہر پر بھی گذرا کہ جاتے ہی اوس ملعون ازلی کو سجدہ کیا سپہ سالار قدرت لقب بلا دیکھیے کہ مقابلے مین صاحبقران کے آئین بیان صاحبقران نے فراق نور الدہر مین بادشاہ اسد سے بیقرار ہو کر کوچ کیا بعد قطع مراحل و طے منازل قریب در بند مرجانیہ پہونچے ہرکارون نے یہ خبر وحشت اثر مرجان جادو سے کہی مرجان نے شمیم عیار کو بلایا کہا اے شمیم حمزہ بڑا پہلوان زبردست ہمارے شہر کے قریب پہونچا شمیم نے کہا سرکار نہ گھبرائین مین ابھی جا کر اسکی خدمت گذاری کرونگا یہ کہکے بصورت اصلی طرف لشکر صاحبقران کے چلا صاحبقران زمان نے خواجہ عمرو کو برائے خبر خیریت و دریافت حال اسد بادشاہ روانہ کیا تھا ابھی تک خواجہ واپس نہین آئے اسی تردد مین بصلاح مشیران سلطنت واسطے شکار کے صحرا مین تشریف لائے ہین چند سردار ہمراہ ہین کہ ہرکارے نے عرض کی شمیم عیار در دولت پہ حاضر ہے امیدوار باریابی ہے یہ سنکر صاحبقران نے سامنے بلوایا شمیم نے آتے ہی ہاتھ اوٹھا کر دعائے جان درازی عرض کی پروردگار نگاہ بد سے دشمنون کے

حضور کو محفوظ رکھے سابق مین غلام حاضر ہوا تھا سرکار کے ساتھ بے ادبی کی چُرا لے گیا خواجہ عمرو نے
جا کر رہا کیا غلام کو بہت خیال رہا عالم خواب مین بزرگان دین تشریف لائے تماشا کے بہشت و
دوزخ دکھایا شکر ہے کہ غلام حلقہ بگوش بنا زنگ کفر آئینہ دل سے دور ہوا قلب کو سرور ہوا غلام
بصدق مسلمان ہوا صاحبقران بہت خوش ہوکے خلعت اس کو مرحمت کیا خدمت صاحبقران
زمان مین حاضر رہا شب کو مہلت پائی صاحبقران کو دیکھا کہ پڑے ہوئے سوتے ہین بہ عیاری
قریب پہونچا کانٹے سے دوشالہ ہٹایا کنچہ مین دارو ئے بیہوشی رکھکر بیہوش کیا رات ہی کو پشتارہ
باندھکر لے بھاگا صبح کو عیار سردار بیقرار ہوئے اسی حال زار مین گریان و نالان لشکر مین آئے ہر ایک کو
تردد ہے یہی پرچے ہین جا بجا کہ صاحبقران کو شمیم عیار چُرا لے گیا بعض عیارون نے قصد کیا کہ
جا کر تدبیر کرین ایسا نہو مرجان جادو صاحبقران کو قتل کر ڈالے اس خیال مین تدبیرین ہو رہی
ہین دو کلمہ داستان حیرت عنوان ملکہ حیرت جادو کے ذکر ہوتے ہین کہ بادشاہ واسد کو دربار صاحبقران
زمان سے لیکر آئی تھی اب قصد ہوا کہ معاوضہ خون افراسیاب مین قتل کرون دارین استادکرائین
جلاد طلب ہوئے بادشاہ واسد کو زیر تیغ بٹھایا قضائے کار ملکہ مروارید گلنار پوش دختر
سہیل شتر ضمیر بھتیجی کوکب کی شہر سہلیہ مین مصروف عیش و نشاط تھی کنیزون نے اوس کو خبر
پہونچائی کہ افراسیاب جادو داخل جہنم ہوا خوشی خوشی ملکہ مروارید تخت پر سوار ہو کر چلی یہ واضح
رہے کہ شاہزادہ خاور سیاہ پر یہ عاشق ہے کنیزون سے خبر پوچھتی ہوئی طاؤس کو اڑاتے ہوئے آتی
ہے نگاہ اُٹھا کر جو دیکھا بادشاہ لشکر اسلام واسد خوش انجام زیر تیغ بیٹھے ہین کلیجہ تھرا گیا پسینا آگیا
دریافت کرایا معلوم ہوا کہ حیرت ان شیرون کو گرفتار کر کے لائی ہے قصد ہے کہ قتل کرون مروارید
آمادہ مرگ دہیائے قضا ہو کر آپڑی لڑتی بھڑتی قریب پہونچکر بادشاہ واسد کو اپنے قبضے مین کیا حیرت
جادو سے سحر ہونے لگے کنیزان مروارید بھی لڑ رہی ہین سحر کرنے مین مصروف ہین حیرت جادو نے
یہ پکار کر کہا کہ اے مروارید تجکو جانے نہ دونگی مروارید سے سحر ہونے لگے زمین تھرا رہی ہے نخل جلے
آسمان سے آگ بھی برسی دریائے آب بھی موج مار رہا ہے مروارید گلنار پوش سب کو جواب دیتی
ہے یہ بھی بڑا خوف ہے کہ بادشاہ واسد کو ہوادار پر سوار کر لیا ایسا نہو ان کے دشمنون پر کوئی آزار
پہونچے تو ساری مشقت بیکار ہو جائے بس سینہ سپر کیے ہوئے لڑ رہی ہے انتہا کا خیال

ہے قلب پر ہجوم غم و ملال بڑھ بڑھ کر گئی سوتیون کے مالے مارے صدہا کے سر پھٹے ہزار ہا کو دیوانہ کر کے
مارا حیرت جادو اس فکر مین ہے کہ جس طرح بنے مروارید کو گرفتار کرون بادشاہ و اسد کو
چھین لون اہالیان فوج پر بھی نعرے کر رہی ہے کہ خبردار یہ گیسو بریدہ جانے نہ پائے غضب کیا
میرے قیدیون کو چھین لیا جس سحر پر حیرت کو ناز ہے یعنی سرطول کر تاریکی مین اپنے ہمسر کو مار لیتی
ہے آج بھی اُس نے سامری و جمشید کا نام لیا چاہتی تھی سرطول دون مروارید نے پیچھے ہٹکر دستک دی
برق چمک کر سر پر حیرت جادو کے گری سر حیرت کا زخمی ہوا چار طرف سے کنیزان ملکہ مروارید
کو گھیرا مروارید نے ایسے سحر کیے کہ لکۂ ابر آسمان پر آیا اُس مین سے برقین چمکین چھریان کٹاریان
برسین کئی ہزار کنیزان حیرت واصل جہنم ہوئین مروارید نے اُس وقت کو غنیمت جانا کہ
لڑبھڑ کر نکل جاؤن یہ سوچ کر ایک گولہ آہن کا جھولی سے نکالا لشکر حیرت پر پھینکا وہ جا کر
پھٹا اس قدر اندھیرا ہوا کہ ملازمان حیرت سر ٹکرانے لگے اوس عرصے مین ملکہ مروارید لڑتی
بھڑتی نکل گئی ملازمان حیرت کے رو گئے نہ رُکی حیرت جادو زخم کو باندھکر جب سنبھلی معلوم
ہوا کہ مروارید لڑبھڑ کر نکل گئی اب تعاقب کرنا بیکار ہے نامہ تو اوس کے پاس خورشید روشن تن
کا آہی چکا ہے صاف صاف مرقوم ہے کہ اے حیرت ہمارے پاس آؤ ہم معاوضہ خون افراسیاب لینگے
پس حیرت جادو لاچار و مجبور بحالت زخم داری مین یہ سوچی کہ اب یہان ٹھہرنا بہتر نہین ہے اُسی عالم
مین بعد جنگ کے طرف خورشید نگار چلی بعد قطع منازل و طے مراحل جب قریب قلعہ خورشید نگار
پہونچی ہرکارون نے خبر خورشید روشن تن کو پہونچائی خورشید روشن تن نے لقا وغیرہ کو حکم دیا کہ
ہماری بندی خاص اطاعت گذار با اختصاص کو باعزاز و اکرام لاؤ بڑے بڑے شاہان جلیل
مثل زمرد شاہ باختری و بختیارک وغیرہ برائے استقبال آئے ملکہ حیرت جادو کو بڑی کیفیت
سے داخل قلعہ کیا ہر کوچہ و برزن مین ہڑ ہے کہ شاہزادی طلسم ہوشربا و زوجہ افراسیاب دختر
حیات جادو برائے ملاقات خداوند خورشید تشریف لائی ہین تمام اہالیان شہر برائے تماشہ
آئے سواری حیرت جادو ہر مقام پر ٹھہرتی جس نے جمال بیمثال کو دیکھا وجد کرتا تھا حیرت جادو
راہ کو طے کر کے دربار خورشید مین پہونچی وہی کیفیت ہے جو خدائیان کر چکے ہین اور ہاتھ سے
صاحبقران کے شکستین کھائین وہ سب دربار مین خورشید کے موجود ہین اُنھین سے یہ سرگرم سخن

ہے وہ بیچارا اپنی خرابی کے حال بیان کرتے ہین بعد اوس کے دم خدائی کا بھرتے ہین کسی نے قدمون
کو بوسہ دیا کوئی کہیں بصدق دل نثار ہوا کوئی کہتا ہے یا خداوند بعد مرنے کے آپ کی خدائی کا حال
کھلا تو خدائے برحق ہے خورشید مسکراکر جھوم رہا ہے ہر ایک کو یہی جواب دیتا ہے تم لوگ اب
دل سے مطیع ہوئے قدرت نے پردہ ہائے حجاب تمھاری آنکھون سے اوٹھا دیئے حیرت جادو نے
بھی آکر سجدہ کیا دیکھا اوس نے ایک جانب نور الدہر بن بدیع الزمان بعہدہ سپہ سالاری دنگل پر
جلوہ فرما ہین خبر سُنی کئی لاکھ فوج کا افسر کیا ہے عرض کر رہے ہین اگر خداوند حکم دین جاکر لشکر حمزہ سے
مقابلہ کرون خورشید جواب دیتا ہے اے سپہ سالار قدرت ابھی موقع تمھارے جانے کا نہین جب
قدرت مناسب جانین گے حکم دینگے جاتے ہی حمزہ پر غالب آؤ گے ایک طرف حیرت کو بھی بیٹھنے
کی جگہ ملی نسل حیرت کے صدہا تاجدار بیٹھے ہین دربار خورشید روشن تن کی تو یہ کیفیت ہے وقت
پران کا ذکر تحریر ہوگا لیکن ملکہ مروارید گلنار پوش بادشاہ و اسد کو لیکر بعد سہل و آسان اُسوقت
لشکر اسلام مین پہونچی کہ بیبلے وغیرہ چند مصاحب صاحبقران کے غائب ہونے کی خبر لے کر آئے
ہین بیان کر رہے ہین کہ شمیم عیار بکر سے آیا مکار نے بیان کیا کہ مین خواب مین مسلمان ہوا صاحبقران
زمان نام بر اہل اسلام کے خوش ہوئے فوراً اوسکو لشکر مین جگہ دی قابو پاکر آقائے نامدار کو لے گیا
ہم سب کو داغ دے گیا یہ سنکر لشکر مین تلاطم ہوا ہر کس کا یہی قول ہے کہ اگر خواجہ عمرو ہوتے تو کبھی
وہ خدمت مین صاحبقران کے نہ آنے پاتا ایک شہنشاہ اقلیم عیاری کے نہ ہونے سے یہ خرابی
در پیش ہوئی یہ ذکر تھا کہ خواجہ عمرو مقدمات کوکب سے فراغت حاصل کرکے تشریف لائے
آتے ہی یہ کیفیت سُنی کہا یارو نہ گھبراو سابق مین یہی بیچا آیا تھا عیاری اوس نے کی مین بھی برابر
پہونچا اب بھی وہ پروردگار مشکل آسان کرے گا خواجہ عمرو کے کہنے سے سب کو تسکین ہوئی اُسی وقت
آسمان پر برق چمکی ملکہ مروارید گلنار پوش نے بادشاہ لشکر اسلام سعد بن قباد و اسد نامدار کو
قید حیرت سے رہا کیا تھا لیکر پہونچی تمام سرداران نامی و تاجداران گرامی دوڑ پڑے بادشاہ جمجاہ کے
آنے کی بڑی خوشی کی گویا عید ہوگئی سب سے زیادہ اسد نامدار کے آنے کی خوشی کی خوف تھا کہ
سعادتمند خون افراسیاب مین قتل نہ کر ڈالے خدا نے صحیح و سالم اوس شیر کو پہونچایا لشکر مین
نوبت نقارے بجنے لگے جب بادشاہ جمجاہ تخت پر آکر متمکن ہوئے خواجہ عمرو سے حال طلسم

نور افشان دریافت کیا خواجہ عمرو نے تمام کیفیت ایرج نوجوان و بغاوت کوکب و شراکت ملکہ
ناہید مرصع پوش لفظاً لفظاً بیان کردی عرض کی آپ کے اقبال سے ایرج و قاسم وغیرہ بھی بفتح
و فیروزی تشریف لاتے ہین شہنشاہ لاچین اپنے سردارون کو ساتھ لیکر طرف طلسم ہوش ربا کے
تشریف لے گئے اے شاہنشاہ گیتی ستان تمام اہالیان طلسم ہوش ربا کو شادی اسد نامدار کا بڑا
اشتیاق ہے ملکہ مہ جبین الماس پوش دختر افراسیاب و ملکہ لالان خونقبا نور نگاہ شاہنشاہ
داود مقبول بارگاہ معبود کہ اہالیان طلسم ہوشربا اوس کو اپنا خداوند جانتے تھے ملکہ ناہید مرصع پوش
اوس کا بھی مرتبہ ملکہ مہ جبین سے کم نہین ہے ملکہ لعل سخندان دختر ملک احضر پوش لیاقت سحر
مین واقف کاران طلسم نے اس شاہزادی کو جملہ سرداران نامی پر شرف دیا ہے کہ سحر و ساحری
مین اوس کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا یہ سب شادیان درپیش ہین ہزار طرح کے پس و پیش ہین انشاء اللہ
کوکب نے بھی وعدہ کیا ہے بعد مہلت مقدمات خورشید روشن تن یہ بھی تقریب ہوگی خدا چاہے گا
تو جیسی شادی صاحبقران زمان کی ملکہ مہر نگار سے ہوئی تھی کہ جسمین شاہان ہفت اقلیم جمع ہوئے تھے
سامنے اس شادی کے وہ نگاہون سے گر جائے گی بادشاہ جمجاہ نے فرمایا آپنے وعدہ کوکب و شمشیر ضمیر سے
بخوبی کرا لیا اب کوئی جملہ تو نہین باقی رہا خواجہ عمرو نے کہا حضور آپ کے اقبال سے بگوش مالی قبول کرایا
بعد مدت زن و شوہر مین ملاپ ہوا کوکب نام زوجہ کا دشمن تھا اتنی بڑی سرکوبی ہوئی کہ خفا ہے
گلگون پوش قتل ہو گئی ایسا اوس کا غم ہوا کہ کوکب نے تاج و تخت ترک کیا تھا فقیر بنکر بیٹھ رہا
تھا زن و شوہر مین ملاپ کرایا وقایع گذرے گا تو حضور ملاحظہ فرمائین گے ہر مقام پر حفظ مراتب
کا خیال رہا کوکب کے دل کو رضامند کیا دشمنون کو دردمند کیا بادشاہ خبر فرحت اثر سنکر
بہت خوش ہوئے فرمایا خواجہ نے بڑا کار نمایان کیا مجکو بڑا تردد تھا یقین تھا کہ شہنشاہ
کوکب سے فساد دیر تک رہے اور صاحبقران زمان کو بھی جانا پڑے صاحبقران زمان کو
انکار کہ مین اس مقدمہ مین شریک نہون خدا نے اون کی بات رکھ لی مگر خواجہ اب تدبیر صاحبقران
زمان واجب و لازم ہے یہ بھی خبر ہم سن چکے کہ نور الدہر دربار مین خورشید روشن تن کے پہونچے
اس شعبدہ باز جعلساز کو سجدہ کیا تعجب ہے کہ لشکر لیکر ہمارے مقابلے کو آئین یہ فرما کر بادشاہ جمجاہ
کی آنکھون سے اشک حسرت جاری ہوئے عمرو نے پایہ تخت کو بوسہ دیا کہا کچھ حضور تردد نکرین غلام

ابھی جاکر فکر کرتا ہے خدا چاہے گا تو اپنے آقا کو لیکر آؤن گا یہ کہکر عمرو ایک گوشے مین آیا رنگ روغن عیاری
کا لگایا ایک بڈھے آتشباز کی شکل بنکر تیار ہوا خیمہ سے نکلے کسی کو دریافت نہ ہوا کہ خواجہ عمرو
کہان گئے عمرو راہ کو طے کرکے قلعہ مرجانیہ مین پہونچا در دولت مرجان جادو پر آیا درگہ سالار سے
کہا کہ جاکر شہنشاہ مرجان سے کہو کہ آتش خو شعلہ مزاج خداوند لقا کا آتش باز در دولت پر
حاضر ہے درگہ سالار نے جاکر مرجان سے کہا مرجان نے کہا بلا لو شمیم عیار بھی خدمت مین مرجان
کے حاضر تھا صاحبقران کو قید کیا صلاح ہو رہی ہے کہ قید صاحبقران طرف خورشید نگار کے روانہ
کردین اُس وقت آتش باز کی خبر پہونچی کہا بلا لو سب کو اشتیاق بھی ہوا دیکھا سامنے ایک شخص نحیف
وضعیف کمر مین خم ہاتھ کی لپیٹی ہوئی پگڑی سر پر آتے ہی جھک کر سلام کیا مرجان وضع کو دیکھکر
ہنسا پوچھا بڑے میان صاحب تمھارا کیا نام ہے کہا حضور غلام کو فتنہ آتش خو کہتے ہین خداوند لقا
کی خدمت مین رہا فیتلولات خداوندی پر آتش بازی چھوڑتا تھا کہا قدرت نے جو جہنم بنوایا ہے ہماری
آتش بازی کا ایک پھول ہے ہمارے تشریف لانے سے بندگان خداوند کو سعادت حصول ہے کچھ نمونہ
دکھاؤن چھچھوندر چھوڑون شمیم نے مرجان سے اشارہ کیا اس بڈھے کی بات سے فریب ثابت
ہوتا ہے مرجان ہان ہان کرتا رہا عمرو نے چھچھوندر نکال کر چھوڑ ہی دی چھچھوندر دوڑی دھوان
بلند ہوا تمام اہالیان دربار بیہوش ہوئے خواجہ نے مرجان و شمیم کو اُٹھا لیا نذر زنبیل کیا اوسی
صورت پر دربار سے نکل گئے درگہ سالار نے پوچھا میان آتش باز صاحب کہو کچھ کام ملا عمرو نے
کہا سارا مطلب ہو گیا شادی کا کام ہمین کو ملا کرے گا یہ کہکر طرف لشکر کے روانہ ہوئے بعد عرصہ
دراز ملازمان شاہی نے دربار مین دیکھا بادشاہ و عیار ندارد کل نُنھے بہت سے دوڑے دوڑے
پھرتے ہین کچھ لوگ اُلٹے لٹکے ہین فریاد کر رہے ہین وہ سب کل تھے اُنکی جانب دوڑے باہر سے
جو آئے تھے وہ گھبرا کر بھاگے عرصہ دراز تک ہلڑ رہا بھائی کو بھائی باپ کو بیٹا نہ پہچانتا تھا ہر شخص
دوست کو دشمن جانتا تھا جب پہلوان اندر آئے وزرا و امرا کو ہوشیار کیا اب ہلڑ ہوا کہ
بادشاہ و عیار کو کوئی لے گیا وزرا نے ہرکارے روانہ کیے کہ لشکر اسلام مین دریافت کرو
شاید یہ کام عمرو عیار کا ہو یہان خواجہ عمرو شمیم و مرجان کو لیے کر لشکر ظفر اثر مین آئے یہ
تو ناظرین پر واضح رہے کہ ابھی لشکر صاحبقران کی زمان بیابان گریز مین تھا اب عمرو نے حکم

دیا پہلوان عادی نے اٹالا بارگاہ سلیمانی کا بار کرایا بادشاہ ججاہ مع سرداران نامی و پہلوانان گرامی طرف قلعہ مرجانیہ کے چلے یہان وزیران سلطنت مرجان کے منتظر تھے کہ خبر پہونچی لشکر مسلمانان آتا ہے بہ سبب مالک کے نہونے کے گھبرا تو گئے مگر لشکر ساحران ہمراہ لیکر مقابلہ مین ٹھہرے آمد لشکر اسلام شروع ہوئی اولاً اول پہلوان عادی مع چالیس بھائی و چالیس ہزار قزاق اٹالا بارگاہ سلیمانی کا لیے ہوئے بڑے زور شور سے آکر پہونچے بعد اُس کے شاہان ہفت ملک مالیان عراق و اصفہان بادشاہ ہندوستان جانشین صاحبقران لندھور بن سعدان مع فوج عربستان مالک اژدر بعد کئی دن کے سر۔۔ شہریار مع سات سے تاجداران عالی وقار بصد عز و افتخار آکر فروکش ہوئے خیمے بارگاہین استادہ ہوئین بازارین آراستہ ہونے لگین وزیران مرجان نے جب دیکھا کہ بارگاہین استادہ ہوچکین ایک وزیر صاحب تدبیر جو کہ غیر ساحر تھا بارگاہ سلیمانی مین سامنے بادشاہ ججاہ کے حاضر ہوا عرض کی اے شہنشاہ گیتی ستان صاحبقران زمان ہمارے قبضے مین ہین مرجان و شمیم کو خواجہ عمرو گرفتار کر لائے اگر مناسب وقت ہو ہمارے سردار کو قید سے رہا کیجیے اپنے سردار کو جیسے چاہیے بادشاہ ججاہ یہ سنکر خوش ہوگئے ساحرون نے اسی بھروسے پر پیغام بھیجا ہے کہ لشکر مین صاحبقران کے سب غیر ساحر ہین جس وقت چاہین گرفتار کرین گے بادشاہ نے فرمایا ہمین دل و جان سے منظور ہے صاحبقران زمان کو بلوائیے مرجان و شمیم کو بہلے لیجائیے اُسی وقت مرجان و شمیم کو بلوا کر وزیر کے سپرد کر دیا اوس نے بھی اُسی وقت صاحبقران زمان کو بلوا دیا مرجان و شمیم خوش فعلیان کرتے ہوئے طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوئے مرجان نے کہا شمیم مسلمانون نے بڑا دھوکا کھایا مجھ جیسے بادشاہ کو رہا کر دیا کل ہین سب کو گرفتار کر لون گا اے شمیم جب مین قید خانے مین گیا تب مجکو معلوم ہوا اہل اسلام سحر کو معیوب جانتے ہین ان کا گرفتار کر لینا کتنی بڑی بات ہے نام سامری و جمشید مین کرامات ہے شمیم بھی خوش ہے یہان صاحبقران زمان کا بارگاہ مین داخلہ ہوا نوبت نقارے بجنے لگے مرجان جادو اپنی بارگاہ مین جا کر تخت پر بیٹھا وزرا سے کہتا تھا مین نے سب مسلمانون کو بیوقوف بنایا ایک غلام میرا کل لشکر پر غالب آجائے گا یہ کہکر حکم دیا طبل جنگی بجے اُسی وقت ساحرون نے خوشی خوشی طبل جنگی بجوایا ساحرون مین بڑے بڑے ذکر ہو رہے ہین کہ اہل اسلام بڑے بیوقوف ہین سحر مین دخل نہین رکھتے اور ہم لوگون کے مقابلے مین گئے ہین کہتے ہین کیون یارو طلسم

ہوشربا کیونکر فتح ہوا جو بڑے عقیل و فہیم تھے انھون نے کہا لے بھائی اسکا تعجب کیا کرتے ہو جس قدر
ملازمان افراسیاب ساحران لاجواب تھے وہ شریک اہل اسلام ہوگئے اکیلا افراسیاب کیا کرتا آخر
مارا گیا یہان سب ساحران نامی وگرامی موجود ہین جب کوئی سحر کا جواب دینے والا نہوگا ایک ساحر
کافی ہے لشکر مین مرجان کے تو بڑی خوشی ہو رہی ہے گویا لڑائی فتح کرلی تمام ساحر تیاری سحر
مین مصروف ہین صاحبقران زمان بارگاہ مین جلوہ فرما تھے کہ جاسوسان لشکر اسلام حاضر ہوئے ہاتھ اٹھا کر
دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے قطعہ شکر خدا کہ گوہر اقبال دور فتح • دریائے دولت تو سعادت نثار کرد
دولت عنان ملک بدست تو باز داد • اقبال بر سمند مرادت سوار کرد • شہریار عالم کی عمر دراز ہو مرجان
نے طبل جنگی بجوایا صبح کو میدان کارزار مین شعبدہ ہائے سحر ظاہر کرے گا اپنی نیرنگ بازی مین ناز رکھتا
ہے کہتا ہے مسلمانون کو بڑا دعوی کا دیا صاحبقران زمان نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی
بفضل ایزدی و بتائید ربانی طبل جنگی بجے دونون لشکرون مین تیاریان ہونے لگین چار پہر رات
گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا صاحبقران زمان نے بعد فراغ نماز سحر سلاح جنگی جسم انور پر آراستہ
کیے مقبل نے آکر عرض کی بادشاہ جمجاہ برآمد ہوئے میدان کارزار مین لشکر کفار آگیا حضور کا سب کو انتظار
ہے صاحبقران زمان نے تسبیح کو بوسہ دے کر سجادے پر رکھا و لایتی ٹیک کر اٹھے لالٹینون کی روشنی
مین باہر تشریف لائے طرف جلو خانہ شاہی کے چلے ماہتابان کو جو دیکھا کل سرداران تھتھ مثل
ثابت و سیارگان گرد آگئے صاحبقران مع کل سرداران نامی و شاہان گرامی در دولت
شہنشاہی پر پہونچے تخت شہنشاہی جلو خانے مین بچھ چکا ہے کہ صاحبقران زمان پہونچے صاحبقران
نے سلام کیا بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا اشارہ تھا کہ جگہ حضور کی ہمارے دل مین ہے بعدہ
صاحبقران جملہ سرداران کا سلام لیتے ہوئے سواری شہنشاہ کی چلی ادھر سے دیکھا آمد لشکر
ساحران غدار اژدر سوار فیل سوار مرجان جادو تخت پر اسباب سحر جسم پر آراستہ وزیر و امیر
تخت کو گھیرے ہوئے اس سج دھج سے مرجان جادو میدان کارزار مین آکر پہونچا مونچھون پر تاؤ
پھیر رہا ہے اس خیال سے کہ آج سب کو گرفتار کرکے خدمت خداوندی مین روانہ کردون گا لاشہ ہائے
دشمنان سے میدان کارزار بھر دونگا دونون لشکر میدان کارزار مین آکر جمے صفین آراستہ ہوئین
نقیب نقابت کر رہے ہین کہ مرجان جادو تخت سے اترا صحرا کی جانب ایک گولا پھینکا آواز

دی اے نقابدار بہادر آج تمھاری ضرورت ہے وقت جلالت و شوکت ہے مرجان نے جو یہ پکار کر کہا صحرا سے
گردواڑی سب نے دیکھا ایک نقابدار مرصع پوش پشت مرکب پر سوار نیزہ ہلاتا ہوا گھوڑا چمکاتا ہوا میدان
مین آکر پہونچا دو گھڑی کامل نیزہ ہلایا جب خوب غرق عرق ہو چکا مرکب کو روک کر آواز دی
اے فرقۂ خداپرستان جس کو تمنا مرگ کی ہو نکلے اور ہمسے مقابلہ کرے کیفیت سرکشی کھلے یہ
مقامات خدائی خداوند خورشید روشن تن ہین یہان ظلم و بدعت کسی پر جائز نہین ہے
ابھی تک خیر ہے پلٹ جاؤ ہم لوگ متعرض ہونگے ملک طلسم ہوشربا اسکو نہ سمجھنا اس طرح جو اُس
نقابدار نے لاف و گزاف کیا شاہزادہ جمہور جانسوز طرطوس بہادر شہنشاہ تیرزن پسر خواندہ
صاحبقران جو صف دست چپ مین کھڑا اتھا مرکب کو ٹھکرا کر سامنے بادشاہ کے آیا عرض کی اے
شہریار اجازت میدان عطا فرمایئے بادشاہ نے فرمایا اے شیر بیشۂ جرات اے نہنگ دریائے شوکت
یہ تو ظاہر ہے کہ یہ نقابدار ساحر ہے اُس کے سامنے زور کا کیا کام اور ملازمان صاحبقران
مقابلہ کرین تم تماشہ دیکھو جمہور نے عرض کی اب تو غلام نے قصد کیا غلام اور شہنشاہ کی بدنامی ہے
لاچار ہو کر بادشاہ نے جام کلہ عفریت طلب فرمایا جمہور کو مرحمت ہوا جمہور پی کر پشت مرکب پر سوار ہوا
صاحبقران کو سلام کر کے طرف میدان کارزار کے چلا نقابدار نے جو جمہور کو آتے ہوئے دیکھا
اپنے قریب بھی نہ آنے دیا چند دانے ماش کے پھینکے مرکب جمہور کا بدلگامی کرنے لگا ہر چند جمہور
نے بڑی حمایتی گھوڑے کو قیام نہ ہوا آخر جمہور پشت مرکب سے گرا صدمہ سے بیہوش ہو گیا
اُس نقابدار مفلوک نے چاہا اُس حال پر ملال مین اُس بہادر کا سر کاٹ لون رستم سرزمین
مغرب فرامرز عاد مغربی ہم چشم جمہور کو تاب نہ رہی گھوڑے کو چمکا کر آواز دی او نامرد کیا کرتا ہے
یہ کہکے بیچ مین گھوڑا ڈال دیا جمہور کو پشت پر کیا اپنا سینہ سپر کر دیا اُس بیحیا نے ماش کے دانے
پھینکے فرامرز کا مرکب بھی بدلگامی کرنے لگا ہر چند اُس بہادر نے کوڑے مارے باگ پر ہاتھ ڈالکے
جھٹکے دیے مرکب رام نہوا ناچار و مجبور گھوڑے سے گرے برابر جمہور کے یہ بھی بیہوش ہو گئے استادان
سخنور نے تحریر فرمایا ہے کہ اسی طرح فرداً فرداً پانچ سردار مقابلہ نقابدار مین آئے نقابدار نے جب
ماش کے دانے پھینکے مجبور ہو کر مرکب سے گرے بیہوش ہو گئے جب یہ قصد کرتا ہے کہ قتل کرون کوئی
سردار آپڑتا ہے اپنا سینہ سپر کر کے سردار مذکور کو بچاتا ہے سحر سے کسی کا زور نہین چلتا جب

پانچ سات جوان پشتھائے مرکب سے گرے ہاتھ پانون بیکار ہوئے لیکن نقابدار بھی کسی پرحملہ نہین کرسکا سرداران نامی کا تانتا بندھ گیا ایک مقام پرجھلا کر نقابدار نے آوازدی اے فرقہ خداپرستان کن لوگون کو میرے مقابلے مین بھیجتے ہو کہ جن سے مزا شجاعت کا نہین ملتا کوئی ایسا بہادر میرے مقابلے مین آئے کہ کچھ لطف جرأت ملے غنچہ آرزو کھلے یہ جو اس ملعون نے پکار کر کہا زلزلہ قاف تانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر عالی شان نے مرکب اشقر دیوزاد کو پرے سے نکالا گھوڑا طرارہ بھر کر چلا کلائیان مارتا ہوا دم سے چنور کرتا ہوا فرد مصنف فرد شبدیز فکر بھول گیا ڈھنگ چال کا ہے مانگ کہکشان کی دہانہ ہلال کا۔ القصہ تین ٹھیکون مین مرکب خوش رفتار شمسل عبا قریب نقابدار آکر پہونچا نقابدار کچھ چھو چھکا کرنے مین مشغول تھا امیر نے اسم اعظم پڑھا مطلق تاثیر نہوئی آکر صاحبقران نے نگاہ در زن ہو کر دبر دکر دیا نقابدار کی رنگت زرد ہوگئی سراپا کو صاحبقران کے دیکھا کہ چہرۂ آفتاب عالمتاب چہرے پر عتاب تیغ آبدار حمائل سپر فولادی رستک قرص قمر دوش پر کمان کیانی جبین سے صاف ثابت تھا کہ ماہ تابان برج قوس مین آگیا ہزار تیر کا ترکش مثل دم طاؤس نقابدار حیران جمال محو دیدار صاحبقران عالی وقار چپکے چپکے سحر بھی پڑھ رہا ہے صاحبقران کا مرکب اسی طرح قائم ہے جب خود بدلگامی کرتا ہے صاحبقران اسم اعظم پڑھکر پشت پر اشقر کے دست حق پرست رکھدیتے ہین اسی وجہ سے گھوڑا اپنے مقام پر قائم ہے اسپر نقابدار گھبرایا وہ نیزہ تو ہاتھ مین نشان مکر وغدر کا تھا لاچار ہو کر وار کیا صاحبقران نے سنان نیزہ کو بچا کر گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ چھین کر پھینکا گویا طفل کے ہاتھ سے چھین کے پھینک دیا مکار گھبرایا مجبوری ولاچاری قبضے پر ہاتھ ڈالا برسر صاحبقران وار کیا امیر نے تھپکی ماری تیغہ پٹ پڑا کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار چھین لی چاہا بھاگ جاؤن قضا سے مہلت کب ملتی ہے امیر نے تلوار کا خبردار کہکر ہاتھ مارا روسیاہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغۂ برق تاب تڑپ کر گرا ابر سپر کے ٹکڑے نے آواز دی سپر کو کاٹکر وہی تیغہ برق مثال سر پر اس خود سر کے گرا مع مرکب چار ٹکڑے ہوگئے۔ بجائے خون کے شعلہائے آتش جسم سے نکلے لاشہ جلنے لگا ہر کس نے دیکھا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام مقیم جادو بود صاحبقران زمان نے مبارزطلبی کی کہ اے مرجان جادو اور کسی ساحر کو بھیج اب کس کی مجال ہے کہ مقابلے مین صاحبقران کے آئے مرجان جادو گھبرایا چہار جانب

حیران دیکھ رہا تھا قصد تھا کہ کسی ساحر کو بھیجون کسی ساحر کا حوصلہ نہ پڑتا تھا صاحبقران کا قصد ہوا
کہ صاحب لشکر پر جا پڑون مرجان جادو کا سر لاؤن کہ صحرا سے گرد اڑی لکہ ہائے ابر سرخ و
سفید بھی نمایان ہوئے جملہ سردار تاجدار خیر خواہان دولت اوسی جانب دیکھنے لگے آگے آگے
بلور جیار دوست پشت مرکب پر سوار نشان لشکر کوکب بغل مین پشت پر تین لاکھ ساحر و غیر ساحر
نہایت تکلف سے آراستہ و پیراستہ بڑے شوکت سے لشکر آتا ہے کوکب مرکب باد رفتار پر بعد کروفر
تاج شہریاری بر سر و چار قب شہنشاہی در بر مرکب پرند منقلین زیر ران صاحب شوکت و شان
گرد سرداران نوجوان اس طور سے جو آمد کوکب روشنضمیر کی ہوئی صاحبقران زمان نے حکم دیا کہ
ہمارے دوست صادق کا استقبال کر کے لاؤ سرداران نامی تاجداران جلیل برائے استقبال
کوکب بڑھے بکیفیت تمام اوس خوش انجام کو استقبال کر کے لائے صاحبقران گھوڑے سے کودے
کوکب نے چاہا قدمون کو بوسہ دون صاحبقران بہ لطف بغلگیر ہوئے کیفیت کوکب نے قلعہ
مرجانیہ کی پوچھی صاحبقران نے تمام حال بیان کیا کوکب نے عرض کی حضور تساہل فرمائین
مین ابھی میدان کارزار مین جا کر مرجان کو للکارتا ہون اگر میرے مقابلہ مین نہ آئے گا خود ہی
لشکر پر جا پڑونگا انشاء اللہ باقبال حضور آج ہی یہ قلعہ قبضے مین آئے گا یہ نامرد بھاگ جائے گا
صاحبقران نے کوکب کو اجازت کارزار دی مرجان کو ہرکارون نے خبر دی کہ کوکب کا قصد ہے
کہ میدان کارزار مین آئے تمکو للکارے مرجان گھبرایا طبل امان بجوا کر بیٹھا صاحبقران زمان نے بھی
کوکب کو واپس کیا کوکب نے عرض کی ساحران غدار سے مقابلہ ہے حضور جا کر آرام فرمائین غلام اُن سے
سمجھ لے گا یہ کہکے اپنی بارگاہ مقابلہ لشکر مرجان مین استادہ کرائی منظور یہی ہے کہ مین ہی مرجان سے مقابلہ کرون
لشکر اسلام کو ساحرون سے نہ لڑنے دون مرجان جادو جو پلٹ کر آیا آمد کوکب دیکھکر ہوش اُڑے
ہوئے وزیرون کو جمع کیا صلاح ہونے لگی مرجان کہتا ہے کوکب روشنضمیر بادشاہ طلسم نور افشان ہے
اس کو کون جواب دے سکے گا سحر مین طاق شہرہ آفاق افراسیاب اس کا ہمسر نہ تھا اسکو مسلمانون نے
پا کر قتل کیا اگر کوکب لشکر مین رہے گا ہمارا بالکل زور نہ چلے گا یہ کہکے طرف حکیم عیار کے متوجہ ہوا
کہا اے مہتر والا گہر تمنے تو کار نمایان کیا تھا ہمنے حقیقت کو صاحبقران کی نہ سمجھا حوالے کر دیا
صاحبقران صاحب اسم اعظم و محتشم اُن پر پنجہ کسی ساحر کا قابض نہو گا کوکب و صاحبقران

کی تدبیر ہوجاوے باقی لشکر سے ہم سمجھ لینگے شمیم اسی وقت اوٹھا کہا حضور نہ گھبرائین غلام جاکر کوکب
روشنضمیر کو لاتا ہے یہ کہکر نکل گیا کوکب روشنضمیر نے لشکر اپنا صحرائے سبزہ زار مین فروکش کیا ہے گویا
لشکر اسلام مین کل آدمی سینہ سپر بوقت سحر بارگاہ سے نکل کر کرسی پر بیٹھا گرد چند مصاحب گانے کی
آواز کان مین آئی کوکب نے کہا کوئی واقف کار نئے طور سے نے نوازی کر رہا ہے صدا پر دل کھنچتا ہے یہ
کہکر اپنے مقام سے اُٹھکر دیکھا درخت کے سایہ مین ایک جوگی نوجوان حسین خوبصورت کس لطف
سے نے نوازی کر رہا ہے کوکب کو نہایت گانا اس کا پسند آیا ملازمون سے کہا اسکو بارگاہ
مین لے چلو کوکب آن کر بارگاہ مین بیٹھے ملازم جوگی کو لیکر آئے کوکب نے ملازمون سے
کہا جاکر صاحبقران زمان سے بھی عرض کرو کہ آج نے نواز حاضر ہوا ہے حضور بھی آکر سماعت
فرماوین صاحبقران کا فراج تو بے تکلف ہے خبر سنتے ہی چلے آئے کوکب نے تعظیم کی مقام صدر پر جگہ
دی کہا اے برادر اب چلکر نے بجاؤ جوگی کہہ رہا ہے ایسے قدردانون کی خدمت مین حاضر ہوا ہون کمال اپنا
دکھاؤنگا اے شہریار غلام پر ایک معرکہ گذرا کہ اسکی یاد مین راتون کو نیند نہین آتی صاحبقران نے
فرمایا جوگی صاحب وہ کیا معرکہ ہے عرض کی فلان صحرائے ہول خیز مین صدہا جانوران درندہ و گزندہ
رہتے ہین ایک مار سیاہ افعی کامل وہان رہتا تھا ہمارے بزرگون نے جا کر چاہا اُسے گرفتار کرین مگر
نہو سکا آخر اسی موذی کا وار چل گیا اون لوگون کا کام تمام ہوا بزرگون نے ہمارے طلاق لکھدی
کہ ہماری اولاد مین جو خورد و کلان اوس افعی کو گرفتار کرے گا اوس نے ہمپر احسان کیا اگر وہان کدوکاوش
نہ کی تو ہماری قوم سے نہین ہے غلام کو بڑی غیرت آئی غلام نے جاکر چالیس دن مشقت کی اُس موذی کو
گرفتار کیا راتون کو خواب پریشان دیکھتا ہون امیدوار ہون کہ اسوقت غلام موذی کو یہان لائے
حضور سے زیادہ جری بہادر کون ہے تلوار سے دو ٹکڑے کیجیے کہ غلام آپ کا کشاکش سے نجات پائے
صاحبقران نے فرمایا فوراً لاؤ جوگی باہر بارگاہ کے آیا ایک لوٹا کورہ اوپر اُس کے کپڑا بندھا ہوا لے کر
سامنے صاحبقران کے آیا نے بجاتے بجاتے لوٹا کھولدیا ایک مار سیاہ مثل برق تڑپ کر لوٹے سے
نکلا بارگاہ مین دوڑنے لگا کبھی کوکب کی جانب رُخ کیا وہ نے نواز جوگی ہر مرتبہ عرض کرتا ہے کہ
شہریار اپنے کو بچایئے صاحبقران کرسی پر جلوہ فرما ہین کہ مار سیاہ جھپٹ کر قریب صاحبقران کے آیا صاحبقران
نے تلوار کھینچ ماری مار سیاہ نے حملہ کیا صاحبقران نے خالی دے کر ہاتھ مارا مار سیاہ کے دو ٹکڑے ہوئے

ادھر تو وہ مرا اسی مقام سے دھوان نکلا تمام خیمہ دھوین سے معمور ہوگیا صاحبقران بارگاہ سے کوکب
کی اُٹھے چاہا نکل جاؤن دود غلیظ دماغ مین پہونچا بیہوش ہو کر گرے کوکب گھبرا کر اوٹھا یہ بھی دھوین
کی تاثیر سے بیہوش ہوا جتنے بارگاہ مین ادنیٰ و اعلیٰ حاضر تھے سب بیہوش ہوئے شمیم نے صاحبقران و
کوکب کو اُٹھایا سراچہ چاک کر کے جنگل کا راستہ لیا مرجان جادو مع اپنے سردارون کے ابھی انتظار
مین تھا جب شمیم ان دونون سردارون کو سامنے اسکے لایا مرجان نے کہا یارو بڑے بڑے ساحر
آگئے ہین مین ان سب سے مقابلہ نہ کرسکون گا ان دونون صاحبون کو لیکر خدمت مین خداوند
خورشید روشن تن کے چلون قدرت جیسا مناسب جانین گے ویسا کرین گے اس صلاح کو سب نے
منظور کیا اوسی وقت تخت تیار کیے مال و اسباب بھی لادا ایک تخت پر کوکب و صاحبقران کو سوار
کیا طرف قلعہ خورشید نگار کے لیچلا یہان بوقت سحر اہالیان لشکر باخبر ہوئے بارگاہ مین آکر
دیکھا صاحبقران و کوکب کو نہ پایا سب کو تردد ہوا باغبان و بہار و رعد و برق
لامع نے عرض کی کہ غلام جاتے ہین انشاء اللہ راہ مین ملین گے آگے زبانی ہرکارون کے
دریافت ہوا تھا کہ مرجان جادو بالاعلان صاحبقران و کوکب کو لے گیا یہ چار سردار بادشاہ
عالی وقار سے رخصت ہو کر چلے مرجان دس بارہ کوس امیر و کوکب کو لیکر نکلا تھا کہ آسمان پر برق
چمکی نعرہ ہوا منم باغبان قدرت و رعد و برق بڑے زور شور سے آکر پہونچے لشکر مرجان کو
قتل کرنا شروع کیا خواجہ عمرو بھی چل چکے تھے عین وقت پر پہونچے شمیم عیار کو گھیرا تلوار چلنے لگی
اس کے بھی ساتھ عیار ہین خواجہ عمرو کے پہونچتے ہی مہتر برق فرنگی و ابوالفتح اصفہانی و عمران
خطائی و نیرک خطائی وغیرہ شاگرد خواجہ بھی آپہونچے عیارون مین تلوار چلنے لگی رعد و برق نے
قیامت برپا کی برق لامع تڑپ تڑپ کر خوب لڑی یہ وہ سردار ہین کہ جو افراسیاب سے لڑے بڑے
بڑے معرکے بڑے اس لشکر کی کیا حقیقت ہے دم بھر مین ستھراؤ کر دیا مرجان جادو بھاگتا پھرتا ہے
خواجہ عمرو نے لڑتے لڑتے عیارون کو مارا شمیم کو للکارا وہ بھی پلٹ پڑا عمرو و شمیم سے نیمچہ چلنے لگا
خواجہ نے دیکھا کسی مقام پر یہ کمی نہین کرتا پلک جھپکانا دشوار کر دیا شمیم نے ایک مقام پر حلقہ ہائے کمند
خواجہ عمرو پر مارے عمرو نے جست کر کے حلقہ ہائے کمند سے اپنے کو بچایا دور جا کر گرے جھپٹ کر
حلقہ ہائے کمند شمیم کو لگائے شمیم بھی طرار و فرار مکار و غدار ہے صاف حلقہ سے نکل گیا پھر کام مین

دونون مین ردوقدح ہوئی ایک مقام پر شمیم نے سایہ مین تلوار کے خواجہ کو لیا خواجہ پیچھے ہٹتے
جاتے ہین شمیم سایہ مین تلوار کے عمرو کو لیے ہوئے چاہتا ہے کہ عمرو رُکے تو مین ہاتھ مارون خواجہ
نے فرمایا کہ اے صاحب بغدہ گران اے فرزند مہتر قران اس بیحیا کا سر کاٹ لے شمیم سمجھا کہ میرے قریب
کوئی آگیا گھبرا کے پلٹا پلک جھپکتے ہی عمرو نے حلقہ ہائے کمند مارے پورے پڑے گردن و کمر مین
پیچ ہوئے جھٹکا مارا شمیم منھ کے بھل گرا عمرو نے جاب مار کر بیہوش کیا شاگردان شمیم نے بلوہ کیا یہی
قصد ہے کہ اپنے اوستاد کی قید چھین لین شاگردان شمیم نے جان لڑائی چاہتے ہین پشتارہ عمرو
کو نہ اوٹھانے دین مہتر موسیقار اس کا شاگرد رشید جو سابق مین شاہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان
کو چُرا لگئے گیا یہ ذکر بھی تحریر کر چکا ہون کہ خورشید روشن تن نے یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ جس مذہب
کا پرستار اس شعبدہ باز کے سامنے آتا ہے مطیع ہو کر اس خودسر کے سامنے برائے سجدہ
سر جھکاتا ہے یہی نورالدہر کے لیے بھی ہوا جب سامنے پہونچے اور اوس بیحیا نے نقاب چہرہ سے
الٹی نورالدہر نے سجدہ کیا بارگاہ خورشید مین دنگل زرین طلا پہلوان قدرت لقب ہوا خود
سامنے خورشید کے دست بستہ عرض کی کہ ہمکو فوج ملے تو جا کر صاحبقران کو روکین فوج ملی اور
نورالدہر روانہ بھی ہو چکے جب مقابلہ صاحبقران مین پہونچین گے مفصل تحریر کرونگا بہر نوع
مہتر موسیقار اسی وقت مع چالیس پیک بچون کے آکر پہونچا جاب دافع داروے بیہوشی مار کر
اوستاد کو ہوشیار کیا شمیم گھبرا گیا رعد و برق وغیرہ نے لشکر مرجان کو درہم برہم کر دیا عیارون
نے شاگردان شمیم کو قتل کیا خرابی یہ ہے کہ خواجہ عمرو مع چند عیارون کے دوڑ پڑے تھے اُسی وقت
آکر لڑے موسیقار نے عیارون پر تاکید کی یارو عمرو زندہ نکل کر نہ جانے پائے عیارون نے
خواجہ کو گھیر لیا عمرو بھی بڑے زور شور سے لڑ رہا ہے اب مہتر موسیقار و شمیم چار طرف سے
خواجہ کو گھیرے ہوئے چاہتے ہین کہ گرفتار کر لین عمرو جان لڑائے ہوئے لڑ رہا ہے عیارون کا
زیادہ بلوہ ہوا ہے اب خواجہ کو تردد لاحق حال ہے اپنے گرفتار ہو جانے کا بڑا خیال ہے کہ صحرا سے
گرد اٹھی دیکھا صاحب بغدہ گران نظر کردہ بزرگان مہتر قران آکر پہونچے دیکھا اوستاد گھرے ہوئے
لڑ رہے ہین زخمی بھی ہو چکے ہین آتے ہی نعرہ کیا بغدہ پکڑ کر جا پڑے موسیقار نے بڑھکر مہتر
قران پر وار کیا قران نے وہی بغدہ سامنے کر دیا موسیقار کی تلوار ٹوٹ گئی اوپر سے

قران نے بغدہ مارا اُس روسیاہ نے گھبرا کر سپر کو چہرے کی پناہ کیا بغدہ سپر سے کب رکتا ہے سپر
کاٹ کر سر پر گرا سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے شمیم نے جو دیکھا برابر کا عیار مارا گیا ہوش اُڑ گئے چاہا کہ
قران کے سامنے سے بھاگ کر نکل جاؤن قران نے بڑھ کے روکا آواز دی کہ اے شمیم صاحب کہان
جاتے ہو شمیم نے چاہا کہ جھک کر نکل جاؤن قران نے گردن شمیم کی پکڑی وہ چیخا عمرو سے آنکھ ملا کر کہا
اوستاد الامان پنجہ سے شیر نر کے بچائیے مین بصدق دل مسلمان ہوتا ہون عمرو نے آواز دی اے
قران ہمارے سر کی قسم قتل نہ کرنا مہتر قران کشان کشان سامنے خواجہ کے لائے شمیم قدمون
سے عمرو کے لپٹ گیا کہا کلمہ طیبہ تعلیم فرمائیے غلام کو حلقہ بگوش بنائیے قران نے کہا اوستاد یہ مکار و
جلساز ہے عمرو نے کہا کہ اے نور نظر وہ وقت گذر گیا اب اس کے قلب پر تاثیر ہوئی دیکھو تو پیشانی
روشن ہے جب شمیم دل سے اطاعت کر چکا خواجہ نے پلٹ کر دیکھا رعد و برق نے صفیں الٹ دین
مرجان بھاگتا پھرتا ہے ایک مقام پر مرجان نے چاہا جھک کر نکل جاؤن برق لامع آسمان پر
تڑپ رہی ہے دیکھا مرجان لشکر ساحران سے الگ ہو کر سایہ مین ایک درخت کے آکر ٹھہرا ہے
پر پرواز پیدا کر چکا ہے کندے تول رہا ہے چاہتا ہے جان بچا کر نکل جاؤن برق لامع وہین سے
تڑپ کر گری دو ٹکڑے کر کے آسمان پر چمکی زمانہ تیرہ و تار ہو گیا بعد عرصہ دراز آواز آئی کہ کشتی ہرا
نام من مرجان جادو بود اہالیان فوج کچھ بھاگے کچھ زخمی ہوئے کچھ گرفتار کیے گئے صدا لے
الامان بلند ہوئی صاحبقران نے تلوار کو نیام مین کیا ساحر بھی رکے جو افسران نامی باقی رہے تھے
وہ مشرف بخدمت ہوئے صاحبقران نے ان سب کو ہمراہ لیا خواجہ عمرو نے عرض کی اب حضور
جلد لشکر مین چلین اُسی وقت صاحبقران نے کوچ کر دیا بادشاہ کو آکر ہرکارون نے خبر دی اے
شہریار مبارک ہو مرجان مارا گیا مرجانا اس کو منظور تھا صاحبقران و کوکب کو لے کر بھاگ گیا تھا
آپ کے ملازمان جانباز نے راہ مین روکا جب وہ ناری جہنم واصل ہوا بعض سے یہ ثمر حاصل ہوا یہ سنکر
تمام سردار نامی خود بادشاہ عالیجاہ و برائے استقبال صاحبقران چلے راہ مین صاحبقران سے ملاقات
ہوئی بڑے اعزاز و اکرام سے لشکر مین داخل ہوئے صاحبقران آکر بارگاہ سلیمانی مین بیٹھے تھے
کہ ہرکارون نے آکر خبر کی نور الدہر بن بدیع الزمان تین لاکھ فوج کی جمعیت سے برائے
مقابلہ سرکار دولتمدار آپہونچے یہ سنکر صاحبقران کو سناٹا آگیا فرمایا بڑے افسوس کی بات ہے

اُس شیر کا رنگ کیا ہے کس ارادے پر آیا ہے خوب اون بیچاوٗن نے ٹھکانا پایا ہے یہ کہتے ہوئے بیرون بارگاہ نکل آئے دیکھا گرد عظیم بلند ہے نورالدہر بن بدیع الزمان کو دیکھا پشت مرکب اسپ پریوش پر سوار خود گوہر نگار بر سر زرہ گوہر نگار زیب جسم انور تیغۂ خارا شگاف سلیمانی حمائل سپر فولادی فراخ دامن پر ہزار تیر و ترکش مثل دم طاوٗس پشت پر پرے فوج کے جمے ہوئے تین لاکھ جوانان زبردست بادۂ کبر و نخوت سے مست اُٹھالے بارگاہ کے لدے ہوئے اس شوکت و شان سے شیر دلیر آکر پہونچا لشکر ظفر اثر صاحبقران کو دیکھکر نہایت برہم ہوا لشکر کو مقابلے پر اُتارا بل کرتا ہوا داخل بارگاہ ہوا دور سے صاحبقران کو دیکھا مگر سلام نہ کیا صاحبقران کو بڑا افسوس ہے لندھور سے فرمایا اے جانشین من نورالدہر سے مجکو یہ امید نہ تھی لندھور نے عرض کی کیا گذارش کرون یہ تو حضور بخوبی آگاہ ہین کہ یہ شیر دلیر سعادتمند حق پسند ہمیشہ سے منکسر مزاج مردان عالم کے سر کا تاج کبھی حضور سے چار آنکھ کر کے کلام نہین کیا نہین معلوم یہ کیا معرکہ ہے غلام سمجھا کے لے آئے گا جو کچھ اس مین فریب ہوگا کھل جائے گا سب سے زیادہ بدیع الزمان شرمندہ سر جھکائے ہوئے فرماتے ہین جو ہوئی جسم غلامان صاحبقران کا دشمن ہے ہم اوس کے قاتل ہین بیٹا کیسا اہالیان دست چپ یعنی قاسم نوجوان مالک سے کہہ رہے ہین اے پہلوان دوران اے گرشاسپ جہان جہلا کا اعتقاد کیا کسی نے کچھ سمجھالیا باغی ہو گئے سپہ سالار بن کے آئے ہین مقدمہ مذہب مین ہم کسی کا پاس نکرین گے کل برق شمشیر سیدان کار زار مین چمکے گی یقین تو یہی ہے کہ ہمارے سامنے سر نہ اوٹھائے رومال سے ہاتھ باندھکر حاضر ہو اگر خلاف کرے گا سزا پائے گا اہالیان دست راست پر فلک ٹوٹ پڑا آپس مین خشمگین ہو رہے ہین کہ کل صبح کو دیکھین فلک کیا دکھائے یہان تو یہ ذکر ہے وہان نورالدہر بن بدیع الزمان نے نشہ مین آکر حکم دیا طبل جنگی بجے نقارۂ رزمی گڑگڑایا ہرکارون نے آکر صاحبقران کو خبر پہونچائی صاحبقران کانپنے لگے غصے مین فرمایا ہمارے لشکر مین بھی عنایت خدا سے طبل جنگی بجے یہان بھی طبل جنگی پر چوب پڑی لشکر ون مین خبر پہونچی تیاریان ہونے لگین چار پہر رات گذر کر ستارۂ سحری آسمان پر چمکا دامن صبح لٹکے بدیع الزمان رات بھر بیرون بارگاہ رہے اس خیال سے کہ اگر مہلت پاوٗن تو جاکر اس جوانا مرگ کو سمجھاوٗن کہ اونالایق تو ہمارے قبلہ و کعبہ پر لشکر کشی کر کے آیا ہے ہم سے وہ

کیا گلا کرے گا اس شغل مین **بدیع الزمان** نے رات بسر کی جب قصد کیا کہ بارگاہ **نورالدہر** مین جاوٴن رفقانے منع کیا کہ حضور پرائی بارگاہ مین جانا بہتر نہین ہے مگر غصہ مین رات بھر نیند نہین آئی ٹہل ٹہل کر بسر کی غصہ کم نہین ہوتا تھا کبھی کبھی محبت کی یاد مین گوشے مین کھڑے ہوکر روتے ہین یہی خیال ہے کہ اے **بدیع الزمان** اگر اس نالایق کے ہاتھ سے ایک ہوئے جسم بھی قبلہ وکعبہ کا کم ہو تمام سرداران نامی بوٹیان کاٹ کر پھینک دین گے یہ سوچ رہے ہین کہ ستارہ سحری چمکا مرغ سحر کی آواز آئی پلٹنون مین وردی بجی **بدیع الزمان** مع رفقا طرف بارگاہ بادشاہ جمجاہ کے چلے رفقا مجبور ولاچار ہمراہ جلوخانہ شاہنشاہی مین پہونچے صدہا سردار جمع ہوچکے یہ ذکر ہے سب سے زیادہ بادشاہ کو بڑی فکر ہے کہ ایسا نہو **نورالدہر صاحبقران** کو للکارین **صاحبقران** ایسی ضعیفی مین آتش خو شعلہ مزاج ہین ان کے دم قدم سے سکہ جرات کے رواج ہین جلوخانہ مین پہونچے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے دیکھا رنگ روئے منور متغیر ومتحیر ہے بادشاہ نے سر سینہ سے لگایا فرمایا آپ کیون پریشان ہین مین مفصل خبر منگوا چکا ہون کہ **نورالدہر** اپنے ہوش مین نہین ہے ہم جاکر خود سمجھائین گے بہلا کر اپنے شیر کو لے آئین گے یہان تک نوبت پہنچی کہ ٹپکینے کی صدا بلند ہوئی بادشاہ نے فرمایا خیر تو ہے **جواہر بن عمرو** دوڑا چشم زدن مین پلٹ کر آیا دیکھا سب نے مقبل سر برہنہ خاک اڑاتا ہوا پائے تخت شہنشاہی سے آکر لپٹ گیا عرض کی حضور ہم اپنے آقا سے چھٹ گئے اس صحرائے سبزہ زار مین آکر لٹ گئے غلام **صاحبقران** کو جگانے گیا جاکے دیکھا کہ **صاحبقران** پلنگ پر نہین ہین بادشاہ کے ہوش اڑ گئے فرمایا دیکھو تو یہ کس نے کام کیا صاف ظاہر ہے کہ **نورالدہر** نے پکڑوا لیا ہرکارے عیار چلے بعجلت جلدی گئے اور چشم زدن مین واپس آئے اور خبر دی کہ حضور دربار **نورالدہر** مین بالکل اس کا ذکر نہین ہے مسلح ہوکر میدان کارزار مین وہ آیا چاہتے ہین یہی ارادہ ہے کہ **صاحبقران** سے مقابلہ کرین بادشاہ نے حکم دیا کہ لشکر کل میدان کارزار مین چلے **لندھور بن سعدان** لشکر کو درست کرتے ہوئے آتے ہین **صاحبقران** کے نہونے سے صفین صف ماتم پرے درہم برہم اس حال پرملال سے میدان کارزار مین پہونچے پہلوان عادی نے بڑھکر میمنہ میسرہ کو آراستہ کیا ادھر **نورالدہر بن بدیع الزمان** چالیس قدم آگے بڑھکر برتبہ سالاری کھڑے ہوئے صفوف آرائی کو دیکھ رہے ہین جب صفین آراستہ

ہو چکین سب نے دیکھا کہ نور الدہر زیر مرکب پرے سے نکالا اپنے سردارون سے رخصت ہوئے سب سے
پکار کر آواز دی کہ خداوند خورشید روشن تن کے سپرد کیا نور الدہر دوبارہ پشت مرکب پر سوار ہوئے
گھوڑے کو اُڑا کر چلے میدان کارزار مین آکر سلیح شوری دکھلانے لگے جب مرکب خوب غرق عرق ہوا
گھوڑے کو روکا لشکر اسلام کو دیکھا تیز تیز بدنظر ستیز پکار کر آواز دی جس کو تمنا مرگ کی ہو نکلے اور آکر
مقابلہ کرے دارائے ہند لندھور بن سعدان نے فیل مست صف سے نکالا ہاتھی جھومتا ہوا چلا
سونڈ اوٹھا کے اپنے راکب کو چھپاتا ہے کبھی بن جاتا ہے نور الدہر نے لندھور کو آتے ہوئے دیکھا واسطے
نگاہ ورکے جا پڑے مستک پر اوجھڑ سپر کی لگائی چند قدم ہاتھی مرکب تھپیڑ کھا کر دس بارہ قدم پیچھے
ہٹ گیا لندھور نے فرمایا اے نور نگاہ بدیع الزمان ہمیسے تو کبھی اتنی کج خلقی سے آپ پیش نہین
آئے آج کیا کیفیت ہے ہم ہمیشہ سے خیر خواہ جانباز ہین نور الدہر نے کہا اے دارائے ہند یہ میدان
کارزار ہے حجاب کی کیا بات بہتر یہ ہے کہ خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کرو ہمکو دادا جان کے کشاکش
مین پریشان کیا کوئی کسی کی قبر مین ساتھ نہ جائے گا یہ سُنکر لندھور نے مُنھ پھیر لیا کچھ جواب دے سکے تیر
دلدوز تھا کہ کلیجے پر پڑا آسنا تو جواب دیا تم فرزند فراموش راہ دین اسلام ہوا ایسے کلمات کہنا زیبا نہین ہین
نور الدہر نے کہا کیون سب کتابون مین جاہ و جلال خداوند تحریر ہے لندھور نے کچھ جواب نہ دیا کہا
اے شیر بیشہ صاحبقرانی بس زبان بند کرو تمھارا سوال لائق جواب نہین ہے نور الدہر نے نیزہ مارا دونون
لشکر نگران بصورت آئینہ حیران یہان نیزہ چل رہا ہے ایک مقام پر نور الدہر نے نیزہ کا ٹھٹا تھپیڑ مارا
تکان سے دونون پرے ٹوٹے لندھور نے قبضہ پر ہاتھ جھپٹ کر مارا نور الدہر نے بڑھ بچا کر
کلائی پر ہاتھ ڈال دیا لندھور بھی لپٹ پڑے زمین پر کود کے کشتی ہونے لگی دونون لشکر
دیکھ رہے ہین نور الدہر چمک چمک کے لڑ رہے ہین پہر دن باقی ہے کبھی نور الدہر ریل کر لیجاتے
ہین کبھی لندھور پلٹے پانون گاڑ دیے دو دو گھڑی ایک ایک مقام پر اٹک کر لڑے اس قدر پسینہ
نکلتا ہے کہ تپلے بن جاتے ہین ایک مقام پر لندھور بن سعدان ریل کر لے چلے پانچ چھ قدم
ہٹے کہ جرأت کا خیال آیا نور الدہر پلٹ پڑے لندھور کو لے چلے لندھور نے چاہا نہ ہٹون دونون
مونڈھے پکڑے چاہا ریل کر لے دوڑون نور الدہر کا قصد ہوا نہ ہٹون یہی کلمہ زبان سے فرمایا کہ اب ہم
پیچھے نہ ہٹین گے اسی مقام پر کشاکش کے زور ہوئے لندھور بن سعدان نے قدم آگے

بڑھا کے وہان پر موش خانہ تھا دونون پیرموش خانہ مین جا رہے نورالدہر نے ہلکہ مارا گولہ لندھور کا
اوتر گیا نورالدہر نے کچھ خیال نہ کیا اسی طرح لندھور کی مشکین باندھ لین ہر چند کہ ہیلوانون نے
غل مچایا اے جوان کیا کرتا ہے لندھور کا گولہ اوتر گیا کوئی صید زبون پر ہاتھ ڈالتا ہے
نورالدہر نے کچھ جواب نہ دیا لندھور کو گرفتار کرکے لے گیا بادشاہزادہ خاور سیاہ وغیرہ رنجیدہ
وکبیدہ پلٹے آپس مین کہتے ہوئے چلے خبر لینا واجب ولازم ہے بڑھکر دریافت کرین عیار خبر کے واسطے
چلے نورالدہر جو لندھور کو لیکر اپنی بارگاہ مین آئے گولا جھلایا لندھور کو غش آیا مسلسل و
مطوق کرا کے قیدخانہ مین بھجدیا ہرکارے یہ خبر لے کے خدمت مین بادشاہ لشکر اسلام کی آگئے
بادشاہ سے تمام کیفیت بیان کی نورالدہر نے لندھور کو قیدخانے مین قید کیا ہے شام کو پھر
طبل جنگی بجوائے گا بادشاہ نے فرمایا تن بہ تقدیر رضینا بقضاء اللہ جو خواہش الٰہی افسوس ہے
کہ صاحبقران لشکر مین نہین ہین ورنہ بہت قیامت ہوتی یہ ذکر تھا کہ پھر صدائے طبل جنگ
بیدرنگ بادشاہ جمجاہ کے کان مین آئی سر اوٹھا کر فرمایا یہ نقارہ کیسا بجا عرض کی کہ ہرکارے
گئے ہوئے ہین خبر دریافت کرکے حاضر ہون گے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے حاضر ہوئے ہاتھ
اٹھا کر دعا دی شعر راحت جانہا زصوت نغمہ پرداز تو باد ٭ گوش دل پر لذت از آواز دمساز
تو باد ٭ شہریار عالم کی عمر دراز ہو نورالدہر نے پھر طبل جنگی بجوایا آج تو اپنے مقام پر یہ کہتا
تھا کہ اہل اسلام کو دم نہ لینے دونگا صاحبقران کو کیون چھپایا اس قدر سرداران لشکر کے قتل
کرونگا کہ اُن چھپے ہوئے کو طلب کرین بادشاہ نے فرمایا خدا مالک ہے یہان بھی طبل جنگی بجا
تیاریان ہونے لگین لشکر اسلام مین نام پر نورالدہر کے وہ ہنگامہ ہے ہر مقام پر یہی ذکر ہو رہا
ہے کہ پوتا صاحبقران کا مرتد ہوگیا بڑے مقابلہ آیا ہے لندھور کو گرفتار کیا بدیع الزمان
زار زار روتے پھرتے ہین جو کوئی نورالدہر کو برا کہتا ہے دل بیقرار ہو جاتا ہے مگر مجبور ولاچار کچھ بن
نہین پڑتا اس سوچ مین سر جھکائے بارگاہ اپنی مین بیٹھے ہین امیہ بن عمرو عیار خدمت مین حاضر
ہے سمجھا رہا ہے کہ حضور کیون ملول ہوتے ہین یہ مقدمہ سحر وساحری ہے باعث عجائبات افسونگری
ہے یہ تیر اپنے ہوش مین نہین ہے بدیع الزمان فرماتے ہین اے امیہ دشمنون کو تو ہیلو ملا خدانخواستہ
اگر اُس نے اس حال پر ملال مین کسی کو چشم زخم پہونچایا عمر بھر بدنامی رہے گی اسی ہنگامہ مین وہ

چار پہر رات بھی بسر ہوئی دونون لشکر میدان کارزار مین پہونچے صاحبقران زمان کا پتہ نہین
صفین آراستہ ہوئین نقیب نقابت کرچکے نورالدہر نے مرکب بطور روز اول میدان کارزار مین نکالا
سلح غوری کرکے آواز دی جس کو تمنا مرگ کی ہو میرے مقابلے مین نکلے بدیع الزمان نے قصد کیا
تھا کہ صف دست چپ کے علم جلوہ گری پر آئے دیکھا کہ شاہزادہ خاور سیاہ نے مرکب بشبرنگ زہرہ جبین
سلیمانی کو ہمیز کیا بادشاہ لشکر اسلام سے اجازت خواہ ہوئے بادشاہ نے متردد ہو کر فرمایا اے
فرزند تمھارا جانا مناسب نہین ہے قاسم نے عرض کی آج اس بیحیا کی قضا میرے ہاتھ سے ہے ہرچند کہ
اسکو قتل کرکے اپنے کو بھی ہلاک کرونگا صدمہ فراق نورالدہر مجھ سے نہ اوٹھے گا بادشاہ بھی ان
کلمات کو سنکر آبدیدہ ہوئے مجبور ہو کر اجازت دی قاسم جیسے ہی سامنے نورالدہر کے پہونچے بعد
تکاور کلمات جہالت درمیان مین آئے نیزے چلنے لگے نیزے سے مطلب حاصل نہ ہوا تلوارین
پھینک دین گرز چلے آخر نوبت کشتی کی آئی پہر دن رہے قاسم کا کولا بھی اوتر گیا قاسم کو بھی
نورالدہر گرفتار کرکے لے گیا بادشاہ رنجیدہ کبیدہ بیٹھے نورالدہر نے بارگاہ مین سرداران
ہمراہی سے صلاح کی کہ ان دونون جوانون کو خدمت مین خداوند کے بھیجدیجیے نورالدہر نے اس
رائے کو پسند کرکے کاؤس فیل سر نامی ایک پہلوان تھا لندھور اور قاسم کو مسلسل و
مطوق کرکے ہمراہ کاؤس کے تیس ہزار جوان جنگی کرکے طرف قلعہ خورشید روانہ کردیا یہ خبر
ہرکارون نے بادشاہ لشکر اسلام کو پہونچائی سنکر بادشاہ گھبرا گئے بدیع الزمان اور
طہماس کو اسی وقت بادشاہ نے عقب مین کاؤس فیل سر کے برائے رہائی لندھور و قاسم کے
روانہ کردیا دو کلمہ داستان صاحبقران زمان کے گذارش ہوتے ہین اشتیاق جنگ نورالدہر مین
جو آرام فرمایا ایک بادشاہ ہے شاداب حیلہ گر بعلم کہانت اوس نے دریافت کیا کہ زوال دولت
ہمارا ہاتھ سے حمزہ صاحبقران کے ہوگا عیار بھیجکر صاحبقران کو جڑوا منگوایا جب عیار لے کر
آیا قید خانہ مین قید کرنے کا حکم دیا تمام شہر مین مشتہر ہوا کہ کل صاحبقران قتل ہونگے اور
صاحبقران قید خانے مین سر جھکائے بیٹھے ہین دل مین یہ خیال کہ نورالدہر نے لشکر پر کیا
قیامت برپا کی ہوگی اس بادشاہ نے کیون ہمکو گرفتار کرایا نہین معلوم اوس کی مراد کیا ہے
دروازہ شکایت کا بند قریب کوئی مونس نہ غمگسار سر جھکائے بیٹھے ہین اور یہ رباعی پڑھی نظم

اے آنکہ بملک خویش پایندہ توئی	در دامن شب صبح نمایندہ توئی	کار من بیچارہ قوی بستہ مندہ
یکتائی خدایا کہ کشایندہ توئی	القصہ شب تیرہ و تار مین بیٹھے دعائین کر رہے ہین دو پہر سے	

شب تجاوز کر چکی ہے کہ صاحبقران نے دیکھا دروازہ قید خانہ کا کھلا گویا در فتح وظفر وا ہوا
ایک سیاہ پوش کو دیکھا کہ اُس نے نگہبانون کو بیہوش کیا سب کے سر کاٹ ڈالے چند نازنینان مہ جبین
اُس کے ساتھ خرامان خرامان وہ نقابدار سیاہ پوش قریب صاحبقران آیا نقاب کو چہرۂ بے نظیر
سے ہٹایا صاحبقران کی نگاہ پڑی ایک نازنین مہ جبین صاحب جاہ و تمکین اپنے کو آراستہ کرکے
آئی ہے لیکن خائف و ترسان رنگ رو متغیر شرمائی ہوئی عرق عرق صاحبقران اوس حور تمثال کو
دیکھکر مائل ہوئے اُس نے بیٹھکر ہتھکڑیان بیڑیان کاٹین کنیزون نے ظاہر کیا کہ ملکہ گلزار دختر
شاداب حیلہ گر جب حضور کی قید دربار شاہی مین آئی ہماری ملکہ کو آپکے حال زار پر رحم آیا یہ بھی
خبر سنی کہ دشمنون کا ارادہ ہے کہ وقت سحر قتل کرین اسواسطے ملکہ نے عیاری کرکے نگہبانون کو قتل کیا
یہان بخیر و عافیت تمام پہونچین صاحبقران نے فرمایا تم اپنے باغ مین چلو مین شاداب حیلہ گر کو
مسلمان کرکے آتا ہون ملکہ گلزار بیقرار ہو کر رونے لگی کہا اے شہریار اوّل تو شب تیرہ و تار
دربار شاداب مین بڑے بڑے پہلوانان نامدار آمادۂ حرب و پیکار ہین ایسا نہ ہو دشمنون کو
وہان سے نکلنا مشکل پڑے کنیزین بھی قدمون سے صاحبقران کے لپٹ گئین عرض کی کہ اے
شہریار ملکہ بڑی مشقت کرکے یہان تک پہونچین آپکی دلشکنی نہ کیجیے ورنہ طائر روح قفس جسم خاکی
سے تڑپ کر نکل جائیگا صاحبقران لاچار ملکہ کو ساتھ لیکر قید خانے سے باہر نکلے ملکہ نقاب ڈالے
ہوئے ہمراہ ہے چند کوچے طے کیے ہین شاداب حیلہ گر خود برائے حفاظت شہر چند سوار و پیدل
ساتھ حاضر ہوشیار باش کہتا ہوا چلا آتا ہے دور سے دیکھا سیاہ پوش آتے ہین کنیزان گلزار نے
کہا اے شہریار اسی گوشے مین مخفی ہو جیے خود بادشاہ آتا ہے جب اس راہ سے نکل جائیگا
حضور بھی چلین گے صاحبقران نے فرمایا اب تمنے ہمکو بدنام کرنے کا ارادہ کیا یہانتک تمھارا کہنا
مانا قید خانے سے تمھارے ساتھ چلے آئے اب تامل کرو مین اس مکار کو کیا جواب دونگا ضرور اس سے
پوچھنا ہے کہ ہمارے گرفتار کرانے کا کیا باعث ہوا کیا ہمنے خطا کی یہ فرماکر ملکہ کو پشت پر لیا آپ سینہ سپر
کرکے بڑھے اس کے ملازمون نے آواز دی کون آتا ہے صاحبقران زمان نے جوش غضب مین آکر

جواب دیا کہ تو نے اپنے داماد کو نہین پہچانا منم زلزلہ قاف ثانی سلیمان زادہ تیرے سردار موجود ہین
ان کو حکم دے کہ آکر گرفتار کرلین شاداب نے سوارون سے اشارہ کیا چارون طرف سے لینا لینا کا
ہلڑ ہوا صاحبقران نعرہ کرکے جا پڑے ملکہ گلزار بھی تیر اندازی کر رہی ہے شہر مین ہلڑ ہوا جسنے
سُنا آیا دیکھا صاحبقران شیرانہ نہنگانہ لڑ رہے ہین چند معشوقان پری چہرہ گوشے سے تیر پھینک رہی
ہین مگر امیر نے کئی سے جوان مار کر ڈال دیے شاداب جیلہ گر کو للکار رہے ہین اے شاداب جیلہ گر
ہمنے تیری خطا معاف کی ہے کہو تو نے عیار سمجھکر چروا منگایا شاداب جواب دیتا ہے جب اریہ کھینچون گا
احوال کھلجائے گا صاحبقران لڑتے ہوئے قریب شاداب پہونچے نیچے کا دار کیا چہار طرف سے
تلوار پڑ رہی ہے صاحبقران ہمہ تن چشم بنے ہوئے ہین دار ہر ایک کا روکتے ہین یہ تو یقین کامل
ہے کہ نوح جنگ مغلوبہ سے بچنا دشوار ہے بڑھکر سینہ سپر کر دیا جب شاداب نے ہاتھ مارا کچھ خوف
نہ کیا کلائی پر ہاتھ ڈال دیا کئی زخم کھائے شاداب کی تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کے
بقوت صاحبقرانی اُٹھا لیا آواز دی الامان فرمایا امان بشرط ایمان عرض کی تازندہ ایم بندہ ایم
جب تک زندہ ہون غلامی سے گردن تابی نکرون گا یقین کامل ہوا کہ مذہب آپ کا صحیح ہے
صاحبقران نے ہاتھ رکھدیا شاداب جیلہ گر کلمہ پڑھکر بصدق دل مسلمان ہوا ملکہ گلزار کو
محافے مین سوار کرلیا آخر داخل دار الامارۃ شاہی ہوئے صاحبقران نے آکر شاداب کو تخت پر
جگہ دی آپ دنگل زرین پر جلوہ فرما ہوئے تبکدے وغیرہ کھدر رہے ہین مسجدون کی بنا ہوتی
ہر طرف سے صدائے اذان آتی ہے کہ ہر کارون نے آکر خبر دی کہ اے شہریار کاؤس فیل سر
فرستادہ نور الدہر قید لندھور و قاسم لیے جاتا ہے صاحبقران تلوار ٹیک کر اُٹھے زبانی
ہرکارون کے یہ بھی دریافت ہوا کہ نور الدہر نے ان دونون کو گرفتار کرکے روانہ کیا خود لشکر
سے مصروف جنگ ہے نہین معلوم اس عرصہ مین کیا معرکہ گذرا جو ایسے پہلوان گرفتار ہوئے
صاحبقران نے فرمایا دریافت ہو جائے گا یہ کہکر مرکب پر سوار ہوئے پانچ ہزار جوانان صف شکن
امیر کے ہمراہ ہوئے آکر کاؤس فیل سر کو روکا تلوار چلنے لگی لندھور و قاسم کی راہ کی تابش
و حرارت سے یہ نوبت پہونچی کہ چہرے سیاہ ہو گئے ہین تپ محرقہ مین مبتلا اُٹھتے ہین تو دل بیٹھا
جاتا ہے قلب بھرا آتا ہے اپنے آقائے نامدار مولائے قدر شناس کے جو نعرہ کی آواز سُنی

باغ باغ ہوگئے صاحبقران کو دور سے دیکھا کاؤس فیل سر گھبرا گیا ہے صاحبقران نے
آتے ہی پرے درہم و برہم کر دیے اسوقت کاؤس نے یہ تدبیر کی لندھور بن سعدان کو جلدی
سے بیہوش کرایا عیار سے کہا کہ میں لڑائی کو حمزہ کی دیکھتا ہوں عیار بہ اشارہ لندھور کا
لے بھاگا کسی کو خبر نہیں ہوئی اب اس نے قصد کیا کہ اسی طرح قاسم کو بھی روانہ کر دوں قاسم نے
خانہ زور میں آکر قید توڑ ڈالی نعرہ کر کے جا پڑا صاحبقران نے جو آواز قاسم کی سنی صاحبقران زمان صدائے
قاسم پر جنگ رستمانہ کرتے ہوئے پہونچے دیکھا شیر بیشہ رستم قاسم زخم خشم نے قید توڑ کر ایک سردار زبردست
کو مار گھوڑا اوس کا لیا مصروف جنگ ہیں فوج کا بلوہ ہے صاحبقران نے اوس مقام پر آکے شمشیر زنی کی
قاسم نے کئی زخم کھائے زخم کھا کر اور زیادہ شوکت و شان سے لڑائی میں مصروف ہے فوج سے
کاؤس فیل سر نے گینڈے کو مہمیز کیا زخمدار دیکھکر طرف شاہزادہ خاور سیاہ چلا نعرہ کرتا ہوا کہ
او نبیرہ حمزہ تو نے غضب کیا قید مردان عالم کو توڑا اب تجکو زندہ نہ چھوڑوں گا قاسم صدائے نعرہ
کاؤس سنکر بیٹھا تھا کہ سالوس برادر کاؤس قوی تن دیو خصال گینڈے کو چمکا کے قریب آیا
خبردار خبردار کہکے وار کیا ہر چند کہ جسم قاسم تیروں سے چھنا ہے مگر ہمہ تن چشم بنا ہے تلوار کو سالوس کی
تلوار پر کاٹتھا وار کو اوس کے رد کیا جب وہ تلوار کا وار کر چکا قاسم نے نعرہ کیا بیت تو ضربے زدی ضرب
من نوش کن ؛ ہمہ شادی از دل فراموش کن ؛ دیگر دور مجنون گذشت نوبت ماست ؛ ہر کرا پنجہ و زور
نوبت اودست ؛ تیغہ برق تاب کو چمکا کے ہاتھ مارا سالوس و سیاہ نے گردہ سپر کا اٹھا دیا برق شمشیر
نے سحاب سپر کے ٹکڑے اوڑائے یا تو قبہ سپر پر چمکی تھی یا زیر تنگ بوسہ دیا سالوس مع
دیو سک کے مع گینڈے کے چار ٹکڑے ہوئے زنگ کافروں کے کٹ گئے غریو ہوا کہ سالوس مارا
گیا یہ جو کاؤس نے دیکھا کہ قوت بازو مارا گیا قلب تھرایا لاف و گذاف کرتا ہوا طرف قاسم کے
چلا نامرد نے پشت پر سے آکر ہاتھ مارا چمک جو تلوار کی قاسم نے دیکھی گھبرا کے منھ پھیر دیا تیغہ کاؤس کا
چل چکا تھا سر اس افسر کا بخوبی زخمی ہوا قاسم کی آنکھوں کے نیچے اندھیرا آیا سر جھکایا کاؤس
نے چاہا سر کاٹ لوں صاحبقران نے جو دور سے دیکھا کہ زخمداری میں کاؤس قاسم کا سر
کاٹا چاہتا ہے وہیں سے نعرہ کیا او نامرد کیا کرتا ہے منم زلزلہ قاف ثانی سلیمان تلواریں مارتے ہوئے
افسران فوج کو للکارتے ہوئے بڑھے علم فوج کو قلم کیا صفوں کو درہم و برہم کیا لڑ بھڑ کر اپنے کو

قریب کاؤس کے پہونچا قاسم کو پشت پر لیا سینہ سپر کر دیا کاؤس نے وہی شمشیر خونآلود صاحبقران
پر لگائی ہر چند کہ زخمی ہونے سے قاسم کے انتہا کا غصہ کیا کہ اُس نے قاسم کو بہ نامردی زخمی کیا
مگر بہ جوش جرأت بازرہ بچا کے قبضۂ شمشیر پر ہاتھ ڈال دیا تلوار کاؤس کی چھین لی زنجیر کمر مین
ہاتھ ڈال کے بزور صاحبقرانی اوٹھالیا ہمراہیان صاحبقران بھی اُس مقام پر جم کے لڑے
خوب معرکے پڑے امیر نے اُس کی مشکین باندھین فوج کو شکست دی ہمراہیان کاؤس بھاگ گئے
امیر بفتح و فیروزی اوسی مقام پر فروکش ہوئے افسوس ہے کہ لندھور کا نشان نملا کاؤس
کو بلا کر سمجھایا وہ بصدق مسلمان ہوا حجاب سے سر جھکا لیا عرض کی اے شہریار یہ خطائے فاش ہوئی
کہ جب حضور کے نعرے کی آواز آئی تو لندھور بن سعدان کو مین نے بدست عیار سمت
قلعہ خورشید روانہ کر دیا اب غلام کو خلق حضور دیکھکر نہایت حجاب ہوا خدا اون کو سجدے سے
اوس مکار کے بچائے جو نذہب والا اوسکے سامنے جاتا ہے تسخیر ہو کر ضرور خورشید روشن تن کو
سجدہ کرتا ہے امیر نے فرمایا مین نے اپنے جانشین کو خدا کے سپرد کیا وہ حافظ حقیقی مالک تحقیقی
ان کی حفاظت کرے گا یہ فرما کر صاحبقران نے طرف اسی لشکر کے کوچ کیا یہان لندھور بن
سعدان کو عیار لیکر خدمت خورشید مین پہونچا اس شعبدہ باز نے سامنے اپنے بلوایا چہرہ
نحس اپنا دکھلایا فوراً لندھور نے سجدہ کیا لاکھ فوج ہمراہ سیمبر کے خورشید نے کی لندھور
بھی قطع منازل وطے مراحل کر کے پاس نورالدہر کے پہونچے نورالدہر لندھور کو استقبال کر کے
اپنی بارگاہ مین لائے لندھور نے اپنے نام پر طبل جنگی بجوایا یہان بادشاہ لشکر اسلام بارگاہ
سلیمانی مین جلوہ فرما ہین ذکر صاحبقران درپیش ہے صاحبقران کے غائب ہونے کا بس و پیش
ہے نورالدہر ہر روز طبل جنگی بجواتے ہین دو چار سردارون کو زخمی کر کے پلٹ جاتے ہین،
چالیس پچاس سردار زخمی ہو چکے ہین خواجہ عمرو سے بادشاہ فرمار ہے ہین خواجہ برائے خدا
کوئی تدبیر کرو جستجوئے صاحبقران کی تقریر کرو عمرو بھی متردد و تحیر ہے جواب دیا اے شہریار
عالی وقار غائب ہونا صاحبقران کا موافق مشیت پروردگار ہوا اگر صاحبقران باقبال اس
زمانے مین ہوتے یہ بدعتین نورالدہر کی دیکھتے کیا تعجب تھا کہ بیک ضرب تیغہ عقرب سلیمانی
نورالدہر کے دو پرکالے کرتے بعد قتل کلیجہ پر ہاتھ دھرتے یہ ذکر تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے

بعد دعا و ثنائے شاہی عرض کی بندگان عالی پر ظاہر ہو کہ مثل نور الدہر لندھور باغی ہو کر آئے
مثل شیر و شکر آپس مین ملے ہوئے محبت خورشید روشن تن مین مبہوت بیٹھے ہین اُس مرتد
کی خدائی کا دم بھرتے ہین لندھور بن سعدان نے اپنے نام پر طبل جنگی بجوایا کل ان کا ارادہ ہے
کہ نکلکر معرکہ آرائے نبرد ہون نور الدہر سے صلاحین ہو رہی ہین کہ ایک دن ہم میدان داری
کرین ایک دن تم لڑو آپس مین عہد و اثق کر کے طبل جنگی بجوا دیا بادشاہ عجباہ نے ٹھنڈی سانس
بھری فرمایا اے سرداران نامی اے پہلوانان گرامی مقام افسوس ہے نور الدہر تک تو یہ خیال تھا
کہ وہ سب کے چھوٹے ہین اگر گستاخیان کین کیا مضائقہ اب بزرگ سے مقابلہ کرنا ہے کا فرزندان صاحبقران
اس عالی وقار کو عمر نامدار کہتے ہین مقام عبرت ہے پوتے صاحبقران کے اور ہم بھی دادا جان کہتے
ہین جس کو جد کہین اوس سے مقابلے کی جد و کد کرین مصیبت مین وہ ہماری مدد کرین انقلاب فلکی
جو دکھائے گا دیکھنا پڑے گا ایسے ایسے کلمات حسرت آیات فرما کر حکم دیا چھوٹے دادا جان
خواجہ عمرو نامدار طبل جنگی بجوایئے مقابلہ کرنا پڑے گا جو پروردگار کو منظور ہو گیا چارہ ہے خواجہ عمرو
اوٹھے نقارخانہ سکندری مین آکر حکم دیا نقارۂ سکندری پر چوب پڑی تمام لشکر مین مشہور ہوا کہ
کل لندھور بن سعدان سے مقابلہ ہے سرداران ہندوستان خاموش ارشیون پریزاد و فرہاد دغان
یک ضربی فرزندان لندھور کو غیرت کا جوش اپنے باپ کا حال سنکر کٹے جاتے ہین بادشاہ سے شرماتے ہین
بادشاہ نے دونون کو کلیجہ سے لگایا ارشاد فرمایا آپ کیون منفعل ہوتے ہین بیوجہ بیقرار ہو کر روتے
ہین نہین معلوم خورشید روشن تن نے کیا شعبدہ دکھایا کہ لندھور ایسا عاشق جمال صاحبقران
یون باغی ہوا طریقہ سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے ہوش مین نہین ہین پروردگار انجام بخیر کرے بادشاہ یہ فرما رہے
ہین کہ خواجہ عمرو نقارخانے سے واپس آئے عرض کی حضور طبل جنگی بج گیا تیاریان ہو رہی ہین
سب سرداران نامی صلاحین کر رہے ہین کہ کل نور الدہر کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دین گے ہرگز لڑائی سے
منھ نہ موڑین گے ہمارے شہنشاہ کو کلمات سخت و سست کہتا ہے مذہب مین فرق ڈالا بادشاہ نے
کہا اے شہنشاہ عیاران آپ سنتے ہین کہ لشکر مین کیا انقلاب ہے اس لشکر مین ایک ایک
بجرأت و شوکت لاجواب ہے اگر سب نے ملکر ساتھ کیا لندھور و نور الدہر کو گھیر لیا خدانخواستہ
ان دونون سردارون پر کوئی افتاد پڑی یا موئے جسم کم ہوا صاحبقران ضرور دامنگیر ہونگے

ارشاد فرمائینگے وہ لوگ اپنے ہوش مین نہ تھے اون پر کیون دست اندازی کی میرے قوت بازو سے
لڑائی پڑی ہمارے قوت بازو کو قتل کیا کچھ خوف نہ آیا مین کیا جواب دونگا برائے خدا اس کی کچھ تدبیر
کیجیے عمرو نے کہا بھلا مقدمات پہلوانان مین نحیف وضعیف کیا دخل دے سکتا ہے آپ بادشاہ
لشکر ہین جاکر روکیے مین اگر سامنے جاؤن ایک طمانچہ اون کا پڑجائے سر مجھ غریب کا میدان
مین لوٹتا پھرے علاوہ ازین بموجب مصرعہ پراگندہ روزی پراگندہ دل بادشاہ نے اگر
اس لڑائی مین دخل دیا ہمارے سردارون کو بچایا اصل یہ ہے کہ لندھورا اور نورالدہر سے
کوئی مقابلہ نہین کرسکتا انتھاکے زبردست بادہ جرأت سے مست انکی بھی حفاظت ہو تو آپکی خدمتگزاری
کرین عمرو نے کہا اے شہریار روپیہ بڑی چیز ہے اسکی نہ قدر کرنے والا نہایت بدتمیز ہے اگر آپ لاکھ دو لاکھ
روپیہ صرف کرین لشکر کی بھی حفاظت ہو وہ بھی بچ جائین یہ سنکر بادشاہ نے دس ہزار روپیہ منگاکر پیش
کیے عرض کی جد عالی تبار یہ تحفہ حقیر تو حاضر ہے برائے خدا تا آنے صاحبقران کے اس طور کا انتظام کیجیے
کہ مین محجوب نہ ہون خواجہ عمرو نے روپے اٹھا لیے کہا اس قدر تو صرف ہو جائیگا مگر آپکے ارشاد فیض بنیاد
سے گردن تابی کرنا مناسب نہین ہے جہان تک قرض ملے گا آپکی محبت مین صرف کرینگے بادشاہ تو
خاموش ہوئے خواجہ عمرو بیرون بارگاہ آئے چالاک قران کو بلایا کچھ آپس مین سرگوشی ہوئی بہت خوب
کہکے چالاک چلا گیا قران بھی اہتمام ارشاد استاد مین مصروف ہوئے فرہاد خان یک ضربی
بارگاہ شاہی سے اوٹھکر اپنی بارگاہ مین آئے بیقرار ہوکر رونے لگے سرداران ہندوستان سے کہا کیون
بھائیو تمنے دیکھا قبلہ وکعبہ نے ہمکو خوب محجوب کیا ہم کسی کو مقابلے مین اپنے بزرگ کے نہ جانے
دینگے عذر کرینگے اگر قبلہ وکعبہ نے قبول کیا سبحان اللہ عین مراد ہے ورنہ ہم تو اون پر کیا وار کرین
کہ جہنم نصیب ہون سر قدمون پر رکھکر کٹوا دینگے تمام سرداران ہندوستان باتون پر فرہاد خان
کی رو رہے ہین ہر ایک کا یہ قول ہے عرب ہمپر ہنستے ہونگے آوازے کستے ہونگے دشمنون کی
بن پڑی یار و آمادہ مرگ و مہیائے قضا رہو خدائے بدعت گردش فلکی یہو تمام رات لشکر
ہندوستان مین تیاریان رہین جب ستارہ سحری آسمان پر چمکا سب سرداران نامدار مسلح ہوکر
در دولت شہنشاہی پر آئے بادشاہ بھی آج سویرے سے برآمد ہوئے دیکھا ابالیان ہندوستان
رنجیدہ کبیدہ قبضہ ہائے شمشیر پر ہاتھ رکھے ہوئے جھوم رہے ہین قبضہ ہائے شمشیر چوم رہے ہین

جرات کا جوش رعب شاہی سے خاموش بادشاہ نے وزیران سلطنت سے ارشاد فرمایا دیکھو
یاروا ہالیان ہندوستان کو بغاوت لندھور کا بڑا قلق ہے جملہ سردار شہنشاہ کے ساتھ ہیں پایہ تخت
پر ہاتھ رکھے ہوئے کہ سامنے سے گرد عظیم بلند ہوئی لندھور نور الدہر مرکب ہائے بادرفتار پر سوار
زیر سایہ علم گلنار کہ جس کے پھریرے پر تعریف خداوند خورشید روشن تن مرقوم آمد فوج کی پشت
پر تین لاکھ غریو کرتے ہوئے نیزے ہلاتے ہوئے دور کا بے مرکب اُڑاتے ہوئے اس شوکت و
شان سے دونون جوان آکر میدان کارزار مین پہونچے دونون جوان بڑھکر بعدہ سپہ سالاری کھڑے
ہوئے صفین جمنے لگین جب صفوف قتال و جدال آراستہ ہوچکین کرگیت گڑکے کہکر دوقدم ہٹے صفوف
افواج پر مثل صف مژگان سناٹا آیا طبل و بوق بجنا موقوف ہوا لندھور بن سعدان نے مرکب اپنا
صف سے نکالا نور الدہر چاہتے تھے کہ میدان کارزار مین جاؤن لندھور نے بخوشامد
اجازت لی نور الدہر نے جواب دیا کہ خداوند خورشید روشن تن کے سپرد کیا اہالیان دست چپ
ہنس رہے ہین ایرج کا ارادہ ہے کہ مین مقابلہ مین جاؤن ہندی ہتی خور کو مثل کرپاس کمنا گر چیر کر
نہ پھینکدون تو اپنا نام ایرج نوجوان نہ پایا جس طرح حد عالی تبار نے میدان چرن کوہ مین مع
فیل میمونہ اُٹھایا تھا اُسکی طرح اگر نہ اُٹھایا تو کچھ کام نہ کیا وہ کشتی گیر زادہ نہیب شمشیر مردان عالم سے
کوسون بھاگے گا لندھور نے میدان مین پہونچکر نعرہ کیا اے فرقۂ خداپرستان جس کو تمنا مرگ کی
ہو ہمارے مقابلہ مین آئے اگر جان عزیز ہو خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کرے ادھر ایرج
آمادہ تھے کہ فرہاد خان یک ضربی نے اپنے گینڈے کو صف سے نکالا چوب دست گران سنگ
کاندھے پر بعد کرو فر بادشاہ سے آکر اجازت خواہ ہوا بادشاہ نے فرمایا اے فرزند ہم تم کو باپ سے
لڑنے کی کیونکر اجازت دین فرہاد نے کہا حضور میری کیا مجال ہے کہ قبلہ و کعبہ پر ہاتھ اوٹھاؤن
بلا حساب و کتاب جہنم مین جاؤن مین سمجھانے جاتا ہون اور سمجھا کر خدمت شہنشاہی مین لاؤن گا
بہت غلام کا پاس کرتے ہین اگر نہ مانین گے تو سر نذر کرون گا لاچار بادشاہ نے اجازت دی فرہاد خان
گینڈے کو اوڑا کے سامنے لندھور کے آیا جھک کر سلام کیا لندھور نے کہا او جوانان مرگ
میرے مقابلہ مین آیا ہے حمزہ نے تجکو تباہ کیا خدائے نادیدہ کو سجدہ کرایا خداوند خورشید روشن تن
کی خدائی برحق ہے پردہ حجاب آنکھون سے اوٹھا دیا مضمون حق و ناحق دکھا دیا قدرت

قدر شناس فلک اساس کو میرے ساتھ جل کے سجدہ کر عہدہ ہائے جلیل ملیں گے جتنے بادشاہان مذہب باطل ہیں سب خدمت میں حاضر رہتے ہیں ایسے خداوندان کو سجدہ نکرین فرہاد خان نے ہنس کر جواب دیا آپ ایسے کلمات مہملات نفرمایئن جبل کے بادشاہ سے خطا معاف کرالیجے اسمیں سعادت کونین ہے دنیا وعقبیٰ دونون مین بھلا ہے خورشید روشن تن کوئی شعبدہ باز یا جعلساز ساحر ہوگا اس پر لعنت بھیجیے یہ سنتے ہی لندھور نے قبضۂ تیغہ دودم ہندی پر ہاتھ ڈالا کہا او نالایق ہمارے سامنے خداوند کو برا کہتا ہے سر کاٹ کر تیرا خدمت خداوند مین بھجواؤنگا فرہاد خان نے سر جھکا دیا کہا یہ سر حاضر ہے غصہ کرنے کی کیا بات ہے آپکے ہاتھ سے قتل ہونے مین میری نجات ہے فرہاد خان نے تو سر جھکا لیا لندھور نے ہاتھ مار دیا سر فرہاد خان کا بخوبی زخمی ہوا ہندیون نے جو یہ بدعت دیکھی تلوارین کھینچکر لندھور پر جا پڑے ہر سردار کا یہ قول تھا کہ لندھور نے غضب کیا سر جھکانے پر ہاتھ مارا ایسی کوئی ناانصافی نہین کرتا نورالدہر نے جو دیکھا کہ لندھور پر فوج اسلام نے بلوہ کر دیا نعرہ کر کے مع فوج یہ بھی جا پڑے بادشاہ نے تخت بڑھایا جملہ سرداران تہمتن دلاوران صف شکن فوج لندھور و نورالدہر پر جا پڑے ایرج نے بڑھکر علم فوج قلم کیا پرون کو درہم برہم کیا لندھور نے پلٹ کر دیکھا کہ ایرج نوجوان بصد شوکت و نشان لڑتا بھڑتا آتا ہے پلٹ کر آواز دی او تاجرزادے کرپاس فروش بازاری ہمسے مقابلہ کر تین روپیہ کے پیادون کو کیا قتل کرتا ہے ایرج نوجوان خود آتش خو شعلہ مزاج صاحبان جرأت کے سرتاج تو کتے ہی لپٹ پڑا لندھور نے تھمنا مشکل کیا ہاتھ تلوار کا مارا اوس نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ لندھور کب رکتا ہے سپر کٹی سر زخمی ہوا ایرج نے واستانہ مارا تیغہ سر سے نکل گیا چادر خون چہرۂ زیبا پر لندھور نے قصد کیا سر کاٹ لون سرداران ایرج نے جانبازی کی نیلم زنگی و فیلم زنگی و میعاد عاد رشک دراز گرد وغیرہ سینہ سپر کر کے لندھور پر جا پڑے اپنے آقا کو بچایا اپنے کو زخمی کرایا دور سے ہنگام رستم پیلتن و بیل کن کشندہ قویل ہندی و دویل ہندی و کشندہ دکپتان فرنگی یعنی علمشاہ نوجوان نے ایرج کو زخمی دیکھکر آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا وہین سے للکارا او ہندی بیتی خر زور مروان عالم کو بھول گیا وہی علمشاہ ہون کہ مع ہاتھی تجکو اوٹھایا تھا میرے نور نظر کو میری آنکھون کے سامنے زخمی کیا یہ کہکے مرکب استر مالاکبود فرنگی کو اوڑایا طنبور بجا گھوڑے بھی

بڑھے صفون کو درہم برہم کرتے ہوئے چلے نورالدہر نے جو علم شاہ کو آتے ہوئے دیکھا پہلو سے
نعرہ کیا کہ حضور مجھسے مقابلہ کیجیے ادھر آپ کہان جاتے ہین کیا اوس ضعیف کو جرات دکھاتے
ہین جوانون سے آنکھ چار کیجیے علم شاہ کو جو نورالدہر نے ٹوکا مثل شعلہ جوالہ پلٹ پڑے
آوازدی او چھوکرے تجکو بھی یہ لیاقت ہوئی آج تجکو بے قتل کیے نہ چھوڑونگا مگر ہائے بھائی
بدیع الزمان کو کیا مُنھ دکھاؤنگا فرمائین گے میرے کلیجہ پر چھری پھیر دی رستم کی آنکھون سے
آنسو جاری تیغہ کپتان فرنگی دست زبردست مین کھنچا ہوا جو سردار سامنے آیا علف شمشیر آبدار
ہوا ہر ایک سرکش بیکار رہا عمرو نے جو یہ معرکہ دور سے دیکھا گھبرا گیا سوچا کہ اگر علم شاہ اور
نورالدہر سے مقابلہ ہوا وہ اپنے زمانے کا رستم صاحب شوکت و حشم ہے نورالدہر کو مار ڈالے گا
یہ سوچ کر چالاک کو آوازدی کئی ہزار عیار سمٹ کر آئے عمرو نے کہا یارو جو شب کو صلاح کی تھی
اوس کا ظہور ہو دل بادشاہ لشکر اسلام کا مسرور ہو یہ سنتے ہی کئی ہزار بیک بچون کو چالاک
لیکر چلا ایک کمیدان سے اشارہ کیا نورالدہر کو بڑھکر ٹوک دے جب وہ تیرے مقابلے مین
آئے وار کرنا لگاکر طرف نخلستان کے لاؤ مین کمندون مین گرفتار کرلون کمیدان نے یہی کیا
سپاہ دکھاکر بھاگا نورالدہر نے اُس کا پیچھا کیا جب قریب نخلستان کے پہونچے عیار سے حلقہ
چار جانب سے نورالدہر پر پڑا باندھکر گرنے ازروے بلوے کے ان کو گرفتار کر لیا اُدھر جو ادھر ہین
عمرو نے یہی فقرہ لندھور کے ساتھ کیا جب دونون افسر گرفتار ہوئے عیار ان کو لے بھاگے
طوق و مسلسل کرکے قید خانے مین بھیجا لشکر کو قتل کرنا شروع کیا عین گرمی جنگ مین
صاحبقران زمان مع قاسم نوجوان و قدح شاداب حیلہ گر و کاوس فیل سر آکر پہونچے
مغلوبہ دیکھکر شریک جنگ ہوئے بدیع الملماس جو بتلاش قاسم گئے تھے وہ خبر سُنکر آگئے ہمراہیان
نورالدہر و لندھور خوب قتل ہوئے آخر شکست فاش کھاکر بھاگے سمت خورشید نگار روانہ
ہوئے دربار خورشید مین اس تمام کیفیت کو بیان کیا کہ مسلمانون نے عاجز ہوکر لندھور و
نورالدہر کو بعیاری پکڑ لیا خورشید روشن تن کو جلال آیا کہا سپہ سالاران مابدولت کو کون
گرفتار کرسکتا ہے فلان قصر مین آرام فرمارہے ہین بختیارک کو اشارہ ہوا جاکے بیدار کرد
بختیارک ان شعبدون کو دیکھکر بہت حیران ہے جس قصر کو خورشید نے بتہ دیا تھا اوس مین جاکر

دیکھا دونوں شیر پڑے سور ہے ہین بختیارک نے بیدار کیا نور الدہر و لندھور آنکھین ملتے
ہوئے اُٹھے بختیارک نے کہا چلو خدا وند یاد فرماتے ہین نور الدہر و لندھور دربار خورشید
مین آئے دونون نے سجدے کیے خورشید نے خلعت دیے ارشاد فرمایا اے سپہ سالاران مابدولت
اب تم دربار مین حاضر رہو قدرت اون کی تدبیر کرلین گے یہ کہکے کچھ فکر کرنے لگا یہان سے صاحبقران
لڑائی فتح کرکے بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوئے دل کو بخوبی اطمینان ہے کہ نور الدہر و لندھور
دونون قید خانے مین قید ہین صبح کو تنبیہہ و تہدید کیجائے گی سردارون کی زخم دوزیان کرکے دربار
برخاست کیا بوقت سحر دربار مین تشریف لائے سب سردار جمع ہوئے سب سے زیادہ بدیع الزمان
بیقرار عرض کی قیدیان بلا کو طلب فرمایئے صاحبقران نے حکم دیا بہرام قید خانہ مین آیا دیکھا
دونون جوان منھ لپیٹے ہوئے رو رہے ہین بہرام زنجیر تھام کر باحتیاط تمام دونون کو دربار
مین لایا دیکھا دونون منھ لپیٹے ہوئے ہین صاحبقران نے پکار کر فرمایا اے نور الدہر و لندھور
محجوب نہو منھ کھولو دونون نے چہرے اپنے کھولے تمام اہالیان دربار نے دیکھا لندھور و نور الدہر
کہان جمہور و فرامرز عاد مغربی مسلسل و مطوق سامنے کھڑے ہین رو رو کر کہا غلامون نے
کیا خطا کی صاحبقران نہایت محجوب ہوئے جلد ہتھکڑیان و بیڑیان کٹوائیں اوس وقت
دربار مین کوکب روشنضمیر بھی موجود تھے او تھکر قدمون پر صاحبقران کے گر پڑا کہا ای شہریار
اس بیجا کا آپ نے شعبدہ دیکھا لندھور و نور الدہر کو نکال لے گیا برائے خدا اس اقلیم مین
جانے کا ارادہ نہ کیجیے صاحبقران نے فرمایا اے یار وفادار ایک پارہ جگر دوسرا رفیق ناموریہ
دونون شیر نر جا کر مبتلائے بلا ہوئے نہین معلوم اُن پر کیا گذرتی ہوگی کیونکر ممکن ہے کہ اس طرف
جانے سے باز آؤن جو منظور پروردگار ہوگا وہی ہوگا ہر چند اوس نے شعبدے کامل دکھائے مگر یہ
حقیر پرتقصیر اپنے ارادے سے باز نہین آئے گا اے کوکب نامور ایک زمانہ وہ تھا کہ بیجیا زمرد شاہ
باختری نے دعوی خدائی کیے اور قیطولات پر رہتا تھا ایک کرور چراسی لاکھ سوار پیدل کی چھاؤنی
رہتی تھی خود گنبد گیتی نما مین رہتا تھا بقول شخصے ہوا سے باتین کرتا تھا اس بیجیا کی صورت نحس
دیکھنا محال تھا کیا قیامت تھی کہ بعد سال بھر کے حشر برپا کرتا تھا اپنے معتقدون کو قیطول سے
صورت دکھانے آتا تھا جاہ و جلال اس کا دیکھکر بہرام فلک تھراتا تھا گمان یہ تھا کہ جو ہم اس سے

مقابلہ کرین گے اس فوج دریا موج کے سامنے کیونکر تھمین گے بارہ سال کامل ملک باختر پر لڑائی
پڑی عنایت خدا سے اس کو شکست دی ملک بملک بھاگا اُن مقامون پر پہونچا کہ جہان طائرِ وہم
وخیال کا بھی گذر نہ تھا مثل زبرجد نگار و ملک فرعونیہ و غلطی آباد مین عہد کر چکا تھا کہ بدون قتل
لقا واپس نہ ہونگا اون مقامات پر پہونچ گیا اور توانائی رب اکبر سے وہ ملک تسخیر ہوئے
جب یہ ہزار شکل چرخ گردان مین گیا ہے اے برادر اس ملعون کے عجائب و غرائب قابل بیان
نہین ہین قریب تھا کہ میرے اعتقاد مین فتور آئے مگر پروردگار نے مدد کی شیطان رہزن
دین وایمان نہ ہونے پایا اوس پر بھی غالب ہوا بیس برس ہوش ربا مین لڑائی رہی یہان بھی
پروردگار نے مظفر و منصور کیا غیر ممکن ہے کہ تعاقب لقا مین نہ جاؤن یہ شعر ہر وقت ورد زبان ہے
شعر یا تن رسد بجانان یا جان زتن برآید ۔ دست از طلب ندارم تا کار من برآید ۔ جس دن
اوس کو قتل کرونگا ترک دنیا کرکے خانہ کعبہ مین جا کر مصروف خدمت گذاری پیغمبر آخر الزمان ہونگا
اگر اسی راہ مین قضا ہے بندہ مجبور ولاچار ہے اختیار مشیت پروردگار کوکب نے سر جھکالیا کوکب
نے عرض کی کہ اے شہریار غلام اس اقلیم کے حالات سے آگاہ نہین ہے اس طرف کبھی آنے کا
بھی اتفاق نہین ہوا غلام خدمت فیض درجت مین حاضر ہے بسم اللہ حضور نے بہت بجا سے
ارشاد فرمایا کہ ایسے شیران دشت نبرد جا کر اس نامرد کے دام تزویر مین پھنس گئے کیونکر ہو سکتا
ہے کہ ہم زیادہ عرض کرین بسم اللہ سامان لشکر کشی ہو صاحبقران نے بلوا کر پہلوان
عادی کو حکم دیا کہ اٹھالا بارگاہ سلیمانی کا چلے اسی وقت بحکم صاحبقران عالی نشان لشکر
بصد کر و فر تیار ہوا فرد ۔ لدا پشت خیمہ بصد دھوم دھام ۔ کہ ہلچل پڑی بر سر روم و شام
کوکب نے بھی لشکر ساحران کو آراستہ کیا ملکہ بہار و مخمور و باغبان وغیرہ بھی ہمراہ ہین ان
سب نے اپنے اپنے لشکر مین بکیفیت تمام آراستگی کی اثنا دریافت ہوا کہ دس منزل کے بعد ایک
قبیلہ ہے کہ خورشید روشن تن نے اوس کو سرکش لقب دیا ہے بہزاد سرکش و فولاد و جداد وہ
لقمان وغیرہ بارہ بھائی کوئی سپہ سالار کوئی بادشاہ کوئی وزیر آپس مین قرار پایا ہے انھین کی
عملداری ہے مشہور ہے کہ وہ کسی کو طرف ملک خورشید نگار کے نہین جانے دیتے راہ مین روک لیتے ہین
بڑے بڑے دھوکے دیتے ہین صاحبقران نے فرمایا مجکو خورشید نگار جانا واجب ولازم ہے

چور وکے گا اوس کو جواب دین گے بعد قطع منازل وطے مراحل لشکر صاحبقران کا صحرائے سبزہ زار نواح دلکشا مین آیا کہ وہ جنگل نمونہ قدرت پروردگار تھا چار جانب عمل موسم بہار تھا گویا لا کھلا ہوا جانوران ہوائی بصد رعنائی مصروف زمزمہ سرائی ہوا کا اعتدال ہر شاخ نخل رشک ہلال ہر برگ غیرت آفتاب لعت سنبل کا پیچ وتاب نرگس شہلا کی دیکھ بھال آنکھون کی گردش غیرت چشمان غزال بہار مثل گلدستہ کے آراستہ طائران زمزمہ سرا بزبان بیزبانی صنعت باغبان قضا وقدر مین مصروف اُس دشت مینو سواد مین خیرخواہان دولت نے بارگاہ سلیمانی کو استادہ کرایا جب فرودکش ہو چکے تو دور سے دیکھا غیر فصل مین آسمان پر ایک ابر چھایا ہے ابر سیاہ برق سے چشمک زنی کرتا ہے نقارہ رعد نوازش مین برق تڑپنے کی کوشش مین ایک جانب آگر لشکر کوکب وجملہ ساحران فرودکش ہوا جملہ سرداران نامی وپہلوانان گرامی اپنی اپنی بارگاہون مین داخل ہوئے سفر کے لطف حاصل ہوئے ایک خدمتگار نے آگر رستم سرزمین مغرب فرامرز عاد مغربی کو کہا کہ اے شہریار یہان سے تھوڑی دور پر ایک جانب ایک دیر کلان بنا ہوا ہے قریب اوس دیر کے آٹھ پہر ایک میلہ رہتا ہے بڑی بڑی دور سے تاجران جلیل لاکھون روپیہ کا مال لے کر آتے ہین نفع کثیر اُٹھاتے ہین بعض نے اس مقام پر گھر بنوا لیے ہین سالہا سال رہتے ہین ایک جانب ایک غار عظیم الشان ہے ایک آتشکدہ روشن ہے ہزارہا من لکڑیان اس مین پڑتی ہین نہین معلوم اوس آتش افروزی سے کیا مراد ہے سامنے دیر کے جا کر پوجا پاٹ کرتے ہین فرامرز عاد مغربی یہ خبر سنکر میلہ کا مشتاق ہوا یہ بھی گمان غالب ہے کہ آج ہی صاحبقران آکر اُترے ہین بارگاہ سلیمانی مین دربار شاہی نہ ہوگا برائے چند ساعت جا کر یہ میلہ بھی دیکھ آیئے یہ بھی ثابت ہو جائے گا یہان کا کون حاکم و ناظم ہے لشکر شہنشاہی اقلیم خورشید نگار کا عازم ہے ابھی تو وہ مقام بہت دور ہے برائے لندھور نور الدہر قلب ناصبور ہے پروردگار وہ بھی دن دکھائے کہ وہ شیر دام مکر سے اوس دیو صفت کے رہا ہو کر ہم سب سے آملین غنچہ آرزو کھلین یا شاید پھر وہ ملعون ان شیرون سے ہمارا مقابلہ کرائے چند مصاحب ہمراہ ہین سہیل عیار بھی ساتھ ہوا مسلح ومکمل ہو کر میلے کی سیر کو چلے سہیل عاد مغربی عیار نے بطور قاعدہ عرض کی کہ حضور غیر اقلیم مین تشریف لائے صاحبقران زمان سے دریافت کر لیجیے شاید کوئی افتاد پڑے یا کوئی میلے مین آنے کو روکے حضور کو تاب

نہ ہوگی فساد پڑ جائے صاحبقران زمان کے خلاف فرامرز نے کہا مین تو ابھی واپس آؤن گا
دربار کے وقت تک پہونچ جاؤن گا یکایک مرکب کو مہمیز کیا جب صحرائے سبزہ زار سے نکلے
دیکھا حقیقت مین کئی فرسخ کے گرد مین میلہ آراستہ و پیراستہ ہے صراف بزاز جوہری بازار نہایت
قاعدے سے درست دوکاندار چالاک و چست بازار کھلے ہوئے دوکاندار خرید و فروخت پر تلے
ہوئے کٹورا کھنک رہا ہے گرم بازاری دلالون کی بول چال ہر خورد و کلان خوش حال ایک جانب
میکدے آراستہ ہین پیر مغان بصد شوکت و شان ذی نشان مسند پر ساقی بچے جام ہائے
بادۂ گلرنگ بصد ناز و ادا ہاتھ مین لیے صدائین لگا رہے ہین شعر شراب شوق سے مست اور رنگیلے
مرے سر کی قسم اک جام پی لے * فرد ساقیا وہ برانڈی اب ڈھلکا کہ گاگ اُڑتا ہو جس کی بوتل کا
اُن ساقیان گلرخسار نے جس سے نگاہ نشیلی چار کی مست بادۂ محبت ہوکر جلسے مین آبیٹھا لاؤ لاؤ
کرنے لگا ایک ہی جام مین مست ہوکر ناچ رہا ہے کوئی گاتا ہے نشے مین شراب کے تانین لگاتا ہے
کوئی لڑکھڑا کر گرا ساقی کا نام لیکر سنبھلا ہنگامہ عظیم برپا ہے جام ارغوانی گردش مین صدائے
ہوشا ہوش و نوشا نوش بلند مست و بدمست ہر خود پسند دور شراب کا ہنگامہ دخت رز کا
ایک ایک سے لڑنا برانڈی سے جس نے منھ لگایا اوس کی شامت آئی بکی بیسوا ہے پہلے مزہ
دکھاتی ہے پھر اپنے طالب کو جوتیان کھلواتی ہے ایک جانب طرے چڑھ رہے ہین کونڈی سونٹے
کی پکار سبز بختون کی للکار سبزی گھٹ رہی ہے یہ شعر آبدار کسی جوان سبز بخت کا نظم کیا ہوا مبدم
پڑھتے ہین فرد جب سے ہوا ہے عشق کسی سبزہ رنگ کا بھوٹی شراب شرح ہوا شوق بنگ کا ایک جانب
بھنگڑیون کی دوکانین پالین استاد ہین معشوقان پری چہرہ فن دلربائی مین اُستاد ہین عاشقان
دمباز دل مین سوز و گداز تخت پر آبیٹھے دو گنڈے پھینکے آواز دی جانجہان پیٹر و پر کی بلانا
کوئی ٹرہ سا لچھان کا جما و سوکھی نہ سُناؤ ایک جانب ڈھاک کے بکل جل رہے ہین چلم بھرنے والا
آتش محبت کا جلا ہوا ساقن کا عاشق قدیم پہلے مال کھلایا مفلس ہوکر چلمین بھرنے لگا اوس نے
پھونک کر آگ جمائی سنہرہ حقہ سرخ نیچہ ساقن نے لو میان کہکر حقہ دیا پینے والے نے مسکرا کر جواب دیا
پیاری ذرا منھ تو لگا دو جوانون کو نشہ ہو ساقن نے بڑی خاطر کی روز کے آنے والے ہین تو
منھ لگا دیا ورنہ یہ کب منھ لگاتی ہین دمباز شعبدہ باز جوان کے ہاتھ مین جو حقہ آیا اکڑ گئے دم پڑا

یہ شعر پڑھا شعر نہ آزاہد کے دم مین کھنچ دم جرسون کا رندون مین ⁂ پیارے دم ہی بھر کا فرق ہے
مردے و زندون مین ⁂ دیگر نہ آزاہد کے دم مین تو اگرچہ دھن کا پکا ہے ⁂ بہشت اک باغ ہے
دوزخ بھی اک شرعی دھڑکا ہے ⁂ جوانون کے دم پڑ رہے ہین ساقن سے نگاہین ملا کر
اکڑ رہے ہین، پینے ایک جانب بیٹھے ہین پینے والے نے جب حقہ بڑھایا ان کا ہاتھ پڑا صدہا دم لگائے
نشہ نہین ہوتا ایس مین چرچا ہے کہ سر دم مارتے تو نشہ ہوتا تکمہ تکمہ اڑا کے چلم بھروائی ایکی تو بھائی
سر دم لگائین ایک جانب گانجہ پینے والے گانجہ کی کلی نکالے ہتھیلی پر ملکر تیار کیا ہتھیلی پر سرخ دھب
روسیاہی کا نشان کھانسی کھڑے سے حیران پریشان دم لگانے مین کھانسی چلی آتی ہے
دوسرے نے کہا کیون راجہ مہرا گانجہ کیا کہتا ہے اُس نے جواب دیا ہم ہمیشہ کے رازدار ہین گانجہ کے
یہ نقش و نگار ہین دمبدم یہی کہتا ہے ارے پینے والے کیون جفا سہتا ہے کھانسی کرون کھر اکرون
نہ مرے تو مین کیا کرون ایک جانب خیمہ ہائے زرنگار بہ تکلف تمام آراستہ ہین اون مین کسبیان خوش تر
تماش بینون کی زینت پہلو بھولون کے زیور مین لدی ہوئی عروس شب اول بنی ہوئی مجرے
ہو رہے ہین جوانان خوش رو کا جماؤ ایک شوخ دیدہ خوش مزاج تماش بینون کا سرتاج نشہ شباب سے
مست خود بین و خود پرست جو صحبت مین آیا دام زلف عنبرین مین پھنسا اس دام سے نکلنا دشوار ہے
عاشقان صادق مجبور و لاچار فرامرز عادمغربی محو تماشا سیر بازارون کی کرتا ہوا یہ بھی دیکھا کہ
ایک جانب صحرا مین آگ روشن ہے صدہا جوان اپنے کو اوس آگ مین گرا رہے ہین عذاب جہنم اپنی
گردن پر لیتے ہین فرامرز نے سامنے دیکھا ایک دیر کلان بنا ہوا ہے سر دیر پر ہزارہا تصویرین
سنگ و خشت کی بنی ہوئی ہین اندر دیر کے ایک تخت کلان اوس تخت پر ایک سونے کا پتلہ گرد
صدہا گھنٹے نواز ناقوس نواز بجا کر بھجن صفت خورشید روشن تن مین گا رہے ہین مجاور
اوس دیر کا ایک تاجدار موسوم بہ بیداد سرکش در دیر پر ٹہل رہا ہے جیسے ہی فرامرز کو دیکھا نعرہ کیا
اے رستم سرزمین مغرب اپنی عمر کو ضائع کیا حمزہ کے بہکانے سے مسلمان ہوا آج تیری تقدیر نے مدد کی
زیارت تصویر خداوند روشن تن کی میسر ہوئی یا تو سجدہ کر لیکن قلب تیرا صاف نہین ہے
آلایش دنیوی مین مبتلا ہے دام مکر مسلمانان مین پھنسا ہے آگ مین اپنے کو گرا دے کہ نجاست جل جائے
طیب و طاہر ہو کر خدمت خداوند مین حاضر ہو قدرت دوبارہ پتلہ بنا کر روح پاک صاف پھونکین گے

خبردار تامل و تساہل نہ کرنا پھر ایسا موقع ہاتھ نہ آئے گا تا روز قیامت پچھتائے گا ہدایت کرنا اپنا کام
ہے بیداد سرکش نام ہے خداوند روشن حق نے برائے گم گشتگان وادی ضلالت ہم کو اس
مقام پر مقرر کیا چشم بصیرت وا کر آگ کی جانب نگاہ اوٹھا کر دیکھ جمال خداوندی نظر آئے گا
ظاہر مین جل جائے گا باطن مین مرتبہ طہارت پائے گا اس بیچیانے اس طور سے یہ کلمات حسرت آیات کہے
فرامرز نے بہ نگاہ حسرت طرف اُس آگ کے دیکھا نہین معلوم اس آتش خوشعلہ مزاج کو کیا معلوم ہوا فریاد
کرتا ہوا مع چند رفقا اوس آگ کی جانب دوڑا جب قریب آگ کے گھوڑا پہونچا گرمی سے آگ کی
مرکب تڑپنے لگا فرامرز نے غصے مین کوڑا مارا مرکب تڑپ کر آگ مین پھاند پڑا رفقا نے بھی
ہائے آقا کہکر اپنے کو آگ مین گرا دیا چند شعلہ ہائے آتش بلند ہوئے یہ جوانان شیر دل جل کر
خاک ہوئے سہیل عیار عرصہ دراز تک مصیبت پر اپنے آقا کی رو دیا پھر خاک اوڑاتا ہوا
طرف لشکر کے چلا قضائے کار جمہور جانسوز طرطوس بہادر شاہنشاہ تیرزن پسر خواندہ صاحبقران
ہم چشم فرامرز نوجوان اپنی بارگاہ سے نکل کر سیر صحرا دیکھ رہے ہین رونے کی آواز کان مین آئی
دیکھا سہیل عیار خاک اوڑاتا ہوا آتا ہے اس قدر بیتاب ہو کر روتا ہے کہ دل سنگ آب ہوتا ہے
جمہور نے بڑھکر پوچھا اے سہیل خیر تو ہے تجکو انتہا کا بیقرار پاتا ہون تیرے رونے سے بہت گھبراتا
ہون جلد بیان کر آقا آقا کہکے روتا ہے اوس شیر بیشہ جرأت پر کیا گذری سہیل نے رو رو کر تمام کیفیت
بیان کی اے شہریار مین نے یہ تاثیر کبھی کسی کی زبان مین نہ دیکھی تھی جس طرح اس بیچیانے کہا یہ پھڑک کر
آگ مین جا رہا مصاحبون نے منھ رفاقت سے نہ موڑا سات مصاحبون نے بھی ساتھ دیا سب
جل کر خاک ہوگئے یہ سنکر جمہور بیقرار ہو گیا ہائے بھائی کہکر پشت مرکب پر سوار ہوا یہ بھی مالک
طرطوس کا شاہزادہ ہے بارہ چودہ رفقا ساتھ ہوئے شہریار شہریار کہتے ہوئے چلے جمہور
پلٹ کر جواب بھی نہین دیتا گھوڑے کو زیادہ مہمیز کیا سہیل گھبرا گیا اپنے آقا کے بھی غم کو بھول گیا قصد تھا
کہ خدمت صاحبقران مین جاؤن اس احوال مصیبت مآل کو بیان کرون اب نہ جا سکا تعاقب مین
جمہور کے چلا جمہور جوشان خروشان ہائے بھائی کہتا ہوا اس میلہ مین پہونچا میلہ دیکھنا
کیسا دیر کی جانب غصے مین چلا قصد یہ ہے کہ تخت اوس ملعون کا جا کر الٹ دون اس بیداد
سرکش کو مٹا دون اوسی جوش و خروش مین سامنے دیر کے پہونچا بیداد سرکش نے دیکھتے ہی

آواز دی اے جوان رعنا اس شعر کو دین مین کر موافق اس مضمون کے کاربند ہو شعر اے دوست
بر جنازہ دشمن چو بگذری * شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود * اپنے کو پاس اپنے بھائی کے پہونچا طیب د
طاہر ہوجا یہ دن کس کو نصیب ہوتا ہے کیون اسکے واسطے روتا ہے اس کو بڑا مرتبہ اعلی ملا خدمت
خداوند مین پہونچا خبردار عرصہ نہ کرو ورنہ پچھتائے گا وقت گذر جائے گا اس طرح اس بیچانے کہا کہ جمہور بھی
مبہوت ہوا یا تو یہ ارادہ تھا کہ جا کر تخت الٹ دون دیر کو پست کرون نامردون کو شکست دون
صدائے بیداد سر کش سے آنکھین سرخ ولولہ مین گھبرایا ہوا کچھ جواب نہ دے سکا طرف آگ کے
گھوڑے کو پھیر کر چلا گھوڑے پر کوڑے مارتا ہوا سہیل نے پہلو سے آواز دی اے پہلوان دوران
آپ معاوضہ خون فرامرز لینے آئے تھے طرف آگ کے کہان جاتے ہین آگ کا کام جلا دینا ہے
پلٹ پڑیے چل کر اپنے آقا صاحبقران سے اطلاع کیجیے کا تشکے کسی سے لڑ بھڑ کے جان دیجیے بیکار
آگ مین گر کے مرنا کیسی خرابی ہے ہر چند سہیل نے پکار امنت خوشامد کی اور صاحبقران کی قسم
بھی دی جمہور نے سہیل کو جھڑک دیا اور زیادہ گھوڑے کو مہمیز کیا سہیل دور ہٹا بہ نگاہ حسرت دیکھا
کیا کہ جمہور مع بارہ مصاحبون کے اس دریائے آتش سوزان مین گر گیا چونکہ یہ مقام میلے کا
قریب تھا سلطان بخت مغربی و قارون مغربی وعبد القہار حلبی و عبد الجبار حلبی وغیرہ
چالیس سردار جو خبر میلے کی سنکر گیا سامنے دیر کے پہونچا بیداد سرکش نے ترغیب دی وہ
کلمات پر تاثیر ہین جس کو اس نے پکار کر آواز دی فوراً جا کر آگ مین گر گیا صاحبقران زمان کو ہرکارون
نے یہ خبر پہونچائی کہ آپ کے چالیس سردار آگ مین جا کر گر گئے اسی وقت بارگاہ شاہی مین
کوکب روشنضمیر بھی موجود تھے تھرا کر کہا اے شہریار مین نے عرض کیا دیکھیے شعبدے
و نیرنجات ظاہر ہوئے ہین عرض کرتا ہون بخوف انتشار شاہنشاہی عرض کیا تھا اب
اطلاع دیتا ہون جس روز سے غلام یہان آیا علم کہانت بالکل فراموش ہو گیا حضور اسم اعظم
یاد کرین کیا تعجب ہے کہ اسم بھی بند ہو گیا ہو صاحبقران زمان نے جو خیال کیا اسم اعظم بھی
بالکل فراموش تھا بہ اشارہ کوکب سے کہا حقیقت مین اسم اعظم فراموش ہوا اگر یہین ظاہر
کر دونگا تو اہالیان لشکر کو انتشار ہوگا کوکب نے سر جھکا لیا کہا اے شہریار خدا حافظ ہے اس
بے حیا کے لشکر کو محفوظ رکھیے ہر طرح کے مقدمات بطور نجوم دریافت کیے جاتے ہین اسی ایہ

ہمکو ناز تھا وہ یکایک قبضے سے نکل گیا دیکھیے اس بیجا سے کیا گذرتی ہے امیر نے فرمایا ہم اب تک
نہ سمجھے تھے کہ یہ دربند خورشید نگار ہے اب برائے قبیلہ سرکشان تنبیہ و تہدید ضرور ہے کوئی
بات کا صاحبقران زمان کی جواب نہ دے سکا امیر منشی سیف ذوالیدین کو بلایا حکم دیا
ایک نامہ بہ مضمون خوب بعبارت مرغوب برائے تنبیہ و تہدید قبیلہ سرکشان تحریر کرکے
کل صبح کے دربار مین حاضر کرو سیف ذوالیدین نے بموجب ارشاد فیض بنیاد نامہ بطریق قدیم
تحریر کرکے بوقت دربار حاضر کیا صاحبقران نے ملاحظہ فرما کر جو الفاظ کہ خلاف شان تھے وہ کاٹ دیے
کچھ الفاظ اپنے قلم فیض رقم سے درج فرمائے سیف نے اوس کو اب صاف کیا مقبل وفادار کو
حکم دیا مقبل نے چوکی وسط بارگاہ شاہی مین بچھا دی سپر و شمشیر و خلعت سلیمانی و جام کلہ عفریت
پر از شربت نبات بٹر ایان کا لاکر رکھدیا نامہ بھی اوسی چوکی پر رکھا گیا کوکب خاموش ہین اس
مقدمہ مین صاحبقران سے عرض نہین کر سکتا مزاج صاحبقران سے بھی آگاہ ہو چکا کہ ہر مقدمہ
مین اپنے قواعد کو مقدم کرتے ہین پکار کر آواز دی اے غازیان دیندار و اے مجاہدین تہور شعار
از طرف قبیلہ سرکشان بدعت شروع ہوگئی ہے چالیس سردار میرے جاکر آگ مین گر گئے
لشکر مین منادی کرادی کہ اب کوئی سیر کو لشکر سے نہ نکلے اوس شعبدہ باز کی تنبیہ کو یہ نامہ تیار
کیا گیا ہے چاہتا ہون کہ ایک شیر زیہ نامہ فیض شمامہ سلطان گیتی ستان کا بارگاہ بیداد سرکش
مین لیجائے قواعد سے میرے نامہ کے سب صاحب بخوبی واقف ہین کہ نامہ افسر کے ہاتھ مین
دیا جائے کسی طرح تحریر شاہنشاہی ذلیل نہ ہونے پائے زنہار ہو تعظیم و تکریم نامہ ضرور ہے
جواب باصواب لیکر آئے ساحر و غیر ساحر دربار صاحبقران مین جمع ہین سب نے سر جھکا لیا
آپس مین اشارے کر رہے ہین صاحبقران یہ کیا کرتے ہین ایسا صاحب عجائب و غرائب
یہان کا حاکم ہے وہ استقبال وغیرہ کاہے کو کرے گا جس نے علم نجوم کوکب و آہم اعظم صاحبقران
بے لڑے بھڑے بند کر لیا نہین معلوم کس طور سے پیش آکے بس جانا مناسب وقت نہین ہے
صاحبقران نے پھر آواز دی کسی ساحر و غیر ساحر نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ گھبرا کر سر جھکا لیا تیسری
مرتبہ صاحبقران ذی بغیظ و غضب تمام آواز دی اے سرداران صف شکن و اے تہور شعاران
تیغ زن آپ لوگ خوب آگاہ ہین کہ مین نے اسی دن کے لیے عہدۂ سلطنت نہین قبول کیا

مزے مین سپاہیون کا کام کرتا ہون اپنی حقیقت خوب پہچانتا ہون اپنے کو تین روپے کے پیادے
سے کمتر جانتا ہون یہ نامہ طرف سے سعد بن قباد کے ہے خود شاہنشاہ کا نامہ دار بن کے
جاؤن گا انشاء اللہ جواب باصواب لاؤن گا آپ لوگون کے واسطے اس مین بھی باعث حجاب ہوگا
لوگ کہین گے کوئی سردار لشکر مین صاحبقران کے ایسا نہ تھا کہ برسم ایلچی گری نامہ لیکر آتا اب
یہ حقیر آواز نہ دے گا یہ فرماکر قبضہ عقرب سلیمانی پر ہاتھ ڈالا قصد ہوا کہ دنگل آمنی سے اٹھین اسوقت
تقدیر مع روان قاسم عالیشان شاہزادہ ایرج نوجوان یہ سوچ کر اپنے دنگل سے اٹھا کہ اے
ایرج وقت جانبازی و سرفروشی ہے اتنے بڑے دربار مین نام کر و اس کار مشکل کا سرانجام کر و
دنگل سے اوٹھکر جام نوش کیا بیڑا اوٹھایا خلعت زیب جسم کیا پکار کر آواز دی اے جد عالی تبار آپ
تکلیف نفرمائین اس خدمت کو غلام بجالائے گا سر ہیچ کے کام کرنا دشوار ہے سر قدم اقدس پر نثار ہے علمشاہ
و قاسم کلیجہ تھام کر رہ گئے کچھ نہ کہ سکے ایرج نے ایک شب کی مہلت لی شب بھر مین تیاری کی تمام
روز کو ور دیان بانٹین صاحبقران مع جملہ سرداران نامی ایک بلندی پر آکر بیٹھے ہین آمد
ایرج کا انتظار کر رہے ہین کہ سامنے سے دیکھا ایرج نوجوان دریا ئے سلح مین غوطہ مارے ہوئے
پہلو مین فیلم زنگی و فیلم زنگی دعوجان دریا باری و سام بن عوجان دریا باری وغیرہ چار سے
سردار ایستادہ پشت پر بارہ ہزار سواران جرار دریا ئے سلاح مین غوطہ زن بر عب و دبدبہ آراستہ و پیراستہ
روشن چوکی بجتی ہوئی نقار خانہ نوازش مین اس شوکت و شان سے نمایان ہوا آکر گھوڑے سے
کود اسپ بزرگون کو سلام کیا شوکت دستگاہ ایرج دیکھکر سب نے دعائے جان درازی دی کوکب روشن ضمیر
کہ عاشق جمال ایرج نوجوان ہے بہران شمشیر زن سے نسبت پختہ ہوچکی ہے بیقرار ہوکر
اپنے مقام سے اوٹھا جوش و محبت مین فرزند لیکے گلے سے لگا لیا اپنے گلے سے موتیون کا مالا اوتارا
گلے مین ایرج کے پہنا دیا خلعت رخصتی سرکار شاہنشاہی سے مرحمت ہوا ایرج نے آستینین
چڑھائین دامن گردان کر پشت کرہ پر انتقر یہ سوار ہو صاف ثابت ہوتا تھا کہ برج حمل مین ماہتاب ان گرد
ہجوم سیارگان یا دولعابرات سجے ہوئے جاتا ہے ہر شخص دعائین دے رہا ہے ہر خورد و کلان
اوس صاحب جمال کا محو دیدار ہوکر کہتا ہے کہ اے پروردگار اس شیر دلیر کو چشم زخم سے بچانا بخیر و عافیت
من کا جمال دکھانا کوکب نے تو کلیجہ تھام لیا علمشاہ دفعتہً تڑپ کر رہ گئے کچھ صاحبقران زبان سے

نہ کہہ سکے کہ ہم بھی اپنے فرزند کے ساتھ جائین اسی طرح خوشی خوشی گھوڑا اوڑ آتا ہوا نظرون سے
سب کے مخفی ہوا صاحبقران رنجیدہ و کبیدہ اُٹھکر بارگاہ خاص مین آئے ایرج کو رخصت تو دیدی
مگر دل پر ہجوم لشکر اندوہ و الم و گرفتار محبس مصیبت و غم ذنگل پر ایرج کے سناٹا پڑا ہے سب سردار
خاموش دریائے حیرت و عبرت کا جوش یہی چرچا ہے کہ اس ظالم اظلم شعبدہ باز سے پروردگار اس
شیر کو بچائے صاحبقران نے ہرکارون کو حکم دیا دمبدم کی خبر پہونچاؤ عیارون کی ڈاک بیٹھ گئی مگر ایرج
نوجوان بصد شوکت و شان گھوڑا دوڑ آتا ہوا اسیلے کو طے کر کے قریب قلعہ سرکشان پہونچا بیداد سرکش
و بہزاد و فولاد و شداد و نعمان وغیرہ اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہین کہ ہرکارون نے آکر خبر دی
کہ شاہزادہ ایرج نوجوان کو صاحبقران زمان نے برسم ایلچی گری روانہ کیا ہے ایلچی قلعہ مین
داخل ہوچکا بصد کر و فر ظلم بیداد کرتا ہوا آتا ہے جو نخل راہ مین ملے قلم کیے جھنڈے بازارون کے
گرادیے نعمان سرکش نے کہا اے برادر بیداد اگر حکم ہو تو ہم جا کر ایلچی کو روکین ہم کیا کسی سے پایہ
کمی کا رکھتے ہین ہمارے قلعہ مین یہ ظلم و بیداد نخل کیون قلم کیے جھنڈے تمام بازارون کے
سرنگون ہوئے بیداد نے کہا اے برادر نعمان شاہان اولوالعزم نے یہ طریقہ رکھا ہے کتابون مین
جا بجا یہ لکھدیا ہے کہ ایلچی را زوالے نیست ایلچی کو باعزاز تمام استقبال کر کے ہمارے دربار مین لاؤ
خبردار کسی طرح کا ایلچی کو ملال نہ پہونچے ہم صاحب ایلچی سے سمجھ لین گے نعمان و فولاد و شمشاد
تینون بھائی واسطے استقبال ایرج نوجوان کے چلے ایرج عالیشان چوک مین پہونچا ہے کہ یہ سرداران
مذکور پہونچے آتے ہی ایرج کو سلام کیا نہایت تکلف سے رکاب کو بوسہ دیا کہا ہمارے
بھائی صاحب بیداد سرکش حضور کے قدوم میمنت لزوم کے مشتاق ہین ایرج ان کے خلق و
اخلاق سے نہایت محجوب ہوا چارون بھائیون نے چارجانب سے گھیر لیا یہ لطف و کیفیت و باآبرو
تمام اس خوش انجام کو طرف دربار شاہی کے لیکر چلے جب ایرج قریب بارگاہ پہونچے بیداد سرکش
کہ سب پر سلطنت کرتا ہے تا در بارگاہ ایرج نوجوان کے لینے کو آیا اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین پہونچایا
ایرج کو دیکھکر سب سردار اپنے مقام سے اٹھے قریب پایہ چہارم تخت ذنگل یاقوت احمر بچھا رکھا تھا
ایرج کو اوس ذنگل پر جگہ دی اس قدر ادب کیا کہ خود تخت پر نہ بیٹھا فوراً ساقی بچون کو طلب کیا
ساقی بچون نے جام لا کر پیش کیا ایرج نے اُٹھا ہاتھ مارا کہ جام زمین پر گر کر چور چور ہوا بیداد نے عرض

کی کیون اے شہریار کیا خلاف گذرا ایرج نے کہا ہم کافر کی شراب نہین پئین گے بیداد نے کہا
حضور کو اختیار ہے مین نے بطور مدارات پیش کیا اب ظاہر ہو باعث تشریف آوری کیا ہوا
ایرج نے پکار کر آواز دی منم نامہ دار و منم نامہ دار سلطان گیتی ستان کا نامہ لیکر آیا ہون بیداد نے
عرض کی بسر و چشم نامہ مرحمت فرمایئے ایرج نے کہا اس نامہ کے ساتھ چند شرطین ہین بیداد نے عرض
کی ارشاد ارشاد ایرج نے کہا شرط اول یہ ہے کہ ایک پیسے سے لاکھ روپیہ تک جو کچھ تمکو میسر ہو
نامہ شہنشاہی پر نثار کرو یہ سنتے ہی بیداد سرکش نے وزرا کو حکم دیا پندرہ کشتیان پر از جواہر نفیس
لاکر سامنے حاضر کین عرض کی یہ برائے تصدق نامہ شاہنشاہی حاضر ہین ایرج نے کہا مین کیا اس کا
محتاج ہون غربا فقرا کو تقسیم کر دو بیداد نے دست بستہ عرض کی یہ حق و مال خواجہ عمرو کا ہے بیرون
قلعہ فلان نخل کے سایہ مین بشکل خدمتگار کھڑے ہین یہ کشتیان اُن کے پاس پہونچانا چاہیے ایرج
حیران ہوگیا کہ اس کو کیونکر معلوم ہوگیا حقیقت مین خواجہ بخوف نیرنج بازی قلعہ مین نہین آئے بیرون
قلعہ زیر نخل کھڑے ہین دیکھا دو پہلوانان تاجدار پندرہ کشتیان جواہرات کی مزدورون کے سر پر لیے
ہوئے آتے ہین خواجہ عمرو پریشان ہوئے اوس وزیر نے آکر جھک کے سلام کیا عرض کی اے شہنشاہ
اقلیم عیاری یہ حق آپ کا حاضر ہے عمرو نے کشتیان دیکھکر جواب دیا یار و عمرو کہان ہین وزیر نے
عرض کی حضور ہی تو ہین اور حضور کیون انکار کرتے ہین صرف یہ کشتیان لے لیجیے خواجہ نے کہا خوشی
تمھاری وہ سب کشتیان مع تورہ پوش لیکر نذر زنبیل کر لین آپ اور نخل کے نیچے جاکر کھڑے ہو گئے
وزیر نے جاکر بیداد سے خبر کی حضور کشتیان خواجہ کو دیدین بیداد نے پوچھا شرط ثانی ارشاد ہو ایرج
نے کہا برائے تعظیم نامہ اوٹھو بیداد اوٹھ کھڑا ہوا نامہ کو سلام بھی کیا تعظیم بھی کی اب ایرج نے نامہ نکال کر
بیداد کے ہاتھ مین دیا مگر بتاکید کہدیا اے بیداد سرکش یہ کاغذ کہنہ ہے اس پر زور نکرنا سر میرا اسکے
ساتھ ہے بیداد نے کہا اے شہریار ہم نادان نہین ہین جواب با صواب دین گے یہ کہکر نامہ لیا میر منشی
سے کہا پڑھو میر منشی نے باواز بلند نامہ پڑھا اول تعریف الٰہی و نعت رسالت پناہی اسکے بعد مرقوم ہے
اے قبیلہ سرکشان چور ہمارا زمرد شاہ باختری تمھارے خداوند کے ملک مین جاکر چھپا ہے بہتر یہ ہے
کہ اس کو بلاکر ہمارے حوالے کر دو ورنہ مثل لقا اگر تم کو بھی دربدر خاک بسر نہ کیا تو نام اپنا زلزلہ
قاف ثانی سلیمان بنایا ہوگا بہتر یہ ہے کہ غاشیہ حکم کو دوش ہوش پر رکھکر مانند چاکران کمر بستہ

خدمت فیضدرجت مین حاضر ہو خورشید روشن تن پر لعنت کرو شعبدہ بازی پر نازنہ کرنا چند
سردار جو میرے تمھارے شعبدہ بازی سحر سازی سے جا کر آگ مین گر گئے اُن کو تم سے کون گا نظم

دو شعلہ زیک تیغ دارم بجنگ ۔ یکے نور صلح و دو دم نار جنگ
ترا ہر چہ بایست کردن پیام ۔ حکایت برین ختم شد والسلام

بیداد نے جو یہ مضمون نامہ سنا سر ہلایا کہا اے شہریار ہمین
جنگ و صلح کا اختیار نہین کس کی ایسی آنکھ ہے کہ خداوند کو دیکھ سکے مگر تصویر خداوند جمشید دیر مین
رکھی ہے اسکے پاس تشریف لیچلیے سب امورات نیک و بد کا جواب ملتا ہے ایرج نے بسم اللہ کہکر
کہا چلیے اگر کچھ خلاف کلام کرے گا ایک قبضہ مارونگا کہ سر پھٹ جائے گا بیداد سرکش نے کہا وہ
خداوند آپ اون کے پیارے بندے جو مناسب جانین گے کرین گے بیداد سرکش ایرج نوجوان کے
ہمراہ ہوا اوس مقام پر آیا جہان دیر تعمیر ہے وہ سنہرا پتلا جو تخت پر بیٹھا ہے بڑا خوش تقریر ہے جیسے ہی
ایرج کو دیکھا پکار کر آواز دی اے بندۂ خاص الخاص ہمنے تیرے دادا کو یہ مرتبہ دیا کہ لوائے شوکت
اُس کا از پردہ دنیا تا بہ قاف پہونچا تیرے ہاتھ سے باختر تسخیر کرایا اس عرصہ مین سردار ایرج قریب آگئے
دیکھا ایرج خاموش کھڑے ہین تصویر سونے کی باتین کر رہی ہے جب اوس نے کئی مرتبہ آواز دی اے
ایرج سجدہ کر ایرج کہہ رہے ہین مین تو خداوند جمشید پر لعنت کرتا ہون مین اپنے خدائے حقیقی
مالک تحقیقی کا بندہ ہون کیا بیہودہ بکتا ہے بہتر ہے کہ اپنی ہرزہ گوئی سے باز آ جمشید بد پر لعنت کر
تصویر سے بقہر و غضب آواز آئی ایرج سرکشی نہ کر انصاف کرنا واجب و لازم ہے کوکب نے جو تجکو
موتیون کا مالا دیا ہے اس سے پوچھ لے دیکھ کیا کہتا ہے یکایک ایرج نے موتیون کے مالے پر
نگاہ ڈالی موتی ٹوٹے زمین پر گرے ہر دانے سے آواز آتی ہے ایرج نوجوان خدائی خداوند
جمشید کی برحق ہے دیکھ ہمکو قدرت نے شکم صدف مین جگہ دی آبرو مرحمت ہوئی زینت تاج
شاہان عالم ہوئے عنایت خداوند سے محترم و محتشم ہوئے جب دانہ ہائے مروارید سے یہ آواز آنے
لگی ایرج نے اون سب دانون کو پاؤن سے مل ڈالا تصویر نے آواز دی اے ایرج تیری
سپر نے گواہی دی یکایک ایرج نے دیکھا گلہائے سپر مثل گلہائے آتش بازی شرر فشان ہوکے
نے گل کھلے گویا پھولون نے آنکھین کھولین اوس روسیاہ نے بھی صدا دی اے بہادر تیری
پشت پناہ ہون ظاہر مین روسیاہ ہون لیکن خدائی خداوند جمشید کی برحق ہے جلد خداوند کو سجدہ کر کیون

اپنی عمر ضایع کرتا ہے ایرج نے سپر اُتار کر پھینک دی تصویر نے پکار کر کہا اے ایرج ان اشیا ر
اے زبان کی کیا خطا ہے تیرے سردار قدیم نیلم و فیلم کیا سمجھاتے ہین ایرج طرف نیلم کے پلٹا دست لبستہ
عرض کی آپ ہمارے مالک ہین اور جرأت و شوکت کے سالک ہین خداوند جمشید کو سجدہ کیجیے ہم تو
معتقد مذہب خداوند جمشید ہوئے آپ بھی سجدہ کرین سرکشی نفع نہ دے گی ایرج نوجوان تیغہ پکڑ کر
طرف نیلم کے جھپٹا آواز دی او مرتد کیا بکتا ہے نیلم نے کہا زبان سنبھالیے ورنہ آپ کو مشکل پڑیگی
ایرج نے کہا کیا تیری حقیقت ہے جمشید لایق لعنت ہے یہ سُنکر وہ بہت جھلائے آواز دی اے ایرج
تجکو ہمارا پاس ادب نہین اے نیلم اسکو سزا دے نیلم تیغہ کھینچکر ایرج پر آیا ایرج نے روک کر ہاتھ مارا
نیلم کے دو ٹکڑے ہوئے بڑھکر فیلم نے بھی کہا حضور بُرا کیون مانتے ہین خدائی خداوند جمشید کی
برحق ہے ایرج نے جواب دیا کہ او بد اعتقاد مین جمشید پر لعنت کرتا ہون فیلم بھی لڑنے کو بڑھا کی
ہاتھ تلوار کے ایرج پر مارے ایرج نے روک کر ہاتھ مارا کہ فیلم کا خاتمہ ہوا اسی طرح جب ایرج اپنے
پانچ چار سردار قتل کر چکے لاشے ان کے زمین پر تڑپے تصویر نے آواز دی کہ اے ایرج نوجوان
اے نبیرۂ صاحبقران اے شیر بیشۂ عربستان ان بیخطاؤن کو کیون قتل کیا کلمۂ حق کہنے والون کو
گنہگار بتاتے ہو دین حق کبھی مخفی نہ ہوگا دیکھو تمھارے ترکش مین کیا آواز آتی ہے زبان سے کیا صدا
نکلتی ہے خم کمان سے یہی مراد ہے ہر شئے پیدا کرنے والے کی مطیع و فرمانبردار ہے ایرج نے پلٹ کر طرف
ترکش کے دیکھا ترکش بھی سرکش ہوا تیر بھی بدبخت پرست ہوئے یا تو گوشہ مین سہمے ہوئے بیٹھے تھے
یا یکایک چلانے لگے زاغ کمان نے بھی صدا دی کہ خدائی خداوند جمشید کی برحق ہے ایرج نے
تیر و کمان کو توڑ ڈالا تصویر نے آواز دی کیون اسقدر سرکشی کرتا ہے دیکھو گرز بھی اس سر سے آگاہ ہے
سرکشی نکریگا کلمۂ حق کہے گا سرزنش نکرو مذہب حق کے پابند رہو تصویر نے جو یہ کہا گرز بھی صدا دینے لگا
اے افسر سراسر خلاف کرتے ہو خداوند جمشید کی خدائی مٹانا بہتر نہین ہے ایرج نے گرز کو بھی پھینکا اُسوقت
کی ایرج کی لاچاری و مجبوری سرداروں کے لاشے پھڑک رہے ہین اپنے رفیقان قدیم اپنے ہاتھ سے قتل کیے
سلاح بار جسم ہوئے زبان نیزہ اور کلہ عمود سے آواز آئی گرز نے سرکشی دکھائی تبر سے بھی آواز آتی ہے
خدائی خداوند جمشید کی برحق ہے ایرج دیوانہ وار وحشی مثال ہر چیز کو جسم سے جدا کر کے پھینکتا ہے دوسری
شئے آواز دیتی ہے ہوش و حواس نادرست گویا نہ مونس نہ ہمدم دل پر ہجوم غم و الم تیغہ خون آلودہ ہاتھ مین

مجبوری لاچاری بات بات مین اپنی بات کا کوئی پختہ جواب دینے والا نہین دوستون کو اپنے ہاتھہ سے
قتل کیا دشمنون کا دور ہے کبھی کہتا ہے اے فلک جائے غور ہے تصویر نے آواز دی اے جوان
دین حق کی جانب کیون نہین مائل ہوتا کیا اپنے کو ذلیل و رسوا کرے گا دین حق مین یہ تکرار جس تلوار پر
تجکو ناز ہے جس سے بیگناہون کو قتل کیا اگر وہ بھی گواہی دے تلوار بھی تیری جوہر اصلی دکھائے
اے ایرج نوجوان سابق مین تو آفتاب پرست تھا پھر تو نے حمزہ کے دین کا اعتقاد کیا سامنے خداوند
حقیقی کے بیحجاب کیون ہر بات مین انکار کرتا ہے دیکھہ تلوار کیا کہتی ہے جو زیور تیرے جسم مین ہے
ان سب چیزون کو خداوند نے پیدا کیا کیونکر یہ گواہی نہ دین اے جوان تجکو ناحق حیرت ہے سجدہ کر
اے زیور جسم ایرج نوجوان تم حقیقت خدائی خداوند جمشید مین کیون نہین جواب دیتے اپنے
اعضائے جسمی سے بتے پاؤن کے طریقہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ رہروی خداوند راہ
جمشید راہ راست ہے سالکان مسلک فہم و فراست اس کے خواستگار ہین تجھ ایسے مغرور منکر
بیکار ہین ایرج نے سُنا کہ پاؤن سے یہی صدا آئی اے رہرو راہ طریقت واے راز دان
منازل حقیقت مقدمہ راہ راست مین کیون تکرار کرتا ہے ہم کو خداوند نے تیرے قبضہ مین کر دیا
لیکن رہروی راہ نیک کی ضرور کرین گے ماننا نہ ماننا تیرے اختیار ہے ایرج نوجوان کو اب کچھہ
نہ بن پڑا بدحواس ہو کر چار جانب دیکھا کسی مونس و ہمدم کو اپنے قریب نہ پایا وہی تیغہ خون آلودہ
جو ہاتھہ مین تھا فرزند فراش راہ دین اسلام جوان خوش انجام مذہب باطل کی رہبری کی جواب نے
اعضا سے آواز آئی وہ تلوار اپنے گلے پر رکھہ لی تیغہ بران دست زبردست ایرج نوجوان نے
گھاٹ سے گلے پر رکھا جو تلوار کھینچی تلوار نے گھاٹ نہ کی سر شاہزادہ کا کٹ گیا صرف تسمہ لگا رہا
وہ اوج صاحبقرانی کا لاشہ تڑپ کر زمین پر گرا آنکھین حسرت آلود کھلی ہوئین جوانی کا دم نکلنا
ایڑیان رگڑنا زمین مین گڑھے پڑ گئے کشاکش مین ہاتھہ زمین پر دے مارے انگلیون سے
قطرے خون کے جاری ہوئے بیداد سرکش نے شاپور وغیرہ جو ساتھہ تھے اُن سے گھبرا کر کہا دیکھو
صاحبو شاہزادہ نے زبردستی اپنی جان دی تصویر قدرت نے کرامات حقیقت کو ظاہر کر دیا
ہدایت راہ نیک کی کی اعضا نے تمھارے گواہی دی سجدہ نہ کرنے کا تمکو اختیار تھا در حقیقت
حقیت مذہب خداوندی بوجہ احسن ظاہر ہوئی جان کر اپنی جان دی شاپور نے گریبان چاک کیا

سردار باقی ماندہ سر ٹکرانے لگے بیداد سرکش نے ایک پلنگ معقول منگوایا اس پر لاشہ
ایرج کا ڈال لیا مکار خود بھی سر برہنہ پا پیادہ ساتھ ہوا کہتا ہوا چلا یارو اس جوان نے
بے وجہ جان دی میری خطا نہین ہے یہان صاحبقران زمان مع علمشاہ و قاسم و کوکب
وجملہ سرداران نامی بارگاہ حشاہی مین جلوہ فرما ہین ہرکارون نے دمبدم کی خبر پہونچائی
یہ بھی خبر ملی تھی کہ ایرج نوجوان بڑی شان وشوکت سے قلعہ سرکشان مین پہونچا برادران بیداد
سرکش باعزاز واکرام تمام ایرج کو استقبال کرکے اپنی بارگاہ مین لے گئے کشتیان جواہرات کی
خواجہ عمرو کو دین تعظیم وتکریم بجالایا آخر مین خبر ملی کہ آپ اپنے ساتھ دیر مین لے گیا ہے اسقدر
تو خبر صاحبقران کو مل چکی تھی کوکب بیٹھے بیٹھے گھبرایا رنگ متدوی قاسم خود بخود متغیر ہوا علمشاہ
وقاسم تو کچھ نہ کہہ سکے کوکب گھبرا کر اوٹھا سامنے صاحبقران کے روتا ہوا آیا عرض کی اے شہریار
خدا ایرج نوجوان کو بخیر وعافیت لائے اس وقت غلام کا دل بہت گھبراتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہے جی
جا رہا ہے خود برائے خبر جاؤن اپنی حماقت پر روتا ہون علمشاہ وقاسم سے منفعل ہوتا ہون مین
ہمراہ رکاب اس عالیجناب کے کیون نہ گیا جو معرکہ گذرتا اپنی آنکھون سے ملاحظہ کرتا شاید کہ رفعیہ
ممکن ہوتا ہرچند کہ یہ ایرتیرہ وتار جو سر پر کھنچا ہے یہ رنگ اسی نے دکھایا ہے کہ مین علم کہانت کو بھولا حضور کو
اسم اعظم بھولا نہین معلوم وہ دیر کیسا ہے کیسے کیسے جوانان عقیل وفہیم جا کر آگ مین گرے اُس خیر آتش خو
شعلہ مزاج پر اُن مکارون کی شعبدہ بازی مین کیا گذری ہوگی اگر حضور حکم دین تو یہ غلام برائے خبر جائے
اس شاہزادہ کو بخیر وعافیت اپنے ساتھ لے کر آئے صاحبقران نے فرمایا اے کوکب بخدا میرے قلب کا
بھی عجیب حال ہے جی چاہتا ہے چیخین مار کر روؤن تصویر اوسکی آنکھون کے نیچے پھر رہی ہے یا تو علمشاہ
وقاسم خاموش بیٹھے تھے صاحبقران کے کلمات حسرت آیات پر یہ بھی زار زار رونے لگے جملہ فرزندان
صاحبقران روتے ہوئے اپنے مقام سے اُٹھے ہر کس کا یہی قول تھا کہ غلامون کو حکم ہو برائے
تلاش ایرج نوجوان جائین ہم لوگون کے کلیجے پھٹے جاتے ہین صاحبقران ایک ایک کو سمجھا رہے
ہین حال تو اپنا بھی ابتر ہے پارۂ جگر کا داغ لیکن صابر وضابط ہین ایک ایک کو تسکین دے
رہے ہین فرماتے ہین دمبدم کہ صاحبو نہ گھبراؤ وہ جامع المتفرقین پھر اوس شیر کو ہمسے ملائے گا تم
لوگ جا کر کیا کروگے وہ حافظ حقیقی اسکے ساتھ ہے ہر مقام پر وہی حفاظت کرتا ہے یہ ذکر تھا کہ صدائے

گریہ وزاری کان مین آئی زمین لشکر اسلام تھرائی تمام سردار گھبرا کر باہر نکل آئے دیکھا لاشہ
ایرج نوجوان ایک چارپائی پر شاپور وغیرہ گریبان چاک منھ پر خاک ہائے ایرج کی صدا بلند ہر
خورد وکلان دردمند بیداد سرکش بھی ساتھ ساتھ ہے صاحبقران تو مثل آئینہ حیران ہو گئے
کرہ بن اشقر گھوڑا ایرج کا سُمون سے خاک اُڑاتا ہوا ایال کے بال کھلے ہوئے جس طرح زن سوگوار
بال کھولتی ہے زبان جنبی مین روتا ہوا آنکھون سے دو نہرین اشکون کی جاری ہین بیداد سرکش نے
بڑھکر عرض کی اے شہریار غلام مجبور ولاچار ہے شہزادے نے بحالت اپنے کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا
ہمارے سردارون مین کسی نے ان پر ہاتھ نہین اُٹھایا کوکب گریبان پھاڑ کر دوڑا ارے
یارو اس جعلساز شعبدہ باز کو قتل کرو آفتاب آسمان جرأت غروب ہوا ہم لُٹ گئے
بران بیوہ ہوئی گل سے چہرے پر سہرا نہ دیکھا مین اُس بدنصیب کو کیا کہکے سمجھاؤنگا وہ
خبر سُنتے ہی تڑپ تڑپ کر مرجائے گی بیداد سرکش یہ سُنتے ہی بھاگا طرف اپنے لشکر کے چلا گیا
یہان قاسم وعلمشاہ دوڑ کر لاشہ ایرج سے لپٹے قاسم پکارتے تھے اے نور نظر پارۂ جگر باپ کو
ساتھ نہ لیا علم شاہ نے خود سر پے مارا تیغہ کپتان کھینچ کر گلے پر رکھ لیا سردار ہاتھون سے
لپٹ گئے بمشکل تیغہ چھین لیا علمشاہ و قاسم ایرج کی لاش کو نہین چھوڑتے قاسم کا قول ہے
مین اپنے ماہ تابان کو پیوند خاک نہونے دونگا نازک مزاج تنہائی مین گھبرائیگا باپ
پہلو مین حاضر رہے کوکب نے اپنا بہت حال ابتر کیا بہار و باغبان سر پیٹ رہے ہین
ہر ایک کا حال تباہ بدیع الزمان نے اپنے تئین زمین پر گرایا خاک مُنھ پر ملکر فرماتے ہین
اے نور نظر نور الدہر پر تو آفتاد پڑی اُس نے جاکر خورشید کو سجدہ کیا مین تمکو دیکھکے جیتا تھا
تسکین تھی کہ اگر نور منظر نہین ہے پارۂ جگر قوت بازو زینت پہلو تو موجود ہے اب مین کیا کہہ کے
سمجھاؤن ہنر ہوا کہ محلات معلی نکل آئی ہین ملکہ گیتی افروز کے رونے سے کلیجے پھٹتے تھے جب ہائے
فرزند کہکے پکارتی تھین خواصون کے موئے مشکین زلف عنبرین کھلے دو ہتھڑ چل رہا تھا کون کس کو
سمجھائے کیا کہکر بہلائے شیر جوان کا لاشہ سامنے پڑا ہے غیرون کا کلیجہ پھٹتا ہے مقبل نے
بڑھکر قناتین استاد کرائین ناظر غل مچا رہے ہین یارو آنکھین بند کرو شاہزادیان نکل آئین
بیبیان قناتون سے سر ٹکرانے لگین عمرو نے جو یہ ہنگامہ قیامت خیز دیکھا خود بھی رو رہا ہے

عمرو پر سب سے زیادہ ہجوم غم والم ہے کہ بچپن سے شہزادہ کو پرورش کیا کل فنون تعلیم کرکے
صاحبقران بنایا مرتبۂ اعلیٰ پر پہونچایا مگر ضبط کرکے مشیران سلطنت و وزیران سیاست کو جمع
کیا کہا بھایئو موت کسی کو نہ چھوڑے گی اگر ہزار برس جیے بھی تو فنا آخر فنا حمزہ روتے روتے اپنی
جان دیدے گا وائے برحال قاسم و علمشاہ جملہ فرزندان صاحبقران کی جان بچنا دشوار ہے
ہر جوان و پیر بیقرار اشکبار ہے اب سامان دفن و کفن مین مصروف ہو سب گور و کوماہ اوج صاحبقرانی
کو پیوند خاک کرو تاجداران جلیل نے بموجب فرمایش خواجہ عمرو سامان شاہانہ ممکن کیا علمشاہ و قاسم
کو بمشکل پاس سے ہٹایا سامنے صحرائے سبزہ زار مین قبر تیار ہوئی علمشاہ و قاسم نے لباس جرأت
ترک کیے شنجرفی پیراہن پہن کر بصورت فقرا قبر ایرج پر بیٹھے ہر چند صاحبقران نے سمجھایا ان
دونون نے یہی جواب دیا یہان بیٹھنے مین باعث تسکین ہے شاید ہمارا فرزندرات کو ہم کو
بیتاب ہو کر پکارے جواب تو دینگے قبر اس ناشاد نامراد کی تنہا نہ چھوڑین گے لاچار ہو کر صاحبقران کو
سب واپس لائے علمشاہ و قاسم کے ساتھ رفیقان جانباز بھی فقیر بنکر بیٹھے قبر ایرج کے
ایک میلہ ہو گیا سب دیکھ رہے ہین کہ کوکب کا عجیب حال ہے باغبان و بہار بغلون مین
ہاتھ دیے کوکب کا یہی قول ہے یار و دوسرا داغ بھی مجکو درپیش ہے انتہا کا پیس و پیش ہے
جسوقت یہ خبر وحشت اثر پہونچے گی برّان سر ٹکرا کر جان دیدے گی بارگاہ شاہی مین فرش سیاہ بچھایا گیا جملہ
سردار بیقرار و اشکبار آکر بیٹھے صاحبقران کے بین سے کلیجہ پھٹتا ہے ہر شخص رو رہا ہے یکایک اسد غازی
نے آکر عرض کی بیداد سرکش نے اپنے بھائی فولاد کو برسم ایلچی بھیجا ہے در دولت پر حاضر ہے چاہتا ہے
خدمت مین حاضر ہو کر کچھ عرض کرون صاحبقران نے آنسو پونچھکر فرمایا یارو ایلچی کو کیون روکا ہے
دیکھین یہ بد انجام کیا پیغام لایا ہے فولاد سرکش اندر آیا پایۂ تخت بادشاہی کو بوسہ دیا نامہ
پیش کیا میر منشی نے بآواز بلند پڑھا یہ مضمون مرقوم تھا طرف سے بیداد سرکش کے پا
صاحبقران زمان یہ مقام خدائی خداوند جمشید ہے یہان کی کرامات مین بھید ہے ایرج نے
ناحق اپنی جان دی سردار آپ کے زبردستی برائے تماشا آئے آگ مین گر کر جلے ہم بالکل بیخطا
ہین خداوند آپ سے خفا ہین اب آپ ہماری عملداری سے چلے جائیے یا آمادۂ حرب و
پیکار ہو جیے صاحبقران تو فرط غم والم سے مثل تصویر خاموش ہین کوکب و بہار

وباغبان وغیرہ نے بقہر وغضب تمام جواب دیا اور ایلچی اُس سرکردۂ سرکشان سے جاکر کہنا
کہ بے فتح کیے ہوئے تیرے ملک کو نہ جائینگے جو تجھ سے ہوسکے قصور و کوتاہی نہ کر غم ایرج مین سب ابھی
جان سے تنگ ہین ہم خود آمادۂ جنگ ہین یہ سنکر فولاد سرکش بارگاہ صاحبقران سے نکلا
جاکر بیداد سرکش کو جواب دیا اُسی وقت اُس نے لشکر تیار کیا مقابلہ مین آکر صاحبقران کے اترا
بارگاہ مین بیٹھکر شراب خواری کرنے لگا بیداد سرکش تخت سلطنت پر گیارہ بجائی دنگل ہائے
زرین پر بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین ایک ایک اپنے کو رستم و اسفندیار جانتا ہے نشے مین بیداد
نے آکر حکم دیا طبل جنگی بجے کل مسلمانون کو اس سرحد سے ہٹادو حکم خداوند جمشید
نازل ہوچکا کہ مسلمانون کو ہماری سرحد سے ہٹادو اوسی وقت طبل جنگی پر چوب پڑی نامیان
خبری و تومیان خبری جاسیسان لشکر اسلام جو برائے خبر حاضر تھے خبرین دریافت کرکے بھاگے
بارگاہ حشامی مین آکر حاضر ہوئے ہاتھ اوٹھاکر دعا و ثنائے بادشاہی بجالائے فرد یا دیو حکم ازل
جاہ تو بے انقلاب ۔ یا دیو عمر ابد عز تو بے انتہا ۔ شہریار عالم کی عمر دراز ہو بیداد سرکش نے لشکر
قہار لے کر آیا اُس نے طبل جنگی بجوایا کل ارادہ ہے کہ نکل کر معرکہ آرائے نبرد ہو یہ سنکر صاحبقران نے
اُس مصیبت و الم مین ضبط کرکے فرمایا یہ بیچارے قابو پرست زمین ہم تو مبتلائے غم و الم ہین
اُس نے اسی وقت یہین طبل جنگی بجوایا خوب شعبدہ نکالا کوکب روتا ہوا اپنے مقام سے اوٹھا
کہا اے شہریار جملہ نمکخواران شاہی جان دینے پر آمادہ ہین انشاءاللہ کل وہ تلوار چلے گی کہ سرکشون
کے دانت کھٹے ہونگے اور لاشون سے میدان کارزار بھر دین گے اے شہنشاہ اقلیم عیاری بسم اللہ
نوازش طبل کو حکم دیجیے خون اوس شیر دلیر کا بالا بالا نہ جائے گا بحول و قوت الٰہی یہ خون رنگ
لائے گا عمرو روتا ہوا اپنے مقام سے اوٹھا نقارخانۂ سکندری مین آیا غم ایرج مین سب
مقام ویران پڑے ہین قلا بچینی و کبابہ چینی داروغۂ نقارخانۂ سکندری روتے ہوئے
اوٹھے خواجہ کے قدمون کو بوسہ دے کے خوب روئے کہا اے شہنشاہ عیاران یکایک یہ کیسی ہوا لے
خزان گلزار ابراہیمی پر چلی لندھور و نور الدہر خورشید نگار نہین موجود ہین اطاعت اُس مکار کی
اکی نہین معلوم اُن پر کیا گذری یہان چالیس سرداران ہمتن صف شکن تیغ زن جا کر آگ مین
گر گئے ایرج نوجوان ایسے شیر کا لاشہ آنکھون سے دیکھا کیا سکے دل کو بہلائین ہمارے

افسر اعلیٰ صاحبقران زمان کیسے بلک بلک کر روتے ہین شاہزادیون کی آوازین سنکر کلیجون کے ٹکڑے ہوتے ہین عمرو نے دونون کو گلے سے لگایا کہا یارو دیکھو انجام کیا ہوتا ہے کون ہنستا ہے کون روتا ہے فتح وظفر کی دعا کرو پروردگار اس مشکل کو آسان کرے گا فرد مشکلے نیست کہ آسان نشود مرد باید کہ ہراسان نشود یہ کہکر نقارۂ سکندری پر چوب لگائی سات سو نقارہ بجا تمام لشکر مین مشہور ہوا کہ کل بیداد سرکش سے مقابلہ ہے اوس نامراد نے طبل جنگی بجوایا ہے لشکرون مین تیار ہونے لگین لشکر اسلام مین ہر خیمہ سے رونے کی آواز آتی ہے ان چالیس سردارون کے رفیق جو آگ مین گر کر جلے سوزش فراق مین اپنے آقا کی جل رہے ہین کلیجون سے شعلے نکل رہے ہین لشکر ایرج و کوکب مین تو قیامت برپا ہے کوکب سر برہنہ اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا یہ کہکے روتا ہے یارو میرا گھر لٹ گیا اپنے فرزند نوجوان سے چھوٹ گیا اے نور نظر مین نے تمکو بہت آزردہ کیا تمھاری قدر نہ جانی ساحر واسطے قتل کے بھیجے ہجران دیدہ فراق کشیدہ پردۂ دنیا سے گئے جب دیدۂ دل کھلے بفخر و افتخار ہر ایک سے بیان کرتا تھا کہ ایرج عالی وقار ایسا خوش نصیب مجکو ملا باغ جہان مین غنچہ آرزو کھلا صیاد فلک نے ناشاد و نامراد رکھا بلبل و گل کو ایک مقام پر نہ دیکھا شمع و پروانہ کی صحبت رعنائی دیکھنا تقدیر مین نہ تھا جس وقت نسبت بختہ قرار دی دل بحال ہوا شجر آرزو نہال ہوا یہ سوچا تھا کہ جب یہ سخت جان مرے گا بائین پر جنازے کے جمشید ہوگا داہنے جانب میرا شیر نر نامی نامور ایرج نوجوان صاحب شوکت و شان سر برہنہ ساتھ ہوگا روح کو راحت ہوگی رستم و قاسم ایسے سمدھی جنازے کو کاندھا دین گے تا بقبر پہونچائین گے قبر مین پہونچتے ہی اعمال قبیح سے نجات پائین گے یہ سعادت دارین ہماری تقدیر مین نہ تھی یارو جاکر اوس بدنصیب کو خبر کرو یعنی تران سے جاکر کہو کہ تیرا وارث مارا گیا دل سے دعا کرتا ہون کہ اس کا بھی جلد انتقال ہو پائینتی شاہزادے کی اُس کمبخت کو بھی دفن کرون فاتحہ پڑھکر کہون اے شیر بیشۂ صاحبقرانی یہ کنیز برائے خدمت گذاری حاضر ہے یقین ہے دونون عاشقان صادق کی روح کو راحت ہو برسون کے چھوٹے ہوئے عدم مین ملین نامرادون کے غنچۂ آرزو کھلین جمشید بن کوکب پہلو مین باپ کے بیٹھا ہوا خاک اوڑا رہا ہے کہتا ہے اے والد نامدار مجھسے شہریار نے وعدہ کیا تھا کہ تجکو فنون سپاہگری تعلیم کرونگا

رفیقون مین شریک ہونا فنون سپاہگری بہت جلد تعلیم فرماتے راہ جرات و شوکت دکھاتے اکثر
فرمایا کہ سحر و ساحری اختیار کرنا ہمپر شاق ہے اس سے توبہ کرو اب کون تاکید توبہ کرنے کی کرے گا
وائے برحال آقا سحر نوجوان علمشاہ عالیشان فقیر بنکر قبر پر بیٹھے اون کے دلون کو کیونکر
صبر آئے جس وقت یہ خبر وحشت اثر مادر مہربان ملکہ ناہید مرصع پوش کو پہونچی گی اونھون نے
لاکھون روپیہ خرچ کرکے تصویر ایرج نوجوان کوہ عقیق گلزار سلیمانی سے منگوائی تھی پسند کرکے
داماد بنایا تھا تڑپ تڑپ کے مرجائین گی فرمایا کرتی تھین میرا داماد حسین و جمیل صاحب شوکت و
لیاقت ہو بیٹی سے خوبصورت ہو جب یہ جھگڑا فیصلہ ہوا تو مجھ بدبخت کو گلے سے لگا کر یہ فرمایا کہ اسے
فرزند بہنوئی تمکو جری بہادر صف شکن تیغزن ملا تم سحر و ساحری مین طاق وہ جرات و شوکت
مین شہرۂ آفاق مین بڑی صاحب نصیب ہون فرزند تجھ ایسا داماد عالمگیر حسن مین رشک ماہ منیر
اب بہار باغ طلسم نورافشان دیکھکر شاہان اولوالعزم رستم خصال صاحبان حسن و جمال رشک
کرینگے ہائے نظر کھا گئی باغ پر بہار طلسم نورافشان مین خزان آگئی بلور جہاروست وغیرہ دمبدم
سمجھاتے ہین خود خاک اڑاتے ہین آپس مین یہی ذکر ہے یارو بیان واقعی یہی ہے جو شاہزادہ جمشید بن
کوکب نے فرمایا طلسم نورافشان برباد ہوا اگر اس زمانے مین کوئی حریف سن پائے طلسم نورافشان
پر چڑھ آئے ہم سب کو رقت کا جوش سحر و ساحری فراموش سوائے بھاگنے کے کیا بن پڑے گا کل لشکر
بیداد سرکش سے کون لڑے گا بیجیا نے عجب شعبدہ دکھایا اُس صاحب غیرت پر سحر کر دیا سوائے
جان دینے کے اُن کو کچھ نہ بن پڑا ہوگا یارو نجومیون کو بلاؤ رمالون کو طلب کرو حکم لگائین کہ خانۂ حیات
باقی ہے یا مٹ گیا ہمارے آقا کوکب پر دریا غم و الم کا جوش مارتا ہے علم کہانت بالکل فراموش ہو
گیا کہکے جمشید و کوکب کو بھلا مین مصیبت مین بہا ڑون سے سر ٹکرائین ہر طرف سے یہی آوازین
آتی ہین اتنے بڑے لشکر مین سناٹا پڑا ہے دوکانین بند خریدار دردمند جنس غم و الم کی ارزانی
عیش و عشرت کی گرانی خواب و آرام نایاب تاجران جلیل بیقرار و بیتاب اندھیری رات لیلائے شب
غم لشکر اسلام مین زلف عنبرین کھولے ہین ظلمت کی عملداری ضیائے ماہتابان معدوم چمک
ثوابت و سیارگان کی غیر مفہوم زمین و آسمان مین اندھیرا ہے لشکر تاریکی نے رونق عالم کو
گھیرا ہے ماہ تابان مثل تابہ آہنی سیاہ پراگندہ لشکر شاہنشاہ انجم سیاہ خیمہ بارگاہ مین نہین استاد ہین

زمین نے بھی رونے کو منھ پر دامن ڈالا ہے ہر ایک ستون رکن غم و الم طنابین مثل زلف درہم
و برہم عجب طرح کی اندھیری رات ہے تاریکی پردہ ظلمات جس کے سامنے مات ہے جلاد فلک آمادہ
ظلم و بیداد طلائے پر شور نالہ و فریاد اس حیرانی مین رات بسر ہوئی ہے لشکر بیداد سرکش مین
ہوم خانے آراستہ خود بیداد سرکش اپنی بارگاہ سے نکلکر کبھی قریب پر جاتا ہے کبھی جاکے اُس آتش
سوزان کو سحر کرکے بھڑکاتا ہے انقلاب لشکر اسلام کی اُسکو خبرین مل رہی ہین خوشی مین پھولا ہوا
مغرور اپنے سحر پہ بھولا ہوا ہرکارے خبرین پہونچا رہے ہین کہ کوکب و باغبان وبہار وغیرہ بدحواس
ہین سحر کیا کرسکین گے خزانہ علم نجوم سے کوکب محتاج ہونگے اب حال آئندہ و گذشتہ نہین دیکھ سکتے صفحین
مرأت واقعہ مین تمام حال نیک و بد آئینہ ہوتا تھا اُس آئینہ خیالی پہ غبار آیا بیداد سرکش کہتا ہی
بحکم خداوند جمشید کل سب کو مٹادونگا لشکر صاحبقران کو مار کر بھگا دونگا نقصان سب کی
آئی ہے ایک نمونہ قدرت سے مسلمانون کو خوف نہ آیا نگہداشت لشکر کی کرتا ہوا دم سحر و ساحری کا
بھرتا ہوا اپنی بارگاہ مین آیا تیاری سحر کرنے لگا بارہ بھائی قوت بازو زینت پہلو اسباب سحر و ساحری
سے درست انتظام سحر کررہا ہے ناگاہ لشکر سلطان انجم سیاہ نے شکست فاش کھائی فوج ثابت
و سیارگان کو ہمراہ لیکر قلعہ مغرب مین محصور ہوا شاہنشاہ زرین پوش بصد جوش و خروش
سایہ علم زرنگار ضیاء شعاع مین تیغہ مہر حمائل کرکے توسن فلک پر سوار ہوا آمادہ حرب و
پیکار ہوا عمل شاہنشاہ ظلمات اوٹھ گیا سکہ خورشید نور مہر تابان نے رواج پایا ملک ظلمات سے
خراج لیا لشکر صاحبقران مین صدائے اذان بلند ہوئی اُسی حال پُرملال مین صاحبقران
مسجد کرپاس مین تشریف لائے لشکر مین کربندی ہوئی کوکب بھی اپنے رفقا کو ساتھ لے کر
دار دمیدان کارزار ہوا ملکہ مہرخ و بہار و باغبان رنجیدہ کبیدہ اپنی اپنی بارگاہ سے نکلے
صاحبقران بعد نماز سحر مصروف دعا ہین عرض کررہے ہین اے خالق کارساز والے رب بے نیاز
ہاتھ سے ان شعبدہ بازون کے بچانا تو نے بچپن سے میری نازبرداری کی ہر مقام پر مظفر و منصور
ہوا ان مکارون سے تو آبرو بچائے گا چہرۂ زیبائے نصرت دکھائے گا امیر دعا کر رہے تھے کہ
مقبل نے آکر عرض کی کہ فوجین ساحرون کی میدان کارزار مین پہونچگئین سرداران تہمتن جوانان
صف شکن مسلح ہو کر دردولت شاہنشاہی پر حاضر ہوچکے حضور کا انتظار ہے صاحبقران نے

تسبیح کو بوسہ دے کر سجادہ پر رکھا مقبل نے صندوق سلاح سنجوگ لاکر سامنے حاضر کیا امیر نے
تحفہ جات بزرگان تن پر آراستہ کیے لالٹینون کی روشنی مین سمت جلوخانہ شاہنشاہی چلے
آکر دیکھا سب سردار حاضر ہین چوبدار برآمد ہونے کی سعد بن قباد کی خبر دے رہے ہین
امیر نے پھر دریافت کیا معلوم ہوا بادشاہ اسلام جامہ خانے مین پوشاک زیب جسم کر کے
برآمد ہوا چاہتے ہین امیر انتظار مین تھے کہ عنیس محل کی ڈیوڑھی کا پردہ چرخ پر کھنچا
بادشاہ عالیجاہ بفر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی برآمد ہوئے اولان اول صاحبقران کا مجرا
ہوا سب سردارون کا مجرا و سلام لیتے ہوئے بادشاہ عالیجاہ سمت میدان کارزار چلے
آکر دیکھا کو کب پہلے سے میدان کارزار مین حاضر ہین غم ایرج نوجوان مین آنکھین سوجی
ہوئی چہرہ اوداس عالم یاس حیران حیران چہار جانب دیکھ رہے ہین بہار و باغبان بھی اسباب
سحر سے آراستہ ہو کر آمادہ کھڑے ہین برائے تسلیم سلطان گیتی ستان پرے باندھ کر خم ہوئے
قلب سپاہ مین تخت شاہنشاہی مثل دل کے قائم ہوا امیر چالیس قدم آگے بڑھکر زیر سایہ
علم اژدہا پیکر برتبہ صاحبقرانی ٹھہرے میدان آراستہ ہوا سقون نے آب پاشی کی
تبرداروں نے جو نخل کہ حائل نظر تھے کاٹ کر پھینک دیے ابر نے سقائی کی باد نے فراشی کی
میدان مثل آئینہ کے تیار ہوا نقیبون نے اشعار جرات آمیز پڑھے دونون صفون پر سناٹا
آیا بیداد سرکش نے اپنے بھائی نعمان سرکش کو اشارہ کیا گھوڑے کو چمکا کر طرف
میدان کارزار کے چلا میدان مین آکر آواز دی اے فرقہ خداپرستان جس کو تمنا مرگ کی ہو
نکلے یہ مقام خداوندی خداوند جمشید ہے ظلم و بدعت کسی پر جائز نہین رکھا یہ جو نعمان سرکش
نے آواز دی باغبان قدرت نے مرکب اپنا نکالا بادشاہ اسلام سے اجازت طلب کی
بادشاہ نے فرمایا اے باغبان پہلوانان لشکر مقابلہ کرین گے تم اپنی صف پر ٹھہرو باغبان نے
دست بستہ عرض کی اب خیرخواہ دولت قصد کر چکا ہے علاوہ اسکے یہ قبیلۂ سرکشان سب ساحر ہین
اپنے کو پہلوان بنایا ہے یہ بھی سراسر دھوکا ہے غلام جاکر سزائے کامل دے گا آیا حضور پر ظاہر نہین ہے
زمانہ حیات افراسیاب مین اس اقلیم کا حال ہی ظاہر نہین ہوا ورنہ یہان کے حالات سے ہم ضرور
آگاہ ہوتے اتنا سنتے تھے کہ خورشید روشن تن نے دعوئ خدائی کیا ہے در بند اپنے

ملک کے بہ تکلف تیار کیے وہ اب ظاہر ہوا حقیقت مین یہ شخص بڑا مکار ہے اس مقام پر مشہور
ہوا کہ کوئی جمشید جادو ساحر ہے اُس نے یہان دعوی الوہیت کیا ہے یہ شعبدے اسکے ہین آپکے
پہلوان بخطا آتش سوزان مین جا پھنسے ایرج نے عاجز ہو کر اپنا گلا کاٹ ڈالا انشاء اللہ حالات
کھلین گے بادشاہ جمجاہ نے ٹھنڈی سانس کھینچی فرمایا اے باغبان قدرت اے صاحب شوکت و
لیاقت غم مین ایرج نوجوان کے تمام لشکر مین تہلکہ پڑا ہے ایک ایک کے دل پر ہجوم غم و الم ہے
شب بھر شاہزادیون کے رونے کی آوازین آتی ہین انکی ہان کے بین دلخراش سننے نہین جاتے
بسم اللہ خدا تمکو مظفر و منصور کرے یہ سنکر باغبان قدرت دوبارہ پشت مرکب پر سوار ہوا نعمان سرکش
مبارز طلبی کر رہا تھا باغبان کو دیکھکر نیزہ چمکانے لگا باغبان نے آواز دی یہ شعبدے
کرنا کیا ضرور ہین اے نعمان سحر کر اس پردہ کرنے سے کیا نفع ہے تمام عالم پر ظاہر ہے کہ تو
اقلیم خورشید نگار مین بڑا ساحر ہے ہم لوگ ساکنان طلسم ہوشربا ہین سامنے اہل اسلام کے یہ
شعبدے کرو ہم تمہارے مقابلے مین آئے ہین امتحان سحر چاہتے ہین یہ سنکر نعمان سرکش نے
طرف اپنے بھائی بیداد سرکش کے دیکھا پکار کر آواز دی بھائی صاحب باغبان قدرت برائے
مقابلہ آئے ہین ہمسے سحر مین مقابلہ چاہتے ہین کسی ساحر کو اُن کے مقابلے مین بھجوایئے گم گشتہ
وادی مذہب کو ہدایت کر دو یہ سنکر بیداد سرکش نے پکار کر آواز دی اے باغبان دیکھ سامنے
آگ روشن ہے جلوہ ظہور خداوندی خداوند جمشید کا نمونہ ہے نگاہ اُٹھا کے دیکھ دنیا ناپائدار ہے
اس سرکشی کا کیا اعتبار ہے اپنے کو آگ مین گرا دے نجاست دنیا سے اپنے کو پاک کر محبت
خداوند مین اپنے کو جلا کر خاک کر یہی خاک اکسیر ہے جو اس راہ مین جلے اُن کی بڑی توقیر ہے
ایسے کلمات حسرت آیات مذمت دنیا مین اور صفت جمشید مین بیداد سرکش نے کہے
سب نے دیکھا باغبان یا تو آمادہ حرب و پیکار ہو گیا تھا یا خود بخود آنکھون سے آنسو جاری ہوئے
اُس آتش شعلہ کی جانب دیکھکر گھوڑے کو مہمیز کرکے چلا ملکہ بہار وغیرہ نے آواز بھی دی
اے باغبان کہان جاتا ہے زوجہ باغبان ملکہ گلچین تنکے چنتے لگی بہت چیخی چلائی اے
وارث میرے کہان جاتا ہے ہر چند سب چیخے باغبان نے پلٹ کر کسی کو جواب بھی نہ دیا گھوڑے کو
اُڑا کے آگ مین اپنے کو گرا دیا سالہا سال سے وہ آگ روشن ہے ہزارہا من لکڑیان روز پڑتی ہین مثل

خس بے بس ہو کر چلا آواز بھی نہ آئی گلچین جادو بیتابانہ بال کھول کر سحر کرتی ہوئی چلی ترنج اٹھا کر نعمان سرکش پر پھینکا نعمان نے آواز دی یا خداوند جمشید بچانا وہ ترنج پھٹ کر راہ مین گر پڑا گلچین نے جوش غم مین نعمان پر آگ برسائی کئی سحر کیے نعمان تک سحر نہ پہونچا بیداد نے آواز دی اے گلچین تیرا شوہر تجھے بلاتا ہے کیون اس قدر گھبرا گئی دیکھ شوہر تیرا کس مرتبے پر پہونچا باغ لالہ زار مین بیٹھا ہے پاس باغبان کے گلچین کا ہونا ضرور ہی دیکھ اس باغ مین صیاد نہین بلبلون پر ظلم و بیداد نہین جیسے ہی گلچین نے طرف آگ کے دیکھا مبہوت ہو کر یہ کہتی ہوئی دوڑی صاحب مین پہونچی تمکو تو بڑے مرتبے ملے غنچۂ آرزو کھلے جوش و خروش مین جا کر یہ بھی آگ مین گر پڑی اب تو صفوف ساحران سے تار بندھ گیا ساحرۂ یکتا ملکہ سرخ موے کاکل کشا پریشان ہو کر آگ مین جا گری کنیزین و رفقا ساحران مذکور کے جا پڑے جس نے آگ کی جانب دیکھا شعلہ جوالہ بن گیا اُف اُف کرتا ہوا جا پڑا رفیقان کوکب بھی جا گرے جو آگ مین پہونچا جلکر خاک ہوا چشم زدن مین قصہ پاک ہوا یہ حال مصیبت مآل جو کوکب نے دیکھا غصے سے چہرہ گلنار بیتاب و بیقرار نعرہ کیا خبردار کوئی آگے نہ بڑھے او جعلساز شعبدے باز مین آ پہونچا اپنے صف والون پر تو کچھ اشارہ کیا آگ چمکی آنکھین ان سب کی جھپکین یا تو طرف آگ کے جاتے تھے یا رُکے کوکب نے مرکب پر کوڑا کیا نعمان پر جا پڑا بیداد چیخا کہا اے شہنشاہ اوپر دیکھو کوکب نے خیال بھی نہ کیا جب نعمان کے قریب پہونچا آواز دی کیون او مکار تو فنون ساحری کا جویا ہے نعمان نے کوکب کو دیکھکر بھالا سنبھالا مثل آہ عاشقان و کاکل معشوقان پیچ تاب دیتا ہوا سینہ بے کینہ کوکب کو تاکا کوکب کی آنکھون مین اندھیرا آ گیا شعبدہ آتش سوزان دیکھکر کلیجہ جل رہا تھا ہر اعضائے جسم سے شعلۂ آتش نکل رہا تھا سنان نیزہ کو بچا کر گلوگاہ پر ہاتھ ڈال دیا نیزہ چھین کر پھینکا اُس نے تلوار کا وار کیا کوکب نے کلائی پر ہاتھ ڈال دیا ہاتھ مروڑ کر تلوار چھین لی مرکب کو مرکب سے ملا دیا کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کر نعمان سلب ایمان کو قاش زین سے اُٹھا لیا چرخ دے کر زمین پر مارا چھاتی پر بیٹھکر مشکین باندھین اپنے ملازم کو آواز دی ملازم کوکب کشان کشان نعمان کو لے گیا قید خانے مین پہونچایا کوکب پھر پشت مرکب پر سوار ہوا آواز دی او بیداد جلاد اور کسی کو میرے مقابلے مین بھیج شیر بیشۂ رزمگاہ مین آیا

بدون نشکار معقول واپس نہ ہوگا بیداد کا بھائی فولاد سرکش برائے مقابلہ کوکب آیا پہلے نیزہ
چلا کوکب نے بہ فنون سپاہگری کے گرز اُس کا ہوائی کیا تلوار چھین لی چھاتی پر چڑھ کر مشکین
باندھین ملازم کو حوالے کیا پھر مبارز طلبی کی چار بھائی بیداد سرکش کے فرداً فرداً مقابلہ
کوکب مین آئے کوکب نے بہ فنون سپاہگری چارون کی مشکین باندھین چار کے مقابلہ مین شام
ہوگئی بیداد نے گھبرا کر طبل امان بجوادیا پکار کر آواز دی اے شہنشاہ طلسم نورافشان ابکی
میدان داری مین سمجھا جائے گا کوکب نے آواز دی او نامرد تو مقابلے مین مردان عالم کے نہ آیا
چار قوت بازو تیل ماش ہوئے بیداد نے کچھ جواب نہ دیا لشکر کو لیکر پلٹ گیا کوکب غصے مین
مجبور کانپتا ہوا الٹا بادشاہ نے کوکب کو ہیچ مین لیا زر نثار کرتے ہوئے پلٹے صاحبقران بھی
فرماتے ہوئے آئے کوکب سے کہا ایسے ایسے ساحران نامی آتش سوزان مین جا پڑے نہین معلوم
اس مین کیا شعبدہ ہے کوکب نے عرض کی اے شہریار ہوس رہگئی کہ یہ بیداد جلاد مقابلے مین نہ آیا
اگر آتا تو حال کھلتا انشاء اللہ اگر یہ غلام آپ کا زندہ ہے تو سب کیفیتین دریافت ہو جائینگی کیا کہین
اتنی رات ہوگئی صبح کو بارگاہ شاہی مین ان چارون سے سر دربار سمجھونگا اگر اطاعت نہ کرین گے
قتل کردونگا کچھ تو دل کو تسکین ہو خون ایرج نوجوان رنگ لائے گا غلام لڑتا ہوا آیا یہ خورشید نگار
جائے گا دن بھر میدان داری رہی تھی صاحبقران نے بہت جلد دربار برخاست کیا سب سردار
اپنے اپنے خیمون مین گئے بوقت سحر بادشاہ اسلام و صاحبقران زمان دربار مین تشریف لائے
کوکب بھی حاضر ہوا دربار سرداران نامی و ساحران گرامی سے معمور ہوگیا کوکب نے حکم دیا اُن قیدیان
بلا کو قید خانے سے لاؤ جملہ سردار نگران ہین کہ دیکھیے برادران بیداد کیا جواب دیتے ہین وہ تو خدائی
خداوند جمشید کے قائل ہین علم افسونگری مین بھی کامل ہین کاہے کو اطاعت دین اسلام کرینگے سرداران
کوکب کہتے ہین اگر وہ اطاعت نکرین گے تو کوکب نے جو کہا ہے وہی کرے گا ان نامردون کے خون سے
ہاتھ بھرے گا داروغہ زندان خانہ جو قید خانے مین گیا جا کر دیکھا نعمان و فولاد تو نہین ہین چار
ملازمان کوکب مسلسل و مطوق بیٹھے ہوئے رو رہے ہین داروغہ سے کہتے ہین ہمنے کیا خطا کی کہ ہمارے
مالک نے ہمکو قید کیا داروغہ حیران و پریشان اُن چارون کو لیکر بارگاہ مین آیا کوکب اپنے ملازمون کو
دیکھکر حیران ہوگیا کہ مین نے نعمان و فولاد کو گرفتار کیا تھا میرے سردار کیونکر قید ہوئے وہ سرداران

فریاد کرنے لگے کیوں اے سردار ہم سے کیا خطا ہوئی رات بھر بھوکے پیاسے قید رہے کوکب نے
محجوب ہو کر سر جھکا لیا جواب کا موقع نہ تھا آہن گرون کو حکم دیا قید کٹوا دی عذر بھی کیا کہ بھائیو
معاف کرو نہیں معلوم یہ کیا معرکہ ہوا وہ چارون روتے اور شور کرتے ہوئے باہر آئے جب بیرون
بارگاہ آچکے تو ملازمان صاحبقران نے دیکھا کہ ملازمان کوکب نہیں ہیں وہی نعمان و فولاد وغیرہ
کھڑے ہوئے موچھون پر تاؤ دے رہے ہیں کہتے ہیں صاحبو ہم بندہ خداوند جمشید ہیں ہم کو کون گرفتار
کر سکتا ہے کس آسانی سے اپنے کو رہا کرا لیا یہ کہکے پر پرواز پیدا کیے سب کے سامنے اڑ کر نکل گئے
ملازمون نے یہ حال بارگاہ مین آکر کوکب و صاحبقران سے کہا کوکب نے شرما کر سر جھکا لیا کہا
اے شہریار بڑا دھوکا کھایا ان مکارون نے غلام کو طفل مکتب بنایا یہ کہکر دنگل سے اٹھا آنکھون مین
آنسو بھرے سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی اے شہریار غلام کو بمقدمہ حضور تردد تھا بدون
سامان جلدی مین چلا آیا تحفہ جات طلسمی بھی نہ لیے آخر یہ دھوکے کھائے ایک ہفتہ کے واسطے
غلام رخصت ہوتا ہے انشاء اللہ آکران سب سے سمجھ لون گا میرے ہاتھ سے کہان جائین گے اب میرا
ٹھہرنا باعث خرابی ہے اس وجہ سے دل کو بیتابی ہے ہرچند صاحبقران نے روکا کوکب نے عرض کی
غلام ٹھہرے گا مجھے حجاب ہوتا ہے اور جہان تک ہو سکے حضور اپنے کو مقابلے سے ان سرکشون کے
بچائین یقین تو ہے کہ وہ طبل جنگی نہ بجوائین صاحبقران نے فرمایا اے برادر تم طریقے سے لشکر اسلام
کے بخوبی واقف ہو ہم تو اپنی طرف سے طبل جنگی نہ بجوائین گے اگر انھون نے قصد کیا طبل جنگی
بجوایا پھر ہمکو چارہ نہین ہے کوکب نے عرض کی غلام ایک ہفتہ سے زیادہ نہ ٹھہرے گا جسم خاکی
جاتا ہے روح کو یہین چھوڑے جاتا ہون حضور کے اسم اعظم بند ہونے سے بہت گھبراتا ہون الغرض اسوقت
کوکب نے لشکر اپنا آراستہ کیا جمشید وغیرہ کو ساتھ لیکر گریان و نالان حیران و پریشان طرف
طلسم نور افشان کے روانہ ہوا ذکر اُس کا وقت پر تحریر ہوگا بعد جانے کوکب کے لشکر مین سناٹا
ہوگیا بادشاہ عجباہ طرف خواجہ کے متوجہ ہوئے فرمایا اے سرپرست لشکر اسلام اے نشاط خوش انجام
آپ نے یہ حالات ملاحظہ کیے کہ کوکب ایسا بادشاہ عالیجاہ شعبدہ سرکشان سے عاجز ہو کر چلا گیا
اُس کو کچھ نہین ڈرا ہم ہمیشہ عنایت پروردگار پر تکیہ کرتے ہین بیداد سرکش مع لشکر
مقابلے مین فروکش ہے اگر اُس نے طبل جنگی بجوایا یہ ناممکن ہے کہ ہم جواب نہ دین کیفیت یہ ہے

کہ ان بیحیاؤن کے سامنے جوانان شمشیر زن بیکار ساحر مجبور و لاچار ہین اسم اعظم صاحبقران کا بند ہو چکا
ایسا نہو کوئی اور خرابی درپیش ہو آپ کو بھی فکر کرنا واجب لازم ہے اگر زاد راہ کی ضرورت ہو حاضر
کیا جائے سرداران ایرج اُٹھ کھڑے ہوئے قدمون سے خواجہ کے لپٹ گئے کہا بقدر لیاقت
ہم سب حاضر ہین سرو نے کہا اپنی زبان سے کہنے مین دل نہین بھرتا لا کے سامنے موجود کرو
ہم برائے جانبازی قرضدارون کو سمجھا کر جائین سرداران ایرج نے فوراً توڑے منگوا کر
رکھے مبلغ خطیر جمع ہو گیا پچاس ہزار بادشاہ نے بھی پیشکش کیے صاحبقران نے بھی فرمایا
خواجہ ہم بھی خدمتگذاری کرین گے عمرو اُسی وقت بانہائے عیاری سے آراستہ ہوئے روپیہ
اُٹھا کر نذر زنبیل کیا صاحبقران کے قدمون سے لپٹ کر خوب رویا عرض کیا آقائے نامدار
آپ حال سے سرفروش کے بخوبی واقف ہین کہ کسی وقت فکر سے غافل نہین رہتا جیسے سرحد
سرکشان مین آیا چار جانب کوشش کی کوئی صورت بہبودی کی ظاہر نہوئی نہین معلوم یہ ملعون
جمشید جادو کون ہے کچھ نشان نہین ملتا اب غلام خدمت شہنشاہ سے رخصت ہو کر برائے
تلاش جاتا ہے یا جان دون گا یا مقام اُس جمشید شعبدہ باز کا بتاؤنگا اسطرح بیقرار ہو کر خواجہ
نے یہ کلمات حسرت و یاس سامنے صاحبقران کے بیان کیے غم ایرج مین تو امیر اشکبار تھے
دل بھر آیا فرمایا اے یار وفادار اے مونس غمگسار بخدا مجکو تمھاری جدائی انتہا کی ناگوار ہے ہر چند
اسم اعظم بند ہونے سے یہ حقیر مجبور و لاچار ہے مگر بعد میرے اگر تم موجود ہوگے ناموس میرے تباہ و
برباد نہون گے اُن کی سرپرستی کر کے اُن کو خانہ کعبہ مین پہونچا دینا حرم محترم کے تصدق مین اُنکی بھی
حرمت بچ جائے گی تمام کفاران بیحیا بعد میرے آمادۂ جنگ ہون گے تم جانبازی کر کے اُن دست و
پاشکستہ کو بچانا ایسا یہ مقام پُر از شعبدہ و نیرنگ تھا کہ کوکب ایسا بادشاہ عالیجاہ تنگ ہو کر
چلا گیا یقین ہے کہ یہی صحرا ہمارا مشہد و مقتل ہے تمھاری جدائی سے میرا دل تردد منزل انتہا کا
بیکل ہے عمرو نے کہا اے آقائے نامدار و مولائے قدرشناس خدا وہ روز سیاہ مجکو نہ دکھائے
عمرو پہلے تصدق ہو جائے اُسوقت آقا و رفیق کی جدائی پر تمام اہالیان دربار رو رہے تھے
صاف کلمات حسرت آیات عمرو سے ثابت ہوتا تھا کہ جان دینے جاتا ہے بادشاہ کے آنسوؤن
سے رومال تر ہو رہے ہین سب بصد حسرت رو رہے ہین امیر دمبدم فرماتے ہین خواجہ تم

اس وقت مین ہم سے جدا نہ ہو دیکھو پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے وہ معین و مددگار دستگیر ہے
پیدا کرنے والا سب کا زبردست ہے بخدا خوب ہوا کہ کوکب چلا گیا مین اپنے خدا سے عنایت کا
طلبگار ہون عمرو نے کہا اے شہریار جستجو واجب و لازم ہے مین تدبیر تو کرون کچھ نشان ملیگا امیر
نے بڑی مشکل سے خواجہ کو رخصت کیا عمرو بانہائے عیاری سے آراستہ ہو کر نکلا صحرا مین آوارہ
پھر رہا ہے کہین نشان نہین ملتا کئی دن چہار جانب پھرا ایک دن پھرتا ہوا قریب ایک باغ
کے پہونچا کچھ کنیزین دروازے پر غمگین کھڑی کہہ رہی ہین دیکھیے آج ہماری ملکہ نازکبدن پر
کیا گذرتی ہے خداوند طالع وصل یکسن ایک مرتبہ سامنے گئی تھین صورت مہیب دیکھکر بیہوش
ہو گئین وہی خوف دل مین بھرا ہے عمرو نے ایک کنیز کو بیہوش کیا اسی کی صورت بنکر باغ
مین آیا مگر حیران تھا کہ مین نے اس کا نام نہ دریافت کیا باغ مین آکر دیکھا نہایت سرسبز و شاداب
زلف سنبل کو پیچ و تاب نرگس شہلا کی نگاہ بازی گلہائے رنگا رنگ کی شعبدہ بازی چمن ہائے
طولانی ہر نخل رعنائی و زیبائی مین لاثانی عمرو سیر کرتا ہوا وسط باغ مین آیا دیکھا ایک چبوترا
سنگ مرمر کا اس پر فرش معقول مسند ناز پر ایک طاوس طناز ماہ رخسار گلعذار کبک رفتار شیرین گفتار
سرو بوستان باغ خوبی غنچۂ حدیقۂ محبوبی دریائے جواہر مین غوطہ زن معشوق پرفن رشک چمن
گرد کنیزان زرین پوش سمجھا رہی ہین حضور خداوند آپکے مشتاق ہین آج بعد عرصۂ دراز وعدہ ہوا
گلرنگ جادو کہہ گئی ہین کہ لباس وغیرہ سے آراستہ رہین مین لینے کو آؤنگی اپنے ساتھ لیجاؤنگی
حضور اب وقت آمد گلرنگ قریب ہے آپ کیون اسقدر ملول ہوتی ہین کیون اس قدر بیقرار
ہو کر روتی ہین یہ حالات کھڑے ہو کر خواجہ نے سُنے کہ ایک کنیز نے عمرو کے کاندھے پر ہاتھ
رکھ کے کہا اے نرگس تیرہ دیدہ بازی ہر ایک سے آنکھ لڑانا ترک نہین ہوتا کھڑی ہوئی
گھور گھور کے دیکھ رہی ہے نگاہ نہین ٹھہرتی تو بھی ملکہ کو سمجھا کس پر آنکھین نکالتی ہے اِت کو
اشارون سے ٹالتی ہے کیا تو نے کسی سے نین مٹکا کیا ہے کیون شرماتی ہے بات بات مین
آنکھین دکھاتی ہے عمرو نے کہا بوا سنبل تم کیون پریشان ہو میری عین خوشی ہے کہ
ملکہ عالم خدمت خداوند مین جائین آرزو کے دلی خداوند کی پوری ہو ہم سب کو عہدہ ہائے
جلیل ملین غنچہ آرزو کھلین تم لوگ واسطے ایک دم کے ہٹ جاؤ مین ملکہ کو بخوبی سمجھا دون عنایت

خداوند جمشید سے خوشی خوشی خدمت خداوندین جائین ذرا بارہ دری مین تشریف لے چلیے مین کچھ
عرض کرونگی بی گلرنگ آئین گی مین اُن کو سمجھالون گی آج آپکا جانا ہوگا ہم ٹال دینگے باتون مین مطلب
نکال لین گے یہ سنکر نازک بدن خوشی خوشی ساتھ ملکہ کے اٹھین بارہ دری مین عمرو نے لاکر
مسند پر بٹھایا کہا واری آپ کیون گھبراتی ہین ہم آپکے ساتھ چلین گے کیا خداوند کھا جائین گے دیکھیں
کیا کرتے ہین نازک بدن نے کہا بوا نرگس مین کیا تم سے کہون جسکو خداوند جمشید کہتے ہین بڈھا
بوڑھا ریچھ ہے وہ صورت مہیب ہے کہ مجکو غش آگیا بات نکر سکی اب اس کے نام سے میرا دم نکلتا ہی
عمرو نے گلوری کھلاکر نازک بدن کو بیہوش کر کے زنبیل کر لیا کہا دادا جان اسکو اچھی طرح
رکھیے گا کسی سردار کے ہاتھ فروخت کر لین گے فوراً رنگ وروغن عیاری کا نکال کر بصورت نازک بدن
تیار ہوئے بارہ دری سے ہنستے ہوئے نکلے مصاحبون نے پوچھا حضور نرگس کہان گئی کہا اُس خیلا کا
حال نہ پوچھو کسی دھگڑے کے پاس گئی ہوگی اب تبلاؤ کہ گلرنگ کے آنے مین کیا دیر ہے آج ضرور
خدمت خداوند جمشید مین جاؤن گی وہ تو میرے دادا معلوم ہوتے ہین بی پی کو ساتھ لیکر سوئین گے
مین جانے کو موجود ہون اب مجکو بھی یہ اشتیاق ہے کہ دیکھون خداوند کیا کرتے ہین سب کنیزین
یہ باتین سنکر بہت خوش ہوئین دو پہر سے شب تجاوز کر چکی تھی کہ آسمان پر برق چمکی عمرو نے
دیکھا ایک ساحرہ تخت پر سوار آکر اُتری کنیزون نے کہا حضور بی گلرنگ آئین عمرو نے کہا کہ
بلاؤ ہمین خدمت خداوند جمشید مین لیچلین یہ کلام سنکر کنیزین خوش ہو گئین بڑھکر گلرنگ سے
کہا لو مبارک ملکہ رضا مند ہین گلرنگ نے کہا یہ خداوند کی قدرت نمائی ہے ایک اشارے مین
دل کو پھیر دیا مسلمانون پر کیا بلا نازل کی کوکب ایسا بادشاہ طلسم نورافشان مجوب ہو کر
بھاگا بیداد سرکش کو حکم مل گیا کہ ایک ہفتہ کی مسلمانون کو مہلت دو ایک دن طبل جنگی بجواکر
سب کا خاتمہ کرو مسلمان مثل باختر وغیرہ اس ملک کو بھی سمجھتے تھے صاحبقران جو سب کے افسر
ہین اُن کا اسم اعظم بند ہو گیا بہت سے سردار آگ مین جلے یہ باتین کرتی ہوئی قریب خواجہ کے آئی
خواجہ گلرنگ سے لپٹ کر رونے لگے کہا میری اچھی بوا اتنا کام کرنا کہ مجکو خدمت خداوند مین
اکیلا نہ چھوڑنا گلرنگ نے کہا واری مین ساتھ ہون قدرت کو بھی بخوبی سمجھا دیا سب نے
کہا کہ بوا یہ ظاہر کا رونا پیٹنا تھا چودھوان سال شروع ہے مرد کی خواہش رکھتی ہین دیکھو

کیسی خوشی خوشی تشریف لیگئیں راہ میں عمرو نے گلرنگ سے حالات پوچھے کیوں بوا سرداران
حمزہ جو آگ میں جل گئے ایک پوتا حمزہ کا ایسا عاجز ہوا سنتے ہیں اُس نے اپنا گلا کاٹ لیا یہ سب
سردار زندہ ہیں یا اصل میں مرگئے گلرنگ نے کہا حضور یہ شعبدہ سحر ساحری ہے ابھی یہ کسی کی
مجال نہیں ہے کہ ان کو قتل کرے بیگناہوں کے خون سے ہاتھ بھرے گشتہ سحر ہیں اب خداوند
سحر تیار کررہے ہیں اسی ہفتہ میں ان سب کا خاتمہ ہوگا اب قدرت نے بیداد سرکش سے
کہلا بھیجا ہے کہ جلد تیاری کرو قبیلہ سرکستان میں بعد ایک ہفتہ کے بلوہ کرکے لشکر مسلمانان پر جا بجا
قدرت ابر سے سحر کریں گے قدرت کے سحر کی پناہ نہیں ایک ہی سحر میں اس قدر آگ زمین و
آسمان سے برسے گی کہ جان بچانا سب کو مشکل ہوگا عمرو نے پوچھا کیوں بوا گلرنگ قلعہ خورشید نگار
میں خداوند خورشید روشن تن ہیں یہ خداوند جمشید کون ہیں گلرنگ نے کہا حضور یہ مقدمات
راز و نیاز ہیں وہ خداوند کلان یہ چھوٹے خداوند کہلاتے ہیں ان قبائل سرکستان پر خدائی خداوند
جمشید ہے قدرت کلان کا حکم آگیا کہ خبردار مسلمان یہاں تک نہ آنے پائیں یہ دربند ہائے
قلعہ خورشید نگار ہیں حقیقت میں اب مسلمانان تا بہ قلعہ خورشید نگار نہ جاسکیں گے راہ میں ایک
طلسم بندھا ہے کیا مجال کہ کوئی وہاں سے گذر سکے اس جمشید سے نجات پانا دشوار ہے سب حالات
سحر کے باتوں باتوں میں دریافت کیے مگر گلرنگ بھی سمجھا رہی ہے کہ بی بی آج خداوند سے شرم نہ کرنا
قدرت بہت مشتاق ہیں یہاں کی سلطنت آپ کو ملے گی ہمارا بھی مرتبہ بڑھے گا تمام کنیزیں آپ کی
مراتب اعلیٰ سے سرفراز ہونگی عمرو اچھا اچھا کہتا تھا مگر دل دھڑک رہا ہے کہ دیکھیے تقدیر کیا دکھاتی
ہے بڑے ظالم کا سامنا ہے خدا آبرو بچائے دل سے یہ باتیں کرتے ہوئے گلرنگ سے ڈرے کہ
یہ بھی ساحرہ زبردست ہے ایسا نہو کسی وجہ سے پہچان لے تو غضب ہو جائے آقائے نامدار
کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ کلیجے کے ٹکڑے ہوتے ہیں اے معبود حقیقی اب تو اہل اسلام کے
حال پر طاران ہوا روتے ہیں مجکو مظفر و منصور کرنا اسی تردد میں ان باتوں میں راستہ طے ہوا
بلندی پر ایک قصر عالی دکھلائی دیا کہ معلق ہوا پر وہ قصر ہے سر پر قصر کے دھوئیں ابر تیرہ و تار گھرا
ہوا ہے کہ جو لشکر اسلام پر سایہ فگن ہے دروازے پر قصر کے گلرنگ نے تخت اتارا عمرو نے
دیکھا چند جادوگرنیاں گریہ منظر کھڑی ہیں گلرنگ کو دیکھکر آواز دی کیوں بی گلرنگ

ملکہ نازکبدن کو بھی لائین آج قدرت انتہا کے مشتاق ہین کل سامان عیش و نشاط مہیا
ہے گلرنگ نے کہا قدرت تسخیر فرما چکے تھے انھین کی تسخیر کی برکت ہے ورنہ ایسا آہو کے وحشی کا رام
ہونا نہایت دشوار تھا جادوگرنیون نے بھی عمرو کو گھیر لیا بلائین لینے لگین کہتی ہین اے ملکہ عالم
تمھارے بڑے مرتبے ہین قدرت مشتاق بیٹھے ہین تمھاری یاد مین اشعار عاشقانہ پڑھ رہے
ہین عمرو ان سب کے ساتھ سر جھکائے ہوئے گھونگھٹ نکالے ہوئے اندر باغ کے داخل ہوا دیکھا باغ
مین سامان رنگینی لالٹینین مثل قطرہ ہائے نور لٹک رہی ہین جوانان چمن بادلہ پوش نہرون
مین آبداری کا جوش و خروش شبنم حباب بھی انتظار مین ہے عمرو سامان باغ دیکھکر اور بھی زیادہ
حیران ہوا روش پٹری پر نگاہ کرتا ہوا وسط باغ مین پہونچا وہان ایک چبوترہ سنگ مرمر کا
فرش زربفتی سے آراستہ مسند پر ایک ساحر ضعیف و نحیف کریہ منظر مکاری حیلہ سازی چہرے سے
ہویدا بیٹھا ہے بی ملکہ نازکبدن کو جو آتے ہوئے دیکھا جوش اشتیاق مین اٹھ کھڑا ہوا استقبال
کرکے باعزاز و اکرام تمام مسند پر لاکر جگہ دی عمرو نے اس گھونگھٹ سے ظالم کو دیکھا قلب کانپ گیا
اس ساحر نے گلرنگ سے کہا اے مشیر قدرت آج قدرت بہت خوش ہوئے ہماری معشوقہ دلفریب
کو بخوبی سمجھا کے لائین گلرنگ نے دست بستہ عرض کی ملکہ خود جمال خداوندی کے دیکھنے
کی مشتاق تھین اس لفظ پر وہ ساحر بہت خوش ہوا کہا ہم اپنی معشوقہ کو اس سرحد کا
بادشاہ بنائین گے نائب قدرت خطاب دین گے جب یہ تخت پر جلوہ فرما ہونگی ہمارے بندے ان کو
بھی سجدہ کرین گے ایسے ایسے کلمات خوش آمد آمیز بہت سے کہے گلرنگ سے کہا اے مشیر قدرت
ہمنے اپنے بندگان خاص یعنی قبیلہ سرکشان سے ایک ہفتے کا وعدہ کیا کہ کوئی مسلمان
تمھاری سرحد مین نہ باقی رہے گا گوشۂ باغ مین جو قصر عالی آراستہ ہے اس مین تمام سامان
مہیا رکھو اسی ہفتہ مین خاتمہ کیا جائے بندگان باغی مین سے کوئی نجات نہ پائے ہر چند کہ حمزہ
عرب ہمارا سپہ سالار قدرت ہے ہمنے اس کے ہاتھ سے بڑے بڑے کام لیے جن جن دیجیانون نے
دعوی خدائی کیا تھا وہ مقامات اسی کے دست زبردست سے فتح کرا لیے اب جب مرتبا علی پر پہونچا
مغرور ہو گیا اس کے بدلے اور حمزۂ ثانی خلق فرمائین گے اسکو صاحبقران بنائین گے اس کی
صاحبقرانی کا خاتمہ منظور ہے اس وقت تو آرزوئے وصل ملکہ نازکبدن مین دل ناصبور ہے

یہ کہکے قرابہ شراب کا کھینچا کہ لو جان جہان آرام دل مشتاقان قدرت نے عمدہ شراب خاص
تمھارے واسطے منگائی ہے عمرو نے شرما کر جواب دیا خداوند مین تو کئی دن سے مشتاق تھی کہ خدمت
مین اپنی دادا جان کے جاؤن دیدار فرحت آثار سے مشرف ہون صورت قدرت کی دیکھکر اور اشتیاق
بڑھ گیا حجاب بھی دل سے دور ہوا خود بخود قلب کو سرور ہوا امیدوار ہون کہ یہ سب کنیزین حاضر
رہین آپکی معشوقہ کے ہاتھ سے شراب پئین نذر مانی تھی کہ خدمت مین خداوند کے جاکر نام پر
سامری و جمشید کے سب کو شراب پلاؤنگی جمشید نے چاہا گلے مین ہاتھ ڈال دے عمرو
نے ریش تھام کر ایک طمانچہ مارا کہا او ظالم جلاد نشے مین شراب کے گلے پر چھری پھیر دینا
مین آمادہ مرگ مہیائے قضا ہو کر آئی ہون میری نذر تو پوری ہونے دے دور شراب ہو پھر
تجھے اختیار ہے بھولی بھولی باتین جو عمرو نے کین جمشید اور زیادہ بیقرار ہوا عمرو بھی گھبرایا
ہوا ہے اپنے آقا کی مصیبت نگاہ مین کل لشکر کو بیتاب چھوڑ کر آیا ذرا گھونگھٹ اولٹ دیا ماہ چہرہ
جمال باکمال کی ضو سے محفل مین روشنی ہو گئی سراپا پر معشوقہ کے جمشید کی نگاہ پڑی حسین
مہ جبین طرار و فراز ناز و کرشمہ دست بستہ خدمت مین حاضر بھولی بھولی صورت کچھ شرم کچھ حجاب کچھ
خوف سے بیتاب مگر عمرو نے دل پر پتھر رکھکر قرابہ شراب کا نزدیک اپنے کھینچا گھاتی سے پڑیا بیہوشی
کی قرابے مین ڈال دی جام لبریز کیا کہا بوا گلرنگ تم بھی پیو کئی گلابیان انکے آگے بڑھا دین ایک
جام بلورین لبریز کر کے جمشید کے سامنے پیش کیا پنجہ نگارین خورشید نما پر جو اس نے جام آفتاب
دیکھا بیتاب ہو کر ہاتھ بڑھا دیے لبون سے لگاکر جام وہ بد انجام پی گیا گلرنگ و جملہ کنیزین
بھی پینے لگین چند عرصے مین سب نے شراب پی عمرو نے جمشید کو کئی جام پلائے جو جام دیا وہ خوشی
خوشی پی گیا تھوڑے ہی عرصہ مین رنگ محفل دگرگون ہوا کنیزین رنگ لائین بیٹھے بیٹھے
گھبرائین کوئی اٹھ کے ناچنے لگی کوئی ہنستی ہوئی یہ کہکے اٹھی بوا نرگس دیکھو آج
بی سنبل کے چھوٹے نوچون کی زلفین بناکر ہمکو بانک پن دکھاتی ہے نرگس آنکھ
لڑانے مین شرماتی ہے یہ کہتی ہوئی دوڑی چمن مین جاکر بیہوش ہوئی کوئی تالیان بجانے لگی کوئی
روئی کوئی اسی دھن مین ہنستی ہوئی اٹھی گر کر بیہوش ہوئی بی گلرنگ سب کی افسرین
صاحب ربط و ضبط نشے کے جوش مین اٹھین کہا یا خداوند اب کیا دیر ہے معشوق خوبرو

خوشخو عاشق خصال صاحب حسن و جمال پہلو میں ہے ہم الگ جا کر بیٹھیں یہ کہکے چلی تھی کہ لڑکھڑا کر
گری عمرو نے کہا یا خداوند یہ کنیزان بے تمیز آپ کو بہت عزیز ہیں صحبت قدرت میں ہنگامہ
مچا دیا یہ کہکے دور جا بیٹھی کہا اب مجھکو گود میں اُٹھا لیجائیے جمشید بلبلا کر اُٹھا بیہوشی تاثیر کر چکی
تھی اُٹھتے اُٹھتے دل بیٹھ گیا لڑکھڑا کے گرا گرتے ہی بیہوش ہوا عمرو نے جو یہ موقع دیکھا گھبرایا ہوا
تھا خنجر کمر سے کھینچ کہ اس بچہ کا سر کاٹ لوں نعرہ کر کے چلا جیسے قصد ہوا کہ خنجر مارون اس ظالم کو
واصل جہنم کرون ابر سیاہ جو آسمان پر گھر اٹھا آفت آسمانی تھی عمرو کو کیا خبر تھی فوراً ابر سے
ایک برق چمکی نعرہ ہوا کہ او ظالم کیا کرتا ہے منم محیط ابر نشین عمرو نے چاہا کود کر بھاگوں اُسنے
گرتے گرتے ایک آواز دی عمرو کے پاؤن زمین نے تھام لیے اُس نے باران سحر برسایا
جس پر قطرہ پڑا وہ ہوشیار ہوا جمشید جو بیدار ہوا ریش نیش کو اپنی نوچنے لگا کہا ہائے میری معشوقہ
کو کیا کیا عمرو نے کہا یا خداوند میں وہی نازک بدن ہون دیکھیے اس ساحر نے
زبردستی مجکو مبتلاے سحر کیا پاؤن زمین نے تھام لیے اسی نے آپ کو بیہوش کیا تھا مجپر تہمت
رکھتا ہے اسطرح گڑگڑا کے عمرو نے باتیں کین صورت تو ابھی تبدیل نہین ہوئی تھی جمشید بغیظ
و غضب تمام طرف محیط ابر نشین کے متوجہ ہو گیا کیون او بچہ تخلیہ قدرت مین تو کیون آیا محیط
نے کہا یا خداوند یہ نازنین آپکا سر کاٹنے چلی تھی ابر میں سے دیکھا اگر اسکو گرفتار کیا یہ کہکر محیط نے
عمرو کے منہ پر ہاتھ پھیرا ایک شعلہ بھڑکا رنگ روغن عیاری کا جل گیا صورت اصلی ظاہر ہوئی
گلرنگ بھی سر پیٹنے لگی جمشید نے کہا کیون اے گلرنگ ہمنے تمکو پیشتر ہی خبر دی تھی کہ ساربان زادہ
ضرور آئیگا اگر ہمنے انتظام نکیا ہوتا تو اس ظالم نے اپنا کام کر لیا تھا قدرت کے سامنے
مکاری کب چل سکتی ہے یہ کہکے غصے میں اُٹھا کہا او ساربان زادے جلد بتلا میری معشوقہ کو کیا کیا
عمرو نے کہا یا خداوند مین بھوکا تھا کھا گیا ابھی ہضم نہین ہوئے ہونگے اگر آپ مجھکو سرفراز کرین
یا رہا کر دین تو آپکی معشوقہ نازک بدن کو دیدون گلرنگ نے کہا یا خداوند رہا کر دیجیے اپنی
معشوقہ کو اس سے لے لیجے جمشید نے کہا اے گلرنگ یہ وہ شخص ہے کہ جسنے ساحران عالم کو
مارا قدرت کا اقبال ہے جو یہ آج اسطرح پھنسا افراسیاب نے اسی غفلت مین طلسم ہوش ربا کو
برباد کرایا جب اسکو گرفتار کر لیا قید رکھا اسکو کوئی قید نہین رکھ سکتا مین اسکو قتل کرونگا جو اسکو قید

کریگا یہ اسکو قتل کرکے نکل جائیگا عظلیٰ آباد ایسا ملک اس ظالم نے برباد کیا ہوش ربا پر اسی کی وجہ
سے زوال آیا کوکب کو اپنا غلام بنالیا یہ جان لشکر حمزہ ہی اگر اسکا قدم درمیان مین نہو گا لشکر حمزہ
کا مٹنا کیا مشکل ہے حمزہ پر تھوڑا ہی دباؤ پڑا چالیس سردار آگ مین جلے ایرج نے گلا کاٹا یہ پتا
لگا کر مجھ تک آپہونچا اگر مین ایسا ہوشیار نہوتا خاتمہ کر دیا تھا جلد جلاد کو بلا دا بھی ماہ دولت
اسکو قتل کرا دینگے اسکا قید رکھنا بہتر نہین ہے یہ سنکر عمرو بیچارہ ہوا پکار کر آواز دی یا خداوند
مین آپکو سجدہ کرتا ہون آپکا مذہب اختیار کرکے حمزہ کو پکڑ لاؤنگا آپ ایسا کامل و اکمل میری
نگاہ سے نہین گذرا مین اسی تلاش مین رہتا تھا کہ کوئی کامل و اکمل ملے تو مین دل و جان سے
اسکی اطاعت کرون حمزہ ناقدر ہے صرف تین روپیہ مہینہ دیتا ہے قدرت میری قدردانی کرینگے
ایک دن مین لشکر حمزہ کو مٹا دون سبکو پکڑ لاؤن قدرت میرے حال پر رحم کرین رہا کر دین
معشوقہ بھی قدرت کی لے آؤنگا ابھی مین نے اسکو فروخت نہین کیا ہے صرف رہن رکھ ہے
روپیہ مع سود لے اور اسکی ایسی بہت سی معشوقین حاضر کردونگا یہ تو خاص میرا کام ہے جبھی نکلوا ڈالیے
اسکو لاکر حاضر کردون ان باتون کو سنکر جمشید جادو قہقہہ مار کر ہنسا کہا اے مکار حیلہ ساز شعبدہ باز
سات سو برس کا ماہ دولت کا سن ہے سام و شمس دو ماہ میرے سامنے طفل مکتب تھے میرے
سامنے فریب کی باتین کرتا ہے ان فقرون کو کوکب سمجھتا ہون ابھی تجھکو قتل کرونگا ہرچند عمرو چیختا پیٹتا
جمشید کو فقرے دیے اس ظالم نے کچھ نہ مانا آواز دی ارے جلاد حاضر ہو اسی ابر سیاہ سے ایک
ساحر مہیب بہ شکل عجیب و غریب خنجر برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے ظاہر ہوا جمشید نے کہا اسے
اژدر سیاہ رو جلد اس ساربان زادے کو قتل کر سر کاٹ کر ہمارے سامنے لا اژدر سیاہ رو
نے عمرو کا ہاتھ پکڑ کے کھینچا کشاں کشاں لیکر ابر سیاہ مین غائب ہوا بعد چند ساعت سب نے
دیکھا وہی ساحر عمرو کا سر لیے ہوے ہے گلوے بریدہ سے قطرہ ہاے خون تازہ ٹپک رہے ہین آنکھین
حسرت آلود کھلی ہوئی ہین جمشید نے کہا ایک خوان مین سر رکھکر بارگاہ حمزہ مین لیجا کہنا
او حمزہ تیرے قوت بازو کو قدرت نے قتل کیا اسی ہفتے مین تم سب کا یہی حال کرونگا وہ
ساحر سر عمرو خوان مین رکھا لیکر طرف لشکر صاحبقران کے روانہ ہوا مخفی جمشید دریم
و بریم اپنی معشوقہ نازنین کیمدان کا عم اسی ابر سیاہ مین جاکر غائب ہوا سحر خوانی کرنے لگا یہ داستان

صاحبقران زمان بارگاہ حشامی مین جلوہ فرما ہین جو سردار کہ موجود ہین خدمت مین حاضر ہوئے
مگر بارگاہ مین سناٹا صاحبقران نے بیٹھے بیٹھے فرمایا یار وکئی دن کا زمانہ گذرا میرا یار وفادار لیٹ
کر نہین آیا بڑی حسرت مین رخصت ہو کر گیا تھا اوسکے طرز کلام سے ثابت ہوتا تھا کہ بڑے کسی
مقام سخت پر جاتا ہی مین نے کبھی اپنے یار وفادار کو اسقدر مایوس نہ دیکھا تھا خدا بخیر و عافیت اوسکو
لا کر مجھسے ملائے دل تردد منزل خود بخود بیتاب ہی خدا نخواستہ عمرو پر کوئی افتاد پڑی کسکو بھیجون کون اوسکی
خبر لائے عیارون نے عرض کی حضور متردد و متفکر نہون غلام فوراً مفصل خبر لیکر آئینگے تمام
جنگلون کی خاک چھانینگے اپنے پیر و مرشد کو تلاش کر کے لائینگے مہتر ابو الفتح اصفہانی
و عمران خطائی و مہتر برق خطائی و برق فرنگی وغیرہ چالیس پیک بچے قنطور ہائے
زربفتی و پٹیہا ہای سقرلاتی سے آراستہ ہوئے حلقہ ہای کمند بازؤن پر لپیٹے قصد ہوا کہ برائے خبر خواجہ
روانہ ہون صاحبقران کی بیتابی کم نہین ہوتی بادشاہ جہجاہ کا بھی خود بخود رومال تر ہو رہا ہی
خورد و کلان از پیر تا جوان ادنی اعلی سب بیقرار و اشکبار ہین اوس پریشانی مین وہ ساحر خوان سر عمرو
لیکر بارگاہ حشامی مین پہونچا خوان و نوشتہ رکھکر بھاگا پکار کر آواز دی یہ تحفہ قدرت نے
برائے مسلمانان بھیجا ہے اس سر سے کوئی آگاہ نہین افسر سمجھ جائیگا وہ تو اڑ کر چلا گیا یہان
دروازے پر ہلڑ ہوا صاحبقران زمان سے بڑھکر خادمون نے عرض کی ایسے شہریار ایک
ساحر آیا تھا ایک خوان و نوشتہ رکھکر چلا گیا ہی نہین معلوم اسمین کیا ہے صاحبقران نے
کہا خدا خیر کرے اوس خوان کو جلد میرے سامنے لاؤ ملازمان جانباز خوان کو اندر لائے جیسے ہی
تورے پوش ہٹایا سر عمرو دیکھا ہاے یار وفادار کہکر صاحبقران گر پڑے پکار کر آواز دی
کیون صاحب میرا دل بے سبب بیقرار نہ تھا ایک روح و دو جسم تھے یہ صدمہ اوسپر گذرا کیونکر میرے
دل کو بیقراری نہوتی روح بیچین تھی کیون خواجہ ہمارے تمہارے یہ وعدہ نہ تھا ہمکو
تمنے ساتھ نہ لیا سفر ملک عدم مین بہت جلدی کی بادشاہ نے اپنے کو تخت سے گرا دیا تاج پھینکا
فرماتے تھے یار و آج تاج سر اسلام گر گیا رونق دین اسلام مٹی ہر مصیبت مین یہی کام
آتے تھے اہالیان لشکر کو بدعت سے بچاتے تھے اب ساحرون پر کون عیاری کرے گا
ایک سحر مین لشکر مٹ جائیگا عیار پچھاڑین کھا رہے ہین اٹھارہ فرزند پکارتے ہین قبلہ و کعبہ

نے غلاموں کو یتیم کیا اب ہماری کون سرپرستی کریگا شاگرد جان دینے پر آمادہ جملہ سردار اب
عیار بیقرار اشکبار لشکر میں تلاطم صاحبقران زمان بیقرار ہوکر روئے سر عمرو لیکر چھاتی سے لگایا
روتے روتے بیہوش ہوگئے بارگاہ میں غل ہوا لو یارو صاحبقران نے سفر ملک عدم اختیار کیا خواجہ کا
ساتھ دیا دونوں ایسے میں عاشق و معشوق تھے فراق نہ گوارا ہوا سنتے ہی بادشاہ روتی ہوئی قریب صاحبقران
آئی بجائے گریہ آواز دی جد عالی تبار آپ میر قافلہ میں کل کاروان کو ساتھ لیجے ہم کسکے بھروسے پر زندگی
کریں فرزندان خواجہ بزرجمہر نے بڑھکر نبض پر ہاتھ رکھا کہا یارو برائے خدا خاموش رہو خاک تمسب کے
دہن میں صاحبقران کو غش آگیا ہی گلاب کیوڑا لاؤ اسیوقت گلاب کیوڑہ بید مشک چہرہ اقدس
پر چھڑکا گیا صاحبقران کو ہوش آیا دیکھا بارگاہ میں قیامت برپا ہی ہر ایک خورد و کلاں رو رہا ہے
زوجات عمرو جملہ نے نکال ڈالیں ہیں تمام چوڑیاں بڑھا رہی ہیں آنکھوں میں سے کلیجہ پھٹا جاتا ہی شاہزادیوں کو منع کرتی
ہیں ہم رانڈوں کی سایہ سے احتراز کرو ہمارے قریب نہ آؤ ہم اپنے وارث کی قبر پر فقیر ہوکر بیٹھیں گے اشک
حسرت سے چہرہ کا وضو کرینگے داغ کے پھول چڑھائینگے یہ حالات مصیبت آیات جو صاحبقران نے
دیکھے سرداروں کی جانب دیکھکر فرمایا ارے نامردو مثل عورتوں کے کیا باتیں کرتے ہو کوئی تم میں
ایسا نہیں ہے جسکی عمرو نے جان بخشی نہ کی ہو چلکر اُسکے خون کا بدلہ لو لشکر بیداد سرکش کو
پامال کرو لڑ بھڑ کر اپنی جانیں دو جان دیکر اپنے یار وفادار سے ملو راہ خارستان دنیا کو طے
کرکے ملک عدم میں پہونچو یہ کہکر مقبل کی جانب متوجہ ہوئے فرمایا او نالائق جلد میرا اشقر
تیار کر صندوق سلاح لا مقبل نے صندوق سلاح لاکر حاضر کیا تھرائی ہوئی ہاتھوں سے صاحبقران
نے زرہ وغیرہ کو زیب جسم کیا تیغہ صمصام و قمقام نیمچہ سہراب یل تیغہ عقرب سلیمانی کو قبضے میں کیا لڑکھڑاتے
ہوئے چلے یہ خبر مشتہر ہوئی کہ صاحبقران لشکر بیداد سرکش کو قتل کرنے جاتے ہیں لشکر میں
کمر بندی ہونے لگی تمام سردار تیار ہونے لگے نقارۂ سکندری پر چوب پڑی تاجداران جلیل نے
بمشکل بادشاہ کو تخت پر سوار کیا صاحبقران آگے بڑھے سب سردار سر برہنہ خاک اُڑاتے
ہوئے ساتھ ہوئے نقارخانہ سلیمانی گرجا گڑگڑایا ہرکارے لشکر بیداد سرکش کے جو لشکر اسلام
میں موجود رہتے تھے یہ حال دیکھکر بھاگے بیداد سرکش اپنی بارگاہ میں مع بارہ
بھائیوں کے بیٹھا ہی یہی ذکر ہو رہا ہی کہ یاروں لشکر تیار رہے اسی ہفتے میں طبل قہاری بجے گا

کوئی مسلمان زندہ نہ بچیگا قدرت فرما چکے ہین اب اُن سرکشون کا زندہ رہنا بہتر نہین ہے تقدیر
مضبوط فرما چکے ہین یہ ذکر تھا کہ نقارہ سکندری کی آواز کان مین آئی زمین تھرائی بیلا دونے کہا
یارو خبر تو لو کیسی صدائین مختلف آتی ہین بے وقت نقارہ کیون بجا کچھ قدرت نے تقدیر کی
مسلمانون کے سننے کی بالا بالا تدبیر کی یہ ذکر تھا کہ ہرکارے دوڑے ہوئے آئے عرض کی اے
شہریار بڑا غضب ہوا سنتے ہین عمرو نے جا کر قدرت پر عیاری کی قدرت نے سر عمرو کاٹ کر
بھیجا یا عمرو تو جان لشکر اسلام تھا سب سردار تاجدار عیار مع لشکر جرار برای معاوضۂ خون آمادہ
حرب و پیکار ہو کر آئے ہین عمرو کیواسطے سب جان دینگے اپنا خون اپنی گردن پر لینگے بیلا دہ گھبرا گیا
ہر چند جانتا ہے کہ لشکر صاحبقران مین اب کوئی ساحر نہین ہے مگر نعرہ سردارن تہمتن سے زمین
تھرا رہی ہے فوراً حکم دیا ہمارا ابھی لشکر تیار ہو تمام ساحر اپنے اپنے مقام سے اُٹھے جھولیان سنبھالنے
لگے بازنطر قرون پر سوار ہونے لگے اژدران آتش فشان پر سوار ہوئے تازیانہ ہائے
مار آتشین ہاتھ مین لیے ہوئے یا خداوند جمشید کی صدائین بلند ہونے لگین بیلادہ
اپنے بھائیون کو ساتھ لیکر بارگاہ سے نکلا مرکب ہائے باد رفتار پر سوار ہوئے قصد ہوا تھا
کہ بڑھین لشکر اسلام پر جا پڑین کہ شیر بیشۂ عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران
امیر عالی شان کے نعرے کی آواز آئی صدائے صاحبقران سے تحمل تھرائے طائر آشیانون
سے اُترے شاہزادۂ سعد بن قباد والا نژاد بادشاہ لشکر اسلام نے بھی بڑھکر نعرہ کیا نعرہ

بادشاہ لشکر اسلام ہے منم شاہنشاہ فریدون حشم + بہار گلستان کاؤس و جم +
چراغ شبستان صاحبقران + فرزندہ تاج و تخت کیان + منم سعد فرزند قباد شاہ +
شہنشاہ اسلام و عالم پناہ + ایک جانب سے نعرہ ہوا فرزند صاحبقران
جمشل و یکتا شاہزادۂ داراب کشور کشا نعرہ ہے شہنشاہ داراب کشور کشا + یل نامور شیر
دشت وغا + جملہ سرداران نامی و پہلوانان گرامی اس زور شور سے بصد کر و فر لشکر ہزیمت اثر
سرکشان پر گر پڑے تہلکہ پڑ گیا سرکشون کے سر مثل کاسۂ گدائی ٹھوکرین کھاتے ہین ہر
شخص غم خواجہ مین سجر ارا اشکبار رہا ہے خواجہ کی صدا بلند ساحرون سے لپٹ لپٹ
پڑے جانبازی سے لڑتے تھے ہر ایک کو ہوس ہے بہ تعجیل تمام لڑ بھڑ کر جان دین

خدمت مین خواجہ کی پہونچین ایسا ہم سب کا شفیق صاحبقران کا رفیق قدیم مارا جائے ہم
معاوضہ خون نہ لے سکین جائے حیف ہے بیکسون کا سردار ہے ہماری سبب سے عیاران نامی
فرزندان خواجہ و شاگردان نامدار حقہ ہاے آتش بازی لیکر گرے لشکر کفار مین آگ لگا دی
کمندین ہاتھ مین نیمچہ کھینچے ہوئے طرار و فرار کمندین چل رہی ہین سیارہ ین عمرو مہتر سمک
یلطاقی عیاران قاسم و علمشاہ بحال تباہ اپنے آقا کی ساتھ فقیر بنے ہوئے بیٹھے تھے جھپٹ کر
علمشاہ و قاسم سے عرض کی ای شہریار فقیر بنکر بیٹھنے سے کیا فائدہ ہمارے قبلہ و کعبہ کو جمشید
ملعون نے قتل کیا کل سردار سب عیار یہ صاحبقران نامدار آمادہ مرگ ہوا ہے قھنا ہو کر لشکر کفار پر جا پڑے
صاحبقران یہی فرما گئے ہین کہ مین اب زندہ واپس نہ آؤنگا بسبب حضور کے ہم بھی نہین جنگ سکتے
چل کر معاوضہ خون ایرج نوجوان لیجیے ان نامردون کو شکست دیجیے یہ سنکر یہ بھی دونون
شیر قبضون پر ہاتھ ڈالکر اٹھے یہ کہتے ہوئی کہ ای عیاران نامدار ہم اس مثردہ جان بخش کے خواہان
تھے کہ لڑ بھڑ کر راہی ملک عدم ہون اپنے فرزند کے پاس پہونچین شکر ہے کہ حیلہ کامل لا غنچہ
آرزو کھلا انکے ساتھ ان کے رفقا بھی فقیر بنکر بیٹھے تھے سب ہو حق کرتے ہوئے اوسٹھے
نعرے کرکے قاسم و علمشاہ بھی لشکر سرکشان پر گرے تیغہ برق تاب گیتیان فرنگی چمکا قاسم
نے بلارک افراسیاب کھینچی صفون کو درہم و برہم کر دیا تمام میدان کارزار لاشہ ہاے
سرکشان سے بھر دیا قبائل سرکشان صورتین پہلوانون کی اصل مین ساحر ہین فنون سحر و ساحری
سے بخوبی ماہر ہین دو دین حملہ اہل اسلام کے ایسے ہوئے کہ کئی لاکھ ساحر و اصل جہنم ہو چکے
بیداد و بیبفلا نعرہ کیا اے بندگان خداوند جمشید شمشیرزنی مین صف شکنی مین یہ شیران
دشت نبرد ہین غیر ساحر انکی بابوش کی گرد ہین دیکھو نہیب شمشیر سے ان دلیرون کی
آفتاب پرستون کے رنگ زرد ہین گرم مزاجون کے بدن سرد ہین شعلہ شمشیر سے لاکھون ٹھنڈے
ہوئے سنبھل کر سحر کرد اس معرکہ عظیم کو جھیلو گھمسان کی لڑائی ہے جان پر کھیلو بیداد نے بلدہ
بھائیون کو صف جنگ سے الگ کیا ترنج و نارنج چلنے لگے نخل صحرا جلنے لگے دنا دنا سنا ٹا ہوا
پیکان تیر لگا کر پھینکے تیرون کی بوچھار ہوئی ساحرون مین لینا لینا کی پکار مچی یا تو اہل اسلام جمے
ہوئے لڑ رہے تھے بیہوش ہو کر گرنے لگے گھوڑون نے بدلگامیان کین سوارون کو پٹک

پتنگ کر بھاگنے لگے بیداو سرکش نے کئی گولے آسمان پر پھینکے دریا سحر کی طغیانی کشتی حیات مسلمانان طوفانی آگ برسی جھونکے ہوا گرم کے چلے گیر ودار کی صدا بلند ہوئی یہ بارہ ساحر نامی گوے تیر تاریخ پچھے پیکان کے رائی کے دانے سرسون کے دانے پھینک رہے ہین آتش سحر شعلہ دار یہ تو ناظرین پر واضح ہے کہ صاحبقران زمان کا اسم اعظم بند ہو چکا ہے فقط حرز ہیکل کے سبب سے لڑائی مین مصروف ہین یا تو صاحبقران قلب فوج مین جمے ہوئے لڑ رہے تھے پلٹ کر دیکھا برے کے پرے پامال سردار جابجا گرے گھوڑے دوڑتے پھرتے ہین سوار بیچارے زمین مین گرتے ہین نہ ہاتھ مین طاقت نہ آنکھون مین بصارت دل بیقرار آنکھین اشکبار ساحر بڑھتے چلے آتی ہین سرکشی دکھاتے ہین بڑے بڑے خیرحال ان روباہ صفتون سے نہین لڑ سکتے قدم فوج کے اُٹھے لیکن پاؤن مین طاقت رفتار نہین زبان مین گفتار کی قوت نہین تلوار قبضے سے نکلی جاتی ہے کمانون مین خم خنجر بیدم سنان ہاے نیزہ کی سرکشی ہو توت تیر سے گوشہ گیر ہوئے زاغ کمان الامان الامان چلاتے ہین چشم زرہ خون سے معمور قلب نا صبور صفین درہم و برہم نشان ہاے لشکر پر ہجوم غم والم صاحبقران یہ حال پر ملال لشکر ظفر اثر دیکھکر گھبرائے دیکھا سب ساحر آمادہ خون ریزی بیداو سرکش کی تیزی بارہ بھائی سرکشی کامل کر رہے ہین بڑھ بڑھ کر لڑ رہے ہین ہزارہا بندگان خدا بے کس و بیکس ہو کر سیار گلشن جنان ہوئے مرتے مرتے بھی ساحر کو مار لیا اپنے حریف کو نہین چھوڑا مثلاً ساحر نے سحر کیا گھوڑے سے گرے ہاتھ بڑھا کر اُسکی بھی ٹانگ پکڑی ہاتھ قابو مین تھے جب ساحر منہ کے بھل زمین پر گرا پنجہ یلی گردن پہ رکھ کے زور کیا انگلیان گردن مین اُتر گئین جب زور نہ چلا تو دانتون سے بوٹیان کاٹ کر پھینک دین اپنے حریف کا بصد شوکت وجرات کام تمام کیا مرتے مرتے بھی نام کیا ساحرون کے مرنے کی آوازین آتی ہین بیر غل مچاتے ہین افسران فوج گھبر اٹھے ہین یہی ذکر ہے کہ یارو یہ اہل اسلام بڑے غضب کے ہین لاکھون ساحرون کو مار اکس پھرتی سے لڑے لاکھون جمشید پرست مارے گئے جلد سحر کر کے اُنکی تلوارون پر قبضہ کر و ہاتھون کو بیکار کر دو سب کا افسر حمزہ نامور قلب فوج مین شمشیرزنی کر رہا ہے بڑے بڑے ساحرون کو تاک تاک کے مارا کسی نے سرکشون کو للکارا بیداد

نے خود بڑھکر صاحبقران پر سحر کیا کئی گولے بھٹکر گرے بہ سبب حرز ہیکل تاثیر نہوئی بیداد
گھوڑے سی کود اپنے بیرون ہی دریافت کرنے لگا خداوند جمشید اسم اعظم بند کر چکے
اب کیا باعث ہی کہ سحر ہمارا تاثیر نہین کرتا بیرون نے جواب دیا ہماری تدبیرین بیکار ہین ایک ہیکل
اس نوجوان کے گلے مین ہی اسکے سبب سے ہم قریب نہین جاسکتے یہ سنکر بیداد سرکش
سحر کرکے غائب ہوا صاحبقران تخت شاہنشاہی کے قریب شمشیرزنی مین مصروف ہین کسیکو قریب
بادشاہ کے نہین آنے دیتے پروانہ دار گرد تخت بادشاہی پھر رہے ہین سر ساحرون کے دھڑ سے
زمین پر گر رہے ہین کہ دیکھا مقبل وفادار غلام صاحبقران عالی وقار شمشیرزنی کرتا ہوا
آتا ہی کئی ساحرون کو سامنے صاحبقران کے مارا جھپٹ کر آواز دی ای شہریار گردون وقار
آپکا تمام لشکر دام سحر مین پھنس گیا سردار و عیار بیکار ہوئے غلام بھی مجبور و لاچار ہوا تمن بیچ مین
ساحرون کے بھاگ کر آیا ہون ایک خبر وحشت اثر سنی ساحر کہہ رہے ہین کہ ہمنے حرز ہیکل بدل لی یہ غلام
ناکام حرز ہیکل کو دیکھنا چاہتا ہے جہانتک ہوسکے حضور حفاظت کرین یہ کہتا ہوا مقبل قریب
آیا رو رو کر کہا اے خداوند ذرا حرز ہیکل مجھکو دیجئے تاثیر سحر ساحران سی کلیجہ جل رہا ہے ہر ایک مسامِ
جسم سی شعلہ نکل رہا ہی غلام کی جان بچ جائے مقبل نقلی جو بلک کر رو دیا صاحبقران کا دل دُکھ گیا
حرز ہیکل گلے سے اُتاری مقبل کے ہاتھ مین دیدی فرمایا جلد سینے سے مس کر مقبل نقلی
نے جیسے ہی حرز ہیکل کو پایا رومال مین لپیٹ کر نعرہ کیا باش، اوحمزہ منم بیداد سرکش
دیکھ او حمزہ یون آکر تحفۂ سحر چھین لیتے ہین ادھر حرز ہیکل جسم سے صاحبقران
کے جدا ہوئی بیداد نے پلٹ کر سحر بھی کیا صاحبقران بیہوش لپشت اشقر سے زمین پر گرے
ساحرون نے بلوہ کیا کہ صاحبقران کو پکڑ لین سات سو تاجدار گرد تخت بادشاہ عالی وقار
شمشیرزنی کر رہے تھے فوراً گھوڑون سی کود ے صاحبقران کو گود مین اٹھا یا تخت شاہنشاہی
پر ڈالدیا صاحبقران مثل مُردے کے پڑے ہین صاف ظاہر ہے کہ دم توڑ رہے ہین تاجدارون
مین شور گریہ وزاری بلند ساحرون کو قریب نہین آنے دیتے ہلڑ سنکر مقبل وفادار
غلام صاحبقران مع اپنے تیراندازون کے لڑتا ہوا اس مقام پر پہونچا دیکھا کہ ساحرون
کا بادشاہ پر بلوا ہی چاہتے ہین کہ صاحبقران کو پکڑ لین تاجداران لشکر اسلام اپنی جان دے رہے ہین مقبل

گھوڑے سے کود ا کچھ آوازوی بارہ ہزار تیر انداز غلامان جانباز گھوڑون سے کود ے کمان ہاے کیانی کاندھے سے اتارین گھٹنے زمین پر ٹیک دیے بارہ ہزار تیر ایک مرتبہ چلے خطا کار واصل جہنم ہوے دوتین ڈپوچھاڑین ایسی مارین کہ ساحر چلاتے ہوے بھاگے پلے پر جا کر ٹھہرے بیداد نے دور سے جو دیکھا کہ تیر اندازون نے صاحبقران و بادشاہ کو بچایا ہے عقاب تیر پر کھول کر گر رہے ہین وہین سے گھوڑے کو بڑھا کر چلا نعمان نے چھوٹے بھائی سے کہا بڑھکر ان تیر اندازون کو پکار دے نعمان ٹھوکر کرتا ہوا طرف مقبل کے چلا اب مقبل گھبرایا بادشاہ سے کہا اے شیر نر نعمان سرکش ساحر زبردست بادہ کبر و نخوت سے مست تجھپر سحر کرنے آتا ہے حضور ہم بارہ ہزار غلام اپنی جان پکر اسکو چند ساعت روکتے ہین آپ صاحبقران کو لیکر نکل جایئے اگر وہ بچیا گرفتار کریگا بادشاہ نے آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا اے مقبل وفادار اے بار غمخوار دل نہین قبول کرتا کہ مین افسر ہو کر قدم میدان کارزار سے ہٹاؤن اے مقبل گلزار ابراہیمی پر خزان آئی تقدیر نے یہ کیفیت دکھائی اگر پشت دکھا کر بار ہو گئے جرأت مین بھی فرق آیا یہی مشہور ہوگا بادشاہ نے قدم میدان کارزار سے ہٹایا ساحر آج ہمارا تعاقب نہ چھوڑینگے انکے اقلیم ہے کیونکر نکل جائین اے برادر کہان جان بچا کر جائین اگر قلعۂ آہن مین چھپینگے وہان بھی جان نہ بچیگی اگر قضا نہین آئی بموجب مضمون شعر کوئی کچھ نہین کرسکتا **شعر** اگر تیغ عالم بجنبد زجا ؛ نہ بُرد رگے تا نخواہد خداے ؛ اے مقبل موت سے کہان کوئی بھاگ جائیگا اب لڑ بھڑ کر مرجائینگے تاجدارون نے عرض کی اے شہریار انتہا کی مصیبت ہو چکی بعد رنج راحت ہر وقت حل مصیبت ہر اپنے پیدا کرنیوالے سے رجوع کیجیے بادشاہ نے اُس عالم اضطراب مین بیقرار ہو کر دست دعا بدرگاہ قاضی الحاجات بلند کیے تاج سر سے اُتارا محتاج بدرگاہ رب بے نیاز ہو کر عرض کی اے کریم کارساز اے رب اکبر حاکم بحر و بر صانع شمس و قمر بندون پر اپنے رحم کر **نظم** تو گوئی ہر آنکس کہ در رنج و تاب ؛ دعاے کند من کنم مستجاب ؛ چو عاجز رہا نندہ دانم ترا ؛ درین عاجزی چون نخوانم ترا ؛ سب سردار و عیار مبتلاے بلا تھے ہاتھ اُٹھا کر دل سے رجوع ہو گئی باب اجابت وا تھا فوراً دعا قبول ہوئی سعادت حصول ہوئی بدعت ساحران اُس عادل کو پسند نہ آئی ظلم وجور سے بیچارون کو قتل کر رہے تھے سردار بحر مین مبتلا ساحر نے آکر خنجر مار دیا جرأت صفت شکنی نے دستگیری کی پاؤن سے ثابت قدمی مثل نقش پا پیدا ہوئی اس مصیبت مین تھے یک بیک دعا کی طرف سے طلسم نور افشان کے ابر زر نشانی پیدا ہوا جسمین رعد کی گرج برق کی چمک ابر لہرا تا

ہوا چمکا چشم زدن میں قریب آیا سب نے دیکھا مرکب باد رفتار پر صاحب جاہ وتوقیر شہنشاہ کوکب
روشن ضمیر بارہ ہزار جوانان زرین پوش بصد جوش وخروش مرکب اُڑاتے ہوئے آتے ہیں آگے فوج کی
بطور چہار دست گھوڑے کو بڑھاتا ہوا نیزہ ہلاتا ہوا اور وادی میں چلا آتا ہے ہرکاروں نے بڑھکر
یہ خبر کوکب سے کہی ای شہریار جلد اپنے تئیں پہونچائیے لشکر اسلام کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے تمام سردار عیار مبتلائے سحر
ہو چکے خواجہ نے جاکر عیاری کی تھی جمشید ملعون نے بجبر وظلم خواجہ کو قتل کیا اُسی غم کے جوش میں
سب سردار فوج کے سرکشان پر جا پڑے ہیں ساحروں نے زمین کو اُلٹ پلٹ کر دیا دیکھیے بحر چلنے ہی میں
نخل صحرا مثل نخل چنار جل رہے ہیں یہ خبر جو کوکب نے سُنی گریبان چاک کیا خاک منہ پر ملی آواز منہ سے
نہ نکلتی تھی جوش جرأت میں گھوڑے کو بڑھایا نعرہ کیا نعرہ کوکب

منم رائج سکۂ ساحری	منم صاحب شوکت و عز و جاہ	منم مالک ملک افسون گری
منم گوہر بحر جاہ و جلال	منم آفتاب سپہر کمال	دلیر قوی پنجہ انجم سپاہ
قوی دست و بازو و رستم شیم	شہنشاہ کوکب شہ بے نظیر	جلالت شعار و فریدون حشم
		ملقب بالقاب روشن ضمیر

تیغہ برق تاب کھینچکر لشکر شقاوت اثر پر جا پڑا نعمان سرکش کہ قریب تخت شاہی پہونچ چکا تھا چاہتا
تھا کہ صاحبقران کو گرفتار کرے اور بادشاہ پر سحر کرے کوکب نے گھوڑے کو کوڑا کیا کہا او بےحیا میں
آپہونچا خبردار سحر نہ کرنا مردان عالم سے آنکھیں چار کر ہمیر وار کر غیر ساحر دیکھکر بہت بھولا اپنی حقیقت
کو بھولا نعمان نے پلٹ کر کوکب کو دیکھا بس پڑا کئی سحر کئے کوکب نے اشاروں سے دفع کر دیے اُس نے
تلوار کا وار کیا کوکب کو انتہا کا غصہ تھا وار بچا کر کلائی پر ہاتھ ڈال دیا تلوار چھین کر پھینک دی
کلائی پکڑ کر بصد شوکت ایک طمانچہ مارا سر خود سر کا چنبر گردن سے اُڑ گیا لاش کو پھونک دیا بارہ ہزار
جوانان زرین پوش جلو داران کوکب آندھی ہو گئے ترنج ترنج چلنے لگے تلوار کی جھنکار شعلہ ہائے آتش کی
گرمی سے تمام صحرا دھواں دھار کوکب نعمان کو مار کر آگے بڑھا میدان کے کونے میں آواز آئی
کشتی مرا نام من نعمان سرکش بود بیتاب ہوکر بازو تھام لیا کہا یارو قوت بازو مارا گیا یہ کہہ رہا تھا کہ سامنے
سے نعرہ ہوا منم شہنشاہ کوکب کوکب نے بڑھکر وہی گولا کھینچ مارا اُسکا دل گردا تھا جو اس گولے کو روکے
فولاد کے سینہ پر گولا پڑا تو ڑکر پشت پار گذر گیا فولاد کی بھی مرنے کی آواز آئی حملہ دلیر بڑھکر زنجیر سحر ماری
شہنشاہ کوکب نے زنجیر چھین لی اُسی زنجیر کو جھٹکا دیا زنجیر آہنی نے مار سیاہ بنکر

حداد کو ڈس لیا جو سحر جینے کوکب پر کیا اُسیکا ستارا گردش مین آیا بڑھکر اُسکو ٹوکا بہ یک ضرب
شمشیر دو بر کاٹے کیے مثل شیر غضبناک چست و چالاک مجمع روباہون پر جا پڑا ہر ایک مقام پر چکر
لڑا پرے کے پرے درہم و برہم کردیے زمین تھرا گئی طائر آشیان سے اُڑے ابر زر افشانی سر پر
سایہ فگن پشت پر جوانان شمشیر زن کوکب نے پانچ بھائی بیداد کے مارے جب بڑھا سردار ہی کو
قتل کیا وہ ابر سیاہ جو ہمیشہ سے سایہ فگن ہے اس ابر سے آگ برسنے لگی چند ہمراہیان
کوکب جلے بلور نے پکار کر آواز دی اے شہنشاہ گیتی ستان اول ابر سیاہ کی خبر لیجیے
اسمین کوئی بڑا مکار و حیلہ ساز ہے آتش سحر نے آگ لگادی کوکب نے سر اُٹھا کر دیکھا ابر سیاہ ہر
سب طرح کی بلائین نازل ہو رہی ہین کبھی آگ برسی کبھی تلوارین گرین خنجر برسے تیرون کی بوچھار
عجائبات ابر سیاہ کے بڑھتے جاتے ہین یہ حال حیرت مآل جو شہنشاہ کوکب روشن ضمیر نے دیکھا نعرہ
شیرانہ کیا او نامردین تے تجھکو پہچانا اسی مقام پر آتا ہون اب یہ حقیر اُس حال مین نہین ہے
پہلے حال شعبدہ ہر سر حد سے ناواقف تھے یہ کہکر کوکب روشن ضمیر پشت مرکب سے جدا ہو مثل برق
تڑپتا ہوا اُسپر جا پڑا اُس ابر سے گولے چلے تیر برسے کوکب نے اشارون سے برقین چمکائین تیر قلم
کیے خنجر توڑے تلوارون کو بیدم کیا ابر سے شیر نکلا جھپٹ کر کوکب نے گھونسا مارا شیر کا سر پھٹ گیا
فیل مست چنگھاڑ مار کر باہر آیا کوکب نے بڑھکر ہاتھی کی گردن کھینچ لی صدہا بلائین ابر سے نکلین
کوکب ہوا پر قائم جنگ رستمانہ کر رہا ہے کئی سے زنگی قتل کیے تیر مارے جیب سے گولا نکالا
اسم سحر کا پڑھکر ابر پر مار دیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا دیکھا اسی ابر مین شیشہ اسم اعظم صاحبقران
لٹک رہا ہے کوکب نے قبضہ مار کر شیشہ توڑا فوراً اسمین سے اسم اعظم چھوٹا طائر جو اسمین
پھڑک رہا ہے اُسنے تڑپ کر جان دی یہان صاحبقران کو ہوش آیا اُٹھے اُٹھتے
جرأت کا جوش آیا تیغ عقرب کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا پشت اشقر پر سوار ہوئے اسم اعظم
پڑھتے ہوئے جا پڑے سردارون کے جسم مین جان آئی سحر کشان سے نجات پائی زمین پر تو صاحبقران
جنگ رستمانہ کرنے لگے وہین کوکب ابر کو توڑ کر جاتا ہے بالکل ابر کو مٹادون اس پار سے اُس پار
گذر جاؤن محیط ابر نشین اس ابر کا مالک ہے وہ تیغ پکڑ کے اپنے مقام سے اٹھا خبردار کہکر کوکب
پر جا پڑا کئی ہاتھ تلوار کے کوکب پر مارے کوکب نے وار اُسکے رد کیے بڑی قد و قامت کا ساحر ہے

زور کے نازنین کوکب سے لپٹ گیا کوکب نے کوے پر لاد کر مارا چھاتی پر چڑھ کر محیط ابر نشین کا سر
کھینچ لیا محیط کے مرنے سے آندھی سیاہ اٹھی سنگ باری برف باری ہوئی بعد عرصہ دراز آواز آئی کہ
کشتی مرا نام تھا محیط ابر نشین ہو داب کوکب نے دیکھا دوسرا ابر حائل ہے اُس ابر پر کوکب جا چڑھا
اس ابر سے بھی صد ہا برقین گرین کوکب نے برقین قلم کین گنٹھا جیب سے دانہ یاقوت احمر کا نکالا ابر سرخ
پر مار دیا ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا دیکھا ایک ساحر نحیف و ضعیف کریہ منظر تخت پر بیٹھا سحر کر رہا ہے قفس
خواجہ عمرو اسی تخت پر رکھا ہے کوکب کے ہاتھ مین رعشہ آگیا للکارا او شعبدہ باز حیلہ ساز کیا ان
غیر ساحرون پر جبر کیا ہے مقابلہ کر منم خداوند جمشید کہکر وہ ساحر اُٹھا گولا سحر کا اُٹھا کر
کوکب پر مارا کوکب نے گولے کو موم کر دیا اُسنے خنجر پھینک مارا کوکب نے اشارہ کیا ایک پتھر گرا
خنجر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اب جمشید گھبرایا قصد کیا سحر کرتا ہوا نکل جاوے کوکب نے بڑھکر
قفس عمرو پر قبضہ کیا عمرو نے دیکھا کوکب دریای خون مین نہایا ہوا تیغہ برق مثال ہاتھ مین کھڑا ہوا
لڑ رہا ہے تمام جسم سے اشیاے سحر پیدا ہو رہے ہین جمشید پر پرواز پیدا کر کے اُڑا ابر جو
حائل تھا وہ موقوف ہوا سب نے زیر ابر سے دیکھا خداوند جمشید بھاگے جاتے ہین کوکب
کو پشت دکھاتے ہین کوکب نے للکارا او نامرد کہان جائیگا دست زبردست غلام صاحبقران
سے نجات نپائیگا کوکب بھی سحر کر کے برابر ہو نچا اُسنے جھولی پر ہاتھ ڈال کر ماش کے دانے نکالے
کوکب پر پھینکے ہزار ہا آگ کے شعلے کوکب پر گرے کوکب نے باران سحر برسا کر اُس آگ
کو بجھایا جمشید نے تاج اپنا پھینک مارا سر برہنہ ہو کر محتاج ہوا لکہ ابر سیاہ کوکب پر گرا
کوکب نے مثل برق تڑپ تڑپ کر اُس ابر کو بھی توڑا مثل آفتاب تابان اُس لکۂ ابر سیاہ سے
چمککر نکلا استادان سخنور نے اس داستان حیرت عنوان کو یون تحریر فرمایا ہے کہ دوسرے ابر سے
بھی کوکب پر ہزار ہا بلائین نازل ہوئین کبھی شعلۂ آتش اسقدر گرے کہ کوکب ایسے آتش خو شعلہ
مزاج نے دریاے آتش مین غوطہ مارا کھڑے ہو کر باران سحر برسایا آگ کے دریا کو مٹایا دریاے
آتش سے مہلت نپائی تھی کہ دریاے آب نے جوش مارا یہ نہنگ بحر سحر و ساحری چمک کر گرداب دریاے
آب کو بھی مٹایا تھا کہ زنگیان آدم خوار نے آکر گھیرا ہر بھجکال اُن سے تلوار چلی کوکب نے ہزار ہا
کو ٹوک ٹوک کے مار اگر دلاشون کا انبار ہو گیا زیر ابر صاحبقران زمان جنگ

رستمانہ کر رہے ہیں جب صدائے گیر دوار آسمان سے آتی تھی سب اسیطرف متوجہ ہو جاتے تھے دیکھ رہے
ہیں کہ کوکب آج اس زور شور سے جنگ کر رہا ہے کہ کبھی ہوش ربا میں ایسے معرکے نہ پڑے تھے ساحر
اس شوکت و شان سے کسی مقام پر نہ لڑے تھے کبھی آفتاب بنکے چمکا کبھی برق جہندہ تھا کبھی
شمشیر زنی کبھی لیاقت تمتنی زنگیوں کے غول سے ابھر کر نکلا فیلان جنگی نے آکر گھیرا شیروں کو چیر کر
پھینکا تب قریب ابر دیگر دریائے خون میں نہایا ہوا پہونچا جیب سے گولا نکال کر اسی ابر سیاہ
پر مارا ابر شکست ہوا اب مقابلہ جمشید کا بندوبست ہوا دیکھا سب نے ایک ساحر کریہ منظر
خود سر ایک تخت پر بیٹھا ہوا سحر خوانی میں مصروف ہے ماش کے تپلے بنے ہوئے تخت پر رکھے ہیں انکو کوکب
پر پھینک رہا ہے کوکب نے جو اس روسیاہ کو دیکھا نعرہ کیا او مکار کب تک مخفی ہوکر سحر کرے گا نمردان عالم
کے سامنے آ ہمکو شعبدہ بازی دکھاتا ہے وہ معین و مددگار رہبر ہے ابر شین تیرا اصل جہنم ہوا اب
تجھے سامنا ہے یہ دیکھتے ہی جمشید اپنے مقام سے اٹھا آواز دی او کوکب کیوں تیری قضا دامنگیر
ہوئی ہے منھ خداوند جمشید جلد سجدہ کر کوکب نے کہا میں تو تجھپر لعنت کرتا ہوں جمشید نے
منقل آتش پھینک ماری ایک دریا آگ کا لہرا کر کوکب کے گرد آگیا صاحبقران وغیرہ نے دیکھا کوکب
کا لباس جلنے لگا ہر چند قصد کرتا ہو کہ باران سحر برساوں چمک کر دریائے آتش سے نکل جاوں جمشید
اپنا خون جسم کاٹ کاٹ کر پھینک رہا ہے شعلہ ہائے آتش کی دمبدم ترقی ہے انتشار میں کوکب
نے ایک ہوشنگ دی نعرہ کیا کہ دریائے نور افشان جلد اپنے کو مجھ تک پہونچا شیشہ آب دمیدہ سحر
لیکر آسمان پر برق چمکی ایک سنہرا تیلا آسمان سے شیشہ آب نایاب لئے ہوئے پیدا ہوا قریب سر
کوکب اسنے آتے ہی شیشہ توڑا آواز دی ای شہنشاہ طلسم نور افشان ہوشیار ہو جایئے ایک چھینٹا
پانی کا منھ پر دیا وہ شعلہ ہائے آتش جو جسم پر لپٹے ہوئے تھے بجھے ہوش درست ہوئے سحر کر کے
آگ کو ٹھنڈا کیا یہ برق مثال بعد جاہ و جلال کھینچکر جمشید پر جا پڑا جمشید نے تاج سر کا پھینک مارا
کہا او کوکب یہ تاج لائق ہے قدرت ہے آئین سراسر کرامت ہے صاحبقران
نیرابرستے ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہزارہا طائران پرندے آکر عقاب طلسم نور افشان کو گھیر استقرار
و پنجہ ہائے آہنی سے جا چٹے ہیں تمام جسم کو فگار کر دیں زرہ کی کڑیاں نوچ کے پھینکدیں اب
کوکب طائروں پر سحر کر رہا ہے طائروں کو چیر چیر کر پھینکدیا مگر وہ

کم نہین ہوتے بڑھتے جاتے ہین سرکشی دکھاتے ہین پھر کوکب نے بقہر و غضب تمام آواز دی کہ اے
شہنشاہ طلسم نور افشان جلد اپنے کو پہونچا یہ آواز سنکر ان طائرون کے ہوش اُڑے کہ آسمان پر سناٹا
ہوا ایک باز بلند پرواز اُڑتا ہوا آیا منقار مثل سنان پنجہ ہاے فولادی اُن طائرون پر آکے گرا
جسکو پکڑ لیا اُسکو چیر کر پھینک دیا طائران سحر جمشید اسیر جب حملہ کرتے ہین تڑپ کے بلند
ہو جاتا ہے اپنے کو انکے پنجۂ بدعت سے بچاتا ہے چار چار کو منقار مین لیا مگر غربال کرتا ہے جسکو
پکڑ لیا چیر کر پھینک دیا کوکب نے بھی ماش کے دانے مار کر صدہا طائرون کو جلایا پھر پھر مین اون
طائرون کو مٹایا جب طائرون کا خاتمہ ہوا باز بھی اڑتا ہوا نکل گیا اب کوکب نے پھر قبضہ پر ہاتھ ڈالا
جمشید سے تلوار چلی بلاے روزگار ہے اس سحر مین عجائب و غرائب شعبدہ بازی ظاہر ہوتے ہین
کوکب کو دفع کرنا دشوار ہوتا ہے آج وہ شوکت نمائی کی کہ ہر ایک خورد و بزرگ تعریف کر رہا
ہے یہان صاحبقران نے مجمع سرکشان کو متفرق کر دیا جمشید ہر مرتبہ قصد کرتا ہے کہ اڑ پھر کے نکلجاون
کوکب سدراہ جمشید ہے ہر مرتبہ یہی نعرہ کر کے سامنا کرتا ہے کہ او بھگوڑے کہان جاتا ہے
تو خداوند بن کے بیٹھا ہے انھین شعبدون پہ ناز تھا غیر ساحرون پر شیر تھا اب کیون بھاگتا
ہے آخر سب طرح کے سحر کر کے جمشید مغرور عاجز ہوا مقابلے مین کوکب کے آیا تیغہ سحر کا وار کیا
کوکب نے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ جمشید نے سپر کو کاٹا کوکب نے سحر کر کے سر اپنا بچایا
تیغہ برق تاب کو چمکا کے نعرہ کیا منم شہنشاہ کوکب روشن ضمیر چمک کے برق شمشیر گری اُسنے ہر چند
سحر کیے تیغہ کوکب نے سحر کو کاٹا سر پر تیغہ پہونچا تھا کہ جمشید نے اپنے کو زمین پر گرا دیا پر پرواز پیدا
کر کے اُڑا کوکب نے سپر کو کاٹا گردن کی سرکش کو مہلت نہ دی جمشید لاچار ہو کر لیٹ پڑا کوکب نے
ایک طمانچہ مار کر منھ اسکا پھر گیا کوے پر لاد کے مارا دھم سے گرا کوکب نے چھاتی پر چڑھ کے سر اُسکا
کھینچ لیا تمام زمانہ تاریک ہو گیا آندھی سیاہ اُٹھی پھر غل مچاتے تھے ہنگامہ عظیم برپا ہوا بعد عرصہ
دراز کے آواز آئی کہ ہاے مرا نام من جمشید جادو بود صاحبقران لڑتے ہوئے قریب تخت
جمشید کے پہونچ چکے تھے کہ کوکب نے سر جمشید لا کر نذر دیا خواجہ عمرو کو نجیری نکالا صاحبقران
نے بہ محبت کوکب کو گلے سے لگا لیا فرمایا اے برادر آج کس زور و شور سے جنگ کی ہے کوکب نے
دست بستہ عرض کی اے شہریار آپ کا اقبال ہے کہ یہ بیحیا جمشید جادو مارا گیا ورنہ اسنے ایسے

شعبدے بنارہے تھے کہ جنکا ٹلنا دشوار تھا اب بیداد سرکش باقی ہے آتش اسیطرح شعلہ ور ہی شاید
یہ اُسی ناری کا سحر ہے یہ باتیں ہورہی تھیں صاحبقران کوکب سے کہ رہے تھے کہ بیداد نے بڑھکر سحر کیا کہ لشکر صاحبقران
پر آگ برسنے لگی کوکب نے باران سحر برسایا مگر اُس آگ پر تاثیر نہ ہوئی کوکب نے بڑھکر
عرض کی حضور اسم اعظم پڑھکر دم کرین امیر نے اسم اعظم آلہی کو ورد زبان کیا بہ آواز بلند پڑھا تب
وہ شعلے کم ہوئے صاحبقران طرف بیداد سرکش کے لڑتے ہوئے چلے راہ مین سرداران لشکر
روکنے لگے جو مقابلے مین آیا علف شمشیر آبدار ہوا صفین درہم وبرہم کرکے قریب بیداد پہونچے
اُسنے خوب خوب آگ صاحبقران پر برسائی اژدر آتش فشان بنائے وہ اژدر قلابہ آتشین چھوڑتے
ہوئے قریب صاحبقران آئے جو اژدر قریب صاحبقران آیا امیر نے کلہ اژدر مین ہاتھ ڈالکر
چیرا اور پھینک دیا بعض پر اسم اعظم دم کیا اژدہا جلکر رہگیا اب بیداد نے قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا
کئی وار صاحبقران پر کیے امیر نے سپر پر وار روکے آخر نعرہ کیا بیداد جلاّد ضرب مردان
عالم تو قبول کرے سرکشی کرنے لگا خبردار باش کہکے ہاتھ تیغہ سہراب یل کا مارا اُسنے سپر سحر فولادی کو چہرے
کی پناہ کیا یہ تیغہ دلکش کب رکتا ہے چمک کے گرا اسم اعظم بھی ورد زبان ہے برق شمشیر نے ابر سپر کو باطل کیا
خود سرکٹا بیداد نے اپنے کو پشت مرکب سے گرادیا گھوڑا مارا گیا تڑپ کر پرواز پیدا کی قصد ہوا کہ
طرف خورشید نگار کے نکلجاوے سرداروں نے آواز دی ای شہر یار یہ ملعون آگ برساتا ہوا جاتا ہے صاحبقران
زدوش سی کمان کیانی اُتاری ترکش سے تیر تین بھال کا نکالا اسم اعظم دم کرکے تیر مارا سینہ پر کینہ پر بیداد کے پڑا
مہرۂ پشت کو توڑکر پار گذر ا جائے خون شعلہ ہائے آتش جسم سے ناری کے نکلے لاشہ جلتا ہوا زمین پر گرا
اندھیرا ہوگیا سنگ باری برف باری ہونے لگی بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من بیداد سرکش
بود اب سرداروں نے دیکھا کہ جس مقام پر آگ روشن تھی وہ آگ بجھی دیکھا ایک مکان کہنہ بنا ہے اسمین
جملہ سردار بہار و باغبان و جمہور و فرامرز وغیرہ بیہوش پڑے ہین ایک جانب ایرج
نوجوان کو بھی دیکھا کوکب نے جاکر سبکو بیدار کیا ایرج سے لپٹ کر کوکب خوب رویا قاسم علمشاہ
نے آکر مثل جان آغوش مین لیا بعد رہائی سرداران مذکور اُسیطرح صاحبقران مع لشکر ظفر اثر
داخل قلعہ سرکشان ہوئے اہالیان شہر برائے استقبال حاضر ہوئے امیر نے سب کو بصد
شفقت سرفراز کیا وہ دیر کلان جسمین تصویر تھی اسکو کھدوا ڈالا مسجد دن کی تیاری ہوئی

بادشاہ داخل قصر شاہی ہوئے تخت سلیمانی بچھایا جملہ سرداران تہمتن اپنے اپنے مقام پر آکے متمکن ہوئے
اس فتح کی بڑی خوشی ہوئی کہ نگاہ امیر کی دنگل لندھور و نور الدہر پہ پڑی کہ آنکھ غاشیہ پڑا ہے
بے اختیار آہ کر کے فرمایا کہ بخدا اس فتح سے غنچہ خاطر شگفتہ ہوا جانشین میرا صاحب شوکت و
شان لندھور بن سعدان قلعہ خورشید نگار میں جا کر مبتلائے بلا ہوا دام مکر میں اس شعبدہ
باز کے پھنسا نور الدہر نامور بھی اسی آفت میں پڑا ہے کیونکر دل کو چین ہو خواجہ ایسے پہلوان
عادی کو طلب کر و بارگاہ سلیمانی کو لدوا کر بسمت قلعہ خورشید نگار روانہ ہوں یہ سنتے ہی شہنشاہ
گوکب روشن ضمیر بیتاب ہو کر اٹھا عرض کی حضور ابھی نجات پائی ہے ان سرداران تہمتن سے
ملنے کی امید نہ تھی جب حضور حوالی سرکشان میں آئے میں بھی بلا تکلف چلا آیا علم
نجوم فراموش ہوا اسم اعظم بند ہوگیا یہ جمشید ملعون بڑا زبردست تھا میں حضور سے رخصت ہو کر
قصر جمشیدی میں پہونچا جب علم نجوم قبضے میں آیا تب یہ لڑائی فتح ہوئی غلام اس اقلیم کے
حال سے بالکل بیخبر ہے ابھی سنتا ہوں راہ میں کوئی طلسم ہے گذرنا دشوار ہوگا ایک ہفتہ اس قلعہ
سرکشان میں تشریف رکھیے میں حال راہ دریافت کر دوں اکثر ساحر یہاں کے تا بہ قلعہ خورشید نگار
جاتے ہیں غیر ساحر کا بھی گذر ہو تب حضور کا سفر ہو میں بھی عرض کر دونگا صاحبقران نے فرمایا اے
برادر میں تکیہ بر پروردگار رکھتا ہوں سب طلسم سحر اسکے نام نامی سے باطل ہوتا ہے دو شیر دلیر میرے
لندھور و نور الدہر جا کر اسکے شریک ہوے انکے قلب پر کیا گذری کہ اس بیحیا کو سجدہ کیا
بختیارک ایسا شیطان وہاں موجود ہے اگر وہ ان شیرونکو قتل کر ڈالے تو وہاں کوئی رو کنے والا
ہی میرا جانا واجب لازم ہے میں ضرور جاؤنگا گوکب نے سر جھکا لیا کچھ جواب نہ دیا بہار و باغبان
نے بھی یہی کہا ہم لوگ حال سے اس سرحد کے آگاہ نہیں ہیں صاحبقران نے فرمایا کہ ہر حال کی
سے خدا آگاہ ہے اسکا اسم اقدس ساتھ دیگا وہ پشت و پناہ ہے ہر چند سب سرداروں نے سمجھایا صاحبقران
نے نہ مانا برائے روانگی صاحبقران نے حکم دیا پہلوان عادی اٹھا لا بارگاہ کا لیکر سرحد سرکشان سے
نکلے ایک منزل آگے بڑھ کے دوسرے دن صاحبقران بدولت و اقبال مع بادشاہ
جمجاہ وغیرہ قلعہ سے نکلے پانچ کوس پر آکے مقام کیا واقف رہے کہ پہلوان عادی
مع بارگاہ سلیمانی ایک منزل آگے بڑھ گئے ہیں صاحبقران کو قلعہ سرکشان سے منزل

اول ہے بلکہ ابھی جس مقام پر فروکش ہوئی ہین نشان سرکشان ثابت ہوتے ہین چونکہ سرداران
ساحر ساتھ ہین دربار بارگاہ حشامی مین ہوتا ہی پہر رات گئے تک دربار آراستہ رہا بادشاہ جمجاہ
فرماتے رہے حضور جبر عادی کی منگوائیے وہ بارگاہ سلیمانی لیکر ایک منزل آگے بڑھ گئے ہین کوکب
نے بھی کئی مرتبہ کہا اے شہریار راستے پر آشوب ہین اگر حضور حکم فرمائین تو مین جاکر بارگاہ سلیمانی
کی خبر لون امیر نے فرمایا قاسم تنگ رو اہلی عادی کا عیار ساتھ ہے جو کچھ خبر نیک
بد ہوگی ضرور پہونچائیگا وقت پر سمجھا جائیگا یہ فرماکر دربار برخاست کیا سب سردار اپنی اپنی
بارگاہ مین گئے صاحبقران اپنے مقام پر آئے خواجہ اس وجہ سے غافل ہین کہ اب یہان
کوئی ہم نبرد نہین ہے اپنے خیمہ مین جاکر آرام فرمایا اہالیان طلایہ بھی غافل رہے اسی خیال
پر کہ اہالیان قبیلہ سرکش سب مارے گئے اب یہان کوئی مقابلہ مین نہین ہے بوقت شب
بادشاہ لشکر اسلام جو بارگاہ مین تشریف لائے مقبل وفادار روتا ہوا آیا عرض کی بستر خواب سے
صاحبقران غائب ہوے یہ حال مصیبت مآل سنکر تمام سرداران کو سناٹا آگیا ہر ایک
خورد و بزرگ گھبرایا بادشاہ نے فرمایا خواجہ عمرو کو بلاؤ خواجہ رنجیدہ کبیدہ بارگاہ مین آئے
بادشاہ نے فرمایا ای شہنشاہ اقلیم عیاری بڑے تعجب کی بات ہے آپ نے سراسر چشم پوشی کی
حفاظت مین مصروف نہوئے آپ خوب جانتے ہین صاحبقران کے ہزار دشمن لاکھون
رہزن آپ کو کیونکر چین پڑا بارگاہ برخاست ہوتے ہی آرام فرمایا اہالیان طلایہ پر بھی تاکید
نہین کرتے عمرو نے جواب دیا اے شہنشاہ گیتی ستان یہ حقیر پر تقصیر کسیوقت غافل
نہین رہتا شب کو کچھ خود بخود دیر ہو ہاے غفلت پڑے کہ یہ افتاد ہوئی مگر مجبور ولاچار ہون کون
دشمن فکر مین تھا مین نے مقام جاکر دیکھا پیترا عیار کا ہے کسی ساحر کا یہ کام نہین ہے بادشاہ
نے فرمایا ہماری تو منزل کھوٹی ہوئی یہ بھی قاعدہ جد عالی تبار کا ہی کہ جو قصد کیا اُس سے واپس
نہین ہوئے ہم کل اٹالہ بارگاہ کا ضرور روانہ کرینگے عمرو نے کہا حضور پر واجب ولازم ہے کہ
اسی مقام پر فروکش ہون جبتک غلام صاحبقران کو تلاش کر کے واپس نہ آئے جبتک یہان
سے کوچ کرنے کا قصد نہ کیجئے بادشاہ نے جواب دیا خواجہ تم ایسا کلمہ ارشاد فرماتے ہو قاعدہ
مین داداجان کے فرق آئیگا مین اٹالہ بارگاہ کا کل ضرور روانہ کرونگا خواجہ تو اُسیوقت تلاش

مین صاحبقران کی روانہ ہوے بادشاہ نے فرامرز عاد مغربی کو حکم دیا کہ بارگاہ حشامی لیکر
بڑھو تابہ قلعہ خورشید نگار منزل بمنزل چلو لشکر ایک منزل پیچھے ہے فرامرز بارگاہ آسمان جاہ کا
اثاثہ لیے ہوئے پانچ کوس آگے بڑھا ایک صحراے سبزہ زار ملا بیچ مین صحرا کے ایک شوالہ کہنہ یعنی خشتین
جابجا سے گری ہوئین سب دیکھکر یہ سمجھے کہ عرصہ دراز کا یہ شوالہ بنا ہوا ہے لیکن پتھر کے جانور مثل
عقاب باز و لط و قرقرے و فیل و شیر و فرس وغیرہ بے حد بنے ہوئے ہین جیسے فرامرز سامنے
اُس شوالے کے پہونچا باز بلند جو پتھر کا بنا ہوا تھا وہ باز اپنے مقام سے مثل طائر اصلی اُڑا اور
آواز دی لے فرقہ مسلمانان وای قبیلہ سرکشان یہ راستہ بند ہے یہان سے پلٹ جاؤ کسی نے
جواب نہ دیا اُسیطرح بڑھے جب سایہ مین شوالے کے پہونچے شیر وغیرہ بصورت اصلی ہوکر لشکر
پر گرے صدہا کو کھا گئے ہر چند اُنپر تلوارون کے حربے کئے مگر کچھ تاثیر نہوئی ایک طائر فرامرز
کو بھی اُٹھا لیگیا ایک طائر کلان تڑپ کر گرا بارگاہ حشامی کو منقارین دبالیا بلند ہوکر غائب
ہوگیا جب جانورون نے دو چار ہزار بندگان خدا کو ہلاک کیا مغربیون کا کچھ زور نہ چلا تیر
تلوار کا کام نہ تھا اُن جانورون پر حربے کیے کچھ تاثیر نہوئی آخر شکست کھا کر جو باقی رہ گیے تھے
بھاگے خدمت شاہ مین آئے تمام کیفیت عرض کی کوکب روشنضمیر یہ حال مصیبت مآل لشکر سنا
کہا پھر بچایا نے اُسی طور سے راستہ روکا بسم اللہ حضور لشکر تیار کر کے چلین غلام آپکا سمجھ لیگا بطور
علم کہانت ثابت ہوا کہ کسی ساحر کو اُسنے اس پردے مین روانہ کیا یہ اُسکا شعبدہ ہے بادشاہ
معہ کل لشکر شوالے کے سامنے آکر فروکش ہوے کوکب ٹہلتا ہوا لشکر سے نکلا سامنے دیر کے
آکر آواز دی ای طائران سحر اپنے افسر کو آگاہ کرو کوکب روشنضمیر کہتا ہے کہ یہ شعبدہ بازیان
جراٗت کے خلاف ہین لشکر لیکر ہمارے مقابلے مین آؤ سر میدان مقابلہ ہو ورنہ حقیر غلام صاحبقران
شب کو طبل جنگی بجوائیگا بوقت سحر اس دیر کی خیر نہوگی مثل حرف غلط اس شوالے کو صفحہ صحرا سے
مٹا دونگا ہمکو اسطرح جنگ کرتے ہوئے تا بہ قلعہ خورشید نگار جانا منظور ہے بیچ مین ہرگز نہ
رُکینگے کوکب نے کئی مرتبہ آواز دی کچھ طائرون نے جواب نہ دیا کوکب پلٹ آیا شب
کو طبل جنگی اپنے نام پر بجوایا شب بھر تیاریان رہین بوقت سحر کوکب نامور اسباب سحر سے
آراستہ ہوکر سامنے دیر کے گیا ماش کے دانے پھینکنا شروع کیے وہ طائر اُن دانون کو نگل جاتے ہین

کوکب تو کھڑا ہوا شعلے پر سحر کر رہا ہے ساتھ والے کوکب کے بھی پڑے ہین جانور اصلی ہوکر زمین
پر گرتے ہین یہان تو یہ رنگ ہے دو کلمہ داستان صاحبقران کے ذکر کرنا واجب و لازم ہے کہ
شاداب حیلہ گر کا بھائی حاکم قلعہ سرخابیہ سرخاب حیلہ گر اپنے قلعہ مین بیٹھا تھا کہ اسکو خبر ہوئی
کہ میرے بھائی کو صاحبقران نے مسلمان کیا اپنے ساتھ لیگئے خود ہم سردار دہم عیار ہی بانہا ہے
عیاری جسم پر آراستہ کرکے اظہار رفقا سے کہا کہ مین ابھی جاکر حمزہ کو لاتا ہون قتل کرکے سر خدمت
خداوند خورشید روشن تن مین روانہ کرونگا جاکر اُسنے شب کو نقب لگائی صاحبقران
کو گرفتار کر لایا مسلسل و مطوق کرکے ہوشیار کیا کہا یا صاحبقران خداوند خورشید دشمن تن کو
کو سجدہ کیجئے امیر نے لعنت کی اسنے جلاد کو طلب کیا وہ وقت ہے کہ جلاد نے گردن پر گھسے کا خط
کھینچا حکم پوچھ رہا ہے سرخاب نے حکم اول دیا قریب ہے کہ حکم ثانی دے کہ عمرو بھی تلاش کرتا ہوا بصورت
مبدل بارگاہ سرخاب مین پہونچا دیکھا صاحبقران زیر تیغ بیٹھے ہین گھبرا گیا کہ کیا تدبیر کرون
ایک گوشہ مین آکر ٹھہرا جیسے ہی سرخاب نے جلاد کو حکم دیا جلاد نے خنجر مارا ایک پتھر سر پہ جلاد کے پڑا اُسکا
پھٹ گیا سرخاب نے دیکھا جلاد کا سر پھٹا ہوا ہے صاحبقران اُسیطرح بیٹھے ہین دیکھکر گھبرا گیا آدمی
اور جلاد کو بلایا دیکھا سب نے ایک جلاد تیغ برہنہ کھینچے ہوے سامنے آیا کہا اے شہنشاہ سمجھکر حکم دیجئے
مین فوراً قتل کرونگا مسلمانون کے نام کا دشمن ہون سرخاب نے اشارہ کیا جلاد بل کرتا ہوا سامنے
صاحبقران کے آیا بائین آنکھ کا تل دکھایا اشارہ کیا اے شہریار ہوشیار ہوجایئے غلام آپ کا
آپہونچا صاحبقران خوش ہوگئے عمرو نے ہتھکڑی پر ہاتھ مارا ہتھکڑی کٹتے ہی صاحبقران نے
قید توڑی عمرو نے خنجر ہاتھ مین دیا صاحبقران اُٹھے تلوار چلنے لگی عمرو نے چند حقہ ہائے آتشبازی
مارے بارگاہ مین اندھیرا ہوگیا صاحبقران لڑتے ہوئے قریب سرخاب پہونچے اُس نے
ہاتھ تلوار کا مارا امیر نے تلوار چھین لی کمر مین ہاتھ ڈال کے سرخاب کو اُٹھا لیا سرخاب
نے آواز دی الامان امیر نے فرمایا امان بشرط ایمان سرخاب کلمہ پڑھ کر بصدق مسلمان ہوا
امیر نے سرخاب کو تخت پر بٹھایا آپ بنگل زرین پر جلوہ فرما ہوے عین گرمی صحبت مین سرخاب
نے عرض کی اے شہریار لشکر آپ کا دیر کہنہ پر روکا گیا کل صبح کو جنگ ہوگی بطلیموس جادو دہان
کا منتظم ہے بڑی بڑی تدبیر سے روکے گا آپکے لشکر کو تا بہ خورشید نگار جانے نہ دیگا

یہ سنکر صاحبقران نے راتہی کو تیاری کی طرف اپنے لشکر کے چلے سرخاب برائے رہبری ہمراہ
دس ہزار فوج بھی ساتھ ہے رات بھر رہبری کی بوقت سحر اسوقت آکر پہونچے کہ لشکر تمام صف
آرا ہے کوکب روشنضمیر کھڑا ہوا دیر کہنہ پر سحر کر رہا ہے دیر سے طائر گر رہے ہین صد ہا بندگان
خدا کو ہلاک کیا فیلان جنگی شیران صحرائی اُسی دیر کہنہ سے نکلے ہین دھڑوکی مارتے پھرتے ہین جسپر جا پڑے
اسکو چیر کر پھینک دیا بادشاہ پریشان ہین ہرچند کہ کوکب اپنے کو بچاتا ہے لشکر پر زوال کدھر
کدھر روکے ہر سمت سے جانورون نے بلوہ کیا ہے بادشاہ نے بیتاب ہوکر دعا کی صحرا میں گرد اُڑتی
دیکھا سب نے آفتاب عالمتاب آسمان عالیشان زبدۂ قاف ثانی سلیمان حمزہ صاحبقران امیر
عالی شان بصد جاہ و حشم آکر پہونچے دیکھا کہ لشکر پر آفت برپا ہے ہزارہا لاشہ تڑپ رہا ہے کوکب
سینہ سپر کیے ہوئے مصروف جنگ ہے بلوہ سے جانورون کے تنگ ہے یہ حال دیکھکر صاحبقران
گھوڑے سے کودے گرز سام بن نریمان دست زبردست مین لیا اسم اعظم پڑھتے ہوئے طرف
دیر کے چلے جس جانور کے کان مین صدائے اسم اعظم پہونچی جلکر خاک ہوا کوکب کو بھی مہلت ملی کہ
صاحبقران لڑتے بھڑتے جنگ رستمانہ کرتے ہوئے قریب دیر کے پہونچے اسم اعظم پڑھ کر دیر پہ
گرز مارا تڑاقے کی آواز ہوئی اڑاڑا کر قصر ظلم و بدعت گرا آواز بلند جو اسم اعظم پڑھا ایک دناٹا ہوا
زمین تھرائی پہلوئے دیر سے آواز آئی منم لطلیموس جادو خبردار او حمزہ آگے نہ بڑھنا آتش قہر و غضب
مین پھونک دونگا دور سے سب نے دیکھا مکان کے گرتے ہی ایک ساحر قوی تن تیغ سحر ہاتھ
مین لیے ہوئے صاحبقران پر وار کرنے لگا ہزارہا شعلہ ہائے آتش صاحبقران پر گرے برکت
اسم اعظم سے باطل ہوے ایک مقام پر امیر نے اژدہا دی سے ہاتھ نکالا قریب پہونچکر تیغۂ عقرب سلیمانی
کا وار کیا اُس روسیاہ نے اسم سحر پڑھکر سپر فولادی کو اٹھایا سپر فولادی کے دو ٹکڑے ہوے
لطلیموس نے چاہا نکل جاؤن اب کہیں پناہ ملتی ہے تیغۂ برق مثال تڑپ کر گرا ایا تو قبہ سپر ہر
جمکا تھا یا زمین مین آکر بوسہ دیا لطلیموس کے دو ٹکڑے ہوے اندھیرا ہوگیا تخل جو اجلے مکان ہا ئے
کہنہ جو تھے وہ بھی گرے بعد عرصہ دراز آواز آئی کشتی مرا نام من لطلیموس جادو بود
سب نے دیکھا بارگاہ حشامی اُسی صحرا مین پڑی ہے سردار جو غائب ہوے تھے اُسی
صحرا مین بخیر و عافیت ملے غنچہ آرزو کھلے شب کو بارگاہ اُسی مقام پر استادہ ہوئی

سرخاب حیلہ گر نے عرض کی اے شہریار اب درمیان مین کوئی کانٹا نہین ہے اب جو یہان سے کوچ کیجے گا سامنے **قلعہ خورشید نگار** کے پہونچیے گا اب اُس نیرنگ و شعبدہ باز سے مقابلہ ہی بہت سمجھکر حضور لشکر کشی کرین اپنے بزرگون سے ہمنے سُنا کئی سو برس سے یہ خدائی کرتا ہے سوا حضور کے کوئی اس راہ پرخطر سے نہین گذرا جو لشکر لیکر آیا تباہ و برباد ہوا ہمنے آج تک یہ نہین دیکھا کہ کوئی تا بہ قلعہ خورشید نگار پہونچے حضور بھی تامل فرمائین اُس شعبدہ باز کے مقابلے مین نجائین امیر نے آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا ای خیر خواہان دولت واے سرداران باشوکت مین نے عہد کیا ہے کہ جب تک لقا کو قتل نہ کرلونگا اس غول صحرائے ضلالت کا پیچھا نچھوڑونگا وہ ملعون وہان پہونچ گیا علاوہ اسکے دو شیر دلیر **لندھور** و **نورالدہر** اُسکے دربار مین موجود مین یہ بھی خبر معلوم ہے کہ ان دونون نے اُسکو سجدہ کیا اُسکے شعبدے نے ایسے اُنکے قلب الٹ دیے کہ لشکر اسلام کے مقابلے پر دل و جان سے آمادہ ہین یقین ہے کہ جب **خورشید روشن تن** قتل ہو تب وہ ہوش مین آئین کیونکر سفر نجاؤن **سرخاب** نے سر جھکا لیا **صاحبقران** نے حکم دیا ایک ہفتہ لشکر اسی مقام پر رہے جملہ سرداران ہفتے مین اپنے اپنے لشکر آراستہ کرکے فرداً فرداً بقاعدہ قدیم برسر **خورشید روشن تن** لشکر کشی کرین پروردگار معین و مددگار ہے اس قاعدہ سے بعد ہفتہ لشکر **صاحبقران** سمت قلعہ خورشید نگار بعد جاہ و وقار چلا یہان **خورشید روشن تن** مکار پرفن اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا خدائی کر رہا ہے جملہ خداوند باطل زبرجد **شاہ و فرعون و گوسالہ سخنور دُم خبیثہ** وغیرہ دنگلون پر بیٹھے ہوے تعریف **خورشید** مین مصروف ہین **لقا** کو تاج و تخت ملا ہے **بختیارک** کو عہدہ شیطنت طوق لعنت مرحمت ہوا ایک جانب **لندھور و نورالدہر** دنگل ہائے سپہ سالاری پر مسلح دنگل پر بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین قبضہ شمشیر چوم رہے ہین ہر مرتبہ یہی عرض کرتے ہین یا خداوند ہم کو حکم ہو جاے کہ لشکر **حمزہ** کو روکین اول ہرکارون نے آکر قتل **جمشید جادو** کی خبر پہونچائی **بختیارک** نے کہا مبارک مبارک یا خداوند قبیلہ سرکشان کی سرکوبی خوب ہوئی سب سرکش مارے گئے **صاحبقران** زمان زکین گے یا خداوند اپنی فکر کیجیے **خورشید روشن تن** نے کہا کیا مجال ہے جو میری سرحد مین آسکین یہ ذکر تھا کہ دوبارا خبر پہونچی کہ **بطلیموس جادو** بھی واصل جہنم ہوا لشکر **صاحبقران** کا آراستہ ہوکر طرف **خورشید نگار** کے روانہ ہوچکا یقین ہے

کل سے آمد لشکر شروع ہو جائے بختیارک اُچھل پڑا کہا لو خداوند راستہ پاک ہو گیا لشکر آپکے سپہ سالار
قدرت کا کل سے آکر داخلہ کریگا اب خورشید روشن تن متردد ہوا النددھور و نور الدہر
نے دست بستہ عرض کی ہمین حکم ہو جاکر لشکر حمزہ کو روکین اسیوقت خورشید روشن تن نے
لقا کو خلعت نیابت سے سرفراز کیا حکم ہوا اے سپہ سالاران قدرت ہمراہ ہمارے نائب کے جاکر بیرون
قلعہ اترو قدرت بھی وقت پر تشریف لائینگے اسیوقت زمرد شاہ باختری تخت پر سوار ہوا
لنددھور و نور الدہر بطور سپہ سالار ہمراہ لشکر باختری ہوکر بیرون قلعہ چلے دو کوس آگے بڑھ کر فروکش
ہوے خورشید روشن تن نے حکم دیا جب آمد لشکر سپہ سالار قدرت ما بدولت شروع ہو
قدرت کو خبر دے قدرت بھی نزول اجلال دورود اقبال فرمائینگے بختیارک خوشی خوشی لقا
کے ساتھ سوار ہوا بارہ لاکھ سوار پیدل فوج کے دل کے دل نوبت نقارے بجاتے ہوئے بیرون قلعہ اُترے
شب کو خورشید روشن تن نے خداوند باطل کو حکم دیا کہ صبح کو سب تیار ہو کر در دولت پر
حاضر ہون قدرت کے سوار ہونے کی شب کو تیاریان ہوئین صبح کو یہ غول صحرائے بدعت و دیکہ تاز میدان
جہالت اس شان و شوکت سے سوار ہوا سو ہاتھی زنجیرہ بند کیے گئے اُسپر تخت کسا ہوا گرداگرد ملاعین
وغیرہ مکاری کی باتین کرتے ہوئے اُسکی خدائی کا دم بھرتے ہوئے ایک بنگلہ مرصع کار آراستہ
رقص ہوتا ہوا پشت پر بائیس لاکھ فوج دریا موج علم ہائے سیاہ پھریرے کھلے ہوئے ان بھیریون
پر اسی مغرور کی تعریف مرقوم آمد فوج کی دھوم اس کر و فر سے بیرون قلعہ آیا النددھور و
نور الدہر واسطے استقبال کے آئے لقا نے بھی آکر پایہ تخت کو بوسہ دیا خود سر نے واسطے
سجدے کے سر جھکایا خلعت لعنت سے سرفراز ہوا لقا کو اپنے تقرب پر ناز ہوا ایک بلندی
پر تخت اسکا بچھایا گیا بختیارک پہلو میں بعہدۂ شیطنت صحرائے گرد اڑی پہلوان
عادی کوہ ہامون نورد پر سوار چالیس بھائی یمین و یسار چالیس ہزار قزاق پشت پر
اٹھارہ سو شتر و قاطر پر مالہ بارگاہ سلیمانی کا لدا ہوا بوق ترکی بجتا ہوا اس کر و فر سے جو عادی
آکر ہو بچا بارگاہ استادہ کرنے مین مصروف ہوا خورشید روشن تن نے کہا یہی قدرت
کا سپہ سالار برہم زن لشکر کفار ہے بختیارک نے کہا قدرت نے پیدا کیا صورت نہین پہچانتے
خورشید نے کہا عرصہ دراز سے قدرت نے نہین دیکھا یاد نہین رہا بختیارک نے کہا ابھی حمزہ

کہاں یہ مقدمۃ الجیش لشکر حمزہ ہے یہ ذکر تھا کہ اور گردین بلند ہوئین شاہان ہفت ملک عبد القہار
جلبی و عبد الجبار جلبی قارن تھار مغربی و سلطان بخت مغربی و جمشید شاہ طلب البحر و
خسرو نبیتانی وغیرہ چالیس تاجدار دس ہزار سوران جرار کی جمعیت سے آکر پہونچے بختیارک ایک
ایک کا نام بتاتا جاتا ہے جب شام ہوجاتی ہے آمد موقوف ہوتی ہے جو جس مقام پر ہے اسی جگہ فروکش ہوا
خورشید شام کو برج بارگاہ مین آتا ہے جلسہ عیش جمتا ہے بختیارک جو گھبرا گھبرا کر کہتا ہے کہ یا خداوند
ابھی حمزہ عرب بعد ہفتہ یا عشرہ پہونچیگا یہ ملازمان حمزہ آئے ہین ابھی فرزندان و سرداران نامی
نہیں پہونچے لشکر حمزہ جب آکر فروکش ہوگا گاو زمین بار نہ اٹھا سکیگی کوہ و دشت تھرائینگے شیران
صحرا کو غش آئینگے خورشید روشن تن بقرار ہے ظاہر مین برائے تسکین ہمراہیان خود کہتا ہے قدرت
ایک تقدیر مین سب کو غارت کر دینگے دوسرے دن پھر آکر بیٹھا چشم براہ انتظار آمد فوج دیکھکر
مضطر و بیقرار ہوگیا ناگاہ گرد عظیم بلند ہوئی شاہان عراق و صفہان مندویل اصفہانی و مہلیل جنگ عراقی و
شہنشاہ عراقی وغیرہ تین لاکھ فوج کی جمعیت سے آکر پہونچے انکی آمد سے شام ہوگئی خورشید تابان
بھی داخل بارگاہ مغرب ہوا خورشید روشن تن پھر آکر بیٹھا اول جانشین صاحبقران نامور مالک
اژدر صاحب نیزہ دو سر غلام نبی وچاکر حیدر بصد کر و فر مع اسّی ہزار نیزہ داران عرب آکر پہونچا
تمام میدان عربون سے معمور ہوگیا انکے بعد شاہزادہ اسفندیار شاہ گیلانی و چوگان بن
حمزہ و شیر افگن و سعد طوبی وغیرہ فرزندان صاحبقران آکر پہونچے دو ہفتہ آمد مین انکی
گذرے بعد بیس دن کے گرد اُڑی کہ تمام صحرا ازمرد نگار ہوگیا انجم گردرستم شکوہ سر فتنہ ملک
باختر بدیع الزمان نامور مع سرداران شیر پیکر داخل ہوے انکے بعد تمام صحرا گلنار ہوا
شاہزادہ ملک قاسم شیر بیشہ رستم بصد شوکت و حشم پہونچے اور ایک گرد اُڑی تنبورے کی آواز
آئی بگل بجا رستم پلٹین علمشاہ نوجوان بصد شوکت و شان مع فوج فرنگستان آکر پہونچے انکے بعد
گرد عظیم بلند ہوئی ہزبر بیشہ عرلستان زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر عالی شان حمزہ صاحبقران
تخت پر بادشاہ عالیجاہ گرد سات سو تاجدار پشت پر فوج بشیار علمہای سرخ و سفید کھلی ہوئی نقارخانہ
سکندری و نقارخانہ سلیمانی نوازش مین تمام صحرای قلعہ خورشید نگار فوج ظفر موج صاحبقران
سے مملو ہوگیا حقیقت مین گاو زمین بار نہ سنبھال سکتی تھی بارگاہین جابجا استادہ ہوئین

خورشید روشن تن ساحر پرفن غصے مین آیا اپنے مقام سے اٹھا بارگاہ مین آکر بیٹھا جملہ خداوند
باطل تعریف وتوصیف مین مصروف بختیارک نے کہا یا خداوند آمد یہ سالار قدرت کی دیکھی
یہ جتنے آپ کے قریب بیٹھے ہوئے باتین بنا رہے ہین ان سب نے سامان شان خدائی آراستہ کیے تھے
اسی شیر دلیر نے جاکر سب سے رنگ مٹائے بھاگتے راستہ نہ ملتا تھا ملک ومال پر قبضہ کرلیا آخر
بھاگ کر کس درجہ مین آپ تک پہونچا یا تو خود خدا بنے تھے اب آپ کے بندے قرار پائے صفت وتوصیف مین
آپکی مصروف ہین اب وقت زوال خورشید نگار بھی قریب آیا اپنے بندۂ خاص الخاص کو آپنے دیکھا
خورشید روشن تن نے کہا اوجیا قدرت زبان نہ ہلا ئینگے طائران صحرا نہنگان دریا وحشیان
دشت انکا علاج کرینگے مالک جی ملاحظہ کرنا یہ مقام مثل باختر ذرہ نگار نہین ہے دیکھنا کیا کیفیت
ہوگی عین گرمی صحبت مین نورالدہر بن بدیع الزمان اپنے ذنگل شوکت سے اٹھے دست بستہ عرض
کی یا خداوند سرکشی ان مسلمانون کی ہمپر شاق ہے آپکا یہ سالار انکے مقابلہ کا مشتاق ہے ہمارے
نام پر طبل جنگی بجوائیے صبح کو تماشہ ملاحظہ فرمائیے فرزند حمزہ بدیع الزمان کو اپنی جرأت پر بڑا
ناز ہے آپ کے سامنے مشکین باندھونگا خورشید روشن تن نے اسیوقت نام پر نورالدہر کے
طبل جنگی بجوایا جاسوسان لشکر اسلام جو حاضر تھے خبرین لیکر بارگاہ صاحبقران مین آئے بعد دعا کے
عرض کی حضور غضب ہوا نورالدہر کے نام پر طبل جنگی بجگیا کل وہ شیر صولت میدان مین آکر اپنے
والد نامدار کو للکاریگا دیکھیں فلک کیا دکھائے یہ سنکر سب کو سناٹا آگیا بدیع الزمان نے قبضے پر
ہاتھ رکھکر فرمایا مین ہرگز اُس بچیا کا پاس نکرونگا وہ مرتد ہوگیا اُسکا قتل واجب ولازم ہے صاحبقران
نے آنکھون مین آنسو بھر کر فرمایا خواجہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی وتائید ربانی طبل
جنگی بجے خواجہ نے اسیوقت اُٹھکر نقار خانہ سکندری پر چوب لگائی تمام لشکر مین مشہور
ہوا کل شاہزادہ نورالدہر بدیع الزمان سے مقابل ہے ہر شخص کو یہ حال پُر ملال
سنکر تردد ہوا ہر شخص یہی کہتا تھا اس شیر بیشہ جرأت سے کون مقابلہ کریگا بڑا غضب یہ ہے
کہ کل وہ اپنے والد نامدار سے نکل کر سر میدان مقابلہ کریگا اور بدیع الزمان بھی جری بہادر
صف شکن تیغ زن خدانخواستہ دونون مین اگر ایک کو بھی چشم زخم پہونچیگا تو صاحبقران کو
کمال صدمہ ہوگا تڑپ وبیقراری کثرت نالہ وزاری سے دل کا بُرا حال ہوگا دیکھین

فلک تفرقہ پرداز گردون شعبدہ باز کیا رنگ دکھاتا ہے نئی بات ہے کہ باپ کو بیٹے سے لڑواتا ہے دونون
نہنگ بحر جرأت ہزبر دشت جلالت دونون حسن مین بےنظیر چہرے رشک ماہ منیر صاحب جاہ و توقیر
بدیع الزمان کو یہ غصہ ہے کہ میرے فرزند نے کچھ خیال نہ کیا اُس شعبدہ باز کو سجدہ کیا تمام سرداران
ایرج قاسم علمشاہ ہنستے ہین باتون مین آوازے کستے ہین ایرج کو اب اور زیادہ گھمنڈ ہوا ملکہ
بیران سے نسبت قرار پائی اُنکے خسر صاحب میان کوکب روشن‌ضمیر سحر سے اُسکا ساتھ دینگے اپنی لشکرکشی
پر بڑا ناز کیا ہیکے آخر مین لشکر لیکر آئے وہ بھی اپنے مقام پر ذکر کر رہے ہین کہ نورالدہر سے مقابلہ
کرینگے بدیع الزمان فرماتے ہین یہ مین کیونکر گوارا کر دون کہ ایرج جاکر نورالدہر سے لڑے
یہ نور نظر وہ پارۂ جگر رنج دونون مین ایک کا گوارا نہین ایرج سے زیادہ کوئی ہمارا پیارا نہین
اگر نورالدہر مارا گیا کچھ افسوس نہوگا کلیجے پر ضرور چھُری چلے گی داغ فرزند اٹھائینگے اگر خدانخواستہ
ایرج ہاتھ سے نورالدہر کے مارا گیا بھائی رستم فرمائینگے میری شیر کو قتل کرایا بدیع الزمان کو
افسوس نہ آیا صاحبو مجھکو سب طرح مشکل ہے ترقی پریشانی دل ہے اسی ہنگامہ مین چار پہر رات بسر ہوئی
جب شہنشاہ زرین پوش بصد جوش و خروش تخت زبرجدی فلک نیلی پر جلوہ فرما ہوا شہنشاہ انجم سپاہ نے
فرار پر قرار کیا قلعہ مغرب مین جاکر چھپا فوج ظلمت کو ہزیمت آفتاب عالمتاب کی شوکت و جلالت ہوئی
لشکر صاحبقران مین صدائے اذان بلند ہوئی فوج خورشید روشن تن مین پوجے پاٹ ہونے لگی
گھنٹے و ناقوس بجے یہ بجیا بدعوی خدائی بصد رعنائی و زیبائی تخت پر سوار ہوا ایک جانب
زمرد شاہ باختری و نورالدہر دلبند دھورنے پایہ تخت پر خورشید کے ہاتھ رکھا
پشت پر باس الکھ فوج گویا سمندر کی موج تلاطم مین آئی صاف سمندر کا جزر و مد معلوم ہوتا ہے لوہے کی
دیوارین میدان مین اگر قائم ہوئین میدان درست ہوا ہر ایک بہادر لڑنے پر چالاک چست ہوا نقیبون
نے نقابت کی کڑکیت کڑکا کہکر ہٹے نورالدہر بن بدیع الزمان نے مرکب بادرفتار کو چمکایا سامنے
خورشید روشن تن کے آیا دست بستہ عرض کی یا خداوند اجازت میدان دیجے خورشید نے دست
بخش پشت پر رکھا کہا اے سپہ سالار قدرت تجھکو اپنے ید قوت کے سپرد کیا اب نورالدہر نے بڑی
جمائی مرکب اسپ پریوش زیر ران سوار صاحب شوکت و حشمت تیغ خاراشگاف سلیمانی زیب کمر
گھوڑا طرارے بھرتا ہوا اس شوکت و شان سے جو نورالدہر صف کفار سے نکلے سرداران نورالدہر

مین صداے گریہ وزاری بلند تھی سب سے زیادہ ہزبر بیشہ کلنگان صاحب ساطور گران صف شکن وصفدر
طہماس بن عنقویل دیوبر در بیقرار تھا کہ عاشق جمال شاہزادۂ نورالدہر بن بدیع الزمان
نے قبضہ ساطور پر ہاتھ رکھے ہوئے ردرہا ہی طرف سے دست چپ کے جو صدائین طعن وتشنیع کی آتی ہین
انتہا کا طہماس کو ناگوار ہے ہر مرتبہ یہی چاہتا ہے کہ جو کوئی میرے آقا کو برا کہے اُسپر جا پڑون
لیکن مجبور ولاچار نورالدہر نے میدان مین آکر اسپ تازی پر چوگان بازی نیزہ بازی خوب
دکھلائی مرکب کو روک کر آواز دی اے فرقہ خدا پرستان یا تو آکر خداوند خورشید روشن تن
کو سجدہ کرو دیکھو سب مذہبون کے خداوند موجود ہین قدرت کی تعریفین کر رہے ہین اگر تم کو منظور
نہین ہے تو کسیکو براے مقابلہ بھیجو یہ پورا کلمہ زبان سے نورالدہر کے نہ نکلا تھا کہ بدیع الزمان
نے مرکب کو صف سے نکالا ہر چند صاحبقران بیتاب ہوگئے بدیع الزمان بھی قریب تخت بادشاہی
پہونچے بادشاہ نے تخت رکھوا دیا فرمایا کہ عم نامدار مین آپ کو نجانے دونگا بدیع الزمان نے
عرض کی میرا جانا مناسب ہے اگر کوئی سردار اس جوان مرگ کے ہاتھ سے مارا گیا تو مین بدنام ہوجاؤن گا
مین ہی اسکا سر توڑونگا یہ بھی خوب حضور آگاہ ہین کہ طہماس ایسے جوان کو اسنے بر سر آزار کوہ گنبد
دھڑکا کر دیا ایرج نوجوان کو طہماس پر بڑا ناز تھا کئی مرتبہ اسکی مشکین باندھین تھا آزار کوہ
سے بھاگا ایک دن مین اس بدبخت نے تین قلعہ فتح کیے تھا کو دامنہ مشتری حصار مین پکڑ لیا
بارہ کوس تک دست زبردست پر چرخ دیتا ہوا لیگیا اس موذی کو کون جواب دے سکیگا اگر مین
مارا بھی گیا تو حضور پر تصدق ہوا یہی مشہور ہوگا ایک غلام شاہنشاہی قتل ہوگیا بعد میرے برادران
نامدار سرداران باوقار ہمارے خون کا بدلا لینگے یہ کہکر بدیع الزمان پایہ تخت شہنشاہی سے
لپٹ گئے خوب روئے بادشاہ کو کچھ نہ بن پڑا لاچار ہوکر اجازت دی بدیع الزمان پشت
گلگون باختری پر سوار ہوے صاحبقران چالیس قدم آگے بڑھے ہوئے بمرتبہ صاحبقرانی
کھڑے تھی آکر بدیع الزمان نے سلام کیا صاحبقران نے گھوڑے سے اتر کر گلے سے
بدیع الزمان کو لگا لیا بازو تھام کر دعاے فتح وظفر پڑھی فرمایا اے نور نظر خدا تم کو مظفر و
منصور کرے آتا دیکھو لو کہ وہ محبت مین اس شعبدہ باز کے چور ہے اب نصیحت سے یہ آگ بجھ گی
دیکھون فلک کیا دکھاتا ہے بدیع الزمان باپ سے لپٹ کر روئے عرض کی

حضور نہ گھبرائیں اس مرتد کا سر لاتا ہوں جسنے مذہب حقیقی کو چھوڑا اسکے لیے افسوس کیا کل انشاء اللہ ہندی بہتی خورد مجھو نگا دیکھیے حضور کے سامنے پایہ تخت خورشید پر ہاتھ رکھے ہوئے جھوم رہا ہے آمادہ حرب و پیکار ہو لقا نے اجازت نہ دلوائی اس وجہ سے مجبور و لاچار ہے صاحبقران نے ہاتھون کو اٹھا کر دعا کی پروردگار دونون کی حفاظت کیجیو اپنے بنفسہ بارگاہ مین ان دونون شیرون کو بکیفیت تمام دیکھون بدیع الزمان سلام کرکے طرف میدان کارزار کے چلے نورالدہر نے جو باپ کو آتے ہوئے دیکھا بارادہ نگا در مرکب بڑھایا بدیع الزمان نے بھی دوش سے گردہ سپر کا لیا نگاور مین نورالدہر کا مرکب چار قدم بدیع الزمان کا تین قدم ہٹا اب آنکھین چار ہوئین نورالدہر نے سلام بھی نہ کیا کہا مین حضور کا خیر خواہ ہون چلکر خورشید کو سجدہ کیجیے بہت قدرشناس ہے ہمارے ہاتھ سے کوئی کار نمایان نہین ہوا مگر قدرت نے سپہ سالار کل لشکر کا کیا یہ کلمات مہملات سنکر بدیع الزمان کی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا فرمایا او نالائق کیا بیہودہ بکتا ہے اُس شعبدہ باز پر ہم لعنت کرتے ہین یہ بھی اُسنے ایک شعبدہ بنایا بصورت لات منات چند پتلے بنا کر اُسنے اپنی صفت کراتا ہے جاہلون کے سامنے اپنا مرتبہ بڑھاتا ہے یہ میدان کارزار ہے کچھ زور بازو دکھا نورالدہر نے غصہ مین نیزہ مارا بدیع الزمان نے سنان نیزہ پر روکا دونون جوانون مین نیزہ چلنے لگا فنون سپاہ گری مین دونون طاق ضرب و حرب مین شہرۂ آفاق دونون لشکر بہ نگاہ حسرت نگران صاحبقران بصورت آئینہ حیران جانبین سے تعریفین ہو رہی ہین پہر بھر کامل نیزہ چلا نیزے شکست ہوئے تیغہاے برق مثال کھینچی جب نورالدہر نے ہاتھ تلوار کا مارا صاحبقران نے یا حفیظ کہکر کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا بدیع الزمان نے تلوار کو روکا ہاتھ تیغۂ طہمورس دیو کا مارا امیر دعائین کر رہے ہین نہایت بیتاب یہی قول ہے ای حافظ حقیقی ای مالک تحقیقی ان دونون کو بچایے اپنی قدرت نمائی کر پہر بھر کامل تلوار چلی بدیع الزمان نے ایک مقام پر باڑھ بچا کے کلائی پر نورالدہر کے ہاتھ ڈال دیا نورالدہر نے گریبان مین ہاتھ ڈالا جھٹکے جو شیرون کے چلے گھوڑون نے سینہ ٹیک دیے سردارون نے بڑھکر آواز دی ای بہادر گھوڑون سے اُتر کر مقابلہ کر دیے زبان مرجائینگے بدیع و نورالدہر گھوڑون سے کودے بایان ہاتھ تھام کر بدیع کے کاندھے پر نورالدہر نے ہاتھ رکھا بدیع کو یہ معلوم ہوا پہاڑ کسی نے گردن پر رکھ دیا بدیع نے

بھی دست زبردست کاندھے پر نور الدہر کر رکھا نور الدہر کو معلوم ہوا گردن پر آسمان پھٹ پڑا
زمین و آسمان کا فرق تھا کشتی ہونے لگی بدیع الزمان بھی کشتی مین عدیل و بے نظیر ہین لیکن نور الدہر
پر پنجہ نہین قابض ہوتا برابر کا فرزند نوجوان ایک طور سے لڑ رہا ہی صاحبقران کو نہایت تردد ہی
دن بھر اسی زور شور سے کشتی ہوئی کسی نے کمی نہین کی جب دن تحلیل باقی رہا ریل پیل کے زور ہونے لگی
اگر نور الدہر بدیع کو پانچ قدم ریل کے لیکلے تو بدیع چھ قدم پر ریل کر لائے کسیقدر زیادتی جو کی
نور الدہر نے غصے مین خنجر پر ہاتھ ڈالا کہا والد نامدار لامر فوق الادب ایسا خنجر مارونگا کہ آنتین نکل
آئینگی بدیع نے بھی خنجر کھینچا کہا او جوانامرگ مین اسطرح بھی موجود ہون جب دونون نے خنجر کھینچے
صاحبقران بیتاب ہو گئے نعرہ کر کے جھپٹے ادھر سے لقا نے ضیغم وغیرہ کو بھیجا صاحبقران
نے بیچ مین آکر دونون کو روکا فرمایا کیا جہالت ہی نور الدہر نے ابھو صاحبقران کو دیکھا
سلام نہ کیا بدیع الزمان کو بہت ناگوار ہوا کہا او نالایق حضور کو سلام نہ کیا اسقدر مغرور ہو گیا
صاحبقران سے عرض کی آپ الگ ہوجائین مین اس نالایق کی مشکین باندھکر لاؤن گا
نور الدہر نے کہا مین کل لشکر کو جواب دونگا ادھر ضیغم خون آشام نے آکر نور الدہر کو روکا کہا
قدرت فرماتے ہین پلٹ آؤ کل سمجھا جائیگا نور الدہر نہ مانتے تھے خود لقا تخت سے اتر کر آیا نور الدہر
کو سمجھایا اپنے ساتھ لیکر پلٹا ادھر صاحبقران نے بدیع الزمان کو ہیرا شیر کو بہلاتے ہوئے لشکر مین
لائے بروقت رخصت خورشید روشن تن نے حکم دیا ان مسلمانون کو تنبیہ اور طور سے ہوگی ایک
ہفتے کی ہمنے مہلت دی آپسمین صلاح کر کے سجدہ کر لینگے ورنہ زمین و آسمان انکا دشمن ہو جائیگا ایسے
ایسے کلمات مہملات کہتا ہوا نور الدہر دلبند ہور کو ساتھ لیکر اپنی بارگاہ مین آیا مصروف عیش
و نشاط ہوا یہان صاحبقران مع جملہ سرداران تہمتن بارگاہ شاہی مین تشریف لائے شعبدہ بازی
خورشید سے حیران پریشان ہین کہ ہرکارون نے آکر خبر دی خورشید روشن تن
نے ایک ہفتہ جنگ موقوف رہنے کا حکم دیا ہی بعد ایک ہفتے کے طبل جنگی بجیگا صاحبقران
نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی فرمایا دیکھون فلک شعبدہ باز اس زمین پر کیا گردش دکھاتا ہے
کوکب روشنضمیر بھی خاموش بیٹھا ہے نور الدہر کے مبہوت ہونے کا ذکر ہوا بدیع الزمان نے کہا اگر قبلہ
و کعبہ مجھکو واپس لاتے مین اس نالایق کو ضرور قتل کرتا بالکل اسنے ادب قاعدے کو فراموش

کیا برائے تسلیم صاحبقران نہ جھکا کوکب نے کہا اے شیر بیشۂ صاحبقرانی یہ مقدمات سحر ساحری
ہین نورالدہر ایسا سعادتمند برائے تسلیم نہ جھکے بس اپنے ہوش مین نہین ہے وہ کایت و شکایت بیکار ہے
غلام تدبیرین کر رہا ہے ابھی تک یہان کی حال کو نہین سمجھا یہ تو سب کو ظاہر ہوا کہ ایک ہفتہ جنگ
نہوگی شاہپور شیر دل نے ایرج نوجوان کو خبر دی کہ یہان سے تین کوس پر صحرائے سبزہ زار
ہے وہان بیحساب شکار ہے صاحبقران سے مہلت لیجیے جنگ بھی موقوف ہے چلکر شکار کھیلے ایرج
کو شوق شکار ہوا دست بستہ دنگل سے اُٹھے صاحبقران کے سامنے آکر کھڑے ہوئے صاحبقران
سے عرض کی کہ کل صبح کو غلام کو واسطے شکار کے حکم دیا جائے صاحبقران نے فرمایا کہ
ایسے دشمن کا سامنا ہے کیونکر واسطے شکار کے حکم دیا جائے عرض کی ابھی خبر پائی ہے کہ یہان
سے تھوڑی دور پر شکار بیشمار صحرا سبزہ زار ہے بہت جلد واپس آونگا صاحبقران جانتے ہین
کہ یہ آتش خو شعلہ مزاج پہلوانون کے سر کا تاج ہے اگر مہلت نہ دونگا ملول و حزین ہوگا مجبوری فرمایا
دور جانیکا ارادہ نہ کرنا عرض کی غلام دن بھر صحرا مین رہیگا بہت جلد واپس آئیگا ایرج کو رخصت
دیکر صاحبقران نے دربار برخاست کیا ایرج نے سلیم و فہیم کو حکم دیدیا بوقت سحر سامان شکار مہیا رہے
نماز بھی جاکر صحرا مین پڑھینگے کارگزارون نے رات ہی کو سامان شکار مہیا کیا بوقت سحر ایرج
نامور لشت کرہ بن اشقر پر سوار ہوے چند سرداران کو ساتھ لیکر واسطے شکار کے صحرا مین آئے
نماز پڑھی اب شکار گاہ مین تشریف لائے دیکھا صحرای سبزہ زار ایک جانب کوہ فلک وقار دامن
صحرا گلہای رنگارنگ سے مملو گلہائے خودرو کی خوشبو جابجا طائران زمزمہ سنج نخل گل پر عندلیبان
خوش نوا بر سر سرولب جو قمریون کی کوکو نہرون مین آب صاف و شفاف ہر ایک موج مثل شمشیر خارا
شگاف حباب لب جو رشک چشمان خوبرو زلف سنبل کو پیچ و تاب موئے مشکین مہوشان کا جواب
ایک جانب نرگس شہلا مصروف تماشائے صحرائے پُر فضا طائران نغمہ سرا بزبان بے زبانی
تعریف باغبان قضا و قدر مین مصروف جوش محبت شمشاد و صنوبر مین قمریون کی کوکو موقوف
شاخ گل پر بلبلین پھول کر بیٹھین غنچہ منقار سے گلریزیان کر رہی ہین دم محبت جوانان چمن کا
بھر رہی ہین ہر نخل پر صدہا طائر شاہزادہ یہ سیر دیکھکر نہایت شگفتہ ہوا کمان کیانی کو
دوش سے اُتارا تیر کو بجر کمان مین پیوستہ کیا ایک طاؤس کو تاک کر تیر مارا

تیر جا کر سینہ پر طاؤس کے پڑا وہ طاؤس تیر کھا کر بلند ہوا افسوس ہیہات کی آواز دی شاپور دور سے
دیکھ رہا ہے کہ طاؤس کے آواز دیتے ہی درۂ کوہ سے صدہا عقاب و باز بلند پرواز وغیرہ تڑپتے ہوئے
نکلے آواز سے طائران کے گرد بھی انتہا کی اُٹھی صحرا میں تاریکی ہو گئی بعد چشم زدن جو روشنی
ہوئی دیکھا شاپور نے ایرج نوجوان پشت مرکب پر نہیں ہے گھوڑا کوتل کھڑا ہوا سموں سے خاک
اُڑا رہا ہے اب سرداروں پر وہ طائر تڑپ تڑپ کر گرنے لگے جس پر جو طائر گرا کمر میں پنجہ دیا سردار
کو اُٹھا کر درۂ کوہ میں لیگیا تھوڑے ہی عرصہ میں جملہ سرداران کو اُٹھا کر طائر لیگئے شاپور کے ہوش
اُڑے بدحواس ہو کر بھاگا بیلے قراول بھی منتشر ہوئے افتان وخیزان با حال پریشان طرف
لشکر کے چلے صبح کے وقت گوشہ لشکر صاحبقران پر بارگاہ بہار و باغبان آراستہ تھی
اپنے خیمہ سے نکلکر سمت بارگاہ شاہی جاتے تھے کہ صحرا سے رونے کی آواز آئی باغبان نے پلٹ کر
دیکھا مہتر شاپور شیردل و چند ملازمان ایرج حیران و پریشان بھاگے ہوئے آتے ہیں باغبان
نے بڑھکر پوچھا کیوں مہتر شاپور خیر تو ہے شاپور نے تمام کیفیت صحرا کی بیان کی کہا ای باغبان ہم
صحرائے سبزہ زار میں جاکر لٹ گئے اپنے آقا سے چھٹ گئے شکار بھی نکرنے پائے کہ خود شکار ہوئے
بہار نے کہا ای باغبان اس سرحد تک کی کیفیت ظاہر ہونا بہت دشوار ہے اُس شعبدہ باز نے کل
سر میدان کہا کہ مسلمانوں کی تنبیہ اور طور سے ہوگی وہ شعبدہ ظاہر ہوا ہے ابھی جاکر گرتی ہوں
بلکہ شاپور کو روکا کہ صاحبقران کو خبر نکر یہ مقدمہ سحر و ساحری ہے جو سردار وہاں جائیگا مبتلاے
بلا ہوگا باغبان تو اسباب سحر درست کرنے لگا مگر بہار و مخمور طاؤسان زرین بال پر سوار ہو کر
چلیں چہرے غصے سے گلنار عقب میں مخمور آگے آگے بہار مخمور نے کہا اے بہار جادو
سمجھ کے سحر کرنا جب ہمارا شاہزادہ والاقدر شیر صولت رستم شوکت اپنے والد نامدار سے لڑ کر
پلٹا تھا اُس شعبدہ باز نے یہ کلمہ باواز بلند کہا تھا کہ ان مسلمانوں کی اور طور سے تدبیر کیجائیگی
وہی سحر و ساحری شروع ہوئی معلوم ہوتا ہے یہ صحرا جسمیں جاکر ایرج نوجوان پھنسے شعبدہ بازی
سے مملو ہے مقام افسوس ہے کہ یہاں کا حال بخوبی نہ دریافت ہونے پایا حالات طلسم ہوش ربا
افراسیاب لعین ظالم سے سالہا سال لڑے یہاں کا حال اگر معلوم ہوتا تو اس مکار کو لطف ملتا
سالہا سال سے یہ ملک آباد و دربندوں کے سحر دیکھے کوکب ایسے بادشاہ مجبور ہو گئے تھے لاچار تھے

بہار نے پلٹ کر جواب دیا اے مخمور فلک درپے آزار ہی کوشش ہماری بیکار ہے افراسیاب ایسا شخص مارا گیا اُسکے بعد بھی چین نہ ملا آخر اُسنے جو دعوے خدائی کیا ہی کوئی تو ایسا بھروسا ہے اب تو جاتے ہین سب حال کھل جائیگا یہ کہتی ہوئی بہار اُسیوقت صحرا مین پہونچی کہ صدہا سرداران ایرج کو طائر اُٹھا لیگئے اندر سے درہ کوہ کے برقین چمک رہی ہین بہت سے سرداران ایرج غائب ملازم قتل بھی ہوئے وہ طائران صحرا تڑپ تڑپ کے گر رہے ہین کوئی عکس سے طائر کی گر گیا کسی کے پروبال نے کام خنجر بُران کا کیا اسی طور سے گرا کہ سوار کے دو ٹکڑے ہوئے پیدل بھاگ کر جان بچاتے ہین بعض گوشون سے طائرون پر تیر اندازی کر رہے ہین تیرون سے طائر زخمی ہوے بہار نے جو ہنگامہ دیکھا گلدستۂ سحر جھولی سے نکالا غنچہ دہن وا کیا بصد رنگینی اس مصرعہ کو پڑھا گلدستہ مارا ایک طائر نے گلدستہ پر طمانچہ مارا گلدستہ پھٹا پھولون سے شعلہ ہاے آتش نکلے کئی طائر بھی جلے گلدستہ بھی جلکر خاک ہوا رنگ سحر بہار نہ جما تین بار گلدستے بہار نے مارے چالیس پچاس طائر جلکر خاک ہوئے مخمور نے دیکھا ایک آندھی سیاہ درہ کوہ سے اُٹھی تمام صحرا پُر غبار ہو گیا بہار کا دم گھٹنے لگا قصد کیا پرواز پیدا کر کے نکل جاؤن الگ سے سحر کرون اُس غبار سے ایک طاؤس زرین بال پیدا ہوا بہار پر گرا ہر چند بہار نے اپنے کو بچایا چاہا سحر کر کے طاؤس کو جلادون طاؤس نے پنجہ کمر مین بہار کے دیا بہار بیہوش ہو گئی اُٹھا کر بہار کو درہ کوہ مین لیگیا مخمور حال بہار دیکھکر بیتاب ہو گئی پڑھکر دانہ یاقوت احمر کا مارا سحر سے ایک مرغ زرین پیدا کیا اُس مرغ نے ہزارہا طائر چیر کے پھینک دیے پھر آندھی اُٹھی وہی طاؤس جو بہار کو لیگیا تھا ہیہات افسوس کہتا ہوا درہ کوہ سے نکلا مرغ زرین سحر مخمور پر جا پڑا ایک پر مارا کہ وہ مرغ جلگیا اب تڑپ کر مخمور پر گرا اس زور شور سے آواز ہیہات دی کہ مخمور بھی بیہوش ہو گئی طاؤس نے آکر مخمور کو اُٹھا لیا درہ کوہ مین لیگیا باغبان قدرت آگے پہونچا اُسنے بھی سحر کر کے تیر برسائے بہت سے نخل کاٹے طائر مارے ایک باز تڑپتا ہوا درہ کوہ سے نکلا خبردار خبردار کہکے جھپٹا باغبان کو بھی غش آیا باز باغبان کو بھی اُٹھا کے لیگیا باغبان و بہار و مخمور کے ساتھ والے سحر کر کے لڑنے لگے طائرون پر کسی کا دام سحر نہ پڑا صدہا کو اُٹھا لیگئے یہ خبر ہرکارون نے کوکب روشنضمیر کو پہونچائی یہ حال پر ملال سنکر

کوکب بیقرار ہو گیا فوراً پشت مرکب پر سوار ہوا اُسوقت آکر پہونچا کہ ملازمان ایرج کا تو نشان بھی نہین ملتا ملازمان باغبان سحر کر رہے ہین درہ کوہ سے طائر نکل کے اونکو اوٹھا لیجاتے ہین بس کوکب کمر ہمت چست باندھکر پشت مرکب سے کودا ایک گولا مارا کہ تمام صحرا آتش بہار ہو گیا سب طائر زمزمہ سرائی بھولے آتش سحر کوکب سے ہزارون جلکر خاک ہوئے نخل کٹ کٹ کر گرے برقین چمکین رعد گرجا خود بھی ہاتھ مین تیغ کھینچکر جانوران پرند و گزند کو قتل کرنے لگا یہ خبر ہلکارون نے صاحبقران زمان کو پہونچائی امیر سوار ہو کر چلے بادشاہ بھی تخت پر سوار ہوے عمرو رکاب صاحبقران سے لپٹا ہوا فریاد کر رہا ہے کہ اے شہریار وہ صحرا سحر و ساحری سے معمور معلوم ہوتا ہے ایرج تو غیر ساحر تھا مگر مخمور و بہار و باغبان تو ساحران کامل و اکمل تھے سنتا ہون اونکی بھی وہی صورت ہوئی بازو عقاب درہ کوہ سے پیدا ہوتے ہین ہزارہا کو اوٹھا کے لیگئے بہار نے کوئی طریقہ اُٹھا نہین رکھا لیکن کچھ زور نہ چلا حضور اسوقت نہ جائین صاحبقران نے فرمایا غیر تو جاکر اپنی جان دے اور مین اپنے کو بچاؤن تماشہ بھی دیکھنے نہ جاؤن یہ فرماتے ہوئے اسیوقت پہونچے دیکھا کہ کوکب روشن ضمیر اُس صحرا مین مثل شعلہ جوالہ طائرون سے لڑ رہا ہے تمام صحرا کو جلا کر خاک کر دیا ہے دامنہ کوہ لاشہ ہائے طائران سے بھر دیا ہے تیغ برق مثال ہاتھ مین ہے اے ایرج نوجوان بیقرار ہائے فرزند کہکے نعرے مار رہا ہے طائرونکو للکار رہا ہے لڑتا بھڑتا بر سر کوہ پہونچا اسقدر گولے مارے کہ تمام پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پہاڑ کے درخت بھی کاٹ ڈالے طائر ہزارون مارے گئے مگر تانتا طائرون کا کم نہین ہوتا زرہ و لباس کوکب منقارون سے نوچکر پھینک دیا دم شمشیر پر خود گلے رکھتے ہین خود موت کا مزہ چکھتے ہین صاحبقران ملاحظہ کر رہے ہین کہ بر سر کوہ فلک شکوہ کوکب دریاے خون مین نہایا ہوا لباس تمام پارہ پارہ جسم تمام چھنا ہوا منقار طائران کی ضرب سے تمام جسم فوارہ بنا ہوا لیکن جرات مین کوکب کے فرق نہین جس طائر کو پکڑ پایا چیر کر پھینک دیا کسی کو تلوار سے قتل کیا کسی پر نگاہ قہر ڈالی برق چمک کر گری طائرون کے سر کٹکر زمین پر گرے پھر بھی کامل کوکب روشن ضمیر اُس پہاڑ پر لڑا طائرون کا نکلنا موقوف نہین ہوتا صاحبقران زمان ملاحظہ فرما رہے ہین کہ کوکب مجمع طائران سے مثل برق تڑپ کر بلند ہوا چند قدم بلند ہو کر سر جھکایا کڑک کر پہاڑ پر گرا یہ سمجھ لیا کہ ان طائرون کا بنانے والا اندر پہاڑ کے بیٹھا ہوگا جب اوسکو جاکر مار دونگا تب یہ بلا دفع ہوگی کئی درجے

اس پہاڑ کے تھے کوکب نے ٹکریں مار کر بختی اُن درجون کو مٹایا اتنی بڑی مصیبت اُٹھا کر درجے توتوڑے
اسقدر زخم داری کہ جھومتا ہوا اندر درۂ کوہ کے گرا فرط زخم داری سے اسقدر خون جسم سے بہا کہ
چہرہ سفید ہو گیا ظاہر ہے کہ خون جسم مین باقی نہین رہا جسوقت کوکب درۂ کوہ مین ہو بخا دیکہا کہ
کوہ تو گر چکے تھے دور سے صاحبقران بھی دیکھ رہے ہین اندر درہ کوہ کے جہان پر کوکب جا کر گرا ایک قبر
بنی ہوئی ہے اُس سے طائر نکل رہے تھے کوکب نے تعویذ قبر پر قبضہ مار النعرہ شیرانہ کیا او نام چھپا ہوا سحر
کرتا ہے باہر نکلکر مقابلہ کر ہم بھی دیکھین کیسا بہادر ہے قبضہ شمشیر جو غصہ مین تعویذ قبر پر مارا ایک
چھناکا ہوا تعویذ قبر پھٹا ایک سنہرا تیلہ قبر سے نکلا اس زور سے ایک آواز دی کہ تمام پھر اتھرا گیا کوکب
ایسے شیر دل کو غش آگیا لہرا کر گرا تیلے نے کمر مین پنجہ دیا کوکب کو لیکر غرق زمین ہوا گوشہ قبر سے دھوان
نکلا تمام صحرا تاریک ہو گیا وہ گھڑی کامل اس جنگل مین غبار بلند رہا صدائین مختلف آئین بعد عرصۂ
دراز روشنی ہوئی اسوقت صاحبقران نے دیکھا وہ پہاڑ وہ قبر وہ لاشہا طائران سب غائب ہو گئے صرف
ایک صحرا اکو ویران کف دست میدان جسمین نہ انسان نہ حیوان بونڈ ے گرد کے اوٹھ رہے ہین جنگل تپ رہا ہے
اژدر جا بجا ریتی مین شدت تشنگی سے لوٹ رہے ہین دھوپ تھراتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جسکی جسم پہ پڑ کر
ذرۂ ریگ رواں پڑ گیا صاف ظاہر تھا چنگاری نے جسم کو جلا دیا یہ حال جو صاحبقران نے دیکھا کہ مقام تبدیل
ہو گیا اب پریشان ہوئے بادشاہ تخت سے کود صاحبقران سے لپٹ گئی کہا ای جد عالی تبار برائے
خدا پلٹ چلیے یہان کس سے مقابلہ کیجیے گا بالکل مقام تبدیل ہو گیا حقیقت مین صاحبقران بھی حیران
ہین کہ کس سے مقابلہ کرون کسکو تو کون کسکو بڑھ کر روکون بادشاہ بھی دامن نہین چھوڑتی عمر وبھی کہتا ہے
حضور دالبس ہون یہ نیا مقام ہے کہ سب علامتین تبدیل ہو گئین انشاء اللہ دین فکر کرونگا خالی اس
جنگل مین سر ٹکرانے سے کیا فائدہ جملہ سردار بھی یہی کہہ رہے ہین صاحبقران کو کچھ نہ بن پڑا مجبور لاچار آنکھون مین
آنسو بھرے ہوئے پلٹے بارگاہ حشامی مین داخل ہوئے وہ دن سارا تڑپ تڑپ کر کاٹا ہر طرف سے
ہائے ایرج رونے کی آواز آتی ہے لشکر کوکب مین ہنگامہ بلند ہائے مخمور و بہار کنیزین دردمند
یہ خبرین ہرکارون نے خورشید روشن تن سے جا کر کہین قہقہہ مار کر ہنسا کہا اسے بچہ
بندگان من قدرت کو ہماری دیکہا اب قدرت کی لنگاہ مسلمانون سے پھری سب انکی سا
دشمنی کرینگے ذرۂ ریگ بیابان ستارہائے آسمان ان سب پر آنکھین نکالینگے بختیارک نے کہا

خداوند حمزہ صاحب اسم اعظم قاتل ساحران عالم ہوا اب جسدن طبل جنگی بجیگا نور الدہر و لندھور میدان مین
جائینگے حمزہ سامنے آکر اسم اعظم پڑھ دیگا سحر اتر جائیگا یہی جوان تلوارین کھینچکر آپ پر آ گرینگے اس
زور شور سے لڑینگے کہ جان بچانا دشوار ہوگا پہرے کے پہرے اسے دبینگے حمزہ خود لڑتا بھڑتا بارگاہ مین گھس آئیگا اسکی تیغ
برق شعار سے کون پناہ پائیگا یہ سنکر خورشید بہت ہنسا کہا او شیطان بے ایمان تم ہماری عملداری کو شہر باختر سمجھا ہے
حمزہ کا علاج بھی خود بخود ہو جائیگا یہ طائران صحرا نشینگان فرہا حمزہ کا بھی علاج کر لینگے اوسی کے ہاتھ اوسکے
دشمن ہو جائینگے مسلمان شکست فاش کھائینگے قدرت نوشادی کی حمزہ کے تقدیر کردی اور حمزہ کے قتل کا
اوسی کی ہاتھ سے انتظام کرالینگے یہ سپہ سالار مغرور ہو گیا اسکا غارت کرنا منظور ہے ہرکارون نے یہ خبرین
صاحبقران کو سامنے آکر بیان کین امیر نے فرمایا بیہودہ بکتا ہے اوس ملعون کی کیا حقیقت ہے پروردگار
مالک مختار ہے بندہ مجبور و لاچار ہے اچھی بات تو یہ تھی دن تمام ہوا کوتوال فلک فوج ثوابت و سیارگان کو ہمراہ
لیکر واسطے طلایہ کے اوٹھا انتظام فلک نیلی مین مصروف ہوا یہان صاحبقران زمان دربار مین جلوہ فرما ہین کہ
پہلوان عادی نے آکر سرخ کاغذ ہاتھ مین صاحبقران کو دیا امیر نے اوسپر صاد کرکے فرمایا آج طلایہ لشکر اسلام اس
حقیر سے متعلق ہے مقبل سے کہو مرکب تیار کرے جملہ سرداران شجاعت جان نثاران صف شکن اپنے مقام سے
اوٹھے عرض کی ای یاور غریبان و ای دادرس بیکسان یہ اقلیم پر آشوب ہے ساحر شعبدہ باز کا سامنا حضور برای
طلایہ تشریف نہ لیجائین یہ انتظام غلامان خوش انجام بوجہ احسن کر لینگے صاحبقران نے فرمایا بعد سال بھر کے
یہ خدمت میرے متعلق ہوئی ہے خدمت اپنی اہالیان لشکر سلطنت سے بہتر جانتا ہون ہرچند سردارون نے
سمجھایا صاحبقران نے نہ مانا چند ملازمان بہرام و سر خیل وفاداران مقبل وفادار ان خواجہ کو ہمراہ
لیکر برای انتظام طلایہ تشریف لائے جابجا انتظام کیے پھرتے پھرتے ایک گوشے پر تشریف لائی واضح رہے
ناظرین والا مقام ہو کہ افسر طلایہ پر واجب ہے اس طور سے انتظام کرے کہ لشکر حریف شبخون نہ مار سکے لشکر
مین چوری نہو یہ سب انتظام متعلق افسر طلایہ ہین ہر مقام پر صاحبقران نے سوار پیدل برای انتظام
چھوڑ دیے پھرتے ہوئے کنارے لشکر پر آئے عمرو ساتھ ہین دیکھا سامنے دریا ہے لشکر حریف موج
مار رہا ہے حاضر باش کی صدائین بلند ہیجانی باختری منتری حصاری ہمراہیان لقا مغرور و متکبر
بربادی لشکر اسلام کی جو خبرین سنی ہین خوش بیٹھے ہین ضیغم خون آشام خالو سے قدرت لقائی بدانجام
تین لاکھ سوار سے طلایہ پھر رہا ہے قصد کرتا ہے کہ لشکر صاحبقران پر جا پڑون میر طلایہ سے

بڑھ کر لڑوں صاحبقران زمان کو جو دیکھا گھبرا کر پیچھے ہٹا حوصلہ پست ہوا عرصہ دراز تک صاحبقران
سامنے لشکر لقا کے کھڑے رہے اسی خیال سے کہ شاید نامرد بے ادبی کرے جب صاحبقران نے دیکھا
کہ ضیغم طلایہ لیکر ہٹ گیا پشت اشقر سے اُترے ٹہلتے ہوئے پہلوے لشکر پر سایہ نخل میں آکر ٹھہرے
خواجہ اسوقت تک ساتھ ہیں امیر کے کان میں رونے کی آواز آئی بلک بلک کر کوئی روتا ہے پکار
رہا ہے او ظالم مجھکو قتل نکرنا دیدار فرحت آثار بزرگان کا مشتاق ہوں افسوس کسی نے خبر
ہمارے جد عالی تبار صاحبقران نامدار کو نہ پہونچائی کہ وہ آکر اس جلاد صاحب بیداد سے ہمکو
بچاتے افسوس بیکس و بے بس ہو کر قتل ہوتے ہیں اپنی تنہائی پر روتے ہیں صاحبقران نے فرمایا
خواجہ یہ کس درد مند کی آواز ہے کلام حسرت انجام میں کیا سوز و گداز ہے صاف ایرج نوجوان کی آواز آتی ہے
تڑپ تڑپ کر میرا نام لیتا ہے عمرو نے کہا اے شہریار بقول کوکب وغیرہ یہ تمام صحرا سحر و ساحری سے مملو
ہیں وقت شب ہے اس آواز کا خیال نفرمایئے بلکہ لشکر میں صاحبقران اپنے مقام سے اٹھے کہ پھر آواز آئی
ہاے کون جا کر میرے دادا جان سے میری خبر کہے کہ غلام آپکا قتل ہوتا ہے کسی نے قاسم نوجوان کو بھی آگاہ نہ کیا تم بیلتن
نے بھی خبر نہ لی ع وای برباد گرفتاری ما + اتنے صاحبقران بیتاب ہو گئے کہا خواجہ صاف ایرج کی آواز
ہے بلاے ناگہانی میں وہ شیر مبتلا ہے بزرگون کا نام لیکر پکار رہا ہے یہ کہکر صاحبقران دوڑے سامنے ایک چاہ
کہنہ بنا ہوا ہے اوسی چاہ سے یوسف قاسم کی آواز آتی ہے عمرو تو الگ کھڑا ہے صاحبقران لب گردان
پر اُس چاہ کے چڑھ گئے جھک کر دیکھا ایرج نوجوان روح روان قاسم عالیشان مسلسل و مطوق چت پڑا ہے
ایک جلاد خنجر برہنہ کھینچے ہوے قصد کرتا ہے کہ سر کاٹ لون ایرج بلکتا ہے دم شمشیر پر ہاتھ رکھدیتا ہے کہ او ظالم
چند ساعت کی مہلت دے خنجر روک لے میں چاہتا ہوں اپنے بزرگون کو یاد کرون اپنے جد سے فریاد کرون وہ جلاد کہتا
ہے او جوان خاموش ملکہ اختر جادو نے حکم دیا ہے سر کاٹ کر تیرا پاس بادشاہ طلسم اختریہ کے لیجاؤنگا خلعت
انعام و جاگیر پاؤنگا یہ آفت جو صاحبقران نے دیکھی آنکھوں کے نیچے اندھیرا آگیا عمرو دور سے پکار رہا ہے
یا صاحبقران برای خدا پلٹ آیئے اس شعبدے پر خیال نفرمایئے ہاتھ سے صاحبقران کے دامن صبر
چھوٹ گیا شیشہ دل سنگ بدعت سے اُس جلاد کے ٹوٹ گیا نعرہ کرکے پھاند پڑے عمرو نے دیکھا جب صاحبقران
پھاند پڑے اُس کنوین سے بھڑک کر شعلہ ہاے آتش نکلے صداے مہیب آئی زمین تھرائی وہ کنوان وہ مقام نظرون سے
ناپدید ہوا عمرو اشقر کو تل لیکر طرف لشکر اسلام کے بھاگا یہان بادشاہ لشکر اسلام نے خواب پریشان دیکھا روتے ہوئے

بارگاہ مین تشریف لائی فرما رہی ہین کہ یارو داد اجان کی خبر لاؤ عیارون نے قصد کیا ہی کہ جائین دریای لشکر مین تلاطم ہوا ہای صاحبقران کی آواز آئی گھبرا کے باہر نکل آئے دیکھا خواجہ مرکب صاحبقران کی باگ تھامی ہوئی روتی ہوئی آتے ہین جسنے حال پر ملال سنا گریبان چاک کیا خاک منھ پر ملی ہاے صاحبقران کی صدا بلند کی بادشاہ نے بڑھکر فرمایا خواجہ برای خدا مفصل حال بیان کرو جدعالی تبار پر کیا سانحہ گذرا اپنے رات کو خواب پریشان دیکھا صبح سے گھبرا رہا ہون عمرو نے منھ پیٹ لیا تمام کیفیت رو رو کر بیان کی کہ وہ یوسف کنعان جرات چاہ مین گر کر غائب ہوا فلک نے ہمکو لوٹ لیا ہر چند ہمنے منع کیا نہین معلوم کیا سانحہ دیکھا کہ چاہ سی کنوئین مین پھاند پڑے بعد تھوڑی دیر کے وہ کنوان بھی غائب ہوگیا مین بدنصیب اپنے آقا کو کھو آیا یہ خبر وحشت اثر جو عمرو نے بیان کی سردارون کے کلیجے پھٹ گئے بادشاہ نے تاج زمین پر دے مارا خواتین معظمہ محل سے نکلنے لگین مقبل نے بڑھکر آواز دی یارو آنکھین بند کر دو بیبیان نکل آئین قنایتین استادہ ہونے لگین تمام سردار سر پیٹ رہی ہین ہنگامہ عظیم برپا ہو عمرو نے بڑھکر بادشاہ کو سنبھالا عرض کی ای شہریار برای خدا اپنے کو سنبھالیے ایسا نہو تمام لشکر متفرق ہو جای دہ بچیا دباو ڈالے ابھی لشکر تمام ہو جائیگا بمشکل بادشاہ کو سنبھالا بارگاہ مین لا کر پہونچا جملہ عیار حجبہ بردار بارگاہ مین حاضر ہین ہر ایک کا یہی قول ہی کہ ہم جا کر صاحبقران کو تلاش کرین بادشاہ جمجاہ طرف خواجہ کے متوجہ ہوے کہا آپ ہمین کیا سمجھاتی ہین بدون آپ کی کوشش کے مطلب ہی حاصل نہو گا طریقے سی ظاہر ہو کہ وہ بغیر کسی طلسم تھا کو کب لیسا بادشاہ عالیجاہ کس زور شور سے لڑا آخر مبتلای بلا ہوا سوے علامت طلسم کی ساحر کی یہ مجال نہ تھی کہ ان ساحران اولوالعزم کو گرفتار کر لیتا عمرو نے کہا ای شہریار غلام کے دل کو کب قرار مگر مفلسی کی محبت بھی بیکار رہی اس جستجو مین ہزار ہا روپیہ کا صرف ہی بدون زر جستجو کیا کرون بادشاہ زادہ سیو قت لاکھ روپیہ منگا کر سامنے خواجہ کے پیش کیے بہرام وغیرہ نے کہا ہم بھی خدمتگذاری کرینگے عمرو نے کہا جو کچھ کرنا ہو خزانہ سے نکالیے مین رنگ روغن تیار کرون تلاش کر کے صاحبقران کو لاؤن یہ تو مجھے خوب یقین ہی کہ سب صاحب عنایت کرینگے خدمتگار سائیس ایک ایک مہینہ کی تنخواہ دینگے جو جن صاحب کو منظور ہوا لا کر پیش کرین نقدہ حریتہ قرضہ خفیتہ صاحبقران کے واسطے سب نے خواجہ کو روپیہ دیا بحساب روپیہ جمع ہوا بادشاہ کو مطمئن کر کے خواجہ جستجوے صاحبقران مین روانہ ہوے پہلے تو عمرو لشکر لقا مین آیا خیال ہوا بختیارک اس راز سے آگاہ ہو گا آخر بشکل چوبدار بنی ہوے خیمے مین بختیارک کے آئے

بختیارک کا ہنسنے لگا کہا اُستاد مجھے بھی حال صاحبقران سُنکر طریخ ہوا عمرو نے خنجر نکالکر بختیارک کو دکھایا
کہا مالک جی سچ تبلاؤ کہ صاحبقران زمان کو کون لیگیا بختیارک نے قسمیں کھائیں کہ مجھے یہان کچھ رازو
نیاز میں دخل نہیں ہی عمرو نے دیکھا اسکی کلام سے بوے صداقت آتی ہی یہ بھی ظاہر ہوا کہ خورشید روشن تن
نے اسکو اپنا رازدار نہیں کیا بارگاہ خورشید میں بصورت مبدل آئے کہ شاید کوئی کچھ ذکر کرے ہر کاروں نے
جو خورشید سے خبر کہی اسنے سُنکر یہی جواب دیا وہ طائر نہیں فرشتے تھے ان سکو اوٹھاکر لیگئے عمرو عرصہ دراز
تک ٹھیرا کچھ ذکر صاحبقران نہ آیا لاچار اسکی بارگاہ سے بھی نکلا سارے لشکر کو چھانا ہر ایک سے صورت
بدلکر پوچھا کسی نے کچھ نشان نہ تبلایا مجبور لاچار حیران و سرگردان طرف صحرا کے چلا اکثر دیہات و قریات
مین دیکھا وہان بھی یہ سنا پایا خورشید روشن تن کی خدائی کے معتقد ملے ہر مقام پر دیر بنے ہین تصویر
خورشید روشن تن کو سجدہ کرتے ہین تین دن کامل عمرو دوڑ دوڑ پھرا کچھ نشان اپنے آقا نامدار کا نہ پایا بت
لاچار ہوے صورت تبدیل کرکے ایک گویے کی صورت بنکر تیار ہوا عالم یاس مین صحراے سبزہ زار مین
بیٹھکر یاد مین اپنے آقا کے نے نوازی کرنے لگا اشعار فراق و الفاظ اشتیاق کبھی بیقراری کبھی اشکباری یہی
خیال ہی کہ کیون خواجہ اب جو مین بدون حصول گوہر مراد لشکر مین جاؤنگا سرداروں کی کلیجے پھٹ جائینگے
ناموس بیتاب ہو کر محلات سے نکل آئینگی حقیقت مین کیفیت لشکر بھی عرض کرنا واجب و لازم ہی کہ جب زمانہ
ایک ہفتے کا گذرا خورشید روشن تن نے طبل جنگی بجوایا نور الدہر جو سید انمیں آے فرامرز عاد مغربی
نے مقابلہ کیا دو دن کی کشتی مین نور الدہر فرامرز کو باندھکر لیگئے جب خورشید روشن تن کا
سامنا ہوا فرامرز نے سجدہ کیا ایک دن نور الدہر پر میدان داری کرتے ہین ایکدن
لندھور جسکو زیر کرکے لیگئے اوسنے خورشید روشن تن کو سجدہ کیا بادشاہ یہ خبرین سُنکر
نہایت مکدر ہوتے ہین تنہائی مین بیقرار ہو کر رو دیتے ہین لشکر پر یہ بدعت خواجہ کی وہ کیفیت کہ چار
پانچ دن مین تمام دیہات قصبات مین تلاش کرچکا آپ گویا بنا ہوا تانین مار رہا ہی آنکھون مین آنسو بھرے ہوے
چشمہ چشم سے دریاے اشک موجزن دل بیقرار آنکھین اشکبار یہی سوچ ہی کہ ہمارے آقاے نامدار پر کیا گذری کس
سے پوچھون کہان جاؤن سر ٹکرا ٹکرا کے جان دون اسوقت اس جوش و خروش مین عمرو نے نے نوازی کی کہ
طائران صحرا مست ہوگئے وآہوان صحرا کے چھالیں بھرتے ہوے جہان سے نَے کی آواز سُنکر مست ہو کر ٹھیر گئے جو کڑی
بھوے طائران ہوا آشیانون سے پھڑک پھڑک کر گر رہے ہین پر انکا عمرو کے سر پر سایہ کیا ہے یہ

سلیمان وقت بنا ہوا نے بجا رہا ہی رنگ بندھا ہوا ہی قضا ہی کا روزیر طلسم اختر یہ ایک نازنین مہ جبین غیرت خسرو خوش خو نام نامی برہمن کج ابرو خال و چشم جادو واس حسن و جمال پر سحاب الم دیر چھایا ہوا وہ ماہتاب آسمان سحر مین طاق حسن مین شہرۂ آفاق تخت پر سوار ہو کر دلکو بہلاتی ہوئی جاتی ہی کہ کان مین نئی طرح سی صدا آنے آئی کوئی شخص خوش آواز بصد سوز و گداز اشعار عاشقانہ گا رہا ہی نظم مصنف موافق مضمون مقام ہذا -

طفلی ہی سی تھے ہم تو ثنا خوان محبت
دکھلا دو ہمین سرو گلستان محبت
پیراہن ہستی بھی مبدل کیا مینے
ہے ورد زبان مصرعۂ دیوان محبت

مکتب مین پڑھا کر تجھے دیوان محبت
اک دام مین پھنسا کر اک طوق بگردن
چھوٹا نہ مگر ہاتھ سے دامان محبت

کہتی ہین کہ کھینچو دل پر داغ سے تمام
قمری و عنادل ہین اسیران محبت
یاد ابروی دلدار کی رہتی ہی قمر کو

برہمن کج ابرو کے کانمین جو یہ آواز آئی دل تو غم والم سے بھرا ہی طرف صدا کے متوجہ ہوئی تخت اوڑاتی ہوئی اُس مقام پر آئی کہ عمرو بیٹھا نے نوازی کر رہا ہی ٹھنڈی سانسین بھر رہا ہی اسقدر اپنے آقا کی یاد مین رو رہا ہی کہ دامن و گریبان آنسوؤن سے تر ہی زمین و آسمان کی کسکو خبر ہے تصور خیالی سی باتین کر رہا ہی کبھی تڑپا کبھی پھڑکا کبھی غزل کبھی ٹھمری گائی برہمن بیقرار ہو گئی تخت ہوا پر ٹھہرا رہا ہی گانے کی آواز پر آنکھون سے آنسو بھی نکل آئے آخر خیال مین آیا اس گانے والے کو باغ مین لیجا کر اپنی بیچلین دل کھولکر اسکا گانا سنین ایک پنجہ سحر کا بنا کر پھینکا وہ پنجہ کمر مین عمرو کی پڑا اسطرح جھپٹ کر اُٹھایا کہ عمرو متموج ہوا سے بیہوش ہو گیا برہمن نے عمرو کو تخت پر ڈال لیا اپنی باغ مین لیکر آئی آپ بصد ناز و انداز مسند پر بیٹھی گرد چند کنیزان ہمراز عمرو کو ہوشیار کیا عمرو کی جو آنکھ کھلی صورت زیبا برہمن دیکھکر گھبرا گیا دعائین دینے لگا پوچھا کیون حضور یہ پیر غلام یہان کیونکر آیا برہمن نے بفصاحت جواب دیا ای شخص نہ گھبرا کہ مجکو تیرا گانا پسند آیا اپنے باغ مین تجکو اٹھا لائی جو تو مانگے گا دونگی گانا تیرا دل کھولکر سنونگی نام تیرا کیا ہی عمرو نے کہا مجکو نر تنگے نواز کہتے ہین میان تان سین صاحب کا نواسا ہون خوب آپکو راضی کرونگا تیور سے عمرو کو یہ بھی دریافت ہوا کہ ضرور کسی پر مائل ہے کسی کی تیغ ابرو کی گھائل ہے ہر بات مین ٹھنڈی سانسین بھرتی ہی عمرو نے نام پوچھا برہمن کج ابرو نام بتایا عمرو نے یہ سمجھ لیا کہ عاشقانہ اشعار اسکو پسند ہین یقین ہی کہ کسیکی محبت مین دردمند ہے یہ مطلع و شعر عاشقانہ مصنف صاحب کا پڑھا نظم

سمجھ چکے تھے کہ اب زخم دل کے بھر آئے
لحد کو اپنا خزانہ سپرد کر آئے

بہار آتی ہی پھر داغ غم ابھر آئے
عدم مین روح فقط ہی کہان تری کو داغ

اس مضمون پر برہمن اسقدر روئی کہ ہچکی لگ گئی عمرو نے کو روک کر قدمونکو بوسہ دیا بدل ہی
پوچھا ای شاہنشاہ خوبی ای سرو باغ محبوبی امیدوار ہون کہ مفصل حال بتائیے کیا تعجب ہے کہ اس
درد کا علاج کرون اسطرح جو عمرو نے پوچھا برہمن کا دل تو بھرا ہوا تھا آنچل دوپٹہ کا منھ پر رکھکر
بہت روئی کہا ای نی نواز میرا درد لا علاج ہی یہ درد ہماری جان لیگا عمرو نے کہا ایسا نفرمایئے جو درد دئے
اسکا علاج بھی پیدا کرنیوالی نے مقرر فرمایا ہی مین جان و دل سے کوشش کرونگا حضور نہ چھپائین مفصل
ارشاد فرمائین ہملوگ گھر گھر جاتے ہین ہر ایک مزاج سے واقفیت رکھتے ہین ضرور آپکا گوہر مدعا تلاش
کرینگے اسطرح جو عمرو نے کہا برہمن کو باتون سے عمرو کی لطف ملا کہا ای نی نواز عجب طرح کا معرکہ ہے
یہ سرحد طلسم اختر یہ مشہور ہی ملکہ اختر جادو اس طلسم کی بادشاہ ہین مین اوسکی وزیر ہون خورشید
روشن تن کا نام نبام ملکہ اختر جادو آیا کہ مسلمان لشکر کشی کر کی قریب قلعہ آگئی تدبیر و تقریر سے اونکو
رو کو اول علامت طلسم پہ برج نوجوان ایک جوان آیا طائرون نے اسکو پکڑ لیا اوسکی تجسس مین کبر جڑے
ساحر آئے علامت طلسم پر مبتلا ہوی پھر تاکید ہوئی کہ صاحبقران صاحب اسم اعظم الہی ہین اونپر
سحر تاثیر نکریگا اونکو کسی مکر سے گرفتار کرو ملکہ اختر نے ایسے مکار کو بھیجا کہ اُس نے صاحبقران کو
بھی بغفلت دام مکر مین پھنسایا ای نی نواز جسوقت قید صاحبقران دربار اختر مین آئی مین بدنصیب
وہان موجود تھی اونکی شان و شوکت دیکھکر عاشق ہوئی وہ آفتاب لب بام چراغ سحری ہو رہے
ہین کل صبح کو ملکہ اونکو قلعہ طلسمی مین قتل کریگی اسوجہ سے مین بیقرار اشکبار ہون کہ ہای وہ ماہ آسمان
جاہ و جلال غروب ہو جائیگا اور تو مجھسے کیا ہو سکتا ہی تڑپ تڑپ کے اپنی جان دونگی صرف اسی شب
کی مہلت ہے سحر کو صبح ہو جائیگی ملکہ برہمن نے جو رو رو کے یہ سب احوال بیان کیا عمرو نے اپنے
کو ظاہر کر دیا کہا ای ملکہ عالم مین اوس شہریار کا عیار ہون اسی جستجو مین مارا مارا پھرتا ہون اب
مجکو اپنے ساتھ بارگاہ اختر مین لے چلیے خوب ثابت ہوا کہ اختر کا ستارہ گردش مین ہی کسی تدبیر سے
اسکو گرفتار کرونگا صورت رہائی صاحبقران پیدا ہو گئی جب عمرو نے صورت اصلی برہمن
کو دکھائی برہمن کو تقویت ہوئی یہ تو بزرگون سے سُن چکی ہین کہ عمرو کشندہ ساحران عالم
ہے کہا اچھا خواجہ میری کنیز کی صورت بنکر تیار ہو جیے وقت بہت تنگ ہے اسقدر رات
آ چکی ہی دیکھیے کیونکہ طلسم اختر یہ مین پہونچین اگر صبح ہو گئی تو پھر کیا ہو سکیگا عمرو نے کہا اگر

دو گھڑی پیشتر بھی آپ پہونچین صحبت مین پہونچتے پہونچتے عیاری کرونگا برہمن نے کہا دیکھون تقدیر
کیا دکھاتی ہے خواجہ عمرو نرگس خواص کی صورت بنکر تیار ہوے برہمن نے تخت سحر آراستہ
کیا خواجہ عمرو کو پہلو مین بٹھلا لیا تخت کو اوڑا کر طرف طلسم اختریہ کے چلی عمرو راہ مین سمجھا جاتا ہی
کہ ملکہ ہوش و حواس درست رکھو دربار مین اختر کے شراب پر میرا انتظام کرادیجیگا جس رنگ مین پہلو ملیگا
فوراً عیاری کرونگا برہمن راہ مین گھبراتی ہے کہتی ہے خواجہ رات بہت کم رہگئی دمبدم سحر
کو زور دیتی ہر چاتی ہی بینک جھپلے پارے قلعہ طلسم اختریہ مین پہونچ جاؤن کیونکر صاحبقران
کو چھڑاؤن عمرو تسکین دیتا ہے تا ہم قلعہ نہ پہونچی تھی کہ ستارہ سحری آسمان پر چمکا برہمن نے کہا
او خواجہ عمرو غضب ہو گیا غم مین ہماری گریبان سحر چاک ہوا خواجہ عمرو بھی پریشان مگر دل
مضبوط کرکے کہا ای ملکہ برہمن وہ اپنے زمانے کے صاحبقران ہین ایسی سختیان اکثر پڑتی
ہین کوئی سبب پروردگار نکالیگا برہمن کے منھ پر ہوائیان اڑنے لگین اوسوقت قلعہ طلسمی
مین آکر پہونچی دیکھا بخوبی صبح ہو گئی میدان خونی کی تیاری ہو چکی ہی فوجین جمع ہو رہی ہین جلاد
آگئے دارین استادہ ہین برہمن مجبور معہ خواجہ عمرو ایک طرف آکر ٹھہری کہ نقارے پر چوب
پڑی ملکہ اختر جادو تخت پر سوار گرد ہزارہا ساحران غدار بڑے کروفر سے آپہونچی برہمن
نے جھک کر سلام کیا ملکہ اختر جادو نے آگر پوچھا کیون برہمن کہان تھین مزاج کیسا ہے آج
تو تم بعد کئی دن کے تشریف لائین برہمن نے کہا کنیز علیل ہے سر مین خلل رہتا ہے آج سے ملنے
خبر سُنی کہ دشمن قتل کیا جائیگا باغی سزا پائیگا کنیز حاضر ہوئی اختر نے پکار کر حکم دیا حمزہ کو قید
خانہ سے لاؤ اب برہمن نے خواجہ عمرو سے اشارہ کیا کیون ای شاہنشاہ عیاران اب سر
میدان شراب کباب کہان خواجہ عمرو نے مجبور ہو کر جواب دیا اب حضور کچھ نہین ہو سکتا اگر
جلسے مین ملکہ اختر جادو ہوتی مین کوئی فکر کرتا یہان عیاری ناممکن ہے پروردگار کوئی
سامان کریگا برہمن نے کہا خواجہ عمرو آپ تخت سے اوتر جائیے مجھسے ندیکھا جائیگا کہ جلاد
اوس افسر کا سر کاٹے لاشہ اونکے دشمنون کا تڑپتے ہوے زمین پر دیکھون یہ بھی جانتی ہون
کہ ملکہ اختر جادو پر قلعہ طلسمی مین غالب آؤنگی اونکے ساتھ دم شمشیر پر گلا رکھ دونگی جو
تمسے ہو سکے وہ کرنا ہمسے صبر نہ ہو سکیگا برہمن نے یہ کہکر خواجہ عمرو کو تخت سے اُتار دیا

آپ تخت اُڑاتی ہوئی قریب تخت اختر جادو آکر ٹھہری جلد یہی خیال ہو کہ جب صاحبقران کو قتل
کا حکم دیگی مین اختر پر سحر کرکے جا پڑونگی جان دیکر بڑونگی ابروؤن پر بل واسطے صاحبقران
کے بیکل اختر کہ رہی ہے صاحبقران کو جلد لاؤ اب دیر نہ لگاؤ جلاد بھی میدان خونی مین
شلنگین لگا رہے ہین ہر سمت سے یہی صدا ہے قیدی کو قیدخانہ سے لاؤ یکایک برہمن نے دیکھا
داروغہ زندان خانہ سر پیٹتا ہوا سامنے ملکہ کے آیا عرض کی حضور بڑا غضب ہوا قیدخانے سے
قیدی غائب ہوا یہ سُنتے ہی ملکہ اختر جادو کے ہوش اُڑ گئے گھبرا کر کہا ارے یارو ایسا کون
دشمن لگا ہوا تھا یا حمزہ کے ساتھ آیا قلعہ طلسمی مین آکر یہ دراندازی کی حکم دیا افلاک جادو
ہمارے کوتوال کو بلاؤ جب کوتوال حاضر ہوا فرمایا ای افلاک جادو کاہنان طلسم نے اس
جوان کو فتاح طلسم اختریہ قرار دیا ہی کتاب مین اسکا نقشہ کھینچا ہے واقف کاردن کی حسب نسب
بھی لکھا ہی اسکا غائب ہونا باعث خرابی ہو خیال حکم خداوند مین دل کو بیتابی ہی ذکر تھا کہ افلاک
جادو کوتوال قلعہ طلسمی کا حاضر ہوا ملکہ اختر جادو نے کہا افلاک جادو تمنے سنا قیدی غائب ہوا
یہ مجال کسی کی نہین ہے کہ قیدی قلعہ طلسم سے باہر لیجای کسی رئیس و امیر کا پاس نکرنا اگر میری گھر مین
پتہ ملے فوراً تلاشی لو پھر ایک مقام مین جاؤ جلد پتہ لگاؤ یہ سُنکر افلاک جادو واسطے تلاش کے چلا
برہمن کج ابرو گھبرا گئی کہ یہ معرکہ کیا ہوا قیدخانے سے اوس شیر بیشۂ جرأت کو کون لیگیا خود ملکہ
اختر سے عرض کی حضور بڑے تردد کا مقام ہی سب متفق بھی کہتی تھے کہ یہ جوان جرأت مین یکتا طلسم
اختریہ کا طلسم کشا ہے کون ایسا دشمن ہے جو ایسے شخص کو لیگیا یہ تو خوب ہم آگاہ ہین اگر یہ جوان
زندہ بچ گیا اہالیان طلسم اختریہ کی خیر نہین ہے حکم ہو تو مین جاکی تلاش کرون ملکہ اختر سمجھی کہ
یہ خیرخواہ دولت ہے اسیوجہ سے پریشان ہو رہی ہے فرمایا ای برہمن ہماری کہنے کی کیا
ضرورت ہے تمھاری سلطنت جو مناسب ہو وہ انتظام کرو اس جان کو بڑی جستجو سے گرفتار کیا
اگر یکر نکرتے دس لاکھ ساحر اسپر دست انداز نہو سکتے صاحب اسم اعظم محترم و محتشم برہمن کے خود
دل کو لگی ہوئی ہے کہا حضور کنیز خوب آگاہ ہے مین بدل و جان کوشش کرونگی یہ کہکی طاؤس
کو اُڑایا قلب دھڑک رہا ہے کلیجہ بھڑک رہا ہے عمرو کا بھی خیال برہمن کو نہ رہا سکے
تخت سے پہلے ہی اُتر چکے تھے برہمن اُدھر گئی مجمع ساحران متفرق ہوا عمرو

بھی ایک جانب حیران و پریشان چلا دل سے باتین کرتا ہوا کہ آقا میرا صاحب اقبال ہی کوئی اور
دوست جدید پیدا ہوا قید خانے سے اوکر لیگیا کہان تلاش کرون ہم کوچہ بکوچہ مارے مارے پھرتے
ہین وہ کسی پری طلعت کے پہلو مین بیٹھے ہونگے یہ بھی دلکو یقین کامل ہے اگر برہمن نشان پائیگی
ضرور راز چھپائیگی دن بھر عمرو کو پھرتے ہوئے گذرا شام کو قریب ایک باغ کے پہونچا دروازہ اوس
باغ کا بند تھا عمرو پشت باغ پر آیا گانے کی بھی آواز کان مین آئی خیال ہوا کہ کہین
شاید اسی باغ مین ہمارا سرو خرامان جرأت ہو کئی دن سے اوس گل کی بو ہمارے دماغ مین نہین آئی
ہی یہ سوچ کی دیوار باغ پر کمند پھینکی دیوار پر چڑھے دیکھا ایک نازنین حور پیکر سمن بر خوش رو خوش خو
کمسن غنچہ دہن رشک چمن حسن مین بے نظیر چہرہ رشک ماہ منیر مسند تا زیر مثل طاوس ملنا ز جلوہ
فرما پہلو مین زبزلہ قاف ثانی سلیمان یہی باتین ہو رہی ہین کہ صاحبقران فرماتے ہین اے
ملکہ ماہ پرور تمنے احسان کیا کہ ہمکو قید خانہ سے نکال لائین ہم مخفی ہو کر نہین رہ سکتے ضرور
ہمارا حال کھلے گا لہذا ہم صبح کو بارگاہ اختر جادو مین جائینگے انشاء اللہ تخت اوسکا الٹ دونگا
اگر قضا لیکر آئی ہے کیا اختیار جو مشیت پروردگار ہو ملکہ ماہ پرور دختر اختر
کہ رہی ہو مین تو نجانے دونگی یہ قلعہ طلسمی ہے مینے بڑی کوشش کی کہ کنیزونکو بھیجکر آپکو منگالیا یہ بھی مینے
خبر پائی ہزارہا ساحر آپکی تلاش مین نکلے ہین آپ بارہ دری سے بھی باہر نہ نکلیے مثل بوے گل اسی
باغ مین مخفی رہیے مین لوح طلسمی تلاش کرونگی تب آپکو جانے کا حکم دونگی یہ جو عمرو نے سنا
صاحبقران کو اس شان و شوکت سے دیکھا جل گیا دیوار سے غصے مین اوترا پہلوے
ملکہ ماہ پرور مین ملکہ کوکبہ وزیرزادی ماہ پرور مثل ستارہ بہ پہلوے ماہ جلوہ فرما ہی وہ بھی
تائید کلام ملکہ کر رہی ہے کہتی ہے ای شہریار حقیقت مین ملکہ بجا ارشاد فرماتی ہین سامنے
ساحران طلسم کے کچھ آپ کا زور نہ چلے گا اختر جادو بادشاہ طلسم ہے چشم زدن مین گرفتار
کریگی اسم اعظم کا بند کر لینا اوسکے نزدیک بہت آسان ہے صاحبقران فرماتے ہین
مین نہ رکونگا کل ضرور بارگاہ اختر مین جاؤنگا خواجہ کو کبہ پر مائل ہوے گلعذار ڈومنی
گا رہی تھی وہ برائے رفع حاجت اوٹھی خواجہ نے اوسکو بیہوش کرکے نذر زنبیل کیا اوسکی
صورت بنکے محفل ملکہ اختر مین آئے خوب خوب گایا ملکہ نے فرمایا اے گلعذار آج تو تم نے

بیقرار کردیا خواجہ نے کہا اپنے صاحبقران کو منع کیجئے مجکو گھور کے دیکھتے ہین منتین کرتے ہین لو ابھی
ہاتھ جوڑتے تھے مین الیونکو منہ بھی نہین لگاتی ملکہ ماہ پرور کی آنکھون مین آنسو بھر آئے کہا صاحب
سبحان اللہ یہ آپکو کیا خیال ہوا مثل مشہور ہے ڈومنی کا یار سدا خوار یہ شغل ہمارے سامنے چرب
زبانی کرتی ہے آپ ایسے نہوتے تو ہم یہ باتین کاہیکو سنتے بزرگون نے سچ کہا ہے مرد کا کچھ
اعتبار نہین ہے صاحبقران نے قبضہ پر ہاتھ ڈالکر فرمایا گلعذار تیری شامتین آئی ہین ملنے
تیرے جانب نگاہ اوٹھا کے بھی نہین دیکھا عمرو نے کہا بس سپاہ گری نہ دکھایئے کل رات
میرے پاؤن دبایا کیے پینے منھ بھی نہین لگایا بی ملکہ ماہ پرور صاحب کیا مجھسے کچھ اچھی ہین
میرا حسن نمکین کلام شیرین یہ تو چربی کا پتلا ہے لوبی کو کبھی بلائین لیتی ہین کہتی ہین مجکو گانا
سکھادے کو کبھی جھلا کر اوٹھی اب تو محفل مین ہنگامہ ہوا کوئی کہتی ہے بوا میری گٹھری غائب ہو گئی
ایک کہتی ہے میرا پاندان کیا ہوا ایک نے کہا کسی نے ازار بند سے اشرفیان کاٹ لین یہ سنکر
صاحبقران نے گلعذار کا ہاتھ تھام لیا کہا سچ بتلا تو کون ہے عمرو چیخا کہا
ماہ پرور مجکو بچایئے دیکھیے میرا بوسہ لیتے ہین ہے ہے سینہ پر ہاتھ رکھدیا مین اپنی جان
دیدونگی برادری والون کو خبر کرونگی ملکہ کہتی ہے حضور اسکا ہاتھ چھوڑ دیجیے یہ زبردستی کیسی ہین
اپنی جان دیدونگی میری تقدیر مین ڈومنی سوت لکھی تھی امیر نے کہا ملکہ تمھین معلوم نہین ہے
یہ دزد و مکار میرا عمرو عیار ہے ملکہ نے کہا واہ سبحان اللہ یہ خوب بات بنائی اپنی شرمندگی
مٹائی میری گلعذار کو عمرو عیار بناتے ہین امیر نے فرمایا خواجہ اپنے کو ظاہر کرو عورت
ناقص العقل رو رو کے اپنی جان دیتی ہے عمرو نے کہا رونمائی منگوایئے امیر نے فرمایا ملکہ دو
کشتیان جواہرات کی جلد منگواؤ ابھی احوال ظاہر ہو جائیگا سب کنیزین حیران ہین کہ یہ کیا معرکہ ہے
ملکہ نے کشتیان بھی منگوا کر رکھین کہا لیجیے صاحب سوت کو کشتیان دیجیے ہم چھوٹے کو تا بمنزل
بہو بچا سمجھینگے امیر نے فرمایا خواجہ صاحب یہ کشتیان حاضر ہین اب تو صورت زیبا طلعت جہان آرا دکھایئے
عمرو نے جست کی اہالیان جلسہ کی نگاہ پڑی کہ ایک شخص عجیب الخلقت لوگز کا پیادہ مضحک وضع کنیزین
چیخین مار کر بھاگین غل ہوا ارے بد مانس چل مانس مٹھا دیو مرجیہ جن کہان سے آیا امیر نے سبکو
ٹھہرا کہ یہ میرا بھائی ہے ملکہ نے کہا سبحان اللہ خوب آپکے بھائی آئے ہمکو تو یہ بات نہ بھائی میری

گلعذار کو کیا کیا عمرو نے کہا حاضر ہی ملکہ تمھاری تقدیر پھوٹ گئی یہ مجاور زادہ خانہ کعبہ تم شاہزادی
اسکو کہان پہلو مین جگہ دی امیر نے کہا خواجہ میرے پاس کچھ یہان موجود نہین ہی عمرو نے کہا آپ
ہمیشہ محتاج رہتے ہین ملکہ کے کپڑے اُتار کر دیدو ہم رہن رکھ لینگے اب محفل مین خوشی ہونے لگی عمرو نے
گلعذار کو زنبیل سے نکال کر دیا امیر نے ملکہ سے اشارہ کیا خواجہ سے نے نوازی سنو اس علم مین یہ حیدر عصر ہی
ملکہ نے کہا بھیا تمھاری نے کی بہت صفت سنی ہی ہم بھی مشتاق ہین عمرو نے نے نکال بصد سوز و گداز
اسلح اشعار عاشقانہ گاے تمام اہالیان محفل تعریفین کر رہے ہین عمرو جب کوکبہ سے اشارہ
کرتا ہی یہ جھلا کر مُنھ پھیر لیتی ہی عمرو نے کہا ملکہ ماہ پرور اپنی وزیرزادی کو روکیے مجھپر عاشق
ہوئی ہین منتین کرتی ہین کوکبہ نے مُنھ پیٹ لیا کہا دا ری خدا غارت کرے جو بینے اس نگوڑے
جل مانس کی جانب دیکھا بھی ہو امیر نے ملکہ کو سمجھایا کہ اپنی وزیرزادی کو راضی کر دو ورنہ عمرو ہزار
طرح سے ذلیل کریگا ملکہ نے جو کوکبہ سے کہا کوکبہ نے مُنھ پیٹ لیا کہا کیون واری یہ نگوڑا باڑی کا فقیر
مکار اُٹھائی گیرہ صورت مین بدمانس میری تقدیر مین لکھا تھا امیر نے فرمایا ای کوکبہ یہ خیال نکرو اسکا
لقب بھی سربریدہ جادوگران وریش تراشندہ کافران میری لشکر ظفر اثر کا لوای شوکت ہی اگر یہ نہوتا
لشکر کا مقابلہ ساحران مین ٹھہرنا دشوار تھا اسنے بڑے بڑے کار نمایان کیے طلسم ہوشربا اسی کی
جستجو سے فتح ہوا میرا یار وفادار معین و مددگار ہی کوکبہ لاجار گانی پہ مائل ہو چکی ہی سر جھکا کر خاموش
ہوئی خواجہ اوچک کر اُسکے پہلو مین جا بیٹھے فرمایا مین اپنی بی بی کے پہلو مین بیٹھونگا کوکبہ نے
ایک دو ہتھڑ مارا نگوڑے کچھ تجکو شرم بھی نہین ہے عمرو نے کہا میان بی بی مین شرم کا ہیکی جلسہ
مین ہنگامہ عیش و نشاط عمرو کی نے نوازی معشوقہ سے حیلہ سازی مگر صاحبقران فرمارہے
ہین مین کل ضرور دربار مین ملکہ اختر کی جاؤنگا ماہ پرور نے خواجہ سے اشارہ کیا آپ صاحبقران
کو باتون مین روکیے مین اپنی مان سے جا کر حال لوح دریافت کرون عمرو نے کہا بہت بہتر ہی
ملکہ ماہ پرور تو حیلہ سے طاؤس پر سوار ہو کر طرف اپنی والدہ ماجدہ کے چلی یہان خواجہ
خدمت صاحبقران مین حاضر ہین صحن باغ مین جلسہ عیش و نشاط ہے افلاک جادو کوتوال
قلعہ طلسمی تلاش مین صاحبقران کے پھر رہا ہی اسوقت کہ پھرتے افلاک جادو آسمان
پر اُڑا ہوا جاتا تھا ملکہ اختر کی اد پر تاکید بھی بہت ہی ادسی باغ کیجانب سے اُڑتا ہوا

گذرا گانے کی آواز جو کان مین آئی طرف باغ کے دیکھا نگاہ پڑی وہاں قیدی مسند پر گرد کنیزان ملکہ
ماہ پرور یہ تو واضح رہے کہ ملکہ ماہ پرور جستجوے بوح مین گئی ہوئی ہے افلاک جادو نے جو یہ
معاملہ دیکھا اپنے ساتھ والون کو آواز دی باغ کو آکر گھیر عمرو نے جلدی مین کوکبہ کو اُٹھا کر نذر
زنبیل کیا گلیم اوڑھ کر الگ ہوے امیر تیغہ عقرب سلیمانی کے قبضے پر ہاتھ ڈالکر اسم اعظم پڑھتے
ہوے بیرون باغ آئے لشکر ساحران پر جا پڑے سحر کسی کا تاثر نہین کرتا جنے سحر کیا برکت سے
اسم اعظم کے وہ سحر باطل ہوا ساحر بھاگے بھاگے پھرتے ہین افلاک آوازین دے رہا ہے یارو بلوہ
کرکے طلسم کشا کو گرفتار کر لو ساحر جھپٹ جھپٹ کر آتے ہین صاحبقران شیر بیشہ عربستان ان روباہ
صفتو نکو کب مانتے ہین جس غول پر جا پڑے درہم و برہم کر دیا افسرونکو تاک تاک کے مارا افلاک
جادو حیران ہے ساتھ والون سے کہتا ہے مشہور تھا کہ مسلمان سحر نہین جانتے حمزہ جادو
تو بڑا ساحر زبردست ہے کسیکا سحر تو اوسکے قریب بھی نہین جاتا بڑے بڑے افسران نامی مارے
گئے خود بھی بڑھ بڑھ کے سحر کرتا ہے جو سحر قریب صاحبقران پہونچا بیکار ہو کے اُلٹا پلٹا کسی
اور ساحر کے سینے پر پڑا توڑ کر سینہ پر کینہ کے پار گذرا صدہا ساحر اسیطرح مارے صاحبقران
لڑتے ہوئے قریب افلاک جادو پہونچے للکارا او نامردان بیچارے غربا کو کیون قتل
کراتا ہے خود مقابلے مین نہین آتا افلاک بہت شرمایا نعرہ صاحبقران سے ناری گرمایا تیغہ
سحر کھینچ کے جا پڑا ہاتھ تلوار کا مارا صاحبقران نے اسم اعظم پڑھکر تیغہ عقرب سلیمانی پر گا نٹھا پڑھ کر
نعرہ کیا خبردار ہو جا یہ کہکر ہاتھ مارا اُسنے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا تلوار نے سپر کے دو ٹکڑے کیے
افلاک کو مع گینڈے کے کاٹا تیغہ بر تتا بخ زمین کا بوسہ لیا مرتے ہی افلاک کے اندھیرا ہو گیا
زمین تھرائی آواز آئی کشتی مرا نام من افلاک جادو بود ساتھ والے بھاگنے لگے بمشکل لاشہ افلاک
اُٹھایا لیکر بھاگے بہت سے اوجھی ہوے ہین چاہتے ہین کہ اکثر کے خون کا بدلہ لین ملکہ اختر جادو
بارگاہ مین بیٹھی تھی یوں کہہ رہی ہے کہ یارو ابھی تک طلسم کشا کا نشان نہین ملا ساحر کہہ رہے ہین حضور تمام قلعہ کو
چھان ڈالا یکایک ساحر دن نے آکر خبر دی کہ افلاک جادو کو تو ال قلعہ نے حمزہ کو باغ مین ملکہ ماہ پرور
کے گھیرا ہے اختر نے کہا ماہ پرور تو محل مین ہے کسی کنیز کے لگاؤ سے وہان پہونچا ہو گا میری بیٹی صاحبہ
عصمت و عفت ہے یہ ذکر تھا کہ چند ساحر لاشہ افلاک لیکر آئے عرض کی طلسم کشا باغ

ماہ پرور سے لڑتا ہوا نکلا کوتوال صاحب کو قتل کیا ساحرون کے رو کے سے وہ نہین رکتا ہزار ہا
ساحر مارے گئے یہ سنکر اختر جادو اپنے مقام سے اٹھی کہتی ہوئی افلاک نے ناحق جان دی حمزہ
صاحب اسم اعظم ہے جب تک اسم اعظم نہ بند ہوگا گرفتار ہونا دشوار ہی ہم خود جائینگے گرفتار کرکے لائینگے لیکن
ماہ پرور کے باغ مین کیونکر پہونچا ماہ پرور تو صبح سے محل مین ہے یہ کہکے سوار ہوئی کئی لاکھ ساحرون
کو ساتھ لیکے چلی اسوقت پہونچی کہ صاحبقران کسیقدر زخمی بھی ہوئے ہین شیرانہ ساحرون سے لڑ رہے ہین
اختر نے ساحرون کو اشارہ کیا سحر نکرو تیر و نیزہ و شمشیر سے لڑو مین تدبیر کرونگی یہ کہکے تخت سے کودی
جھولی سے ماش کا آٹا نکالا اپنے خون سے اوسکو گوندھا ایک طائر بنایا اوسپر سحر کیا کہ وہ زمزمہ سرائی
کرنے لگا اختر نے اوسطرف صاحبقران کے چھوڑا صاحبقران مصروف جنگ ہین کہ وہ طائر
قریب صاحبقران آیا گرد سر صاحبقران چرخ مارنے لگا زفیل دی سات چرخ مار کر طائر طرف
اختر کے بھاگا صاحبقران کو اسم اعظم فراموش ہوا اختر نے طائر کو ایک شیشے مین بند کرلیا اور شیشے
کو جھولی مین رکھا اب جو سحر کیا صاحبقران گھوڑے سے گرے گرتے گرتے بھی کئی ساحر مارے از ردے
بلوے کے صاحبقران کو گرفتار کرلیا ارابے پر ڈالکر لیچلی سلاسل و مطوق بھی کرلیا ساحرون نے کہا
ای ملکہ عالم اس شخص کو قید نہ کیجیے یہ بڑا صاحب اقبال ہے اسکا قتل کرنا محال ہے اختر نے کہا مین
نادان نہین ہون حقیقت مین ایسے دوست زمین سے پیدا ہوتے ہین اوسی مقام سے حکم کیا جلد میدان
خونی کی تیاری کرو جلادون کو بلاؤ دارین استادہ ہون میدان خونی کی تیاری ہونے لگی خود اختر جادو
یہ کہکر اپنے قصر مین گئی کہ سر کاٹکر طلسم کشا کا جلد لاؤ مین خدمت خداوند خورشید روشن تن
مین روانہ کرونگی مگر نامہ خداوند کو آئے کہ اسیر حمزہ کا جلد روانہ کرو بیان یہ افتاد بڑی سے
قدرت نے خبر کی مین بڑی محجوب تھی یہ کہکر اختر جادو تو قصر مین نہ گئی مصاحبون نے تیاری میدان
خونی کی جلاد حاضر ہوے صاحبقران کو زیر تیغ بٹھایا قریب ہے کہ صاحبقران کو قتل کرین
کہ حریق آتش اشتیاق غریق لجہ فراق تو گرفتار طرہ گیسو ذبیح خنجر ابرو معشوقہ خوش رو و خوشخو
ملکہ برہمن رخ ابرو چہار جانب تلاش کرکے اپنے مقام پر آئی بیٹھی رو رہی ہے کہ کنیزون نے خبر دی
حضور صاحبقران باغ مین ملکہ ماہ پرور کے ملے افلاک کوتوال مارا گیا ملکہ اختر نے جاکر خود
گرفتار کیا میدان خونی کی تیاری ہو چکی ہے انکو زیر تیغ بٹھایا ہے یہ سنتے ہی ملکہ برہمن گھبرا گئی

تمام اسباب سحر ذات برآراستہ کیا طاؤس پر سوار ہوکر چلی اسوقت پہونچی کہ اختر تو قصر مین جا چکی صاحبقران
زیر تیغ بیٹھے ہین مصاحبان اختر جمع ہین حکم قتل کی دیر ہے برہمن کا کلیجہ پھٹ گیا جلدی ہی مین جو جی کہا
صاحبو غضب کرتے ہو طلسم کشا کو اندر قلعہ کے قتل کرنا مناسب نہین ہی کتاب سامری مین صاف صاف
لکھا ہی کہ جہان مسلمان کا خون گریگا وہ زمین آباد نہو گی جب قلعہ طلسمی برباد ہوا ہم لوگ کہان رہینگے ہم
اس مقام پر قتل ہونے دینگے بیرون قلعہ طلسمی لیجاکر قتل کرینگے ربتے مین برہمن سب سے زیادہ ہے
بات بھی سب کی خیر خواہی کی کہی مضمون کتاب سامری و جمشید سنا کر ڈرایا دھمکایا سب نے سر جھکایا
بعض نے کہا ملکہ بجا ارشاد فرماتی ہین بس برہمن تخت اپنا قریب صاحبقران لائی پنجہ کمر مین پکر تخت
پر صاحبقران کو ڈال لیا یہ کہتی ہوئی چلی کہ ہم اس ظالم کو لیجاکر کسی جنگل ویران مین قتل کرینگے برہمن
تو صاحبقران کو یہ کہتی ہوئی لیگئی اب جو ملکہ اختر جادو قصر سے باہر آئی سب نے کیفیت بیان کی
ملکہ برہمن کج ابرو طلسم کشا کو اٹھا کر بیرون قلعہ لیگئی یہ سنتے ہی ملکہ غصے مین کانپنے لگی کہا صاحبو
تمنے کیون لیجانے دیا طریقے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ گیسو بریدہ حمزہ پر عاشق ہوئی یہ کہکے عقاب جادو
سپاہ سالار کو بلایا تین لاکھ جادوگر ساتھ کیے کہا جلد اپنے کو پہونچاؤ برہمن کو گرفتار کرکے لاؤ عقاب جادو
تین لاکھ ساحرون کو ہمراہ لیکر بجستجوے ملکہ برہمن کج ابرو و حمزہ صاحبقران چلا برہمن کج ابرو
صاحبقران کو قلعہ سے لے تو نکلی مگر پریشان و بدحواس جسوقت اسنے صاحبقران کو سحر سے بیہوش
کیا اور لیکر چلنے لگی تو صاحبقران نے یہ فرمایا تھا کہ ای یارغمخوار مجکو طلسم سے باہر نہ لیجانا ہماری قاعدے کے
خلاف ہی جس مقام پر آئین اوسکو بدون اسلام آباد کیے نکل جائین اگر ایسا کروگی تو بہت پچھتاؤگی ہمکو زندہ
نہ پاؤگی برہمن کو یہ بھی خیال ہے اختر جادو کا بھی ملال ہی کہ وہ بادشاہ طلسم اختر یہ ہی وہ ضرور
ساحرون کو براے تلاش بھیجے گی پس کہان تک بھاگونگی اگر کسی نے گرفتار کر لیا تو سب کے پہلے صاحبقران
قتل ہو جائینگے اسم اعظم انکا بند ہی ترسان لرزان حیران و مضطر قریب درہ کوہ کے پہونچی صاحبقران
کو اندر درہ کوہ کے چھپایا طرف قلعہ طلسمی کے دیکھ رہی ہی آمد ساحران معلوم ہوئی سمجھی کہ ساحر میری تلاش
مین چلے ہین وہی آتے ہین اور زیادہ گھبرا گئی صاحبقران کو درہ کوہ مین چھپایا ہے سحر کرکے درہ
کوہ کو مخفی کیا دوسری جانب جو کوہ کے درہ تھا اسطرف ٹہلنے لگی دیکھا ایک گنبد بنا ہوا ہی اسکے
دروازے پر فولاد جادو نامی بہت سے جادوگرون کو ساتھ لیے بیٹھا ہی بغاوت برہمن تو ابھی

ظاہر ہوئی تھی سب جانتے ہین کہ برہمن وزیر ملکہ اختر جادو شاہ کی زینت پہلو ہی برہمن نے بڑھکر
پوچھا ای فولاد جادو اس گنبد مین کیا ہی کس شئے کی نگہبانی کر رہی ہو فولاد نے اٹھکر سلام کیا کہا ای
وزیر اعظم دستور معظم گنہگار خداوند کوکب روشن ضمیر اسی گنبد مین ہی اسکے مقدمہ مین خداوند کو لکھا گیا کہ قید
کرین یا سرکاٹ کر روانہ کیا جاے ابھی تک جواب نہین آیا برہمن نے کہا اسکے قتل کا حکم آگیا ہم
ابھی سرکاٹ کر لیجاینگے یہی کہتی ہوئی پنجہ کھینچ کے اندر گھسی آگے ہی کوکب نے سلام کیا کہا ای شہنشاہ
نامدار مین حمزہ عالی وقار کو رہا کر لائی لاکر درہ کوہ مین چھپایا ہی لاکھون جادوگر میری تلاش مین آئے ہین
کوکب نے اشارہ کیا کہ زبان سے سوزن تو نکالو مین سب سمجھ لونگا برہمن نے زبان کوکب سے سوزن نکالی
علامت طلسم پر کوکب گرفتار ہوا تھا اسکے سحر کون برداشت کرسکتا ہی اوٹھتے ہی سحر کرنے لگا اشارے
مین سیکڑون کو مارا فولاد کی فوج سے لڑنے لگا کچھ سنگریزے اوٹھا کر پھینکے پتھر برسنے لگے ہزارہا کے
سر پھٹے برہمن بھی سحر کر رہی ہی صدہا کو اوسنے بھی مارا کوکب لڑتا بھڑتا قریب فولاد پہونچا فولاد
نے بڑے بڑے سحر کوکب پر کیے کوکب نے اشارہ دمین دفع کر دیے جب قریب پہونچا اوسنے ہاتھ تلوار کا
مارا کوکب نے روک کے ہاتھ مارا فولاد کو دو ٹکڑے ہوے مرنے کی صدائین بلند ہوئین عقاب جادو
جو بحکم اختر معہ تین لاکھ ساحرون کے چلا تھا صداے گیر و دار سنکر اوسوقت پہونچا کہ کوکب فولاد
کو قتل کر چکا ہے ساتھ والے اوسکے عذر کر رہے ہین برہمن نے سمجھا کہ سب کو قدمون پر کوکب کے
گروادیا کئی ہزار ساحر مطیع الاسلام ہوے عقاب نے جو یہ معرکہ دیکھا کوکب و برہمن کو آکے
گھیر لیا کوکب نعرہ کر کے فوج عقاب کو شکار کرنے لگا برہمن نے سحر کر کے زمین ہلادی آگ برسائی
کوکب روشن ضمیر بصد جاہ و توقیر سحر کرتا ہوا قریب عقاب پہونچا لاشہ فولاد دیکھکر عقاب کے ہوش
تو اوڑ گئے ہین سحر کوکب پر کیے کوکب نے خاک اوٹھا کر پھینکی ایک گنبد بنکر تیار ہوا دل پر عقاب کے
غبار الم چھایا پکار اوٹھا اے شہنشاہ مین اطاعت کرتا ہون برہمن نے بڑھکر سفارش کی
کوکب نے وہ سحر دفع کیا عقاب دوڑکر قدمون پر کوکب کے گرا بدل و جان اطاعت
دین اسلام قبول کی فوج کو آواز دی جسکو اطاعت دین سلام کرنا ہو وہ میرے ساتھ رہے
ورنہ خدمت مین اختر کے جاے یہ سنتے خورشید روشن تن پر لعنت کی دس بارہ ہزار
سیہ قلب تو اوسیوقت نکل گئے باقی سب نے اطاعت کی اب کوکب و برہمن و عقاب قریب

درہ کوہ آئے خوشی خوشی صاحبقران کو ہوشیار کیا مرکب باد رفتار پر سوار کر لیا امیر نے فرمایا
مین طرف قلعہ اختریہ کے چلونگا انشاء اللہ اسی طرح قلعہ بھی فتح ہوگا برہمن نے سمجھایا کہ اے شہریار
بدون حصول لوح قلعہ طلسمی نہ فتح ہوگا طرف اپنے لشکر کے چلیے امیر نے فرمایا بدون فتح طلسم لشکر مین نجاونگا
کوکب نے بھی ترغیب دی کہ حضور چلین انشاء اللہ قلعہ اختریہ کو اولٹ دونگا اب برہمن کو تخت پر سوار
کیا صاحبقران مرکب باد رفتار پر جلو مین شہنشاہ کوکب روشنضمیر پشت پر فوج ساحران بسمت قلعہ
اختریہ اس جاہ وحشم سے چلے لیکن دو کلمہ داستان اُس ہجران دیدہ آفت کشیدہ ملکہ ماہ پرور کے
گذارش ہوتے ہین جبکے باغ مین سے صاحبقران گرفتار ہوئے تھے یہ محل مین پاس اختر کے آئی تھی جو
خبر مشہور ہوئی کہ برہمن کج ابرو صاحبقران کو لیکر نکل گئی دوسرے دن یہ خبر ملی کہ برہمن نے جاکر
فولاد جادو کو قتل کیا کوکب راہ ہوا صاحبقران و کوکب و برہمن مع فوج ساحران طرف قلعہ
اختریہ کی آتے ہین اختر نے کہا کیا مجال ہی کہ میرے قلعہ تک آسکین تدبیر حفاظت لوح واجب و لازم ہے
ماہ پرور تو فراق صاحبقران مین بیمار ہوگئی آٹھ پہر رویا کرتی ہی اختر نے جو آکر حال پوچھا
گلے سے لگایا کہ کیون بی بی باعث تمھاری بیقراری کا کیا ہی ماہ پرور نے کہا ای مادر مہربان مین بلاوجہ
بدنام ہوئی کوئی کنیز میری یا وزیرزادی عاشق ہوکر صاحبقران کو میرے باغ مین لیگئی دشمن
بدنام کرتے ہین اگر مجکو دریافت ہوتا سرکاٹ کر خدمت مین حضور کے لاتی مقام افسوس ہے کہ مین بدنام
ہوئی نان کے قتل کرنیکا ارادہ کیا دشمن کو اپنی گھر مین رکھا ایسے بدنام کا مرجانا ہی بہتر ہی اختر نے
بہت بہت سمجھایا مگر علالت ماہ پرور بڑھتی جاتی ہی آب و دانہ ترک ہوتا جاتا ہی ترقی غم و الم ہر وقت
یہی کہتی ہی مجھ ایسی بدنصیب کا مرجانا ہی بہتر ہی اختر روزانہ برای فہمایش آتی ہی حال ماہ پرور کا ابتر یا ہی ہی
لیکن صاحبقران زمان مع لشکر طرف قلعہ اختریہ کے آتے تھے راہ مین ایک قلعہ ملا صاحبقران نے برہمن سے
پوچھا اس قلعہ کا کیا نام ہی برہمن نے کہا ای شہریار مین یہان کے حال سے واقف نہین ہون کبھی اسطرف
آنیکا اتفاق نہین ہوا ایک دروازہ قلعہ کا کھلا ایک ساحر تخت پر سوار مع بارہ ہزار ساحران غدار قلعہ
سے نکلا ایک ساحر کو حکم دیا کہ جاکر ان سبکو منع کرو کہ ہماری سرحد سے لشکر پھیر لیجاؤ اس طرف سے ہم جانے
ندینگے یہ سنکر کوکب تیغہ کھینچکر بڑھ کرتا ہوا اُس فوج ہزیمت موج پر جا پڑا ہزارون ساحر قتل کیے اوس
شاہ نے بہت کد و کاوش کی آگ برسائی دریا بہا دیا کوکب نے چشم زدن مین سٹائی جنگ کرتا ہوا قریب

اُس تاجدار کے پہونچا کمر مین ہاتھ ڈال کے اُٹھا لیا گرفتار کر کے سامنے صاحبقران کے لایا صاحبقران
نے سوال اسلام کیا اور نام پوچھا وہ قدمون سے صاحبقران کے لپٹ گیا مفتاح جادو اپنا نام بتایا کہا
مین دل و جان سے اطاعت کرتا ہون جب سے ظاہر مین اطاعت کی صاحبقران نے حکم رہائی دیا مفتاح
نے عرض کی امیدوار ہون غریب خانہ کو قدوم میمنت لزوم سے منور و روشن فرمایئے دعوت غلام کی قبول کیجے
صاحبقران کو لیکر معہ کوکب برہمن وغیرہ اپنے قلعہ مین آیا جلسہ عیش و نشاط آراستہ کیا خدمتگذاری
مین مصروف ہوا عین گرمی صحبت مین عرض کی کہ یہ غلام جدید براہ خیر خواہی عرض کرتا ہی کہ قلعہ طلسمی بدون
حصول لوح فتح نہوگا چندے حضور اسی مقام پر تشریف رکھین مین مقام لوح بھی بتاؤنگا صاحبقران
نے فرمایا ای مفتاح جادو ہم تکیہ بر پروردگار رکھتے ہین وہ مسبب الاسباب نشان لوح بھی تعلیم فرمائیگا
مجھکو بہت جلدی ہی میر لشکر مقابلہ خورشید روشن تن مین فرو کش ہی لندھور و نور الدہر دونون چلتن
زبردست خورشید کی شریک ہو گئی ہین اگر وہ طبل بجا کے میدان مین آتی ہونگی اوس سے کون مقابلہ کر سکتا ہی نہین
معلوم اتنے عرصہ مین کیا گذری ہو حقیقت مین خورشید روشن تن بڑا ساحر زبردست ہی بادشاہ کے
لشکر پر ہجوم لشکر غم و ملال ہوگا سردارون کی بدعت سے لندھور و نور الدہر کا کیا حال ہوگا ایک ایک لمحہ
برابر ایک سال کے گذرتا ہی خواجہ عمرو کا بھی حال نہ معلوم ہوا قلعہ طلسمی مین بجستجوی تمام وہ رفیق خوش
انجام پہونچ گیا تھا نہین معلوم اوسپر کیا گذری برہمن مجھکو یہان سے نکال لائی ای برادر بہتر ہے کہ بہ تعجیل
تمام رہبری کر کے ہمکو سامنے قلعہ اختریہ کے پہونچا دو پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی مفتاح جادو خاموش
ہو رہا ہی کہا غلام نے براہ خیر خواہی عرض کیا غلام بدل و جان ساتھ ہی صاحبقران خلق پر
مفتاح کی بہت خوش ہین بذات خود سامان دعوت مین مصروف ہین ساقی بچہ حاضر ہین جام سے ارغوانی
گردش مین صدای ہوشیار ہوش و نوشا نوش بلند ہی مفتاح نے جب دیکھا کہ صاحبقران و کوکب و برہمن
وغیرہ بدل مصروف تماشای رقص و سرود ہین تب اوس مکار نے شراب مین بیہوشی ملائی یکجام ہاتھ
مین لیکر سامنے صاحبقران کے آیا عرض کی یہ جام محبت بھی نوش فرمایئے کہ سرفرازی حاصل ہو صاحبقران
تو اوسکو صاف باطن سمجھتے تھے بے اندیشہ انجام جام نوش فرمایا اسی طرح کوکب برہمن کو بھی شراب پلائی
کھانے مین بیہوشی ملا کے اب اطمینان سے بیٹھا رات قلیل باقی تھی کہ بیہوشی نے تاثیر کی صاحبقران
گھبرا کر اپنی مقام سے اٹھے لڑکھڑا کر گرے بیہوش ہوئی کوکب و برہمن حضور حضور کہکر اپنے مقام سے

اُٹھ اُٹھ کر گر گر پڑے بیہوش ہوے مفتاح نے ورزا کو آواز دی صاحبقران کو قید ہین مسلسل و مطوق کیا کوکب برہمن کی دہان مین سوزن دے ساتھ والونکو بھی گرفتار کر لیا ان سبکو قیدخانہ مین رکھا ایک عرضی واسطے ملکہ اختر جادو کے تحریر کی مضمون یہ تھا کہ اے شہنشاہ طلسم اختر یہ حمزہ و کوکب بادشاہ طلسم نور افشان و ملکہ برہمن کج ابرو وزیر زادی لشکر ساحران لیکر آپکی جانب آتے تھے اس خیرخواہ دولت نے اون سے مقابلہ کیا ان ظالمون پر کون غالب آئے آخر کو انکا نام گرفتار ہوا دشمنون کی دعوت کرنا پڑی عداوت کر کے سبکو گرفتار کر لیا میرے قلعہ مین سب قید ہین اگر حکم ہو تو زندہ روانہ کرون ورنہ سر کاٹ کے بھیجون اختر جادو اس نامہ کو دیکھکے خوش ہو گئی اُسی نامہ کو لیے ہوے محل مین آئی ماہ پرور غم فراق صاحبقران مین بیمار پڑی تھی کنیزون نے ہلڑ مچایا بولی بی مبارک ہو دشمن قید ہو گئے خود طلسم کشا پکڑا گیا بی برہمن کج ابرو عاشق صادق کہ حمزہ کو قلعہ سے نے بھاگین جوش محبت مین فولاد کو قتل کرایا کوکب کو قید سے چھڑایا طلسم کشا کو صاحب لشکر بنایا مفتاح جادو نے بڑا کمال کیا دشمنون کو بہ سہل و آسانی پکڑ لیا اب دشمن سزا پائینگے صبح و شام مین اب سبھون کے سر کٹینگے ماہ پرور جو بستر علالت پر پڑی تھی زار زار مثل ابر نوبہار روتی تھی یہ صدائین جو کان مین آئین کہ صاحبقران گرفتار ہو گئے اک آہ کر کے بیہوش ہو گئی کنیزون مین شور گریہ و زاری بلند ہوا اب تو سانس رُکی جاتی ہے کوئی کہتی ہے نبض نہین ملتی کوئی کہتی ہے آنکھون مین حلقے پڑ گئے کھلائی سر پیٹ رہی ہے کہتی ہے مین نے اس چودہ برس مین اپنی جان ہلکان کی دو تو بیٹیان مرین مین انکو دیکھنے بھی نہ گئی آج چودہ برس کی محنت خاک مین ملتی ہے تو ناخن بھی نیلے ہو گئے اُس ہنگامہ مین اختر جادو عرضی مفتاح کی لیے ہوے پہونچی دیکھا کہ محل محل ماتم ہے ہر ایک قلب بہ ہجوم غم و الم ہے اختر نے جا کے دیکھا بیٹی کی آنکھین بند قلب سے آہ آہ کی صدا آتی ہے اختر گھبرا گئی کہا صاحبو حکیمون کو بلاؤ کوئی ملا سیانا لاؤ مین لٹتی ہون اپنی نور نظر سے چھٹتی ہون ہماری بچی نے غیرت مین جان دی کنیزین ستانیان حمزہ کو چرا کہ میری بچی کو باغ مین لیگئین یہ غیرت دار حالی حال سُنکر پریشان ہوئی گھل گھل کے اپنی جان دی جب اختر بہت روئی تو ماہ پرور نے آنکھین کھولین اختر نے کہا بی بی تمکو کون بدنام کرتا ہے دشمن گرفتار ہو گئے اس مقدمہ کا اب کوئی ذکر بھی نکریگا یہ سُنکر ماہ پرور نے بہ نگاہ حسرت طرف اختر کے دیکھا صرف اتنا مُنہ سے نکلا کہ مین تو اپنی جان دونگی میری زندگی مین یہ بدنامی نہ مٹیگی یہ کہکے پھر بیہوش ہو گئی حکما آنے لگے ہر چند دوائیان

دین کچھ تاثیر نہوئی ایک کنیز نے بڑھکر عرض کی دروازے پر محل کے ایک حکیم آئے ہین بقراط کے نواسے جالینوس
کے بھائی نیم حکیم خطرہ جان عامل بھی ہین وہ فرماتے ہین آسیب کا خلل ہے ابھی اُتار لینگے اختر نے کہا بلاؤ
دیکھا سب نے حکیم صاحب بڑے کروفر سے تشریف لائے دوہقان کا عمامہ سر پر گلی وضع ایک کلی کا
جامہ شرعی پاجامہ ریش اقدس یکمشت چہار انگشت چند کتابین بغل مین ماہ پرور کو دیکھتے ہی خوب ہنسے
فرمایا یہ برم راکس کا بل ہے بھاگ کر یہان آیا آپ سب صاحب ہٹ جائین مین ابھی انکی گردن لیتا ہون
مگر ملکہ اختر صاحب ایک بات کی بڑی کھوٹ ہوئی اس محل مین کسی مسلمان کی کوئی شے رکھی ہو اُسکی
وجہ سے زیادہ خرابی ہی اختر نے کہا اور تو کوئی شے نہین ہی طاق پر شیشہ اسم اعظم رکھا ہی حکیم صاحب نے
کہا اسکی بھی فکر ہو جائیگی آپ لوگ باہر جائین ابھی اس ظالم کی فکر کیے لیتا ہون جب سب ہٹ گئے اور
تنہائی ہوئی عمرو نے شانہ تھام کر آواز دی ملکہ عالم آنکھین کھولو مین ہون عمرو عیار انشاء اللہ صاحبقران
بھی رہا ہو جائینگے ملکہ نے نام صاحبقران سنکر آنکھ کھولدی عمرو نے صورت اصلی دکھائی ملکہ لپٹ گئی خواجہ
سے ملکر خوب روئی کہا بھیا صاحبقران قلعہ مفتاح پر قید ہو گئے عمرو نے کہا ملکہ نہ گھبراؤ مین تدبیر کرونگا
عطر بیہوشی سنگھا کے ملکہ کو تو نذر زنبیل کیا شیشہ اسم اعظم بھی قبضے مین کر لیا ماہ پرور کی شکل بنکر چھپرکھٹ
پر لیٹے کنیز کو پکارا ای ہمکو سینے اکیلا چھوڑ دیا لو یہ بوڑھا حکیم زمین مین اُتر گیا کنیزین اختر آواز سُن کے
دوڑین آکر دیکھا ملکہ بصحت بیٹھی ہے حکیم صاحب غائب ہو گئے اختر نے گلے سے لگا لیا پوچھا بی بی کیسا مزاج
ہے عرض کی مین تو سوتی تھی یہ بڈھا حکیم جو آیا تھا زمین مین اُتر گیا ملکہ اختر نے کہا ہمین حکیم سے
کیا کام ہی بڑا عامل زبردست تھا آسیب کو اُتار کے لیگیا اب ماہ پرور اُٹھ کے دربار مین آئی ماں کے
ساتھ خوشی خوشی تخت پر بیٹھی اختر نے وہ نامہ مفتاح کا پڑھا ماہ پرور سنتے ہی خوش ہو گئی
کہا اے مادر مہربان آج شب کو خوشی کا جلسہ آراستہ رہی کل صبح کو وہان چل کے سبکو قتل کرین دشمنونکو
قلعہ طلسمی مین بلانے سے کیا فائدہ اختر نے اس رائے کو پسند کیا جلسہ عیش و نشاط آراستہ ہوا تمام امرا
وزرا جمع ہین رات کو عمرو نے تقریب شراب مین بیہوش کیا اختر جیسے ہی بیہوش ہو کر گری
جوڑے سے اُسکے ایک ڈبیہ نکلی عمرو نے بتعجیل تمام اوس ڈبیا کو زنبیل مین رکھ لیا یہ خیال ہوا کہ
کسی خزانے وغیرہ کا اسمین نشان ہوگا اب قصد ہوا اختر کو اُٹھا کے نذر زنبیل کرون قضائے کار
افلاک کوتوال کا بھائی سفاک جادو عہدہ کوتوالی پر مامور ہوا تھا طلایہ پھرتے

پھرتے خیال ہوا بارگاہ مین جاکر دیکھون کیا رنگ ہے اوسوقت پہونچا کہ عمرو سب کے کپڑے اوتار رہا
تھا چاہتا ہے کہ اختر کو اوٹھا کر نذر زنبیل کرون کہ آسمان سے نعرہ ہوا منم سفاک جادو داد سار بان
زادے مین نے پہچانا عمرو نے جست کرکے گلیم اوڑھلی سفاک زمین پر آیا باران بحر برسا کے اختر
کو ہوشیار کیا اختر بیٹی کے واسطے رونے لگی سب کنیزین بھی بیدار ہوئین ہر ایک کا یہ قول ہو کیا غضب
تھا ہماری بی بی کو کون لیگیا سب طرف ڈھونڈھنے لگی دیکھا ماہ پرور زیر تخت برہنہ بیہوش پڑی ہے
کنیزون نے بلند کیا اختر نے بھی آکے دیکھا کہا جو میری بیٹی کو خداوند روشن تن نے بچایا لباس
پہنا کے ہوشیار کیا ماہ پرور روتی ہوئی اوٹھی کہا مادر مہربان جب تک طلسم کشا زندہ رہیگا ایسی
بلا مین نازل ہونگی ابھی سوار ہو کر چلیے سب کے سر کاٹ کے لائین خدمت خداوند مین روانہ کردین جھگڑا
پاک ہو اختر اوسیوقت سوار ہوئی ماہ پرور بھی کیکے پہلو مین آبیٹھی کہ حمزہ کو مین اپنے ہاتھ سے قتل
کرونگی بی برہمن کی ناک چوٹی کاٹ لونگی طلسم کشا کی بڑی عاشق صادق ہو مزہ اوٹھائیگی کوئی عذر
سماعت نہوگا اس سامان سے طرف قلعہ مفتاح کی نوبت نقارہ بجاتی ہوئی چلی مفتاح کو خبر ہوئی کہ ملکہ اختر
برائے قتل مسلمانان آتی ہین وہ واسطے استقبال کے نکلا ملکہ اختر نے قلعہ مین داخلہ کیا مفتاح اپنی جرات کا
حال عرض کرتا ہوا چلا آتا ہی کہتا ہے حضور جرات سے سحر مین بہ غالب ہونا دشوار ہے مینے حیلہ دعوت
مین گرفتار کیا کوکب کو بڑی احتیاط سے قید کیا ہی اگر زبان سے سوزن نکلجائے اوسکا سحر کون ہٹائے
بادشاہ طلسم نور افشان زمین کے طبقے ہلا دیتا ہی اختر نے کہا اب سب کی سرکشی کھل جائیگی جب قریب
قیدخانہ پہونچی مفتاح نے کہا حضور اسی مکان مین مینے باغیون کو قید کیا ہی بس ملکہ ماہ پرور نیمچہ
کھینچکر چلی اختر نے کہا بی بی تکلیف نکرو دشمن کو جلاد قتل کرینگے ماہ پرور نے کہا مین ان کے
واسطے بدنام ہوئی ہر ایک کا یہی قول ہے کہ ماہ پرور نے قیدخانہ سے حمزہ کو چھڑوا منگایا اتبو سبکو
یقین کامل ہوگا جب تک اپنے ہاتھ سے قتل نکرونگی یہ بدنامی نہ مٹیگی یہ کہکے نیمچہ چمکایا کہا جو کوئی
میرے پاس آئیگا نیمچہ ماردونگی لوگ ہٹے کہ لاڈلی بیٹی اگر نیمچہ ماردے ہم کیا کرین ماہ پرور نقلی جھپٹ کر قیدخانے
مین آئی شیشہ اسم اعظم توڑا کوکب کی زبان سے سوزن نکال کر نعرہ کیا منم مہر سپہر عیاری و قطب
فلک خنجر گذاری جیسے ہی شیشہ ٹوٹا صاحبقران کے ہاتھ پانون درست ہوئے چالاک و جست ہوئے
قید آہن کو مثل تار عنکبوت توڑکر پھینکدیا کوکب کی زبان سے جو سوزن نکلا اوٹھتے اوٹھتے وہ سحر کیا

کہ آگ برسنے لگی اختر نے دیکھا صاحبقران و کوکب برہمن قیدخانے سے لڑتے ہوئے نکلے ماہ و پرچم
کا تو نشان بھی نہیں ہے ایک شخص دبلا پتلا ناچتا پہلو سے صاحبقران میں حقہ آتش بازی ہاتھ میں
نعرہ کرتا ہوا آتا ہے اہالیان فوج کو بھی صاحبقران نے رہا کیا تمام قلعہ میں ہنگامہ ہوا قیدی چھوٹ گئے
نے قیامت برپا کی کوئی کہتا ہے عمرو ملکہ کی صورت بنکر آیا مکار نے شعبدہ دکھایا مفتاح جادو بھی
ہو گیا اختر بادشاہ طلسم اختر بہت خوف لڑ رہی ہے جانتی ہے کہ بدون فتح طلسم کوئی مجھکو قتل نہیں کر سکتا
صاحبقران نے باواز بلند اسم اعظم بھی پڑھا سیکڑوں ساحر اپنے حربوں سے بیدم ہو گئے
ورہم و برہم مفتاح لڑتا ہوا قریب کوکب پہونچا کوکب نے سحر کیا کہ مفتاح کی روشنی ہٹی شمع
حیات گل ہونے لگی زبان میں لکنت دوڑ کر قدموں سے کوکب کے لپٹ گیا عرض کی اے شہنشاہ
الامان اب صدق دل سے مسلمان ہوتا ہوں یہاں صاحبقران لڑتے چلے اختر کو جو بیدل دیکھا
گھوڑے سے کود پڑے اسنے کئی سحر کیے بسبب اسم اعظم کے تاثیر نہوئی امیر قریب اختر پہونچے یہ بھی
اختر کو خوب یقین ہے کہ بدون لوح میں قتل نہیں ہو سکتی بخوف ہاتھ تلوار کا مارا امیر سپر فقط ہاتھ تلوار بن
گریں خنجر برسے امیر نے اسم اعظم پڑھ کے ہاتھ مارا اختر نے سپر سحر کو چہرے کی پناہ کیا تیغ عقرب بننے
سپر کے دو ٹکڑے کیے سر بھی اختر کا زخمی ہوا اختر نے اپنے کو زمین پر گرا دیا پھر آواز پیدا کر کے
ساحروں کو آواز دی یارو نکل آؤ عمر بھر بھی طلسم کشا بچا نہ گیا تو لوح دستیاب نہوگی اور تدبیر کر کے
پکڑ لینگے ساتھ والے اسکے جو مرنے سے بچے تھے تڑپ تڑپ کے نکل گئے کوکب نے چاہا اختر
پر جا پڑوں عارہ بنکے اختر کو روکوں برہمن نے دامن تھام لیا کہا اے بادشاہ اسکا پیچھا
نہ کیجیے بادشاہ طلسم اختر ہے بدون حصول لوح قتل ہونا دشوار ہے کوکب رک گیا اختر نکل گئی
یہاں قلعہ مفتاح صاحبقران نے تسخیر فرمایا مفتاح صدق دل سے مسلمان ہوا صاحبقران نے
فرمایا سامان لشکر کشی کرو اختر زندہ نکل گئی برہمن نے دست بستہ عرض کی کہ اے شہنشاہ گیتی ستان
قلعہ طلسمی پر حضور کا قبضہ نہیں ہو سکتا اول فکر لوح واجب و لازم ہے امیر نے فرمایا لوح کیونکر
ملے برہمن نے کہا میں کل حالات سے اس اقلیم کے آگاہ ہوں لیکن یہ نہیں جانتی کہ لوح طلسمی کہاں
ہے قتل اختر سے ہاتھ اٹھائیے امیر نے فرمایا یہ غیر ممکن ہے میرا فرزند ایرج نوجوان بھی تو وہاں قید ہے
کیونکر ممکن ہے کہ اسکی فکر نکروں وہ مسبب الاسباب ہے کوئی سبب ایسا پیدا کرے گا کہ لوح کبھی

ہاتھ آئیگی یہ حقیقت بھی کھل جائیگی یہ سنکر برہمن تو چپ ہوئی عمرو نے عرض کیا کہ یا صاحبقران عالم
ایک ڈبیا جوڑے سے ملکہ اختر کے پائی ہو مگر ہزار روپیہ خرچ کرکے ہاتھ آئی ہے ڈبیا تو حاضر کرتا ہوں اگر اسمین
گوہر مقصود نکل آئے تو جو روپیہ میرا خرچ ہوا ہے وہ ملجائے امیر نے ہنسکر فرمایا کہ خواجہ روپیہ یہان
کہان ہے عمرو نے عرض کی آپ ہمیشہ مفلس رہتے ہین یہ کہکر وہ ڈبیہ زنبیل سے نکالکر امیر کو دی
امیر نے اوسے کھولا اسمین سے ایک پرچہ کاغذ نکلا اوس کاغذ پر یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص قصد
کرے کہ طلسم اختر یہ فتح ہو اول حاصل ہونا لوح کا واجب لازم ہے دریاے نیرنگ کے قریب
جاے کنارے پر بیٹھ کے اس اسم اعظم کو ورد زبان کرے بعد تلاطم امواج دریا سے ایک سلحفر قوی
جسم کہ جسم اوسکا مثل برق کے چمکتا ہوگا ماہی کلان پر سوار ہوکر آئیگا اوس سے پکار کر کہے کہ اے
نہنگ دریانشین ملکہ اختر جادو بادشاہ طلسم نے ہمکو بھیجا ہے لوح ہمکو حوالے کرد و یقین ہو کہ نہنگ
دریانشین لوح سپرد کرے بعد حصول لوح جو کچھ لوح مین نوشتہ نکلے فتاح طلسم اوس تحریر کا پابند رہے
یہ جو مضمون صاحبقران نے پڑھا شل گل شگفتہ ہوے فرمایا کیون اے برہمن ظہور قدرت رب اکبر
دیکھا اسیو جہ سے اختر کو ناز ہے کہ لوح طلسم اختر یہ حصول ہونا ممکن نہین ہے رہبر کامل نے رہبری کی
یہ فرمایا کوکب و برہمن وغیرہ کو قلعہ مفتاح پر عمرو مثل ہمزاد ساتھ ہی ہر چند صاحبقران نے فرمایا
خواجہ دیکھو یہی تحریر ہے صاف صاف تقریر ہے کہ طلسم کشا کنارے دریاے نیرنگ پر یکہ و تنہا جاے
عمرو نے کہا مین آپکی نظرون سے نہان رہونگا مفتاح سے راستہ دریاے نیرنگ کا دریافت کرکے
پانچ کوس راستہ طے کیا تھا کہ پانی کے غراٹے کی آواز آئی صاحبقران نے دیکھا کہ ایک دریا
نہایت ذخار لطمہ سنج آفت زا ایک ایک موج اوسکی مثل اوج فلک شکوہ بلند گرداب اوسکے محیط
بلا ہر موج تیغہ برق زا کنارہ اوسکا عدم سے ملا ہوا ہی ہر ایک حباب نظر چشم دیو خونخوار دریاے
دار مچھلیان اوبھرتی ہین جابجا نہنگان خون آشام مگر منھ کھولے ہوے دیکھکر دریا کو خوف طاری
ہوتا ہی صاحبقران ایسے نہنگ بحر جرات تھے کچھ خالف نہوے قریب کنارے کے بیٹھکر اوس
اسم کو ورد زبان کیا دستک دی دریا مین تلاطم پیدا ہوا دیکھا ایک نہنگ خونخوار اوسپر ایک ساحر عدار سوار
تمام جسم مثل برق کے چمکتا ہوا کہ نگاہ نہین ٹھہرتی کنارے دریا کے آکر ٹھہرا کہا کیون اوجوان منم نہنگ دریانشین
میری ماہیت سے آگاہ نہین ہے از ماہ تا ماہی میری عملداری ہی مجھکو کیون طلب کیا ہی صاحبقران نے فرمایا کہ

نہنگ دریانشین ملکہ اختر نے مجکو بھیجا ہی جو تحفہ تیرے پاس ہے حوالے کر ملکہ اختر جادو نے حکم دیا ہی کہ تو دریا ہی مین
رہنا یہ کلام سنتے ہی وہ ساحر مثل ببر کے گرگڑایا کہا اے حمزہ مین تیرا دھوکا نہ کھاؤنگا مین بے زندگی مین تحفہ
نہ دونگا یہ کہکے منہ سے ایک حباب چھوڑا کہ گرد صاحبقران کے ہزارہا شعلہ ہاے آتش بھڑکنے لگے غبار بھی
بلند ہوا نہنگ نے چاہا اپنے کو دریا مین گرادون پہلو مین عمرو کھڑا تھا صاحبقران کا جو یہ حال دیکھا
حلقہای کمند صفہای باصفا جھٹکر مارکر نعرہ کیا یا صاحبقران اسم اعظم پڑھیے وہ حلقے جو گرد نشین
نہنگ کے پڑے صاحبقران نے بھی اسم اعظم پڑھا شعلہ ہاے آتش ہر طرف کے فرو ہوے ساحر منہ کے بل زمین
پر گرا امیر نے تیغ عقرب کا مارا نہنگ دریانشین کے دو ٹکڑے ہوے اوسی تاریکی مین صاحبقران نے
وہ جوشے مثل برق کے گلے مین نہنگ کے چمک رہی تھی اوتار لی وہ صندوقچی تھی تڑپ تڑپکے نہنگ کا
کام تمام ہوا امیر نے الگ آکر صندوقچی کھولی لوح طلسم اختر یہ اسمین سے نکلی صاحبقران نے اوسکو
گلے مین ڈالا چشمہ آب پر آکے وضو کیا لوح کو ملاحظہ فرمایا اوسمین تحریر تھا اے فتاح طلسم و سیار
این عجائبات اگر پروردگار فضل کرے کہ لوح طلسمی نہنگ دریانشین سے حاصل ہو طرف مشرق کے روانہ
ہونا چاہیے صاحبقران چند قدم چلے کہ صحراے ریگستان مین گذر ہوا بیچ صحرا مین ایک میل فولادی
میل پر ایک پتلی تیر و کمان ہاتھ مین آواز دے رہی ہے اے آیندو روند خبردار اس طرف آنیکا ارادہ
نہ کرنا اگر لاکھ جان لیکر آئے گا ایک سلامت نہ لیجائیگا صاحبقران جب قریب پہونچے اوس پتلے
نے تیر مارا امیر نے تیر اوس خطاکار کا قرولی سے قلم کیا پتلی نے تار باندھ دیا تیروں کی بوچھار کر دی
سات تیر صاحبقران نے قلم کیے خیال جو کرتے ہین جو جو تیر قلم کیے پانون پر گرانی پائی جاتی ہی طبیعت
خودبخود گھبراتی ہے صاحبقران نے جلدی مین لوح کو دیکھا اوسمین نوشتہ پایا اے فتاح طلسم اگر
میل کے سامنے پہونچا اتنی مہلت نہ دینا کہ وہ تیر کو بجز کمان سے رہا کرے اگر چودہ تیر اوسنے مارے
اور تو نے بہ سپاہ گری قلم کیے پتھر کا ہوکر رہجائیگا پھر اس بلا سے نجات نہ پائیگا خیال کر کے دیکھو پیشانی پر
پتلی کی ایک خال سیاہ ہی اگر تیر انداز بے نظیر ہو اوسی خال پر تیر مار تل بھر کا فرق ہو اگر خال سیاہ پر تیر نہ لگا
پلٹ کر وہی تیر تمھارا کام تمام کریگا صاحبقران نے بہ تعجیل تمام کمان کیانی دوش سے اوتاری خال سیاہ
کو تاک کر تیر مارا ابھی پیشتر آنی تھی پیشانی کے تل پر پڑا مہرہ سر کو توڑکر پار گذرا پتلی میل سے گری اندھیرا
ہو گیا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سوفار جادو بود لوح مین حکم نکلا اس میل کو اکھیڑ دو

ورنہ نقب ظاہر ہوگا اُسمین داخلہ کرد عمرو گلیم اوڑھے ہوے دور کھڑا تھا اپنے کو ظاہر کیا قریب
صاحبقران کے آکر عرض کی اے شہریار خدانے بڑا فضل کیا امیر نے فرمایا خواجہ مجھے
بڑی خطا ہوئی تھی اب تم رخصت ہو مجھپر ہدایت لوح ہے مین اب نقب مین جاؤنگا
تمہارا میرے ساتھ جانا مناسب نہین ہے مقدمہ طلسمی ہے عمرو بہت خوب کہکے پیچھے ہٹا
دس قدم امیر سے جدا ہوا تھا امیر قریب میل پہونچے ہین قصد ہے کہ میل کو اُکھیڑ دون
کہ کان مین آواز آئی آقا مجکو بچایئے امیر نے پلٹ کر دیکھا پہلو سے کوہ سے اک گینڈا پیدا ہوا اوسنے
خواجہ عمرو کو اُٹھا لیا لیے ہوے بھاگا جاتا ہے عمرو غل مچاتا ہے کہ آقا مجکو بچایئے صاحبقران
تیر و کمان لیکر دوڑے چاہا اپنے کو قریب کرگدن کے پہونچاؤن اپنے یار وفادار کو بچاؤن اتنی جلدی وہ
گینڈا بھاگا برق تھی کہ سامنے سے تڑپ کر نکل گئی کسی جھاڑی مین جاکر مخفی ہوا صاحبقران بہت
پریشان ہوے تمام صحرا کو چھانا کہین نشان نہ ملا لوح پر جو نگاہ کی تھی صاف مرقوم تھا اے طلسم کشا اگر کوئی
رفیق تیرا غائب ہوا تردد نکر صحیح و سالم ملاقات ہوگی اب معاملہ اصلی مین متوجہ ہونا واجب و لازم ہے
صاحبقران طرف میل کے چلے قریب میل پہونچے د بقوت صاحبقرانی میل فولادی کو اُکھیڑا اندر سے
ایک دھوان نکلا آواز مہیب آئی زمین تھرائی دیکھا ایک اژدر منھ پھیلاے بیٹھا ہو صاحبقران
نے لوح مین ملاحظہ کیا لکھا تھا یہ اسم اعظم پڑھ کر دہن اژدر مین پھاند پڑو صاحبقران بسم اللہ
کہکے دہن اژدر مین پھاندے افتان و خیزان زمین پر پانون قایم ہوے دیکھا صحرای سبزہ زار نواح دلکشا
ایک طرف سے رونے کی آواز آئی ہے پلٹ کے دیکھا زیر شجر لاشہ ایک نوجوان کا پڑا ہے ایک ضعیفہ بلک بلک
کے بین کر رہی ہے جیسے غم مین جوان بیٹے کے بیتاب و بیقرار ہو صاحبقران کا کلیجہ منھ کو آگیا الفاظ
بین سے اوسکے قلب تھرا گیا قریب اوسکے آئے وہ خود اوٹھ کھڑی ہوئی کہا اے جوان مین ضعیفہ خدا پرست
اس قریہ مین رہتی ہون سب لات پرست و منات پرست ہین میرا نوجوان بیٹا مرا اون سب
دشمنان خدانے لاشہ میرے فرزند کا یہان پھینکو دیا کوئی شریک نہین ہوتا کوئی بندہ خدا میرے
ساتھ شریک ہو کر اسکو دفن کرادے تو بڑا ثواب حاصل ہو مین غریب کہان جاؤن اس جوالی
مین کوسون منزلون یزدان پرست کا نام نہین اس طرح بلک کر یہ کلمات اُس ضعیفہ نے کہے کہ
صاحبقران آبدیدہ ہوے فرمایا اے ضعیفہ مین بدون دفن کیے اس جوان کے قدم نہ بڑھاؤنگا

کہ مین یزدان پرست ہون مگر مین یکہ و تنہا جملہ سامان کیونکر کرسکتا ہون ضعیفہ نے کہا تین شخص اس
قریہ مین اور مسلمان ہین مین اونکو بھی لائی ہون مگر تیرے چہرے سے آثار جلالت ہویدا ہین تیری
شراکت سے اس غریب محتاج کا لاشہ دفن ہوجائیگا یہ کہکروہ ضعیفہ طرف قریہ کے چلی صاحبقران اسی
مقام پر بیٹھ گئے ضعیفہ نے تھوڑی دور جاکر آواز دی آؤ تم لوگ بھی شراکت کرو جن بزرگ کی خواہش
تھی اوس بھمل نے شراکت کی ضعیفہ کے ساتھ آئے چارپائی لاکر رکھی اوس ضعیفہ نے پکار کر کہا آپ
اس غریب کے لاشے کو چارپائی پر رکھدیجیے پھر کاندھا دیکر تکیہ تک پہونچادو صاحبقران نہایت
رحم دل ہین آستین چڑھاکر بڑھے کہ جنازہ اُٹھاکر چارپائی پر رکھون گلے مین جو لوح پڑی تھی جھکنے
مین صاحبقران کے اوسکو جنبش ہوئی نگاہ حروف پر پڑی صاف مرقوم تھا کہ اے طلسم کشا خبردار اس
مکار کے جنازے کو ہاتھ نہ لگانا نہین تو مردہ زندہ ہوجائیگا اور تو مثل سکے مردہ ہوجائیگا یہ ضعیفہ زال
جادو دام مکر مین پھنساتی ہے یہ مضمون دیکھکر صاحبقران ذرا کسیقدر پیچھے ہٹے تھے کہ لوح کو اچھی طرح ملاحظہ
کرون کہ ضعیفہ نے ایک چیخ ماری اے عفریت صحرائی اس قاتل ساحران کو لینا لوح صاحبقران بخوبی
دیکھنے پائے تھے کہ گوشہ صحرا سے ایک دیو مہیب چوب دست گران سنگ کاندھے پر رکھے ہوئے اتنی جلدی
آیا کہ صاحبقران کو سنبھلنا مشکل ہوگیا آتے ہی صاحبقران پر ایک وار کیا امیر نے جلدی مین
تیغہ عقرب سلیمانی کو نیام انتقام سے کھینچا وار اوسکا خالی دیکر کمر پر ایک ہاتھ مارا کہ دیو کے دو ٹکڑے
ہوئے لاشہ دیو کا زمین پر پڑا امیر نے پلٹ کر دیکھا وہ ضعیفہ وہ مردہ دونون کس غائب ہوگئے دیو کے جو
دو ٹکڑے ہوئے دو دیو بنکر تیار ہوگئے دونون نے دو طرف سے وار کیا صاحبقران نے پھر ایک
کو مارا اوسیطرح ایک کے دو اور دو کے چار اور چار کے آٹھ بڑھنے لگے تھوڑے ہی عرصہ مین سارا
جنگل دیوان خونخوار سے مملو ہوگیا بسبب لوح کے حربہ اونکا جسم پر صاحبقران کے نہین آتے
غل مچاکے سنگ لگا رہے ہین وار اون نابکاروں کے زمین پر پڑتے ہین ہر مرتبہ زمین تھراتی ہے
نخل صحرا گر رہے ہین اونسے بچنا دشوار ہے صاحبقران لڑتے لڑتے تھکے اپنے کو بچاتی ہین جب
تمام جنگل اون دیوان خونخوار سے مملو ہوگیا صاحبقران لڑتے لڑتے تھکے کلائیون پر ورم
آگیا سوچے کہ یا امیر بدون ملاحظہ لوح دیو کو قتل کیا خلاف مقدمہ طلسم واقع ہوا لوح کا ملاحظہ
کرنا واجب و لازم ہے یہ سوچ کر جست کی ایک گوشے مین آکے لوح کو ملاحظہ کیا مرقوم تھا اے فتاح

طلسم اگر دیو آوے تو خبردار اسکو قتل نکرنا صرف لوح اوسکے سامنے کر دینا اگر دھوکا کھایا اور دیو کو
قتل کیا تو تمام صحرا عفریتان خونخوار سے مملو ہوگا یہ باعث سحر زال جادو ہے نخل چنار پر بشکل عقاب
وہ بھر کر رہی ہے عمر بھر اگر قتل کرو گے یہ مجمع کم نہوگا خیال کرکے دیکھو اس عقاب کے سینہ پر ایک خال
سفید ہے وہی طلسمیت کا بھید ہے تیر تاک کر سینہ پر عقاب کے مارو اگر پر سفید پر تیر نہ پڑا پلٹ کے تمہارا
کام تمام کریگا تو وہ دل پر صدمہ ہوئیگا صاحبقران نے کمان کیانی دوش سے اوتاری دیو امیر
کو پلک جھپکانے کی مہلت نہین دیتے امیر نے بجستی وچالاکی جیسے ہی کمان کو کھینچا سیسر کمان کا
کڑکا وہ عقاب بصد پیچ و تاب نخل چنار سے چیخ مارکر اوڑا امیر نے اوسی حالت مین تیر مار دیا مشیئت
تھی قضا و قدر وہ تیر دلدوز اوسی سفید نشان پر پڑا کہ توڑ کر پشت کو پار گذرا بجاے خون جسم سے شعلہ آتش
نکلے دیوان خونخوار پر پڑے مثل ہیزم خشک سب جلنے لگے تھوڑے ہی عرصہ مین دیو جلکر خاک ہوے
آواز آئی کشتی مرا نام من زال جادو بود صرف اوسی ضعیفہ کا لاشہ پڑا ہے لاشہ ہاے دیوان خود سر کا
نشان بھی نہ تھا عجائب و غرائب طلسم پر صاحبقران کو نہایت حیرت ہوئی اس مرحلہ زال کو فتح
کرکے بہدایت لوح ایک جانب چلے لیکن اختر جادو جو ہاتھ سے صاحبقران کے قلعہ مفتاح سے
زخمی ہوکے بھاگی تھی حیران و پریشان چلی آتی ہے راہ مین جس قریہ کے حاکم نے سنا کہ ملکہ عالم شکست
خوردہ آتی ہین اپنے قریہ سے نکل آیا اپنے مقام پر لاکر اختر کو اوتارا سامان دعوت مہیا کیا
دو دن کے عرصہ مین دس بیس ہزار ساحران غدار ہمراہ اختر جادو کے جمع ہوگئے راہ مین خبر فتح مرحلہ جات
بھی سنی اور زیادہ گھبرائی کہتی ہے صاحبو کیا تدبیر کرون طلسم کشا کے پاس لوح بھی موجود ہے دشمنون نے
شریک ہوکر طلسم کشا کو زور دیا قلعہ طلسمی مین بھی باطمینان نہ بیٹھ سکونگی طلسم کشا وہان بھی پہونچیگا لوح
سب نشان بھی تبلائیگی پریشان ہوکر جو اختر جادو نے مجمع عام مین یہ بیان کیا اور زنگ جادو ایک
ساحر بیٹھا ہوا تھا اوسنے عرض کی ای ملکہ عالم اب اس بلا کا دفع ہونا دشوار ہے طلسم کشا صاحب
شوکت ولیاقت ہے ساحران مرحلہ جات نے بڑی بڑی تدبیرین کین طلسم کشا نے دھوکا نہین
کھایا زال جادو نے اتنا بڑا مکر پھیلایا تھا طلسم کشا نہ پھنسا دو پہر کامل دیوان خونخوار سے
لڑا معرکہ عظیم پڑا طلسم کشا کے تیور پر بل نہین آیا آخر بحکم لوح زال کو مارا غلام براہ خیر خواہی
عرض کرتا ہے کہ یہان سے قریب باغ ہے ساحران علامت نیزہ حمزہ ایرج نوجوان کو گرفتار

گرکے لائے تھے آجتک مع اپنے سردار دنکے اوسی باغ مین قید ہے اون سبکو قتل کیجے ایرج کا سر
خوان مین رکھکر پاس طلسم کشا کے بھیجے اپنے فرزند نوجوان کا سر دیکھکر بیتاب ہو جائیگا اوس حال مین جلکر
طلسم کشا کو گھیرئے سحر نکرینگے نیزہ و تلوار سے لڑینگے کیا عجب ہے کہ طلسم کشا گرفتار ہوجائے یہ صلاح اختر
کو بہت پسند آئی چالیس ہزار ساحر دن کو ہمراہ لیکر طرف اوسی باغ کی متوجہ ہوئی در باغ پر آکر اوتری
وہان کے نگھبانون کو بلایا کہا جلد میدان خونی کی تیاری کرو اسی صحرا مین ان سبکو قتل کرونگی باغ مین
میدان خونی کی تیاری ہونے لگی دارین استادہ ہوئین کئی سو جلاد صاحب بیداد آکر جمع ہوئی اختر جادو
ٹہل رہی ہے کہ آسمان سے برق چمکی بیابان جادو عمرو کو پنجہ مین دبائے ہوئی اوسوقت آکر پہونچی اختر
کو سلام کیا کہا حضور طلسم کشا پر تو دست انداز نہو سکا اس ظالم کو گنڈا بنکے لے بھاگا اختر بہت
خوش ہوئی سب ساحر دن نے بھی کہا حضور یہ شخص جان لشکر اسلام ہے ہر مقام پر حمزہ کو بچایا
بڑے بڑے ملک اسنے تباہ کیے نامی جادوگر اسی کے ہاتھ سے مارے گئے اسکا سر اگر سامنے حمزہ کے
جائیگا سر ٹیک ٹیک کے جان دیگا بیابان جادو نے بڑا کام کیا ایسے شخص کو گرفتار کرکے لایا اختر
کو صلاح سب کی پسند آئی اور زنگ سے کہا ایرج وغیرہ کو بھی قیدخانہ سے لاؤ عمرو کو بھی قید آہن مین
سلسل کیا اور زنگ جادو بارہ دری مین آیا ایرج نوجوان مع اپنے سردار دن کے اس
مقام پر قید تھا اور زنگ نے سر زنجیر کو تھاما کشان کشان سب کو قصر سے باہر لایا ایرج نے
خواجہ عمرو کو قید آہن مین دیکھا بیتاب ہو گیا کہا چھوٹے دادا جان آپ اس بلا مین کیونکر پھنسے
عمرو کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے کہا اے نور نظر خدا نے سب سامان فتح طلسم مہیا کیا
صاحبقران نے لوح طلسمی پائی مرحلہ جات فتح کیے مجکو راہ مین بیابان جادو نے گرفتار
کیا مین تو رہا ہوا جاتا تھا تمھاری بدنصیبی سے سامنا قتل کا ہوا ایرج نے آنکھون مین
پانی بھرکر جواب دیا میری تو عزت و آبرو و لیاقت و صاحبقرانی آپ کے تصدق مین ہوئی
اسوقت دل کو تقویت ہوگئی کیا عجب ہے کہ رہائی بھی حاصل ہو سب طرح تسکین دل ہو
عمرو نے کہا اے فرزند اختر جادو بھی شکست فاش کھا کر آئی ہے صاحبقران کے ہاتھ
سے ذلت اوٹھائی ہرگز یہ قتل سے نہ باز آئیگی ملازمان اختہ کہتے ہین کہ اے ملکہ عالم آپ کا
اقبال یاد رہے نجم بخت اوج گیر ہے ابتو زنگ نے عمرو کے قتل کی تدبیر کی ہے

اگر یہ شخص قتل ہوا حمزہ تڑپ تڑپ کے جان دیگا۔ بچپنے کا یار وفادار مونس غمگسار عیار طرار مشہور
ہے کہ ہزار مقام پر حمزہ کفن پوش ہوا تھا لیکن اوسنے جستجو کر کے بچایا ہر ایک مہم مین سینہ سپر کر کے
بچایا یہ شخص قتل ہوتا ہے حمزہ کیونکر زندہ رہیگا جسوقت سر عمرو کا حمزہ کے پاس پہونچے گا وہ
سر پٹک کے مرجائیگا اسوقت فوج اختر مین ایک ہنگامہ ہے ہر خورد و کلان کا یہی قول ہے کہ عمرو
اور ایرج کو جلد قتل کیجئے ایرج کے قتل مین تامل نہ کیجئے یہ بڑا شکار دستیاب ہوا کسیکو یہ دن نصیب نہوا
افراسیاب جادو اتنا بڑا بادشاہ طلسم ہوشربا سحر و ساحری مین یکتا و بیمثل ہمیشہ اسی آرزو
مین رہا کہ عمرو کو قتل کرے نہ کر سکا زوال دولت ہو گیا اختر جادو کہتی ہے خداوند روشن تن نے
آج تقدیر برجستہ کی یہ ایسا شخص ہمارے قبضے مین دیا اب دیر کرنا مناسب نہین ہے وارین استادہ ہو گئین
جلاد سنگین لگانے لگے نیلم زنگی و فیلم زنگی وغیرہ بارہ سرداران ایرج نوجوان گرفتار پنجہ تقدیر مین
سب کو کشان کشان لاکر زیر تیغ بٹھایا بمقدمہ ایرج و عمرو صلاح ہوئی کہ انکو دار پر کھینچو تیر باران
کرو یہ صلاح بھی اختر جادو نے پسند کی ایک ساحر خر طینت سے اشارہ کیا وہ ملعون کشان کشان
ایرج کو زیر دار لایا ایک نے عمرو کو لیا زنجیر پانوئن مین دونون کے باندھی یہ سردار بر سردار سرنگون
لٹک گئے اختر جادو نے ساحرون کو آواز دی خبردار ان لوگون کے قتل مین سحر شریک نکرنا
بڑے بڑے ساحر انکے شریک ہین کشتہ سحر کو زندہ کر لینگے قفل و مفتاح پر کوکب سا بادشاہ فرو کش ہے
سنتے ہی دوڑ پڑیگا بہاران شمشیر زن کو اس جوان کے ساتھ منسوب کیا ہے کوکب کا داماد ہے
جب قبیلہ سرکشان نے ایرج کو قتل کرایا کوکب نے معاوضہ خون ایرج نوجوان مین لاکھون ساحر
مارے تیر و کمان لاو تیر اندازون نے کمانین سیدھی کین بارہ ہزار تیر انداز قتل ایرج و عمرو
پر مستعد ہوئے نامرد چلاتے تھے جلد مسلمانون کو قتل کرو نیلم و فیلم بچپن کے ایرج نوجوان کے
ساتھ ہین سرداران قدیم شیر نیم نما اپنے آقائے نامدار کو جو اس حال پر ملال مین دیکھا بیتاب ہو گئے
پکارتے تھے او اختر پہلے ہمکو قتل کر ہمارے آقائے نامدار کی خون سے ہاتھ نہ بھر ہم تمکو اور دست
ملک ایرج عاشق جمال باکمال شاہزادہ والا قدر ہین یہ آسمان صاحبقرانی کے بدر ہین سرداران
مین گریہ و زاری بلند ہر چند کہ عمرو بھی سرنگون لٹکا ہے حال پر ملال ایرج نوجوان دیکھکر کلیجہ
منہ کو آ گیا کم سنی سے گودیون مین پالا زمانے کا صاحبقران بنایا اس نور نظر پر جو نگاہ پڑی عمرو

بہت بیتاب ہوا بے اختیار منھ سے نکل گیا ای شیر بیشہ قاسم عالی شان خدا تجکو اس مصیبت سے بچائے
کاشکے مین کور ہوتا تمھاری اس مصیبت کو نہ دیکھتا یہ بھی گردش فلک کی ہی جو تم ہمارے سامنے قتل
ہوتے ہو اور ہمسے کچھ نہین ہو سکتا کاشکے مین خود بھی قتل ہو جاؤن اگر شاید زندہ بچ گیا میری صادق
نے مجھسے وعدہ کیا ہی جبتک اُس بڑی چیز کو تین مرتبہ مُنھ سے نہ مانگونگا میرے قریب وہ نہین آسکتی
حمزہ کو کیا منھ دکھاؤنگا کیسا شرماؤنگا ایرج نوجوان اُس حال مین جواب دیتا ہی خدا آپکو سلامت
رکھے نام لشکر اسلام آپکے دم سے روشن ہے ہم ایسے اگر دس ہزار قتل ہو جائین آفتاب لشکر کو زوال
نہوگا آپ کے دم سے جاہ و جلال لشکر ہے آپکا زندہ رہنا بہتر ہے اُدھر نیلم و فیلم کی فریاد جلادان خرس
طینت کی بیداد کنیزان اختر بھی ایرج پر رو رہی ہین آپسمین اشارے ہین کہ کیا شیر دلیر ہے حسن
مین بیمثال ابرو غیرت ہلال صاحب جاہ و جلال مشہور ہے کہ یہ جوان صاحب حسب نسب خداوند
لقا کا نواسہ صاحبقران کا پوتا جرأت و ہمت مین یکتا حقیقت مین لشکر حمزہ مین تلاطم پڑجائیگا
مان باپ اوسکے اپنے گلے کاٹ لینگے ایکے ساتھ دو چار ہزار کی جان جائیگی ایرج و نیلم و نیلم
و فیلم وغیرہ نے بیتاب ہو کے دعا کی اختر نے کمان کیانی اپنے ہاتھ مین اُٹھائی بارہ ہزار لیٹ
ہوگئے بارہ ہزار عقاب بیتیر پر کھول کے چلے قریب تھا کہ سینون پر ان مصیبت زدون کے ٹپڑین سینہ ہائے
بے کینہ کو توڑ کر پار گذرین بقدرت پروردگار آسمان پر دن کو ماہ تابان نمایان ہوا جو دھوین رات
کا ماہ کامل عکس سے اوسکے تمام باغ روشن ہو گیا طائر زمزمہ سرائی کرنے لگے نخل وجد مین آئی اس ماہ تابان
سے ایک برق چمکی تیرون پر سایہ پڑا وہ تیر اولٹے پلٹے جن خطا کارون نے تیر چھوڑے تھے اونھین کے سینون پر
پڑے مہرۂ پشت کو توڑ کر پار گذرے بارہ ہزار جوان بے دم ہوے اختر تو ضرب تیر سے بچی اُسکے قریب
تیر ہو کر جگر جل گیا اور جملہ بارہ ہزار ساحر گر کر زمین پر تڑپے اپنے تیرون سے آپ شکار ہوے اونکے
مرنے کی صدائین بلند ہوئین ماہ تابان سے چند پنجہ سنہرے مثل برق کے چمکتے ہوے پیدا ہوے ایک
پنجہ نے عمرو کی دستگیری کی دار سے اوتارا الگ کھڑا کر دیا چند پنجہ تڑپ کر گرے ایرج کو چھڑایا
نیلم و فیلم کو بچایا مرکب بھی ایرج کا کسی نے قریب پہونچا دیا تیغہ بھی اپنا اپنے قریب پایا پشت
مرکب پر سوار ہو کر نعرہ کیا عمرو نے بھی حقہ آتشبازی مارا نیلم و فیلم وغیرہ جھومتے ہوے اوٹھے
چند ساحرون کو چیر کر پھینکدیا اپنے آقا کے ساتھ ہو کر لڑنے لگے تلوارین اوٹھالین سوارون کو

مار کر گھوڑے لیے اُس ماہ تابان سے شعلۂ آتش گر رہے ہیں تیر برسے تلواریں گریں ہزارہا بلائیں لشکر
اختر پر نازل ہوئیں کہ جنکا دفع کرنا اختر کو دشوار ہی شورش جوانان صف شکن قید سے چھوٹتے ہی مصروف
جنگ ہوئے وہ ماہ تابان کبھی بلند ہوجاتا ہی کبھی اُس چاند نے لشکر اختر پر چرخ مارا اہالیان لشکر اختر
کے ستارے گردش میں آئے جملہ طرح کی اشیاے سحر ماہ تابان سے پیدا ہورہی ہیں اختر نوباد شاہ طلسم اختر یہ
ہے نہایت حیران ہوئی کہ کیا یہ سحر کھیے پردے میں اس چاند کے کون ساحر شعبدہ باز نیرنگ ساز ہے کہ
جسنے آتے ہی یہ قیامتیں برپا کردیں ساحر زبردست اور حاکم طلسم نے جوڑے سے ایک گولا فولادی
نکالا پیشانی پر اپنے ایک نشتر مارا قطرات خون اُس گولے پر چھڑکے سب طرح کے سحر پڑھکے آواز دی
یا خداوند خورشید روشن تن یہ کیا بلائیں نازل ہو رہی ہیں مدد کیجیے ایسے ایسے کلمات کہکر گولا
اختر نے چاند پر مارا وہ ٹوٹا ہوا زمین کا نہی چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اندر سے چاند کے آفتاب عالمتاب
حسن و جمال نیر تابان برج کمال صف شکن یعنے ملکہ بران شمشیر زن طاؤس زرین بال پر سوار پنجہ ہلالی ہاتھ
میں سحر بات بات میں جب غنچہ دہن کو وا کیا پھول برسے ہزاروں باغ جلے اگر ہاتھ ہلا دیا برق
چمکی خرمن حیات ساحران کو جلا کے خاک کیا اگر ابروے خمدار پر بل پڑگیا خنجر آبدار کبھی تلواریں
گرائیں برقیں چمکائیں اُستادان سخنور نے تحریر فرمایا ہے باعث آنے ملکہ بران شمشیر زن کا یہ ہوا
کہ جب قلعہ مرصع حصار پر انتہا کا معرکہ پڑا تھا خواجہ عمرو و کوکب سے صفائی ہوئی بالا علان کوکب نے
ملکہ بران کو ایرج سے منسوب کیا بران کو قلعہ مرصع حصار پر چھوڑا تھا ناہید مرصع پوش
اپنی زوجہ سے یہ کہتا تھا کہ اب بران کا محل سے نکلنا بہتر نہیں ہے مذہب صاحبقران میں براے
مستورات پردہ پوشی کی تاکید ہے تم براے فتح صاحبقران دعا کرو ہم براے جانبازی بخدمت
صاحبقران جاتے ہیں بروقت رخصت ملکہ ناہید نے بصد حسرت دامن کوکب کا تھام کر کہا اے
شہنشاہ کنیز کو جدائی حضور کی بہت شاق ہو کوئی تدبیر ایسی تبلایئے کہ میں حالات خیریت آیات حضور سے
آگاہ ہوا کروں کوکب نے وہ آئینہ جسکا مراۃ واقعہ نام ہے اپنی زوجہ ناہید کو دیدیا سمجھایا تھا کہ جب
ہمارا حال دیکھنا منظور ہو اس آئینہ کو دیکھنا شروع سے صورت واقعہ آئینہ ہو گی یہاں لڑائی میں جب چند روز
گذرا بران شمشیر زن راتوں کو فراق ایرج میں رویا کرتی ہی کثر شگوفہ وزیر زادی کو بڑی خبر بھیجا جس زمانہ
میں بمقابلہ بیداد سرکش ایرج نے اپنے کو قتل کیا تھا وہ خبر جو بران کو پہونچی کئی دن آگ کھانا

نہ کھایا آٹھ پہر روتی تھی یہ خبر وحشت اثر ناہید نے بھی سُنی بران کو آ کر گلے سے لگایا مرأت واقعہ دکھایا
اُسمین جملہ حالات واقعہ آئینہ ہوئے یعنی وہ قتل ایرج شعبدۂ ساحران تھا کو کب نے جا کر اُن سبکو مارا
جو داستان حیرت بیان بہ تفصیل تحریر کر چکا ہون اس زمانے مین جو بران فراق ایرج مین گھبرائی مان
سے چھپکر قصر مرأت مین آئی آئینہ مین یہ حال دیکھا کہ ایرج و خواجہ کو اختر نے دار پر کھینچا ہے
تاب نہ آئی مخفی ہوکر چلی یہ ماہتابان آسمان حسن و جمال جابجا مین چھپکر آئی منظور تھا رہا کر کے چلی آؤنگی
حال سیر اظاہر نہونے پائیگا یہان آ کر بطور نمر کو ایرج کو رہا کیا خواجہ کو بھی چھڑایا دل نے نہ مانا کہ
ترتیب کر نکل جاؤن دیکھا کہ لاکھون ساحر ونکا ایرج پر بلوا ہے کوئی شعبدہ دفع سحر کی اُنکے پاس نہین ہے حکم
لڑنے لگی ساٹ ستر ہزار ساحر مارے جب اختر نے وہ گولا مار دیا سب بچے اور ایرج و عمرو نے بران
اس شوکت و شان سے دیکھا عاشق و معشوق سے چار آنکھین ہوئین تیر مژگان نے دونون کے دلون
کو فگار کیا مدت کے ہجران دیدہ آفت کشیدہ ایرج کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا قلب تھرا گیا قریب
تھا غش کھا کے پشت مرکب سے گرین بران کے بھی صدف چشم سے گوہر بے بہا راشک جاری
ہوئے جون جون ساحر بلوہ کرکے ایرج پر آتے ہین بران بڑھکر سینہ سپر کر لیتی ہے ساحرون کا بلوہ
کسی نے آگ برسائی کسی نے ابر سحر بنا کر اپنی آبرو بڑھائی کسی سمت سے گولا چلا کسی نے ترنج
و نارنج پھینکے ماش کے دانے بھی چل رہے ہین آتش سحر سے نخل صحرا جل رہے ہین بران کبھی
باران سحر برساتی ہین کبھی آتش برسائی ابر سحر ساحران ہٹاتی ہین گولون کو ہاتھو سے رد کا ترنج کا رد
سحر سے کاٹے ایک سر ہزار سودے اختر جادو چاہتی ہے بران کو کسیطرح گرفتار کریون بران کو بخوف
گرفتاری ایرج زمین پر اُترنا پڑا طاوس زرین بال پر سوار تیغچہ ہلالی ہاتھ مین کبھی مجمع ساحران
درہم و برہم کیا کبھی بڑھکر ایرج کو سحر ساحران سے بچایا آپس کا اشارہ کنایہ ہے اگر ایرج
کسی سحر مین پھنس گے مرکب چلتے چلتے رکا سحر ہوکر ایک مقام پر ٹھہرے بران نے بڑھکر اُسی ساحر کو
تاک کر مارا جسکے سحر مین یہ مبتلا تھے اُسکے مرتے ہی گھوڑے نے طرارہ بھرا صفت ساحر انکو پامال کرنے
لگے برق شمشیر چمکا کر خواجہ عمرو نامدار کبھی گلیم اوڑھ کر ہٹ جاتی ہین کبھی ایرج پر بلوہ دیکھکر گلیم سے
اُتاری حقہ آتشبازی داغ دیا کسی ساحر کو ٹوک کر خنجر مارا کبھی حلقہ کمند چلا کبھی حبابہ بیہوشی مار دیا یہ [illegible]
ہون کہ گلیم اوڑھ کر کسیکو قتل نہین کر سکتے صاحبقران سے عہد ہے جسقدر تحفہ جات بزرگان پاس ہین اُنسے

اپنی جان بچاتی ہین گلیم اوڑھکر چھپ جاتی ہین جب گلیم اوتار کر بڑھی کسی نے خواجہ کو دیکھ لیا سحر کیا لڑکھڑا کر
خواجہ گرے گھبرا کر آواز دی ای نور نظر بران مجھو بچانا بران نے پلٹ کر دیکھا خواجہ سحر مین ساحر کے پھنسے
اُس ساحر کو چھپٹ کے مارا بہر نوع خواجہ کو بچایا خواجہ تعریفین کر رہے ہین ای نور نظر ما شاء اللہ کیا وقت پر کمک
مدد کی نہین معلوم ہمارے آقا نامدار صاحبقران سے فتح مرحلہ جات طلسمی مین کیا گذری یہ اختر جادو
بادشاہ طلسم ہے اسکا قتل تو ہاتھ سے طلسم کشا کی ہوگا بی بی اپنے کو بچا کر نکل جاؤ بران نے اشارہ سے پوچھا
عمر نامدار یہ تو فرمایئے قبلہ و کعبہ کہان ہین میرے ہٹتے ہی آپ سب صاحب گرفتار ہو جاینگے کوئی ساحر بھی
تو آپکے ساتھ نہین ہے کیونکر لڑ بھڑ کر نکل جاؤ نگا عمرو نے بمشکل بیٹی کو قریب ملکہ بران کی بیوی بچایا تمام
کیفیت بیان کی یہ ذکر کیا کہ کوکب و شنشیہ بھی اس طلسم مین قید ہوے تھے انھون نے رہائی پائی جابجا
خوب خوب لڑی اب بھی مفتاح ہمراہ ہین یا شاید صاحبقران کی ہمراہ ہونگی اسطرح یہان قید ہوکر آئی تھی
مجکو بھی ایک ساحر یہان گرفتار کر کے لایا اختر نے ارادہ قتل کا کیا تھا تمنے آکے رہا کیا کیونکر کہون کہ تم
جمکر لڑ یا نکل جاؤ دونون طرح خرابی ہے بران نے کہا خواجہ انشاء اللہ تعالی مین اس لڑائی کو فتح کر کے
جاؤنگی اب تمھارے سمجھانے سے بخوبی ظاہر ہوا کہ آپکے ہمراہ کوئی ساحر نہین ہے یہ تو مجکو بھی معلوم ہوا
کہ مرحلہ جات فتح ہوئے چند باقی ہونگے مرأت واقعہ دیکھلا رہی تھی آپ بھی اپنے کو مخفی کیجیے مین طرف اختر کی
جاتی ہون عمرو تو گلیم اوڑھ کر کنارے ہوا بران شمشیر زن لڑتی ہوئی طرف اختر جادو کی چلی بڑے بڑے
ساحران نامی صفو نیر اباری لڑ بھڑ کر اپنی کو سامنے اختر جادو کی پہونچایا للکار کر آواز دی او اختر جادو
غیر ساحر و نیر بڑے زور شور سے جاتی ہی ہمسے مقابلہ کر کہ لطف سحر و ساحری ملے اختر بھی بادشاہ طلسم
اختر یہ سنتے ہی طرف بران کی پلٹ پڑی آپسمین سحر ہونے لگے جب اختر نے سحر کیا بران پر آگ برسی
بران نے گولا اُٹھا کر مارا آگ بجھی اختر پہ برق گری اختر نے اپنے کو برق سحر سے بچایا ابر سیاہ
بران پر گرایا بران اُس ابر کو توڑ کر نکلی مثل ستارہ سحری چمک کر سحر کیا اختر پر تلوارین گرین اس سنگدل
نے پتھر برسا کر تلوارون کو توڑا اسطرح کی سحر چند آپسمین ہوے وہ سحر بابت کر کے لشکر اختر پر گرے ہین ہزار ساحر آگ
سے جلے ہزار ہا پانی سے ٹھنڈے ہوئے پتھرون سے ہزار ہا کے سر پھٹے لشکر اختر مین فریاد الغیاث کی صدا بلند ہے
خورد و کلان درد مند اختر نے دیکھا ان سحرون مین لشکر پامال ہوتا ہے بران اپنے کو بچا رہی ہے اختر نے تمنچہ
کھینچا سر ہاتھ مین لی سحر کرتی ہوئی طرف بران کی چلی جو سحر بران پر کیا بران نے سب ہو نیست اُس سحر کو دفع کیا بران نے تیغ

اُسکے ارادے کو سمجھتی نیمچہ ہلالی نیام انتقام سے کھینچا شیرانہ سنگانہ اختر پر جا پڑی دونو مین نیمچہ
چلنے لگا نیمچون سے شعلہ ہاے آتش نکل رہے ہین گرد کے ساحر جل رہے ہین جب آپسمین چند وار
چلے دونون لڑنے والے برابر رہے بران شمشیر زن جلدی کرکے کمر کو بتا کر سر پر اختر کے آئی اختر
گھبرائی بران نے اختر کو سایہ مین تلوار کے لیا اختر ہٹتی جاتی ہے اپنے کو بران کے وار سے
بچاتی ہے بران ہر مقام پر قصد کرتی ہے کہ نیمچہ ماردون سر اس خود سر کا اڑ جاے اختر بد حواس
عالم یاس ہالیان لشکر بھی مثل زلف پریشان بصورت آئینہ حیران ہر طرف یہی غل ہو رہا ہے کہ بران
اختر پر غالب ہے سر تو زخمی ہو چکا اب ایک ہاتھ مار کے سر اُڑا دیگی جب اختر کو مار لیا ہم لوگ کیا
مقابلہ کر سکینگے اتنے بڑے لشکر کو یکہ و تنہا نے جواب دیا جو حال سے آگاہ ہین وہ کہتے ہین یہ دختر
گو کہ نامدار ہے ہوش ربا مین قیامتین برپا کین بڑے بڑے ساحرون سے لڑ چکی
آبروی طلسم ہوش ربا اسی نے مثانی پل پر یزدان تو اڑا دیلے خون روان خشک کیا اس معرکہ کی
کیا حقیقت ہے یہ ہمیشہ سے صاحب فتح و شکست ہے ایرج و عمرو بھی دیکھ رہے ہین عمرو نے تو گلیم اوڑھ لی ہے
ایرج نوجوان دعا مین مانگتی ہے الہی پروردگار بران کو مظفر و منصور کرنا اختر جب ادس سے پس قدم ہٹی
اور بران نے تعاقب نچھوڑا ہر قدم پر یہی خوف ہے کہ نیمچہ پڑیگا سر نہ بچیگا اوس بدحواسی مین یاد آیا کہ
ڈبیا خاک قبر جمشید کی کمر مین تھی جب بران نیمچہ کھینچے ہوئی قریب آئی اختر نے وہ ڈبیا کمر سے نکالی مکارہ
نے خاک اڑا دی اُس خاک کی تو یہی تاثیر ہے فوراً غبار الم دیر چھایا بران لڑکھڑا کے گری بیہوش ہو گئی اختر
نے زبان مین بران کے سوزن دیا کنیزان اختر نے بران کو اُٹھایا تخت پر ڈال لیا لشکر مین بلڑ
ہوا اختر نے بران کو پکڑ لیا بران کے گرفتار ہوتے ہی اختر سحر کرتی ہوئی چلی سردارون کی کیا حقیقت
تھی جب ماش کا دانہ پھینک دیا وہ گر کر بیہوش ہوا کنیزان اختر سب کو مطوق و مسلسل کر رہے ہین
خواجہ تو ایک ساحر کی شکل بنکر نکل گئے کسی درہ کوہ پر جا کر پھر تدبیر مین مصروف ہین ایرج شمشیر زنی
کرتے ہوئے آتے تھے کہ اختر نے للکارا ایک ماش کا دانہ پھینکدیا ہاتھ پاؤن ایرج کے بیکار ہوئے تلوار
ہاتھ سے چھوٹی گھوڑے سے گرے اختر نے اشارہ کیا بلا زمون نے آ کر ایرج کو بھی مسلسل و مطوق کر لیا
خواجہ تو گلیم اوڑھ کے نکل گئے اور سب سردار گرفتار نیمچہ تقدیر ہوئے اختر نے جو سر اٹھا کر دیکھا تو ادا ساحر
دست زبردست بران شمشیر زن سے واصل جہنم ہوئے پری کی پردہ درہم و برہم ہوئے ہوش و حواس اڑ گئے کنیزی

دیکھو صاحبو سلطانونکی مدد آسمان سے پیدا ہوتی ہی دختر کوکب یکہ و تنہا آئی اگر اسکے ساتھ والی بھی ہوتے کون بار
سحر اوٹھا سکتا اس آئے ہوے سحر آجراے سے کون آنکھ ملا سکتا ہی سرداروں نے عرض کی خداوند خورشید روشن تن
نے بڑی مہربانی فرمائی کسیطرح امید فتح نہ تھی آپنے بڑا کار نمایاں کیا اتنی بڑی ساحرہ کو بڑا بھر کر پکڑا اب
بہتر یہ ہی کہ ان سبکو جلد قتل کیجیے تساہل مناسب نہیں ہی بران کا باپ کوکب ابھی طلسم میں موجود ہی اسکا بار
کون اٹھائیگا بیٹی داماد کو رہا کرکے لیجائیگا اختر نے حکم دیا بہت جلد میدان خونی کی تیاری کرو اس ہنگامہ
مین صدہا جلاد قتل ہوے دارین نصب کرو تختہ بچھوا رین ایستادہ ہونے لگین جلاد طلب ہوئے جو قتل ہونے سے بچے
تیاری قتل ایرج مین مصروف ہین کرسیان جواہر نگار اگر بچھین اختر جادو غصے مین خاموش فرنگل یاقوتی پر
آکر بیٹھی گرد ساحرہ آکر جمع ہوئی جس باغ مین یہ لڑائی ہوئی ہزارہا نخل جلے چمن پامال ہوے چند نخل کلان جو
باقی ہین ایک نخل کے سایہ مین اختر بھی بیٹھی پامالی باغ پر افسوس کر رہی ہی کہ سر نخل سے دنا ٹے کی آواز
ہوئی کچھ شعلہ آتش بھڑک کر گرے آواز آئی منم فرستادہ خداوند خورشید روشن تن اختر نے سر اٹھا کر دیکھا
ایک نازنین نہایت حسین مہ جبین سحر قامت چہرہ آفتاب قیامت آنکھین دیدہ لیل و نہار کو آنکھ دکھانیوالی چہرہ
پر بحالی لباس فاخرہ زیب جسم انور زیور بہتر سے بہتر دریای جواہر مین غوطہ زن محبوب پرفن یون نخل سے اتری
صاف ظاہر ہوتا تھا کہ مثل ستارہ سحری وہ رشک پری آسمان سے اتری ہی اختر نام خداوند سنکے کھڑی ہو گئی
مصاحبان اختر دیکھنے لگین جمال جہان آرا اوسکا دیکھکر مبہوت ہو گئین ہر خورد و کلان کا یہی قول تھا کہ کیا حسن و جمال بخشا ہی
خاص خدا نگذار خداوند قدرت نے اپنے ہاتھ سے اسکو بنایا ہوگا مرتبہ تقرب پایا ہوگا اس نازنین نے
آتے ہی اختر کو سلام کیا اختر نے مسکرا کر پوچھا اے سرو حدیقہ حسن و جمال اے آفتاب آسمان کمال نام نامی
تیرا کیا ہی کیونکر آنیکا اتفاق ہوا وہ نازنین ہنسی کہا مجھکو مہر و ناز کہتے ہین جو تمپر گذری قدرت نے
دہین سے بیٹھے بیٹھے ملاحظہ کیا معلوم ہوا کہ بران نے ہزارہا بندگان مغضوب کو قتل کیا ہی اختر یہ نہ سمجھنا
کہ طلسم اختریہ مین آشوب ہی مشیئت قدرت مین کسکو دخل ہی قدرت نے فرمایا جو لوگ کہ ہمکو دل سے نہین
یاد کرتے ایسے اسکی سرکوبی کے لیے ان بندگان خونی کو بنر مقرر فرمایا ہی کہ ان سبکی سرکوبی ہو کہ ہمکو مصیبت
مین یاد کرین سواے ہمارے کسی سے نہ فریاد کرین ان سبکو قدرت زندہ کرینگے تمہارے ہی ہاتھ سے
یہ کرامت ظاہر ہو کہ خورد و کلان بزرگی سحر خداوندکی ماہر ہون تخلیہ مین چلو سحر تعلیم کرین حکم خداوند
ہم تمکو سمجھا دین پانی پر دم کرکے ان سب پر چھڑکین ایسی کرامت ظاہر ہو کہ وہ سب زندہ

ہو جائیں اختر خوش ہو گئی کہا اے سرو ناز قدرت نے سرفراز فرمایا کنیزوں کو حکم دیا ایک خیمہ استادہ کرو جنکے
عزیز مرے تھے وہ گرد سرو ناز کے پھر رہی ہیں اپنے اپنے عزیزوں کے نام بتاتی ہیں کوئی کہتا ہے میرا جوان بیٹا مارا گیا
کوئی کہتا ہے بھائی قتل ہوا سحر فرناز سبکو تسکین دے رہی ہے صاحبو نہ گھبراؤ تھوڑی دیر میں سبکا علاج ہوا
جاتا ہے یہ کہکے اختر کا ہاتھ تھام لیا سحر فرناز خراماں خراماں خوش رفتاری دکھاتی مسکراتی ہوئی تنہا
اختر کو اس خیمہ میں لے گھسی اختر خوش ہے کہ میں اب سب مردوں کو زندہ کردونگی جو لوگ مجھسے بگڑی ہیں انکو مردہ
رہنے دونگی سحر فرناز نے کہا منقل آتش منگاؤ سب کام اپنے ہاتھ سے کروائے اختر تمھارے بڑے
مرتبے ہیں موت زیست کا تمھارے ہاتھ اختیار ہوگا جسکو چاہو زندہ کرو جسپر خفا ہو اسکو مردہ رہنے دو
اختر پھولے نہیں سماتی بہ تعجیل آگ لا کے روشن کی سحر فرناز نے اپنی سر سے لوبان نکالا کہا لو ملکہ اختر
اس لوبان کو آگ پر ڈالو بہ نگاہ غور دیکھتی رہو اس آگ سے ایک پریزاد آتش خو شعلہ مزاج حسینوں کے
سر کا تاج پیدا ہوگی ایک شیشہ نایاب تمکو دیگی اس سے مطلب حاصل ہوگا اختر نے خوشی خوشی وہ
لوبان آگ پر ڈالا بہ نگاہ غور اسکی جانب دیکھ رہی ہے آگ سے دھواں نکل کے دماغ میں پہونچا ارے
کہکے لڑکھڑائی گر کے بیہوش ہوئی نعرہ ہوا منم سر برندہ جادوگران درکش تراشندہ کافران عیار طرار
خواجہ عمرو نامدار نیمچہ برق شعار کھینچکر عمرو چلا کہ اختر کو قتل کردوں اتنا بڑا عقلمند یہ نہ سمجھا کہ یہ
بادشاہ طلسم میرے ہاتھ سے کیونکر قتل ہوگی جھپٹ کر نیمچہ مارا فوراً زمین شق ہوئی ایک نخے لادی تیلی زمین
سے نکلی فوراً عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا او ساربان زادی کیا کرتا ہے ایک ہاتھ منھ پر عمرو کے پھیر دیا رنگ و
روغن چہرے کا اُڑ گیا بصورت اصلی ہو گئے اب وس تیلی نے اختر کو بیدار کیا جیسے ہی اختر کی آنکھ
کھلی گھبرا گئی تیلی نے کہا حضور یہ آپکو قتل کرتا تھا میں نے آکر بچایا اختر نے عمرو کی مشکیں باندھیں کشاں
کشاں لیکر خیمہ سے نکلی تمام ساحروں کے ہوش اُڑ گئے بلکہ یہ ہوا کنیز خداوند کی شکل بنکر عمرو آیا ملکہ کو بیہوش
کیا تھا ہماری ملکہ نے پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا ورنہ مار لیا ہوتا ادھر برج ویران جو قید میں تھے
بہ نگاہ حسرت دیاس شمارے کر رہے تھے اب دیکھا کہ عمرو بھی گرفتار ہوا بران نے بے اختیار
آہ کی کہا اے شہریار قضا ہی ہمکو لیکر آئی تھی خواجہ نے جھٹ پٹ عیاری کی ہماری بدنصیبی کہ
وہ بھی گرفتار ہوئے اب بچنے کی کون صورت ہے اختر نے لاکر عمرو کو بھی اُن قیدیوں میں بٹھایا پکار کر حکم
دیا جلد جلادوں کو بلاؤ اس ظالم نے مجکو مار لیا ہوتا قدرت نے کیا شرف مرحمت فرمایا ہیں نگہبان

نے میرے مجکو بچایا اب انکے قتل مین دیر نکرو جلاد جمع ہوئے سر پر عمرو و ایرج و بران کی تلوارین
کھینچکر کھڑی ہوئی یہ گرفتاران محبس رنج والم رب کریم سے دعا مین کر رہی ہین کہ داستان امیر حمزہ
صاحبقران کے چند مرحلے فتح کر کے چلے تھے کہ درہ کوہ سے ایک ساحر کریہ منظر برسے ہیکر سیہ فام بدانجام تیغ کھینچے ہوئے کہتا
ہوا نکلا او طلسم کشا تو نے اہالیان مرحلہ کو مارا اُنکی شعبدہ بازی بہ سبب لوح کے کام آئی مین
شعبدہ باز و جلساز نہین ہون بزور بازو تجکو قتل کرونگا یہ کہکر اتنی جلدی آیا کہ صاحبقران لوح
نہ دیکھ سکے وار تلوار کی کرنے لگا برس پڑا ہر چند چاہتے ہین صاحبقران وار کرین دم لینے نہین دیتا
دس پانچ ہاتھ ماری صاحبقران نے وار خالی دیئے عاجز ہوگئے ہر وار مین یہی خیال ہوتا ہے
کہ تلوار پڑی دو ٹکڑے ہونگے آخر جب روکتے روکتے عاجز ہوئے نیمچہ سہراب بیل نیام انتقام سے
کھینچا وہ ساحر مہیب شل پر چھایا ہوا تھا جیسے ہی وہ جھپٹ کر ہاتھ مارا صاحبقران نے تاک کر
ہاتھ پر اُسکے تلوار لگائی شنگلی کی چوٹ پڑی کہنی سے کٹکے ہاتھ اُسکا گرا اب وہ بھاگا صاحبقران
کو نہایت غصہ تھا تلوار کھینچے ہوئے اُسکے تعاقب مین چلے آگے وہ بھاگا ہوا جاتا ہے صاحبقران
تعاقب مین نعرے کرتے ہوئے چلے بقدرت پروردگار مجھ کو ٹکڑے کر یہ ساحر جب پلٹ کر دیکھتا ہے حمزہ پیچھا
نہین چھوڑتا پھر بھاگتا ہے جس باغ مین سب قتل ہو رہی ہین دروازے پر اُسی باغ کے یہ باغی بھی
زخمدار ہو بخا بخوف صاحبقران اُسی باغ مین گھس گیا اختر جادو وان سبکو قتل کا حکم دے رہی ہے کہ
فریاد فریاد کی آواز آئی دیکھا شبرنگ سیاہ رو ہاتھ کٹا ہوا بہ نالہ خون کا بہتا ہوا آتا ہے اختر نے
پوچھا ارے شبرنگ کیا ہوا چاہتا ہے حال بیان کرے کہ شیر کی نعرے کی آواز آئی زمین تھرائی
دیکھا صاحبقران زمان تیغہ کھینچے ہوئے تعاقب مین شبرنگ کے آ رہے ہین شبرنگ نے چاہا اُٹھکر بھاگون
صاحبقران نے بڑھکر لوح چمکائی شبرنگ کی آنکھون مین اندھیرا آیا جاگ سے لوح کے ڈر کا امیر نے
قریب آکر ہاتھ مارا شبرنگ کے دو ٹکڑے ہوئے آندھی سیاہ اُٹھی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من
شبرنگ سیاہ رو بود اُسی اندھیرے مین پلٹ کر دیکھا بران شمشیرزن کی زبان مین سوزن ہے جلاد
سر پر تلوار کھینچے کھڑا ہے ایک طرف عمرو و ایرج وغیرہ مسلسل و مطوق ہین سب کے سر پر جلاد تلوارین کھینچے
ہوئے کھڑے ہین امیر جلادون پر تلوار کھینچکر جا پڑے بران کی زبان سے سوزن نکالا ایرج
وغیرہ کے اوپر عکس لوح کا ڈالا بران نے رہا ہوتے ہی بہت سے سنگریزے مٹھی مین

اُٹھائے ساحروں پر سنگ طلسمی پتھر برسنے لگے ہزار ہا کے سر پھٹے ایرج نے قید توڑی خواجہ عمرو رہا ہوئے
امیر نے جلادوں کو مارا وارین علم کین بران کو جوڑتے دیکھا آنکھیں چار ہوئیں بران پر پرواز پیدا
کر کے بلند ہوئی ایرج نے بہ نگاہ یاس دیکھا یہ بھی بران کو یقین کامل ہوا کہ صاحبقران کے
پاس لوح طلسمی موجود ہے علاوہ لوح کے صاحب اسم اعظم ہیں ان پر کسی کا سحر تاثیر نہ کریگا ایرج کو
کب کوئی قتل کر سکیگا لڑتی بھڑتی سحر کرتی ہوئی نکل گئی صاحبقران نے لوح کو گردش دی
عمرو نے بھی حقہ ہائے آتشبازی داغے ایرج نے بھی تیر و تفنگ سے کئی ساحر مارے شیلم و قیلم بھی
لڑ رہے ہیں لوح طلسمی جو چکی ساحر نابینا ہونے لگے نہیب شمشیر صاحبقران سے منھ کے بھل زمین
پر گرے سحر کرنا بھولے کتنے کی موت مارے گئے اختر گھبرائی ہوئی ہے کہ طلسم کشا یہانتک کیونکر
پہونچے ایک دفعہ زخمی ہو چکی ہے دور سے سحر کر رہی ہے قریب نہیں آتی دیکھ رہی ہے کہ صاحب لوح
صاحبقران ایک طرف مصروف جنگ و جدل ہیں کبھی ایرج کو بچایا کبھی ہمراہیان
ایرج پر سینہ سپر کر دیا خواجہ عمرو کلیم اوڑھے ہوئے تماشہ دیکھ رہے ہیں جب کوئی بڑا ساحر مر کر گرا جھپٹکر
اسکے قریب پہونچ کر لباس اُتار لیا لاشہ ساحر کا برہنہ رہ گیا دیکھنے والے حیران ہیں لاشے ساحروں کے
برہنہ کیونکر ہو جاتے ہیں ہزار ہا ننگ خاندان ننگے پڑے ہوئے ہیں اختر نے سحر کر کے زمین کو ہلا دیا مگر
صاحبقران پر سحر تاثیر نہیں کرتا امیر اسی کی فکر میں صفوں کو درہم و برہم کر رہے ہیں ہزار ہا ساحر
مارے گئے جاتے ہیں برہم ہوا قریب اختر کی پہونچوں اختر قریب نہیں آتی بھاگی پھرتی ہے ساحروں
پر تاکید ہے ارے حمزہ کو مارو ایک شخص کو گرفتار نہیں کر سکتے بعضے جلے ہوئے جواب دیتے ہیں
ہوئے شیر کو کیونکر گرفتار کریں ہمارا نجہ قابو نہیں ہوتا کس جرأت و شوکت سے صاحبقران لڑ رہے
ہیں پشت و پہلو سے ہوشیار بڑے بڑے مقامات پر جنگ مغلوبہ پڑی صف لشکر دشمن سے نگاہ لڑی ہوئی
جب صف دشمن پر پہونچے افسری کو تاک کر مارا صفوں کو بے سردار کر دیا دم بھر میں میدان کارزار
لاشوں سے بھر دیا ہنگامہ قیامت برپا ہے شیر بیشہ عربستان کس لطف سے لڑ رہے ہیں ساحروں کو درہم برہم
کر کے قریب اختر کے پہونچے تھے کئی افسران زبردست جو سامنے اختر کے علف شمشیر آبدار ہوئے لاشے
اُٹھنے تڑپے اختر گھبرائی تخت پر سوار ہو کر بھاگی نعرہ کیا یارو ٹھہر کے نکل دو جب یہ جوان قلعہ
طلسمی میں آئیگا سمجھا جائیگا وہ علامتہائے سخت صعب ہیں کہ ارسطو بھی تنگ ہوگا یہ کہتی ہوئی

نکل گئی عقب میں اسکی ہزار ساحرہ بھی چلی لڑائی باغ کی فتح ہو گئی ایرج کو صاحبقران نے گلے سے
لگایا عمرو سے تمام کیفیت پوچھی کہ خواجہ تم بیان کرو کیونکر بچے عمرو نے تمام حال مصیبت آل اپنا بیان
کیا اُس باغ میں اور ہزارہا بندگان قید تھے انکو امیر نے رہا کیا اُس باغ ہی کے دروازے پر بارگاہ
استادہ کرائی اس باغ میں اسباب بھی بہت کچھ نکلا بارہ ہزار جوانان بیگناہ شاہ و شہریارزادے قید تھے
وہ سب دائرۂ اسلام میں آئے بفتح و ظفر داخل بارگاہ آسمان جاہ ہوئے ایرج وغیرہ کی زخم دوزی
کی بعد فراغ نماز مغرب بمصلاح خواجہ عمرو لوح طلسمی کو ملاحظہ فرمایا صاف صاف مرقوم تھا کہ
اے فتاح طلسم اب سارے عجائبات مرحلے تو فتح ہوئے اب فتح قلعہ طلسمی باقی ہے اُسی جنگ میں کوئی
تحفہ بھی کامل دستیاب ہوگا کہ جسکی برزگی سے خورشید روشن تن بیتاب ہوگا صاحبقران نے
سرداران ایرج سے فرمایا صبح کو لشکر تیار رکھنا اب کو قلعہ طلسم اختریہ پر پہونچنا ہے بخیر و عافیت تمام لشکر میں
پہونچیں ہمیں معلوم لشکر پر کیا گذری نورالدہر فرزند حور نے قیامت برپا کی ہوگی اکثر ہمراہیان اختر مطیع اسلام
ہوئے انکی زبانی دریافت ہوا کہ لشکر میں ایک بڑا تلاطم ہے روز طبل جنگی بجتا ہے فرزند حور نورالدہر میدان کارزار میں
نکلتے ہیں جس سردار کو گرفتار کرکے لیجاتے ہیں سامنے خورشید روشن تن کے جا کر وہ سجدہ کرتا ہے فرامرز عاد
مغربی و محمود بہرام و مبدل اصفہانی وغیرہ کو دو دو دن میں لڑ کے نورالدہر فرزند حور نے زیر کیا ہے
بہ سبب اطاعت خورشید میں جا حاضر رہتے ہیں بلکہ بوقت جنگ کہتے ہیں یا خداوند مغلوبہ کا حکم دیجئے کہ بادشاہ
لشکر اسلام کو پکڑ لائیں بارگاہ وغیرہ چھین لیں فرقہ باغیان کا سامنے رہنا مناسب نہیں ہے خورشید خود بھی
تامل کرتا ہے ان سبکو یہ جواب دیتا ہے ای بندگان من قدرت چاہتی ہیں کہ بندگان مخصوص آپسمیں صلاح کرکے
بخوشی چلے آئیں ورنہ تم سبکو حکم دونگا کہ سبکو گرفتار کرکے لے آنا بادشاہ لشکر اسلام آج کل بڑی مصیبت
میں ہیں دن بھر میدان کارزار میں رہتے ہیں شب کو جفائے انتظام سہتے ہیں یہ خبر وحشت اثر
سنکر صاحبقران بہت بیقرار ہوئے فرمایا کہ خواجہ تمنے یہ حال مصیبت آل سنا میرا جی چاہتا ہے
کہ رات ہی کو کوچ کروں قلعہ طلسم اختریہ کو فتح کرتا ہوا اپنے لشکر میں پہونچوں یہ تو میرے دل کو
یقین تھا کہ خورشید روشن تن بڑا شعبدہ باز ہے نہایت مکار و جلساز ہے جن سرداروں کا ان صاحبوں نے
نام لیا اگر وہ سب شریک ہو گئے ہونگے تو بادشاہ کا کیا حال ہوا ہوگا یہ سرداران صف شکن جوانان
تیغ زن جان لشکر اسلام جب بلوہ کرینگے کون جواب دیگا بروقت نماز صبح لشکر تیار کرنا کہ ہم بہ تعجیل تمام

مہم قلعہ طلسمی سے فراغت کرکے اپنے لشکر مین پہونچا مین عمرو بھی یہ خبرین سُن کے بیتاب ہوگیا وہ صاحبقران
نے تڑپ تڑپ کے بسر کی بوقت سحر سلاح جنگی سے آراستہ ہوکر یہ بارہ ہزار جوان جو ہمراہ ہین بارگاہ بھی دائی
قصد ہوا کہ بڑھین کہ صحراے گرد اُڑی فولاد رویین تن مع تین لاکھ فوج فرستادہ خورشید بڑے زور شور سے
آکر پہونچا مقابلے مین صاحبقران کے اُترا صاحبقران سے کہلا بھیجا کہ مین بحکم خداوند آپ کے
روکنے کو آیا ہون یا اطاعت کیجیے یا آمادہ حرب و پیکار ہوجیے صاحبقران مجبور لاچار
واسطے بادشاہ کے اشکبار و بیقرار مقابلے مین فولاد رویین تن کے اُترے دن تڑپ تڑپ کے تمام
ہوا شام کو فولاد بد انجام نے طبل جنگی بجوایا صاحبقران کو ہرکاروں نے خبر دی میر نے بھی جواب مین نوازش
طبل کو حکم دیا رات تیاری مین بسر ہوئی صبح کو مقابلہ فولاد سے ہوا فولاد مع تین لاکھ فوج بڑے کرّ و فر سے
میدان مین آکر پہونچا صفوف قتال و جدال آراستہ و پیراستہ ہوئین نقیب شعار عبرت آمیز پڑھ کے
ہٹے فولاد گینڈے کو ٹھکرا کے میدان کارزار مین آیا لاف و گزاف کرکے آواز دی جسکو تمنا مرگ
کی ہو ما بدولت کے مقابلہ مین آئے روح روان قاسم عالی شان شاہزادہ ایرج مستعد
جنگ ہوئے امیر صاحبقران نے گلے سے لگایا اور بصد شفقت فرمایا اے نور نظر تمنے سُنا کہ لشکر پر
کیا بدعت ہوئی کہ سب ہمارے سرداران نامدار خورشید مکار کے شریک ہوگئے زبانی اُن لوگون کے احوال
معلوم ہوا مین چاہتا ہون جنگ کو طول نہو بتعجیل تمام اس فولاد بد انجام سے مہلت حاصل کرون اپنے
لشکر مین پہونچون دیکھون تقدیر کیا دکھاتی ہے رہ رہ کے طبیعت گھبراتی ہے تم حفاظت لشکر کرو اس
رویین تن سے مین مقابلہ کرون بعنایت پروردگار بہت جلد شکست دون ایرج نے دست بستہ عرض
کی کہ غلام کے ہوتے مناسب نہین ہے کہ حضور ہر کس و ناکس سے مقابلہ کرین اب مین قصد کرچکا
انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلدی کرونگا لاچار صاحبقران نے اجازت دی ایرج نوجوان مرکب
باد رفتار کو اُڑا کر سامنے فولاد رویین تن کے آئے بعد پرسش نام و نسب
نیزہ چلنے لگا صاحبقران ملاحظہ فرما رہے ہین کہ ایرج نوجوان تعلیم کردہ
مہتر مہتران بڑے زور و شور سے لڑ رہا ہے یہی چاہتا ہے کہ بہت جلد
نیزہ نکالون ممکن نہین ہوتا دو گھڑی کامل نیزہ چلا ایک مقام پر
ایرج نے نیزہ اُسکا ہوائی کیا فولاد رویین تن نے تلوار کھینچی ایرج پر ہاتھ

مارا ایرج نے تلوار کو تلوار پر رد کا سر کو تپا کے کمر پر ہاتھ مارا فولاد روئین تن نے بجنون تلوار کو جسم
پر لیا چونکہ روئین تن ہے تلوار نے تاثیر نہ کی صاحبقران ملاحظہ فرمارہے ہین کہ ایرج نوجوان نے کمر کو تپایا
سر پر ہاتھ مارا سر کو تپایا جھکائی دیکے شانے پر ہاتھ ماردیا بخوف وہ بیجیا اپنے جسم پر تلوار کے وار
لے رہا ہے بیغیرت کا جسم نہین کٹتا جب پانچ سات وار کرکے عاجز ہوا بار ٹہ کو بچا کے کلائی پر ہاتھ
ڈال دیا قصد کیا تلوار چھین لون کمر مین ہاتھ دیکے اٹھالون فولاد لپٹ پڑا دونون جوان
زمین پر کودے کشتی ہونے لگی صاحبقران ملاحظہ فرمارہے ہین کہ ایرج نے کشتی مین فولاد
روئین تن کو دنگ کردیا وہ بھی جانبازی کر رہا ہے کسی پر کمی نہین کرتا تمام دن کشتی مین تمام
ہوا دن تھوڑا باقی رہگیا ایرج ہر مرتبہ فولاد روئین تن کو ریل کے لے دوڑتا ہے چاہتا ہے
زیر کرون مشکین باندھ لون وہ بھی روئین تن پہلوان زبردست ایک مقام پر فولاد روئین
تن ایرج صف شکن کو ریل کر کے دوڑا پانچ یا سات قدم تک لایا وہان پر فولاد رکا ایرج
نے چاہا ریل کر کے دوڑون فولاد نے بھی رک کر زور کیا ایرج نے دونون پاؤن بڑھائے وہان چاہ
موش خانہ تھا ایرج کا کولا اتر گیا صدمہ سے شاہزادہ بیہوش ہوا اس نامرد نے کچھ خیال نہ کیا
ایرج کو باندھ لیا یہ کہتا ہوا پلٹا اسکو جاکر قتل کرون کل حمزہ سے بھی سر میدان سمجھونگا
مع اپنے لشکر کے پلٹ گیا صاحبقران رنجیدہ اپنی بارگاہ مین آئے خواجہ عمرو سے فرمایا
خواجہ جاکر ایرج کی خبر لاؤ وہ کہہ گیا ہے کہ مین قتل کرونگا ایسا نہو آفتاب آسمان قاسم نوجوان
ہو بزوال آئے تو مین کیا منھ دکھاؤنگا عمرو نے ہرکارے بھی روانہ کیے بیقرار ہو کر خود بھی واسطے خبر
کے چلا یہان فولاد نے آتے ہی ایرج کو مسلسل و مطوق کیا پہلوانون سے کہا اس جوان کا
کولا ٹہلاؤ صبح سر دربار سمجھونگا اگر تصویر خداوند خورشید روشن تن کو سجدہ کیا جان بخشی ہے
ورنہ ابھی قتل کردونگا پہلوانان فولاد ایرج کو مسلسل کرکے سامنے فولاد کے لائے ایرج نے بطریق
اسلام سلام کیا فولاد بہت بگڑا کہا او مسلمان بدولت کے سامنے نام خدائے نادیدہ لیتا ہے مین نے
تجھکو کیونکر زیر کیا ایرج نے کہا او مکار میرا کولا اتر گیا تو گرفتار کر کے لے آیا کیا منھ لیکے سوال
مذہب کرتا ہے فولاد نے کہا او زیر کرنا کسے کہتے ہین میرے زور سے کولا اترا اگر اطاعت نکریگا
تو ضرور قتل کرونگا ایرج نے کہا او نامرد تیری کیا مجال ہے مین تو خورشید روشن تن پر لعنت

کرتا ہون جو پہلوان سر زنجیر تھامے ہوئے کھڑا تھا فولاد نے کہا کہ اس زبان دراز کو سزا نہین دیتا
اُس بیحیائی نے زنجیر پر جھٹکا مارا کہا کیون او بدزبان خاموش نہین رہتا بمقدمہ قدرت کلمات سخت کہتا
ہے ایرج کو نہایت غصہ آیا زنجیر تھام کر ایک جھٹکا مارا وہ منھ کے بھل زمین پر آیا ایرج نے ٹھوکر جو ماری
کہ سر اسکا پھٹ گیا لینا لینا کا ہلڑ ہوا ایرج نے غصہ مین قید توڑ ڈالی ایک پہلوان کو مار کر تلوار لی
نعرہ کر کے لڑنے لگا فولاد بھی اپنے مقام سے اُٹھا آواز دی اس سرکش کو مار لو ایرج سر برہنہ
پا پیادہ فولادی مصروف جنگ ہے لاش پر لاش گرا دی یہی تلاش ہے کہ بڑھکر فولاد کو مار دون چار
جانب سے ایرج پر بلوہ ہے شیر بیشہ صاحبقرانی بڑے شوکت و شان سے جنگ کر رہا ہے ہرکارے لشکر اسلام
کے جو بارگاہ فولاد مین پڑے خبر آئے تھے یہ حال پر ملال دیکھکر بھاگے افتان و خیزان حیران و
پریشان سامنے صاحبقران کے آئے عرض کی حضور جلد سوار ہون ایرج نے بارگاہ فولاد مین قید
توڑ ڈالی اُس یکہ و تنہا پر تین لاکھ فوج کا بلوہ ہے ایسا ہو کہ دشمن اُنکے قتل ہو جائین یہ خبر وحشت اثر
سُنکر صاحبقران بیتاب ہو گئے کلیجہ تھام لیا قبضہ تیغہ عقرب سلیمانی پر ہاتھ ڈالا آہ کا نعرہ کر کے
پشت مرکب پر سوار ہوئے سرداران ایرج نوجوان یہ حال اپنے آقا کا شکر بہ تعجیل اُٹھے طرف لشکر کفار
چلے یہان ایرج نوجوان لڑتا بھڑتا بیرون بارگاہ فولاد آیا لشکر فولاد مین قرنا ہوئی تین لاکھ
نامرد تیار ہوئے کمربندی ہو گئی ایرج اس مجمع روباہ مین شیرانہ لڑ رہا ہے فولاد روئین تن گینڈے
پر سوار حیرت سے دیکھ رہا ہے نعرہ تحسین کر رہا ہے ساتھ والون سے کہتا ہے کیون او نامردو یہ جوان
یکہ و تنہا تین لاکھ فوج سے مصروف جنگ ہے کیا یہ نہین ہو سکتا کہ اکیلے کو گرفتار کر لو یہ آرزو ہے
کہ یہ زندہ گرفتار ہو اپنا رفیق بناؤن اپنے لشکر کا بادشاہ کرون یہ ذکر تھا کہ نعرہ صاحبقرانی کی آواز
آئی غیلم زنگی و فیلم زنگی وغیرہ تلوارین کھینچے ہوئے پہونچے اپنے آقا کو جو مجمع فوج مین گھرا ہوا دیکھا سینے
سپر کر دیئے صاحبقران لڑتے بھڑتے طرف فولاد روئین تن کے چلے اتنی مہلت
جو ایرج نے پائی کئی مرکب مارے گئے سوارون کو مار کر پھر گھوڑا لیا سر پر
خود نہین زرہ بھی جسم مین نہین ہے چہار طرف سے تلوارین پڑ رہی ہین ایرج ہمہ تن چشم
بنا ہوا اسی آن بان سے لڑ رہا ہے جس پہلوان نے بڑھ کر ٹوکا بے تکلف جا پڑا اُسنے
ہاتھ تلوار کا مارا ایرج نے ہاتھ مروڑ کے تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ دیکر اوس خود سر کو

تا شش زمین سے اٹھایا ہاتھ پر تول کر طرف آسمان کی پھینکا جو رنگ ہوائی قلم کیا فولاد روئین تن
ایرج صف شکن کی جرأت پر ہر مرتبہ جھوم جاتا ہی خود تعریفین کر رہا ہی اسی حسرت مین ہی کہ اس جوان کو
زیر کرکے اپنا رفیق بناؤن پسران حمزہ کو ایسا مین نجانتا تھا جا مہ جرأت و شوکت و لیاقت انکے جسم کو واسطے
قطع ہوا صفت جرأت ایرج مین مصروف تھا کہ صفین ہم و برہم ہوئین دیکھا صاحبقران زمان کس
زور شور سے آگے لڑے پہلوانون نے راستے دیدیے بھگدڑ پڑ گئی نعرہ شیر کی صدا سنکر روباہ بھاگنے لگے
فولاد کے ہوش اڑ گئے کر بو تا تیغ زن دا صف شکن جرأت مین کوئی انکا ہم نبرد نہین ہی دل سے باتین
کرتا ہوا یہ حوصلہ تو نہ پڑا کہ صاحبقران کے مقابلے مین جائے ایرج کو تنہا پاکر جا پڑا جانتا ہے کہ یہ تیر
دو چار زخم بھی کھا چکا ہی خود زرہ بھی سر پر نہین ہے خبردار خبردار کہکر قریب پہونچا ہاتھ تلوار کا مارا ایرج
نوجوان جان چکا ہی کہ یہ پہلوان روئین تن ہی تلوار کو نہین مانتا سینہ سپر کرکے کلائی پر ہاتھ ڈالدیا
ہاتھ مروڑ کے تلوار چھین لی کمر زنجیر مین ہاتھ ڈال کے تا شش زمین سے فولاد روئین تن کو اٹھالیا
سر پر چرخ دیتے ہوے سامنے صاحبقران کے لائے صاحبقران نے فرمایا ای نور نظر اسکو
چھوڑ دو یقین ہے اپنی حرکات پر منفعل ہوا ایرج نے چھوڑ دیا فولاد قدمون پر
گرا اور کہا کہ خورشید روشن تن نے یہ کہکر مجھکو بھیجا تھا کہ حمزہ مرحلہ جات
طلسم اختریہ فتح کرتا ہوا آتا ہے تم جا کر گرفتار کر لاؤ ساحرون کا سحر بہ سبب لوح کے
تاثیر نہین کرتا یہ بھی وہ جانتا تھا کہ مین جس لڑائی پر گیا اُسکو فتح کیا تلوار میرے جسم پر
تاثیر نہین کرتی مگر اس شیر دلیر نے مجھکو بمردی زیر کیا آرزو ہے دلی ہے کہ غلام کو حلقہ
بگوش بنایئے کلمہ طیبہ زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایئے عمر بھر غلامی سے گردن تابی نکرونگا
صاحبقران نے کلمہ پڑھایا فولاد روئین تن بصدق مسلمان ہوا اہالیان فوج سے پکار
کر آوازدی مین نے خورشید روشن تن پر لعنت کی اطاعت صاحبقران صدق دل سے
قبول ہوئی سعادت دارین حصول ہوئی جسکو میرا ساتھ دینا منظور ہو میرے پاس چلا آئے ورنہ
اُس شعبدہ باز کے پاس جائے کئی ہزار ساحر آپسمین کہنے لگے فولاد روئین تن نے بُرا کیا
خداوند خورشید روشن تن ایسی بلا نازل کرینگے کہ ان سبکو جان بچانا مشکل ہوگا جو خداوند
خورشید روشن تن کو سجدہ کرے وہ اطاعت خدائے نادیدہ کیون کرے تمام مسلمان شریک

خداوند ہو رہے ہین کئی سو پہلوانان صاحبقران نے قدرت کو سجدہ کیا اب بادشاہ اسلام کے ساتھ
چند سردار چند تاجدار باقی رہگئے ہین دو چار دن مین طبل تمہاری بجیگا بادشاہ بھی بدل و جان اطاعت
کرینگے فولاد مسلمان ہو گیا بہت برا کیا چند کس تو یہ کہتے ہوئے نکل گئے باقی سپہ اسپان فولاد
نے بدل و جان اطاعت کی صاحبقران تو بارگاہ مین چلے آئے ایرج نوجوان و فولاد روئین تن
و خواجہ عمرو انتظام لشکر مین مصروف ہین اپنے سرداران زخمی کو اٹھوا رہے ہین کہ آسمان سے
لکہ ابر سیاہ پیدا ہوا سر لشکر پر آکے وہ لکہ ابر پھٹا ایک ساحرہ آگری آگے پشت پر چالیس جادوگر
اس ساحرہ نے آتے ہی نعرہ کیا منم سرہنگ جادو فرستادہ خداوند خورشید روشن تن اے فولاد
روئین تن قدرت نے تجھکو اسیواسطے بھیجا تھا کہ جا کر مسلمان ہو جا قدرت نے طلب فرمایا ہے سامنے
قدرت کے سزا کامل ہوگی اس زور شور سے وہ ساحرہ گرجی کہ زمین تھرا گئی عمرو ایسا تیز رفتار
بھاگ نہ سکا گرتے گرتے اسنے سحر بھی کیا ایرج صف شکن و فولاد روئین تن و عمرو پرفن کو گرفتار کر لیا
لشکر مین ہلڑ ہوا یا صاحبقران دوڑیے ایک ساحرہ نے آکر ایرج و عمرو و فولاد کو پکڑ لیا
لیے جاتی ہے یہ سنکر صاحبقران دوڑے بیرون بارگاہ آکر دیکھا کچھ لوگ بیہوش ہو گئے چند کے
سر کٹے پڑے ہین سرہنگ تڑپکر مثل برق کے آئی ان تینون کو لیکر نکل گئی صاحبقران حیران
و پریشان فرماتے ہین فلک چین نہین لینے دیتا دیکھون اس سرحد مین کیا ہوتا ہے دمبدم نئے
صدمے پہونچتے ہین ایرج و عمرو کو ساحرہ لیگئی اب ان کو کہان تلاش کرون لشکر کا وہ حال
پر ملال سنا نہ روے رفتن نہ راہ ماندن یہ فرما کر اسیوقت لشکر تیار کیا بہ ہدایت لوح سمت
قلعہ طلسمی دو منزلہ کرتے ہوئے چلے سرہنگ جادو وا ایرج عمرو و فولاد کو تخت پر ڈال کر
پچھلی دس کوس راستہ طے کیا تھا کہ صحرا سے گرد اڑی لکہ ابر بھی نمایان ہوا سرشار جادو ملازم
خورشید روشن تن شکار کھیلنے صحرا مین گئی تھی وہان قاسم نوجوان جستجو مین اپنے فرزند کی
پھر رہے تھے سرشار جادونی عاشق ہو کر صحرا مین گرفتار کر لیا ہر منزل پہ ٹھہرتی ہے اس امید پر
کہ اس جوان سے وصل حاصل کرون سرہنگ کو جاتے ہوئے دیکھا پوچھا بوا کہان سے آتی
ہو سرہنگ نے تمام کیفیت بیان کی کہ قدرت نے براے گرفتاری فولاد روئین تن بھیجا تھا
مین نے جا کر عمرو و ایرج و فولاد کو گرفتار کر لیا تم کہان سے آتی ہو سرشار نے کہا بوا

مین شکار کھیلنے گئی تھی صحرا مین جاکر خود شکار ہوئی نبیرۂ حمزہ قاسم نوجوان مصروف شکار تھا اس
ظالم پر مائل ہوئی روز اس ظالم کو سمجھاتی ہون نہین مانتا آج تم بھی چلکر اسی باغ مین اترو ایک
ہی جگہ ہم تم سب ٹھہرین اس سرکش کو سمجھاؤ شاید یہ آہوے وحشی رام ہو اگر سامنے قدرت کی لیجاؤ گی
بلا تکلف سجدہ کریگا وہان ہنگامہ عظیم برپا ہے چار سو سرداران حمزہ نے قدرت کو سجدہ کیا اب
قدرت نے ایک ہفتہ کی بادشاہ کو مہلت دی کہ صلاح کرکے سجدہ کرو اب جسدن طبل جنگی بجے گا کوئی
مسلمان زندہ نہ بچے گا یہ کہکے سرشار جادو نے سرہنگ کو اپنے ساتھ لیا وہین صحرا مین
سرشار کا باغ تھا اندر باغ کے اتری سرہنگ نے ایک کوٹھری مین عمرو و ایرج و فولاد کو
مسلسل کرکے قید کردیا کنیزونکو حکم دیا جلسہ عیش و نشاط آراستہ کرو شراب و کباب مہیا ہو قاسم
کو سمجھاؤ میرا وصل قبول کرے ورنہ صبح کو قتل کرونگی مین نے بڑے صدمے اٹھائے اب مصیبت شب فراق نہین
اٹھا سکتی جلسہ تو فوراً آراستہ ہوا کنیزان سرشار قاسم نامدار کو سمجھا رہی ہین اے جوان ایسے
معشوق کو قبول نہین کرتا ابھی پوری جوان بھی نہین ہے آپ سے بھی کم سن ہین دولت کو نہین
تیرو واسطے مہیا کرینگی سحر تعلیم فرمائینگی کوئی دنیا مین تجھسے آنکھ ملا سکیگا زر تو اصلی ہے سحر بھی سیکھ
لینا پہلوانان عالم کو شکست دینا مشیر قدرت خداوند کہلاتی ہین جب قدرت کو معلوم ہوگا
کہ ملکہ سرشار کا یہ جوان شوہر ہے سب پہلوانان حمزہ کا سپہ سالار کرینگے اب مسلمانونپر زوال ہے
صرف ایک جنگ اور باقی ہے قاسم ان کنیزون کو گالیان دیتا ہے شگوفہ نامی کنیز سرہنگ پھرتی ہوئی
قریب اس کوٹھری کے آئی جہان خواجہ قید مین تھے عمرو نے اشارہ سے شگوفہ کو بلایا کہا بوا ادہر پاس
آؤ شگوفہ ہنستی ہوئی قریب آئی کہا او بڈھے تو کس جرم پر قید ہوا اٹھنیکے لائق تو تو نہین ہے عمرو نے
کہا بوا مین باورچی کا نوکر ہون دیگ شوربون مین کھیر پکانے کا حکم ملا وہ ٹیڑھی کھیر تھی گویا میرے قید کی تدبیر
تھی کھیر جل گئی اب ملکہ سرہنگ اسکی قیمت مانگتی ہین فرماتی ہین تجھکو قتل کرونگی حضور مین محتاج نہین
ہون کون ایسا مرد آدمی ہوگا کہ جسکے پاس دو چار ہزار کا اثاثہ نہو مجھ پہی ضد ہے انھون نے میری اشرفیان
دیکھ پائین چاہتی ہین ڈرا دھمکا کے چھین لون اب صبح کو تلاشی لینگی میری اشرفیان تم اپنے پاس رہنے دو
جب رہائی پاؤنگا تم سے لیلونگا آدھا تم لینا سب لینے کا ارادہ نکرنا شگوفہ ہنس پڑی کہا کیون ای
لنگوٹی دیگینگے تو ہمارے ساتھ مسخراپن کرتا ہے مین تیری اشرفیان اپنے پاندان مین بند کرکے رکھونگی جسوقت

مانگیگا مین فوراً دیدونگی یہ کہکے بی شگوفہ بیٹھ گئین دل سے کہتی ہو قیدی کے بات کی کون سماعت کریگا
مفت کا مال ملتا ہی کہا ارے لا کتنی اشرفیان ہین مین نے بھی ذکر سُنا تھا کہ دیگ شو کی اشرفیان
چھین لینگے محتاج کی گردن مین ہاتھ دینگے عمرو نے کہا بوا ذرا ہتھکڑی نکال دو ہاتھ قابو مین
آئین تو اشرفیان نکال دون شگوفہ سوچی مین سحر جانتی ہون یہ حقیر بھاگ کے کہان جائیگا ہتھکڑی
نکالی ہنستی بھی جاتی ہین باتوں مین دم بھی دیرہی ہین فرماتی ہین ارے دیگ شو گھبراتا نہین مین اشرفیان
لیکر کیا کرونگی اگر تو قتل ہو جائیگا تیرے گھر بھیجدونگی سفارش کرکے تجکو قید سے بھی چھڑوا دونگی
مجھے تیرے حال پر رحم آگیا جب عمرو کی ہتھکڑی نکلی کہا دیکھو بوا شگوفہ تمھاری ساتھ
والیان ادھر دیکھ رہی ہین شگوفہ ہٹی عمرو نے حلقہ ہاے کمند گلے مین ڈال دیے حباب
بیہوشی مارکر بیہوش کیا اپنی ہتھکڑیان بیڑیان بی شگوفہ کو پہنائین گلے مین کمند ٹھونس دیا
بہ شکل شگوفہ ہنستے ہوئے باہر نکلے دیکھا جلسہ شراب وکباب آراستہ ہے سرشار وسرہنگ
مسند پر بیٹھی ہین کنیزین قاسم کو سمجھا رہی ہین بہ سبب پریشانی سرشار دورہ شراب بھی معطل
ہو شگوفہ ہنستی ہوئی سامنے سرشار کے آئی کہا کیون واری یہ ظالم شاہزادہ قاسم آپکو نہین
قبول کرتا مین ابھی راضی کیے دیتی ہون سبکو ہٹا لیجیے مین راضی کرکے قدمو پر گرادونگی سرشار نے
خوش ہوکے کہا اے شگوفہ تیرا بڑا احسان ہوگا تین راتین مجھپر تڑپ تڑپ کے گذری ہین آب و
دانہ ترک رہا اسی واسطے بوا سرہنگ کو بھی بُلا لیا کہ لطف سے جلسہ آراستہ ہو کنیزین
سب ہٹ گیئن بی شگوفہ نقلی نے آکر قاسم کا ہاتھ تھاما کہا کیون رے مردوے تو کیا
جوان ہی ملکہ سرشار ایسی معشوقہ کو نہین قبول کرتا میان بڑا مرتبہ پاؤگے سرشار کے شوہر
بدمست کہلاؤگے قدرت طرہ بہ بیجمبری عطا فرمائینگے کل پہلوانون کا سردار بنائینگے قاسم
جھلاکر جواب دیا کہ کیا بیہودہ بکتی ہی ہم روز اول جواب دے چکے کیون نہین قتل کرتی خورشید
روشن تن کون مسخرا ہی انشاء اللہ اسکو بھی قتل کرینگے اُسکی بربادی کا وقت قریب ہی لشکر اسلام سے
مقابلہ کیا فضل لقا کی یہ بھی دربدر خاک بسر ہوگا عمرو نے یہ باتین سُنکر کاتل دکھایا کہا او دیوانے بیوقوف
سمجھا کیا ہی کسی ساحرہ کو جاہ وجلال دکھانا سراسر حماقت ہی مین آیہونچا صرف زبان سے کہدو کہ مین
راضی ہون جو ملکہ شگوفہ فرمائینگی وہی کرونگا مین ابھی ان سبکی گردن لونگا تمھارا فرزند ایرج نامدار

بھی قید ہی قاسم نے حجاب سے سر جھکا کر کہا چھوٹے دادا جان یہ کلمات میری زبان سے تو نہ نکلین گے
خواجہ عمرو ہنستے ہوئے سامنے سرشار کے آئے کہا واہ بی سرشار وہ خود تمہارے نام پر جان دیتا
ہے صاحب حسب و نسب نبیرۂ صاحبقران ابتدا سے بدعت گرنا شروع کر دیا وہ بھی مرد ہی ضد ہو گئی
اب بلا کر اوسکو پہلو مین بٹھاؤ شراب کباب کا چرچا کرو ناچ گانا بھی ہو فوراً راضی بھی ہو جائیگا سرشار خوش
ہو گئی قید سحر سے قاسم کو رہا کیا مسند پر جگہ دی ساقیان سیمین ساق مطربان خوش آواز جام و سبو
لیکر حاضر ہوئے شگوفہ خود بیٹھ گئی کہا واری ایک غزل مین گاؤن شراب بھی مین ہی پلاؤن
پھر لطف حاصل ہو یہ کہکر بی شگوفہ بیچ صحبت مین بیٹھین بابا ان چھڑا سیدھا سیدھا ٹھیکہ
بھی بجانے لگین گن گنا کر یہ غزل عاشقانہ شروع کی

نظم

تو یہ بھی ہی یہ گر گئی ہی کیا ٹوٹ ٹوٹ کر
پہلا ہی مین نہ تھا ہمکو کیے ترک سکتی
آباد تم نے دل کو کیا مجھکو لوٹ کر
کیا جانون دل کا حال کہ فرقت مین بھگنے
گویا کہ لیگیا کوئی محفل کو لوٹ کر
اللہ ری آنسوؤن کا کھٹکنا فراق مین
وہ پھٹکا کہ روئی جیسا ہی بھی پھوٹکر
گر بند و بست بھی ہے گلشن مین باغبان
تو اسکو داستان سمجھ سچ کو جھوٹ کر

مہندی تھا یہ خون کہ نہ ہو جاتا رائیگان
کیا کیا پڑا ہو را انکو منھ ٹوٹ ٹوٹ کر
پھرتے ہی میرے اختر بخت سیاہ کو
بہتر ہے آبلے میرے سینہ مین پھوٹ کر
امداد پوری غیرو ای اضطراب دل
آنکھون مین بھر گیا کوئی الماس کوٹ کر
مژگان سمجھکے گردش انکی وقت فصد
وہ دل تو ہون کہ مرغ قفس آئین چھوٹ کر

مدت کو بعد منھ سی لگی ہی جو چھوٹ کر
اگر شب کے بعد ہاتھ سی قاتل کے چھوٹ کر
صبر و قرار لیکے دیا داغ آرزو
کیونکر گہن سے چاند نکلتا ہی چھوٹ کر
ساقی کو جاتے ہی نہ قدح تھا نہ بوتلین
جھگڑا نہ کچھ لگا رہے پھر سانس ٹوٹ کر
نکلے نہین قلم کے نقطہ اشک نا بہ سر
نشتر کی نوک کھل گئی شریان مین ٹوٹ کر
حیف سرگذشت جوانی کہی جلال

اس لطف سے یہ غزل گائی سرشار مست جام محبت مبہوت ہو گئی
محفل مین صدائے احسنت و آفرین بلند ہی سرشار نے خود کہا شگوفہ آج تو تو نے نیا گل کھلایا
خوب گانا سنایا شراب کا انتظام بھی ہے تجھی کو دیا پلاؤ گلابیان کنیز محفل مین لاؤ بہت خوب
کہکے خواجہ اُٹھے میخانہ مین خوشی خوشی پہونچے شراب مین بیہوشی ملائی سبکو تقسیم کرنا شروع
کیا یہ جو پکار کے کہا حکم ملکہ سرشار جادو ہی آج سب جی بھر کی شراب پئین مالک کے کام کی تاثیر
ظاہر ہو ساتھ والے سرہنگ و سرشار کے دوڑی گلابیان قرابے بوتلین تقسیم ہونے
لگے ملازمان سرہنگ و سرشار پینے لگے پیتے ہی تاثیر نمک سرکاری ظاہر ہوئی کوئی چمن

مین پڑا لوٹ رہا ہی کوئی لڑکھڑا کے گرا جو بڑے رابط و ضابط تھے وہ چپ بیٹھے ہوئی ہیں فکر مین کہ نشہ زیادہ
ہو اپنے گھر مین چلکر سو رہین سہولیت مین اٹھے دھن مین نشے کی جاتے ہین راہ مین گانے کی عادی
ہین کوئی ٹھمری کسی رنڈی کی سنی ہوئی یاد آئی گاتی ہوئی چلے جب مقام گنگری کا آیا تان ماری
لڑکھڑا کے گرے ارے کہکے بیہوش سارے باغ مین ملازمان سرشار دوڑتے پھرتے ہین چمن
ان نشے بازون سے بھرے ہوئے دو کہین گرے چار کہین گرے خواجہ نے چالیس
گلابیان مئے ارغوانی سے معمور کین سلیقہ سے کشتی مین لگائین محفل مین لیکر آئے سرشار خوش
ہو گئی کہا دیکھو شگوفہ کس سلیقہ سے شراب لائی ہو اب عمرو نے چند اشعار مضمون شراب کے
گائے جام بھر کے ہاتھ مین قاسم کے دیا کہا صاحب مجھے کیون اشارے کرتے ہو اپنی ہاتھ سے
معشوقہ کو پلاؤ قاسم نے اشارہ کیا مین تو اس ملعونہ کو اپنے ہاتھ سے نہ پلاؤنگا عمرو نے اشارے
سے کہا ابھی سب مکر ظاہر کردونگا مین تو چھلکو دونگا نکل جاؤنگا تمھاری گردن لیگی پھر جان بچیگی
قاسم ڈر گئے یہ خواجہ عمرو چالاک بیباک ہین لاچار جام ہاتھ مین لیا لیکر پی گئے خواجہ عمرو
زہر مار کر رہے ہین سرشار نے کہا بی شگوفہ بڑی دل لگی باز ہو آج تو تمنے بڑا احسان کیا دوسرا
جام عمرو نے سرہنگ کو دیا قاسم سے کہا اب معشوقہ کو خلیہ مین لیجاؤ یہان ہم سمجھ لینگے لاچار ہو کر
قاسم اٹھے سرشار پہلے ہی جاکر خلیہ مین بیٹھے خیال ہی کہ اب معشوق خوشخوا آتا ہی جام بادہ وصل سے
سیراب ہونگی کہ قاسم پہونچے عمرو نے جلسہ مین سبکو شراب پلائی وہان قاسم نے قاعدہ سے ٹھکر سرشار
کے ایک گھونسا مارا کہ سرشار کا سر پھٹگیا یہان سرہنگ وغیرہ لڑکھڑا کر گرے ہین عمرو نے خنجر
پکڑ کر اٹھا پہلے سرہنگ کو قتل کیا اسباب محفل کا لوٹ رہا ہی صدہا کو برہنہ کرکے ڈالدیا مرنے
سے ان جادوگرنیون کے ایرج و فولاد کو بھی ہوش آیا خرابی یہ ہی کہ بعد سرشار کے اندھیرا ہوگیا
ہوا ایرج نے نکل کر قاسم کو دیکھا باپ کو سلام کیا قاسم نے گلے سے لگا لیا صبح ہو چکی تھی بعد
ہنگامہ عظیم آوازین آئین کشتی مرا نام من مرہنگ و سرشار بود صدہا بندگان خدا ابیخطا
اس باغ مین قید تھے انکو بھی ایرج و قاسم نے رہا کیا عمرو نے تمام باغ لوٹ لیا نقش بوریا
بھی نہ چھوڑا یہان کے قیدیون کو ساتھ لیا خواجہ عمرو ایرج و قاسم و فولاد فرحان و
شادان طرف لشکر اسلام کے چلے عمرو نے زبانی سرشار کے بربادی لشکر کی جو خبر سنی

تھی اب زبانی قاسم کو بھی دریافت ہوا کہ بادشاہ اسلام و کرب و اسد و مقبل وغیرہ چند سردار
خدمت بادشاہ مین باقی رہگئے ہین نور الدہر و لندھور نے ہزار ہا کو زیر کیا جسکو زیر کرکے سامنے خورشید کے
لیگئے اُس نے اُس شعبدہ باز کو سجدہ کیا ایک ہفتہ کی اُس بیچیانے مہلت دی تھی کہ اندر اس ہفتے کے صلاح
و مشورہ کرکے شراکت کرو لشکر لقا آجتک زورون پر ہے ہر روز یہی قصد کرتے ہین کہ بادشاہ کو گرفتار
کرلین شاپور و چالاک شاطران لشکر اسلام بادشاہ کو سمجھا کر پھیر لیجاتے ہین ابوالفتح
اندر بارگاہ خورشید روشن تن کے بیٹھے ہین چاہتے ہین کہ خدمت ساقی گری مین مشغول
ہون اعوان و انصار اور خورشید سب ایکمرتبہ پکار اُٹھے یا خداوند یہ ابوالفتح اصفہانی
بھانجہ عمرو کا ساقی بنکر آیا ہے اسنے شراب مین بیہوشی ملائی آپ نوش نہ فرمایئے گا
بس خورشید نے غصے مین طرف ابوالفتح اصفہانی کے دیکھا اور کہا کیون ای بندہ مغضوب قدرت
کے سامنے یہ عیاری کی جلد سجدہ کر ابتک اپنے خداوند کو نہین پہچانا ابوالفتح نے اُسیوقت خورشید
روشن تن کو سجدہ کیا اسیطرح چالیس عیار بھی اُسکے شریک ہوگئے ہین رات کو لشکر لقا کی حفاظت
کرتے ہین اگر یہان سے کوئی عیار لشکر کفار مین جاتا ہے وہ بھاگکر دوڑتے ہین کہ ان کو گرفتار کرلین
چالاک و شاپور کدو کاوش کر رہے ہین کہ ہمارا انکے سامنے کچھ زور نہ چلیگا حالات مصیبت
آیات لشکر اسلام جو عمرو نے زبانی قاسم کے سُنے ہوش اُڑ گئے حیران تھا کہ یارو اسکا انجام
کیا ہوگا مگر اب جلد چلو لشکر مین چلکر شریک مصیبت بادشاہ ہون قاسم نے حال صاحبقران
پوچھا عمرو نے تمام کیفیت فتح طلسم اختریہ کی بیان کی یہ بھی کہا کہ اب یقین ہے صاحبقران پہلے
قلعہ طلسمی پر جا ہین اختر شکست کھا کے گئی ہے اسطرح کی صلاحین کرکے طرف لشکر اسلام کے چلتے
ہین دیکھیے کس وقت پہونچین آیے حال خیریت مآل صاحبقران تحریر ہوتا ہے جب صاحبقران کو
معلوم ہوا کہ عمرو و ایرج و فولاد کو کوئی ساحرہ گرفتار کرکے لیگئی صاحبقران لشکر ساحران و
غیر ساحران ہمراہ لیکر طرف قلعہ طلسمی کے چلے ہر منزل پر یہی خبرین ملتی ہین کہ لشکر اسلام پر زوال
ہے ہمارے ہی سردار شریک خورشید روشن تن ہوکر میدان کارزار مین آتے ہین اپنی قسمون کو
گرفتار کرکے لیجاتے ہین ہر مرتبہ یہی قصد ہوتا ہے کہ طرف قلعہ طلسمی کے نجاؤن اپنے کو لشکر اسلام مین
پہونچاؤن ساتھ والون نے عرض کی حضور بعد نماز صبح لوح طلسم اختریہ کو ملاحظہ فرمائین دیکھیے

گیا نوشتہ ملتا ہو صاحبقران نے نماز سحر بصدق خضوع و خشوع ادا کی ہی دعا کی کہ اے مالک بے نیاز اے
رب کارساز انجام بخیر ہو تو نے ہمیشہ میرا نانا اٹھایا مرتبۂ صاحبقرانی پر پہونچایا حالات مصیبت آیات لشکر
اسلام سنکر بہت بیتاب ہوں کچھ دعائیں پڑھیں بعد اسکے لوح ملاحظہ کی تحریر تھا کہ اے فتاح طلسم و اے
سیاح این عجائبات جب مرحلہ جات فتح ہوں بہتر یہی ہے کہ اول جاکر قلعہ طلسم کو فتح کرو سب مصیبتیں آسان
ہونگی فتح قلعہ طلسم اختریہ سے کوئی تحفہ بھی دستیاب ہوگا کہ جس سے حال کیفیت قتل
خورشید روشن تن کا ظاہر ہوگا یہ مضمون بلاغت مشحون جو صاحبقران نے لوح مین ملاحظہ کیا
خوش ہو کر ساتھ والون سے کہا مین نے بادشاہ اسلام کو خدا کے سپرد کیا فتح کرنا قلعہ طلسم اختریہ
واجب و لازم ہے اب دو منزلہ کرتے ہوئے صاحبقران چلے ہرکارون نے یہ سب خبرین اختر
جادو کو پہونچائین حال آمد صاحبقران سنکر گھبرا گئی جیدل سے شکست کھا کے آئی بڑے بڑے
ساحرون کو جمع کیا مرحلہ جات سے بھی ساحر بھاگ کر آئے ہین ہر وقت یہی صلاح ہے کہ صاجوسی مین
فلاح ہو کہ طلسم کشا قلعہ تک نہ آنے پائے کوئی جاکر راہ مین روکے لوح اسکے پاس موجود ہے
جو سحر بناؤ نگی لوح طلسم کشا کو خبر دیگی اسکے ساتھ کوکب روشن ضمیر و برہمن کج ابرو بھی ہونگے یہی
ذکر تھا کہ چند ساحر بشکل عقاب و طاؤس آکر پہونچے صورتین اصلی بنکر عرض کی یا ملکہ قلعہ تشریف لیچلیے
ملاحظہ فرمایئے طلسم کشا مع فوج ظفر موج آپہونچا اختر جادو بالائے قلعہ آئین گرد قلعہ کے سحر کے
شعلہ ہائے آتش نے قلعہ کو گھیر لیا خندق مین بہت سے فیل و شیر و خرس وغیرہ ماش کے آٹے کے
بنا کے پھینکے سب نے دیکھا صدہا شیر و گرگ حفاظت قلعہ کر رہے ہین یہ سامان کر کے اختر
تخت پر بیٹھی وزرا امیر گرد چار سو ساحران زبردست تدبیرین کر رہے ہین کہ دفعتاً صحرا سے
گرد اٹھی اختر نے دیکھا آگے آگے سو علم نشان لاکھ سواران جرار کا اسکے بعد تعریف
الٰہی مرقوم آمد فوج کی دھوم علمدار سامنے سے نکل گئے ساحرون نے دیکھا آفتاب آسمان
عربستان زلزلۂ قاف ثانی سلیمان حمزۂ صاحبقران امیر گیتی ستان بپشت مرکب باد رفتار
پر سوار لوح طلسمی مثل جرم قمر گلے مین چمک رہی ہے پشت پر فوج ظفر موج اس گرد و فر
سے صاحبقران آکر پہونچے قلعہ طلسمی کو ملاحظہ فرمایا کہ گرد قلعہ کے آگ جل رہی ہے صدہا
شیر و پلنگ وغیرہ خندق سے منھ نکالے بیٹھے ہین فیلان مست گرد پھر رہے ہین اگر

کوئی طائر اُدھر گیا تو ما ہی گرمی شعلہ ہائے آتش سے جل جاتا ہے انسان کیسا ہوا کا بھی گذر نہیں شعلہ ہائے
آتش سے سفر نہیں صاحبقران نے حکم دیا بارگاہ استادہ ہوئی سب ساتھ والے اترے خیمہ استادہ ہوئے
بازار چن آراستہ و پیراستہ یہ فرما کر بارگاہ میں آئے کہ کل انشاء اللہ سواری قلعہ کو ہوگی اختر نے دیکھا
اور ایک گرد عظیم اٹھی لکہ ہائے ابر گلنار کرکے حیران و پریشان ہو کر اختر دیکھنے لگی وہ لکہ گلنار
قریب لشکر صاحبقران عالی وقار آکر شق ہوا دیکھا کوکب روشن ضمیر تخت زرین پر سوار طاؤس
زرین بال پر ملکہ برہمن کج ابرو اسباب سحر جسم پر آراستہ پشت پر ساتھ ستر ہزار ساحران زبردست
بادہ جرأت سے مست پرے باندھے ہوئے چلے آتے ہیں کوکب و برہمن نے بھی لاکر لشکر اُتارا
صاحبقران نے چند سردار برائے استقبال کوکب و برہمن بھیجے برہمن و کوکب اندر
بارگاہ گئے آئے قدم اقدس صاحبقران کو بوسہ دیا کرسی ہائے جواہر نگار پر آکے متمکن
ہوئے صاحبقران نے تمام کیفیت مرحلہ جات بیان کی حال غائب ہونے ایرج کا جو کوکب نے
سنا بہت ملول ہوا عرض کی اگر ارشاد فیض بنیاد ہو تو میں جا کر اس غیر دلیر کو تلاش کروں صاحبقران
نے فرمایا ای برادر ہلاک نمک فشاں در پئے آزار ہے تمہیں بیارا یار وفادار عمرو بھی مجھ سے جدا ہوا تمام ساحران عالم
اسکے نام کے دشمن ہیں حالات لشکر ایسے تھے کہ جس سے دل بیقرار ہو گیا جی چاہتا ہے پر پرواز پیدا
کروں اپنے کو خدمت بادشاہ عالی جاہ میں پہونچاؤں مگر لوح نے خبر دی ہے کہ فتح طلسم اختریہ سے
آستان قتل خورشید روشن تن بھی ملیگا کل میں صبح کو انشاء اللہ بہ ہدایت لوح قلعہ میں داخل کروں گا یہ
ذکر تھا کہ ہرکاروں نے عرض کی ایرج نوجوان و قاسم عالیشان و فولاد دیں تن و خواجہ عمرو
سو پانچ ہزار جوانوں کے آتے ہیں صاحبقران نام عمرو سنکر مثل گل شگفتہ ہوگئے اپنے مقام سے
اٹھے کوکب و برہمن بھی ساتھ ہوئے بیرون بارگاہ آکر ٹھہرے کہ خواجہ عمرو سامنے سے نمایاں
ہوئے امیر نے بے اختیار دونوں ہاتھ پھیلا دیے پکار اٹھے بیت ای کجا میرسی ای ہمہ
فرخندہ قدم * باد قربان سرت حلقہ مرغان ارم + عمرو اپنے آقا کو دور کر لپٹ گیا ایام مہاجرت
یاد کر کے چیخیں مار کر رویا کہ قاسم و ایرج بھی مع فولاد آکر پہونچے صاحبقران سب کو ہنسی خوشی
لیکر بارگاہ میں آئے کوکب آنے سے ایرج کے نہایت شاد ہوا قاسم نے رو رو کر حال لشکر کا فولاد
صاحبقران سے بیان کیا کہا حضور میرے سامنے تک چار سو سردار چالیس عیار خورشید کے

شریک ہو چکے تھے ہر روز لشکر لقا بہ شیطنت بختیارک یہی قصد کرتا تھا کہ بادشاہ کو گھیر کے گرفتار
کر لین خورشید روشن تن نے آٹھ دن کی مہلت دی تھی میں اُسی بیقراری مین بہ جستجوے ایرج حیلہ
شکار صحرا مین آیا سرشار مجھکو اُٹھا لائی اب نہین معلوم اس عرصے مین لشکر ظفر اثر پر کیا گذری میرے سامنے عم
نامدار شاہزادہ بدیع الزمان بمقابلہ لندھور بن سعدان نکلے انتہا کے معرکے پڑے دو شبانہ
روز کشتی رہی آخر عم نامدار کا کولہ اُتر گیا اُس ہندی بیدولت نے کچھ خیال نہ کیا نامردانہ عم نامدار
کو میرے سامنے گرفتار کر کے لیگیا دوسرے دن اُنھون نے بھی سجدہ کیا پھر میدان کارزار مین
نکلے چوگان حضور کے فرزند کو دو دن لڑکر گرفتار کر کے لیگئے میری آبرو پروردگار نے بسبب گرفتار
ہونے کے بچائی اب اے شہریار عم نامدار و لندھور و نورالدہر نے آپسمین عہد کر لیا ہے ایک ایک دن
میدان مین نکلکر ملازمان شاہنشاہی سے سرگرم کارزار ہوتے ہین ان غیران دشت نبرد سے کون
مقابلہ کر سکے جو گیا یا علف شمشیر آبدار ہوا یا کشتی مین باندھکر لیگئے اب نہین معلوم کیا بد عنین مین
بادشاہ نوبت بجان و کارد بہ استخوان متردد و پریشان اکثر میدان کارزار مین نکلے انقلاب
فلکی اپنے نمکخوارون سے لڑنا پڑا اکثر کو زخمی بھی کیا آخر کار کیا کرین اقبال انکا بہت یاور ہے کہ
جب میدان کارزار مین نکلے بفتح و ظفر واپس ہوئے اب حضور جلد چلنے کی تدبیر کرین بیان حال
پُرملال قاسم نوجوان پر بارگاہ صاحبقران مین شور گریہ و زاری بلند کوکب صاحبقران
و عمرو دردمند کو کب اپنے مقام سے اُٹھا کہا یہ سب مقدمات سحر و ساحری ہین حضور فتح قلعہ
طلسم اختریہ مین مصروف ہون مین جا کر اُس حیلہ ساز شعبدہ باز سے سمجھ لونگا سر میدان جا کر شکست
دونگا ملکہ برہمن کج ابرو نے دامن کوکب تھام لیا کہا ای شہنشاہ طلسم نور افشان
مین نے اپنے بزرگون سے سُنا ہے کہ خورشید روشن تن نے کوئی تحفہ نایاب اپنی جان کی
حفاظت کا بنا کر اسی قلعہ طلسمی مین رکھا ہے جبتک یہ قلعہ فتح نہوگا دست انداز ہونا خورشید
روشن تن پر نا ممکن ہے اسی وجہ سے وہ مغرور و متکبر مطمئن ہے برہمن نے یہ بھی کہا کہ آپکا موجود
رہنا یہان بہت بہتر ہے جب قلعہ طلسمی پر صاحبقران جائینگے لاکھون ساحر و غیر ساحر صاحبقران
کو روکینگے لہذا ہمارا آپکا ہونا بہت ضرور ہے صاحبقران طریقہ سپاہگری کو ختم فرمائینگے یہان کام
مکاری و جعلسازی و شعبدہ بازی کا ہی ہم اور آپ جب موجود ہونگے سب کام بخوبی انصرام ہونگے صاحبقران

کو ہدایت کرتے رہیں گے کوکب یہ سنکر خاموش ہوا ملکہ اختر جادو آمد لشکر صاحبقران سے گھبرائی
بارگاہ میں آئی مکدر و پریشان سر جھکا کر بیٹھی کہ ہرکارے آئے عرض کی اے ملکہ عالم صبح کو طلسم کشا
ضرور بہ ہدایت لوح طلسمی قلعہ پر حملہ کرے گا کون اسکو روک سکے گا جیرئی بہادر محترم و محتشم صاحب
اسم اعظم لوح قبضے میں ایسے جوان بے نظیر صاحب توقیر سے مقابلہ کرنا اپنے خون سے ہاتھ
بھرنا ہی آپ کی وزیر اعظم ساحرہ خوش خو ملکہ برہمن کج ابرو جملہ تدبیرین بتانے کو موجود ہیں
کوکب نے برسر قلعہ خورشید نگار بمقابلہ قدرت جانے کا قصد کیا تھا برہمن نے روک لیا کہ قلعہ
فتح ہوے تو ہم تم سب ساتھ ملکر چلینگے اختر نے یہ خبر سنکر زانو پر ہاتھ مارا کہا اے ستارہ شناسان
حالات طلسم اختری ای نجم درخشان برج افسونگری صرف یہی رات درمیان ہے جو انتظام کرنا
ہو کر لو صبح کو قلعہ پر قیامت ہوگی یہ جو گھبرا کر اختر جادو نی کہا ایک ساحر جلیل ملکہ اختر کا کفیل شاہور
رموزدان کل قلعہ اختریہ کا منتظم ہے حکم سے خورشید روشن تن کے خزانہ وغیرہ بھی اسکی سپرد تھا وہ
اپنے مقام سے یہ کہکر اٹھا کہ ای ملکہ عالم نہ گھبرائیے میں جا کر سب تدبیر کیے لیتا ہوں کوکب و
برہمن ہمارا کیا کر سکتے ہیں اپنے اپنے گھر کا سبکو اختیار ہے صرف فکر طلسم کشائی کرنا واجب و لازم
ہے اگر خداوند روشن تن نے اپنا فضل شریک حال کیا تو میں لوح سمیت طلسم کشا کو لاتا ہوں
شاہور رموزدان نے اسباب سحر اپنے جسم پر آراستہ کیا سحر کرکے چلا اختر سے یہ کہہ گیا گوش بر آواز
رہیے گا شاید کوکب وغیرہ میرا تعاقب کریں تو برائے مدد مع لشکر آجائیگا ملکہ اختر نے کہا بدل و جان
آج تو خواب و خور حرام ہے شب بھر جاگ کر بسر کرینگے ہرکارے بھی مقرر کر دیے ہیں اگر لڑ سکوں گی
میں خود اپنے کو پہونچاؤں گی تم سب کی حفاظت کے واسطے یہ کام کرتے ہو قدرت نے بھی
فرمایا تھا کہ شاہور رموزدان جان و روح طلسم اختریہ ہے اگر اسپر کوئی آفت پڑی بربادی
قلعہ طلسم خورشید نگار ہے شاہور رموزدان ہمارا رازدار ہے غرض شاہور سب کو مطمئن کرکے روانہ ہوا
یہاں بارگاہ میں صاحبقران نے جب دربار برخاست کیا ملکہ برہمن کج ابرو بیرون بارگاہ آئی
اشارے سے کوکب و خواجہ کو بلایا کہا اے شاہنشاہ اقلیم عیاری اس شب کو قلعہ اختریہ میں قیامت
برپا ہوگی سب یہی تدبیرین کر رہے ہونگے جس طرح سے طلسم کشا کو گرفتار کریں و قلعہ کو بربادی سے بچائیں ہزارہا
ساحر و غیر ساحر اس فکر میں آئینگے لہذا اچھا تا تک ہو سکے صاحبقران کی حفاظت کرنا واجب و لازم ہے

صاحبقران نے خاصہ تناول فرما کر آرام کیا ہے اے شہنشاہ کوکب تم دربارگاہ پر بیٹھو مین بشکل
طاؤس قبہ بارگاہ پر جاکر بیٹھتی ہون اگر کوئی آسمان سے طائر وغیرہ نکلا ہیگا مین روک لونگی اگر بیرون
بارگاہ سے کوئی آئے آپ خیال رکھین خواجہ خدمت صاحبقران مین حاضر رہین ہماری جانب سے دست بستہ
عرض کرین کہ آج کی شب حضور آرام نفرمائین عمرو نے بھی قبول کیا ملکہ برہمن طاؤس بنکر
قبہ بارگاہ پر جا بیٹھی کوکب دربارگاہ پر متمکن ہوئے خواجہ عمرو اندر بارگاہ کے آئے صاحبقران
زمان کو جگایا کہا اے شہریار خیرخواہان دولت کی یہ صلاح ہے کہ آج شب کو آرام نفرمائین
جاگ کر بسر کرین دشمن آپ کی تلاش مین آئینگے لوح لینے کی فکر مین ہوئے ہین مین بھی خدمت
مین حاضر ہون صاحبقران مسند پر آبیٹھے کتاب تاریخ اٹھائی ملاحظہ فرمانے لگے خواجہ عمرو کبھی
باہر جاتے ہین کوکب کو ہوشیار کیا کبھی برہمن کو پکارا چہار جانب لشکر مین سب جاگ رہے ہین صدائے
حاضر باش و ناظر باش بلند ہے اگر کوئی طائر پرند بھی اڑکر نکلتا ہے تیر مار کر گرا دیتے ہین خواجہ عمرو
جب کئی مرتبہ باہر آئے خیال ہوا مقبل وفادار طلایہ پر ہے ذرا اسکی بھی خبر لون کوکب سے کہگئے اندر کا
خیال رکھنا اسوقت تک برہمن بھی جاگتی تھی عمرو برائے ملاقات مقبل گیا ہوا ہے سر جو چلی برہمن نے
قبہ بارگاہ پر سر رکھدیا سوگئی صاحبقران بیٹھے ہین کہ فتنہ خوابیدہ بیدار ہوا پہلوے بارگاہ سے
ایک شعلہ بھڑکا صاحبقران نے قبضہ پر ہاتھ ڈالا لوح کو سنبھالا دیکھا ملکہ اختر جادو تاج سر پر
ندارد افتان وخیزان حیران و پریشان رومال سے ہاتھ باندھے ہوئے روتی ہوئی چلی آتی ہے دوڑ کر
قدمون پر صاحبقران کے گر پڑی کہا شہریار کی جلالت وریاست شل آفتاب تمام عالم مین روشن ہے
یہ کنیز جنگ سے عاجز ہوئی بدل وجان اطاعت اختیار کرتی ہون مطیع اسلام ہونگی دین باطل پرستی
سے انکار کیا خزانہ طلسمی بھی حاضر ہے لیجیے لونڈی کی جان بخشی کیجیے لیکن امیدوار ہون کہ سلطنت
قلعہ طلسم اختر یہ مجھکو ملے لونڈی بجاے صاحبقران نے فرمایا اے ملکہ اختر ہم تاج بخش ہین تاج گیر
نہین ہین اگر تم بصدق مسلمان ہوتی ہو تمہارے سامنے سلطنت کی کون لیاقت رکھتا ہے ملکہ برہمن
گنج ابر دے مین نے وعدہ کیا تھا اسکو مین اور ملک کی سلطنت دونگا مین نے بدل وجان تمہاری
خطا معاف کی اختر قدمون سے لپٹ گئی کہا حضور لونڈی کو یقین نہین آتا تمام وزرا امرا
بھی کہتے ہین کہ ملکہ برہمن گنج ابر و طلسم کشا پر عاشق ہین سلطنت انکو ملیگی اگر حضور

پرورش فرماتے ہین براہ خدا مین عرض کرتی ہون کہ لوح طلسمی مجکو مرحمت فرمایئے مین اُسکا اثر
کو دکھاؤن صبح ہوتے ہوتے خزانہ طلسمی لیکر خدمت مین آؤن صاحبقران نے فوراً لوح طلسمی گلے سے
اُتار کر اختر نقلی کو دیدی فرمایا لو ہمنے تمہاری خطا معاف کی اختر نے لوح رومال مین لپیٹی پیچھے اپنی مٹھی مین
ایک جانور تھا اُسکو چھوڑ دیا کہا یا صاحبقران ہوشیار ہو جے منم شاہور موزوان اُس طائر نے گرد
صاحبقران چرخ مارا زبان مین صاحبقران کے لکنت آئی لڑکھڑا کے زمین پر گرے شاہور نے
چاہا کہ صاحبقران کو بھی اُٹھا لون دھماکے کی آواز کان مین کوکب کے پہونچی پردہ اُٹھا کے
دیکھا ایک ساحر سیہ فام صاحبقران کو اُٹھایا چاہتا ہے نعرہ کیا منم شہنشاہ کوکب روشنضمیر اور بند
کیا کرتا ہے شاہور کی مٹھی مین دوسرا طائر تھا وہ کوکب پر چھوڑا کوکب پر تلوارین برسنے لگین
جبتک کوکب سحر کو دفع کرے شاہور کے دونون پاؤن زمین پر پارہ غرق ہو کر غائب ہوا برہمن
کی ابرو کی آنکھ کھلی دیکھا صاحبقران بیہوش پڑے ہین کوکب پر آگ برس رہی ہے برہمن گھبرا کر گری
اور صاحبقران کو زبردستی بیدار کیا امیر نے فرمایا شاہور موزوان ایک ساحر تھا بشکل
اختر آکر لوح طلسم لیگیا کوکب نے اتنے عرصے مین سحر کو دفع کیا صاحبقران کا رنگ رو متغیر ہوا اسم اعظم
بھی فراموش حیرت و غیرت کا جوش برہمن و کوکب چلے کہ گھس کر قلعہ مین شاہور کو مار لیگے مگر خواجہ عمرو
مقبل سے باتین کر رہے تھے کہ ہرکارے نے آکر خبر دی کہ اے شہنشاہ اقلیم عیاری غضب ہوا شاہور
موزوان بصورت اختر آکر لوح لیگیا کوکب برہمن تعاقب مین جاتی ہین تمام لشکر مین قرنا ہو گئی
کمربندی ہو رہی ہے عمرو دوڑا قریب کوکب برہمن آیا کہا اے شہنشاہ کوکب چند ساعت ٹھہر جایئے
مین جا کر لوح کی تدبیر کرون تم لوگ قلعہ طلسمی مین نہ جا سکو گے مین جب پلٹ کے آؤن تب قدم آگے بڑھانا
جا کر صاحبقران کی حفاظت کرو کوکب برہمن لاچار ہو کر پلٹے عمرو بانہ ہائے عیاری سے آراستہ
ہو کر فکر مین شاہور موزوان کے چلا شاہور خوشی خوشی لوح لیے ہوئے نقب سحر کاٹتا ہوا کنارے
لشکر صاحبقران کے نکلا لوح کو رومال مین لپیٹ کر جھولی مین رکھا طرف قلعہ طلسمی کے چلا کوئی آدھ
کوس راستہ طے کیا تھا کہ طرف سے قلعہ طلسمی کے گرد اڑی شاہور نے دیکھا ملکہ اختر جادو تاج
سر پر رکھے بدحواس دوڑی ہوئی آتی ہے شاہور نے دیکھتے ہی جھک کر سلام کیا کہا اے ملکہ مبارک
ہو کل ہالیان قلعہ طلسمی کی مین نے جان بخشی کی لوح طلسمی چھین لایا چاہا تھا مین نے

کہ طلسم کشا کو بھی اٹھالون گوکب گیا مین سحر کرکے نکل آیا اختر نے کہا ای شاہور تو نے کار نمایان
کیا مگر لشکر حمزہ مین کمربندی ہو رہی ہی گوکب برہمن گنج ابرو آیا چاہتی ہین لوح طلسمی مجھکو دیدے
مین جاکر خزانہ مین رکھون یہ سب ساحر بلوہ کرکے آمینگے تو سکو روکنا مین جاکر خداوند کو خبر کردون فرزندان
حمزہ جو خورشید پرست ہوئی ہین گولا کر حمزہ سے لڑوا دون وہی حمزہ پر غالب آئینگے شاہور نے کہا بہت مناسب
سوچا لوح جھولی سے نکالی بلا تکلف ملکہ اختر کو دیدی اختر پیچھے ہٹی طرف لشکر صاحبقران کے چلی شاہور نے
ملکہ سے کہا ملکہ ادھر کہان جاتی ہو ملکہ اختر نے نعرہ کیا باشن دیکھا اختر کا ستارہ گردش مین آیا ہم
مہر سپہر عیاری قطب فلک خنجر گذاری شاہ عیاران عیار خواجہ عمرو نامدار دیکھو یون لوح کو لیتے ہین
ہم ایسے گرہون کو دھوکا دیتے ہین شاہور سر پیٹتا ہوا دوڑا جھولی سے گولا نکالکر مارا عمرو نے لوح کو
سامنے کر دیا گولا پھٹکے گر پڑا عمرو لوح چمکاتا ہوا جاتا ہی شاہور چاہتا ہی دوڑ کر عمرو کو پکڑ لون سبب
لوح کی سحر تاثیر نہین کرتا تھا شاہور تعاقب نہین چھوڑتا یہان گوکب آگے صاحبقران کو اٹھایا امیر کو
پشت مرکب پر سوار کیا گوکب برہمن ساتھ ہوکر چلے صاحبقران فرماتے ہین اے گوکب جسم مین کہان
طاقت قلب پر دفور حیرت برہمن گنج ابرو گھبرا کر آگے بڑھی دیکھا خواجہ عمرو بھاگی ہوئی آتے ہین
شاہور سحر کرتا ہوا چلا آتا ہی ہر مرتبہ آواز دیتا ہی او ساربان زادی لوح کو پھینک دے ورنہ مار ڈالونگا
زندہ نچھوڑونگا یہ کہکے جب وہ سحر کرتا ہی خواجہ عمرو لوح کو چمکا دیتے ہین سحر اسکا باطل ہوتا ہی برہمن
نے جو یہ دیکھا آواز دی خواجہ نہ گھبرانا مین آ پہونچی صاحبقران بھی تشریف لاتے ہین یہ کہکر برہمن
نے بڑھکر سحر کیا گولا جاکر پھٹا شاہور پر آگ برسنے لگی شاہور نے نعرہ کیا او برہمن تو نے بڑی نمک حرامی
کی عمرو کو پکڑا خداوند سے تیری خطا معاف کرادونگا برہمن نے آواز دی او ملعون تیرا خداوند
کیا ہی مین تیرے خداوند پر لعنت کرتی ہون یہ کہتی تھی کہ صاحبقران بھی آ پہونچے عمرو نے دوڑکر لوح
دست حق پرست صاحبقران مین دی لوح جو امیر کے ہاتھ مین آئی رنگ وجود متغیر تھا وہ سب موقوف
ہوا اب تردد جاتا رہا نعرہ کرکے بڑھے شاہور بھاگا ملکہ اختر جادو فریب عجب جاگی ہی ہرکارے برائے خبر
مقرر کر دیے تھے پہلے ایک ساحر نے آکر خبر دی تھی کہ شاہور رموز دان کسی تدبیر سے لشکر صاحبقران
مین پہونچا لوح بھی طلسم کشا سے لے لی لشکر حمزہ مین ہنگامہ ہے کمربندی ہو رہی ہی چونکہ طلسم کشا بیکار ہو
سب رفیق جانباز و مصاحب حمزہ جان دینے پر آمادہ ہین لشکر کو لیکر آیا ہی چاہتے ہین سب

ملکر اپنی جان دینگے یایکایک خبر پہونچی کہ شاہور بھاگا ہوا آتا ہے نعرہ صاحبقران کی وہ صدا آئی
اختر سوار ہوئی سب ساحر گھبرا گئے تمام ساحران غدار جو گوش بر آواز تھے اپنے مقام سے چلے یہ مشہور
ہوگیا کہ شاہور نے بڑا کار نمایاں کیا تھا عمرو نے عیاری کرکے پھر لوح لیلی اب لوح طلسم کشا کو
دستیاب ہوئی اب نہ کیگا اندر قلعہ کے تلوار چلیگی نہیب شمشیر صاحبقران زمان سے زمین کانپی در و دیوار کی
الاماں الاماں کی آواز آئی کئی لاکھ ساحر جو قلعہ سے باہر نکل آئے تھے دیکھا شاہور گھبرایا ہوا آتا ہے ساحروں کو
دیکھکر آواز دی یارو شیر بیشہ عربستان نے لرزہ قاف ثانی سلیمان میرے تعاقب میں آتی ہیں بڑھکر گھیر لو
مجھ تک نہ آنے دو اگر یا بدولت قتل ہوئے پھر یہاں سے تا خورشید نگار بربادی ہے یہ کہکر چاہا نکل جاؤں کہ
عقاب اوج آسمان جلالت یکہ تاز میدان جرأت صفدر وصف شکن صاحبقران تیغ زن
شل شیر مجمع روباہ پر آکر گرے پرے کے پرے درہم و برہم چہار جانب سے کفاران خرس صفت غولان صحرائے قیامت
نے ہلوہ کر کے اس شیر دلیر کو گھیر لیا حربہائے سحر پڑنے لگے صاحبقران بجرأت شوکت رلینے لگے کہ سامنے سے
دوسرا نعرہ ہوا آفتاب آسمان شوکت شان ماہ چرخ طلسم نور افشاں ملجاء و توقیر شہنشاہ کوکب
رو شمشیر کے اس فوج ہزیمت موج پر گرا ایک یاسحر میں دو ہزار کو مٹایا صاحبقران نے اتنی جو مہلت
پائی لڑتے بھڑتے قریب شاہور پہونچا اسنے بہت سے سحر کیے واضح ہو کہ خواجہ بھی رکاب سعادت
انتساب صاحبقرانی سے لپٹے ہوئے موجود ہیں ہر مرتبہ آواز دیتے جاتی ہیں کہ اے شہریار لوح سے ہوشیار رہئے
صاحبقران لوح کو گردش دیتے جاتے ہیں شاہور نے جب دیکھا سحر کا اثر نہیں کرتا تیغ کمر سے کھینچا
صاحبقران پر ہاتھ مارا امیر با توقیر نے تیغ عقرب سلیمانی کو اٹھایا لوح کو چمکایا شاہور کی پلک جھپکی
اوپر سے صاحبقران نے ہاتھ مارا اسنے سپر سحر کو اٹھایا تیغ عقرب چمک کر گرا شاہور کے دو ٹکڑے ہوگئے
جب اسکا سر کٹکے زمین پر گرا بہت بڑا جوڑا بندھا ہوا تھا عمرو نے دیکھا وہ بال جو بال جان تھے کھل گئے
ایک ڈبیا اسمیں سے زمین پر گری صاحبقران نے فرمایا خواجہ لینا کیا اس ڈبیا میں کوئی گوہر
بے بہا ہے کہ لڑتی بھڑتی ملکہ برہمن رخ بردھی پہونچی پکار کر آواز دی خواجہ یہ تحفہ پایا ہے اسکا نام ہو
رموز دان نام تھا عمرو نے اس ڈبیا کو اٹھایا سامنے صاحبقران کے کھولا ایک گوہر سرخ رنگ شل
یاقوت چمکتا ہوا نکلا ساتھ اسکے ایک پرچہ کاغذ بھی تھا صاحبقران نے عکس لوح ڈالکر اسکو پڑھا طرف سے
کاہنان طلسم کے مرقوم تھا کہ اے فتاح طلسم اختر یاگر شاہور بخوبی تیرے ہاتھ سے قتل ہو تو یہ گوہر بے بہا

روح روان خورشید روشن تن ہی جو کوئی اُسپر مار دیگا سینہ کو توڑ کر پار گذر جائیگا علاوہ اس صورت کے
اگر تمام عالم جمع ہو کر چاہے کہ خورشید روشن تن کو قتل کرین تو ممکن نہوگا صاحبقران خوش ہو گئے یہ
تحفہ نایاب یعنی گوہر خوش آب برہمن کج ابرو کی سپرد کیا اختر جادو نے جو آکر لاشہ شاہور تڑپتے ہوئے
دیکھا بیتاب ہو گئی اور یہ بھی خبر ملی کہ شاہور کے جوڑے سے ایک ڈبیا گری جسمین گوہر بے بہا تھا وہ
پاس ملکہ برہمن کج ابرو کے موجود ہی بدحواس ہو گئی ساحران قلعہ کو آواز دی لو صاحبو تباہی خورشید نگار
کی صورت ظاہر ہو گئی قدرت پر بھی زوال آیا جہانتک ہو سکے لڑ بھڑ کے برہمن کو گرفتار کرو وہ تحفہ چھین لو
خود بھی تڑپ تڑپ کے لڑنے لگی ادھر سے کوکب روشن ضمیر شعلہ جوالہ بنا ہوا تیغہ برق تاب لیے ہوئے صفوں میں ساحران
کی لڑ رہا ہے برہمن بھی سرداران زبردست کو قتل کر رہی ہے صاحبقران قلب لشکر مین بصد سطوت و صولت
مصروف جہاد ہین خواجہ گلیم اوڑھے ہوئے زیر شکم مرکب جب بیٹھتے ہین کوئی ساحر جلیل مارا گیا لاشہ اُسکا
زمین پر گرا خواجہ نے گلیم سر سے اتاری کمر اوسکی ٹٹولی اگر کمر سے کچھ نکلا تو خوش ہو گئے ورنہ فرمایا اودنی عمر بھر
نوکری کی ہمارے واسطے کچھ نہ رکھا جھلا کر لباس اُتار لیا ہزار ہا لاشے برہنہ پڑے ہین کبھی بخوف ساحران گلیم اوڑھ لی
صرف دو ہاتھ لاشونکو ٹٹولتے پھرتے ہین ساحر دیکھکر گھبراتے ہین کہ یہ ہاتھ کیسے ہین اگر کوئی قریب آیا گلیم اُٹھا کر
ظاہر ہوئے حباب مار دیا وہ لڑکھڑا کر گرا خنجر مارا شکم چاک قصہ پاک جب اختر جادو نے دیکھا کہ لڑائی کا
انتظام بگڑا صاحبقران لڑتے ہوئے قریب خندق پہونچ گئے وہ جو شیر و گرگ پلنگ وغیرہ سحر سے بنائے تھے
عکس لوح سے وہ سب معدوم ہوئے ساحر بھاگنے لگے اب کسیکا قدم نہین جمتا ساتھ والونکی یہی صلاح
دی حضور نکل چلیے اب پاس خداوند کے لیجانیکو بہو بچائیے شاید کچھ قدرت نمائی کرین اپنے بندونکو بچالین
طلسم کشا پر زور نہین چلتا اکیلا لاکھون سے لڑ رہا ہے کوکب نے بھی ستھراؤ کر دیا برہمن نے لاشون سے میدان
بھر دیا سرداران صاحبقران ہر ایک غول مین لڑ رہے ہین اگر ایرج و قاسم کسی کے سحر مین مبتلا ہوئے برہمن
نے بڑھکر سحر کو دفع کیا کوکب نے بچا لیا اُن شیرون کی تیغ زنی صف شکنی جب صاحبقران قریب پھاٹک قلعہ
کے پہونچے شعلہ ہائے آتش تو عکس لوح سے بجھ گئے ہین ساحرون نے دروازہ بند کر لیا صاحبقران
پشت مرکب سے کود کر گرز سام بن نریمان در قلعہ پر مارا پھاٹک گرا اُسی دروازے کا خندق پر پل تختہ
بنایا اب تمام سردار قلعہ مین داخل ہوئے اختر جادو بھاگی لاکھون ساحر اسکے عقب مین ہین صاحبقران
نے دیکھا اختر جادو جاتی ہی امیر نے برہمن سے فرمایا ای برہمن تم قلعہ کا انتظام کرو مین تعاقب مین

اسکے جاتا ہون حال بربادی لشکر سُن چکا ہون ایک ایک لمحہ مجھپر شاق ہی چشم انتظار دیدار فرحت آثار بادشاہ
اسلام کی مشتاق ہی برہمن نے عرض کی لونڈی کا ہمراہ ہونا اس جنگ مین ضروری ہی اس تحفہ نایاب کا
انتظام اس کنیز کے ہاتھ سے ہوگا ایسا نہو کوئی آفت آپڑے صاحبقران تومرکب کو پھیر کر قلعہ سے نکلے اہالیان
قلعہ فریاد والامان کی صدائین دینے لگے برہمن نے جلدی مین انکو امان دی انھین ساحر ودیعے ایک ساحر کلان
منتظم قرار دیا پکار کر آواز دی انشاء اللہ بعد فتح جنگ خورشید روشن تن یہان کا انتظام کیا جائیگا
خبردار بعد جانے صاحبقران عالی وقار کو اگر کوئی انتظام مین فرق آئیگا سرکار شاہنشاہی سے سزائے
معقول پائیگا پیچھے صاحبقران کے یہ بھی چلی کوکب بھی اسی حال مین پلٹ پڑے ایرج و قاسم وغیرہ
بھی ہمراہ ہوئے بارگاہین وغیرہ کارگذارون نے لدوالین آگے آگے اختر بھاگی ہوئی جاتی ہی عقب
مین صاحبقران معہ فوج ظفر موج جاتے ہین انکا ذکر وقت پر تحریر ہوگا اب مصنف کو ذکر لشکر اسلام
و بادشاہ خوش انجام تحریر کرنا واجب لازم ہی استادان سخنور نے اس داستان شوکت بیان کو اسطرح
تحریر فرمایا ہی کہ بادشاہ بمجاہ مقابلہ خورشید روشن تن مین فروکش ہین جا بجا بتون مین نشان فوج
نور الدہر دلشاد ہر طرف سے خورشید روشن تن کے طبل جنگی بجوا کر میدان کارزار مین آئی سرداران
صاحبقران کو بزور بازو گرفتار کرکے لیجاتے ہین جب خورشید روشن تن نے سامنے طلب کیا
اور اس نے صورت نجس دکھائی نہین معلوم مردان عالم کے دل پر کیا گذرتی ہی تو بہ توبہ کرتے ہوئے
قدمون سے اس مغرور کے لپٹ جاتے ہین صدہا سردارون نے اسیطرح سجدہ کیا دو ہفتے مین چار سے
سردار مثل جمہور و فرامرز و بہرام وغیرہ خورشید روشن تن کے شریک ہوئے چالیس عیار بھی مطیع
ہوئے خورشید روشن تن نے سر میدان پکار کر آواز دی ای بادشاہ اسلام قدرت ایک ہفتے کی
مہلت دیتی ہی اس عرصہ مین صلاح کر کے قدرت کو سجدہ کرو ورنہ اگلی مرتبہ جو طبل جنگی بجیگا سب کا خاتمہ ہی
قدرت بدون فتح واپس نہونگے ایک ہفتہ کی مہلت دیکر خورشید پلٹ گیا اپنی بارگاہ مین جا کر بیٹھا ایک طرف
تخت پر زمرد شاہ باختری بیہودہ نیا بت پھولا ہوا بیٹھا ہی پہلو مین بختیارک شیطنت کر رہا ہی چار سو
سرداران صاحبقران بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین ہر ایک کا یہی قول ہی یا خداوند اب مہلت دیجیے طبل جنگی
بجوائیے بادشاہ کو بڑھ بڑھ کر پکڑ لائین سرحد خورشید نگار سے ہٹا دین بختیارک بھی شیطنت کر رہا ہی
کہ یا خداوند بندگان تو جو فرماتے ہین قبول کیجیے خورشید نے کہا قدرت اپنے قول کے

سچے ہین اتبوا انکو مہلت دے چکے بعد ایک ہفتہ کے سمجھا جاویگا حمزہ وکوکب کو تو ہمنے غارت کر دیا یہ آپسمین صلاح کرکے اطاعت کرینگے بختیارک نے کہا یا خداوند یہ مسلمان ایسے ثابت قدم ہین اگر انکے گلون پر خنجر پھیر ینگے سر بھی سبکے کٹ کے زمین پر گر ینگے لفظ اطاعت زبان سے نہ کہینگے تمہارے مصیبت کا وقت پہونچا ہمنے ہر مقام پر یہ دیکھا جب تمہارے مصیبت پڑتی ہی انکا خدا ناویدہ انکی مدد کرتا ہی آپ فرماتے ہین حمزہ غارت ہوا میرا یہ اعتقاد ہے کہ وہ بڑی شوکت وشان سے آئیگا قدرت کو جان بچانا دشوار ہوگی خورشید نے کہا او بد اعتقاد یہ سب سرداران حمزہ کس خوشی سے خدمت قدرت مین حاضر ہین عیار بھی جو مکاری آئے شریک ہو گئے اب چند کسی وشاہ کیساتھ باقی ہین جسوقت گرفتار ہوکر آئینگے بخوشی سجدہ کرینگے بارگاہ سلیمانی وغیرہ بطور نذر لائینگے اپنے بندوق بدعت منظور نہین ہی بارگاہ خورشید مین تو یہ ہنگامہ ہوا بادشاہ اسلام جو پلٹ کر بارگاہ مین آئے نگاہ اٹھا کے دیکھا جاسوؤ نگلون پر غاشیہ پڑا ہے بارگاہ فلک اشتباہ مین سناٹا ہی وہ سردار جو کبھی بارگاہ مین نہ آتے تھے مثل گمیدان رسالدار پڑے رونق بارگاہ ہوئی بیٹھے ہین نگل صاحبقران خالی ہے شاہ رو وچالاک سر جھکائے ہوئے شرمائے ہوئے اپنی عہدو پیر قائم کہ متیران سلطنت وزیران ابہت خوش کی ای شہنشاہ گیتی ستان ایام مہلت گذر رہے ہین جو ہمارے سردار تھے جنپر جانبازی کے اعتبار تھے انکو لندھور ولؤر الدہر گرفتار کرکے لیگئے اُن سبنے خورشید کو سجدہ کیا وہی خورشید کو ترغیب دے رہے ہین کہ جلد طبل جنگی بجوائیے ہم لشکر کو تباہ کر دین غلامان شاہنشاہی ساتھ حضور کے لڑینگے مرینگے مگر ناموس کو رکھنا لشکر مین اب مناسب نہین ہی انکو طرف خانہ کعبہ کے روانہ کر دیجیے صاحبقران وکوکب کسی ایسی بلا مین پھنسے کہ ابتک کچھ حال نہ معلوم ہوا خواجہ عمرو برائے تلاش صاحبقران گئے وہ بھی واپس نہ آئے نہین معلوم ان سب پر کیا گذری آج شب کو طبل جنگی بجیگا ناموس کی فکر کرکے مرنے پر کمر باندھین مرد اسیواسطے ہین کہ لڑین ناموس کا نکل جانا بہتر ہے بادشاہ نے سر اٹھا کر دیکھا سرداران صف شکن مین سوا کرب مدار واسد عالی وقار کے کوئی موجود نہین ہے بادشاہ نے کرب غازی سے فرمایا ای کرب مدار مقدمہ ناموس مین تم کوشش کر دسبکو ساتھ لیکر طرف ملک اختر کے چلے جاؤ ان دست وپا شکستہ کو قلعہ ذوالامان حصار مین پہونچاو وہان شاہ سلیمان فارسی ومنظفر بن ضیغم خون آشام موجود ہین سب ایک ہی مقام پر

ہو جائین یا ان سبکو خانہ کعبہ مین پہونچادو سوائے تمھارے یہ خدمت کسکے سپرد کرین یہ سُنکر کرب و
اسد چیخین مار کے روئے عرض کی ای شہریار خدا آپکو سلامت رکھے اسوقت سخت مین ہم آپکا ساتھ
چھوڑین لندھور و نور الدہر کا ابتک ہمنے بہت پاس کیا ہمیشہ میدان کارزار مین اُنھون نے
للکارا کیا اُنسے یا یہ کمی کا رکھتے ہین اس خیال سے نہ نکلے کہ اگر ہمنے اُنکو مارا خدا صحیح و سلامت لائے
صاحبقران کو کیا منھہ دکھلائینگے اگر ہم زیر ہوئے یا مارے گئے تو ہتک شاہنشاہی ہوئی اب
تساہل نکرینگے بہ دشمنی اُنسے لڑین گے قدمون سے جدا ہونا نا ممکن ہے بادشاہ نے فرمایا خواجہ عمرو
کے نہونے سے یہ ساری خرابیان ہوئین اگر وہ موجود ہوتے کوئی تدبیر دفع شر کی کرتے یہ جو بادشاہ
نے فرمایا چالاک و شاپور بہت بیتاب ہوئے آپسمین اشارے ہوئے دیکھو صاحبو ہم کیسی کیسی جانبازی
کر رہے ہین آٹھ پہر خواجہ کا ہی ذکر ہے اے برادر چالاک اب جستجو مین نکلین جسطرح سے
بنے اس خورشید روشن تن کو مارین اپنے شاہنشاہ کو بچائین بڑا غضب ہوگا اسد
و کرب سرداران عالیشان نظر کردہ بزرگان ہین اگر میدان کارزار مین نکلینگے یہ تو بخوبی یقین
کامل ہے کہ پشت انکی کوئی زمین سے نہ لگا سکیگا کیا عجب ہے کہ انکے ہاتھہ سے لندھور یا نور الدہر
مارے جائین یہ بھی ہم خوب سمجھتے ہین گر اُن شیرون مین سے کوئی مارا گیا صاحبقران کے کلیجے پر
چھُری پھری لندھور جانشین نور الدہر نور نظر صاحب تاج و نگین کرب و اسد برکت لشکر خدا
ان سبکو بچائے شاپور و چالاک مین صلاحین ہوئین شاپور نے کہا ای برادر چالاک تم لشکر مین
رہو مین جا کر تدبیر کرون اگر تم بھی چلوگے چالیس عیار بھی وہان شریک ہو گئے ہین ابو الفتح
و عمران بھانجے خواجہ عمرو کے چالیسون کے افسر ہین ہمارے لشکر مین بصورت مبدل آتے ہین
چاہتے ہین کہ بادشاہ اسلام کو چُرا کر لیجائین تم اُنکی حفاظت کرو چالاک لشکر مین رہا شاپور
شیردل طرف لشکر کفار کے چست و چالاک ہو کر چلا کہ حال عیاری اسکا وقت پر تحریر ہوگا بادشاہ
جمجاہ نے ہر چند سردارون سے کہا کہ ناموس کو لیکر نکل جاؤ ان دست و پا شکستہ کو تباہی
و بربادی سے بچاؤ کسی نے قبول نکیا بادشاہ لاچار ہوئے متردد بیٹھے ہین زمانہ مہلت کا
گذرا نور الدہر و لندھور و بہرام وغیرہ نے عرض کی یا خداوند طبل جنگی بجوائیے زمانہ مہلت کا
گذر گیا بادشاہ اسلام نے خواہش صلاح نکی بجتیار رک بھی آتش افروزی کرنے لگا کہا

یا خداوند یہ بندگان بے ادب کبھی نہ مانینگے خورشید نے جو سرداران صاحبقران کو آمادہ حرب
و پیکار پایا حکم دیا طبل تمہاری پر چوب پڑے اب کل قدرت بدون فتح واپس ہونگے اُسیوقت
سات سو نقارے پر چوب پڑی زمین تھرا گئی جواسیسان لشکر اسلام نامیان خیبری و تومیان خیبری
و سرہنگ کئی و ابو طاہر خونریز لشکر کفار میں موجود تھے خبریں لیکر بھاگے سامنے بادشاہ کو آکر پہونچے
زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا ہاتھ اُٹھا کر دعا دی فرد تا جہان باشد خدایا این مکان
معمور باد + ساختہ چوں بیت معمور از حوادث دور باد + شاہنشاہ گیتی شان کا آفتاب اقبال
تابان و درخشان رہے دوست شاد دشمن پامال ہمیشہ ترقی بر جاہ و جلال ہو آج خورشید روشن تن
نے طبل تمہاری بجوایا چار ہی سردار ہمارے لشکر کے بدل و جان آمادہ ہیں کہ بندگان حضور کو آزار
پہونچائیں غلاموں نے کبھی ایسا جوش و خروش نہ دیکھا تھا جو اسکے نمکخواران قدیم ہیں اُنسے زیادہ یہ جلدی
کر رہے ہیں یہ خبر وحشت اثر سنکر بادشاہ جمجاہ نے بے اختیار آہ کی فرمایا کیا فلک نے گردش دکھائی دوست
دشمن با ہیر رہزن صاحبقران کا نشان نشین میں بخت جان لڑ بھڑ کر جان دونگا کہ تباہی و بربادی لشکر
اسلام کی آنکھوں سے نہ دیکھوں شہسوار عرصہ یکتا تازی اسد بن کرب غازی نے دنگل سے اُٹھکر
عرض کی اب حضور فکر نہ کریں طبل جنگی کو حکم دیں کل صبح کو میدان کارزار میں خون کے دریا
بہینگے کہانتک غلامان جانباز خاموش رہینگے بادشاہ نے بہ مجبوری حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں
بھی طبل جنگی بجے چالاک بن عمرو نقار خانۂ سکندری نقارخانۂ سلیمانی میں آیا حکم دیا طبل جنگی پر چوب
پڑے صاف ظاہر تھا کہ نقارے چوبوں سے سر پٹیتے ہیں جھانجھ کو رنج و الم کی جھانجھ کف افسوس ملتی
ہیں قرنا بیدم صدائے دہل سے ظہور رنج و الم لشکر میں ہلڑ ہو گیا تو یار و کل گلزار ابر ہمی پر خزاں آئیگی
یہ مصیبت ہمسے نہ دیکھی جائیگی ہزارہا نامرد حیلہ کر کے بھاگنے لگے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ وقت پر
آجائینگے لڑنے بھڑنے والے سلاح درست کر رہے ہیں یہی قول ہے کہ مرنا اپنے آقا کی ساتھ جوہر
جرأت ہے میدان کارزار میں قدم نہ ہٹے اسی میں شوکت ہے شام سے لشکر میں سناٹا ہو دو کانیں
بند تاجر دردمند مال اسباب لادے ہوئے بھاگے جاتے ہیں لشکر ظفر اثر میں انتشار ایک یک بیقرار
لشکر کفار میں بھی چرچے ہیں کہ صبح کو مال و اسباب مسلمانان لوٹ لینگے لڑ بھڑ کر شکست دینگے
مسلمانوں نے بڑا مال جمع کیا ہے اہالیان لشکر لقا سنجاقی باختری شل فیلان مست جھومتے پھرتے ہیں

یاخداوند خورشید روشن تن کی صدائین بلند مغرور خود بیند بہرام وغیرہ طلایہ دے رہے ہین آجکی
رات ہی سے جنگ آغاز کرین ابوالفتح اصفہانی وعمران خطائی عیارونکی افسر ہین باہنائے عیاری
سے آراستہ لشکر خورشید مین پھر رہے ہین آپسمین یہی صلاح ہو کہ چلکر بادشاہ پر عیاری کرین ابوالفتح
نے کہا وہان ایک لاکھ چوراسی ہزار بیک بجہ ہو سب بادشاہ کی حفاظت مین مصروف ہین کیا فرزند
عمرو بیوقوف ہین گرد بارگاہ بادشاہ اسلام ہزارہا عیار پھر رہے ہین وہان تک جانا دشوار ہے
شاپور شیر دل بصورت مبدل لشکر خورشید مین آیا ہوا ہو باتین ابوالفتح وعمران کی سنرہا ہے
دل سے کہتا ہے ایسا کبھی انقلاب نہوا تھا نہین معلوم انکے دل پر کیا گذرتی ہے خورشید
روشن تن نے سبکے قلب الٹ دیے کیا شعبدہ کمال پر ہے آفتاب علم خورشید جلال پہنا ہو شاپور
پھرتے پھرتے قریب بارگاہ فرامرز عاد مغربی پہونچا خدمتگار کی شکل نبکر اندر گیا دیکھا فرامرز
اپنے خیمہ مین بیٹھا ہوا کہہ رہا ہی مین صبح کو میدان کارزار مین نکلکر سعد بن قباد کو للکارونگا اے
جوانان مغربی کل تو تم بھی میدان مین نام کرو کوئی ایسا کام کرو کہ قدرت تمسے راضی ہون
شاپور نے دیکھا خاصہ آنے لگا خدمتگار بنا ہوا کھڑا تھا حاضر حاضر کہکے دوڑا خوان سر سے مزدورون کے
اُتروائے کھانے مین بیہوشی ملانے لگا سب کھانے کو آغشتہ بدار وے بیہوشی کیا آپ کنارے ٹھہرا سب
کھانا کھاکے بیہوش ہوئے شاپور نے فرامرز کے دماغ پر پٹی دار وے بیہوشی کی چڑھائی اُسکو
تو ایک صندوق مین بند کر دیا آپ بشکل فرامرز عاد مغربی دو شالہ تان کر سو رہا جب ستارہ سحری
چمکا لشکر تیار ہوئے شاپور بشکل فرامرز مغربیون کو ساتھ لیکر بعید کرو فر خیمے سے نکلا دیکھا
سواری خورشید روشن تن کی آتی ہو آج تو بڑے جاہ وحشم سے تخت پر سوار گرد سرداران
صاحبقران عالی وقار شاپور بھی اُن سب مین ملکر ساتھ ہو لیا لشکر بقا بھی سلاح جنگ سے
آراستہ تخت بڑھائے ہوئے چلا آتا ہے بختیارک کی خوشیان کہتا ہے یا خداوند باختر تقدیر معقول
ہوئی اب فتح حصول ہوئی لیکن آج میرے کان مین صدا ہائے ماتم آتی ہین مسلمانون پر جلد کی
مصیبت ہو چکی ای ضیغم خود آج شام اپنی بارگاہ اپنا خزانہ الگ رکھنا اگر کوئی افتاد پڑے بسہولیت
نکل چلنا ضیغم کہتا ہی ملک جی اب شہر باختر مین چلینگے اپنا ملک قدیم آباد کرینگے بختیارک نے
کہا یہ دل کو یقین نہین مسلمانون کا خدائے نادیدہ بڑا زبردست ہی عین وقت پر مدد ہوتی ہی

باخبر چھوٹے ہوئے مدت گذری پھر نصیب نہ ہوا کہ اُس ملک مین جاتے قیطولات آباد ہوتی ضیغم کہتا ہی
آج مسلمانون کے جان بری کی کوئی صورت نہین ہے کل سرداران حمزہ سب اسی پر آمادہ ہین کہ بیرنگ شکست
دین کیونکر بادشاہ بچین گے سب کافر بلبلاتے میدان کارزار مین پہونچے دیکھا بادشاہ لشکر اسلام
تخت سلیمانی پر اسد و کرب پایہ تخت پر ہاتھ ڈالے ہوئے گرد ان کے قراق یوق ترکی
بجتا ہوا تمام لشکر بے سردار کے صفین صف ماتم ہر خورد و کلان کے قلب پر ہجوم غم و الم آمادہ مرگ و
مہیائے قضا جس پلٹن رسالے مین ہزار ہزار جوان تھے دو دو سو رہ گئے پرے کے پرے خالی پڑے ہین
بارگاہین سب سرنگون بازارین اُجاڑ اس پریشانی سے آکر میدان کارزار مین پہونچے صفین جمنے
لگین کفار کا لشکر بے حساب سرداران لاجواب آمادہ ہو کر آئے ہین لندھور و نور الدہر نے کل کی
افسری پائی سلاح جنگ سے آراستہ ہین جلدی ہے کہ میدان کارزار مین جائین قدرت کی جانبازی
دکھائین نقیبون نے بڑھ کر نقابت کی کڑکیٹ کر چکا کھکر ہٹے لندھور بن سعدان نے ہاتھی کو
ہولا دیا فوراً سامنے خورشید روشن تن کے آیا دست بستہ عرض کی یا خداوند اجازت میدان
دیجئے ایک طرف سے نور الدہر گھوڑا چمکا کر آئے بہرام و جمہور و مندویل اصفہانی وغیرہ بھی
تخت سے پٹے ہوئے کھڑے ہین اجازت میدان دیجئے سب کا یہی ارادہ ہی کہ ہم میدان کارزار مین جائین
بادشاہ کو پکڑ لائین بختیارک کہ رہا ہی یا خداوند آج ذرا سمجھ بوجھ کر اجازت دیجئے دو شیر وہان بھی
بپھرے ہوئے کھڑے ہین آج قیامت کی تلوار چلیگی کتاب سامری مین دیکھ چکا ہون آج ساعت بد ہے
ہنگامہ عظیم برپا ہوگا اسقدر خون ریزی ہوگی کہ خون کے دریا بہ جائینگے فتح و شکست کا حال قدرت
جانین خورشید روشن تن نے کہا قدرت آج فتح کی تقدیر مضبوط کر چکے ہین بختیارک نے
کہا قدرت کی تقدیر پر شیطان کی تدبیر ہمیشہ غالب ہوتی ہے یقین کامل ہے کہ حمزہ آیا چاہتا ہے
خورشید روشن تن نے کہا حمزہ کو تو فرشتون نے جہنم مین پھینک دیا بختیارک کہتا ہے آج یا خداوند
خیر نہین ہے خورشید نے غصے مین منھ پھیر لیا سب سردارون کو روکا نور الدہر کو اجازت دی
کہا اے سپہ سالار قدرت آج صاحب شوکت و لیاقت جا کر سبکی مشکین باندھکر لا آج مغلوب بھی خوب
دھوم سے ہو نور الدہر نے کہا آپکا نمک خوار اکیلا کافی ہے کسکو میری مدد کو نہ بھیجیگا لشکر پر جا پڑونگا بادشاہ کو
گرفتار کرکے لاؤنگا ایسی لاف و گذاف کرکے نور الدہر نے اسپ پرپوش کو صف سے نکالا

مرکب طرارے بھرتا ہوا چلا تین ٹھیکون مین میدان کارزار مین پہونچا سلح شوری دکھا کے آواز دی
اے فرقہ خداپرستان قدرت نے تمکو ایک ہفتے کی مہلت دی تمنے غنیمت نہ جانا سوال اصلاح نہ کیا
قدرت خطا معاف کرتے اب خطا معاف نہوگی جسکو تمنا مرگ کی ہو وہ نکلے پورا کلمہ زبان سے
نورالدہر کے نہ نکلا تھا کہ صاحب چتر و علم محترم و محتشم جوان غازی اسد بن کرب غازی نے
مرکب باد رفتار کو صف سے نکالا سامنے تخت شاہنشاہی کی آکر مرکب کو دوڑا دست بستہ عرض کی
شاہنشاہ اجازت میدان دیجیے اب آج نورالدہر کا پاس نہ کرونگا آج کلمات مہملات کہہ رہا ہے زبان
قلم کرونگا یا تو میری قضا لے جاتی ہے یا بھائی صاحب کی میرے ہاتھ سے قضا ہے لطف قرابت کا خاتمہ ہے
جو حضور کا دشمن ہے ہمارا بھی رہزن ہے آج لطف مقابلہ اٹھیگا دیکھنے والے دیکھ لینگے کہ آپکے غلام نے کیا کیا
بادشاہ بے اختیار رونے لگے کہا ای اسد نامدار شیر بیشہ کرب عالی وقار تم ایسے جری بہادر ہو مگر یہ
جوانان شیر دل ہوش مین نہین ہین بہت سمجھ کے مقابلہ کرنا اسد نے کہا کہ یہ بھی سب صاحب خوب
جانتے ہین کہ شاہزادہ نورالدہر کو مجھ سے بڑی محبت ہے یقین ہے میرے سمجھانے سے مان جائینگے یہ
کہکے دوبارہ پشت مرکب پر سوار ہوا بادشاہ نے فرمایا تمکو خدا کے سپرد کیا اسد مرکب کو اڑا کر چلا جب
سامنے نورالدہر کے پہونچے اسد نے بجوش اسد جاکر نورالدہر کو سلام کیا کہا اے برادر بجان برابر
تم فراش راہ دین اسلام کے فرزند بدیع صف شکن کے دلبند تمنے اس شعبدہ باز کو سجدہ کیا
اپنے پیدا کرنیوالے کو بھولے بادشاہ اسلام کے قتل پر کمر باندھ کے آئے ہو توبہ کرو بادشاہ سے
چلکر خطا معاف کراؤ نورالدہر نے کہا ای برادر اسد نامدار مجھے تمسے انتہا کی محبت ہے اگر سو فرزند میرے
ہوتے سبکو تم پر نثار کرتا خداوند خورشید روشن تن خداوند حقیقی ہے چلکر سجدہ کرو دیکھو کیا سرفرازی
حاصل ہوتی ہے خداوند مہربان قدر شناس فلک اساس ایسے خداوند کو نہین پہچانتے پردہ غفلت
تمہاری آنکھون پر پڑے ہین اسد نے کہا ای برادر یہ ملعون ساحر شعبدہ باز ہے تمکو دام مکر مین پھنسا یا
اسیر لعنت کر دیا جو اسد نے غصے سے کہا نورالدہر کا چہرہ سرخ ہو گیا کہا اسد بس زبان بند کرو
ورنہ زبان کاٹ لونگا زبان درازی کی سزا دونگا یہ کہکے نیزہ مارا اسد نے نیزے کی سنان پر لیا نیزہ
چلنے لگا دونون لشکر نگران ہین کہ دو شیر جنگ نیزہ بازی مین مصروف ہین اسد نے
نورالدہر کو دنگ کر دیا ہے نیزہ کسی کا نہ نکلا آخر سنان و بنان بیکار ہوئی نیزہ کو پٹک کر قبضے پر ہاتھ آئے

شمشیر پر ہاتھ پڑے بادشاہ نے کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا دعا کرنے لگے ای خالق کارساز ای مالک بے نیاز دونون شیرون کو چشم زخم سے بچانا دونون منظور نظر صاحبقران ہین ایک نور نظر دوسرا زینت لشکر تو معین و مددگار ہی دونون شیرون کے لئے دل بیقرار ہی یہان اسد و نورالدہر سے تلوار چل رہی ہی جب تیغہ خارا شگاف سلیمانی دست زبردست نورالدہر سے چلا سبکو یقین کامل ہوا اسد شیر دل مارا گیا اسد نے پھر کردار کو روکا اسنے غصے مین تیغہ نورافشانی کھینچا ہی جب نورالدہر پر ہاتھ لگایا لقا و بختیارک بدحواس ہو جاتے ہین بدیع الزمان گرد لشکر شکن صف لشکر خورشید پر کھڑی ہوئے کانپے ہی ہین جاہتے ہین آگے سینہ سپر کردون اسد غازی کو قتل کردون کچھ زور نہین چلتا لقا سے کہتے ہین ای شہنشاہ باختر آپ خداوند سے عرض کرکے نورالدہر کو بلوا لیجئے آج میری شمشیر زنی دیکھئے نورالدہر اسد کا پاس کرتا ہے مین ابتک قتل کرچکا ہوتا سر لیکر خدمت مین آتا یہان اسد نامدار نے جلدی کرکے ہاتھ تیغہ نورافشانی کا مارا سر نورالدہر زخمی ہوا خون جو سر نورالدہر سے جاری ہوا چہرہ گلنار ہوگیا بدیع کی آنکھون مین اندھیرا آگیا ضبط نہو سکا نعرہ کرکے طرف اسد کے چلے یہان اسد نے جو نورالدہر کو زخمی دیکھا دوسرا وار نکیا ہاتھ روک لیا نورالدہر زخم باندھ رہے ہین بدیع الزمان کو کرب نے آتے دیکھا بہت ناگوار ہوا کرب صف سے بڑھا دیا للکارا کہ او کشتی گیر شرم نہ آئی بیٹا زخمی ہوا باپ نے دوڑ پڑے ہمسے مقابلہ کرو ہر چند کہ اسد شیر دل تم سب کے واسطے کافی ہی یہ کہکر سامنے بدیع الزمان کے پہونچے ان دونون مین تلوار چلنے لگی کرب غازی نے بدیع الزمان کو زخمی کیا اب تو بہرام وغیرہ لینا لینا کہکے دوڑ پڑے بادشاہ جمجاہ نے دیکھا خورشید روشن تن نے کل فوج کو اشارہ کردیا لقا بھی آمادہ ہو رہا تھا تمام سبحانی باختریون کو حکم دیا کہ سب ملکر مسلمانون کو مارو تمام اہالیان باختر وسنجان وساکنان قلعہ خورشید نگار فوجین بیشمار لینا لینا کہکے جا پڑے ادھر سے بھی غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار برائے مدد اسد و کرب پہونچے مشکل زیادہ یہ ہے کفارون کو تو اسد و کرب نے زیر تیغ رکھ لیا مگر فرزندان صاحبقران سرداران نوجوان مثل چوگان بن حمزہ و شیر افگن و اسفندیار شاہ گیلانی و بہرام جمہور وغیرہ برابر کے صف شکن قدیم تیغ زن جو آ پڑے چار چار سردار ایک سے لڑے اسد کو چوگان بن حمزہ نے ہاتھ مارا اسد نے ایک کا وار روکا تھا کہ بہرام نے پشت سے ہاتھ ماردیا اسد نامدار زخمی ہوا کرب نے جو دور سے دیکھا

کہ اسد کو چند سردارون نے گھیرا ہے چار طرف سے تلوارین پڑرہی ہین وہ شیر خشم ہمہ تن چشم ہوا ہے جسم تمام تیرون سے چھنا ہوا ہے سبکو جواب دے رہا ہی قزاق اسد نامدار اٹھارہ امیر زادے مثل ابراہیم بن مالک و علقمہ بن جمہور و عادان بن عادی و قبیل بن مقبل وغیرہ جان اپنی دے رہے ہین سنان نیزہ سے سینے ملا دیے دم شمشیر پر گلے رکھے موت کے مزے چکھے مجمع سرداران سے لڑ بھڑ کے اسد کو نکالا اسقدر یہ شیر زخمی ہوا قریب تھا گھوڑے سے گرے قزاقون نے گود مین اٹھالیا ہوادار پر سوار کیا لڑتے ہوئے نکلے کرب نامدار پشت پر انکے سب سردار مثل فتاح پلنگینہ پوش و ملک غریاز نگی و فاخر تاجدار وغیرہ شیرانہ ہنگامہ جنگ مین مصروف اسد کو جو اس حال پر ملال مین دیکھا صفون مین گھس پڑے کرب نامدار بھی مع ان سرداران عالی وقار کے انتہا کا زخمی ہوے مقبل وفادار معہ بارہ ہزار تیراندازون کے اس بلوۂ عظیم کو دیکھکر ایک گوشے سے تیراندازی کر رہا ہے ہزارون کو زخمی کر کے گرا دیا ہے بدیع الزمان کی نگاہ پڑی کہ اس گوشے سے تیر آرہی ہین ہزار ہا خطاشعار گھوڑون سے گر کے واصل جہنم ہوے پری کے پرے درہم و برہم ہوئے یہ تو لشکر اسلام کے رار دار ہین جمہور سے اشارہ کیا جا کر تیراندازون کو روکو بڑھ کر مقبل کو ٹوکو لندھور جمہور تیراندازون پر جا پڑے مقبل کو لندھور نے زخمی کیا چاہا سر کاٹ لون بادشاہ لشکر اسلام کو شش کر رہے ہین لشکر لقا پر جا کے گرے تھے ضیغم و زنگال کو زخمی کیا تھا قصد ہوا تھا کہ لقا پر جا پڑون کہ فریاد کی آواز آئی دیکھا مقبل کو لندھور قتل کیا چاہتا ہے مگر مقبل وفادار غلام صاحبقران عالی وقار سینہ سپر کئے ہوے لندھور ایسے سردار سے مصروف جنگ ہے سر زخمی ہوا شانہ نشانہ ہو گیا ہی چاہتا ہے لڑ بھڑ کے جان دون قدم میدان سے نہ ہٹاؤن بادشاہ کو انتہا کا ناگوار ہوا نعرہ کر کے لندھور پر جا پڑے فرمایا او بندے بے دولت بیچارہ تیرے مقابلے کے لائق ہی ہم سے آنکھ چار کر لندھور نے پلٹ کر بادشاہ پر ہاتھ مارا بادشاہ نے وار لندھور کا سپر پر لیا تھا نعرہ تکبیر کر کے تیغہ قمقام کا وار کیا لندھور نے سپر کو اٹھایا تیغہ قمقام نے سپر کے دو ٹکڑے کئے پھر سر لندھور سراسر زخمی ہوا فرہاد خان یکضرب اور ارشیون پریزاد پسران لندھور نے جو باپ کو زخمی دیکھا یہ خورشید روشن تن کو سجدہ کر چکے ہین بادشاہ پر دونون جا پڑے ایک جانب سے عادل شیر دل و فاضل شیر دل و پہلوان اور رنگ و پہلوان گورنگ بڑھے ان سب نے بادشاہ عالی وقار والا اقتدار کو زخمی کیا جب

خورشید روشن تن از غیب دیکر آواز دیتا ہے ای بندگان خاص الخاص کوئی مسلمان زندہ نہ بچے اسکی
آواز سے جوش و خروش سرداروں کا بڑھ جاتا ہے گویا اسکی آواز کے عاشق ہیں چالاک جو دیکھا
ایک ایک سردار پر دس دس ملازمان خورشید آپڑے خون کے دریا بہ گئے بادشاہ انتہا کے زخمی
ہوئے مگر اب قدم نہیں جمتا اپنے عیاروں کو ساتھ لیکر صفوں میں گھس گئے حقہ ہائے آتشبازی داغی
بادشاہ کو گھوڑے سے اُتار لیا ہوادار پر سوار کیا جن سرداروں کو انتہا کا زخمی پایا اُن کو اٹھایا بہ تعجیل
محافوں میں ناموس کو سوار کیا بارگاہ میں خزانہ نہ اُٹھ سکا کفار لوٹنے لگے اب تمام عیاران نامی سرداران
زخمدار کو لئے ہوئے چاہتے ہیں نکل جائیں فوج لقا و لشکر خورشید روشن تن گھیر اڈالے ہوئے ہیں
چاہتے ہیں انکو نکلنے نہ دیں بختیارک یہی غل مچا رہا ہے اے باختر یو الیسار و زسعید پھر ممکن نہ ہوگا
دشمنوں کو گھیر کر مار لو اگر یہ سب زخمی ہو کر نکل جائیں گے جانباز و سرفروش ہیں پھر آکر لڑ نیکے تمام
باختری آج بڑی جرات کر رہے ہیں جھپٹ جھپٹ کے روکتے ہیں خورشید روشن تن کچھ ہاتھ بھی
ہلاتا جاتا ہے مخفی جو ساحر ساتھ ہیں وہ سحر بھی کر رہے ہیں ہاتھ ہلانے سے خورشید کے علامات سحر
کے ظاہر ہوتے ہیں کبھی زمین سے غبار بلند ہوا جوانان شیر دل کے دلوں پر غبار غم والم ہوا اسی طرح پاؤں
نہیں جمتے کبھی ہوائے گرم چلتی ہے کہ منہ جھلسے جاتے ہیں یہ شعبدہ باز مخفی سحر بھی کر رہا ہے عبد الجبار
حلبی عبد القہار حلبی و نعمان بن منظر و منظر شاہ یمنی و پیر فرخاری وغیرہ بوڑھے شیر کہ جنکا لڑنا
صاحبقران کبھی گوارا نہ کرتے تھے وہ سب کمر ہمت چست باندھے ہوئے زخم کھا رہے ہیں بادشاہ کو
بچا رہے ہیں بار فوج نہیں رُکتا دس بیس قدم ہٹتے ہیں جہاں کفار نے نعرہ کیا غیرت دامن پکڑتی ہے
پلٹ پڑتے ہیں اسی طرح لشکر صاحبقران شکست خوردہ حیران و پریشان پڑا چھوٹا ناموس صاحبقرانی
کو بھی محافوں میں سوار کیا ہے چاہتے ہیں ہم لڑیں مریں کوئی کنیز بھی نہ رہ جائے بڑی حقارت ہے اگر
شاید زندہ رہے تو صاحبقران کو کیا منہ دکھائینگے ایسی شکست فاش کبھی لشکر اسلام پر نہیں ہوئی
تھی اپنے ہی ساتھ والوں سے لڑائی پڑی ہے اسوجہ سے قدم نہیں رُکتے بدیع الزمان و بہرام
و نور الدہر و لندھور و جمہور وغیرہ بجانبازی مصروف جنگ ہیں خورشید روشن تن نے ایسے
سحر کئے اپنے بیگانے ہوگئے پانچ کوس کے گرد میں برق شمشیر چمک رہی ہے دریائے خون کی طغیانی سرخ
جان ارزاں و لال اجل درکار ملک الموت مدد گار کئی لاکھ کا کھیت پڑا جہانتک نگاہ کام کرتی ہے

لاشہ ہائے جوانان صف شکن پڑے ہین فوج خورشید کی کثرت سحر و ساحری کی جودت بادشاہ ہر مرتبہ اپنے کو ہوادار سے گرا دیتے ہین فرماتے ہین ای چالاک ہین ھیبت سے قدم نہ ہٹاؤنگا برائے خدا تم ناموس کو لیکر نکل جاؤ مجھکو اسی مقام پر چھوڑ دو دیکھو تو غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار کس لطف سے لڑے جہان ہمارے ایک جوان کا لاشہ ہے گرد اُسکے دس لاشے پڑے ہین میرا ابھی لاشہ ان سب کے بیچ مین ہو دیکھنے والے کہین کہ بادشاہ نے اپنے رفیقون کا ساتھ نہین چھوڑا چالاک رو رو کر عرض کرتا ہون حضور سحر نے سب کے قدم اُٹھا دیے ظاہر مین وہ ملعون سحر نہین کرتا باطن مین شعبدہ بازی حیلہ سازی سے باز نہین آتا کیونکر آپکو چھوڑ کر چلے جائین سب تاجدار بادشاہ کو لیکر ٹھہر گئے بیکسی پر بادشاہ کی کلیجے پھٹے سب نے تاج سرون سے اُتارے بلک بلک کے دعا کی نظم

تو آن رفیع مکانے کہ ساکنان فلک
بر آستان تو دارند میل دربانی
چہ احتیاج بہ پیش تو راز دل گفتن
کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی

دیگر

شاہا تو کریمی و رحیمی و غفور
دست ما گیر کہ درماندہ بی بال و پریم

مصیبت انتہا پر پہونچی تھی بیقرار ہو کر جو سب نے ہاتھ اُٹھائے بخضوع و خشوع دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا دیکھا سب نے کہ صحرا سے گرد اڑی پھر ہرے علمہائے زنگاری کے کھلے ہوئے نوبت نقارے کی بھی آواز آئی لکھا ہے کچھ ابر سرخ و سفید بھی نمایان ہوئے سب اُسی جانب دیکھنے لگے دیکھا ایک جانب سے آفتاب عربستان زلزلہ قاف ثانی سلیمان امیر حمزہ صاحبقران دوسری طرف سے ملکہ اختر جادو بادشاہ طلسم اختریہ زخمدار بیقرار خستہ و شکستہ تاج و تخت ندارد بھاگی ہوئی چلی آتی ہے وہین سے آواز دیتی ہے یا خداوند خورشید روشن تن غضب ہوا طلسم اختریہ کا ستارہ گردش مین آیا طلسم فتح ہو گیا کل مرحلہ جات شکستہ ہوئے بربادی کے بند و بست ہوئے شاہ پرموز دان بھی مارا گیا اختر کو دیکھکر خورشید کا چہرہ زرد ہو گیا چاہتا تھا کہ کچھ کہے اختر نے چاہا بھاگ کر قریب تخت خداوند جاؤن کہ صاحبقران نعرہ کر کے مرکب سے کود پڑے اختر نے ترسول مارا امیر نے کلائی پکڑ کے ایک مکا مارا اختر منھ کے بھل زمین پر گری چاہتی تھی سحر کر کے تڑپون نکل جاؤن لوح طلسمی کا جو عکس پڑا زبان بند دل دردمند امیر نے غصے مین شل کر یاس کہنہ اختر کو چیر کر پھینکدیا تمام میدان تاریک ہو گیا صدائین مہیب آنے لگین بعد عرصہ دراز صدا آئی کشتی مرا نام من اختر جادو بود اب جو میدان مین روشنی ہوئی صاحبقران نے اپنے لشکر کو اس حال خراب مین دیکھا محافون مین

ناموس فریاد کر رہی ہیں بادشاہ انتہا کے زخمدار دریاے خون جاری ہی زمین کانپ رہی ہے گلشن ابراہیمی
پر خزان تمام اہالیان لشکر حیران و پریشان فوج کفار کے ریلے تیغ عقرب کھینچ کے پشت اشقر پر سوار ہو
غصے مین کفار پر جا پڑے ایک طرف سے ایرج نوجوان و قاسم عالیشان کا نعرہ ہوا ایک جانب
سے شہنشاہ کوکب روشن ضمیر مرکب مشکین پرند پر سوار پشت پر ساحران نامدار ایک جانب طاؤس
زرین بال پر ساحرہ خوشخو ملکہ برہمن کج ابرو اب جو کوکب نے سحر کیا آگ برسی لاکھون ناری جل گئے
مگر صاحبقران نے لندھور و نور الدہر وغیرہ کو جو گرم جنگ دیکھا اپنے جملہ سردار اسی
جانب پائے صاحبقران کو بھی دیکھکر خائف ہوے خورشید نے جو گرمایا سب بلوا کر کے طرف
صاحبقران کے بھی چلے امیر نے اسم اعظم بھی باواز بلند پڑھا اُن سردارون پر لوح کا بھی
عکس ڈالا اُنکے حرکات و سکنات مین فرق نہ آیا غصے مین صاحبقران نے دو چار کو زخمی بھی کیا
برہمن کج ابرو جھپٹ کر قریب صاحبقران آئی عرض کی ای شہریاران بیچارون پر غصہ کیجئے
یہ اپنے ہوش مین نہین ہین جبتک خورشید روشن تن زندہ ہے بھائی کو بھائی باپ کو بیٹا قتل کریگا وہ
موتی اب مین خورشید پر مارتی ہون ورنہ یہ سب بیچارے لڑ بھڑ کر جان دینگے یہ کہکر ملکہ برہمن ایک
بلندی پر آئی ڈبیا سے اُس موتی کو نکالا خورشید کی جو نگاہ اُس مرواریدِ بے بہا پر پڑی مثل بید کانپا
سمجھا اب قضا آئی ہوش و حواس باختہ ہوے برہمن نے پکار کر آواز دی او شعبدہ باز قدرت کا رس
کو دیکھا بہت دنون خدائی کی اب حق و ناحق ظاہر ہوا اپنی بداعمالی سے ماہر ہوا بہتر یہ ہے کہ
سرداران صاحبقران پر سے سحر اُتار ے امیر کی قدمبوسی کر وہ رئیس جلیل ہین خطا معاف کر دینگے
دامن مدعا گل آرزو سے بھر دینگے اب ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ ہاتھ مین ملکہ برہمن کے وہ
مروارید بے بہا ہے جو پیشتر تحریر کر چکا ہون کہ عیار عاقل و کامل مہتر شاپور شیر دل بصورت فرامرز
عاد مغربی بابہ تخت خورشید روشن تن سے لیتا گڑا ہے برہمن کج ابرو نے بموجب ارشاد
صاحبقران جو کلمات کہے خورشید نے جواب دیا ای ملکہ برہمن ٹھہر جا ابھی مروارید ادھر نہ پھینکنا
مین کچھ شرطین کہونگا اگر صاحبقران قبول کرینگے تو جواب باصواب دیا جائیگا مابدولت کسی بات
مین عاجز نہین ہین اب بھی لشکر کو پامال کر سکتے ہین جن سردارون نے مابدولت کی طاعت کی ہے
یہ ہمیشہ اسی مذہب مین رہینگے چشم انصاف کھول کے دیکھ چکے ہین باعث یہ ہے کہ صاحبقران نان

نے برہمن کج ابرو کو سمجھا دیا تھا کہ ہمارے مذہب مین ہدایت کرنے کا طریقہ یہ کوئی حجت نہ
باقی رہے یہ کوچہ جہاد ہے کلام بزرگان دین بخوبی مجھے یاد ہے اسوجہ سے برہمن بجوف ارشاد امیر
خورشید کو سمجھا رہی ہے موتی ہاتھ پر رکھکر خورشید کو دکھایا اور بفصاحت وبلاغت سمجھایا خورشید
راہ پر نہ آیا وہی جواب مہملات دیتا ہے کہتا ہے مین خود خداوند ہون کسکو سجدہ کرون یہ فیصلہ ممکن ہے کہ
میری سرحد سے صاحبقران چلے جائین سردار انکے ساتھ کردونگا میری اقلیم پر دست انداز نہون
میرے مذہب سے تعرض نکرین دام کلام مین خورشید روشن تن نے ملکہ برہمن کج ابرو کو پھنسایا یہی باتون
کو طول دیتا ہے کبھی ہان کبھی نہین لڑائی سے سب رک گئی ہین ان باتون کو بگوش ہوش سن رہی ہین
برہمن نے وہ گوہر بے بہا اچھالا اور کہا او مرتد تو نمانے گا دیکھ تیری خدائی کا حال کھلا جاتا ہے جیسے ہی
برہمن نے مروارید اچھالا آسمان سے ایک عقاب پیدا ہوا اُس مروارید کو منقار مین دبایا صورت
تبدیل ہوئی سب نے دیکھا ایک ساحر سیہ فام موتی ہاتھ مین لئے ہوئے یہ کہکے بھاگا کہ منم عقاب
جادو دیکھا اور برہمن اس طول سے یہ مراد تھی اپنے خداوند کو بچایا موتی لے لیا تڑپ کے وہ
جادوگر برابر خورشید کے پہونچا اُسوقت ایک غریو لشکر مین بلند ہوا کہ دیکھو یارو کیا غضب ہوگیا
برہمن کے ہوش اڑ گئے کہ مین نے یہ کیا حرکت کی صاحبقران زمان تیغہ عقرب کھینچکر بڑھے کوکب نے
اُس ساحر پر گولہ مارا وہ ساحر یعنی عقاب جادو قریب تخت خورشید جا کر گرا تھا کوکب کا گولہ
جو اُسکے قریب آیا اُسی موتی کو اُسنے چمکا دیا گولہ تو کوکب کا باطل ہوا اسیقدر تاریکی ہوگئی یہ تاثیر
سحر کوکب بھی مگر عرض کرچکا ہون کہ مہتر شاپور شیر دل بشکل فرامرز عاد مغربی پایہ تخت
خورشید سے لپٹا کھڑا ہے جیسے ہی عقاب برابر تخت کے گرا اندھیرا ابھی کسیقدر سحر کوکب سے ہوا عقاب
نے ہاتھ بڑھایا کہ موتی خورشید کو دون شاپور نے بچستی وچالاکی چودہ حلقے کمند کے عقاب پر مارے
یہ ارے کہکے پلٹا شاپور نے لپٹ کی کوکھ پر خنجر مارا عقاب کا شکم چاک تصدیاک ہزارون جادوگر شاپور
پر چلے شاپور نے وہ موتی اُٹھاتے ہی خورشید کی پیشانی پر کھینچ مارا جو تحریر پیشانی تھی پیش آئی
خورشید کا سر پھٹ گیا آندھی سیاہ اُٹھی ہزارہا مکان گرے اشیاے ساختہ سحر خورشید ہٹنے لگی اندھیرا
چھا گیا سنگ باری برف باری ہونے لگی لندھور ونورالدہر وغیرہ جو سحر مین خورشید کے مبتلا تھے
مرنے سے خورشید کے بیہوش ہو ہو کے زمین پر گرے بختیارک نے جو یہ معاملہ

دیکھا غل مچاتا تھا کہ ارے بابو یہ سرداران حمزہ جو بیہوش ہو کر گرے ہین انھین مارلو اب ہوشیار
ہون گے قیامتین برپا کر دینگے ضیغم و زنکال وغیرہ مطیعان خورشید ساحر وغیر ساحر چلے کہ
نورالدہر وغیرہ کو مارلین برہمن کج ابرو کہ اپنے فعل پر نادم تھی اُن بیچارون کو بچانے لگی تمثل
پروانہ ایک ایک کے گرد پھرتی تھی آواز دیتی تھی یا صاحبقران زمان اپنے سردارون کو آکر بچائیے مرنے
سے خورشید کے یہ سب بیہوش ہو گئے ہین قاسم و کرب و اسد تلوارین کھینچ کھینچ کر چلے لاش پر لاش
گرا دی کسی سردار کو قتل نہین ہونے دیا پہلے سب کے شہزادہ بدیع الزمان کو ہوش آیا اپنے کو اس
حال پُر ملال مین پایا بازو پر مُثبت بندھے ہین گلے مین تصویر خورشید روشن تن کی پڑی ہے گھبرا کے
فرمایا ہم کس حال مین ہین پہلو سے آواز آئی قبلہ و کعبہ غلام بھی اس حال مین ہے نورالدہر کا عیار
شبرنگ بن عمرو لڑتا بھڑتا وہان پہونچا پکار کر آواز دی ای شہریار آپ نے خورشید روشن تن
کو سجدہ کیا تھا اپنے بھائیون کو زخمی کیا صدہا سرداران صاحبقران پر دست انداز ہوئے ہیہات چند
کہ وہ شعبدہ باز مارا گیا واصل جہنم ہوا بائیس لاکھ فوج اُسکی مصروف جنگ ہے لقانے قیامتین برپا کین
اب اپنے کو سنبھالیے یہ جو حال مصیبت مآل ان شیرون نے سُنا قصد ہوا کہ اپنا اپنے گلے کاٹ ڈالین
جوش جرأت مین تلوارین کھینچ کھینچکر لشکر خورشید پر جا پڑے لاکھون ساحران عذاب سحر کر رہے ہین
ایک قفس مین بہار و باغبان وغیرہ تھے مرنے سے خورشید کے رہا ہوئے تحریر کر چکا ہون کہ
یہ سب طائرون کے ہاتھ سے گرفتار ہوئے تھے اب جو ہوش آیا صدا لگے گیرودار گئی ہزار ہا
نخل جل رہے ہین زمین سے شعلہ ہائے آتش نکل رہے ہین آندھیان سیاہ اُٹھین پانی تالابون
کا کھول رہا ہے مچھلیان ریتی پر تڑپتی ہین مرنے سے خورشید کے ہزار ہا طائر زاغ و زغن زمین سے پیدا ہو
صدائے ہیہات و افسوس دے رہے ہین زمین سے بلند ہوئے پرون سے سر پیٹا ہائے خورشید
روشن تن کی آواز دی جلکر خاک ہوئے بختیارک نے دیکھا بادشاہ لشکر اسلام لڑتے ہوئے
طرف لقا کے آتے ہین لندھور و بدیع الزمان و نورالدہر و بہرام وغیرہ جو سحر خورشید
مین تھے اُنھون نے پرے کے پرے درہم و برہم کئے تھے سا کھے سے لڑے کٹتے ہوئے جاتے ہین آج لقا
کو پکڑ لو یہ بھیجا جانے نپائے اسی کی ذات سے سارے فساد برپا ہوتے ہین ضیغم وغیرہ صدائے نعرہ
شیران دشت نبرد ہین سُنکے بھاگنے لگے ساحران خورشید جمع ہو کر حم کر لڑے بہار و باغبان وغیرہ رہا

ہوتے ہی جو میدان مین آئے لشکر کفار پر آگ برسا دی جس غول پر جا گرے جلا کر خاک کیا بہار کے
گلدستے چلے آسمان سے پھول برسے ہزارہا دیوانے ہو گئے باغبان قدرت نے تلوارین برسائین
دو صورتین اس مقام پر تحریر کرنا واجب و لازم ہین ایک کیفیت تو یہ ہے کہ لقا شکست کھا کے بھاگا
اگر منظور ہو کہ بعد طلسم ہوشربا صندلی نامہ تحریر کیا جاے یا بیان کرنا منظور ہو تو یہ صورت ہے
کہ لقا خورشید نگار پر گرفتار ہو جائے ساتھ والے اسکے بھاگ جاتے ہین لقا دیا قوت شاہ
و بختیارک و ضیغم و زنگال و فرامرز نابکار فرزند نوشیروان عالی وقار یہ چند کس گرفتار ہوتے
ہین بعد ختم جنگ صاحبقران بفتح و فیروزی داخل قلعہ خورشید نگار ہوئے خزانہ بحساب بے حساب
ہوا بارگاہ خاص می اسوجہ سے استادہ ہوئی کہ کولب روشن ضمیر وغیرہ بھی حاضر دربار ہین دوسرے
دن امیر با توقیر بارگاہ مین آکر جلوہ فرما ہوئے ایک جملہ اور بھی گذارش کرنا واجب و لازم ہے یاد ایرج
نوجوان ملکہ گیتی افروز دختر لقا دختر کلان مہر افروز فی الحال لشکر مین آئی ہوئی ہین لقا کے
گرفتار ہونے کی جو خبر سنی محبت سے باپ کی بیقرار ہو گئین ملکہ گیتی افروز نے ایرج نوجوان کو محل مین
بلایا کہا اے فرزند نانا تمھارے گرفتار ہوئے صاحبقران کے ساتھ بڑی بڑی عمر بیان کین ہم کس منھ
سے سفارش کرین لیکن تم پارہ جگر صاحبقران ہو اگر ہو سکے تو ایک شب کے واسطے صاحبقران
سے عرض کر کے باپ کو ہمارے محل مین لاؤ ہم بھی سمجھائین شاید راہ پر آئین خودسری سے باز آئین اپنے
کو خداوند کہوائین معبود حقیقی کے قائل ہون پیدا کرنے والے پر مائل ہون اگر مسلمان ہو جائین
صاحبقران وعدہ کرتے ہین سلطنت ملک باختر بلا تکلف مرحمت فرماینگے اے فرزند اس مقدمہ مین
کوشش کرنا واجب و لازم ہے ایرج نے کہا مین بسر و چشم عرض کرونگا یہ وعدہ کر کے ایرج محل سے برآمد
ہوئے یہان صبحکو صاحبقران نے لقا کو بارگاہ مین بلایا یہ تقدیرین بگھارتا ہوا آیا ہر چند کہ صاحبقران
نے سمجھایا لقا نہ مانا تب صاحبقران نے ذو الخمار عادی جلاد لشکر کو حکم دیا جلد اسکا سر کاٹ
کے لاؤ بختیارک تو دہائی دے رہا ہے کہ حضور مین ہمیشہ سے مسلمان ہون لقا کے دادا پر لعنت
ہے لات و منات کی کیا حقیقت ہے ذو الخمار عادی لقا کو کشان کشان لیکر بیرون بارگاہ آیا
اسوقت لشکر مین ایک غریو ہے کہ یارو یہ وہی لقا ہے کہ جسکی سال بھر کے بعد زیارت ہوتی تھی بہشت و
دوزخ بنائی تھی اٹھارہ سو ملک کا مالک تھا رہ کبر و غرور کا سالک تھا دیکھو آج مقام عبرت ہے

کس ذلت و رسوائی سے قتل ہوتا ہے چشم زدن میں فلک انقلاب دکھاتا ہے آن زماں پلٹ جاتا ہے فرد

منزل بدین دیر ناپائدار ٭ ز سعدی ہمین یک سخن یادگار ٭ کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے کوئی
لقا پر آوازے کستا ہے کہ یوں او مغرور تیری خدائی کہاں گئی اب بھی بہتر ہے کہ خدا کو سجدہ کر
امیر با توقیر خطا معاف کردینگے دہن مدعا گل آرزو سے بھر دینگے لقا کسیطرح نہیں مانتا جب تخت ذوالحجار
عادی نے تاج سر لقا سے اتارا لباس کو جسم سے دور کیا ہر شخص بیقرار و اشکبار تھا لقا اپنی ہی کہے
جاتا ہے ابھی لقدیر کرکے سب کو غارت کردونگا قدرت کے قہر و غضب نہیں ٹوٹتے قدرت نے
اپنے کو قید کرا دیا ابھی دریائے قہر خداوندی جوش میں آئیگا آسمان کو حکم دونگا پھٹ پڑے زمین سب کو نگل جائے
نخل صحرا اژدر سیہ رنگ ہنگ سب کو کھا جائیں زمین متزلزل و متحرک ہو قدرت کو اب بھی رحم آتا ہے
ان بیہودہ باتوں پر لقا کی سب ہنستے ہیں کہتے ہیں بجیا جھگڑالو ملک باختر سے یہانتک بھاگ کے
آیا سوائے مکر کے کوئی معجزہ نہ دیکھا واہیات بکتا ہے اب آج زندہ نہ بچیگا مگر اس خود سر کا شہر
باختر تک جائیگا وہیں اس بیحیائے خدائی کی آخر بد انجام ہوا قریب تھا کہ ذوالحجار عادی لقا
کو قتل کرے کہ نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان محل سے برآمد ہوئے
دربارگاہ سلیمانیہ پر ہنگامہ دیکھا شاپور شیردل سے پوچھا کیا ہو رہا ہے شاپور نے عرض کی کہ زمرد شاہ
باختری صاحبقران کے حکم سے قتل ہوتا ہے صرف حکم ثانی کی دیر ہے ایرج نوجوان گھبرا گیا
آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے اس مقام پر آیا جہاں ذوالحجار عادی لقا کو قتل کیا چاہتا ہے ذوالحجار
سے کہا چند ساعت ٹھہر جاؤ میں جا کر داداجان سے کچھ عرض کرونگا ذوالحجار نے تامل کیا ایرج
نوجوان اندر بارگاہ کے حاضر ہوا اسوقت دربار صاحبقران معمور ہے کل سرداران نامی و ساحران
گرامی دربار میں حاضر ہیں ایرج آکر سامنے صاحبقران کے تسلیم کرکے خاموش کھڑے ہوئے
صاحبقران نے بکشادہ پیشانی فرمایا اے نور نظر کچھ کہا چاہتے ہو کہو بیان کرو کل حاجتیں تمھاری
روا ہیں بلکہ بدل و جان قبول ہیں ایرج نے عرض کی کہ مقصود میں لقا کا نیازمند عرض یہ ہے ایک شب
کی مہلت لقا کو ملے اہالیان دست راست مسکرائے ایک نے کہا دیکھو بھئی نواسے کے خون نے
جوش مارا آخر نواسے کو نانا کا خیال آگیا بسبب رعب و داب صاحبقرانی کے ایرج کچھ بول نہ سکا
بہ نگاہ قہر طرف نور الدہر کے دیکھ کر رہ گیا اسوقت کے طعن و تشنیع قاسم کو بھی ناگوار ہوئے

محل کلام صاحبقران کے سامنے نہ تھا دونون مین ملال بڑھے صاحبقران نے فرمایا اے فرزندم خوب
آگاہ ہو تیس برس مجکو اسکے تعاقب مین گذرے لکھو در لکھو بندگان خدا اسکی بدعت سے عیار گلشن جنان
ہوئے اکثر یہ گرفتار ہوا مین نے اسکو رہا کر دیا اس مقام کی بھی بہتیرے بدعتین دیکھین کہ خورشید
ایسا معین جو اسنے پایا اپنے آپ سے باہر ہو گیا کیا بدعت پر کمر باندھی خاتمہ مین لشکر کے کیا باقی تھا
اگر طلسم اختر یہ فتح کر کے مین نہ آتا سب سردار شعبدے مین گرفتار تھے بھائی نے بھائی کو قتل کیا باپ
کو بیٹے نے قتل کیا ان شیرون کی جرأت کا کون بار اٹھا سکتا تھا پروردگار نے مجکو وقت پر پہونچایا
تم سب صاحبون نے ملکہ لقا کو گرفتار کیا ایسا نہو کہ میرے قبضے سے یہ نکل جائے بس شرط یہ ہے کہ شب کو
اُسے سمجھانا اگر پروردگار کو سجدہ کرے زندہ رہے ورنہ سر کاٹ کے دربار مین لانا ایرج نے پایہ تخت
شاہنشاہی کو بوسہ دیکر عہد واثق کیا کہ شب کو غلام اسے سامنے والدہ ماجدہ کے لیجائیگا وہ باپ
کے دیکھنے کی بہت مشتاق ہین اگر اسنے پروردگار کو بوحدانیت مانا مژدہ خوشخبری لیکر آونگا اگر
نمانے گا خود قتل کرونگا صاحبقران نے حکم دیا ایرج کو اختیار ہے ایرج نے آکر لقا کو طوق و زنجیر سے رہا کیا
شکو ایک بارگاہ الگ استادہ کرائی آمین ملکہ گیتی افروز جہان افروز و مہر افروز و ملکہ گوہر ملک
وغیرہ جسقدر شہزادیان متعلقین لقا عقد مین شہزادگان والا قدر کے آئی ہین وہ سب اُس بارگاہ مین
داخل ہوئین ایرج لقا کو لباس فاخرہ پہنا کے جیسے ہی اُس بارگاہ مین لیکر آئے ملکہ گیتی افروز جہان افروز
دختروں نے جو بعد مدت مدید اپنے باپ کو دیکھا دوڑ کر لپٹ گئین چیخین مار کر رونے لگین کہا کیون
اے والد نامدار آپکو پروردگار نے ایرج ایسا نواسا عطا فرمایا کہ جو جہانگیر مشہور ہے جدائی کر کے آپنے
کیا مزا پایا صاحبقران کے ساتھ کیا کیا انکے خدا نے تمکو بچایا اب بھی اُنھون نے یہ جلالت
فرمائی کہ ایک شب کی مہلت دی برائے خدا سرکشی سے باز آیئے پیدا کرنے والے کو پہچانیے
صاحبقران زمان کل باختر کی حکومت دینگے فرزندان صاحبقران آپ کے تابعدار رہین گے
سب پر حکم احکام رہیگا جو کوئی حریف آپ پر لشکر کشی کریگا یہی سب شیر دلیر جانبازی کرینگے کسی کی
مجال نہوگی جو آپ سے آنکھ ملائے صاحبقران کا یہی قول ہے کہ اگر لقا مسلمان ہو تمام اقلیم ہائے
مفتوحہ کی سلطنت دیکر خانہ کعبہ مین جاؤن آپکو سب طرح کا اختیار رہیگا دختران لقا نے جو اسطرح
رو رو کے سمجھایا ایرج نے بھی دلائل وحدانیت مین کلام کیا لقا بھی خوب رویا بے اختیار پکار اُٹھا مین نے

نوے ہزار برس پیشتر یہی تقدیر کی تھی کہ تو چلیدگان قدرت کے سمجھانے سے مسلمان ہو جاوئیگا یا تو سب رو رہے تھے اس کلام مہمل کو سنکر بے اختیار ہنس پڑے ایرج نے کہا ہی شہنشاہ زبان کو اپنی مبتلائے تقدیر کرنا چھوڑیے لقانے کہا اے فرزند یہ تو میرا روزمرہ ہو گیا اسوقت تمھارے سمجھانے سے زنگ کفر آئینۂ دل سے دور ہوا قلب کو سرور ہوا کلمۂ طیبہ تعلیم کرو مین صدق دل سے مسلمان ہوتا ہون شہزادہ ایرج نے خوشی خوشی بفصاحت و بلاغت کلمۂ طیبہ تعلیم کیا لقا کلمہ پڑھکر بصدق مسلمان ہوا مگر یہ کہا کہ بختیارک رفیق صحبت ہی وہ خدمت مین میری رہیگا تو دل بہلے گا رات کو بڑی دھوم سے غوث کی بوقت سحر خدمت صاحبقران مین آکر عرض کی پروردگار نے فضل کیا لقا نے کلمہ پڑھا یہ سنکر صاحبقران نہایت خوش ہوئے ایرج نے بمقدمۂ بختیارک سفارش کی عمرو نے صاحبقران سے عرض کی اگر آپ چاہتے ہین کہ آئندہ کو فساد نہو بختیارک کو قتل کیجئے یہ شیطان لقا کو پھر بہکائیگا ایرج کو عمرو کا کہنا ناگوار ہوا کہا حضور بختیارک کی کیا حقیقت ہی وہ بھی صدق دل سے مسلمان ہوئے بختیارک بھی سمجھا دیا جائیگا وہ تو خود بھی کلمہ پڑھ چکا عمرو خاموش ہو رہا کہ ایرج کے خلاف ہوتا ہی استادان سخنور نے تحریر فرمایا ہی کہ بختیارک و یاقوت شاہ و مصاحبان لقا جسقدر تھے سب رہا کیے گیے ایک بارگاہ الگ بلکہ بارگاہ گیتی نما واسطے لقا کے استادہ کرائی گئی کہ ابھی نو الحال لقا رہے صاحبقران نے فرمایا ملک باختر مین چلکر بڑی دھوم سے لقا کا جلوس کرونگا اسکو تخت پر بٹھاکر خود پایۂ تخت کو کاندھا دونگا بڑی سعادت مجھکو حاصل ہوئی کہ لقا ایسا شخص میرے ہاتھ سے مسلمان ہوا ابھی تو مجھکو ایک مقدمہ اہم درپیش ہی طلسم ہوش ربا مین چلکر اسد و بدیع وغیرہ کی شادی کرنا منظور ہی ایرج کی شادی ساتھ ملکہ سران شمشیر زن کے شادی مہجبین ولالان ہمراہ اسد نامدار و شادی بدیع الزمان ہمراہ ملکہ تصویر دختر شہزادہ ان شہزادیون نے ساتھ میرے فرزندون کے بڑی بڑی جفائین اٹھائین ہین دھوم سے یہ شادیان ہونگی کہ تمام شاہان ہوش ربا و خراج گذاران طلسم نور افشان اس شادی مین شریک ہون بعد اسکے طرف ملک باختر کے چلنا ہوگا گو سکہ نام پر شہنشاہ لقا کے جاری کراکے مین خانہ کعبہ مین جاؤن خدمتگذاری جناب پیغمبر آخر الزمان مین مصروف ہون نعلین کے تصدق سے انجام صاحبقرانی بتکلف تمام ہو اگلی مشیران سلطنت و وزیران بہت نے ارشاد فیض بنیاد صاحبقران کو بدل و جان قبول کیا میر

پہلوان عادی کو بلا کر حکم دیا اٹھا لا بارگاہ کا طرف طلسم ہوشربا کے چلے شہنشاہ لاچین کو یہ کہہ کے
رخصت کیا کہ آپ چلکر تیاری آب و آزوقے کی کیجیے شادی ملکہ بہار کے ساتھ بادشاہ کی ہوگی مخمور
کی شادی ساتھ نورالدہر کے ان شہزادیوں کو اپنے ساتھ لیتے جایئے ابھی جنگ خورشید میں ملکہ
حیرت ہاتھ سے کوکب کے قتل ہوئیں ہنگامہ مغلوبہ میں کسیکو خیال ہوا مرنے سے خورشید روشن تن
کے ہنگامہ قیامت برپا تھا بعد کئی دن کے لاشہ ملکہ حیرت جادو کا ملا ہے اسوجہ سے جنگ میں ذکر آیا
پس طرف سے بہار و مخمور کے اے شہنشاہ لاچین تم کو سامان کرنا پڑیگا لاچین نے قدموں کو بوسہ
دیکر کہا زہے سعادت کہ یہ شادی میرے ہاتھ سے انصرام پائے شہنشاہ لاچین خوشی خوشی مخمور و بہار
و ملکہ مہ جبین و دلارام خونقبا و ملکہ ناہید دختر توسن و ملکہ تصویر دختر شرارہ و ملکہ مہرخ
وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر خوشی خوشی طرف طلسم ہوش ربا کے روانہ ہوا کوکب روشن ضمیر یہ کہکر رخصت
ہوا کہ قلعہ مرصع حصار پر غلام جاتا ہے آپکی کنیز ملکہ بران و ملکہ دختران اسی مقام پر ہیں وہیں
سے غلام بھی سامان شادی کریگا یہ نجون عیار بچیان ملکہ صرصر و صبار فتار وغیرہ لشکر میں قید
تھیں انھوں نے بھی صدق دل سے کلمہ پڑھا عمرو و قران و برق جانسوز و ضرغام کے ساتھ نسبتیں
بخشی ہوئیں امیر نے فرمایا شادی اسد میں یہ عقد ہونگے جب کوکب لاچین جا چکے بلحوظ خاطر ناظرین اسقدر
مقام رہے کہ ابھی تک اسیطرح صاحبقران کے ساتھ ہیں صاحبقران زمان نے سیف فی والیدین
عالم لشکر کو حکم دیا ہے کہ لقا کو قواعد دین اسلام تعلیم کریں سیف بارگاہ نقاش ہر شب کو آتے نماز
وغیرہ سکھاتے ہیں صاحبقران کو منظور ہے کہ چند عرصے میں لقا قواعد اسلام سے بخوبی آگاہ ہو جائے
اصول و فروع بھی تعلیم ہوں تب باختر میں جاکے اسکو تخت نشین کروں صاحبقران کو لقا کے مسلمان
ہونے کی بڑی خوشی ہے لکھا ہے کہ ملکہ برہمن گنج ابر و ماہ پرور دختر اخم جادو جنگ نشان جیسے
چکا ہوں کہ خواجہ عمرو نے ماہ پرور کو زنبیل میں رکھ لیا تھا اب ماہ پرور کو بھی نکالا برہمن نے بھی سحر سے
توبہ کی صاحبقران نے ملکہ ماہ پرور و برہمن سے عقد کیا قلعہ خورشید نگار کی سلطنت تمام ملکہ ماہ
پرور مقرر ہوئی ملکہ برہمن منتظم امورات سلطنت قرار پائیں اس سے فہلت کرکے اٹھا لا بارگاہ سلیمانی
کا لدا بقر فریدونی و بہ حشمت جمشیدی شادان و فرحان طرف طلسم ہوشربا کے چلے یہاں شہنشاہ
لاچین نے سامان شادی مہیا کیا ادھر شہنشاہ کوکب روشن ضمیر بھی گوش بر آواز ہیں کہ صاحبقران

باغ سیب مین ہو چکین تو بڑی دھوم سے مالجھار روانہ کرون بس ان کا ذکر قاعدے سے تحریر ہوگا

دو کلمہ داستان عشرت عنوان شادی اسد نامدار ہمراہ ملکہ مہ جبین گلعذار دختر افراسیاب و ملکہ لالان خونقبا دختر شہنشاہ داؤد مرحوم و مغفور و ملکہ ناہید سیمتن دختر شہنشاہ توسن و شادی بادشاہ اسلام ہمراہ ملکہ بہار گلعذار و شادی مخمور ہمراہ شہزادہ نورالدہر و شادی ایرج نوجوان ہمراہ ملکہ برّان شمشیر زن دختر کوکب صف شکن و عقد صرصر وغیرہ ہمراہ عیاران اسلام و تفرقہ صحبت بروز عقد خواجہ عمرو و دیگر حالات متعلق

داستان ہذا ساقی نامہ مصنف قمر

پلا ساقیا جام صہبائے عیش
دکھائے فلک نے بڑے انقلاب
کبھی گنبد نور مین قید تھے
اندھیرے کے صدمے اٹھایا کیے
رہا دو تون دور افراسیاب
عنایت سے انکی ہوئی جنگ سر
قمر اب تو ناحق پس و پیش ہے
زمین خلق مین خانہ آبادیان
گلستان عشرت برومند ہے
ہوا خار گلچین کو بیدادگر
چمن مین بھی شادی کی ہے دھوم دھام
جوانان گلزار کے ہین گلعذار
صبا آکے گلشن مین اترا گئی
اسد شیر دل ہوتے ہین کتخدا
ہو بزم طرب جلد آراستہ
ہے دولھا اسد شیر و صف شکن

کہ ہو میکدے مین بھی غوغائے عیش
ترے عشق مین ساقی مہ جبین
کہ صیاد و گلچین کے ہم صید تھے
کبھی جوش زن خنجر ریگ نیل
ہوا اسکی کستی سے وہ ظالم خراب
بس اب ساقیا عیش کا دور ہے
کہ شادی کا مضمون در پیش ہے
سما شادیون کا جو تحریر ہو
رہ عیش کرتی ہے بلبل کو طے
لکھو داستان مرصع رقم
صبا نے کیا فرش کا انتظام
سر سرو قمری کے ہین چہچہے
کیا بلبلون نے بہار آگئی
قمر حال شادی کا تحریر ہو
عروسان مضمون ہون پیراستہ
ایرج اور برّان والا حشم

رہے ہجر ساقی مین برسون خراب
رہے سالہا سال اندوہگین
کبھی کوہ ظلمات مین بند تھے
ہوئی فتح دریا کی آخر سبیل
قمر شکر خلاق شمس و قمر
ہوئی منزل سخت دشوار طے
اسد شیر دل کی جو ہون شادیان
سخن کا مزا لطف تقریر ہو
نہال تمنا مین آیا ثمر
کہ سامان شادی کے ہونگے بہم
زمین چمن ہے زمردنگار
طیوران گلزار کے قہقہے
یہ گاتی ہے بلبل بہ ناز و ادا
فرح بخش و دلچسپ تقریر ہو
دلھن مہ جبین حوروش سیمتن
یہ معشوق عاشق بھی ہونگے بہم

بہت ہجر کے رنج جھیلا کیے
شب رنج و غم کی سحر ہو گئی
اک جام مے ہوش ربا دے ساقی
چھوٹی ہوئی پھر سے منہ سے لگا دے ساقی
دیکھوں ہوس شراب اس دور میں ہے
بھر دے کہ مزے زرا اڑا لوں ساقی

سدا جان پر اپنی کھیلا کیے
الٰہی یہ آباد و شادان رہین
اندوہ دو عالم جو بھلا دے ساقی
ساقی مے لالہ فام سے بھر ساغر
یہ شیشہ پکارتا ہے ساغر ساغر
ہونٹوں سے لگا دے تو وہ جام لبریز

خوشی دل کو مد نظر ہو گئی
سدا عیش و عشرت کے سامان رہین
اللہ اندیل جلد شیشے سے شراب
خالی ہوں سبو پیالا برابر ساغر
لا بادۂ ناب توبہ ٹوٹے ساقی
ہر چند جدا کروں نہ چھوٹے ساقی

نغمہ سنجان شاخسار بوستان عشرت و شادی و آراستہ کنندگان حجلہ عروسی و دامادی حالات مسرت آیات کتخدائی اسد و مہ جبین و بران و ایرج وغیرہ کلک جواہر سلک سے یوں زیب قرطاس بیضا اساس فرماتے ہیں شعر

مرصع نگاران شیرین سخن
چنین دادہ ترتیب این انجمن

کہ صاحبقران زمان بعد قطع منازل و طے مراحل قریب باغ سیب پہونچے شہنشاہ لاچین نے اتنے عرصہ میں قصر ہائے باغ سیب بصد رعنائی آراستہ کیے تھے کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے تحفہ اٹھا کر خوشی میں یہ دعا دی نظم

خندہ زن باشد گل امید تو
عیش دوام ساقی محفل بباد

اوج گیر مہر اقبالت سہا
تازہ باغ آرزوئے دل بباد
آسمان شوکت و شان و شکوہ

ماہ چرخ دولتت کامل بباد
مطرب بزم ترا باشد طرب
تختگاہت اے قمر منزل بباد

اے شہنشاہ گیتی ستان مبارک ہو کہ صاحبقران زمان بصد شوکت و شان آ پہونچے لاچین و بلقیس ثانی مع اٹھارہ سو تاجداران جلیل برائے استقبال صاحبقران زمان آئے بڑی دھوم سے صاحبقران کا باغ سیب عیش گاہ افراسیاب میں داخلہ ہوا بر وقت قتل افراسیاب باغ سیب لٹ گیا تھا شہنشاہ لاچین نے بڑے تکلف سے اس باغ کو پھر آراستہ و پیراستہ کیا بارگاہ سلیمانی وسط باغ مذکور میں استادہ ہوئی ملکہ بلقیس ثانی نے برائے ملکہ مہ جبین و بہار و مخمور و لالان خونقبا و ملکہ ناہید بہ تکلف تمام حجلہ عروسی آراستہ کیا تین جوڑے زعفرانی کشتی جواہر نگار میں ہمراہ شاہزادگان ماہ رخسار کے روانہ کیے صاحبقران بارگاہ میں انتظار کر رہے ہیں بادشاہ حجاہ سریر جہانبانی پر ہیں کہ خبر پہونچی ملکہ بلقیس ثانی تین جوڑے زعفرانی لیکر آتی ہیں ایک محل خاص برائے ناموس شہنشاہی ترتیب دیا گیا ہے مادر بادشاہ حجاہ ملکہ ماہ مغربی دختر سکندر

بن سہیلان و مادر نورالدہر بن بدیع الزمان ملکہ گوہر ملک دختر بلند اختر گنجاب و مادر اسد نامدار ملکہ زبیدہ شیر گیر دختر صاحبقران عالیجناب بتیت بہ ساٹھ ہزار صاحبان زعفران پوش بصد جوش و خروش انتظار ملکہ بلقیس مین صحن محفل مین استادہ ہین کہ ملکہ بلقیس مع کشتیون کے داخل محل ہوئین سمدھنون مین چھڑیان اور زعفرانی رنگ کی پچکاریان چلنے لگین ڈومنیون نے یہ اشعار بصد ناز و ادا شروع کیے

اشعار

یونہین قہقہے غنا آٹھون پہر ہو
انھین جیو نہین گذرے عہد دولت
یونہین بہتا رہے دریاے انعام

ہمیشہ ہون یہی بزم طرب خیز
یونہین برپا رہے بزم مسرت
رہے آفاق مین تا چرخ ہفتم
روان یونہین رہے کشتی خلعت

نظر آئین یہی سامان عشرت
یونہین جلسون مین روز و شب بسر ہون
بلند آوازہ جود و سخاوت

ہلڑ ہوا بادشاہ جمجاہ نورالدہر و اسد نامدار کو محل مین بلاؤ تینون شاہزادگان والا قدر آسمان جاہ و جلال کے بدر محل مین برمحل تشریف لائے چوکیان یاقوت نگار مرصع کار بچھائی گئین تینون شیر ان چوکیون پر آکر جلوہ فرما ہوئے اول بادشاہ کو بہ تقریب بہار گلعذار زعفرانی جوڑا پہنایا بعدہٗ نورالدہر کو بہ نسبت مخمور سرخ چشم و اسد نامدار کو بہ عروسی ملکہ مہ جبین خوش سیر کنگنے ہاتھون مین مثل ستارہ سحری تین لاکھ جوڑا زعفرانی اسی وقت تقسیم ہوا جہانتک نگاہ کام کرتی تھی چمنستان زعفران زار بصد کیفیت و بہار آراستہ تھے صداے مبارک و سلامت بلند ملکہ بلقیس کو ملکہ ماہ مغربی نے بہت بھاری خلعت مرحمت فرمایا و ہمراہیان لاچین کو بارگاہ سلیمانی مین خلعتہاے فاخرہ ملے غنچہ ہاے آرزو کھلے اب درمیان مین کیفیت حنابندی و رسم ساچق بصد تکلف جانبین سے قرار پائی تیاری برات صاحبقران کی طرف سے ہونے لگی بادشاہ اسلام کو تخت سلیمانی پر سوار کیا فیل ہمیونہ مبارک پیر اسد نامدار کو دو سر مست کنجل ہاتھی اسیر نورالدہر بن بدیع الزمان مرکب ہاے باد رفتار پر جملہ سرداران نامدار و فرزندان عالی وقار گلنار جوڑے زیب جسم باغ لالہ زار کھلا ہوا اس دھوم سے سواری مثل باد بہاری طرف دولت سراے لاچین کے چلی ہمراہیان لاچین نے در قلعہ ہوش ربا پر کئی تنو بارگاہین استادہ کرائی ہین باغ روان بصد شوکت و شان کئی منزل تک آراستہ و پیراستہ ہین نرگس شہلا کی دیدہ بازی بی سنبل کی گیسو بنا کر جلسازی سوسن نے لبون پر مسی کی دھڑی جمائی سرو گلزار کو براے تماشا دوڑنے کی ہوس ہوئی برگ ہاے نخل سے ثابت و سیارگان کا سمان

ہر شاخ مثل کہکشان

اشعار

ہر ایک گل مین ہی کیفیت اک گلستان کی
زمین کے بر مین ہی پیراہن زمرد گون
زمین پہ جھڑتے ہین شمس و قمر سے نور کے پھول
لبھا رہا ہی دل خضر سبزہ ہا سون
صدائے شکر سے ہر برگ کی زبان سے بلند
وفور سبزہ و ریحان سے بوستان مشحون
وہ جوش موسم گل ہی کہ ہنستے ہین گل گرچہ
گلو نکو باغمین سودا ہی بوی گل کا جنون
یہ قرب لالہ و سوسن سے صاف ظاہر ہے
ارادہ سبزہ سے طوطی کا ہی چہک اُٹھون

بہار پر ہین عجائب نگار گن فیکون
ہر ایک مرغ ہی طاؤس و ابو قلمون
گل شگفتۂ نسرین ہی صبح روشن رو
چراغ دار گل افشان ہین انجم گردون
حباب ہین کہ گل نسترن شگفتہ ہین
براے سجدہ ہر اک شاخ سرنگی ہے نگون
جگہ چمن مین نہ بازار گل فروشو نمین
زمین پہ چشم عنادل سے گرکے قطرۂ خون
شمیم غنچہ جو لیلی صفت ہی پردہ نشین
گری ہی فوج خزان پہ بہار گل شبخون

شگفتہ ہین چمن صنع صانع بیچون
فلک ہی جسم مین فیروزئی قبا پہنے
بہار تختۂ سوسن ہی شام تیرہ درون
پسند خاطر رضوان ہی لالہ کو ہی
برنگ تختۂ گلشن ہی دامن جیحون
شجر مین بار کش محنت گل و اشجار
شگفتگی گل و غنچہ ہی یہ حد سے فزون
یہ جیب پھاڑتے ہین چاندنی ہی وہ دیوار
تو عندلیب زخود رفتہ صورت مجنون
عجب نہین ہی زبان کھولدی جو طائر رنگ

اُٹھیں باغ جنت نشان مین آکر برات اُتری تھی ہزارہا قلعۂ آتش بازی کا دغا بازیحا گے چند عرصے مین آگ برسی صبا ے عنبر بیز نے آگ کا بھی دل ٹھنڈا کیا عندلیبان خوش نوا مصروف زمزمہ سرائی چمن و باغبان بلین ژائی سوسن صد زبان بہار پیرائے ازل کی صفت مین تر زبان صبا نشۂ محبت سے لڑکھڑاتی ہی مینا ے شجر سے سر ٹکراتی ہی ہر ایک گل کا کوزہ شراب شبنم سے معمور کیفیت انتظار مین پر سرور بارگاہ آسمان جاہ مین اطراف ہوا قاضی صاحب کو بلاؤ بڑے بیٹھے خواجہ بزرجمہر کے عمامہ وغیرہ باندھ کے اس امید پر بیٹھے ہین کہ عقد پڑھنے کو ہم بلائے جائینگے آج انعام و اکرام اسقدر پائینگے کہ دولت دنیا سے نہال ہوجائینگے ناگاہ ایک خدمتگار قبول صورت جوڑا گلنار پہنے ہوئے دوڑا ہوا آیا عرض کی حکیم صاحب جلد چلیے بادشاہ اسد و نور الدہر کا قبل کے عقد پڑھیے حکیم صاحب کھڑے ہو گئے اور بڑھنے لگے خدمتگار نے کہا آج روز شادی ہی آپ کا منہ سفید ہی اسمین کیا بھید ہی صاحبقران کے خلاف ہوگا میرے ہاتھ سے گلوری کھائیے حکیم صاحب نے منھ کھول دیا خدمتگار نے گلوری کھلائی کہا اب چلیے حکیم صاحب نے گھبرا کر کہا مجھے تو پائیخانے کی ضرورت ہی خدمتگار نے کہا سبحان اللہ بروقت شکار گیا ہگاسی جائیے تشریف لیجائیے پائے خانہ پھر آئیے دیر ہوتی ہی حکیم صاحب اندر گئے خدمتگار سمجھ گیا اب یہ بعد کی

دن کے مہلت پائیں گے دروازے کی زنجیر چڑھا دی یہ خواجہ عمرو ہیں حکیم صاحب کو گلوری میں جمال
گوٹے دیے مطمئن ہو گئے کہ اب وہ تشریف نہ لائینگے رنگ روغن عیاری کا نکالا خواجہ بزرگ امید کی
شکل بنکر بڑے دانتوں کا کنٹھا ہاتھ میں کھٹ کھٹ کرتے ہوئے چلے راہ میں جو بدار ملے کہا حکیم صاحب جلد
چلیے برائے عقد دیر ہوتی ہے خواجہ آکر بارگاہ میں پہونچے اول عقد بادشاہ جنجاہ پڑھا لڑکا لاکھوں
روپیہ لیے جب وقت عقد نور الدہر آیا بدیع الزمان کا دامن پکڑا بدیع الزمان نے بھی بہت
کچھ دیا تقریب شادی ملکہ مہ جبین میں ملکہ لالان خونقباد و ملکہ ناہید سے بھی اسد کا عقد ہوا
جو جو معشوقین اسد غازی کی اس طلسم میں قرار پائیں ملکہ خورشید روشن جمال و خر تلند اختر
حکیم روشن رائے حکیم نے بہت ترقی چاہی شروط لکھائے صاحبقران نے انکا اعزاز
و اکرام دیکھ کر سب کچھ منظور کیا خواجہ تو عقد پڑھ کر کشتیاں جواہرات کی لیکر چلے گئے اب
شہنشاہ لاچین و بلقیس نے سب طرح کا انتظام کیا کر دل شکنی ہو ایک طریقے سے معلوم
ہوتا ہے کہ ملکہ اسرار جادو ماں ملکہ مخمور کی اس شادی میں شریک ہوئی کئی ملک جہیز میں دیے
بہار و مہ جبین کی طرف سے لاچین و بلقیس نے سب طرح کا انتظام کیا اس برات میں شاہان طلسم
نور افشاں بھی شریک رہے ملکہ زبیدہ شیر گیر ملکہ مہ جبین الماس پوش کو لیکر بجاتے بین وار
ہوئیں اس شوکت و شان سے برات واپس ہوئی شہدے غل مچاتے ہوئے یہ عرب لاکھوں
روپیہ کا مال لے چلے ابھی تو اس طرح برات طلسم نور افشاں میں جائے گی لاکھوں روپیے
صاحبقران نے تقسیم فرمائے مگر شہدے کب مانتے ہیں صاحبقران نے اشرفیوں کے جھرے
جو پھینکے عمرو کے منھ میں پانی بھر آیا رنگ و روغن عیاری کا نکالا شہدے کی شکل بنکر تیار ہوئے
ایک گاڑھے کی چادر دو کونے گلے میں باندھے اور دو ہاتھ میں لیکر آواز دی اری پھینک میٹھا جو
صاحبقران نے اشرفیوں کا پھینکا جست خواجہ نے کی سب شہدوں سے دو گز بلند ہو کر اشرفیاں روک
لیں زمین میں ایک نہ گرنے پائی شہدے بیچارے منھ دیکھتے رہ گئے ایک شہدا پتر انا رو می دروازے
کے نیچے کا رہنے والا اسنے دور سے تاکا ساتھ والوں سے کہا یار یہ دبلا تا نتیا ابھی کا ہم میں
آکر ملا ہے ذرا اسکی خدمت تو کرو دیکھو کیسا جست و خیز کرتا ہے راتوں کو دیوار میں پھاندتا
ہو گا شہدوں کو دھوکا دینے آیا ہے کئی مرتبہ اشرفیاں لیگئی خواجہ نے جست کر کے روک لیں شہدے

محروم رہے تیسری مرتبہ جو مٹھا اشرفیون کا چلا خواجہ نے جست کی ایک شہدے نے جھپک کر مانگ لی خواجہ نے اشرفیان منھ مین رکھ لین شہدے نے منھ مین اُنگلیان ڈالدین یقین تھا کہ کلے چیر ڈالے شہدے کی بدعت پر خواجہ گھبرا گئے شہدے نے کلے چیر کے اشرفیان لین پریشان ہو کر اس مجمع سے نکلے آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے باچھون سے خون ٹپکتا ہوا قریب مرکب صاحبقران آئے صاحبقران نے پوچھا خیر تو ہے عمرو نے کہا اے آقا اے نامدار مین گر پڑا منھ مین چوٹ لگی صاحبقران ہنسے فرمایا خواجہ یہ تمھین مناسب نہین مین نے دیکھا تھا تم شہدون مین لئے ہوئے اشرفیان لوٹ رہے تھے تمھین کس بات کی کمی ہے عمرو نے کہا حمزہ تو میرا حال کیا جانے مجھپر کیا گذرتی ہے قرضدارون نے حیران کیا خیال مین آیا کہ کچھ سود وغیرہ پہونچ جائے اصل کا پہونچنا تو دشوار ہے اس شادی مین بہت کچھ میرا صرف ہوا امیر باتوقیر نے کئی توڑے اشرفیون کے دامن مین اُنڈیل دیئے خواجہ صاحبقران کو دعائین دینے لگے عرض کی آقا خدا تم کو سلامت رکھے اس مہینے کا سود ادا ہوا اُسی طرح چھپے تھے بادشاہ عالیجاہ کو تاجداران جلیل گھیرے ہوئے گرد اسد نامدار تمام سرداران طلسم ہوشربا نور الدہر بن بدیع الزمان سرداران نوجوان ہزبر بیشہ کلنگان طہماس بن عنقویل دیو پیرو و صدران ماہ منظر و درلج در درگوش و اشکاش کشیدہ رو و ضرہاب خان و یحییٰ خان وغیرہ گلنار جوڑے پہنے ہوئے عجیب روز سعید بلکہ بہتر از روز عید لقا بھی اس برات مین تخت پر سوار ہمراہ ہے بختیارک یہ عیش و شادی دیکھ کر جل رہا ہے دل سے کہتا ہے افسوس صد ہزار افسوس مسلمانون کو یہ عیش و شادی ہماری بربادی کیونکر لقا کو لے نکلون عیش و فرحت مین خلل ڈالون آتش رشک سے جل رہا ہے اس دھوم سے شاہزادیون کو بیاہ کر لائے حجلۂ عروسی مین عروسان ماہ رخسار کا داخلہ ہوا ملکہ مہ جبین و بہار و مخمور دُلھن بنی ہوئی جب محل مین داخل ہوئین صاحبقران زمان نے خواجہ سے فرمایا کہ مخمور بہار سے جا کر پوچھو کہ تم نے کلمہ پڑھا مطیع اسلام ہوئین ہمارے مذہب مین پردہ پوشی کا حکم ہے باہر نکلنا تمھارا ممکن نہو گا شہنشاہ لاچین و ملکہ بلقیس نے بڑھ کر عرض کی جس شب کو تقریب مانجھے کی ہوئی اُس شب کو حقیر و ملکہ بہار و جملہ ساحران طلسم ہوش ربا نے کلمہ طیبہ پڑھا ہم سب سحر سے تائب

ہوئے یہ سنکر عمرو کو سناٹا آگیا کہا اے شہنشاہ لاچین یہ تمنے کیا کیا تمام دنیا اس طلسم کی دشمن
شاہان اقلیم بیان کی عملداری کے خواہان ہین تمھارا زمانہ پیرانہ سالی یہ خبر جو اڑے گی پہلوان گردن
کش خروج کرینگے کوکب روشن ضمیر نے کہا اے شہنشاہ عیاران شہنشاہ داؤد نے اس منزل سخت
وصعب کو سر سے طے کیا اپنی جان دی پر عہد شکنی نہ کی ورنہ صورت نگار کی حقیقت تھی کہ شہنشاہ
داؤد پر غالب آتی وہ رہرو جادۂ وحدانیت وعاشق صادق رب اکبر یہ منیر جہان نے بزمادہ
ہوا توبہ شکنی نہ کی بجرأت اپنی جان دی یہ بھی ملحوظ خاطر ناظرین والا مقام ہو کہ ملکہ حیرت جادو
کے قتل کا ذکر مصنف نے بالتصریح نہین کیا مراد یہ ہے کہ جب خورشید روشن تن مارا گیا حیرت
جادو ساحرہ زبردست ہے ادھر بھاگ کر نکل گئی مجمل سلسلہ بندھ آیا تھا بھائی اسکا ملکہ حیرت
کو دم دیکر رہا کرا لایا تھا پس لاشہ وغیرہ بھی خورشید نگار پر نہین ملا یہ طرف پردۂ ظلمات
کے روانہ ہوگئی ہے اب پردۂ ظلمات مین رہتی ہے طلسم فتنۂ نور افشان جو حقیر نے بعد فتح
طلسم ہوشربا تصنیف کیا ہے یہ نام بھی کسی کے گوش زد نہ ہوا ہوگا خلاصہ مضمون بلاغت مشحون
اس طلسم بے مثال کا التماس مصنف مین بخدمت ناظرین تحریر کرونگا پس عمرو نے بھی یہ کلمہ کہا کہ اے شہنشاہ
لاچین زندگی مین حیرت کی تمنے سچ سے کیون توبہ کی وہ زوجہ افراسیاب ساحرۂ لاجواب
جس مقام پر ٹھہرے گی لاکھون ساحر اُسکی شرکت کرینگے دعویٰ خون شوہر کرکے ضرور آئیگی لاچین
نے کہا وہ حافظ حقیقی مالک ہے آپ لوگ کل اہالیان لشکر صاحب قران ساحرون کے
ہاتھ سے کیونکر بچتے ہین اسقدر ساحر قتل کیے کہ ساحر کش مشہور ہوے سوائے تائید پروردگار کے
کیا ہے اسی طرح وہ حافظ حقیقی ہاتھ سے ساحرون کے بچائیگا اب تاویل نہ فرمایئے غلام توبہ کر چکا
تمام ساحر تائب ہوے صاحبقران نے فرمایا خواجہ جو راہ راست پہ ہے اُس کو گمراہ کرتے ہو اے
شہنشاہ تمنے خوب کیا اب ستمگر کوئی خروج کریگا تم فوراً ہمکو لکھنا فرزند ہمارے یا ہم خود آکر پہونچینگے
ہر نوع شب کو بادشاہ جمجاہ و نورالدہر والا قدر و اسد خوش سیر نے اپنی معشوقہ پریچہرہ سے
گوہر مراد حاصل کیا بہار و مخمور و مہ جبین حاملہ ہوئین کہ نام ان شیران دشت نبرد کے خلاصہ
فتنۂ طلسم نور افشان مین گذارش کرونگا ان سب کے ذکر طلسم مذکور مین آئینگے کوئی جلیل
یا تاجر کفیل اس امر کا خواہان ہوگا اور معاوضہ معقول قرار پائیگا تو یہ حقیر پُرتقصیر ہدیہ لاجواب

بھی پیشکش مشتاقان والا مقام کرینگا ہر نوع شہنشاہ کوکب روشن ضمیر شادی اسد سے رخصت
ہوئے بمقدمۂ ایرج نوجوان کہ گئے کہ غلام جاکر ماہجھا روانہ کرتا ہی اب علمشاہ نوجوان و
قاسم عالیشان کل سرداران دست چپ نے سامان عیش ترتیب دیا بارگاہ چشامی و بارگاہ چہل
ستون کہ قاسم نے تورن سے حاصل کی تھی یہ بارگاہیں استادہ ہوئیں قاسم نے در خزانۂ طلسم افراسیابی
کھلوا دیا سرداران قاسم قیاس وغیرہ سرداران رستم آلاکرد و مالاکرد و نیلم و فیلم وغیرہ
سرداران ایرج یہ سب صاحب مصروف ترتیب صحبت جشن ہیں اس شادی کے منتظم خواجہ عمرو
ہیں علمشاہ و قاسم نے دست بستہ عرض کی کہ حضور کی گذارش ذات والا صفات سے یہ
شادی قرار پائی آپکی شرکت بوجہ احسن واجب و لازم ہی عمرو نے ساتون مہتر چودہ سرہنگون
کو مقرر فرمایا کہ ایسے طور سے شادی کا انتظام ہو کہ تا بہ طلسم نور افشان سترہ سو سردار
جملہ عیاران نامدار کنارۂ لشکر پر منتظر کھڑے رہیں خبر ملی ہی کہ ماہجھا شہنشاہ کوکب نے بڑی
دھوم سے روانہ کیا خورشید روشن رای وزیر اعظم و جمشید بن کوکب و جملہ شاہان
طلسم نور افشان ماہجھا لیکر منزل بمنزل آتے ہیں آج قریب شام داخلہ ہوگا یہ ذکر تھا کہ ہرکارے
زعفران پوش دوڑے ہوئے آئے عرض کی خورشید روشن رای وغیرہ آپہونچے وہ دیکھیے علمہای زعفرانی
کے پھریرے چمکے کوکب نے بڑے سامان سے ماہجھا روانہ کیا راہ میں اس قدر روپیہ لٹایا کہ تمام
اہالیان قریات غنی ہو گئے خواجہ برای استقبال خود آگے بڑھے سات سو تاجداران
جلیل ملازمان کوکب ہمراہ آئے ہیں زنانی سواری میں ملکہ گلگونہ گلگون پوش وزیرزادی ملکہ
ناہید کی شہزادیون کو ساتھ لیکر آئی ہی علمشاہ و قاسم و خود صاحبقران و بادشاہ عالیشان
بذات خود اہتمام میں مصروف ہیں نہایت لطف سے جلسہ آراستہ ہوا ایرج نوجوان زعفرانی جوڑا
پہنکے محل سے باہر آئے بارگاہ چہل ستون سلیمانی میں کہ نہایت تکلف سے آراستہ ہی بخواہش
عمرو صاحبقران نے تخت سلیمانی پر بیٹھا کر جگہ دی کہ نوشاہ کا یہ مقام ہی کئی سو طایفان ہند
موجود تھے اس بزم فرحت افزا میں صدای مبارکباد بلند ہوئی اشعار

برپا ہی بزم عیش و طرب دیکھیے جہان
سینوں نہیں دلکو وجد ہی مانند صوفیان

کرتی ہیں رقص دیدۂ مردم میں تیلیان
اہل زمین کے سامنے جوش سرور ہی

باہر ہیں اپنے جامے سے روحیں میان جسم
پھرتا ہی ناچتا ہوا طاؤس آسمان

گاتی ہی زہرہ محفل انجم مین چرخ پر
عشرت کدہ ہو رہے زمین پہ ہی جو مکان
ہین چہچہو مین طائر نقش و نگار بھی
دم بھر رہی ہین عشق مجازی کا قمریان
معشوق کو وصال سے عاشق ہین شادکام
بلبل ہی گل کی بو محبت سے شادمان
میخوار ہی کر زاہد پیر بھی گا رہی
قاضی بجا تا ہی چلین ہو کے جام یان

نہ دائرہ لیے ہوئے خورشید دف زنان
دیوار قہقہہ در و دیوار ہی ہر اک
کھولی ہی اپنی بلبل تصویر نے زبان
ہر اک قدم پہ نالہ و فریاد کے عوض
معشوق اختلاط مین مانند جسم و جان
کیف و مسرت عیش و نشاط سے
دونون تلاش کرتے ہین خمار کی دکان
یہ موسم سرور نہ پھر ہاتھ آئے گا

جو گھر ہی ناچ گھر نظر آتا ہی آج کل
پیدا صدائے خندہ عشرت ہی ہر زمان
جائے فغان چمن مین غزلخوان ہین بلبلین
حرف ترانہ ہین جرس و زنگ کاروان
پروانہ گرم جوشیون سے شمع کی ہی خوش
ہر ہوشیار مست ہی ہر پیر ہی جوان
ترغیب بادہ نوشون کو دیتا ہی محتسب
یہ وقت یہ زمانہ یہ ہنگام پھر کہان

اس لطف سے یہ محفل آراستہ ہوئی کہ دست راست والون کو رشک ہوا کہ خواجہ نے ایرج نوجوان کو پیرو رتن فرمایا بذات خود اہتمام مین مصروف ہین بعد اس صحبت عیش و نشاط کے تیاری ہوئی کہ برات ہی تکلف سے آراستہ ہو کہ کبھی ایسے سامان اس تکلف سے نہ ہوئے ہون خواجہ کے انتظام کاروبار عیاران خوش انجام سات لاکھ جوانان گلگون پوش مرکب با ساز و یراق مرصع کار پھول بے شمار ایرج کو اسی طرح تخت سلیمانی پر سوار کیا قاسم نے جوش محبت مین پایۂ تخت پر ہاتھ رکھدیا نور الدہر و بدیع الزمان بھاری سہرا سنبھالے ہوئے دولہا ماہ رخسار زیور گل کی بہار سہرہ زرتار کا جو چہرہ زیبا پر آراستہ ہوا بہمثال انتخاب گویا خطوط شعاعی ہین آفتاب صاحبقران زمان بصد عظم و شان پشت اشقر دیوزاد پر سوار تمام سرداران ایرج نامدار کمرین کسے ہوئے ہر مقام پر قلعہ آتشبازی چھوٹتے ہوئے اس تکلف سے منزلین طے ہو رہی ہین جس مقام پر شب کو اُتر پڑے زمیندار غنی ہو گئے اتنے بڑے لشکر مین گدا کی صدا نہین کوکب روشنضمیر نے قصر جمشیدی کو مثل عروس شب اول آراستہ کیا ہی جمشید نے آکر خبر دی کہ حضور اس تکلف سے قاسم وغیرہ نے محفل آراستہ کی ہی کہ روح جمشید پروانہ شمع محفل ہی و چراغ تابان و درخشان مثل ماہ کامل ناچ وغیرہ کا وہ سامان تھا کہ مشتری دل و جان سے خریدار زہرہ بصد رعنائی آئینہ دار فرش عرش تھا کرسیان جواہر نگار جھاڑ کنول نایاب کل سامان محفل انتخاب و لاجواب ہے والد نامدار صاحبقران عالی وقار بڑی دھوم سے برات لیکر آئے ہین خیمہ تا بارگاہ دیکھ کر ماہ و مہر شرماتے ہین حضور بھی اس محفل عیش و سرور کو بہ تکلف تمام آراستہ

کرین آپ کے بھائی صاحب خواجہ عمرو کو اس شادی کے تکلف مین بڑی کوشش ہی چاہتے ہین اس شادی مین ایسا سامان ہو کہ دیکھنے والے کیفیت شادی اسد نامدار کو فراموش کرین کوکب نے بہ تکلف تمام قصر جمشیدی کو آراستہ کر دیا شیشہ آلات سے پہلو و جوانب کو بھر دیا شمع ہاے مومی و کافوری پروانہ جنکی روح مجنون و فرہاد دہر پیر و جوان و شاد شاہان طلسم مثل چاکران کمترین انتظار آمد برات مین ایستاد ہین رقاصان پری چہرہ فن دلربائی مین استادہ ہین جب صاحبقران زمان داخل قلعہ جمشید نگار ہوے گلی کوچہ تماشائیون سے معمور آراستگی قصر بے قصور کو ٹھونیر شہزادیان مصروف تماشا طلمین زردنگار اُس پردے مین نازنینان ماہ رخسار غربا نے اپنے کوٹھون پر چارپائیان کھڑی کی ہین اپنے دوپٹے اُس پر ڈالدیے تماشا برات کا دیکھنے مین مصروف کسی خوش چشم نے دوسرے کی بغل سے سر نکال دیا کسی نے بسبب کشاکش کاندھے پر کسی کے سر رکھا اہل نظر نے جو سر اُٹھا کر دیکھا ہر قصر ہمہ تن چشم ہو رہا ہی اُس مقام پر صاحبقران نے اسقدر روپیہ لٹایا جب چہرہ اشرفیون کا پھیکا مکان ہمہ غربا مین جا کر گرین خوشی سے اہالیان خانہ لوٹ رہے ہین ہر گھر سے دعاؤن کی آواز آتی ہی خداوندا دولہا دولھن سلامت رہین صاحبقران اسی طرح پوتے کی چھٹی کرنے تشریف لائین خواجہ عمرو بیٹھے بھرتے ہین یا صاحبقران اسقدر روپیہ لٹائیے یہ سب شہدے جواری بازاری لوٹمین گے کا بچہ بیتین گے جوا کھیلین گے تمکو عذاب ہوگا مجکو دیجیے مین خانہ کعبہ مین بھیجدون بڑا ثواب ہوگا امیر جواب نہین دیتے اس دھوم دھام سے راہ شہر کو طے کر کے قریب قصر جمشیدی پہونچے تاجداران کوکب استقبال کر کے نوشاہ پر مروارید بے بہا لٹاتے ہوے قصر جمشیدی مین لائے صاحبقران زمان نے آراستگی قصر جمشیدی کو ملاحظہ فرمایا آئینے قد آدم کارگذاران کوکب نے آراستہ و پیراستہ کیے ہین آئینون کی عجب شوکت و شان روح سکندر حیران رقاصان پری طلعت جوانان با شوکت ہزارہا مہ جبین ماہ رخسار براے تماشا محل سے نکل آئین ہین پرے جمائے دیدار فرحت آثار نوشاہ دیکھ رہی ہین باغ بیخزان کہون یا انجمن ماہ جبینان ماہ رخسار کو ثابت و سیارگان سے مثال دون

نظم

منظور ہی کچھ انجمن بزم کا بیان
دیکھا ہوگا خواب مین جمشید نے یہ جشن
وہ انجمن ہی دیکھکے انسان کے ہوش اڑین
پریان کہین کہ بزم سلیمان ہی گمان
بنجاز بان شمع ابھی کلک و زبان
جلسے ہوئے ہین ایسے کبھی زیر آسمان
گرد اہل بزم بیچ مین نوشاہ جلوہ گر

ہالے میں ماہتاب سپہر شکوہ و شان
رامشگر اک طرف تو ثناگر ہیں اک طرف
جیسے چمن میں نغمہ سرا مرغ بوستان
رنگین ادا و گلبدن و گرم و شوخ و شنگ
شوخی نہ حور میں نہ پری میں یہ گرمیان
چھت کا اشارہ ہو کہ سپہر بریں ہو نہیں
رتبہ نگار خانہ چین کو نہیں جہان
ایک ایک جھاڑ سرو گلستان نور ہے

اک سمت شور بربط و چنگ و رباب و عود
کوئی غزل سرا ہے کوئی ہے قصیدہ خوان
کیا بولیاں زہرہ ادا کا بیان ہو
چنچل ہر آفت ہوش و بلائے جان
شان و شکوہ قصر معلے ہے دیدنی
ایسا یہ ہر ستون کا ہے ہو نہیں کہکشان
پرتو میں برق طور کے آئینہ ہائے صاف
ایک اک کنول ہے غیرت گلدستۂ جنان

اک سو بلند صوت دف و نے و مطربان
یوں جھمجھوں میں چار طرف ہے یہ انجمن
اندازہ و تقریب جہان ناز جانستان
شرما کے چھپے برق وہ بے چین و بیقرار
عرش احتشام طور تجمل فلک نشان
ایسا سجا گیا ہے ہر ایک درجہ نور کا
پردے ہیں چشم حور کے پردے یہ زرفشان
یہ آراستگی قصر جمشیدی دیکھ کے

صاحبقران نے بڑی تعریف کی زنانی ڈیوڑھی پر جاکر سواریاں ملکہ گیتی افروز وغیرہ کی اتریں ملکہ ناہید مرصع پوش مادر بہران نے ان سب کا استقبال کیا ڈومنیاں گالیاں گا رہی ہیں شہر و قریات کی نذریں انعام میں دی گئیں ملکہ ناہید نے جوان بیبیوں کو دیکھا ملکہ مہر گہر تاجدار دختر نوشیروان عالی وقار زوجہ خاص صاحبقران فلک وقار و ملکہ گردیہ بانو شہزادی ملکہ آبدیل ملی دختر بدیع الزمان و ملکہ رابعہ زرلفت اطلس پوش شہزادی ملک روم اور علمشاہ نوجوان ملکہ خورشید خاوری شہزادی خاور مادر قاسم نامور و ملکہ گوہر ملک مادر نورالدہر ان سب بیبیوں کو دیکھکر ملکہ ناہید نے کلاہ فخر کو آسمان پر پہونچایا تمام شہزادیاں طلسم نور افشان کی جمال جہان آرا کو دیکھکر شرما گئیں ایک ایک کا چہرہ آفتاب عالمتاب قد سرو باغ رعنائی خال چہرہ عارض زیبا سیار آسمان کمال جبین ماہ حسن خوبی چشم فتان نرگس شہلائے باغ محبوبی ہونٹوں میں مسیحائی کلام معجز نظام میں دلربائی ملکہ ناہید مرصع پوش ایک ایک شہزادی کی خاک پا کو طوطیائے چشم بناتی ہے جاہ و جلال حسن و جمال پر قربان جاتی ہے لاکر مسند ناز پر ایک ایک بی بی کو بٹھایا وسطے ملکہ مہر گہر تاجدار کے تخت زرین بچھایا ملکہ گردیہ بانو دنگل صاحبقرانی پر آکر متمکن ہوئیں پایہ تخت چہارم پر دنگل ملکہ زبیدہ شیر گیر دختر صاحبقران مادر اسد نوجوان اور تمام سرداروں کی بیبیاں بصد رعنائی و زیبائی اپنے اپنے مقام پر آکر متمکن ہوئیں ملکہ ناہید باغ باغ کہ آج یہ بیبیاں میرے محل میں جلوہ فرما ہوئیں تیار میرے منزل ہیں ہیں بیرون محل قاضی قاضی کا حال ہے عمرو نے قاضی کو جمال گھونٹے دیئے محل میں تشریف لائے ظہر ہوا

قاضی صاحب تشریف لاتے ہین ملکہ بران کو حجلۂ عروسی مین شگوفہ سحر ساز گود مین لیکر بیٹھی ہی ملکہ ناہید
بیٹی کے قریب قاضی صاحب نے پکار کر پوچھا شہزادۂ ایرج نوجوان فرزند قاسم عالیشان کئی ملک بطور
مہر مقرر ہوئے کہ فتح کیے ہوئے اُس شیر بیشۂ جرأت کے ہین اُنکے ساتھ تمھارا عقد پڑھا جاوے
قبول ہی ملکہ بران ہون ہین فرماتین کوکب نے اس شادی مین ملکہ صرصر و صبا رفتار کو بھی بلایا ہی
وہ حجلۂ عروسی مین اسوقت موجود ہین یہ وعدے ہو چکے کہ بعد شادی ایرج نوجوان پانچون کے
عقد پانچون عیارون کے ساتھ ہونگے بعد فتح طلسم ہوشربا یہ پانچون مسلمان ہوئین حجلۂ عروسی سے
صرصر نے قاضی صاحب کی آواز سُنی شگوفہ سحر ساز و گلریز زادی سے کہا یہ آواز تو عیاران زادے کی ہی
شگوفہ نے کہا بوا صرصر چپ رہو قاضی صاحب بڑے نمازی پرہیزگار سب جگہ یہی عقد پڑھتے جاتے ہین یہ وقت
ایسی باتون کا نہین ہی صرصر نے جھانک کر جو دیکھا نگاہ سے نگاہ ملگئی خواجہ سمجھے کہ پہچان گئی پکار کر کہا یہ عورت
کون گستاخ تھی جھانک جھانک کر دیکھتی ہی ہماری نامحرم پر نگاہ پڑی ہمپر کفارہ واجب ہوا الغرض محبت
کوکب بھی محل مین چلے آئے صرصر نے کوکب کو بلا کر کان مین کہا یہ قاضی صاحب جو کھڑے ہین عمرو عیار
قاضی کی شکل بنکر چلا آیا ہی کوکب نے آکر عمرو کا ہاتھ پکڑ لیا کہا خواجہ صاحب یہ کیا حرکت ہی عمرو نے کہا
یہ تو میرا عہدہ ہی صرصر کے کہنے سے محل مین ہلڑ ہو گیا مکان پر قاضی کے لوگ جا کر پہونچے ہر چند پکارا کچھ
آواز نہ آئی بعد عرصہ دراز لونڈی نے آکر کہا قاضی صاحب کو دست پر دست آرہے ہین کوکب نے
آکر صاحبقران سے کہا صاحبقران نے کہا وہ ہر جگہ سب کا عقد پڑھتا ہی ہر جگہ قاضی صاحب
کو جمال گوٹے دیے جاتے ہین مین خود عقد ملکہ بران پڑھونگا ان جھگڑون قضیون مین عقد ملکہ بران
ساتھ ایرج نوجوان کے پڑھا گیا ساتھ ملکہ شگوفہ کے عقد شاپور شیر دل ہوا بڑی دھوم سے
کوکب روشنضمیر نے برات کو رخصت کیا علاوہ اسباب ظاہری کئی سو ملک کوکب نے نام
پر بیٹی کے لکھے بیاہ کر ملکہ بران کو صاحبقران زمان لیچلے ملکہ ناہید کا لپٹ لپٹ کے
بیٹی سے رونا شہزادیون سے وداع ہونا جہیز کا نکلنا تارے آسمان پر جھلملا رہے ہین دونون
نے جو اشعار عبرت آثار بمضمون رخصت دختر بالحان دردناک گائے صاحبان اولاد کے دل بھر آئے
ہر خورد و کلان گریان و نالان شادی مین غم کا سامان ایرج نے دلہن گردان کر آغوش تمنا مین عروس
ماہ پیکر کو اٹھا کر بصد اشتیاق محافہ زرین مین پہونچایا برج محافے مین ماہ تابان کا داخلہ ہوا

تا بہ سر قلعہ جمشیدی کوکب خود بایہ محافہ دختر پر ہاتھ رکھے ہوئے بہ فخر و افتخار آیا جب در قلعہ پر پہونچے
صاحبقران گھوڑے سے کود پڑے فرمایا اے برادر بسم اللہ رخصت ہے کوکب قدمون سے صاحبقران
کے لپٹ کر رویا عرض کی کہ یہ کنیز واسطے ہاتھ دھلانے کے حاضر ہے حضور کو گواہ کرتا ہون کہ شب
کو غلام نے و ملکہ ناہید دربان و جملہ ساحران طلسم نورافشان نے دعائے توبہ پڑھی جملہ سپاہ
سحر اپنے شہر سے پھنکوا دیے قصر ہائے عجائب و غرائب سحر مٹا دیے غلام بصدق دل
کلمہ طیبہ پڑھکر دائرہ اسلام مین آیا یہ کنیز حضور کی ملکہ بران شہر نورافشان کی حشم و خدم
ہر مان کو انکی جدائی مین تاب نہ آئیگی صاحبقران نے فرمایا اے کوکب پروردگار نے مجھ کو
مقامات جہاد سے بخیر و عافیت مہلت دی جملہ واجبات کو پورا کیا اب صرف صحبت عقد خواجہ عمرو
باقی ہے انشاء اللہ آکر اسمین بھی شریک ہو جیئے ایرج نوجوان کو برائے چندے قلعہ صبح نگار پر
چھوڑونگا تمھاری دلشکنی مجکو گوارا نہین ہے اس مجمع عام مین جو یہ باتین ہوئین ہر خرد و کلان کو یہ بھی
دریافت ہوا کہ اہالیان طلسم ہوش ربا و شاہان طلسم نورافشان نے سحر کو یکقلم ترک کیا
بصدق مسلمان ہوئے امیر نے کوکب کو رخصت کیا برات کو بہ تکلف لیکر داخل باغ سیب ہوئے
ایرج و بران سالہا سال کے ہجران دیدہ شب کو ایک مقام پر ہوئے دفتر حکایت و شکایت کے
کھلے ایرج نے گوہر مراد اس صدف بحر خوبی سے حاصل کیا شگوفہ کا وصل شاپور شیر دل سے ہوا
ملحوظ خاطر رہے کہ ملکہ بران و شگوفہ حاملہ ہوئین سکندر زرین بطن سے ملکہ بران کے وہ تر حالے
صبا رفتار بطن سے ملکہ شگوفہ کے پیدا ہونگے کہ انھین کے ضمن سے طلسم فتنہ نورافشان بیان ہوگا
اور خلاصہ مضمون آخر مین درج کرونگا ابھی تک لقا ان صحبتون مین شریک ہے اکثر بختیارک نے
بھکایا لقا نے ابھی نہین مانا

دو کلمہ داستان حیرت بیان جلسہ عقد خواجہ عمرو ہمراہ ملکہ صرصر و ہمراہ قران صبا
رفتار کمند انداز و ہمراہ برق شمیمہ لقب زن و ہمراہ جانسوز بن قران شرارہ سنگ
انداز و ہمراہ ضرغام شاہین جنگل کشا آراستہ ہونا اشتیاق مین صاحبقران کا خواجہ
سے نے نوازی کرنا عین گرمی صحبت مین مرجان جادو کنیز افراسیاب کا

جوگن بنکے آنا اور عمرو کو اٹھا لیجانا و عیاری ملکہ صرصر شمشیر زن و رہائی خواجہ عمرو و ذکر جدا ہونا لقا کا لشکر صاحبقران سے جانا طرف غروبیہ باختر کے و انتظام صاحبقرانی کا موقوف رہنا بسبب روانہ ہونے ایرج کے سمت غروبیہ و حالات متعلق داستان ہذا غزل

ہاتھ لیجاتے وہ دل آنکھ بدلتے جاتے
کوے جانان مین ذرا خود تو سنبھلتے جاتے
سامنے یار کے مرنے کی ہوس تھی اے موت
کرتے پامال مجھے وہ ہاتھ بھی ملتے جاتے
حسرتو انکا دل سوز نہین یہ کیسا ہے ہجوم
ہم وہ آفت ہین ٹالے سے جو ٹلتے جاتے
گل گلابی ہو اگر آج یہ ہو جاتے سرخ
کٹتے جاتے پر پرواز نکلتے جاتے
کہتی ہے وحشت دل زیر کفن عاشق سے
پہلوے غیر مین پہلو وہ بدلتے جاتے

بیوفائی کے بھی انداز نکلتے جاتے
اشک حسرت ہمین اے عشق بنایا ہوتا
دم نکلتے مین کچھ ارمان نکلتے جاتے
وادی عشق مین چلنے کا تکلف کیا تھا
بزم مین آکے تھے پروانے تو جلتے جاتے
داغ ہمکو دیے جاتا تری محفل مین فلک
روز کچھ رنگ مرے اشک بدلتے جاتے
پوچھ لیتے جو تم اک مرتبہ رو رو کے مزاج
پانون ٹھہرے تھے اگر ہاتھ تو چلتے جاتے
شمع سوزان فنا اہل محبت ہین جلال

مجکو کیا خاک سنبھالینگے تری صبر و قرار
گر شب و روز غم یار مین ڈھلتے جاتے
خاک مین ملکے تو کچھ دلکو دکھانا تھا اثر
آرے جادون کے اگر سر پہ نہ چلتے جاتے
شکوہ کرتا ہون تو کہتے ہین یہ ایام فراق
جبتک اس باغ مین تھے پھولتے پھلتے جاتے
شوق گلشن کے یہ معنی تھے کہ اے مرغ قفس
نہ سنبھلتے تھے جو بیمار سنبھلتے جاتے
مین تو کچھ قائل بیتابی دل جب ہوتا
گروہ دامن سے بجھاتا تو تو یہ جلتے جاتے

از شمع خیال سخن آفرین ؂ سخن را بہ کرسی نشاند اینچنین ؂ عیار طرار کلک وفادار تحریر عقد عیاران لشکر اسلام سے صفحات رنگین قرطاس کو بانہاے عیاری سطور سے یون آراستہ کرتا ہے کہ بعد ان شادیون کے صاحبقران زمان نے جملہ سرداران تہمتن کو حکم دیا کہ آپ سب صاحب طرف سے ملکہ صرصر وغیرہ کے انجمن عشرت آراستہ کرین ان پانچون عیارون نے عشق مین ان پانچون معشوقان وفاکیش کے سالہا سال راتین ہجر کی کاٹین شکر ہے کہ وصال صبح نے چہرۂ زیبا دکھایا پادشاہ اسلام نے جملہ عیارون کو گلنار جوڑے مرحمت فرماے دروازے خزانون کے کھل گئے یہ محفل عیش خاص بارگاہ خشامی مین آراستہ ہوئی بادشاہ تخت سلیمانی پر متمکن جملہ سرداران عیار بارگاہ مذکور مین جلوہ فرما ہین خواجہ عمرو و مہتر قران و مہتر برق و جانسوز و ضرغام لباس ہاے عروسی پہنکر بارگاہ مین حاضر ہوے صاحبقران نے فرمایا خواجہ سب کے عقد کیجئے قاضی بن کے پڑھے

قاصدیون کو جال گوٹے دیے آج ہم عقد پڑھینگے کچھ دلوائیے عمرو نے کہا آقا کو نہین زیبندہ ہے کہ غلام سے جھگڑا کرین مین ایک مرد غریب بدنصیب مثل مشہور ہے دولھا کے گھو کی شکر دلھن کے کنوین کا پانی یہ مثل بیان ٹھیک ہے یہ فرما کر اپنی زنبیل سے ایک ٹوٹا ہوا آبخورہ ایک تباشا جسپر چیند بابذار د سامنے امیر کے پیش کیا کہا بسم اللہ عقد پڑھیے دیر نہ کیجیے بادشاہ نے فرمایا ای شہریار بھلا خواجہ سے کیا ملتا ہے لیکن عوض منھ میٹھا کرنے کے آج نے نوازی کرین سب سردار جملہ عیار اس وقت حاضر ہین ایسا جلسہ معقول کسی شادی مین قرار نہ پایا ہوگا خوش ہو کر خواجہ کو دین عمرو نے منتھ پھیلا دیا کہا مین گویا ہون دولھا کہین گا تاہی برق تڑپ کر قریب آیا کہا استاد آج سب سردار دینے پر آمادہ ہین نے نوازی فرمائیے عمرو نے برق کو جھڑک دیا امیر سے اشارہ کیا آپ مالک ہین آپ سے کیا عذر ہے مگر دلھن کے سامنے میری حقارت ہوگی صرصر وغیرہ ایک خیمے مین دلھن بنی بیٹھی ہین خمیمہ نقب زن معشوقہ برق مثل شعلہ جوالہ ہنستی ہوئی نکل آئی کہا استاد گاییے استانی صرصر آپ کے گانے ہی پر عاشق ہین اب میرے فردا فردا نکاح پڑھے عیار بچیان بھی بارگاہ مین آکر بیٹھین جلسہ عیش آراستہ ہے اشتیاق نے نوازی مین خواجہ کی تمام اہالیان لشکر نے بارگاہ سلیمانی کو گھیر لیا ہے خواجہ دولھا بنے ہوئے بیچ بارگاہ مین تنے ہوئے بیٹھے ہین زنبیل سے نے نکالی نئی طور سے آج نے بجائی یہ غزل گائی

غزل

برباد ہو کے ہوتے شہرہ اڑا چمن کا
سر پر ہر ایک کے ہے شملہ بیان کفن کا
کیا زخم خوبصورت تیرے خدنگ کے ہین
دل چاہتا ہے میرا اب کر سیر تن کا
اچھی طرح دبانا مجکو فشار تربت
ادنی عمل ملیگا تو بھی ہے لاکھ من کا
صبر و توان طاقت ہین وقف کوہ لعنت
دامن لگا ہوا ہے ہر خار بھی چمن کا
جو غم ہے ہر زمین مین کیسے شہید تیرے
بدخواہ شیخ کا ہو دشمن نہ برہمن کا

چرچا کہان نہ پھیلا آبادی دولھن کا
لایا عدم سے شوق دیدار یار ہم کو
عالم دکھا رہے ہین معشوق کے دہن کا
رکھے خدا سلامت داغون کو اپنے دل کے
راحت طلب بہت تھا ہر استخوان بدن کا
او بت نقاب اٹھا دے صورت ذرا دکھا دے
لوٹی بہار ہم نے دولت حصہ ہے راہزن کا
لپٹے لحد سے جب ہم بوئے عروس آئی
میلا ہوا نہ قاتل ریحان کبھی کفن کا

دربار دیدنی ہے سفاک تیغ زن کا
باعث ہوا ہے یہ بربادی وطن کا
بے مشق خرق عادت دیوانگی مین ہو گئی
ایک ایک آبلہ ہے یارو نئی انجمن کا
سب مجرمون پہ در ہون لطف و کرم سے
منظور فیصلہ ہے گر شیخ و برہمن کا
گل کا تو عشق کیا وہ عندلیب ہون مین
مٹی کو اسکی سمجھے یہ عطر ہے دلھن کا
وہ رکھ جلال نہ ڈھب ڈنکا ہے جو شرہ

اس غزل نے وہ رنگ جمایا ہر خورد و کلان کی زبان سے صدا ے

واہ وا بلبل عاشقان چہرہ زیبائے معشوقان پری رخسار بیقرار و دردمند صاحبقران بھی آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے موتیون کے مالے و کنٹھے یاقوت احمر کے اُتار اُتار کر عمرو کو دے رہے ہین بارگاہ مین اُسوقت روپیہ برس رہا ہے عمرو کی جانبازی بصد سوز و گداز نے نوازی صرصر و صبا رفتار بھی کرسیون پر بیٹھی ہین جو فن مین انتخاب عیاری مین لاجواب چشمہ چشم سے دریا بہہ رہے ہین یہ ہنگامہ عیش و نشاط برپا تھا کہ یکایک پردہ بارگاہ حشامی کا اٹھا ایک برق چمکی کہ سب کی پلک جھپک گئی اب جو آنکھین ملکر دیکھا ایک جوگن سیمتن رشک چمن پوشاک شنجرفی زیب بدن بالیان موتیون کی ہاتھون مین لپٹی ہوئین کنڈل زمرد نگار زیب گوش عکس جو اُسکا عارض انور پر پڑا کھیتی حسن کی سرسبز و شاداب عارض رشک گلاب مہ جبین نہ تکین حور پیکر سمنبر ماتھا پان عارض انور پلکین تیر دلدوز چہرہ زیبا مہر افروز بھبھوت موتیون کا عارض انور پر ملا ہوا قیامت قد بالا آنکھین نرگس شہلا دیدہ غزال سے کیا مثال مضمون آنکھین چرا تا ہے دزدیدہ نگاہی سے دل بیتاب ہوا جاتا ہے اس سج دھج سے وہ جوگن پُرفن بارگاہ مین آئی ہر شخص نے بہ نگاہ محبت دیکھا اُس معشوق طرار نے بیچ بارگاہ مین آکر دونون ہاتھ اُٹھائے صاف ظاہر تھا کہ شمع کافوری روشن مسکرا کر صاحبقران کی جانب اشارہ کرکے یہ اشعار دعائیہ پڑھے

اشعار

یہ مہر و ماہ یہ لیل و نہار ہین جبتک
رہے تعلی شان و شکوہ روز افزون
بلند رتبہ ہون سرکار کے ترقی خواہ

فلک کو تا حرکت ہے زمین کو ہے سکون
جو تیرے دوست ہین ہر جا وہ آبرو پائین
ہمیشہ پست رہین حاسدان بخت نگون

رہین کواکب اقبال و جاہ اوج پذیر
عدو جو ہین وہ جہان جائین ہون ذلیل و زبون
کریم کارساز ہے جلسہ کو تا روز قیامت

قائم رکھے یہ کنیز بھی خبر شادی خواجہ سنکر شریک صحبت ہوئی عمرو بھی اُس جوگن کے آنے ہی محو مطلق ہو گئے گلچینی گلشن جمال کی کرنے لگے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرنے لگے امیر نے کرسی کی جانب اشارہ کیا وہ زہرہ فلک حسن و جمال کرسی پر جلوہ فرما ہو کر طرف خواجہ کے متوجہ ہوئی کہا کیون شہنشاہ عیاران ہیم مخل صحبت ہوئے آپ نے گانا موقوف کیا ہم مشتاق نے نوازی ہو کر آئے حقیقت مین آپ فن علم موسیقی مین کامل ہین ہم بھی چند اشعار سنین عمرو دیوانہ وار وحشی مثال خاموش بیٹھا ہوا صورت جوگن کی دیکھ رہا ہے صاحبقران نے فرمایا خواجہ مہمان عزیز کی خاطر ضرور ہے عمرو نے اشارہ کیا اے آقائے نامدار مین اسیر طرہ گیسو و ذبیح خنجر ابرو ہون تیر مژگان اس قاتل عالم کی تودہ دل پر لب معشوق

ہوئی ہوش و حواس نادرست مزاج نحیف و سست بادشاہ نے کہا خواجہ ربط و ضبط کو کام فرمایئے عمرو نے مجبوری نے کو اٹھایا یہ غزل عاشقانہ نے مین بجائی

غزل

گئے وہ گھر سے تو اغیار کے دلو نہین رہے
ترپنے والون سے ہمکو ترپ کی داد ملی
کہ جنگلو نہین صبر ہے یہ وہ تحملو نہین رہے
نہ ساتھ چھوڑ صبوحا ہت ہجر مین اے دل
جو ہوشیار تھے محسوب غافلو نہین رہے
نہ ساتھ وادی غربت نے تا وطن چھوڑا
یہی کرے کہ کدورت نہ دو دلو نہین رہے
ہلال یار کہین آ کے جلوہ گر نہ ہوا
ہم وہ ہونگے جو ارمان تجھے دلو نہین رہے
فرس اٹھائے کوئی دم جو بسملو نہین رہے
جفائے چرخ سے ہم کیا ڈرینگے عاشق ہین
وہ دوست ہے جو عدو کا مشکلو نہین رہے
حسد کے فعل مین دخل ساکو کچھ نہ سمجھے ہم
بڑے رفیق تھے کانٹے کہ آبلو نہین رہے
لہو لگا کے کبھی مل گئے شہیدون مین
امیدوار ہی مشتاق محفلو نہین رہے
ہم انکو ڈھونڈھتے جلسو نہین محفلو نہین رہے
گذر گئی شب وصل اور ہم گلو نہین رہے
یہی تھا لیلی و مجنون کے عشق کا ثمرہ
ستمگرو نہین کٹی عمر قاتلو نہین رہے
وہان گئے گئے وہ بیہوش ہمسے دیوانے
ہمیشہ بیٹھ کے نادان غافلو نہین رہے
نمک صفائی کا باعث تو ہو جو وصل نہ دے
کبھی شریک ترے ہم بسملو نہین رہے

وہ جوگن بھی گانے پر خواجہ عمرو کے جھوم رہی ہے عمرو بھی جمال بیمثال پر عاشق ہے نگاہ سے نگاہ ملی ہوئی غزلین ٹھمریان گا رہا ہے جب وہ ظالم مسکرا دیتی ہے برق گرانی ہے کہ خرمن ہوش و حواس کھو دیتی ہے عمرو واہ واہ کر رہا ہے وہ گھڑی کا مل اس زور شور سے گایا کہ اتنے بڑے لشکر مین سناٹا آگیا کون ایسا ہے کہ اس بارگاہ مین نہین ہے چونکہ صاحبقران نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ بعد اختتام جلسہ عقد عمرو مین لقا کو ساتھ لیکر طرف ملک باختر کے جاؤنگا وہان اسکی سلطنت قائم کرکے انشاءاللہ ممالک فرزندون اور سردارون کو تقسیم کرکے طرف خانہ کعبہ نے جاؤنگا شہنشاہ لاچین و کوکب جملہ شاہان جلیل ہوشربا و طلسم نور افشان موجود ہین بعد عرصہ دراز عمرو کو روکا جوگن انگڑائی لیکر اٹھی خواجہ سے آنکھ ملا کر کہا کیون خواجہ تم نے عیاریان مکاریان کرکے افراسیاب کو قتل کرایا افراسیاب کے مرنکی شادیان ہو رہی ہین چلو میرے ساتھ اٹھو منم ملکہ مرجان جادو کنیز افراسیاب مقام افسوس ہے کہ حیرت بیوہ ہو کر طرف پردہ ظلمات کے گئی ہم کو اب خبر ہوئی او ساربان زادے تو ہی بانی فساد ہے یہ کہکے مثل برق تڑپی عمرو کی کمر مین پنجہ دیکر لے اڑی کوکب و لاچین سب بیٹھے ہین منھ دیکھکر رہ گئے کوکب نے چاہا زنبیر پڑھکر پرواز پیدا کرون تو یہ جو یاد آئی سر جھکا کر رہ گیا لاچین بھی منھ دیکھکر رہ گیا صاحبقران نے چاہا اٹھون اتنے عرصہ مین وہ قندیل فلک ہو گئی کوکب نے منھ پیٹ لیا کہا اے شہریار غضب ہوا

یہ مرجان جادو کنیزان افراسیاب مین سے ہے ملک فرعونیہ مین اسنے پرورش پائی سابق مین
طلسم نور افشان مین بھی ملازم رہی پھر افراسیاب نے خطا معاف کردی خدمت مین ملکہ حیرت
کے رہی قریب دریاے قلزم ایک جزیرہ ہے وہان یہ رہتی ہے خبر بربادی ہوشربا سنکر آئی ہے اے شہریار
خدا انجام ہمارا بخیر کرے اسوقت گستاخی اس ملعونہ کی دیکھکر جوش آیا تھا کہ سحر کرکے اسکو مارلین مگر
خیال خوف پرور دگار آگیا عمر بھر تو کمال سحر یاد کیے اب تائب ہوکے بیٹھے ورنہ اس کنیز بدتمیز کی یہ
لیاقت تھی ہمارے سامنے سے خواجہ کو لے جاتی دیکھیے کس تدبیر سے آئی بڑا دھوکا دیا اب سب عیار
آمادہ ہوے کہ جاکر تلاش کرین شہنشاہ لاچین نے فرمایا اے شاگردان خواجہ عمرو اے فرزند خوش
سیر ملعونہ قوم کی لونڈی افراسیاب کی حرم بھی ہے بربادی ہوشربا کا انتہا کا اس کو قلق ہے خوف
آتا ہے کہ خواجہ کو جاتے ہی قتل نکرے سمت دریاے قلزم نہین جاے گی کوئی مقام مین قریب
ہی تجویز کیا ہوگا ہم لوگ تو بالکل بیکار ہوئے یہ خبر وحشت اثر محل مین پہونچی ملکہ مخمور و ملکہ بہار
بھی روتی ہوئی قریب در دولت تشریف لائین خبر گرفتاری خواجہ عمرو از دست مرجان جادو سنکر
بہت گھبرائین یہی فرماتی تھین کہ ہم لوگون کی گوشہ نشینی کا حال سنکر وہ آئی یہ حوصلہ ہوا کہ خاص بارگاہ سے
خواجہ کو لیگئی اگر یہ خبر اسکو نہ معلوم ہوتی کہ سب صاحب تائب ہوگئے ایک لونڈی کا یہ کلیجہ تھا کہ دربار مین آکر
خواجہ کو لیجاتی یہان تو سب متردد و متوحش ہوئے لیکن چالاک فوراً چالیس بیک بچون کو ساتھ لے کر بھاگا
ایک صحرا مین آکر دیکھا بارگاہ استادہ ہے چار سو جادوگرنیان اتری ہوئی ہین چالاک نے ابوالفتح سے کہا
بڑھکر دریافت تو کرو یہ کسکا لشکر ہے کیا عجب ہے کہ وہی مرجان جادو ہو ابوالفتح ایک فقیر کی صورت بنکر
پہونچا جادوگرنیان پھر رہی تھین انھون نے پکارکر آواز دی شاہ صاحب اس لشکر مین غیر کو آنے کا حکم نہین ہے کہو
آپکے حال پر رحم آتا ہے کوتوال صاحب دیکھینگے تو ایک گولا مار دینگے کئی غربا دھوکے مین عیار دیکے مارے گئے ملکہ
مرجان سپہ نشین افراسیاب بمعاوضہ خون لینے کو آئی ہین بانی فساد عمرو کو پکڑ لیا اب یہ فکر ہے کہ طلسم کشا
اسد عالیجناب قاتل افراسیاب کو گرفتار کرکے لائین تو ان دونونکو ساتھ قتل کرین آج شبکو ملکہ عالی جامین گی
طلسم کشا کو بھی اٹھا لائینگی ابوالفتح یہ حال سنکر پاس چالاک کے آیا کہا اے برادر حقیقت مین مرجان
جادو فروکش ہے مگر لشکر مین فقیر کے آنے کا بھی حکم نہین ہے یہ سنکر چالاک نے کچھ سوچکر ساتھ والون سے
اشارہ کیا ملازمون کی صورت بنکر تیار ہو اشارے کی دیر تھی سب عیار معقول چالاک تو خاص علمدار کی

صورت بنکر تیار ہوا یہ سب سپاہی اور خدمتگار کی صورتین بنے چالاک ایک ٹٹو طمطمن کرکے اوسپر سوار
ہوا ڈھال ٹیکہ درست دھوتی چست انگوچھا سر پر لپیٹے ہوئے مرزائی دھری ہوئی نیچے گاڑھا اور زین سکھ
اس دھج سے سب کو ساتھ لیکر طرف لشکر مرجان کے چلا ایک پاسی آگے آگے ساتھ اوسنے بڑھ کر آواز دی
ہمارے ٹھاکر صاحب کی سرحد مین کون اوترا ہی کھیت اگر پامال ہونگے تو نقصان دینا پڑیگا کوتوال
لشکر سہیل جادو آگے بڑھا پکار کر آواز دی ملکہ مرجان جادو خاتون محل شہنشاہ برائے انتقام
تشریف لائی ہین ٹھاکر صاحب نے پاسی سے فرمایا اسنے کہو یہانسے اوٹھ جائین افراسیاب مارا گیا عملداری
شہنشاہ لاچین کی ہی غیر مذہب والے کو یہان اوترنے کا حکم نہین گھنٹہ و ناقوس یہان نہین بجتے اہل
اسلام کی منادی ہی ساتھ والون کو حکم دیا ابھی خیمہ و بارگاہ اکھڑوا دو سپاہیون نے بڑھکر ایک یا دو خیمے
گرا دیے دوکاندارون کو بھی حکم دیا جلد دوکانین اوٹھاؤ ہمارا گاؤن ضبط ہوجائیگا غرض جو ہوا مرجان جادو
خیمے سے نکل آئی دیکھا ایک زمیندار نوجوان اہتمام اوٹھانے کا کر رہا ہی مرجان نے قریب آکر ہاتھ تھام
لیا کہا ٹھاکر صاحب آپنے بھی نمک افراسیاب کا کھایا ہی آج یہ بے اعتدالی کہ ہم برائے انتقام خون
شہنشاہ اس مقام پر ہین ایک ہفتے مین خاتمہ کر دینگے ملکہ حیرت جادو طرف پردۂ ظلمات کے چلی گئین
انکو بلا کر عملداری کرائی جائیگی لاچین و کوکب وغیرہ سحر سے تائب ہوئے مسلمان سحر کو برا جانتے ہین
غیر ساحرون کا سُنا کتنی بڑی بات ہی ایک سحر مین سب تنکے چنتے پھرین گے صرف ایک جوان ہی اوس کی فکر
واجب و لازم ہی کہ اوسپر سحر تاثیر نہین کرتا یعنی صاحبقران صاحب اسم اعظم ہین اونکا اسم
اعظم بند کرنے کی تدبیر اسی ہفتے مین ہوجائیگی ٹھاکر صاحب ایک ہفتہ اس راز کو چھپاؤ پھر اسی طرح
سامری پرستون کی عملداری ہوگی مسلمان علاج کو نہ ملے گا مرجان نے جو لفصاحت یہ جملہ بیان کیا
زمیندار بہت رویا کہا اے شہنشاہ ساحران و اے خاصہ خلاصہ سامری پرستان جی چاہتا ہی تمھاری
بلائین لے لون خبر فرحت اثر سنائی قلب کو قوت روح کو راحت حاصل ہوئی لیکن عیارون کا بھی
انتظام کیا مشہور ہی جہان کوئی عیار قید ہوا عیار بصورت ہائے مبدل چھوڑتے ہین بھائی کے
سامنے بھائی باپ کے سامنے بیٹا بنکر آتے ہین مرجان نے کہا میرے لشکر مین کوئی نہین آسکتا
زمیندار نے کہا حضور ہم بھی یہی چاہتے ہین کہ چراغ مذہب بزرگان روشن ہو مسلمانون
کا نام نہ لیا جاے لاچار ہو کر علاقہ بچایا جو کچھ مسلمانون نے کہلایا کیا اگر آپ کو تقویت کامل ہی کہ ہم مسلمانون

پر غالب ہو جائینگے نصف طلسم ہوشربا ابھی آمادہ ہو کر شریک ہوتا ہی ہم بھی خدمت گذاری
مین موجود ہین آج دعوت ہم غریبون کی قبول کیجیے ماش جو کی روٹی نوش فرمایئے دس لاکھ جوان
گنوار جمع کر دینگے ہم لوگ جان کے خوف سے مسلمان ہو گئے دل و جان سے نام سامری و جمشید پر نثار ہین
سب طرح کا ہمسے عہد لیجیے مسلمانون کو شکست دیجیے یہ سنکر مرجان بہت خوش ہوئی زمیندار کو اپنی بارگاہ
مین لے کر آئی کہا ٹھاکر صاحب ہم جزیرہ دریاے قلزم سے بے سامانی مین چلے آئے اگر ہمارے آب و
آذوقہ کا سامان کر دو بادشاہون کو لیکر ہم سے ملادو اسی ہفتے مین کل کا خاتمہ ہوا اسی سبب سے
ابھی عمرو کو قتل نہین کیا ماش کے آٹے کا پتلا بصورت حمزہ تیار کیا ہی آج شب بھر جاگ کر اسم
اعظم حمزہ بند کرونگی زمیندار نے پلٹ کر حکم دیا کہ ہمارے گاؤن سے شراب وغیرہ لاؤ ٹھکرائن سے کہنا
کہ کچھ پکایا ہو تو جلد بھیجو اب عملداری سامری و جمشید کی ہوا چاہتی ہی یہ سنکر چالیسون عیار گئے تھوڑے
ہی عرصے مین شراب و کباب کھانا دیہاتی طریقے کا مٹی کے ظرف سگھتا پکا ہوا چھوٹی جوار کی روٹیان
لاکر موجود کین چالاک نے اپنے ہاتھ سے دسترخوان بچھایا شراب کے لوٹے لاکر رکھے چالیس مصاحب
مرجان کی آکے شریک ہوئین چالاک نے جام بھر کر کہا ملکہ آپ تو نوش فرمایئے ساتھ والیون نے
بھی ضد کی اور ایک ایک نوالہ ہاتھ مین لیا مرجان نے جام لیکر انگڑائی لی کہا یا سامری و جمشید
یہ کہتے ہی مرجان کے قبہ بارگاہ سے ایک طائر پیدا ہوا دیکھتے ہی طائر کو عیارون کے ہوش اڑے
طائر نے تڑپ کر آواز دی اے مرجان خبردار شراب نہ پینا کھانا بھی نہ کھانا ساتھ والے بھی کھانا نہ
کھائین عیارون سے اپنی جان بچا نا چالاک بن عمرو اپنے شاگردون کو لے کر آیا ہی تم کو دام
مین پھنسایا چاہتا ہی یہ کہکر طائر جل گیا مرجان نے آواز دی ان سب کو لینا کچھ سحر پڑھ کر ایک
دوہتڑ مارا چالاک نے خنجر کھینچا تھا خنجر ہاتھ سے گر گیا پانون اسکے زمین نے تھام لیے کوئی عیار منھ کے
بل گرا کوئی مثل مرغ نیم بسمل لوٹنے لگا ابوالفتح و عمران نے جلدی مین حقہ آتشبازی داغا اندھیرا
ہوا تاریکی مین دو چار جادوگرنیون کو مار کر یہ توڑتے بھوڑتے نکل گئے باقی سب گرفتار ہوئے ملکہ مرجان
نے کہا دیکھو صاحبو جو مین نے یہ انتظام نہ کیا ہوتا تو ان سبھون نے مار لیا ہوتا خبردار لشکر مین کوئی خبر نہ آنے پائے
سہیل جادو نے اسیوقت انتظام کیا مرجان جادو سحر طیار کرنے لگی اس تدبیر مین ہی کہ ایک
ابر سحر ایسا تیار کرون اسی سے آگ برساؤن ایک دن مین کل لشکر کو پھونک دون مین

دن مین تدبیر بند کرنے اسم اعظم کی ہوگی جس خیمے مین خواجہ قید تھے دیکھا میان چالاک بھی بندھے
چلے آتے ہین خواجہ عمرو بیقرار ہوگئے کہا ای نور نظر بے سمجھے بوجھے چلے آئے چالاک نے عرض کی
حضور مار لیا تھا اُس نے طائر سحر تیار کیا ہو اُس طائر نے سب حال کہدیا عمرو و چالاک تو بے قرار ہین
لیکن ابوالفتح و عمران لشکر اسلام مین آئے سامنے صاحبقران کے آکر تمام کیفیت بیان کی اور
عیارون نے مقصد کیا صرصر روتی ہوئی خیمے سے نکلی کہا ای شہریار کیا مین نے عیاری عمرو ہی کے واسطے
سیکھی تھی میرا شوہر قید مین ہو تمام زوجات عمرو سوتین میری کہین گی کہ یہ سبز قدمی ایسی آئی کہ ہمارے
وارث کو قید کرایا لونڈی ابھی جا کر اُسکا سر لاتی ہو حقیقت مین وہ ساحرہ بڑی زبردست ہو افراسیاب
نے اپنے عہد دولت مین جزیرہ دریاے قلزم کا اُسکو بادشاہ کیا تھا مین جاکر سمجھ لون گی ہر چند
صاحبقران نے منع کیا فرمایا اے صرصر اب تم پر پردہ پوشی واجب و لازم ہو تمھارا باہر نکلنا
مناسب نہین ہو یہ تو عیار تھے گرفتار ہونا انکا شرف ہو اگر خدا نخواستہ تم گرفتار ہوئین تو عمرو
کو صدمہ عظیم ہوگا ابھی تک تو عنایت پروردگار سے اسم اعظم مجکو یاد ہو مین خود چلکر قتل کرونگا
زبانی ابوالفتح کی معلوم ہوا کہ وہ تدبیر اسم اعظم مین مصروف ہو قتل اُسکا میری ذات پر موقوف
ہو عیارون نے بھی جانا صرصر کا قبول نہ کیا لاچار خاموش ہو رہی دو پہر رات گئے چارون عیار بچیون
کو جگایا کچھ چپکے چپکے اُنکو تعلیم کیا چارون ساتھ ہوئین باہنا ے عیاری ذات پر آراستہ کئے شب تیرہ
تار مین خیمے سے نکلین صرصر نے تو آکر صاحبقران کو بیہوش کیا صبا رفتار نے اسد کو لیا شمیمہ
نقب زن نے بدیع الزمان کو لیا شرارہ سنگ انداز نے علمشاہ کا پشتارہ باندھا
شاہین نے قاسم کو گرفتار کیا پانچون عیار بچیان پانچون سردارون کو لیکر راستہ ہی کو طرف لشکر
مرجان کے روانہ ہوئین یہان مرجان جادو کو اسقدر خیال ہوا کہ خود لشکر کی حفاظت
کر رہی ہو قلیل رات باقی تھی کہ صحرا سے گرد اڑی مرجان نے سہیل سے کہا دیکھ تو کون آتا ہو
سہیل نے بڑھ کر دیکھا ملکہ صرصر و صبا رفتار وغیرہ پانچون عیار بچیان پشتارہ بدوش مثل
باد صرصر اُڑی ہوئی آتی ہین صرصر نے ساحر کو دیکھکر اپنی ہوا باندھی پکار کر آواز دی ملکہ مرجان
زوجہ شہنشاہ کو خبر کرو کہ ہم بے کس و بے بس ہو کر لشکر مسلمانان مین پھنس گئے اب بدلا لگا رہا پایا ہم نے
بھی اپنا کینہ دیرینہ ظاہر کیا پانچ سردار جو رکن لشکر اسلام تھے اُنکو گرفتار کر لائے مرجان کے

کان مین جو یہ آواز گئی جھپٹ کر کنارے پر لشکر کے آئی کہا اے صرصر کسکو لائی صرصر نے کہا صاحبقران
و اسد نوجوان قاتل شہنشاہ و علمشاہ و بدیع و قاسم انکو گرفتار کر لائی لیکن اے مرجان اسیوقت
اس شب تیرہ و تار مین ان سب کو قتل کرو طرف پردۂ ظلمات کے نکل چلو یہان رہنا مناسب نہین
ہے صبح ہوتے ہی کل لشکر آپڑے گا دل کے دل بادل فوج کے آئینگے ابھی غفلت مین
شہنشاہ مارے گئے اے مرجان دس سیر لکڑیان بھی صندل کی نہین ممکن ہوئین کہ لاشہ تو
شہنشاہ کا جلادیا جاتا کوئی گریہ کرم کرنے والا بھی نہ باقی رہا جلد آہنگر کو بلاؤ شیر نر کو گرفتار کر کے
لائی ہون ہوشیار ہوتے ہی قیامتین برپا کرینگے ان کمندہاے ریشمی کی کیا حقیقت ہے اے مرجان
اگر قتل مین تامل کیا بہت پچھتاوگی کتے کی موت قتل ہو جاوگی مرجان و سہیل و کنیزان مرجان نے صرصر
وغیرہ کو گھیر لیا بارگاہ مین لیکر آئین کنیزان مرجان بھی کہتی ہین واری صرصر بہت درست کہتی ہین
انکے قتل مین عرصہ نہ کیجیے مرجان نے کہا عمرو کو بھی لاؤ خواجہ عمرو مع چالاک زنجیرون مین بندھے
ہوئے بارگاہ مرجان مین آئے دیکھا صاحبقران و اسد و علمشاہ و بدیع و قاسم کو ہتکڑیان
پہنائی جاتی ہین صرصر نے ڈانٹا او ساربان زادے ہمارے ساتھ شادی کرتا تو انقلاب شادی ہوتی یا خانہ
برباد ہی ہوئی معاوضہ خون شہنشاہ لیا یہ کہکے طرف عمرو کے جھپٹی کہ سر کاٹ لون مرجان نے کہا اے
صرصر تم تامل کرو مین ابھی جلادونکو بلاتی ہون یہ کہکے ہاتھ پکڑ لیا صرصر تڑپتی ہے کہ مجھے چھوڑ دین
اپنے ہاتھ سے قتل کرتی ہون میرے دل مین شعلۂ آتش بھڑک رہے ہین اپنے شہنشاہ کے لاشے کو زمین
مین پڑے دیکھا اپنی مالک حیرت کو برباد و تباہ پایا لاچار ہو کر طرف پردۂ ظلمات کے چلی گئین دیکھو
اے مرجان لشکر حمزہ مثل مور و ملخ ہے عیار بھی دوڑینگے طبقے زمین کے اڑا دینگے اتنے عرصے
مین آہنگرون نے صاحبقران وغیرہ کو مسلسل و مطوق کیا ستارہ سحری چمک چکا ہے جیسے ہی
صاحبقران بیدار ہوے سامنے مرجان کو دیکھا اپنے کو مسلسل و مطوق پایا مرجان کہہ
رہی ہے جلادون کو بلاؤ صرصر پنجہ کھینچ کے اٹھی کہا ارے نادان جلاد کیسا ہے ہمنے تلوار کسدن کے
لیے باندھی ہے یہ کہتی ہوئی صاحبقران پر جا پڑی ہتھکڑی پر صاحبقران کے پنجہ مار دیا کہا اے
شہریار قید توڑ کر اٹھیے منم ملکہ صرصر شمشیر زن جیسے ہی ہتھکڑی ٹوٹی صاحبقران شتاب ان کو صرصر
کے سمجھ گئے بھاگتے خانہ زور مین آکر قید کو توڑ کر چھنکیدیا صبا رفتار نے بڑھکر عمرو کی قید کاٹی خیمہ

۲۰

نے بڑھکر اسد کو رہا کیا شرارہ وشاہین نے علمشاہ و بدیع الزمان و قاسم وغیرہ کی
ہتکڑیان کاٹین ان شیرون نے بھی قید مثل تار عنکبوت توڑکر پھینک دی صاحبقران زنجیر کو چرخ دیتے
ہوئے طرف مرجان کے بڑھے جسکے سر پر وانہ زنجیر پڑا سر اُسکا پھٹ گیا عمرو نے اُٹھتے اُٹھتے حقہ
آتشبازی داغا عیارون کی کمندین چلین حباب مارے صاحبقران زمان قریب مرجان پہونچے
اُس نے سحر کرکے گولا مارا امیر نے اسم اعظم پڑھا سحر باطل ہوا مرجان نے دو چار سحر کیے بسبب
اسم اعظم بیکار رہوئے مرجان نے چاہا پرواز پیدا کرکے نکل جاؤن صرصر نے غضب کیا ہاے
مین نہ سمجھی اس مکارہ نے مکر کیا تڑپکر اُڑی امیر نے ٹانگ پکڑلی چرخ دیکر زمین پر مارا کہ سر مرجان
کے ہزار ٹکڑے ہوئے عمرو نے حقہ آتشبازی سے جادوگرنیون کے منھ جھلس دیے اب امیر
تلوار کھینچکر جادوگرنیون پر جا پڑے اسد بھی لڑنے لگے وہان صبح کو لشکر مین ہنگامہ ہوا کہ کوئی
صاحبقران واسد و قاسم و بدیع و علمشاہ کو اٹھالے گیا پانچون عیار بچیون کو بھی خیمے مین
نہ پایا سب کو یقین کامل ہوا کہ عیار بچیون نے یہ حرکت کی اُسی وقت بادشاہ سوار ہوے تمام
سردار ساتھ چلے اسوقت پہونچے کہ آندھیان سیاہ اٹھین آواز آرہی ہے کشتی مرا نام مین ملکہ مرجان جادو
بود مال و اسباب سب لوٹ لیا صاحبقران مع صرصر وغیرہ بفتح و فیروزی آتے ہین بادشاہ نے
آکر صاحبقران واسد وغیرہ کو مرکبون پر سوار کیا یہ بھی ظاہر ہوا کہ ملکہ صرصر نے عیاری کرکے
مرجان جادو کو مارا خواجہ عمرو ایک ایک سے کہتے ہین صاحبو تم میری زوجہ کے آزاد کردہ
ہو قدمون کو اُسکے بوسہ دو روپیہ تصدق کرو میری بی بی نے سب کی جان بچائی کیا خوب عیاری
کی امیر نے پانچون عیار بچیون کو محافے مین سوار کیا بڑی شوکت وشان سے لشکر مین آئے
جلسۂ عقد خواجہ عمرو درہم وبرہم ہوا تھا بادشاہ نے فرمایا اختتام جلسۂ عقد عمرو نہو نے
پایا شکر ہی پرورگار نے سب کی جان بچائی کارگذارون کو حکم دیا روشنی کا سامان کرو جملہ
سردارون نے سامان جشن مہیا کیا بارگاہین آراستہ ہوئین بادشاہ نے دروازہ خزانے
کا کھلوا دیا ہر حکم ہے جسکو ممکن نہو وہ خزانہ سرکاری سے لے لین سلامتی کی صاحبقران
کے روشنی دیکھے جایئے اس شب کو لشکر مین ہنگامہ عیش و نشاط گرم ہی تحریر کرچکا ہون
کہ صاحبقران نے سیف ذوالیدین عالم لشکر کو لقا پر مقرر کیا ہی کہ عقاید دین

اسلام تعلیم کرین ۔ سب جشن عالم نے آکر لقا کو نماز پڑھوائی جب سلیف رخصت ہو کر گئے
لقا کے واسطے تاج و تخت مقرر ہی یہ بدبخت تخت پر آکر بیٹھا ایک جانب بختیارک ایک جانب
فرامرز نابکار پسر نوشیروان عالی وقار ایک جانب یاقوت ولاہوت وضیغم وغیرہ سب
سردار و مصاحب لقا کے اپنے اپنے مقام پر بیٹھے لقا نے دو چار جام شراب کے پئے بے اختیار اُسکے
منھ سے نکل گیا بندگان من چہ تقدیر کردم بختیارک نے لقا کی پشت پر ایک دو ہتھڑ مارا کہا او لقا
بڑا بے حیا ہی اب بھی تقدیر کرنے سے باز نہین آتا تیری تقدیر مین آگ لگی اب تو چونڑا اچھالتے ہو
زمین پر پیشانی رگڑتے ہو یا تو خداوند بنے بیٹھے سجدہ کیے کرتے ہو او لقا تجکو غیرت نہ آئی چلو بھر پانی مین
ڈوب مر یہ سنکر لقا رونے لگا کہا ای بختیارک آخر مین کیا کرون از ملک باختر تا بہ خورشید نگار لڑتا
بھڑتا آیا حمزہ پر غالب نہ ہوا کوئی معین و مددگار باقی نہ رہا آخر کہان جاؤن لاچار ہو کر مسلمان ہو گیا
بختیارک نے کہا یا خداوند لاچاری اب بھی نہین ہی آپکا بدل و جان مطیع ملک دودہ زنگی جوان
یکرنگی سترہ لاکھ فوج کا مالک کل غروبیہ باختر اُسکے قبضہ مین ہی چار سو بیٹے دو داماد پوتے رکھتا ہی
ایک ایک پہلوان خود بھی یادگار رستم و اسفندیار رہیب شمشیر سے اُسکی ممالک تھراتے ہین فیلان
مست کو اس کے نام سے غش آتے ہین آپ کی خدائی مانتا ہی کئی مرتبہ اس کا نامہ آیا ہے یہی مضمون
تھا کہ اگر خداوند سرحد غروبیہ مین تشریف لے آئین ایک ہفتے مین مسلمانون کا خاتمہ کرون آجکی شب مہتاب
بھی ہی تمام سرداران صاحبقران و عیاران لشکر مصروف عیش و نشاط ہین اہالیان فوج آپ کے
آگئے رات ہی کو نکل چلیے لقا کے قلب پر غبار کفر چھایا سامان اپنی خدائی کا یاد آیا شب تیرہ و تار
مین روسیاہ سوار ہوا بارگاہ گیتی نما لدوائی بسبب جلسہ فرحت و عیش کے کوئی معترض تھو لقا صحیح و
سلامت طرف غروبیہ کے روانہ ہوا اس کا ذکر تو دفتر صندلی نامہ مین تحریر ہوتا ہی اگر کوئی قدردان
تحریر کرائے گا تو حقیر لکھے گا مگر لشکر اسلام مین ہشت شبانہ روز جلسہ عیش و نشاط مہیا رہا تیسرے دن
صاحبقران نے جب اس جلسہ سے فراغت پائی بارگاہ سلیمانی مین آکر جلوہ فرما ہوئے جملہ سرداران
نامی و پہلوانان گرامی جمع ہین صاحبقران نے فرمایا کہ خواجہ تیاری کرو لشکر ظفر اثر ہمارا
شہر باختر مین چلے لقا کی سلطنت قائم کر کے ہم طرف خانہ کعبہ کے جائین شکر ہی کہ بخیر و عافیت
جہاد سے مہلت پائی اب خدمت گذاری مین حضرت رسول مقبول کی مصروف ہون گے

یہ کلام فیض انجام ابھی تمام نہوا تھا کہ ہرکارے آکر حاضر ہوئے ہاتھ اُٹھا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجا لائے

بند

عیاری غسل تو نوروز مبارک باشد	شادی تازہ نوروز مبارک باشد	مدد طالع فیروز مبارک باشد
دلبر انجمن افروز مبارک باشد	بتو جشن طرب اندوز مبارک باشد	بہ عدو نالۂ جانسوز مبارک باشد

شہریار عالم کی عمر دراز ہو شب کو زمرد شاہ باختری بہ اغوائے بختیارک بارگاہ و خزانہ اپنا لیکر
طرف غزوبیہ باختر کے روانہ ہوے یہ سنتے ہی صاحبقران کو بہت ناگوار ہوا طرف ایرج کے
متوجہ ہوکر فرمایا ای فرزند سنا آخر لقا نے فرار پر قرار کیا یہ مرتد سیہ قلب کبھی مسلمان نہو گا ہم تے جہاد کا
انجام کیا تھا تم نے پھر ہمارے پیچھے یہ جھگڑا لگا دیا اہالیان دست راست کھنکارے کوئی ہنسا کسی نے آواز
کسا کسی نے کہا نواسے نے اپنے نانا کی جان بچائی کیا بڑا کیا یہ کلمات طعن آمیز جو سرداران دست راست نے
کہے ایرج کو انتہا کا ناگوار ہوا اُسوقت دربار میں بیٹھنا ناگوار ہوا رعب صاحبقرانی مانع سر جھکا لیا
کسیکو جواب نہیں دیا اور تو کچھ بن نہ پڑا ایک ناخن اپنی ناک میں مار کر نکسیر پھوٹی خون جاری ہوا کسی
سردار کی نگاہ پڑی پکار کر کہا اے شہریار دیکھیے آپ کی ناک سے خون جاری ہے اُٹھکر پاک کیجیے اس حیلہ سے
ایرج اُٹھکر بیرون بارگاہ آئے خون پاک کیا اور کرہ بن اشقر کو تیار کیا شاپور نے کہا حضور کیا قصد ہے
ایرج نے کہا اے شاپور خبردار کسی سے اطلاع نہ کرنا میں طرف غزوبیہ کے جاتا ہوں جب تک لقا
کی مشکیں باندھ کے نہ لاؤنگا واپس نہ آؤنگا ہرچند شاپور نے چاہا میں بھی ساتھ دوں خلیلم و فیلم
وغیرہ بھی آئے چاہا کہ ہم ساتھ چلیں ایرج نے کسی کو ساتھ نہ لیا ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ تمہارے ساتھ
چلنے میں ہماری نہایت ہتک ہے یکہ و تنہا جا کر اُس ملحد کو سزا دی تو اپنا نام ایرج نوجوان بتایا
سر خریدار دار و جان نے مجکو تشنیع دی اہالیان دست راست ہنستے ہیں وہی لوگ ہیں کہ نہیب شمشیر
سے ہماری ہمیشہ بھاگتے پھرے کبھی منھ پر نہیں چڑھے اس مقدمے میں ہنستے ہیں کہتے ہیں کہ اپنے نانا کو
بھگا دیا ہیں اُس بے حیا کا کیا پاس کرنا جو ملعون دعوی خدائی کرے والدہ ماجدہ کے فرمانے نے مجکو
مجبور کیا اب میرا جانا واجب و لازم ہے آپ لوگ دخل نہ دیں یہ کہکر طرف غزوبیہ کے پشت مرکب پر سوار
ہوکر روانہ ہوا دربار میں بیٹھے بیٹھے نورالدہر نے دیکھا کہ ایرج نوجوان حیلے سے باہر نکل گیا
کسی حیلے سے یہ بھی باہر نکلے شبرنگ سے پوچھا یہ کہ پاس فروش بازاری کدھر گیا شبرنگ نے عرض کی آج ایرج کو

بڑا غصہ تھا یکہ و تنہا پیچھے لقا کے گیا ہے نور الدہر نے بھی اُسی وقت اسپ پری وش پر سوار ہو کر بہ جستجوے زمرد شاہ باختری یہ بھی چلے ہزبر بیشۂ کلنگان طہماس بن عنقویل دیو پرور کہ عاشق جمال شہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان ہے دربار جو اس شہر سے خالی پایا گھبرا کے باہر نکلا دیکھا شبرنگ کھڑا رو رہا ہے طہماس نے پوچھا کیوں یار وفادار خیر تو ہے شبرنگ نے کہا ہے ہمارا والا قدر شہزادہ یکہ و تنہا طرف غروبیہ کے گیا ہے کسیکو ساتھ نہین لیا کلیجہ تڑپ رہا ہے سنا ہے شہر غروبیہ مین سترہ لاکھ فوج ہے اور دو دہ زنگی جوان دیو خصال عفریت مثال اپنے سامنے بہرام فلک کو ذلیل جانتا ہے اس مغرور نے لقا کو دامن پناہ دیا طہماس نے کہا شہزادہ خواہ آزردہ ہو یا خوش ہو مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر ساطور ہفت صد منی کاندھے پر رکھکر گینڈے پر سوار ہو فیل مست کی طرح جھومتا ہوا چلا داراب کشور کشا بارگاہ مین بیٹھا تھا فتاح کشوری نے خبر دی ایرج و نور الدہر تعاقب لقا مین گئے یہ سپہ سالار دست راست ہین واسطے نور الدہر کے بیقرار ہو کر نکلے انکے پیچھے اسد نامدار بعدان کے طرفدار ایرج نوجوان خورشید بن ہاشم تیغ زن یہ بھی چلے یہ پانچون جوان تاکر لقا مین جاتے مین صاحبقران کو انتہا کا ملال تھا کہ افسوس لقا میرے قبضے سے نکل گیا اب پھر جا کر فساد برپا کریگا لاکھون بندگان خدا کی خونریزی ہوگی اب جو سر اٹھا کر ایرج و نور الدہر و داراب و خورشید و اسد و طہماس کو دربار مین نہ پایا طرف خواجہ کے متوجہ ہوئے پوچھا کیوں تمھارے نوجوان کہان گئے خواجہ تو بولنے نہ پائے مگر قاسم آنکھوں مین آنسو بھرے ہوئے وہانسے اٹھے عرض کی اے جد عالی تبار حضور جانتے ہین کہ غلام آپکا ایرج نوجوان آتش خو شعلہ مزاج حضور نے ایک بات کہی جو مناسب جانا ارشاد فرمایا ان دست راست والون نے آواز سے کسے وہ یکہ و تنہا غیرت مین روانہ ہو گیا یہ لوگ ہاتھ ملتے کے انکی جان لین گے کسی سے کچھ نہ ہو سکے گا وہ یکہ و تنہا بارگاہ لقا مین گھس جائے گا اب عقب مین تماشا دیکھئے میان نور الدہر و اسد و داراب و طہماس بھی گئے ہین صرف خورشید سپہ سالاران دست چپ مین گیا دیکھی جرأت مثل آفتاب کے روشن ہے وہ صفدر و صف شکن ہے غلام حضور کے خوف سے نہین گیا ورنہ اپنے فرزند کے ساتھ جاتا یہ بھی خبر ملی کہ لقا کے ساتھ فوج فراوان دو دہ زنگی مغرور و متکبر دیکھیے آج وہان کیا گذرے صاحبقران نے قاسم کو گلے سے لگا لیا غصے مین فرمایا یہ نوجوان مجکو اپنی جرأت دکھاتے ہین کیا تعاقب لقا ترک کرونگا یہ ظاہر ہے کہ پھر فساد عظیم ہوا ہمارا جانا موقوف ہوا

دوبارہ

خواجہ عمرو جلد جاؤ جسطرح بنے ان جوانون کو پھرلاؤ تاکہ غروبیہ نہ جانے پائین کہنا صاحبو میرے ساتھ
چلو اپنی اپنی جرأت دکھاؤ نا نجیہ سرزمین گیر پر رحم کرو تم ہی لوگ مقابلہ کروگے مجکو تم سب صاحبون نے صاحبقران
بنایا ہے مگر خواجہ یہ خیال رہے کہ اگر وہ نوجوان زنہار کچھ سرکشی کرین فوراً مجکو اطلاع دینا مین خود جاکر
ان صاحبونکو پھیرونگا خواجہ عمرو اسیوقت حسب ارشاد فیض بنیاد صاحبقران بہ جستجوے ایرج وغیرہ
باسباب عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوئے یہان ایرج نوجوان کرہ بن اشقر پر سوار غصے مین اڑے
ہوئے مرکب کو جاتا ہے منھ پھیر کے دیکھ رہا ہے یہ بھی یقین ہے کہ کشتی گیرزادہ ضرور آئے گا اسد دیوانہ
بھی اپنے کو ضرور پہونچائے گا دھوپ زیادہ تھی ایک نخل کے سایہ مین آکر ٹھہرا سپر کو چہرے کی پناہ
کیا کہ پشت سے گرد اڑی دیکھا نورالدہر پکارتے ہوئے آتے ہین ای برادر ٹھہر جاؤ ہم بھی آپہونچے ایرج
کو بہت غصہ تھا جواب نہ دیا نورالدہر پکار کے ٹھہرے کہ فرداً فرداً کر کے طہماس و داراب و
خورشید سب کے بعد اسد بھی آکر پہونچے اسد کو دیکھ کر سب گھبرائے اسد نے کہا صاحبو بھلا ایرج
نوجوان تو اپنے نانا کے پاس جاتا ہے تم سب لوگ کیون آئے ہم اپنے بھائی کے ساتھ جائینگے
وہ اپنے ننھیال جاتا ہے لڑائی بھڑائی کیسی دعوتین کھائینگے آپ لوگ پلٹ جائیے ہم اپنے بھائی کا
ساتھ نہ چھوڑینگے ایرج نے غصے مین کہا او دیوانے مجھسے کلام نہ کیا کر کیسا نانا مین اُس بھیائی کو مشکین
باندھ کر لاؤنگا مجکو اُسنے ذلیل کیا مین نے تو مرتد کی جان بچائی یہ بدلہ کیا کہ دین اسلام سے برگشتہ ہوا آپ
لوگ پلٹ جائیے مین نہ واپس ہونگا بارگاہ دودہ زنگی مین جاکر خون کے دریا بہادونگا اسد نے کہا
آپ غصہ نہ کرین اب یہ بتائیے کہ خاص بارگاہ دودہ زنگی مین چلنا منظور ہے یا صرف نانا جان
کو یہ شعبدہ دکھاتا ہے شاہراہ پر کھڑے ہوئے اسی امید پر کہ کوئی آکر ہمکو پھیرے جلئے چھوٹے
نانا خواجہ عمرو ضرور آئینگے کان پکڑ کر سبکو پھیر لیجائینگے صحرا کی جانب چلو آبادی کو چھوڑ دیو یہ رائے
اسد کی سب کو پسند آئی ایرج نے مرکب طرف خارستان کے بڑھایا پہاڑون کا راستہ لیا جدھر نشان بھی
آبادی کا دیکھا اس راہ کو ترک کیا صحراہاے سنسان و ویران میدان ملنے لگے نیر اعظم بلند ہوا تابش و
حرارت بڑھی بونڈرے گرد کے اُٹھنے لگے کانٹون کا جنگل دھوپ سے ہر ایک بیکل اس صحراے
آتش خیز مین آب نایاب سواے چشمہ آفتاب کے دوسرے چشمے کا نام نہین صحراے لق و دق وادی
بیکنار یہ سب جوان پژمردہ صد تازہ و تخم چہرے حرارت نیر اعظم سے سونلا گئے گھوڑون نے پیاس سے

زبانین نکال دین جھونکے ہوائے گرم کے چل رہے ہین تو ج ہوا سے شعلہ آتش نکل رہے ہین سب بیتاب
و بے قرار جستجوئے آب مین ہر سمت بیک نگاہ کو دوڑاتے ہین اُس دھوپ مین و دڑ دھوپ کر رہے
ہین گرمی مین ٹھنڈھی سانسین بھر رہے ہین خس خانہ مژگان سے ییک نگاہ نہین نکلتا دور سے دیکھا
کہ شاید دریا موج مار رہا ہی گھوڑے بڑھا کر پہونچے دیکھا موجہ ریگ روان ہی صرف جھیل کا گمان
ہی یہ جوانان صفدر و صف شکن دھوپ مین دن بھر پریشان رہے شدت تشنگی سے نوبت بجان و کار و
باستخوان قریب تھا کہ روحین جسم سے نکل جائین اعضا شدت حرارت نیر اعظم سے جلجائین جب دن
قلیل باقی رہا دور سے ایک چہار دیواری باغ کی معلوم ہوئی جب قریب پہونچے دیکھا دیوارین نہایت کی
بلند ہین دروازہ باغ کا مثل آغوش عاشق کھلا ہوا لیکن عقل سے دریافت ہوتا ہی کہ دیوارین پتھر
کی اسقدر بلند و مرتفع بنانے والے نے کیونکر بنائین ہزار ہزار من کی سلین اتنی بلندی پر کیونکر
پہونچائین اسد نے کہا یہ مقام دیوان قاف ہی اس باغ مین جلنا باعث خرابی ہوگا نور الدہر وغیرہ
بھوک پیاس سے بیتاب ہو رہے تھے نیر اعظم بھی غروب ہو چکا ہی گھوڑون سے کود کر بلا تکلف اُس باغ مین
آئے چونکہ وقت شب تھا ڈھونڈھا کوئی چشمہ آب نہ پایا درخت بہت بڑے بڑے سطح طریقے سے چمن بندی
ہوتی ہی وہ بھی صورت بنائی لسبب تاریکی کے کچھ ممکن ہوا ثمرہائے باغ پر بھی دست انداز نہ ہو سکے
چشمہ آب بھی دستیاب ہوا انتہا کے تھکے ماندے تھے بارہ دری مین آکر سب نے کمرین کھولین گھوڑون
کو باغ مین چھوڑ دیا سر رکھتے ہی یہ جوان سو گئے طہماس کہ عاشق جمال نور الدہر ہی اسکو خیال ہوا
کہ حقیقت مین یہ مقام پر آشوب ہی کیا عجب ہی کہ مسکن دیوان و غولان ہو محبت مین فرزندان اُمہر
کی اُٹھ بیٹھا ساطور کاندھے پر رکھکر اندھیری رات مین گرد بارہ دری کے پھرنے لگا جب چار پہر رات
گذر کر ستارہ سحری آسمان پر چمکا طہماس نے سب شہزادون کو برائے نماز جگایا گھبرا کر سب اُٹھے جستجوئے
آب مین کہ وضو کرنا منظور تھا باغ مین چہار جانب دیکھنے لگے کوئی چشمہ آب نہ ملا ایک گوشے مین ایک
کنوان پختہ نظر آیا طہماس نے کہا سوائے اس چاہ کے باغ مین پانی نہین ہی میرے پاس لوٹا برنجی
ڈوری موجود ہی پانی بھرتا ہون طہماس نے لوٹا پانی کا کنوئین مین ڈالا پانی کھینچا لوٹے کو سب نے
دیکھا تاثیر آب سے چاندی کا ہو گیا سب حیران کہ یہ کیا امر کہ ہی وضو کرتے تھین جو پانی زمین پر گرا اتنی
زمین چاندی کی ہو گئی اسد نے جو یہ امر کہ دیکھا پانی کے لوٹے بھر بھر کے زمین مین ڈالنا

شروع کیے چاندی کے تبرے لیکر قربوس مین رکھے نور الدہر نے منع کیا کہ اے برادر یہ کیا کرتے ہو اسد
نے کہا وقت پر کام آئینگے کنوئین پر سے سب صاحب اُترے دیکھا نخل بلند و مرتفع ہین میوہ ہاے
گوناگون سے شاخین معمور چونکہ سب شہزادے بھوکے تھے شاخ ہاے بلند پر ہاتھ نہین پہنچا تھا طہماس
نے بڑھکر ساطور سے نخل ہاے میوہ قلم کیے یہ طریقہ سب کو پسند آیا ہر ایک شیر دلیر نے دو دو چار چار
درخت جڑ سے اُکھیڑ لیے اب تو سب صاحب میوے چننے لگے ایک جانب خورشید بن ہاشم ایک
نخل کو زور کرکے گرا رہے ہین درخت بہت بڑا تھا بیخ سے نہ اُکھڑ سکا تلوارین کھینچ کر شاخین
قلم کین اُن شاخون سے میوہ چن رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا ایک دیو کو دیکھا دار شمشاد کاندھے
پر غل مچاتا ہوا آتا ہے بآواز بلند کہتا ہے کہ اے آدم زادان تم کو کچھ خوف نہ آیا ہمارے باغ مین بیخوف قدم رکھا
درخت بھی پامال کیے سبھون نے دیکھا برابر خورشید کے زمین پر وہ دیو آیا خورشید کو سنبھلنے نہ دیا
وار دار شمشاد کا کیا خورشید نے جلدی مین اُس وار کو خالی دیا اسد نے پکارکر آواز دی واہ
بھائی خوب جان بچائی بھاگو ورنہ وہ دیو کھا جائیگا خورشید کو کہنے سے اسد کے بڑا غصہ آیا اب جو اُس نے
وار ارشمشاد کا کیا اس سردار نے وار پر ہاتھ ڈالدیا وار چھین کر پھینکدی دیو لپٹ پڑا اموے جسیم دیو سے
خورشید کا جسم فگار ہونے لگا لباس وزرہ پارہ پارہ خورشید نے شاخ پر دیو کے ہاتھ ڈالا القوت صاحبقرانی
جھٹکا جو مارا شاخ دیو کی ٹوٹی دیو نے چیخ ماری خورشید کے ہاتھ سے دیو چھوٹا پرنالہ خون کا بہتا ہوا بھاگا
یہ کہکے کہ دیکھو تو کیا بلا تم سب کے سر پر لاتا ہون دیو یہ کہتا ہوا نکل گیا خورشید بن ہاشم شاخ دیو کے
خون سے نہایا ہوا ایلچی اسد نے کہا واہ بھائی کیا کمال کیا خوب دیو سے جان بچائی خورشید نے جھلاکر
جواب دیا او دیوانے تجھے کسیطرح بھی چین ہے اگر ہٹ گئے تو تو نے کہا بھاگ کر جان بچاؤ شاخ اُسکی
ٹوٹی وہ بھاگ گیا میری اسمین کیا نامردی ہے اسد نے کہا جلد دست چپے بڑے عقلمند ہو بڑے مکر سے لڑتے
ہین اپنی جان بچانے کی فکر مین رہتے ہین پھر اپنے کو بہادر بھی کہتے ہین سب باتو پر اسد کی ہنس رہے
ہین خورشید نے جو بہت غصہ کیا ایرج نے خورشید کو گلے سے لگایا کہا بھائی تم اس دیوانے کے
کہنے کا خیال نہ کرو یہ وہ ظالم ہے گرما کر لڑوادے لشکرون کو تباہ کرائے اسکے سامنے ہم کیا جرأت
دکھائین وہی جگو مرا ہے کہ ہمارے ہاتھون سے بھاگا بھاگا پھرتا تھا آج بڑا بہادر بنگیا اسد نے کہا
او کرپاس فروش بازاری راتون کو نیند نہ آتی تھی کیسے کیسے شب خون مارے اپنی زندگی سے تم بیزار تھے

ایک بات مین ہین بڑی تعریف کرتا ہون معشوق پر خوب لڑ بھڑ کر فریفتہ کیا ایرج نوجوان منتین کرنے لگا
کہ اسد برائے خدا یہ ذکر نہ کیا کرو خداوند اس مرتد لقا کو جہنم مین بھیجے کہ مجکو اس بلا مین پھنسایا
ہے پروردگار نے تجھکو بچایا اسد نے کہا نانا کو خوب بجا کے بھگا دیا تمھاری جراتون کے سکے ہین ان باتون
پر اسد کی ایرج جھلاتا ہے نورالدہر وغیرہ ہنس رہے ہین کہ آسمان پر سناٹا ہوا دیکھا آگے آگے وہ دیو
شاخ شکستہ ایک تخت پر ایک جوان کمسن سوار چلا رہا اس تخت کو اٹھائے ہوئے وہ جوان کمسن
جو تخت پر سوار ہے اسکی قطع یہ ہے موے سر و موے جسم اسقدر بڑھے ہین کہ ستر جسم ہے بالکل برہنہ ایک
چوب دست فولادی کاندھے پر جب موے سر عارض انور سے ہٹ جاتے ہین صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابر سیاہ
سے آفتاب عالمتاب ظاہر ہوا چہرہ مثل ماہ روشن خال سبز ورگ ہاشمی چہرۂ زیبا پر نشانی اولاد صاحب
قران کی ظاہر و باہر قد سرو باغ دولت و اقبال نہایت حسین و صاحب جمال سطوت و جلال جرأت
و کمال مثل چاکران کمترین دست بستہ ہمراہ اقلیم ہیبت و شوکت کا شہنشاہ لیکن دیوانہ پن چہرے
سے ہویدا و آشکار ہے وہ دیو شاخ شکستہ ان جوانون کی جانب اشارے کرتا ہوا آتا ہے جس طرح
دیو کی بات سمجھ مین نہین آتی اسی طرح اس جوان کی زبان بھی نہین سمجھ مین آتی جب تخت سر باغ
پر ہونچا وہی جوان دیوانہ مثال تخت سے کود پڑا چوب دست فولادی کو چرخ دیتا ہوا خورشید پر
جا پڑا اتنی جلدی خورشید پر چوب دست کا وار کیا کہ خورشید کو سنبھلنا دشوار ہوا جلدی مین سپر کو
چہرے کی پناہ کیا چوب دست گران سنگ جو سپر پر پڑی تڑاقے کی آواز ہوئی سپر روگردان ہو گئی
خورشید پر یہ روشن ہوا کہ آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا معلوم ہوا کلائیان ٹوٹ گئین چرخ کھاکر خورشید
گرے ایک ضرب چوب دست مین بیہوش ہو گئے اس بلاے سیاہ نے چاہا دوسری چوب دست
خورشید پر لگاوُن طہماس الیاجوان خبردار خبردار کہکے جا پڑا نعرہ کیا او دیوانے مجہول کیا کرتا ہے
اس جوان نے وہی چوب دست فولادی چرخ دیکر طہماس پر ماری مثل خورشید طہماس بھی چرخ
کھاکر گرا بیہوش ہوا او اراب جا پڑے انکی بھی یہی صورت ہوئی نورالدہر و ایرج ان دونون پر
بھی ایک ایک چوب دست ماردی سب کی یہی کیفیت ہوئی اسد نوجوان نظر کردہ بزرگان یہ حال
حسرت مآل دیکھکر غصے مین سرخ ہو گیا ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا ایسے ایسے سرداران صف شکن قوت
بازو زینت پہلو بیہوش پڑے ہین ایک ایک ضرب چوب دست مین پست ہوئے کیونکہ

ہوش درست رہین خون قرابت کا جوش نوہ کیا او بلاے سیاہ خبردار ان جوانان شیر دل پر دست انداز
نہ ہونا یہ کہکے اسد نامدار مثل شیر غرین جھپٹا وہ جوان چوب دست کو چرخ دے رہا ہی اسد جو غصے مین
بپھٹے راہ مین ایک سنگ کلان پڑا تھا اسکی ٹھوکر لگی نعلین شکست ہوئی پانون پر وہ صدمۂ عظیم
پہونچا کہ پانون سے خون جاری ہوا اس صدمہ سے اسد گر کر بیہوش ہوا اُسکی چوب دست چرخ دینے
مین ایک نخل کلان پر پڑی وہ نخل زمین پر گرا پرزے اڑ گئے اب یہ سب زمین پر پڑے ہوئے تڑپ
رہے ہین آنکھین کھلی ہین ایک سے ایک کو شرم باقی نرہی سب پر ایک حال گذرا اسد بھی یہی
سمجھا کہ مین بھی ضرب چوب دست سے گرا آنکھین کھلی ہین مگر اُٹھ نہین سکتا خوف جان سے کہ اب یہ دیوانہ
ایک ایک چوب دست مار کر سب کا خاتمہ کر دیگا تہ دل سے دعا کر رہے ہین اور وہ دیوانہ بلاے
سیاہ چوبدست فولادی کو چرخ دیتا ہوا بڑھا اُسوقت اُن سبھون کی بیتابی کہ ای پروردگار اس
بلاے سیاہ سے کیونکر بچین تو حامی و مددگار ہی بندہ ہر وقت مجبور و لاچار ہی بلاے سیاہ نے چاہا کہ
ان سبھون کو پامال کرون بقدرت پروردگار نقابدار زرین پوش جسکے سر پر باز سفید سایہ فگن
رہتا ہی اسوقت تخت پر سوار برائے صید و شکار جاتا ہی خود تخت پر عیار طرار گس ائی کرتا ہوا علمہاے
زرنگار کے پھریرے کھلے ہوئے باز سفید سر پر سایہ فگن جسطرح گرد شمع انجمن پروانہ پھرتا ہی چرخ مار رہا ہی
عیار کی نگاہ پڑ گئی کہا ای شہریار دیکھیے ایرج نور الدہر وغیرہ بیہوش پڑے ہین بلاے سیاہ انکا کام
تمام کیا چاہتی ہی نقابدار زرین پوش نے جو یہ معاملہ حیرت افزا دیکھا دل بیقرار ہو گیا فوراً تخت
سے کو دا نوہ کیا خبردار دست خود را نگہدار کہ مین آپہونچا نقارے جو بجے علمہاے زرنگار کے پھریرے
ہوا مین اُڑے اس جوان دیوانہ مزاج نے کبھی یہ آواز نہ سُنی تھین گھبرا گیا دونون ہاتھ آنکھون پر
رکھے طرف تخت کے بھاگا دیوزادون سے آکر لپٹ گیا تھر تھر کانپ رہا ہی کبھی طرف علمہاے زرنگار
کے دیکھتا ہی چیخین مارتا ہی ہر چند دیوزادون نے قصد کیا کہ مقابلے مین نقابدار زرین پوش کے
جھپٹین مگر بلاے سیاہ نے کسی طرح قصد نکیا تخت پر پڑا ہی آخر دیوزاد تخت اُس بلاے سیاہ کا لیکر
بھاگے نقابدار نے کئی نعرے کیے دیوزاد نہ ٹھہرے تخت کو لیکر بھاگے نقابدار تو نہایت سلیس ہی
اسی باغ مین فرش قالین بچھوایا ان شیران دشت نبرد کو آکر اُٹھایا سب جوان حجاب سے سر
جھکائے ہوئے دلون مین کہتے ہین ایک ایک ضرب دست چوب مین ہم بیہوش ہوے نقابدار

نے جوان سب کو محجوب پایا لا کر مقام صدر پر سب کو بٹھایا کہا اے شہزادگان والا قدر آپ سب جوانان
بے عدیل لشکر اسلام کے کفیل یقین کامل ہے کہ یہ کوئی ساحر تھا ورنہ آپ صاحبوں پر کیا دست انداز ہو سکتا
ایک بڑا افسوس ہے کہ جب موے سر اسکے چہرۂ زیبا سے ہٹ جاتے ہین چہرۂ آفتاب عالمتاب علاوہ حسن
وجمال نشانیان اولاد صاحبقران کی چہرے سے اسکے بلاے سیاہ کے ظاہر و باہر ہین نہین
معلوم اس پردے مین کیا راز ہے آپ سب صاحبون کا محجوب ہونا سراسر بیکار ہے دیوانہ پن بھی اسکا
آشکار ہے صداے نوبت و نقارے سے خائف و ترسان ہوکر بھاگا مین نے جرأت سے اسکو نہین بھگایا
معلوم ہوتا تھا کہ کبھی اس نے ان باجون کی آواز نہین سُنی اس طرح فصاحت و بلاغت سے نقابدار
نے کلام کرکے ان جوانون کو شگفتہ کیا عیار نے شراب و کباب لاکر پیش کیے دو چار جام ان شیرون نے پیے
دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوئے اب نقابدار زرین پوش طرف نورالدہر کے متوجہ ہوا کہا اے
شیر بیشۂ صاحبقرانی اے جوان لاثانی افسوس ہے کہ ہم عرصہ دراز سے آتے ہین جا بجا لڑائیون
مین شریک ہوے صاحبقران زمان سے بعجز عرض کیا کہ با بہانے صاحبقرانی مجکو رخصت ہون نقابدار
سے سمجھ لونگا ایک ہفتے مین اسکو شکست دونگا صاحبقران نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ جو مجکو زیر کرے بانئے
صاحبقرانی نے اب مجکو مانع ہے کہ مین سرمیدان اس بزرگ سے کیا مقابلہ کرون حال اپنا ظاہر کرنا منظور
نہین ہے بزرگان دین کے حکم سے مین نے خروج کیا پردۂ قاف مین بھی چند طلسم توڑے قہقہا سیہ حشمی کو بھی کئی
مرتبہ شکست دی جسوقت آپ لوگون سے ملاقات ہو تو آپ صاحبقران کو سمجھا ئین سرمیدان مجھسے نہ لڑین
اور کسی طرح کا امتحان قرار پائے آپ صاحبون مین جن کو صاحبقران بتائین ان سے امتحان ہو
جانے نورالدہر و ایرج نے تو کچھ جواب نہ دیا لیکن شہسوار عرصہ یکہ تازی اسد جنگ
کرب غازی نے قبضے پر ہاتھ رکھ کر کہا اے نقابدار بہادر مجھ سے کمزور زیادہ کوئی
لشکر مین نہین ہے سب مین ذلیل و حقیر ہون میرے آپ کے اسوقت مقابلہ ہو ابھی حال کھل جائیگا
نقابدار نے کہا اے اسد تم نظر کردۂ بزرگان دین ہو میری کیا مجال ہے کہ تمھاری بات کا
جواب دون یا مقابلہ کرون مین یہ کمان لایا ہون روزمرہ اسی سے شکار کھیلتا ہون ہر وقت میرے
صرف مین ہے یہ صاحبقران زمان کو دیجیے گا کہ تنہائی مین اسکو کھینچین شاید اسی امتحان پر اکتفا کرین
سرمیدان مقابلہ نہ ہو الیسا رعب و دبدبہ نقابدار کا تھا کہ سب خاموش ہو رہے نورالدہر نے مہد

کو اشارے سے منع کیا کمان کو اپنے پاس رکھ لیا تھا بدلہ تو پھر اسی طرح تخت پر سوار ہو استر ہزار دیوان قاف بارہ چودہ ہزار جوانان صف شکن ہمراہ نوبت و نقارے بجتے ہوئے طرف شکارگاہ کے روانہ ہو گیا بعد جانے نقابدار کے یہ سب جوان مقدمہ بلائے سیاہ میں حیران و پریشان اپنے اپنے مرکب پر سوار ہو کر باغ سے نکلے رہرو منزل مقصود ہوئے کوس بھر راستہ طے کیا تھا کہ ایک دریا ملا کشتی موجود تھی ملاح کو ایک مشت زر دیا کہا جلد ہمیں پار پہونچا اسد نے کہا یارو جلد چلو ایسا نہ ہو خواجہ عمرو آتے ہوں انکے سامنے کچھ نہ بن پڑے گا سب کو پھرنے جائینگے تین حصے دریا کو کشتی نے طے کیا تھا کہ کنارے سے نعرہ خواجہ کی آواز آئی سب نے دیکھا گھاٹ پر کھڑے ہوئے خواجہ غل مچا رہے ہیں او ملاح کشتی پھیر خبردار آگے نہ بڑھانا ایرج نے ملاح سے کہا جلد کشتی کو بڑھا ملاح نے کشتی کو بڑھایا عمرو نے پکار کر آواز دی او جوانمرد گو تم سب کی قضا آئی ہے حمزہ نے اپنے سر کی قسم دے کر بھیجا ہے کہ سب کو پھیر لاؤ میں بڑھنے نہ دونگا کسی نے جواب بھی نہ دیا جب عمرو نے دیکھا ملاح بہ تعجیل کشتی لیے جاتا ہے ایرج وغیرہ ہنس رہے ہیں ملاح سے کہتے ہیں جلد چلو کشتی سے اتر کر بھاگیں عمرو نے جو یہ معاملہ دیکھا آواز دی کہ او نالائقو آتا ہوں یہ کہکر جست کی گردن پر ملاح کے جا کر قائم ہوئے ملاح گھبرایا کہ یہ چل ماتس کہاں سے آیا گسیان گسیان کہہ کے ہاتھ جوڑے عمرو نے منھ کھول کے کہا کہ کھا جاؤں ہاتھ میں اسکے چاندی کے کڑے تھے خواجہ نے اس سے اتروا لیے کاندھے پر سے جست کر کے خشکی میں آئے کوڑا لیکر کھڑے ہوئے جو کشتی سے اترا دو کوڑے مارے فرمایا او جوانمرد گو حمزہ وہاں تڑپ رہا ہے تم یہاں چلے آئے اسد پر جیسے ہی کوڑا اٹھایا اسد نے کہا نانا جان میں انکے ساتھ نہیں آیا ہوں آپ کیواسطے چاندی لینے آیا تھا قربوس سے وہ تیر نکال کر حلہ حاضر کیے عمرو نے اسد کو گلے سے لگا لیا کہا تو نظر کردہ بزرگان جوان خوش آئین ہے بگڑی نور نظر یہ کفوان کہاں ہے جانکے پانی میں یہ تاثیر ہے پانی کا ہے کو اکسیر ہے اسد نے کہا میں دیکھ آیا ہوں آپ کو لے چلونگا عمرو نے سب سے کہا یارو بہتر بڑا کیا بدون حکم صاحبقران چلے آئے صاحبقران نے اپنے سر کی قسم دی ہے کہ ان سب کو واپس لاؤ ہمارے ہمراہ چلنا بلکہ صاحبقران کوچ کر کے بہت جلد تشریف لاتے ہیں اب میں آگے نہ بڑھنے دونگا سب نے طرف ایرج کے اشارہ کیا کہ ہم ان کے تعاقب میں آئے عمرو نے ایرج کو بھی سمجھایا کہ ای فرزند صاحبقران کے خلاف ہوگا اب پلٹ چلو ہمراہ صاحبقران

لشکر کشی مین شریک ہو وہان چلکر شوکت نمائی کرو میدان کارزار مین لڑو جو طرح سب اسپر راضی ہوئے کہ ہم حکم صاحبقران کے خلاف نہ کرینگے آپ کے ہمراہ واپس چلین گے اب شام قریب ہی دریا سے اُترنے مین تکلیف ہوگی کشتی بھی اُس پار جا چکی شب بھر اسی صحرا مین زیر نخل بسر کرین صبحکو آپ کے ہمراہ چلین اس رائے کو سب نے پسند کیا خواجہ بھی اسوجہ سے راضی ہوئے کہ دریا سے ڈرتے ہین زیر نخل فرش بچھایا صلاح یہ قرار پائی کہ سب سوئین ایک جوان پہرا دے تعداد زمانہ پہرہ قرار دے لیا عمرو نے سب کے واسطے فکر کھانے کی کی اول شب نورالدہر نے پہرا دیا داراب کو جگایا داراب کے بعد خورشید نے پہرا دیا بعد خورشید کے طہماس اُٹھے بعد طہماس کے اسد غازی بعد اسد نامدار سب کے آخر مین نوبت ایرج نوجوان کی آئی جب ایرج اُٹھ کے بیٹھے مرکب تو سازو یراق سے تیار ہی ایرج سوچا کہ صاحبقران مجھپر بگڑے اور حقیقت مین زمرد شاہ باختری میرے ہی ذات سے بچا باقی اس فساد کا مین ہوا یہ سب صاحب میری پیروی مین آئے مین جو پلٹے جاؤنگا بھی سب سرداران دست راست ہنسین گے آوازے کسین گے کہ بڑے بہادر بن کے گئے تھے بدون گرفتاری لقا واپس آئے آخر مجھے بھوا مین شرمندہ ہونگا چشمون کو کیا جواب دونگا مجکو دربار لقا مین جانا واجب و لازم ہی واپس جانے مین سراسر خرابی ہی یا چلکر اپنی جان دو یا لقا کی مشکین باندھکر سامنے صاحبقران کے لاؤ ورنہ ہمیشہ شرمندہ رہونگا یہ سوچکر ایرج نوجوان نے سلاح جسم پر آراستہ کیئے گرہ بن اشقر کی پشت پر سوار ہوئے یکہ و تنہا طرف ملک عروبیہ باختر کے چل نکلے دل مین یہی خیال ہی کہ اے ایرج یکہ و تنہا بارگاہ لقا مین جاکر شمشیر زنی کرون یا تو جان دون یا اُس خودسر کی مشکین باندھکر لاؤن جب ہی بدنامی مٹے گی ورنہ دشمن ہمیشہ ذکر کرینگے رو برو کہتے ہین کہ اپنے نانا کو بچایا کیا وقت بد تھا کہ جو ایسے نالائق کی سفارش کی اس ملحد نے دین اسلام کا بھی پاس نہ کیا مسلمان ہوکر مرتد ہو گیا جان دینا واجب و لازم ہی یہ دل سے باتین کرتا ہوا ایرج نوجوان بہ جستجوئے لقا جاتا ہی یہان بوقت سحر خواجہ عمرو جو بیدار ہوئے ایرج کو مع مرکب نہ پایا نورالدہر نے کہا کیون دادا جان آپ نے دیکھا ہم تو آپکے حکم کے پیرو ہین ایرج نے بانکپن دکھایا یکہ و تنہا چلے گئے اب جو جاکر یہ کریاس فروش بازاری کچھ کام کر گیا تو دربار مین بیٹھکر بلبلاے گا رب ہمکو بھی حکم دیجیے کہ اپنے کو دربار دودہ زنگی مین ہو پہنچائین اُسکی مدد کرین اسکو بھی خیال ہو کہ ہمارے معین و مددگار آگئے عمرو نے کہا آپ لوگ یہ خیال نہ کرین

ین جاکر ایرج کو واپس لاؤنگا تا یہ بارگاہ وودہ زنگی نہ جانے دونگا اگر یکہ و تنہا گھس گیا خدانخواستہ اُسپر کوئی اُفتاد پڑی تو باعث خرابی ہوگا صاحبقران زمان فرمائینگے کہ تمنے ایرج کو کیون جانے دیا یقین ہے لشکر صاحبقران بھی آتا ہے میرے سامنے اٹھالا بارگاہ کا روانہ کر چکے تھے کئی منزلین طے ہو چکی ہونگی بشوکت و لیاقت تشریف لائینگے مگر خبردار تم لوگ اس مقام سے جنبش نکرنا خدا چاہتا ہے تو مین ہمراہ لے کر ایرج کو آتا ہون نورالدہر وغیرہ کو بخوبی سمجھا کر عمرو نے بانداز عیاری ذات پر آراستہ کیے طرف ملک غروبیہ کے چلا مثل باد صرصر اڑا ہوا آتا ہے ایکدن اور ایک شب عمرو تلاش کرتا ہوا ایرج کو چلا گیا کہین راہ مین ایرج کو نہ پایا عمرو سوچا کہ راستے کے خلاف ہوا ایرج ادہر جانب سے گیا یقین ہے شہر غروبیہ مین ملاقات ہو خدا اُس شیر کی جان بچائے صبح ہوتے ہوتے عمرو نے گرد پاپوش در قلعہ غروبیہ پر جھاڑی دیکھا شہر رفیع و وسیع چالیس پھاٹک شہر کے ہر دروازے پر فوجین زنگیون کی فرو کش ہین بائیس لاکھ فوج کی جا بجا چھاؤنی ہے عمرو داخل شہر ہوا جو جانے لقا کے ہر مقام پر جاؤ سنجانی باختری ہمراہیان لقا بھی ایک جانب اُترے ہوئے ہین عمرو شہر کو دیکھتا بھالتا چلا آتا ہے حقیقت مین شہر آباد رعایا دلشاد رئیسون کی سواریان چلی جاتی ہین بازار کھلے ہوئے دوکاندار خرید و فروخت پر تلے ہوئے کمرون پر کسبیان لباسہائے فاخرہ پہنے ہوئے بیٹھی ہین ملازمان لقا خوشی خوشی پھر رہے ہین نئے نئے شہر مین آئے خاطرین لطف سے ہو رہی ہین جس جانب ملازمان لقا نکل جاتے ہین اہالیان شہر آنکھین بچھاتے ہین ہر ایک کا یہی قول ہے کہ یہ لوگ خداوند کے ساتھ والے ہین ان کے بڑے مرتبے ہین آٹھ پہر زیارت خداوند کرتے ہونگے جو جی چاہا تقریر کرا لی عمرو دیکھتا بھالتا بشکل خدمتگار در دولت وودہ زنگی پر آکے پہونچا دیکھا حاجب و دربان گھوڑے ہاتھی پالکی نالکی چوب دار لیساول درگہ سالار ایک زنگی سیہ رو دروازے پر بیٹھا ہے فرق زنجیر سنہری آراستہ عمرو چند عرصہ ٹھہر رہا جب دیکھا خادم و خدمتگار و چوب دار اندر جاتے آتے ہین عمرو بھی حاضر ہو کے اندر بارگاہ کے داخل ہوا آکر دیکھا لقا تخت نخوت پر تاج نکبت برسر پہلو مین بختیارک و یاقوت نتا و ضیغم وغیرہ اپنے اپنے مقام پر بیٹھے ہین ایک دنگل پر ملک وودہ زنگی دیو خصال عفونت مثال بیٹھا ہوا جھوم رہا ہے چار سو بیٹے رستم خان بن وودہ و سہراب خان و افراسیاب خان وغیرہ دنگل ہائے زرین پر بصد کبر و غرور ایک جانب داماد و پوتے تمام دربار وودہ و فرزندون سے بھرا ہوا ہے

ایک ایک مغرور متکبر پہلوان زبردست لقا بیٹھا تقدیرین بگھار رہا ہی عمرو ستون کی آڑ پکڑ کے کھڑا
ہوا دیکھ رہا ہی دربار دودہ کو دیکھکر ہوش اُڑ گئے دل سے کہتا ہی خدا انکی شر سے فرزندان و سرداران
صاحبقران کو بچائے یکایک دودہ زنگی طرف لقا کے متوجہ ہوا عرض کی یا خداوند یہ کون قوم
ہی جو قدرت سے سرکشی کرتے ہین ہین ان کے حالات کا بہت مشتاق ہون لقا طرف بختیارک
کے متوجہ ہوا کہا یہ شیطان درگاہ خداوندی بخوبی حال سلمانان سے ماہر ہی سب حال عرض کریگا
اپنے مقام سے بختیارک اُٹھا حال صاحبقران سامنے دودہ زنگی کے بیان کرنے لگا کہا
اسی بغیر خداوند یہ صاحبزادے فرزند نوشیروان فرمانروا نابکار جو بیٹھے ہین حمزہ ان کے باپ کا
ملازم ہوا انکی بہن مہر نگار کو نکالکر لے گیا باعث بربادی نسل کیان بی مہرنگار صاحب ہوئین
نوشیروان نے بڑی بڑی کدو کاوش کی تمام ملک قبضے سے نکل گئے جب وہ عاجز ہوئے تو ان
صاحبزادون نے خروج کیا ملک بملک پھرے ہر مقام پر شکست کھائی حمزہ کا دن بدن جلال بڑھتا گیا
قدرت نے انسکو سر پہ چڑھایا انکی خاطر سے ملک موروثی ترک کیا اب حمزہ کے اٹھارہ فرزند نامدار
ایک ایک صف شکن تیغ زن یا بچہ زار یا بچھتو چھپن سردار بادشاہ جلیل ہوا اب اُسکے کون مقابل ہو سکتا ہی
لیکن غلام کے نزدیک اگر ایک بلا لشکر حمزہ مین بھیجا ایک تدبیر مین سبکو غارت کر دون بھائی کو بھائی سے
لڑوا دون لیکن بقول شخصے ہر فرعونے را موسیٰ اُسکے سامنے میری کچھ نہین چلتی دودہ نے پوچھا
وہ بڑا کوئی بادشاہ عالیجاہ ہی بختیارک نے کہا بادشاہان جلیل اُسکے در دولت پر جبہ سائی کی آرزو
رکھتے ہین دودہ زنگی نے کہا کوئی بڑا پہلوان زبردست ہی بختیارک نے کہا جسپر انکی نظر توجہ ہو
اُسکو پہلوان بنا دین صدہا پہلوانون کو تعلیم کر دیا دودہ نے کہا آخر کوئی حکیم ہی بختیارک نے جواب
دیا بقراط جالینوس اُن کی شاگردی کی امید رکھتے ہین دودہ نے کہا ملک جی ہی کیا وہ دیو ہی بختیارک
نے کہا دیو انکے غلامان حلقہ بگوش دیو سپید دیکر تے ہین دیو بھی اُس ظالم سے ڈرتے ہین دودہ نے
گھبرا کر کہا آخر جن یا پری ہی بختیارک نے ہنس کر کہا جن اُسکے سایہ سے بھاگتا ہی پریون کو شیشۂ کلام
مین بند کرتے ہین کشندۂ ساحران لقب رکھتے قدرت تراش لی ہوشربا ایسا طلسم برباد کر دیا
افراسیاب سر پٹک پٹک کے مر گیا ہمارے پیر و مرشد کا کچھ نہ کر سکا دودہ نے کہا میرا اشتیاق بڑھتا
جاتا ہی اسی شیطان صاف صاف نہین بتلاتا اُس شخص کا نام لے بختیارک نے کہا اُن کے

نام مین یہ تاثیر ہی جہان پہلی مرتبہ نام لیا خواہ مشرق یا مغرب مین ہون انکو خبر ہوجاتی ہی کہ فلان محفل مین ہمارا
نام لیا گیا جہان دوبارہ نام لیا اُس محفل کیجانب وہ شخص منھ کرکے بیٹھتا ہی تیسرے مرتبہ کے نام لینے سے
وہ ظالم اُس صحبت مین آجاتا ہی اُسکا صحبت مین آنا ہی غضب خداوندی ہی کسی کا تاج ندارد کسی کا
اسباب لٹا کوئی بے سر ہوا کسی پر جوتیان پڑین دودہ نے کہا ملک جی دربار مین مابدولت کے کسی کی
مجال ہی کہ بے ادبی سے قدم رکھے یا بہ نگاہ کج دیکھ سکے مسخرہ پن نہ کرو نام بتاؤ یہان کسی کی مجال نہین
ہی کہ دربار مین مابدولت کے قدم رکھے پہلوان عالم برائے قدمبوسی حاضر ہوتے ہین یہ ملک غرو بیہ
باختر خارستان وکوہستان تھا میری برق شمشیر نے سرکشون کو جلا کر خاک کیا لڑ بھڑ کر اس اقلیم
کو پاک کیا جلد نام بتاؤ اشتیاق بڑھتا جاتا ہی بختیارک نے کہا نام نہ لونگا ایک قطعہ اہل زبان کا
سناتا ہون اُسکے مضمون کو سمجھ کر خاموش ہو رہیئے زیادہ تکرار نہ کیجیے وہ یہ ہی قطعہ دزدیست کہ زہر زدن
مار بد زدد؛ خال از رخ زنگی بہ شب تار بہ دزدد؛ پاپوش بہ دزدد زپے ہیک دوندہ؛ نعل از قدم اشہتر
رہوار بہ دزدد؛ دودہ نے کہا بڑا چور ہی بختیارک نے کہا چورون کا افسر جعلسازون کا بہتر دودہ نے
کہا ملک جی اب نام لو بہت مسخراپن نہ کرو میرے دربار مین کسی کی مجال نہین ہی کہ بے ادبی کر سکے بختیارک
مؤدب کھڑا ہوا کہا اے پہلوان دوران ای رستم زمان ہوشیار ہو جایئے مین نام لیتا ہون
دودہ نے کہا کیا قلعہ فتح ہوگا کہا فتاحی قلعہ آسان ہی نام لینا دشوار ہی بختیارک نے کہا آپکے
حکم سے نام لیتا ہون دودہ نے کہا برائے خدا نام لیجیے از حد اشتیاق ہی بختیارک نے چارون کونون
پر بارگاہ کے سلام کیا ایک ایک خدمتگار کو جھک جھک کے دیکھتا ہی دودہ حیران کہ یہ دیوانہ
کیا حرکتین کر رہا ہی کہا ارے جلد نام لے بختیارک نے کہا ذرا بگوش ہوش متوجہ ہو جیے شاید آپنے
سنا ہو سرہنگ سرہنگان بساط بنی آدم مولانا ے معظم ومکرم جامع الفضل والکرم دوزہ بے درنگ
قلعہ گیر بے جنگ یعنی کہ جناب فطرت مآب شیخ الاصحاب جب یہان تک بختیارک پہونچا دودہ زنگی
نے کہا ملک جی یہ نام لیتے ہو یا کتاب طولانی پڑھ رہے ہو بختیارک نے کہا سات جملے کا نام ہی ایک
ٹوٹا پھوٹا مجکو یاد ہی شہنشاہ اقلیم عیاری وبہز بردشت طراری نہنگ بحر خنجر گذاری تاجدار ممالک
مکاری وغداری عیار نامدار طرار وفرار خنجر گذار عمرو بن امیہ نامدار دودہ زنگی بے اختیار
ہنس پڑا کہا ملک جی ایک ساربان زادے کے نام کو تمنے اسقدر طول دیا تمنے ابھی تک عیار نہین

دیکھا وہ ساربان زادہ عیاری کیا جانے جیسا مین جری بہادر سردار ہون ویسا ہی میرا عیار بھی ہے یہ کہہ کر
حکم دیا شب آہنگ صبا رفتار کو جلد بلاؤ ملک جی دیکھین کہ عیار ایسے ہوتے ہین فوراً حکم ہوا
خواجہ عمرو ستون کی آڑ مین یہ باتین سنکر ہنس رہے ہین دل سے کہتے ہین کھوٹا بیٹا کھوٹا پیسا وقت پر
کام آتا ہے ہمارا داؤ تو کافرون پر ڈال رہا ہے کہ ایک دربار گاہ پر بلوہ ہوا سب نے دیکھا ایک عیار قنطورہ
زربفتی و پھتیا یہ ستر لاتی سے آراستہ کلاہ زرین بر سر نہایت چست و چالاک طرار و بیباک پانچ ہزار
عیار پشت پر اس کر و فر سے آکر بارگاہ مین پہونچا دودہ زنگی نے کہا اے شب آہنگ ملک جی
عمرو عیار کی بڑی تعریف کرتے ہین شب آہنگ نے کہا حضور بہت بجا ہے عمرو کی عیاریان جنہون
نے دیکھی سنی ہین غلام کے حال سے بخوبی ماہر نہین ہین امتحان ہو تو یقین آئے ہان ملک جی
فرمایئے حمزہ کو گرفتار کر لاؤن یا عمرو کی مشکین باندھون راہ مین جا کے دست برد کرون
بختیارک نے کہا آپ عمرو کو گرفتار کر لایئے صاحبقران سے ہم سمجھ لینگے ایک تدبیر مین سبکو مٹا دینگے
شب آہنگ نے کہا ابھی جاتا ہون عمرو کی مشکین باندھکر لاتا ہون اُسیوقت پایہ تخت خداوندی
کو بوسہ دیا بہانے عیاری سے آراستہ ہو کر یہ کہکے چلا کہ مین عمرو کو پکڑنے جاتا ہون یہ کہکر روانہ
ہو گیا عمرو گھبرایا کہ یہ تو بڑا تیز معلوم ہوتا ہے مین تو اس مقام پر ہون ایسا نہو لشکر مین جا کر میرے قا
پر دست انداز ہو وہان کسیکو خبر نہین ہے اب چلنا چاہیے یا وہ وہان گیا مین اس دربار کو لوٹ لون اسی فکر
مین عمرو کھڑا تھا کہ کیا تدبیر کرون دربار مین اپنا رنگ جماؤن کہ دربارگاہ پر بلوہ ہوا نعرہ شیر کی آواز
آئی زمین تھرائی دیکھا عمرو نے نقد روح روان قاسم عالیشان شہزادہ ایرج نوجوان درگہ
سالار کو مار کر مع مرکب بارگاہ مین گھس آیا لقا کو جو تخت پر بیٹھے دیکھا پکار کر آواز دی او بے حیا نامرد تو نے
مجکو سامنے مردان عالم کے شرمندہ کیا ورنہ ابتک لاشہ بھی سڑ گیا ہوتا او دودہ چور میرا تیری بارگاہ
مین آنا یہ بہتری اسی مین ہے کہ مشکین باندھکر میرے حوالے کر ورنہ تجھکو اور دربار کو خون سے لال کر دونگا
بدون اُسکی مشکین باندھے نہ پلٹونگا ایرج نے جو یہ کلام کہا دودہ نے دیکھا یہ جوان خداوند کو چور
کہتا ہے پہلوانون کو آواز دی اس جوان بے ادب کو لینا چہار جانب سے زنگیان سیاہ پر دو تیرہ درون
لینا لینا کہکے اُٹھے ایرج کو نہایت غصہ تھا پشت مرکب کرہ بن اشقر سے کود پڑا تیغ دودم سکندری
نیام انتقام سے کھینچا پیدل لڑتا ہوا طرف تخت لقا کے چلا چہار طرف سے ایرج پر تلوارین پڑنے

لگین لیکن ایرج نوجوان شیرانہ لڑتا ہوا جاتا ہے یہی قصد ہے کہ جان دون مگر اپنے کو قریب تخت لقا
پہونچاؤن لڑتا بھڑتا اسکو لیجاؤن جس زنگی نے ہاتھ اُٹھایا ایرج نے ہاتھ مارا اُسکے دو ٹکڑے
ہوئے کسی پر قبضہ ماردیا کسی کو اوجھڑ سیر کی دی بڑے بڑے پہلوان زبردست زنگیان دیو خصال
عفریت مثال ہاتھ سے اس صاحب جاہ و جلال کے واصل جہنم ہوئے عمرو کا کلیجہ منھ کو آگیا دل بھرا
گیا حیران ہے کہ اس معرکۂ عظیم سے اس شیر کی کیونکر جانبری ہوگی اگر ایک پہلوان مارا گیا چار اُسی مقام پر
موجود تھے عمرو نے دیکھا ایرج لڑتا بھڑتا سینہ سپر کیے ہوئے بات کا خیال قریب تخت لقا پہونچا
اور للکارا کہ او مرتد اُٹھ ابھی بہتر ہے کہ میرے ساتھ چل خطا تیری معاف کرادونگا ورنہ بذلت
تیری مشکین باندھ کے سامنے دادا جان کے لیجاؤنگا لقا نے جو دیکھا ایرج قریب آگیا ضیغم و
زنگال بے زخم کھائے بھاگے لقا نے ہاتھ تلوار کا مارا ایرج تو جان دینے پر آمادہ ہے بازھ بچا کے
کلائی پر ہاتھ ڈالدیا تلوار چھین کے پھینکدی کمر مین ہاتھ ڈالدیا اُٹھا لیا کل اہالیان دربار نے دیکھا
کہ ایرج نوجوان نے بصد شوکت و لیاقت لقا ایسے دیو خصال کو دست حق پرست پر بلند کیا لڑتا
ہوا لے کے چلا اُسوقت دودہ زنگی آوازین دے رہا ہے یارو جانے نہ دو خداوند کو بدذات لیے جاتا ہے
بڑے شرم کی بات ہے کہ اس مجمع عام سے گرفتار کرکے لیجائے جان بازی کرکے اس جوان کو قتل
کرو اگر نکلجائیگا بڑی بدنامی ہے اسوقت جملہ سرداران دودہ زنگی کا ایرج پر بلوہ تھا ایرج
نوجوان نہنگانہ و شیرانہ جنگ کر رہا ہے سب کا زخمی یہی چاہتے ہین جسطرح بنے اپنے خداوند کو چھڑالین
ایرج چاہتا ہے لڑبھڑکر قریب اپنے مرکب کے پہونچ جاؤن تو البتہ لڑتا بھڑتا نکل جاؤن آخر یہانتک
تلوارین پڑین کہ کمر زنجیر پر لقا کے ہاتھ پڑا اور زنجیر کٹی لقا گرا چہار طرف سے کافر ٹوٹے پڑے
اور ہاتھون ہاتھ لقا کو لے بھاگے عمرو کا کلیجہ پھٹ گیا کئی مرتبہ خنجر کھینچ کے جا پڑا اکثر زنگیون کو قتل
کیا ایرج کو بھی ثابت ہوگیا کہ خواجہ عمرو موجود ہین کئی مرتبہ عمرو نے آنکھ ملائی اشارہ کیا کہ اے نور نظر
اپنے کو اس مجمع سے نکالو جو تم نے کہا تھا وہ کرچکے خوب نام کیا بڑا کام کیا ایرج نے کہا یہ آپکی پرورش
کا باعث ہے اس دربار مین آج موت لیکر آئی ہے غلام زندہ نہ پلٹے گا لقا دستیاب ہوکے چھوٹ
گیا استادان سخنور نے اس داستان شوکت بیان کو بصد شد و مد تحریر فرمایا ہے کہ ماہ آسمان قاسم
نوجوان کو لڑنے مین دن تمام ہوا آفتاب عالم تاب نسیب شمشیر شہزادۂ والا قدر سے کاشانۂ

مغرب مین جا کے چھپا شاہ زنگبار مع فوج ثابت و سیارگان سپہر نیلگون فلک پر جلوہ فرما ہوا ایرج نوجوان
ابھی شدومد سے لڑ رہا ہی چار پہر رات بھی کٹی ایرج اسی طرح مصروف جنگ ہی حقیقت مین یہ شیر دریائے
جرأت کا نہنگ ہی بوقت سحر عمرو تو گلیم اوڑھ کے کنارے ہو گیا مگر انتہا کا قلق ہی دل سے باتین
کر رہا ہی کہ افسوس صد ہزار افسوس مین نور الدہر کو ناحق روک آیا اگر وہ یا بخون شیر اس
جنگ مین آ کر شریک ہوتے اسکو نکال لیجاتے اب کیونکر جاؤن کہان سے اس کے واسطے مدد گار لاؤن
قضائے کار اب بعد آٹھ پہر کے ایرج پر انتہا کا وقت تنگ کہ محراب زنگی داماد دودہ زنگی تیغ برق
مثال کھینچکر ہٹو ہٹو کہتا ہوا بڑھا قریب ایرج آیا ہاتھ تلوار کا مارا ایرج نے دم شمشیر پر او جھڑ ماری
کہ تلوار محراب کی ٹوٹ گئی نامرد کو شکست حاصل ہوئی اوپر سے ایرج نے ہاتھ مارا محراب نے سپر فولادی
کو چہرے کی پناہ کیا تیغہ برق تاب ایرج جو تڑپ کر گرا سپر کٹی محراب زمین پر گرا ایرج نے محراب
کو سائے مین تلوار کے لیا اگر ہاتھ مار دے تو سر محراب اڑ جائے محراب نے عاجز ہو کے
دونون ہاتھ اٹھا دیے ایرج کو رحم آیا کہ گرے ہوئے کو قتل کرنا شیوہ مردان عالم کا نہین
ہی ہاتھ روک لیا فرمایا ای محراب اٹھ جو بہادر مجبور ہوا اُس کو قتل کرنا ہمارا کام نہین ہی اور سپر و
شمشیر لا اب میرے تیرے مقابلہ ہو محراب اٹھ کر بھاگا اور سپر و شمشیر لایا جب قریب ایرج ہو چکا
ایرج نے للکارا ای محراب ہوشیار ہو جا محراب نے آواز دی مین تو غلام حلقہ بگوش ہوا آپ تو میرے
جان بخش ہین مجھکو چھوڑے لقا پر لعنت کی یہ کہکے گرد ایرج پروانہ وار پھرنے لگا ہر مرتبہ یہی نعرہ تھا لاکھ
جان آپ کے قدمون پر نثار ہی لکھا ہی کہ چالیس رفیق محراب کے شریک ہو کر لڑنے لگے ایرج نے
انکی تسکین پائی شدہ ہائے تحت الحنک پھاڑ کے زخمہائے سر باندھے ہی وہان زخم سے الامان الامان
کی آواز آتی تھی دودہ نے جو دیکھا کہ داماد میرا ایرج کو بچاتا ہی حکم دیا اس کا بھی سر کاٹ لو تمام
کفار نے بلوہ کیا چالیس فقا کی کیا حقیقت تھی فوج نے جو بلوہ کیا وہ بیچارے لڑ بھڑ کر سیر گلشن جنان
ہوئے محراب زخمون مین چور چور ہو کر زمین پر گرا آواز دی ای شہریار غلام نثار ہوا ایرج بیقرار ہو کر
جھپٹا کہ مین اپنے رفیق کو بچاؤن ملازمان دودہ نے بلوہ کر کے محراب کو اٹھا لیا دودہ نے حکم
دیا اسکو شفاخانے مین لیجاؤ علاج کرو جب صحت پائے گا تو پھانسی کا گو بر پلا کے اپنے مذہب مین
کر لینگے نمانے تو قتل ہوگا ایرج کو گرفتار ہونا محراب زنگی کا بہت شاق ہوا لڑتا بھڑتا ہوا بڑھا کہ

ہین رفیق کو چھڑاؤن وہیں پھر گذرے ہیں اس دربار کفر مدار مین لڑتے ہوے قبضۂ شمشیر ہاتھ مین جم گیا تمام
جسم تیرون سے چھنا ہوا ہر اعضا فوارہ بنا ہوا سر و پشت و پہلو زخمی لڑتے لڑتے آخر زمانہ گذرا یا توان
لڑکھڑاتے ہوے غش چلے آتے ہین لڑتا بھڑتا جو بڑھا چہار جانب سے تیر چلے ایک زنگی نے بڑھکر نیزہ
مارا شانہ ایرج کا نشانہ ہوا استخوان کو توڑکر سنان نیزہ گذر گئی ایرج نے ہاتھ مارا سنان نیزہ
ٹوٹ کر شانے مین رہ گئی ایرج نے اسکو کھینچا فوارہ خون کا جاری ہوا ایک بجیانے بڑھکر ہاتھ تلوار کا
مارا زخم سر بھی جو پارہ ہوا ایرج لڑکھڑاکر زمین پر گرا افراط زخمداری سے غش آگیا دودہ زنگی
نے اشارہ کیا اسکا سر کاٹ لو چند نامرد بڑھے اب تو عمرو کو تاب نہ باقی رہی گلیم اتار کر نعرہ کیا نعرہ عمرو

عمرم کہ کلاہ از سر قیصر بہ برم
تیغ و سپر و سبو و ساغر بہ برم
رنگ از رخ تخنک بد اختر بہ برم
در محفل خسروان چو گردم ساقی

اب بختیارک نے دیکھا عمرو ایک گوشے سے ظاہر ہوا جس زنگی
نے چاہا تھا کہ سر کاٹ لون عمرو نے سر سے گوپھن کھولا سوا پانچ سیر کا سنگ تراشیدہ و خراشیدہ
کلہ گوپھن مین رکھکر مارا کہ سر اسکا مع خود سر کا اڑ گیا عمرو گرد ایرج کے پھرنے لگا سنگ اندازی کررہا
ہے چاہتا ہے ذرا زنگیان سیاہ رو رکین تو مین جا کے ایرج کو اٹھا لون صاحبقران فرمائین گے
خواجہ تمھارے سامنے میرا نور نظر قتل ہو گیا تم نے کوئی تدبیر بچانے کی نہ کی ہائے کیونکر شہر کو جاؤن
علاوہ خیال صاحبقران عمرو نے بچپن سے ایرج کو مثل فرزندون کے پرورش کیا فنون سپاہ گری
تعلیم فرمائے صاحبقران بنایا مرتبۂ اعلی پر پہونچایا دل اندر سے ٹکڑے ہو رہا ہے دس بارہ زنگی عمرو
نے مارے کسی کو قریب ایرج آنے نہین دیتا چاند کا ٹکڑا زمین پر پڑا ہے بلبلا رہا ہے ایرج نے آنکھ کھول کر
دیکھا کہ خواجہ میرے گرد پھر رہے ہین پکار کر آواز دی جد عالی تبار آپ میرے واسطے کد و کوشش نہ کیجیے
جسطرح ہو سکے نکل جایئے والد ماجد سے آداب و تسلیمات عرض کر دیجیے گا جد عالی تبار امیر نامدار سے
عرض کیجیے گا کہ غلام آپکا بارگاہ دودہ زنگی مین بیکس و بے بس ہو کر مارا گیا الیقین کامل ہے بزرگ
ہمارے دعوی خون کرینگے رفقا بھی لڑین گے مرینگے خدانخواستہ اگر آپ پر کوئی چشم زخم آیا رکن
بارگاہ صاحبقران گر جائیگا ہم ایسے ہزارون خدمت گذار ہین آپ جان لشکر صاحبقران عالی جاہ
ہین عمرو ان کلمات حسرت آیات ایرج پر چیخین مار کر رویا کہا ای نور نظر دل نہین مانتا کہ تمکو چھوڑ کے
چلا جاؤن تم نے آج وہ کام کیا اگر رستم و اسفندیار ہوتے حلقۂ غلامی کان مین ڈالتے جو تمنے زبان سے کہا

تھا وہ کیا اکیلے آکر لقا کو اُٹھا لیا مجمع سے نہ نکل سکے دودہ زنگی نے غصے مین آواز دی ارے او
نامرد اس عیار کا سر کاٹ لو چہار طرف سے زنگی بلوہ کرکے چلے اب عمرو گھبرایا تیغ بھی مار رہا ہے زنگیون
کو للکار رہا ہے دل کو طرف پروردگار کے رجوع کیا کہ ای مسبب الاسباب اس شیر کو بچا تا مجکو سامنے
صاحبقران کے زرد رو نکر نا بیقرار ہو کر جو عمرو نے دعا کی تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا ایک پنجہ چمککر
گرا ایرج کو دربار سے دودہ زنگی کے اُٹھائے گیا اب عمرو ایک جانب بھاگا یہ تو ظاہر ہے کہ نہین معلوم
دشمن لے گیا یا دہشت بہر نوع اسوقت تو جان بچی وہ حافظ حقیقی وہان بھی دشمن سے بچائے گا
عمرو لڑتا بھڑتا جلو خانے مین آیا ایک زنگی کو دیکھا گھوڑا ایرج کا لیے جاتا ہے عمرو کا دل بیقرار
ہو گیا جھپٹ کر اُس سیاہ رو کو خنجر مارا وہ تو لڑکھڑا کر گرا عمرو جست کرکے پشت کرہ بن اشقر پر سوار ہوا
کرہ کی بھی آنکھ سے آنسو جاری تھے عمرو نے زبان جنی مین کہا ای مرکب اصیل آقا تیرا زندہ ہے بیقرار نہو
مجکو مجمع کا فران سے نکال لے چل یہ جو عمرو نے زبان جنی مین کہا کرہ بن اشقر نے کنوتیان بدلین طرارے
بھرنے لگا ہر چند زنگیون نے گھوڑے دوڑائے گرد کو بھی نہ پہونچے عمرو مرکب اڑاتا ہوا نکلگیا یہان اسد
و نور الدہر وغیرہ بخوف عمرو اُسی صحرائے ویران مین زیر نخل بیٹھے ہین بھوکے پیاسے سب نے کہا اگر
یہان سے چلے جائین تو خواجہ کے خلاف ہو گا صاحبقران زمان نے اپنے سر کی قسم دیکے بھیجا ہے
کھانے کی کیا تدبیر ہو اسد نے کہا اسی واسطے پیشہ قزاقی سالہا سال کرے تب نام سپاہ گری کا لے
تم سب شاہزادے ہو بھوکے پیاسے مرجاؤ گے ہم ابھی تدبیر کرکے لاتے ہین یہ کہکر اسد غازی
اُٹھے سامنے ایک قریہ تھا اسمین جاکر زمیندار کو آواز دی زمیندار نکل آیا جمال باکمال دیکھ کر
حیران ہو گیا کہا حضور کیا حکم ہوتا ہے اسد نے مشت زر نکال کر دیا کہا ایک بکرا اسقدر چانول ایک
دیگچہ برائے چند ساعت ہمکو ضرور ہے زمیندار نے خوشی خوشی بڑا دیگچہ گھر سے نکالا چانول استعمالی دو
بکرے نہایت معقول سر پر مزدور کے لدوا کر اسد کے ساتھ کئے یہان سب منتظر تھے دیکھا اسد مع
سامان آکر پہونچے سب خوش ہو گئے اسد نے مزدور سے چولھا بنوایا بکرے ذبح کیے پلاؤ پکنے لگا
لکڑیان گیلی ہین آگ نہین سلگتی کبھی نور الدہر پھونکتے ہین کبھی داراب قریب آتے ہین یہ
شہزادگان والا قدر کبھی ایسا اتفاق کاہے کو ہوا تھا بھوک کی بتیاں مین چہرے سرخ آنکھون
سے آنسو جاری عارض تمتمائے ہوئے پسینے پسینے سب اپنی جان سے بیزار ہین دہ سامنے سے ایک

فقیر پیدا ہوا جب قریب آیا کہا اے شہزادگان والا قدر آپ لوگون پر یہ بجا امیدوار ہون کہ نام نامی سے آگاہ فرمایئے طہماس نے سب کے نام بتائے اتنے فقیر بیٹھ گیا کہا داتا یہ فقیر بینوا خدمتگذاری کرے سب کو غنیمت ہوگیا فقیر نے سلیقہ سے بیٹھکر لکڑیان لگائین نمک اپنے پاس سے ملایا تھوڑی دیر مین پلاؤ تیار ہوا دیگچہ اُتار کے سامنے رکھا داراب نے کہا کوئی ظرف نہین کاہے مین کھائین اسد نے کہا سیاہپون کے لیے سب سامان مہیا ہی یہ کہکے نخل سے پتے توڑے اُنکو لاکر پھیلا دیا تنکون سے گانٹھ کر تیری بنائی اُسپر پلاؤ اُنڈیل دیا کوئی دیگچے مین کھار ہا ہی کسی نے تیری پر نکالا اسد کو دعائین دے رہے ہین خوالدہر فرمار ہے ہین ظاہر مین تو اسد دیوانہ ہی اسکی وجہ سے کھانا نصیب ہوا فقیر مگس رانی کر رہا ہی چھاگل مین پانی لایا شہزادون کو پلایا یہ سب جوانان صف شکن جب سیر ہو کر اُٹھے آنکھون کے نیچے اندھیرا آیا لڑکھڑا کے گرے بیہوش ہوئے فقیر بے پیر نے آواز دی منم شب آہنگ صبا رفتار عیار دو دہ زنگی گذارش کر چکا ہون یہ بختیارک سے وعدہ کر کے چلا تھا اس صحرا مین آکر ان شیرون کو پایا خیال مین آیا مقدمۂ تقدیر خداوندی ہی کہ ارا کین لشکر حمزہ بلا کدوکاوش مل گئے جب سب بیہوش ہوئے اب سوچا کہ کسکو لیجاؤن کسکو چھوڑون سب بے مثل و بے نظیر ہین آسمان صاحب قران کے ماہ منیر ہین آخر یہ سوچا کہ ان سب کو نہ لیجا سکون گا سب کے سر کاٹ لو بختیارک کو بھی معلوم ہو کہ ایک ہی عیاری مین لشکر حمزہ کا خاتمہ کر دیا تلوار کھینچکر چلا پہلے قصد ہوا کہ اسد ہی کا سر کاٹون یہ جوان سب مین مغزز و مکرم ہی قضائے کار یہ ہیجا قصد کر کے چلا ہی کہ صحرا سے گرد اُڑی عمرو کرہ بن اشقر پر سوار آکر ہو یدا دور سے دیکھا شب آہنگ صبا رفتار جوانان عالی وقار کا سر کاٹا چاہتا ہی بیقرار ہو کر نعرہ کیا او ہیجا کیا کرتا ہی منم مہر سپہر عیاری و نہر بر دشت طراری عمرو ہیونکہ دور تھا گوپھن کو جنبش دیکر کہا او شب آہنگ ایک کا بھی اگر مو ئے جسم میلا ہوا سر اُڑا دونگا یہ کہکر عمرو نے پتھر مارا شب آہنگ کو خوف جان ہوا جست کرکے الگ ہوا عمرو نے جست مرکب سے کود اغنچہ کھینچ کر شب آہنگ پر جا پڑا آپسمین غنچہ چلنے لگا شب آہنگ بھی بلائے روزگار ہی چوٹ نہین کھاتا آنکھین لڑی ہوئین چھوٹ کے ہاتھ چل رہے ہین ایک مقام پر شب آہنگ نے بیچ کر پالٹ کا ہاتھ مارا عمرو نے جست کی غنچہ تو خالی دیا شاخ نخل سر پہ پڑی عمرو تیورا کے زمین پر گرا شب آہنگ نے داروے بیہوشی اُڑادی عمرو بیہوش ہوا اب شب آہنگ

صبا رفتار نے عمرو کو ایک نخل سے باندھا ہوشیار کیا کہا کیون ساربان زادے عیاری اسکا نام
ہے اب تمھارا بھی سر کاٹ کے لیجاؤنگا عمرو نے کہا اے شب آہنگ مین نے تجھ ایسا عیار نہین دیکھا
مجھے کھولدے مین تیرا شاگرد ہوتا ہون شب آہنگ نے کہا او ساربان زادے مجھکو دھوکا دیتا
ہے یہ کہکے تیغچہ کھینچکر چلا کہ عمرو کا سر کاٹ لون اب عمرو بیقرار ہوا دعائین مانگنے لگا قضاے کار
نقابدار زرین پوش مع اپنے عیار کے صحرا مین شکار کھیل رہا تھا دور سے عیار کی نگاہ پڑی
کہا اے شہریار غضب ہوا عمرو کو کوئی عیار قتل کرتا ہے قریب پہونچ چکا ہے نقابدار نے جو پلٹ کر دیکھا
دور سے نعرہ شیرانہ کیا خبردار او مکار کیا کرتا ہے شب آہنگ نے کہا نقابدار کوس بھر یہ ہے جبتک
یہان پہونچے گا عمرو کا تو سر کاٹ لون نقابدار نے آواز دی او ملعون مجھکو دور سمجھا ہے کمان کیانی
دوش سے اُتاری تیر چلے مین جوڑا سیسر کمان کا کرو کا شب آہنگ سہما چلا کے بھاگا گوشہ صحرا
مین ایک نخل تھا بھاگ کر اُسکی آڑ مین چھپا نقابدار نے تیر مارا بیخ نخل کو توڑ کر پار گذر گیا
شب آہنگ یہ زور بازو دیکھ کر بھاگا عیار نقابدار نے پیچھا کیا شب آہنگ نے جی کا سمجھا کہ
جسکا سردار ایسا زبردست ہے عیار بھی بلاے روزگار ہوگا عیار شعل برق جہندہ چھپیا شب آہنگ
بخوف جان صحراے خارستان مین گھس گیا عیار نے حقہ آتشبازی مار دیا جنگل مین آگ لگ گئی شب آہنگ
الامان الامان کرتا ہوا بھاگا دامن دگریبان کو بجھاتا ہوا منھ بھی نامرد کا جھلسا جنگل تمام
جنگل سے نکل کر بھاگا عیار پلٹا آواز دی او نامرد دنیا بھی تو اکیلا تھا مقابلے مین نہ ٹھہرا شب آہنگ
نے پلٹ کر جواب بھی نہ دیا دل سے کہتا ہوا چلا کہ ان مسلمانون کی مدد غیب سے ہوتی ہے نہین معلوم یہ
نقابدار مفلوک کون ہے کس زور شور سے تیر مارا بیخ نخل کو توڑ کر پار گذر گیا یہ کیا بھید ہے کہ سر پر
سایہ فگن باز سفید ہے عیار نے آکر خواجہ کو کھولا کہا اس منھ پر دعوی عیاری ایک عیار نے مشکین
باندھ دین کچھ نہ ہو سکا زنبیل وغیرہ مجھکو حوالے کیجیے میرا آقاے نامدار نقابدار عالی مقدار بابہاے
صاحبقران نامدار ہے گا مین زنبیل وغیرہ کا خواستگار ہون عمرو نے کہا اے عیار طرار مین بیچارہ
غریب محتاج زنبیل کیا چیز ہے اگر گلیم کا خواہان ہو ایک کملی خرید دون مجھ ایسے فاقہ کش سے
کلام کرنا بیکار ہے البتہ احسان تمھارا فرزندان صاحبقران سیر ہو نقابدار نے عیار کو منع کیا کہ
بزرگون سے ایسے کلام کرنا مناسب نہین ہے اے خواجہ میری جانب سے صاحبقران زمان کو

آداب و تسلیمات عرض کرنا جہانتک ہوسکے سمجھانا کہ یہ غلام بے ادبی کرنا نہیں چاہتا ہے سر میدان میرے
آپکے مقابلہ ہو کوئی امتحان قرار پاجائے عمرو نے کہا اے نقابدار بہادر حمزہ سخن ناشنوے میرا کہنا نمانے
گا مین عرض کرون جملہ فرزندان حمزہ باہناے مذکور کے خواہان ہوے حمزہ نے لڑبھڑ کر سب کو
زیر کیا امین کسیر صاحبقران کو گمان ہوا ایک ایک کو دو دو مرتبہ زیر کیا دارائے ہند لندھور بن
سعدان نے ملک برہما مین بے زیر ہوے اطاعت کری تھی ہمیشہ بلبلاتے تھے کہ مین صاحبقران سے
زیر نہین ہو علمشاہ کو بڑا گھمنڈ تھا قویل ہندی و ویل ہندی کو مار کر اپنے ہوش مین نہ تھے
ہر روز یہی کہا کرتے تھے کہ مجھ ایسا جسکا فرزند ہو وہ جا کر خانہ کعبہ مین نہ بیٹھ رہے باہناے صاحبقرانی
ہم کو حوالے کر دین ہم جنگ نوشیروان کو سمجھ لینگے سنتے سنتے حمزہ عاجز ہوا جسطرح سے بن پڑا
لشکر سے جدا ہوا اپنے کو ملک عدن مین پہونچایا دیوانہ سعد کرکنگ عدنی بنکر سب کو زیر کیا رستم
کی بھی مشکین باندھیں لندھور کے گرز کھانے جس فن مین جسکو ناز تھا اسی فن مین اسکو زیر کیا مالک کا
نیزہ نکالا کیونکر عرض کرون کہ حمزہ بدون مقابلہ وہ اشیاے نادرہ کہ جسکو ساٹھ برس جہاد کر کے
حاصل کیا یون بآسانی حوالے کر دین نقابدار نے فرش بچھوایا نورالدہر وغیرہ بھی ہوشیار ہوے
بار احسان نقابدار سے سر جھکے جاتے ہین جلالت نقابدار دیکھکر سب گھبراتے ہین دل کہتا ہے کہ ہم
سب کا افسر رعب و دبدبہ ہے سطوت صولت کلام فصاحت بلاغت چند ساعت بیٹھکر ان سب کی
دعوت بہ لطف و تمام کی سامان حجابہ ہمراہ ہے سترہ لاکھ دیوان قاف ساتھ رہتے ہین بارہ ہزار
سرداران صف شکن بارگاہ زربفتی جسمین کئی سو ستون گل بجواہر نہایت رعنائی و زیبائی اُس بارگاہ
فلک اشتباہ مین ان شیران دشت نبرد کو لا کر داخل کیا سب سے زیادہ اسد نامدار کی خاطر کی ہر
ہاتھ آنکھون سے لگائے اسد بگڑے جاتے ہین نقابدار کا یہ جواب ہے کہ مین آپ سے مقابلہ نہین کر سکتا
ساقی بچے آکر حاضر ہوے دیوزادے بھی خدمت مین حاضر ہین نقابدار جب باہناے صاحبقرانی
کا ذکر کرتا ہے اور تو سب شہزادے سر جھکا لیتے ہین مگر اسد نامدار جواب دیتے ہین کہ اے نقابدار
بہادر ہم نے تم کو آگاہ کیا اگر ناجان سے جنگ منظور ہے حقیر ابھی موجود ہے جسطرح مزاج مین آئے
امتحان کر لیجیے دو مرتبہ مدد کی اگر احسان جتلاتے آئے ہو جو کچھ حکم ہو اسکی اُجرت حاضر کرون
نقابدار نے کہا وہ بھی بترک ہے اب جلسہ آراستہ ہوا نقابدار خود اٹھ کر اشیاے

نادرہ ایک ایک کے آگے پیش کر رہا ہی پردہ ہاے بارگاہ اُٹھے ہوئے دیوزاد اُترے ہوئے ہین کل
سرداران نقابدار خدمتگذاری مین ان سب کی مصروف ہین بلکہ نقابدار پوچھ رہا ہی کہ ای
شہزادہ نورالدہر ہماری کمان تمنے خدمت مین صاحبقران کی ہیونچائی جو باغ مین اُس
بلاے سیاہ کے ہم نے پیش کی تھی نورالدہر نے جواب دیا کہ جب سے ابھی تک لشکر مین جانے کی
نوبت نہین آئی یہ ذکر تھا کہ لشکر نقابدار مین ایک غریو بلند ہوا بارگاہ سرنگون ہزارہا دیوزاد کے سر
کٹ کٹ کر گرنے لگے صدہاے مہیب کان مین آئین بگیر و بہ بند کی آوازین بلند ہوئین نقابدار نے گھبرا کر
کہا ای شاطر دریافت تو کر یہ کیا معرکہ ہی کیسا ہنگامہ ہی عیار گیا چشم زدن مین پلٹ کر آیا عرض کی ای
شہنشاہ گیتی ستان سہراب بن قہقہا سہ چشمی بارہ لاکھ فوج پردہ ظلمات سے جمع کر کے براے
مقابلہ ملکہ قریشہ جاتا تھا آپ کے ہاتھ سے کئی مرتبہ شکست کھائی تھی یہ خبر جو اسکو دریافت ہوئی
کہ لشکر نقابدار زرین پوش فروکش ہی غفلت مین آپکے لشکر مین آپڑا چونکہ سب کمرین کھول چکے
تھے کئی لاکھ نرہ ہاے دیو مارے گئے لشکر بیسامان شکست ہی یہ سنتے ہی غصے سے نقابدار
کا چہرہ سرخ ہوا قبضہ شمشیر پر ہاتھ ڈالا بقہر و غضب تمام اُٹھا نورالدہر وغیرہ سے کہا آپ صاحب
مصروف صحبت عیش رہئے مین اُسکو سزا دیکر حاضر ہوتا ہون ان شیرون نے جواب دیا آپ ہمارے
محسن ہین کیونکر ممکن ہے کہ ہم جلسہ عیش مین بیٹھین ہم بھی آپ کے ساتھ ہین نقابدار تو نکلتے ہی مرکب
سہ چشمی پر سوار ہوکر مصروف جنگ ہوا داراب و خورشید و نورالدہر و اسد و طہماس
بھی گھوڑون پر سوار ہوکر معرکہ جنگ مین آئے دیکھا کہ سہراب بن قہقہا نے قیامتین برپا کی ہین
دوسو گز کا قد و قامت چوب دست آہنی جسمین سات زنجیرین ہر ایک زنجیر مین سو سو من کا پتھر نصب
کیا ہی اسی حربے کو چقماق جادو کہتے ہین جب اُسکو گردش دیتا ہی دس دس دیوزادون کے
سر پھٹ جاتے ہین خوف سے دیوزاد اُسکے مقابلے مین نہین آتے ہین بارہ لاکھ لشکر جنگی غفلت
مین جو آپڑا سنبھلتے سنبھلتے کئی لاکھ دیو مارے گئے لشکر مین نقابدار کے خون کے دریا بہے
نقابدار نے آتے ہی نعرہ شیرانہ کیا سہراب بن قہقہا کو للکارا او ملعون بھگوڑے روسیاہ ہمیشہ
بھاگ کر پردہ ظلمات مین چلا جاتا ہی ہمیشہ سرکشی دکھاتا ہی آکر ہم سے مقابلہ کر ہمیشہ غفلت کا جویا
رہتا ہی وہ باپ تیرا قہقہا ہماری جنگ کو ہنسی سمجھا تھا کئی مرتبہ لشکر کشی کر کے آیا شکستین

کھائین مجکو حوصلہ باقی ہی یہ کہکر شمشیر برہنہ لشکر دیو ان پر جا پڑا بارہ ہزار سرداران نقابدار جوانان
زرہ پوش بصد جوش و خروش جاکر گرے لڑنے لگے نورالدہر و داراب وغیرہ بھی تلوارین کھینچ کر
آپڑے ہر چند چاہتے ہین کہ اپنے کو قریب نقابدار پہونچائین ممکن نہین ہوتا نقابدار نے جاتے ہی
دریاے فوج مین غوطہ مارا اُس دریاے تہار فوج دیوان مین شناوری کر رہا ہی یہ لوگ دیوبند
دیوکش مین صد ہا مرتبہ پردۂ قاف مین جاکر لڑے دیوان قاف سے معرکہ پڑے مگر طرز جنگ نقابدار
دنیا سے نرالا ہی اول تو مقدمہ عجائب و غرائب یہ ہی کہ باز سفید سر پر سایہ فگن جس طرف نقابدار
جاتا ہی مثل ہمزاد ہمراہ یا جسطرح شمع کے گرد پروانہ پھرتا ہی چرخ مار رہا ہی نقابدار جس دیو پر
جا پڑا دیو نے حربہ کیا نقابدار بہادر گھوڑے سے کودا حربہ کو اُس کے روکا جھپٹ کر ہاتھ
مارا کمرگاہ پر تلوار پڑی دیو خونخوار مثل خیار تر دو ٹکڑے ہوا اگر دیو کی بیاض گردن پر ہاتھ
مارا تو اُس کافر کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اگر کوئی لپیٹ پڑا کولے پر لاد کر اسکو مارا چھاتی پر چڑھکر
اُسکا سر کھینچ لیا نورالدہر و اسد حیران طرز جنگ نقابدار مین جس مقام پر زیادہ مجمع دیکھتا
ہی صفین درہم برہم کرتا ہوا اُس غول مین اپنے کو پہونچاتا ہی مجمع دیوان متفرق کیا افسرون کو
تاک تاک کے مارا اسی فکر مین ہی کہ جاکر سہراب بن قہقہا کو مارون کسی کا حوصلہ نہین پڑتا کہ
اُس عفریت خونخوار کے مقابلے مین جاے جس مقام پر چقماق جادر لیکر جم گیا اُس حربۂ بے پناہ
کو گردش کی سو دو سو کے سر پھٹ گئے وہ چوبدست گران سنگ زنجیر ہاے آہنی اُسمین نصب
سو سو من کے پتھر اُسمین لگے ہین جسپر پتھر پڑا کسی کا سر پھٹا کسی کا ہاتھ ٹوٹا کسی کے استخوان کے
ٹکڑے ہوئے ہر صف مین یہی غلغلہ ہی کہ سہراب بن قہقہا نے پرے کے پرے درہم و برہم
کر دیے میدان لاشہاے دیوان سے بھر دئے اس غفلت مین وہ بے حیا آپڑا تھا کہ سنبھلنا
اس لڑائی کا دشوار تھا مگر نقابدار عالیمقدار اس زور سے جاکر گرا کہ دیوزادون کو بھاگنا
مشکل پڑ گیا اگر چاہتے ہین کہ بھاگ کر نکل جائین تو دیوان ملازمان نقابدار کلہاڑے زاغنول
آرہ ہاے پشت نہنگ ہاتھون مین لیے ہوئے ہوا پھاڑ رہے ہین اول مین تو ہزارون مارے گئے اب
نقابدار نے جنگ رستمانہ کر کے لڑائی کو سنبھالا اپنے افسر کی رستمی دیکھ کر یہ بھی سب سنبھلے ہین
جسنے بھاگنے کا قصد کیا جھپٹ کر اُس کا سر کاٹ لیا سہراب بن قہقہا جنگ نقابدار دیکھکر

لرزان و ترسان چاہتا ہو بھاگ کر نکل جاؤن نقابدار کا مقابلہ نکرون نورالدہر کا قصد ہو کہ جان دون مگر بڑھکر سہراب بن قہقہا سے لڑون اسد و داراب بھی اسی فکر مین ہین کہ سہراب سے لڑین نقابدار کو شوکت دکھائین مگر جنگ نقابدار سے سب عاجز ہین جس صف پر پہونچا ہنگامہ ڈال دیا دو دو دیوزادون کو ٹکر اٹکراکے مارا جب جاتا ہو افسر کو تاک لیتا ہو دو پہر کامل تلوار چلی قلب لشکر مین سہراب مصروف جنگ تھا گرد اسکے ہزار ہا لاشے پڑے ہوے چقماق جادو کی گردش قتل دیون کی کوشش کہ سامنے سے نعرہ نقابدار زرین پوش ہوا املا زمان سہراب بھی اسی مقام پر جم گئے ہین اپنے افسر کے ساتھ لڑ رہے ہین ایک جانب سے اسد نامدار کا نعرہ ہوا ایک جانب سے شہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان پہلو مین ہزبر بیشہ کانگان صاحب ساطور گران طہماس بن عنقوکیل دیو پر ور ساطور بہفت صد منی سے جنگ کرتا ہوا آتا ہو یہی قصد ہو کہ نورالدہر کو قریب سہراب بن قہقہا پہونچائین ہمارے آقا کے ہاتھ سے یہ عفریت خونخوار و اصل جہنم ہو ایک جانب سے اسد نامدار کا بھی یہی قصد ہو کہ بڑھ کر اسکو مارون داراب کشور کشا تیغ سینہ سپر کر دیا لاش پر لاش گرا دی اسوقت اس مقام پر انتہا کی شمشیر زنی و صف شکنی ہوئی سہراب کے حواس پراگندہ کہ فرزندان حمزہ قیامت کے ہین دیوان قاف سے بیخوف لڑ رہے ہین زخمہاے کاری سرون پر کھائے میدان کارزار سے قدم نہ ہٹائے بڑھتے ہی چلے آتے ہین نقابدار تک کوئی نہین پہونچا ہو قلب فوج مین زور شور سے لڑا دل فوج کے ہلا دیے نعرے پر نعرہ کرتا ہوا دم جرأت کا بھرتا ہوا قریب سہراب بن قہقہا پہونچا نورالدہر و اسد و داراب اسکی فوج مین الجھ گئے ہر چند قصد کرتے ہین کہ اس بلوے سے نکلین لوہے کی دیوارین ہین دیوار ہاے سنگ شکست ہونا دشوار ہر چند جوانان صف شکن نے جانبازی و سرفروشی کی اسد نامدار نے کئی افسران نامی مارے مگر قریب نقابدار نہ پہونچ سکے نقابدار جب قریب سہراب بن قہقہا پہونچ چکا کنیت مرکب سہ حشمی سے کود پڑا للکارا او نامرد تو بیدل ہو مین بھی پیدل ہو کے مقابلہ کرونگا اس شوکت نمائی پر ان جوانان صف شکن کے ہوش اڑ گئے دیکھ رہے ہین کہ آستین و مال کیے ہوے بجرأت و شوکت سہراب بن قہقہا کو للکار رہا ہو اس حربے بے پناہ کو اُس نامرد نے گردش دی مٹا دینے کی کوشش کی جب نقابدار پر سہراب نے حربہ رہا کیا فوج دیوان مین الامان الامان کا غل تھا

نورالدہر وغیرہ دعائین کر رہے ہین کہ اے مالک بے نیاز رب کارساز نقابدار کو اس حربے بے پناہ سے
بچانا لیکن نقابدار نے گرد اسپر کا سر پہ کھینچا زیر گلہاے سپر غنچہ ہو کر بڑھا جب حربہ سہراب کا
چل گیا نقابدار نے ہاتھ تلوار کا مارا دو زنجیرین قلم کین دو پتھر گران سنگ مثل برج کوہ کنگر گرے
جیسے پتھر پڑا اُسکا سر پھٹ گیا نقابدار نعرہ کر کے مثل برق چمکا ہر ایک خرد و کلان نے دیکھا کہ نقابدار
نے دو زنجیرین کس زور شور سے کاٹین کہ کافرون کے رنگ کٹ گئے سہراب نے پھر بڑھ کر حملہ
کیا نقابدار اسی طرح تیغہ برق تاب کھینچکر بڑھا تین حملون مین ساتون زنجیرین کاٹین غل ہوا
کہ ساتون زنجیرین قلم ہوئین اب صرف چوب دست ہاتھ مین سہراب کے رہ گئی چیخ دیتا ہوا سہراب
بڑھا نقابدار نے اسی طرح گرد اسپر کا سر پہ کھینچا نورالدہر و اسد کو تاب نہ باقی رہی پکار کر
آواز دی اے نقابدار ہم سب تیری جرأت کے قائل ہوئے تو نے سنا ہو گا صاحبقران
اعظم نے اپنے قانون مین تحریر فرمایا ہے کہ دیو کے حربے کو خالی دینا چاہیے مناسب نہین ہے کہ حربہ
دیو کو روکے صاحبقران زمان اٹھارہ برس پردہ قاف مین رہے چھتیس پردے فتح کیے
تحریر فرماتے ہین کہ مین نے دیو کے حربے کو نہین روکا اے نقابدار براے خدا اپنے کو بچا بیا ڑ کا روکنا
مناسب نہین ہے نقابدار کو شوکت نمائی منظور ہے کسی کے کلام نصیحت انجام کا جواب نہ دیا پلٹ کے
بھی ادھر نہ دیکھا اسی طرح گرد اسپر کا کھینچے ہوئے سامنے سہراب کے کھڑا رہا سہراب نے
بقوت تمام وہ چوب دست سر پر نقابدار کے لگائی نقابدار نے اس پہاڑ کو سر پر روکا تڑاقے
کی آواز ہوئی کہ زمین تھرا گئی تتق گرد بلند ہوا معلوم ہوا کہ نقابدار پر کیا گذری مگر سہراب
نے پیچھے ہٹکر آواز دی زہ م و دست کردم مارا اور تمام کیا اب اگر خاک چھانو گے ہڈی بھی نقابدار
کی نہ ملے گی نورالدہر و اسد مثل تصویر تصور خاموش دل مین محبت نقابدار کا جوش
یہی ہر ایک کا قول ہے کہ جوش جرأت نے نقابدار کی جان لی عیار نقابدار نے جو یہ معاملہ
حیرت افزا دیکھا چیخ مار کر رویا چھاگل مین پانی لیکر دل گرد مین گھس پڑا گرد گرد کے
چرخ مارا پانی کے چھینٹے دیے گرد بیٹھی سب نے دیکھا نقابدار اسی طرح کھڑا ہوا ہے ضرب چوب دست
سہراب سے تا بزانو غرق زمین ہو گیا زور بازو مین فرق نہین آیا گلہاے سپر مرجھاے سپر
رو گردان سیاہی اڑ گئی عیار نے منہ پر نقابدار کے پانی کا چھینٹا مارا عرض کی کہ آقاے نامدار

ومولاے قدرشناس اگر آپ زندہ ہین تو آواز دیجیے حریف لاف وگزاف کر رہا ہو جب دو چار چھینٹے عیار نے لگاے نقابدار بہادر نے آنکھ کھولدی دیکھا فرزندان صاحبقران تعریفین کر رہے ہین اسد نے بڑھکر آواز دی اہو نقابدار بہادر کیا کار نمایان کیا نام جرأت رستم واسفندیار صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلط مٹا دیا حقیقت مین تیرا کوئی نظیر نہین ہو اس زور کا ذکر حضور صاحبقران سے کرینگے نقابدار طبقہ زمین کا لیکر نکلا للکارتا ہوا طرف سہراب کے بڑھا سہراب نے پھر وار کیا نقابدار نے آڑے کھڑے ہوکر کلیجہ جو بدست بر ہاتھ ڈالدیا بقوت تمام جھٹکا مارا اُنگلیون سے تو قطرے خون کے ٹپکے تیور پر بل نہین آیا جو بدست جھینکر سہراب کی پھینک دی سہراب نقابدار سے لپٹ پڑا دیکھا سب نے نقابدار اُس کوہ پیکر سے کشتی لڑنے لگا گرد ملازمان سہراب قصد کرتے ہین کہ نقابدار کو مارلین نورالدہر واسد و داراب تلوارین کھینچکر گرد آگئے لاشون کے انبار کردیے نقابدار کشتی لڑنے مین دیکھ رہا ہو شبرنگ نامی دیو سپہ سالار سہراب زاغنول لیکر جھپٹا قصد کیا پشت نقابدار پر زاغنول ماردون اسد نامدار نے جو دور سے دیکھا بیتاب ہوکر جھپٹ کر کلائی پر دیو شبرنگ کی ہاتھ ڈالدیا دیو شبرنگ لپٹ پڑا اسد سے کشتی ہونے لگی بہت جھٹ پٹ اسد نے اُسکا سر کھینچ لیا ایک افسر کو نورالدہر نے مارا ایک داراب کے ہاتھ سے قتل ہوا ایک پر طہماس نے ساطور مارا تا بہ جگرگاہ دیو ساطور ہو نچا ایک کو خورشید بن ہاشم نے للکار لیا ان شیرون نے بڑھ بڑھکر افسرون کو مار مار لیا اتنی مہلت جو نقابدار نے پائی سہراب بن قہقہا سے ہنس ہنس کر لڑ رہا تھا ریل کرے دو ڈھائی بارہ قدم ریل کر سہراب کو لایا ہکہ مارا دونون گھٹنے اُس دیو خونخوار کے آشنا بزمین ہوئے جوش نشۂ بادہ جرأت سے کمر مین اُس دیو خود سر کے ہاتھ ڈالا زور کرکے پھاڑ کرے اوچھا کڑیان زرہ کی ٹوٹین قریب تھا کنپٹیان شق ہون اُنگلیون سے قطرے خون کے ٹپکے مگر جرأت مین فرق نہ آیا اتنے بڑے عفریت خونخوار کو چرخ دیکے زمین پر مارا کود کر چھاتی پر سوار ہوا صاف ثابت تھا کہ ستارۂ سحری پہاڑ پر چمک رہا ہو کند حمار انوسے دبا کر فرمایا او سہراب خانہ خراب شناخت مین پروردگار کی کیا کہتا ہو سہراب نے کہا او نقابدار سر میدان ذلیل کیا لاکھ جان خداوند اس الشیاطین پر نثار ہین یہ سنتے ہی نقابدار کو غصہ آیا چھاتی سے اُٹھا ایک پانون دونون پانون سے دبایا

ایک کو دونون ہاتھون سے تھابنا جھٹکا مارا سامنے نورالدہر وغیرہ کے مثل کرباس کہنہ چیر کر
پھینک دیا لشکر دیوان مین غریو ہوا نورالدہر وغیرہ کے ہوش اُڑ گئے سہراب بن قہقہا
کو مار کر نقابدار اُٹھا پھر فوج دیوان پر تلوار کھینچ کر جا پڑا اتنا بڑا کام کر کے پھر لڑائی مین مصروف
ہوا فوج سہراب کو شکست دی آخر بلا زمان سہراب تاب جنگ نقابدار نہ لا سکے بمشکل لاشہ
سہراب اُٹھایا روتے پیٹتے خاک اُڑاتے طرف پردۂ ظلمات کے اس فکر مین چلے کہ قہقہا سے
جا کر حال قتل سہراب بیان کرین تین کوس تک نقابدار نے پیچھا کیا عمرو نے آتے کو گوشۂ صحرا سے
ظاہر کر کے دامن نقابدار کا تھام لیا کہا اے بہادر ماشاء اللہ کیا کارنمایان کیا کس زور شور
سے اس دیو خودسر کو مارا نورالدہر وغیرہ بھی دریائے خون مین نہائے ہوئے تھے نقابدار نے
بخلق و مروت بفصاحت و بلاغت اِن سب کی تعریف کی کہا یہ لڑائی آپ صاحبون کی وجہ سے
فتح ہوئی ورنہ قتل سہراب نہایت دشوار تھا آپ سب صاحبون نے حقیر کی مدد کی یہ قابو
پرست غفلت مین آ پڑا پردۂ قاف مین کئی مرتبہ شکست کھا چکا تھا اے شیران دشت نبرد کل
اہالیان قاف کو تنبیہ و تہدید کی کچھ مسلمان ہوئے کچھ مارے گئے قہقہا کے بچنے کا یہ باعث ہے
جب شکست کھاتا ہے دہنہ کوہ ظلمات مین چلا جاتا ہے وہان رسائی ممکن نہین اسوجہ سے رک
جاتے ہین ہمیشہ میری فکر مین رہتا تھا لشکر کو یہان غفلت مین پایا نامرد قابو پرست آ پھنسا خدا نے
اپنا فضل شریک حال کیا آپ سب معین و مددگار موجود تھے اسوجہ سے یہ لڑائی فتح ہوئی نورالدہر
وغیرہ ان کلمات عجز آیات پر اور زیادہ شرمندہ ہین حجاب سے سر جھکا کر یہ جواب دیا اے نقابدار بہادر آپ کا
زور و جرأت مین مثل نہین ہے یہ لڑائی اس طور سے واقع ہوئی تھی کہ اسکا سنبھلنا دشوار تھا نقابدار
نے کہا مین رخصت ہوتا ہون کارہائے ضروری پردۂ قاف مین درپیش ہین سرکشون نے سر اُٹھایا ہے انکی
تنبیہ واجب و لازم ہے یہ کہکر نقابدار نے آواز دی سترہ لاکھ دیوان قاف پرے جما کر سامنے آ گئے
تخت یاقوتی پر نقابدار سوار ہوا کئی ہزار گز کا سائبان زربفتی دیوزادون نے سر پر کھینچا پیر تھامے
زرین سب کے ہاتھ مین نقارہ ہائے نقرہ و طلائی بجتے ہوئے باز سفید سر پر سایہ فگن پہلون مین عیار
پُرمغز اس شوکت و شان سے نقابدار مع لشکر جرار روانہ ہو گیا اب نورالدہر وغیرہ سے جو
عمرو نے احوال جرأت ایرج نوجوان یکہ و تنہا دربار ددہ مین گھس جانا لقا کو دست

زبردست پہ اٹھانا دو شبانہ روز ہنگامہ گرم رہنا لفظاً لفظاً سامنے اسد وغیرہ کے بیان کیا یہ بھی
کہا کہ جب وہ شیر دلیر بعد دو شبانہ روز زخموں مین چور چور ہو کر دربار دودہ مین گرا ایک پنجہ آسمان سے
آیا ظاہر تو دستگیری کی ایرج کو اس حال مین اٹھا لیگیا نہین معلوم دوست تھا یا دشمن ہمین مرکب پر
اُسکے سوار ہو کے نکل آیا پروردگار اُس شیر بیشۂ جرأت کو دشمن سے بچائے صحیح و سالم اُسکی صورت
دکھائے اسد و نورالدہر وغیرہ حال ایرج سنکر بہت پریشان ہوئے کہتے تھے خواجہ ہم آپکے خوف
سے رک گئے ورنہ ساتھ اُس تاجزادے کے بارگاہ مین دودہ کے جاتے کیا تعجب تھا کہ لقا کو گرفتار
کر لاتے عمرو نے کہا اے سرداران صف شکن خدا اپنا فضل شریک کرے ملک غرو بیہ باختر پہلوانان
زبردست سے معمور ہے خود دودہ زنگی نہایت صاحب زور و طاقت ہے اُسکی شمشیر زنی کی ملک غروبیہ
مین دھوم ہے سترہ لاکھ فوج چار سو بیٹے داماد فن سپاہ گری مین استاد ایک ایک دیو خصال عفریت
مثال زبردست و خود پسند ہے اس جنگ ایرج مین دودہ زنگی نے دخل نہین دیا اسد کمال
ملول ہوا کہتا ہے نانا جان آپنے ایرج کو تلاش کیا ہو تا ہم تو آپ کے حکم سے اس صحرا مین بے
آب و دانہ رہے سامان کھانے کا بڑی مشکل سے ممکن کیا شب آہنگ نے آکر بصورت فقر
عیاری کی آپ وقت پر پہونچے نقابدار نے بڑا کام کیا ورنہ سب اسکے ہاتھ سے مارے جاتے
یہ ذکر تھا کہ طبل سکندری پر چوب پڑی صاحبقران زمان با فوج قاہرہ و جملہ سرداران تہمتن آکر
پہونچے ان سب سرداروں نے بڑھ کر صاحبقران کو سلام کیا امیر نے ان سب کو دریائے خون
مین جو نہائے ہوئے دیکھا کرہ بن اشقر کو کوتل پایا گھبرا گئے سبب زخمداری و باعث ہونے
ایرج دریافت فرمایا عمرو نے تمام کیفیت جنگ ایرج و حال عیاری شب آہنگ و اسد
نقابدار زرین پوش و احوال جنگ سہراب بن تہمتہما از اول تا آخر بیان کیا قاسم و علمشاہ
حال ایرج سنکر بہت ملول ہوئے ملک قاسم نے قصد کیا کہ مین جستجو مین اپنے فرزند کے جاؤن نیلم
زنگی و فیلم زنگی و عنتر صیاد غوجان و دریا باری و سام بن غوجان و میعاد عاد و رشک دراز گردن بھی
آمادہ ہوئے کہ اپنے آقا کی تلاش مین جائین دودہ زنگی سے انتقام لین صاحبقران کو جو
یہ کیفیت معلوم ہوئی سب کو روکا اسی صحرائے سبزہ زار مین بارگاہ سلیمانی استادہ ہوئی
تمام لشکر اترا قاسم علمشاہ یہ خبر سنکر بیقرار تھے کہ ایرج کو کوئی اٹھا لے گیا ہیرے

فرزندان بزرجمہر کو بلایا بیقرار ہو کر فرمایا آپ قرعہ پھینکیں ملاحظہ کریں کہ ایرج کو کون اٹھا لیگیا خواجہ زادون نے سوا ہاتھ زمین کو لیپا تختہ متعلق پر قرعہ تفکر کو پھینکا عرض کی پرور دگار حال غیب تو خدا ہی جانتا ہے زائچہ کھینچ کر ثابت کرینگے بعد عرصہ دراز خوشی خوشی سر اٹھایا عرض کی ای شہریار یہ تو ثابت ہوا کہ دشمن لے گیا مگر بخیر و خوبی سرحد غروبیہ باختر مین ملاقات ہوگی عمرو نے شان و شوکت و دردہ زنگی بھی پیش کی بیان کی صاحبقران نے حکم دیا ایک ہفتہ اسی مقام پر قیام کرین اور تنخواہ دردیان تقسیم ہون بقاعدہ قدیم بر سر غروبیہ باختر لشکر کشی ہوگی خواجہ زادون کو خلعت ہوا سب آگاہ ہین کہ قول مین خواجہ زادون کے کبھی فرق نہین ہوتا طرف سے ایرج کے سبھون کو تسکین ہوئی کمیدان و جمعدارون نے تمام لشکر مین پکار دیا کہ ایک ہفتہ لشکر کا یہان قیام ہوگا لندھور و مالک نے پانچہزار یکصد سردارون کو حکم دیا کہ لشکر بقاعدہ قدیم آراستہ ہوگا بر سر غروبیہ باختر لشکر کشی ہو ایک ہفتہ مین کل سامان درست ہوا بروز جمعہ بعد نماز صاحبقران زمان نے پہلوان عادی کو حکم دیا اٹالا بارگاہ کا سمت غروبیہ باختر روانہ ہو بعد جانے پہلوان عادی کے شاہان عراق و اصفہان مندویل اصفہانی و ہلیل جنگ عراقی وغیرہ لشکر عراق و اصفہان لے کر روانہ ہوئے انکے بعد شاہان ہفت ملک عبد الجبار حلبی و عبد القہار حلبی و قارن قار مغربی و سلطان بخت مغربی وغیرہ اپنی اپنی فوجین لیکر بصد شان و شوکت روانہ ہوئے انکے بعد قاسم و بدیع الزمان و نور الدہر و خورشید بن ہاشم تیغزن و داراب کشور کشا و اسفندیار شاہ گیلانی و چوگان بن حمزہ و شیرویہ و رستم بن علمشاہ نوجوان جملہ فرزندان صاحبقران بصد شان و شوکت سمت غروبیہ باختر چلے انکے بعد لندھور و مالک فوج گران لے کر چلے بعد سب کے بادشاہ سوار ہوئے و صاحبقران با اقبال بلیہ تخت شہنشاہی پر ہاتھ رکھے ہوئے نقارخانۂ سکندری و نقارخانۂ سلیمانی بجتا ہوا ایکطرف خواجہ عمرو بعد کروفر چودہ سرہنگ و ساٹھ ہزار ایک لاکھ چور اسی ہزار چالاک بچہ با بہائے عیاری سے آراستہ اس شان و شوکت جاہ و حشم سے بترتیب سرداران لشکر صاحبقران زمان طرف غروبیہ باختر کے روانہ ہوئے

الحمد للہ والمنۃ کہ اس مقام پر یہ فسانۂ دلچسپ اختتام پذیر ہوا

تمت تمام

تقریظ بینظیر پُرتنویر طلسم ہوش رُبا جلد ہفتم ریختۂ کلک گہر سلک پنڈت رتن ناتھ صاحب لکھنوی

ہان چلو دھوم مچادو کہ خریدار آئے | تاکہ خود بکنے کو یوسف سر بازار آئے

کدھر ہین شائقین اعجوبۂ گزین فسانہاے رنگین تشریف لائیے اور ہم انکو یہ مژدۂ طرب انگیز سنائین کہ جس مہوش زرین کمر عروس پری پیکر کے جمال مبین کی زیارت کا ایک عالم مشتاق اور جسکی نسبت یہ شعر زبان زد خاص و عام تھا شعر بالا ہی تر از حسن حسینان چگل ہے * سب بزم ہے مشتاق نکل پردۂ دل سے * وہ اب بفضل ایزدی بر افگندہ نقاب و بے حجاب ہے اس معشوقۂ برق جمال کا دیدار شائقین داستانہاے رنگین کے ساتھ وہ کلام کرے گا جو آب زلال تشنگان حجاز اور جام بادۂ جم میگساران رند و سرشار کیساتھ کرتا ہے اس تمہید کا یہ مطلب ہے کہ امیر حمزۂ صاحبقران کی مشہور و معروف داستان جسکے نام سے ایک زمانہ واقف اور جسکے مطالعہ کا ایک عالم شائق ہے عرصۂ بعید اور مدت مدید سے اس ملک مین رائج ہے اسکی نسبت مشہور ہے کہ علامۂ شیخ ابو الفیض فیضی فیاضی نور اللہ مضجعہ نے جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی کی تفریح طبع اور دل بہلانے کی غرض سے اس لطف و خوبی اور انتہا کی خوش اسلوبی کے ساتھ تصنیف کیا کہ چار دانگ ہندوستان مین اسکے جھنڈے گڑ گئے اور ڈنکے بجنے لگے ظاہر ہے کہ اُس زمانے مین فارسی ہی زبان کا رواج تھا لہذا اُسی زبان مین مُلّا فیضی نے اس داستان کو مرتب کیا اب چونکہ فارسی زبان کا اس ملک مین چندان چرچا نہین اور اُردوے مُعلّے کے لشکر نے پڑاؤ ڈالدیئے لہذا لازم آیا کہ جو ہمارے ملک کی زبان ہے اسی مین اُس داستان فقید المثال و عدیم المثال کا ترجمہ و ترتیب ہوتا کہ جو بزرگوار فارسی زبان مین کم استعداد ہین انکو بھی حظ وافر حاصل ہو اور اس اغید جادو نگاہ غیرت مہر و ماہ کے حسن بے نظیر کے وہ بھی مزے لوٹین داستان امیر حمزۂ صاحبقران وہ بحر مواج ہے جسکا اور ہے نہ چھور ہے جسکے منتہاے قعر تک زنجیر فکر نہین جاسکتی ذیل کی فہرست سے ناظرین باتمکین خود سمجھ سکتے ہین کہ وہ فارسی داستان امیر حمزہ کا کسقدر حجم بزرگ ہے اور کیا خون جگر مصنف فاضل کو کھانا پڑا ہوگا شعر جگر بسوزد تا نحی بدست آرد * کہ بر محک افاضل بود تمام عیار * تقسیم اس کتاب کی اصل فارسی مین بعنوان ذیل ہے

۱	دفتر اول	نوشیروان نامہ	دو جلدین	دفتر دوم	کوچک باختر	ایک جلد

۳	دفتر سوم	بالا باختر	ایک جلد مین	۶	دفتر ششم	صندلی نامہ
۴	دفتر چہارم	ایرج نامہ	۲ جلد مین	۷	دفتر ہفتم	توریج نامہ
۵	دفتر پنجم	طلسم ہوشربا	سات جلدین	۸	دفتر ہشتم	لعل نامہ

دفتر طلسم ہوشربا جسکی تقریظ اب درج کیجاتی ہی اسکی سات جلدین ہین اور کل داستانون مین سب سے زیادہ
ضخیم اور پر زور تر ہی اور اکثر داستان گو اسی مین سے داستانین انتخاب کرکے اور ٹکڑے لگا کے رئیسان ذیشان و الیقین
والامقام کو سناتے ہین چنانچہ چار جلدین اسکی منشی محمد حسین صاحب جاہ نے حسب الایمائے مطبع اودھ اخبار
بکمال فصاحت ترتیب دین اور طبع ہوکر جلوہ افروز نظر مشتاقان ہوئین پانچوین جلد سے ساتوین جلد تک
زیر اہتمام منشی احمد حسین صاحب قمر ترتیب و تدوین ہوئین اور اس رستم سیستان سحر بیانی نے ایسے بھاری
پتھر کو جسے اچھے اچھے پہلوانان ہفتخوان منازل شیرین بیانی نے چوم کے چھوڑ دیا تھا آسانی سے اٹھا لیا واضح ہو کہ
اس داستان کی تمام ہندوستان مین ایسی دھوم ہی کہ لوگ خود پڑھتے ہین یا اورونسے پڑھوا کے سنتے ہین یا ترجمہ سے
لطف حاصل کرتے ہین یا داستان گو نوکر رکھکر داستان کہلواتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین اکثر اصحاب ایسے ہین جنھون نے داستان
گوئی کو اپنا خاص پیشہ کر لیا ہی اور اسی پر انکی بسر اوقات ہوتی ہی لکھنؤ سے بڑھکر داستان گوئی کا چرچا اور کہین کم ہوگا
مین نے بہت یاران صادق و دوستان موافق شب کے وقت کہ پردہ دار عاشقان ہی ایک مقام پر جمع ہوے کوئی گنگا
جمنی حقہ پی رہا ہی کوئی پونڈے پر چاقو تیز کر رہا ہی جا بجا پیالیون مین افیون گھل رہی ہی حقیقت تو یون ہی کہ افیون کا گھولنا
اور گنڈے کا چھیلنا بھی لکھنؤ والون ہی کا حصہ ہی کہین چاء تیار ہو رہی ہی اور داستان گو صاحب بہ لحن داؤدی
فرما رہے ہین انتخاب بطور نمونہ ، لیکن خونخوار ظلماتی کی دختر بلند اختر ملکہ طاؤس پریچہرہ نہایت حسین سحر
مین بھی زبردست نشۂ شراب حسن سے مست اپنے قصر مین جلوہ فرما تھی کہ اسکو خبر گذری کہ قید طلسم کشتا کی پریدہ
ظلمات مین آتی ہی یہ اپنے قصر پر آکر بیٹھتی تھی اسد کو ارابے پر سوار کرکے ملازمان آتشبار قلعہ ظلمات مین لائے
چوک مین آکر اسد نے لنگر مارا ارابہ رکا طاؤس پریچہرہ کی نگاہ آفتاب جمال اسد نامدار پر پڑی عاشق ہوئی
راتین تڑپ تڑپ کے کاٹین یکایک یہ خبر سنی پس خود طلسم کشتا کو بیرون قلعہ ظلمات قتل کرین گے
عرض کیا تھا کہ ایک قصر پر آکر بیٹھی تھی وہ وقت آیا کہ اسد کو لا کر زیر در بٹھایا طاؤس حیران بھی اگرچہ مین
اس شعر کو کیونکر بجاؤن ایک ایک فقرے پر سبحان اللہ اور واہ واہ کی تعریف ہوتی جاتی ہی اور داستان گو
صاحب کا دماغ عرش برین سے گذر کر لامکان کی خبر لاتا ہی مگر داستان کو اطلاع سنا اور بات ہی اور فرصت کے وقت

مطالعہ کرنا اور کتاب سے کہ ضخیم لطیف ورعنا کہلاتی ہو دل بہلانا اور بات ہو اور جو عروس مین عبارت درج ہو وہ اسکی نادر اور دلچسپ ترجمہ طلسم ہوشربا سے لگتی ہی ہو اس سے ظاہر ہو کہ کس لطف و لطافت و خوبی و فصاحت کے ساتھ مترجم و مؤلف حضرت قمر نے ترتیب دیا ہو اور کیا سلیس اردو ہو طلسم ہوشربا مین آپ جو ساقی نامے

درج فرماتے ہین قابل دید دو دو ہین
فن جنگ کے آج جھنڈے گڑے ہین
پڑے کھیت ہر ایک در بند پر
قمر قلزم فکر ہے جوش زن
ہر اک نقطہ جادو کی تقریر ہو
درے ساقی جنگ جو بے خبر
نہ رندونکی جرات مین آئے خلل

چلی ہے اشعب کلک گردون نبرد
رہین سرخرو ساحرونسے لڑین
عمرو کی ہون تحریر عیاریان
مرا کلک ہے رستم صف شکن
اُٹھے سحر کے ابر آتش فشان
لڑائی مین رندونکی بھی بے خبر
لڑائی کے ہونے لگے بندوبست

طرارون سے ہوگی صبا گرد برد
ہو پہلو مین اپنے عروس ظفر
نہ عیاریان صاف مکاریان
صف جنگ کا حال تحریر ہو
کھلے ہین علمہائے رنگین نشان
چلے جام صہبائے جنگ و جدل
ہوئی دختر رز کو آخر شکست

ان اشعار سے حضرت قمر کی رنگین بیانی اور سحر آفرینی صاف ظاہر ہو محاورے چست فقرے درست ہر مقام پر گویا ہر چیز کا مرقع کھینچ دیا ہو ہر نظارے مین جس چیز کو بیان کیا ہو گویا اسکا رنگ باندھ دیا ہو ہمکو دعویٰ ہو کہ جو صاحب طلسم ہوشربا کے دو چار صفحے بھی پڑھ لینگے پھر بے کل کتاب کے پڑھے ہوئے چھوڑ نیکا نام نہ لینگے علاوہ اس طلسم ہوشربا کی ساتون جلدون کے جو کہ تیار ہو گئین فی الحال اول دفتر سے چوتھے دفتر تک بھی اس مطبع مین چھپ رہا ہو دیکھیے دفتر اول نوشیروان نامہ جسکی دو جلدین ہین اور دفتر دوم کوچک باختر اور دفتر سوم بالا باختر اور دفتر چہارم ایرج نامہ اسکی دو جلدین ہین اور تقریباً عرصہ چار مہینے مین یہ چارون دفتر مشرقستان طبع سے نور افگن ہونگے اور صندلی نامہ اور تورج نامہ اور لعل نامہ ان دفترون کے بعد اشاعت پائینگے یہ دفاتر نادر بھی بہت حجیم اور نہایت دلکش ہین اور ایسے دلپذیر امور عجیبہ و غریبہ انمین درج ہین کہ انسان عش عش کرنے لگے یہ تینون دفتر بھی ترتیب اور تدوین ہو رہے ہین الغرض یہ کل مجموعہ مکمل و مرتب آٹھ دفاتر داستان امیر حمزہ صاحبقران عالیشان کا بعنوان مناسب مطبع سے جلوہ افروز نظر شائقین ہوگا اور غالباً سنہ ۱۸۹۲ء کے آخر تک مکمل آٹھون دفاتر نذر ناظرین کیے جائینگے اور شائقان سخن لطف وافر اٹھائینگے اردو کی زبان کو منشی نولکشور صاحب سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کی ذات بابرکات پر جس قدر فخر و مباہات ہووے زیبا ہو

کہ کیسے کیسے کارنمایان اشاعت کتب مین اس مطبع نامی سے انجام پذیر ہوکر چاردانگ عالم مین مروج ہوے

ف

تاریخ طبع کتاب ہذا از مصنف جلد پنجم و ششم و ہفتم یعنے حضرت قمر

ہوئی ختم جب جلد ہفتم بخیر
یہ گل نے کہا از سر افتخار
خبر از مضامین کا کِل گیا
قمر غنچۂ آرزو کھل گیا

تقریظ از منشی اشتیاق حسین متخلص بہ سہیل خلف مصنف

زہے صنعت باغبان قضا و قدر بوستان جنت نشان عالم مین کیا کیا گلہاے زنگار رنگ کھلائے جسکے رنگ و بونے دماغ عندلیبان اہل سخن کو تر و تازہ کیا خاک چمنستان سخن کو روے گل مضمون کا غازہ کیا ہوے روح افزاے وحدانیت مین کیا تاثیر ہے بہار اپنا رنگ دکھاتی ہے جب باد خزان چلی ہر شاخ تر و تازہ خشک ہو جاتی ہو جب منظور مشیت ہوا غنچۂ طبع کے گل کھلے جوانان چمن کو خلعت ہاے زمرد نگار ملے خلعت سبز پہنکر موسم بہار مین نخلہاے سرسبز و شاداب اکڑتے ہین گلچین و صیاد اپنی سبز بختی پہ آپس مین لڑتے ہین پہلوے شاہد گل مین عندلیب زمزمہ سرا ہوکر بیٹھی بزبان بزبانی صنعت چمن پیراے عالم مین معروف ہوئی اپنے بندو نپر فیض جاری فرمایا کہ سرو حدیقۂ بوستان رسالت و رنگ و بوے گل گلشن نبوت یعنی جناب پیغمبر آخر الزمان کو براے رہبری گمگشتگان وادی ضلالت مقرر فرمایا جن کی آب ہدایت نے گلشن دنیا کو بمعجزات ظاہر و باطن و باہر سرسبز و شاداب کیا اور مقامات کفر و ضلالت و اماکین بدعت کو خراب کیا معجزۂ ذات والا شان آفتاب عالمتاب تمام عالم مین روشن ہو کر شب چہاردہم ماہ کامل کو دو ٹکڑے کیا معجزۂ عیسوی اکثر دکھایا شجر و حجر نے بفصاحت و بلاغت حضرت موصوف سے کلام کیے اگر معجزات ذات بابرکات والا صفات تحریر کرون قلم دو زبان مین یہ لیاقت کہان کہ صفت حبیب رب اکبر کو احاطۂ تحریر و تقریر مین لاسکے نظم

کعبے کو بتون سے کردیا صاف
ادنی رتبہ ہو قاب قوسین
مقبول کیا خدا سے تجھکو
کیا کیا لکھون مین تیرے اوصاف
پردے پردے کے بھی مطالب
برتر کیا کبریا نے تجھکو
معراج ہوئی بزینت و زین
ظاہر کیے حق نے سب مراتب

وصی برحق جانشین مطلق جناب
حیدر کرار صاحب ذوالفقار وصی احمد مختار زوج زہرائے نامدار ارباب شبیر وشبر فتح کنندۂ در خیبر

بازوے پیغمبر غالب کل غالب مظہر العجائب و مظہر الغرائب سلطان المشارق و المغارب مولانا علی ابن ابی طالب جن کی شمشیر آتش بار نے خرمن ہستی سرکشان عرب کو جلایا صفحۂ دنیا سے نام لات و منات مثل حرف غلط مٹایا جناب قبلہ و کعبہ مصنف صاحب چند اشعار آبدار باوصاف امام عالیمقام تحریر فرماتے ہیں تبرکاً اس تقریظ میں درج کیے

قصیدہ مصنف

نہال ہوں جو مئے حب بوتراب ملے
علی کی مہر سے ذرے کو آفتاب ملے

نجف میں ساغر حب ابوتراب ملے
ہر اک حباب کو گوہر کی آب و تاب ملے
وصی ختم رسل دست حق علیؑ ولی
عجائبات تو حضرت کو بیحساب ملے
نثار ساقی کوثر کی بزم دلکش کے
چمن کو پھول ملے بحر کو حباب ملے
فنا لگی ہوئے سرکشان تر دامن
زمین کربلا گر برائے خواب ملے

جو میکدہ ہو تو کیفیت شراب ملے
نجف کی دید بحرمت نصیب ہو یارب
مرے امام کو جتنے لقب خطاب ملے
ولے بہشت میں عرش علیؑ پہ سدرہ پر
سرور ہو جو اسی دور میں شراب ملے
محیط دہر میں نشو و نما کی کیا امید
ابھر چلے بھی کہ بس خاک میں حباب ملے

یم سخائے علی ہو جو قطرہ زن سے بحر
طواف کعبۂ کوئے ابوتراب ملے
گئے جو عرش پہ معراج کو رسول کریم
ہر اک مقام پہ حضرت کو بوتراب ملے
ہم سخائے گل باغ دین کے فیض کو دیکھ
ہوائے دید میں دم توڑتے حباب ملے
قمر ستارۂ بخت رسا چمک جائے

مژدۂ خوشخبری نکتہ سنجان والا مقام دشاران خوش انجام کو سناتا ہوں عندلیبان گلشن سخن سنجی کو تماشا باغ سخنران کا دکھاتا ہوں کہ کتاب لاجواب مضامین انتخاب وحید و بےمثیل و یکتا ہر سہ جلد طلسم ہوشربا پنجم و ششم و ہفتم کس تکلیف سے جناب قبلہ و کعبہ نے تحریر فرمائیں زبان اردو میں آجتک ایسی کتاب لاجواب تصنیف نہ ہوئی تھی سلسلہ مسلسل مضامین داستان اگر زلف محبوب سے مثال دوں سراسر خطا ہے ہر ایک دائرہ آفتاب عالمتاب سے آنکھ ملاتا ہے ہر ایک نقطہ مثل نجم درخشان چمک کر خال عارض مہوشان کا حسن مٹاتا ہے کشش حروف و سطور صفحات کو قد محبوب کہوں روانگی مضامین کو چشمہ ہاے آب رواں سے مثال دوں جن مقالات پر کہ حالات جنگ تحریر ہوئے میدان کارزار کا نقشہ دکھا دیا سطور کی رعنائی نے صفوف افواج جنگی کو لا کر جما دیا تقریر دلپذیر ہر مد الف کھینچی ہوئی شمشیر یا الف کو تیر جانستان کہوں کشش کاف سنان نیزے سے مثال بین السطور صحن میدان کارزار ہر دائرہ خنجر آبدار اس شرح و بسط سے لڑائیاں تحریر ہوئیں اگر معرکہ تحریر و تقریر پڑے لطف یہ ہے کہ مضمون کسی سے نہ لڑے جن مقام پر تحریر محفل کا عزم ہے صاف ظاہر ہوتا ہے معشوقان عاشق خصال کی بزم ہے کہیں ذکر معشوق ہیں کہیں ذکر فراق و وصال کہیں کیفیت جاہ جلال

عاشق شوریدہ سر کا فراق محبوب مین تڑپنا شب ہاے تاریک فراق کا ذکر عاشق کو معشوق سے ملنے کی فکر اُن مضامین خجستہ آئین کو پڑھکر خواہش ہوتی ہے کہ کوچہ عشق کی سیر کرین ہر چند کہ شاعران شیرین سخن نے عشق کی بُرائیان معشوق عاشق کی خرابیان بڑے بڑے تکلف سے تحریر فرمائین کہ کوچہ عشق براے عاشقان شوریدہ سر بھول بھلیان ہین کوئی عاشق وصل محبوب سے شاد ہوکر منزل مراد تک نہین پہونچا قیس ناشاد نے عمر اپنی دشت نجد مین بسر کی لیلی ایسی معشوق نے شب تاریک فراق کی صورت دیکھی فرہاد کا یہ انجام ہوا پہاڑ سے سر ٹکرا کے مرا شیرین نے جان شیرین عشق مین دی آخر کیا دولت ملی کسی کامل نے خوب شعر فرمایا ہے فرد فرہاد جنون پیشہ بر سنگ بزد تیشہ ۔ میگفت بہ اندیشہ سنگ آرد و سخت آمد ۔ مصنف صاحب بھی فرماتے ہین اشعار

کیسے برباد ہوے آپکے شیدا ہوکر
لیلی خانہ نشین سے یہ کوئی جا کے کہے
دل تڑپتا ہے یہان سینے مین تنہا ہوکر

آئیے آپ جو ہم خاک نشینونکی طرف
نجد مین قیس تڑپتا ہوا اکیلا ہوکر

دربدر خاک بسر ہو گئے رسوا ہوکر
فرش بچھا مین ابھی دامن صحرا ہوکر
صبر و ہوش و خرد و تاب و توان لیگئے آپ

جلال صاحب بھی اسی مضمون مین فرماتے ہین کہ عبرت ہوتی ہے نظم

کوے جانان سے نہ پھر کر دل ناشاد آیا
آج بھولا ہوا اکو دستم ہین یاد آیا
تنگ یاس نے ہونے نہ دیا ذبح ہمین
شکر صد شکر کہ اب بھی ہین آنکھین یاد آیا
مجھو سا بدبخت کوئی مرغ چمن کیا ہوگا
رات بھر بھولے رہے وقت سحر یاد آیا

بے مروت کو نہ مین بھول کے بھی یاد آیا
دل شب ہجر کی باتونکا مزا جانتا ہے
پھینکدی تیغ جہان سامنے جلاد آیا
چرخ کے ہاتھ سے اے برز مین نالان ہون
موسم گل کی دعا مانگی تو صیاد آیا

بعد مدت کے خیال دل ناشاد آیا
مجھکو ہر بار کلیجہ دم فریاد آیا
عاقبت گور غریبان یہ وہ پڑھنے آئے
رنج دینے کو یہان بھی ستم ایجاد آیا
دل کہان ہے شب وصل اُس سے یہ پوچھا نہ جلال

صدہا بلکہ ہزار اشعار آبدار و کتب ہاے متبارزنگاہ سے گذرین مہانفت عشق و عاشقی مین تحریر ہوئین لیکن مصنف صاحب نے اس کتاب لاجواب مین اس حسن سے جابجا ذکر عاشق و معشوق کیا کہ خواہش قلبی ہوتی ہے کہ اس بزم دلکش کی سیر کرین ساقی نامے ایسے تحریر فرمائے کہ آنکھون مین نشہ دل طرف میکدے کے کھینچے لیے جاتا ہے صراحت ثابت ہوتا ہے کہ دور جام بے اندیشہ انجام مثل گردش چشم سامنے آنکھون کے چل رہا ہے ہر رند مشرب ولولے مین نشے کے اچھل رہا ہے جس مضمون کا خیال آیا جب ڈھونڈھا تو اس کتاب لاجواب مین پایا اگر کوچہ عبرت مین قدم رکھا ہے اسکو جو پڑھا دنیا سے دل اٹھ گیا ناپائداری دنیا مین کیا کیا فقرے تحریر فرمائے مین خواہش ہوتی ہے کہ اسکو دیکھکر دنیا سے ہاتھ اٹھائین کسی گوشہ تنہائی مین جا کر بیٹھ رہین شعر ست کتاب

یہ عبرت اس طرح کے دو جگہ مصرع لگائے کہ پڑھنے والے کا دل بھر آئے **نظم بحوالہ عبرت**

قمر مثل آئینہ حیران ہون مین
پے سیر گلشن مین اک دن چلا
جو دیکھا تو بلبل بصد آرزو
چہکتی ہے بلبل تو رقصان ہے مور
ہر اک سرو مثل قد مہ لقا
یکایک فلک کو ہوا نا گوار
گلون کے کلیجے ہوے غم سے چاک
صدا دیتی تھی رو کے بلبل غریب
بشہر خموشان گذر کردے
یکے گفت این قبر کاوس وکے
کجا ہست ضحاک بدعت پسند
چو رفتیم بر قبر نوشیروان
بگفتم کہ افسوس اے ارجمند
بملک عدم یافتی تاج و تخت
منہ دل برین دیر ناپائدار

کبھی مثل گیسو پریشان ہون مین
قدم باغ مین رکھکے فرحت ہوئی
ثنا خوان گل عاشق رنگ و بو
کسی جا پہ پھولون کے انبار ہین
عروسان گلشن کے ناز و ادا
ہوا گرم گلشن مین چلنے لگی
اڑاتی تھی باد صبا سر پہ خاک
منہ دل برین دیر ناپائدار
بحال غریبان نظر کردہ
لحد تنگ و تاریک با رنج و غم
کہ جمشید رفت از جہان دردمند
چو آمد مرا یاد آن شہریار
عدالت کنند نام نیکت بلند
قمر طول چون کرد طور سخن
ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار

مرا غنچہ دل شگفتہ ہوا
نہ فرحت ہوئی بلکہ عبرت ہوئی
بہار گلستان کے ہین زور و شور
عدو باغ کے آجکل خار ہین
جوانی پہ ہے جوش فصل بہار
ہر اک شاخ پر میوہ جلنے لگی
خزان نے دکھائی جو شکل مہیب
ز سعدی ہمین یک سخن یاد دار
چو دیدیم قبر شہ چین و روسے
وزیران لشکر نہ جاہ و حشم
روایت کنند راوی خوش بیان
شدم بر مزارش بچشم اشکبار
بگوا اے شہنشاہ فیروز بخت
ندا آمد اے یار غمخوار من

ایسے ایسے مقامات بہت سے تحریر فرمائے کہ جسکے مضمون سے قلب بھرا جاے عبرت عشرت وصل ہجر رزم بزم مثال شعر سخن سب طرح کے مضامین دلچسپ اس کتاب لاجواب مین موجود ہین جس فن کا جو شائق ہو وہی مضمون اسمین نکل آئے خصوصاً سامعین و ناظرین داستان بیان بہت حظ اٹھائینگے کیا کیا داستان ہاے نو تصنیف کرکے تحریر فرمائین اور داستانہاے صاحبقران جلد تصنیف کردہ مصنف ہین ہمارے طلسم ہوشربا کو نیا کر دیا صفحات کو نکتوں سے بھر دیا محرر تقریظ ہذا کے تو قبلہ و کعبہ ہین جسقدر اوصاف تحریر کرے کم ہین مگر شکریہ پروردگار شاعران عدالت پسند نے اکثر خطوط اسی مضمون کے روانہ فرمائے کہ عبارت لاجواب دستانین انتخابیہ تحریر فرمائین جن جن صاحبون نے جلد پنجم کو خرید شستم و ہفتم کے دل و جان سے مشتاق ہین یقین

مسمی دالکی ذوقی

کامل ہوکر اس جلد ہفتم کو کہ ذخیرۂ آخر طلسم مذکور ہے بقدردانی خرید فرماکر ملاحظہ کرین پنجم و ششم مین بترتیب
اشعار تحریر ہوئین اس جلد مین صرف زبان کا لطف دکھایا جو مقام آیا نثر مین تحریر فرمایا جلوۂ اوصاف باغ و
سراپاے معشوقان طناز نثر ہی مین لکھے گئے اشعار بالکل موقوف رہے جناب منشی صاحب مالک مطبع کو
منظور ہوا کہ امتحان طبع مصنف کرین شکر ہے پروردگار کا کہ جناب ممدوح نے اس رنگ کو اُس سے
بہتر کردیا خزانہ ہاے جواہر نثر سے جلد مذکور کو بھر دیا محرر اوصاف تحریر صفت جناب موصوف مین حیران
و پریشان قلم دو زبان اس وادی پُرخار مین سرگردان تقریظ ہذا کو حقیر انھین الفاظ پر ختم کرتا ہے

تقریظ از نادر مرزا عرف نواب دولہ خویش قمر

بعد حمد خالق کون و مکان و نعت پیغمبر آخرالزمان و منقبت شاہ مردان شیر یزدان یہ حقیر کج مج
زبان کیا لیاقت رکھتا ہے کہ اوصاف بالانصاف جلد ہذا بیان کرے سبحان اللہ شاہد رعناے
اُردوے معلی نے جامۂ نظم و نثر سے جلوۂ ظہور فرمایا مشتاقان والا مقام جو نرگس وار چشم براہ انتظار رہین
مشتریان جواہر زواہر کلام جناب ممدوح کے خریدار ہین بسم اللہ وصل محبوب مطلوب سے ہمکنار ہوکر لطف
اٹھائین یقین کامل ہے کہ خلعت تحسین و آفرین مرحمت فرمائین جلد پنجم کے دو حصے طبع ہوکر بخوبی
مشہور ہوے مشتاقون کے دل کو سرور ہوے اب یہ جلد ہفتم عجب شرح و بسط سے تحریر فرمائی ملاحظہ سے
ناظرین کو لطف اُٹھے گا یہ حقیر پرتقصیر خاکپاے جناب ممدوح داستان سرائی مین مصروف ہوا
تھا مگر فلک کج رفتار کو ناگوار ہوا کہ عارضۂ فیل پا مین مبتلا ہوکر مجبور و لاچار ہوا اسیوجہ سے
اس فیض سے محروم رہا ورنہ تاثیر نگاہ کیمیا خاصیت جناب سے بڑے بڑے جلسون مین عرض
کرچکا بسبب عارضہ مذکور محروم رہا اگر حکیم حاذق نے صحت کامل عطا فرمائی پھر اس کمال لازوال
پر دست انداز ہون گا اس گوہر بے بہا نے دل تردد منزل کو مطمئن کردیا جب قصد ہوگا اس
بوستان بیخزان کی گلچینی کرونگا گل مراد حاصل ہوگا عجب طرح کی کتاب لاجواب حلوا از فوائد بے
حساب تصنیف فرمائی کہ نظارۂ جمال بے مثال شاہد رعناسے ہزارون داستان گو
بن جائینگے اگر کسی نے مشقت کرکے لفظاً لفظاً ایک داستان کو بھی یاد کرلیا جس کے سامنے
بیان کرے گا سب مثل آئینہ حیران ہون گے زیادہ نیاز

تاریخات طبع سابق کتاب ہذا

تاریخ طبع از ہمپایۂ سحبان مولانا محمد حامد علی خان صاحب تخلص حامد
محافظ عملۂ تصحیح

اب کی پھر بار دوم یہ داستان
کلکِ حامد نے لکھا مصرع طبع

کیسی عمدہ اور اعلےٰ چھپ گئی
داستانِ فرحت افزا چھپ گئی
۱۳۴۳ھ

تاریخ طبع از رشحات کلک جواہر سلک منشی بالک رام صاحب گہر تلمیذ حضرت شگفتہ منصرم صیغۂ طبع

کتاب واقعی عمدہ چھپی یہ اب کی بار
لکھا یہ کلکِ گہر نے بھی مصرعۂ تاریخ

بطرز دلکش و ترتیب خوب و خوش اسلوب
طلسم ہوشربا کل ہے بےمثال و خوب
۱۹۱۵ عیسوی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ ساتوین جلد طلسم ہوشربا کی جو کتب قصص مین مرغوب محبوب ہے مطبع فیض منبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بہ سرپرستی وعلوہمتی ذی الجود والکرم ادب معلّی القاب عالی جناب منشی بشن نراین صاحب بہار گو مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ
بماہ فروری ۱۹۲۶ء چوتھی مرتبہ بحسن زیبائش چھاپی گئی

اعلان

نوشیروان نامہ یہ کتاب منجملہ داستانہائے امیر حمزہ ایک داستان ہے جسکو شیخ تصدق حسین مرحوم نے ترجمہ کیا۔ یہ دو حصوں میں منقسم ہے حصہ اول میں خواجہ ابدا امیہ ضمری کی پیدایش پرورش جوانی۔ اور دربار نوشیروانی میں پرورش پانیکے حالات درج ہیں۔ اور نوشیروان کی لڑکی کی محبت و عشق کی داستان ہے۔

ایضاً حصہ دوم نوشیروان نامہ۔ ملکہ قاف کے امیر اور ملکہ رابعہ اطلس پوش کے عشق کی مزیدار داستانیں لڑائی اور فتح و ظفر کے نقشے خواجہ عمرو کی مصیبت خواجہ کی کشمیر کی طرف رخصت و بہت نادر داستانیں ہیں۔

ہرمز نامہ یہ بھی نوشیروان نامہ کی دوسری جلد سے متعلق ہے اور اس میں بھی رزم بزم شجاعت و لادری ہمت مردانہ عشق و محبت وغیرہ کی داستانیں ہیں۔

ہومان نامہ۔ یہ بھی نوشیروان نامہ کے دوسرے حصہ کی ایک شاخ ہے جسمیں سکندر کے برادر اعظم کے آنے اور ہومان کے اس سے عشق اور شکست کھانے خفت اٹھانے لندھور کی محبت اور زبردست معرکہ کا نہایت صفائی سے نقشہ کھینچا گیا ہے مصنفہ احمد حسین قمر داستان گو۔

کوچک باختر۔ ہمشکل عیاروں کے نقشے اسمیں دکھائے گئے ہیں از شیخ تصدق حسین صاحب داستان گو۔

بالا باختر۔ فضل بن گیا ہو رخون آشام کی شجاعت۔ قاسم کی ناراضگی۔ خواجہ عمرو کی خوشی

ملکہ خورشید خاوری وغیرہ کا مارا جانا شاہزادہ کا ایک لڑکی سے عشق اور صاحبقران کے معرکہ کا حال۔

ایرج نامہ منجملہ داستانہائے امیر حمزہ کے ایک بہت بڑی داستان ہے جسکی دو جلدیں ہیں جلد اول میں۔ دیو اور پریزادوں کی اور طلسمی مناظر کا دلچسپ سماں اسطرح دکھایا گیا ہے کہ پڑھکر ہر شخص کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ لشکر اسلام کی شان و شوکت کا جو کچھ اس سے اظہار ہوتا ہے وہ کسی طرح نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے حق یہ ہے کہ مصنف نے اپنا کمال داستان نویسی دکھایا ہے اسطرح طلسمات اور جادو کے جانکاہ اور خوفناک منظر اور ایسی جگہ پر صاحبقران کے کارنامے۔ نور الدہر اور شاہزادہ ایرج کی کیفیت و لطف یہ کہ اس داستان کا اسی پر اختتام کر دیا ہے۔

ایضاً جلد دوم خواجہ عمرو کے برج زنگار میں پہونچتے ہیں اور وہاں کے نقش و نگار اور سخت حیرت انگیز طلسم آمیز مکانات و شہر وغیرہ کی سیر کرتے اور محظوظ ہوتے ہیں۔ طلسم فیروزہ جمشیدی کے راز اسمیں کھلتے ہیں اور اسکو فتح کیا جاتا ہے۔ دوسرے طلسمی شہروں کے مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ اور عمرو کی عیاری اور دوسرے عیاروں کے مقابلہ پر عیاریاں دکھائی جاتی ہیں غرضکہ بعد عجیب

وغریب داستان ہی کہ تعریف نہین ہوسکتی۔ ؎

[illegible]لی نامہ۔ یہ بھی داستان امیر حمزہ کا ایک حصہ ہے جسمین شہر
[illegible]لی تباہی و بربادی کا ہیبتناک منظر دکھایا
[illegible] آگ [illegible]تا رہوتا ہی کفار جو کفر کی حرکات کرتے ہین
[illegible]رہم ہوتے ہین۔ ایک اور لطف آتا ہی کہ ایک
[illegible]یکا اور چار سو لڑکیان تعجب و حیرت پیدا ہوتا ہی
[illegible]یا احمقانہ اور بہیمانہ حرکات دکھا کر لوگونکو پریشان
کرتا ہی۔ باغ ارم کی کیفیت اور اسکی حیرت انگیز سیر کرائی جاتی ہی
شادیونکے ہنگامے اور انکے جلسے حج کعبہ کی نیت وغیرہ وغیرہ غرضکہ
جو سامان دکھائی گئی ہی اُسی کو ختم کردیا ہی۔ ؎

توحید نامہ۔ امیر الجیش کی نقاب ابر پوش سے کشتی اور کشتی
کے بعد دونون کی بیہوشی۔ امیر الجیش خواب مین انکے صاحبقران
ہونیکی بشارت امیر الجیش کی خانہ کعبہ کو معاودت ملک کی تقسیم
اور خانہ نشینی کا عالم۔ امیر کا صاحبقرانی کے بارہ مین
ایک فیصلۂ ناطق صادر فرمانا طلسمون کی لڑائیان۔
دیوون اور جادوگرون کے معرکے کی قیمت جلد اول ؎

تورج نامہ جلد دوم۔ رستم ثانی فرزند ایرج نوجوان کی
داستان۔ جرأت استقلال شجاعت ہمت کے بیمثل نمونے۔
جادوگلنار اور عیار و نیک جادوگرون سے سرتوڑ مقابلے ؎

لعل نامہ۔ یہ داستان دو جلدون پر تقسیم ہوتی ہی جلد اول
مین نہایت ہی عجیب وغریب داستانین ہین کفار مقتول
معرکہ ہاے گزشتہ کی اولاد خروج کرکے حملہ آور ہوتی ہی
اور لڑائیان لڑتی ہی۔ درمیان درمیان مین جو عشقیہ
مذاق کی چاشنی سے قصہ کو رنگدیا گیا وہ اور بھی
قابل قدر ہی قیمت جلد اول۔ ؎

جلد دوم۔ جس مین صاحبقران ثانی
کی روانگی اور لشکر کی شوکت طلسم
خونخوار کے پیچدار راستے اور فتح
طلسم فیروز مین مدد طلب کرنا امیر الجیش
اور صحراے کاج باج اور آتش زدگی کا
نہایت عمدہ نمونہ۔ للعہ

آفتاب شجاعت۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے
یہ حصے بھی نہایت عجیب وغریب ہین اور سیکڑون
دلچسپ دلچسپ واقعات ان مین دکھائے گئے ہین
یہ حصہ پانچ جلدون پر منقسم ہی جلد اول ؎

ایضاً جلد دوم ؎

ایضاً جلد سوم ؎

جلد چہارم للعہ

جلد پنجم۔ یہ جلد دو حصون پر مشتمل ہی

حصہ اول جلد پنجم ؎

ایضاً حصہ دوم جلد پنجم ؎

المشتہر
مینجر مطبع نولکشور بکڈپو لکھنؤ